یکم جنوری ۱۹۸۱ء

اشاعت کا ۴۶واں سال

سال نو مبارک

فضا ابن فیضی

وہ درد بن کے جب دل و جاں میں اتر گیا
سب کچھ حدِ زمان و مکاں میں اتر گیا

اب دیکھنا ہے قافلہ ڈالے کہاں پڑاؤ
ساحل بھی آج بحرِ رواں میں اتر گیا

پہنچا مگر نہ اپنے نشانے پہ کوئی تیر
بازو کا سارا زور کماں میں اتر گیا

دامن پہ رہ گئے ہیں تہی دستیوں کے داغ
جو نفع تھا وہ حسبِ زیاں میں اتر گیا

کچھ اتنے زندگی میں ہوئے تلخ تجربے
سارے بدن کا زہر زباں میں اتر گیا

یہ دھوپ یہ دہکتے سراب اور تشنگی
میں تھا کہ ایسے دشتِ تپاں میں اتر گیا

مجبور تھا تھکن سے ہوس کا پرندہ بھی
شعلے پہ شاخِ گل کے گماں میں اتر گیا

انفاس کے دھوئیں سے ہے بوجھل فضا ئے جسم
تو بھی یہ کس سلگتے مکاں میں اتر گیا

آیا تھا باغِ دہر میں موسم کب اتنا سخت
اب کے تو سب کا رنگ خزاں میں اتر گیا

حرف و نوا کی سطح پہ سب ڈوبتے رہے
میں اندرونِ لفظ و بیاں میں اتر گیا

تنہا غزل کی دین ہے یہ تازگی فضاؔ
نغموں کا رس گلوئے فغاں میں اتر گیا

وحید اختر

گئی سر سے ہوائے جنون و ہوس مرے دل سے طلب کا خمار گیا
اسے دیجئے دعائیں جو جاتے ہوئے مرے سر سے یہ بوجھ اتار گیا

ہے اب ایسے مقام پہ عمرِ رواں رہے عیش سبک نہ ہے غم گراں
کہ بگولے امیدوں کے بیٹھ گئے غمِ یاس کا دل سے غبار گیا

جو ہے نغموں میں مرے نشاط کی مے ہمہ شہد و شکر ہمہ نشۂ مے
مرے جام میں تلخیاں گھول گیا مرے سینے میں زہر اتار گیا

مرے صحن میں نقش چھوڑ گیا مری آہ میں رنگ نچوڑ گیا
وہ جو لایا جلو میں نسیم و صبا وہ جو ہمرہ فصلِ بہار گیا

اسے کام وزیر و امیر سے کیا غرض اس کو کلاہ و سریر سے کیا
جو طلسم کدے میں حروف کے ہی جتنی بھی عمر گزار گیا

تھا یہ خوف کہ اس سے جدا ہو کر مجھے آئے گا راس نہ گھر نہ سفر
کیا کارِ حیات نے سحر ایسا نہ سکون گیا نہ قرار گیا

ہے متاعِ حیات وحیدؔ ہی کیا یہی حرفِ غزل یہی شہرِ نوا
کئی ذہن ملے تھے گنوا دیئے رہا ایک ہی دل سو وہ ہار گیا

ظہیر صدیقی

ہاں وہ میں ہی تھا کہ جس نے خواب ڈھویا صبح تک
کون تھا وہ جو مرے بستر پہ سویا صبح تک

رات بھر کمرے میں میں دہکا رہا اور آسماں
مری فرقت میں مرے آنگن میں رویا صبح تک

چاندنی شبنم ہوا کی برچھیاں چلنے کو ہیں
دن ڈھلے کیوں آتے ہو جاؤ کہ گویا صبح تک

بلب روشن ہی اندھیرے کو اجازت تھی نہیں
پھر بھی وہ بستر کے نیچے خوب سویا صبح تک

لوگ اکڑی بیٹھ لیکر دفتروں سے چل دئے
میز کرسی کو ملا آرام گویا صبح تک

اتنے چہروں میں مجھے ہے ایک چہرے کی تلاش
جس کو میں نے کھو کے پایا پا کے کھویا صبح تک

پرکاش فکری

جو قربتوں نے زخم دیئے بھول جانے دے
تنہائیوں کا حسن بھی بن کو ماتے دے

دائم رہے گی ریت ہی اس کے نصیب میں
دریا کو موج موج میں طوفاں اٹھانے دے

شامِ فراق، ہجر کی آنچ تو ہو چکیں
قصہ شبِ وصال کا تجھ کو سنانے دے

آؤں کبھی تو لوٹ کے تیری پناہ میں
ترکِ سفر کے واسطے ایسے بہانے دے

عریانیوں کا خوف ہے دن کی نگاہ سے
فکریؔ اندھیری رات کے پردے گرانے دے

کمار پاشی

تو اپنے چاروں طرف موت کا اندھیرا لکھ
پھر اس کے بعد شگوفے کھلا اجالا لکھ

دکھا ابھرتی ہوئی نو بہ نو زمینوں کو
اور اپنے آپ کو اک ڈوبتا جزیرہ لکھ

نکل پڑے ہیں گھروں سے ڈرے ڈرے سائے
سفر سیاہ ہے ان کا کہیں سویرا لکھ

ملا کی پیاس سے دم توڑتے ہیں بے بس لوگ
جو ہو سکے تو مقدر میں ان کے دریا لکھ

جلا دے آج تو اک کاروبارِ رزق لباس
اور اپنے شہر کے ہر آدمی کو ننگا لکھ

کیوں اپنی ذات کے جنگل میں کھو گیا پاشیؔ
کبھی تو خود سے نکل دوسروں کا قصہ لکھ

اردو سروس کا جشنِ تمثیل

۸ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء تا ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء
ہر شب ۹ بجے

اردو سروس نئے سال کے نشریات کا آغاز جشنِ تمثیل سے کر رہی ہے۔ سات دن تک ہونے والے اس جشنِ تمثیل میں ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو لمحۂ حال میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

لکشمی نرائن لال

۸ جنوری

'اس کا جرم' تحریر: لکشمی نرائن لال

۹ جنوری

'سویرا' تحریر: آفاق احمد ہدایت: منوہر پروکتی (سری نگر)

۱۰ جنوری

'رات کی دھوپ' تحریر: انور عظیم ہدایت: زبیر رضوی

۱۱ جنوری

'مردہ گھر' دستوسکی کے ڈیڈ ہاؤس کا ریڈیائی روپ۔
مصنف اور ہدایت: اقبال مجید (بھوپال)

۱۲ جنوری

'آتش رفتہ کا سراغ' تحریر: ڈاکٹر محمد حسن ہدایت: انور خاں

۱۳ جنوری

'میخانہ خالی ہے' تحریر و ہدایت: انور معظم (حیدرآباد)

۱۴ جنوری

ڈرامہ تحریر: ریوتی سرن شرما ہدایت: دینا ناتھ

زبیر رضوی

انور معظم

آفاق احمد

انور عظیم

اقبال مجید

انور خاں

ڈاکٹر محمد حسن

ریوتی سرن شرما

دینا ناتھ

دوردرشن نیشنل پروگرام

شرن رانی کا سرود وادن

شرن رانی نے اپنے سرود وادن سے ملک اور بیرون ملک بے پناہ شہرت اور عزت حاصل کی ہے۔ بھارت میں کلاسیکی موسیقی کو مقبول بنانے میں انھوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی فنی صلاحیتوں کے پیش نظر انھیں بہت سے اعزازات اور خطابات دیے گئے ہیں جن میں "سنگیت سرسوتی" اور "پدم شری" بھی شامل ہیں۔

کمسنی سے ہی انھوں نے رقص و موسیقی کی تربیت حاصل کرنا شروع کر دی تھی اور پہلا عوامی مظاہرہ صرف سات برس کی عمر میں کیا تھا۔ شرن رانی کو کمپوزر اور پرفارمنگ آرٹسٹ دونوں حیثیت سے انفرادیت حاصل ہے۔ اور گزشتہ تیس برسوں سے وہ موسیقی کی محفلوں میں شرکت کرتی ہیں۔ سرود وادن کی تربیت انھوں نے استاد اللہ الدین خاں اور استاد علی اکبر خاں سے حاصل کی۔

شرن رانی نے ہندوستانی موسیقی، تمدنی تاریخ، ہندوستانی موسیقی کی تاریخ اور موسیقی کے سازوں کی تاریخ کے موضوع پر تحقیقی کاموں میں نمایاں وقت صرف کیا ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی	۲/جنوری	رات ۱-۴۵
بمبئی	۹/جنوری	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۱۶/جنوری	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۲۳/جنوری	رات ۸-۳۵

سلوچنا برہسپتی کا گائن

سلوچنا برہسپتی ملک کی نمایاں گائیکہ ہیں۔ وہ بارہ سال کی عمر سے اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ وہ ملک کے مختلف حصوں میں اور ملک سے باہر منعقد موسیقی کی اہم محفلوں میں شرکت کرتی رہی ہیں۔

انھیں راگ، تال اور سور کی تھیوری پر اور عملی طور پر مکمل عبور حاصل ہے۔ انھوں نے اپنے شوہر سورگیہ اچاریہ برہسپتی کی رہنمائی میں موسیقی پر تحقیقی کام کیا ہے۔ اور بہت سی رچنائیں موسیقی کو دی ہیں۔ وہ کمیاب بندشوں کے ایک وسیع ذخیرے کی مالک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسٹیج پر بہت کم راگ کو دوبارہ پیش کرتی ہیں۔

ان کا جنم الہ آباد میں ہوا۔ انھوں نے الہ آباد یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں اور گندھرو مہا ودیالیہ منڈل، پونا سے موسیقی میں پوسٹ گریجویشن کیا۔ گائیکی کی ابتدائی تعلیم انھوں نے الہ آباد کے بھولا ناتھ بھٹ اور رامپور کے استاد مشتاق حسین خاں سے حاصل کی۔ گزشتہ بیس برسوں سے وہ آل انڈیا ریڈیو سے اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

کلکتہ	۲/جنوری	رات ۸-۳۵
دہلی	۹/جنوری	رات ۱-۴۵
بمبئی	۱۶/جنوری	رات ۱-۱
مدراس	۲۳/جنوری	رات ۸-۴۵

تامل ناڈو کے لوک رقص اور موسیقی

تامل ناڈو کی لوک موسیقی اور رقص کے مشہور فنکار/طائفے مثلاً ٹی سی سندرا مورتھی اور ان کے ساتھی، وجیا اور وینکٹیش، شری وینگم اور کرشنا کمار وغیرہ پوری اٹم، کاراگم اور کوادی پیش کریں گے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

مدراس	۲/جنوری	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۹/جنوری	رات ۱-۳۵
دہلی	۱۶/جنوری	رات ۸-۴۵
بمبئی	۲۳/جنوری	رات ۱-۱

پدماوتی شالگرام کا گائن

پدماوتی شالگرام کا جنم ۱۹۳۰ میں کولہاپور کے مقام پر موسیقاروں کے خاندان میں ہوا تھا۔ انھوں نے سات سال کی عمر ہی سے موسیقی کا علم سیکھنا شروع کر دیا تھا۔ ورثے میں ملے موسیقی کے رجحان، تخیل اور سخت تربیت کی مدد سے انھوں نے اپنی گائیکی کو ایک نمایاں اور پرکشش شکل عطا کی۔ آواز کی شیرینی اور زیر و بم کے درمیان مکمل ہم آہنگی ان کے انداز گائیکی کی انفرادیت ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی	۲/جنوری	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۹/جنوری	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۱۶/جنوری	رات ۸-۳۵
دہلی	۲۳/جنوری	رات ۸-۴۵

آکاشوانی نیشنل پروگرام

شمیم احمد کا ستار وادن: ۳ر جنوری رات ساڑھے نو بجے

شمیم احمد کا جنم آگرہ گھرانے کے موسیقاروں کے ایک خاندان میں ہوا۔ بچپن سے ہی ان کو موسیقی میں دلچسپی تھی۔ انھوں نے اپنے والد غلام رسول خاں سے گائن کی تربیت حاصل کرنا شروع کی لیکن جلد ہی وہ ستار کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ستار وادن کے عظیم فنکار روی شنکر کی رہنمائی میں انھوں نے ستار وادن میں مہارت حاصل کی۔ ... موسیقی کی تعلیم دینے اور اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے سلسلے میں انھوں نے غیر ممالک کے سفر کیے ہیں۔

"گون" اور "لے" کا وسیع علم، ورسٹائل جمالیاتی ذوق کی مدد سے فنکاری کا مظاہرہ ان کے فن کی انفرادی خصوصیات ہیں۔

ایم ایس گوپال کرشنن کا وائلن وادن: ۱۰ر جنوری رات ساڑھے نو بجے

عظیم وائلن نواز سورگیہ پروفیسر سندرم ایّر کے بیٹے اور شاگرد ایم ایس گوپال کرشنن کا شمار آج ملک کے نمایاں وائلن فنکاروں میں کیا جاتا ہے۔

کرناٹک اور ہندوستانی دونوں سنگیتوں میں گوپال کرشنن نے درحقیقت اپنا انفرادی انداز پیدا کیا ہے۔ بھارت میں اور غیر ممالک میں بھی انھوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے۔ بطور سولو آرٹسٹ اور سنگت کار وہ اپنی بے پناہ مہارت کے لیے وائلن کے استاد مانے جاتے ہیں۔

منگل شب کی محفل موسیقی

پنڈھاری ناتھ کدم کا گائن: ۶ر جنوری رات ۱۰ بجے

پنڈھاری ناتھ کدم نے اوائل عمر سے ہی شیام راو دلاکچی کی رہنمائی میں موسیقی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ بعد میں ان کی رہنمائی اے۔ کے کوگجے نے کی جو کہ پنڈت دنائیک بنور دھن کے شاگرد تھے۔

کدم آج کل ناگپور کے شری دھر راؤ ڈھاگے کی رہنمائی میں اپنے علم میں اضافہ کر رہے ہیں۔ کدم شیریں آواز کے مالک ہیں۔ خیالی گائیکی میں انھیں خصوصیت حاصل ہے اور اس میں استاد بڑے غلام علی خاں کے انداز کی جھلک ملتی ہے۔

سپن مکرجی کا ستار وادن: ۱۳ر جنوری رات ۱۰ بجے

ستار وادن کی تعلیم سپن مکرجی نے اپنے پتا امیا بھوشن چیٹرجی سے حاصل کی جو کہ کلکتہ کے مشہور ستار نواز تھے۔ امیا بھوشن چیٹرجی نے ستار کی تعلیم کلکتہ کے مشہور ستار نواز سورگیہ لکشمی بھٹاچاریہ سے حاصل کی تھی۔ سپن مکرجی کے ساتھ طبلے پر کنہیا لال دت سنگت دیں گے۔

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ر جنوری ۱۹۸۱ء ۱۰ سے ۲۵ر پوس ۱۹۰۲ ساکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۱

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ دس روپے

(ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق

"کانگڑہ مصوری کا ایک عکس"

چیف ایڈیٹر ——— گیان سنگھ ——— فون ۳۸۲۲۴۹

ایڈیٹر ——— سراج احمد ——— فون ۳۸۲۲۵۴

سال نو

جے پی سعید

سامعین کرام کی خدمت میں تہہ دل سے نئے سال کی مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ خدا کرے کہ آنے والا سال اپنے دامن میں امن، خوش حالی اور ترقی کی سوغات لے کر آئے۔

یہ بات فطرت انسانی کے عین مطابق ہے کہ انسان ہمیشہ گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں آئندہ زمانہ کے لیے بہتر توقعات قایم کرتا ہے اور ماضی کی تلخیوں کو فراموش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مستقبل کے خوش آئند تصورات کے محل تیار کرتا ہے ؂

ایک دن وہ آئیگا جو ہمارا دن ہوگا
روز ہم اسی دن کا انتظار کرتے ہیں

وہ رجائیت کا صرف اس لیے مقابلہ کرتا ہے کہ ظلمت کے بعد راحت آنے والی ہے اور غم و اندوہ کے جلو میں عیش و عشرت جلوہ فگن ہیں ہر رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے اور خزاں کے آغوش میں بہار پرورش پاتی ہے وہ خزاں کو اس امید کے ساتھ دیکھتا ہے کہ ؂

شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
کچھ مصلحت اسی میں ہو پروردگار کی

اور یہ بات بھی فطرت انسانی میں شامل ہے کہ جب وہ اپنے ماضی کا موازنہ حال سے کرتا ہے تو اُسے اپنا ماضی ہی بہتر نظر آتا ہے۔ بزرگوں سے بات کیجیے تو وہ یہی کہیں گے کہ ہمارا زمانہ بہت اچھا تھا۔ ہر طرف ارزانی تھی۔ روپیے کے تیس سیر گیہوں ملتے تھے پیسے کا دو سیر اصلی گھی ملتا تھا اور سونا سو روپیے تولہ تھا۔ آج اول تو اصلی چیز مشکل سے ملتی ہے اور ملتی ہے تو وہ بھی گراں قیمت پر۔ غرض گزرے ہوئے زمانے کو حال پر ترجیح دینے کا رواج عام ہے کسی شاعر نے کہا ہے ؂

یاد ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

اس شعر کا مطلب یوں بھی نکلتا ہے کہ شاعر اپنے شاندار ماضی کا مقابلہ حال سے کرتا ہے تو اس کا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور وہ اُن حسین یادوں کو عذاب سمجھ کر دعا کرتا ہے کہ خدا اس سے اس کا حافظہ چھین لے۔

ہاں! تو بات نئے سال کی تھی۔ نئے سال سے خوش آئند توقعات قایم کرنا اور بہتر امیدیں وابستہ کرنا بھی قدیم روایت ہے۔ مثلاً مشہور ہے کہ امید پہ دُنیا قایم ہے۔ جب تک ہم مستقبل سے بہتر امیدیں وابستہ نہیں کرتے اس وقت تک ہماری زندگی میں جوش، ولولہ اور حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا اور ہماری آج کی محنت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہ امیدیں جتنی قوی ہوں گی اتنی ہی زندگی کو سرتاپا عمل بنانے میں معاون ثابت ہوں گی اسی رجائیت میں ہماری ترقی کا راز مضمر ہے۔

ویسے دیکھا جائے تو ماہ و سال کی تقسیم بھی ہم نے اپنی سہولت کی خاطر کی ہے۔ اقبال کہتے ہیں ؂

زمانہ کہ زنجیر ایام ہے
دموں کے الٹ پھیر کا نام ہے

زمانہ تو ایک بہتے ہوئے دریا کے مانند ہے جس کو نہ تقسیم کیا جا سکتا ہے اور نہ روکا جا سکتا ہے۔ حضرت جلیل فرماتے ہیں ؂

زمانہ ہے کہ گزرا جا رہا ہے
یہ دریا ہے کہ بہتا جا رہا ہے

گزرنے والا لمحہ ماضی بن جاتا ہے اور آنے والا لمحہ مستقبل کے پردے میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے ماضی اور مستقبل حقیقی زمانے ہیں جب کہ حال کا وجود مختصر بلکہ معدوم ہے۔ ہر چھوڑی جانے والی سانس ماضی بن جاتی ہے اور لی جانے والی سانس کا دارومدار مستقبل پر ہوتا ہے۔ قاضی سلیم کہتے ہیں ؂

جو ماضی تو وہ تاریک سمندر ہے تمام
دم بہ دم ٹوٹ کے لمحات گرا کرتے ہیں

اسی خیال کو ایک قدیم شاعر نے اس طرح ادا کیا ہے ؂

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اسی لیے ماہ و سال کی تقسیم ہم نے محض اپنی سہولت کی خاطر کی ہے۔ لیکن یہ صرف سہولت ہی نہیں قدرتی نظام کا قایم کیا بھی ہے۔ ہم تاریخوں سے ہی یہ معلوم کرتے ہیں کہ سردی، گرمی اور بارش کا آغاز اور اختتام کب ہوگا مختلف تہوار اور مقدس ایام کن تاریخوں میں واقع ہوں گے۔ فصلوں کو بونے اور کاٹنے کے لیے کون سے ایام موزوں و مناسب ہوں گے۔ ان ہی تاریخوں سے لین دین، حساب کتاب، نفع و نقصان، امتحانات اور ان کے نتائج، شادی بیاہ، پیدائش و وفات کی معلومات ہوتی ہیں۔ ان ہی تاریخوں سے علم تاریخ آگے بڑھتا ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ اہل نظر اسی سے سبق یا عبرت حاصل کرتے ہیں ان ہی تاریخوں سے انسان کا کردار تشکیل پاتا ہے۔ اقبال کہتے ہیں ؂

سلسلۂ روز و شب تار حریر دو رنگ
جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات

اسی لیے ماہ و سال کی یہ تقسیم، چاہے وہ کتنی ہی مصنوعی کیوں نہ ہو، ناگزیر ہے۔

پچھلی رات ٹھیک بارہ بجے گرجا گھر کے گھنٹوں اور دنیا کی تمام گھڑیوں نے گزشتہ سال کے اختتام اور نئے سال کی آمد کا اعلان کیا دنیا نے رقص و سرور کے درمیان

"Happy New year"

کے نعروں کے ساتھ نئے سال کا استقبال کیا۔ ہر طرف روشنی، خوشبو اور قوس قزح کے خوش نما رنگ اپنی بہار دکھانے لگے۔ غبارے اڑائے گئے اور گزشتہ سال کی تلخیوں کو فراموش کر کے نئے سال سے بہترین امیدیں وابستہ کی گئیں۔ آئیے ہم بھی دنیا کے تمام لوگوں کے ساتھ مل کر نئے سال کا خیر مقدم کریں۔

نئے سال سے صرف توقعات وابستہ کرنا مسائل کا حل نہیں ہے۔ اس کے لیے آج کے دن ہم کو عہد کرنا ہوگا کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی کو زیادہ فعال بنائیں گے، زیادہ محنت کریں گے اور اپنی محنت سے اپنی ذات، اپنے خاندان، اپنے شہر، اپنی ریاست اور اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں گے ؂

فراغت سے دنیا میں دم بھر نہ بیٹھو؛ اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ

امریکہ کے ایک صدر جان ایف کینیڈی نے کہا ہے کہ مت سوچو کہ ملک تم کو کیا دے سکتا ہے۔ یہ سوچو کہ تم ملک کو

کیا دے سکتے ہو۔ اگر ہم نے بھی اسی اصول کو اپنایا تو یہ نئے سال کا صحیح معنوں میں استقبال ہوگا۔

پچھلی رات ہوٹلوں، کلبوں اور سڑکوں پہ نئے سال کا جشن منایا گیا۔ کچھ لوگوں نے اس جشن میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا کہ ان کا تماشہ بین مزاج ان سے اسی گرمیٔ محفل کا تقاضا کر رہا تھا۔ کچھ لوگ حسبِ عادت خوابِ شیریں کے مزے لے رہے تھے۔ وہ گذشتہ سال میں سوئے تھے اور نئے سال میں جاگے بلکہ کچھ لوگ شاید ابھی تک سو رہے ہوں اور ان کو سال کی تبدیلی کی خبر بھی نہ ہو۔

اس موقع پر مرزا غالب کا ایک لطیفہ یاد آگیا۔ سنیے۔ مرزا صاحب نے دسمبر کی آخری تاریخوں میں ایک دوست کو خط لکھا۔ دوست نے فوراً جواب دیا۔ جواب کا خط مرزا صاحب کو جنوری کی ابتدائی تاریخوں میں ملا۔ مرزا صاحب شکایت کرتے ہیں "کیوں صاحب، ۱۸۵۸ء کے خط کا جواب ۱۸۵۹ء میں بھیجتے ہو اور شکایت کی جائے تو کہو گے کہ میں تو دوسرے ہی دن جواب دے دیا تھا۔ خیر تم بھی سچے اور میں بھی سچا۔"

نئے سال کا استقبال کرنے والوں میں کھاتے پیتے لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے۔ مزدور بیچارہ دن بھر کام کرنے کے بعد تھک کر سو جاتا ہے۔ سال بدلنے سے اس کی تقدیر نہیں بدلتی۔ اسے تو ہر روز محنت کرنی ہے۔ سنجیدہ طالب علم بھی جشن کے ہنگاموں سے دور اپنے مطالعہ میں غرق رہے ہوں گے۔

امیروں کے لیے نیا سال خوشیوں کے پیغام لاتا ہے، غریبوں کے لیے یہ دن ابتلا اور آزمائش کا ہوتا ہے۔ محمد علوی اسی تاثر کو پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

شکستہ مکانوں کے نیچے اندھیرا کھڑا تھا
نئے سال کا زرد سورج۔ محلے کے گھورے پہ اوندھا پڑا تھا

اس سال ہم ادیبوں، شاعروں، افسانہ نویسوں، ڈرامہ نگاروں، اور نقادوں سے بھی توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنی شاہکار تخلیقات سے دامنِ ادب کو مالا مال کریں گے۔ مرزا غالب نے بھی کسی نئے سال سے ایسی ہی امید وابستہ کی تھی کہتے ہیں ؎

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

> **رسول اکرم نے ارشاد فرمایا**
>
> "جب کسی بندہ کے متعلق عام طور پر لوگ یہ جان لیں گے کہ یہ ہماری کسی چیز میں حصہ نہیں چاہتا۔ یہ مال کا طالب ہے اور نہ کسی بڑے عہدے اور منصب کا تو پھر لوگوں کا اس سے محبت کرنا گویا انسانی فطرت کا لازمہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کو رسولِ برحق کی طرح سادہ زندگی گذارنی چاہیے۔ بلا وجہ مال و جاہ کی لالچ نہ کرے۔ جو خدا دے اس پر قناعت کرے۔

مذہب نہیں سکھاتا

بے رحمی

ڈاکٹر نثار احمد فاروقی

مذہب کوئی بھی ہو اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان خود کو دریافت کرے۔ روحانی قوت کو پانے کی کوشش کرے۔ جب وہ اس روحانی قوت کو پا لیتا ہے تو وہ محض ایک "جاندار" نہیں رہ جاتا بلکہ اسے یہ گیان ہو جاتا ہے کہ اس کا اپنے ماحول اور سماج سے کیا رشتہ ہے۔ سماج ہمارے بھائی بندوں سے مل کر بنتا ہے اس لیے اگر کسی نے مذہب کے مقصد کو اور اس کی سچائی کو پا لیا ہے تو وہ سماج میں دوسروں سے اپنے رشتے کو بھی پا لیتا ہے پھر اس کی شخصیت سے پریم کے سوتے پھوٹ نکلتے ہیں وہ سب سے محبت کرتا ہے، سب میں محبت بانٹتا ہے اور محبت کی آگ اس کے دل سے کرودھ، کپٹ، کینہ، حسد اور نفرت کے سارے جھاڑ جھنکار پھونک کر اسے کندن بنا دیتی ہے تو مذہب کا کام یہ ہے کہ وہ انسان کو انسان سے پریم کرنا سکھائے۔ اگر کوئی مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں سے نفرت کرتا ہے یا دشمنی کی آگ سے اس کے دل کی بھٹی سلگ رہی ہے اور وہ مذہب کا نام لے کر پھوٹ پیدا کرتا ہے تو دراصل وہ خود مذہب کے چہرے پر کلنک کا ٹیکا لگا رہا ہے۔

فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعدیؒ نے دو تین شعروں میں اسلام کی ان تعلیمات کا خلاصہ بیان کر دیا ہے جو انسان اور انسان کے آپس کے سمبندھ کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اس لیے وہ گویا ایک دوسرے کے ہاتھ پاؤں ہیں سب کی پیدائش ایک ہی جوہر سے ہوئی ہے۔ فطرت نے سب کو برابر کی حیثیتیں اور قوتیں دی ہیں۔ غور کیجیے کہ اگر کسی کے جسم کا ایک انگ دکھی ہوتا ہے تو باقی دوسرے انگ بھی بے چین رہتے ہیں اگر تم دوسروں کے دکھ سے اثر نہیں لیتے اور جب دوسرے غم زدہ ہوتے ہیں تم بے غم رہتے ہو تو تم آدمی کہلانے کے مستحق کیسے ہو سکتے ہو۔

بے رحمی ہی وہ سب سے بڑا عیب ہے۔ بے رحمی خاصہ جانوروں کا ہے جن میں عقل نہیں رہتی اور جن میں ایک کے جذبات کا احساس دوسرے کو نہیں ہوتا۔ انسان جسے قدرت نے عقل اور سمجھ بوجھ بھی بخشی ہے وہ اگر بے رحم بن جائے تو اس کی بے رحمی کی بنیاد خود غرضی ہے۔ جو خود زندہ رہنا چاہے گا۔ دنیا کے اسباب سے خود فائدے اٹھانا چاہیگا۔ سارے سکھ اور آرام اپنے لیے ڈھونڈیگا اور دوسروں کا خیال نہ کرے گا وہ بے رحم بھی ضرور ہوگا اور اگر اس میں بے رحمی کا مادہ ہے تو ظلم کی طرف اس کا جھکاؤ یقینی ہوگا اور جو ظلم کرے گا وہ سماج میں ابتری، انتشار اور فساد پیدا کرے گا جس سے سماجی زندگی درہم اور برہم ہوگی جب کہ مذہب کا مقصد سماج میں امن و سکون اور نظم و ضبط قائم کرنا ہے پھر سوچیے ایک شرّی اور فسادی انسان مذہب کے خلاف کام کر رہا ہے یا مذہب کی کوئی سیوا کر رہا ہے یا مذہب کو بدنام کر رہا ہے انسان جس سماج میں بھی رہے اس کا کام ایک دوسرے سے چلتا ہے۔ کہتے ہیں کہ آدمی ہے۔ اگر ہم دوسرے کے کام آرہے ہیں تو یہ فطری تقاضے کے عین مطابق ہے اور دوسروں کا گلا کاٹ رہے ہیں تو یہ قانونِ فطرت کی خلاف ورزی ہے۔

سورج کی روشنی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب کے گھر کھیت اور کھلیان میں برابر پہنچتی ہے۔ ہوا سے سب برابر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پانی سب کو پاک اور سیراب کر رہا ہے زمین اپنے خزانے سب کے لیے اگل رہی ہے۔ اسی طرح ہر مذہب نے اپنی بنیادی تعلیمات میں انھیں باتوں پر زور دیا ہے جن پر عمل کرنے پر سب کا بھلا ہوتا ہے۔ مذہب تو یہ کہتا ہے کہ کوئی بھوکا ہو اسے کھانا کھلاؤ، بے روزگار ہو تو اسے روزگار دو، ننگا ہو تو اس کا بدن ڈھانکو، زخمی ہو تو اس کے زخموں پر مرہم رکھو، اگر ہم یہ نہ کر سکیں تو کم سے کم کسی روزگار والے کو بے روزگار نہ بنائیں کسی بھوکے سے روٹی نہ چھینیں کسی بے قصور کو مصائب میں مبتلا نہ کریں ایسی وحشیانہ حرکتوں سے ہمارے بہت ہی گھٹیا درجے کے وقتی فائدے ہمیں حاصل ہو بھی جائیں تو بھی وہ ہمارے مذہب کا چہرہ ضرور کالا کرتے رہتے ہیں۔ (اردو مجلس سے نشر)

محمد قلی قطب شاہ
ایک شاعر ایک بادشاہ

ڈاکٹر زیڈ ایچ فاروقی

دکن کا وہ علاقہ جسے آج ریاست آندھرا پردیش کہا جاتا ہے، اپنے پہلو میں ایک قدیم اور عظیم ادبی تاریخ رکھتا ہے۔ گولکنڈہ جو ماضی میں قطب شاہی سلطنت کا صدر مقام تھا اپنے عہد کا علمی، ادبی و لسانی مرکز تھا یادشاہ وقت بھی زبان و ادب کی بے حد خدمت کرتے رہے۔ بہمنیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد دکن میں پانچ ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔ قطب شاہی ان ہی میں سے ایک تھی اور گولکنڈہ اسی کا پایہ تخت تھا۔ یہ علاقہ شہر حیدرآباد سے بہت ہی قریب واقع ہے۔ آج بھی اس علاقہ کی تاریخی عظمت کا پتہ وہاں کی قدیم عمارتوں کے دیکھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ اسی قطب شاہی سلطنت کا بانی سلطان قطب الملک تھا۔ بہمنی خاندان کے آخری بادشاہ محمود شاہ ثانی کے انتقال کے بعد اس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا اور سلطنت کا پہلا فرماں روا کہلایا۔ جمشید قلی اور ابراہیم قلی تک سلطنت کئی مراحل سے گزرتی گئی۔ ابراہیم قلی کے زمانے میں علم و ادب کو خوب ترقی ہوئی۔ بادشاہ خود کئی زبانوں کی مہارت رکھتا تھا۔ محمد قلی قطب شاہ اسی بادشاہ کا بیٹا تھا۔ یہ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۳ہجری مطابق ۱۵۶۵عیسوی میں پیدا ہوا۔ تاریخ نکالنے والوں نے "باعث روزیٔ اہل عالم" کے فقرے سے اس کی تاریخ پیدائش کو ظاہر کیا۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ آج بھی حیدرآباد اس فقرے کو نبھاتے چلا آ رہا ہے۔

اپنے باپ ابراہیم قلی کے انتقال کے بعد ۱۵۸۰ء میں صرف ۱۵ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ شمالی ہند میں اس وقت جلال اکبری کی دھوم دھام تھی تو ایران میں شاہ عباس صفوی حکومت کرتا تھا۔ بادشاہ بننے کے بعد سیاسی امور میں اس نے اپنے باپ سے بھی زیادہ مستعدی اور استقلال سے کام لیا۔ سلطنت میں امن و امان قائم رکھا۔ پرانی ریاستی چپقلشوں سے ہمیشہ نجات پانے کا انتظام کیا چنانچہ اس نے اپنی بہن "ملکہ زمانی" کی شادی ابراہیم عادل شاہ والیٔ بیجاپور سے کر دی تاکہ دونوں ریاستیں آپس میں شیر و شکر رہ سکیں اور غنیم کو اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہو سکے۔ اس طرح بادشاہ کو رفاہ عام کے کام کرنے کا خوب موقع ملا۔ علم و ادب کی خدمت بھی اس نے خوب کی۔ یہ اردو کا پہلا صاحبِ دیوان شاعر تھا۔ اس کا دیوان کافی ضخیم اور ۵۰ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس نے اردو کے علاوہ فارسی، تلنگی، تلگو زبان میں بھی شاعری کی ہے۔ شاعری کی تمام اصناف پر اس نے طبع آزمائی کیا۔ شاید ہی کسی شاعر نے اس قدر کھل کر کچھ کہا ہو۔ اردو زبان کے عین ابتدائی زمانے میں، محمد قلی نے زندگی کے ہر موڑ پر حسن کو جس طرح دیکھا اُسے بیان کر ڈالا۔ اس کی پوری شاعری اس کے عہد کی زندہ مثال ہے۔ کلام کی روانی اور زبان کی موزونی نے اس کی قادر الکلامی کا سکہ بٹھا دیا۔ موضوع کے اعتبار سے اس نے روایتی عنوانات کے برخلاف ایسے موضوعات پر خیالات کو قلمبند کیا جو انسانی زندگی کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ محمد قلی قطب شاہ اگرچہ کہ ایک مطلق العنان بادشاہ تھا لیکن عوامی زندگی میں اس قدر گھلا ملا ہوا تھا کہ ایک عام شاعر نے بھی ان موضوعات پر اس سے پہلے قلم نہیں اٹھایا تھا کئی نظمیں ایسی لکھ ڈالیں کہ اس کے مشاہدے پر حیرت ہوتی ہے۔ قدیم اردو یا دکھنی شعرا میں وہی ایک ایسا شاعر تھا جس نے منظر نگاری اور وصف نگاری کے موضوعات پر بہت کچھ لکھا۔ اس کے کلیات کے مطالعہ سے کئی ایسی نظمیں ملتی ہیں جو بہ اعتبار شاعری و اعلیٰ تخیلات کے بہترین نمونے ثابت ہو سکتے ہیں اس نے ان موضوعات پر سخن سرائی کی ہے۔ موسم برسات، موسم سرما، بسنت، نوروز، ہلال عید، عید رمضان، بقرعید، شبِ معراج و شبِ برات، عید میلاد النبی، عید مولود علی، عید عزیز، سالگرہ، شادی بیاہ، جلوہ و دیگر رسومات، لوازمات شاہی، کھیل کود، محلات شاہی اور اپنی خاص محبوبائیں جن میں ۱۲ پیاریوں کے نام سے علیحدہ علیحدہ نظمیں ہیں۔ غرض کہ کوئی بات اس نے تشنہ نہیں چھوڑی۔ قدرت نے اُسے فطری طور پر شاعری عطا کی تھی۔ جو بھی بیان کرتا انتہائی فراخ دلی اور بغیر کسی جھجک کے۔ عشق و عاشقی کے معاملات ہوں یا وصل کی کیفیات۔ ہجر، ناکامی اور مایوسی کے روایتی اندازسے وہ بہت دور تھا۔ قدرت نے اُسے عنفوانِ شباب ہی سے وہ تمام باتیں مہیا کر دی تھیں لہٰذا انکار یا تڑپ یا حسرت و مایوسی کہیں بھی بار نہیں پا سکتے تھے۔

سلاطین قطب شاہی کا سب سے شاندار زمانہ محمد قلی کے نصیب میں آیا تھا۔ اس نے پوری زندگی عیش و عشرت میں گزاری۔ بچپن ہی سے محلات شاہی کے ناز و نعم میں پرورش پایا۔ اس کی حرم سرا نگار خانۂ عالم بنی ہوئی تھی۔ اس کے کلام کے مطالعے سے اس کی رنگینی کا عکس صاف دکھائی پڑتا ہے۔ ہر تقریب میں اس کے اطراف خوب رویوں کا جم گھٹا رہتا تھا۔ جس قدر عیش پرست تھا اسی قدر اس میں مذہبیت بھی تھی۔ اس کے کلام میں اکثر و بیشتر بلکہ ہر نظم کے اختتامیہ پر خوفِ خداوندی اور محمد کے صدقے کا ذکر ملتا ہے۔ حد یہ کہ جنسی تعلقات اور عشقی میلانات کو بھی وہ نبی و علی کا صدقہ ہی سمجھتا تھا۔ رمضان و محرم کے مہینوں کا بے حد احترام کرتا اور دو مہینوں میں شراب کباب سے سخت پرہیز کرتا۔ مذہبی تقاریب پر دل کھول کے خرچ کرتا۔

محمد قلی قطب شاہ نے اردو شاعری کو نئے نئے موضوعات دیئے اور ان پر پوری قادر الکلامی کے ساتھ طبع آزمائی کیا۔ اردو کے عین ابتدائی ایام میں اتنی جامع مثال دوسرے کے پاس نظر نہیں آتی فارسی کے شعرا کا بھی قدرداں تھا۔ ہر جگہ انھیں خراجِ عقیدت پیش کرتا گیا۔ ایک جگہ نظامی اور خاقانی کے تعلق سے اس طرح کہتا ہے ؎

خاقانی و نظامی کا قطب شہ ہے ستا کرد
شہبانے کی کہانیاں ہے چلے سانی مجھ کوں

اس کا ہر اقدام انوکھا تھا۔ قدرت نے اسے ہر بات میں صاحبِ فن بنایا تھا۔ اس کلیات کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس نے [illegible] تخلص رکھے تھے لیکن زیادہ تر اس نے معانی، قطب، قطب شہ اور ترکماں ہی کو استعمال میں لایا۔ وہ فطری شاعر تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اسے شاعری محض معشوق حسیناؤں اور مہ جبینوں کی حسن و خوبی اور اُن کی تعریف و توصیف کرنے کے سلسلے میں آگئی کیونکہ عنفوانِ شباب ہی سے اس کے اطراف چن چن کر انتہائی حسین و جمیل پریاں حسیناؤں کو جمع کر دیا تھا۔ یہ کیا تھا۔ ان نازنینوں کی چھیڑ چھاڑ اور گفتگو نے اس میں شعر گوئی کے ذوق کو اور بڑھایا۔ چنانچہ وہ خود ایک جگہ اس طرح بیان کرتا ہے ؎

تمہارے وصف کہتے مجھے ہوا ہے شعر نورانی
او شعراں کوں پڑیں سب شاعراں ہم پیار و ہم نور روز

محمد قلی قطب شاہ کی غزل گوئی میں، اس کی تخیل آرائی اور حقیقت نگاری کا کچھ ایک ہی عالم نظر آتا ہے۔ اس کے کلام میں اوروں کی طرح یاس، و ناکامی کے گلہ شکوے نہیں ملتے۔ رات دن وہ حسیناؤں میں جس طرح زندگی کے لمحات گزارتا گیا غزل کو بھی اسی عالم میں رنگتا چلا گیا ؎

پیا باج پیالا پیا جائے نا
پیا باج ایک تل جیا جائے نا

اس کی شاعری ادب کے مخصوص موضوعات تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ زندگی کی ہر چھوٹی بڑی چیز اہم و غیر اہم بات

کو اس نے شاعری میں سمو دیا۔ اس نے شاعری کے تمام اصناف سخن کے علاوہ مختلف موضوعات پر بھی انتہائی روانی اور مہارت کے ساتھ لکھتا چلا گیا۔ جیسے دربار کی زندگی، محل کی چہل پہل، محلات کی رنگینی، مناظر قدرت، ہندو مسلم رسم و رواج، تقریبات، کھیل کود، شاہی لوازمات کے علاوہ اس نے جو محلات و باغات تعمیر کروائے ان سب کو بھی بیان کر ڈالا۔ غرض اس کے کلیات کو محمد قلی کے عہد کا ایک تہذیبی دستاویز کہا جا سکتا ہے۔ وہ ایک زبردست اور موزوں طبیعت کا مالک اور بلند تخیل و اعلیٰ قوت مشاہدہ کا انسان اور انتہائی پُرگو شاعر تھا۔ خوش قسمتی سے اُسے وہ تمام مواقع حاصل تھے اور بادشاہ ہونے کے ناطے تو ہر چیز اس کے لیے آسان تھی۔ وہ ایک وقت کی خوبیوں کا مالک تھا۔ ہر روز وہ کچھ نہ کچھ کہتا ہی رہتا تھا۔ اپنے ایک شعر میں وہ خود اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح دریا میں روز موجیں آتی رہتی ہیں لیکن نہ تو ان کی روانی میں فرق آتا ہے اور نہ ہی موتیوں میں کمی آتی ہے۔

صدقے نبی قطب شہ یوں شعر بولے ہر دن
دریا کو روز خوب ہے جوں آب ہا تموج

محمد قلی قطب شاہ کو اور شاعروں کی نسبت کئی باتوں میں فوقیت کا شرف حاصل رہا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر تھا۔ دوسری بات یہ کہ سب سے پہلا رباعی گو ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام سندیلوی اپنے مقالے میں کچھ اس طرح کہتے ہیں۔

"محمد قلی قطب شاہ سے پیشتر اردو میں
کسی دکھنی شاعر کی رباعیات کا پتہ نہیں
چل سکا اس لیے محمد قلی ہی کو اردو کا
پہلا رباعی گو شاعر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔"

تیسری بات یہ کہ محمد قلی اگرچہ کہ ترکی النسل بادشاہ تھا لیکن اسے اپنے دکن دیس اور یہاں کی رعایا سے اس قدر پیار اور خلوص تھا کہ اس نے اپنا لباس تبدیل کر لیا۔ اور تیموری کلاہ کی بجائے دکھنی وضع کی پیچ دار پگڑی، پوستین اور باتات کی قبا کے عوض ململ کا جامہ اور شبنم کا پیرہن پہننا شروع کر دیا۔ تلنگانی طرز پر کلہ کے اطراف او پرناڈ الٹنے لگا۔ چوتھی بات یہ کہ اردو زبان کے انتہائی ابتدائی ایام میں جبکہ زبان بھی اچھی طرح بنی سنوری نہ تھی کہ حافظ کی کچھ غزلیات فارسی کا دکھنی زبان میں ترجمہ بھی کیا اور وہ بھی اس قدر قریب قریب کہ حیرت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک فارسی کا شعر اور اس کا ترجمہ سنا رہا ہوں۔

سخن درست بگویم نمی توانم دید
کہ می خورند حریفاں و من نظارہ کنم

ترجمہ:۔

درست بات کہتا ہوں نہ جا سکے منج تے دیکھیا
شراب پیویں حریفاں و میں نظارہ کروں

حقیقت یہ ہے کہ محمد قلی قطب شاہ نے اردو شاعری کو نئے نئے موضوعات دے کر اردو زبان و ادب کو مالا مال کر دیا۔ وہ اپنے زمانے کا سچا شاعر و ترجمان تھا۔ جو دیکھا وہ بیان کر دیا وہ بھی اس خوبی کے ساتھ کہ اس کے پڑھنے سے ہی حقیقت سمجھ میں آجاتا۔ اوروں کی طرح خیالی تخیل و فرضی عشق عاشقی کا شاعر نہیں تھا بلکہ اپنی معشوقاؤں کے نام بنام کئی نظمیں بیان کر ڈالیں اور ان کے حسن و جمال و عشق و وصال کی سچی تصویریں کھینچ ڈالیں۔ اگرچہ کہ اس کی حرم سرا نگار خانۂ عالم سے کم نہ تھی پھر بھی اپنی بارہ پیاریوں کے تعریف میں زبان کو تھکنے نہیں دیتا تھا۔ ایک طرف جہاں عشق و وصال کی سرمستی اور رومانیت کے مضامین باندھتا تو دوسری طرف حمد، نعت، مناجات اور مقطعوں میں خدا، محمد نبی و علی کے صدقے کا ذکر کر کے اس کی تلافی کی کوشش کرتا۔

محمد قلی قطب شاہ کو فن تعمیر سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنی چہیتی بیگم کی یادگار کے لیے "چار مینار" تعمیر کروایا۔ شہر حیدرآباد کی تعمیر سلطان محمد قلی کا ایک زبردست و عظیم تاریخی کارنامہ ہے۔ ڈاکٹر زور کے مطابق "آج جس جگہ چار مینار کھڑا ہے یہ موضع چیچلم کے نام سے تھا اور بھاگمتی اسی بستی میں رہا کرتی تھی۔ وقت کے تقاضے اور دارالخلافہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے سن ایک ہزار ہجری میں اس شہر حیدرآباد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ چار مینار شہر کے عین وسط میں تعمیر کیا گیا۔ اس کی تاریخ 'یا حافظ' سے نکلتی ہے۔ شہر کی جلد سے جلد تعمیر اور اس کی معموری کا وہ بے حد متمنی تھے۔ ایک مناجات میں وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تو میرے اس شہر کو لوگوں سے اس طرح بھر دے کہ جس طرح تو نے سمندروں کو مچھلیوں سے بھر دیا۔

میرا شہر لوکاں سوں معمور کر
رکھیا جوں تو دریا میں من یا سمیع

شہر حیدرآباد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اس نے بڑے بڑے اور عالیشان محلات و باغات تعمیر کروائے اور ان پر نظمیں بھی لکھا۔ خداداد محل تو ان سب میں عظیم الشان تھا۔ اس محل کی ہر منزل ایک پورے محل کی طرح وسیع و عریض تھی۔ وہ خود اس محل کی تعریف میں اس طرح کہتا ہے۔

خداداد محل کوں محمد سنوارے : تو اس میں جنت کے نگاراں لگارے
بلندی محل کا ہے آسمان جیسا : سورج چاند تارے سو اس تھے سنگارے

خداداد محل کے علاوہ سجن محل، اعلیٰ محل، محل کوہ طور، قطب مندر، ندی محل اور باغ محمد شاہی خاص مشہور زمانہ تھے۔ مصنف تاریخ گولکنڈہ کے مطابق خداداد محل کی جتنی منزلیں تھیں انھیں علیحدہ علیحدہ نام دیے گئے تھے۔ جیسے سب سے پہلی منزل الٰہی محل کہلاتی تھی تو اس کے بعد محمدی محل، حیدری محل، حسینی محل، جعفری محل اور موسوی محل۔ اس طرح کے ناموں سے اس میں تقدس بھی پیدا کیا گیا تھا۔ مورخین وقت کا کہنا ہے کہ شاید ہی کوئی اس کی رفعت اور اس کی آرائش و زیبائش کا مقابلہ کر سکے۔ مآثر عالمگیری کا مورخ اس کی وسعت و عظمت کے یوں لکھتا ہے۔ "آبادی وسیع تر از احاطۂ خیال و عمارات رفیع تر از پایۂ اندیشہ۔" محمد قلی قطب شاہ کے فن تعمیر اور ان ایوان جات و محلات کی وسعت کا اندازہ مغل شہزادے کام بخش کے اس بیان سے ہوتا ہے۔ گلزار آصفیہ میں اس طرح درج ہے کہ۔

"قطب شاہی محلات اس قدر وسیع اور
پُرعظمت ہیں کہ اُن کی کماحقہ پرداخت
تو کجا ان میں چراغ جلانا بھی مشکل ہے۔"

ایک تیموری شہزادے کے یہ الفاظ جو شاہجہانی محلات کا رہنے والا تھا۔ یقیناً معنی خیز ہے۔

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

غزل

اقبال عمر

ہمارے گھر کی فضاؤں میں یاس کافی ہے
چراغ جلتے رہیں آس پاس کافی ہے

نگہ ملاتے ہوئے ڈر رہے ہیں لوگوں سے
کہ ہر نگاہ میں خوف و ہراس کافی ہے

وہیں پہ ہے وہ، جہاں رسم و راہ ختم ہوئی
تو یہ کہو کہ ابھی تک اداس کافی ہے

میں دیکھتا ہی رہا رنگ اس کے چہرے کا
میں جانتا تھا کہ وہ غم شناس کافی ہے

خلوص کہتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس کہاں
یہی سنا ہے کہ اوروں کے پاس کافی ہے

خبر کسی کو نہیں کون کس طرح ڈوبا
مگر ہجوم تو دریا کے پاس کافی ہے

دل کو اقبال کون سمجھے گا
یہ چند لوگ رہیں اپنے پاس کافی ہے

(اردو مجلس دلی سے نشر)

قدیم اخلاقی قدریں اور جدید سماجی تقاضے

ڈاکٹر برج پریمی

قدریں اضافی ہوتی ہیں اور ہر دور اور ہر سماج میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اس تبدیلی کی وجہ سماجی ڈھانچے میں بدلتا ہوا نظام ہوتا ہے۔ ہمارے اخلاق کی قدریں ان قدروں سے مختلف ہیں جن کا تقاضہ ایک اشتراکی یا خالص دینی نظام میں کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اخلاق کی جن قدروں کی تلاش زمانہ قدیم میں تھی آج کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے ترقی یافتہ سماج میں نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے باوجود کئی اقدار ایسی ہیں جو دائمی اور قطعی ہوتی ہیں۔ ان قدروں میں ایسے انسانی تصورات کو شمار کیا جا سکتا ہے جو انسانی معاشرے کے ارتقائی سفر میں ہمیشہ انسانی فلاح و بہبود کا چراغ روشن کرتے رہے ہیں۔ نیکی، شرافت، ایمانداری، وفا شعاری، سچائی، خوب صورتی، حق گوئی، بے باکی، حفظ مراتب، یگانگت، ماپہ اور اس طرح کے بہت سے تصورات ازل سے انسان کی ذہنی اور روحانی وابستگی اور تقویت کا باعث بنے رہے ہیں۔ اور وقت کی بے پناہ تبدیلیوں کے باوجود انسان نے انھیں متاع عزیز کی طرح سینے سے لگائے رکھا ہے اور ان کی آبیاری خون جگر سے کرتا رہا ہے۔

قدیم اخلاقی قدروں کا مطالعہ ہندوستان کی تاریخ کے آئینے میں کیا جائے تو یہ بات روشن ہوگی کہ ہماری قدریں ہمارے صدیوں پرانے کلچر کی دین ہے۔ ہماری تاریخ اور ہمارے کلچر کی تشکیل میں جہاں ہمارا مخصوص مزاج کارفرما رہا ہے وہاں اس سرزمین میں پنپنے والے مذاہب اور فلسفوں کا بھی خاصہ رول رہا ہے۔

عصر حاضر اپنے جلو میں بے شمار تبدیلیاں لے آیا ہے وقت کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے سائنس، ٹکنالوجی، علم اور فن نے برق رفتار تیزی اختیار کر لی ہے۔ دور قدیم کے مقابلے میں آج کے دور کی تبدیلی نمایاں اور نتیجہ خیز ہے۔ قدیم زمانے میں انقلاب کی رفتار نہایت سست تھی۔ انسانی زندگی صدیوں میں متاثر ہو کر تبدیلی پر آمادہ ہوتی تھی لیکن آج کا انسان لمحوں میں تبدیل ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ خارجی حالات کا زبردست دباؤ ہے۔ آج کے انسان میں ذہنی اور سماجی تبدیلی غیر محسوس طریقے سے نہیں ہوتی بلکہ یہ تبدیلی حد درجہ نمایاں اور واضح ہے۔ وقت کی اس تبدیلی نے انسانی معاشرے میں بھی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ انسان کے ذہنی اور فکری تصورات میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا ہے جس سے مختلف عقائد اور تصورات بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس لیے نہ صرف زندگی کے بارے میں تصورات عام طور پر تبدیل ہوتے ہیں بلکہ دنیاوی ترقی، حصول معاش، حصول اقتدار، حصول زر حتیٰ کہ ازدواجی رشتوں اور عشق کے تصورات کے بارے میں بھی نئی نسلیں نئے انداز سے سوچنے لگی ہیں۔

اس بات میں دو رائیں نہیں ہیں کہ نئی نسل کے لوگ بھی کسی حد تک قدیم اخلاقی تصورات کا احترام کرتے ہیں اور کسی حد تک ان عقائد پر کاربند رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان عقائد کو وہ ذہنی کا بوجھ بھی نہیں بناتے۔ ان عقائد کا احترام اس حد تک کیا جاتا ہے جس حد تک یہ ان کی انفرادی آزادی اور نئے ذہنی رویوں سے نہیں ٹکراتے اگر ایسا ہوتا ہے تو وہ اس کی برملا مخالفت کرتے ہیں۔ بیسویں صدی کا ہر لمحہ نئی تبدیلیوں کا عہد ہے۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم نے ذہنوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، خلائی دریافت، نیوکلیائی قوت، ناہر کی مایوس و محرومی، باطن کے ٹوٹنے کا عمل، نئے حقائق کا عرفان، علم و فنون کے نئے اظہار، ان سب نے انسانی ذہن کے نہاں خانوں میں آگ لگا دی ہے۔ آج کے انسان کا ذہن تجرباتی ہو گیا ہے۔ وہ عقائد کو احترام سے زیادہ تشکیک کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسے پرانے عقائد کے کھوکھلے پن کا احساس ہوا ہے۔ وجود کی اصلیت اس پر آشکار ہوئی ہے۔ اس لیے صدیوں پرانے رائج اخلاقی اور تہذیبی ضابطے اس کے لیے بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں۔ اسے محسوس ہوا ہے کہ یہ قدریں استحصال، لوٹ کھسوٹ اور جبر و استبداد پر پردہ ڈالنے کے لیے کسی زمانے میں شروع کی گئی تھی۔ ایمانداری، خدمت گزاری، اعتماد، نیک نیتی اور اس طرح کی بہت سی قدریں جاگیردارانہ دور میں رائج ہوئی تھیں تاکہ مظلوم و محکوم انسان اپنے آقا کی دولت میں اضافہ کرتا رہے۔ جدید عہد سائنسی عقلیت کا زمانہ ہے۔ زندگی اور کائنات کے بارے میں تصورات بدل گئے ہیں۔ پرانی نسل اپنی اخلاقی قدروں کو پہلے ہی سینے سے لگائے بیٹھی رہے لیکن نئی نسل دائمی قدروں کے بجائے وقتی افادیت کے رویے کو اپنا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حسن، سچائی، نیکی سے متعلق اس کے تصورات میں حیرت انگیز تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ سچائی کیا ہے؟ اس کے مفہوم بتانا مشکل ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج کی سچائی کئی خانوں میں بٹ چکی ہے۔ منطقی سچائی، اشتراکی سچائی، فلسفیانہ سچائی، سچائی کا یہ جلوہ صد رنگ قدیم زمانے میں مفقود تھا سچائی اور سچائی تھی اور بس۔

زمانہ قدیم میں لوگوں کے پاس وقت ہی وقت تھا اس کے سامنے سب سے کی تحیر العقل ایجادیں تھیں اور نہ علم و فنون کی کھول بھلیاں۔ اسی لیے وہ بزرگوں کی بہ ادب نظر جھکا کے قدردان ہوتا تھا لیکن آج وہ ڈھٹائی سے اپنی بات منواتا ہے۔ بزرگ بچوں کو ازدواجی رشتوں میں باندھ دیتے تھے۔ آج صرف دعائیں دیتے ہیں۔ دوسرے کی خاطر کوئی کرسی اپنے راج سنگھاسن سے نیچے اتر کر کسی مہمان کے آگے آنے کی پوٹلی کو آنکھوں سے لگاتا تھا اور اس کے پیر خود اپنے ہاتھوں سے دھوتا تھا۔ آج دوستی سودا کرتی ہے پہلے دوست کی جیب ٹٹولی جاتی ہے اس کے لباس کی چمک اور بالوں کی مہک دیکھی جاتی ہے۔ پھر اسے سجایا جاتا ہے۔ پہلے استاد کو گورو مانا جاتا تھا اور شاگرد دریاؤں اور صحراؤں کو پھاندتا ہوا اس کے آشرم میں اس سے علم و عرفان کا درس دل کے کانوں سے سنتا تھا۔ آج وہ اس کے لیکچر سے واک آؤٹ کرتا ہے۔ اس لیے کہ گورو بھی اپنے منصب کو بھول بیٹھا ہے۔ پہلے وہ تین بچوں کا باپ ہوتے ہوئے بھی اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ بزرگوں کا سامنا کرنے سے کتراتا تھا۔ آج وہ اپنے ممی ڈیڈی سے اپنی گرل فرینڈ کو انٹروڈیوس کراتا ہے۔ آج کے سماج میں حصول زر کے لیے چاروں طرف پاگل دوڑ جاری ہے۔ پیسہ، پیسہ، پیسہ، اس دوڑ میں اخلاقی تعلیمات اور قدریں ثانوی اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اس زبردست منافع پرستی اور دولت کو بٹورنے کی خواہش نے انسانی رشتوں میں مال پیدا کر لیا ہے۔ دوستی، رفاقت، ہمدردی، انسانیت، یگانگت، سچائی، وفا شعاری، محبت، ان تمام اقدار کو دولت کی ترازو میں تولا جاتا ہے۔ اسی نے دنیا بھر کی بدعتوں کو جنم دیا ہے۔ چور بازاری، اخلاقی گراوٹ، بلیک مارکیٹنگ، اسمگلنگ، ملاوٹ، ریاکاری، مکاری اسی پیڑ کے پھل ہیں سیاسی اور سماجی نظاموں کی تبدیلیاں بھی اسی بدعت سے پھوٹتی ہیں۔ اقتدار کی جنگ کا نتیجہ انفرادی، قومی اور بین الاقوامی سطحوں پر تباہی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے دنیا میں

کی صدارت ہرگز ہرگز نہیں کریں گے یہ ایک ایسی بات حرکت ہوگی جس کے لیے اُن کا ضمیر انھیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ یہ بات منتظمین کی سمجھ میں آگئی اور پھر فوراً ہی شاہی تخت سے ملحق صدارت کے لیے ایک اور مسند آراستہ کی گئی جس پر کیفی صاحب تشریف فرما ہوئے۔ کیفی صاحب کی عالی ظرفی کے اس پایہ کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے۔ اُن کی جگہ کوئی اور صاحب ہوتے تو غالباً تاج و تخت پر براجمان ہو کر احساس تفاخر سے پھول جاتے۔

اس مشاعرے کے لیے اہلِ ذوق میں کس قدر اشتیاق تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ چاندنی چوک میں فوارے سے لے کر لال قلعہ کے بیرونی دروازے تک شائقین نہایت منظم طریقے سے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ اور باری باری ٹکٹ حاصل کرکے اندر داخل ہو رہے تھے۔ مشاعرے کا اہم ترین پہلو اس وقت سامنے آیا جب پرائم منسٹر ہاؤس سے یہ پیغام موصول ہوا کہ محترم پنڈت جواہر لال نہرو تک محفل ہونے کے لیے تشریف لا رہے ہیں حالانکہ دن میں اُن کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی تو شدید مصروفیات کی بنا پر انھوں نے معذرت فرما دیا تھا۔ اس اطلاع سے منتظمین میں ایک انتہائی مسرت کی لہر دوڑ گئی اور جب مائیکروفون سے اس مژدے کا اعلان کیا گیا تو سامعین نے مسلسل تالیوں کی گونج سے اپنی خوشنودی اور عقیدت کا اظہار کیا۔ چنانچہ پنڈت جی تشریف لائے تو حاضرین نے تعظیماً کھڑے ہو کر ان کا شایانِ شان استقبال کیا۔

پنڈت جی اندرا جی کے ہمراہ سامعین کی اوّلین صف میں رونق افروز ہوئے اور صبح کے دو بجے تک نہایت انہماک اور توجہ سے شعراء کے کلام سنتے رہے۔ اردو زبان اور شاعری سے اُن کی محبت دل چسپی اور لگاؤ کا اس سے بہتر ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔ ۱۹۵۰ء سے لے کر آج تک یومِ جمہوریت کے موقع پر لال قلعہ میں مشاعرہ تو ہر سال منعقد ہوتا ہے لیکن اس اوّلین مشاعرے کے ماحول اور ادبی فضا کی دلکش مثال پھر دیکھنے میں نہیں آئی۔ آخر میں ایک اور مشاعرے کی پُر تکلف روداد ملاحظہ ہو۔

بھارت اور پاکستان کے درمیان ثقافتی رشتوں کو مستحکم بنانے اور ایک خوشگوار تہذیبی ماحول پیدا کرنے میں انڈو پاک مشاعروں کا انعقاد بھی خصوصی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں دلی کے ہر دل عزیز ادیب اور ادب نواز چیف کمشنر شری شنکر پرشاد اور اردو کے ممتاز شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر کی قیادت میں انڈو پاک مشاعروں کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پہلا مشاعرہ جیمس فورڈ کلب نئی دلی کے خوش نما سبزہ زار پر منعقد ہوا۔ پاکستان سے مولانا عبدالحمید عدم، قتیل شفائی اور سید محمود رضوی نے شرکت فرمائی تھی۔ اور ہندوستان کی نمائندگی میں پیش پیش تھے نواب جعفر علی خاں اثر لکھنوی، یاس یگانہ، جوش ملسیانی، تلوک چند محروم، جوش ملیح آبادی، فراق گورکھپوری، پنڈت ہری چند اختر، مخمور دہلوی، عرش ملسیانی، علی سردار جعفری، مجاز لکھنوی، اور جگن ناتھ آزاد۔ راقم کو بھی اس مشاعرے میں کلام سنانے اور انتظامیہ کمیٹی کی رکنیت کا فخر حاصل تھا۔ صدر مشاعرہ دہلی حکومت ہند کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو اور نظامت کے فرائض کنور مہندر سنگھ بیدی کے سپرد تھے۔ بیدی صاحب نے مولانا انور صابری کو کلام سنانے کی دعوت پیش کی تو انور صابری صاحب نے حسب عادت شعر خوانی سے پہلے تمہید سے کام لیا کہنے لگے کہ محترم ڈاکٹر کاٹجو اور میں انگریزی حکومت کے دور میں جیل کے ساتھی رہے ہیں اور حسن اتفاق سے آج ملک آزاد ہونے کے بعد انھیں کے زیر صدارت مجھے اس اسٹیج پر حاضر ہونے کی مسرت حاصل ہو رہی ہے گویا کہ ہمارا ساتھ قائم و دائم ہے۔ اور اس پر لطف تبصرے پر محفل قہقہہ زار بن گئی۔ اسی مشاعرے میں جب مجاز لکھنوی کلام سنانے کے لیے مائک پر آئے تو خواتین کی صف میں سے کسی بچے کے رونے کی آواز بلند ہوئی اور ماحول میں انتشار سا پیدا ہو گیا۔ مجاز کہاں چوکنے والے تھے فی الفور غالب کا یہ مصرع داغ دیا ہے

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا

اس مصرعے نے کچھ ایسا جادو کا اثر دکھایا کہ خاتون روتے ہوئے بچے کو لے کر پنڈال سے باہر تشریف لے گئیں ماحول سنبھل گیا اور مشاعرے کی فضا میں پھر سے سنجیدگی اور خوشگواری عود کر آئی۔ اور مجاز لکھنوی نغمہ سرا ہوئے تو اپنی غزل پر بے پناہ داد حاصل کر کے مائک سے جدا ہوئے۔

ایک ادبی لطیفہ اسی مشاعرے کی دین ہے۔ مشاعرے سے پہلے ایک صاحب نے شعرا کا تعارف کراتے ہوئے عدم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پنڈت جی سے کہا "آپ ہیں پاکستان سے آئے ہوئے مہمان جناب سید عبدالحمید عدم" عدم جسامت کے اعتبار سے کافی طویل و عریض ہیں اور پنڈت جی ان کو ایک مدت سے جانتے پہچانتے تھے۔ لہٰذا پنڈت جی نے گھور کر عدم کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اگر یہ "عدم" ہے تو "وجود" کیا ہوگا۔ عدم اور وجود کا یہ تقابل پنڈت صاحب کی نکتہ آفریں طبع کا مظہر ہے اور یہ لطیفہ عبدالحمید عدم کی ذات سے چپک کر رہ گیا ہے۔

فلمی اداکاروں کی طرح ہمارے شعرائے کرام بھی عروج و زوال اور بلند و پست کی زندہ مثال ہیں۔ کسی ایک مشاعرے کے مقبول ترین شاعر کو چند برس بعد کسی دوسرے مشاعرے میں ہوٹنگ کا نشانہ بنتے بھی دیکھا گیا ہے لیکن اپنی اس بیس سالہ مشاعرہ سازی اور سخن آرائی کی طویل مدت میں مجھے چند ایسی ممتاز شخصیتوں کی قربت کی سعادت اور رفاقت کی مسرت بھی حاصل رہی ہے جنکو مشاعروں میں ہمیشہ انتہائی احترام عقیدت اور توجہ سے نوازا گیا اور اُن میں سرفہرست ہیں جوش ملسیانی، جگر مراد آبادی، کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، پنڈت ہری چند اختر، عبدالمجید سالک، مخمور دہلوی اور قتیل شفائی۔

(خالد حسین سنسر)

صحت

بچوں کی

بچے کسی بھی قوم کی سب سے بیش بہا اور قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ قوم اور ملک کا مستقبل انھیں سے وابستہ ہے۔ اور اگر بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما پر پوری توجہ نہ دی گئی تو ایک بڑا قومی اور ملکی خسارہ ہوسکتا ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ چھوٹے بچوں کی شرح اموات آزادی کے بعد سے اب تک کم ہوتی چلی گئی ہے۔ مگر جب ہم اس کا موازنہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک کے حالات سے کرتے ہیں تو ہمارے یہاں کی موجودہ صورت حال بھی بہت زیادہ خوش آئند نہیں ہے۔ اور اگر یہی صورت برقرار رہی تو ترقی یافتہ ممالک کے شانہ تک پہنچنے میں ہمیں ایک طویل مدت درکار ہوگی۔

اب ہم دیکھیں کہ بچوں کی عام بیماریاں کیا ہیں ان میں سے کچھ تو پیدائشی ہیں۔ یعنی Congenital اور کچھ Bacterial یا Inflammat ہیں جو جراثیم کے باعث ہوتی ہیں ایسی بیماریوں کی فہرست بھی طویل ہے جو جسم کے اندرونی کیمیائی اجزاء کے غیر متوازن ہو جانے سے ہوتی ہے۔ ہمیں یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیے کہ بچے جن بیماریوں سے عام طور پر ہلاک ہوسکتے ہیں ان میں بہت ساری بیماریاں ایسی ہیں جن سے بچاؤ کی ترکیب بہت سادہ ہے اور طریقہ علاج بھی بہت آسان ہے والدین اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ بچوں کو جو بھی مرض اور تکلیف لاحق ہو اُس کے لیے بروقت قدم اٹھائیں تاخیر کرنے سے ایک بہت ہی سادہ بیماری بھی جان لیوا ہوسکتی ہے

آئیے ہم دیکھیں کہ وہ کون سی بیماری ہے جو عام طور پر بچوں کی ہلاکت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ یہ مسئلہ ہے Dehydration اور Diarrhoea کا۔ معدہ اور آنتوں کی ایسی خرابی جس سے بچوں کو پے بہ پے قے اور دست آرہے ہوں جس سے اس ننھے سے جسم کا اندرونی پانی تیزی سے ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ محض پانی ہی نہیں ہے بلکہ اس میں اہم توانائی بہم پہنچانے والی کیمیائی اجزا

عام بیماریاں

ڈاکٹر وسیم احمد

مثلاً سوڈیم، پوٹاشیم اور کیلشیم وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ جسم کا یہ پانی زندگی برقرار رکھنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس قیمتی پانی کے ضائع ہونے سے بیشمار بچے حالیں موت کا شکار ہو جاتے ہیں خصوصی طور پر شدید گرمی اور برسات کے موسم میں اس کا اندیشہ کافی بڑھ جاتا ہے۔ اس سے اندیوں میں Gastroenteritis یا جسم کے اندر پانی کی کمی واقع ہو جانے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ جسم کے اندرونی پانی کے نکل جانے سے ریشوں اور پٹھوں میں خشکی ہو جاتی ہے۔ جسم کی بیرونی جلد ڈھیلی ہو کر جھریوں سے بھر جاتی ہے آنکھیں حلقے میں چلی جاتی ہیں لب اور زبان خشک ہو کر کانٹے کی مانند ہو جاتی ہیں پیٹ کے آنتوں کے اندرونی دیوار میں ایک طرح کی سوجن ہو جاتی ہے اور یہ سوجی ہوئی آنتیں اس لائق نہیں رہتیں کہ وہ غذا کا حیاتی عنصر تلاش کر سکے نتیجہ کے طور پر بچہ صحیح غذا اور ضروری پانی سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ محرومی بالآخر ایسی منزل کی طرف لے جاتی ہے جہاں جسم اور روح کا رشتہ ختم ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں Dehydration یعنی پانی کی کمی کی بنیادی وجہ وہ جراثیم ہیں جو غذا اور پانی کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر آنتوں میں سوجن کی کیفیت پیدا کرتے ہیں خصوصی طور پر وہ برتن جسمیں بچوں کے لیے دودھ بنایا اور تیار کیا جاتا ہے مناسب طور سے صاف نہ ہوں تو Bacterias یعنی جراثیم کے بڑھ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے بچوں کے دودھ کے برتن انکے بستر کھلونوں اور کپڑوں کے صاف اور ستھرے ہونے پر پوری توجہ ڈالنی چاہیے۔ مجموعی طور سے اس کے لیے ماؤں پر ایک بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بہت سے گھروں میں مائیں اپنے بچوں کی نگہداشت کا بہت سارا کام آرام طلبی کی غرض سے ماماؤں پر چھوڑ دیتی ہیں اور اس طرح مناسب اور صحیح نشو و نما نہیں ہو پاتی۔ اگر صفائی اور ستھرائی کے اصولوں پر دھیان دیا جائے اور بچوں کو پاک اور صاف رکھا جائے اور ان کو صاف طریقے سے بنی ہوئی تازہ غذا مہیا کی جائے جو کہ گرد دھول اور کھیوں سے پاک ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ بچوں کا پیٹ بھی بگڑے اور سنگین صورت حال پیش آئے

وہ بچے جو مکمل طور پر ماں کے دودھ پر پلتے ہیں انھیں یہ بیماری عموماً نہیں ہو سکتی اگر ماں اپنی چھاتیوں کو گندگی سے آلودہ نہ رکھیں۔ یہاں پر ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا بہت ہی اچھا ہوگا وہ یہ کہ بچوں کے دانت نکلنے کے دنوں میں لوگ سمجھتے ہیں کہ معدہ کا خراب ہو جانا معمولات میں سے ہے اور ایسے میں علاج و معالجہ ایک غیر ضروری چیز ہے۔ مگر واضح طور پر جان لینا چاہیے کہ ایسا خیال کرنا بالکل ہی نادانی ہے۔

وہ بیماریاں جو غذاؤں کے غیر متوازن ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ بچوں میں بہت عام ہے خصوصی طور پر پروٹین کی کمی۔ جاننا چاہیے کہ پروٹین غذا کا ایک اہم جزو ہے اور بچوں کے نشو و نما میں ایک مرکزی رول ادا کرتا ہے اگر انہیں مناسب مقدار میں پروٹین مہیا کیا گیا تو ان کا Nutrition بھی مناسب نہیں ہو پاتا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پروٹین تو مناسب مقدار میں بچے کے معدہ تک پہنچ گئی مگر معدہ اسے کسی بیماری کے باعث قبول نہیں کر سکا تو پھر پروٹین Mal Nutrition کا ہونا ایک لازمی امر ہے یہ پروٹین عموعی طور پر دودھ، انڈا، گوشت اور مچھلی وغیرہ میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے اسی طرح بچوں کو حیاتین یعنی وٹامنز Vitamins کی بھی صحیح مقدار میں خصوصی طور پر Vit A D اور C دیا جاتا ہے۔

بچوں کی خرابی صحت کی ایک اور وجہ اُن کے آنتوں میں Worms یعنی کیڑوں کا پایا جانا ہے۔ جیسے Round Worm، Hook Worm، Thread Worm اور Tape Worm وغیرہ ان سب کا داخلہ جسم میں پانی اور غذاؤں کی گندگی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ایسے بچے جنھیں Round worm کی شکایت ہوتی ہے ان کا پیٹ نمایاں طور پر باہر کی طرف نکلا ہوتا ہے معدہ بھی ان کا صحیح نہیں ہوتا۔ اور پیٹ میں درد کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات Round worm آنتوں میں Obstruction یا رکاوٹ بھی پیدا کر سکتے ہیں Hook Worm تو براہ راست آنتوں کی اندرونی دیوار سے خون چوستا رہتا ہے جس سے معدہ خراب رہتا ہے اور خون کی کمی بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ Worms کا علاج بہت سادہ اور عام ہے دوائیں اس سلسلے میں ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ہی دینی چاہیے۔

وہ بچے جو پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں یا انھیں کسی Major Illness یا بڑی بیماری نے کمزور کر دیا ہو انھیں نمونیا اور Hooping Cough با آسانی ہو جاتا ہے ان حالات میں مناسب اور موثر Antibiotics ڈاکٹر کے مشورہ پر ہی دینا چاہیے

اب میں بچوں کی چند مہلک بیماریوں کا ذکر کروں گا Meningitis یعنی دماغ کے جھلیوں کے درمیانی حصے میں پانی کا آجانا۔ اس کا باعث بھی جراثیم ہیں۔ یہ Tuberculous بھی ہو سکتا ہے Pyogenic بھی۔ بچے کو تیز بخار کے ساتھ قے آ رہا ہو اور ساتھ ہی گردن میں سختی اور اکڑن بھی موجود ہو ایسے میں فوری طور پر کسی طبی مرکز کی طرف رجوع کرنا چاہیے

Tetanus ٹیٹنس کے جراثیم جسم کے کسی بھی زخم یا زخمی حصے کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اس مرض کی اولین علامت یہ ہے کہ نوزائیدہ بچہ دودھ پینا یا پانی لینے سے انکار کرنے لگتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ چہرے کے جبڑوں میں اور گردن میں ایک قسم کی اکڑن پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں سمجھ لینا چاہیے کہ بچہ ٹیٹنس جیسے موذی مرض کا شکار ہو چکا ہے

Poliomyelitis اس کے جراثیم عام طور پر [illegible] دونوں پاؤں کو بیکار کر دیتے ہیں اس کے حملہ کا [illegible] جسم کے دوسرے حصوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ اگر شروع ہی میں علاج ہونے لگا ہو تو کمزوری اور Deformity بہت حد تک رفع ہو سکتی ہے کافی محنت اور [illegible] کے بعد بھی کچھ نقص رہ ہی جاتا ہے Tetanus اور [illegible] دونوں ہی بیماریوں سے حفاظت بہت ہی آسان ہے تو سوئی اور Vaccination جیسے آسان طریقوں سے ممکن ہے۔

ایک اور عام اور مہلک بیماری Small Pox ہے اسے بڑی چیچک بھی کہتے ہیں اس کا بچاؤ بھی بہت آسان ہے۔ بچے کی پیدائش کے ایک ماہ کے لگ بھگ اگر Small Pox کا ٹیکہ یا Vaccination دلوا دیا جائے تو بچہ اس بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

T B جسے دق کہتے ہیں اس سے محافظت کے لیے B C G کا ٹیکہ بچوں کو دینا چاہیے۔

واضح ہو کہ Triple Antigen کے انجکشن تین بیماریوں سے محافظت کی ضمانت دیتے ہیں Hooping Cough یا کالی کھانسی کا Diphtheria اور Tetanus کے Triple Antigen کے انجکشن ایک ایک ماہ کے وقفہ پر تین مرتبہ لگائے جاتے ہیں اور بچہ جب اسکول جانے کی عمر کو پہنچ جائے تو Triple Antigen کی ایک اور سوئی Booster Dose کی حیثیت سے لگائی جاتی ہے۔

جیسا کہ قبل ذکر کیا ہے۔ Poliomyelitis سے بچاؤ پہلے Oral Vaccination ہے اس کی بھی تین خوراکیں ہوتی ہیں جو ماہ بماہ دی جاتی ہے

Small Pox کے انجکشن Triple Antigen، Poliomyelitis اور B C G یا بڑی چیچک Small Pox کے ٹیکے لگانے کی سہولتیں تقریباً تمام بڑے اور چھوٹے طبی مراکز میں دستیاب ہیں

(پٹنہ سے لسٹر)

درخت فطری ضرورت

اشرف عابدی

زمانے کی بات ہے ایک راجہ کا گذر کسی دیہی علاقے سے ہوا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بہت بوڑھا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہیں۔ کمر جھکی ہے۔ ہاتھوں میں رعشہ ہے۔ وہ ایک پودھا لگا رہا ہے۔ راجہ کو بہت تعجب ہوا اس عمر میں یہ بوڑھا درخت کیوں لگا رہا ہے۔ راجہ نے اسے آواز دے کر بلایا تو بوڑھے نے جواب دیا "میں ابھی بہت ضروری کام کر رہا ہوں"۔ راجہ کو اس کی جسارت پر مزید حیرت ہوئی مگر وہ تحمل سے کام لے کر انتظار کرتا رہا۔ آخر جب بوڑھے نے درخت لگا لیا تو وہ راجہ کی جانب متوجہ ہوا۔ راجہ نے ایک فطری سوال کیا "تم اس عمر میں درخت کیوں لگا رہے ہو تم اب زیادہ دن کے مہمان نظر نہیں آتے"۔ بوڑھا نہایت مدبرانہ انداز میں مسکرا کر بولا "دوسروں کے لگائے درختوں کے پھل میں کھاتا رہا۔ یہ قرض تھا مجھ پر سو اسے ادا کر رہا ہوں"

انسانی زندگی کے لیے ہی نہیں بلکہ روئے زمین کی تمام مخلوقات کی متوازن نشو و نما اور صحت کے لیے۔ ہر زمانے میں ان درختوں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے درختوں کے براہ راست فوائد سے ہر فرد و بشر واقف ہے۔ درختوں سے پھل میوے اور سبزیاں ملتی ہیں ایندھن ملتا ہے۔ کھاد ملتی ہے۔ ادویات ملتی ہیں۔ ہماری بہت سی صنعتوں کے لیے خام مال درختوں سے ملتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ درخت ہر ذی روح کے سانس لینے کے لیے آکسیجن بناتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائڈ کی وہ فاضل مقدار اور دیگر مضر گیسیں جذب کرتے ہیں۔ جو صحت کے لیے مضر ہوتی ہیں۔

لیکن اس کے علاوہ بھی درختوں کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے۔ شاید بہت سے لوگ اس بات کا شعور، ادراک نہ رکھتے ہوں کہ درخت سطح زمین کو مضبوط و مستحکم کرتے ہیں۔ سطح زمین کا مضبوط و مستحکم ہونا بہت اہم ہے۔ ورنہ یہ دنیا رفتہ رفتہ ریگزار میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ جن مقامات پر اندھا دھند درخت کاٹ دیے جاتے ہیں اور نئے درخت نہیں لگائے جاتے وہ رفتہ رفتہ ریگستان کا نمونہ بن جاتے ہیں جنگلات کی صورت میں درخت سیلاب کی روک تھام کرتے ہیں۔ ماحول سے متعلق عصری ماہرین کا کہنا ہے کہ اس صدی میں دنیا کے بیشتر علاقوں میں سیلاب کی شدت اور تواتر کی شرح میں جو اضافہ نمودار ہوا ہے وہ آنکھیں بند کر کے جنگلات کی کٹائی کرنے کا نتیجہ ہے

درخت زمین کے اندر موجود نمی کا تحفظ کرتے ہیں۔ جو زراعت کے لیے لازمی عنصر ہے فضا میں آبی بخارات کا توازن قائم رکھتے ہیں۔ جنگلاتی زندگی جو اس کرہ ارض کی جیتی جاگتی زندگی کا رنگین لازمی جزو ہے۔ اس کی پرورش کرتے ہیں آج ہم دیکھتے ہیں کہ درختوں کی کمی کے سبب بہت سے ایسے پرندے ناپید ہو کر رہ گئے ہیں جو ہمارے گرد و پیش کے ماحول کو اپنی سریلی آوازوں اور خوبصورت رنگوں سے دلکشی عطا کرتے تھے۔ یہ پرندے کبھی جھنڈ کے جھنڈ ہمارے اطراف گھومتے تھے مگر آج جب وہ نظر نہیں آتے تب ہم کو ان کی غیر موجودگی کا زبردست احساس ہو رہا ہے اور بے کیفی بڑھ رہی ہے۔

درختوں کا سبز رنگ بذات خود بینائی کے لیے طبی لحاظ سے صحت بخش ہے اور دیکھنے والے کی نگاہوں کو تراوٹ بھی فراہم کرتا ہے۔

کرہ ارض کی فطری تمازت کو برقرار رکھنے میں درخت زبردست کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی آبادیوں کے اندر اور آس پاس لگے ہوئے درخت سورج کی فاضل تپش کو خود میں جذب کرتے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف اگر درخت موجود نہ ہوں تو روزمرہ کی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی زہریلی گیسیں کرہ ارض کی بالائی سطح۔ یعنی اوزون (OZONE) کی پرت کو تباہ کرنے لگتی ہیں۔ اوزون (OZONE) کی یہ پرت زمین کو سورج کی زبردست تمازت سے محفوظ رکھتی ہے

(نقوش ۱۹ مر)

مزاح

پہلا سابقہ

انگریزی زبان میں محبت کی تعریف کسی نے یوں کی ہے Love is a great misunderstanding between the two stupids. یعنی محبت کو دو احمقوں کے درمیان زبردست غلط فہمی سے تعبیر کیا گیا ہے ہمیں محبت کی اس انگریزی تعریف سے سراسر اتفاق ہے۔ اردو والے اس سے بھی دو قدم آگے نکل گئے انھوں نے اس بات کو اس طرح کہا ہے "کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا": سو ہمیں بھی مدتوں یہ غلط فہمی رہی۔ اس دنیائے ناپائیدار میں ایک سے ایک تیس مار خاں اور بڑے بڑے نامی گرامی عاشق نامراد گذرے ہیں؛ جنھوں نے عشق و محبت کے فن میں انٹرنیشنل شہرت حاصل کی۔ ہیر رانجھا۔ لیلیٰ مجنوں شیریں فرہاد۔ سسی پنوں اور کیوپڈ وغیرہ کی خدمات اور قربانیوں سے کون نوجوان انکار کر سکتا ہے۔ یہ انھیں بزرگوں کا روحانی فیضان ہے کہ آجکل جس نوجوان کو دیکھو وہ مضبوطی سے عشق کا جھنڈا تھامے ہوتے ہے اور وقت آنے پر قربانی دینے سے کبھی گریز نہیں کرتا۔ چاہے وہ خودکشی کرنے کا معاملہ ہو یا گھر بار چھوڑ کر بھاگنے کی بات ہو۔ ہاں ماڈرن عاشق مجنوں کی طرح صحرا نوردی نہیں کر سکتا اور نہ ہی پہاڑوں کو کاٹ کر فرہاد کی طرح دودھ کی نہر نکال سکتا ہے۔ اور نہ ہی بے چارہ اپنی محبوبہ کی یاد میں کوئی تاج محل تعمیر کر سکتا ہے۔ فلموں کی بات جانے دیجئے ان میں تو وہ ایسے کارنامے انجام دے سکتا ہے جن کو مجنوں و فرہاد سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اب تو سائنس کی دن بدن ترقی کی بدولت محبت کی فیلڈ میں بھی نمایاں تبدیلیاں ظہور پذیر ہوئی ہیں ذرا آپ بہادر شاہ ظفر کی دلی کو بھول کر ڈی ڈی اے کی دلی میں بیٹھ کر کوچۂ جاناں کا تصور تو کیجئے جواب انکلیو، ایوینیوز اسکوائرز، اپارٹمنٹس اور ملٹی اسٹوری بلڈنگوں کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ گیا ہے پالکی اور محمل میں بیٹھ کر نکلنے والی محبوبہ اب موٹر سائیکل یا کار پر زوں سے گذر جاتی ہے اور

محبوبہ سے

حامد ربّانی

بے چارہ ماڈرن فرہاد بزبان حال سے کہتا ہے "ہم کب سے کھڑے ہیں تیری راہوں میں" اور ستونؔ نقش پا کی جگہ پٹرول کی بو اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ ابھی ابھی کوئی گدا یہاں سے۔ اصلی لیلٰے نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مجنوں کو لفٹ نہیں دی مگر ماڈرن لیلائیں اپنے مجنوؤں کو کسی کافی ہاؤس یا ریسٹوراں میں یہ کہہ کر ڈیٹ دیتی ہیں "کھلم کھلا پیار کریں گے ہم دونوں"۔ ہمارے شاعروں کو حسینوں سے ایک شکایت یہ بھی رہی ہے کہ ؎

حوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

لیکن اب ان کی ملاقات کسی فائیو اسٹار ہوٹل کے سوئمنگ پل پر ہو سکتی ہے بشرطیکہ شاعر حضرات کسی فلمی میگزین کے رپورٹر کے بھیس میں، گلے میں ایک عدد کیمرہ لٹکائے ان سے ایک گرم گرم انٹرویو لینے پہنچ جائیں اور کہیں ؎

بدل کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

اور یوں مرصع غزل کہنے کے لیے مواد مل سکتا ہے۔ ایک فلمی مکھڑا ہے "اور زلفوں کو کالی گھٹا کہیں گے"، لیکن زلفیں تو حسینوں کے سروں سے یوں غائب ہوتی جا رہی ہیں جیسے گدھوں کے سر سے سینگ۔ ہاں ماڈرن لیلٰے کے ناخن اتنے بڑھ گئے ہیں کہ چھوٹے موٹے عاشق کی ہمت نہیں ہوتی کہ اظہار عشق کر سکے اور جب سے لیلٰے نے جوڈو اور کراٹا سیکھنا شروع کیا ہے، اچھے اچھے مجنوں بھی کترا کے چلنے لگے۔ محبوبہ کو پھول یا خوشبوئیں کر کے اظہار محبت کا طریقہ جب سے آؤٹ آف ڈیٹ ہوا ہے تو نئے مجنوں لیلٰے کو کناٹ پلیس لے جا کر سوفٹی کھلانے لگے۔ جب کسی عشق کی شروعات سوفٹی یا ہمبرگر سے ہو تو اس کا اختتام ایک عدد پکچر اور کینڈل ڈنر پر ہو جاتا ہے۔ نہ شب فراق کا چکر نہ ہجر کی طویل راتیں نہ آہ سوزاں مڈل انکم گروپ کے مجنوں مونگ پھلی کھلا کر یا گنے کا رس پلا کر اس خوبصورت جذبے کا اظہار کرتے ہیں جس کو عشق عشق کہتے ہیں اور عشق پر کسی کا زور نہیں ہوتا صرف اس کے پیمانے بدل جاتے ہیں سوفٹی اور مونگ پھلی کا فرق ہوتا ہے۔ عاشقوں نے مدتوں صبا کے ذریعہ اپنی محبوباؤں سے نامہ و پیام کیا ہے۔ کبوتروں نے بھی یہ خدمات انجام دیں پھر پوسٹ اور ٹیلیگراف والے یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ ٹیلیفون کی ایجاد کے بعد یہ کیفیت ہو گئی ؎

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا ڈائل گھمایا دیکھ لی

سامعین! ہمیں لگتا ہے کہ ہم اپنے موضوع سے بھٹکتے جا رہے ہیں لیکن جناب گراؤنڈ تو تیار کرنا پڑتا ہے چنانچہ ہم آپ کو اسٹوڈیو سے اپنی اس دنیا میں لیجانا چاہتے ہیں جس کو ہم عشق عشق کہتے ہیں اور آپ دیکھیں گے ہمارا سابقہ اپنی محبوباؤں سے پڑا۔ ہم عرض کر رہے تھے کہ عشق کی انگریزی تعریف کے مطابق ہم بھی برسوں اس غلط فہمی میں مبتلا رہے اور یکطرفہ طور پر رہے کیونکہ ون وے ٹریفک میں ہی سیفٹی ہے۔ یہ غلط فہمی کا زمانہ جب پورے عروج پر تھا تو ہم نے ایک نجومی کو اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے پوچھا "کیوں بابا ہمارے مقدر میں بھی کوئی عشق وشق ہے یا نہیں یا ہم اس دنیا سے ایسے ہی چلے جائیں گے؟ قیس و فرہاد کا نام روشن کرنے کی کوئی صلاحیت ہم میں بھی پائی جاتی ہو تو ہماری کنڈلی دیکھ کر ہمیں آگاہ کرو۔ تجربہ کار جیوتشی بابا نے کہا صاحب زادے آپ کے مقدر میں ایک نہیں بلکہ انیکوں عشق ہیں۔ چند کلیوں پر قناعت کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں کی گنجائش بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ جیوتشی بابا کا آشیرواد لے کر عشق کی جھولی پھیلائے ہم سوئے کناٹ پلیس چلے۔ شاید ہمیں بھی کہیں سے پیار کی بھکشا مل جائے اور محبت کا کاروبار چلے۔ ۲۵ پیسے کے چنے کھا کر اور جل جیرا پی کر ہم پارک میں گھنے ایک گھنے پیڑ کی چھاؤں میں لیٹ گئے۔ اتفاق سے اسی پیڑ پر ایک چکوی اور ایک چکوا بھی آرام کر رہے تھے۔ ہم اپنا سانس کھینچے اور آنکھیں بند کیے ان کی بات چیت سننے لگے۔ چکوے نے چکوی سے کہا ڈارلنگ کوئی بات تو کرو۔ اداس اداس کیوں ہو۔ چکوی بولی آہ ڈارلنگ کیا بات کروں۔ تم دیکھ رہے ہو یہ ماڈرن مجنوں جو اس پیڑ کے نیچے سو رہا ہے۔ بڑا اداس دکھائی دیتا ہے۔ دل اس کا کیوپڈ کے تیروں سے چور چور ہے اور یہ عشق کے ہاتھوں مجبور ہے۔ پھر کیا ہے اس کا علاج مائی ڈیر چکوے؟ جان من چکوی موسم بہار آنے کو ہے پھر ایک دن یہ مجنوں اگر جین پہن کر اور بال بڑھا کر باہر نکلے اور آٹھ دس کافی ہاؤسوں کی خاک چھانے تو اپنے دل کی مراد پاوے۔ اتنا کہہ کر چکوا اور چکوی پھر سے اڑ گئے۔

پھر ایک دن جب گلوں میں رنگ بھرے باد نوبہار چلی تو ہم نے ایک درجن ریسٹوراں اور کافی ہاؤسوں میں تانک جھانک کرنے کے بعد ایک کافی ہاؤس میں قدم رکھا۔ ایک ہاتھ سے جیب کو سنبھالا دوسرے سے قلب و جگر کو تھاما۔ حلیہ کے اعتبار سے ہم نے اپنے آپ کو انڈین ہپی بنانے کی پوری پوری کوشش کی تھی۔ جیسے ہی ہم کافی ہاؤس میں داخل ہوتے تمام حسینوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہم نے اپنی نظروں کو چاروں طرف فوکس کیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پری پیکر، سرو قدے، لالہ رخسارے کونے کی ایک ٹیبل پر ہمبرگر اور ٹماٹو سوس لئے بے چینی سے کسی کی منتظر ہے۔ ہم نے فوراً ٹیبل کی طرف غوطہ لگایا اور قریب پہنچ کر ایک عدد سیٹی ارشاد کی۔ دوسری طرف نگاہوں سے سگنل ملا۔ ہم نے لائن کلیر دیکھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تبھی اس قیامت نے ایک شعر داغا ؎

عشق کے ساتھ شرافت بھی ضروری تھی جناب
عشق میں خود کو لفنگا نہ بنایا ہوتا
وصل لیلٰے کی تمنا تھی تو حضرت قیس
پہلے حلیہ تو شریفانہ بنایا ہوتا

ہم نے ہمبرگر تیر کرتے ہوئے کہا:

آئی لو یو ڈارلنگ۔ اُدھر سے جواب ملا آئی تو یو ٹو۔ ہم نے سوچا یہ ہماری غیرت کو للکارا جا رہا ہے۔ ہم نے کہا آئی لو یو تھری دوسری طرف ہنسی کا فوارہ اُبل پڑا۔ اب ہمیں محبت کا بخار پوری طرح چڑھ چکا تھا۔ اس نے پوچھا آپ کی تعریف؟ ہم نے کہا بو علی تخ۔ اس نے پوچھا تخ کا کیا مطلب؟ ہم نے کہا تخلص ہے۔ پوچھا کہاں رہتے ہیں؟ عرض کیا جھری تلیا سے آتے ہیں۔ پوچھا مشغلہ؟ ہم نے کہا شاعر ہیں حسینوں کے مرثیوں کے۔ پوچھا آپ شاعر ہیں یا نقل مارتے ہیں؟ عرض کیا ؎

چربہ اڑاتے ہیں میر کی غزل کا
لوگ سمجھتے ہیں الہام ہو رہا ہے

ارشاد ہوا اپنے بارے میں کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ عرض کیا فلموں کے عاشق ہیں ۱۹۸۰ء کی تمام ہیروئنوں پر مرتے ہیں۔ ہم ہر بھتنی کو شہناز و پری پیکر سمجھتے ہیں۔ دن کو لوڈو کھیلتے ہیں شب کو شطرنج۔ قبض اور نزلہ اکثر رہتا ہے۔ ارشاد ہوا کچھ اور فرمائیے طبیعت سیر نہیں ہوئی عرض کیا ہم دہلی کے بڑے بازار میں جھٹکا گرا سکتے ہیں۔ سر بازار دل کا گولہ داغ سکتے ہیں۔ آپ کی شان میں جھوٹا قصیدہ لکھ سکتے ہیں۔ آپ اشارہ کریں تو کسی بینک پر چھاپہ مار سکتے ہیں۔ اگر آپ کو مشک کا شوق ہو تو ابھی نافۂ آہو لا سکتے ہیں۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی مدر کو اپنی ساس بنا سکتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اگر آپ سے شادی کی قیامت کے دن کوئی امید ہو تو ابھی شہید ہو سکتے ہیں۔ پوچھا اب تک کے عشقوں کا کیا کیا اسکور ہے۔ عرض کیا سالانہ چھ کا ایوریج ہے۔ فرمایا بہت کم ہے مزید بڑھانے کی کوشش کرو۔ فرمایا پرچون میں عشق فرماتے ہیں یا تھوک میں عرض کیا ظاہر ہے تھوک کے بھاؤ عشق کرنے میں زیادہ فائدہ ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کا نام تو آپ نے بھی سنا ہو گا انھوں نے خود اس سلسلے میں نوجوانوں کی رہنمائی کی ہے۔ یعنی

وہی "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں"۔ اگرچہ عشق کے تھپیڑوں نے ہمیں بار بار پٹخا دیا ہے لیکن باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم۔ جب جب بھی عشق نے ہم سے قربانی مانگی ہم بےخطر آتش نمرود میں کود پڑے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ہمہ تن داغ داغ شد۔ پنبہ کجا کجا نہم۔ شاعر کہتے ہیں کہ "عشق اول در دل معشوق پیدا می شود"، لیکن ہمارے معاملے میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اول کی بات چھوڑیے یہاں تو ہماری محبوبہ کے دل میں آخر تک بھی عشق پیدا نہ ہو سکا۔ یہ تو ہم ہی ہیں کہ "سارے جہاں کا عشق ہمارے جگر میں ہے"۔ بے وفا ہم نے تیرے پیار میں کیا کیا نہ کیا۔ کبھی بس میں ایک جیب تراش حسینہ سے اپنی جیب کٹا بیٹھے حالانکہ جیب کٹنے سے پہلے ہم اسے ہیما مالنی سمجھتے رہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو میک اپ کا کمال تھا۔ کبھی پین فرینڈشپ کے جال میں پھنسے تو ایک ایسی محبوبہ سے پالا پڑا جو آدھے درجن بچوں کی والدہ محترمہ تھیں اور جنھوں نے اپنے شوہر کو پیٹ پیٹ کر گھر سے نکال دیا تھا۔ ایک بار ہم نے ٹیلیفونک عشق فرمایا تو ایک عرصہ کے بعد ہم پر یہ راز کھلا کہ وہ سریلی آواز جس کو ہم کسی مہ جبیں کا دھوکا ہوتا تھا، وہ تو ڈن ڈن کی سسٹر نکلیں جو وار وِڈوز ایسوسی ایشن کو چلاتی تھیں۔ اور وہ نرگس مستانہ جسے ہم حاصل کائنات سمجھتے تھے، کمبخت ایک بیمہ ایجنٹ نکلی جو ہمارے ہاتھوں میں پریمیم چیک تھما کر چلی گئی۔ تب ہم نے کہا تھا "دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مسکرا کر چل دیے۔ جاتے جاتے یہ تو بتا جا ہم جئیں گے کس کے لیے۔ آہ ڈارلنگ! آپ تو تم ہی ہماری امیدوں کی چوپاٹی ہو۔ تمہاری آنکھوں میں ہمیں ڈل جھیل کے شکارے نظر آتے ہیں۔ اور تمہاری شیریں لب پر بنگالی رس گلوں کا گمان ہوتا ہے۔ اور تمہاری کلائیوں کو دیکھ کر ککڑیوں کو شرم آجاتی اور اور ....

ابھی ہم کچھ اور قصیدہ خوانی کرنا چاہتے تھے کہ اس فتنہ روزگار نے جو ابھی بھی ہمارے سامنے بیٹھی تھی کافی سپ کر رہی تھی اپنے پرس سے ایک آئیڈنٹیٹی کارڈ نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم نے اسے پڑھا تو یوں لگا جیسے ہم قطب مینار کی بلندیوں سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں۔ اس کارڈ کے الفاظ ہمیں ناچتے ہوئے محسوس ہوتے کیونکہ یہ محترمہ جن کو ہم نے اختر شیرانی کی سلمیٰ سمجھا تھا، پولس کی انسپکٹر نکلیں۔ ارشاد ہوا "باقی تعریف آپ پولس اسٹیشن چل کر کیجیے گا فی الحال میرے ساتھ تشریف لائیے"

تبھی ریڈیو پر یہ گانا آ رہا تھا۔

زندہ باد اے محبت زندہ باد ....

(اردو سروس سے نشر)

حامد ربانی سی۔۴۰۴
سروجنی نگر
نئی دہلی

افسانہ

ناریل کی رسی

ذکیہ مشہدی

سلمان وقت بے وقت اپنے چہیتے دوست دیپ کی چہیتی بیوی آشا پر دانت کچکچاتا رہتا تھا۔ نہ اس دن وہ واقعہ ہوتا اور نہ وہ شادی کی حامی بھرتا۔ بعضے لوگ جانے کہاں سے زندگی میں در آتے ہیں اور طوفان اٹھا کر یوں معصوم بن جاتے ہیں جیسے اس طوفان میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ ویسے دیکھا جاتے تو بات کچھ بھی نہیں تھی۔ سلمان حسب معمول آفس سے واپسی میں دیپ کے یہاں جا بیٹھا تھا۔ ابھی کل پانچ بجے تھے۔ گرمی کی شام، گھر جا کر کیا کرنا تھا۔ وہی بک بک کرنے والی بوڑھی اماں کان کھانے والے کنواری بیاہی پوری چھ عدد بہنیں۔ پڑوس میں رہنے والی ایک دور کے رشتے کی معمر خاتون جو ہر ہفتے کسی کنواری لڑکی کے شجرے کی تفصیلات مع فوٹو لیے چلی آتی تھیں دیپ کے یہاں کم از کم سکون تو تھا۔ آشا بہت ہی دلچسپ لڑکی تھی۔ ابھی بچوں سے دونوں آزاد تھے۔ گھر میں ہر وقت ریکارڈ بجتے رہتے۔ دوستوں کی خاطر تواضع ہوتی رہتی۔ دیپ کے گھر والے گاؤں میں رہتے تھے۔ نہ کھانستے ہوتے ابا نہ نصیحت کرتی اماں نہ غوغائیوں جیسی شور مچاتی بہنیں۔ وہ جب بھی آفس سے جلدی نمٹ جاتا تو گھر کے بجائے سیدھا دیپ کے یہاں پہونچتا۔ اس دن بھی ایسا ہی ہوا تھا جس دن کاتب تقدیر نے آشا کی صورت دھار کر اس کے ماتھے کی تحریر پر مہر لگا دی تھی۔

وہ شام بڑی سہانی تھی۔ دیپ نہا کر نکلا تھا۔ بنیان پہنے۔ ٹانگوں پر باتھ ٹاول لپیٹ رکھی تھی۔ آشا باہر کرتے لیے اسکی منتظر تھی۔ اس نے جھلک سفید پاجامہ پہنا پھر آشا سے سپید بے داغ کرتا لے کر گلے میں ڈالا۔ گریبان کے دو بٹن غائب تھے۔ اس نے مصنوعی خفگی سے آشا کی طرف دیکھا۔ وہ لپک جھپک بٹن اور سوتی دھاگا لے آئی پہنے کرتے میں گردن نیوڑھا کر اس نے بٹن ٹانکے۔ سر اتنے قریب لا کر اس کے بال دیپ کے سینے سے چھونے لگے، اس نے دانتوں سے دھاگا توڑا پھر سیدھی ہو کر بٹن بند کیے۔ پیارے دیپ کے سر پر ایک چپت رسید کی اور شریر چھپکا کر بولی "اب تو مجنوں کہلانے کا خطرہ نہیں رہا؟" دونوں میاں بیوی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

آشا کی وہ تصویر سلمان کی نگاہوں میں کھب گئی۔ محبت کرنے والی ہنس مکھ خوش مزاج خدمت گذار سلونی سی بیوی کی بڑی من موہنی سی گھریلو تصویر۔ ہاتھوں پر کرتا پاجامہ لٹکائے غسل خانے کے باہر منتظر کھڑی آشا۔ دیپ کے سینے سے مس ہوتا ہوا سر۔ دھاگا کاٹتے ہوئے سفید شفاف موتی سے دانت۔ اچانک شادی سے گھبرانے والے سلمان کو محسوس ہوا کہ بیوی تو انتہائی دلکش شے ہے۔ اب تک اس نے آشا کو بھی کبھی اس روپ میں نہیں دیکھا تھا۔ اس شام ان کے ہرے بھرے لان پر قیمتی نازک پیالیوں میں چائے پیتے ہوئے سلمان نے فیصلہ کیا کہ وہ شادی ضرور کرے گا اور جلد ہی کرے گا۔ خواہ مخواہ اتنے دن سے اماں کو ٹالتا چلا آ رہا ہے

اس دن اسے اپنا گھر بھی بڑا اچھا معلوم ہوا۔ کوری صراحیوں پر لال صافیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ آنگن میں چھڑکاؤ کیا ہوا تھا بڑی آپا نے بالوں میں موگرے کے پھول سجاتے ہوئے کچھ کلیاں اس کے تکیے پر ڈال دی تھیں۔

"پھر اسی جادوگرنی کے گھر سے آ رہا ہے؟" اماں آنکھیں تریر کر بولیں لیکن آج وہ اماں کے اس جملے پر انگارے کی طرح چٹکا نہیں۔ بہت دنوں سے اماں کا خیال تھا کہ وہ آفس کی بنگالی اسٹینو پر عاشق ہو گیا ہے۔ شاید اس لیے کہ ایک دن اسکی بیماری کے دوران وہ مزاج پرسی کے لیے اس کے گھر چلا گیا تھا اور بہت دیر سے گھر لوٹا تھا۔

وہ خوش مزاجی سے بولا آشا بھابھی جادوگرنی کب سے ہو گئیں اماں؟

دیپ کی بہو کے گیا تھا یا اس بنگالن کے گھر؟ اماں نے پھر آنکھیں تریریں۔

"کیوں الزام دیتی ہو اماں؟ چھٹا سانڈ تو تمہیں نے

بنا رکھا ہے۔ بھولے آؤ کہ سارے قصے تمام ہوں" کسی بہن نے حسب معمول لقمہ دیا اور پہلی بار ایسا ہوا کہ اس نے اس قسم کے جملے پر کسی بے نتھے مرکھنے بیل کی طرح سینگ نہیں تولے۔

رات بھر خواب میں ایک سلونی سی لڑکی دکھائی دیتی رہی جو کبھی اس کے کپڑے اُلٹ پلٹ کر رہی تھی کبھی اس کے قریب، بے حد قریب آکر ٹانکے ہوتے بٹن کا دھاگا اپنے شفاف موتی جیسے دانتوں سے کاٹ رہی تھی اور کبھی اس کو زبان نکال کر منہ چڑاتی ہوئی کہہ رہی تھی مجنوں! مجنوں!! کبھی اس کی صورت آشا جیسی ہو جاتی کبھی بادلوں کے پیچھے سے جھانکتی کسی مبہم سی شبیہہ جیسی۔ کبھی اس کے بال اس بنگالی اسٹینو کی طرح لانبے اور گھنے ہو جاتے جس سے امّاں خواہ مخواہ اس کا ناطہ جوڑتی رہتی تھیں اور کبھی سمٹ کر آشا کے بالوں جیسے شانوں تک ترا شے ہوتے رہ جاتے۔

دوسرے دن صبح اس نے امّاں سے کہہ دیا کہ وہ ایک عدد اچھی سی بہو لے آئیں اسے کوئی اعتراض نہیں ہے پھر بہنوں نے وہ اودھم مچایا وہ ڈھول پیٹے کہ گھبرا کر اس رات وہ دیپ کے گھر ہی سو گیا۔ بہنوں کی قبل از وقت ڈھولک سے تو نجات ملی مگر وہ سپنوں والی سلونی لڑکی پھر ساری رات ہاتھ میں پھول سا سحل کرتا لیے آنکھ مچولی کھیلتی رہی، دانتوں سے دھاگہ کاٹتی رہی۔ اپنا گھنے بالوں سے ڈھکا خوشبودار سَر اس کے نتھنوں کے قریب لا کر اسے بے چین کرتی رہی اس کے سینے کے گھنے بالوں میں انگلیاں پھراتی رہی۔

سلمان حجلۂ عروسی میں گھسا تو ایک شلجم سے گورے اور طاق سے چوڑے چکلے چہرے والی خاتون سَر جھکائے مسہری پر بیٹھی تھیں۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ دلہن ابھی کمرے میں نہیں لائی گئی ہے لیکن آنکھیں مَل کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ انھوں نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا، جھومر سے ماتھے پر ٹیکہ لرز رہا تھا ہاتھوں میں سہانی چوڑیاں تھیں۔ پور پور انگوٹھیاں تھیں اور مہندی تھی اور نہ جانے کیا کیا۔ سلماں کی آہٹ پر انھوں نے اپنی بے حساب بڑی آنکھوں پر سے بے حساب کاجل لگی پلکوں کی چلمن اٹھائی اور سلمان بدحواس ہوا تھا۔ وہ سلونی لڑکی جو اتنے دنوں سے سپنوں میں آرہی تھی دفعتاً ڈر کر جانے کہاں بھاگ گئی۔ سلمان کے دل سے بے اختیار آشا کے لیے بددعا نکلی جو اس دن جانے کہاں سے اس کے ٹھوٹھ جیسے دل میں رومانس کی کونپل کھلا گئی تھی اور اس نے شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔

صبح بڑی آپا کے پوچھنے پر کہ دلہن کیسی لگی اس نے انھیں قہر بھری آنکھوں سے گھور کر دیکھا کہ آپا کو ہی نہیں آس پاس بیٹھے تمام لوگوں کو جیسے سانپ نے سونگھ لیا۔ امّاں آنکھوں میں آنسو بھر کر کہنے لگیں "انھیں اور جانے کیا چاہیے تھا۔ ایسی گوری چٹی دودھ کی دھلی اوپر سے کماؤ لڑکی ڈھونڈ کر شادی کی اور صاحبزادے ہیں کہ آنکھوں ہی آنکھوں میں کھاتے لیتے ہیں۔ دلہن کے تو ایک سے ایک بڑھ کر پیغام تھے میں نے درکی مٹی لے ڈالی تب کہیں جا کر لڑکی والوں نے حامی بھری۔ خاک پڑے اس بنگالن پر ــــ وہ باقاعدہ رونے لگیں۔

سلمان دانت پیستا باہر نکل گیا۔ کس کمبخت نے کہا تھا آپ سے ان کے در کی مٹی لینے کو۔ لڑکی ــــ ان کو لڑکی کہنا تو بس ایسا ہی تھا جیسے برگد کے درخت کو جوہی کی کچی کلی سے تشبیہہ دے بیٹھنا۔ جھلا کر اس نے آفس سے لی ہوئی ایک مہینے کی رخصت کینسل کروادی اور چار روز بعد ہی واپس لوٹ گیا۔ دیپ نے کچھ کہا تو بولا میاں ہنی مون کے لیے گھر باہر کی کیا قید امّاں نے پوری پرائیویسی دے رکھی ہے یہیں ویسے چاہے دلہن بھابھی کے کمرے میں گھسی رہیں لیکن بھیّا کے آتے ہی بھرا مار کر کچھ اِدھر کچھ اُدھر پھر ایسی دلہن کو تنہا جھیلنا پڑے تو اسی کا جی جانے جس کی دلہن ہو۔ لے دے کے سلمان کا غصہ اترتا تو آشا پر ــــ وہ مورت آج تک آنکھوں میں بسی ہوئی تھی جس کے تانے بانے انھوں نے سوائے تھے۔ یہ عشرت بیگم جیسی صورت کی تو جیسی تھیں۔ تھیں ہی مگر دماغ میں سوائے بار بار کے آنا رچڑھا نے کے اور کچھ تھا ہی نہیں نیرسے اکاؤنٹس کی لکیر تھیں۔

پھر جناب خدا کا کرنا ایسا ہُوا کہ وہ سپنوں والی لڑکی سپنوں سے نکل کر دھرتی پر آگئی۔ یہ لڑکیاں ہوتی ہی ہیں سمت واہیات شے۔ جب ضرورت ہوتی ہے تب تو جانے کن کونے کھدروں میں گھس جاتی ہیں اور جب ناریل کی موٹی مضبوط رسّی سے بندھا شخص ایک کھونٹے کے گرد گھومنے پر مجبور ہو جاتا ہے تو جانے کہاں سے نکل پڑتی ہیں حشرات الارض کی طرح۔

عشرت کی چھوٹی بہن کی شادی تھی۔ امّاں نے سلمان کو ٹھیل ٹھیل کر بھیجا کہ نہ جانے تو بڑی جگ ہنسائی ہوتی۔ رخصتی کے بعد گھر کی بھیڑ بھاڑ کم ہوئی۔ کام ختم ہوا سارے لوکل مہمان چلے گئے تو سلمان نے نہا دھو کر ہلکے پھلکے کپڑے بدلے۔ کرتا پہنا تو سارے بٹن ٹوٹے ہوئے۔ عشرت کو اوّل تو بٹن ٹانکنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ ان کا آدھا وقت کالج میں گذرتا آدھے میں سے آدھا لائبریری میں اور لکچر تیار کرنے میں اور بقیہ سہیلیوں اور شاپنگ میں۔ فرصت ہوتی بھی تو سلمان کرتا پہنے پہنے تو شاید کبھی بٹن نہ ٹنکواتا۔ اتنا بڑا چہرہ اتنی طویل آنکھیں اگر اچانک اس قدر قریب آجاتیں تو کیسا لگے گا بھلا؟ اس لیے بیوی کو تلاش کرنے کے بجائے گریبان چاک محسوں بنا سلمان شادی کے گھر میں سوئی دھاگا تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ بیک سے وہ نکل آئی ــــ بالکل وہی ــــ لانبی پتلی، سرو جیسی، گندمی سی رنگت، نہ سانولی نہ گوری، بس بالکل سنہرے گیسوؤں کی بالی جیسی۔ آنکھیں نہ اتنی بڑی کہ ڈوبنے والا پھر ابھر ہی نہ سکے اور نہ اتنی چھوٹی کہ گلے پیتر سے چیر دی گئی ہیں۔ بس کچھ گلابی سی کچھ غلابی سی۔

"سوئی دھاگا چاہیے بھیّا" ــــ ابھی لائی۔ وہ جیسے ہوا سے تیرتی کمرے سے باہر نکل گئی منٹوں میں واپس بھی آگئی۔ لاتے میں لگا دوں اس نے انتہائی سجل لہجے میں کہا اور بڑی معصوم سی بے تکلفی کے ساتھ جھک کر بٹن ٹانکنے لگی۔

سلمان بالکل ہی بدحواس ہو گیا۔ بے اختیار اس کا جی چاہا بٹن ٹانکنے والے دونوں ہاتھ پکڑ لے اور چیخ کر پوچھے تم کون ہو اس سے مجھے غرض نہیں مگر للہ یہ بتا دو کہ اب تک کہاں تھیں ــــ مگر وہ پتھر کا ہو گیا تھا۔ زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لیے تھے۔ دس ماہ پہلے دیپ کے یہاں دیکھا ہوا وہ منظر چاروں طرف گھرا ــــ گھرا ناچنے لگا جس نے اس کے منہ سے شادی کے لیے ہاں کہلوائی تھی بدقت تمام اس نے کچھ بولنا چاہا تو لگا ناریل کی سخت کھردری اور مضبوط رسّی کے بل اس کی گردن کے گرد تنگ ہوتے جا رہے ہیں۔

لپ اسٹک سے بے نیاز بھرے بھرے ہونٹوں میں سپید دانتوں کی قطار جھلکی۔ لڑکی نے بٹن سے دھاگا کاٹ دیا تھا اس کے ملائم بال سلمان کے کرتے سے بس ذرا سا چھو چلے تھے۔ ایک جھٹکے سے اس نے سر ہٹایا اور بڑی معصوم مسکراہٹ کے ساتھ بولی ــــ ٹھیک ہے نا بھیّا؟ پھر دھاگے کی ریل میں سوئی اڑستی جس طرح آئی تھی اسی طرح باہر چلی گئی ــــ سلمان نے ٹھنڈی سانس بھری ستیاناس ہو تمہارا آشا بھابھی ــــ اور اس بیل کی طرح اڑیل، سرکش منڈی اور مضبوط مرد کی آنکھوں میں آنسو کے موٹے موٹے قطرے جھلملا اٹھے۔

(پٹنہ سے نشر)

پارساکوثر

کتنے دراز لمحے شبِ غم کے ہو گئے
میرا نصیب سو گیا یا آپ سو گئے
اچھا ہوا جوان کے تصور میں کھو گئے
دونوں جہاں کے غم سے تو ہم دور ہو گئے
میری وفا کے نقش ترے دل سے دھو گئے
دشمن خدا ہی جانے کہ کیا کیا پرو گئے
اب آئے ہیں وہ پوچھنے بیمارِ غم کا حال
جب نذرِ یاس زیست کے ارمان ہو گئے
کیسے ادا کریں غمِ جاناں کا شکریہ
ہم بے نیاز کعبہ و بت خانہ ہو گئے
ساحل انھیں بھی راس نہ آیا تمام عمر
جو ناخدا ہمارے سفینے ڈبو گئے
پینے کو اب بھی پیتے ہیں ہم پارسا ضرور
آدابِ میکدے کے مگر ختم ہو گئے

(جے پور سے نشر)

تب اور اب

صغرا مہدی

ایک بستر تین سوٹ کیس — اور یہ سُرخ تھیلا۔ اور وہ کشمیری ٹوکری کہاں ہے؟

"یہ ہے تو امی"۔ سنبل نے ٹوکری کی طرف اشارہ کیا۔

شمع کا متلی اور چکر سے بُرا حال تھا اور بے حال ایک بینچ پر بیٹھی تھی توبہ اس بچی کا تو پہاڑ کے سفر میں عجیب حال ہو جاتا ہے۔ اس نے فکرمند ہو کر شمع کو دیکھا مگر دوسرے لمحے نظر اٹھی تو دیکھا رومی۔ ریلنگ پر جھکا ایک گہری کھائی میں جھانک رہا تھا۔ امّی۔ امّی وہ دیکھیے رومی کو شروع کر دیں شرارتیں۔ اس نے سنبل کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا اور چپکے چپکے جا کر اس کو گھسیٹ کر ایک تھپڑ لگایا۔ رومی اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو لا کر منہ پھیر کر رونے لگا۔ ہم امّی سے گستا ہوتے۔ سنبل ہنسنے لگی اور وہ بھی اپنی مسکراہٹ نہ روک سکی۔ ہوٹل براڈ وے۔ جناب میڈم راج ہوٹل، نیو بھارت ہوٹل، وکرم ہوٹل مسوری کوین آف دی ہلز کا بہترین ہوٹل۔ اے ہوم فار فروم ہوم۔ مختلف ہوٹلوں کے ایجنٹ آ سے گھیرے ہوئے تھے۔ اور قلی باری باری اس کا سامان گھسیٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ۲۰۰ سو روپے کا ایک سوٹ۔ اونلی ہنڈریڈ روپیز پر روم۔ ائرکنڈیشنڈ ۸۰ روپے روز کا کمرہ۔ میڈم صرف ۸۰ روپے روز کا کمرہ ساتھ ڈرائنگ روم بھی۔ ۸۰ روپے سے کم کا کوئی کمرہ نہیں ہے؟ اس نے پوچھا اور ان لوگوں کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ دیکھ کر وہ کھسیائی اور ۸۰ روپے روز کا کمرہ دلانے والے ایجنٹ کے ساتھ ہو لی۔

آگے آگے قلی تھا۔ رومی اور سنبل چھلانگیں لگاتے اوپر چڑھ رہے تھے۔ بارش ہو کر ابھی دھوپ نکلی تھی وہ ایک ہاتھ میں تھرمس بغل میں پرس لٹکائے دوسرے ہاتھ سے شمع کی انگلی پکڑے آہستہ آہستہ چڑھ رہی تھی۔ وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی — اونھ نے کر اکیلے بھیج دیا تم جاؤ میں آجاؤں گا مجھے چند ضروری کام ہیں۔ ضروری کام ان ضروری کاموں نے تو ناک میں دم کر دیا ہے۔ امی وہ لوگ آگے نکل گئے۔ شمع نے اپنی کمزور آواز میں کہا تو چونک پڑی وہ جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگی۔

دس منٹ میں وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے۔ ان کا کمرہ ذرا نیچے کو تھا ایک چھوٹا سا کمرہ جس میں دو پلنگ اور ایک الماری رکھی تھی سنگار میز جس کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اور یہ چھوٹا سا ڈریسنگ روم یا ڈرائنگ روم۔ وہاں ایک گول میز اور چار لکڑی کی کرسیاں بچھی تھیں۔ میز پر دو شیشے کے گلاس اور ایک پلاسٹک کا جگ رکھا تھا۔

وہ بستر کھول کر پلنگوں پر صاف چادریں بچھانے لگی۔ بچے نہا دھو کر چائے پی کر باہر جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ وہ بہت تھک گئی، سر میں سخت درد تھا۔ پہلے اس نے بچوں کو پیار سے سمجھایا کہ تھوڑی دیر آرام کر کے چلیں گے۔ پھر ان کو ڈانٹا اور ان کو لٹا کر وہ بھی پاس کے پلنگ پر لیٹ کر اونگھنے لگی۔

رومی شہلا اور وہ پہاڑ۔ پہاڑ بادل۔ بارش

اندھیرا کچی خوبانیاں سُرخ سُرخ لیچی اور اس کے ہاتھ میں چورن کی پڑیا۔ ابا برساتی پہنے انھیں ڈھونڈ رہے ہیں۔ امّاں پریشان سی کھڑکی میں کھڑی ہیں۔ آبا! ہم یہ ہیں یہاں ہیں۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر آواز گلے میں گھٹ کر رہ گئی۔ بادل گرج رہا ہے اور پہاڑ آسمان سے جا لگے ہیں۔ زمین پر کہرہ ہی کہرہ ہے۔ اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ بارش ہو رہی تھی اور کھڑکی سے بوچھار آ رہی تھی اس نے اٹھ کر کھڑکی بند کی، بچوں کو کمبل اُڑھایا اور خود اپنے پیروں پر رضائی ڈال لی کمرے کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔

بچے بے خبر سو رہے تھے۔ رومی بمبئی اور شہلا امریکہ میں ہے۔ امّاں فیض آباد میں اپنے پُرانے گھر میں اماں کیا کر رہی ہوں گی اور آبا؟

آبا ہمیشہ گرمیاں پہاڑ پر گزارتے۔ وہ لوگ ابا کے ساتھ کشمیر، نینی تال، رانی کھیت اور دارجلنگ بھی گئے تھے مگر مسوری آبا کو بہت پسند تھا۔ وہ زیادہ تر مسوری آیا کرتے۔ کہتے یہ بہت پُرسکون جگہ ہے۔ آبا صبح شام ٹہلتے اور اپنے لکھنے پڑھنے کا کام کرتے اور اماں گھرداری کرتیں۔ اور ہم لوگ خوب کھاتے خوب سوتے سیریں کرتے، کیا مسوری اب بھی اتنا ہی خوبصورت ہو گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اب یہاں بھی بہت رَش ہوتا ہے۔ اس عرصے میں یہاں کئی پکنک اسپاٹ بن گئے ہیں مگر اماں اور ابا کے بغیر کیا اسے اب بھی یہ جگہ اتنی ہی خوبصورت لگے گی؟

ابا جو صرف اب ایک یاد بن گئے ہیں اور اماں تو زندگی میں ہی دنیا کی ہر نعمت سے محروم ہو گئی ہیں۔ بلڈ پریشر گٹھیا اور دل کا مرض۔ کتنی گرمی ہو گی آج کل فیض آباد میں۔ آج کل تو لوئیں چل رہی ہوں گی نہ معلوم امتان نے کولر بھی لگوایا کہ نہیں؟

آبا کو ہمیشہ یہ فکر رہتی کہ وہ لوگ پہاڑ پر سردی نہ کھائیں وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ان لوگوں کو رضائیاں اُڑھاتے۔ اماں ہر وقت اس اہتمام میں رہتی ہیں کہ سب کو کھانا بہت اور اچھا ملے سب دودھ پئیں پھل کھائیں اور تندرست ہو کر گھر واپس جائیں۔ کہاں وہ خوبصورت کوٹھیاں اور بنگلہ کہاں یہ اندھیرا سا کمرہ۔ آخری بار وہ مسوری ۱۹۵۳ء میں آئے تھے۔ آبا نے سوا سو روپے مہینے پر فنکس لاج لی تھی تین کمرے کتنا بڑا آنگن اور شیشوں کے کواڑ برآمدہ سامنے خوبصورت لان اور اب فنکس لاج سکو کر ۸۰ روپے روز کے اس اندھیرے کمرے اور ڈریسنگ روم میں آ گئی۔ وقت۔ وقت۔ وقت

ابا ہمیشہ یہ تجویز اماں کے سامنے رکھتے کہ اب کی ہم پہاڑ پر کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے اور اماں فوراً اس تجویز کو یہ کہہ کر مسترد کر دیتیں۔ نہیں بھئی مجھ سے ہوٹل کا کھانا نہ کھایا جائے گا۔ اور پھر کیا مزہ آئے گا ایک مہینے ایک کمرے میں جا کر بند ہو جاؤ اور پیسہ بھر مٹھی دو۔ اماں ساری گھرداری اور خانساماں کے ساتھ پہاڑ پر آتیں اور گھر کی سی پابندی کے ساتھ کھانا ناشتہ پکواتیں اور کھلواتیں مگر ہم لوگوں کو اس کھانے سے زیادہ کچی پکی خوبانیوں لیچیوں اور ککڑی کے چورن سے دلچسپی تھی۔

وہ بے چارے مہتاجی۔ جن کے نعمت خانے سے روز دوپہر ہم مالائی، سموسے اور مٹھائیاں چرا چرا کر کھاتے اور ان کی بیوی شام کو بے حد معصومیت سے اس بلّی کا ذکر کرتیں جو دوپہر میں ان کے نعمت خانے کو خالی کر جاتی ہے۔

"امی دیکھیے رومی برابر کے کمرے میں جھانک رہا ہے"۔

"رومی۔ رومی۔ میں تمہیں بُلا رہی ہوں۔ بیٹے یہ بہت بُری بات ہے۔ وہ کیا کہیں گے؟ چلو کمرہ بند کرو ہم باہر چلتے ہیں"۔

"امی ہم گھوڑے پر بیٹھیں گے"۔

"نہیں امی پہلے ٹرولی پر"۔

اور امی بھئی کسی اچھے سے ہوٹل میں پہلے چائے پئیں گے اور رات کو کوالٹی میں ڈنر ——!

لائبریری روڈ پر سب کچھ بدلا بدلا نظر آ رہا تھا — دوکانیں وہی تھیں مگر دکاندار بدل گئے تھے۔ سڑکیں وہی تھیں مگر ان پر چلنے والے بدل گئے تھے۔

"امی وہ گھوڑا ——!

نہیں امی ٹرولی

بابا چلو تم کو ٹرولی پر لے جائیگا

امی ان کو منع کیجیے سنا یہ کیا بدتمیزی ہے شمع نے بگڑ کر کہا۔ وہ دیکھیے۔ وہ رومی گھوڑے پر بیٹھ بھی گیا۔

تم اکیلے کیسے جاؤ گے ؟

بی بی آپ یہیں بیٹھیے۔ ہم آدھا گھنٹہ میں بابا کو لے آئے گا۔

اچھا امی ہم چلے۔ رومی نے گھوڑے کی لگام اپنے ہاتھ میں لے کر بولا۔

نہیں میں اکیلا نہیں جانے دوں گی۔ تم دونوں بھی گھوڑے لے کر رومی کے ساتھ جاؤ۔

یہ اچھی مصیبت ہے سنبل نے چڑکر کہا

امی جب گھوڑا والا کہہ رہا ہے کہ وہ رومی کو آدھ گھنٹہ گھما لائے گا تو پھر آپ

بکومت میں اکیلے رومی کو نہیں جانے دوں گی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں چلو بیٹھو گھوڑے پر مگر وہ جیسے چونک پڑی وہ بے یا امی۔ امی بھی تو ایسے اُسے ڈانٹتی تھی اور وہ امی سے۔ امی۔ بالکل اکیلی فیض آباد کے اس کھلے آنگن میں بان کے پلنگ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی ہوں گے۔ رومی نے لکھا تھا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ کشمیر جا رہا تھا اور شہلا اپنے میاں اور بچے کے ساتھ سوئزرلینڈ جانے والی ہے۔ ابا ان کی جگہ اب رومی نے لے لی ہے ان ہی کی طرح بردبار اور با محبت۔ اور لوگ کہتے ہیں میں امی سے بہت ملنے لگی ہوں تو کیا میں۔ خدا امی کو سلامت رکھے ہم ان سے دور ہیں مگر ان کے وجود کی گرمی اب ہمارے دلوں کو گرماتی ہے اور ان کی محبت کے سائے میں ہم لوگ خود کو کس قدر مطمئن اور محفوظ سمجھتے ہیں۔ وہ پاس تری بینچ پر بیٹھ گئی تھی شمع کے منع کرنے کے باوجود وہ شال لے آئی تھی اچھا ہی ہوا۔ اس نے شال اوڑھتے ہوئے سوچا۔ ارے یہ تو وہی جگہ۔ وہ۔ ہاں بالکل وہی۔ یہیں سے کاغذ پر بیٹھ کر عرفی پھسلتا تھا اور یہیں وہ چھوٹی ہوتی تھی جو ہم آنکھ میچ کر ایک دوسرے کے لگایا کرتے تھے۔ یہ شرارت شہلا کیا کرتی تھی یہاں اس کی اور شہلا کی لڑائی ہوتی تھی۔ اور رومی بیچ بچاؤ کیا تھا۔ اور یہیں سے پھسل پھسل کر رومی اپنے گھٹنے چھیل لیتا تھا اور اماں سے چھپائے چھپائے پھرتا تھا۔ اماں ہماری شرارتوں سے تنگ آکر واپس جانے کی دھمکی دیتیں تو وہ تینوں ان کے گلے میں باہیں ڈال کر شرارت نہ کرنے کی قسم کھاتے۔ ارے یہاں ایک دوکان ہوا کرتی تھی جہاں صرف پیسٹریز ملتی تھیں کتنی سستی تھی اس زمانے میں صرف دو آنے کی۔ ان لوگوں کو پیسٹریز کا کس قدر کریز تھا کیک پیٹیز بسکٹ اور پاپ کارن وہ چونک پڑی ایک پہاڑی اس کے کان کے قریب چلایا۔

سنو پیسٹری کیا حساب سے دیتے ہو۔

دس پیسے کا ایک اس نے ایک بے حد چھوٹی سی باسی پیسٹری کی طرف اشارہ کیا۔

دو آنے سے ستر پیسے کی پیسٹری سوا سو روپے کی فیکسن لاج سے ۸۰ روپے روز کا وہ اندھیرا کمرہ۔

سنو یہاں وہ جورن نہیں بکتا مگر ہضم پتھر ہضم اس نے اس کی بات کا جواب دینے کی زحمت نہ کی اور پھر ادار لگانے لگا

کیک پیسٹریز بسکٹ پاپ کارن

بہن جی اب بھی شاید کسی کا انتظار کر رہی ہیں۔

جی ہاں اس نے اپنے پاس بیٹھی ہوئی ایک ادھیڑ خاتون کی بات کا جواب دیا۔

میرے بچے کیمل بیک روڈ پر رائڈنگ کو گئے ہیں مجھ سے تو چلا نہیں جاتا۔ بہن جی اب ہم لوگوں میں دم کہاں۔

ہم لوگوں میں دم کہاں،

وہ رومی اور شہلا گھنٹوں کیمل بیک روڈ پر رائڈنگ کرتے۔ دوپہر کو اماں اور ابا کی نظر بچا کر دو میل پیدل گھومتے۔

امی میں اوّل آیا۔ چوبیس روپے دیجیے رومی کھڑا کہہ رہا تھا۔

آدھا گھنٹہ کے چوبیس روپے۔

امی تین گھوڑے تھے۔

بیم صاحب مہنگا کتنا ہوگیا ہے

ٹھیک کہتے ہو تم اس نے پرس سے پیسے نکالتے ہوئے کہا۔

خاصی خنکی ہوگئی تھی۔ آسمان پر گہرے بادل تھے لگتا تھا بارش ہوگی نیچے پہاڑوں پر جلتی ہوئی روشنیاں کتنی پیاری لگ رہی تھیں۔

رات کو جب سونے لیٹے تو رومی نے حسب عادت کہانی سنانے کی فرمائش کی۔

امی آپ اپنے بچپن کی کہانی سنائیے۔ اس وقت جب نانا اور نانی کے ساتھ یہاں آئی تھیں۔

کہانی ہم کہانی بنتے جا رہے ہیں۔ وہ ان بچوں کے لیے کہانیاں ہیں۔

امی آپ لوگ گھوڑے پر بیٹھتی ہوں گی۔

کبھی نہیں امی اس قدر ڈرتی ہیں

شہلا اتنی موٹی ہے کہ ــــ اور رومی ماموں ان کا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ وہ تو موٹا سا چشمہ چڑھائے بیٹھے ہوں گے۔ شمع نے اظہار خیال کیا۔

نہیں ہم سب وہی کرتے تھے جو تم لوگ کرتے ہو۔ اسکیٹنگ بھی کرتے تھے اور رائڈنگ بھی مگر اپنی اماں اور ابا کی اجازت سے۔ تم لوگوں کی طرح ضد نہیں کرتے تھے ان کا کہنا مانتے تھے۔ انسان بڑے ہوکر کس قدر صفائی سے جانتے بوجھتے جھوٹ بولتا ہے اس کا احساس اُسے آج ہو رہا تھا۔

تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آج شام تم لوگوں نے کتنے پیسے خرچ کر دیے۔ چوبیس گھوڑے کا ۲۰ روپے کی چائے کا بل۔

اور رومی کی سونٹھی سنبل نے یاد دلایا

اس طرح تو ہم یہاں دو ہفتے بھی نہیں ٹھہر پائیں گے۔

ابّو کب آئیں گے امی۔

ان کے آنے سے کیا ہوگا انھوں نے ساری تنخواہ مجھے دے دی تھی۔

تو آپ تار دے کر ابو سے اور پیسے منگا لیجیے۔

بچو پیسے بہت محنت کے بعد ملتے ہیں پیڑوں پر اگتے نہیں۔

اماں بھی یہی کہتی تھیں کیا وہ لوگ اس وقت یہ بات سمجھتے تھے۔ اس نے آئینے میں عکس دیکھا تو اس کے بجائے امی کھڑی تھیں اور پیچھے ابا کھڑے مسکرا رہے تھے۔ وہ دشیریں معصوم مسکراہٹ۔

وقت کا پہیہ گھومتا رہے گا۔ حال ماضی اور مستقبل حال بنتا رہے گا۔ افراد بدلتے ہیں مگر ان کے رول وہی رہیں گے ماضی حال۔ وقت اپنے کو دہراتا ہے۔ یہ آج کل میں بدلے گا تو رومی سنبل اور شمع اپنے بچوں سے اسی طرح کہیں گے ہم وہی کرتے تھے جو ہمارے ماں باپ کہتے تھے پھر ان کے بچے۔ آج کل۔ اب اور تب۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ: درخت فطری ضرورت

اور چھتری کا کام کرتی ہے۔ یہ پرت جس دن مکمل طور پر پھٹ گئی اس دن ہماری زمین کے تمام جاندار سورج کی ناقابل برداشت تپش کا براہ راست ادراک برداشت نہ کرسکیں گے اور کباب کی طرح بھن جائیں گے۔ اوزون OZONE کی اس سطح کو قائم رکھنا درختوں ہی کا کام ہے۔ غرض درختوں افادیت کی فہرست اتنی طویل ہے کہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے جا سکتے ہیں۔

تمام دنیا میں ماحول سے متعلق ماہرین کو اس بات پر تشویش ہے۔ ہند میں بھی اس مسئلے پر کافی توجہ دی جا رہی ہے۔ حال ہی میں جنگلات سے متعلق مرکزی بورڈ کی اٹھارویں میٹنگ منعقد ہوئی جس میں درختوں کی کم ہوتی ہوئی تعداد اور زندگی پر رونما ہونے والے اس کے اثرات پر غور کیا گیا میٹنگ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے زور دیا کہ درخت لگانے کا شعور ہر شخص میں پیدا کیا جانا چاہیے انھوں نے کہا کہ لوگوں کو اپنے آس پاس درخت لگانے کی ترغیب دی جانا چاہیے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ صنعتی ضروریات کے لیے درخت کاٹنے اور ماحول کے تحفظ میں کوئی تضاد نہیں ہے خیال صرف اس بات کا رکھنا چاہیے کہ جتنے درخت کاٹے جائیں کم از کم اتنے نئے درخت ضرور لگائے جائیں۔

درختوں پر انسانی زندگی کے انحصار کی مطابقت سے وزیر اعظم نے "ہر بچے کے لیے ایک درخت" کا نعرہ دیا ہے۔ (اردو سروس سے نشر)

افسانہ

حجلۂ عروسی

نواب رونق جمال

سرخ کفن میں لپٹی ہوئی روحی آپی کی لاش کے ساتھ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ آچکی ہے آپی نے زہر کھا کر خودکشی کر لی ہے۔ آپی کے جسم پر بھی دلہن کا سرخ جوڑا ہے کل ہی تو آپی دلہن بنی تھیں، کتنی خوبصورت معلوم ہو رہی تھیں دلہن کے سرخ لباس میں آپی، آپی تھیں خوبصورت لیکن صورت شکل کی طرح قسمت کہاں خوبصورت تھی۔ آہ آپی! تمہیں کتنا شوق تھا دلہن بننے کا۔ ہم نے سوتے جاگتے کیا کیا خواب دیکھے تھے۔ امی ابو کو کیسے ارمان تھے تمہیں ڈولی بٹھا کر رخصت کرنے کے کسی مصیبت سے انہوں نے جہیز جمع کیا تھا اور رواج کے مطابق اپنے جگر کے ٹکڑے کو عزت سے رخصت کر سکیں۔

ہم پانچ بہن بھائیوں میں روحی آپی سب سے بڑی تھیں صورت کے ساتھ ساتھ اللہ نے انھیں سیرت بھی خوبصورت دی تھی، وہ بے حد خوش وضع سگھڑ اور خوش مزاج تھیں دوسروں کا درد بانٹ کر وہ ایسا محسوس کرتی تھیں جیسے ان کا درد کم ہو گیا ہو یہی وجہ تھی کہ محلے کا چھوٹا بڑا ہر فرد ان کی تعریف اور عزت کرتا تھا۔ محلے کی کسی عورت کو کوئی مشکل پیش آتی اور وہ دوڑی دوڑی آپی کے پاس آتی دیکھو بہن یہ مشکل ہے یا دیکھو بیٹی الجھن آن پڑی ہے اور آپی اسے خوش اسلوبی سے سلجھانے کی پوری کوشش کرتی تھیں انتہا سے زیادہ احساس پسند ہونے کے ساتھ ساتھ آپی بے حد ذہین بھی تھیں۔ آج سے سات سال پہلے جب آپی نے میٹرک میں امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی تھی، تو خالہ جان نے ابو سے آپی کو ساجد بھائی جان کے لئے مانگ لیا تھا ساجد بھائی جان کے بی اے کا رزلٹ نکلنے کے ساتھ ہی آپی کی منگنی ساجد بھائی سے کر دی گئی تھی۔ کتنی خوش تھی اس روز آپی! شرم سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی ان کی سہیلیاں اور ہم انھیں چھیڑتے تو وہ شرما کر دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیتی تھیں آخر چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ امی کی ڈانٹ پر ہی ختم ہوتا تھا منگنی کے بعد ساجد بھائی جان ایم اے کرنے کے لیے یہ کہہ کر علی گڑھ چلے گئے کہ میں شادی ایم اے کرنے کے بعد کروں گا۔ ساجد بھائی علی گڑھ جا کر ابتدا میں برابر خط لکھتے رہتے پھر دو دو تین تین مہینے کے وقفے سے ان کے خط آنے لگے آہستہ آہستہ انہوں نے خط و کتابت کا سلسلہ ہی توڑ دیا نہ کوئی خبر نہ کوئی خیریت ایک دن اچانک ان کا تار آیا کہ وہ ایم اے میں فرسٹ آئے ہیں۔ ساجد بھائی جان کی کامیابی کا تار پا کر خالہ جان نے ابو سے کہا بھیا ساجد کی علی گڑھ سے واپسی کے بعد شادی میں دیر نہ ہونی چاہیے ابو نے کہا تھا اجی ہم پوری طرح سے تیار ہیں آپ ساجد کے آتے ہی تاریخ نکلوا لیجیے

خالہ جان نے ساجد بھائی جان کو خط لکھا کہ اب وہ علی گڑھ سے فوراً گھر آجائیں لیکن بھائی جان نے کوئی جواب نہ دیا ہم سب کو بے حد حیرت ہوئی کوئی چھ ماہ بعد ساجد بھائی کا خط آیا کہ وہ آرہے ہیں اُن کے آنے کی خبر سن کر دونوں گھروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور ساجد بھائی کا رکشہ خالہ جان کے دروازے پر آ کر رکا۔ ساجد بھائی کے ساتھ ایک برقعہ پوش خاتون کو دیکھ ہم سب حیران رہ گئے اور جب ساجد بھائی نے خالہ جان سے کہا کہ یہ لو امی اپنی بہو کو سنبھالو ہم سب پر حسرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا غم و غصہ کی حد نہ تھی۔ یہ خبر سن کر امی کا دل ڈوبنے لگا تھا ابا جان آنسو دبا کر خاموش رہ گئے تھے۔ آپی کو سکتہ ہو گیا تھا۔ ان کی شوخی و خوش مزاجی غائب ہو گئی تھی، وہ ہر وقت خاموش بیٹھیں کبھی کبھی تنہائی میں بے انتہا آنسو بہایا کرتی تھیں ان کی حالت دیکھ کر ہم سب سہم جاتے تھے آہستہ آہستہ وہ سفید لباس پہننے لگیں جیسے وہ دکھانا چاہتی تھیں کہ وہ ساجد بھائی کی بے وفائی سے بیوہ ہو گئی ہیں آپی کی حالت ناقابل رحم ہوتی جا رہی تھی۔

پھر کچھ دنوں بعد ان کے لئے پیغام آنے لگے لیکن لڑکے والے انتہا سے زیادہ جہیز مانگتے کہ دن میں تارے نظر آنے لگتے بیچارے ابو کرتے بھی کیا آٹھ سو روپئے کی آمدنی میں انھیں نو افراد پر مشتمل گھر کا خرچ چلانا تھا اور اسی سے کچھ بچا کر آپی کی شادی کے لئے جہیز بھی خریدنا تھا پھر آٹھ سو روپئے کی مختصر آمدنی میں اسکوٹر، ٹیلی ویژن، صوفہ سیٹ یا گودریج جیسی فرمائش کہاں سے پوری کرتے۔! اس طرح ایک دو کے بعد کئی رشتے آتے اور جہیز کی وجہ سے ٹوٹ گئے تو ایک دن آپی نے بڑے عزم کے ساتھ ابو سے کہا اب آپ میری شادی کا خیال دل سے نکال دیجیے اور چھوٹی بہنوں کی شادی کی فکر کیجیے بس! اب بقیہ زندگی بھی ایسے ہی گذار لوں گی اور آپ سے وعدہ کرتی ہوں میری طرف سے آپ کو کبھی کسی طرح کا دکھ یا تکلیف نہ پہنچے گی۔ اپنے جگر کے ٹکڑے کا یہ عزم و حوصلہ دیکھ کر ابا جان کانپ اٹھے اور ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے ابو نے آپی کو گلے لگا کر کہا بیٹی تو فکر کیوں کرتی ہے تیرا جہیز کا انتظام ہو جائے گا اور ایک دن تو ضرور دلہن بنے گی۔

آخر آپی کی قسمت نے کروٹ لی پروفیسر اکبر صاحب اپنے فرزند سلیم احمد کا رشتہ لے کر آئے جو ہائی اسکول میں ماسٹر تھا۔ رشتہ فوراً طے ہو گیا۔ آہستہ آہستہ آپی پہلے کی طرح پھر سے بولنے لگیں ان کے مزاج میں پھر نکھار آگیا تھا شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور پاس پڑوس کی عورتیں آپی کے ہاتھوں پر مہندی لگا کر بیاہ کے گیت گانے لگیں صبح جب آپی کو غسل دے کے شادی کا سرخ جوڑا پہنایا گیا تو آپی شرم سے سمٹی جا رہی تھیں۔ بارات کی آمد پر استاد فضلو نے جھوم کر شہنائی بجائی تو آپی کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا تھا۔ پھر وکیل صاحب دو گواہوں کے ساتھ ساتھ اندر آئے اور آپی سے ایجاب و قبول کروا کر چلے گئے۔

قاضی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا لیکن ٹھہرئیے کی آواز کے ساتھ قاضی صاحب کی آواز رک گئی اور آپی کے چہرے پر وحشت کے سائے ناچنے لگے کیونکہ باہر پروفیسر اکبر صاحب ابو پر زور زور سے بگڑ رہے تھے "دیکھئے میں ٹیلی ویژن ضرور لوں گا! میں نہیں جانتا تھا کہ تم اتنے فقیر ہو"! اور ابو ہاتھ جوڑ کر کہہ رہے تھے "میں ٹیلی ویژن ضرور دوں گا فی الحال یہ ریڈیو لے لیجئے"۔ "نہیں مجھے ٹیلی ویژن ابھی چاہئے اور اسی وقت ورنہ بارات واپس جائے گی"۔ "نہیں پروفیسر صاحب ایسا مت کہئے میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں آپ کے پیر پڑتا ہوں"!

میری آنکھوں نے دیکھا ابو نے اپنا سر پروفیسر اکبر صاحب کے قدموں میں رکھ دیا لیکن بارات پھر بھی لوٹ گئی۔ استاد فضلو کی شہنائی اچانک رک گئی صبح ہوئی تو حجلۂ عروسی میں دلہن کی لاش پڑی تھی۔ آپی ہم سب سے روٹھ گئی تھیں۔

(آکاشوانی ناگپور سے نشر)

افسانہ

خلش جو دل میں ہے

شکیلہ اختر

میں نے پرانے البم کو جب ذرا ٹھیک سے اس کی جگہ پر رکھنا چاہا تو بے اختیار اور اچانک ایک تڑپ سی ہوئی گذرے ہوئے لمحوں کی ایک جھلک سی دیکھ لوں۔ البم جیسے ہی کھولا ــــ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی ایک شگفتہ سی حسین تصویر پر نگاہیں جم کر رہ گئیں ــــ گذرے ہوئے چالیس سالوں کی یادنے ذہن کے دھندلے کو اجاگر کر دیا تھا ــــ اسٹریا کا محبوب چانسلر ڈاکٹر شوشنگ کی اس تصویر کو میں نے کتنے پیار سے اپنے البم میں لگایا تھا ــــ اس وقت میں زندگی کو بیحد حسین اور رنگین سمجھنے کے زریں دور سے گذر رہی تھی ــــ کم عمری کا حسن ہر چیز کو بہت ہی دلکش بنا دیتا ہے۔ لیکن میں ایک بہت ہی حساس دل کی دھڑکن کا با سنبھالے گھڑی گھڑی آنسوؤں کے موتی لٹانے والی لڑکی تھی ــــ

ڈاکٹر شوشنگ کو پہلے پہل جب نازیوں کے بے درد ہاتھوں نے موت کی نیند سلا دیا تھا تو ہفتوں میں ساری ساری رات جاگتی رہی تھی۔ انھیں دنوں اخباروں سے مظلوم پولوں کی تصویریں کاٹ کاٹ کر میں نے اپنے البم میں لگایا تھا۔ اور یہی محسوس کر رہی تھی جیسے البم سے نہیں اپنے کلیجوں کے ٹکڑوں سے ان تصویروں کو لگا کر رکھ رہی ہوں۔ مجھے پولینڈ، حبشہ اور سارے ستائے ہوئے مظلوم ملکوں سے محبت تھی ــــ قتل گاہوں کی طرف لے جائے جاتے ہوئے پولوں کی حسرتناک تصویروں سے لپٹ لپٹ کر رونے کو جی بیقرار رہتا تھا۔ مجھے ہمیشہ جنگوں سے نفرت رہی ہے۔ ایک انسان کا ایک انسان کو اپنے ہاتھوں سے مار ڈالنا۔ ملکوں میں ایسے ایسے خوشگوار زندگی بسر کرنے والوں پر آگ اور خون کی جنگ جھونک دینے والے ملکوں کے نام سے میں بیزار رہا کرتی تھی۔

یہ حسین دنیا، یہ نیلا آسمان جگمگاتے ہوئے ستارے آفتاب کا روشن چہرا اور چاند کی ٹھنڈی پاکیزہ چاندنی لہلہاتے ہوئے سبزے رنگینیاں لٹاتے ہوئے پھولوں کے حسین درچمن مست و بیخود بنا دینے والی خوشبوئیں پروائی کے لطیف جھونکے ساون کی بہاریں چڑیوں کے بول۔ پیارے پیارے معصوم ہنستے کھلکھلاتے بچے، خوابوں تمناؤں اور پیار میں ڈوبے ہوئے رنگین جذبوں کی آرزوئیں کرنے والے نوجوان اور زندگی کی دہلیز پر کھڑے ہو کر اپنے بچوں کے ارمانوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے اور انتظار کرنے والے لوگ۔ سبھی بے قصور و بے خطا آگ کی بھٹی میں اچانک جھونک دیئے جاتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک ملک کی ہوس پوری ہو ــــ یہ جنگ، یہ جنگی ارادے ایک انسانی نہیں شیطانی کھیل ہیں ابلیسی تمنائیں ہیں شیطان جنگ کے میدان میں اپنا دف بجا کر کھیلتا ہے۔ بچوں کی لاشوں پر، نوجوانوں کے روندے ہوئے جسموں پر اور بوڑھوں کے چیتھڑے ہوئے چہروں کو دیکھ کر ابلیس خون کے اس دریا میں رقص کرتا ہے۔ تالیاں بجاتا ہے اور قہقہے لگاتا ہے۔ یہی انسان ہی تو تھا جس کے لئے اسے جنت سے نکالا گیا تھا ــــ ؟ اور اب یہی انسان دنیا کو جہنم بنا رہا تھا۔

میں البم کے اوراق الٹتی چلی گئی ــــ خاک و خون میں لتھڑی ہوئی صورتوں کو دیکھ کر ــــ بیتے دن یاد آتے چلے گئے دل کٹتا رہا ــــ کربناک ٹیسیں اٹھتی رہیں۔ اور آنکھوں کے آگے آنسوؤں کے پردے سے حائل ہوتے چلے گئے۔

اچانک ایک مسکراتی ہوئی کم عمر، نوجوان روسی لڑکی کی تصویر پر میری بھیگی ہوئی نگاہیں جم کر رہ گئیں۔ یہ صرف میری ہی محبوب نہیں ــــ روس اور ساری انسانیت کی محبوب تانیا کی تصویر تھی ــــ جو اپنے عزیز وطن کی خدمت کرنے اور اپنے ملک کو نازی دشمنوں سے بچانے کے لئے اپنے ہاتھ میں ایک بیگ لئے آخری بار موٹر کے اڈے پر سے اپنی ماں کی محبت بھری اور کانپتی ہوئی نگاہوں سے اوجھل ہو کر روس کے دھڑکتے ہوئے زندہ رہ جانے والے دل میں ایک پرعظمت دھڑکن بن کر امر ہو گئی تھی۔ تانیا کی آخری مسکراہٹ کو زمانہ کبھی نہ بھلا سکتا تھا وہ تاریخ کی ایک یادگار باب بن گئی تھی نازیوں نے ایک کمسن لڑکی کو پھانسی پر چڑھا کر اپنی ابلیست کا ایک اور بھیانک تماشا دنیا کو دکھایا تھا۔

مگر تانیا کی آخری مسکراہٹ کی لہریں روس اور ساری انسانیت کے زندہ لبوں پر ہمیشہ دمکتی رہے گی ــــ ہمیشہ روشن رہے گی۔

میں نے البم کو بند کر دیا ــــ کیونکہ میرے ہاتھ کانپ رہے تھے آنسوؤں کی جھڑی سی لگ گئی تھی ــــ میں ڈر گئی شاید میرے

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

افسانہ

نیلا تھوتھا

آج پھر وہ باہر کھڑا کوں کوں کر رہا ہے۔ دروازے پر پنجے مار رہا ہے۔ تھوتھنی رگڑ رہا ہے۔

اس دن گڈھیلے اُسے نیلا تھوتھا کھلانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ وہ زنجیر سے بندھا تڑپ رہا تھا عجیب سی آواز میں رو رہا تھا۔

گڈھیلوں کا سردار مٹی کے پنڈے اور دھجیوں سے منڈھے نیچے والے حقے کو گڑگڑاتا ہوا اُسے نفرت سے گھور رہا تھا۔ اس کے پاس بیٹھا آدمی نیلا تھوتھا پیس رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بیزاری تھی۔

ہر سال گڈھیلوں کا قافلہ برسات کے بعد شہر کے باہر اترتا، برساتی نالے کے کنارے۔ نالے میں پانی۔ آس پاس ہری گھاس۔ کنارے پر پیڑوں کا جھنڈ پرندوں کی بولیوں کی گونج۔ ان کی پناہ گاہ۔

میں ہر شام نالے کے اس پار تک سیر کو جاتا۔ دور تک بسی چیتھڑوں کے تنبوؤں کی میلی بستی کو دیکھتا۔ وہاں جاتے ہی میری چال دھیمی پڑ جاتی۔ میلے کچیلے پھٹے پرانے بدرنگ کپڑوں والے لوگوں کے بے رونق چہروں اور بجھی نگاہوں کی کہانی پڑھتا۔ وہ اپنے کام میں جٹے رہتے۔ کوئی گھوڑے کو پیڑ سے باندھ رہا ہوتا، کوئی گدھوں کو سنبھالتا۔ عورتیں کھانا پکانے میں جٹی رہتیں۔ چولہوں پر ہانڈیوں میں پکتے گرم مسالے میں بسے شکار کی بو دور تک پھیل جاتی۔

گڈھیلوں کا سردار مجھے سلام کرنے کے لیے ہاتھ اُٹھاتا۔ اور منہ سے نلی نکال کر بڑبڑاتا۔ بیگوں کی تھکان آواز کا کفن اوڑھ لیتی۔

جو چیز میرا دھیان کھینچتی وہ کالے رنگ کا مضبوط کاٹھی والا کتا تھا۔ آنکھیں جتنی پیلی اتنی بھیانک۔ گٹھا ہوا سر۔ بھاری تھوتھنی لپکتی زبان اور خونخوار جبڑے۔ بستی کے چاروں طرف بھاگتا ہوا وہ گدھوں اور گھوڑے کے پاس رک کر ان پر بھونکتا۔ کبھی مرغیوں کے پیچھے بھاگتا، کبھی بھیڑ بکریوں پر لپکتا۔ تھک جاتا تو سردار کے قدموں میں لوٹنے لگتا۔ سردار اس کے آگے بوٹیاں ڈال دیتا اُسے ہڈی چباتے ہوئے دیکھ کر مسکراتا رہتا۔

پیسنے والا

کنور سین

اس شام کتے کو زنجیر سے بندھا ہوا دیکھ کر میں ٹھٹھک گیا۔ وہ چھٹپٹا رہا تھا جیسے کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ ماتمی سُر میں رو رہا تھا جیسے اس نے خطرے کی بو سونگھ لی ہو۔

مجھے رکتے دیکھ کر سردار نے حقہ چھوڑ دیا اور زمین پر پُرا سا کپڑا بچھا کر مجھے بیٹھنے کو کہا "اسے کیوں باندھ رکھا ہے" میں نے کھڑے کھڑے پوچھا۔

میری بات کا جواب دیے بغیر سردار کے ہاتھ چلم کی جانب بڑھے۔ چلم بجھ چکی تھی اس میں بس راکھ ہی راکھ تھی۔

نیلا تھوتھا پیسنے والا پتھر پر پتھر گھستا رہا۔ کتے کی گھٹی ہوئی چیخ واتاورن کو بھیانک بناتی رہی۔

"تم نے تو اسے پالا ہے۔ اتنا ساتھا جب میں نے پہلی بار اسے تمہارے ساتھ دیکھا۔ میں نے اپنی ہتھیلیوں کو آنکھ سامنے لاکر پلّے کو ناپا۔ سردار اب بھی چپ رہا۔

"اب یہ تمہارے لیے ور دان ہے۔ ایسا کتّا تیر کا مقابلہ کرتا ہے۔ شکار میں مدد دیتا ہے۔ سنکٹ میں سہایتا کرتا ہے۔ بستی کی حفاظت سے بھی منہ نہیں موڑتا۔"

میری بات سن کر سردار تڑپ اٹھا۔ اس نے پیڑوں کے جھنڈ کی طرف نظر دوڑائی۔ وہاں صرف گدھے نظر آ رہے تھے۔ گھوڑا غائب۔

میں نے پوچھا۔ "گھوڑا کہاں گیا ؟"

سردار نے اپنے کو سنبھالا۔ چلم میں تمباکو ڈالا اور انگارے بھر کر حقے پر رکھا

"جانور سے اتنا موہ بھی اچھا نہیں بابو" وہ نیلا تھوتھا پیسنے والا پر جھنجھلایا۔ "جلدی کرو۔ رات پڑ رہی ہے۔ اتنی دیر میں تو . . "

"کیا تم نے اسے مار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ؟" میں ذرا رکا "اگر اسے میں لے جاؤں ؟ "

"پونچھ سے آگے پیٹھ پر اسے کھجلی کا روگ ہو گیا" سردار داڑھی پر ہاتھ پھیرتے لگا۔

"علاج سے ٹھیک ہو جائیگا۔ اتنی سی بات کے لیے اس کی جان لے لینا !"

میں گھر پہنچا تو شانتا کی نظر کالو پر پڑی۔ وہ چیخ اٹھی

"اسے کہاں سے لے آئے ؟"

"گدھیلوں کے سردار سے لایا ہوں۔"

"یہ تو گدّی کتا ہے۔ مالک کو کیسے چھوڑ آیا۔"

"گدھیلا سردار اسے نیلا تھوتھا کھلا کر مار ڈالتا۔ میں اسے بچا لایا۔"

"گدّی کتا موت سے نہیں ڈرتا۔ یہ مالک کو کیسے چھوڑ آیا"

کالو میری بیوی کے پاؤں میں لوٹنے لگا۔ شانتا اُسے گھورنے لگی۔

بیوی کو دیکھ کر میری ہمت بڑھی

"دیکھو آتے ہی تمہارے ساتھ ہل گیا۔"

میری بات ان سُنی کر کے شانتا نے اپنی نظر کالو کی پیٹھ پر جما دی۔

"اسے تو کھجلی ہے۔"

"علاج سے ٹھیک ہو جائے گی۔"

تبھی راجو اور دلّو نے آگے آ کر کالو کے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ کتا ان سے لاڈ جتانے لگا تو میں نے اسے گیراج کے دروازے پر باندھ دیا۔

شانتا سب کچھ بھلا کر کالو کی دوا دارو کرتی رہی۔ اُسے دودھ پلاتی رہی۔ مانس کھلاتی رہی۔ جب کالو کو کھجلی سے چھٹکارا مل گیا تو اس نے کہا

"یہ عجیب کتا ہے۔ دن رات بندھا رہنے میں خوش رہتا ہے۔ نہ باندھو تو بھی گیراج کے باہر بیٹھا رہتا ہے۔ صبح شام ہی اچھلتا کودتا ہے۔ اس کا کام رات کو جاگنا اور کوٹھی کی رکھوالی کرنا ہے۔ ورنہ یہ چور چکار کو "

"ہم آج رات اسے کھلا چھوڑ دیں گے۔ میں نے اسے اس لیے باندھ رکھا ہے کہ کہیں چلا نہ جائے۔"

"اسے باندھنا نہیں چاہیے یہ گدّی کتا ہے۔ اپنے خون کو نہیں جھٹلا سکتا۔"

"تم بھی خوب ہو۔ اسے گدّی نسل کا بھی بتاتی ہو اور عیب بھی نکالتی ہو۔"

شانتا خاموش ہو گئی۔ اس رات میں نے کتے کو زنجیر نہیں ڈالی اسی رات چوری ہو گئی۔

صبح اٹھ کر میں نے دیکھا رسوئی کے برتن اور آنگن میں پڑا سامان غائب۔ ڈیوڑھی کا دروازہ کھُلا پڑا تھا۔

"کالو کہاں ہے" شانتا چلائی۔ وہ ڈیوڑھی سے باہر بھاگی میں بھی اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔

کالو گیراج کے پاس زنجیر کے سرے پر منہ رکھے لیٹا ہوا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ اٹھا اور کوٹھی میں اِدھر اُدھر بھاگتے ہوئے زور زور سے بھونکنے لگا۔ میں نے اُسے اس طرح بھونکتے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ بیوی کے غصہ کا ٹھکانہ نہ رہا۔

"اب بھونکنے سے کیا ہوتا ہے ؟ وقت پر کیوں چپ رہا؟ میں تو کہتی تھی یہ کتا ہمارے لیے منحوس ہے۔ اسے گھر میں نہ رکھو۔ خرچ الگ بڑھا۔ بچوں کا وقت الگ برباد ہوا۔ وہ پڑھائی چھوڑ کر دن بھر "

شانتا بولتی رہی اور میں اپنے کیے پر نادم۔

"ہو سکتا ہے چور نے اسے کچھ کھلا دیا ہو ؟" میں نے کہا۔

"گدّی کتا چور کے ہاتھ کا کھائے گا ؟" شانتا جھنجھلائی۔

"شاید اس نے اسے کچھ سونگھا دیا"

"چپ رہو جی" شانتا بھڑبھڑاتی ہوئی اندر چلی گئی۔

شام کو دفتر سے لوٹا تو راجو اور دلّو اداس تھے۔ کالو دوپہر سے غائب تھا۔ شانتا نے اُسے جھڑک دیا وہ گھر سے چلا گیا۔

میں نے بچوں کو دلاسا دیا لیکن من ہی من پریشان۔ شانتا کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت دیکھ کر مجھے کالو کی وکالت کا حوصلہ نہ ہوا۔

کوئی دو ہفتہ بعد ایک دن راجو بھاگا بھاگا آیا۔ "ڈیڈی کالو مل گیا۔"

"کہاں ؟"

"ڈیڈی امین نے اُسے قرول باغ میں دوسرے کتوں کے ساتھ حلوائی کی دکان پر دیکھا۔"

"اُسے ساتھ کیوں نہیں لائے۔"

"میں نے اُسے بہت پکارا اور پچکارا لیکن اُس نے ایک نہ سُنی۔"

"وہ بازاری کتوں کے ساتھ گھوم رہا تھا ؟" شانتا اُبل پڑی" وہ حلوائی کی جوٹھن سونگھ رہا تھا! میں جانتی تھی کالو گدّی کتا نہیں ہو سکتا۔"

ہم کتے کو بھول گئے۔ گھر میں کسی کی زبان پر اس کا نام نہ آتا۔ میں سوچتا

"اچھا ہوا اس نامراد سے چھٹکارا ملا لیکن میں خوش تھا کہ میں نے اس کی جان بچائی۔"

ایک دن رات کے دوسرے پہر میرے کمرے کے باہر سے کو ں کوں کی آواز آنے لگی۔ وہ دروازے پر اپنی تھوتھنی گھسانے لگا۔ بار بار پنجے مارنے لگا۔

میں نے دھیان سے سُنا۔ یہ کالو کی آواز تھی۔ اس دن سردار کے سامنے پیڑ سے بندھا وہ اسی طرح رو رہا تھا۔ وہی ماتمی دُھن جیسے اُسے اپنی موت دکھائی دے رہی ہو۔

میں نے دروازہ کھول دیا۔ کالو جھٹ سے اندر آ کر میرے پاؤں میں بچھ گیا۔ شانتا بھی جاگ گئی۔ کالو پونچھ ہلاتا ہوا اُس کے سامنے آ لیٹا۔

"اب اسے اپنی بھول کا پتہ چل گیا۔ اب اسے یہیں رہنے دو۔" میرے دل میں کالو کے لیے سویا ہوا پیار جاگ اٹھا۔

"دیکھتے ہی نہیں !" شانتا نے اشارہ کیا "اب اس کو کھجلی پیٹھ کے بیچ شروع ہو گئی۔ چکتہ پہلے سے بڑا بھی ہے اور گہرا بھی۔"

راجو اور دلّو بھی جاگ اٹھے۔ وہ اپنے کو روک کر ہلکان کرنے لگے کالو کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پچکارنے لگے "

"ہم تو روز اسے دیکھنے بازار جاتے رہے۔" دلّو سبکنے لگا۔

"ہم اِسے نہیں جانے دیں گے۔"

شمع فروزاں

اخلاق

افسر آذر

دورِ حاضر کی تمام تر برائیوں کا تعلق براہ راست ہماری اخلاقی کمزوریوں سے ہے نسل آدم و حوا کا اپنی اخلاقی ذمہ داریوں سے بے رخی اختیار کرلینا اس بات کی مبین دلیل ہے کہ جن عارضی خوشیوں کو حاصل کرنے کے لیے اس نے نیکی اور بدی کے بیچ کی دیوار کو اٹھا دیا ہے اس میں اس کی بہتری نہیں بلکہ تباہی کا راز مضمر ہے

انگریز شاعر کیٹس (Keats) نے اپنے ایک خط میں لکھا تھا۔

"کیا تم یہ نہیں جانتے کہ صعوبتوں اور مشکلوں کا ہونا ہمارے لیے کتنا ضروری ہے۔ دُکھوں اور شکھوں کا یہ احساس انسانی اخلاق کے لیے ایک درس گاہ ہے جو ہماری ذہنی تربیت کرتا ہے اور ہمیں ان روشنیوں سے روشناس کراتا ہے جو انسانی اخلاق کی ساخت کے لیے نہایت ضروری ہیں"

ہمارے اخلاقی مسائل کا حل ہتھیاروں کے بیدردی سے استعمال میں نہیں۔ اخلاقی پابندیوں سے بے راہ روی اختیار کرلینا بظاہر بہت آسان بات ہے۔ عارضی طور پر ہم تشدد سے مخالفین پر حاوی ہو سکتے ہیں لیکن یہ اس امر کی دلیل نہیں کہ ہم نے فیصلہ کن نتائج اخذ کرلیے ہیں۔ اس طرح اگر ہم جبر و تشدد سے دوسروں پر حاوی ہو بھی جائیں تو بے انصافی پر مبنی یہ نتائج ایک دن خود اپنی نفی بن جائیں گے ہماری آستینوں کے جذبوں کی تسکین کا حل مخالفین کی تباہی میں نہیں بلکہ اپنی برائیوں اور کمزوریوں پر فتح حاصل کرنے میں ہے ان خیالات کا اظہار امریکہ کے نوبل پرائز (Nobel Prize) حاصل کرنے والے امریکی مفکر ERNEST HEMINGWAY نے اپنے ایک مقالہ میں کیا ہے۔

ہماری تہذیب و تمدن کی نشو و نما ہماری بلند اخلاقی کی مرہون منت ہے

انگریزی زبان میں ایک مقولہ ہے :۔

"اگر دولت ہاتھ سے نکل جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر صحت میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو اس سے انسان میں کمزوری آسکتی ہے لیکن جہاں ہمارا اخلاق ہی بگڑ جائے تو سمجھو کہ ہم نے ہر مقدس جذبے سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور ہماری تباہی یقینی ہے؛

اخلاقی بلندیوں نے انسانی نسل کو محبت، اخوت اور مساوات جیسی نعمتیں عطا کیں اخلاقی بلندی اور پستی پر قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کا انحصار ہے۔

مشہور انگریزی محقق Thomas H Haxley نے کہا ہے :۔

"جب تک انسانی کردار کی رہنمائی اخلاقیات کے بنیادی اصولوں پر قائم نہیں کی جاتی، میرا یقین ہے کہ بنی نوع انسانوں پر مشتمل اس سماج نے نہ تو آج تک خاطر خواہ ترقی کی ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں پسندیدہ ترقی کرنے کے قابل ہو سکے گا"

ماہر فلسفہ البرٹ سوئیزر (Albert Schweitzer) نے کیا خوب کہا ہے :۔

"علم فلسفہ نے کبھی اس حقیقت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا کہ اخلاقی قدروں کی ایک اپنی مستقل حیثیت ہوتی ہے۔ ہمیں اس بات کو سنجیدگی سے سوچنا ہے کہ اپنے ہمسائے کے تئیں ہمارے اخلاقی فرائض کیا ہیں۔ جب تک ہم دوسروں کی خاطر اپنے مفادات سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں تمام اخلاقی قدریں اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھیں گی اور ایسے یہ مسلمہ قدریں سماجی قانون کے طور پر ختم ہو جائیں گی ——"

بلند اخلاق ہی ہماری انسان دوستی کی اعانت کرتی ہیں اخلاقیات کی ہمہ گیری کو، ہم مذہب کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ یہی ایک عام قابل قبول جذبہ ہے اس کو شرف قبولیت بخشنا انسانی فکر کی آخری منزل ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

بیوی کو ہار ماننی پڑی۔

"اولاد کے آگے سب ہار جاتے ہیں" میں مسکرایا

"کالو تمہارا تیسرا بیٹا ہے" شانتا طعنہ دے کر خاموش ہوگئی

جب اس کی کھُلی دور ہوگئی تو شانتا نے سمجھاؤ دیا۔

"اِسے گڈھیلوں کو واپس کر آؤ"

"اس وقت گڈھیلے کہاں؟ وہ اگلے برس واپس آئیں گے برسات کے بعد" میں نے سکھ کی سانس لی۔ "اب اِسے کچھ نہ کہنا۔ یہ کہیں نہیں جائیگا۔ پہلے میں اِسے لایا تھا اب یہ خود یہاں آیا ہے"

دوسرے دن دفتر جانے کے لیے گھر سے باہر آیا تو حیران رہ گیا۔ بازاری کُتّے کوٹھی کے باہر کھڑے کالو کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کالو بھی انھیں دیکھ کر کسمسا رہا تھا۔

"کہیں یہ پھر نہ بھاگ جائے" مجھے شانتا کا خیال آیا اور میں اندر تک کانپ اٹھا۔

میں نے کالو کو آواز دی۔ وہ دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور اگلے پنجے میری چھاتی پر رکھ کر پیار جتانے لگا۔ پھر وہ بھونکتا ہوا کتوں کی طرف لپکا اور انھیں دور تک چھوڑ آیا۔

اس بار میں نے سکھ کی سانس لی

"اِسے سمجھ آگئی۔ مالک کو پہچاننے لگا۔ ہمدردی کو ماننے لگا یہ تو جانور ہے انسان بھی ٹھوکر کھائے بغیر کچھ نہیں سیکھتا" میرے من نے کہا۔ "انسان تو کسی طرح بھی کچھ نہیں سیکھتا"

شام کو میں دفتر سے لوٹا تو راجو اور وِٹو میرے ساتھ آ لپٹے۔

"ڈیڈی! کالو پھر بھاگ گیا"

"کیوں؟" میں نے شانتا کی طرف دیکھا۔

"میں نے نہیں بھگایا" وہ تن گئی۔

"ممی ٹھیک کہتی ہے۔ اِس نے کچھ نہیں کیا۔ کالو ہمارے ساتھ کھیل رہا تھا کہ باہر سڑک پر آوارہ کتے آگئے۔ ہمیں چھوڑ کر وہ اُن کے ساتھ بھاگ گیا" بچے سہم گئے۔

"ہم اُسے دور تک دیکھ آئے وہ کہیں نہیں ملا" وِٹو نے کہا۔

ذرا سنبھل کر میں انھیں دلاسا دلانے لگا۔

"میں پھر کہتی ہوں جو گڈھیلوں کا نہ ہو سکا وہ ہمارا کیسے ہوتا" بیوی نے گیان بگھارا "ایک تو کتا وہ بھی گیا میا" اس کی بات سن کر مجھے گڈھیلوں کا گھوڑا یاد آگیا۔ دو بکریاں اور ایک بھیڑ بھی کم ہوگئی تھی۔ کچھ مرغیاں بھی غائب۔

وہی شام نہ اپنے ٹھکانے پر تھا، نہ کہیں آس پاس۔ پچھلے دنوں اُن کی میرا خیال تھا وہ گڈھیلوں کے پیٹ میں چلی گئیں۔ لیکن گھوڑا؟ سردار کی انگارے برساتی نگاہیں میرے سامنے ابھرنے لگیں

"بالو جانور سے زیادہ پیار کرنا ٹھیک نہیں"

میں نے کالو کو ہمیشہ کے لیے بھلانے کا ارادہ کر لیا۔

آج پھر باہر کھڑا وہ کوں کوں کر رہا ہے۔ دروازے پر تھوتھنی رگڑ رہا ہے اُسے پنجے سے کرید رہا ہے۔

آج کی برساتی رات! آکاش پر چھائی گھنگھور گھٹا۔ بار بار بجلی چمک اٹھتی ہے۔ وہ کوں کوں کیے جاتا ہے۔

آج شانتا مجھ سے پہلے جاگ گئی۔

"اب اِسے اندر نہ آنے دینا۔ اس بار کھلی اس کے سر سے شروع ہوگئی۔ سر پر کھجلی والا کتا سنگدٹ کی نشانی۔ آپ بچتا ہے نہ مالک کو بچا رہنے دیتا ہے۔ تم اِسے"

میں نے شانتا کا سننا بند کر دیا ہے۔ کالو کی کوں کوں بھی مجھ تک نہیں پہنچ رہی۔ میرے سامنے گڈھیلوں کا سردار حقے سے بجھی ہوئی چلم اتار رہا ہے۔ اس میں بس راکھ ہی راکھ اور بغل میں بیٹھا بے زار زنگا ہوں والا آدمی نیلا تھوتھا سینے میں جُٹا ہوا تھا۔ (اردو سروس سے نشر)

کنور سین E-74 ویسٹ پٹیل نگر نئی دہلی

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو ۱۴-۳۲۷ میٹر (۲۰ کلو ہرٹز) میڈیم ویو ۱۴-۲۸۰ میٹر (۱۰ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۰۷-۴۸ میٹر (۶۱۶۰ کلو ہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو ۱۴-۳۲۷ میٹر (۲۰ کلو ہرٹز) میڈیم ویو ۱۴-۲۸۰ میٹر (۱۰ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۱۱-۳۱ میٹر (۹۶۷۵ کلو ہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو ۱۴-۳۲۷ میٹر ۲۰ کلو ہرٹز شارٹ ویو ۹۱۱ میٹر ۳۲۹۵ کلو ہرٹز

مقررہ پروگراموں کے لیے "آواز" ۱۶ دسمبر کا شمارہ دیکھئے

جمعرات یکم جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: استاد شمشاد نبیل الشاہی، شمیم فاروقی، اور جگر کا کلام احمد حسین (رحے پور) غزلیں

۷-۳ نوائے ساز: عبدالحلیم جعفر خاں ستار پر بحار بھیرو

۹- چلتے چلتے

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی (علاوہ اتوار) نیاز احمد خاں، فیاض احمد خاں خیال

شب

۹- تم میرے پاس رہو۔ ڈرامہ تحریر لتیر شاہ

۱۰-۱۵ بزم موسیقی نیاز احمد خاں، فیاض احمد خاں، خیال عبدالحلیم جعفر خاں، راگ تلک کاموذ

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قرآن خوانی مع ترجمہ نعت خوانی نعتیہ کلام اقبال حسین نگینہ

۶-۳۰ شہر صبا۔ سلیم ساہنی، غزلیں ولایت حسین، حارمارہ سکوی اور راحیل کمار اوج کا کلام

۷-۳ نوائے ساز فردوس احمد، سرود پر راگ للت

۹- آؤ بچو! بچوں کا پروگرام

۹-۳۲ میرا ابوالیسہ خیال میراگی

شب

۸-۴۵ تقریر عہد قدیم کے معمار (کالیداس) از ڈاکٹر روبیدر بھارا (علی گڑھ)

۹ حسن غزل (علاوہ جمعرات) سلیم ساہنی غزلیں

۱۰-۵ بزم موسیقی میرا کھڑ واٹکر خیال گورکھ کلیاں فردوس احمد، سرود پر راگ درباری

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی، بھجن

۶-۳ شہر صبا: اینا مہ مشرا، لتیر بدر اور حفیظ جالندھری کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: ڈی۔ آر۔ پاروتیکر دتاتریہ وینا پر راگ گیتس

۹-۰ چلتے چلتے (علاوہ جمعہ/اتوار)

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی راجن مشرا ساجن مشرا، خیال دلیسی

شب

۸-۴۵ ریڈیو سیریل

۹-۰ حسن غزل (علاوہ جمعرات) اینا بہ مشرا، لتور واحدی کا کلام اینا تلواڑ: شمیم جے پوری اور سلام سندیلوی کا کلام

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: رنگ شام

سال نو پر رنگا رنگ پروگرام پیش کش۔ میکا کلچرل گروپ

۱۰-۵ بزم موسیقی راجن مشرا ساجن مشرا خیال چندر کونس ڈی آر۔ پاروتیکر۔ دتاتریہ وینا پر راگ چکوری للت

اتوار ۴ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: امرجیت، ستکیل اور شاد تمکنت کا کلام نذیر احمد آکاشی، حسن نعیم کا کلام

۷-۳ نوائے ساز: دیپتا سی میں جل ترنگ پر بھیرون

۹- آؤ بچو (بچوں کا پروگرام) (صرف جمعہ/اتوار)

۹-۳۲ ہلکی موسیقی، بیگم اختر۔ ٹھمری بھیروی اور دادرا

شب

۸-۴۵ کتابوں کی باتیں (کتابوں پر تبصرہ) از ڈاکٹر حنیف کیفی

۹-۰ حسن غزل (علاوہ جمعرات) نذیر احمد آکاشی، شاد تمکنت اور شمیم جے پوری کا کلام

۹-۱۵ آہنگ شام امرجیت حالی اور مومن کا کلام

۹-۳ رنگا رنگ "مہمان" ڈرامہ تحریر ایف۔ اے۔ رحمانی

۱۰-۵ بزم موسیقی، موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۵ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی، بھجن

۶-۳۰ شہر صبا۔ اوما گرگ شمیم جے پوری اور ساحر کا کلام اور ساراتن، امیر احمد خسرو اور جوش ملسیانی کا کلام

۷-۲ نوائے ساز: سدھ رام جادھو اور پارٹی۔ سندری پر بھیروی

۹-۳۲ شفیع احمد: خیال

شب

۸-۴۵ کلام شاعر: سالک لکھنوی

۹-۰ حسن غزل: اوما گرگ

نوح ناروی اور جگر کا کلام

۱۰-۵ بزم موسیقی۔ شفیع احمد: خیال سدھ رام جادھو اور پارٹی سندری پر راگ مالکوس اور دھن

منگل ۶ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قوالی

۶-۳ شہر صبا: راجندر کمار کا چرد لتیر بدر اور حسن نعیم کا کلام مدن پال سندھو، ساحر ہوشیار پوری اور ماحر کا کلام

۷-۳ نوائے ساز: پی ڈی سپتارشی وائلن پر راگ بھٹیار

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی مالتی پانڈے، خیال دیسی

دوپہر

۲- نئی نسل نئی روشنی حرف آغاز (مختصر تقریر) از شاہدہ پروین غزل: ننکر مولا دیپ چودھری دروغ برگردن راوی مزاحیہ تقریر از حمید ربانی ان سے ملیئے۔ نوجوان آرکیٹکٹ اشوک گوئیل

شب

۸-۴۵ تقریر، نئی دنیا نئی نسل (ٹیکنولوجی کا عروج) از دیویندر السر

۹- حسن غزل، راجندر کمار کا چرد شاد تمکنت اور مانی ایم اے کا کلام

۹-۳ آئینہ (ادبی میگزین) اسالیب نظم سریشکش، عقیل احمد

۱۰-۵ بزم موسیقی: مالتی پانڈے خیال کیدارا پی۔ ڈی سپتارشی، وائلن پر راگ شیام کلیاں

بدھ ۷ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی، قوالیاں بھجن

۶-۳ شہر صبا: جگدیش سہگل حفیظ جالندھری اور لتیر بدر کا کلام شوبھا راگ، فیض احمد فیض اور ذوق کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: بانسری پر مستری بھیروی

۹-۳۲ رشید حسین خاں: خیال توڑی

دوپہر

۳-۰۰ علمی دنیا، بچوں کی ملیں (مباحثہ)
سنہ ۸۰ء، حسام الدین محمود،
یمن سریواستو، سدھیتور دیال
زینت امام
کسوٹی سدا صغر رضوی

۹-۰۰ حسن غزل
ستو کھنا راؤ، فیض اور تسنیم
سے یوری کا کلام

۹-۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر ٹی۔ این۔ لاڈ
اسٹوڈیو کھیلوں کے بارے میں

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
رشید حسین خان، خیال جیدر کوس
رگھو ناتھ: بانسری پر راگ متسرا
بھیروی

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: غلام صادق خان
عرش ملسیانی اور شکیل کا کلام
اقبال قریشی، داغ اور زبیر رضوی
کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار، اوما شنکر مسترا
ستار پر راگ میاں کی توڑی

۹-۳۲ ستو کھورار: خیال

شب

۹-۰۰ "اسی کا کرم": ڈرامہ
(فیسٹول ڈرامہ) تحریر: ڈاکٹر
لکشمی نارائن لال

۱۱-۰۵ بزم موسیقی، ستو کھورار، خیال
اوما شنکر مسترا ستار پر راگ درباری

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام

۶-۳۰ شہر صبا لکشمن داس سدھو
ساغر نظامی اور فراق گورکھپوری
کا کلام لیتا رانی، محمود شاہ کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار، سنیل مکرجی
سرود پر راگ الہیا بلاول

۹-۳۲ سرفراز حسین خان
خیال بھٹیار

شب

۸-۴۵ ہندوستان کا رول
یو۔ این۔ او۔ میں تقریر: اکبر بلگرامی

۹-۰۰ (فیسٹول ڈرامہ) تحریر: آفاق احمد

۱۱-۰۰ بزم موسیقی
سرفراز حسین خان خیال مارو
سنیل مکرجی، سرود پر راگ
کوسی کانہڑہ

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی نعت خوانی قوالی، اسد

۶-۳۰ شہر صبا جمیل احمد غزلیں
سیما شرما، غزلیں

۷-۳۰ نوائے سار
مصطفےٰ رضا، وچتر وینا پر راگ سارنگ

۹-۰۰ چلتے چلتے

۹-۳۲ مینا پانی مترا خیال

شب

۹-۰۰ فیسٹول ڈرامہ "رات کی دھوپ"
تحریر: انور عظیم

۱۱-۰۵ مینا پانی مسترا، خیال اور ترانہ گوری
مصطفےٰ رضا وچتر وینا پر راگ شیو
رنجنی

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا، معین الدین
گجرا اور اقبال کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار
گھاسی رام نرمل جل ترنگ پر دھاس

۹-۳۲ ہلکی موسیقی
اللہ جلائی بائی ٹھمری بھیرویں اور دادرا

شب

۸-۴۵ دلی ڈائری تحریر: ارجن سنگھ

۹-۰۰ فیسٹول ڈرامہ "مردہ گھر"
تحریر: اقبال مجید

۱۱-۰۵ بزم موسیقی، موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی قوالی شمس

۶-۳۰ شہر صبا
اکمل یوسف، شمس اور شکیل کا کلام
کنول سدھو کیفی اعظمی کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار
ولایت حسین، شہنائی پر راگ بھیروی

۹-۳۲ ڈاکٹر سمتی مٹاٹکر، خیال نٹ بھیروں

شب

۸-۴۵ کلام شاعر: ارظہیر صدیقی

۹-۰۰ فیسٹول ڈرامہ، تحریر: ڈاکٹر محمد حسن

۱۱-۰۵ بزم موسیقی ڈاکٹر سمتی مٹاٹکر
خیال اور ترانہ شام کلیان
ولایت حسین، شہنائی پر کلاوتی

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا
دی۔ پی۔ دھر شعیق چشتی اور
قیصر لکھنوی کا کلام
میا دیوی حفیظ جالندھری اور
مخمار کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار
ایس۔ ایس۔ بگلاٹی۔ وائلن پر راگ
سدھی بھیروں

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
ایمارائے خیال ملاس خوانی توڑی

دوپہر

۳-۰۰ نئی نسل کی روشنی
کھیلوں کی دنیا "اسپورٹس میگزین"
پیش کش ارشد رحمت احمد
اسٹوڈیو
کھیلوں کے بارے میں

شب

۸-۴۵ نئی دنیا نئی نسل (علم کا رول)
تقریر: وقار حسین

۹-۰۰ فیسٹول ڈرامہ تحریر: انور معظم

۱۱-۰۰ بزم موسیقی
اینمائے، خیال نٹ جیدر
ایس۔ این۔ بگلاٹی وائلن پر
راگ مالکوس

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی نعت، قوالی شد

۶-۳۰ شہر صبا
چندن کمار داس تشیر بدر اور
حفیظ جالندھری کا کلام
شیلا گل واڑی، خان ستار احمد
اور فیض کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار
امر ناتھ، بانسری پر راگ گجری توڑی

۹-۳۲ اسد امانت علی خان، خیال توڑی

دوپہر

۳-۰۰ راگ رنگ پاگل ڈرامہ
تحریر آر۔ کے۔ سترا

شب

۸-۴۵ پس منظر تحریر: احمد معظم

۹-۰۰ فیسٹول ڈرامہ
مصنف روتی سرن سترا

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
اسد امانت علی خان اور حامد علی خان
خیال اور ترانہ مالکونس
امر ناتھ بانسری پر راگ چندر کوس

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا
سریندر کور، غزلیں
ہیمنت کمار خاص ہاشمی اور
ایس۔ ایچ بہاری کا کلام

۷-۳۰ نوائے سار
دیب رنجو دھری استار

۹-۳۲ دیپالی ناگ آلاپ اور خیال للت

شب

۹-۰۰ "بھنی کے دائرے"، ڈرامہ
تحریر از مدارا گستس

۱۱-۰۰ بزم موسیقی
دیپالی ناگ خیال مارو

قلمکار حضرات

اپنی تخلیقات براہ کرم ہمیں اشاعت کے لیے ارسال نہ کریں
'آواز' میں صرف وہی تخلیقات شائع کی جاتی ہیں جو نشریہ کے بعد
ہمیں ریڈیو اسٹیشنوں سے موصول ہوتی ہیں۔

میڈیم ویو: دہلی "الف" ۳۶۶۶۳ میٹر ۸۱۹ کلو ہرٹز، دہلی "ب" ۲۹۴۰۹ میٹر ۱۰۱۷ کلو ہرٹز
دہلی "ج" ۲۱۹۶۲ میٹر ۱۳۶۸ کلو ہرٹز، دہلی "د" ۲۴۶۰۹ میٹر ۱۲۱۵ کلو ہرٹز
شارٹ ویو: صبح ۰۰-۸ بجے تک ۸۹۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز، صبح ۱۵-۸ سے ۱۰ بجے تک ۴۲۱۹ میٹر ۷۱۱ کلو ہرٹز
دوپہر ۳۱۱۵ میٹر ۹۶۳۰ کلو ہرٹز، شام ۴۵-۵ بجے تک ۴۲۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلو ہرٹز
شام ۰۰-۶ سے ۱۰ بجے تک ۸۹۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز

دہلی "الف" عالمی خبریں (ہندی اور انگریزی): صبح ۰۰-۶
ہندی میں خبریں: ۰۰-۸، ۰۰-۱۱، ۰۵-۱، ۱۰-۲
۰۰-۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶، ۰۵-۷ (علاقائی خبریں)
۴۵-۸، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱، اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دہلی "ب": ہندی میں خبریں ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۰۰-۱، ۰۰-۲، ۲۰-۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں، صبح ۳۰-۸، شام ۳۰-۷، ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے

دہلی "د" ہندی میں خبریں، شام ۳۰-۷ انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹
کھیل کود کی خبریں شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دہلی الف

صبح
۵۵-۵ وندے ماترم، منگل دھنی
۵-۶ وندنا، کھیتی باڑی
۳-۶ کھیتی کی باتیں
۲۵-۶ رام چرت مانس
۴۵-۶ سوروشا
۵۵-۶ آج کے پروگرام اور موسم
۰۵-۷ برج مادھوری (سوائے اتوار)
۳-۷ تیر پر سارن
۴۵-۷ وردگاں (سوائے پیر، منگل)
۳-۹ اردو مجلس (روزانہ)
۹ اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر
۲-۱۲ لوک بھارتی (سوائے اتوار)
۱۵-۱۲ سگم سنگیت (سوائے اتوار)
۳-۱۲ بہنوں کا پروگرام (اتوار، منگل، جمعرات، جمعہ)
گرامین بہنوں کا پروگرام (بدھ، ہفتہ)
۲- ایک ہی کلاکار (روزانہ)
۳-۲ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
۰-۲ موسم اور اختتام (اتوار ۳-۳)
۱۵-۶ مقامی اعلانات اور گمشدہ لوگوں کے لئے پروگرام
۳۰-۶ گرام سنسار (روزانہ)

۰۰-۷ کرشی جگت
۳۰-۹ پروگراموں کا خلاصہ موسم
۲۵-۷ سانتیکی
۴۵-۷ وادیہ وادن
۰۰-۱۱ وادیہ وند
۱-۱۱ موسم اور اختتام

دہلی ب

صبح
۰۰-۷ وندے ماترم
۷-۷ انگریزی میں پروگرام (روزانہ)
۳۰-۷ گیتکا (سوائے پیر)
۳۰-۷ سنگیت سوربھی
۲-۸ ۳۰-۸ پنجابی پروگرام
۲-۹ سنداس (سوائے بدھ)
۲-۱ اختتام (اتوار ۱۱-)

دوپہر
۱۰-۳ موسم کا حال (انگریزی میں)
۱۵-۴ اسپورٹس سروس
۵۰-۵ ماہرین کی رائے
۵۵-۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
۰-۶ نوبی بھائیوں کے لئے پروگرام
۰۰-۷ پنجابی پروگرام
۴۰-۷ سارسنگیت
۴۵-۷ اردو مجلس
۱۵-۸ سماچار درشن (اتوار، بدھ، جمعہ)
ریڈیو نیوز ریل (منگل، جمعرات، ہفتہ)
نیوز ریل اسپورٹس (پیر)

۲۵-۸ سماچار پتروں سے
۱۵-۹ اسپاٹ لائٹ (بعد میں سارسنگیت)
۴۵-۹ مغربی موسیقی (اتوار کو ۰۰-۱۰)
۵-۱۱ موسم کا حال اور اختتام

دہلی د

یووا وانی

صبح
۰۰-۷ آج کا پروگرام (ہندی)
۰۵-۷ بیر شیشے
۴۵-۷ وگیان وودھا
۵-۷ وادیہ سنگیت / وادیہ وادن
۰۰-۸ شاستریہ سنگیت
۲۵-۸ وردگاں
۳۰-۸ مغربی موسیقی
۰۰-۹ اختتام (اتوار ۰۰-۱)

شام
۵۵-۶ آج کا پروگرام
۰۵-۷ محفل
۵۰-۷ پلک باتھ (ہندی) (پیر سے جمعرات)
۰۵-۸ ان دی گرو (پیر، منگل)
۵۰-۸ پاتھ در انگریزی (منگل سے جمعہ)
۰۰-۹ ردھم
۰۰-۱۱ اختتام

جمعرات یکم جنوری

دہلی الف

صبح
۶-۳۰ کرشی چرچا (روزانہ)
۶-۴۰ رام چرت مانس سے (روزانہ)
۶-۵ سواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ بھارت بھارتی
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ جگن ناتھ اور ساتھی، شہنائی
۸-۴۰ اردو مجلس (روزانہ)
۱۱-۰۲ دیوی دت شرما، گائن
۱۱-۳۰ ہرشنکر بھٹاچاریہ، ستار
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم
۶-۲۰ گرام سنسار (روزانہ)
۸-۳۰ دیوی دت شرما، گائن
۹-۰۰ جگن ناتھ اور ساتھی، شہنائی
۹-۳۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی ب

صبح
۷-۲۰ وردگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی ٹھمری
۷-۵۰ سنگم، مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
برج لوک گیت
۳-۱۵ چندرمکھی چودھری: غزلیں
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ چندرمکھی چودھری: غزلیں
۶-۴۵ انجلی بنرجی: غزلیں
۸-۴۵ انجلی بنرجی: غزلیں
۹-۳۰ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۲ جنوری

دہلی الف

صبح
۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ سلوچنا برہسپتی، گائن
صابری خاں، سارنگی
۱۱-۰۲ بھیم سنگھ، کلارنٹ
ششادعلی میرٹھی، طبلہ
۱۱-۳۰ سلوچنا برہسپتی، گائن
صابری خاں، سارنگی
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: مراٹھی لوک گیت
۵-۴۰ جوئے شرپواستو، وائلن
دھنیش چندرسین، طبلہ
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اردو لوگن
۸-۳۳ سلوچنا برہسپتی، گائن
۹-۰۰ بھیم سنگھ، کلارنٹ
ششادعلی خاں میرٹھی، طبلہ
۹-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی ب

صبح
۷-۲۰ وردگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
جوئے شرپواستو، وائلن
دھنیش چندرسین، طبلہ
۷-۵۰ سنگم، تامل گیت
۹-۱ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت
۳-۱۵ نیرا بوس، رابندر سنگیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ نیرا بوس، رابندر سنگیت
۶-۴۵ ہریش بھاردواج، گیت، بھجن
۸-۴۵ ہریش بھاردواج، گیت، بھجن
۸-۳ جوئے شرپواستو، وائلن
دھنیش چندرسین، طبلہ
۹-۳ انگریزی میں تقریر

ہفتہ ۳ جنوری

دہلی الف

صبح
۶-۵۰ سواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ سنسکرت سبھکشا
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ مشتاق حسین خاں، گائن
رادھے شیام، طبلہ
۱۱-۰۲ چت دیو برمن، اسراج
انعام علی خاں، طبلہ
۱۱-۳۰ سمودھ سنگیت
۱۱-۴۵ ٹھمری دادرا
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، گجراتی لوک گیت

۵-۴۰ مشتاق حسین خاں، گائن
رادھے شیام، طبلہ
۸-۰۰ سواستھ چرچا
۸-۱۵ آج کے اتھتی
۸-۳۰ مشتاق حسین خاں، گائن
۹-۰ رادھے شیام، طبلہ
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی ب

صبح

۷-۳۰ وندگان
۷-۳۰ اشوک کمار رام، سرود، پھاگ، امیر پھرو
۷-۵ سنگم، ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی لوک گیت
۳-۱۵ این۔ اے۔ آکاشی، غزلیں
۳-۳۰ چت دیو برمن، اسراج
انعام علی خاں، طبلہ
۴-۰۲ این۔ اے۔ آکاشی، غزلیں
۶-۴۵ اندرا نلنی سکھ، گیت، بھجن، غزل
۸-۴۵ اندرا نلنی سکھ، گیت، بھجن، غزل
۸-۳۳ چت دیو برمن، اسراج
۹-۳۰ اور گیسٹ ٹو نائیٹ

اتوار ۴ جنوری

دہلی الف

صبح

۶-۵۰ سواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ ظہور احمد خاں، وائلن
پون کمار ورما، طبلہ
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱-۰۰ سنگیت سبھا، نصیر ظہیر الدین ڈاگر
نصیر فیاض الدین ڈاگر، دھرپد
پرشوتم داس، پکھاوج
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
۱۲-۱۵ صرف ایک رات، جھلکی
مصنف، راجندر کمار شرما
ہدایت کار، دینا ناتھ
۲-۰۳۰ مجری، کنھیا لعل مانک لعل کے
ناول، گجرات ٹو ناتھ
اور راجہ مہاراج پر مبنی ناٹک
نریندر انجاریہ
۵-۳۰ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ پون کمار ورما، طبلہ
۹-۳۰ محفل
۱۰-۰ چین: آکاشوانی کے
سنگرالیوں سے انتخاب

دہلی ب

صبح

۷-۲۰ وندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
شوبھا گرٹو، ٹھمری، دادرا
۷-۵۰ سنگم: اڑیہ گیت
۹-۱۵ اپنی نگری
۳-۱۵ علی حسین اور ساتھی، قوالیاں
۳-۳۰ ظہور احمد خاں، وائلن
۴-۰۲ علی حسین اور ساتھی، قوالیاں
۶-۴۵ پرسار گیت
۸-۴۵ پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۵ جنوری

دہلی الف

صبح

۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ اتہاس کے جھروکے سے
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ رودمارانی سبھا چاریہ، خیال
ضمیر احمد خاں، طبلہ
۱۱-۰۲ شاستریہ سنگیت
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ ہندی میں ناٹک
مصنف اودھے بہاری گپتا
ہدایت کار، ستیہ پرکاش ہندوان
۵-۴۰ رودمارانی سبھا چاریہ، خیال
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ ظفر احمد خاں، ستار
۹-۰۰ ضمیر احمد خاں، طبلہ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی میں تقریر
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
گوپال کرشن، وچتر وینا

دہلی ب

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

رام نارائن، سارنگی
۷-۵۰ سنگم، سندھی گیت
۹-۱ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت
۳-۱۵ انجلی بانگی، رام پرسادی
۳-۳۰ رام نارائن، سارنگی
۴-۰۲ انجلی بانگی، رام پرسادی
۶-۴۵ مہندر پال، گیت، بھجن، غزلیں
۸-۴۵ مہندر پال، گیت، بھجن، غزلیں
۹-۳۰ انگریزی میں تقریر

منگل ۶ جنوری

دہلی الف

صبح

۶-۵۰ سواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ سور ویلا
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ راس بہاری دتہ، ستار
۱۱-۰۲ ایک ناتھ سرولکر، خیال
راگ للت
۱۱-۳۰ راس بہاری دتہ، ستار
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، اڑیہ لوک گیت
۱۲-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ گھاسی رام نرمل، جلترنگ
راشد مصطفیٰ، طبلہ
۸-۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ سے پرکاشن
۸-۳۰ سدھ سنگیت
۹-۰۰ گھاسی رام نرمل، جلترنگ
راشد مصطفیٰ، طبلہ

۹-۳۰ شک کا دار رعنا ہندی میں ناٹک
منشی پریم چند کی کہانی کا ریڈیو کس
پیش کردہ ار سیہ بھٹناگر
ہدایت کار، ستیندر شرت

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی ب

صبح

۷-۲۰ وندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
نیاز احمد فیاض احمد، گائن
۷-۵۰ سنگم، بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری، ہماچلی لوک گیت

۳-۱۵ اندرا ورما، گیت، بھجن
۳-۳۰ گنگا پرساد پاٹھک، ٹھمری
مشر کھماج
۴-۰۲ اندرا ورما، گیت، بھجن
۶-۴۵ کرونا ابرول، گیت، بھجن
۸-۴۵ کرونا ابرول، گیت، بھجن
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: انگریزی میں تقریر

بدھ ۷ جنوری

دہلی الف

صبح

۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ شانتی ہیرانند، ٹھمری، دادرا
۱۱-۰۲ بھجن لعل، سرود
ٹی پاٹھیہ، طبلہ
۱۱-۳ ڈبلیو۔ جی۔ سجان سمبور، گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، ملیالم لوک گیت
۵-۴ شانتی ہیرانند
ٹھمری، دادرا
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ صرف ایک رات، جھلکی
مصنف، راجندر کمار شرما
ہدایت کار، دینا ناتھ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۵ سبدھ سنگیت
۹-۰ شانتی ہیرانند، ٹھمری
۹-۳۰ چرچا کا دستے ہے
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

دہلی ب

صبح

۷-۲۰ وندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
بھجن لعل، سرود
۷-۵۰ سنگم، گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری، ہریانوی لوک گیت
۳-۱۵ اپنا بنرجی، رابندر سنگیت
۳-۳۰ ٹی۔ آر۔ کرشنن، گائن
۴-۰۲ اپنا بنرجی، رابندر سنگیت
۶-۴۵ آشیما داس گپتا، بنگلہ آدھنک
۸-۴۵ آشیما داس گپتا، بنگلہ آدھنک
۸-۳۰ بھجن لعل، سرود
۹-۳۰ یووا وانی کیندروں سے
انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۸ جنوری

دہلی الف

صبح

۵۰ - ۶ سواستھ چرچا
۵ - ۷ مچھار سدو
۳۰ - ۷ بھارت بھارتی
۱۰ - ۸ شمس الدین فریدی ڈیسائی
روودر وینا
۰۲ - ۱۱ پریم دیوی، ٹھمری، دادرا
۳۰ - ۱۱ کمل مکھرجی، ستار، سرود
۰۲ - ۱۲ لوک بھارتی، کنڑ ھ لوک گیت
۴۰ - ۵ بال کاریہ کرم
۱۵ - ۹ ہندی میں تقریر
۳۰ - ۸ سدھ سنگیت
- - ۹ شمس الدین فریدی ڈیسائی
روودر وینا
۳۰ - ۹ ریکیوں کا سپیشل پروگرام
۰۰ - ۱۰ سنگیت
۰۳ - ۱۰ سبارائے گائن

دہلی ب

صبح

۳۰ - ۷ درندگان
۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی
ڈی۔ وی۔ پلسکر، بھجن
۵ - ۷ سنگم، مراٹھی گیت
۱۰ - ۹ لوک ماد ھوری برج لوک گیت
۱۵ - ۲ ہرش لتا مہتہ، گجراتی گیت
۳ - ۳ سبارائے، گائن
۰۲ - ۴ ہرش لتا مہتہ، گجراتی گیت
۴۵ - ۶ وندنا داجپئی غزلیں
۴۵ - ۸ وندنا داجپئی غزلیں
۳ - ۸ سور جھنکار
رام جی لعل شرما پکھاوج
۳۰ - ۹ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۹ جنوری

دہلی الف

صبح

۵۰ - ۶ وگیان چرچا
۰۵ - ۷ وچار سدو
۳۰ - ۷ آج صبح
۱ - ۸ شفیع احمد خاں گائن
۰۲ - ۱۱ ایجے کمار کھنہ، ستار
۳۰ - ۱۱ شفیع احمد خاں، گائن
۰۲ - ۱۲ لوک بھارتی مراٹھی لوک گیت
۳۰ - ۵ شفیع احمد خاں، گائن
۵۵ - ۵ گڑھوالی سنگیت
۰ - ۸ گاندھی چرچا
۱۵ - ۸ ادلوکس
۳۳ - ۸ ٹھمری، دادرا
۰ - ۹ سترام، طبلہ
۳۰ - ۹ ایک دن اور سارا جیون
مشہور و معروف مصنف آسدکمار
کے خصوصی ناول کا ریڈیو عکس
پیش کردہ بی۔ ایس۔ بھٹناگر
ہدایت کار دینا ناتھ
۴۵ - ۱۰ کرناٹک سنگیت

دہلی ب

صبح

۳۰ - ۷ درندگان
۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی
سنگھ سدھو اجیال
۵۰ - ۷ سنگم، تیلگو گیت
۱۰ - ۹ راجستھانی لوک گیت
۱۵ - ۳ سجل ماتھر، گیت
۳ - ۳۰ کرناٹک سنگیت
۲ - ۴ سجل ماتھر، گیت
۴۵ - ۶ دیوکمار ترویدی گجراتی گیت
۴۵ - ۸ دیوکمار ترویدی، گجراتی گیت
۳۳ - ۸ ایجے کمار کھنہ ستار
۳ - ۹ انگریزی میں پروگرام

ہفتہ ۱۰ جنوری

دہلی الف

صبح

۵ - ۶ سواستھ چرچا
۵ - ۷ وچار سدو
۳ - ۷ اتہاس کے جھروکے سے
۴۵ - ۷ دلی درشن
۱ - ۸ ستو کھورانہ، گائن
طبلہ لوک مایہ
۰۲ - ۱۱ اتیندر کمار موترا، سرود
۳ - ۱۱ وسے تری سورکر، گائن
۲ - ۱۲ لوک بھارتی گجراتی لوک گیت
۴ - ۵ ستو کھورانہ، گائن
۸ - سواستھ چرچا
۱۵ - ۸ آج کے اتھتی
۳ - ۸ ستو کھورانہ، گائن
۰ - ۹ لوک مایہ طبلہ
۳ - ۹ موسیقی کا سپیشل پروگرام

دہلی ب

صبح

۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی، پنڈت جسراج خیال
۵۰ - ۷ سنگم، کنڑ ھ گیت
۱ - ۹ لوک مادھوری، ڈوگری لوک گیت
۱۵ - ۳ سراج احمد خاں، غزلیں
۳ - ۳ اتیندر کمار موترا: سرود
۲ - ۴ سراج احمد خاں، غزلیں
۴۵ - ۶ ستانا سکینہ گیت، بھجن
۴۵ - ۸ ستانا سکینہ، گیت، بھجن
۳۰ - ۹ ادگیسٹ لوڈ ناتیٹ

اتوار ۱۱ جنوری

دہلی الف

صبح

۵ - ۶ سواستھ چرچا
۵ - ۶ وچار سدو
۲ - ۷ آج صبح
۱ - ۸ امت لال اور ساتھی، شہنائی
- ۹ بال کاریہ کرم
۱۰ - سنگیت سبھا بھیمسین جوشی گائن
۲ - ۱۱ یووادانی سے
۳ - ۱۱ سنا ستریہ سنگیت
۱۵ - ۱۲ نکری کا گھی: جھلکی
مصنف: ایس ایم رتن پال
۳۰ - ۲ ایک دن اور سارا جیون ہندی میں ٹیک
مشہور معروف مصنف آسدکمار کے
خصوصی ناول کا ریڈیو عکس
مترجم: بی ایس بھٹناگر
۳۰ - ۵ سسکرت پاٹھ
۳۵ - ۵ کرناٹک سنگیت
۰۰ - ۸ راسدھ سنگیت
۱۵ - ۸ ساہتکی
۹ - اعلان کے مطابق
۳ - ۹ محفل
۱۰ - جیں آکاشوانی کے سنگرالیوں سے انتخاب

دہلی ب

صبح

۲ - ۷ درندگان
۳ - ۷ سنگیت سوربھی
استاد مشرے غلام علی خاں، گائن
۵۰ - ۷ سنگم، آسامی گیت
۱۵ - ۹ اپنی نگری
۱۵ - ۳ انعام احمد قوال اور ساتھی
قوالیاں
۳ - ۳ امت لعل اور ساتھی، شہنائی
۲ - ۴ انعام احمد قوال اور ساتھی
قوالیاں
۴۵ - ۶ پرسار گیت
۴۵ - ۸ پرسار گیت
۳ - ۹ کرنٹ افیئرز

پیر ۱۲ جنوری

دہلی الف

صبح

۵۰ - ۶ وگیان چرچا
۵ - ۷ وچار سدو
۳ - ۷ اتہاس کے جھروکے سے
۴۵ - ۷ دلی درشن
۱ - ۸ احمد رضا، وچتر وینا
۲ - ۱۱ او۔ پی۔ کپور، ٹھمری، دادرا
۳ - ۱۱ گوہر علی خاں، داستان
۲ - ۱۲ لوک بھارتی: تامل لوک گیت
۳ - ۱۲ سک کا دار غنہ: ہندی میں ناٹک
منشی پریم چند
کی کہانی کا ریڈیو عکس
مترجم: ریو بھٹناگر
ہدایت کار: ستیندر شرت
۳۰ - ۵ احمد رضا، وچتر وینا
۸ - سواستھ رکھشا
۱۵ - ۸ سدھ سنگیت
۳ - ۸ ٹھمری
۹ - گوہر علی خاں، داستان
۳ - ۹ تقریروں کا سپیشل پروگرام (پہلا)
۴۵ - ۹ سدھ سنگیت
۰۰ - ۱۰ سنگیت سبھا، کستوری اموکر، گائن

دہلی ب

صبح

۳۲ - ۷ سنگیت سوربھی، گوہر علی خاں داستان
۵ - ۷ سنگم، سندھی گیت
۱ - ۹ لوک مادھوری، اودھی لوک گیت
۱۵ - ۳ گیتا مولک، بالی گیت
۳ - ۳ او۔ پی۔ کپور: ٹھمری، دادرا
۰۲ - ۴ گیتا مولک، بالی گیت
۴۵ - ۶ صلاح الدین احمد خاں، گیت، غزل
۴۵ - ۸ صلاح الدین احمد خاں، گیت، غزل
۳۰ - ۸ احمد رضا: وچتر وینا
۳۰ - ۹ انگریزی میں تقریر

منگل ۳ جنوری

دھلی الف

صبح

۶-۵۰ سمواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ سوردیا
۸-۱ اجیت سنگھ بیٹیل : گائن
۱۱-۲ کیلاش پنوار · ستار
۱۱-۳ جیاوتی شریواستو : گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی · آسامی لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ کیلاش پوار · ستار
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ وگیان وارتا
۸-۲ جیاوتی شریواستو · گائن
۹-۰ سبدھ سنگیت
۹-۳ ریڈیو خراب ہوگیا ، ناٹک
مصنف ، گریش بخشی
ہدایت کار ، ستیدر شرت
(ماہانہ ناٹک انتخاب)
۱۰-۰ سنگیت سبھا

دھلی ب

صبح

۷-۲ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی ، نسیم الدین ڈاگر ، گائن
۷-۵۰ سنگم ، بنگلا گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہماچلی لوک گیت
۳-۱۵ کرناٹک سنگم سنگیت
۲-۳۰ اجیت سنگھ بیٹیل : گائن
۴-۰۲ کرناٹک سنگم سنگیت
۶-۴۵ رویندر گرودور : گیت ، بھجن
۸-۴۵ رویندر گرودور ، گیت ، بھجن
۹-۳ نیشنل پروگرام ، انگریزی میں تقریر

بدھ ۴ جنوری

دھلی الف

صبح

۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ سبیتا دیوی : گائن
۱۱-۲ کلیان چندر لہری : ستار
۱۱-۳۰ سبدھ سنگیت
۱۱-۴۵ ٹھمری ، دادرا
۱۲-۲ لوک بھارتی : کنڑ لوک گیت
۵-۴۰ سبیتا دیوی · گائن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ بکری کا گھی ؛ جھلکی
مصنف ، ایس ، ایم رتن پال
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۵ سبدھ سنگیت
۹-۰ سبیتا دیوی : ٹھمری
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا : اندرلعل : سارنگی

دھلی ب

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ہری پرساد چورسیہ : بانسری
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۵ لوک مادھوری · میتھلی لوک گیت
۳-۱۵ کلونت کور : گیت ، بھجن
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ کلونت کور : گیت ، بھجن
۶-۴۵ وی ، ایچ ساگر : غزلیں
۸-۴۵ وی ، ایچ ساگر · غزلیں
۹-۳ یووا وانی اسٹیشنوں سے
انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۵ جنوری

دھلی الف

صبح

۶-۵۰ سمواستھ چرچا
۷-۵ وچار بندو
۷-۳۰ بھارت بھارتی
۸-۱۰ دیوبرت چودھری · ستار
۱۱-۰۲ سوم تیواری : گائن
۱۱-۳۰ دیوبرت چودھری : ستار
۱۲-۰۲ لوک بھارتی · بنگلا لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴ بال کاریہ کرم
۸-۱۵ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سوم تیواری : گائن
۹-۰ دیوبرت چودھری : ستار
۹-۳ نیشنل اسپورٹس میگزین
۱۰-۰ سدھا ماتھر ، دادرا
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

باقی ۴۰ پر

لکھنؤ الف ۷۴۷ ، ۴۰۱٫۴ میٹر ، ۷۴۷ کلوہرٹز   لکھنؤ ب ۶۶۰۰ ، ۹۲ میٹر ؛ ۳۲۰۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی انگریزی : ۶-۰۰ بجے (عالمی خبریں)
ہندی : صبح ۸-۰۰ بجے ، دوپہر ۱۱-۰۵ اور ۲-۱۰ بجے ، شام ۶-۰۵ ، شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۵ بجے
انگریزی : صبح ۸-۱۰ ، دوپہر ۱-۰۰ ، شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے
سنسکرت : صبح ۷-۰۰ بجے اور شام ۶-۱۰ بجے
اردو : صبح ۸-۵۰ اور شب ۹-۱۵ بجے
نیوزلیٹر ، ہندی ، صبح ۹-۰۰ بجے   ضلع کی چھٹی ، صبح ۹-۰۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں ، دوپہر ۲-۳۰ بجے   پرادیشک سماچار ، شام ۷-۳۰ بجے

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم / منگل دھونی
۶-۰۵ کرشی چرچا اور موسم کا حال
۶-۲۰ آرادھنا
۶-۴۵ گاندھی چرچا (جمعہ)
۶-۵۰ وچار بندو (جمعہ کے علاوہ)
۶-۵۵ آج کا کاریہ کرم اور موسم کا حال
۷-۰۵ مانس گان
۷-۱۵ آپ کے آس پاس : فیچر (اتوار)
۷-۳۰ سنسکرت تنکشا : (پیر، جمعرات)
تلگوشکتا (منگل ، بدھ ، ہفتہ)
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ اردو پروگرام
۹-۱۰ اِس ماس کے گیت (اتوار)
۹-۱۵ پتر کیلئے دھنیہ واد (اتوار)
۹-۳۰ پنکھڑیاں (اتوار)
۹-۴۵ بال سنگھ (اتوار)
۱۰-۳۰ رولوار یہ سنگیت سبھا (اتوار)
۱۱-۳۰ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۰ بارادری (اتوار)
۱۲-۱۰ دیہاتیوں کیلئے (اتوار کے علاوہ)
۱۲-۳۰ کاریہ شیل مہلاؤں کیلئے (اتوار)
ملے جلے گانے (پیر)
سب رس (بدھ)
چترپٹ سے (جمعرات، جمعہ)
۱-۱۰ آج اتوار ہے (اتوار)
گھر آنگن (پیر اور جمعرات)
گرہ لکشمی (منگل اور جمعہ)
راگ رنگ (ہفتہ)
۱-۲۵ لوک گیت (اتوار)
۱-۴۰ جوانوں کے لیے
۲-۲۰ وگیان اور کسان
۲-۳۵ موسم کا حال اور اختتام

شام

۵-۰۰ یووا وانی ۵-۲۰ لوک گیت
۵-۴۰ مقامی اطلاعات اور موسم کا حال
۶-۰۰ گم شدہ افراد سے متعلق اطلاعات
۶-۱۵ شرمک ریڈیو گوشٹھی (اتوار)
مزدور منڈل (اتوار کے علاوہ)
۶-۴۵ آج اور کل کے کاریہ کرم
۶-۵۰ کسانوں کے لیے (منگل ، جمعہ کے علاوہ)
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی (منگل اور جمعہ)
۷-۳۰ دیش گان
۷-۴۵ لوکائتن : اتوار ، منگل ، جمعرات ، ہفتہ
رویندر سنگیت (پیر)
آؤ بچو! (بدھ)
بال گوپال (جمعہ)

شب

۸-۰۰ ہندی تقریر (اتوار سے جمعہ تک)

۹ - ۳۰ انگریزی تقریر (اتوار، بدھ)
۹ - ۴۵ بھارت بھارتی (منگل)
۹ - ۵۰ گیت سنگیت (اتوار)
پریوار کلیان پرشنوتری (بدھ)
۱۰ - ۰۰ ساہتیکی (پہلے اور چوتھے پیر کو)
۱۱ - ۱۰ موسم کا حال اور اختتام

لکھنؤ ب

صبح
۵ - ۵۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۷ - ۴۵ اختتام
۸ - ۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

جمعرات یکم جنوری

صبح
۷ - ۱۵ شاستریہ سنگیت
۷ - ۴۵ سگم سنگیت
۹ - ۳ شاستریہ سنگیت
۹ - ۱ اردو پروگرام (اردو آد)
۱۰ - ۱ عربیں
۲ - ۳ اردو میں علاقائی خبریں
شام
۵ - ۴۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۱۵ سگم سنگیت
۱ - ۳ آج کا دھوبی چتر / شاستریہ سنگیت (اردو آد)
۹ - ۳ براڈکاسٹنگ ٹوٹس اور سگم سنگیت کا سلسل پروگرام
۱۰ - ۲۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ شاستریہ سنگیت
۷ - ۳ سوریلا ہندی میں نظم خوانی ڈاکٹر اودھیش دکشت اور شری سدھا سیٹھ
۷ - ۴۵ سگم سنگیت
۸ - ۳ شاستریہ سنگیت
دوپہر
۱ - ۱۰ سگم سنگیت
شام
۵ - ۴۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ اختتام
۹ - ۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق (اتوار)
دوپہر
۱۲ - ۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۲ - ۳۵ اختتام
شام
۵ - ۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۵ - ۴۵ ترانس پروگرام (لکھنؤ اور نجیب آباد)
۶ - ۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
شب
۱۱ - ۱۰ اختتام

---

۸ - ۰ ہندی میں تقریر
۸ - ۱۵ سگم سنگیت
۹ - ۳ نوائی کی بیر۔ ڈرامہ مصنف گنگا پرساد مصرا
۱ - ۱۵ سانسکرتیک سمیکشا ویریندر یادو
۱۰ - ۳ شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۳ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ شاستریہ سنگیت
۷ - ۴۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۳ سنسکرت پروگرام
۹ - ۱ اردو پروگرام
دوپہر
۱۲ - ۳ من بھاون آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے
۱ - ۱۰ سگم سنگیت
۱ - ۲۰ شاستریہ سنگیت
شام
۵ - ۴۵ سگم سنگیت
۷ - ۴۵ شاستریہ سنگیت
۸ - ۰ بال ساہتیہ اپلبدھیاں اور سمبھاوناییں، ہندی مباحثہ
۹ - ۳ کلاسیکی موسیقی کا سلسل پروگرام

اتوار ۴ جنوری

صبح
۷ - ۴۵ روپالی مکھرجی، گیت اور بھجن
۸ - ۳۰ اردو پروگرام
دوپہر
۱ - ۱ آج اتوار ہے "ایک سمسیا"
مصنف ڈاکٹر نیلم چند ودیدی
شام
۵ - ۴۵ روپالی مکھرجی، گیت اور بھجن
۸ - ۱۵ الطاف حسین، غزلیں
۱۰ - ۰ شاستریہ سنگیت
محمد حسین سارنگ، خیال
۱۰ - ۳ سہاش رائے، بانسری

پیر ۵ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ پی سی بلیکر، خیال
۷ - ۴۵ انعام اللہ اور ساتھی
نعت اور غزل
۸ - ۳ اردو پروگرام
۹ - ۱ ٹی کے بھٹاچاریہ ستار
دوپہر
۱۲ - ۰ رنباسری سگم سنگیت
شام
۵ - ۴۵ انعام اللہ اور ساتھی
نعت اور غزل
۸ - ۱۵ رنباسری سگم سنگیت
۸ - ۳ پی سی بلیکر، خیال
۹ - ۳ سلسل پروگرام ہندی تقریر
۹ - ۴۵ چھوٹے لال مصرا طبلہ

منگل ۶ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ نثار حسین خاں، خیال
۷ - ۴۵ ضیا گپتا، گیت اور بھجن
۸ - ۳۰ اردو پروگرام
۹ - ۱۰ نثار حسین خاں خیال
دوپہر
۱۲ - ۳ من بھاون آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے
شام
۵ - ۴۵ یوگا ستر سندرم، گیت اور بھجن
۸ - ۱۵ یوگا ستر سندرم، گیت اور بھجن
۹ - ۳ سلسل پروگرام انگریزی میں تقریر
۱۰ - ۰ منگل شب کی محفل موسیقی (دہلی سے ریلے)

بدھ ۷ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ غلام صابر قادری سارنگی
۷ - ۴۵ سار غزل غزلوں کا خاص پروگرام
۸ - ۳ اردو پروگرام
دوپہر
۱ - ۱۰ اشوک کمار رائے، سرود
شام
۵ - ۴۵ دل بہت، گیت اور بھجن
۸ - ۳۰ لکشمی شنکر، ٹھمری
۱ - "روشن کریں اندھیرا" فیچر
مصنف درگا مہر دتا
۱ - ۳ پنڈت سراج خیال

جمعرات ۸ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ آر بی سکسینہ، کلارنٹ
۷ - ۴۵ مناسیں گیت اور بھجن
۱۰ - ۳ اردو پروگرام
۹ - ۱ منور علی خاں، خیال
شام
۵ - ۴۵ مناسیں، گیت اور بھجن
۸ - ۱۵ پریم جیت سنگھ گیت اور بھجن
۹ - ۳ پروگرام، فیچر
۱۰ - ۳ چندر سدا نگرکر خیال

جمعہ ۹ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ کاشی ناتھ شنکر بوڈاس خیال
۷ - ۳ سریلا ہندی میں نظم خوانی
۷ - ۴۵ کماری سمن، گیت اور بھجن
۸ - ۳ اردو پروگرام
۹ - ۱۰ کاشی ناتھ شنکر بوڈاس، خیال
دوپہر
۱۲ - ۰ کماری سمن، گیت اور بھجن
شام
۵ - ۴۵ انیتا نواز، گیت اور بھجن
۸ - ۱۵ انیتا نواز گیت اور بھجن
۸ - ۳ ہری پرساد چورسیا، بانسری

---

۹ - ۳۰ رجب علی خاں
فیچر از عتیق حنفی

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح
۷ - ۱۵ جی سی چکرورتی ستار
۷ - ۴۵ شکیل بانو، گیت اور بھجن
۸ - ۳ اردو پروگرام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ شیل نگم گیت اور بھجن
۱۰ - ۱۰ اکبر حسین؛ طبلہ
۳۰ - ۱۰ جی۔ سی چکرورتی

شام

۴۵ - ۵ شیل نگم؛ گیت اور بھجن
۳۰ - ۹ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام
(دہلی سے ریلے)

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ اردو پروگرام
۱۵ - ۹ پرکے لیے دھنیہ واد سامعین کے خطوط کے جواب

دوپہر

۱۰ - ۱ آج اتوار ہے: "سال گرہ"
مصنف شیلا ترما
۴۵ - ۵ کرشنا کلے؛ بھجن
۰۰ - ۸ **اجاتو شترو**
لال بہادر شاستری؛ ہندی تقریر
۱۵ - ۸ کرشنا کلے؛ بھجن
۳ - ۱۰ شاستریہ سنگیت
شریمتی ایم راحم؛ وائلن
طبلہ پر سنگت چھوٹے لال مصرا

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ سکندر حسین اور پارٹی شہنائی
۴۵ - ۷ مرزا مشیر بیگ؛ غزلیں
۳۰ - ۸ اردو پروگرام
۱۰ - ۹ پنڈت سوراج راٹھور؛ خیال جوگیا

دوپہر

۰۰ - ۱۲ مرزا مشیر بیگ؛ غزلیں

شام

۴۵ - ۵ افضل حسین خاں نظامی
گیت اور بھجن
۱۵ - ۸ افضل حسین خاں نظامی
گیت اور بھجن
۳ - ۹ نیشنل پروگرام کا ہندی تقریر
۳۰ - ۱ سکندر حسین اور پارٹی شہنائی

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ ششعدرا پیلارکر

درباری منگل بھیرو
۴۵ - ۷ کمل نگم گیت اور بھجن
۳ - ۸ اردو پروگرام
۱۰ - ۹ فیاض احمد اور نیاز احمد
خیال اور ٹھمری

دوپہر

۳ - ۱۲ من بھاون آپ کی پسند کے
فرمائشی فلمی گانے

شام

۴۵ - ۵ مدھو چندناگ گیت اور بھجن
۰ - ۱ منگل ست کی محفل موسیقی
(دہلی سے ریلے)

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ مجو سندرم ٹھمری، بھیروی
۴۵ - ۷ ساز غزل؛ غزلوں کا خاص پروگرام
۳ - ۸ اردو پروگرام
۱۰ - ۹ رئیس خاں اور ڈی ایل کارا
ستار اور گٹار جگل بندی

دوپہر

- ۱۲ سنسکرت گیتم
۱۰ - ۱۲ حفیظ احمد خاں، خیال

شام

۴۵ - ۵ اقبال عالم؛ گیت اور بھجن
۱۵ - ۸ پرادیشک سماچار درشن
۰ - ۱ مرہٹی ڈرامہ مصنف وشو پربھاکر
۳۰ - ۱۰ جیا بسواس؛ ستار

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ روی راج شنکر بانسری
۴۵ - ۷ رگھوونش سنگھ بھجن
۳۰ - ۸ اردو پروگرام
۱۰ - ۹ روی راج شنکر؛ بانسری

شام

۴۵ - ۵ وجے سروپ ڈوبے؛ گیت، بھجن
۳ - ۱ شاستریہ سنگیت
سروجیت؛ ستار

آواز کی قیمت

فی کاپی	۵۰ پیسے
سالانہ	۱۰ روپے
دو سال	۱۸ روپے
تین سال	۲۵ روپے

رائے پور

۴۰۰۰۳۳ میٹر (۹۱۸ کلو ہرٹز)

خبریں

انگریزی ہندی صبح ۷ بجے (مالی سرخیاں)	ہندی سماچار صبح ۹-۰	انگریزی میں سماچار صبح ۱-۸ سہ پہر ۲ رات ۹
ہندی میں خبریں صبح ۸ بجے دوپہر ۵-۲ اور ۱-۳	ضلع کی جھلک صبح ۵-۹	اردو میں خبریں صبح ۸-۱۵ رات ۱۵-۹
شام ۵-۷ رات ۴۵-۸	پرادیشک سماچار شام ۷	

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح		انگریزی تقریر (ماہ)
۵۵ - ۵ وندے ماترم اور منگل دھونی	۱ سوچا ہیں کاریکرم وویدی	۳۳ - ۸ سندیپ (آپ سنئے سنگیت سمالی)
۵ - ۶ سوگیت	۵ - ۱ وگیان اور کسان	ہندی کاریکرم اصل پروگرام (پیر)
۲ - ۶ ۱۰ [illegible]	۷ - ۷ گراہین سروں کے لیے (اتوار)	انگریزی ورودوں کا اصل پروگرام (منگل)
۲۵ - ۶ گاندھی وچار (صرف جمعرات)	شام	رودشک ساملے (بدھ)
۵ - ۶ آج کا کاریکرم / پروگرام (اتوار)	۱ - ۶ سہا سوچنائیں اور کاریکرم ووشیش	
۵۵ - ۶ آج کا پرسن (علاوہ جمعہ)	۷ - ۶ ورادبار ویر منگل عدہ جعہ تار)	موہاں آپ اسکرسکیپ کا نیشنل پروگرام
۴۵ - ۷ سنگم سنگیت (علاوہ اتوار جمعہ)	کلاسیکل میوزک (صرف جمعہ)	(سیمل کلرس)
۲ - ۸ لوک گیت (اتوار)	۵ - ۶ کرشی جگت	نیشنل ڈراموں کا نیشنل پروگرام؛ مراٹھی چھاپلی
- ۳ بال جگت (اتوار)	۳ - ۷ گراہین جگت (روز)	کلاسیکل میوزک کا نیشنل پروگرام (جمعہ)
دوپہر	۸ سرواسکالاں پرششوتری (اتوار)	۴۵ - ۹ اسے (پسند) پانی فلمی گانوں کا پروگرام (اتوار)
- ۱۲ پت شٹ سنکیپ (علاوہ منگل اتوار)	اردو پروگرام (پیر)	۱ ارادان کا کلاسیکل سوشت کے تکا اسکی ٹی
۴۵ - ۱۲ آپ کی فرمائش (اتوار)	سواستھ سمیسیر	کا پروگرام (منگل)
لے جلے گانے بدھ	یتیم کا پروگرام (منگل)	

جمعرات یکم جنوری

صبح

۱۵ - ۷ عبدالحئی ٹھمری، دادرا
۴۵ - ۷ پربھو کمار ٹھکری۔ سگم سنگیت
۲ - ۸ شتی مصرا اور سکھیاں لوک گیت
۳۰ - ۸ اُستاد امیر خاں۔ گائیکی

دوپہر

۱۰ - ۱ اُستاد امیر خاں۔ گائیکی
۳ - ۱ ربیع ہکیش، گمیت کور۔ سگم سنگیت

شام

۲۰ - ۶ اُستاد امیر خاں گائیکی
۵ - ۶ کرشی جگت، "گیہوں کی فصل میں سامیک کام"، اندل سنگھ بھدوریا
۴۵ - ۷ گراہین جگت (پریوار کلیان)
۱۵ - ۸ پرشی بھاردواج، وی، ایچ ساگر، دویندر گرو در سگم سنگیت

۲ - ۸ سرج کے لوک گیت
۳ - ۸ سی خاں کلارینٹ وادن

دوپہر

۱ - ۱ راجیندر پرستا بانسری
۴ - ۱ مہدی حسن غزلیں

شام

۲ - ۶ پردادا کی کہانی: "انوکھی دوا"
سدھیر کمار سرگم، کماری الکا
سنر پواستو اور پریوار کلیان
۵ - ۶ کرشی جگت: "سورج مکھی کی کھیتی"، راج کشور سکسینہ
۴۵ - ۷ گراہین جگت: کرشی اوزاروں کی چھوٹی چھوٹی خرابیاں خود دور کریں، آر۔ ایس۔ گپتا
۰۰ - ۸ جھلکی
۱۵ - ۸ مہدی حسن۔ غزلیں

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ راجیندر پرستا۔ بانسری
۳ - ۷ کاویہ سوربھ سوریندر موہن مشرا
۴۵ - ۷ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ کو)

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ جگدیش موہن گائیکی
۴۵ - ۷ راجن بوہرا۔ گیت، بھجن
۳۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۳ - ۱۲ سب رس (صرف ہفتہ کو)

۱۰ - ۱۰ جوانوں کیلئے (صرف ہفتہ کو)

شام

۲۰ - ۶ یوواوانی: گرامین انچل سے
جانکاری کی باتیں

۵۰ - ۶ کرشی جگت۔ مشرکی فصل میں
سائنک کام راکیشور مشرا

۴۵ - ۷ گرامین جگت۔ (پریوار کلیان)

۰ - ۸ سماجک پریورتن۔ عورتوں کی
حالت۔ تقریر

۱۵ - ۸ طلعت محمود۔ گیت، غزلیں

اتوار ۴ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ ایس۔ ڈی۔ برائے چودھری سرود

۲ - ۸ تسکلا ترپا استو لوک گیت

۳ - ۸ آر۔ پی شاستری وائلن

۳ - ۹ بال جگت مہاوروں کی گٹھری
ناٹک مصنف۔ آر۔ سعتی
کوا اور سانپ یچ ننھ کی لوک کتھا
آؤ مل کر گائیں

دوپہر

۳ - ۱۲ آپ کے لئے (صرف اتوار کو)

۱ - ۱ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)

۳۵ - ۲ گرامین مہیلاؤں کے لئے گرہ وتی
مہیلاؤں کو ڈاکٹر سہن کی صلاح
ڈاکٹر پدماجی گپتا
مہیلائیں اسا چار سے کیسے بچیں؟
گیتا سکسینہ سلائی اور ساڑی کیاں
سے فائدہ کسم ستر ا

شام

۲ - ۶ یوواوانی۔ وارتا بھارتیہ سابتیہ
اور سماج میں ناری،
کماری گیتا شریواستو

۵۰ - ۶ کرشی جگت۔ آلو کا جھلسا روگ
لکشن اور اپچار: ایم پی مشرا

۴۵ - ۷ گرامین جگت ساروجنک وترن
پرنالی۔ پنّو لال

۰ - ۸ پریوار کلیان پریورتن وسترن
(صرف اتوار کو)

۱۵ - ۸ چہار بیت۔ تسم میاں اور ساتھی

۴۵ - ۹ آپکی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۵ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ سیتا سرن سنگھ۔ گائن

۴۵ - ۷ سنگیت اختر۔ غزلیں

۲ - ۸ رمیش راوت، سرلا کپور: لوک گیت

۳۰ - ۸ افضل حسین نظامی: گائن

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

۳ - ۱ سنگیت اختر۔ غزلیں

شام

۲۰ - ۶ یوواوانی: نظم۔ ملک اعوان پوری

۵۰ - ۶ کرشی جگت۔ بیمار کی کھیتی اور
دیکھ بھال۔ مدن سنگھ

۴۵ - ۷ گرامین جگت: ورکشا روپن اور
روزگار

۰۰ - ۸ اردو پروگرام "فضول خرچی کتنی
غیر ضروری" تقریر ارشد احمد
فضول خرچی پر ایک نظم محمود تنہائی

۱۵ - ۸ سنگیت اختر غزلیں

منگل ۶ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ جیندر سنگھ، گرجا دیوی، ٹھمری

۴۵ - ۷ رونا لیلیٰ۔ گیت

۲ - ۸ لوک گیت

۳۰ - ۸ لکشمی شنکر، نرملا دیوی ٹھمری

دوپہر

۱ - ۱ لکشمی شنکر، نرملا دیوی ٹھمری

۳ - ۱ رونا لیلیٰ۔ گیت

شام

۲ - ۶ یوواوانی میری پسند ڈسکس
کمار الاسوت: روزگار سماچار

۵ - ۶ کرشی جگت۔ دودھوں کو پالے
سے بچائیں محسن خان

۴۵ - ۷ گرامین جگت گاؤں اور قصبہ
دیو ستھا۔ مدھو گپتا

۰ - ۸ سواستھ سندیش۔ ترنگا پروگرام
(صرف منگل کو)

۱۵ - ۸ لکشمی بائی راٹھور۔ گیت، گھنی

بدھ ۷ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ حیا بوس، ہیما ستو دستواس
ستار، ماسری (جگل بندی)

۴۵ - ۷ جیندر کپور: غزلیں

۳۰ - ۸ پریما گپتا اور سکھیاں

دوپہر

۳ - ۱۲ آپکی پسند (صرف بدھ کو)

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

۳ - ۱ سنگم سنگیت

شام

۲ - ۶ روی شنکر۔ ستار

۵۰ - ۶ کرشی جگت۔ دن ہماری سیتی
ورگ ید یاڈے

۴۵ - ۷ گرامین جگت گرامین وکاس اور
آواگمن کے سادھن
ایس۔ این آیا دھیاٹے

۰ - ۸ بلیزرس آف لاشر، انگریزی وارتا
پروفیسر ڈی سی تے ا

۱۵ - ۸ جیندر کپور۔ غزلیں

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ کس کما سرجی۔ گائن

۴۵ - ۷ سنیلدر سنگھ۔ سنگم سنگیت

۲ - ۸ نگیندر راتس سبھا سرگس

۳ - ۸ لست راؤ ورش پانڈے گائن

دوپہر

۱۰ - ۱ مانک ورما گائن

۳ - ۱ آتا سولیے سنگم سنگیت

شام

۲ - ۶ پنڈت سامی رام، پرتاپ سراتی،
پنڈت سراج گائن

۵ - ۶ کرشی جگت حیوانات پیدا کرنے کا
طریقہ مینو: عرفان الدین

۴۵ - ۷ گرامین جگت: آنگن باڑی پروگرام
کیا ہے؟

۱۵ - ۸ خالد۔ غزلیں

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ جیندر سنگھ: ستار

۳۰ - ۷ کاویہ سور بھ

۲ - ۸ مردولا ترپا اور سکھیاں۔ لوک گیت

۳ - ۸ مدھو دتہ ٹھکری۔ ستار

دوپہر

۱۰ - ۱ جیندر سنگھ ستار

۳ - ۱ غلام علی: سنگم سنگیت

شام

۲۰ - ۶ یوواوانی۔ کہانی دو جلتا سرک
سنگم لوک: پیر ویرا انور رادھ

۵ - ۶ کرشی جگت۔ بیسو دی اور جوانوں
کا ہتو، جے پال سنگھ

۴۵ - ۷ گرامین جگت: کسانوں کو سہکاری
سمیتیوں سے فائدہ مہروتن سنگھ

۰۰ - ۸ جھلکی

۱۵ - ۸ غلام علی۔ سنگم سنگیت

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر۔ گائن

۴۵ - ۷ لتا منگیشکر۔ سنگم سنگیت

۲ - ۸ اوم تریو اتو، سوتن سکسینہ
لوک گیت

شام

۲ - ۶ یوواوانی۔ پیارا ہوگی کا ا
پروگرام

۵۰ - ۶ کرشی جگت "کھاد میں استعمال
گرما کیوں ضروری"، ہیستی ید گپتا

۴۵ - ۷ گرامین جگت: لگھو ادھیوگ ہیتو
سویدھائیں

۰ - ۸ ہم اور ہمارے قانون، اواہن
پھیلاؤ۔ وارتا

۱۵ - ۸ اوتا شنڈس۔ سنگم سنگیت

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ رام چندر بھٹ: طبلہ

۲ - ۸ سروج میں اور سکھیاں
لوک گیت

۳۰ - ۸ وی۔ جی جوگ۔ بسم اللہ خاں
وائلن، شہنائی (جگل بندی)

۳ - ۹ بال جگت: بیلی سیت کے بچوں کے
ذریعہ وودھ پروگرام
چاچا۔ چوٗ ۔ چوٗ سے ملاقات
خطوں کے جواب

دوپہر

۳ - ۱ شجاعت حسین خاں۔ غزلیں

۳۵ - ۲ گرامین مہیلاؤں کیلئے "صدارت
اما چ کی دیکھ بھال" ستیہ وتی
آدرش گھر، میرا سنگھ

شام

۲۰ - ۶ یوواوانی۔ وارتا۔ سماجک
پریورتن اور آج کے ...
سرولش کمار اگروال

۵ - ۶ کرشی جگت: بسیل خاص کے
استعمال میں سادھانیاں

۴۵ - ۷ گرامین جگت۔ ڈیزل کا صحیح استعمال

ایل۔ ایچ حاں

۱۵ - ۸ سگم سنگیت

۳۰ - ۹ چار بیت استاد اللہ خاں اور ساتھی

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱۵ - ۰ سرستی راؤ شنکر پنڈت: گائن

۴۵ - ۰ سمن کلیان پور۔ سگم سنگیت

۲۰ - ۸ سراجریا اور سکھیاں: لوک گیت

۳۰ - ۸ ایم۔ آر۔ گوتم: گائن

دوپہر

۱۰ - ۱ پھیلا جگت

۴۰ - ۱ سمن کلیان پور: سگم سنگیت

شام

۲۰ - ۶ یووا وانی: کوتا پاٹھ۔ بگیاں سوریہ
کثرہ، سرگم اور خطوں کے جواب

۵ - ۷ کرشی جگت: کرشی ہتر بجا پروگرام

۴۵ - ۰ گرامین جگت
لگو اور سیانت کسانوں کو شاسکیہ
سویدھائیں: سی۔ پی۔ یادو

۰۰ - ۸ اردو ویرو گرام: اساتذہ اور قومی
یکجہتی: وارتا۔ محمد عرفان
مذہب ہمیں سکھاتا: وارتا
سی۔ پی۔ ماتھر

۱۵ - ۸ جگجیت کور۔ بھجن

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۱۵ - ۰ شاستریہ سنگیت

۴۵ - ۰ نسیم بانو: غزلیں

۲۰ - ۸ گرشن کمار، رمی ماتھر، لوک گیت

۳۰ - ۸ رام شنکر پاٹھک داسس: پکھاوج

دوپہر

۱۰ - ۱ عبداللطیف خاں: ستار

۴۰ - ۱ ماشر مدن، اجیب ولی محمد

شام

۲۰ - ۶ یووا وانی: میری پسند
شیب خاں آفریدی: یو داسما پار

۵۰ - ۶ کرشی جگت: مرچ کی کھیتی

سقو لال گنگوار

۴۵ - ۰ گرامین جگت۔ سہکا دتیا دھاگ
کی دہمن یوجنائیں: ستیا رام ورما

۱۵ - ۸ نسیم بانو۔ غزلیں

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۱۵ - ۰ کیسر بائی کیرکر۔ گائن

۴۵ - ۰ متی مکیش۔ سگم سنگیت

۲۰ - ۸ وودھیا وتی سہا اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱ پھیلا جگت

۴۰ - ۱ جعفر حسین اور ساتھی سگم سنگیت

شام

۲ - ۹ استاد برکت علی خاں گائن

۵۰ - ۶ کرشی جگت سبھوی کتا وار یووے
ڈاکٹر بی۔ پرساد

۴۵ - ۰ گرامین جگت اُنتیاوں بڑھا لے
میں وگیاں اور یودھ ا۔ ترگیسکی
کی سموبیکا: ڈاکٹر پی۔ این بھٹ

۱۵ - ۸ متی مکیش: سگم سنگیت

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۱۵ - ۰ محفوظ علی خاں: طبلہ

۴۵ - ۰ شیلا گل وادی: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ سمن شری واستو لوک گیت

۳ - ۸ استاد مشتاق حسین خاں: گائن

دوپہر

۱۰ - ۱ شجاعت حسین حاں: گائن

۴۰ - ۱ کرشنا کلے۔ سگم سنگیت

شام

۲۰ - ۶ سوروپ کمار ستر ا گٹار

۵۰ - ۶ کرشی جگت: گنّے کی ایوں ایک لینے کے
گُن۔ برجیدر دت

۴۵ - ۰ گرامین جگت۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں کو
روکنے میں عورتوں کا یوگ دان

۱۵ - ۸ شیلا گل وادی: سگم سنگیت

گورکھپور

مڈیم ویو۔ ۳۳۰.۳ میٹر ۹۰۹ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی اور انگریزی میں ۶-

ہندی میں خبریں: صبح ۸، دوپہر ۵-۹ ۱-۲، ۲۵-۲ (دھیمی رفتار سے) رات ۲۵-۸

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱ دوپہر ۱- رات ۹-

اردو میں خبریں: صبح ۵-۸ دوپہر ۵-۱

سنسکرت سماچار صبح ۰-

پراونشل سماچار: صبح ۲-۷ شام ۳-۷

راجیہ کی چٹھی، صبح ۹- ضلع کی چٹھی، صبح ۵-۹

سماچار پتروں سے ۱ شام ۲۵-۸

[illegible]

ہفتہ وار پروگرام

اتوار

منگل

بدھ

پیر

جمعرات

جمعہ

ہفتہ

[illegible]

ایک دانشور اور ماہر طب نے لکھا ہے۔
شراب ایک ایسی تلوار ہے جس کی دھار میں ایک میٹھا زہر بھرا ہے۔ یہ زہر جب زندگی کی شریانوں میں لہو بن کر دوڑنے لگتا ہے تو خودکشی کے دریچے وا ہو جاتے ہیں اور آدمی ہلاکت کی دہلیز پر کھڑا نظر آتا ہے

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر "الف" ۶ء۳۴۳ میٹر ۸۷۳ کلو ہرٹز جالندھر "ب" ۴۲۷ء۴ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹ء۶ میٹر ۱۴۴۰ کلو ہرٹز (شام ۶-۱۰ تا ۳۰-۶ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح (جالندھر الف)
۶-۳ وندے ماترم ؛ منگل دھون
۶-۲۵ آرادھنا ؛ بھگتی سنگیت
۷-۵ موسم اور کھیتی باڑی
۷-۱ پرتیکھا (پروگراموں کا خلاصہ)
۷-۱۵ آسا دی وار ؛ (اتوار)
۷-۳ آپ کے آنگن میں (اتوار)
سوتنتریہ سمعا سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی رائے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور ہفتہ)
ترانے (جمعرات) تہاڈی چٹھی ملی (جمعہ)
۹-۱۵ بال جگت بچوں کے لیے پروگرام (اتوار)

۹-۴۵ چاں رشیمان ہفتہ وار دیہاتی میگزین پروگرام
۹-۳ اختتام (۱۵-۱۰ اتوار)
دوپہر
۱۲-۳۰ مارکیٹ سماچار (اتوار و جمعرات)
۱۲-۴۵ مہمان جاتی (پیر اور جمعہ)
۱-۵ فوجی بھائیوں کے لیے
۲- موسم اور اُنت کھیتی
۲-۳ لوک گیت (مختلف گلوکار)
۲-۴۵ دھیمی رفتار میں ہندی خبروں کا بلیٹن
شام
۵-۵ بالواڑی (دیہاتی بچوں کے لیے پروگرام (پیر، جمعرات)

بقیہ روز پنجابی گیت
۳-۵ گوردوارہ وچار (روزانہ)
۶- مقامی اطلاعات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۱ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶-۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶-۳۰ دیہاتی پروگرام (روزانہ)
۹-۲۵ تبصرہ
(جالندھر ب)
شام
۶- یووانی
۶-۱۰ تا ۸- دلیس پنجاب، پنجابی میں رنگا رنگ پروگرام

جمعرات یکم جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ سنگیت پریچے اور میاں بانی مشر ٹھمری بھیروی
۸-۲ مکھوہن کور لوک گیت
۸-۵ قوالی
۹-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی، غزلیں

دوپہر
۱۲-۰ این راجم، وائلن پر راگ دیسی
۱۲-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی، نعتیں
۲-۲ غزلیں

شام
۵-۱۵ سریندر میا: لوک گیت
۷-۳۰ لوک رُچی سماچار
۷-۴۵ محمد شریف قوال اور ساتھی کافیاں
۸- سرغنا (پنجابی میں ثقافتی پروگرام)
۸-۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ پرادیشک سنگیت کا قومی پروگرام
۱-۳ این راجم: وائلن پر راگ درباری

جمعہ ۲ جنوری

جالندھر الف

صبح ۷-۳۰ ملبیر سنگھ کلسی

خیال توڑی
روی شنکر اور علی اکبر خاں
ستار اور سرود پر راگ ملاس
جالی توڑی
۸-۲ پرم جیت سیکھوں: شبد
۸-۵ محمد سلیم قوال اور ساتھی صوفیانہ کلام
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر
۱۲-۰ غلام مصطفیٰ خاں، خیال رام کلی
۱۲-۳ پنجابی گیت
۲-۲ غزلیں

شام
۵-۱۵ چندر کانتا کپور، لوک گیت
۷-۴ وجے راگھو راؤ: بانسری پر راگ ہنس دھونی اور شور رنجنی
۸-۰۰ ہندی میں وارتا
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ پردہ گرا دو ہندی میں ناٹک از اندر جوشی
۱۰- پنجابی گیت
۱۰-۱۵ ہنس راج اور ساتھی، بھینٹیں
۱۰-۳ ملبیر سنگھ کلسی خیال مالکونس
روی شنکر، ستار
علی اکبر
سرود پر راگ کافی

ہفتہ ۳ جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ اُستاد نیاز خاں؛ خیال بھیرو للت رام کلی اور توڑی
۸-۵ پنجابی گیت
۹-۱۵ راجکمار، غزلیں

دوپہر
۱۲-۰ ریتا گنگولی، ٹھمری، دادرا
۱۲-۱۵ راجکمار، کافی
۱۲-۳ لوک رنگ (لوک گیتوں کا رنگا رنگ پروگرام)
۲-۲ غزلیں

شام
۵-۱۵ گورپال سنگھ بھدر: لوک گیت
۷-۳۰ راجکمار: گیت
۷-۵۰ غزلیں
۸- پنجابی میں وارتا
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۴ جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ پروین سلطانہ، خیال للت اور سارنگ
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ چندر کانت، کافیاں
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر
۱۲- اُستاد محمد حسین خاں، خیال ملتانی
۱۲-۱۵ پنجابی گیت
۲-۳۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ مہیندر سنگھ موشدل، لوک گیت
۷-۴۰ چندر کانت، کافی
۷-۴۵ جاگرت (پنجابی میں گھریلو فیچر پروگرام)
۸-۰ انگریزی میں وارتا
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱-۰ شبد
۱-۳ گنیش رام چندر بہرے بُوا خیال سندھ سارنگ

پیر ۵ جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ بسم اللہ خاں اور ساتھی

راگ اہیر بھیرو: وجے راگھو راؤ بانسری پر راگ چارو کیشی
۸-۳۰ ودیا ساگر رامپال، بھجن
۸-۵۰ لال چند یملا جٹ: لوک گیت
۹-۱۵ سریندر کور، گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی پسند پنجابی گیت)
۱۲-۳ گیت (ہندی) کورس
۲-۳ ودیا ساگر رامپال؛ غزلیں

شام
۷-۳۰ ودیا ساگر رامپال؛ گیت
۷-۵۰ سریندر کور اور آسا سنگھ مستانہ گیت
۸-۰ ہندی میں وارتا
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لال چند یملا جٹ: لوک گیت
۱۰-۳۰ سرفراز حسین خاں: کامود نٹ اور حسینی کا نہڑہ

منگل ۶ جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ ممی پرشاد: خیال چارو کیشی
۸-۲ گردھاری لال اور ساتھی بھینٹ
۸-۵ جگجیت والیا: بھجن
۹-۱۵ اوپیندر بھٹناگر: گیت

دوپہر
۱۲- پرچھائیاں
۲-۲ غزلیں

شام
۵-۱۵ کیول سنگھ ڈھاڈی اور ساتھی: واراں
۷-۴ جگجیت والیا: گیت
۷-۵۰ اوپیندر بھٹناگر: غزلیں
۸-۰ اردو میں وارتا
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲ کویتا پاٹھ (ہندی)
۸-۳ سگم سنگیت
۹-۳ کھیڈ سنسار (کھیلوں کا میگزین پروگرام)

بدھ ۷ جنوری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ بھگوان داس سینی: خیال جونپوری

روی شنکر ستار پر راگ طوڑا ملہم
۵ - ۸ رچنا۔ لوک گیت
۱۵ - ۹ بھالی گیت

دوپہر

۰ - ۱۲ سترن رانی سرود پر راگ بھیروی
۱۵ - ۱۲ کوشیا داس اور رحیم سین گیت
۲ - ۲۰ غسرلیں

شام

۴۰ - ۷ قدم قدم پڑا پڑا
۵۰ - ۷ شانتی داس سکھن
۸۰ - بھالی میں وارتا
۱ - ۸۰ بھالی گیت
۳ - ۹۰ آپ کی فرمائش
۳ - ۱ مگواں داس سیبی۔ خیال بہاگ
کھل سرجی۔ راگ میگھ

جمعرات ۸ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ ملک ارجن سعود۔ خیال سہاوری لوڑی
شوکمار شرما، سنطور پر راگ للت
۲ - ۸ جگت سنگھ جگا۔ لوک گیت
۵۰ - ۸ قوالی
۱۵ - ۹ ہربھجن لال۔ سکھن

دوپہر

۰۰ - ۱۲ ملیر سیٹھ۔ خیال رام کلی
۱۵ - ۱۲ ہربھجن لال کافی
۱۵ - ۵ امریک سنگھ حاجی منگل۔ لوک گیت
۴۰ - ۷ لوک روپی سماچار
۴۵ - ۷ ہربھجن لال: غسرلیں
۸ - پریکل دہندی میں سائنٹیک پروگرام
۲۰ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ بچوں کا نیشنل پروگرام
۰ - ۱ سگم سنگیت
۱۵ - ۱۰ جگت سنگھ جگا۔ لوک گیت
۳۰ - ۱ حسراج اور سی رام۔ خیال ناگیشری

جمعہ ۹ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ وسنت راؤ دیش پانڈے
خیال نٹ بھیرو
گرجا دیوی اور ہیرا دیوی مصرا ٹھمری
۲ - ۸ سریندر کمار شرما۔ سکھن
۵۰ - ۸ محمد تقی قوال اور ساتھی صوفیانہ کلام
۱۵ - ۹ ست سادھنا

دوپہر

۰ - ۱۲ ہیم سین جوشی، خیال ملتانی
۳ - ۱۲ پرکاش کور اور راجندر راجن
۲ - ۲ سریندر کمار شرما۔ غسرلیں

شام

۱۵ - ۵ گوپندر سنگھ چھابڑا اور ساتھی
لوک گیت
۴ - ۷ مدھو تیہ مکرجی۔ ستار پر خیال یمن
اور مشتر کافی
۰۰ - ۸ ہندی میں وارتا
۳ - ۸ سگم سنگیت
۳ - ۹ ہندی میں ناٹک
۱۵ - ۱ پریم پاٹھک۔ لوک گیت
۳۰ - ۱ دیو برت چودھری۔ ستار پر درباری
اور اڈانہ

ہفتہ ۱۰ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ امیر خاں خیال للت
لکشمی شنکر۔ خیال گن کلی
۲ - ۸ سریندر کوہلی گیت
۵ - ۸ بھالی گیت
۱۵ - ۹ بسلم ساہنی۔ غسرلیں

دوپہر

۰۰ ۱۲ نیالال گھوش بانسری پر راگ
لست مکھاری اور سوہال ٹوڑی
اور ٹھمری کھماج
۳ - ۱۲ پورن شاہکوٹی۔ لوک گیت
۴۵ - ۱۲ راجندر مہتہ اور نینا ساہ۔ گیت اور غزل
۲ - ۲ سگم سنگیت

شام

۱۵ - ۵ ہربھجن سنگھ مان اور ساتھی لوک گیت
۴ - ۷ سریندر کوہلی اور نیا ساہ گیت اور غزل
۰ - ۸ بھالی میں وارتا
۱ - ۸ بھالی گیت
۳ - ۸ سگم سنگیت

اتوار ۱۱ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۰۰ این۔ راجم۔ وائلن پر راگ دیسی
۲ - ۸ مسیحی سکھن
۵ - ۸ دیپا ناتھ: گیت بھالی
۱۵ - ۱۰۰ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲۰ این۔ راجم۔ وائلن پر نیلامبری
۱۵ - ۱۲ دیپا ناتھ: کافی اور لوک گیت
۲ - ۲ سگم سنگیت

شام

۱۵ - ۵ محمد صدیق: لوک گیت
۴ - ۷ دیپا ناتھ۔ گیت
۴۵ - ۷ حاگرت بھالی میں گھریلو بھیر
پروگرام
۸ - انگریزی میں سپیشل وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۱ - ستد
۳ - ۱ این۔ راجم۔ وائلن پر راگ درباری

پیر ۱۲ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۰۰ علی حسین اور ساتھی۔ شہنائی پر بھیروی
۲ - ۸ بھائی اوبکار سنگھ ستد
(گورو گوبند سنگھ)
۵ - ۸ ہردیو سنگھ جوسدل: لوک گیت
۱۵ - ۹۰ جھلکی (طنز و مزاح کا پروگرام)

دوپہر

۰۰ - ۱۲ تہاڑی پسند (سنے والوں کی پسند
پر بھالی گیت)
۳ - ۱۲ بھگتی سنگیت
۲ - ۲ بھائی اوبکار سنگھ۔ ستد
(گورو گوبند سنگھ)

شام

۴ - ۷ بھائی اوبکار سنگھ اور بھائی ہرچند سنگھ
راگی اور ساتھی
ستد (گورو گوبند سنگھ)
۰ - ۸ ہندی میں وارتا
۲۵ ۸ سگم سنگیت
۳ - ۹ بھالی میں ناٹک
۱۵ - ۱ ہردیو سنگھ جوسدل لوک گیت
۳ - ۱ علی حسین اور ساتھی۔ شہنائی پر
پوریا کلیان

منگل ۱۳ جنوری

جالندھر الف

صبح

۴۰ - ۷ ہری پرشاد چورسیہ، بانسری پر
ٹھمری پیلو اور بھیروی، بھگن راتے
خوشی (وائلن پر بھیروی)
۲۰ - ۸ رجیت کور: لوک گیت
۵ - ۸ بھالی گیت
۱۵ - ۹ اینتا تلواڑ: گیت

دوپہر

۰ - ۱۲۰ پرچھائیاں
۲۰ - ۲ غسرلیں

شام

۱۵ - ۵ گورمیت کور باوا اور ساتھی
لوک گیت
۴ - ۷ ریندر بیا۔ گوبند پال کور اور
گورودیو سنگھ مستانہ۔ گیت
۰ - ۸ اردو میں وارتا
۱۰ - ۸ غسرلیں
۲۰ - ۸ کویتا پاٹھ
۳۰ - ۸ سگم سنگیت
۳ - ۹ ہندی میں سپیشل وارتا

بدھ ۱۴ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ کیشو چندر۔ خیال اہیر بھیرو
بکھل سرجی ستار پر راگ کھٹیار
۲ - ۸ بھالی گیت
۵۰ - ۸ ستیش پندر۔ لوک گیت
۱۵ - ۹ بھائی ستیش سنگھ راگی اور ساتھی
ستد

دوپہر

۱۲۰ بسم اللہ خاں اور وی جی جوگ
شہنائی اور وائلن پر راگ جونپوری
اور بھیروی
۱۵ - ۱۲ بھائی ستیش سنگھ راگی اور ساتھی
ستد
۲ ۱ بہلہ ورم
۱ - ۲ غزلیں

شام

۱۰ - ۷ بھائی ۔۔۔ سنگھ راگی
اور ساتھی۔ ستد
۰۰ - ۸ بھالی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۳ - ۹ آپ کی فرمائش
۳ - ۱۰ کیتو چندر
۰ خیال بھوپالی
بکھل سرجی۔ ستار پر راگ ہمیت
(باقی صفحہ ۳۰ پر)

روہتک

میڈیم ویو ۴۷ء۲۶۲ میٹر ۱۱۴۳ کلو ہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۲۵ء۶ سے ۵ ۹ تک (اتوار ۱۰-۹ تک)
دوسری مجلس: ۲۱-۱۲ سے ۱۰-۳ تک
تیسری مجلس: ۰۵-۵ سے ۰۰-۱۱ تک (ہفتہ رات گیارہ کے تک)

جمعرات یکم جنوری

صبح

۱ - ۷ ہری سدھو، سگم سنگیت
۲۵ - ۷ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ چلتے چلتے
۲ - ۸ امل شرما اور ساتھی
ے ٹھگواں کوشک لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ایک رنگ
۴۰ - ۱ نویں جماعت کے لیے تاریخ کا درس
۲ - ۲ امل شرما اور ساتھی
ے ٹھگواں کوشک لوک سنگت

شام

۳ - ۵ سواگت ہے لودرش تمہارا پھر
۱۰ - ۶ کشمیری لوک گیت
۴۵ - ۷ ہری سدھو، سگم سنگیت
۸۰ گھر آنگن
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "آوارہ"
۳ - ۹ علاقائی موسیقی کا سشل پروگرام

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۱ - ۷ پتپا پنگ دھرے عرلیں
۲۵ - ۷ جنید ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ کندن لال شرما، کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ شیر سنگھ، بھیم سنگھ اور ساتھی
لوک گیت
۳ - ۸ گاندھی چرچا آتم کتھا سے

دوپہر

۳ - ۱۲ دھرتی کے گیت
۴ ۱ پرائمری جماعتوں کے بے درس
۳ - ۲ شیر سنگھ، بھیم سنگھ اور ساتھی
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ ادبی میگزین
۱ - ۶ راجستھانی گیت
۴۵ - ۷ پتپا پنگ دھرے، عرلیں
۰ - ۸ کھیل جگت
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "ضمانت"
۱۰ - کندن لال شرما کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۱ - ۷ وندنا باجپائی سگم سنگیت
۲۵ - ۷ کورکھیشتر ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ بلو خاں وارثی، طبلہ
۲ - ۸ ٹیک چند چوہان، اوم پرکاش
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ پھر سے
۱۰ وندگاں
۴۰ ۱۰ اساتذہ کے لیے پروگرام
بچوں کے لیے ادب
۲ - ۲ ٹیک چند چوہان، اوم پرکاش
لوک سنگت

شام

۳ - ۵ فلمی کوئز
۱ - ۶ ڈوگری گیت
۴۵ - ۷ ہیمنت کمار، سنگیت
۰ - ۸ ہریانہ درشن
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم "بندنی"

اتوار ۴ جنوری

صبح

۱ ۔ رمیش چندر دت، سگم سنگیت
۲۵ - ۔ مہندر گڑھ ضلع کی چٹھی
۳ - ۔ دست راؤ دیشں پانڈے
کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ مال کلچ، بچوں کے لیے پروگرام

دوپہر

۳ - ۱۲ ناری جگت، فرصتی فیتیں اور حریدار
تبادلہ حال
۱ - ۱ خطوط اور فرمائش
۲ - ۲ وصتی شرما، سمیر سنگھ آریہ
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب
۱ - ۶ پنجابی گیت
۴۵ - ۷ رمیش چندر دت، سگم سنگیت
۰ - ۸ آج اتوار ہے
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "تری ۴۲۰"
- ۱ پرانی فلموں سے

پیر ۵ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ مموہن پہاڑی کھیں
۲۵ - ۷ سونی پت ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ ور یرحسین خاں، سارنگی
۲ - ۸ رام ناتھ اور ساتھی، پورن ناتھ
اور ساتھی، لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ ملے جلے گانے
۰ ۱۰ وردگان
۴۰ ۱۰ چھٹی جماعت کے لیے سامایک
وگیان کا درس
۲ - ۲ رام ناتھ اور ساتھی، پورن ناتھ
اور ساتھی لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یوواسار، رفتار زمانہ
۱ - ۶ برج کے گیت
۴۵ - ۷ پی۔ ڈی سری واس عرلیں
۹ - انگریزی تقریر سماج کے سماندہ
طبقے
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم "آرزو"
۰ - ۱ ور یرحسین خاں سارنگی

منگل ۶ جنوری

صبح

۱ - ۷ ہرکشن سکھ سگم سنگت
۲۵ - ۷ سرسہ ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ ستیش پرکاش قرستبانی
۳۰ - ۸ ٹیکارام، مشی رام لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ لائبریری سے انتخاب
۴ - ۱ ساتویں جماعت کے لیے
انگریزی درس
۳۰ - ۲ ٹیکارام مشی رام، لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ میری پسند کے گیت
۱۰ - ۶ ہماچلی گیت
۴۵ - ۷ ہرکشن سنگھ، سگم سنگیت
۰ - ۸ کادیہ دھارا
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم "بیوپاوری"
۳ - ۹ فرد، آزادی اور ذمہ داری
ہندی میں تبادلہ خیال

بدھ ۷ جنوری

صبح

۱ - ۷ پریتی چاولہ، سگم سنگیت
۲۵ - ۷ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ غلام صادق خاں، کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ سری چھوٹے، ملوان سنگھ بویلا
لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ گاتی پنکتی
۴ ۱۰ آٹھویں جماعت کے لیے ہندی درس
۲ - ۲ شری چھوٹے، ملوان سنگھ بویلا
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ ہاکی کے کھیل کا معیار تقریر
۱ - ۶ سے منظے
۴۵ - ۷ جوتیکا رائے انگمن
۰ - ۸ ہندی تقریر
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "سرگم"
- ۱ غلام صادق خاں کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ ترون کمار، سگم سنگیت
۲۵ - ۷ روہتک ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ چلتے چلتے
۳ - ۸ چندر لال، سروپ لال ساتھی
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ سارا دن آوار
۴ ۱۰ نویں جماعت کے لیے
جغرافیہ کا درس

۲۰ - ۲ چیدورل، سروپ لال ساگی
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یوواسسار، سرگم
۱ - ۶ گرانی گیت
۴۵ - ۷ تلک کمار، سنگم سنگت
۱۰ گھر آنگن
۱۵ - ۹ آپ کا خط ملا
۰ - ۱۰ پرانی فلموں سے

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ سروگاں
۴۵ - ۷ حصار ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ رویندر دیو ستار
۲ - ۸ راجیش کمار، لوک سنگیت
۳ - ۸ گھادی گاندھی جی کی نظریں

دوپہر

۳۰ - ۱۲ دھرتی کے گیت
۰ - ۱ دربدگاں
۴۰ - ۱ پرائمری جماعتوں کے لیے درس

شام

۳ - ۵ یوواسسار، ادبی میگزین
۱ - ۶ پنجابی گست
۴۵ - ۷ شیلندر سنگھ گست اور غزل
۰ - ۸ دگیاں کلب
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم ''زندگی اور طوفان''

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱ - ۷ صلاح الدین احمد غزلیں
۲۵ - ۷ انبالہ ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ گرجا دیوی، کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ سری پال سنگھ، دیپ چند
لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ پھر سیئے
۴۰ - ۱ اساتذہ کے لیے پروگرام
۲ - ۲ سری پال سنگھ، دیپ سنگھ
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ گیتوں بھری کہانی
۴۵ - ۷ بھائی لال بروٹ اور ساتھی
پریم دیو نارائن سنگھ سنگم سنگیت
۰ - ۸ ہریانہ درشن

۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم ''دیہا اور ایمان''
۳۰ - ۹ موسیقی کا سپیشل پروگرام

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱ - ۷ موہن چند پانڈے، سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ بھوانی ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ استاد بڑے غلام علی خاں
کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ بال کنج، بچوں کے لیے پروگرام

دوپہر

۳ - ۱۲ ہماری جگت، لوگ کیا کہیں گے
مزاحیہ تقریر
۱۰ کھلا آکاش
۲ - ۲ امید سنگھ یا ئے رام دیا
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یوواسسار
یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب
۱ - ۶ اتر پردیش کے گیت
۳ - ۶ گرامیں سنسار
۴۵ - ۷ موہن چندر پانڈے، سنگم سنگیت
- ۸ آج اتوار ہے
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم ''صد''

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱ ۷ روما لیلے، غزلیں
۲۵ - ۷ کرنال ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ مشتاق حسین خاں کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ رام مائی اور سکھیاں
امید سنگھ اور ساتھی
ہریانوی سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ ملے جلے گانے
۱۰ دربدگاں

شام

۳۰ - ۵ یوواسسار
۱ - ۶ راجستھانی گست
۴۵ - ۷ سمروگان
۰ - ۸ انگریزی تقریر
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم ''سپنا''
۳ - ۹ تقریروں کا سپیشل پروگرام
- ۱ مشتاق حسین خاں
کلاسیکی موسیقی

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۱ - ۷ مدن سنگھ سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ گوڑ گاؤں ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ پنڈت رام نارائن سارنگی
۲۰ - ۸ درشن چٹکارہ اور سکھیاں
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ لائبریری سے انتخاب
۱۰ دربدگاں
۴۰ - ۱ ساتویں جماعت کے لیے
انگریزی درس
۲ - ۲ درشن چٹکارہ اور سکھیاں
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ میری پسند کے گیت
قانون کا تحفظ
۱ - ۶ ہماچلی گست
۳ - ۶ پگھٹ دیہی خواتین کے لیے
پروگرام
۴۵ - ۷ مدن سنگھ سنگم سنگیت
۱۰ کلام شاعر
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم ''بزدل''
۳ - ۹ ہندی میں ادبی پروگرام

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۱ - ۷ لیشیارانی بھس
۲۵ - ۷ حصار ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ استاد امانت حسین خاں
کلاسیکی موسیقی
۲ - ۹ رام کیول شرما
شیام لال ساتھی لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ گاتی پنکتی
۱۰ کرتمیں
۲ - ۲ رام کیول شرما، شیام لال ساتھی
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یوواسسار
۱ - ۶ سچے میٹھے
۴۵ - ۷ طلعت محمود
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم ''گائیڈ''
۳ - ۹ حیرچا کا دیش ہے

- ۱ اشتیاق حسین خاں
کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۱ - ۷ تکشلا دھیہ سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ کورکھشیتر ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ چلتے چلتے
۳۰ - ۸ لیلا رام ساتھی
تیج رام لوک سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ ایک رنگ
۱۰ دربدگاں
۴ - ۱۰ نویں جماعت کے لیے
تاریخ کا درس
۲ - ۲ لیلا رام ساتھی
تیج رام لوک سنگیت

شام

۳ ۵ یوواسسار، سرگم
۱ - ۶ پنجابی گیت
۴۵ - ۷ تکشلا دھیہ سنگم سنگیت
۸ گھر آنگن
۱۵ - ۹ آپ کا خط ملا
۳ - ۹ اکھل بھارتیہ کھیل سرینکا کاریکرم
۰ - ۱ پرانی فلموں سے

کالے گلابوں کی فصل

محمد لبیب بیگ

پھر کچھ ایسا ہوا،
ہم نے سمنٹ کی قبروں میں
کالے گلابوں کی فصلیں اگائیں
اسے ہاتھوں میں سوکھی ہوئی ٹہنیوں کی
زیدہ قلم لے کے
ادھی سماروں پہ نظمیں لکھیں
اور اس جرم میں پتھروں کی صلیبیں اٹھائیں
گھنی سناہراہوں سے گزرے
زرد پتے ہمارے سروں پہ چمکتے رہے
اونچے اونچے مکانوں میں بیٹھے ہوئے لوگ
ہم کو
پیمبر سمجھتے رہے۔

(سری نگر سے)

خبریں

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

[illegible]

جمعرات یکم جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ دیس گاں
۲ - ۸ بھاں گیت
۳۵ - ۸ ریڈیو ڈاکٹر
۵ - ۹ ایک کلاکار

شام

۶ - اس ماس کا گیت
۵۵ - ۶ پہاڑی دھن
۱۵ - ۸ خبریں
۲۵ - ۸ سنگی سنگیت
۱۵ - ۹ آپکا پتہ ملا

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ پیار تھا سمجھا
۴۰ - ۷ جیون جیوتی
۵۵ - ۷ سمجھے کی بات
۲۰ - ۸ سنگم سنگیت
۳۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی
۵ - ۹ محفل

شام

۶ - ضلع کی چٹھی
۵۵ - ۶ سائنٹیک چرچا
۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوسٹھی
۱۵ - ۸ سماچار درشن
۲۵ - ۸ سنگم سنگیت
۱۵ - ۹ ہندی میں تقریر
۳ - ۹ ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ گیت
۲ - ۸ دیس گاں
۳ - ۸ انگریزی سبق
۵ - ۹ رس دھارا

شام

۵ - ۶ خالی آسامیوں کیلئے اعلانات
۵۵ - ۶ گیت
۳۵ - ۷ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۱۵ - ۸ خبریں
۲۵ - ۸ فلمی میوزک
۱۵ - ۹ ہیم درشن علاقائی ریڈیو

نیوز ریل
۳ ۹ موسیقی کا سپیشل پروگرام

اتوار ۴ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ اس ماس کا گیت
۲ - ۸ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۵ - ۹ پہاڑی دھن
۱ - ۹ لوک روچی سماچار
۱۵ - ۹ ان دنوں
۳ - ۹ سارا ورآوار
۴۵ - ۹ وگیاں اور جیون
۵ - ۱ یووادانی
۰ - ۱۱ ہندی ڈرامہ
۳ - ۱۲ بال گوپال
۵ - ۳ خواتین کیلئے ونیتا منڈل (اتوار)

شام

۳۵ - ۷ گیت
۱۵ - ۸ سماچار درشن
۲۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی
۱۵ - ۹ کہانی
۳۰ - ۹ گیت پہاڑ ارے فرمائشی
پہاڑی گانوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۵ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ جیون جیوتی
۲ - ۸ سند
۳۵ - ۸ ساہتیہ دیلا ادبی پروگرام
۵ - ۹ بھولے بسرے گیت

شام

۶ - ضلع کی چٹھی
۵۵ - ۶ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۱۵ - ۸ نیوز ریل / اسپورٹس
۲۵ - ۸ دیس گاں
۱۵ - ۹ جگیاسا
۳۰ - ۹ ہندی میں تقریر
- - ۱ ریڈیو کا سپیشل پروگرام

منگل ۶ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴۰ - ۷ سنگیت
۵۵ - ۷ سمجھے کی بات
۲ - ۸ ٹھمری دادرا
۳۵ - ۸ علاقائی سنگیت
۵ - ۹ چینکا

شام

۵ - ۶ پہاڑی دھن
۵۵ - ۶ سائنٹیک چرچا
۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوسٹھی
۱۵ - ۸ سنگم سنگیت
۲۵ - ۸ سب رس
۱۵ - ۹ تعلیم پر تقریر
۳۰ - ۹ تقریروں کا سپیشل پروگرام
۴۰ - ۹ سنگم سنگیت
- ۱ منگل سنت کی محفل موسیقی

بدھ ۷ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ جیون جیوتی
۲ - ۸ سنگم سنگیت
۳۵ - ۸ امر بھارتی
۵ - ۹ ایک فلم کے گیت

شام

۶ - ضلع کی چٹھی
۱۵ - ۶ مہیلا منڈل دیہاتی خواتین کیلئے پروگرام
۱۵ - ۸ سماچار درشن
۲۵ - ۸ سنگم سنگیت
۱۵ - ۹ گھر آنگن
۳ - ۹ چرچا کا وشے ہے
۵ - ۱ آپ کے اور روڈ میں فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی
۴ - ۷ دیس گاں
۲ - ۸ بھائی گیت
۳۵ - ۸ ریڈیو ڈاکٹر
۹ محفل

شام

۰ - ۶ اس ماس کا گیت
۵۵ - ۶ پہاڑی دھن
۱۵ - ۸ خبریں
۲۵ - ۸ سنگی سنگیت
۱۵ - ۹ آپ کا پتہ ملا

۲ - ۳۰ چندورل، سروپ لال سانگی
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یووا سنسار: سرگم
۱ - ۶ گرامی گیت
۴۱ - ۷ ترلن کمار، سنگم سنگیت
۰۰ - ۸ گھر آنگن
۱۱ - ۹ آپ کا خط ملا
۰ - ۱۰ پرانی فلموں سے

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۱ - ۷ سموہ گان
۴۵ - ۷ حصار ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ رودر دیو: ستار
۲ - ۸ راجیش کمار: لوک سنگیت
۳ - ۸ کھادی گاندھی جی کی نظر میں

دوپہر

۳۰ - ۱۲ دھرتی کے گیت
۰۰ - ۱ ورندگان
۴۰ - ۱ پرائمری جماعتوں کے لیے درس

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار ادبی میگزین
۱ - ۶ پنجابی گیت
۴۵ - ۷ شیلندر سنگھ: گیت اور غزل
۰ - ۸ [illegible] کلب
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "زندگی اور طوفان"

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ صلاح الدین احمد: غزلیں
۲۵ - ۷ انبالہ ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ گرجا دیوی: کلاسیکی موسیقی
۲ - ۸ سری پال سنگھ، دیپ چند
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ پھر سنیئے
۴۰ - ۱ اساتذہ کے لیے پروگرام
۲ - ۲ سری پال سنگھ، دیپ سنگھ
لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ گیتوں بھری کہانی
۴۵ - ۷ بھائی لال بروٹ اور ساتھی
پریتم دلو نارائن سنگھ سنگم سنگت

۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "دیا اور ایمان"
۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ موہن چندر پانڈے، سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ بھوانی ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ استاد بڑے غلام علی خاں
کلاسیکی موسیقی
۳۰ - ۸ بال کنج: بچوں کے لیے پروگرام

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ناری جگت: لوگ کیا کہیں گے
مزاحیہ تقریر
۱۰ کھلا آکاش
۳۲ - ۲ امید سنگھ، بابے رام دیا
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار
یووا دوں کی پسند اور خطوں کے جواب
۱۰ - ۶ اترپردیش کے گیت
۳ - ۶ گرامین سنسار
۴۵ - ۷ موہن چندر پانڈے، سنگم سنگیت
۰ - ۸ آج اتوار ہے
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "صد"

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱ - ۷ روما لیلے: غزلیں
۲۵ - ۷ کرنال ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ مشتاق حسین خاں: کلاسیکی موسیقی
۳۰ - ۸ رام بائی اور سکھیاں
امید سنگھ اور ساتھی
ہریانوی سنگیت

دوپہر

۳ - ۱۲ ملے جلے گانے
۱ ورندگان

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار
۱ - ۶ راجستھانی گیت
۴۵ - ۷ سموہ گان
۰ - ۸ انگریزی تقریر
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "سیما"
۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام
۰ - ۱۰ مشتاق حسین خاں

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ مدن سنگھ، سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ گوڑ گاؤں ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ پنڈت رام نارائن سارنگی
۳۰ - ۸ درشن چلکارہ اور سکھیاں
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ لائبریری سے انتخاب
۰ - ۱ ورندگان
۴۰ - ۱ ساتویں جماعت کے لیے
انگریزی درس
۳۰ - ۲ درشن چکارہ اور سکھیاں
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ مری لیندر کے گیت
قانون کا تحفظ
۱ - ۶ ہماچلی گیت
۳۰ - ۶ سنگھٹ: دیہی خواتین کے لیے
پروگرام
۴۵ - ۷ مدن سنگھ سنگم سنگت
۰۰ - ۸ کلام شاعر
۱۵ - ۹ ایک فلم سے فلم "[illegible]"
۳۰ - ۹ ہندی میں ادبی پروگرام

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ لیشا رانی جھا
۲۵ - ۷ جند ضلع کی چٹھی
۳ - ۷ استاد امانت حسین خاں
کلاسیکی موسیقی
۳ - ۸ رام پھول شرما
شیام لال سانگی لوک سنگت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ گاتی پنکتی
۱۰ کترنیں
۲ - ۲ رام پھول شرما، شیام لال سانگی
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار
۱۰ - ۶ سچے سچے
۴۵ - ۷ طلعت محمود
۱۵ - ۹ ایک فلم سے، فلم "گائیڈ"
۰ - ۱۰ اشتیاق حسین خاں
کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ شکنتلا دھیمہ سنگم سنگیت
۲۵ - ۷ کورو کشیتر ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ چلتے چلتے
۳۰ - ۸ لیلا رام سانگی
تیج رام لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ایک رنگ
۱ - ۱ ورندگاں
۴۰ - ۱ نویں جماعت کے لیے
تاریخ کا درس
۳۰ - ۲ لیلا رام سانگی
تیج رام لوک سنگیت

شام

۳ - ۵ یووا سنسار: سرگم
۱ - ۶ پنجابی گیت
۴۵ - ۷ شکنتلا دھیمہ سنگم سنگت
۰ - ۸ گھر آنگن
۱۵ - ۹ آپ کا خط ملا
۳ - ۹ اکھل بھارتیہ کھیل سریکا کاریکرم
۰ - ۱۰ پرانی فلموں سے

کالے گلابوں کی فصل

محمد یٰسین بیگ

پھر کچھ ایسا ہوا
ہم نے سمنٹ کی قبروں میں
کالے گلابوں کی فصلیں اگائیں
اپنے ہاتھوں میں سوکھی ہوئی ٹہنیوں کی
بریدہ قلم لے کے
اندھی بہاروں پہ نظمیں لکھیں
اور اس جرم میں پتھروں کی صلیبیں اٹھائیں
گھنی شاہراہوں سے گزرے
زرد پتے ہمارے سروں پر چٹکتے رہے
اونچے اونچے مکانوں میں بیٹھے ہوئے لوگ
ہم کو
پیمبر سمجھتے رہے۔

(سری نگر)

خبریں

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

اسکول براڈکاسٹ

علاقائی خبریں

جمعرات یکم جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۳ - ۷ دیش گان

۲ - ۸ پنجابی گیت

۳۵ - ۸ ریڈیو ڈاکٹر

۵ - ۹ ایک کلاکار

شام

۰ - ۶ اس ماس کا گیت

۵۵ - ۶ پہاڑی دھن

۱۵ - ۸ سُر لہریں

۲۵ - ۸ بھگتی سنگیت

۱۵ - ۹ آپ کا پتر ملا

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ پرارتھنا سبھا

۳ - ۷ جیون جیوتی

۵۵ - ۷ سمئے کی بات

۲۰ - ۸ سگم سنگیت

۳۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی

۵ - ۹ محفل

شام

۶ - ضلع کی چٹھی

۵۵ - ۶ ساماتیک چرچا

۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ سگم سنگیت

۱۵ - ۷ ہندی میں تقریر

۳ - ۹ ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۳ - ۷ گیت

۲ - ۸ دیش گان

۳ - ۸ انگریزی سبق

۵ - ۹ رس دھارا

شام

۵ - ۶ حالی آسامیوں کیلئے اعلانات

۵۵ - ۶ گیت

۳۵ - ۷ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۱۵ - ۸ غزلیں

۲۵ - ۸ فلمی میوزک

۱۵ - ۹ ہیم درشن علاقائی ریڈیو

نیوز ریل

۳ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۴ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴ - ۷ اس ماس کا گیت

۲ - ۸ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش

۰۵ - ۹ پہاڑی دھن

۱۰ - ۹ لوک روچی سماچار

۱۵ - ۹ ان دنوں

۳ - ۹ سارا دردآواز

۴۵ - ۹ وگیان اور جیون

۵ - ۱۰ یو وا وانی

۰ - ۱۱ ہندی ڈرامہ

۳ - ۱۲ بال گوپال

۵ - ۳ خواتین کیلئے ونیتا منڈل (اتوار)

شام

۳۵ - ۷ گیت

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی

۱۵ - ۹ کہانی

۳۰ - ۹ گیت بہار ڈارے فرمائشی

پہاڑی گانوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۵ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴ - ۷ جیون جیوتی

۲۰ - ۸ شبد

۳۵ - ۸ ساہتیہ دیلا ادبی پروگرام

۵ - ۹ بھولے بسرے گیت

شام

۶ - ضلع کی چٹھی

۵۵ - ۶ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۱۵ - ۸ یوور یل / اسپورٹس

۲۵ - ۸ دیش گان

۱۵ - ۹ ٹھگیا سا

۳۰ - ۹ ہندی میں تقریر

- ۱ ردیکوں کا نیشنل پروگرام

منگل ۶ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ سنگیت

۵۵ - ۷ سمئے کی بات

۲ - ۸ ٹھمری، دادرا

۳۵ - ۸ علاقائی سنگیت

۰۵ - ۹ چٹکا

شام

۵ - ۶ پہاڑی دھن

۵۵ - ۶ ساماتیک چرچا

۰۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۱۵ - ۸ سگم سنگیت

۲۵ - ۸ سب رس

۱۵ - ۹ تعلیم پر تقریر

۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

۴۵ - ۹ سگم سنگیت

- ۱ منگل ستت کی محفل موسیقی

بدھ ۷ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴ - ۷ جیون جیوتی

۲ - ۸ سگم سنگیت

۳۵ - ۸ امر بھارتی

۵ - ۹ ایک فلم کے گیت

شام

۰ - ۶ ضلع کی چٹھی

۱۵ - ۶ مہیلا ملن دیہاتی خواتین کیلئے پروگرام

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ سگم سنگیت

۱۵ - ۹ گھر آنگن

۳ - ۹ پرچا کا وشئے ہے

۰۵ - ۱۰ آپ کے اور ودھ پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۱ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ دیش گان

۲ - ۸ پنجابی گیت

۳۵ - ۸ ریڈیو ڈاکٹر

۹ - محفل

شام

۰ - ۶ اس ماس کا گیت

۵۵ - ۶ پہاڑی دھن

۱۵ - ۸ غزلیں

۲۵ - ۸ بھگتی سنگیت

۱۵ - ۹ آپ کا پتر ملا

۰۰ - ۱۰ کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ جیون جیوتی

۵۵ - ۷ سینے کی بات

۲۰ - ۸ سنگم سنگیت

۳۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی

۰۵ - ۹ محفل

شام

۵ - ۶ ضلع کی چٹھی

۵۵ - ۶ سامانیک چرچا

۰۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ سنگم سنگیت

۳۰ - ۹ ہندی میں ڈرامہ

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ گیت

۲۰ - ۸ دیش گان

۳۰ - ۸ انگریزی سبق

۰۵ - ۹ رس دھارا

شام

۰۵ - ۶ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات

۳۵ - ۷ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۱۵ - ۸ غزلیں

۲۵ - ۸ فلمی میوزک

۱۵ - ۹ ہیم درشن، علاقائی ریڈیو نیوز ریل

یہ صحیح ہے کہ آج کا انسان ترقی کی انتہائی منزلوں پر پہنچ چکا ہے۔ آج ہم سمندر کی لہروں پر بھی قابو پا چکے ہیں اور ہوا کی موجوں پر بھی۔ سورج کی شعاعیں بھی ہماری دسترس میں ہیں اور ستاروں کی گزرگاہ کا بھی ہم نے سراغ پا لیا ہے۔ اس ترقی کے باوجود ہمارا معاشرہ سکھی نہیں ہے۔ ہماری زندگی آج بھی سکون ناآشنا ہے اور جب تلک ہمارا معاشرہ صحت مند اقدارِ حیات سے محروم رہے گا نہ ہم سکھی رہ سکتے ہیں نہ ہماری زندگی میں بہار آ سکتی ہے۔

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ اس ماس کا گیت

۲۰ - ۸ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش

۰۵ - ۹ پہاڑی دھن

۱۰ - ۹ لوک روچی سماچار

۱۵ - ۹ سپاہیوں کے لیے

۳۰ - ۹ ساز اور آواز

۴۵ - ۹ وگیان اور جیون

۰۵ - ۱۰ یوواوانی --۱۱ ہندی ڈرامہ

۳۰ - ۱۲ بال گوپال

شام

۰۰ - ۶ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات

۵۵ - ۶ گیت

۳۵ - ۷ گیت

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ کلاسیکی موسیقی

۱۵ - ۹ بک ریویو: کتابوں پر تبصرہ

۳۰ - ۹ گیت پہاڑاں دے۔ سرمائشی پہاڑی گانوں کا ہفتہ واری پروگرام

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی، پرارتھنا سبھا

۴۰ - ۷ جیون جیوتی

۲۰ - ۸ شبد

۳۵ - ۸ ساہتیہ ریلا؛ ادبی پروگرام

۰۵ - ۹ بھولے بسرے گیت

شام

۰۰ - ۶ ضلع کی چٹھی

۵۵ - ۶ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۱۵ - ۸ نیوز ریل اسپورٹس

۲۵ - ۸ دیش گان

۱۵ - ۹ ہیم ترنگنی

۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

۴۵ - ۹ سنگم سنگیت

۰۰ - ۱۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ سنگیت

۵۵ - ۷ سینے کی بات

۲۰ - ۸ ٹھمری اور دادرا

۳۵ - ۸ علاقائی سنگیت

۰۵ - ۹ چٹکلا

شام

۰۰ - ۶ پہاڑی دھن

۵۵ - ۶ سامانیک چرچا

۰۵ - ۷ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۱۵ - ۸ سنگم سنگیت

۲۵ - ۸ سب رس

۱۵ - ۹ وگیان جگت

۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

۰۰ - ۱۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۱ - ۷ کرناٹک سنگیت

۴۰ - ۷ جیون جیوتی

۲۰ - ۸ سنگم سنگیت

۳۰ - ۸ کویتا پاٹھ

۰۵ - ۹ ایک فلم کے گیت

شام

۰۵ - ۶ ضلع کی چٹھی

۱۵ - ۶ مہلا سمیلن: دیہاتی خواتین کے لیے پروگرام

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۸ سنگم سنگیت

۳۵ - ۸ وارتہ ورند

۱۵ - ۹ جھلکی

۰ - ۱۰ آپ کے انوروده پر فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کلاسیکی موسیقی

۴۰ - ۷ دیش گان

۲۰ - ۸ پنجابی گیت

۳۵ - ۸ ریڈیو ڈاکٹر

۰۵ - ۹ ایک کلاکار

شام

۳۰ - ۵ چنو منو پروگرام

۵ - ۶ اس ماس کا گیت

۵۵ - ۶ پہاڑی دھن

۱۵ - ۸ غزلیں

۲۵ - ۸ بھگتی سنگیت

۱۵ - ۹ آپ کا پتر ملا

۰۰ - ۱۰ ہندی میں بات چیت

بقیہ دہلی

دہلی ب

صبح

۲۰ - ۷ درند گان

۳۰ - ۷ سوم تیواری: گائن

۵۰ - ۷ سنگم: مراٹھی گیت

۱۰ - ۹ لوک مادھوری: برج لوک گیت

۱۵ - ۳ ہرین موئے سادار، رابندر سنگیت

۳۰ - ۳ کرناٹک سنگیت

۰۲ - ۴ ہرین موئے سادار: رابندر سنگیت

۴۵ - ۶ نیلم ساہنی: گیت، بھجن، غزلیں

۴۵ - ۸ نیلم ساہنی: گیت، بھجن، غزلیں

۳۰ - ۹ انگریزی میں تقریر

بقیہ جالندھر

جمعرات ۱۵ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ سنگیت پریچے اور پنالال گھوش راگ بسنت بہار، بھوپالی توڑی اور ٹھمری

۲۰ - ۸ سنت سنگھ بندرا: لوک گیت

۵۰ - ۸ قوالی

۱۵ - ۹ سیتا کوہلی: بھجن

دوپہر

۰۰ - ۱۲ شری گریش: خیال

۱۵ - ۱۲ سیتا کوہلی: گیت اور غزل

۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ سریندر سندرا: لوک گیت

۴۰ - ۷ لوک روچی سماچار

۴۵ - ۷ سیتا کوہلی: غزلیں

۰۰ - ۸ سرجنا: پنجابی میں ادبی پروگرام

۳۰ - ۹ کھیلوں کا میگزین پروگرام

۰۰ - ۱۰ اردو میں کویتا پاٹھ

۳۰ - ۱۰ سرفراز حسین خاں: خیال، چھایانٹ اور ترانہ جھنجھوٹی

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۲۰۳.۳ میٹر ۱۴۷۶ کلوہرٹز   جے پور (ب) ۴۱، ۲۲۴.۳ میٹر ۱۳۶۹ کلوہرٹز
اجمیر ۳۳۴.۷ میٹر ۹۰۰ کلوہرٹز   بیکانیر ۲۱۵.۱ میٹر ۱۳۹۵ کلوہرٹز
اودے پور ۲۶۶.۹ میٹر ۱۱۲۵ کلوہرٹز، جودھپور ۵۰۳.۱ میٹر ۵۹۶ کلوہرٹز، ۲۵.۱۶ میٹر ۱۱۹۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۲-۴۵، شام ۶-۰۵
رات ۸-۴۵ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۵ بجے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار)، ۱-۱۰، ۲-۰۰، شام ۶-۰۰
رات ۹-۰۰ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۰ بجے)
صوبائی خبریں: (ہندی)، صبح ۷-۰۵، شام ۷-۰۵، (راجستھانی) شام ۷-۱۵
سندھی میں خبریں: صبح ۸-۴۰، شام ۶-۱۵
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰، ہندی میں سماچار تبصرہ: صبح ۹-۰۰

جمعرات یکم جنوری

صبح
۶-۳۵ وندناد (روزانہ)
۷-۱ کرساں ری بات (روزانہ)
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ مہلا جگت

شام
۵-۰۵ پودادانی (روزانہ)
۶-۰۵ سنگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۷-۰۰ کھلا آکاش
۷-۳۰ کرشکوں کے لیے (روزانہ)
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۲ جنوری

صبح
۹-۱ لوک گیت
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۳ جنوری

صبح
۸-۲۰ لوک گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰۰ کہکشاں، اردو پروگرام

اتوار ۴ جنوری

صبح
۸-۲ سورگنگا
۹-۱۵ مکل، بچوں کے لیے
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام، فلمی اور غیر فلمی ریکارڈ
۱۲- مہلا جگت

شام
۸- انگریزی میں تقریر
۹-۱۵ خط ملا، سننے والوں کے جواب
۱۰-۳ شاستریہ سنگیت

پیر ۵ جنوری

صبح
۸-۲ لوک گیت
۹-۲۰ سنگم سنگیت
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت

شام
۵-۰۵ پودادانی
۶-۳ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
۹-۲۵ گیت

منگل ۶ جنوری

صبح
۸-۳۰ راجستھلی
۹-۱۰ لوک گیت

شام
۶-۳۵ لوک سنگیت
۸-۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ سندھی پروگرام
خط ملا
سنگم سنگیت

بدھ ۷ جنوری

صبح
۹-۱ لوک گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

جمعرات ۸ جنوری

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ مہلا جگت

شام
۶-۲۵ لوک دھارا
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۱۵ گیت
۹-۲ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۹ جنوری

صبح
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۶-۳۵ سنگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح
۸-۳۰ لوک گیت
۹-۱۰ لوک گیت

۶- لوک دھن
۶- بال گوپال
۷- ضلع کی چھٹی
۸-۰ کہکشاں، اردو پروگرام
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۱۱ جنوری

صبح
۷-۳ شاستریہ سنگیت
۹-۱۵ مکل، بچوں کے لیے
۱- سندھی پروگرام
تقریر، بھجن
۱۲-۰ مہلا جگت

شام
۶-۴۵ راجستھانی فرمائشی پروگرام
۷-۲۵ گیت
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۱۰-۳ شاستریہ سنگیت

پیر ۱۲ جنوری

صبح
۸-۲۰ لوک گیت
۹-۱۰ لوک گیت
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چھٹی
۸-۱۵ راجستھلی
۹-۲۵ گیت

منگل ۱۳ جنوری

صبح
۸-۳۰ راجستھلی
۹-۲۰ سنگم سنگیت
۱-۱۰ سہیلیوں کی باڑی
۱-۴ لوک گیت

شام
۶-۲۵ تقریر، کھیتی اور گھر

۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ سندھی پروگرام
ہندی ناٹک کا سندھی روپانتر

بدھ ۱۴ جنوری

صبح
۹-۱۰ لوک گیت
۱۰-۱۰ شاستریہ سنگیت
شام
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح
۸-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ مہلا جگت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۶-۳۵ نرمان کے سوئر
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجتھلی
۹-۱۵ گیت
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

سربھو پیشور کی ایک کنڑ نظم

حمید الماس

جب بھی الفاظ نطق سے نکلیں
موتیوں کی لڑی کا ہو احساس
یوں تری گفتگو کا ہو انداز
جیسے ہیرے میں جگمگاہٹ ہے
جیسے بلور میں صفائی ہے
ایک اک لفظ میں صداقت ہو
جس کی توثیق بھی ہو
جب نہ قول و عمل میں فرق رہے
تجھ کو حاصل رہے گی شام و سحر
کوڈلا سنگما کی خوشنودی

(بنگلور سے نشر)

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف' ۲۰۲۰۱۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز   بھوپال ب ۲۲۳۰۱۳ میٹر ۳۳۶۲ کلوہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۱۰-۱۰-۲۵ ۹۴۰۱ کلوہرٹز
صبح ۸-۳۰ سے ۹-۳۰/۹-۴۵ ۹
صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام] ۱۸۰۰۰ کلوہرٹز
شام ۵-۳۰ سے ۱۱-۰۰ رات ۱۵ ۳۳ کلوہرٹز
رائے پور: ۳۰۰۰۱۱ میٹر ۹۸۰ کلوہرٹز   گوالیار: ۲۱۵۰۸ میٹر ۱۳۹۰ کلوہرٹز   جبلپور: ۲۰۲۰۵ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، ۹-۰۵ (پرادیشک سماچار) دوپہر ۱۰-۰۵، ۱۰-۱۰، ۲-۴۵، شام ۶-۰۵، رات ۸-۴۵، (۱۱-۰۵ صرف ہفتے کو)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، ۱۰-۰۰، دوپہر ۱۲-۰۰، شام ۶-۰۰، ۱۰-۰۰
رات ۹-۰۰، (۱۱-۰۰ صرف ہفتے کو)

جمعرات یکم جنوری

صبح
۸-۳۰ سدھ رام مادھو سدرری
۲-۲۰ شیلاشرما اور سہیلیاں
لوک گیت
شام
۶-۴۰ نرک ملت
۷-۰۵ چوپال
گرام لکشمی (دیہی عورتوں کے لیے پروگرام)
۸-۰۰ ساہتیکی: کاویہ پاٹھ اندرج
۱۰-۳۰ اُپ شاستریہ سنگیت
شاردا پرشاد بھٹ ٹھمری دادرا

جمعہ ۲ جنوری

صبح
۸-۳۰ بی۔ ڈی۔ والیکر: خیال شومت بھیرو
۹-۱۰ نئی رچنا: کاویہ پاٹھ
شاردا پرشاد مالویہ
دوپہر
۱۰-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۲۰ لوک گیت: وشو کرما کمل اور ساتھی
شام
۵-۳۰ یووا وانی
قوالیاں
۸-۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں
سال نو نذر و کیف، تحریر: یوسف ہما
صابری برادرس قوالی
جگر مراد آبادی کا کلام
۹-۳۰ ایل۔ ڈی۔ مسلگاؤنکر
شاستریہ گائن

ہفتہ ۳ جنوری

صبح
۹-۱۰ مجید خاں: کلارنٹ
دوپہر
۱۲-۳۰ مہلا سبھا
۱-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
شام
۵-۳۰ یووا وانی: اپنی پسند بیتا کے سور
۷-۱۵ چوپال
دیہی بچوں کے پروگرام کونپل کے ساتھ
۸-۰۰ سرجنا
کہانی: ڈاکٹر کرشن اگنیہوتری
کاویہ پاٹھ ڈاکٹر دیو دت جوشی

اتوار ۴ جنوری

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۱۰-۰۰ پی۔ شیام سندر: نائڈو ستار
طبلہ پر سنگت
گنیش پرشاد بھاردواج
دوپہر
۲-۳۰ چتر لکھیں   لوک گیت سنیں
شام
۵-۳۰ ترنوں کی پسند
۸-۳۰ ہمارا گھر: دھارادایک۔ یار پوارک

پیر ۵ جنوری

صبح
۸-۳۰ بالا صاحب پونچھ والے: خیال
دوپہر
۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۲-۲۰ لوک گیت: رام سیوک گوارے
شام
۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند
۱۰-۰۵ رحمت علی خاں: سرود پر یمن

منگل ۶ جنوری

صبح
۸-۰۳ اردو پروگرام آئینہ
کلام شاعر: قیصر اندوری
میں اور میرا گھر: حبیب لقر
ہماری نظر میں سرائے موت کا قانون
بات چیت: ایم۔ پی دوگل اور محمد اکرم
۹-۱۰ اسماعیل دودھ خاں: طبلہ
دوپہر
۱-۳۰ کاویہ دھارا
شوانند تر پاٹھی پتنگ
۲-۲۰ لوک گیت: ہریداس پنشر
شام
۸-۰۰ یگ بودھ
۸-۱۵ ہندی تقریر: مدھیہ پردیش میں روزگار کے نئے اوسر
سنچالک روزگار سنچالنالیہ

بدھ ۷ جنوری

صبح
۸-۳۰ سدھا رام سوامی کورروار: خیال
طبلہ پر سنگت: کرن دیش پانڈے
۱۲-۳۰ مہلا سبھا
شام
۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند
۸-۰۰ ساہتیکی: کاویہ پاٹھ نعیم

۰۰ - ۱۰ سدھرام سوامی کوروار: خیال
طبلے پر سنگت: کرن دیش پانڈے
۳۰ - ۱۰ بسم اللہ خاں: شہنائی

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۲۰ - ۸۰ سردار خاں: سارنگی
۱۰ - ۹۰ کاویہ پاٹھ: جوالا پرشاد جیوتشی
۴۰ - ۱ اسکول براڈکاسٹ
۲۰ - ۲۰ لوک گیت: ششی کرن سکسینہ

شام

۱۵ - ۷ چوپال
گرام لکشمی: دیہی عورتوں کے لیے
پروگرام
۰۰ - ۸ ونند لال ورما اور ان کے اپنیاس
ہندی تقریر: انیتا پانڈے
۰۰ - ۱۰ کرناٹک سنگیت
پدم لوچن ناگراجن: گائن
۳۰ - ۱۰ وسیا سس گپتا: ٹھمری، دادرا
سردار خاں: سارنگی

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ منی لال ناگ: ستار پر اہیر بھیرو
طبلہ پر سنگت: لطیف احمد
۱۰ - ۹ نئی رچنا کاویہ پاٹھ
بدری پرشاد سہارنیہ

دوپہر

۴۰ - ۱ اسکول براڈکاسٹ
۲۰ - ۲ لوک گیت: برج کشور نائک

شام

۴۰ - ۶ شرمک جگت
۰۰ - ۸ اردو پروگرام کہکشاں
"مدھیہ پردیش کی مصوری کا
درمیانی دور"
بات چیت: ڈاکٹر ایم۔ ڈی کھرے
۳۰ - ۱۰ منی لال ناگ: ستار پر بہیم بہاگ
طبلہ پر سنگت: لطیف احمد

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱۰ - ۹ مالک ورما: خیال؛ بھٹیار، ٹھمری بھیرویں
۲۰ - ۲۰ نرملا تلوت اور سہیلیاں: لوک گیت

شام

۱۵ - ۷ چوپال

دیہی بچوں کے لیے پروگرام
کونپل کے ساتھ

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱۵ - ۹ سندھی پروگرام
۰۰ - ۱۰ عبداللطیف خاں: سارنگی
طبلہ پر سنگت: ثروت حسین

دوپہر

۲۰ - ۲ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

شام

۴۰ - ۶ شرمک جگت
۳۰ - ۸ ہمارا گھر
۳۰ - ۹ ایک روپیہ ایک پھول۔ ناٹک

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ مادھوا مڈیکر: خیال نٹ بھیرو

دوپہر

۱۰ - ۱ درپن: خلوط پر مبنی پروگرام

شام

۳۰ - ۵ یووا وانی: ترنوں کی پسند
۰۰ - ۱۰ مادھوا مڈیکر

منگل ۱۳ جنوری

صبح

---

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: آئینہ
فیض احمد فیض سے محمود ہاشمی
کی ملاقات

---

۱۰ - ۹ بابو خاں: طبلے پر ایک تال

دوپہر

۳۰ - ۱ بے تارا سُن مہتہ
۲۰ - ۲ سبھگوان داس شرما: لوک گیت
رات ۰۰ - ۸ یگ بودھ

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ روبندر گرور: بانسری
طبلے پر سنگت: رام سروپ رتونیا

دوپہر

۳۰ - ۱۲ مہیلا سبھا
۴۰ - ۱ اسکول براڈکاسٹ

باقی ۴۵ پر

رامپور

۲۲۸.۹ میٹر: ۱۲۶۰ کلو ہرٹز

صبح

۲۵ - ۶ آرادھنا: (بھگتی گان)
۰۵ - ۷ مانس گان (رام چرت مانس سے پاٹھ)
۱۵ - ۷ گیت رنگیاں
۳ - ۷ شکم سنگیت: (ہلکی پھلکی موسیقی) جمعہ کے علاوہ

۲۵ - ۷ پربھات کرن: (فکر امروز)
۵۰ - ۷ سور لہری
۳۰ - ۸ شاستریہ سنگیت: (کلاسیکی موسیقی) اتوار کے علاوہ
۱۵ - ۹ فلمی گیت

دوپہر

۲۰ - ۲ گرے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام

۲ - ۵ یووا وانی: (نوجوانوں کا پروگرام) ہفتہ کو کشور سبھا
۱۰ - ۶ گودھولی (علاقائی موسیقی)
۱۵ - ۷ چوپال (کسان بھائیوں کا پروگرام)

جمعرات یکم جنوری

صبح

۳۰ - ۷ پریتی ساگر: گیت / غزل
۳۰ - ۸ ششی کانت تامبے: خیال جگیا اور ترانہ

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
کیرارام: آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
اشونی گولکر: چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
گیہوں کے کیڑے اور بیماریاں
ایچ۔ آر۔ جیسوال: لوک کتھا
گووند شرما۔ وگیان وارتا
پودھوں میں میون۔ مدینہ مشر
۲۰ - ۹ پرادیشک لوک اور سگم سنگیت کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ گاندھی چرچا
۳۰ - ۸ رام نرائن: سارنگی پر گجری توڑی اور للت

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
بوگل داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
دھرم شیلا ورما: بھوجپوری لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
وارتا: ربیع کی فصلوں کی دیکھ بھال
وشوناتھ چوبے۔ خان وارتا: کوتھ
مزدوروں کیلئے سواستھ سمباتھ
ڈاکٹر آر۔ ڈی۔ پاٹھک

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ کلیان سین گپتا: بھجن
۳۰ - ۸ ہیرا بائی بڑودکر: خیال اہیر بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
بدھ ناتھ کلدیپ اور ساتھی: جشن پورا لوک گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
محمد سلیم خاں: بھوجپوری لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
دلہنی فصلوں میں لگنے والے کیٹ (کیڑے) اور بیماریاں
ویریندر پاٹھک

اتوار ۴ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ وکیل احمد: غزلیں

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
رام دیو راہ: آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی

جگوان داس : سر گھا لوک گیت

۱۵ - ۷ چوپال
آؤ گاؤں چلیں : دِن اور دِنواسی
آدیواسی کی ساما جک پرمپرائیں
چیتو رام گنور

پیر ۵ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ نور الدین خاں : گیت / بھجن
۲۸ - ۸ مالنی راجورکر : بھوپالی تونڈی اور ٹپا
بسندھرا کافی

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
جیون سائے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ پوئی رام کنور : چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
گرامین اُدیوگ میں سہکارتا کا مہتو
آر - پی - گپتا

منگل ۶ جنوری

صبح

۲۵ - ۷ سجاتا چکرورتی : گیت / غزل

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
منی لال : آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
برج بہاری تال : چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
سو ستھ رہنے کیلئے کتنا شرم (محنت)
سمریپی دکاری کرن بالا کمار
۰۰ - ۱۰ منگل ودریہ ماتری سنگیت سبھا

بدھ ۷ جنوری

صبح

۲۵ - ۷ شیلیندر یوگی : غزلیں
۳۰ - ۸ حسین بخش : خیال کن کلی

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
آنند داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
چندن رام : سر گھا گیت

۱۵ - ۷ چوپال
تقریر
از ڈی - آر - عندلیب

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ برج بھوشن باسو : گیت / بھجن
۳۰ - ۸ وی - سی - راما ڈے ، واتن پر
لسنت نکاری

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
نولیس کھلکھو اور ساتھی آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
رمی سکینہ : شدیلی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
پچھنے میں ڈھلتی کا پرکوپ (روک تھام)
از ڈی پانڈے

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۳ - ۷ گاندھی چرچا
۳ - ۸ امرکانت : خیال بیراگی بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
نین ساتے راج وارثے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
شیام تاراتن دیویدی : بھوجپوری
لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
ربیع فصلوں کو بیجوندے بچائیں
رام نواس ساہو - گیان وارتا
بری عادتوں سے بچیں اور پیسے بچائیں
ڈی - کے - سکسینہ

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ نسیم بانو : غزلیں
۲۰ - ۲ گونجے جنگل
ریشمی بائی اور ساتھی - آدیواسی گیت

شام

۱ - ۶ گودھولی
سبل داس سونوانی : چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ شیلا ورما : گیت / بھجن

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
بیساکھو رام : آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
احمد علی : بھوجپوری لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
دَن اور دَنواسی آدیواسیوں کا آرتھک
پچھڑاپن کیوں : تقریر اشتیہ دیوپوار
۰ - ۱۰ کمل سنگھ راٹھور : گاتن

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ احمد حسین ، محمد حسین : غزلیں
۳۰ - ۸ بسم اللہ خاں : شہنائی پر گُرجری
توڑی اور بیراگی بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
سوکھی داس : آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
سورج شرد چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۵ - ۷ چوپال
گرامین اُدیوگ کیلئے شاسکیہ سہایتا
اشوک راج تنی

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ افضل حسین نگینہ : غزلیں

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل

شام

۱۵ - ۷ چوپال
کام کے بعد آپ بھی پڑھ سکتی ہیں
شریمتی الکا سنگھ
۰ - ۱۰ منگل ودریہ راتری سنگیت سبھا
شریمتی سپنا مکھرجی : ستار

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ رنو کا : غزلیں
۳۰ - ۸ لکشمی کرشن راؤ پنڈت
خیال اہیر بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
ن ساتے اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی
گھسو داس اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۳ - ۷ یونس ملک : غزلیں
۳۰ - ۸ پروین سلطانہ : خیال درین توڑی
اور نسکل بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل
مادھو سائی اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۱۵ - ۷ چوپال
سبزیوں کی پیداوار ادھک کیسے
ایکیشور دوبے
شکار کتھا : کرن شنکر سنگھ
۰۰ - ۱۰ پروین سلطانہ : خیال کوسومی کلیان
اور رجنی کلیان

سید الشہدا حضرت امام حسین ایک مرتبہ راستے سے گذر رہے تھے ۔ سامنے سے ایک شخص آرہا تھا جو یک بیک کہیں غائب ہوگیا ۔ امام نے محسوس کیا کہ اس کے ذمے میری کچھ رقم ہے اس شخص نے راستہ اسی لیے بدل لیا ہے ۔ دوسرے روز اسے بلوایا اور کیفیت طلب کی ۔ سچ مچ وہ اسی لیے چھپا تھا کہ امام اپنی رقم کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں کیونکہ اس وقت قرض ادا کرنے کی حالت میں نہیں تھا ۔ حضرت امام نے اس سے کہا " میں اپنی تمام رقم معاف کرتا ہوں تاکہ آئندہ تمھیں میرے سامنے آنے میں ہچکچاہٹ نہ ہو ۔ آہ مجھے کیا معلوم تھا تم قرض ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے اس قدر خفت اور ندامت محسوس کر رہے ہو "

اندور

اندور 'الف' ۴۶۲٫۹ میٹر ۶۴۸ کلوہرٹز
اندور 'ب' ۱۸۹٫۳ میٹر ۱۵۸۴ کلوہرٹز

جمعرات یکم جنوری

صبح
۸ — ۲۰ غلام علی : غزلیں
۸ — ۳۰ استاد امیر خاں : شاستریہ سنگیت
شام
۵ — ۳۰ وشو ودیالین پروگرام : دکرمادتیہ کے نورتنوں میں سائنسداں
تقریر : ڈاکٹر وی جے شاستری
۹ — ۱۵ دوبدھا

جمعہ ۲ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ امجد حسین خاں : غزلیں
۸ — ۳۰ دیانند گندھرو : خیال بھیرو
۹ — ۱۰ علی اکبر خاں : سرود
شام
۶ — ۳۰ لوک گیت

ہفتہ ۳ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ کلپنا مجمدار : گیت اور بھجن
۹ — ۱۰ موتی لال جی : ستار پر بھیروی
۱ — ۱۰ دی. ایس. بکھیر : راگ شدھ سارنگ
رات
۹ — ۱۵ مالودرشن

اتوار ۴ جنوری

صبح
۸ — ۲ اس ماس کا گیت
۹ — ۴۵ بچوں کے لیے
۱ — ۱۰ من بھاون
رات
۱۰ — ۰۰ ہری پرساد چورسیا بانسری

پیر ۵ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ اوم شرما : گیت اور بھجن
۹ — ۱۰ ڈبلیو. جی. جوگ : وائلن
رات
۹ — ۱۵ وگیان جگت

منگل ۶ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ اشالینی گاوڑے : گیت اور بھجن
۹ — ۱۰ شردکمر گونکر. طبلہ پر تین تال
۱ — ۱ ملے جلے گانے
شام
۶ — ۳۰ ایشور بھائی دیو : سندھی گیت

بدھ ۷ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ رام پرساد بسمل : گیت اور غزل
۸ — ۳۰ اے کانن : راگ بیراگی بھیرو
۹ — ۱۰ اننت لال اور ساتھی راگ للت
رات
۹ — ۱۵ گھر بار

جمعرات ۸ جنوری

صبح
۸ — ۳۰ مکل شیو پترا : راگ بھاونتیا
شام
۵ — ۳۰ وشو ودیالین پروگرام : ہندی کا کایا شلپ لکھو کتھا
ڈاکٹر منگل مہتہ
۸ — ۰۰ پتریکا پروگرام

جمعہ ۹ جنوری

صبح ۸ — ۲۰ پروین سلطانہ

غزل
۹ — ۱۰ گوپال کرشن : وچتر وینا
۱۲ — ۳۰ خواتین کے لیے
شام
۶ — ۲۰ آسا سنگھ مستانہ : شبد

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ ابھے نائک : گیت اور بھجن
۹ — ۱۰ ہری پرساد چورسیا بانسری پر گجری توڑی
۲ — ۲۰ بھجن
رات
۸ — ۰۰ انگریزی تقریر

اتوار ۱۱ جنوری

صبح
۸ — ۳۰ مراٹھی پروگرام
۹ — ۱۵ سندھی پروگرام
۱۲ — ۳۰ گھر پریوار
شام
۶ — ۳۰ انور ودھ لوک گیت
۱۰ — ۰۰ رام مراٹھے . راگ دھناشری

پیر ۱۲ جنوری

صبح
۸ — ۳۰ ارماکانت کھر : راگ بھوپال توڑی
۹ — ۱۰ جے. پی. مشرا : سرود

- — ۲ پنڈت شورام : ہارمونیم
رات
۸ — ۰۰ پرادیشک سماچار درشن

منگل ۱۳ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ وسنت اڑی، کھرے ابھنگ اور بھاؤگیت
۹ — ۱۰ یو. کے. پارکھی : کلارنیٹ پر راگ کھنکلی

بدھ ۱۴ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ پریتھی پال سنگھ : شبد
۸ — ۳۰ ڈاگر بندھو : راگ للت میں دھروپد
۹ — ۱۰ رئیس خاں : ستار پر راگ توڑی
رات
۹ — ۳۰ ترنگ مزاحیہ خاکہ

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح
۸ — ۲۰ پشپا ہنس : شبد اور غزل
۸ — ۲۰ گرجا دیوی : ٹھمری
۹ — ۱۰ بشیر خاں : سارنگی پر وبھاس
شام
۵ — ۳۰ وشو ودیالین پروگرام
۱۰ — -- گرجا دیوی : خیال ابھوگی کانہڑا

بقیہ بھوپال

شام
۸ - - ساہتیکی اکہانی
نریش مہندر جین
۱۰ - ۰ رویندر گرور، بانسری
طبلہ پر سنگت : رام سروپ رتونیہ
۱۰ - ۳۰ مشر بندھو : خیال

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح
۸ - ۳ وی. ڈی. بروے خیال
۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ : اشنکر دکشت

۱ - ۴۰ اسکول براڈکاسٹ
۲۰ - ۳۰ کرو ڑارا دت . لوک گیت
شام
۵ - ۳۰ پروادانی : نرتوں کے پتر
۷ - ۱۵ چوپال
گرام لکشمی، دیہی عورتوں کے لیے پروگرام
۸ - ۰۰ ہندی تقریر، لالا بر دول
ستری نرملا پرشاد گپتا
۱۰ - ۰ میتی مالو : ودیا
۱۰ - ۳۰ کرشنا دیوی چترتہ

حیدرآباد

۵۰۶.۴ میٹر (۷۳۸ کلو ہرٹز) ۲۵۶.۴ میٹر (۱۱۷۰ کلو ہرٹز)

خصوصی پروگرام

جمعرات یکم جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: یونیورسٹی کے طلبا کے لیے
شام
۵-۳۰ ترنگ: میری پسند: فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے)
تقریر

جمعہ ۲ جنوری
صبح
۷-۴۰ ایشور اللہ: قرأت کلام پاک
نعت شریف
۸-۲۵ یووانی: تقریر
شام
۵-۳۰ ترنگ: سائنس میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۳ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: فلمی قوالیاں
شام
۵-۳۰ ترنگ: ڈرامہ
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

اتوار ۴ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی
گلدستہ نوجوانوں کے خطوں پر مبنی
پروگرام
۹-۳۰ بچوں کے لیے پروگرام
۲-۳۰ بہنوں کے لیے پروگرام
شام
۵-۳۰ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۹-۳ نیرنگ: ڈرامہ، غزلیں

پیر ۵ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: نغموں کی دنیا
شام
۵-۳۰ ترنگ: کھیلوں پر تبصرہ: خطوں کے جواب: فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بہ زبان شاعر
غزلیں

منگل ۶ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: تقریر
شام
۵-۳۰ آہنگ: ادبی میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام
مزاحیہ خاکہ صرف مردوں کے لیے
ڈھولک کے گیت

بدھ ۷ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: شہرنامہ نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام
شام
۵-۳۰ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں، ہفتہ وار مزاحیہ خاکہ
نئی کہانی: غزلیں

جمعرات ۸ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: یونیورسٹی کے طلبا کے لیے
شام
۵-۳۰ ترنگ: میری پسند: فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے)
سائنس: تقریر

جمعہ ۹ جنوری
صبح
۷-۴۰ ایشور اللہ: قرأت کلام پاک
نعت شریف
۸-۲۵ یووانی: تقریر
۵-۳۰ ترنگ: سائنس میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۱۰ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: فلمی قوالیاں
شام
۵-۳۰ ترنگ: ڈرامہ
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ: لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

اتوار ۱۱ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: گلدستہ (نوجوانوں کے خطوں پر مبنی پروگرام)
۹-۳۰ بچوں کے لیے
۲-۳۰ بہنوں کے لیے
شام
۵-۳۰ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ڈرامہ، غزلیں

پیر ۱۲ جنوری
صبح ۸-۲۵ یووانی
نغموں کی دنیا
شام
۵-۳۰ ترنگ: کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب: فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بہ زبان شاعر
غزلیں

منگل ۱۳ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: تقریر
شام
۵-۳۰ آہنگ: ادبی میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام
صرف مردوں کے لیے: مزاحیہ خاکہ
ڈھولک کے گیت

بدھ ۱۴ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: شہرنامہ نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام
شام
۵-۳۰ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں: (ہفتہ وار مزاحیہ خاکہ)
نئی کہانی: غزلیں

جمعرات ۱۵ جنوری
صبح
۸-۲۵ یووانی: یونیورسٹی کے طلبا کے لیے
شام
۵-۳۰ ترنگ: میری پسند: فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے)
سائنس: تقریر

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد : ۲/۱۹۷ میٹر – ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی : ۹/۲۲۹ میٹر – ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

جمعرات یکم جنوری

صبح

۱۵ - ۷ سرلا سدف : ٹھمری

۳۰ - ۷ سب رنگ سال نو تقریر

دوپہر

۳ - ۱۲ فلمی گانے

- ۱ سنگھ سدھو : خیال

شام

۱۵ - ۸ دھونی جتر

- ۱۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ گاندھی وندنا

۳ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ مراٹھی فلمی گیت

۱ پربھودیو سردار : خیال

شام

۳ - ۷ مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کا پروگرام

۳۰ - ۹ مراٹھی ناٹک

- ۱۰ لکشمی شنکر : خیال

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ لوک گیت

۳ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳ - ۱۲ رنگ محفل (گیت، غزل، قوالیوں پر مبنی پروگرام)

۱ شرد تی سا ڈولکر : خیال

شام

۱۵ - ۸ اون ہاؤس (مراٹھی میں سلسلہ وار فیچر)

۳ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۴ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ جگدیش پرساد پنڈت : خیال

۳۰ - ۷ سب رنگ

۴ - ۸ بھاؤ گیت

۴ - ۹ ہندی پروگرام

دوپہر

۱ مراٹھی میں خواتین کے لیے پروگرام

شام

۱۵ - ۹ سپریم نمسکار : مراٹھی میں خطوط کے جواب

۳۰ - ۹ آپلی آواڈ : مراٹھی میں فرمائشی گیتوں کا پروگرام

- - ۱ شیاملہ دیوی : خیال

پیر ۵ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ سدھ رام جادھو اور ساتھی : سندری

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ہندی فلمی گانے

- - ۱ مالینی راجورکر : خیال

شام

- - ۱۰ برج نارائن : سرود

منگل ۶ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ غلام مصطفیٰ : پہاڑی ٹھمری

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ملے جلے گیت (مراٹھی میں)

شام

- - ۱۰ پنڈری ناتھ کدم : کلاسیکی گائن

بدھ ۷ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ منی لال ناگ : ستار

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

- - ۱ کنکنا بنرجی : خیال

شام

۳ - ۹ مراٹھی میں ادبی میگزین پروگرام

- - ۱۰ مراٹھی فرمائشی گیت

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ سوبھا گرٹو : کافی ٹھمری

۳۰ - ۷ سب رنگ

شام

- - ۱۰ گوبند پرشاد جے پوروالے : ٹھمری

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ گاندھی وندنا

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

- - ۱ از شیونت جوشی : خیال

شام

۳۰ - ۷ مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام

۳۰ - ۹ مراٹھی ناٹک

- - ۱۰ میرا سرجی : خیال

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ لوک گیت

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ رنگ محفل

- ۱ ملک ارجن منصور : خیال

شام

۳۰ - ۷ لوک سنگیت

۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ پربھا مشرا : خیال

۳۰ - ۷ سب رنگ

۴ - ۸ بھاؤ گیت

۵ - ۹ بچوں کے لیے پروگرام (مراٹھی میں)

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ناٹیہ سنگیت

- ۱ عورتوں کے لیے پروگرام (مراٹھی میں)

۴۰ - ۱ سمرو گان

شام

۱۵ - ۷ کیرتن

۱۵ - ۸ سپریم نمسکار (مراٹھی میں خطوں کے جوابات)

۳۰ - ۹ آپلی آواڈ

- - ۱۰ دھیر بامیرو شاستری (مراٹھی میں فیچر) از مدھو کر وانگے

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۱۵ - ۷ احمد علی : سرود

۳۰ - ۷ سب رنگ

۴ - ۸ شبد گاندھی

دوپہر

۳۰ - ۱۲ فلمی گانے

۱ اوشا پارکھی : خیال

۴۰ - ۱ وادیہ لاہیری

شام

۳۰ - ۵ یووا وانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)

۳۰ - ۷ کسانوں کے لیے پروگرام (مراٹھی)

۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر

۳۰ - ۹ مدھو گندھ

۳ - ۹ نیشنل پروگرام ہندی میں تقریر

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۷-۱۵ اونکارناتھ ٹھاکر، خیال

۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ مترسنگیت (ملے جلے گیت)

۱-۰۰ کلاسیکی موسیقی

۱-۴۰ سگم سنگیت

۷-۳۰ آپچے گھر آپچے شیوار کسانوں کے لیے پروگرام

۸-۱۵ مراٹھی میں تقریر

۹-۳۰ ردمیان بتریکا (مراٹھی میں سائنسی پروگرام)

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۷-۱۵ بسم اللہ خاں اور وی۔جی۔ جوگ وائلن اور شہنائی جگل بندی

۷-۳۰ سب رنگ

۸-۳۰ ٹھمری اور دادرا

دوپہر

۱۲-۳۰ چتر پٹ سنگیت

۱-۰۰ امیر خاں خیال

۱-۴۰ نگل گان

۵-۳۰ یووا وانی: نوجوانوں کے لیے پروگرام

۶-۱۵ لوک سنگیت

۸-۱۵ اردو میں تقریر

۹-۳۰ مباحثہ

۱۰-۰۰ آپکی آواز

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح

۷-۱۵ جے۔ ایل۔ راناڈے، خیال

۷-۳۰ سب رنگ

۸-۳۰ لوک روپی وارتا پتر

۸-۴۰ ساز پر دھن

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی گانے

۱-۰۰ ابدھ دتیہ مکرجی۔ ستار

۱-۴۰ دادیہ لاہری

۵-۳۰ یووا وانی: نوجوانوں کے لیے پروگرام

۶-۳۰ کسانوں کے لیے پروگرام (مراٹھی)

۷-۱۰ بازار بھاؤ

۸-۱۵ دھولی چتر

۹-۳۰ کھیلوں کا خصوصی پروگرام

۱۰-۰۰ گوبند پرشاد جے پوروالے، خیال

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر الف۔ ۲۹۸.۱۸ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز
شارٹ ویو سری نگر ب ۹۱.۱۴۳ میٹر ۳۲۸۶.۰ کلو ہرٹز
۴۹.۱۱۰ میٹر ۶۱۱۰ کلو ہرٹز ۹۱.۵۴ میٹر ۳۲۷۷ کلو ہرٹز

پہلی مجلس۔ صبح ۶-۵۵ سے صبح ۱۰-۰۰ بجے تک

دوسری مجلس۔ صبح ۱۰-۳۰ سے رات ۳-۰۰ بجے تک (پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ)

صبح ۱۰-۳۰ سے رات ۱۱-۰۵ بجے تک (بدھ اور ہفتہ) اتوار کو۔ صبح ۶-۵۵ سے رات ۱۱-۰۵ بجے تک

خبریں			[illegible]
صبح	۸-۰۵ اردو میں خبریں	۹-۰۰ انگریزی میں خبریں	صبح ۸-۰۵ [illegible] میں خبریں
۷-۰۰ سنسکرت میں خبریں	۹-۰۰ ہندی میں خبریں	۹-۴۵ کشمیری میں خبریں	۲-۰۹ [illegible] ۱۰-۴۵ [illegible]
۷-۴۵ کشمیری میں خبریں	دوپہر	رات	دوپہر ۱-۲ لداخی میں خبریں
۸-۰۰ انگریزی میں خبریں	۱-۰۵ اردو میں خبریں	۹-۰۰ انگریزی میں خبریں	۳-۰۰ کشمیری میں خبریں [illegible]
	۲-۰۰ انگریزی میں خبریں	۹-۱۵ اردو میں خبریں	
	شام	۱۱-۰۰ انگریزی میں خبریں	

جمعرات یکم جنوری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
دی۔کے۔ ملا اور ساتھی نعت
آر۔ ی۔ تکو، لیلا

۷-۴۰ "روشنی"
اردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے زریں اقوال

۸-۰۰ پرتو خیال
جگجیت سنگھ، غزلیں

۹-۱۰ محمد خلیل اور ساتھی: قوالی

۱۱-۳۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰۰ جگجیت سنگھ اور چترا سنگھ: غزلیں
استاد امیر خاں: گائن

۱۲-۴۰ "پراگاش"
انسان سنز کتھ (کشمیری)

۲-۱۵ عبدالغنی اور ساتھی، چھکری اور رؤف

۲-۳۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۴-۰۰ "کیاری"
جموں اور پنجاب کا لوک سنگیت

قطب الدین اور ساتھی ڈوگری
نوراں – پنجابی

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
ی۔ آر۔ موتگا، نعت خوانی
سیما ستر ما، بھجن

۷-۲۰ گاشرا چیر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے زریں اقوال
مسودہ، امداد احمد

۷-۳۰ گاندھی کتھا
پیشرر گورم
گاندھی جی کی سوانح عمری سے کشمیری میں اقتباسات
"گاندھی جی چھ وننان"

۸-۰۰ پرتو خیال۔ ریتا گنگولی: غزلیں

۱۱-۳۰ غلام نبی ڈولوال اور ساتھی: چکری

دوپہر

۱۲-۰۰ ریتا گنگولی۔ غزلیں

بسم اللہ خاں اور ساتھی: شہنائی

۱۲-۴۰ نعتیں اور منقبت

۲-۱۵ سونیتا کول: غزلیں

۲-۳۰ غلام نبی ڈولوال اور ساتھی: چکری

۴-۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ کلام

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
ایم۔ایچ۔ ڈیوڈار خیال واگی
نعت (دوگانہ)

۸-۰۰ پرتو خیال
شنکر حسین اور اوشا ٹنڈن، غزلیں

۱۱-۳۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی: صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰۰ شبیر حسین اور اوشا ٹنڈن: غزلیں

۱۲-۴۰ "پراگاش"
انسان سنز کتھ (کشمیری)

۲-۳۰ شجاعت حسین۔ غزلیں

۳-۰۳ محمد عبداللہ تراہبلی اور ساتھی
چھکری اور رؤف

رات

۹-۰۳ "سیاسی زندگی میون کار"
مشہور گویا علی محمد شیخ کے ساتھ گفتگو

۱۰-۰۳ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ کلام

اتوار ۴ جنوری

صبح

۷-۲۰ "روشنی"
اردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے زریں اقوال مسودہ، نیاض رفعت

۸-۰۰ پرتو خیال
راجکمار رضوی، غزلیں

۱۰-۱۵ میگس تھیز اور بہارت
بات چیت۔ ڈاکٹر عبدالقیوم رفیق
شوق اچھا ہے ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کا
شائقوں سے گفتگو

۱۱-۰۰ "ثقافت"
پیش کش: اے۔ کے۔ رہبر

۱۱-۰۳ ڈراموں کا خصوصی پروگرام (دوبارہ)
بنگالی کھیل کا کشمیری میں ریڈیو روپ
خوشنما صبح

دوپہر

۱۲-۴۰ "پراگاش"
انسان سنز کتھ (کشمیری)

۴۰-۰۰ پنجابی پروگرام

۵-۳۰ گوجری پروگرام (جموں سے ریلے)

رات

۸-۴۵ تونہہ چھٹی واتھ

کشمیری میں سامعین کے خطوں کے
جواب : مسودہ : ابدال احمد

پیر ۵ جنوری

صبح

۷-۲۰ کاشر اچھر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۸-۰۰ پرتو خیال
نسیم بانو : غزلیں
۸-۲ نوبو (یودا دالی سے انتخاب)
۱۱-۳۰ غلام رسول ڈار اور ساتھی
چھکری اور رود

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
ساتویں اور آٹھویں جماعت کے
طالب علموں کیلئے انگریزی میں
پروگرام
۱۲-۴۰ "دیرا گامتس"
انسان سنز کتھ (کشمیری)
۲-۱۵ غلام رسول ڈار اور ساتھی
چھکری اور رود
۲-۳ شاستری سنگیت۔ بھیم سین جوشی
۴-۴۰ نسیم اختر اور ظہور احمد۔ غزلیں

رات

۸-۳۰ نسیم اختر اور ظہور احمد۔ غزلیں
۹-۳۰ الماس کھنجہ کشمیری میں کھیل
تحریر: موہن لال آشؔ

منگل ۶ جنوری

صبح

۷-۲۰ "روشنی"
اردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۸-۰۰ پرتو خیال
چندر کانت : غزلیں
۸-۲۰ نقش حیات
کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ
۱۱-۳۰ عبدالخالق اور ساتھی، صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ، کوئز پروگرام
اردو میں آٹھویں جماعت کے
طالب علموں کیلئے جنرل سائنس کا پروگرام
۲-۱۵ راج بیگم اور ساتھی، چھکری اور رود
۲-۳۰ عبدالخالق اور ساتھی، صوفیانہ کلام
۴-۰۰ عبدالخالق اور ساتھی : صوفیانہ کلام
۵-۳۰ گوجری پروگرام (جموں سے ریلے)

رات

۸-۳۰ "مکین ہد دیاہ"
مسودہ اور پیش کش: شیخ مقبول
۸-۴۵ سیکولرازم سیاہ نظرہ منز
کشمیری میں بات چیت

بدھ ۷ جنوری

صبح

۷-۲۰ کاشر اچھر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
مسودہ: ابدال احمد، آواز: پی ایل رازدان
۸-۰۰ پرتو خیال
مدھو بالا چاولہ : غزلیں
۱۱-۳۰ محمد سلطان بٹ اور ساتھی
چھکری اور رود

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
وادی سندھ کی تہذیب
اردو میں نویں جماعت کے طالب علموں
کیلئے پروگرام۔ از۔ ٹی۔ این۔ کول
۱۲-۴۰ "دیرا گامتس"
انسان سنز کتھ
۲-۱۵ محمد سلطان بٹ اور ساتھی
چھکری اور رود
۴-۰ محمد سلطان بٹ اور ساتھی
چھکری اور رود
۴-۳۰ آرتی ٹکو اور شانتی کول : غزلیں

رات

۸-۳۰ آرتی ٹکو اور شانتی کول : غزلیں
۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ، مسودہ، بشیر شاہ
۹-۳ منظر (سرینگر سے)
ایچ۔ ایم۔ ٹی۔ فیکٹری کے متعلق اردو
میں فیچر
پیش کش : محمد شفیق

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۷-۲۰ "روشنی"
اردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال، مسودہ: فیاض رفعت
۸-۰ پرتو خیال
فریدہ خانم : غزلیں
۸-۲ گمرہ بارہ خاطرہ
کشمیری میں گھرانوں کیلئے پروگرام
۹-۰۵ دلچسپ خبریں اور غزلیں

ایم۔ کے۔ پنڈتا
۱۱ - ۳ جی ایم۔ سارہ وار اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر
۱۲ - ۰ اسکول براڈ کاسٹ
نویں جماعت کے طالب علموں کیلئے
انگریزی میں پروگرام
۱۲ - ۴ ""پیرا گاش""
انسان سنسکرتہ (کشمیری)
۲ - ۱۵ عبدالسلام شاہ کشوہ اور ساتھی
چھکری اور روف
۲ - ۳۰ جی۔ایم۔ سارہ وار اور ساتھی صوفیانہ
۴ - ""کیاری""
موسیقی اور بحاث کا لوک سنگیت
مست رام، ڈوگری
سریندر کور، پنجابی

رات
۸ - ۳ کچھ بیٹھ۔ (سلسلہ وار پیچر)
مسودہ ایم۔ ایس۔ پنڈت

جمعہ ۹ جنوری

صبح
۷ - ۲ گاشہ راہجر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۷ - ۳ گاندھی کتھا پروگرام
کشمیری میں گاندھی جی کی سوانح عمری
سے چند اقتباسات تعکین سنگیت
۸ - مشتاق حسین: غزلیں
۱۱ - ۳ عبدالستار میر اور ساتھی چھکری اور روف

دوپہر
۱۲ - ۰ اسکول براڈ کاسٹ
دسویں جماعت کے طالب علموں کیلئے
انگریزی میں پروگرام
۱۲ - ۴ نعتیں اور منقبت
۲ - ۱۵ محمد صدیق پانپوری غزلیں
۲ - ۳۰ عبدالستار میر اور ساتھی: چھکری اور روف
۴ - عبدالسلطان میر اور ساتھی: صوفیانہ کلام
۴ - ۳۰ عبدالستار میر اور ساتھی: چھکری اور روف

رات
۹ - ۳ ""رانے ترانے""
کشمیری میں مباحثہ کیا کشمیر منز
چھاوہ چی ستین کرییاں
شرکاء: طاہر قادری، موہن لال رتنی،
اے کے رہبر

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح
۷ - ۲۰ گاشہ راہجر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۸ - پرتو حیال: خالد: غزلیں
۸ - ۲ ""مولہ سعار""
مسودہ اور پیشکش رشید نازکی
۱۱ - ۳ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی صوفیانہ

دوپہر
۱۲ - ۰ ٹیچرز فورم۔ مختلف مضامین میں آپسی
رابطہ۔ اُستادوں کیلئے اُردو میں
بات چیت: مقرر ڈاکٹر رئیس احمد
۱۲ - ۴ ""پیرا گاش""
انسان سنسکرتہ (کشمیری)
۲ - ۱۵ خالد۔ غزلیں
۲ - ۳ جی۔ایم ڈی علوی اور ساتھی
چھکری
۵ - ۳ گوجری پروگرام (جموں سے ریلے)

رات
۸ - ۴۵ ٹیچرز ڈائیس
انگریزی میں بات چیت
مقرر او۔این۔ کول

اتوار ۱۱ جنوری

صبح
۷ - ۲ ""روشنی""
اُردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال، مسودہ ریاض رحمت
۸ - پرتو حیال
سعادت حسین خان، غزلیں
۸ - ۲۰ گھراوں کیلئے اُردو میں گھرانوں
کیلئے پروگرام
۱۰ - ۱۵ ""ہونہار""
اُردو میں بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام
۱۱ - ۳ ""تین دیوانے"" اُردو میں کھیل
تحریر نور شاہ

دوپہر
۱۲ - ۱۵ کیلاش مہرہ، غزلیں
۱۲ - ۳۰ ""پیرا گاش""
انسان سنسکرتہ (کشمیری)
۲ - ۱۵ ایم۔ اے تنت لقان اور ساتھی
صوفیانہ کلام
۲ - ۳ ""بزم شعار"" (کشمیری میں مشاعرہ)

ستر کار: بشیر احمد بشیر، اودھکار ناتھ
شبنم، منی لال تنہا
پی۔ این۔ کول سائل، فیاض تیلہ گامی
اور مسعود سامون
۴ - پنجابی پروگرام
۵ - ۳ گوجری پروگرام (جموں سے ریلے)

رات
۸ - ۴۵ نوہر چھی داژ
مسودہ: ابدال احمد آوار۔ پی۔ ایل۔ رازدان

پیر ۱۲ جنوری

صبح
۷ - ۲۰ گاشہ راہجر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۸ - ۰۰ پرتو خیال۔ سرلا کپور۔ غزلیں
۱۱ - ۳۰ حبیب اللہ بہو: چھکری اور روف

دوپہر
۱۲ - ۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
ساتویں اور آٹھویں جماعت کے
طالب علموں کیلئے انگریزی میں
پروگرام
۱۲ - ۴۰ ""پیرا گاش""
انسان سنسکرتہ (کشمیری)
۲ - ۱۵ حبیب اللہ بہو اور ساتھی: چھکری
۴ - ۰۰ حبیب اللہ بہو اور ساتھی۔ چھکری
۴ - ۳۰ علی محمد، غزلیں
شمیم دیو اور ساتھی۔ کورس

رات
۸ - ۳۰ علی محمد، غزلیں
شمیم دیو اور ساتھی۔ کورس
۹ - ۳۰ ""آدھے چاند کا سفر""
اُردو میں کھیل: تحریر لیشکر ناتھ

منگل ۱۳ جنوری

صبح
۷ - ۲۰ ""روشنی""
اُردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال
۸ - ۰۰ پرتو حیال
صلاح الدین احمد: غزلیں
۸ - ۲۰ نقش حیات
کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ
۱۱ - ۳۰ کمال بٹ اور ساتھی: صوفیانہ کلام
۱۲ - ۰ اسکول براڈ کاسٹ
اُردو میں آٹھویں جماعت کے
طالب علموں کیلئے پروگرام
۲ - ۱۵ غلام قادر دانی: غزلیں
۲ - ۳۰ کمال بٹ اور ساتھی: صوفیانہ کلام
۴ - ۰۰ کمال بٹ اور ساتھی۔ صوفیانہ کلام
۴ - ۳۰ حسینہ اختر اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸ - ۳۰ کھیلوں کی دنیا
مسودہ اور پیشکش: چاند کار دھر
۸ - ۴۵ ""رسالو فنرو""
کشمیری میں بات چیت
مسودہ اور پیشکش: ایچ۔ کے سعانی

بدھ ۱۴ جنوری

صبح
۷ - ۲۰ گاشہ راہجر
کشمیری میں برگزیدہ شخصیتوں کے
زریں اقوال: مسودہ ابدال احمد
آواز: پی۔ ایل۔ رازدان
۸ - ۰ شانتا سکینہ: غزلیں
۱۱ - ۳۰ علی محمد گنائی اور ساتھی
چھکری اور روف

دوپہر
۱۲ - ۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
سرینگر ایک قدیم شہر
اُردو میں نویں جماعت کے
طالب علموں کیلئے پروگرام
۱۲ - ۴۰ ""پیرا گاش""
انسان سنسکرتہ (کشمیری)
۲ - ۱۵ علی محمد گنائی اور ساتھی
چھکری اور روف
۲ - ۳۰ شاستریہ سنگیت
راجن مشرا، ساجن مشرا
۴ - ۰۰ علی محمد گنائی اور ساتھی
چھکری اور روف
۴ - ۳۰ نسیم اختر: غزلیں
مسرہ داس
غزلیں
محمد مقبول بٹ
رباب پر دھن
۸ - ۳۰ نسیم اختر: غزلیں
غلام نبی شیخ: غزلیں
۸ - ۴۵ خط کیلئے شکریہ
مسودہ، بشیر شاہ

جمّوں

[illegible]

[illegible]

جمعرات یکم جنوری

صبح

۷-۴۵ گیتا دیوی اور سہیلیاں، غلام محمد اور ساتھی۔ ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے: انگریزی میں پروگرام

۱۲-۳ سہیں آسطے، (خواتین کیلئے ڈوگری پروگرام)

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام

جمعہ ۲ جنوری

صبح

۷-۴۵ شانتی پشٹ پرکاش سترما ڈوگری موسیقی

۸-۲۰ بابو نے کہا تھا

۹-۰۵ سہنا۔ ڈوگری پروگرام

دوپہر

۱۲-۱ ودیارتھیوں کیلئے: انگریزی پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: بچّیاں دا سطے اکھیاں کی حفاظت: ڈاکٹر نثار حسین کی تقریر

۷-۳۰ انگریزی بات چیت: آن ڈفارمٹی آف چلڈرن اینڈ ٹراپیکل ڈیزیز شرکاء: ٹلچن ڈیلیس، ڈاکٹر ایولن پیلٹ

۸-۰۰ بھدرواہی پروگرام: لشاں من بھانے گیتاں: سامعین کے من پسند بھدرواہی گیت

۹-۳۰ پنجابی پروگرام: نوں نرماں دیچ پریس دی بھومکا: مباحثہ

ڈاکٹر شانتا بھارتی، آتمجیت سنگھ، وید بھسین، ستیش دلگیر

۱۰-۰ ایک تھا کتا: ہری بھٹہ کا لکھا اردو ڈرامہ

ہفتہ ۳ جنوری

صبح

۷-۴۵ امل کمار، انیتا سترا۔ ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱ ودیارتھیوں کیلئے

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام تھاری جیٹی رلی سیت حاجی محمد صدیق

۸-۰۰ آیکا پتر ملا اور آپ کی فرمائش سامعین کے خطوں کے جواب اور فرمائشی ملی لے

اتوار ۴ جنوری

صبح

۷-۴۵ گردھاری لال بینت، بمسلا دیوی ڈوگری موسیقی

۹-۰۵ آئیے ذرا ہنس لیں

۹-۳۰ بال جگت، بچوں کیلئے ہندی میں پروگرام گلدستہ۔ آس پاس بچوں کی من پسند خبریں

۱۱-۴۵ ادھیاپکوں کیلئے اُستادوں کیلئے پروگرام

۱۲-۳۰ گھرانوں کیلئے: ننھی مسکان بچوں کی اوستکتائیں، تقریر شریمتی گردیپ کور۔ پھولوں کی سجاوٹ: تقریر از شریمتی اوتار سنگھ

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: کہانی از محمد شریف

شاد، سیت: عالم دین

۸-۰۰ ترکشا: ڈوگری کا ادبی پروگرام نظم خوانی

۹-۳۰ پنجابی پروگرام: تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۵ جنوری

صبح

۷-۴۵ ملیر سنگھ، اوشا شنڈن۔ ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام

۷-۳۰ بدلتا روپ۔ میرا گاؤں: نردیک

۹-۳۰ پنجابی پروگرام: میری نہیں کہانی ارسر دمیت سنگھ۔ گیت

منگل ۶ جنوری

صبح

۷-۴۵ شدرشن کو کیرتی، وِدیا گیتا، امیتا ڈے: ڈوگری موسیقی

۹-۰۵ میرا شہر۔ فیچر

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے سسٹروکس ساتویں جماعت کیلئے انگریزی پروگرام

۲-۳ رمجھان۔ ڈوگری پروگرام

شام

۶-۳ دیس سہاماں (پہلمڑی) بچوں کیلئے پروگرام

۸-۰ ہندی تقریر۔ لیزر دوارہ سنیمار ار ڈاکٹر دی۔ پی۔ گپتا

۱۰-۰ کیڑہ گھرا۔۔ برسنگ دیو جموال کا لکھا ڈوگری ڈرامہ

بدھ ۷ جنوری

صبح

۷-۴۵ سیما سترما، پر دمن سنگھ ڈوگری موسیقی

۸-۳ دریچے اردو فیچر

دوپہر

۱۲-۱ ودیارتھیوں کیلئے موومیٹ آف آریہ سماج، سوشل اسٹڈی کا پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: تمھاری پسند

۱۰-۰۰ پنجابی پروگرام۔ تہاڈی پسند

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۷-۳۰ "روشنی" اُردو میں برگزیدہ شخصیتوں کے زرّیں اقوال

۸-۰۰ پرتو خیال نورجہاں: غزلیں

۹-۰۵ دلچسپ خبریں اور دی۔ کے۔ قاضی غزلیں

۱۱-۳۰ جی۔ ایم۔ ساز نواز اور ساتھی صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ نویں جماعت کے طالب علموں کیلئے انگریزی میں پروگرام

۱۲-۴ "پراکاش" انسان سنترکہ (کشمیری)

۲-۱۵ علی محمد شیخ اور ساتھی چھکری اور رؤف

۲-۳ جی۔ ایم۔ ساز نواز اور ساتھی

۴-۰۰ "دوکیاری"، لوک سنگیت لداخی ترنگ ڈولما اور ساتھی۔ لداخی

رات

۸-۳ "دیکھ ریکھ" دیہاتیوں کیلئے سلسلہ وار فیچر

۹-۳۰ "یوودھا"، ہندی میں ادبی پروگرام کہانی انک: تحریر: شیو رینہ مہاراج کرشن شاہ، اور منشی لال کوٹیڈ

غزل

اختر بستوی

رشتے ہزار قسم کے رکھتا ہوں دوستو

پھر کیوں سوچتا ہوں کہ تنہا ہوں دوستو

کچھ عصرِ نو کا فیض، کچھ اپنے مزاج کا

آسائشوں کے سیج پہ تڑپا ہوں دوستو

اک پیکرِ حقیقتِ روشن کا غم لیے

پرچھائیوں کے شہر میں پہنچا ہوں دوستو

پتھر کی چوٹ نے کبھی بخشی ہے تقویت

پھولوں کی ضرب سے کبھی ٹوٹا ہوں دوستو

اپنا مجھے سمجھ کے جو آیا مری طرف

اس کو خبر نہیں کہ میں کس کا ہوں دوستو

ڈرائنگ: ... نشتر

جمعرات ۸ جنوری

صبح

۷-۴۵ لکشمی کانت جوشی، شیل بالا
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے
۱۲-۳۰ بہنیں آ سلے: خواتین کیلئے ڈوگری میں پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: میرو سفر میری منزل: انٹرویو
۸-۰۰ ترجمہ: ہندی کا ادبی پروگرام
لوہڑی کا سانسکرتک آدھار
تقریر ازسری جیوتیشور پتھک
آکہانی میں کتنی کہانی، مباحثہ
شرکار: کماری انل
گوتم، شری رمیش مہتہ اور شری
اشوک جیرتھ، کویتا پاٹھ
نظم خوانی از شری آدرش

جمعہ ۹ جنوری

صبح

۷-۴۵ مہندر کپور، نیویر شوتم
ڈوگری موسیقی
۸-۲۰ مایوں نے کہا تھا

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے: کرسمس

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: موسمی سسری محمد حسین سے انٹرویو
۷-۳۰ انگریزی تقریر: پلاننگ اکانومی اری کرائسس
شرکار: اندرجیت سنگھ، این بھان سی گنڈورلو
۸-۰۰ بھدرواہی پروگرام، تتی پکی
سامعین کے خطوں کے جواب
۹-۳۰ پنجابی پروگرام: آسیں وی تگے آں، مزاحیہ جھلکی ازسری محمود احمد
۱۰-۰۰ ہیرچا گلی گلی: پی۔ ایم۔ سترا کا اردو ڈرامہ

ہفتہ ۱۰ جنوری

صبح

۷-۴۵ رام کمار ستنکر
ڈوگری موسیقی، سہاگن

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: "مرضی کو بیاہ" مباحثہ: شرکار: ارشاد بیگم، شریمتی رشیدہ خانم اور ایم خاں
۸-۰۰ آپ کا پتر ملا اور آپ کی فرمائش

اتوار ۱۱ جنوری

صبح

۷-۴۵ کلیا ٹیسر، نوین کمار
ڈوگری موسیقی
۸-۳۰ دریچے
۹-۰۵ ہوا محل
۹-۳۰ بال جگت: بچوں کیلئے ہندی میں پروگرام: گلدستہ، آر ملیں یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے
۱۱-۴۵ ادھیاپکوں کیلئے

دوپہر

۱۲-۳۰ کمراؤں کیلئے، موسا رہی جھلکی تحریر جتیندر شرما فضول خرچی اور دکھاوا: تقریر ازشریمتی راج کرن

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام
۸-۰۰ ترکشا، ڈوگری کا ادبی پروگرام
۹-۳۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۱۲ جنوری

صبح

۷-۴۵ سریندر کور، سویندر ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱ ودیارتھیوں کیلئے "میرک رنگ اگیں" چھٹی جماعت کیلئے انگریزی پروگرام

شام

۷-۳۰ مدلتا رُوپ میرا گاؤں میرا
۹-۳ پنجابی پروگرام گرگ یورب اور لوہڑی دے تیوہار دے سلسلے دی فیچر ریوڈ

منگل ۱۳ جنوری

صبح

۷-۴۵ سرلا کپور، نریندر گپتا: ڈوگری موسیقی
۹-۵ میرا شہر: فیچر

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے، کنگ از ڈیڈ

بمبئی

بمبئی الف-۲۸۰۲۴ ۲۷ میٹر ۱۰۴۴ کلو ہرٹز بمبئی ب-۲۷۰۶، ۵۲۷ میٹر ۵۵۸ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

عمبئی الف

صبح

۶-۵۵ وندے ماترم
۶-۵۸ منگل دھنی
۷-۰۰ ارپیتا
۷-۱۵ موسم کا حال
پروگرام کا اعلان
سمر سنگیت
۷-۵۵ بنی چھٹی ہندوستانی موسیقی
۸-۰۵ چتر گرہار سمرگیت
۹-۰۰ خصوصی اعلان
۹-۲ اختتام

دوپہر

۲-۵ گیت گس
۲-۳ موسم کی خبریں
۲-۱۵ سپورٹس سروس
۵-۵ ڈیلی مارکٹ

۵-۵۵ خصوصی اعلان رانگریزی‌ما

شام

۶-۰ مقامی خبریں
۶-۱۵ کورپس
۷-۵ سرم اردو
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۴۵ سماچار پتروں سے
۹-۱۵ اسپیاش لائٹ
۱۱-۱ موسم کی خبریں
۱۱- اختتام

عمبئی ب

صبح

۶-۵۵ وندے ماترم منگل دھنی
۷-۵ منگل پربھات
۷-۴۵ کاریہ کرم کی سوچنا
۸-۱۵ صبح وار تبصرہ
۸-۴ کوکی پروگرام

۸-۴۵ کولاہیس
۱-۲ اختتام
۲-۱۱ کامگاروں ساتھی
۳-۱-۲ ...

دوپہر

۱-۴ پرواسراری واتابتر
۲-۵ اختتام

شام

۶- مقامی اعلان موسم کا حال
۷-۱۵ کرشیل سیورا سدی اشہاری
۷-۳ کامگار سبھا
۱-۰ ناری منڈل
۸-۱۵ کوسی پروگرام
۸-۴۵ دلیش دیرا
۸-۴۵ کولاہیس
۱-۱۱ ہوامہل نداک
۱۱-۱۱ اختتام

ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے

شام

۵-۰ گوجری پروگرام
۶-۳ دیس شہاماں: دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام
ساتویں جماعت کیلئے انگریزی پروگرام

شام

۵-۰ گوجری پروگرام
۸- ہندی بات چیت، "بھلا جو دیکھن میں چلا" از شوبھینہ
۱۰-۰۰ "ایک اور دن" او۔ پی۔ شرما سارتھی کا ہندی ناٹک

بدھ ۱۴ جنوری

صبح

۷-۴۵ مموہن پہاڑی
ڈوگری موسیقی، سہاگن
۸-۲ دریچے: اڑدو دیپ

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے، آٹھویں جماعت کیلئے پروگرام

شام

۵- گوجری پروگرام: تھاری پسند
۱-۰۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی پسند

جمعرات ۱۵ جنوری

صبح ۷-۴۵ لتا منگیشکر

غزل

ارشد فہمی عظیم آبادی

بلاکے پاس بہت دور کر دیا تم نے
میری وفا کو بھی رسوا کیا زمانے ہیں
غضب کیا کہ مجھے منزل محبت سے
ہمارے سینے ہیں جو بے کسی نے ڈالے تھے
ہزار ضبط کیا پھر بھی بہہ چلے آنسو
سُنا کے درد میں ڈوبی ہوئی غزل ارشد

غضب ہے شیشۂ دل چور کر دیا تم نے
جو بے وفا مجھے مشہور کر دیا تم نے
کبھی قریب کبھی دور کر دیا تم نے
ہر ایک چھالے کو ناسور کر دیا تم نے
کچھ اس طرح مجھے مجبور کر دیا تم نے
فضا کو درد سے معمور کر دیا تم نے

دور درشن کلکتہ

چینل ۴   ۶۲٫۲۵ میگاہرٹز (تصویر)
بینڈ ۱   ۶۷٫۷۵ میگاہرٹز (آواز)

خبریں

بنگالی میں خبریں ۸ – ۰ (رات) انگریزی میں خبریں ۲ – ۹ (رات)

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۴۰ – ۶ آج کے پروگرام ۵۵ – ۷ کل کے پروگراموں کی جھلک
اتوار کو آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار — شام ۳۰ – ۶ جانے انجانے (بچوں کے لئے پروگرام)
۲۵ – ۶، ۱ – ۸، ۴۰ – ۹ بنگالی فیچر فلم

پیر — شام ۳۲ – ۶ سیریل فلم انگریزی ۲۵ – ۷ صنعتی مزدوروں کیلئے پروگرام/ساگت تکار ۱ – ۸ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۴۰ – ۸ رابندر سنگیت/شاستریہ سنگیت/ڈانس کنسرٹ

منگل — شام ۳۲ – ۶ اور ۵۰ – ۶ بچوں کے لئے ۰۰ – ۷ ڈرامہ ۱۰ – ۸ ساز سنگیت/پارلیمنٹ ریویو/سنگیت ۲۰ – ۸ ساہتیہ سنسکرتی

بدھ — شام ۳۲ – ۶ آئیا ترسپتہ رنگ/فوڈ فیچر ۵۴ – ۶ پالی کتھا (دیہی علاقوں کیلئے پروگرام)/ضلعوں سے ۵ – ۷ شُگم سنگیت/رابندر سنگیت/رادھونک/نذرالگیتی/لوک گیتی ۲۰ – ۷ اک تو بھے بے دیکھیں (شہری ذمہ داری) ۲۵ – ۷ گھرانوں کے لئے ۱۰ – ۸ بزم قوالی/شام غزل/ریوں کیلئے ہی گلستن گلشن/آر وہی ۴۰ – ۸ ناظرین کا فورم (ناظرین کا نظریہ اوران کے خطوں کے جواب ۵۰ – ۸ فلم

جمعرات — شام ۳۲ – ۶ بچوں کے لئے ۰۰ – ۷ صنعتی مزدوروں کے لئے ۲۵ – ۷ اسپورٹس راؤنڈاپ ۴۰ – ۸ چترمالا

جمعہ — شام ۳۲ – ۶ بچوں کیلئے (انگریزی) ۰۰ – ۷ نوجوانوں کے لئے پروگرام ۳۰ – ۷ فلم ۱۰ – ۸ کرنٹ افیرز/دیوز ۲۵ – ۸ رقص اور موسیقی کا نیشنل پروگرام

ہفتہ — شام ۳۰ – ۶ بنگالی کوئز ۰۰ – ۷، ۱۰ – ۸، ۳۰ – ۹ ہندی فیچر فلم

دور درشن بمبئی، پونا

بمبئی چینل: ۴   ۶۲٫۲۵ میگاہرٹز (تصویر)
بینڈ: ۱   ۶۷٫۷۵ (آواز)
پونا چینل: ۵   ۱۷۵٫۲۵ (تصویر)
بینڈ: ۳   ۱۸۰٫۷۵ (آواز)

خبریں اور روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

خبریں: شام ۳۰ – ۷ مراٹھی، ۰۰ – ۹ ہندی، ۰۰ – ۱۰ انگریزی
شام ۴۰ – ۷ آپلے کاریکرم ۴۰ – ۱۱ اختتام (اتوار بھی ۴۰ – ۱۱)
صبح ۴ – ۱ سے ۰۰ – ۱۱ اسٹیلائیٹ والی (اسکول درس)
سہ پہر ۰۰ – ۲ سے ۲۰ – ۲ صبح کے اسباق کا دوبارہ ٹیلی کاسٹ
(پیر، بدھ اور جمعہ کو)

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

صبح ۰۰ – ۹ چھک لیپ (بچوں کا پروگرام (انگریزی) ۳۰ – ۹ فلم سیریل ۰۰ – ۱۰ ایر تبھالی پرتیبا ۴۵ – ۱۰ سیتابکی (آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک) ۵ – ۱۱ اختتام شام ۰۰ – ۶ اور ۴۰ – ۷ ہندی فیچر فلم ۱۰ – ۹ یوگ اور سواستھ/۳۰ – ۹ سائنس سیریز

پیر

شام ۳۰ – ۶ ساتھا تکڑی (بچوں کا پروگرام۔ گجراتی) ۰۰ – ۷ گجراتی موسیقی ۱۰ – ۷ آپلی ماٹی آپلے مانسے (دیہاتی پروگرام) ۴۴ – ۷ گیان دیپ (بالغوں کے لئے تعلیمی پروگرام) ۰۰ – ۸ یوا درشن (نوجوانوں کا پروگرام مراٹھی) ۳۰ – ۸ اسپورٹس راؤنڈاپ (کھیل کود) ۱۰ – ۹ وہائٹ از داگڈ ورڈ؟ ۴۰ – ۹ ورت چتر

منگل

شام ۳۰ – ۶ کلبل (بچوں کا پروگرام۔ (مراٹھی) ۰۰ – ۷ مراٹھی موسیقی ۱۰ – ۷ کامگار وشو (مل مزدوروں کے لئے) ۴۴ – ۷ دنیان دگیان (روز کی سائنس) ۰۰ – ۸ یوا درشن گجراتی (۲، ۴، ۵ منگل) یوا درشن ہندی (۱، ۳ منگل) ۲۰ – ۸ فلم سیریز ۱۰ – ۹ پریکرما (ہندی پروگرام) (۲، ۴ منگل) سنچاکتار ہندی ادبی پروگرام) (۱، ۳، ۵ منگل) ۴۰ – ۹ کونا چی پاتری ویسٹرن میوزک (مغربی موسیقی ۱۰ – ۱۰ موسیقی کا ملا جلا پروگرام (آر وہی (۱ منگل)/محفل (۲ منگل)/شام غزل (۳ منگل)/بزم قوالی (۴ منگل)/کرناٹک موسیقی (۵ منگل)

بدھ

شام ۳۰ – ۶ سندر ماجھے گھر (عورتوں کے لئے۔ مراٹھی) ۰۰ – ۷ فلم ۱۰ – ۷ آپلی ماٹی آپلے مانسے (دیہاتی پروگرام) ۴۴ – ۷ داندان ودیان (بالغوں کے لئے) (۱، ۳، ۵ بدھ)/ملوکھا دیگل مانسے (۲، ۴ بدھ) پیاولیشک سنگیت ۳۰ – ۸ ینگ ورلڈ (نوجوانوں کا پروگرام۔ انگریزی) (۱، ۳، ۵ بدھ) ۱۰ – ۹ یاتری جات (۱، ۳ بدھ) چکر ویو (ادبی پروگرام۔ گجراتی) (۲ بدھ)/نائیہ سنگیت (۵ بدھ) ۱۰ – ۱۰ اسپیشل پروگرام (حالات حاضرہ پر تبصرہ (مراٹھی میں ۲، ۵ بدھ)، گجراتی میں (۳ بدھ)، ہندی میں (۱ بدھ) انگریزی میں (۴ بدھ)

جمعرات

شام ۳۰ – ۶ گھر بیٹھاں (عورتوں کا پروگرام۔ گجراتی) (جمعرات ۱، ۳، ۵) دن دار (عورتوں کا پروگرام۔ ہندی) (جمعرات ۲، ۴) ۰۰ – ۷ لوک سنگیت ۱۰ – ۷ کامگار وشو (مل مزدوروں کے لئے) ۴۴ – ۷ ہندی موسیقی/مراٹھی موسیقی ۰۰ – ۸ ڈرامہ ۱۰ – ۹ چھایا گیت (فلمی گانوں کا پروگرام) ۴۶ – ۹ خصوصی اعلان ۵۰ – ۹ ثقافت

جمعہ

شام ۳۰ – ۶ کھیل کھلونے (بچوں کا پروگرام) ہندی ۰۰ – ۷ سگم سنگیت ۱۰ – ۷ آپلی ماٹی آپلے مانسے دیہاتی پروگرام ۴۴ – ۷ دنیان دیپ (بالغوں کے لئے تعلیمی پروگرام)/گیان دیپ ۱۰ – ۸ کریڑا انگن (کھیل کود پروگرام) ۴۰ – ۸ فلم ۱۰ – ۹ پھول کھلے ہیں گلشن گلشن (جمعہ ۲، ۴) آؤ ماری ساتھے (جمعہ ۳) گجرا (جمعہ ۱) فلمی گلدستہ (جمعہ ۵) ۴۵ – ۹ ورت چتر ۱۰ – ۱۰ رقص اور موسیقی کا نیشنل پروگرام

ہفتہ

شام ۰۰ – ۶ اور ۴۴ – ۷ علاقائی فیچر فلم مراٹھی (ہفتہ ۲، ۴) علاقائی فیچر فلم مراٹھی زبان کے علاوہ (ہفتہ ۳) ۳۰ – ۶ اور ۴۴ – ۷ ڈرامہ (مراٹھی/گجراتی/ہندی) (ہفتہ ۱) ۰۰ – ۸ سمیکشا/رحیترادالاگ/نائٹ واچ ۱۰ – ۹ آن دی فیلڈ آف دی فیلڈ/رقص/کلاسیکی موسیقی ۳۰ – ۹ وائبریشن/سائنس فورم/پرو فائیل (خاکہ)

یوم اطفال کے سلسلے میں آکاشوانی جالندھر کی جانب سے منعقد ایک رنگا رنگ پروگرام میں ننھے فن کار راجستھانی رقص پیش کرتے ہوئے۔

گورنر اتر پردیش شری سی پی این سنگھ اپنی تقریر کی ریکارڈنگ کے سلسلے میں آکاشوانی لکھنؤ کے اسٹوڈیوز میں تشریف لائے، اس موقع پر ان کا استقبال اسٹیشن ڈائریکٹر اے اے حسنی نے کیا۔ شری سنگھ کی تقریر ریاست میں منائے جا رہے 'قومی ایکتا ہفتہ' کے سلسلے میں ۱۹ر اکتوبر کو نشر کی گئی۔

شری عبدالرحمٰن انتولے، وزیر اعلیٰ مہاراشٹر آکاشوانی بمبئی سے ریاست کے سرکاری ملازمین کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے۔

'ستاروں کی گردش' کے زیر عنوان آکاشوانی اورنگ آباد سے نشر ڈاکٹر صفی الدین صدیقی کے ناٹک کے شرکا فنکار (دائیں سے) محمد سراج الدین، محمود الظفر طلعت ظفر، منور علی رضوی، صفی الدین صدیقی، عبداللطیف قریشی اور خان مقیم خاں۔

گورونانک کے یوم پیدائش کے موقع پر نشریہ کے لیے اردو سروس کے فن کار چند نغموں کی ریکارڈنگ میں مصروف۔

وزیر داخلہ شری ذیل سنگھ آپ نے گورونانک صاحب کے یوم پیدائش کے موقع پر آکاشوانی دہلی کے پنجابی پروگرام میں تقریر نشر کی۔

الہ آباد میں منعقد لال بہادر شاستری کرکٹ ٹورنامنٹ کے موقع پر مشہور کمنٹیٹر منیش دیب اور سابق ٹسٹ کرکٹ کھلاڑی سلیم درانی۔ اس میچ کا آنکھوں دیکھا حال آکاشوانی الہ آباد سے نشر کیا گیا۔

کماری جیوتی مینگی، بچوں کی پرورش کے بارے میں آکاشوانی جموں سے تقریر نشر کرتے ہوئے۔

اردو مجلس، آکاشوانی دہلی سے 'پریم چند' کے موضوع پر نشر مباحثے کے شرکاء (دائیں سے) کوثر چاندپوری، گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر ماجدہ اسد، مہیندر دیال اور رفعت سروش۔

'کچھ یادیں دوسرے ملکوں کی' سلسلہ کے تحت
شمس الرحمن فاروقی
اردو سروس کے لیے اپنے تاثرات ریکارڈ کراتے ہوئے۔

'تعلیمی اداروں سے'
موضوع کے تحت آکاشوانی پٹنہ سے
پٹنہ ویمنس کالج کی طالبات نے ایک رنگا رنگ پروگرام پیش کیا۔ اس پروگرام کو سعیدہ وارثی (بائیں سے تیسری) نے ترتیب دیا۔

Published by the Director General, All India Radio at the Office of the Chief Editor Akashvani Group of Journals, P T I Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

ادویاتی پودے

بیکل اتساہی

وہ ترے قرب کا احساس خوشبوؤں میں تھا — کہ میں ہی رات گلابوں کے پہلوؤں میں تھا
سکھا کے سارا سمندر برس گیا کھل کر — وہ ایک قطرہ جو خاموش آنسوؤں میں تھا
مری ہی روشنیوں کے حصار میں تنہا جہاں — میں اپنے آپ ہی محصور جگنوؤں میں تھا
چٹک چٹک گئے غنچے مہک گئے نغمے — عجب شعور ہواؤں کے گھونگھروؤں میں تھا
سنوار پائے نہ کاریگران فن اب تک — وہ خم جو جان غزل ترے گیسوؤں میں تھا
مہک ملی نہ اسے اور اسے نہ زہر ملا — یہ ناگ برسوں سے چندن کے بازوؤں میں تھا
وہ سارے شہر کا قاتل ہے لوگ کہتے ہیں — جو ایک عمر سے مصروف سادھوؤں میں تھا

نہ مل سکا تجھے منصف کے ہاتھ سے بیکل
ترا نصیب تو قاتل کے ابروؤں میں تھا

حیات لکھنوی
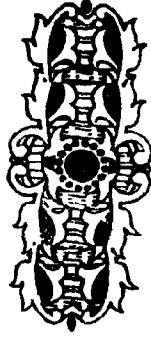
سونے سونے اجڑے اجڑے سے گھروں میں لے چلو
مجھ کو میرے روز و شب کے منظروں میں لے چلو
کچھ تو اپنے پاس ہو دانشوروں کے واسطے
کوئی تو سودائے خام اپنے سروں میں لے چلو
پھر تمہارے معبدوں کو مل گئے معبود کچھ
پھر ہمارے جسم مُردہ پتھروں میں لے چلو
نارسائی کا تصور کیوں اڑانوں میں رہے
منزلوں کی دوریاں اپنے پروں میں لے چلو
شہر کی رنگینیوں میں ہیں کہاں گنجائشیں
ذات کی ویرانیاں سب مقبروں میں لے چلو
کچھ نہ کچھ بن جائے گا نقد و نظر کے بعد وہ
مسئلہ کچھ بھی نہ ہو دانشوروں میں لے چلو
آج پہلی بار مجھ سے کوئی ہارا ہے حیات
آج مجھ کو شہر کے بازی گروں میں لے چلو

سکندر علی وجد

جہاں گاتے ہیں وہ میری غزل آہستہ آہستہ — نسیم صبح اُس گلشن میں چل آہستہ آہستہ
شعارِ نرمی، آہستگی آئین الفت ہے — حریم ناز میں اے شمع جل آہستہ آہستہ
میں اکثر دل سے کہتا ہوں غم دوراں سے گھبرا کر — بدل جائے نہ دردِ بے بدل آہستہ آہستہ
ہویدا سب رموزِ زندگی ہو جائیں گے اک دن — کسی کے عشق کے سانچے میں ڈھل آہستہ آہستہ
یہ آثار محبت ہیں بھری محفل میں بھی ہم سے — خفا ہونے لگے وہ آج کل آہستہ آہستہ

سراسر دولتِ حسن سخن زیر نگیں کر لے
ملے گی دولت حسن عمل آہستہ آہستہ

لطف الرحمن

دل کے ویرانے کو اک صحن چمن دے جائے گا — آنکھ لے جائے گا، بوئے پیرہن دے جائے گا
تشنگی ہونٹوں کو، آنکھوں کو جلن دے جائے گا — جاتے جاتے اک بیاباں کی تھکن دے جائے گا
پھر بھی اپنا یار ہے، جب چپ مجھے لگ جائے گی — بے زبانی کو مری تاب سخن دے جائے گا
لوگ لاوارث نہ سمجھیں میری میت کو ابھی — میرا قاتل مجھ کو زخموں کا کفن دے جائے گا
دل سے کب جائے گا دکھ ٹوٹی ہوئی مضراب کا — ہر نیا موسم وہی سازِ کہن دے جائے گا
سامنے اس کے اگر مرتے تو کوئی بات تھی — وہ سیاہ شب کو بس حکم ہزن دے جائے گا
وہ شجر ہے اپنے ہی سائے سے محرومی کا دکھ — رات آنسو، دن اسے چبھتی کرن دے جائے گا
دے گا مجھے پچھلی رفاقت کا صلہ — پتھروں کا شہر، شیشے کا بدن دے جائے گا

دشت غربت میں اگر مر بھی گیا تو دیکھنا
میری تربت کو، کوئی خاک وطن دے جائے گا

کاوش بدری

سیدھی اگر ہوں خاک کی اٹھی بلندیاں — اڑنے لگیں گی چرخ کے منہ پر ہوائیاں!
سمتوں پہ کیوں نہ از سر نو غور و خوض ہو — دنیا ہے آڑی ترچھی لکیروں کے درمیاں!
پھولوں سے لد گیا ہے مرے پیار کا شجر — آ کے لوٹ لیں مجھے لمحوں کی تتلیاں!
شہنائیاں سی گونج رہی ہیں خیال میں — رچتی چلی ہیں لفظ و معانی کی شادیاں
ہر ذرہ ایک دائرۂ رنگ و نور ہے — ذرّوں کی وسعتوں میں نہ قربت نہ دوریاں!
تا چند بڑھتا جائے گا پل پل زمیں کا بوجھ؟ — اختر شماریاں نہیں مردم شماریاں!
چھتہ ہوں مکھیوں کا مجھے چھیڑ کر تو دیکھ — کثرت میں کلبلانے لگیں گی اکائیاں
سیارۂ خیال ہے گردش میں روز و شب — جس طرح رینگتی ہوں قطاروں میں چونٹیاں
آواز کے وجود کا سایا ہے حرف حرف — گویا ورق ورق پہ ہیں روشن نشانیاں

سوچوں کا جال بننے لگی ہے مری نظر
کاوش مجھے نصیب ہیں کیا تازہ کاریاں

صدیق مجیبی

منصف ہے تو یہ عذر سیہ کار بھی لے جا
سورج کو کسی دن پس دیوار بھی لے جا
گر تجھ سے سنبھل پائے گراں بار امانت
لے جا مرے سر سے مری دستار بھی لے جا
بے وصف تو یہ کج کلہی کام نہ دیگی
لے مجھ سے مری وضع طرحداری بھی لے جا
لے جائیں گی موجیں ہی بہا کر مجھے اس پار
لے میرا سفینہ، مری پتوار بھی لے جا
افسانۂ دل ختم ہوا مرگ انا پر
اے دستِ اجل لے مرا شہکار بھی لے جا
مٹ جائے گی فن بھی عبارت ہے لہو سے
اے بوالہوس شوق یہ معیار بھی لے جا
اک ٹوٹا ہوا دل ہے مرے پاس مجیبی
بک جائے تو اس کو سر بازار بھی لے جا

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ سے ۳۱ جنوری ۱۹۸۱ء — ۲۶ پوش سے ۱۱ ماگھ ۱۹۰۲ شاکا

جلد ۴۶ ————— شمارہ ۲
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ————— سالانہ دس روپے
————— (ڈاک خرچ بذمہ ادارہ) —————

اس شمارے میں

سرورق
————— ادویاتی پودے —————

چیف ایڈیٹر — گیان سنگھ ————— فون ۳۸۴۴۴۹
ایڈیٹر — سراج احمد ————— فون ۳۸۴۴۵۴

نیشنل پروگرام

نثار حسین خاں کا گائن: ۱۷ جنوری رات ساڑھے نو بجے

نثار حسین خاں کا شمار دور حاضر کے نمایاں ترانہ اور خیال گائیکوں میں کیا جاتا ہے۔ موسیقی کی روایات کا خزانہ انھیں رامپور کے بہادر حسین خاں، سہسوان کے عنایت حسین خاں، گوالیار کے مشہور گائیکوں ہدو حسن خاں اور حسو حسن خاں اور اپنے والد فدا حسین خاں سے وراثت میں ملا ہے۔ خیال اور ترانہ کے وسیع خزانے کے ساتھ نثار حسین خاں ایک اچھی آواز اور منفرد انداز کے مالک ہیں۔ بول تانوں، سرگم اور اونچی تانوں کا ماہرانہ امتزاج ان کے خیال گائیکی کی انفرادی خصوصیت ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ٹھمری اور ٹپہ بھی اسی مہارت سے پیش کرتے ہیں۔

شیو کمار شرما کا سنطور وادن، ۲۴ جنوری رات ساڑھے نو بجے

شیو کمار شرما نے موسیقی کی ابتدائی تربیت اپنے والد سور گیہ پنڈت اوما دت شرما سے حاصل کی جو بذات خود ایک مقبول موسیقار اور پنڈت بڑے رام داس جی بنارس والے کے شاگرد تھے۔

خدا داد صلاحیتوں کے مالک شیو کمار شرما کو اپنے ساز پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اپنے ساز پر انھوں نے کچھ نئی جہتیں دریافت کی ہیں اور موسیقی کے وسیلۂ اظہار کے طور پر سنطور کا انھوں نے ممکنہ وسیع حد تک استعمال کیا ہے۔

الاپ، جوڑ اور جھالا کی مدد سے راگوں کی منظم پیش کش شیو کمار شرما کے فن کی انفرادی خصوصیت ہے۔

منگل شب کی محفل موسیقی

کنداو یلنگ کا گائن: ۲۰ جنوری رات ۱۰ بجے

کنداویلنگ نے موسیقی کی ابتدائی تربیت رام بھاؤ وجاپورے بیلگام والے سے اور بعد میں بمبئی آکر جگن ناتھ بوا پروہت اور سی آر دیاس سے حاصل کی۔ آج کل وہ مشہور گائیک اور وائلن نواز گجانن راؤ جوشی اور بابن راؤ ہلدانکر سے موسیقی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

اپنے کیریر کے ابتدائی دور میں ہی ۱۹۶۵ء میں انھوں نے آل انڈیا ریڈیو کے مقابلہ موسیقی میں ہندوستانی کلاسیکی اور ہلکی کلاسیکی گائن میں اول انعامات حاصل کیے۔ اس کے علاوہ وہ مقبول اسٹیج آرٹسٹ بھی ہیں۔

ادویاتی پودے

محمد خلیل

ہندوستان میں زمانۂ قدیم سے ہی پودوں سے مفید ادویات حاصل کی جاتی رہی ہیں۔ آیرویدہ اور یونانی طریقۂ علاج میں پودوں سے ادویات کو تیار کرنے کے طریقے آج بھی اسی قدر مشہور ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے ملک میں جڑی بوٹیوں کی فصل بڑے پیمانے پر نہیں اگائی گئی لیکن گذشتہ چند برسوں سے اس کی فصل میں اضافہ ہوا ہے۔ آج صحت کو برقرار اور بہتر بنانے کی جس قدر باتیں ہو رہی ہیں اسی قدر دوسری جانب ادویات کی مانگ میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان میں تقریباً دو ہزار ادویاتی پودے ہیں جو بین الاقوامی اہمیت رکھتے ہیں۔

(۱) الفیا سرپنٹا (سرپگندھا) اس پودے میں بہت سے الکولائیڈس پائے جاتے ہیں جس میں رسرپین اور ریسینامین ہیں جو خون کے دباؤ میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں اس کے علاوہ دوسری بیماریوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں اس کا استعمال سانپ کے کاٹنے پر ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی اس کی جڑوں کی بہت مانگ ہے اور وہ کافی گراں بھی ہیں۔ ملک میں اس کی جڑیں بڑے پیمانے پر اگائی جا رہی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس پودے کو بیرونی ممالک میں بھیجے جانے سے تقریباً ۵ لاکھ روپے کا زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(۲) اٹروپا بلاڈونا جدید علاج میں بلاڈونا کا استعمال بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ زمانۂ قدیم سے یونانی اس پودے کی خصوصیات سے بخوبی واقف تھے۔ اُس وقت اس کا استعمال زہر کے طور پر ہوتا تھا۔ اُس وقت روم کی عورتیں اس کے پھل کا استعمال آنکھوں کی پتلی کو بڑھانے اور اس کی بہتری کے لیے کرتی تھیں۔ اٹیروپس کے معنی ہیں زہر کے اور بلاڈونا کے معنی خوبصورت عورت کے، یہی وجہ ہے کہ اس کا نام اٹروپا بلاڈونا پڑا۔ اس میں تین الکولائیڈس ہائیوسائمین، ہائیوسائن اور ایٹروپین ہیں۔ ان الکولائیڈس کا استعمال دمہ کے مریضوں کو سانس کی تکلیف دور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ آنتوں اور معدے کی تکلیف کو بھی یہ دور کرتے ہیں۔ اینٹھن کو روکنے میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ بلاڈونا کا عرق دوسری جانب جلن اور درد کو کم کرنے میں نہایت معاون ہے۔

(۳) ڈیجی ٹیلس اس پودے کی لمبائی تقریباً دو یا تین فٹ ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ڈیجی ٹیلس لینیڈا، ڈیجی ٹیلس پرپوریا۔ یہ ادویاتی طور پر نہایت پُر اثر ہوتی ہے۔ ان کی پتیوں سے لیناٹوسائیڈ اور ڈیجاکسن نامی گلوکوسائیڈ نکالے جاتے ہیں جو قلبی امراض کے لیے نہایت عمدہ ادویات میں شمار کیے جاتے ہیں۔

(۴) گلسرائزا گلیبرا (ملیٹھی) اس پودے کی جڑیں عرصۂ دراز سے کف کو کم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ مصر اور عرب ممالک کے باشندے تقریباً چار ہزار برسوں سے بھی پہلے ملیٹھی کی جڑوں کا استعمال ادویات میں کرتے رہے ہیں۔ اس کا استعمال کھانسی اور خوشبو میں کیا جاتا ہے۔ عطر کی صنعت میں ملیٹھی کا عرق نہایت کار آمد ہے۔ ملیٹھی کے عرق سے حاصل کیا ہوا ایپٹک السٹر پیپٹک کی بیماریوں میں نہایت کار آمد ثابت ہوا ہے۔

(۵) اِپِکاک اس کی لمبائی تقریباً ۴۰ سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے پھیلنے والے تنوں سے جڑیں نکلتی ہیں اور ان جگہوں کے چھلکے نہایت موٹے ہو جاتے ہیں اُن کی جڑوں سے ایمیٹن نامی الکولائیڈس حاصل ہوتا ہے جو امیبا سے پیدا شدہ پیچش کی مشہور دوا ہے۔ ان کی جڑیں اور الکولائیڈس دونوں کی ہی بیرونی ممالک میں کھپت ہے۔

(۶) مینتھا آروینس (جاپانی پودینا) اس کی لمبائی ایک فٹ سے تین فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کا استعمال عام بیماریوں میں عرصۂ دراز سے ہوتا رہا ہے۔ اس طرح یہ نہایت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی پتیوں سے مینتھال نامی تیل نکلتا ہے تیل کو ٹھنڈا کرنے سے پیپرمنٹ کے رَوے بن جاتے ہیں۔ اس کا استعمال کف کو دور کرنے والی ادویات میں ہوتا ہے۔ دوسری جانب پان، سپاری، منجن وغیرہ میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا استعمال خوشبو کی صنعت میں ہوتا ہے۔ مینتھال کا استعمال درد کو دور کرنے والے مرہموں میں ہوتا ہے اور یہ ان کا ایک خاص جزو ہے۔ ہندوستان میں اس کو تقریباً ۲۲ سال پہلے اُگایا گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کے تیل کی سالانہ فراہمی تقریباً ۸۰۰ ٹن ہے۔

(۷) پارتھینم (پاتھینم ہسٹیروفورس) پارتھینیم کے بیج امریکی گیہوں کے ساتھ ہندوستان پہنچے اور یہ پودا یہاں کے ماحول میں پھولا پھلا۔ یہ پودا سب سے پہلے ۱۹۵۶ء میں پونا کے خشک کھیتوں میں اُگتا ہوا پایا گیا لیکن اب یہ ملک کے دوسرے حصوں میں پھیل گیا ہے۔ اس کی جڑوں کو متعدد امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نسوانی امراض میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ بخار کی ایک قسم میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ بمبئی کے کینسر ریسرچ انسی ٹیوٹ کے مطابق کینسر کے علاج میں بھی یہ مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ پودا سورِئیس نامی جلدی مرض کو روکنے میں بھی یہ مددگار ثابت ہوا ہے۔

(۸) پیپیور سومنی فیرم (افیم کا پودا) آج ملک میں افیم سے حاصل کیے جانے والے الکولائیڈس کی تعداد کافی ہے اور ہر سال تقریباً اس سے ۱۵ کروڑ روپے کا زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ الکولائیڈس کے علاوہ ہمیں اس سے بیج بھی ملتے ہیں جس کو "خشخاش" کہتے ہیں۔ یہ مصالے اور کھاد کی شکل میں ساری دنیا میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً دو درجن الکولائیڈس اس میں موجود ہے جو ادویات میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان میں کوڈین، پاپاورین، مارفین سب سے زیادہ مفید ہیں۔ کوڈین کا استعمال کھانسی کو کم کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(۹) سنکونا سنکونا کی چھال زمانۂ قدیم سے ملیریا کو روکنے میں استعمال ہوتی رہی ہے۔ آج بھی اس کا استعمال ملیریا میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس کے الکولائیڈس سے تقریباً ۲ کروڑ روپے کا زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس میں موجود الکولائیڈ کونین اور کونیڈین سب سے اہم ہیں۔ کونین ملیریا کو روکنے میں استعمال ہوتا ہے جب کہ کونیڈین طرح طرح کی قلبی امراض میں مفید ثابت ہوا ہے۔

(۱۰) ارگٹ (کلیوی سیپس پرپوریا) رائی پر ارگٹ پھپھوند پایا جاتا ہے۔ اس میں کئی طرح کے الکولائیڈس مثلاً ارگوٹامن، ارگو سیٹن، ارگوٹاکسن پائے جاتے ہیں جو جدید ادویات میں نہایت مفید آمیز ثابت ہوئے ہیں۔ یہ خون کے دباؤ، بدن کے درد میں خاص طور پر ادویات استعمال ہو رہے ہیں۔

(۱۱) سینا اس کی پتیاں زمانۂ قدیم سے یونانی ادویات میں استعمال کی جاتی ہیں ان کے گلائکوسائڈ کا استعمال آج کے جدید ادویات میں بھی ہو رہا ہے۔ اس کی

پتیوں اور پھلوں سے ملک کو تقریباً ۲ کروڑ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

(۱۲) رتالو ان پودوں میں ایک قسم کا رقیق مادہ پایا جاتا ہے جسے سیپوٹن کہتے ہیں جو سیپوژنین سے حاصل ہوتا ہے اُسے ڈائسس جینن کہتے ہیں۔ ڈائسس جینن کا استعمال آج کی جدید ادویات کی تیاری میں ہوتا ہے یہ خاص طور پر ہارمونی اثرات کی ادویات اور حمل روکنے والی دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱۳) سدا بہار یہ پودا باغیچوں میں خوبصورتی کے لیے لگایا جاتا ہے ابھی حال ہی میں اس کی پتیوں اور جڑوں سے نہایت کارآمد الکولائیڈس دریافت کیے گئے ہیں جس کی وجہ سے اس پودے کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ عرصۂ دراز سے ادویات میں اس کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ تحقیق کے دوران امریکی سائنس دانوں نے اس کی پتیوں سے ونکرسٹین اور ونبلاسٹین نامی الکولائیڈس کی دریافت کی جو کینسر کے علاج میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہندوستان سے اس کی ۶۰۰ ٹن جڑیں اور الکولائیڈس باہر بھیجی جاتی ہیں۔

(۱۴) تلسی ہندوستان کی قدیم کہانیوں میں تلسی کے پودے کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس کی پتی کا استعمال شہد کے ساتھ کھانسی میں نہایت مفید ہے۔ چائے کے ساتھ اس کی پتی کو اُبال کر استعمال کرنے سے بخار میں افاقہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں اس کی پتی ملیریا میں نہایت کارآمد ہے اور اسے طرح طرح سے استعمال کرنے کے طریقے عام ہیں۔ جلدی بیماریوں میں بھی یہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوسری جانب نیم کی پتی، ببول اور لہسن کی بھی گھریلو علاج میں کچھ کم اہمیت نہیں ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ادویاتی پودے نہایت خصوصیات کے حامل ہیں اور ان کی اہمیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہندوستان میں ایسے بہت سے پودے ابھی باقی ہیں جن کو اب تک دریافت نہیں کیا جا سکا ہے اور ان کی ادویاتی خصوصیات کی تحقیق نہیں ہو سکی ہے آج کے دور میں جب کہ پینسلین جیسی متعدد مشہور ادویات ایجاد ہو چکی ہیں اور ان کے ذیلی اثرات الرجی کی شکل میں رونما ہو رہے ہیں اور دوسری جانب جدید ادویات بھی ذیلی اثرات سے پاک نہیں ہیں۔ سائنسدانوں کو اس جانب مزید غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں تاکہ مزید ادویاتی پودوں کی تحقیق ہو سکے اور مفید جدید ادویات تیار کی جا سکیں جو موجودہ مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکیں۔

(اردو سروس سے)

محمد علی جوہر کی شاعری

فہمیدہ کبیر

محمد علی جوہر کو عام طور سے ایک مصلح قوم، ایک پُرجوش مقرر، ایک رہبرِ ملت اور ایک صحافی کی حیثیت سے پہچانا گیا ہے، لیکن ایک شاعر کی حیثیت سے بھی ان کی اہمیت کچھ کم نہیں۔ اگرچہ ان کا مجموعۂ کلام مختصر ہے، اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ سیاسی مصروفیات اور دوسرے قومی کاموں نے انھیں گیسوئے سخن کی تزئین و آرائش کا موقع نہیں دیا۔ تاہم ان کا جس قدر کلام موجود ہے وہ اس امر کا شاہد ہے کہ جوہر ایک فطری شاعر تھے۔

۱۶ر اگست ۱۹۱۶ء کو جب وہ چھندواڑہ میں نظر بند تھے، مولانا عبدالماجد دریابادی کے نام ایک خط میں اپنی شاعری کے متعلق بڑے دلچسپ انداز میں اظہار خیال کیا۔ کہتے ہیں:-

> "آپ میری شاعری کو کیا پوچھتے ہیں، بچپن میں تو ایسے بہت سے سامان بہم ہو گئے تھے کہ میں آج زلف و ابرو کی تعریف میں خامے شعر نکال لیا کرتا۔ رامپور میں اس زمانے میں پیدا ہوا تھا جب داغؔ، امیرؔ، تسلیمؔ، جلالؔ، عروجؔ دہلی اور لکھنؤ کے آسمان کے ٹوٹے ہوئے ستارے سب رامپور کے آسمان سے نور افشانی کر رہے تھے، خود میرے خاندان میں بھی شعر گوئی کا ذوق ہوا تین چار عزیز استاد داغؔ کے شاگرد ہوئے جن میں ایک میرے حقیقی بھائی ذوالفقار علی خاں گوہرؔ شامل تھے۔ .... ذوالفقار روزانہ داغؔ کے گھر جاتے تھے، جو ہمارے مکان سے دور نہ تھا، مجھے بھی لے جاتے تھے۔ داغؔ نے پہلے دن پوچھا کہو کچھ شعر بھی یاد ہیں، میری عمر بہت کم تھی، مگر بھائی نے کچھ شعر یاد کرا دیے تھے، جنھیں میں نہایت زور اور شان کے ساتھ کڑک کر پڑھا کرتا تھا۔ میں نے داغؔ ہی کے چند اشعار انھیں سنا دیے، سُن کر پھڑک گئے اور اس کے بعد وہ اصرار رہا کہ اس بچے کو ضرور لایا کرو۔ جناب والا! اس کے بعد اگر میں دعویٰ کروں کہ شعر و سخن کی گود میں پلا ہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ . . . میں نے دس برس ہی کی عمر میں بہت سے لغو و فضول شعر مگر بامعنی اور موزوں کہے تھے۔"

اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعری کا ملکہ جوہر میں فطری طور پر موجود تھا۔ اس میدان میں ان کی کاوش اکتسابی نہیں تھی۔ [illegible]ء میں بغرض تعلیم علیگڑھ چلے گئے۔ دورانِ تعلیم دوسرے مشاغل کے ساتھ مشقِ سخن بھی جاری رہی۔ لیکن اس دوران ان کی شاعری کا انداز زیادہ تر روایتی ہے، چنانچہ ۱۸۹۴ء کی شاعری کا نمونہ جب وہ علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے، یہ ہے؎

ارادہ تھا یہ نالوں کا ہلا دیں ربع مسکوں کو
مگر اے ہم نفس دل کی شکن کچھ اور کہتی ہے
یقیں آنے کو تو آ جائے تیرے عہد و پیماں کا
تری آنکھ اے بتِ وعدہ شکن کچھ اور کہتی ہے

۱۸۹۶ء میں رائے بریلی میں چند غزلیں کہیں جن میں رسمی انداز صاف جھلک رہا ہے؎

غیر کا خط ہے کہ دل ہے کسی دل دادے کا
کچھ تو ہے تم نے جو مٹھی میں چھپا رکھا ہے

۱۸۹۸ء کے بعد آکسفورڈ کے قیام اور دوسرے حالات نے جوہر کو کچھ اس طرح الجھائے رکھا کہ وہ شاعری کی طرف پوری توجہ نہ دے سکے۔ ۱۹۱۳ء سے ان کی نظر بندی کے آغاز کے ساتھ ہی ساتھ ان کی شاعری کے دوسرے دور کی بھی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ وہ دور تھا جب ہندوستان میں جنگ آزادی کی تحریک پورے طور پر صورت پذیر ہو چکی تھی۔ ہندوستانیوں کے دل غلامی کے احساس سے مجروح تھے۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۴ء تک محمد علی اپنے اخباروں "کامریڈ" اور "ہمدرد" کے ذریعہ بڑی بیباکی سے ہندوستانیوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے رہے۔ اسی دوران ترکوں اور انگریزوں کی آویزش نے تحریکِ خلافت کی شکل اختیار

کر لی جیسے محمد علی جوہر کی مکمل تائید حاصل تھی ۱۹۱۴ء میں پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہوا جس میں ترکی انگریزوں کے خلاف جرمنی کا مددگار بن کر میدان جنگ میں اُترا - ترکی کے اس اقدام پر جوہر نے کھل کر اس کی تائید کی - اور نتیجہ کے طور پر ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۹ء تک کا زمانہ انھیں فرنگیوں کی قید میں بسر کرنا پڑا - ترکوں کے خلاف مغربی اقوام کا رویہ محمد علی کے لیے سوہانِ روح تھا - ان کے احساسات کی جھلک زمانۂ اسیری کے کلام میں صاف نظر آتی ہے - یہی وجہ ہے کہ موضوعات اور اندازِ بیاں دونوں کے اعتبار سے ان کی ابتدائی دور کی شاعری اور اس دور کے کلام میں نمایاں فرق ہے، زمانۂ طالب علمی میں ان کا کوئی خاص موضوع نہ تھا، رسمی موضوعات پر طبع آزمائی کرتے تھے، لیکن عہدِ اسیری کا کلام ان کے شدید احساسات اور واردات و کیفیاتِ قلبی کا آئینہ ہے، حب الوطنی، ملت پرستی، خلافت، انگریزوں کی سیاست کو بے نقاب کرنے کی کوشش، عشقِ حقیقی، مذہبیت اور مومن کا کردار اس عہد میں ان کے خاص موضوعات ہیں۔

جوہر نے حب الوطنی کے موضوع پر اگرچہ کھل کر کچھ نہیں کہا ہے، لیکن رمز و ایماں کے پیرائے میں جو کچھ کہا ہے اس میں اس عہد کی انقلاب پرور فضا کروٹیں لیتی نظر آتی ہے اور اس کے ساتھ ہی انگریزوں کی جابرانہ پالیسی کا پردہ بھی فاش ہوتا ہے اس قسم کے کلام میں جو بیشتر دورِ اسیری کی تخلیق ہے رمزیت ایک خاص لطف پیدا کرتی ہے مثلاً یہ اشعار ؎

دورِ حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
ہے ابتدا ہماری تری انتہا کے بعد
لذت ہنوز مائدۂ عشق میں نہیں
آتا ہے لطف جرمِ تمنا سزا کے بعد

جوہر کو وطن پرستی کے جرم میں مغربی حکمرانوں کے عتاب کا شکار ہونا پڑا - رام پور جو ان کا وطن تھا وہاں ان کے داخلے کو ممنوع قرار دیا گیا۔ جیل کی صعوبتیں ان کا مقدر بن گئیں۔ ان حالات کا ذکر کتنے پُرسوز انداز میں ان اشعار میں کیا ہے ؎

گھر چھٹا یوں کہ چھوٹنے والے　　ہم نہ تھے ان کے آستانے کے
ایک اک کر کے سب کے سب تنکے　　ہوئے برباد آشیانے کے
پوچھ کیا ہو بود و باش کا حال　　بال و پر نکلے قفس کے در کھلے

۱۹۱۸-۱۹ء کے یہ چند اشعار جب وہ چھندواڑہ میں نظربند تھے، جوہر کی انقلابی ذہنیت اور جرأت و بلند ہمتی کے عکاس ہیں ؎

جان فروشی کے لیے ہم تو ہیں تیار مگر
کوئی اس جنسِ گرامی کا خریدار بھی ہو

ایک دوسری غزل میں کہتے ہیں ؎

بے خوف غیر دل کی اگر ترجماں نہ ہو
بہتر ہے اس سے یہ کہ سرے سے زباں نہ ہو

اس سے زیادہ جرأت و بے خوفی اور کیا ہوگی۔ انھوں نے ہر قدم پر انگریزوں کی ناانصافی اور تشدد کو بے نقاب کیا ہے کہتے ہیں ؎

ہوں لائقِ تعزیر یہ الزام ہے جھوٹا
مجرم تو ہوں بیشک پر خطا اور ہی کچھ ہے

سرکش نہیں، باغی نہیں، غدار نہیں ہم
پر ہم پہ تقاضائے وفا اور ہی کچھ ہے

مطالبۂ آزادی کے جواب میں انگریزوں کے جھوٹے وعدے اور اُن کی نیت کے فتور کو کس خوبصورتی سے منظرِ عام پر لاتے ہیں ؎

تاخیر میں کچھ حرج نہیں پر یہ بتادو
ہے مدِ نظر وصل ہی یا اور ہی کچھ ہے

ان کا کلام اُن کی حب الوطنی کا پورے طور پر آئینہ دار ہے۔ تحریکِ آزادی میں جوہر نے جو نمایاں کردار ادا کیا وہ ان کی وطن دوستی کا روشن ثبوت ہے۔

جوہر کے جذبات ان کے اس بیان سے اور بھی واضح ہو جاتے ہیں جو انھوں نے موتی لال نہرو کے اخبار "Independent" کے نمائندے کو اس کے اس سوال پر دیا تھا کہ "اگر امیرِ کابل ہندوستان پر حملہ کریں تو آپ کی روش کیا ہوگی؟" جوہر کا جواب تھا کہ "اگر امیرِ کابل ہندوستان پر اس غرض سے حملہ کریں کہ ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلائیں گے تو میں ان کا ساتھ دوں گا، لیکن اگر وہ خود ہندوستان کو غلام بنانے کے لیے حملہ آور ہوں تو میں نہ صرف ان کی مدد نہیں کروں گا بلکہ ان کے خلاف صف آرا ہو کر ان کا مقابلہ کروں گا اور اپنے وطن کو کسی غیر کا غلام نہ ہونے دوں گا۔"

جوہر کی وطن پرستی مسلم ہے لیکن وہ ایک سچے ہندوستانی ہونے کے ساتھ ہی ایک پکے مسلمان بھی تھے - ملتِ اسلامی کا درد ان کے مرتے دم تک رہا - ان کی نظر میں ملت اور انسانیت دو ہم معنی و مترادف الفاظ ہیں - وہ ہمیشہ احیائے ملت کے حامی اور اس کے لیے کوشاں رہے - چنانچہ نظربندی کے دوران ترکوں کو فتح سمرنا پر کہا ہے ؎

عالم میں آج دھوم ہے فتحِ مبین کی
سن لی خدا نے قیدیٔ گوشہ نشین کی

انھوں نے خود کو ہمیشہ ملتِ مسلمہ کا خادم تصور کیا۔ اور چونکہ ملت کی بنیاد مذہب اور عشقِ الٰہی پر ہے اس لیے ان کی آخری دور کی شاعری میں مذہب اور عشقِ حقیقی کا رنگ بہت گہرا ہے - بیجاپور کی قیدِ تنہائی کے دوران جو غزل کہی ہے وہ تمام تر معرفت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے ؎

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں سب باتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

جوہر کے کلام کی ایک اہم ترین صفت یہ ہے کہ اس میں تکلف اور تصنع نظر نہیں آتا - بے ساختگی اور فطری پن کا انداز ہے جو ابتدا ہی سے ان کے کلام میں نمایاں ہے - مثلاً ابتدائی دور کے یہ چند اشعار ؎

قضا کس کو نہیں آتی ہے یوں تو سب ہی مرتے ہیں
پر اس مرحوم کی بوئے کفن کچھ اور کہتی ہے
حرم میں کر تو لے دعویٰ ترکِ مے کشی جوہر
مگر کمبخت کی بوئے دہن کچھ اور کہتی ہے

بعد کے کلام میں بے تکلفی اور بے ساختگی کے ساتھ جذبات کی شدت اور خلوص کی آمیزش ان کے کلام کو دوآتشہ بنا دیتی ہے اور وہ حسنِ بیان کا حق ادا کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

عشقِ مجنوں کے لیے ناقۂ لیلیٰ کے سوا
شرط یہ بھی کہ اک وادیٔ پُرخار بھی ہے
تشنہ کاموں سے ہے خود یہ ساقی کو گلہ
ہم تو دیں پر کوئی اس مے کا طلبگار بھی ہو

جوہر کے کلام میں ان کے خلوص و دردمندی اور جذبات کی پاکیزگی کسی بھی صاحبِ ذوق کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اس پر سلاست و روانی کی صفت مستزاد - یہی وجہ ہے کہ ان کا بیشتر کلام اثر آفرینی میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ چند اشعار پیشِ خدمت ہیں ؎

جو دوسخائے ساقیٔ کوثر کی دھوم ہے　؛　ہم کو بھی ایک جام عطا ہو تو جانیے
شہد و شرابِ خلد میں یہ چاشنی کہاں　؛　کچھ خونِ دل سے بڑھ کے مزہ ہو تو جانیے

یہ حالت ہو گئی ہے ایک ساقی کے نہ ہونے سے
کہ خُم کے خُم بھرے ہیں مے سے اور میخانہ خالی ہے

جوہر کا کلام پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ زبان و بیاں پر انھیں پوری قدرت حاصل ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ کی تلاش و انتخاب میں کاوش نہیں کرنی پڑتی - بحروں کے انتخاب میں بھی انھوں نے فنکارانہ شعور کا ثبوت دیا ہے - ان کی غزلیں زیادہ تر درمیانی یا مختصر بحروں میں ہیں جو بڑی مترنم ہوتی ہیں ——

جوہر کے کلام کے مطالعے سے جو بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ میں شاید وہ غالب سے غیر معمولی طور پر متاثر تھے - انھوں نے غالب کے اکثر مصرعوں کو اپنے اشعار میں تضمین کیا ہے مثلاً یہ اشعار ؎

ربِّ عزت کے لیے بھی کوئی رہنے دو خطاب
تم خدا و ندہی کہلاؤ خدا اور سہی

غالب کا شعر یوں ہے ؎

تم ہو بُت پھر تمھیں پندارِ خدائی کیوں ہے
تم خداوند ہی کہلاؤ خدا اور سہی

جوہر کہتے ہیں ؎

ہے رشک کیوں یہ ہم کو سرِ دار دیکھ کر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

غالب کا وہ شعر یاد کیجیے ؎

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

محمد علی جوہر کے کلام کی یہ گوناگوں خصوصیات بحیثیتِ شاعر ان کے کلام کی بلندی کا تعین خود ہی کر دیتی ہیں۔ آج جب ہم ان کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہیں تو بے ساختہ انھیں کا شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

جیتے جی تو کچھ نہ دکھلایا مگر
مر کے جوہر آپ کے جوہر کھلے

(رامپور سے نشر)

صحافت

اردو صحافت کی رفتار ترقی

جی ڈی چندن

حال ہی میں رجسٹرار آف نیوز پیپرز کی سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں یہ خوش آیند انکشاف کیا گیا ہے کہ اردو زبان ملک کی ان چار زبانوں میں سے ایک ہے جن کے اخبار کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے دیگر تین زبانیں ہندی، انگریزی اور بنگالی ہیں۔

اس رپورٹ میں ملک میں ۱۹۷۷ء تک کے اخبارات کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق ملک میں اردو اخبارات کی کل تعداد ۱۰۴۷ تھی جو ہندی کے ۳۷۳۶ اور انگریزی کے ۲۸۹۲ اخبارات کے بعد تیسرے مقام پر تھی۔

۱۹۷۷ء میں اردو صحافت کی ترقی صرف تعداد ہی تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کی سرکولیشن میں بھی اضافہ ہوا تاہم یہ اضافہ مکمل طور پر اطمینان بخش نہیں تھا کیوں کہ یہ ۱۹۷۳ کی ۱۷ لاکھ ۲۵ ہزار کی سرکولیشن سے کم تھا۔ بہر حال یہ بات اطمینان بخش ہے کہ اشاعت میں ہو رہا متواتر کمی رک گئی۔

حصولِ آزادی کے بعد ۱۹۷۷ میں اردو صحافت نے ہندوستان میں تین دہے مکمل کر لیے۔ اگست ۱۹۴۷ میں نئے ہندوستان میں اردو کے کتنے اخبار تھے اس کے بارے میں کوئی سرکاری اعداد میسر نہیں ہیں۔ البتہ ۱۹۵۳ میں ملک میں اردو کے کل چارسو دس اخبارات تھے اُسے اگر بنیاد مان لیا جائے تو گذشتہ تین دہوں میں ہندوستان کے اردو اخبارات کی تعداد میں تقریباً ڈھائی گنا اور اشاعت میں تقریباً دوگنا اضافہ ہوگیا ہے۔ ۱۹۷۷ کے میزان میں ۹۸ روزنامے، ۲۵۱ ہفتہ وار اور ۴۲۴ دیگر جریدے شامل ہیں۔

ملک کی مجموعی صحافت میں روزناموں کے لحاظ سے اردو کا مقام ہندی اور مراٹھی کے بعد تیسرا اور ہفتہ وار جریدوں کے لحاظ سے ہندی کے بعد دوسرا تھا۔

دہلی، بمبئی، کلکتہ اور مدراس ایسے میٹرو پالیٹن شہروں سے اردو کے ۲۶۵، ریاستی راجدھانیوں سے ۳۳۹۔ ایک لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی والے شہروں سے ۳۲۳ اور چھوٹے شہروں سے ۱۲۰ اخبار شائع ہوتے تھے۔

سب سے زیادہ اخبار آندھرا کی ریاست سے چھپتے تھے۔ اس کے بعد اُتر پردیش (۱۸۹)، دہلی (۱۴۰)، پنجاب (۱۰۵) اور جموں کشمیر (۱۱۰)، ایسی ریاستیں تھیں جن سے ایک سو سے زیادہ اخبار شائع ہوتے تھے۔ ویسے ملک کی چودہ ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام دو علاقوں سے اردو اخبار نکل رہے تھے۔

۱۹۷۷ کی سرکولیشن میں سب سے زیادہ اضافہ روزناموں کی بدولت ہوا۔ ان اخباروں کی مجموعی اشاعت ۱۹۷۶ کی تین لاکھ ۷۶ ہزار سے بڑھ کر چار لاکھ ۱۴ ہزار ہو گئی۔ اسی طرح ہفتہ وار جریدوں کی اشاعت میں بھی ۵۸ ہزار کا اضافہ ہوا۔

ایک دلچسپ بات یہ تھی کہ گو تعداد کے لحاظ سے آندھرا کی ریاست فہرست تھی لیکن اشاعت کے لحاظ سے یہ امتیاز دلی کو ملا۔ آندھرا پردیش کا مقام دوسرا تھا جب کہ تیسرا مقام اتر پردیش کا تھا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ مذکورہ اعداد صرف اطلاعات پر مبنی ہیں جو اردو اخبارات نے سرکار کو بہم پہنچائے۔ ۱۷۴ اخبار ایسے تھے جنھوں نے اپنے اعداد و شمار مہیا نہیں کیے۔

حاصل شدہ اطلاعات کی بنیاد پر ملک میں صرف چار ایسے اخبار یا رسائل تھے جن کی اشاعت پچاس یا پچاس ہزار سے زیادہ تھی۔ ان میں صرف ایک روزنامہ تھا جس کی روزانہ اشاعت ۶۵ ہزار تھی۔ چھ اخبار متوسط زمرے میں شامل تھے۔ یعنی ان میں سے ہر ایک کی اشاعت ۱۵ اور ۵۰ ہزار کے درمیان تھی۔ باقی سب "چھوٹے" اخباروں کے زمرے میں تھے یعنی ان میں سے ہر ایک کی اشاعت ۱۵ ہزار سے کم تھی۔

اردو کے اکثر اخبار انفرادی ملکیت کے تحت چھپتے ہیں۔ ۱۹۷۷ میں ایسے اخباروں کی تعداد ۸۶۴ تھی۔ باقی ۱۸۳ کسی مذہبی جماعت، تجارتی فرم، ٹرسٹ، سیاسی پارٹی، سرکاری محکمے یا عوامی، نجی یا تعلیمی ادارے کے تحت شائع ہوئے تھے۔

اس رپورٹ سے یہ بات خاص طور پر ابھر کر سامنے آتی ہے کہ انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات، مالیات اور معاشیات اور فنونِ لطیفہ کے مضامین پر کوئی اردو اخبار نہیں شائع ہوتا تھا۔ سماجی فلاح، امورِ محنت، قانون اور عوامی نظم و نسق، زراعت اور حفظ مویشیاں، صحت اور طب، تعلیم، تجارت اور صنعت، سائنس، کھیلوں، خواتین اور اطفال پر بھی بہت کم اخبارات تھے۔

آج اردو صحافت اپنی تعداد کے لحاظ سے ہندی، انگریزی اور بنگالی زبانوں کی ممتاز ترین صف میں کھڑی ہے لیکن ان زبانوں سے ہمسری کو برقرار رکھنے کے لیے صرف تعداد کافی نہیں بلکہ جدید صحافت کے دیگر اوصاف کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

طباعت کے لحاظ سے کئی اخبار لیتھو کے فرسودہ نظام سے نکل آئے ہیں اور فوٹو آفسیٹ کے نئے طریقے سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن اردو ہی میں خبروں کی فراہمی مقامی واقعات کی رپورٹنگ، اپنے نامہ نگاروں کی سروس۔ موضوعات کے تنوع۔ کالم نگاری کے فروغ، نو واردوں کی حوصلہ افزائی، اشتہارات کے نظام کی معیاری بلندی اور نظم و نسق میں اصلاح کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

ان عناصر کی کمی کی ساری ذمہ داری اردو صحافت کی اقتصادی مشکلات ہی پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ یہ صحافت باصلاحیت زبان اور اپنے مہم جو اور عہد ساز پیش روؤں کی مثالوں سے بہت کچھ حاصل کر سکتی ہے جنھوں نے بے پناہ اقتصادی مشکلات کے باوجود اردو صحافت کو ایک بلند مقام پر لا کھڑا کیا تھا۔

(نیوز سروسز ڈویژن)

جی ڈی چندن
جی ۴۶۔ جگپورہ ایکسٹنشن نئی دہلی

غزل

شوکت علوی

نہ دیکھ یوں مجھے اے چشم یار رہنے دے
کچھ اور مجھ کو ابھی بے قرار رہنے دے

تو اپنے حُسن پہ اتنا ابھی غرور نہ کر
چمن کا حُسن کلی کا نکھار رہنے دے

مٹا سکے تو مٹا دے یہ نقشِ غم لیکن
مری نگاہ میں تصویرِ یار رہنے دے

یہ مے بھی تلخ ہے ساقی ہماری آنکھوں میں
مے حیات کا کیف و خمار رہنے دے

اسی سے ہوگا اجالا ابھی راہ میں شوکتؔ
تو اپنی آنکھوں کو اشکبار رہنے دے

(دُور درشن سے نشر)

ادب

اردو کے زوال پذیر اصناف

قصیدہ و ہجو

ڈاکٹر شکیل احمد صدیقی

قصیدہ شجرِ شاعری کی ایک بار آور شاخ رہی ہے یہ بہت قدیم صنفِ سخن ہے شاعری کی مشہور صنف "غزل" اسی سے قلم کی گئی ہے۔ قصیدہ نگاری کا آغاز عرب سے ہوا دورِ جاہلیت میں عرب میں بڑے بلند پایہ قصیدہ نگار شعرا گذرے ہیں جن کا نمایاں وصف ابتدا میں بیجا مداحی سے گریز رہا ہے وہ ممدوح کے وہی اوصاف بیان کرتے جو فی الواقع انھیں ممدوح کے اندر نظر آتے بڑے بڑے جلیل القدر سلاطین جب ان سے قصیدہ لکھنے کی فرمائش کرتے تو وہ انھیں یہی جواب دیتے کہ پہلے کوئی ایسا نمایاں کام کر کے دکھاؤ جو قابلِ ستائش ہو تب قصیدہ لکھوں لیکن آگے چل کر شاعروں کی یہ مثالی خود داری برقرار نہ رہی اور شعرا نے سلاطین و امرا کی بیجا مدح شروع کر دی۔

فارسی شاعری جس وقت منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی اس وقت ایران پر عربوں کا تسلط ہو چکا تھا اور عربی شاعری کو سکۂ رائج الوقت کی حیثیت حاصل تھی جس میں بڑے بڑے قصیدے بے جا مدح پر مشتمل لکھے جاتے تھے۔ فارسی شاعری نے بھی اپنی بنیاد اسی قسم کی قصیدہ نگاری پر رکھی جس کے باعث اکثر نقاد وں نے فارسی شاعری کو بے جا مداحی سے داغدار بتایا ہے۔ بہرحال اس سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ فارسی شاعری میں قصیدہ نگاری ابتدا سے ہی رائج ہو گئی تھی۔ فارسی کا سب سے پہلا صاحبِ دیوان سامان عہد کا مشہور شاعر رودکی ہے جس کے دیوان میں اچھے قصائد ملتے ہیں۔ غزنوی اور سلجوقی عہد میں قصیدہ نگاری اپنے معراجِ کمال پر پہنچ گئی تھی عنصری، مسعود سعد، فرخی، منوچہری، انوری، خاقانی، ظہیر فاریابی، سلمان ساوجی، امیر خسرو، عرفی، قاآنی اور غالب فارسی قصیدہ نگاری کے اہم ستون ہیں۔ انوری کو فارسی قصیدہ نگاری کا پیغمبر کہا گیا ہے خاقانی کو اپنے بے مثل نعتیہ قصائد کے باعث حسان عجم کا لقب دیا گیا ہے۔

اردو شاعری نے جس وقت آنکھ کھولی اپنے گرد و پیش فارسی شاعری کا علم بلند پایا اس لئے اردو نے بھی ان تمام اصنافِ سخن کو اپنا لیا جو فارسی میں رائج تھیں۔ چنانچہ قصیدہ نگاری بھی اردو شاعری کے ابتدائی دور سے ہی شروع ہو گئی تھی شعرائے دکن میں پہلے صاحبِ دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہ کے یہاں قصیدے ملتے ہیں قطب شاہ کے علاوہ قطبی، نصرتی، ہاشمی، ولی اور سراج نے بھی قصیدے لکھے شعرائے دکن میں کثرت قصیدہ نگاری نصرتی دوسروں سے ممتاز ہے۔

دکن کے بعد جب شمالی ہند میں اردو شاعری کی شمع روشن ہوئی تو دہلوی شعرا میں شاہ حاتم اور اشرف علی فغاں نے بھی قصیدے لکھے لیکن ان تمام شعرا کو قصیدہ نگاری میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ماہِ تاباں سے پہلے طلوع ہونے والے ستاروں کی ہوتی ہے۔ فلکِ قصیدہ نگاری پر جب مرزا محمد رفیع سودا ماہِ کامل بن کر چمکے تو تمام ستاروں کی روشنی ماند پڑ گئی۔

یوں تو سودا کو تمام اصنافِ سخن پر قدرتِ کاملہ حاصل تھی لیکن قصیدہ نگاری میں انھوں نے وہ جوہر دکھائے کہ اردو قصیدہ نگاری میں کوئی بھی ان کا مدمقابل نہیں ہے مصحفی نے انھیں قصیدہ نگاری میں نقاشِ اول لکھا ہے۔ سودا نے فارسی کے مشہور و معروف قصیدہ نگار شعرا کے قصائد کو سامنے رکھ کر اردو میں قصیدے لکھے ہیں مولانا محمد حسین آزاد کا کہنا ہے کہ "وہ اس میدان میں فارسی کے نامی شہسواروں کے ساتھ عنان در عنان ہی نہیں گئے بلکہ اکثر میدانوں میں آگے نکل گئے ہیں ان کے کلام کا زور و شور انوری اور خاقانی کو دباتا ہے اور نزاکتِ مضامین عرفی اور ظہوری کو شرماتا ہے"

مولانا آزاد کی اس رائے میں مبالغہ کو کافی دخل ہے لیکن اتنی بات مسلم ہے کہ سودا کے علاوہ کوئی دوسرا شاعر فارسی قصائد کا اردو میں کامیاب چربہ نہ اتار سکا۔ سودا نے قصیدہ کے تمام اجزا کو کامیابی کے ساتھ نظم کیا ہے اور مشکل ردیف و قوافی میں قصیدے لکھ کر اپنی قادر الکلامی کا ثبوت دیا ہے بقول شیخ چاند "ان کے قصائد مضمون آفرینی، شکوہِ بیان اور زورِ کلام میں لاجواب ہیں۔ مدح کے ساتھ ساتھ ہجو لکھنے میں بھی سودا کو ملکہ حاصل تھا ہجو کوئی علیحدہ صنفِ سخن نہیں ہے وہ قصائد جس میں کسی کی مدح کی جائے مدحیہ قصائد کہلاتے ہیں اور جس میں کسی کی ہجو بیان کی جائے ہجویہ قصائد ہوتے ہیں۔ ہجو کے میدان میں بھی سودا منفرد ہیں مدح میں تو ان کے متبعین ہوئے لیکن ہجو نگاری میں کوئی اپنا مقلد نہ چھوڑا اور ہجو کا خاتمہ انھیں پر ہو گیا میرے نزدیک مدح کے مقابلہ میں سودا نے ہجو میں اشہبِ قلم کی جولانیاں زیادہ دکھائی ہیں۔

سودا کے بعد انشا و مصحفی نے بھی اگرچہ قصیدے لکھے مگر انھیں کوئی خاص امتیاز حاصل نہ ہوا۔ انشا و مصحفی کے بعد ناسخ و آتش کا دور آتا ہے ان لوگوں نے قصیدہ کو شجرِ ممنوعہ سمجھا۔ ان کے بعد دہلی میں ذوق، غالب اور مومن کی شاعری کا علم بلند ہوا ان تینوں استادوں نے غزل کے ساتھ قصیدے لکھے ذوق کی شہرت کا دار و مدار بہت کچھ ان کی غزلوں کے بجائے قصیدوں پر ہے۔ سودا کے بعد جس نے اس صنف میں نام پیدا کیا وہ ذوق ہیں۔ فارسی کے مشہور استاد خاقانی کی طرح ذوق نے اپنے قصیدوں کو علمی اصطلاحات سے بھر دیا ہے۔ اسی لئے "خاقانیٔ ہند" کا خطاب پایا۔ ان کے قصائد میں سودا کی طرح نیچرل سادگی نہیں ملتی بلکہ صناعی اور فنکاری سے بہت زیادہ کام لیا گیا ہے۔

مومن کا خاص میدان تغزل تھا اس لئے ان کے قصیدوں میں بھی غزل کی شان نمایاں ہے غالب کے متداول دیوان میں صرف چار قصیدے ملتے ہیں جس میں شاعر نے اپنا زورِ بیان مدح کی بجائے تشبیبوں پر زیادہ صرف کیا ہے شعرائے متاخرین میں منیر، امیر، جلال اور تسلیم قصیدہ نگاری میں مشہور ہوئے انھیں کے معاصرین میں محسن کاکوروی نعتیہ قصائد لکھنے میں عدیم المثال ہیں۔

قصیدہ کا زوال شہنشاہیت کے زوال کے ساتھ وابستہ ہے انگریزوں کے ملک پر سے جب بساطِ حکومت الٹی تو قصیدہ پر بھی زوال آ گیا کیونکہ جب صلہ اور انعام دینے والے ہی نہ رہے تو قصیدہ لکھے بھی کس کے لئے جاتے۔

قصیدہ نگاری کی طرف شعرا کے عدمِ رجحان کی ایک وجہ ان کی علمی استعداد میں کمی بتائی جاتی ہے یہ ضرور ہے کہ عربی فارسی کا ذوق کم ہو جانے کے باعث قصیدے لکھنے کی صلاحیت میں کمی آ جانا یقینی امر ہے کیونکہ ان دونوں زبانوں کے الفاظ پر قدرت کے بغیر قصیدہ نگاری کی ہفت خواں کو طے کرنا آسان نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارے وہ تمام شعرا جنھوں نے قصیدے نہیں لکھے وہ ان زبانوں سے نابلد تھے یا ہیں اصل میں شاعر اپنے خزانۂ شاعری سے وہی جواہرات عوام کے سامنے پیش کرتا ہے جن کی بازارِ عالم میں مانگ ہوتی ہے اس لئے قصیدہ لکھنے کی صلاحیت رکھنے والے شعرا نے بھی اپنی توجہ قصیدہ نگاری سے ہٹا لی۔ نظم نگاری کے وجود میں آ جانے سے بھی قصیدہ پر ضربِ کاری لگی کیونکہ وہی قصائد کا کام نظم سے لیا جانے لگا۔

قصیدہ کے وسیع سرمایہ کو محض ناپاک دفتر سمجھنا یا اُسے کاسۂ گدائی تصور کرنا بھی سراسر ناانصافی ہے صلہ اور انعام کے لالچ سے قطع نظر کر کے شعرا نے اپنی لیاقت کے اظہار کے لئے بھی قصیدے لکھے ہیں یہی وہ صنف ہے کہ جس میں شاعر کی علمی و ادبی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا تھا حضرت امیر خسرو نے مدح سرائی کو دل کی موت قرار دیتے ہوئے بھی پرشکوہ قصیدے لکھے ہیں اسی طرح عرفی جس نے قصیدہ کو کارِ ہوس پیشگاں کہا ہے بلند پایہ قصیدے لکھ کر فخرِ اسلاف و اخلاف ہوا۔ غالب نے بھی ع "حیف گر زمزمۂ مدح و ثنا خیزد از و" کہتے ہوئے مدح و ثنا میں بڑی زمزمہ سنجی سے کام لیا ہے۔

(آکاش وانی لکھنؤ سے نشر)

آواز

سے متعلق اپنے مشورے اور تجاویز ہمیں ارسال فرمائیں

تندرستی ہزار نعمت ہے

نورجہاں ثروت

دُنیا نعمتوں سے بھری ہوئی ہے ــــ ہر نعمت کا ایک الگ رنگ، جدا مزہ! نعمتوں کی بہتات یا کثرت ہی انسان کی آسائش کا معیار مقرر کرتی ہے۔ جتنے خوش حال لوگ ہیں: خواہ کتنی محنت و جدوجہد کے بعد اس مقام تک پہنچے ہوں عام الفاظ میں یہی کہا جاتا ہے خدا نے انھیں کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا ہے، نادیدہ کرم فرمائی ہوتی ہیں نا ـــ

جہاں تک تندرستی کا تعلق ہے یہ دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے اور "گھر کی بکری کون ڈالے گھاس" کے مصداق اس کی قطعی قدر نہیں کی جاتی ـــ یہ وہ دولت ہے جو بغیر محنت کے حاصل ہوتی ہے اس لیے بے دریغ اُسے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور احساس اس وقت ہوتا ہے جب یہ دولت ساتھ چھوڑنے لگتی ہے۔ یا اتنی کم رہ جاتی ہے کہ صورت پر بیماری برسنے لگتی ہیں۔ لیجیے صاحب حکیم ڈاکٹروں کا دروازہ آپ پر سدا کے لیے کھل گیا۔ تندرستی میں صحت کے نام پر چار ٹکے نہ ہوتے تھے، بیماری میں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو گیا۔ دوا تو خیر پیسہ خرچ ہوا تھا کھا لی گئی مگر ساتھ میں پرہیز کی فہرست نے تو جان ہی نکال لی۔ یہ نہ کھاؤ، وہ نہ کھاؤ ـــ زبان کو چٹخارہ لگا تھا کھٹی میٹھی اچھی بری سب پیٹ کے ایندھن کے برابر تھی۔ اب حساب کتاب کون رکھے کہ کیا کھایا جائے کیا نہ کھایا جائے۔ سیدھا سا اصول ہے دوا کھاؤ مگر پرہیز کرے بلا ـــ بھئی قدرت کی نعمتوں سے منہ بھی تو نہیں موڑا جا سکتا۔ آپ نے ایک فیصلہ کر لیا اور اپنی جگہ خوش ہو گئے، نتیجے میں آپ کی بیماری کی رسی دراز ہو گئی ـــ اب تک چل پھر لیتے تھے اب پلنگ سنبھال لیا۔ چند دن گھر والوں نے مریض سمجھ کر جی جان سے خدمت کی، شب بیداری کی، دعائیں مانگیں۔ اتنے دن میں اگر آپ تندرست ہو گئے تو خوشیاں منائی گئیں، عزیز رشتہ داروں کے ہاں سے تیل ماش اور مبارک سلامت کے پیغامات آئے۔ وہ بھی خوش آپ بھی خوش!! مگر اس کا کیا کیا جائے کہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ ایک دن کا بیمار، دو دن کا بیمار، تیسرے دن اللہ کی مار بن جاتا ہے تیمار دار دست کش ہو جاتے ہیں اور آپ دوائیوں کی شیشیاں گنتے رہتے ہیں۔ اس خالی وقت میں درد تنہائی اور احساس بیماری سے بچنے کے لیے آپ تندرستی کے دور میں چلے جاتے ہیں اور وہ زمانہ یاد کرنے لگتے ہیں جب آپ کی صحت قابلِ رشک تھی۔ یہ لوگ جو آپ کے قریب سے ہو کر نہیں گزرتے کس طرح آپ کے کندھوں پر سوار ہوتے تھے۔ آپ سخت سے سخت کام کرنے کے بعد تھکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ ماضی کی یاد، بیتے دنوں کے تلازمے آپ کی ہمت اور بھی پست کر دیتے ہیں آپ کی کسمپرسی بڑھ جاتی ہے اور آپ خود کو لاچار و مجبور سمجھتے ہیں۔

بہرحال جہاں تک تندرستی کا تعلق ہے اسے دنیا کی کسی بھی خوشی کے مقابلے میں رکھا جا سکتا ہے ـــ زندگی کا تمام تر لطف تندرستی میں ہے۔ آپ کی صحت ٹھیک آپ کا دل خوش، دل خوش تو دنیا حسین! لوگ دولت و شہرت پر جتنی توجہ صرف کرتے ہیں اگر اس سے ایک چوتھائی بھی صحت پر صرف کریں تو بادشاہ ہوں۔ لیکن ظاہری نمود نظروں کو خیرہ کر دیتی ہے اور سامانِ عیش کے حصول کے لیے خوراک کی حد گھٹائی جاتی ہے۔ آج کا دور مقابلہ کا دور ہے۔ کسی دوست کے ہاں کوئی چیز آئی اور خوشی خوشی اس نے آپ کو دکھائی ـــ! بظاہر اس چیز کی تعریف کے ساتھ دوست کے ذوق کی بھی تعریف کرتے ہیں اُسے مبارکباد بھی دیتے ہیں لیکن دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہر حالت میں یہی چیز آپ کو لینی ہے۔ اگر آپ کی آمدنی وافر ہے یعنی آپ بڑے بینک بیلنس کے مالک ہیں تو چیک کاٹنے میں آپ کو قطعی کسی بجٹ پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آپ کے ذرائع محدود ہیں تو آپ بجٹ پر ضرور غور کریں گے اور سب سے زیادہ کٹوتی کا شکار کچن کا بجٹ ہو گا ـــ نتیجہ معلوم ـــ چلیے صاحب اگر صرف سربراہ خاندان یعنی ہیڈ آف دی فیملی کی ہی پسند ناپسند یا گھر کے کسی ایک فرد تک یہ معاملہ رہتا ہے تو جیسے تیسے اس سے نبٹا جا سکتا ہے مگر اس کا کیا کیجیے کہ گھر کا ہر فرد کے دوست اور ملنے والے الگ الگ ہیں اور کسی نہ کسی جاننے والے کے ہاں کوئی نہ کوئی اور ہی نئی چیز آتی ہے۔ کس کس کا خیال کیجیے، کس کس کو لیجیے ـــ!! حکمت کا اصول ہے کہ جو کچھ آپ کھاتے ہیں وہ آپ کا چہرہ بتا دیتا ہے: جہاں تندرستی سب سے بڑی نعمت ہے وہیں غذا، اس نعمت کو برقرار رکھنے میں سب سے زیادہ معاون مددگار ثابت ہوتی ہے ـــ غذا نہ صرف یہ کہ اچھی اور وٹامنائزڈ ہو بلکہ صاف ستھری بھی ہو، اگر اچھی غذا بُرے طریقے سے پکائی جائے، یا پکانے اور کھانے کے درمیان صفائی کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو بھی تندرستی کا اللہ حافظ ہوتا ہے ـــ یہ صفائی محض غذا کے دائرے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ تن صاف رکھو، من صاف رکھو کے ذیل میں صفائی یا ہائیجین کو رکھنا چاہیے ـــ آپ صاف ستھرے ہوں۔ آپ کا گھر قرینے سے سجا ہو۔ یہ سجاوٹ خوبصورت اور قیمتی چیزوں کے اجتماع کا نام نہیں بلکہ سادگی اور پرکاری سے عبارت ہے۔ تندرستی محض تن کی درستی ہی نہیں ہے۔ اس کا تعلق دل و دماغ سے بھی ہوتا ہے۔ انگریزی کی بہت مشہور کہاوت ہے "صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کا مالک ہوتا ہے"۔ اچھے دماغ کی برکتیں لاتعداد ہیں ـــ جی ہاں اچھا دماغ اچھا پلانر ہوتا ہے۔ زندگی کا ہر شعبہ پلاننگ چاہتا ہے۔ حصولِ تعلیم سے لے کر کیریئر میکنگ اور کیریئر میکنگ سے لے کر فیملی ویلفیئر تک سب اس کے ذیل میں آتے ہیں۔ بات فیملی ویلفیئر کی نکلی ہے تو اس پر غور کر لیا جائے کہ کنبے کی بہبود سے کیا مراد لی جاتی ہے۔ جہاں تک کنبہ کا مسئلہ ہے یہ ایک باغیچہ ہے، خوشنما، خوشبودار پھولوں کا، اور جو لوگ شئے لطیف کے مالک ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ خوشبو یا مہک تھوڑی ہی اچھی ہوتی ہے۔ تیز خوشبو سر درد کا باعث ہوتی ہے اور دوسرے پر بھی کچھ اچھا تاثر نہیں چھوڑتی۔ چنانچہ وہ خاندان جو محض چند افراد پر مشتمل ہوتے ہیں زیادہ مطمئن اور خوش ہوتے ہیں۔ اس عورت کی صحت بھلا کیسے درست رہ سکتی ہے جس کے ذمہ محض مشینی طور پر افزائشِ نسل کر دی گئی ہو ـــ وہ بچے ذہنی و جسمانی طور پر کیسے صحت مند ہو سکتے ہیں جنھیں ان کی ضرورت کے مطابق توجہ تک نہ ملی ہو۔ وہ بچپن سے تنہائی کا شکار رہے ہوں ـــ اس مرد کی صحت کیسے بحال رہ سکتی ہے جسے اپنے خاندان کو دو وقت کی روٹی مہیا کرنے کے لیے بیس گھنٹے کام کرنا پڑے۔ ایسا کنبہ جس میں کوئی ایک فرد بھی بیمار ہوتا ہے، ذہنی طور پر بے حد پریشان ہوتا ہے کہاں کہ گھر کا گھر بیمار ہو: یہ بیماری مختلف قسم کی ہو سکتی ہے۔ ذہنی مریض جسمانی مریض سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے، اس کی دوا کسی لیبارٹری میں تیار نہیں ہوتی ـــ ایسے لوگ نہ صرف اپنے گھر یا اپنی ذات کے لیے عذاب ہوتے ہیں بلکہ پورے سماج کو متاثر کرتے ہیں۔ غیر صحت مند انسان جہاں جاتا ہے وہیں پریشانی کھڑی کر دیتا ہے۔ کہیں اپنے غصہ سے کہ اعصابی کمزوری ہے کہیں اپنی فکروں سے دوسروں کو

بقیہ ص ۱۲ پر

کرکٹ کے چند نامور ہندوستانی کھلاڑی

کوثر تھوروی

بات بہت پرانی ہے۔ ایک گڈریئے کے لڑکے پر اس کے چند دوستوں نے ڈھیلے پھینکے اس لڑکے نے اپنا بچاؤ کیا اور بھیڑ ہانکنے والے ڈنڈے سے اپنا دفاع کیا۔ اور پھر وہ پھینکا ہوا ڈھیلا 'کھٹ' سے ڈنڈے پر لگ کر اچھلا اور دور جا گرا۔ اسی واقعہ نے جنم دیا کرکٹ کے اس مقبول ترین کھیل کو ـــ آج کا مقبول ترین کھیل جس نے آج دنیا کے تقریباً ہر حصہ میں اپنی مقبولیت کا سکہ جمایا ہے ـــ اور اس کھیل کے شوقین، دنیا میں ہر جگہ عزت و مرتبہ کے حامل ہیں۔ دولت اور مقبولیت و ہر دل عزیزی آج اسی کرکٹ کی وجہ کر ان کے گھروں کی لونڈی ہے نام وری ان کا انعام ہے۔

کرکٹ کے کھیل کے شوقین اور ماہر کھلاڑی جو آج عوام میں ہر دم ہر دل عزیز ہیں، ان کی الگ الگ خصوصیات ہیں جنھوں نے ان کو شہرت اور نام وری عطا کی۔ کوئی کھلاڑی اپنی بہترین بیٹنگ کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے تو کوئی بولنگ میں اپنے ہم عصروں میں ثانی نہیں رکھتا۔ کوئی وکٹ کیپنگ میں لاجواب ہے تو کوئی فیلڈنگ میں بہترین، بعض ایسے ہیں جنھوں نے اس کھیل میں عالمی یا قومی سطح پر کوئی ریکارڈ قائم کیا ہے اور اس طرح منفرد مقام رکھتے ہیں تو بعض ایسے بھی ہیں جنھوں نے کوئی عالمی یا قومی ریکارڈ قائم کئے بغیر مقبولیت کی اس معراج کو پالیا ہے کہ ان کا نام ہر دل میں جاگزیں ہے۔

ہندوستان بھی ان ملکوں میں شامل ہے جہاں کرکٹ ایک قومی کھیل کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے اور کرکٹ کے ایسے بہت سارے کھلاڑی، جنھوں نے اقوام عالم میں اپنی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان کی عزت میں چار چاند لگا دیئے آج بھی عوام کے دلوں میں اسی مقام کے حامل ہیں، جس مقام پر وہ اپنے زمانہ عروج میں تھے ـــ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنھوں نے ہندوستانی کرکٹ ٹیم میں شامل ہو کر ہندوستان کی نمائندگی کبھی بھی نہیں کی مگر ہندوستانی قومیت، رنگ اور نسل کے اعتبار سے وہ پہلی شخصیت تھے جنھوں نے دنیا کی آنکھوں پر بندھی اس پٹی کو ہٹا دیا کہ خوبیاں اور صلاحیتیں صرف دوسروں کے پاس ہیں اور ہندوستان کے آزاد عوام نے ان کے اس احسان عظیم کو سمجھا اور وہ آج بھی ان کے شکر گزار ہیں۔

ایسی نامور شخصیتوں میں سر رنجیت سنگھ جی مہاراج اور سر دلیپ سنگھ جی سر فہرست ہیں اور ان دونوں کے نام سے آج ٹرافیاں جاری ہیں۔ 'رنجی ٹرافی'، رنجیت سنگھ جی عرف رانجی کے نام پر ہے اور دلیپ ٹرافی، سر دلیپ سنگھ کے نام پر ہے اور ان دونوں، ٹرافیوں میں کھیلنے کے لئے اچھے اچھے کھلاڑی ترسا کرتے ہیں کیونکہ یہ کھلاڑیوں کی جانچ کی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور ایک کھلاڑی کے مستقبل کا انحصار اس کھیل میں ان کی کارکردگی پر ہے۔

ان کے علاوہ ہالی امریگر، وجے مرچنٹ، وجے ہزارے، ونومنکڈ، لالہ امرناتھ، اجے واڈیکر، چندو بورڈے، ناری من جہانگیر کانٹریکٹر، سردار بشن سنگھ بیدی، سید مشتاق علی، فاروق انجینئر، منجریکر، سید عابد علی، سلیم درانی، سنیل منوہر گاوسکر، سید مجتبیٰ حسن کرمانی، دلیپ سردیسائی، وینکٹ راگھون، نواب منصور علی خاں پٹودی، بھگوت چندرا شیکھر، افتخار علی خاں پٹودی۔ وشوناتھ، غلام احمد، دلیپ وینگ سرکر وغیرہ بھی ایسے نام ہیں جنھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں خوب خوب ناموری، شہرت مقبولیت اور دولت حاصل کی ہے اور کر رہے ہیں اور ان کے بدلے ایسے ایسے لازوال اور بے مثال کارنامے دیئے گئے ہیں کہ جن میں سے اکثر کو اب تک دہرایا تک نہیں جا سکا ہے۔

ان مختصر سے لمحات میں یہ ممکن نہیں کہ ان میں سے چند کے کارناموں پر تفصیلی روشنی بھی ڈالی جا سکے۔ ہاں ان کی زندگی کے چند گوشے اجاگر کئے جا سکتے ہیں۔ تو پھر آئیے شروعات کریں کرنل سر رنجیت سنگھ جی مہاراج جام صاحب آف نوانگر عرف رنجی کے حالات سے جنھوں نے بظاہر کبھی بھی کسی ہندوستانی ٹیم کی نمائندگی نہیں کی پھر بھی یہ جہاں بھی کھیلے، صاف طور سے ہندوستان کی نمائندگی کرتے رہے ـــ رنجی، جنھیں عام طور پر یورپ کا جادوگر کہا جاتا تھا، اور جنھوں نے اپنے کھیل سے انگلینڈ اور آسٹریلیا کے کھلاڑیوں کو متعجب کر دیا، جن کی بلے بازی میں انگلینڈ کے کھلاڑیوں کو ایک عجب سی انوکھی شان دکھائی دیتی تھی ـــ یہ رنجی ہی تھے جنھوں نے کرکٹ کو "لیگ گلانس شاٹ" دیا اور جنھیں اپنے "لیٹ کٹ" پر پورا پورا کمانڈ حاصل تھا ـــ یہ ان دنوں کی بات ہے جن دنوں یہ تصور کرنا، ناممکن سا تھا کہ کوئی مشرقی کھلاڑی بیٹنگ کے فن میں کوئی نئی چیز بھی دے سکتا ہے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ جی ۲۰ سال کی عمر میں بغرض تعلیم انگلینڈ گئے اور اسی عرصہ میں ان کے کرکٹ کھیل کی یہ سب خصوصیات وقوع پذیر ہوئیں جنھیں پرکھنے والی آنکھوں نے انھیں پرکھا، سمجھنے والے ذہن نے سمجھا۔

رنجی ـــ کے پاس غیر معمولی طور پر تیز نگاہیں اور بے حد پھرتیلا ذہن تھا اور یہی وجہ تھی کہ انھوں نے ہمیشہ ایسے ایسے اسٹروک کھیلے کہ جن کو کھیلنے کے لئے مشکل سے دوسرے کھلاڑی ہمت بھی کر سکتے تھے۔

رنجی ـــ جس نے مشہور کھلاڑی ڈاکٹر سر ڈبلیو جی گریس کے دیس میں کاؤنٹی کرکٹ کے ایک سیزن میں پہلی بار ۳ ہزار سے زیادہ رن بنا کر سبھوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ چنانچہ کاؤنٹی میں ان کے ساتھی سی بی فرائی یہ تبصرہ کرنے پر مجبور ہو گئے کہ کسی کو تعجب نہ ہوگا کہ ٹرف کے اس حصہ میں جہاں رنجی کے کٹ کرنے سے سفر کرتی ہوئی گیند گئی ہے بھورے نشانات نظر آ جائیں یا ان کے بلے سے اسٹروک کھیلتے وقت چنگاری سی نکلتی ہوئی دکھائی دے۔

مہاراج سر رنجیت سنگھ جی ایک جادوئی قسم کی شخصیت تھے وہ کرکٹ کھیل کے بادشاہ تھے اور ان کی صلاحیتوں نے انھیں مافوق الفطرت شخصیت بنا دیا تھا۔ انھوں نے ۱۸۹۹ء کے سال میں آٹھ سنچری کی مدد سے ۳۱۵۹ رن اسکور کئے اور ۱۹۰۰ء میں گیارہ سنچری کی مدد سے ۳۰۶۵ رن اسکور کیے۔

رنجی پہلے غیر انگلستانی کھلاڑی تھے جو انگلینڈ کی طرف سے کرکٹ کھیلتے رہے اور ان کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب آسٹریلیا پہنچے تو وہاں کے عوام نے اپنے اس ہیرو کے نام پر اپنے یہاں کتنی چیزوں کے نام رکھ لیے۔ یہ ایک ہندوستانی کے لئے اس وقت ایک فخر کی بات تھی۔

رنجی کی شخصیت وہ تھی کہ جس نے فرسٹ کلاس کرکٹ میں ۷۲ سنچری کی مدد سے ۲۴۶۹۲ رن اسکور کیے اور اپنے ہم عصروں کی نظر میں رنجی کوئی انسان نہیں بلکہ آسمانی مخلوق اور ایک جادوئی شخصیت تھے جس کے بلے سے رنوں کی بوچھار گویا اس طرح ہوتی تھی جیسے کوئی کروڑپتی بڑی فراخ دلی سے نوٹوں کو نثار رہا ہو۔

اس عظیم ہندوستانی سپوت کی موت ۲ اپریل ۱۹۳۳ء میں ہوئی ـــ اور انھیں کی یاد میں ۴ نومبر ۱۹۳۴ء سے رنجی ٹرافی کی شروعات ہوئی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کرکٹ کھیل کے بادشاہ تھے ان کے بعد ان کے جانشین اور حقیقی معنوں میں کرکٹ کے راج کمار کی حیثیت سے ابھرے، سر دلیپ سنگھ جی جنھیں کبھی کبھی مہاراجہ رنجیت سنگھ جی کا پاکٹ اڈیشن بھی کہا جاتا ہے۔

دلیپ سنگھ جی، رنجی کے سگے بھتیجے تھے اور ان دونوں کے کھیل میں اتنی ہی یکسانیت ہوا کرتی تھی کہ لگتا تھا، خود رنجی دلیپ سنگھ جی کی جگہ بیٹنگ کر رہے ہیں۔

دلیپ سنگھ جی ۱۳ جون ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے اوائل عمر سے ہی انہوں نے کرکٹ کھیل میں دلچسپی لی اور اپنے چچا مہاراجہ

رنجیت سنگھ جی کے انداز کو اپنانے کی کوشش کی اور اس میں وہ بڑی حد تک کامیاب رہے اور اپنے زمانہ کھیل کے عروج میں بھی انہوں نے اپنے چاچا کی رہنمائی قبول کی۔

دلیپ سنگھ جی بہت کم مدت تک کرکٹ کے کھیل سے وابستہ رہ سکے۔ مگر اپنے مختصر سے دور میں انہوں نے اپنے کھیل کے ذریعہ اپنی شخصیت کو بام عروج میں پہنچا دیا۔ اپنی زندگی کا سب سے زیادہ اسکور یعنی ۳۰۰ منٹ میں ۳۳۳ رن اسکور کئے۔ ۱۹۲۹ء سے لے کر ۱۹۳۹ء تک انھوں نے ۷، ۹۱ ، ۷ رن بنایا۔ اتنی تھوڑی مدت میں اتنا زیادہ اسکور انگلینڈ کے کسی دوسرے کھلاڑی سے نہیں بن پایا۔ ان کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۳۰ء میں ان کے نام کے ڈنکے بج رہے تھے انہیں دنوں مہاراجہ رنجیت سنگھ کسی کام سے دکن انگلینڈ کے کسی ہوٹل میں پہنچے اور رہنے کی جگہ کے لئے منیجر سے بولے۔ منیجر نے انھیں بتایا کہ ہوٹل کا کوئی کمرہ خالی نہیں ہے جو انھیں دیا جا سکے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنا تعارف دیا۔۔۔ اس کے باوجود منیجر نے اس معاملہ میں کوئی مدد کرنے سے اپنی معذوری دکھائی۔ تھوڑی دیر کے بعد رنجی کو ایک ترکیب سوجھی۔ انہیں دنوں دلیپ سنگھ جی کا میچ چل رہا تھا۔ انہوں نے منیجر کو کہا کہ وہ دلیپ سنگھ کے چاچا ہیں او کیا وہ اس معاملہ میں کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے؟ ۔ یہ سننا تھا کہ منیجر تپاک سے اٹھا اور بولا "ارے تو آپ کو پہلے بتانا چاہئے تھا" اور تھوڑی دیر بعد وہ اس ہوٹل کے ایک کمرے میں آرام کر رہے تھے۔

غیر ملکوں میں ہندوستان کی عزت و عظمت بڑھانے والے اس عظیم کرکٹ کھلاڑی کی موت ۵ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ہوگئی ۔۔ اور آج ہندوستان میں ان کے نام پر دلیپ ٹرافی چل رہی ہے جس کی شروعات ۱۹۶۱ء میں ہوئی ہے۔

ہندوستان میں کرکٹ کی شروعات کب سے ہوئی، یہ تو ٹھیک ٹھیک کہنا مشکل ہے لیکن کرکٹ کی تاریخ میں ہندوستان کا نام ۱۷۹۲ء سے آنا شروع ہو گیا تھا کلکتہ کرکٹ کلب کے قیام کے ساتھ۔ تب سے اب تک ہندوستان نے کرکٹ کو بہت سے کھلاڑی دیئے جن میں کپتان، بلے باز، گیند باز، وکٹ کیپر اور آل راؤنڈر بھی۔۔ ہندوستان کی طرف سے کھیلنے والا سب سے کامیاب کپتان اجیت واڈیکر کو ہی کہا جا سکتا ہے۔ اجیت واڈیکر جنہوں نے ہندوستانی کرکٹ کو بہت کچھ دیا، ایسے ایسے تحفے کہ جن پر آج کا ہندوستانی کرکٹ جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ آج کے مقبول ترین کرکٹ اسٹار سنیل منوہر گواسکر کی پہلے ٹیسٹ میچ میں شمولیت اجیت واڈیکر کی وجہ سے ممکن ہو سکی، اور انہوں نے پہلا ٹسٹ ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر اجیت واڈیکر کی کپتانی ہی میں کھیلا ۔۔۔ اجیت نے کئی ایسے کارنامے انجام دیئے کہ جس کی وجہ سے ہندوستانی عوام نے تب بھی اور اب بھی انہیں ہیرو کا درجہ دیا۔ مثلاً ایم سی سی سے لگاتار تین ٹسٹ جیتا۔۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم سے پہلی کامیابی اور وہ بھی ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر۔۔۔ اور اسی وجہ سے جب انگلینڈ کے لئے ٹیم کا چناؤ ہونے لگا تو اجیت واڈیکر کا نام کپتان کے لئے متفقہ تھا۔ اور انگلینڈ میں بھی اجیت واڈیکر نے ہندوستان کے کرکٹ کے شائقین کی امیدوں کو زندگی عطا کی، واڈیکر کی کپتانی میں اوول (انگلینڈ) کی تاریخی فتح نے ہندوستان کا سر فخر سے اونچا کر دیا۔ انگلینڈ کو انگلینڈ میں ہرانا ایک اہمیت کی بات تھی۔ جب کہ ہندوستان کی وہ پہلی جیت تھی۔

ہندوستانی کرکٹ میں ایک اور نامور شخصیت گذری ہے۔ نواب منصور علی خاں پٹودی کی۔ نواب آف پٹودی (منصور علی خاں) اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ موضوع گفتگو شخصیت تھے ان کی بعض خصوصیات نے ان کی شخصیت میں چار چاند لگا دیے تھے ۔۔۔ مثلاً پٹودی نے سب سے کم عمر یعنی ۲۰ سال کی عمر میں ۱۹۶۲ء میں ویسٹ انڈیز میں ہندوستان کی ٹیم کی کپتانی کی تھی۔ اور ان کی متواتر اور پے در پے کامیابیوں نے انھیں اپنے والد نواب علی خاں پٹودی سے زیادہ شہرت اور مقبولیت عطا کی۔ واضح ہو کہ نواب افتخار علی خاں پٹودی بھی ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان رہ چکے تھے ۔۔۔ متواتر ۴۰ ٹسٹ میچوں تک نواب منصور علی خاں پٹودی، ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان رہے۔ اور اس مدت میں انہوں نے ہندوستانی کرکٹ کی عظمت کو دوبالا کیا۔ اور اگر منصور علی خاں پٹودی، نے ایک کار حادثہ میں اپنی ایک آنکھ نہ کھو دی ہوتی تو انہوں نے اور نہ جانے کتنے ریکارڈ قائم کئے ہوتے، اور کتنی مقبولیت انھیں اور حاصل ہوتی۔

آج کل نواب پٹودی ایک انگریزی ہفتہ وار کے اڈیٹر ہیں اور صحافت کے میدان میں چوا چھکا مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شہرت کے اعتبار سے ایک اور دیو قامت شخصیت نظر آتی ہے ۔۔۔ یہ ہیں پالی امریگر جنہیں ویسٹ انڈیز والے پام ٹری ہیٹر (Palm Tree hitter) کہتے ہیں۔ اور غلط نہیں کہتے یہ ان کے زبردست اور زوردار اسٹروک کھیل کی وجہ کر ہے۔ پالی امریگر اپنے زمانہ کے سب سے مشہور کھلاڑی رہے ہیں۔ اس اعتبار سے کہ انہوں نے ہندوستان کی طرف سے سب سے زیادہ ٹسٹ میچ یعنی ۵۹ ٹسٹ میچ کھیلے تھے، جسے بشن سنگھ بیدی نے ۶۱ ٹسٹ میچ کھیل کر ختم کیا، اور پالی امریگر اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ رن اسکور رکھتے، یعنی تین ہزار سے اوپر ۔۔۔ ان کا یہ ریکارڈ کافی عرصہ تک بنا رہا۔ سنیل گاوسکر نے چار ہزار سے زیادہ رن بنا کر اسے ختم کیا۔

کرکٹ کی دنیا کی ایک شخصیت اور ہے جو کرکٹ کے شیدائیوں میں مقبول رہی ہے ۔۔ وجے ہزارے، ہندستانی کرکٹ کے سابق کپتان۔ لافانی شخصیتوں میں سے ایک ۔۔۔ اپنے زمانہ میں بحران کے ماہر، ریکارڈ توڑنے والے اور باوقار اسٹروک کھیلنے والے بیٹسمین مانے جاتے تھے وجے اور ان کے چھوٹے بھائی ویویک نے ایک زمانے میں بمبئی میں ایک فرسٹ کلاس میچ کے فائنل میں تین سو رن کی پارٹنرشپ کا اعزاز حاصل کیا تھا ان کے بیٹے وکرم اور رنجیت اس وقت رانجی ٹرافی کے کھلاڑی ہیں ۔۔۔ وجے ہزارے ایک پیرامیڈیکل فائربین تھے جن کا نام نہ صرف شعلہ بر اندام تھا بلکہ وہ کھیل میں جان بھی ڈال دیتے تھے۔ سر ڈونالڈ بریڈمین اور کیتھ ملر بھی ہزارے کے چاہنے والوں میں شامل ہیں۔

۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء میں پیدا ہونے والے وجے ہزارے کو انڈین کرکٹ میں کم از کم بارہ فرسٹ اور ایک اکیلے (only) کا اعزاز حاصل ہے یعنی وہ بارہ خوبیوں کے اعتبار سے پہلے ہیں اور ایک اعزاز ایسا ہے جو صرف انھیں حاصل ہوا۔

ہندوستانی کرکٹ کی ایک اور نامور شخصیت لالا امرناتھ کی بھی ہے لالا امرناتھ نے اپنے ٹسٹ زندگی میں بہت سارے ریکارڈ قائم کیے ہیں ان کا سب سے اہم کارنامہ جس سے ان کی شہرت کا آغاز ہوا یہ ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے لئے ٹسٹ میں پہلی سنچری بنائی، یہ سنچری ان کی ٹسٹ زندگی کی بھی پہلی سنچری تھی جو انہوں نے اپنے پہلے ہی ٹسٹ میں بنائی تھی ۔۔۔ لالا امرناتھ کے دو لڑکے مہندر امرناتھ، اور سریندر امرناتھ ان دنوں ہندوستانی کرکٹ کے ٹسٹ کھلاڑی ہیں۔ اور یہ دونوں ہی اپنی جگہ ایک اہم پوزیشن رکھتے ہیں۔

ہندوستانی کرکٹ کی نامور شخصیت میں ایک نام اور ہے یہ ہے سید مجتبیٰ حسن کرمانی کا۔ جو مدراس میں پیدا ہوئے ہیں ۔۔۔ ہندوستان کا یہ عظیم کرکٹ کھلاڑی، عالمی کرکٹ میں دنیا کے بہترین وکٹ کیپروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی ٹسٹ زندگی میں پہلی اننگ میں پانچ اور دوسری اننگ میں چھ کیچ لے کر ورلڈ ریکارڈ کو برابر کیا ہے ۔۔۔ وکٹ کیپر کا ذکر نکلا ہے تو ایک اور مقبول کھلاڑی فاروق انجینئر کا نام ذہن میں کوندتا ہے فاروق انجینئر اپنی پروقار شخصیت اور بہترین کھیل کے لئے عوام میں کافی مقبول رہے ہیں۔ انہوں نے ۴۶ ٹسٹ میچوں میں ۸۲ وکٹ لیے ہیں اور وکٹ کیپروں میں سب سے زیادہ رن یعنی دو سو رن بنائے ہیں فاروق انجینئر ہی ایک ایسے ہندوستانی کھلاڑی ہیں جنہیں ان کی کاؤنٹی نے اعزاز کے طور پر ان کے لئے ایک میچ (Benefit Match) کا انتظام کیا تھا۔

نامور شخصیتوں میں کس کس کا ذکر کیا جائے۔ گوگلی بالنگ کے ماہر چندر شیکھر کی جو عالمی شہرت رکھتے ہیں، فرمائشی چھکے باز سلیم درانی کی جو آج بھی اس خصوصیت کے لئے یاد آتے ہیں، بمپر گیندوں کے لئے مشہور رساری من جہانگیر کا نٹریکٹر کا یا اپنے زمانے کے مشہور آف اسپنر غلام احمد کا ذکر کروں ۔ سبھی تو اپنی جگہ مثل آفتاب و ماہتاب منور و روشن زمانہ رہے ہیں ۔۔۔ اور انہوں نے اپنے زمانے میں خوب نام کمایا ہے۔

تو پھر آیئے چلتے چلتے آخر میں ہندوستان کے دو مشہور شہرت یافتہ اور عوام کے ہر دل عزیز کرکٹ کھلاڑیوں کی زندگی اور ان کے کارناموں پر چند باتیں ہو جائیں ۔۔۔ ان میں سے ایک وہ ہیں جنھوں نے بیٹنگ میں نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا سے اپنی صلاحیت کا لوہا منوا لیا ہے اور بہت قریب ہے وہ دن جب کہ ان کا شمار دنیا کے سب سے زیادہ ریکارڈ قائم کرنے والے کھلاڑیوں میں ہوگا ۔۔۔ کرکٹ کے آسمان پر جگمگا رہے جن ستاروں کی چمک نے ساری دنیا کو چوندھیا کر رکھ دیا ہے انھیں میں ایک نام ان کا بھی ہے یہ ہیں آج کے جانے پہچانے اوپننگ بیٹسمین سنیل منوہر گاوسکر ۔۔۔ تین بار دونوں اننگ میں سنچری کے عالمی ریکارڈ کے ساتھ ساتھ دو بار کلینڈر سال میں ہزار رن پورے کرنے اور چار ہزار سے بھی زیادہ رن بنانے والے واحد ہندوستانی کھلاڑی ہونے کا اعزاز سنیل گاوسکر حاصل کر چکے ہیں۔ ارجن ایوارڈ یافتہ ہیں ۔۔ اپنے جادوگر بلے کے ذریعہ وہ اور بھی نہ جانے کتنے ہی ریکارڈ قائم کر چکے ہیں، کر رہے ہیں، رہیں گے۔

سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ کرنے والے اس ہونہار اوپننگ بلے باز کا شمار دنیا کے بہترین اوپننگ بیٹسمین میں ہوتا ہے ۔۔ ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء کو یہ بمبئی میں پیدا ہوئے، اب تک ۴۰ سے اوپر ٹسٹ میچ کھیل چکے ہیں۔ انھوں نے اپنے ٹسٹ زندگی میں اب تک جتنے ریکارڈ بنائے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

گواسکر پہلے ہندوستانی کھلاڑی ہیں جنھوں نے ایک ہی ٹسٹ میں سنچوری اور ڈبل سنچوری بنانے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ سنہ ۱۹۷۱ء کے آخر میں ٹسٹ میں چار سنچوری بنائی ہے۔

اب اس ہونہار، نامور پر عظمت اور مقبول کرکٹ کھلاڑی کی بات کی جائے جو ساری دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اور جسکی لگ اسپین بولنگ کھلاڑیوں کے لئے چیلنج ہے۔

یہ ہیں ہمارے سردار بشن سنگھ بیدی۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے پہلے سکھ کپتان ہندوستان کے واحد کھلاڑی ہیں جنھوں نے سب سے زیادہ ٹسٹ میچ کھیلا ہے، بائیں ہاتھ سے لگ اسپین بالنگ کرتے ہیں۔ اور دائیں ہاتھ سے بیٹنگ، ان کا شمار دنیا کے خطرناک ترین بالروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اب تک ۲۵۵ ٹسٹ وکٹ لئے ہیں جو کسی بھی ہندوستانی بالر نے اس سے پہلے حاصل نہیں کئے ــ بشن سنگھ بیدی کا شمار عالمی اسپنروں میں ہوتا ہے اور عالمی الیون کھلاڑیوں کی فہرست میں کلائیو لائیڈ، بیری رچرڈ، ایڈی بانبلو، جیف ٹامسن، الوین کالی چرن، گریگ چیپل، وینس للی، ٹونی گریگ، ایلن ناٹ، اور ظہیر عباس ہوں، بیدی کا شمار ناگزیر ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بیدی کس پایہ کے کھلاڑی ہیں۔ اور ہندوستانی کرکٹ ایسے عظیم کھلاڑی پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے اور ہندوستانی و عالمی کرکٹ شیدائیوں کے دلوں پر اگر یہ کرکٹ کھلاڑی راج کرتے ہیں تو اس میں شک و شبہ کی گنجائش کہاں ہے ـــــ اور اس حالت میں جب کہ کرکٹ ہندوستان میں بھی قومی کھیل کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے

(پٹنہ سے نشر)

بقیہ: تندرستی ہزار نعمت ہے

بور کرتا ہے ـــــ نہ تو کام ہی ڈھنگ سے کر سکتا ہے اور نہ اس کی بات میں شگفتگی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف وہ شخص جو اپنے ماحول اور اپنے آپ سے مطمئن ہے اصل میں صحت مند ہے۔ اس کی شخصیت میں ایک عجیب سی کشش ہوتی ہے۔ اس کی باتیں دلچسپ اور اس کی ہنسی زندگی سے بھرپور ہوتی ہے۔ وہ ایک متوازن زندگی بسر کرتا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ برا ہوتا ہے ـــ وہ دوسروں کے لیے مثال کا کام کرتا ہے۔ اس لیے زندہ سب ہیں مگر جینے کا ڈھب کسی کسی کو ہی آتا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تندرستی ہی اصل خوشحالی اور کامرانی ہے۔ صحت کی دولت سے مالا مال شخص اس امیر سے بار رجہا بہتر ہے جس کی دولت محض دوائیوں میں خرچ ہو، یا جو ذہنی طور پر اتنا مفلوج ہو کہ اپنے بچوں، اپنے خاندان اور اپنے متعلقین کے لیے بہتر طور پر زندگی گذارنے کا طریقہ نہ سوچ سکے۔ کسی کا قول ہے "حاصل وہ کرو، جس سے سب آجائیں"۔ لہٰذا صحت کا خیال رکھو، زندگی کی باقی چیزیں اس کے بعد خود ہی مل جائیں گی اور اگر کچھ نہ بھی ملیں تو بھی تندرستی کے سہارے گذر ہو جائیگی۔

(اردو سروس سے نشر)

کتب

ٹیگور کی گیتانجلی

سید ظہیر علی

رابندر ناتھ ٹیگور کی نظموں کا مجموعہ "گیتانجلی" مشرقی شاعری کی ان معدودے چند کتابوں میں سے ایک ہے جسے عالمگیر شہرت نصیب ہوئی۔ رابندر ناتھ کی شہرت کے ابتدائی دور ہی میں ایک انگریز شاعر نے کہا "ٹیگور ایک عظیم شاعر ہے۔ ہمارے تمام شعراء سے عظیم تر"۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی زبان کے شاعر کی صحیح عظمت کا یقین اس زبان کے قارئین اور ناقدین ہی کر سکتے ہیں۔ تخلیقی ادب اور خصوصاً شاعری سے اسی وقت اثر قبول کیا جا سکتا ہے جب اُسے اصل زبان میں پڑھا جائے۔ تراجم خواہ وہ کتنے ہی معتبر کیوں نہ ہوں اپنے شوکتِ لفظی، بیان و زبان کی باریک بینوں اور دلکشی کی حد تک اصل کا بدل نہیں کہلائے جا سکتے۔ ٹیگور کی شاعری کے تراجم بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ گیتانجلی کی عظمت اور اہمیت کا حقیقی یقین کا بھی صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو بنگالی زبان پر قدرت رکھتے ہوں۔ بنگالیوں کے نزدیک ٹیگور کی عظمت مسلمہ ہے۔ چندر داس اور ودیاپتی کے بعد بنگالی ادب میں رابندر ناتھ ٹیگور ہی کو اہم ترین شاعر قرار دیا گیا ہے۔

جب گیتانجلی کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو ان کی شہرت نہ صرف پورے ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک بھی پہنچ گئی اور ان نظموں نے انھیں دنیا کے صفِ اول کے شعراء میں لا کھڑا کیا۔ ان نظموں کو خود ٹیگور نے بنگالی سے انگریزی میں ترجمہ کیا تھا جسے پہلی مرتبہ ۱۹۱۲ء میں انڈین سوسائٹی نے بہت ہی قلیل تعداد میں شائع کیا۔ انگریزی زبان کے مشہور شاعر ڈبلیو۔ بی۔ ییٹس نے پہلی مرتبہ ان نظموں کو پڑھا تو اُسے احساس ہوا کہ ان میں شاعر کا دل دھڑک رہا ہے۔ وہ لکھتا ہے

"یہ نظمیں خوبصورت جلدوں میں قید ہو کر اُن حسیناؤں کی میزوں پر دھری نہیں رہیں گی جو اپنے آرام طلب ہاتھوں سے کتابوں کی ورق گردانی کرتی ہیں تاکہ بے معنی زندگی پر ایک آہِ سرد بھر سکیں۔ یا اُن طلباء کے ہاتھوں میں نہیں پہنچیں گی جو عملی زندگی کے آغاز پر انھیں بھول بھال جائیں بلکہ جیسے جیسے زمانہ بیتے گا مسافر ان نغموں کو شاہراہوں اور ندیوں کے بہاؤ پر گنگنائیں گے۔ انتظار کے لمحات میں محبت کرنے والے لوگ انھیں گنگنا کر عشقِ حقیقی سے روشناس ہوں گے اور خود کو ایک ایسی طلسمی خلیج میں پائیں گے جہاں ان کے تلخ جذبات نہا کر نئی توانائی حاصل کریں گے"۔

غیر بنگالی نے گیتانجلی کے ذریعہ ہی ٹیگور کی عظمت کو پہچانا اسی لیے یہ نظمیں ٹیگور کی دوسری تخلیقات کے مقابلے میں زیادہ مشہور ثابت ہوئیں۔ ٹیگور نے ان نظموں کا ترجمہ کرنے میں اپنی تمام تر شخصیت کو ڈبو دیا تھا۔ نتیجتاً ایسی کتاب شائع ہوئی جسے ایڈورڈ تھامپسن (آسیبی کتاب) کہتا ہے تاہم بنگالی زبان کے ماہرین کی رائے میں انگریزی ترجمہ عیوب سے پاک نہیں ہے۔ نرد چودھری نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ان نظموں کا ترجمہ خود ٹیگور کو نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ انگریزی زبان سے ٹیگور کی واقفیت اس اہم کام کی متحمل نہیں تھی۔ نرد چودھری کی رائے میں اگر ٹیگور کو بنگالی میں پڑھا جائے تو یقیناً ایک عظیم شاعر ابھر کر سامنے آتا ہے لیکن خود ٹیگور کے تراجم نظموں کے جمالیاتی پہلوؤں اور روح کو انگریزی زبان میں منتقل نہ کر سکے۔ جب ۱۹۱۳ء میں ٹیگور کو ادب کا نوبل پرائز دیا گیا اس وقت ان کی شہرت بین الاقوامی سطح پر اپنے عروج پہ تھی لیکن رفتہ رفتہ ٹیگور کا وقار مجروح ہونے لگا تھا۔ اس کی بڑی وجہ صرف تراجم کی کمزوری تھی۔ اسی لیے ڈبلیو۔ بی۔ ییٹس نے بھی ٹیگور کو یہی رائے دی تھی وہ ترجمہ کرنے کے سلسلے میں احتیاط سے کام لیں اور کمزور تخلیقات کو انگریزی میں شائع کرنے میں جلد بازی نہ کریں۔ تاہم ترجمہ سے پیدا شدہ تحدیدات کے باوجود گیتانجلی عظیم شاعری کے زمرے میں شمار کی جاتی رہی اور کی جاتی رہے گی۔ اس کی وجہ ٹیگور کے افکار اور ان کا کائناتی نقطۂ نظر ہے۔ شاعری ٹیگور کے نزدیک محض اظہار ذات کا ذریعہ نہیں تھی۔ انھوں نے انسانی برادری کو در پیش مختلف مسائل کے اظہار کے لیے برتا۔ ٹیگور نے اپنی ذات کے خول میں مقید ہو کر شاعری

نہیں کی بلکہ اپنے معاشرے کے مسائل اور اپنے وطن کے حسین مناظر سے نغمے بنتے رہے۔ وہ بنگالی شاعری کی روایات سے کما حقہ واقف تھے۔ گیتانجلی کے مطالعے کے بعد ٹیگور کے فن پر مختلف اثرات کو باسانی محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ٹیگور پر بنگال کے وشنو اگیت کاروں کا اثر نمایاں رہا۔ خود ٹیگور نے اس امر کا اعتراف مختلف جگہوں پر کیا ہے۔ تاہم رابندر ناتھ ٹیگور نے واقعتاً کسی شاعر کے فن سے اکتساب کیا تو وہ کالی داس ہے۔ ہندوستان کے ان دو عظیم شعرا میں جتنا تفاوت ہے اتنی مماثلت ہے۔ ایک پہاڑوں کی خوبصورتی، قوت اور بے کرانی کے گیت گاتا ہے تو دوسرا ندیوں اور پُرسکون مقامات کی نغمہ خوانی کرتا ہے۔ لیکن دونوں ہندوستانی سرزمین کے حُسن سے متاثر ہیں۔ دونوں کو قدرتی مناظر سے عشق ہے۔ دونوں کو علامت نگاری پر عبور حاصل ہے جسے وہ مابعد الطبعیاتی مسائل کے اظہار میں مہارت سے استعمال کرتے ہیں۔ ٹیگور ہندوستانی لوک کتھاؤں، اور لوک گیتوں سے بھی متاثر ہوئے۔ اس کے علاوہ ٹیگور نے انگریزی شاعری کے مطالعہ سے بھی بہت کچھ سیکھا۔ جب انھوں نے شاعری کی ابتدا کی تو انھیں بنگال کے شیلے کہا جاتا تھا۔ خود ٹیگور نے شیلے کی نظموں کا ترجمہ کیا تھا اور اس بات کا اعتراف بھی کہ ان کے فن پر شیلے کا اثر ہے۔ شیلے کے علاوہ کیٹس، مسز براؤننگ، کرسٹنا روسٹی اور ارنسٹ میرس کی تخلیقات ٹیگور کے زیر مطالعہ رہیں۔

ٹیگور نے ایک طویل مضمون "ایک آرٹسٹ کا مذہب" کے عنوان سے تحریر کیا تھا جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے نظریۂ فن پر ان کے عہد کے بنگال میں کارفرما تین تحریکوں کا اثر رہا۔ پہلی تحریک تو مذہبی ہے جس کے روحِ رواں راجہ رام موہن رائے تھے۔ بلاشبہ یہ ایک انقلابی تحریک تھی۔ دوسری تحریک بنکم چند چیٹرجی کی قیادت میں شروع ہوئی تھی جس نے اپنے دور کو متاثر کیا۔ ٹیگور لکھتے ہیں کہ بنکم چند نے بنگالی زبان کی بوجھل ہیئت کو اپنے قلم کے اعجاز سے ایک نئی صورت بخشی تھی۔ تیسری تحریک جس کا ٹیگور کی شخصیت پر گہرا اثر ہوا قومی تحریک تھی۔ اُسے پوری طرح سے سیاسی نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ یہ ہندوستانی ادب اور کلچر کے تعلق سے غیر ملکی حکمرانوں کے استہزائی رویّہ کے خلاف ایک طرح کا احتجاج تھا۔ اس کے باوجود ٹیگور بیرونی صحت مند خیالات کی درآمد پر روک لگانے کے قائل نہیں تھے۔

اس پس منظر میں ٹیگور کی شخصیت کا نشو و نما اور گیتانجلی کا مطالعہ ممکن ہے۔ گیتانجلی کی تقریباً تمام نظمیں مذہبانہ ہیں۔ ہندی فلسفیانہ نظاموں میں ویدانتک فلسفہ کا ٹیگور کے قلب و دماغ پر گہرا اثر رہا کیونکہ ویدانتک فلسفہ کا گہرا مطالعہ اگر ایک طرف مذہبی اعتبار سے وحدانیت کی طرف لے جاتا ہے تو دوسری طرف عالمگیر انسانی برادری پر اتفاق کی بھی دعوت دیتا ہے۔ اسے ایک طرح کا ہیومینزم کہا جا سکتا ہے۔ گیتانجلی کے نغموں میں اسی وحدانیت اور انسان دوستی کا پیغام ملتا ہے۔ گیتانجلی کے پہلے نغمے میں قدرت کے فیاضیوں کے تعلق سے اظہار تشکر کیا گیا ہے:

"تو نے مجھے لامتناہی بنا دیا ہے۔ شاید تیری مرضی یہی ہے۔ تو بار بار اس ناپائیدار برتن کو خالی کرتا ہے اور پھر اس میں نئی زندگی بھر دیتا ہے۔ اِس سرکنڈے کی بانسری کو تو پہاڑوں اور وادیوں میں لیے لیے پھرا ہے۔ اور اس میں تو نے ایسی سریلی راگ راگنیاں پھونک دی ہیں جو ہمیشہ نئی رہیں گی —— تیرے ہاتھوں کے لافانی لمس سے میرا ننھا دل لازوال خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اور پھر اسی دل سے لافانی نغمے پھوٹتے ہیں۔ تیرے بیحد و حساب کرم میرے ننھے اور ناتواں ہاتھوں پر اترتے ہیں۔ عمریں گذر جاتی ہیں اور تیرے کرم کی بارش جاری ہے۔ پھر بھی اس کو لبریز کرنے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔"

ہمارا دیش صدیوں سے ریشیوں، منیوں کا جنم بھومی رہا ہے جن کی تعلیم یہ رہی کہ اپنے من میں ڈوب کر سمادھی اور مراقبہ کے ذریعہ حقیقت مطلق کی کھوج کی جائے۔ لیکن ٹیگور کے مذہب میں جیسا کہ جے۔ سی گھوش نے کہا ہے خدا کے لیے انسان اتنا ہی ضروری ہے جتنا انسان کے لیے خدا۔ گیان دھیان کے رسیا کو ٹیگور پیغام دیتے ہیں۔

"یہ منتر کا جپنا اور تسبیح خوانی چھوڑ دے۔ تو ایسے مندر کے اس تاریک گوشۂ تنہائی میں جس کے دروازے مقفل ہیں کس کی عبادت میں مصروف ہے۔ اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ تیرا معبود تیرے سامنے موجود نہیں ہے۔ وہ تو وہاں موجود ہے جہاں محنت کش کسان زمین پر ہل چلا رہا ہے اور جہاں سڑک بنانے والے پتھر توڑ رہے ہیں۔ وہ ان کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ دھوپ میں بھی ہے اور بارش میں بھی۔ اور اس کا لباس گرد سے اٹا ہوا ہے۔ اتار دے یہ اپنا مقدس لبادہ اور مزدوروں کی طرح گرد آلود زمین پر آجا —— نجات؟ یہ نجات ملتی کہاں ہے؟ ہمارے آقا نے اپنی رضا ہی سے خود کو تخلیق کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ وہ تو ہمارے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس اسیری میں مبتلا ہے۔

اپنے گیان دھیان کی ان سیماؤں سے باہر نکل آ —— ان پھولوں اور عود و عنبر کو اُٹھا کر الگ رکھ دے۔ کیا حرج ہے اگر تیرے کپڑے داغدار اور بوسیدہ ہو جائیں۔ اس محنت کش کسان سے مل اور اس کی محنت و مشقت میں اس کا ساتھ دے تاکہ تیری جبیں بھی پسینے میں تر بتر ہو جائے۔"

ٹیگور کا پیغام یہی ہے کہ ہمالہ کی برفیلی چوٹیوں پر پہنچ کر عبادت کرنے یا خانقاہوں میں مقفل رہ کر مراقبہ کرنے سے خدا نہیں ملتا بلکہ وہ اس زمین پر مزدوروں اور محنت کشوں کے ساتھ ہے۔ یہاں ٹیگور نے انفعالیت کے مقابلے میں حرکت و مشقت کو نجات کا صحیح راستہ بتایا ہے۔

ٹیگور محض ایک شاعر یا سنگیت کار ہی نہ تھے بلکہ انھوں نے اپنے ملک کی تحریک آزادی میں بھی اہم رول ادا کیا ہے۔ انھوں نے ادب، سنگیت، مصوری اور شاعری کو اپنے قومی خیالات و جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ مثال کے طور پر اپنے ہم وطنوں کے نام ان کا یہ پیغام اور اپنے مالکِ حقیقی سے یہ دُعا ان کے سچے جذبات کی عکاسی ہے ؎

"جہاں دل خوف سے عاری ہوتا ہے اور سر اونچا اٹھ سکتا ہے، جہاں علم آزاد ہے۔ جہاں دُنیا ریزہ ریزہ ہو کر بکھری ہوئی نہیں ہے۔ جہاں الفاظ سچ کی گہرائیوں سے برآمد ہوتے ہیں۔ جہاں انتھک جد و جہد تکمیل کی طرف اپنے بازو پھیلاتی ہے۔ جہاں عقل کا صاف و شفاف سرچشمہ بے روح عادتوں کی خشک ریگستانی ریت کے اندر گم نہ ہوا ہو —— جہاں خیال و عمل کی طرف تو نے ہمیشہ رہنمائی کی ہو —— اے میرے پروردگار، میرے ملک کو آزادی کی اس بہشت بریں میں بیدار ہونے کی سعادت عطا فرما۔"

یہ عظیم شاعری ہے اور ایسی ہی نظموں نے گیتانجلی کو بین الاقوامی ادب میں اونچا مقام عطا کروایا۔ مابعد الطبعیاتی مسائل اور مذہبیانہ نغموں کے باوجود گیتانجلی کا شمار دنیا کی اہم ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ٹیگور کا نظریۂ مذہب دراصل انسان دوستی اور قدرتی مناظر کے حسن کی نغمہ سرائی کا دوسرا روپ تھا۔ گیتانجلی کے نغموں میں ہیومینزم کا پیغام ہے اور یہی بات اسے قابلِ قدر بناتی ہے۔

(آکاشوانی اورنگ آباد کے بریعیں نشر)

غزل

کوثر جائسی

جس خواب کو میں بھول کے کل فکر مند تھا
دیکھا تو آج خواب وہ اشکوں میں بند تھا

رنگِ بہار جم سکا نہ میرے سامنے
گو بالبِ وجود پہ میں زہرِ خند تھا

خوش ہوں میں آبگینۂ امید توڑ کر
وہ رقصِ جامِ زہر مجھے ناپسند تھا

منظر عجب بہارات کا جب خاک دل اڑی
کوئی فضا میں سروِ چراغاں بلند تھا

باغی مرا مزاج، وہاں کون پوچھتا
میرے لیے لٹا کا دروازہ بند تھا

کوثر مجھی سے تاب ملی شہرِ حسن کو
جو تھا مری نگاہ کا احسان مند تھا

(آکاشوانی لکھنؤ سے)

مزاح

فکر تونسوی

سامعین کرام! ..... معاف کیجیے کرام کا لفظ آپ کو اچھا نہ لگے تو آپ اسے نکال بھی سکتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری کسی بات پر کوئی بُرا مان جائے۔ میرا اصول ہے کہ انسانوں کو ہمیشہ اچھے، بُرے جیسے بھی ہوں تعلقات قائم رکھنا چاہئیں

چند دن ہوئے میں تن تنہا ہنسے جارہا تھا۔ تنہائی میں ہنسنے کا ایک الگ لطف ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے جو آجکل ویسے بھی ناپید ہوگئی ہے، جیسے وہ بھی خالص گھی ہو ـــ آپ اگر اعلیٰ کوالٹی کے بلیڈ سے شیو کریں، اس کے بعد رخساروں پر ہاتھ پھیریں تو اس سے جو لطف آپ کو حاصل ہوگا، وہی تنہائی میں ہنسنے سے بھی ہوتا ہے۔

لیکن یہ زمانہ جس میں سے ہم خواہ مخواہ گذر رہے ہیں، نخالص اشیاء کا زمانہ ہے۔ اور لطف بھی ہمیں نخالص چیز سے ملتا ہے۔ پرسوں میرا ایک نوجوان بھتیجا مجھ سے ملاقات کرنے کے لیے آیا۔ باتیں کرتے ہوتے میں نے محسوس کیا وہ مضطرب سا ہے۔ ایک فقرہ بولنا شروع کرتا۔ اسے دو تہائی تک ادا کرتا پھر اسے بیچ میں چھوڑ کر نیا فقرہ شروع کردیتا میں نے پوچھا "عزیز من! یوں لگتا ہے۔ تم ناساز گار سے ہو۔ خیریت تو ہے"

کہنے لگا "انکل! مجھے پیچش ہوگئی ہے"

میں نے کہا۔ "کوئی الم غلم چیز کھالی ہوگی"

وہ بولا "ہاں شاید! کل رات خالص دودھ پی لیا تھا"

میں نے کہا۔ "جبھی تو۔ جس شے کی عادت نہ ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے"

لیکن میں جس لطیفے پر تن تنہا ہنسے جارہا تھا، لگتا تھا 'وہ خالص ہے۔ اچھے لطیفے کی پہچان یہ ہے کہ نہ صرف لطیفہ اعلیٰ کوالٹی کا ہو بلکہ سنانے والا بھی اعلیٰ کوالٹی کا ہو۔ میں نے غالب اور اقبال کے لافانی شعر، اناڑیوں کی زبان سے سنے ہیں اور انھیں غارت ہوتے دیکھا ہے۔ گذشتہ مہینے ایک سمنٹ ڈیلر نے لہرا لہرا کر مجھے غالب کا یہ شعر سنایا۔

ہو چکیں غالب ہماری سب بلائیں بے تمام
ایک مرگ ناگہانی تھی مگر وہ اور ہے

میں نے داد کی تالی بجائی۔ کیونکہ وہ مجھے قلت کے عالم میں بھی سمنٹ کی ایک بوری دے چکا تھا۔ میں سمنٹ کی بوری کو داد دے رہا تھا، وہ سمجھا، شعر کی داد دے رہا ہوں۔ داد کی تالی کے بعد میں نے پوچھا "جناب! کمال کی چیز ہے، یہ کس کا شعر ہے؟"

وہ بولا "غالب کا"

میں نے کہا۔ "نہیں مجھے یہ تو آپ کا لگتا ہے۔ غضب کا آئیڈیا ہے، آپ لکھتے رہیے، دعویٰ سے کہتا ہوں، کہ آپ دنیائے شعر میں نام پا جائیں گے"

اچھا لطیفہ ایک طرح کا شعر ہوتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ شعر کہنے والا اہل ذوق ہو تو شعر سننے والا بھی اہل ذوق ہو۔ ورنہ داد کا کیا ہے، سمنٹ کی بوری کو بھی دی جاسکتی ہے۔ ایک محفل کی ٹریجڈی مجھے یاد ہے کہ وہاں ایک صاحب نے لطیفہ سنایا کہ ایک آدمی دنیا سے تنگ آکر حیدرآباد کی مینار پر چڑھ گیا۔ ارادہ صاف تھا۔ کہ نیچے کود کر خودکشی کرے گا۔ چنانچہ ارادہ عمل میں آگیا۔ اور اس نے چھلانگ لگادی۔ مینار کے نیچے کوئی بے روزگار آدمی لیٹا ہوا تھا۔ جو تلاش معاش سے تھک کر یہاں ذرا ستانے کے لیے آن لیٹا تھا۔ خودکشی کرنے والا اس کے اوپر آگرا۔ نتیجہ برعکس نکلا کہ لیٹا ہوا آدمی اس دنیا سے چل بسا، خودکشی کرنے والا بچ گیا۔

لطیفہ سن کر حاضرین محفل بے ساختہ ہنس دیتے مگر ایک صاحب ہنسے نہیں، برابر خاموش رہے۔ کسی نے پوچھا "قبلہ آپ ہنسے نہیں"

وہ بولا "اوں ہوں کسی کی موت پر ہنسنا نہیں چاہیئے لیکن اب سوچتا ہوں۔ کہ ان صاحب کا ردّ عمل بھی غلط نہیں تھا ہم سب لوگ موت سے ڈرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ موت بھی اُسی بیچ میں ہوتی ہے۔ جس سے زندگی کی کونپل پھوٹتی ہے۔ دراصل ہم موت سے نہیں ڈرتے بلکہ زندگی سے ڈرتے ہیں۔ کہ کسی طرح یہ کونپل مُرجھا نہ جائے۔

سامعین کرام! ہنسی کی باتیں کرتے کرتے یکدم میں موت کی بات کرنے لگا۔ شاید آپ کو یہ فلسفہ سا لگے۔ لیکن اللہ قسم! میں فلسفی نہیں ہوں۔ یہ فلسفیانہ خیال بھی میرا نہیں، چرایا ہوا ہے بڑے آدمی بڑی باتیں کرجاتے ہیں۔ ہم سب انھیں اپنا بنا کر پیش کردیتے ہیں۔ بلکہ اس میں کچھ اضافہ اور ترمیم کرکے اس کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ ویسے اگر غالب بھی سمنٹ ڈیلر ہوتا تو ایسے ہی شعر لکھتا۔

لیکن میں جس لطیفے پر اپنے تن تنہا ہنسنے کا ذکر کر رہا ہوں۔ وہ مجھے ایک پنجابی رائٹر دوست نے سنایا تھا وہ جینوئین رائٹر ہے۔ اس کی بیوی تک اسے جینوئین سمجھتی ہے تو میں اُسے جینوئین کیوں نہ سمجھوں۔ اور یوں بھی جینوئین ہونا ان کا گھریلو مسئلہ ہے، ہمیں کسی کے گھریلو معاملے میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں تو اُس پنجابی رائٹر دوست نے لطیفہ سنایا کہ ایک پنجابی جاٹ کا مقدمہ ایک منصف کی کچہری میں پیش ہوا۔ جاٹ نے اپنے حق میں حقائق و کوائف بیان کرنا شروع کیے۔ دو چار منٹ سننے کے بعد منصف اسے کہنے لگا۔ "دیکھئے چوہدری صاحب! تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آرہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تم کوئی وکیل کرلو"

جاٹ بولا "میں کیوں وکیل کرلوں۔ وکیل تو آپ کو کرنا چاہیے، جن کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا"

لطیفہ سن کر میں بے ساختہ ہنس پڑا۔ پنجابی رائٹر بھی ہنس دیا۔ حالانکہ لطیفہ سنانے والے کو خود کبھی نہیں ہنسنا چاہیے۔ لطیفے پر ہنسنا صرف سننے والوں کا کام ہے بہرکیف دوسرے دن اُسی لطیفے کو یاد کرکے میں تن تنہا پھر ہنسنے لگا۔ کیونکہ تنہائی کی ہنسی میں پنجابی رائٹر کی ہنسی شامل نہیں تھی۔ اس لیے لطیفہ جو پہلے یک آتشہ تھا، اکیلے ہنسنے سے دوآتشہ ہوگیا۔ اور پھر میں نے اسے سہ آتشہ کرنا چاہا یعنی سگریٹ کیس میں سے ایک سگریٹ نکال لیا۔ اور اسے سلگانے کے لیے تپائی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جہاں میرا لائٹر رکھا رہتا تھا۔

مگر آہ! تپائی سے لائٹر غائب تھا۔

اب اس لائٹر کی کہانی بھی بڑی دلچسپ ہے یہ مجھے ایک دوست نے بطور تحفہ دیا تھا۔ جو اٹلی سے لائے تھے۔ دراصل وہ اپنی بیوی سے تو تو میں میں کرکے اٹلی کی طرف بھاگ گئے تھے۔ دو سال تک بغیر بیوی اور بغیر ہندوستان کے گذارتے رہے۔ اور پھر لوٹ آتے۔ مجھے لائٹر دینے کے ایک ہفتہ بعد مجھ سے ملے تو میں نے پوچھا۔ "بھابی کے ساتھ تعلقات کیسے چل رہے ہیں؟"

وہ بولا "عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ جس دن آپ کو لائٹر دیا تھا۔ اسی شام کو بیوی کے رویّے میں حیرت انگیز تبدیلی آگئی۔ تلخی ختم، خوشگواری شروع۔ اب تو ہم دونوں

شیر و شکر ہو گئے ہیں "

میں نے کہا "کم بخت! اگر یہ لائٹر تم مجھے ایک سال پہلے دیتے تو ایک سال پہلے تمہاری بیوی تمہاری مطیع ہو جاتی"

وہ بولا "یار ٹھیک کہتے ہو۔ لگتا ہے یہ لائٹر نہیں ہے، ایک طوطا ہے جس میں ہماری خوش گواری کی روح قید ہے۔ تم اس لائٹر کا استعمال برابر کیے جاؤ اور جی جان کے ساتھ سنبھال کر رکھنا"

مگر آہ! آج وہ لائٹر گم ہو گیا تھا۔ جل تو جلال تو، وغیرہ وغیرہ!

میں لطیفے کی ہنسی کو سہ آتشہ کرنا چاہتا تھا۔ یعنی سگریٹ سلگانا چاہتا تھا۔ ویسے تو میں بیوی سے ماچس مانگ کر بھی سگریٹ سلگا سکتا تھا۔ لیکن ماچس سے میرے تعلقات کشیدہ ہو چکے تھے۔ ایک تو میرا کامپلکس یہ تھا کہ ماچس پر پچاس تیلیاں لکھی ہوتی ہیں۔ مگر نکلتی ہمیشہ کم ہیں۔ آپ بھی کبھی گن کر دیکھئے اور پھر دوسرے اس میں دو چار تیلیاں تو ٹوٹی پھوٹی اور آدھی چوتھائی بھی ضرور نکلتی ہیں۔ اور مستزاد یہ کہ سگریٹ سلگاتے وقت دو تین تیلیاں تو بجھ بھی جاتی ہیں — لہٰذا، ماچس کے ساتھ میرا جذباتی رشتہ قریب قریب ٹوٹ چکا تھا۔

لیکن اب تو مسئلہ اپنی ہنسی کو سہ آتشہ کرنے کا بھی نہیں رہا تھا۔ بلکہ لائٹر کی گم شدگی زیادہ دردناک اور افسوس ناک بن گئی تھی۔ کیونکہ لائٹر کے ساتھ میرے اس دوست کی ازدواجی زندگی وابستہ ہو چکی تھی۔ میں ڈر گیا۔ اللہ جانے ان دونوں میاں بیوی پر کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہوگی۔ اس قیامت کا سزاوار صرف میرا لائٹر تھا بلکہ میں تھا۔ چنانچہ میں نے لرزتے ہاتھوں سے ٹیلی فون کا نمبر گھمایا اور دوست سے پوچھا۔ "ہیلو! گھر میں سب خیریت ہے نا؟"

وہ بولا۔ "بالکل خیریت ہے لائٹر زندہ باد"

میں نے پوچھا "بھابھی کس موڈ میں ہیں؟"

وہ بولا "میرے سامنے کھڑی، آئینے کے سامنے اپنی زلفیں بھی سنوار رہی ہیں، گنگنا بھی رہی ہیں۔"

میں نے دل میں کہا "اچھا بیٹا گنگناہٹ پر خوش ہو لو مگر یہ گنگناہٹ چند ساعت کی ہے۔ اس کے بعد ہماری خیریت نہیں۔ کیونکہ یہاں لائٹر ہی گم ہو گیا ہے۔

مگر یا الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے۔ لائٹر گم ہونے کے باوجود گنگنایا جا رہا ہے۔ کیا لائٹر کا کوئی خاص رول نہیں تھا۔ کیا میں نے خواہ مخواہ اسے جادو کی انگوٹھی سمجھ رکھا تھا۔ بہرکیف اسی تذبذب میں چار پانچ روز گزر گئے۔ ویسے احتیاطاً میں ہر روز اس دوست کو ٹیلی فون کر کے خیر و عافیت پوچھ لیتا۔ وہ جواب دیتا "خیر و عافیت کی کوالٹی اعلیٰ ہے۔

پانچویں دن میری بیوی مجھ سے کہنے لگی "کیا آپ کی کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔

میں نے کہا "ہاں! میرا دل"

وہ بولی "دل نہیں ایک لائٹر ملا ہے۔ جو آپ کی پتلون کے پائنچے میں پھنسا ہوا تھا۔" (اردو سروس سے)

سائنس

ماحولیاتی مطالعے کی اہمیت

ڈاکٹر اے آر مظفر

زمانہ دراز سے علم حیاتیات **ماحولیات** کی شاخ کی حیثیت سے پروان چڑھتا رہا ہے۔ اور آج بھی اسے حیاتیات ہی کی ایک شاخ تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا دائرہ اثر وقت کے ساتھ ساتھ اس قدر وسیع ہو گیا ہے کہ شاید ہی کوئی شعبۂ زندگی ایسا ہو جس میں ماحولیات کے اصولوں کو نظرانداز کیا جا سکے خلائی دریافتوں سے لے کر سمندری گہرائیوں سے پٹرول کے ذخیروں کی دریافت تک اور قصبوں، دیہاتوں اور شہروں کی رہائش منصوبہ بندی سے لے کر قومی معاشی منصوبہ بندی تک ہر شعبہ میں ماحولیاتی نقطۂ نظر کو اہمیت حاصل ہے۔ میری آج کی بات چیت کا مقصد ماحولیات کے بنیادی اصولوں کو اجاگر کرنا نہیں ہے بلکہ یہاں ان حقائق کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جن کی جڑیں تو علم ماحولیات میں پیوست ہیں لیکن جو ہماری روزمرہ زندگی کو ہر لحظہ متاثر کرتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں تین بنیادی حقیقتوں کا اظہار ضروری ہے — اول تو یہ کہ ہر جاندار خواہ وہ پودا ہو، حیوان ہو یا انسان اپنے ماحول کی طبعی و کیمیائی تبدیلیوں سے متاثر ہوتا ہے۔ ماحولیات کی زبان میں اسے action یا عمل کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہر عضویہ اپنے ماحول کو کسی نہ کسی حد تک لازمی طور پر تبدیل کرتا رہا ہے۔ یہ تبدیلی عارضی بھی ہو سکتی ہے اور دیرپا بھی۔ ساتھ ہی بعض اوقات یہ خود عضویہ کے لیے مضر بھی ہو سکتی ہے اور بعض اوقات مفید بھی۔ خواہ تبدیلی کی نوعیت کچھ ہو اسے Reaction یا ردّعمل کہا جاتا ہے۔ تیسری اہم حقیقت یہ ہے کہ ہر عضویہ اپنے ماحول میں موجود دوسرے عضویوں پر اثرانداز ہوتا رہتا ہے۔ یہ اثرات بھی ردعمل کی طرح مضر یا مفید ہو سکتے ہیں ان کو ماحولیات کی زبان میں Coactions یا باہمی عمل کہا جاتا ہے پس ہر ماحول اور اس میں رہنے بسنے والے عضو کے عمل ردعمل اور باہمی عمل کی کشمکش میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان بنیادی حقائق کو خود ہمارے اپنے ماحول اور سماجی ڈھانچے کی تشریح کی مدد سے واضح کروں

ہمارے دیہاتوں میں رہائشی مکان عموماً مٹی کے بنے ہوتے ہیں۔ ان کے ڈیزائن میں ہوا کے آزادانہ گذرنے کی زیادہ گنجائش کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ مویشی مکانوں ہی میں یا ان کے قرب و جوار میں باندھے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے جسموں سے خارج ہونے والے افرازات اور جراثیم کسانوں کے گھریلو ماحول میں ہر وقت شامل ہوتے رہتے ہیں۔ ہندوستان میں آج کا کسان ٹریکٹر اور ہمہ اقسام کی زرعی مشینوں کا استعمال سیکھتا جا رہا ہے جو دیہی ترقی کے لیے ضروری بھی ہے۔ لیکن یہ مشینیں جب دیہاتوں کے کچے یا نیم پختہ راستوں کو روندتی ہوئی گذرتی ہیں تو مٹی کے ذرات اپنی استقامت کھو دیتے ہیں۔ نتیجتاً دیہی ماحول مٹی کے ذرات سے ہر وقت پُر رہتا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ کہ دیہات میں جراثیم کش دوائیں اور فرٹیلائزر نہایت بے احتیاطی سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کے ذرات سے گرد کے ذرات کے ساتھ مل کر نہایت زہریلے اور مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے ہندوستان کے دیہاتوں کا ماحول دنیا کے آلودہ ترین ماحولوں میں شمار کیا جاتا ہے ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ دیہاتی رہائش گاہوں کی ساخت میں بنیادی تبدیلی لائی جائے نیز دیہاتوں کی منصوبہ بندی میں ماحولیاتی منصوبہ بندی کو اتنی ہی اہمیت دی جائے جتنی کہ معاشی منصوبہ بندی کو دی جاتی ہے۔ اگر ہم ماحولیاتی منصوبہ بندی کو نظرانداز کرتے رہیں گے تو ہماری معاشی منصوبہ بندی سے حاصل ہونے والا فائدہ صحت عامہ کے مسائل کو حل کرنے کی نذر ہو جائیگا۔ اور عوام کے معیار زندگی کو کبھی بلند نہیں کر پائینگے۔ ماحولیات کا دوسرا اصول جسے ہم نے ردّعمل کہا ہے شہری زندگی کی تشریح سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ آج ہم جب لفظ شہر کہتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایک ایسی آبادی کا تصور ابھرتا ہے جس میں فلک بوس عمارتیں ہوں جس میں تفریح طبع کے سامان مہیا ہوں اور جس میں

کئی صفتیں سمٹ آتی ہوں - چند صدیوں قبل شہر سے مراد بس آبادیاں ہوتی تھیں جو علم وہنر اور تہذیب و تمدن کے مراکز تھے - دوسرے الفاظ میں کل تک جو آبادیاں تہذیب و تمدن کے مراکز تھیں آج صنعتی میں تبدیلی ہوگئی ہیں - یہ بات صرف ہندوستان ہی کی حد تک محدود نہیں ہے پوری دنیا میں شہر اور شہریت کے تصور بدل چکے ہیں - سوال یہ ہے کہ اس تبدیلی کا اثر ماحول پر کیا ہوا ہے - کیا صنعتوں سے خارج ہونے والے مادے شہریوں کے لیے وبال جان نہیں بن گئے ہیں کیا شہر کی سڑکوں پر دوڑنے والی بے شمار گاڑیوں کے اخراج نے صحت عامہ کے لیے نئے مسائل نہیں پیدا کر دیے ہیں - اعداد و شمار سے ان تمام سوالات کا جواب اثبات میں ملتا ہے - بمبئی - کلکتہ - کانپور - دہلی - اور حیدرآباد کی فضا میں زہریلے ذرات کی تعداد کا اوسط تناسب ۔۔ ۳۰ تا ۔۔ ۵ ملی گرام فی مربع میٹر تک پہنچ چکا ہے دریائے گنگا و جمنا جن کا تقدس ہندوستانی تہذیب کا روح رواں رہا ہے بری طرح آلودگی کا شکار ہو چکے ہیں - ہگلی شاید ہندوستان کی سب سے زیادہ آلودہ ندی ہے اور اہل ملک اس کا پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں - تامل ناڈو میں دریائے کلوریری اور دریائے بجائی کا پانی ناقابل بیان حد تک پراگندہ ہو چکا ہے کرناٹک میں دریائے بھدرا اور کالی ندی آلودگی کے نقطۂ نظر سے اپنی نظیر آپ ہیں - حیدرآباد کے اطراف واکناف کے سینکڑوں کنویں اور حسین ساگر جیسا خوبصورت اور تاریخی تالاب اس قدر آلودہ ہو چکے ہیں کہ ان کی صفائی تقریباً ناممکن ہے - ان تمام پراگندیوں کے باوجود اہلیان شہر اپنے اپنے شہروں کی گنجان آبادی کو فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں - ماحولیاتی نقطۂ نظر سے یہ تمام شہر ایسے قید خانے ہیں جن کا ماحول خود انسان کے ہاتھوں تباہ ہوا ہے اور ان میں رہنے بسنے والے ان میں مقید ہو کر رہ گئے ہیں اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ چھوٹے شہروں میں رہنے والا ہر فرد ان قید خانوں میں مقید ہونے کا خواہش مند ہے - عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ بڑے شہروں میں صنعتوں کے قیام کو سختی سے روک دیا جائے نیز صنعتی پھیلاؤ کا رخ چھوٹے شہروں اور دیہاتوں کی طرف موڑ دیا جائے - ساتھ ہی صنعت کاروں کو صنعتی افرازات کی صفائی اور دیہاتی ترقی کا ذمہ دار گردانا جائے -

ماحولیات کے تیسرے اصول کو ہم نے Coaction کہا ہے - جسکا موضوع بحث وہ اثرات ہیں جو کسی عضویہ کی موجودگی کے باعث دوسرے عضویوں پر مرتب ہوتے ہیں - اس کی تشریح بھی ہمیں ہندوستان کی سماجی زندگی ہی سے کروں گا - زمانہ قدیم سے ہندوستان کے سماج کی بنیادی اکائی مشترکہ خاندان رہے ہیں جس کے افراد ایک ہی چھت کے نیچے ایک دوسرے کی اعانت کر کے زندگی گذارتے تھے اس طریقہ زندگی میں یقیناً کتنی خامیاں بھی رہی ہونگیں جن کی تشریح کوئی ماہر سماجیات ہی بہتر طریقہ پر کر سکتا ہے

بقیہ ص ۵۱ پر

افسانہ

بیتے لمحوں کی آہٹ

رفیعہ منظورالامین

آج بادل شرارت پر تلے تھے انتخاب نے لیٹے کاغذوں کو دبانے کی بے سود کوشش کرتے ہوئے بادل کے سبک بگولے میں خود کو گھرا ہوا پایا جو دریچے سے اس کے کمرے میں گھس آیا تھا اور اس کی تھیسس کے صفحوں کو نمناک کر گیا تھا - اس نے اُٹھ کر دریچے کے پٹ بند کر دیے - بقیہ بادل باہر ہی رک گئے ہوا کا ایک اور جھونکا آیا اور انھیں دھکیل لے گیا - اب وہ کہیں جائیں گے اور برس جائینگے - کہاں یہ خود انھیں خبر نہیں - ایسوں کا یہی حشر ہوتا ہے جن کی کوئی منزل معیّن نہیں ہوتی - انتخاب جو اٹھا تو پھر بیٹھنے کو اس کا جی نہیں چاہا -

کچن میں جاکر اس نے اپنے لیے کافی بنائی انتخاب نے گرم گرم کافی کا مگ ہاتھ میں لیا اور باہر نکل آیا نینی تال کا یہ خوبصورت بنگلہ اس کے والد پروفیسر یعقوب احمد نے برسوں پہلے خریدا تھا بنگلے کے سامنے احاطہ تھا جسے لکڑی کی جافری سے گھیر دیا تھا - ایسا کرنا ضروری بھی تھا - کیونکہ احاطے کے ختم ہوتے ہی چٹانوں کی بڑی عمودی گہرائی تھی - لیکن داہنی طرف یہ چٹانیں گہرائی میں جاتے ہوتے ختم ہو جاتی تھیں جو پیچ دار راستوں سے ہوتی ہوئی وادی میں جھیل کے پچھواڑے نکلتی تھی سبز سبز جھاڑیوں میں خوش رنگ جنگلی خوبانیاں نکل آئی تھیں - دور ہمالیہ کی برفیلی بلندیاں تھیں جسکے دامن میں نینی تال کی جھیل اور اس کے سینے پر مچلتی کشتیاں کھلونوں سی نظر آ رہی تھیں - جھیل کے اس پار تین حصوں میں بٹا نینی تال تھا - نشیبی ملی تال درمیان نینی تال اور بالائی ملی تال جہاں اب روشنیاں ایک ایک کر کے کوندتی جا رہی تھیں -

ابھی سردیاں دور تھیں سیاحوں کی بھرمار تھی - پچھلے تین دن سے انتخاب نیچے نہیں گیا تھا اس نے سوچا وہاں بھی اچھی رونق ہوگی کل وہ وہاں ضرور جائے گا - ہلکی ہلکی بوندا باندی میں جھیل کے کنارے مکئی کے گرم گرم بھٹے کھانا اسے بہت اچھا لگا تھا - پھر میوزک اور ڈانس

وہ اپنے خیالات میں کھویا ہوا تھا کہ کسی آہٹ نے اسے متوجہ کر لیا - وہ آہٹ اس کے لیے نئی نہیں تھی - شام میں ہر روز ایک ادھیڑ عمر عورت گھاس کا بڑا سا گٹھا سر پر اٹھائے بنگلے کے برابر سے ہوتی ہوئی پگڈنڈی پر نشیب میں چلی جاتی تھی - انتخاب نے سمجھا وہی ہوگی اور اندر جانے کے لیے مڑا پھر اس نے دوسری بار حیرت سے نشیب میں اترتی اس عورت کو دیکھا جو ایک تو گھاس کے وزن سے دوسرے ڈھلوان کی وجہ سے تیزی سے نیچے اترنے پر مجبور تھی - اسے حیرت یوں تھی کہ اس روزان بڑی بی کی چال میں وہ لچک بدن میں وہ بجلیاں کہاں سے بھر گئی تھیں - یہ تو شلوار قمیص پہنے کوئی اور ہی لڑکی تھی بنگلے کی برابر کا وہ راستہ عام نہیں تھا - وہ ایک شارٹ کٹ تھا جو آگے جاکر پگڈنڈی سے مل جاتا تھا بڑی بی کے آنے جانے پر انتخاب نے کبھی اعتراض نہیں کیا لیکن وہ بنگلے کے احاطے کو عام راستہ بنانے پر تیار نہیں تھا - اس نے سوچا اگر کل پھر وہ لڑکی آتی تب اس سے نپٹے گا - اس نے اندر جاکر اپنا سوئٹر پہنا اور حسب معمول گورنمٹ ہاؤس کی طرف سیر کے لیے چلا آیا - وہ ہمیشہ سیر کے بعد تازہ دم واپس آکر اپنی تھیسس میں کھو جاتا تھا جو اب تقریباً مکمل تھی - اس تھیسس کے لکھنے میں اس کے والد پروفیسر یعقوب کی خواہش کا بڑا دخل تھا - اس کے والد نے اس کے لیے بڑی قربانیاں دی تھیں - انتخاب کی ماں جب مری تھیں وہ بہت چھوٹا تھا پروفیسر کے پاس سب کچھ تھا - جوانی خوبصورتی پیسہ لیاقت لیکن انھوں نے دوبارہ شادی نہیں کی - وہ انتخاب کے لیے سوتیلی ماں لانا نہیں چاہتے تھے - وہ خود یونیورسٹی میں پروفیسر تھے - گھر پر بھی ان کے طلبہ اور طالبات اپنی گتھیاں سلجھانے کے لیے پہنچ جایا کرتے تھے - وقت گذر جاتا تھا انتخاب کے لیے انھوں نے ایک گورنس رکھ چھوڑی تھی - انتخاب کو بچپن ہی سے وہ سب کچھ حاصل تھا جو کسی لڑکے کو بگڑیل بنا سکتا تھا - لیکن پروفیسر یعقوب نے اس میں کوئی کامپلکس پلنے ہی نہیں دیا - اسکی شخصیت پر پروفیسر کا

زبردست اثر تھا جو اس کی نظر میں ہر طرح مکمل انسان تھے۔ پروفیسر یعقوب کی نہ صرف یونیورسٹی میں بہت عزت تھی بلکہ ملک کے باہر بھی وہ اس عزت کے حقدار سمجھے جاتے تھے۔ اس میں دخل ان کی شخصیت اور رکھ رکھاؤ کا بھی تھا۔ نہایت ہی جاذب نظر شخصیت تھی ان کی کہ اس عمر میں بھی لڑکیاں ان پر فدا ہو ہو جاتی تھیں۔ انتخاب کو اپنے باپ کی خوبیوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع ملا تھا۔

دوسرے دن جب انتخاب نے اس لڑکی کو گھاس کا گٹھا اٹھاتے گذرتے دیکھا تو اس نے کہا۔

"سنو یہ عام راستہ نہیں ہے"

"جانتی ہوں" لڑکی نے گھاس کا وزنی گٹھا اپنی نازک گردن پر لیے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں سے میرا گھر نزدیک پڑتا ہے"

انتخاب نے اسے تفصیل سے دیکھا۔ کھلتا ہوا رنگ بڑی بڑی آنکھیں اور چھریرا بدن۔ اتنی ٹھنڈ میں بھی اس کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں تھیں اور گال تمتما رہے تھے۔ لیکن سب سے زیادہ تعجب خیز اس کا مہذب لب و لہجہ تھا۔ ایک گھسیاری جاہل لڑکی کے وہ تیور ہو ہی نہیں سکتے تھے۔

"سنئے تمہیں کل بھی ادھر دیکھا تھا" انتخاب نے ناک پر عینک درست کرتے ہوئے کہا۔

روز اماں گھاس لایا کرتی تھیں۔ اب وہ بیمار ہیں"

"اس گھاس کا کیا کرتے ہو تم لوگ" یہ انتخاب کا دل اس سے بات کرنے کو چاہ رہا تھا۔

"بیچتے ہیں گھوڑے والوں کو۔ کچھ مل جاتے ہیں" وہ وزن سے جھومتی ہوئی بولی۔

"یہ گھاس گرا دو زمین پر"

"کیوں"، لڑکی بولی۔

"مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔ انتخاب میں سوشیالوجسٹ جاگ پڑا تھا۔

"پھر بوجھ اٹھا کر سر پر رکھنا مشکل ہوگا" لڑکی نے کہا۔

"سنتے ہیں سر کا بوجھ اتارنا مشکل ہوتا ہے" انتخاب نے ہنس کر کہا "میں تمہاری مدد کروں گا" لڑکی نے گٹھا زمین پر گرا دیا۔ تب انتخاب نے دیکھا کہ اپنی خوبصورتی اور نوعمری کے باوجود لڑکی کے چہرے پر ایک سوگواری تھی۔

"تم پڑھی لکھی معلوم ہوتی ہو۔ کوئی اور کام بھی تو کر سکتی ہو گھاس چھیلنا ہی کیا ضروری ہے"

"فیلڈ پبلسٹی ڈپارٹمنٹ کے ڈراموں میں کبھی کبھی کام کرتی ہوں۔ اتنا کافی نہیں ہوتا"

"کیوں اس میں تو اچھا خاصہ پیسہ مل جاتا ہے"

"لیکن میں نینی تال سے باہر قصبوں میں جانا نہیں چاہتی اماں کو چھوڑ کر"

"کہاں تک پڑھا ہے تم نے" انتخاب نے پوچھا۔

"شہر میں ایم اے کے پہلے سال میں تھی"

انتخاب کا سر چکرا گیا۔

"تم نے پڑھائی کیوں چھوڑ دی"

"چھوڑنی پڑی حالات ہی کچھ ایسے ہوگئے" اس نے رک کر کہا۔ "آپ کہیں تو میں ادھر سے نہیں نکلا کروں گی"

"سنو" لڑکی رک گئی "میں ریسرچ کر رہا ہوں۔ میری تھیسس کے لیے کچھ تصویریں بنانی ہیں اگر تمہارا ہاتھ آرٹ میں اچھا ہو تو تم میری مدد کر سکتی ہو"

"میں پنسل اسکیچ اچھے بناتی ہوں" سنبلہ نے کہا یہی اس کا نام تھا۔

"تو پھر شروع ہو جاؤ کل سے۔ تمہارے خاصے بھلے پیسے بن جائیں گے"

کام بڑی خاموشی سے شروع ہوگیا۔ وہ باتونی بالکل نہیں تھی۔ اس کی یہ صفت انتخاب کو بہت پسند آئی۔ لیکن خاموش رہتے ہوتے ہی اس نے انتخاب کی عادتوں کو پرکھ لیا تھا۔ اب انتخاب کو خود اٹھ کر کافی نہیں بنانی پڑتی۔ وہ اس کے دوسرے کام بھی نپٹا دیتی۔ وہ رفتہ رفتہ انتخاب کی عادت بنتی جا رہی تھی۔

"سنبلہ میں تم سے شادی کرونگا" ایک دن انتخاب نے کہا اور وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ خود انتخاب بھی کوئی جذباتی احمق نہیں تھا۔ وہ خود اپنے اور سنبلہ کے طبقاتی فرق کو جانتا تھا لیکن اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ" سنبلہ نے حیرت سے کہا۔

"وہی کہہ رہا ہوں جو بہت دنوں سے سوچتا آیا ہوں"

"لیکن آپ مجھے بالکل نہیں جانتے انتخاب"

"تو تم مجھے کتنا جانتی ہو۔ میرے لیے اتنا جاننا کافی ہے کہ باپ کے مرجانے کے بعد بھی تم نے ہمت نہیں ہاری۔ اپنی پڑھائی جاری رکھی۔ لیکن کسی حادثے نے تمہیں شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ کیا یہ کافی نہیں ہے سنبلہ کہ ہم ایک دوسرے کو چاہنے لگے ہیں"

"اور یہی وجہ ہے کہ میں آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی"

"پتہ نہیں تمہاری زندگی کا کون سا حادثہ ہے جس نے تمہیں قنوطی بنا دیا ہے۔ میں تمہاری اس منطق کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ یہ کسی کاؤنٹر پر طے ہونے والے سودے نہیں ہوتے۔ سنبلہ تم مجھے سوچ کر جواب دے سکتی ہو"

جواب میں سنبلہ نے اپنا سر جھکا لیا۔ اس کی آنکھوں کی اداسی اور گہری ہوگئی

"بس یہ ایک اسکیچ بنانا رہ گیا" انتخاب نے لفافے سے اپنے والد کی تصویر نکالتے ہوئے کہا "اسے بھی کر ڈالو"

سنبلہ نے تصویر تھام لی۔ لیکن اس کی نظریں کسی انجان نقطے پر جمی تھیں۔ شاید اسے احساس ہو رہا تھا کہ زندگی کا تنہا وہ سنہری موقعہ وہ اپنی بیوقوفی سے کھو رہی ہے۔ اس کے دماغ کی ہیجانی کیفیت اس کے کانپتے ہاتھوں اور عرق آلود جبیں سے ظاہر ہو رہی تھی۔

"سنبلہ سنبلہ"، اسے جیسے دور سے انتخاب کی آواز آئی۔

"میں نہیں جانتا تھا کہ میری خواہش کا اظہار تمہیں پریشان کر دیگا" انتخاب نے اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوتے کہا "میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں"

"نہیں نہیں انتخاب ایسے مت کہو۔ میں شادی کروں گی تم سے یہ تو میری زندگی کا سب سے اہم موقعہ ہے"

انتخاب نے اسے غور سے دیکھا "یہ تمہیں کیا ہوگیا ہے سنبلہ۔ آج تم بہت پریشان نظر آرہی ہو"

"کچھ باتیں اچانک ہوتی ہیں" سنبلہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے ڈیڈی سے اجازت لے لی ہے"

تمہاری رضامندی کی ضرورت تھی۔ اب پوچھوں گا" اور اس روز انتخاب نے پروفیسر کو تار دیا۔

جواب آیا۔

اور دوسرے ہی دن انتخاب اور سنبلہ کی شادی ہوگئی۔

دو دن بعد شام میں ان کی ٹیکسی پروفیسر یعقوب احمد کی کوٹھی کے پورٹیکو میں کھڑی تھی۔

"کون ہے جس نے میرے بیٹے کو جیت لیا ہے" لائبریری میں پروفیسر نے بیٹے کو گلے لگاتے ہوتے کہا۔ اسی وقت سنبلہ اندر داخل ہوئی۔ اور پروفیسر کے الفاظ انکے ہونٹوں پر منجمد ہو کر رہ گئے۔ ان کی آنکھیں سنبلہ کے چہرے پر جمی تھیں اور سنبلہ کے ہونٹوں پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں بیباکانہ چمک تھی۔

دوسرے دن پروفیسر کا پتہ کہیں نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ کے لیے کہیں گم ہوگئے تھے۔ کیونکہ سنبلہ نے ان سے اپنا حساب بیباق کر لیا تھا۔

(حیدرآباد سے نشر)

اشعار

تبسم محوری

بکھرا ہوا ہے کب سے مری ذات میں کوئی
بکھرا تو درد دے گیا سوغات میں کوئی
جس کا قصور تھا وہی منصف بنا رہا
ماہر تھا اس عجیب کرامات میں کوئی
دن بھر تو اپنے فرض کے لمحوں میں لٹ گیا
تنہا جلا ہے درد کے لمحات میں کوئی

کابوس

شفق

اُس رات جب وہ تھکے ماندے اپنے بستروں پر گئے، اور نیند کی دیوی نے انھیں تھپکیاں دینی شروع کیں تو کسی بچے کے رونے کی آواز سن وہ ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئے، اپنے بغل میں سوتے ہوئے بچوں کو دیکھا، وہ نیند میں غافل تھے۔

کیا پڑوس میں کوئی بچہ رو رہا ہے؟ مگر آواز تو قریب کی ہے جیسے وہ پلنگ کے پاس رو رہا ہے، انھوں نے پلنگوں کے نیچے جھانک کر دیکھا، پڑوسی کو آواز دی کہ آپ بچے کو خموش کیجیے، اگر رات بھی اسی طرح گزر گئی تو پھر......

اور جب انھوں نے اچھی طرح اطمینان کرلیا اور پھر آنکھیں بند کیں تو بچہ زار و قطار رو رہا تھا۔

انھوں نے گھبرا کر تکیہ اٹھایا، خوب اچھی طرح ٹٹول کر دیکھا، بچوں کو دوسری کروٹ لٹایا، بستر کی اچھی طرح تلاشی لی اور جھنجھلا گئے۔ تب انھوں نے اپنا بستر زمین پر بچھایا کہ پلنگ ہی آسیب زدہ ہوگئی ہے، تکیہ بھی چھوڑ دیا اور جب سرہانے ہاتھ کی تکیہ لگا کر سونا چاہا تو ہچکیوں کی آوازیں اور تیز ہوگئیں۔

تو کیا یہ آواز زمین کے اندر سے آرہی ہے؟ انھوں نے پُر تشویش نظروں سے اپنے بچوں کو دیکھا، یا رونے کی آوازیں ان کے اندر سے آرہی ہیں؟

صبح ان کی آنکھیں انگارہ بنی ہوئی تھیں اور وہ ایک دوسرے کو اپنی آپ بیتی سنا رہے تھے، مگر سب کی کہانی ایک ہی تھی اور وہ سب انھیں منازل سے گزر کر یہاں تک پہنچے تھے۔

ہمارے بچے سوئے ہوئے تھے پھر آواز کہاں سے آرہی تھی؟ اور آواز اس وقت سنائی دیتی ہے جب ہم سونے کے لیے آنکھیں بند کرتے ہیں، آخر کیا اسرار ہے۔

داڑھی والے نے پُرتفکر انداز میں داڑھی کھجائی، میرا خیال ہے، رونے کی آوازیں بچوں کے اندر سے آرہی ہیں، ان کے معصوم مگر حساس دل آنے والے خطروں کا قبل ہی کرلیتے ہیں اور پھر......

مگر میرے یہاں تو کوئی بچہ نہیں ہے، پھر بھی میں نے رونے کی آوازیں سنی ہیں۔ اس پر وہ خاموش ہوکر سوچنے لگے۔

سرگوشیاں پورے شہر کے دروازے کھٹکھٹا رہی تھیں، دفتروں، چائے خانوں اور دروازوں پر بحثیں ہو رہی تھیں، پریس رپورٹر گلی گلی گھوم رہے تھے، ہر جگہ بحثیں تھیں مگر کوئی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ اس کا راز کیا ہے، وہ اس حادثے سے پریشان تھے کہ دن تو سورج کی دہکتی بھٹی میں جل جاتا ہے، رات کا اندھیرا ہی تو ہماری پناہ گاہ ہے، جہاں پہنچ کر ہم اپنے زخموں کا حساب کرتے ہیں کہ تیر کہاں کہاں لگے، کتنے لگے اور کس کس نے مارے ہیں، پھر بیوی کی انگلیاں زخموں پر مرہم لگاتیں اور ہم آنکھیں بند کرکے خود کو کل کے معرکے کے لیے تیار کرتے ہیں ورنہ ایک ہی وار میں ڈھیر ہو جائیں مگر اب......

رات ہوئی تو انھوں نے زمین پر بستر لگایا، اور وہ اتنے تھکے ہوئے تھے کہ بستر پر لیٹتے ہی نیند آگئی مگر ابھی نصف شب ہی گزری تھی کہ پھر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے، بیوی کی آنکھوں میں خوف کے سائے تھے اور وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

تم نے بھی سنا؟ انھوں نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری، خدا کی پناہ کتنی ڈراونی تھی آواز جیسے کوئی عورت ذبح ہوتے وقت چیخ رہی ہو اور بچہ بھی روئے جا رہا ہے۔

تم خواب میں ڈری تو نہیں تھیں؟

نہیں تو، میں تو بڑے مزے میں یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ ہمارا ایک گھر بنا ہے جس میں رنگ برنگ پھول کھلے ہوئے ہیں، کھلی ہوئی کھڑکیوں سے مہکتی ہوئی ہوا آرہی ہے اور دروازے پر ٹنگا ہوا ریشمی پردہ ہوا سے دھیرے دھیرے ہل رہا ہے، تب ہی میں نے.....

اس رات انھوں نے کئی بار جگہ بدلی، کمرہ، دالان اور آنگن مگر ہر جگہ سے وہی آواز آرہی تھی، تب انھوں نے دیوانگی میں اپنے بال نوچ ڈالے، شاید ہمارا آخری وقت آچکا ہے، اب ہم اس طرح جاگتے جاگتے سو جائیں گے، ابدی نیند، پھر صور اسرافیل بھی ہمیں نہ جگا سکے گا۔

صبح ہوئی عورت کی چیخوں کی بازگشت کانوں میں گونج رہی تھی اور لب کھلے ہوئے تھے، دروازے کھٹکھٹائے جا رہے تھے، رات بھی سب اسی منزل سے گزرے تھے کیوں کہ اُن کی آنکھیں خون کی طرح لال ہو رہی تھیں، پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔

دفتروں میں کھلے ہوئے قلم میز پر رکھے ہوئے تھے، مشینیں حرکت کر رہی تھیں، مگر نہ اُن میں کچھ ڈالا جا رہا تھا نہ نکل رہا تھا، چائے خانوں میں بھیڑ تھی، لوگ عورت کی چیخوں سے چھٹکارا پانے کے لیے زور زور سے باتیں کر رہے تھے، نیند سے مقابلہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے، میز پر گھونسے مارے جا رہے تھے اور تب ہی اخبار نے دھماکہ کیا۔ شہر پر کابوس نے حملہ کر دیا ہے۔

کابوس ؟ یہ کیا بلا ہے، لوگ لائبریریوں کی طرف دوڑنے لگے، ڈکشنریاں اُلٹی جانے لگیں۔

نہیں علامتیں وہ نہیں ہیں، یہ کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ ہم نے سوتے میں جو کچھ سنا، جاگتے کانوں سے بھی سنتا ہے لہٰذا یہ افواہ ہے، اخبار والے ہمیں گمراہ کر رہے ہیں۔

کیا پہلے سے ہم گمراہ نہیں ہیں، بحثیں نئی سمت میں بہنے لگیں، ہمیں کسی بات سے فوراً انکار نہیں کر دینا چاہیے، کیا ہم اس سے پہلے انسی فلائٹس کا شکار نہیں ہوئے تھے؟

وہ بات اور تھی مگر کابوس . . . .

کابوس کی ایسی تیسی ..... آخر ہم آنے والی رات کیلیے کیا کریں کہ اگر کچھ کیا نہ گیا تو .....

اس پر وہ سب خاموش اور فکرمند ہوگئے تو ایک قہقہہ لگانے لگا، دوستو، یہ بھی کابوس ہے اس لیے ہمیں چپ کرانا چاہتا ہے کہ ہماری کھلی آنکھیں بھی بند ہو جائیں، اس لیے بولتے رہو، کابوس زندہ باد، کابوس کی جے......

مگر کسی نے اس کی طرف دھیان نہ دیا کہ واقعی رات آرہی تھی طویل چیخوں بھری رات، اور ہر رات مسائل بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور عقل حیران کہ اس کا تدارک کیسے کیا جائے، اب آخری پناہ گاہ بھی حملہ آوروں کی زد میں آگئی ہے، اپنے وجود کو زندہ رکھنے کیلیے ضروری ہے کہ کچھ کیا جائے، مگر کیا کیا جائے؟

اُن کے بوجھل دماغ اور پریشان ہوگئے تو وہ دفتروں اور کل کارخانوں میں واپس گئے کہ اپنے کھلے ہوئے قلم بیگ میں رکھ سکیں، گھر گئے تو بیویوں نے کابوس کا ذکر چھیڑ دیا، یہ کیسی کیسی بلائیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں، پڑوسن کہہ رہی تھیں کہ زمین دوز ریلوے لائن بچھانے کے لیے جو کھدائی ہو رہی ہے یہ بلائیں اسی سے نکل رہی ہیں۔

فضول دماغ خراب مت کرو، یہ کوئی بیماری ہے نہ بلا، کوئی حادثہ ہونے والا ہے جس کی یہ علامت ہے اور یہ حادثہ کیا کم بڑا ہوگا کہ جاگتے جاگتے ہمارے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی اور پھر سارا شہر خون میں نہائے گا اور .... تب ان کی نظریں اپنے معصوم بچوں پر مرکوز ہو جاتیں، یہ اپنے ہونے والے نقصان سے بے پروا، ہنستے ہوئے پھول، خون آلود شہر میں کیا کریں گے، کیا کھائیں گے؟ کون ان کے آنسو پونچھے گا، یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور تمام زندگی اپنے والدین کی خون آلود لاشیں ان کی نظروں کے سامنے پڑی رہیں گی اور کیا پتہ

ان پر بھی کون سی بلائیں نازل ہوں اور یہ ہماری لاشوں کو مدد کے لیے پکارتے رہ جائیں۔

رات ہوئی تو انھوں نے خوف زدہ نظروں سے پلنگ کو دیکھا، پھر زمین کو، اب کیا کیا جائے؟ کہاں بستر لگایا جائے؟ نیند کا دباؤ کھڑے کھڑے سونے پر مجبور کر رہا تھا مگر وہ چیخوں سے خوف زدہ تھے، آج نہ جانے اور کون سی نئی بات ہو، وہ زیادہ سے زیادہ دیر تک جاگنا چاہتے تھے مگر نیند نے شب خون مارا تو جو جہاں تھا وہیں ڈھیر ہو گیا۔

رات دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی اور جب گھڑی نے رات کے بارہ بجنے کا اعلان کیا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ گئے۔

عورت کی چیخیں کراہوں میں تبدیل ہو گئی تھیں، بچہ رو رہا تھا، اس کے ساتھ ہی ایک مرد کے دھاڑیں مار کر رونے کی آوازیں بھی تھیں، تو دشواریاں اور بڑھ گئیں، انھوں نے پریشانی میں ہاتھ ملے، رونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، آخر اس کا انت کیا ہو گا؟

ہماری بے وقوفی ہے کہ آواز سنتے ہی ہم گھبرا کر اٹھ جاتے ہیں، بیوی نے کہا، اگر دل دبا کر لیٹے رہیں تو شاید ہمارے کان در رہ ہو سکیں۔

اتنی سچی بات...... انھوں نے اقرار میں سر ہلایا، تم سچ کہتی ہو، آخر یہ بات ہمارے ذہن میں کیوں نہیں آئی تھی، وہ دل پر جبر کر کے لیٹ گئے، کانوں میں انگلیاں سے ٹھونس لیں مگر آوازیں تو جیسے ان کے مساموں سے اُن کے جسم میں داخل ہو رہی تھیں، وہ لیٹے رہے اور رات بوند بوند پگھلتی رہی۔

مگر جب صبح ہونے والی تھی انھوں نے سسکیوں کو بنتے سُنا، الفاظ دھیرے دھیرے واضح ہوتے گئے۔

خدا کے لیے ہماری مدد کرو، ہمیں باہر نکالو، ہم زمین میں دھنستے جا رہے ہیں۔

انھوں نے گھبرا کر سر اُٹھایا، انھوں نے جو کچھ سنا تھا اس کی تصدیق بیوی کی پریشان نظریں کر رہی تھیں، جو کچھ انھوں نے سُنا بالکل صاف سُنا تھا، کتنی قابلِ رحم آوازیں تھیں، کتنا دکھ تھا۔

مگر کس نے انھیں زندہ دفن کیا ہے؟ کیوں کیا ہے؟ وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے۔

وہ کہاں دفن ہیں آخر انھیں کیسے نکالا جائے۔

ہم نے بُرا کیا جو ان سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کہاں دفن ہو، مگر کیا ہماری آواز ان تک پہنچ سکتی تھی؟

سب کی آنکھوں میں سوالیہ نشان تھے، وہ دفن کیے ہوئے لوگوں کو صرف اس لیے جلد از جلد زمین سے نکالنا چاہتے تھے تاکہ راتوں کو سکون سے سو سکیں، مگر ان کی تعداد کتنی ہے، وہ کہاں دفن ہیں؟ ان کی آوازیں تو پورے گھر میں سُنائی دیتی ہیں تو کیا وہ گھر میں دفن ہیں، یا کسی ایسی جگہ جہاں سے اُن کی آوازیں ہر گھر میں پہنچ رہی ہیں۔

بقیہ ص ۱۲۱ پر

افسانہ

عمر ہی کیا ہے

شاہین فاروقی

ساری کائنات اندھیرے کی چادر میں لپٹی جا رہی تھی۔ گہن آہستہ آہستہ چاند کو نگلتا جا رہا تھا، ماہتاب کشمکشِ زیست سے دو چار تھا اور ادھر زہرہ جذبات و احساسات کی طوفانی رَووں سے دست و گریباں تھی۔

اس نے سوچا — کیا چاند کا سارا نور چھن جائیگا؟ — کیا اس کا بھی یہی حال ہو گا؟ —

وہ کانپ گئی، اس نے منہ پھیر لیا۔ اس کی نظر سامنے کی دکان پر پڑی۔ بڈھا دکاندار اپنی بچی کو منا رہا تھا لیکن وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ اس نے سوچا وہ رو رہی ہے، جانے اُسے کیا تکلیف ہے؟ بڈھا اس کی تکلیف دور کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اس کی زندگی کیا ہو گی؟ — وہ بھی کسی دن جوان ہو گی، اس کے ہونٹوں پر تبسم ہو گا یا آنکھوں میں آنسو؟ — معلوم نہیں وہ زندگی کا کھیل کہاں کھیلے گی؟ کیسے کھیلے گی؟ —

زہرہ بہت کچھ سوچتی رہی، بلندی کی جانب بڑھتی ہی تھی کہ ڈور ٹوٹ گئی، وہ کچھ سوچ نہ سکی۔ ایک بار آہ بھر کر رہ گئی، کمرے میں چلی گئی۔

اس کی نگاہ سامنے آئینے پر پڑی۔ وہ اپنی آنکھوں کے سُرخ ڈوروں میں ہزاروں ارمانوں کا خون دیکھ رہی تھی۔ اُبھرا ہوا سینہ اُسے ایک ناقابلِ برداشت بوجھ معلوم ہو رہا تھا، اس نے اپنے سُرخ ہونٹوں کو خود ہی بڑی زور سے کاٹ لیا۔ جی چاہتا تھا کہ دونوں ہاتھوں سے منہ نوچ لے ——

لیکن کیوں آج اس کے تخیل کی لہریں ہیجان انگیز تھیں؟۔

جنید اس کے شباب کے سویرے ہی میں تو آیا تھا، وہ سامنے والے مکان میں رہتا تھا۔ وہ بہت ذہین تھا، مزاج کا سیدھا سادہ تھا، گھر کا بھی غریب تھا! — امیروں کے لڑکے تو چلتے پُرزے اور بے فکرے ہوتے ہیں۔

جُنید کے اخلاق سے گرویدہ ہو کر زہرہ کی ماں بھی اسے چاہنے لگی تھی اور ویسے بھی پڑوسی ہونے کے سبب زہرہ اور جُنید کی ماں میں بہناپا ہی تھا!

ایک روز جُنید زہرہ کو ریاضی کا سوال سمجھا رہا تھا، دونوں کی نگاہیں قلم کی نوک اور کاغذ پر لگی ہوئی تھیں۔ آخر جُنید نے سوال حل کر لیا اور فاتحانہ انداز سے سر اٹھا کر زہرہ کی طرف دیکھا، چند لمحے دونوں ایک دوسرے کو چپ چاپ دیکھتے ہی رہے گویا ان کی آنکھوں نے اپنی رسیلی زبان میں کچھ کہہ دیا۔

اب زہرہ کو اپنی جوانی کا احساس ہونے لگا تھا، وہ اپنے سر اور مقیاس الشباب کو ڈھانپنے لگی تھی۔ اُسے گمان ہوتا کہ کوئی اُسے دیکھ رہا ہے۔ اکثر اس کا سر سینے پر جھکا رہتا تھا جیسے وہ کچھ تلاش کر رہی ہو۔

ان دنوں اس کے دل میں عجیب امنگیں پیدا ہو رہی تھیں، سینکڑوں ارمانیں تڑپ رہی تھیں وہ خیال کرتی جُنید اُسے پسند کرے، وہ اُسے اچھی معلوم ہو، لیکن نہ جانے وہ کیوں اس سے کوئی سوال کرتے ہوئے کپکپاتی تھی جیسے اس میں کوئی نرالی چیز ہے، وہ محسوس کرتی کہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں۔ لیکن بدبختی کا بیج اُگنے کے لیے اپنی راہ آپ پیدا کر لیتا ہے۔ زہرہ کی ماں ٹائیفائیڈ کا شکار ہو گئی۔ زہرہ باپ کی سرپرستی میں تنہا چھوڑ دی گئی۔ اس کی ماں کی آرزوئیں ناتمام رہ گئیں۔ اس نے مرتے وقت شوہر سے کس قدر جی توڑ کر کہا تھا۔ باپ نے بھی تو یقین دلایا تھا کہ وہ زہرہ کو اس کی یادگار سمجھتا ہے! —

اور واقعی پہلے پہل کتنے لاڈ پیار سے پرورش کرتا رہا۔ مگر شاید مرد عورت کو پُرانے لباس سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا!

زہرہ کے باپ نے فسادِ خون کے علاج کے لیے دوسری شادی کر لی۔ ایک جوان، حسین اور شوخ عورت سے نکاح۔

اول اول تو اُسے ماں کہتے ہوئے زہرہ ہچکچائی تھی، اس کی سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ اس کی ہم عمر بھی اس کی ماں بن سکتی ہے؟ وہ عمر کو ماں کہنے سے شرماتی رہی اور اس کا باپ تو جیسے اسے بھول ہی گیا تھا، گویا امرت کا پیالہ ہی تو ہاتھ آ گیا تھا، وہ

رات کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا نجمہ کی گرد منڈلاتا اور چابک کے اشارے پر ناچنے والے سرکس کے گھوڑے کی طرح نجمہ کے بتائے ہوئے کام کرتا تھا۔ زہرہ اکثر سوچتی اس کا باپ پہلے تو کبھی ایسا نہیں تھا، اب تو وہ اس کی صورت کو ترس جاتی ہے۔ کیا وہ اس گھر میں مہمان کی طرح ہے، اس کی ماں کا گھر ہو کر بھی اُس کے لیے یہاں کچھ نہیں ـــــ

اسی وقت موٹر کا شہ یلا ہارن اس کے کانوں کو چھوتا ہوا اس کی مضطرب روح میں پہنچ گیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کے باپ کے ساتھ اس کے جسم سے لگی لگی نجمہ آ رہی تھی اس کے گالوں پر سرخی تھی اور جسم پر ایک خوبصورت ساری جس کی کناری پر اڑتی ہوئی تتلیاں تھیں کانوں میں جھالر کے آویزے۔ انگلیوں میں سونے کی انگوٹھیاں اور کلائیوں میں سونے کی دو دو پتلی پتلی چوڑیاں ـــــ!

یکایک زہرہ کی نگاہ اپنے آپ پر پڑی ـــ میلی سی ساری رات دن چولھا جلانے اور گھر کے کام کاج سے کھی ہاتھ بھی کھردرے ہو گئے تھے ـــ اس کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے موتی ٹپک پڑے، جیسے وہ اس کے گالوں کو سیراب کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔ اس نے فوراً اپنی میلی ساری کے دامن میں انھیں چھپا لیا۔ اُسے جنید کی کمی محسوس ہونے لگی لیکن ـــ

لیکن اب تو وہ یونیورسٹی چلا گیا تھا۔ اور پھر نجمہ کے آنے کے بعد وہ گھر میں نہیں آ سکتا تھا۔ زہرہ کے باپ نے پردہ کرا دیا تھا۔ وہ آتشگیر مادے کو آگ دکھانا نہیں چاہتا تھا۔

چھ برس بیت گئے ـــ زہرہ کی سوتیلی ماں ـ نجمہ تین بچوں کی ماں بن چکی تھی۔ اُسے اپنے جگر گوشوں کے مستقبل کی فکر رہنے لگی تھی اور وہ خود بھی کبھی نو بجے سے پہلے بیدار نہیں ہوتی تھی۔ زہرہ کو نجمہ کے نہانے کے لیے پانی گرم کرنا اور بچوں کے منہ ہاتھ دُھلانا پڑتا تھا۔ نجمہ اب چاہتی تھی کہ گھر کی باندی چلی جائے اور پھر اچھے لڑکوں کے لیے تو کافی روپے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ ایک بے سہارا لڑکی کے لیے وہ کثیر رقم خرچ کرنے کو تیار نہ تھی۔

جب کبھی بڑی بوڑھیوں میں زہرہ کی شادی کا تذکرہ چھڑ جاتا تو وہ بڑے ہی چاؤ سے کہتی "باپ تو اپنی بیٹی کو سونے سے لدی دیکھنا چاہتے ہیں۔ میری کون سنتا ہے ـــ!"

اور کوئی بوڑھی اپنا پوپلا منہ نچا کر بول اٹھتی "پر بیٹی سانپ کو گلے میں ڈال کر کب تک اطمینان سے بیٹھا جا سکتا ہے۔"

"اس کے باپ اونچا گھرانا دیکھ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہیرا کوڑے کے ڈھیر پر پھینک سکتے ہیں۔ ؟!" زہرہ بات ٹال جاتی

زہرہ کا باپ نہ زیادہ مال دار تو نہیں غریب بھی نہیں تھا وہ کالج کا پروفیسر تھا اور پھر نجمہ کے آنے کے بعد تو اس نے ایک ڈیری فارم بھی کھول رکھا تھا، بھینسوں کی خرید و فروخت دودھ مکھن سے اُسے کافی آمدنی ہوتی تھی پھر بھی وہ اچھے بر کی خاطر روپیہ خرچ کرتے تیار نہ تھا۔ ہر سال ایک نئی بھینس خریدتا اور قدیم ذخیرے میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہتا تھا۔ پروفیسری اور ڈیری فارم! بھینس اور بیٹی! مکھن اور روٹی! دولت انسان کی عقل کو اندھا کر دیتی ہے۔

عزیز و اقارب اور احباب کے طنز سے کبھی بیٹی کی شادی کا خیال آ بھی جاتا مگر ایسا ہی جیسے تلون مزاج بجلی آسمان پر چمک اٹھتی ہے۔ اگر کبھی سنجیدگی سے سوچنے پر آمادہ ہوتا تو نجمہ ٹالنے کی خاطر مسکرا کر کہتی "جلدی کیوں؟ ابھی عمر ہی کیا ہے" لیکن اس مسکراہٹ کا پردہ ڈھاکہ کی ململ سے زیادہ نہیں ہوتا، رشک و حسد، بغض و عناد اور خود غرضی برابر جھانکتے رہتے۔

پچھلے دنوں جنید تحصیلدار ہو گیا تو وہ اپنی دوستی کی ریشمی گرہ ٹوٹنے نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس نے زہرہ سے شادی کا خیال ظاہر کیا، زہرہ کا رواں رواں مسرت سے ناچنے لگا جیسے امرت کی دھاریں سارے جسم پر بہنے لگتی ہیں۔

لیکن باپ نے کافی غور کے بعد کہا کہ لڑکا خاندانی نہیں ہے اور نجمہ نے سوچا اگر بیاہ ہو جائے تو تحصیلدار کے شایانِ شان جہیز و سامان دینا ہوگا، حسب عادت اس نے وہی ٹیپ کا بند لگا دیا "ابھی عمر ہی کیا ہے؟ کیوں جلدی کر رہے ہو؟ ـــ"

زہرہ کے سکھوں کا یہی ایک لمحہ تھا! ابھی ابتدا ہی تھا زہرہ کے منہ پر جیسے کسی نے زور سے تھپڑ مار دی اور اس کا رنگ فق ہو کر پڑا۔

رُت بدلی ـــ ساون کی جھڑی صبح ہی سے لگی ہوئی تھی، آج زہرہ کی عجیب حالت تھی، ایک بے چینی! درد و کرب کی ناقابلِ اظہار لہریں اس کے سارے جسم میں دوڑ رہی تھیں۔ رات کے نو بج گئے۔ اور سناٹا چھا گیا تو اس کے اعصاب میں تن سی ہونے لگی، دماغ پر ہتھوڑے چلنے لگے، وہ بے تاب ہو گئی۔ سارے جسم میں لرزش سی دوڑ گئی۔ آنکھیں بند کر کے بستر پر لیٹ گئی مگر لیٹنے سے کہیں نیند آتی ہے ـــ

چوبارے میں آ کر ایک کھمبے کے سہارے کھڑی ہو گئی، اس نے دور تک نظریں دوڑائیں۔ گلی سنسان تھی۔ چھت سے پانی ٹپ ٹپ گر رہا تھا۔ بجلی کے کھمبے زہرہ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے، دور تک پھیلے ہوئے برقی قمقمے اُسے اپنی ناکامی پر منہ چڑاتے ہوئے معلوم ہوتے۔ اس نے گردن نیچی کر لی۔ ساری دنیا آج اُسے اپنی طرف گھورتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی، وہ ٹھہر نہ سکی، اندر چلی گئی۔

کمرے میں آتے ہی اُسے ایک بار پھر باہر دیکھنے کا خیال ہوا۔ وہ بڑھی اور پھر رک گئی، لیکن آخرکار دل پر جبر کر کے وہ کھڑکی میں آ کھڑی ہوئی۔ پھوار تیز ہو گئی، دل کی تاریکی فضا کی اداسی سے ہم آہنگ ہو گئی۔ ان بوندوں کی طرح جو چٹان کے ایک سرے پر گر کر دوسرے کنارے بہہ جاتی ہیں اس کے خیالات بھی بہنے لگے ـ کیا فطرت کی ساری نزاکت اور سوچ ایسے ہی غائب ہو جائے گا۔ اس کی تڑپتی ارمانوں کو سہارا دینے والا بھی کوئی آئے گا؟ کیا زندگی کا تانا بانا اسی طرح سڑ جائے گا۔ کوئی تو آئے ـــ چت چور!

یکایک بازو کے کمرے سے قہقہہ بلند ہوا۔ کچھ کانا پھوسی کی آواز آئی، زہرہ نے کمرے میں جھانک کر دیکھا، زہرہ کے باپ نے نجمہ کے گال پر ہلکی سی چپت لگائی، وہ مسکرا دی، اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ـــ

زہرہ کو محسوس ہوا جیسے اس کے منہ پر کسی نے سیاہی مل دی۔ وہ پلٹ گئی، اس نے قدم آگے بڑھایا لیکن بڑھ نہ سکی، وہ لرز گئی لیکن پھر بڑھی اور دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر بستر پر گر گئی، بستر پر تو جیسے کانٹے پھیلا دیے گئے تھے۔ وہ کروٹیں بدلتی رہی، رات کی تاریکی میں اُس نے اپنے خیالوں کو آزاد چھوڑ دیا، سوچتی رہی، سوچتی رہی نہ جانے کب تک ـــ!

اس نے دیکھا دو مضبوط بانہیں اس کی طرف بڑھ رہی ہیں، بڑھیں، اُسے پکڑ لیا، زور سے بھینچ لیا، اس کی ہڈیاں چیخ گئیں، اس نے گھبرا کر آنکھ کھولی۔ سورج نکل آیا تھا اور نجمہ اونچی آواز میں کہہ رہی تھی "کنواری بیٹیاں اتنی دیر سوتی ہیں؟"

اور پھر فوراً ہی امت کے پیالے میں زہر کا قطرہ گھول دیا "بیاہ کے جوگ ہو چکی تب روٹیاں ملتی ہیں تو سمجھتی ہے سب ٹھیک ہے، جا، پانی گرم رکھ!"

زہرہ پیچ و تاب کھا کے رہ گئی، جی چاہتا تھا کہ سامنے رکھی ہوئی کرسی نجمہ کے سر پر دے مارے لیکن تب یہ خیال آیا کہ دس تب تو اسی کی دی ہوئی روٹیاں توڑنی ہوں گی تو باپ ماں کی ـــ

نیلے آسمان پر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوتا ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے سارے آسمان پر گھرے کالے بادل چھا جاتے ہیں اور گرج شروع ہو جاتی ہے یہی حال آج زہرہ کے دل کا بھی تھا۔ وہ اُلٹا کر باہر چلی آئی۔ سامنے صحن میں بھینس بیٹھی جگالی کر رہی تھیں اور وہ ایک بوڑھی بھینس اکتے آرام سے چھپر کے تلے بندھی تھی۔ چھ ماہ پہلے تو اس کے باپ نے خریدا تھا۔ وہ کتنا عزیز رکھتا تھا اسے، دودھ بھی دیتی تھی اور موٹا تازہ بچہ بھی تھا، ـــ

اتنے میں زہرہ کا باپ کسی عزیز کی شادی سے واپس آیا، زہرہ کو دیکھا، باپ کے دل میں آج نہ جانے کہاں سے محبت کے سوتے پھوٹ پڑے تھے، زہرہ کو آواز دی، پانی مانگا۔ زہرہ نے باپ کو پانی پلایا، زہرہ کو گھور کر دیکھا اور کہنے لگا "میری بٹیا کی بھی شادی کر دوں گا جلدی کتنی اچھی ہے بٹیا۔"

زہرہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار دکھائی دیں، پھر بھی ہونٹوں پر ایک ایسی مسکراہٹ کھیل گئی جو کوشش کرنے پر بھی دور نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ شرمندہ ہو گئی۔ پلٹ کر نجمہ کو دیکھ بھی نہ سکی۔ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ نجمہ اس کی طرف دیکھ رہی ہے جیسے کوئی جواری مٹھی میں روپے بھینچتے ہوئے اپنے ہارنے والے ساتھی کو دیکھتا ہے۔ زہرہ تیر کی طرح نکل گئی۔

رات دیر تک نجمہ اور زہرہ کے باپ میں شادی سے متعلق قیاس آرائیاں ہوتی رہیں۔ زہرہ کی جیسے نیند اُچاٹ ہوگئی تھی۔ باتیں سننے کے لیے وہ بار بار کمرے تک آتی جاتی تھی، یکایک نجمہ کے الفاظ اس کے کانوں سے ٹکرائے ـــــ

"اچھا خاندانی لڑکا مل بھی جائے تو ہمارے پاس اس کے لائق سامان ہے کہاں؟ دو بھینسیں بوڑھی ہوگئیں، بھینس خریدنا ضروری ہے، اور پھر زہرہ کی شادی میں جلدی کیا ہے؟ عمر ہی کیا ہے!؟"

زہرہ تلملا اٹھی، جیسے وہ نجمہ کے پیروں تلے کچل گئی۔ چوٹ جو لگی تھی؛ اس کا سارا بدن کانپ رہا تھا۔ سانپ پکڑ کر پھینکنے سے تو وہ اور بھی پھنکار اٹھتا ہے۔ اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ دو دھڑکتی ہوئی چٹانوں کے درمیان کچل دی گئی ہو۔ اس کا دل، جوانی امنگیں ـــــ اس نے اپنے آنسوؤں کو آزاد چھوڑ دیا۔ اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے بستر پر گر پڑی، کانٹوں پر مخمل بچھا کر کوئی کب تک سو سکتا ہے! اس کے خیالوں کے دھارے میں ایک آواز برابر گونج رہی تھی ـــ "ابھی عمر ہی کیا ہے! عمر ہی کیا ہے!"

(آکا شواتی اورنگ آباد پرپھنی سے نشر)

بقیہ: کابوس

ہمارے گھر تو برسوں پُرانے ہیں وہاں کسی کے دبنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو بھی

ہمیں کھدائی کرنی چاہیے، اخباروں نے دعوت دی۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم مجبوروں کی مدد کریں، رہنماؤں نے کہا گرے ہوئے لوگوں کو اٹھانا ہمارا فرض ہے، مذہبی کتابوں نے اعلان کیا تو وہ گھروں سے کدالیں لے آئے، اور شہر کے کنارے جھونپڑوں سے سٹ کر کھدائی شروع کر دی، کدالیں تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھیں کہ اٹھے ہوئے ہاتھ اٹھے رہ گئے، آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

وہ کپڑے جن میں بہت سے مردوں، عورتوں و بچوں کے تھے خون سے لت پت تھے۔

مگر لاشیں کہاں گئیں؟

کسی نے اور گہرائی تک کھدائی کا مشورہ دیا کہ شاید لاشیں اور اندر ہوں.... مگر کدالیں ہاتھوں سے چھوٹ چکی تھیں۔

وہ کپڑے شہر کی سب سے اونچی جگہ پر رکھ دیے گئے تاکہ ان کی شناخت ہو سکے، اور معلوم ہو سکے کہ کیا حادثہ ہوا تھا۔ مگر جو بھی ان کپڑوں کو دیکھتا گھبرا کر پیچھے ہٹ جاتا، نظریں نیچی کر لیتا اور جلد وہاں سے ہٹ جانے کی کوشش کرتا۔

اُس رات وہ سکون سے سوئے ہوئے تھے مگر دوسری رات پھر ہڑبڑا کر اٹھ گئے، گھبرائی نظروں سے زمین کو دیکھا، پھر آسمان کو، گھروں کے بند دروازوں کو مگر رونے کی آوازیں تو ہوا کے دوش پر تیر رہی تھیں۔

سسکیاں آوازیں بن رہی تھیں۔

الفاظ واضح ہو رہے تھے۔ (پٹنہ سے نشر)

افسانہ

کھوکھلا پہیہ

طارق چھتاری

"ہم تو تاک بنائے ہوئے پہیے ہیں، کھوکھلے پہیے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے ہمیں گھماتا ہے۔ اگر ہم گھومنے سے انکار کریں... انکار کر بھی سکتے ہیں تو گھومتے ہی رہنا ہے۔ خدا پر کتنا اعتماد... اعتماد کیوں ہو، زندگی بھی تو وہی دیتا ہے۔" ہر شام دھندے پر نکلنے سے پہلے وہ یہی... اس نے لونی ٹوپی اور بیت کی کھونٹی سے پرانے جھولے کو اتارا اور اپنے دھندے کے اوزاروں کو ٹٹول کر دیکھنے لگا ـــ ہتھوڑی، چھینی، پتلی سی چھوٹی سی کدال اور ایک آنکڑا۔ سب ٹھیک ہے۔ سب ٹھیک تھا مگر ایک دریچہ اس نے جھانک کر دیکھا، ڈوبتے ہوئے سورج کی مدھم روشنی میں اسے اپنے اوزار دکھائی دیے۔ آنکڑا اٹھاتے اُسے تک رہا تھا۔ وہ سہم گیا اور جلدی سے جھولا بند کر دیا۔ اب وہ بوڑھا ہو گیا ہے نا، اسی لیے آنکڑے سے ڈر جاتا ہے ـــ وہ دھندے پر جا رہا ہے اس کے بغل میں جھولا اور ہاتھ میں پتلی چھڑی ہے۔ اسے کدھر جانا ہے۔ اسے کیا معلوم۔ ابھی تو دو چار گاؤں یونہی بھٹکے گا، پھر آدھی رات ہو جائے گی، کام بن گیا تو ٹھیک ورنہ صبح ہوتے ہوتے گھر واپس ـــ گھر؟ گھر تو لٹنے سے پہلے ہی اجڑ گیا تھا۔ تو کیا ہوا، ہے تو گھر ہی ـــ اُسے دور کوئی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دی۔ کچھ قریب پہنچا تو دیکھا ایک چھوٹا سا بلب چمک رہا ہے۔ یہ تو پہیہ ہے ـــ پہیہ نہیں گاڑی ہے۔ ایک بچے نے دو پہیوں میں ڈنڈا باندھ کر گاڑی بنا رکھی تھی۔ دونوں پہیوں کے بیچ میں دو سیل کھپچیوں میں لپیٹ کر رکھ دیے تھے اور لمبے سے تار میں بلب لگا کر ڈنڈے میں لٹکا دیا تھا۔ "واہ رے خدا، سچ مچ ہم کھوکھلے پہیے تو جس طرح چاہتا ہے ہمیں گھماتا ہے۔" اس نے دیکھا بچہ آہستہ آہستہ اس گاڑی کو چلا رہا ہے۔ ارے اس میں تو لوہے کے دو تار بھی بندھے ہیں۔ اس نے غور سے دیکھا، بچے نے ایک تار کھینچا، گاڑی کے دونوں پہیے ایک جانب مڑ گئے، دوسرا تار کھینچا تو گاڑی رک گئی، یہ بریک تھا۔ اتنا آہستہ چلانے پر بھی بریک کی ضرورت؟ یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ کیا اُسے سمجھنے کے لیے بچہ بننا پڑے گا۔

مگر کبھی ـــ ایک وہ بھی بچہ نہیں تھا، بچپن میں تو وہ بھی بچہ ہی تھا۔ کہتے ہیں بابا کو روٹی دے کر وہ زنگ آلود لوہے کے ایک کھوکھلے پہیے کو مکا کے کٹھیرے سے ڈھکیلتا بہت تیز دوڑتا ہوا گھر واپس آتا تھا۔ اس کے پہیے کو نہ تو کہیں بریک کی ضرورت پڑتی اور نہ ہی وہ آسانی سے مڑتا۔ اگر کبھی وہ آہستہ چلانے کی کوشش بھی کرتا تو پہیہ دو چار چکر لے کر گر جاتا۔ وہ پہیے کے سہارے کتنی جلدی گھر واپس آجاتا تھا۔ وہ جب تھوڑا بڑا ہوا تو اس سے چھوٹے بچوں نے مکا یا سرکنڈے کے ٹھٹھیرے سے موٹے لوہے کے آنکڑے بنا لیے تھے اور سب پہیے دھیمے دھیمے چلنے لگے تھے۔ جب وہ جوان ہوا تو پہیوں میں آنکڑے اس طرح جڑ دیے گئے کہ پہیے اپنی رفتار کھو بیٹھے اور اب جب کہ وہ جوان ہوا تو پہیوں سے نفرت ہونے لگی ہے۔ پہیوں سے ہی کیوں، قصبے کی زمین سے اگتی ہوئی نئی نئی بلند عمارتوں سے بھی تو اسے نفرت ہے ـــ جب عمارتیں کم تھیں تو پہیے تیز چلتے تھے تو اس کا دھندہ بھی اچھا چلتا تھا۔ جب وہ تمام دھندوں سے تھک گیا تبھی شکور تیلی مرا اور اس نے اپنا یہ دھندہ شروع کیا۔ شکور تیلی کی قبر کھود کر تختہ ہٹایا اور کفن کھینچنے کے لیے آنکڑا ڈالا تو اس میں سے کتنا قیمتی کپڑا نکلا تھا اور پھر آہستہ آہستہ وہ کفن کھسوٹنے میں ماہر ہو گیا۔ وہ رات ہی رات میں دس دس کوس کے مردوں کے کفن کھسوٹ لاتا ـــ

"تیرا نام کیا ہے؟" اس نے گاڑی والے بچے سے پوچھا۔

بچے نے جواب دیا "سلیم"

"تو حاجی وحید کا ناتی ہے؟" بچہ کچھ کہے بغیر آہستہ آہستہ اپنی گاڑی ڈھکیلتا آگے بڑھ گیا۔ "حاجی وحید؟" ہاں وہی وحید پہلوان جن کی اب دو منزلہ پکی عمارت ہے، یہیں پر ان کا کچا مکان تھا۔ اسارے میں اپنے بیلوں کو لیے بیٹھے رہتے۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتا پیتا رہتا۔ کبھی بادام، کبھی دیسی گھی میں سناتے کی زردی کا حلوہ، دیسی گھی تو وہ پانی کی طرح اوک لگا کر پی جاتے۔ پھر انھوں نے اسارے کی جگہ دو بارک

بنوائی اور دیسی گھی پینا بند کر دیا۔ جب پچھلا کوٹھا توڑ وا کر دو کمرے بنوائے تو زردی کا حلوہ بھی بند ہو گیا۔ اور جب ان کی لکڑی کی ٹال آرا مشین کا کارخانہ بنی تو چیلے چپاٹے غائب — اب ان کے بچے شہر میں پڑھتے تھے اور وہ دو باری میں بیٹھے کھانستے رہتے تھے۔ اور ایک دن ان کا انتقال ہو گیا تو اس نے ان کی قبر کھود دی۔ اس نے سوچا تھا آج تو بہت قیمتی کپڑا ملے گا۔ اس دفعہ وہ کپڑا رام سروپ بزاز کے ہاں نہیں بیچے گا بے ایمان بہت کم پیسے دیتا ہے۔ مگر رام سروپ کیا کرے اب قبر سے کپڑا کتنا باریک اور خراب نکلتا ہے۔ جس دن اخبار میں یہ خبر چھپی کہ ہمارا قصبہ تحصیل ہو گیا ہے اس دن دل شاد پٹواری کی قبر سے کتنا مہین کفن نکلا تھا۔ رام سروپ نے تو اٹھا کر پھینک دیا مگر پھر مان ہی گیا آخر تھا تو اسی کی دکان سے خریدا ہوا۔ مگر حاجی وحید کے بیٹوں نے بڑا قیمتی کفن پہنایا ہوگا۔ اس نے چھڑی میں آنکڑا کسا اور تختہ ہٹا کر قبر میں ڈال دیا۔ دو تین جھٹکے مارے اور پھر آہستہ آہستہ کھینچا، دیکھا تو کپڑا کیا تھا چیتھڑا تھا۔ رام سروپ تو دو آنے کو بھی نہیں پوچھے گا۔ اس وقت اُسے یاد آیا کہ اس کے استاد نے بتایا تھا، بہت دن کی بات ہے جب قصبے میں سب مکان کچے تھے اور ہر آدمی کا چھپّر برسات میں ٹپکتا تھا اس وقت استاد کے دادا نے جس قبر سے کفن چرایا تھا اس میں سونے اور چاندی کے تاروں سے بنا ایک دوشالہ نکلا تھا —

بچہ گاڑی لے کر دو منزلہ عمارت میں گھس گیا۔ اندھیرا کافی ہو چکا تھا، ابھی اُسے کئی گاؤں گھومنا پڑے گا شاید کہیں موت ہوئی ہو۔ خیرات پور، نرائن پور، گنگا گڑھ اور پھر دیر پور کے قبرستان کے قریب پہنچا، اِسے قبرستان میں روشنی نظر آئی، سکون کی سانس لی اور پھر قبرستان کے باہر ایک پلیا پر بیٹھ گیا۔ لوگ دفنا کر واپس جا رہے تھے۔ اس نے چھپ کر واپس جاتے لوگوں کو دیکھا ان کے چہرے پر نہ غم کے آثار تھے اور نہ موت کا خوف — یہ کون سی جگہ ہے؟ کیا سچ مچ یہ دیر پور کا قبرستان ہے یا وہ کہیں اور آن بھٹکا ہے۔ اس نے چاروں طرف نظریں گھمائیں مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا — " مگر مجھے کیا۔ کوئی بھی جگہ ہو — ہے تو قبرستان ہی۔ اور قبرستان نہ ہو تو کیا ہوا قبر تو ہے جس میں ابھی ابھی کچھ لوگ مردے کو دفن کر کے واپس گئے ہیں —" چاروں طرف چنبیلی کی خوشبو مہک رہی ہے۔ لگتا ہے امیروں کا قبرستان ہے۔ اور جو لوگ دفنا کر گئے ہیں ان کے کپڑوں سے بھی عجیب عجیب خوشبوئیں نکل رہی تھیں۔ اس نے اپنے جھولے کو ٹٹولا، آنکڑا نکال کر چھڑی میں لگایا اور تازہ قبر کی تلاش میں چل دیا۔ اسے قبر ملی تو اس پر گلاب کی ٹہنی اُرسی ہوئی تھی اور قبر کی مٹی کیوڑے سے مہک رہی تھی۔ اُس نے کدال نکالی اور قبر کھودنے لگا۔ وہ جتنا کھودتا خوشبو تیز ہوتی جاتی، اچانک ٹن سے آواز ہوئی۔ وہ اچھل گیا۔ اُسے لگا کہ کدال لوہے کے زنگ آلود کھوکھلے پیپے میں لگی ہے۔ اس نے پھر کدال ماری آواز اور زور سے ہوئی، وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ " اے خدا وہ کہاں آن پہنچا ہے۔ یہ لوگ کون تھے جو مردے کو دفن کر گئے ہیں اور یہ آواز یہ آواز کیسی ہے، کیا مٹی پتھرا گئی ہے یا اس کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں —" اس نے ہمت کو سمیٹا اور ایک بار پھر کدال ماری اب اس کی سمجھ میں آ گیا کہ تختے کی جگہ پتھر کی ٹیا رکھی ہے۔ " آج کو برسوں بعد اس کی حسرت پوری ہوگی کسی امیر کی قبر ہے — شاید سونے اور چاندی کے تاروں والا دوشالہ ہو۔ اس نے ہاتھ سے پتھر کو کھسکانا چاہا مگر پتھر بہت بھاری تھا۔ وہ یہی تو چاہتا تھا کہ پتھر بہت بھاری ہو، ہلکا پھلکا پتھر رکھنے والے مردے کو دوشالہ کیا اڑھائینگے۔ اب وہ چھینی سے اور ہتھوڑے سے پتھر میں چھید کرتے کرتے شرابور ہو چکا ہے۔ پتھر کاٹنے کی آواز قبرستان کے سکوت کو توڑ رہی ہے۔ کبھی کبھی جب آواز زور سے ہوتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے۔ " کون؟" " ارے یہ تو میرا وہم ہے، یہاں اندھیرے کے سوا کون ہو سکتا ہے۔" پتھر بہت موٹا ہے۔ وہ ہتھوڑی کی چوٹیں زور زور سے مارنے لگا آخر چھید ہو ہی گیا۔ اس نے آنکڑے والی چھڑی چھید کے اندر ڈال دی۔ " آج وہ اتنا خوف زدہ کیوں ہے۔ آخر بیس سال سے وہ یہی کام کر رہا ہے۔" اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس نے ہمت کی اور آنکڑے میں کفن پھنسانے کی کوشش کرنے لگا۔ شاید دوشالہ دبیز ہے اس نے زور سے آنکڑا پھنسایا اُسے محسوس ہوا کہ کوئی موٹی سی چیز آنکڑے میں پھنس گئی ہے۔ اس نے آنکڑے کو کھینچنا چاہا مگر آنکڑا نہیں کھنچا۔ " بہت موٹا کپڑا ہے،" اس نے زور سے جھٹکا دیا اب آنکڑا پتھر کے چھید سے باہر آ چکا تھا۔ اس نے آنکڑے کو چھوا تو اس کے ہاتھ میں لجلجی سی کوئی چیز آ گئی یہ مردے کے جسم کی نُچی ہوئی کھال تھی — وہ چیخ پڑا اور بے تحاشہ وہاں سے بھاگنے لگا۔

— وہ شہر کے باہر عیسائیوں کے قبرستان کے قریب کھڑا ہے۔ وہ بُری طرح ہانپ رہا ہے۔ اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ کچھ عرصے بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ شہر کی جانب سے گیس کی لالٹینوں کے ساتھ بارات آ رہی ہے . . . ارے یہ تو کسی عیسائی کا جنازہ ہے۔ اسے اپنے استاد کی بات یاد آئی۔ " جب کوئی عیسائی مرتا ہے تو اسے تابوت میں سونے کی زنجیر، گھڑی اور قیمتی کپڑے پہنا کر بند کیا جاتا ہے۔" "کیا سچ مچ آج بھی سونے کی زنجیر اور گھڑی پہناتے ہیں عیسائی لوگ — ہاں کیوں نہیں وہ بہت امیر ہوتے ہیں۔" اس نے آسمان کی طرف دیکھا ایک بڑا ستارہ چمکتا ہوا نظر آیا۔ " ارے یہی تو ہے اپنی قسمت کا ستارہ۔ کتنے دنوں بعد چمکا ہے — "

وہ قبرستان کے ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ " ان لوگوں کے چہروں پر خوف کیوں ہے۔ شاید موت کا خوف ہو۔ مگر کسی کے چہرے پر رنج والم کا نشان بھی نہیں —" اس کے استاد نے بتایا تھا عیسائی کسی کی موت پر روتے پیٹتے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے اشارہ کیا اور سب لوگ دو دو چار چار کر کے اِدھر اُدھر چلے گئے۔ وہ جلدی سے قبر کے پاس پہنچ گیا

بقیہ ص ۲۴ پر

افسانہ

ڈاکخانے کے پاس ہی میوزک کالج کھلنے کی اطلاع سن کر سارا محلہ یوں ترنگ میں رہ گیا جیسے باپ نے عمر رسیدہ اکلوتی بیٹی کی برات کے باجوں کی آواز دور ہی سے سن لی ہو — کئی منچلے سرخ، فیروزی اور سبز بیل باٹس پہن کر چکر لگانے لگے — فقرے بازی۔ ٹرانسسٹر کے والیوم بڑھا کر گذرنا — بازاری گانے چیخ چیخ کر گانا — غرض گھٹیا چھیڑ چھاڑ کا ہر ایک سلسلہ یہاں بھی شروع ہو گیا — میوزک کالج، میرے ایریے میں تھا، اس لئے وہاں کی ڈاک میرے ذمہ تھی۔ نیا کالج تھا، اس لیے ابتدا میں چند ایک اوفیشنل خطوط آتے تھے۔ پھر اسٹاف اور لڑکیوں کی ڈاک کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

وہ ایک برستی برسات تھی کہ ڈاکخانے کے برآمدے میں بھیگی ہوئی چھتری ڈال کر وہ سیدھی اندر آئی اور مجھ سے بولی۔

" بابا — میری کوئی ڈاک ہے؟"

میرے علاوہ سارے افراد حیرت سے اُسے دیکھے جا رہے تھے کیونکہ وہ دل پھینک طالبہ نہیں بلکہ وہاں کی اسٹاف تھی۔ میں نے ڈاک دیتے ہوئے پتہ پڑھ لیا تھا۔

" مسز سنیتا ساہنی — ڈیپارٹمنٹ آف ووکل میوزک"

ستائیس اٹھائیس سال کی لیکچرر، عجیب منفرد سی تھی۔ ہلکا نفیس میک اپ — ہلکی لپسٹک۔ گہری سرخ بندیا بڑا سا پرس۔ اور موسم کے مطابق پرنٹ کے کپڑے۔ میں نے انھیں ڈاک دی اور وہ چلی گئیں۔

مگر اپنے پیچھے وہ تجسس کے سمندر کنکری ڈال گئی تھی۔

پھر یہ ہر دن کا معمول بن گیا تھا — وہ کالج جاتے ہوئے ایک بار ڈاکخانہ آ کر اپنی ڈاک ضرور پوچھ لیا کرتی۔ یہ محض لمحات سے گریز کا ایک جواز ہے۔ ورنہ گھنٹہ دو گھنٹہ بعد میں خود ہی ڈاک دے آتا۔ یا پھر وہ

کاناطہ

شمیم صادقہ

کسی ملازمہ یا چپراسی کو بھیج کر بھی منگا سکتی تھی۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا ـــــ مجھے دکھ سے بوجھل سا احساس ہوا کرتا ـــــ میں متعجب تھا۔

"آخر کیوں؟" ـــــ سنیتا کی شخصیت اتنی باوقار تھی کہ میں کوئی گھٹیا سی بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا میرے سامنے برسوں کے تجربے تھے اور میں نے انسانوں کو پڑھنا جان لیا تھا ـــــ!

کالج کی عمارت وسیع ہوتی گئی ـــــ لڑکیوں کی بھیڑ بھی بڑھتی گئی۔ ـــــ اور اب یہ خاموش علاقہ کافی ہنگامہ خیز بن چکا تھا ـــــ دیکھتے ہی دیکھتے سنیتا کی ڈاک میں بھی اضافہ ہوتا گیا ـــــ ہر دن ان کے نام بہت سارے خطوط اور بہت سے رسالے آتے ـــــ جگہ جگہ سے میں یہ ساری ڈاک سارٹنگ کے وقت ہی الگ کر لیتا لیکن ایک بات میں نے خاص طور سے محسوس کی کہ وہ جلدی جلدی ساری ڈاک اُلٹ پلٹ کے دیکھتی ہے اور بجھ سی جاتی ہے ـــــ جیسے اُسے کسی مخصوص چٹھی کا انتظار ہو۔

اس مخصوص لمحے مجھے بڑی ندامت محسوس ہوتی۔ آخر وہ چٹھی آ کیوں نہیں جاتی جس کے لیے وہ ڈاک خانے جیسی عام جگہ آنے پر مجبور ہے ـــــ مگر میں ایک آؤٹ سائیڈر تھا ـــــ ہمدردی کا ایک لفظ بھی میرے لیے اجنبی زبان کی ڈکشنری کی طرح تھا ـــــ!

مجھے پتہ تھا کہ کالج میں بہت چھٹیاں ہوا کرتی ہیں ـــــ مگر سنیتا نے کسی موسم، کسی موقع پر شاید ہی فرصت لی ہو ـــــ بلکہ اکثر وہ وکیشن انچارج بن جایا کرتا اور چھٹیوں میں بھی اسے آنا پڑتا ـــــ اتفاقاً اگر کبھی وہ نہ آتی تو سارے چپراسی، خادمائیں بلکہ دربان تک پوچھنے لگ جاتے ـــــ!

"سنیتا دیدی کی چٹھی ہے؟" ـــــ

"بابا ـــــ سنیتا دیدی کی ڈاک دیجیے" ـــــ

مجھے پتہ تھا، ان کی خاموش طبع اور کم سخنی سنیتا دیدی انھیں بے حد عزیز ہیں۔ کیونکہ اپنے انچارج شپ میں اس نے ملازمین کے ساتھ انسانیت کا سلوک کیا تھا ـــــ ان کے دکھوں کو محسوس کر کے، اس کے ازالہ کی کوشش کی تھی ـــــ!

دکھ عجیب سی نعمت ہے غم کسی کو یہ مردم بیزار بنا دیتا ہے تو کوئی انسانیت نواز بن جاتا ہے۔ اور مجھے معلوم تھا جسے یہ انسانیت نواز بناتا ہے، خود ان کے لیے زندگی تپتا ہوا صحرا بن جاتی ہے ـــــ ری ایکشن محض بدمزاجی نہیں نفسیاتی علاج بھی ـــــ مگر میں یہ سب سوچ کے رہ جاتا ـــــ میں نے اکثر موٹی سی کالی کلوٹی دائی کو تھوڑی دیر بعد ہی جب رنگین پھول کڑھے ہوتے رومال میں کوڑا باندھے واپس جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا ہے۔

"چھٹی!"؟ ـــــ تو اس نے فخریہ کہا ہے ـــــ "سنیتا دیدی سے کہا تھا ـــــ چھٹکا بیمار ہے ـــــ سو انھوں نے جانے کو کہہ دیا" ـــــ

کبھی رام اوتار کہتا ـــــ

"آج سنیتا دیدی سے چھٹی مانگ کے گھر جا رہے ہیں" لیکن میں نے سنیتا دیدی کی ڈاک کے ہجوم میں جو نارسائی پڑھی تھی۔ اس کا احساس ان معصوم پرستاروں کو نہیں ـــــ کہ اتنی ڈاک ہونے کے باوجود ان کا انتظار وہیں پر منجمد ہے ـــــ اور انتظار کے اس وزنی پتھر کے گرد ناامیدی کی دوب اُگ رہی تھی۔

ایک دن سنیتا کا چہرہ تمتما رہا تھا ـــــ شاید بخار رہا ہو ـــــ آواز میں لرزش تھی۔ حسب معمول انھوں اندر آ کر پوچھا ـــــ

"بابا ـــــ میری ڈاک" ـــــ

میں نے پہلے سے ہی الگ کر رکھی تھی ـــــ اور آج مجھے کچھ انجانا سا احساس ہو رہا تھا ـــــ بعض احساسات اپنے اندر اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں ـــــ خواہ سمبلس کا واسطہ ہو، نہ ہو ـــــ اسی لیے میں نے ان کی ڈاک کو غور سے دیکھا ـــــ اور سنیتا کے چہرے پہ میری نظریں ٹک گئی تھیں ـــــ وہ جلدی جلدی ہر دن کی طرح ڈاک کو اُلٹتی جا رہی تھیں کہ اچانک رک گئیں۔ وہ کالی اِنک سے پتہ لکھا ہوا اِن لینڈ تھا ـــــ اور مسز سنیتا ساہنی کی جگہ صرف 'سنیتا ساہنی' لکھا تھا۔ اس کے بعد ان کے ہاتھوں میں جو خطوط بچ رہے تھے اُسے انھوں نے بغیر دیکھے ہی رکھ لیے۔ اور میری طرف متشکرانہ نظروں سے دیکھتی ہوئی لوٹ گئیں ـــــ مجھے ایک عجیب سی خوشی کا احساس ہوا۔ جیسے ذہن سے ایک بوجھ اتر گیا ہو ـــــ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ملازمہ کاؤنٹر سے لفافہ لے گئی ـــــ

ضرور انھوں نے جواب لکھا ہوگا ـــــ عجیب پگلی سی ہے یہ سنیتا دیدی بھی ـــــ جس نے اتنے انتظار کے بعد خط لکھا اسے فوراً جواب دینے کی کیا ضرورت تھی ـــــ،

لیکن میں صرف سوچ کے رہ گیا ـــــ احساسات کا اظہار اکثر معنویت کھو دیتا ہے ـــــ اس کے بعد ہفتہ دس دن تک وہ ڈاکخانے نہیں آئیں ـــــ میں حسب معمول ڈاک کالج میں پہنچانے لگا ـــــ میرے ساتھیوں نے مذاقاً مجھ سے پوچھا بھی ـــــ

"آجکل ڈاک والی میم صاحب نہیں آ رہی ہیں" ـــــ

میں نے بظاہر حیرت کا اظہار کیا ـــــ مگر مجھے تعجب نہ تھا ـــــ کیونکہ سنیتا نے جواب لکھنے کے بعد پہنچنے اور جواب آنے تک کے دنوں کو سوال کی صلیب پر سے نیم جان لاش کی طرح الگ کر لیا تھا ـــــ مگر دس دن کے بعد پھر وہی سلسلہ شروع ہو گیا ـــــ پھر وہی سوال، پھر وہی مایوسی ـــــ پھر وہی ویران نگہی ـــــ مجھے غصہ بھی آتا ـــــ یہ کالی اِنک والا خط ہر دن کیوں نہیں آتا ـــــ پتہ نہیں وہ ایسا بے رحم کیوں ہے ـــــ کون ہے؟ ـــــ میں جانتا تھا، وہ سنیتا کا پتی نہیں ہے ـــــ کیونکہ اس کی خوابناک آنکھوں میں مٹی مٹی سی ایک تصویر منجمد رہا کرتی ـــــ اور اس کی مدھم آواز میں شیشوں کے ٹوٹنے کی آواز پوشیدہ تھی۔ میں جانتا تھا ـــــ یہ تعلق بہت اندر کا ـــــ بہت گہرا ہوا کرتا ہے ـــــ ورنہ نفع اور نقصان کی اس دنیا میں کاغذی ناتوں کی اہمیت کیا تھی ـــــ سنیتا مجسم اس کرب کی وضاحت تھی کہ کب کوئی روح کے اندر اُتر کے ہر تعلق کے ایک ایک نقش کو مٹا ڈالتا ہے۔ اور کب دل کسی کو اُن گہرائیوں سے پکارتا ہے کہ انتر آتما کی دیواروں پہ خراشیں پڑ جاتی ہیں ـــــ

کتنے ماہ و سال گذر گئے ـــــ دو سال بعد مجھے ریٹائر ہونا تھا ـــــ مجھے اپنی بے مصروفیت سے زیادہ سنیتا کی فکر تھی ـــــ میرے جانے بعد اس کی ڈاک کا کیا ہوگا ـــــ یہاں کے سارے لوگ اتنے غیر ذمہ دار اور سطحی ہیں ـــــ کہیں اپنی کسی حرکت سے اس حساس شخصیت کا دل نہ دکھا دیں۔ مگر میں کر بھی کیا سکتا تھا ـــــ اس ضمن میں کچھ بھی کہنا ٹھیس زدہ آبگینے کو چھو دینے کے برابر تھا ـــــ وقت گذرتا جا رہا تھا ـــــ بس مہینہ ـــــ دو مہینہ بعد ـــــ اور اکثر کئی کئی مہینے بعد وہ مخصوص ان لینڈ آتا ـــــ وہ ہفتہ دس کا گیپ کر دیتی ـــــ اور یہ دن مجھے سرشتی کے دنوں کی طرح محسوس ہوتے۔ پُر سکون اور خوش گوار ـــــ بلینڈ اور خواب آفریں ـــــ

شاید ـــــ اور شاید ـــــ مگر گیارہواں یا نواں دن کبھی خوشیوں کی سوغات لے کر نہیں آیا ـــــ کبھی بھی نہیں ـــــ دیکھتے ہی دیکھتے سنیتا بہت کمزور نظر آنے لگی ـــــ ایک طرف تو پل پل ٹوٹنے والا انتظار کا کرب ـــــ دکھ اور یاس کا لمحہ لمحہ بڑھتا ہوا بوجھ ـــــ دوسری طرف ڈبل اسٹینڈرڈ لائف کا عذاب ـــــ عجیب بات ہے کہ یہی ڈبل اسٹینڈرڈ لائف کسی کی زندگی خوشی سے بھر دیتی ہے ـــــ تو کسی کو ہر لمحے اپنی ہی شخصیت کے کانفیشن باکس

نثار احمد فاروقی

آج پیغمبرِ اسلام [illegible] محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے وہ تمام انسانیت کے لیے سرچشمۂ ہدایت اور سارے کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے [illegible] کی مبارک سیرت کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کی ذات ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یتیموں اور مسکین انسانوں سے محبت کرنے والے تھے خود آپ نے یتیمی اور مسکینی کے دور میں پرورش پائی تھی اس لیے [illegible] کے اور یتیموں کے درد سے خوب واقف تھے وہ اپنے رب کے حضور میں دعا کرتے تھے [illegible]

[illegible] مجھے مسکین [illegible] اور مسکین کی حالت ہی میں اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ ہی میرا حشر کیجو [illegible]

سیرتِ نبوی سے ہمیں پہلا سبق یہی ملتا ہے [illegible] ماحول [illegible] کمزور، درماندہ، شکستہ حال اور [illegible] انسانوں [illegible] اولیت [illegible] کی سادہ زندگی خود بھی گذاریں اور ان کے [illegible] کو خوشی کفالت کریں۔

سیرت محمدی کا دوسرا [illegible] ۶۳ سال کی عمر پائی چالیس سال کی [illegible] عبادت و ریاضت اور غور و فکر کرتے [illegible] وقت آیا تو [illegible] کو ملے کر [illegible] ہوگئے اور [illegible] ایک [illegible] اس کے اعلان سے دست بردار نہیں ہوں گا

ہمیں بھی [illegible] مبارک [illegible] ملتا ہے [illegible] ہدایت واضح ہو جائے اور حق [illegible] ہو کر سامنے آجائے تو اس کے اعلان و اظہار میں [illegible] سے کام لینا چاہیئے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ۲۳ سال کے عرصے میں اتنے عظیم کارنامے انجام [illegible] اسلامیہ کی تاریخ [illegible] عالم میں [illegible] سال [illegible] تمام [illegible] اسلام کی لڑائی [illegible] وقت تھا پھر آپ نے وہاں سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور ۱۳ سال کے [illegible] عرصے میں [illegible] جنگ کی اس میں صرف ایک موقع پر مسلمانوں کے [illegible] ہوا پڑا ایک موقع [illegible] کامیابی نصیب ہوئی [illegible] کا ایسا [illegible] رکارڈ [illegible] اس کے ہاتھ سے کوئی ایک انسان بھی نہیں مارا گیا [illegible] کسی ضعیف کو [illegible]

[illegible] سال پہلے رات کی تاریکی میں [illegible] شاندار اور قابل فخر [illegible] مبارک سے [illegible] کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا اس وقت [illegible]

"جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی [illegible] اور اللہ کی پاکی بیان کیجئے اور اس سے توبہ کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کا ایک ایک لفظ بہت احتیاط اور چھان بین کے ساتھ لکھا گیا ہے جس کی تدوین قانون شہادت کی میعار [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک قول اور ایک ایک عمل کو [illegible] روایت کی ہے

[illegible] کا یہ عالم تھا کہ ایک ٹوٹے ہوئے پرانے [illegible] آپ کے مبارک جسم پر [illegible] ایک [illegible] اجازت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کارل مارکس [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

[illegible]

میں قید رکھتی ہے ـــــ دن بہ دن مجھے لگتا جیسے وہ زندگی سے ہار گئی ہو ـــــ نہیں بلکہ ہار تو پہلے ہی چکی تھی ـــ دراصل شکست کا احساس۔ اعتراف کے بعد، ہر احساس پر حاوی ہوتا جا رہا تھا ـــــ وقت کی رفتار کہیں تیز ہوتی، کہیں سست کہ اچانک ایک عجیب بات ہو گئی ـــــ سیتا کے اندر کوئی مرض پل رہا تھا ـــــ اپریشن ہوا۔ اور انجکشن کا ری ایکشن ہو گیا۔ ـــــ ہاسپٹل قریب ہی تھا ـــــ سارا اسٹاف ساری لڑکیاں [illegible] ملازمین سب کے سب بے تحاشا ہاسپٹل کی طرف بھاگ رہے تھے ـــــ میرے قدم بھی لامحالہ اٹھنے لگے ـــــ کیونکہ آج وہ کالی اِنک والا اِن لینڈ، خوشی کا وہ امین میرے پاس تھا ـــــ شاید یہ خط اسے موت کے دروازے سے واپس لا دے ـــــ وہ ڈرتے ڈرتے اندر گیا ـــــ رشتہ داروں، ڈاکٹروں اور نرسوں کی بھیڑ میں سے ایک برہم سے شخص کو بے چینی سے ٹہلتے ہوئے دیکھا ـــــ جیسے اس کی بے چینی محض ایک ذمہ داری ہو ـــــ اور یہی اس کی شخصیت کی بنیاد ـــــ وہ اس کا پتی ہی تھا۔

"دیدی ـــــ" اچانک جیسے لڑکیوں کی بھیڑ میں سے کسی نے بے قابو ہو کر پکارا ـــــ سیتا نے آنکھیں کھول دیں۔ چہروں کے ہجوم سے ہوتی ہوئی اس کی نظریں میرے ہی چہرے پر سوالیہ انداز سے ٹک گئیں۔ میں مبہم سے جوابی انداز سے مسکرایا ـــــ آج ہار کر، تھک کر میں نے واضح کر دیا کہ میں اس کے دکھ کا راز جانتا ہوں۔

اچانک قلب کی حرکت رک گئی۔ مگر آنکھیں اب بھی کھلی تھیں۔ اسی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جدھر میں تھا! ـــــ (پٹنہ سے نشر)

بقیہ: کھوکھلا پہیہ

اور کدال سے مٹی ہٹانے لگا کچھ ہی دیر میں تابوت نظر آ گیا۔ اس نے چھو کر دیکھا پیتل کی پتیاں جڑی ہوئی تھیں۔ "اُف تابوت بھی اتنا قیمتی ہے۔" اس نے تابوت کے اوپر کا تختہ ہٹایا۔ تابوت خالی تھا بالکل خالی ـــ وہ چیخا اور پھر چکرا کر اس طرح گر گیا جیسے کسی نے اس کے ہاتھ سے کدال نکال کر اس کے سر پر دے ماری ہو۔ وہ اتنا ہلکا کیوں ہو گیا ہے، شاید اس کے جسم سے بہت کچھ نکال کر پھینک دیا گیا ہے۔ وہ اندر سے بالکل خالی ہو چکا ہے۔ اس کی پسلیاں گلنے لگی ہیں، ایک ایک کر کے سب گلتی جا رہی ہیں۔ اس کا گوشت بھی سڑ چکا ہے اور کھال پر زنگ لگ گئی ہے۔ اب وہ بالکل کھوکھلا ہو چکا تھا۔ اس نے بھاگنے کے لیے زور لگایا وہ بھاگ تو نہ سکا مگر زمین پر لڑھک پڑا اور اتنی تیز لڑھکنے لگا کہ وہ اگر رکنا بھی چاہے تو نہ رُک سکے ـــ وہ لڑھکتا رہا۔

اسے محسوس ہوا کہ وہ زنگ آلود لوہے کا کھوکھلا پہیہ ہے اور کوئی شخص مکّا کے ٹھیکرے سے مار مار کر تیزی سے لڑھکا رہا ہے ـــــ (اردو سروس سے نشر)

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: کرونا ابرول
شمیم جے پوری اور شکیل کا کلام
بتن دیوانہ۔ جگر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: پنا لال چورسیا
وائلن پر راگ بیراگی بھیرو

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
ہیرا بائی بڑودکر: خیال للت

دوپہر

۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
تقریر: ہم نہیں چاہتے "جہیز"
از نگار فاطمہ عابدی۔ غزل
میرا تحقیقی مقالہ تقریر
از۔ ایس۔ ایم۔ عاصم
خلوص نامہ: از سیما ہاشمی

رات

۸-۴۵ تقریر: نئی دنیا نئی نسل
(سائنس کا چیلنج)
از پروفیسر عالم خوندمیری

۹-۰۰ حسن غزل: کرونا ابرول: غزلیں

۹-۳۰ آئینہ: (ادبی میگزین) اردو گیت نمبر
پیشکش از باذل عباسی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ہیرا بائی بروڈکر
خیال مالکونس
پنا لال چورسیا: وائلن پر راگ دیش

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی
نعت خوانی، قوالیاں: بھجن

۶-۳۰ شہر صبا: اقبال صدیقی، عمر انصاری
اور اختر شیرانی کا کلام
اندرا ملتی سکھ، محمد عثمان عارف اور
تمور دہلوی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
ڈنکر راؤ: بانسری پر راگ بلاول

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
غلام تقی خان: خیال گن کلی

دوپہر

۲-۰۰ فلمی دنیا: وطن سے دور
وطن کے پاس: سعید جعفری اور
ونود پانڈے کی تقریر

از حمید الدین محمود
نغمہ کا سفر
گیان دت از ایس ایم شارق

۸-۴۵ شہر نامہ: کلکتہ از سجاد نظر

۹-۰۰ حسن غزل: اقبال صدیقی
شفق سلونوی اور داغ کا کلام

۹-۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر: محمد اخلاص
انٹرویو: کھیلوں کا جائزہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
غلام تقی خاں: خیال

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: اندرنا راتن
غلام ربانی تاباں اور خمار
بارہ بنکوی کا کلام
کاجل بنرجی
مجاز اور جاں نثار اختر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: محمود مرزا
ستار پر راگ بھٹیار

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
حسین بخش: خیال گن کلی
ڈنکر راؤ: بانسری پر راگ درباری
اور ہنس دھونی

رات

۹-۰۰ ڈرامہ: "وقت تجھکو سلام کرتے ہیں"
تحریر سی ٹی کھوڑکر

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
حسین بخش: خیال راگیشری
محمود مرزا: ستار پر راگ پوریا کلیان

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام

۶-۳۰ شہر صبا
مدھو رانی، شکیل اور فراق کا کلام
محمد یعقوب: اقبال کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
استاد علی اکبر خاں: سرود

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
پنڈت جسراج
خیال جاز بھیرو

رات

۸-۴۵ تقریر: ہندوستان کا رول
(کامن ویلتھ میں)
از ظفر احمد نظامی

۹-۰۰ حسن غزل
محمد یعقوب: غزلیں

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
پنڈت جسراج: خیال پوریا کلیان
علی اکبر خاں: سرود

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالیاں: شبد

۶-۳۰ شہر صبا: پریتا بلبیر سنگھ
شمیم جے پوری اور بی کے پوری کا کلام
محمد ظفر: اصغر گونڈوی اور میر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: رمیش پریم
وچتر وینا پر راگ بیراگی

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
جوتسنا بھولے: خیال اہیر بھیرو

رات

۹-۰۰ حسن غزل: پریتا بلبیر سنگھ
مرزا غالب کا کلام

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی
فیچر: "رپبلک ڈے کیمپ"
پیشکش: اے۔ جے۔ یوسف
گیت

۱۱-۰۵ بزم موسیقی۔ جیوتسنا بھولے
خیال مالکونس: رمیش پریم
وچتر وینا پر راگ راگیشری

۱۲-۰۵ مشاعرہ

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا
ارملا ناگر: غزلیں
صلاح الدین احمد: اقبال کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
ہرشیش سحدیو، گٹار پر دھن

۹-۲۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
ایرن رائے چودھری
ٹھمری بھیروی اور دادرا

دوپہر

۲-۳۰ محفل

رات

۸-۱۵ یوم جمہوریہ کی قبل شب پر صدر جمہوریہ ہند
کا قوم سے خطاب

۸-۴۵ دلی ڈائری: از کے۔ آر۔ پانڈے

۹-۰۰ حسن غزل: ارملا ناگر: غزلیں

۹-۱۵ آہنگ شام: صلاح الدین احمد
فانی بدایونی کا کلام

۹-۳۰ ادبی نشست: افسانہ
قاضی عبدالستار
نظم: کمار پاشی، دیگر شرکاء
شمیم احمد، ڈاکٹر عنوان چشتی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالی: بھجن

۶-۳۰ شہر صبا: نغمۂ وطن
یوم جمہوریہ پر موسیقی کا
خاص پروگرام

۷-۰۰ شمع فروزاں: خصوصی تحریر
از محمود ہاشمی

۷-۳۰ نوائے ساز: بسم اللہ خاں اور
پارٹی: شہنائی پر راگ دیشکار

۷-۴۵ ہندوستانی جمہوریت کی
خصوصیات۔ تقریر از
پروفیسر علی اشرف

۹-۰۰ یوم جمہوریہ کی پریڈ کا
آنکھوں دیکھا حال

رات

۸-۴۵ کلام شاعر: از بسمل کرشن اشک

۹-۰۰ حسن غزل: گکو ماتھر
محمد عثمان عارف اور جگر کا کلام

۹-۳۰ لاکھوں ہتھیلیاں اور ایک دستک
جمہوریت پر خصوصی فیچر
تحریر: ڈاکٹر شمیم حنفی
تخلیق: اشرف عابدی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
بسم اللہ خاں اور
پارٹی: شہنائی راگ کیدارہ

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں

۶ - ۳۰ شہرِ صبا
مہندر سنگھ : راج بلدیو راج اور
اختر رضوانی کا کلام
مدھو بالا چاولہ : پی۔بی۔ سکسینہ اور
جیالال وسنت کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز : این راجم
وائلن پر راگ دیسی

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
جگدیش پرساد : خیال بھٹیار

دوپہر

۲ - ۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرف آغاز (مختصر تقریر)
غزل : کیمپس ڈائری
پیشکش از الکا لتھرا

رات

۸ - ۴۵ تقریر : نئی دنیا نئی نسل
(انسانی شناخت اور عقیدہ)
از ڈاکٹر نیّر مسعود

۹ - ۰۰ حسنِ غزل : مدھو بالا چاولہ
جگر اور فیض کا کلام

۹ - ۲ ذرا عمرِ رفتہ کو

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی : جگدیش پرساد
خیال
این راجم وائلن پر راگ جوگ

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی
قوالی ، شبد

۶ - ۳۰ شہرِ صبا : ریتا گنگولی : غزلیں
سرِ بند نگار : عزیز وارثی اور
رام کشن مضطر کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز : راجندر پرسنا
بانسری پر راگ للت

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
اقیاز علی خاں ریاض خاں
خیال اور ترانہ میاں کی توڑی

۳ - ۰۰ صدائے رفتہ

۸ - ۴۵ پس منظر : تحریر از شبیبہ احمد

۹ - ۰۰ حسنِ غزل : ریتا گنگولی : غزلیں

۹ - ۳۰ سائنس میگزین : پولوشن نمبر

ایڈیٹر : پروفیسر نواب حسین

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی : امتیاز علی خاں ریاض
خاں : خیال کلاوتی
راجندر پرسنا : بانسری پر راگ دیس

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں

۶ - ۳۰ شہرِ صبا : سرلا کپور : غزلیں
اسکرن شرما : مجاز اور داغ کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز : شمیم احمد
ستار پر راگ سندھی بھیرویں

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی : کشوری امونکر
خیال جونپوری

رات

۸ - ۴۵ آپ کا خط ملا

۹ - ۰۰ ڈرامہ : بوند بوند لہو
تحریر از افسر آزری

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی : کشوری امونکر
خیال اور ترانہ مالکونس
شمیم احمد : ستار پر راگ بہاگ

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی : نعتیہ کلام

۶ - ۳۰ شہرِ صبا : گاندھی جی کا پسندیدہ
نغمہ

۷ - ۰۰ شمعِ فروزاں : مہدی نظمی

۷ - ۳۰ نوائے ساز : امجد علی خاں
سرود پر راگ للت

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی : کرشنا راؤ جادھو
راگ ہنڈول میں دھرپد اور دھمار

رات

۸ - ۴۵ تقریر : عہدِ قدیم کے فن کار (امام)
از ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

۹ - ۰۰ حسنِ غزل : مبارک بیگم
اقبال اور فیض کا کلام

۹ - ۱۵ خصوصی ریڈیو نیوز ریل
کے۔ آر۔ خان

---

۹ - ۳۰ روبرو : اہنسا کا فلسفہ اور
انسانی نفسیات : مباحثہ

(بقیہ ص ۴۳ پر)

میڈیم ویو			
دہلی الف	۳۶۶٫۳ میٹر	۸۱۹ کلو ہرٹز	
دہلی ب	۲۹۴٫۹ میٹر	۱۰۱۷ کلو ہرٹز	
دہلی ج	۲۱۹٫۳ میٹر	۱۳۶۸ کلو ہرٹز	
دہلی د	۲۴۶٫۹ میٹر	۱۲۱۵ کلو ہرٹز	

شارٹ ویو		
صبح ۰۰ - ۸ تک	۴۹٫۱۵ میٹر	۶۱۰۵ کلو ہرٹز
صبح ۱۵ - ۸ کے بعد	۴۲٫۱۹ میٹر	۷۱۱۰ کلو ہرٹز
دوپہر	۳۱٫۱۵ میٹر	۹۶۳۰ کلو ہرٹز
شام ۴۵ - ۵ تک	۴۲٫۱۹ میٹر	۷۱۱۰ کلو ہرٹز
شام ۰۰ - ۶ سے رات تک	۴۹٫۱۵ میٹر	۶۱۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

دھلی الف : عالمی خبریں : ہندی : صبح ۰۰ - ۶ تا ۲ - ۶ انگریزی : صبح ۲ - ۶ تا ۵ - ۶
ہندی میں خبریں : ۰۰ - ۸ ، ۰۰ - ۱۱ ، ۵ - ۱ ، ۰۰ - ۲ ، ۵ - ۷ (صوبائی خبریں) ۵ - ۶
۵۰ - ۷ (علاقائی خبریں) ۴۵ - ۸ ، ۵ - ۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں : دوپہر ۰۰ - ۱۲ سنسکرت میں خبریں : صبح ۰۰ - ۷ ، شام ۱۰ - ۶
اردو میں خبریں : صبح ۵۰ - ۸ ، دوپہر ۵۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں : دوپہر ۴۰ - ۱
دھلی ب : ہندی میں خبریں : ۴۵ - ۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں : صبح ۱۰ - ۸ ، ۰۰ - ۱ ، ۰۰ - ۱ ، ۲۰ - ۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰ - ۴ ، ۰۰ - ۶ ، ۰۰ - ۹ ، ۰۰ - ۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں : صبح ۳۰ - ۸ شام ۳۰ - ۷ ہندی میں نیوز لیٹر : صبح ۰۰ - ۹ بجے
دھلی د : ہندی میں خبریں : شام ۳۰ - ۷
انگریزی میں خبریں : رات ۱۵ - ۹
کھیل کود کی خبریں : شام ۰۰ - ۷ (ہندی) رات ۰۰ - ۸ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم جنوری دیکھئے

جمعہ ۱۶ جنوری

دھلی الف

صبح

۶ - ۳۰ کرشی چرچا

۶ - ۴۰ رام چرت مانس سے (روزانہ)

۶ - ۵۰ وگیان چرچا

۷ - ۰۵ وچار بندو

۷ - ۳۰ آج صبح

۸ - ۱۰ ریتا گنگولی : ٹھمری ، دادرا

۸ - ۴۰ اردو مجلس (روزانہ)

۱۱ - ۰۲ دنیش کمار پربھاکر : وائلن

۱۱ - ۳۰ ریتا گنگولی : ٹھمری ، دادرا

۱۲ - ۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی لوک گیت

شام

۵ - ۴۰ دنیش کمار پربھاکر : وائلن

۵ - ۵۵ گڑھوالی سنگیت

۸ - ۰۰ گاندھی چرچا

۸ - ۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں

۸ - ۳۳ ریتا گنگولی : ٹھمری

۹ - ۰۰ دنیش کمار پربھاکر : وائلن

۹ - ۳۰ کرشوا گھونٹ : مصنف : ایف۔سی
ماتھر ، ہدایت کار : دینا ناتھ

۱۰ - ۳۰ جے۔ ایس۔ شاستری : وائلن

دھلی ب

صبح

۷ - ۲۰ درندگان

۷ - ۳۰ سنگیت سود بھی : کمار گندھرو
گائن

۷ - ۵۰ سنگم : تامل گیت

۹ - ۱۰ لوک مادھوری : راجستھانی لوک
گیت

۳ - ۱۵ مادھوری چترویدی
اودھی لوک گیت

۳ - ۳۰ جے۔ ایس۔ شاستری : وائلن

۴-۰۲ مادھوری چترویدی
اودھی لوک گیت
۶-۴۵ بھائی اوتار سنگھ اور ساتھی
شبد
۸-۴۵ بھائی اوتار سنگھ اور ساتھی
شبد
۹-۳۰ انگریزی میں پروگرام

ھفتہ ۱۷ر جنوری

دھلی الف

صبح
۶-۵۰ سواستھ چرچا
۷-۰۵ وچار بندو
۷-۳۰ سنسکرت سمیکشا
۷-۴۵ دلّی درشن
۸-۱۰ شرن رانی : سرود
۱۱-۰۲ غلام تقی خاں : گائن
۱۱-۳۰ شرن رانی : سرود
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ تیج پال سنگھ : گائن
۸-۰۰ سواستھ چرچا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ غلام تقی خاں : گائن
۹-۰۰ شرن رانی : سرود
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دھلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
تیج پال سنگھ : گائن
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : گڑھوالی لوک گیت
۲-۱۵ میناکشی پانڈے : گیت، بھجن
۳-۳۰ غلام تقی خاں : گائن
۴-۰۲ میناکشی پانڈے : گیت، بھجن
۶-۴۵ گلو ماتھر : گیت، بھجن
۸-۴۵ گلو ماتھر : گیت، بھجن
۹-۳۰ آور گیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۱۸ر جنوری

دھلی الف

صبح
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ منوّر علی خاں : گائن
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت
۱۱-۰۲ یوواوانی سے
۱۱-۳۰ اکھلا کرشنن، گائن (کرناٹک)
۱۲-۱۵ جھلکی : شکست
مصنف : میجر بالا دوبے
ہدایت : ستیہ پرکاش ہندوان
۲-۳۰ کڑوا گھونٹ
مصنف : ایف۔ سی۔ ماتھر
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۲۵ اکھلا کرشنن : گائن
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ سا ہتیکی
۹-۰۰ منوّر علی خاں : گائن
۹-۲۰ فلم : احمد رضا : وچتر وینا
۱۰-۰۰ چَین

دھلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
امرت حسین خاں : سربہار
۷-۵۰ سنگم
۹-۱۵ اپنی نگری
۲-۱۵ اوم پوار : بھجن
۳-۳۰ منوّر علی خاں : گائن
۴-۰۲ اوم پوار : بھجن
۶-۴۵ پرسار گیت
۸-۴۵ پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیرز

پیر ۱۹ر جنوری

دھلی الف

صبح
۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۳۰ اتہاس کے جھروکے سے
۷-۴۵ دلّی درشن
۸-۱۰ ستیہ دیو پوار : وائلن
۱۱-۰۲ این۔ آر۔ شہانے : گائن
رضا حسین خاں : سارنگی
۱۱-۳۰ چنتامنی جین : جلترنگ
جمّن خاں : طبلہ
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ ماہانہ انتخابی ناٹک
ریڈیو خراب ہوگیا ہوگا
مصنف : گریش بخشی
ہدایت کار : ستیندر شرت
۵-۴۰ چنتامنی جین : جلترنگ
جمّن خاں : طبلہ
۸-۱۵ ستیہ دیو پوار : وائلن
۸-۳۲ ستیہ دیو پوار : وائلن
۹-۰۰ شبدھ سنگیت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
راشٹریہ ایکتا کی چنوتیاں
بھاشا کا موہ : ہندی میں تقریر
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا : بھیم سین جوشی
خیال شدھ کلیان اور مراٹھی پد

دھلی ب

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی : موتی داس، سرود
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : بھوجپوری لوک گیت
۲-۱۵ ایس۔ اے۔ چترویدی
اودھی لوک گیت
۳-۳۰ این۔ آر۔ شہانے : خیال
رضا حسین خاں : سارنگی
۴-۰۲ ایس۔ اے۔ چترویدی
اودھی لوک گیت
۶-۴۵ صغیر احمد خاں : غزلیں
۸-۴۵ صغیر احمد خاں : غزلیں
۸-۳۰ موتی داس : سرود
۹-۳۰ انگریزی میں تقریر

منگل ۲۰ر جنوری

دھلی الف

۷-۳۰ سورویلا
۷-۴۵ دلّی درشن
۸-۱۰ غلام دستگیر خاں : ستار
۱۱-۰۲ گجانن راؤ جوشی : خیال، گوڑ سارنگ
۱۱-۳۰ مختار احمد خاں : سرود
مشتاق قریشی : طبلہ
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : اڑیہ لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ ٹھمری دادرا
۵-۵۵ سبدھ سنگیت
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ ان سے ملئے
۸-۳۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ مختار احمد خاں : سرود
مشتاق قریشی : طبلہ
۹-۳۰ رام رحیم : ناٹک : مصنف : چرنجیت
ہدایت کار : رام گوپال بجاج
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
دھلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی : ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : میتھلی لوک گیت
۲-۱۵ ستیہ ورت سرکار
رابندر سنگیت
۳-۳۰ غلام دستگیر خاں : ستار
۴-۰۲ ستیہ ورت سرکار
رابندر سنگیت
۶-۴۵ ستیش ببّر : غزلیں
۸-۴۵ ستیش ببّر : غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
انگریزی میں تقریر

بدھ ۲۱ر جنوری

دھلی الف

صبح
۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۳۰ آج صبح
۸-۰۱ گنگو بائی ہنگل : خیال میاں کی توڑی
۱۱-۰۲ جین کمار جین : سنتور
۱۱-۳۰ لکشمن بھٹ تلنگ : دھرپد
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : ملیالم لوک گیت
۵-۴۰ نندہ نائر : ستار، طبلہ : شمی بھارتیہ
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ شکست مختصر ڈرامہ : مصنف : بالا دوبے
ہدایت کار : ستیہ پرکاش ہندوان
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ جین کمار جین : سنتور
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا : بسم اللہ خاں اور ساتھی : شہنائی

دھلی ب

صبح
۷-۳۰ ورندگان
۷-۴۰ سنگیت سوربھی : نندہ نائر : ستار
طبلہ : شمی بھارتیہ
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہریانوی لوک گیت
۲-۱۵ رمیش کمار : گیت، بھجن
۳-۳۰ کرشنا دینی سدر راجن : کرناٹک سنگیت

۴ - ۰۲ رمیش کمار، گیت، بھجن
۶ - ۴۵ دیپ چند ورما، گیت، بھجن
۸ - ۴۵ دیپ چند ورما، گیت، بھجن
۹ - ۳۰ دوسرے اسٹیشنوں سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۲۲ جنوری

دہلی الف

صبح

۷ - ۳۰ بھارت بھارتی
۷ - ۴۵ دلی درشن
۸ - ۱۰ وجے شنکر چٹرجی، اسراج
غلام سرور صابری: طبلہ
۱۱ - ۰۲ کرشن راؤ شنکر پنڈت، گائن
راگ رام کلی
۱۱ - ۳۰ این۔ این۔ گھوش، ستار
غلام سرور صابری، طبلہ
۱۲ - ۰۲ لوک بھارتی: بنگلہ لوک گیت
۵ - ۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵ - ۳۰ بال کاریہ کرم
۸ - ۱۵ بیتے دنوں کی مشہور فلمی یادیں، تقریر
۹ - ۰۰ این۔ این۔ گھوش ستار
۹ - ۳۰ کوشلیا۔ پی۔ ستیہ نارائن مورتی کے مشہور تیلگو ناول کوشلیا کا ریڈیو عکس، مترجم: پرشانت پانڈے
ہدایت کار: ستیندر شرت
۱۰ - ۰۰ وجے شنکر چٹرجی، اسراج
۱۰ - ۳۰ اے۔ این۔ بشنکر شرما، کرناٹک سنگیت

دہلی ب

صبح

۷ - ۳۳ سنگیت سوربھی: کرشن راؤ شنکر پنڈت
گائن
۷ - ۵۰ سنگم: مراٹھی گیت
۹ - ۱۰ لوک مادھوری: برج لوک گیت
۳ - ۰۵ منموہن شرما، گیت
۳ - ۳۰ اے۔ این۔ بشنکر شرما، کرناٹک سنگیت
۴ - ۰۲ منموہن شرما، گیت
۶ - ۴۵ ہلال احمد، غزلیں
۸ - ۴۵ ہلال احمد، غزلیں
۹ - ۳۰ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۲۳ جنوری

دہلی الف

صبح

۶ - ۵۰ وگیان چرچا

۷ - ۳۰ آج صبح
۸ - ۱۰ نینا دیوی، ٹھمری، دادرا
۱۱ - ۰۲ امرناتھ، بانسری
۱۱ - ۳۰ نینا دیوی، ٹھمری، دادرا
۱۲ - ۰۲ لوک بھارتی، مراٹھی لوک گیت
۵ - ۳۰ نینا دیوی، ٹھمری، دادرا
۵ - ۵۵ گودھولی، سنگیت
۸ - ۰۰ گاندھی چرچا
۸ - ۱۵ اولوکن: ڈاکٹروں کی رائے میں
۸ - ۳۳ سنگم سنگیت
۹ - ۰۰ امرناتھ، بانسری

---

۹ - ۳۰ کرماسا: پرمیندر متر کی بنگلہ کہانی
کا ریڈیو عکس
مترجم: دیپ نارائن میتھولیہ
ہدایت کار: ستیندر شرت

---

۱۰ - ۳۰ اے۔ کلیانی: وینا (کرناٹک سنگیت)

دہلی ب

صبح

۷ - ۲۰ ورندگان
۷ - ۳۰ سنگیت سوربھی: امرناتھ، بانسری
۷ - ۵۰ سنگم: تیلگو گیت
۹ - ۱۰ لوک مادھوری: راجستھانی لوک گیت
۳ - ۱۵ شبانہ بنرجی، بھجن
۳ - ۳۰ اے۔ کلیانی: وینا (کرناٹک)
۴ - ۰۲ شبانہ بنرجی، بھجن
۶ - ۴۵ شمیمہ، غزلیں
۸ - ۴۵ شمیمہ، غزلیں
۹ - ۳۰ انگریزی میں پروگرام

ہفتہ ۲۴ جنوری

دہلی الف

صبح

۷ - ۳۰ سانسکرتک سمیکشا
۷ - ۴۵ دلی درشن
۸ - ۱۰ لکشمن پرساد جے پور والے، گائن
۸ - ۳۰ اردو مجلس
۱۱ - ۰۲ اجیت سنگھ، وچتر وینا
وجے اتیت، طبلہ
۱۱ - ۳۰ بے نظیر بیگم: ٹھمری، دادرا
طبلہ: رتیندر موہن رائے
۱۲ - ۰۲ لوک بھارتی: گجراتی لوک گیت
۵ - ۳۰ اجیت سنگھ: وچتر وینا، طبلہ: وجے اتیت
۸ - ۰۰ سواستھ رکھشا

۸ - ۱۵ آج کے اتھتی
۸ - ۳۳ سنگم سنگیت
۹ - ۰۰ بھاسکر بوس: سرود
۹ - ۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی ب

صبح

۷ - ۲۰ ورندگان
۷ - ۳۰ سنگیت سوربھی: بھاسکر بوس: سرود
۷ - ۵۰ سنگم: کنڑہ گیت
۹ - ۱۰ لوک مادھوری: کشمیری لوک گیت
۳ - ۱۵ بانی مکھرجی: رابندر سنگیت
۳ - ۳۰ بے نظیر بیگم: ٹھمری، دادرا
اتیندر موہن رائے: طبلہ
۴ - ۰۲ بانی مکھرجی: رابندر سنگیت
۶ - ۴۵ رمیش کمار: غزلیں
۸ - ۴۵ رمیش کمار: غزلیں
۹ - ۳۰ اور گیسٹ ٹو نائٹ

اتوار ۲۵ جنوری

دہلی الف

صبح

۷ - ۳۰ آج صبح
۸ - ۱۰ پرکاش این سکسینہ: بانسری
۹ - ۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰ - ۰۰ سنگیت سبھا: راجن مشرا اور ساجن مشرا: گائن
۱۱ - ۰۲ یووا وانی سے
۱۱ - ۳۰ میرا اسیتا دری: کرناٹک سنگیت
۱۲ - ۰۲ جھلکی
لوک چھوتک: کوی انشوک چکردھر کے
پیش کردہ: ستیہ پرکاش سنجر دان
۲ - ۳۰ کوشلیا: پی ستیہ نارائن مورتی کے
تیلگو ناول کا ریڈیو عکس
مترجم: پرشانت پانڈے
ہدایت کار: ستیندر شرت
۵ - ۳۵ میرا اسیتا دری
کرناٹک سنگیت
۸ - ۰۰ رابندر سنگیت

---

۸ - ۱۵ یوم جمہوریت کی قبل شب پر راشٹرپتی شری نیلم سنجیوا ریڈی کا قوم کے نام پیغام

---

۹ - ۰۰ عقیل احمد خاں، گائن
۹ - ۳۰ سروبھاشا کوی سمیلن

دہلی ب

صبح

۷ - ۲۰ ورندگان
۷ - ۳۰ گنیش پرساد مشرا: خیال بیراگی
۷ - ۵۰ سنگم آسامی گیت
۹ - ۱۵ اپنی نگری
۳ - ۱۵ نایاب بانو اور ساتھی: قوالیاں
۳ - ۳۰ عقیل احمد خاں: گائن
۴ - ۰۲ نایاب بانو اور ساتھی: قوالیاں
۶ - ۴۵ پرسار گیت
۸ - ۴۵ پرسار گیت
۸ - ۱۵ دہلی الف کے مطابق
۹ - ۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۶ جنوری

دہلی الف

صبح

۶ - ۵۰ وگیان چرچا
۷ - ۳۰ اتہاس کے جھروکے سے
۷ - ۵۰ دلی درشن
۸ - ۱۰ ہری سنگھ اور ساتھی: شہنائی
۹ - ۰۰ سنگیت

---

۹ - ۲۰ یوم جمہوریت پر پریڈ اور کلچرل جھانکیوں کا آنکھوں دیکھا حال (ہندی میں)

---

۱۱ - ۰۲ استاد امیر خاں: گائن
۱۱ - ۳۰ علی اکبر خاں: سرود
۱۲ - ۰۲ تال دیش بھگتی گائن
۱۲ - ۳۰ ورت روپک: جن جن کا تہوار
مصنف اور پیش کردہ: کمل ملہوترہ
۵ - ۳۰ علی اکبر خاں: سرود
۸ - ۰۰ سواستھ رکشا
۸ - ۳۳ سنگم سنگیت
۹ - ۰۰ سیدھ سنگیت
۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی میں تقریر
۱۰ - ۰۰ سنگیت سبھا
پارتھ داس: ستار

دہلی ب

صبح

۷ - ۳۳ سنگیت سوربھی
غلام مصطفی خاں: خیال
۷ - ۵۰ سنگم: سندھی گیت
۹ - ۱۰ لوک مادھوری: اودھی لوک گیت

۹-۲۰ یوم جمہوریہ پریڈ اور جھانکیوں کا آنکھوں دیکھا حال
۳-۱۵ پورنیما داس: گیت اور بھجن
۳-۳۰ ہری سنگھ اور ساتھی: شہنائی
۴-۰۲ پورنیما داس: گیت، بھجن
۶-۴۵ گھنشیام داس: گیت، بھجن
۸-۴۵ گھنشیام داس: گیت، بھجن
۹-۳۰ انگریزی میں تقریر

منگل ۲۷ جنوری

دہلی الف

صبح
۷-۳۰ سور ویلا
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ امرناتھ: گائن
۱۱-۰۲ بلونت رائے ورما: ستار
۱۱-۳۰ وجینتی بھٹاچاریہ: گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی (آسامی لوک گیت)
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ شاستریہ سنگیت
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ فلمی چرچا
۸-۲۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ امرناتھ: گائن
۹-۳۰ ادھورا تھیٹر
مصنف: کرشنا بھوٹانی
ہدایت کار: دینا ناتھ
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ہیرا بائی بڑودکر: خیال
۹-۱۰ لوک مادھوری: ہماچلی لوک گیت
۳-۱۵ لیلا اوم چاری: ملیالم (کرناٹک) سگم سنگیت
۳-۳۰ وجینتی بھٹاچاریہ گائن
۴-۰۲ لیلا اوم چاری: ملیالم (کرناٹک) سگم سنگیت
۶-۴۵ امینہ برنی: غزلیں
۸-۴۵ امینہ برنی: غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: انگریزی میں تقریر

بدھ ۲۸ جنوری

دہلی الف

صبح
۶-۵۰ وگیان چرچا
۷-۳۰ آج صبح
۸-۱۰ اسد علی خاں: بین
۱۱-۰۲ آئرین رائے چودھری: گائن
۱۱-۳۰ اسد علی خاں: بین
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: کنڑہ لوک گیت
۵-۴۰ آئرین رائے چودھری: گائن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ لوک جھونک
کوی اشوک چکردھر ے: پیش کردہ
ستیہ پرکاش ہندوان
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۲۳ آئرین رائے چودھری: ٹھمری
۹-۰۰ اسد علی خاں: بین
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
شرافت حسین خاں: گائن

دہلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی: نرملا ارون: گائن
۷-۵۰ گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: ہریانوی لوک گیت
۳-۱۵ مہتاب احمد: غزلیں
۳-۳۰ جے لکشمی بالا رامن: کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ مہتاب احمد: غزلیں
۶-۴۵ دینا ناتھ: گیت، بھجن
۸-۴۵ دینا ناتھ: گیت اور بھجن
۹-۳۰ دوسرے اسٹیشنوں سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۲۹ جنوری

دہلی الف

صبح
۷-۳۰ بھارت بھارتی
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ میرابی دیش پانڈے: گائن
۱۱-۰۴ پی ڈی سپت رشی: وائلن
۱۱-۳۰ میرابی دیش پانڈے: گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم
۸-۱۵ سمنوے کے سوتر سمتا پاپالا تقریر
۸-۲۳ میرابی دیش پانڈے: ٹھمری
۹-۰۰ ہیرالعل: طبلہ
۹-۳۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ کے وجے لکشمی: کرناٹک سنگیت

دہلی ب

صبح
۷-۲۲ سنگیت سوربھی، پی ڈی سپت رشی: وائلن
۷-۵۰ سنگم. مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
۳-۱۵ تقی دلدار اور ساتھی: قوالیاں
۳-۳۰ کے وجے لکشمی: کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ تقی دلدار اور ساتھی: قوالیاں
۶-۴۵ کمل ہنس پال: گیت، بھجن
۸-۴۵ کمل ہنس پال: گیت، بھجن
۹-۳۰ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۳۰ جنوری

دہلی الف

صبح
۶-۵۰ وگیان چرچا

۷-۳۰ راج گھاٹ سے سرو دھرم پرارتھنا سبھا کا ریلے

۸-۱۰ اوماشنکر مشرا: ستار
۱۰-۴۰ سرو دھرم دوس کے سلسلے میں راجگھاٹ سے خصوصی پروگرام کا ریلے
۱۱-۰۲ یش پال: گائن
۱۱-۳۰ ادم پرکاش مشرا: ستار
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: مراٹھی لوک گیت
۵-۳۰ پریم ولبھ: طبلہ
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں
۸-۲۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ اوماشنکر مشرا: ستار
۹-۳۰ بیسویں صدی کا مسیحا خاص پروگرام، پیش کردہ
ہری کپور
۱۰-۳۰ کے سبیسن: وینا (کرناٹک سنگیت)

دہلی ب

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
سمترا گوہا: گائن
۷-۵۰ سنگم: تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: راجستھانی لوک گیت
۳-۱۵ میناکشی بھکن: گیت، بھجن
۳-۳۰ کے سبیسن: کرناٹک سنگیت
۴-۰۲ میناکشی بھکن: گیت، بھجن
۶-۴۵ منوہن پہاڑی: گیت، بھجن
۸-۴۵ منوہن پہاڑی: گیت، بھجن
۹-۳۰ انگریزی میں پروگرام

ہفتہ ۳۱ جنوری

دہلی الف

صبح
۷-۳۰ سنسکرت سمیکشا
۷-۴۵ دلی درشن
۸-۱۰ مالویکا کانن: خیال جونپوری
۱۱-۰۲ شرافت خاں: ستار
۱۱-۳۰ مالویکا کانن: گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ گھنشیام داس پربھاکر: جل ترنگ
۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۲۳ سگم سنگیت
۹-۰۰ شبدھ سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی ب

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
پنڈت اودنکا رناتھ ٹھاکر: گائن
۷-۵۰ سنگم: ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: گڑھوالی لوک گیت
۳-۱۵ کمل سہگل: غزلیں
۳-۳۰ چھنی لعل اندوریہ: سرود
۴-۰۲ کمل سہگل: غزلیں
۶-۴۵ سرلا کپور: گیت، بھجن، غزلیں
۸-۴۵ سرلا کپور: گیت، بھجن، غزلیں
۹-۳۰ اور گیسٹ ٹو نائیٹ

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف: ۲۰۱ء۴۷ میٹر، ۷۴۷ کلوہرٹز
(صبح ۵۵-۵ سے ۴۵-۷ تک اور شام ۱۵-۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب: ۶۰ء۴۷ میٹر، ۹۲۰۵ کلوہرٹز
لکھنؤ ب: ۴۸ء۴۱ میٹر (۷۲۸۰ کلوہرٹز) صبح ۳۰-۸ تا ۳۰-۹

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۲½-۶ انگریزی: صبح ۲½-۶ تا ۰۵-۶
ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸ بجے، دوپہر ۰۵-۱، اور ۱۰-۲، شام ۰۵-۶ شب ۴۵-۸ اور ۰۵-۱۱
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۵-۸ بجے، دوپہر ۰۰-۱، اور ۰۰-۲، شب ۰۰-۹، اور ۰۰-۱۱ بجے
سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷ بجے، شام ۱۰-۶ بجے
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ بجے، شب ۱۵-۹ بجے
یوز لیٹر: ہندی: صبح ۰۰-۹ بجے
ضلعے کی چٹھی: صبح ۰۵-۹ بجے
اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۳۰-۲ بجے
پرادیشک سماچار، شام ۲۰-۷ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم جنوری دیکھئے

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح
۷-۱۵ اشوک گوسوامی: وائلن
۷-۳۰ سرودیلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ سُشیل سریواستو: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام (روزانہ)

۹-۱۰ وی۔ آر۔ اتھاولے: گیت اور بھجن
دوپہر
۱۲-۰۰ سُشیل سریواستو: گیت اور بھجن
شام
۵-۴۵ محمد ظفر: غزلیں
۸-۱۵ محمد ظفر: غزلیں
۹-۳۰ "راندھی دوڑ"، ڈراما
مصنف دنیش بھارتی
۱۰-۰۰ آپنے سنے
۱۰-۳۰ اشوک گوسوامی: وائلن

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح
۷-۱۵ وینا سہر بدھے: خیال
۷-۴۵ شانتا شریواستو: گیت اور بھجن
۹-۱۰ سنسکرت پروگرام
دوپہر
۱-۱۰ وینا سہر بدھے، خیال
شام
۵-۴۵ موہنی دربا: گیت اور بھجن
۹-۳۰ سنگیت کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۸ جنوری

صبح
۷-۴۵ محمد حیات خاں اور پارٹی، نعت
۱۰-۳۰ اتوار صبح کی محفل موسیقی
دوپہر
۱-۱۰ آج اتوار ہے "عادت ہے": جھلکی
مصنف راجیو گرگ
شام
۵-۴۵ بینا ساور: غزلیں
۸-۱۵ بیلا ساور: غزلیں
۱۰-۰۰ استاد بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی: درگا
۱۰-۳۰ پنڈت ڈی۔ وی۔ پلسکر
خیال کیدار اور بھجن

پیر ۱۹ جنوری

صبح
۷-۱۵ گنیش پرساد مصرا: ٹھمری، خیال
طبلہ پر سنگت: احمد میاں
۷-۴۵ امر سنگھ اور پارٹی: شبد
۹-۱۰ گنیش پرساد مصرا: ٹھمری، خیال
طبلہ پر سنگت: احمد میاں
دوپہر
۱۲-۰۰ امر سنگھ اور پارٹی: شبد
شام
۵-۲۰ رویندر سنگیت
۵-۴۵ تنوشری مترا: گیت اور بھجن
۸-۱۵ لالیا چٹرجی: غزلیں
۸-۳۰ پنڈت کنٹھے مہاراج: طبلے پر جھپتال
۹-۴۵ نرملا ارون اور لکشمی شنکر
ٹھمری پہاڑی
۱۰-۰۰ کلاس: سانسکرتک سمیکشا
۱۰-۳۰ گنیش پرساد مصرا: ٹھمری، خیال
طبلہ پر سنگت: احمد میاں

منگل ۲۰ جنوری

صبح
۷-۱۵ دھرم ناتھ مصرا: ٹھمری، بھیروی
دادرا
۷-۴۵ درگیش ماتھر: بھجن
۹-۱ دھرم ناتھ مصرا: ٹھمری
بھیروی، دادرا
شام
۵-۴۵ لجمد دنیازی: غزلیں
۸-۱۵ لجمد دنیازی: غزلیں
۱۰-۰۰ محفل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۱ جنوری

صبح
۷-۱۵ گنیش رام چندر بہرے بوا
خیال جوگیا
۹-۱۰ بلرام پاٹھک: ستار پر بھیروی
اور راگیشری
شام
۵-۴۵ ممتا دوبے: گیت
۸-۳۰ لکشمی شنکر: ٹھمری
۹-۳۰ پریوار کلیان پر شنوتری

۱۰-۰۰ "ساگر کے تٹ پر": ڈراما
مصنف: بھیرو پرساد گپت

۱۰-۳۰ بلرام پاٹھک
ستار پر بھیروی
اور راگیشری

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح
۷-۱۵ رتن کمار سنہا: سرود
طبلہ پر سنگت: رام چندر بھٹ
۷-۴۵ ستیش چندر گپتا: گیت اور بھجن
۹-۱۰ رتن کمار سنہا: سرود
طبلہ پر سنگت: رام چندر بھٹ
شام
۵-۴۵ آرتی بنرجی: گیت اور بھجن
۸-۰۰ ڈاکٹر رام کمار ورما سے کیا گیا
انٹرویو: انٹرویو کرنے والے گنگا پرساد پانڈے
۸-۱۵ سروج ریرنگھانیا: گیت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: فیچر
(دہلی سے ریلے)
۱۰-۳۰ چنے لاہڑی: خیال نند کونس
اور ٹھمری

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح
۷-۱۵ چدانند ناگرکر: خیال جونپوری
۷-۳۰ سرودیلا: ہندی میں نظم خوانی
شیو کمار سنگھ اور سنتوش دیکشٹ
۷-۴۵ جیوتی چکلانی: گیت اور بھجن
شام
۸-۱۵ رتنا گپتا: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اما کانت پاٹھک: بانسری
طبلہ پر سنگت: مہیش ناتھ مصرا

۱۰-۰۰ شمشان چمپا: ڈراما
مصنفہ: شریمتی گوراپنت دشوانی

۱۰-۳۰ گجانن راؤ جوشی: خیال چھایانٹ

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح
۷-۴۵ دیوتیش اگنیہوتری: گیت اور بھجن
۹-۱۰ سنسکرت پروگرام
دوپہر
۱-۱۰ راگ رنگ
شام
۵-۴۵ شیلی رائے: گیت اور بھجن
۸-۰۰ سائنس اسپیکٹرم
انگریزی تقریر
۹-۳۰ سنگیت کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۷ - ۴۵ شبھُرا شیل تبریا، گیت اور بھجن
۱ - ۳۰ اتوار صبح کی محفل موسیقی

دوپہر

۱۰ - ۱ آج اتوار ہے ؛ مستی اتواری لال" جھلکی : مصنف ، سریش مصرا

شام

۵ - ۴۵ کیلاش سریواستو : غزلیں

---

۸ - ۱۵ یوم جمہوریہ کی قبل شب پر صدر جمہوریہ کا قوم کے نام پیغام

---

۹ - ۳۰ سروبھاشا کوی سمیلن

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ ستیش چندر : ـــ ـ
۷ - ۴۵ یوم جمہوریت پر مبنی سگم سنگیت
۹ - ۱۰ ستیش چندر ، ستار
۹ - ۲۰ **جشن یوم جمہوریہ یوم جمہوریہ کی پریڈ کا آنکھوں دیکھا حال**

دوپہر

۱۲ - ۰۰ یوم جمہوریت پر مبنی سگم سنگیت

شام

۵ - ۴۵ یوم جمہوریت پر مبنی سگم سنگیت

---

۸ - ۰۰ یوم جمہوریت پر گورنر اتر پردیش کا پیغام

---

۸ - ۱۵ یوم جمہوریت پر مبنی سگم سنگیت
۸ - ۳۰ سونندا پٹنائک : خیال
۹ - ۴۵ بہادر خاں ، سرود
۱۰ - ۳۰ ستیش چندر : ستار

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ محمد سمیع منے : بانسری
۷ - ۴۵ شمبھوناتھ درما ، گیت اور بھجن
۹ - ۱۰ محمد سمیع منے : بانسری

شام

۵ - ۴۵ بھگونت سنگھ ، غزلیں
۸ - ۱۵ بھگونت سنگھ : غزلیں
۱۰ - ۰۰ منگل سنت کی محفل موسیقی

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ سوپربھات ، سرود
۹ - ۱۰ سوپربھات : سرود

دوپہر

۱ - ۱۰ سوپربھات ، سرود

شام

۵ - ۴۵ مکتا چٹرجی ، گیت اور بھجن
۱۰ - ۰۰ **پردے کے پیچھے اور دھواں ڈرامہ مصنف : عمیق حنفی**
۱۰ - ۳۰ مشتاق حسین خاں ، خیال اور ٹھمری

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ رمیش سکسینہ ، ستار
۷ - ۴۵ وندنا گپتا ، گیت اور بھجن
۹ - ۱۰ رمیش سکسینہ : ستار

شام

۵ - ۴۵ پیارے میسی : غزلیں
۸ - ۱۵ پیارے میسی : غزلیں
۱۰ - ۲ کے . جی . گنڈے : خیال

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۵ - ۵۵ وندے ماترم / ولیتو ھتو
۷ - ۱۵ بھگوان داس مصر : سارنگی
۷ - ۳۰ سرو پلا : ہندی میں نظم خوانی
۷ - ۴۵ ونود چیٹرجی : بھجن
۹ - ۱۰ گلتا راؤ ، خیال دیوگری بلاول

شام

۸ - ۱۵ ونود چیٹرجی : بھجن
۸ - ۳۰ بھگوان داس مصر ، سارنگی
۹ - ۳۰ رادھیکا موہن موئترا ، سرود
۱۰ - ۳۰ شرافت حسین خاں بھپال موگ

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ استاد نیاض خاں : خیال
۷ - ۴۵ گوپال چکرورتی : بھجن
۹ - ۱۰ کوی گوشٹھی (سنسکرت کوی گوشٹھی)

بقیہ ص ۴۲ پر

رامپور

۳۳۶ء۷ میٹر ۸۹۱ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں : ہندی : صبح ۰۰-۶ تا ۲-۶ انگریزی : صبح ۲-۶ تا ۵-۶

ہندی میں خبریں . صبح ۰۰-۸ ، دوپہر ۰۵-۱ اور ۱۰-۲ ، شام ۰۵-۶ ، رات ۴۵-۸

ہندی میں سماچار پتر : صبح ۰۰-۹ ضلع کی چٹھی : صبح ۰۵-۹ پرادیشک سماچار : شام ۲۰-۷

انگریزی میں خبریں : صبح ۱۰-۸ ، دوپہر ۰۰-۲ ، رات ۰۰-۹ اردو میں خبریں : صبح ۵۰-۸ اور رات ۱۵-۹

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵ - ۵۵ وندے ماترم : منگل دھونی
۶ - ۰۵ سنو کسانو!
۶ - ۱۵ وندنا
۶ - ۵۵ آج کا چنتن (جمعہ کے علاوہ روزانہ)
۷ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (صرف اتوار کو)
۷ - ۴۵ سگم سنگیت (جمعہ اور اتوار کے علاوہ روزانہ)
۸ - ۲۰ لوک گیت
۹ - ۳۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (ہفتہ اتوار کے علاوہ روزانہ)
۱۲ - ۴۵ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)
۱ - ۵۰ وگیان اور کسان
۲ - ۲۰ چترپٹ سنگیت

شام

۶ - ۱۰ استھانیہ سوچنائیں اور پروگرام دورل
۶ - ۲۰ یوواوانی (بدھ اور جمعرات کے علاوہ روزانہ)
۶ - ۵۰ کرشی جگت
۷ - ۴۵ گرامین جگت
۸ - ۱۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ چہار بیت (صرف اتوار کو)
۹ - ۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ پنڈت جسراج گائن
۷ - ۳۰ مدن موہن ویاس کا دیہ سوربھ
۷ - ۴۵ درپنا : پرپوار کلیاں پروگرام (صرف جمعہ کو)
۸ - ۳ کملیش مصرا ، لوک گیت
۸ - ۳۰ جگدیش پرساد گائن

دوپہر

۱ - ۱ استاد نیاض خاں گائن
۱ - ۳۰ جمیل احمد : غزلیں

شام

۶ - ۲ یوواوانی ، کہانی "حبیب خریج" شیلندر کمار اگروال
لوک گیت ، کماری پپی ردبے
۶ - ۵۰ کرشی جگت : گیہوں کے خاص روگ لکشن اور اپچار ، بھینٹ وارتا محمد یامین خاں
۷ - ۴۵ گرامین جگت : مشینوں پر کام کرتے وقت مزدوروں کی حفاظت ، بھینٹ وارتا ، جی . ایل . ساہی
۸ - ۰۰ جھلکی
۸ - ۱۵ فریدہ خانم : غزلیں

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ سیسر کنا دھر چودھری : وائلن
۷ - ۴۵ سگم سنگیت
۸ - ۳۰ لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ سب رس (صرف بدھ کو)

شام

۶-۲۰ یووادانی: "سوالوں کے راستے میں" "ضروری چیزوں کی تقسیم"
پری چرچہ: شرکار: ایس۔ پی گپتا، مخدوم علی اور کماری کمتا چوہری
فلم سنگیت

۶-۵۰ سرشتی جگت: فصل کی حفاظت

۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

۸-۰۰ آسٹریلیا میں بھارت کی ابلھدیاں وارتا

۸-۱۵ اوشا بیٹھ: سگم سنگیت

اتوار ۱۸ جنوری

صبح

۷-۱۵ ڈی۔ وی۔ پلسکر: گائن

۸-۰۰ مدن موہن سروپ واسی، لوک گیت

۸-۳۰ فیاض احمد، نیاز احمد، گائن

۹-۰۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲-۰۰ آپ کے لئے (صرف اتوار کو)

۱-۰۱ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)

۱-۴۰ شیوا جی، سگم سنگیت

۰-۲۵ گرامیں مہیلاؤں کے لئے
گھریلو نرسری میں پھل دار پودے
کماری سرد پو سکینہ: پریوار کا بجٹ کیسا ہو، کلیا کنور
مہیلا کلیان یوجنائیں: للی سنگھ

شام

۶-۲۰ یووادانی: جیا تے کی پیالیوں میں دھلتی دوستیاں: وارتا
بھارت بھوشن راجپوت

۶-۵۰ سرشتی جگت: جیا اور ارہر کی فصل کی حفاظت: بھینٹ وارتا
ایس۔ ایل۔ کوریل

۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

۸-۰۰ پریوار کلیان پرشنوتری
(صرف اتوار کو)

۸-۱۵ من موہن پہاڑی: بھجن

۹-۳۰ محمد احمد خاں اور ساتھی: چہار بیت

۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۱۹ جنوری

صبح ۷-۱۵ ساتنا پرساد: طبلہ

۷-۴۵ کنول سندھو: غزلیں

۸-۲۰ ہیش راوت: لوک گیت

۸-۳۰ ولایت خاں: ستار

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت: ماتیکا ہریا کا سوئگ: مصنف: سروج جین
ڈاکٹر بہن سے بھینٹ
وارتا: ننھے منوں کے سواستھ کی حفاظت: قوالی

۱-۴۰ شنکر شمبھو اور ساتھی
سگم سنگیت

شام

۶-۳۰ یووادانی: کہانی پاٹھ
سعید لقمانی: کماری ترا سکینہ
سگم سنگیت
طبلہ پر سنگت: کماری کرن مالا ستوگی
خطوں کے جواب

۶-۵۰ سرشتی جگت: ترو کالیں گنے کی دیکھ بھال اور آگے گنے کی بہار
آر۔ پی۔ ورما

۷-۴۵ گرامیں جگت پریوار کلیاں

۸-۰۰ اردو پروگرام: حالی مدا پرلی کی اردو غزل کو دین: وارتا
منشر علی صدیقی کو نتیا پاٹھ

۸-۱۵ کنول سندھو: غزلیں

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۷-۱۵ نعیم سین جوتی: گائن

۷-۴۵ طالب حسین سلطانی اور ساتھی قوالیاں

۸-۲۰ لوک گیت

۸-۴۰ نعیم سین جوتی گائن

دوپہر

۱-۴۰ بلونت بنسل، سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووادانی: میری پسند
ہرنام سنگھ چوہان

۶-۵۰ سرشتی جگت: خطوں کے جواب
جیوہانیتر

۷-۴۵ گرامیں جگت: اتپادن بڑھانے میں پرسدھک اور مزدوروں کا سمبدھ: بستیش چیدر دودی

۸-۰۰ سواستھ سدرشن: تیر کا پیر دگرام
(صرف منگل کو)

۸-۱۵ کیلاش سریواستو: سگم سنگیت

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۷-۱۵ رضا حسین: سارنگی

۷-۴۵ کملا سستا: غزلیں

۸-۲۰ نعمت علی: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کی پسند (صرف بدھ کو)

۱-۱۰ مہیلا جگت: آمنے سامنے
سمسیا سادھان، کتھا کرم کو
پہلی کڑی، فلمی گیت اور سگم سنگیت

۱-۴۰ جگدیش سنگھ ٹھاکر: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ رضا حسین سارنگی

۶-۵۰ کرشی جگت: آدھنک بیج اتپادن
بیج کہاں سے ملیں؟
کرشن مدمعرا

۷-۴۵ گرامیں جگت: بجلی کا صحیح استعمال
سرت سراتی سنگھ

۸-۰۰ انگریزی وارتا

۸-۱۵ کملا سستا غزلیں

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۷-۱۵ شوبھا رانی کوریپیا: طبلہ

۷-۴۵ رگھو بھاراج: غزلیں

۸-۲۰ کسم گوہیل: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ غلام صادق خاں: گائن

۱-۴۰ ملکیش: غزلیں

شام

۶-۲۰ شوبھا رانی کوریپیا: طبلہ

۶-۵۰ کرشی جگت: پھل دار پودوں کی کٹائی کب اور کیسے؟
آنند پال سنگھ

۷-۴۵ گرامیں جگت: اچھے سواستھ کیلئے ہری سبزیاں

۸-۱۵ ملکیش: غزلیں

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۷-۱۵ استاد حافظ علی خاں: سرود

۷-۳۰ کادمبوریہ: سید عبدالستار اور ہوری لال سنرما نیرد

۸-۲۰ شیام موہن: لوک گیت (ڈوگری)

دوپہر

۱-۱۰ ستیش چند: ستار

۱-۴۰ راحت علی: نعتیہ کلام

شام

۶-۲۰ یووادانی: "نیتی" کہانی
کماری انجو گپتا
سرگم: کماری مدھو گپتا، گلزار دادن
ساتھ میں سنگت، ظہیر احمد

۶-۵۰ کرشی جگت: سوکھتے ترو کا ہتو

۷-۴۵ گرامین جگت: جمع خوری اور کالا بازاری روکنے میں نوجوانوں کا حصہ
سبھاش چندر یادو

۸-۰۰ وارتائیں

۸-۱۵ منی بیگم: غزلیں

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۷-۱۵ استاد عبدالکریم خاں: گائن

۷-۴۵ محمد یعقوب: غزلیں

۸-۲۰ گیان وتی سکینہ: لوک گیت

شام

۶-۲۰ یووادانی: پھل جھڑی
جنگلوں پر منی پر دگرام
فلم سنگیت

۶-۵۰ کرشی جگت: چوہوں سے فصل کو بچائیں: سرجیت سنگھ

۷-۴۵ گرامین جگت پریوار کلیان

۸-۰۰ پریمل: ریڈیو پتریکا پروگرام
کہانی: ایشور سرن سنگھل
آٹھویں دہک کا کتھا ساہتیہ
وارتا: گوپال ودودی
کویتا پاٹھ: بھیشور تیواڑی
پینسکس، اندرجیت نرالا

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۷-۱۵ آسد شنکر (وادیہ وند رچنائیں)

۸-۳۰ اسد علی خاں: رودر وینا وادن

دوپہر

۱-۳۰ اقبال احمد صدیقی: غزلیں

۲-۳۵ گرامیں مہیلاؤں کیلئے
مہیلائیں زیادہ بچت کر سکتی ہیں
بند وسنگھ
حادثوں سے بچوں کو کیسے بچائیں؟

پستپا سکینہ
اپلبھد پھلوں کے وبھن پدارتھ
شکنتلا سوپال

شام

۶ - ۲۰ یوواوانی: گرامین وکاس میں وگیان کا یوگ دان
پری چرچہ

۶ - ۵۰ کرشی جگت، باراتی جھیتروں میں فصل کی دیکھ بھال

۷ - ۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

۹ - ۳۰ چھایا گیت

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ دیش وِدیش

دوپہر

۱ - ۱ مہیلا جگت: ... سوتنترتا سنگرام میں مہیلاؤں کا یوگ دان

۱ - ۴۰ دیش گان

شام

۶ - ۲ یوواوانی: گن تنتر دیوس کے اُپلکش پر وشیش پروگرام
(دھیش وا ... اور گیتوں پر آدھارت) پیشکش: جوالا پرساد

۶ - ۵۰ کرشی جگت: کرشی پر کیا پروگرام

۷ - ۴۵ گرامین جگت: گن تنتر دیوس کے اپلکش پر وشیش کاریہ کرم

---

۸ - ۰۰ اردو پروگرام: صحافی اور جمہوریت: مباحثہ

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ رام چند بھٹ: طبلہ

۷ - ۴۵ سگم سنگیت

۸ - ۲۰ نرملا سریواستو: لوک گیت

۸ - ۳ علاؤ الدین خاں: سرود

دوپہر

۱ - ۱۰ علی اکبر خاں: سرود

۱ - ۴۰ سکھ ...

شام

۶ - ۲۰ یوواوانی: ... سنتوش کمار سنگھ

۶ - ۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ گرامین جگت: کمزور ورگ
(لگھو اور سیمانت کرشک) کیلئے لگھو سینچائی پروگرام
رمیش چند سکسینہ

۸ - ۱۵ کملا جھریا: غزلیں

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ گنیش پرشاد مصرا: گائن

۷ - ۴۵ ملکہ پکھراج: سگم سنگیت

۸ - ۲ امیتوری سریواستو: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱ مہیلا جگت: خطوں کے جواب
وِنود وارتا
"میرا وَردان جانے کوتے"
قوالیاں

۱ - ۴ سمتا چکرورتی: سگم سنگیت

شام

۶ - ۲۰ جگدیش موہن: گائن

۶ - ۵۰ کرشی جگت: "دلیٹ ناشی دواؤں کے چھڑکاؤ میں سادھانیاں"
سریش کمار مترا

۷ - ۴۵ گرامین جگت: وشیش پربھی سمیوت یوجنا
جی - این - مہروترا

۸ - ۱۵ ملکہ پکھراج: سگم سنگیت

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ سندیپ کمار مترا: گٹار

۷ - ۴۵ سمپل کمار ملک: گیت، بھجن

۸ - ۲ دیپا گانگولی: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱ سندیپ کمار مترا: گٹار

۱ - ۴ سمپل کمار ملک: گیت، بھجن

شام

۶ - ۲۰ سندیپ کمار مترا: گٹار

۶ - ۵ کرشی جگت: ... کی کھیتی اور دیکھ بھال

۷ - ۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

۸ - ۱۵ ... گیت

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح ۵ - ۶ ... ہوئے ... ہی

۷ - ۱۵ شجاعت حسین خاں: گائن

۷ - ۳۰ کادیہ سوربھ: شیوا شکتی

۸ - ۲۰ آر۔ پی۔ تنبرجی: لوک گیت

۸ - ۳۰ رسک لال آندھریا: گائن

دوپہر

۱ - ۱۰ شجاعت حسین خاں: گائن

۱ - ۴۰ انوپ جلوٹا: غزلیں

شام

۶ - ۲۰ یوواوانی: وِنود وارتا
"عادت ہے چلتی بس میں سو جانے کی" کماری نسرین زہرہ
سرگم: سگم سنگیت
ستردکمار راہی
پریوار کلیان

۶ - ۵۰ کرشی جگت
چنے کی کیٹ وبجاؤ
وشمبھر سہائے

۷ - ۴۵ گرامین جگت: بچھڑے اور بچھیوں کی سردیوں میں دیکھ بھال
ڈاکٹر مہندر شیکھر تیاگی

۸ - ۱۵ غلام صابر اور ساتھی: نعتیں

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۷ - ۱۵ نثار حسین: طبلہ

۷ - ۴۵ سگم سنگیت

۸ - ۲۰ لوک گیت

شام

۶ - ۲۰ یوواوانی

۶ - ۵۰ کرشی جگت، آکاش وانی گاؤں میں

۷ - ۴۵ کمزور ورگوں کیلئے
از دریندر کمار جوہری

۸ - ۰۰ سوالوں کے بیچ

بقیہ: اردو سروس

۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: کرشنا راؤ جادھو
راگ اڈانہ میں دھرپد اور دھمار
امجد علی خاں: سرود پر راگ تلک کاموڈ

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالی: بھجن

۶ - ۳۰ شہر صبا: ستیش بتر
امیر قزلباش کا کلام
نسیم بانو۔ جگر اور فیض کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز: احمد رضا
وچتر وینا پر راگ نٹ بھیروی

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: نصیر فیاض الدین ڈاگر اور نصیر ظہیر الدین ڈاگر: دھرپد

رات

۸ - ۴۵ ریڈیو نیوز ریل

۹ - ۰۰ حسن غزل: ستیش بتر
غلام ربانی تاباں اور حسن کمال کا کلام

۹ - ۱۵ نغمہ و ساز

۹ - ۲۰ نئی نسل نئی روشنی
صلاح کار: سامعین کے خطوط پر مبنی پروگرام
نوجوانوں کی مشکلات پر غور
از گیتا ورما، غزل
ہم نہیں چاہتے: رسومات
تقریر: از قیصر سعید

۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: نصیر فیاض الدین ڈاگر اور نصیر ظہیر الدین ڈاگر: دھرپد
احمد رضا: وچتر وینا پر راگ شری رنجنی

غزل

معین احسن جذبی

دل سرد ہو تو وا لبِ گفتار کیا کریں
منصور کیا بنیں ہوسِ دار کیا کریں

اب کیا سنائیں یوسفِ زنداں کی داستاں
پھر گرم جنسِ درد کا بازار کیا کریں

وہ ساغرِ نشاط ہو یا جامِ دردِ غم
ساقی نے جب دیا ہو تو انکار کیا کریں

جذبی نگاہ میں ہے برہنہ سری کی شان
ہم احترامِ طرۂ دستار کیا کریں

(اردو مجلس سے نشر)

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر الف ۳۴۴ء۳ میٹر - ۸۷۳ کلوہرٹز — جالندھر ب ۴۲۷ء۴ میٹر - ۷۰۲ کلوہرٹز

چنڈی گڑھ ۲۶۱ء۲ میٹر - ۱۱۴۰ کلوہرٹز — (شام ۱ - ۶ سے ۳۰ - ۱۰ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح جالندھر الف

۳ - ۶ وندے ماترم منگل دھونی
۲۵ - ۶ آرادھنا : بھگتی سنگیت
۵ - ۷ موسم اور کھیتی باڑی پروگرام
۱۰ - ۷ پریچے : پروگراموں کی تفصیل
۱۵ - ۷ آسا دی وار (اتوار)
۴۰ - ۸ آپ کے اُتر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی رائے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور ہفتہ)
ترانے (جمعرات) تہاڈی چٹھی ملی
(جمعہ)
۱۵ - ۹ بال جگت : بچوں کے لئے پروگرام
(اتوار)
۴۵ - ۹ چاس رستماں : ہفتہ وار کھیتی
سندھی پروگرام
۲ - ۹ اختتام (اتوار کے علاوہ)
۱۵ - ۱ آپ کی فرمائش (اتوار)
۱۵ - ۱۱ اختتام (صرف اتوار)

دوپہر

۲ - ۱۲ ناری سنسار (اتوار اور جمعرات)
۴۵ - ۱۲ یوں عالج (پیر اور منگل)
۵ - ۱ فوجی بھائیوں کے لئے
- ۲ موسم اور اُنت کھیتی
۳۰ - ۲ لوک گیت (چیدہ چیدہ فنکار)
۴۵ - ۲ دھیمی گتی سے ہندی میں سماچار بلیٹن

شام

۵ - ۵ بال واڑی (دیہاتی بچوں کیلئے پروگرام
پھلواڑی (بدھ) باقی دنوں
میں پنجابی گیت
۳۰ - ۵ گورسانی دیہار (دیہاتی پروگرام)
۰ - ۶ مقامی اعلانات اور پروگراموں
کی تفصیل
۱ - ۶ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۲۰ - ۶ پرادیشک سماچار (ہندی)
۳ - ۶ دیہاتی پروگرام
۲۵ - ۹ تبصرہ (اردو)

جالندھر ب

شام

۰ - ۶ یوداوانی : یوکوں کیلئے پروگرام
۰ - ۷ دیس پنجاب : پنجابی رنگا رنگ پروگرام
۰ - ۸ اختتام

جمعہ ۱۶ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳۰ - ۷ اوم پرکاش : کلارنٹ پر راگ دیسی
۲۰ - ۸ گوربچن سنگھ نکی : شبد
۵۰ - ۸ جاگیر محمد : صوفیانہ کلام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ لچھمن داس : طبلہ پر تین تال
۳۰ - ۱۲ پشپا رانی اور پرکاش سندھو : گیت
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ پورن چند وڈالی اور ساتھی
لوک گیت
۴۰ - ۷ دیناتیک راؤ پٹ وردھن
خیال انا دھی کیدار
۰۰ - ۸ مہیلاؤں کے سمپتی گت قانونی ادھیکار
ہندی میں تقریر
۳۰ - ۹ گھائل پتھری تلاش : ہندی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ لوک گیت ، کلدیپ مانک
۳۰ - ۱ اوم پرکاش : کلارنٹ پر راگ جوگ

ہفتہ ۱۷ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳۰ - ۷ سریندر سنگھ اور تیج پال سنگھ
راگ بیراگی
۲۰ - ۸ پریم جگیاسو : بھجن
۱۵ - ۹ سی - ایل - دلی : غزلیں

دوپہر

۰۰ - ۱۲ امرت حسین خاں
سر بہار پر راگ شدھ سارنگ
۱۵ - ۱۲ پریم جگیاسو : غزلیں
۳۰ - ۱۲ لوک رنگ
۳۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ رام ناتھ پوری اور ساتھی
لوک گیت
۴ - ۷ پریم جگیاسو : گیت
۵۰ - ۷ سی - ایل - دلی : غزلیں
۰۰ - ۸ پنجابی میں تقریر : ساڈی منزل
ساڈے بڑا : قومی ایکتا
۳۰ - ۹ سنگیت کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۸ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳۰ - ۷ کمار گندھرو : خیال اور ترانہ
راگ توڑی
۲۰ - ۸ مسیحی بھجن
۵۰ - ۸ احمد حسین اور محمد حسین : گیت اور غزل

دوپہر

۰۰ - ۱۲ انت لال : شہنائی پر راگ
بھیرویں
۱۵ - ۱۲ احمد حسین اور محمد حسین : غزلیں
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ پریتی مالا : لوک گیت
۴ - ۷ احمد حسین اور محمد حسین : غزلیں
۴۵ - ۷ جاگرت : سلسلہ وار گھریلو فیچر
۰۰ - ۸ انگریزی میں تقریر
۲۵ - ۸ سنگم سنگیت
۰۰ - ۱۰ شبد کاتن
۳۴ - ۱۰ ملک ارجن منصور
خیال سادنی نٹ

پیر ۱۹ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳۰ - ۷ پرشوتم داس مہتہ
ستار پر راگ اہلیہ بلاول
نثار حسین خاں : خیال گوردھنی توڑی
۲۰ - ۸ سرجیت چھیجہ : شبد
۵ - ۸ جگجیت سنگھ زیروی
۱۵ - ۹ سی - ایل - دلی : غزلیں

دوپہر

- ۱۲ تہاڈی پسند (سننے والوں کی فرمائش
پر پنجابی گیت)
۳۰ - ۱۲ ہندی گیت
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۴۰ - ۷ سرجیت چھیجہ ، غزلیں
۵ - ۷ پنجابی گیت
۰۰ - ۸ بھارتیہ سنسکرتی کو دین
اتر پردیش کی : ہندی میں تقریر
۲۵ - ۸ سنگم سنگیت
۳ - ۹ پنجابی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ جگجیت سنگھ زیروی : لوک گیت
۳۰ - ۱ پرشوتم داس مہتہ : ستار پر راگ
تلنگ
پربھا اترے : خیال مارو بہاگ

منگل ۲۰ جنوری

جالندھر الف

صبح

۳ - ۷ مسو علی خاں : خیال گجری توڑی
اور سندھی بھیروی
سندا پٹنائیک
خیال رام کلی
۲۰ - ۸ بھیٹیاں پرنا چند جوگی
۵ - ۸ تیج بہادر سنگھ ، بھجن
۱۵ - ۹ شبد

دوپہر

۰ - ۱۲ پربھاتیاں (پیار کے گیتوں کا پروگرام)
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ نوراں : لوک گیت
۴۰ - ۷ تیج بہادر سنگھ : گیت
۵ - ۷ پنجابی گیت
۰۰ - ۸ اردو میں تقریر : فوج کی ملازمت
میری نظر میں
میجر جنرل ڈبلیو - ایس کٹوچ
۱۵ - ۸ کوتیا پاٹھ (ہندی)
۳۰ - ۸ سنگم سنگیت
۳ - ۹ کھیڈ سنسار : کھیلوں کا میگزین
پروگرام

بدھ ۲۱ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ رتناکر ویاس: سرود پر راگ نٹ بھیرو
۸ - ۲۰ پنجابی گیت
۸ - ۵۰ ملکھی رام۔ لوک گیت
۹ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی شبد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سانتا پرساد: طبلہ پر تین تال
۱۲ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی شبد
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۳۰ قدم قدم ایڑا بیڑا
۷ - ۵۰ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی شبد
۸ - ۰۰ اجوکا پاکستانی پنجابی ساہتہ ناول تے کہانی
پنجابی میں تقریر از ڈاکٹر عطر سنگھ
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰ - ۳۰ مالویکا کانن: خیال بہاگ اڈھری

جمعرات ۲۲ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ سوہن سنگھ: خیال دیسی
۸ - ۲۰ کلدیپ سنگھ پردیسی۔ لوک گیت
۸ - ۵۰ قوالی
۹ - ۱۵ سلیم اقبال: کافی

دوپہر

۱۲ - ۰ وی۔ جی۔ جوگ: وائلن پر راگ ہنڈول بہار
۱۲ - ۱۵ سلیم اقبال: نعتیں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ راجندر سنگھ راز اور ساتھی لوک گیت
۷ - ۴۰ لوک رچی سماچار
۷ - ۴۵ سلیم اقبال: غزلیں
۸ - ۰۰ تخلیق: اردو میں ثقافتی پروگرام
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
۱۰ - ۳۰ سوہن سنگھ: خیال درباری

جمعہ ۲۳ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ شام لال: سہناتی پر راگ ہنڈول
۸ - ۲۰ برہم سنگھ۔ گیت
۸ - ۵۰ شوکت علی: صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲ امرنانھ خیال پیارو کیتی اور سعید رامدھیم
۱۲ - ۳۰ ایم۔ ایل۔ ٹنکرہ۔ گیت
۲ - ۲ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ ادھاگر سنگھ ملنگ اور ساتھی لوک گیت
۷ - ۴ رگھو ناتھ سنگھ: بانسری پر راگ کلاوتی
۸ - ۰۰ نویں کاشن دہیدی میں کتابوں پر تبصرہ
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳ ماڈرن ہیرلادو: ہندی ناٹک کرتیہ: رونی ترن شرما
۱۰ - ۳۰ گور دیو سنگھ کوتل: لوک گیت
۱۰ - ۳۰ شام لال: شہنائی پر راگ چندرکونس

ہفتہ ۲۴ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ سری گریش۔ خیال ست مکھاری
۸ - ۲۰ نعتیں
۸ - ۵ گھنشام داس پنجابی گیت
۹ - ۱۵ چند رکانت کامیاں

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سری گریش خیال میاں کی توڑی
۱۲ - ۱۵ شانتا سکسینہ۔ گیت اور غزل
۱۲ - ۳۰ موہن لو سدھو لوک گیت
۱۲ - ۴۵ نعتیں
۲ - ۲ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ شنکر داس اور ساتھی۔ لوک گیت
۷ - ۴ گھنشام داس اور شانتا سکسینہ گیت اور لوک گیت
۸ - ۰۰ ساڈی منزل ساڈا بیڑا سماج واد پنجابی میں تقریر
۸ - ۲۰ ادھیاپکاں لئی: جماعت وچ جان توں پہلاں دی تیاری
پنجابی میں تقریر از موہن سنگھ
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ سنگیت کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۵ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ پرکاش وڈھیرہ بانسری پر راگ دیوگری بلاول
۸ - ۲۰ سیپی سمس
۸ - ۵۰ گھنشام داس۔ پنجابی گیت

دوپہر

۱۲ - پرج ناراس سرود پر راگ شدھ سارنگ
۱۲ - ۱۵ پہاڑی گیت
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ پر دیپلا یی لوک گیت
۷ - ۴۰ گھنشام داس۔ گیت
۷ - ۴۵ جاگرت۔ سلسلہ وار گھریلو فیچر
۸ - ۰۰ انگریزی میں تقریر
۹ - ۲۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۰۰ شبد گان
۱۰ - ۳۰ امجد علی خاں: سرود پر راگ بہار وتی اور راگ عابارہ

پیر ۲۶ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ موہنی کاظمی: خیال اور ترانہ توڑی اور بھیروی
۸ - ۲ گیت گمس
۸ - ۵ گور چرن سنگھ گو بوتر ڈھاڈی اور ساتھی لوک گیت
۹ - ۱۵ جھلکی (پنجابی)

دوپہر

۱۲ - پہاڑی لسد دسے دالوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲ - ۳۰ گیت مالا۔ دلیش بھگتی کے گانے
۲ - ۳۰ غزلیں

شام ۷ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی ناٹک
۱۰ - ۱۵ ہنس راج اور ساتھی: بھینٹاں
۱۰ - ۳۰ بالے خاں استار پر راگ یمن کلیان

منگل ۲۷ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۳۰ اجیت سنگھ پنتیل۔ خیال کومل رکھب آساوری
۸ - ۲ امریک سنگھ ہرگوبند پوری لوک گیت
۸ - ۵ پرچند۔ بھجن
۹ - ۱۵ شانتی ہیرا نند۔ غزلیں

دوپہر

۱۲ - پرچھائیاں (پرانے گیتوں پر مبنی پروگرام)
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ سورن لتا۔ لوک گیت
۷ - ۴ پرچند گیت
۷ - ۵ پنجابی گیت
۸ - اخلاقی قدریں اور نیا سماج اردو میں تقریر ایس۔ کے۔ راسیال
۹ - ۱۰ غزلیں
۹ - ۲ سوتیا پانڈ (پنجابی)
۸ - ۳ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی میں پیری چرچا

بدھ ۲۸ جنوری

جالندھر الف

صبح

۷ - ۲ کستوری لال: وائلن پر راگ بلاس خانی توڑی
۸ - ۲ سری رام۔ غزلیں
۸ - ۵ رمیش۔ کیلا اور ساتھی لوک گیت
۹ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی شبد

دوپہر

۱۲ - سوکما پتر پال اور رچ ھوش سارا ستار اور سطور پر راگ بھیر بھیرو درھیرنی وادا
۱۲ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی شبد
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم پڑا ایترا

۷-۵۰ بھائی ہرمندر سنگھ راگی اور ساتھی شبد

۸-۰۰ پنجابی میں بھینٹ وارتا: کلاتے کلاکار

۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۲۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ آپ کی فرمائش

۱۰-۳ کستوری لال: وائلن پر راگ شدھ کلیان

جمعرات ۲۹ر جنوری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ سنگیت پریہ اور روی شنکر ستار پر راگ اہیر للت، نٹ بھیرو اور بھٹیار

۸-۲ سرجیت لوک گیت

۸-۵ پنجابی گیت

۹-۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی کافی

دوپہر

۱۲- سہیل بکرمی سرود پر راگ نٹ بھیرو

۱۲-۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی نعتیں

۲-۲ غزلیں

شام

۵-۱۵ سعیدہ بانو، لوک گیت

۷-۴۰ لوک تریجی سماچار

۷-۴۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی غزلیں

۸-۰۰ سرخیاں پنجابی میں ثقافتی پروگرام

۸-۳۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ گلدستہ، رنگا رنگ پروگرام

۱۰-۴۰ سہیل بکرمی، سرود پر راگ کوسی کا نہڑہ

جمعہ ۳۰ر جنوری

جالندھر الف

صبح

۷-۳ کماری ستر بو کالیکر خیال گجری ٹوڈی

۸-۲۰ سرسوتی وشواس: بھجن

۸-۵۰ صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰ بسوراج راجگورو: خیال دیسی

۱۲-۲۰ لیشپا بسن: گیت

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۰۵ سرسوتی وشواس: بھجن

۵-۱۵ کیلاش کمار کشیپ: لوک گیت

۷-۴۰ امرت حسین خاں: ستار پر راگ گاوتی

۸-۰۰ ہری جن کلیان تتھا گاندھی جی، ہندی میں تقریر

۷-۴۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ ہندی میں ناٹک

۱۰-۱۵ جاگیر سنگھ طالب: لوک گیت

۱۰-۲۰ کماری ستر بو کالیکر: راگ یمن

ہفتہ ۳۱ر جنوری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ مالویکا کانن: خیال بیراگی اور بھجن

۸-۲۰ سگم سنگیت

۸-۵ سریندر کور: پنجابی گیت اور کافی

۹-۱۵ اجیت کور: شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ لکشمی شنکر اور نرملا دیوی ٹھمری اور دادرا

۱۲-۱۵ اجیت کور: غزلیں

۱۲-۳ لوک رنگ (لوک گیتوں کا پروگرام)

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سوہن سنگھ سیتل ڈھاڈی اور ساتھی: واراں

۷-۴۰ اجیت کور: گیت

۷-۵۰ سریندر کور: گیت

۸-۰۰ آ دیکھاں دیاں سطراں وچ، پنجابی میں پستک سمیکشا

۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۲۰ ادھیاپکاں لئی: وگیان پڑھائی کیویں سدھرے: پنجابی میں تقریر اراوتار سنگھ دیپک

۹-۳ سنگیت کا نیشنل پروگرام ڈی۔ ورندا: گائن

آواز کی کاپی حاصل کرنے کے لیے درج ذیل سے براہ خط و کتابت کریں
جنرل ایڈیٹر آکاشوانی گروپ آف جرنلز
آل انڈیا ریڈیو سکنڈ فلور، پی ٹی آئی بلڈنگ
سنسد مارگ، نئی دہلی ۱۱

روہتک

میڈیم ویو ۴۷ر ۲۶۲ میٹر — ۱۱۴۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۶-۲۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۹-۱۵ تک) — دوسری مجلس ۱۲-۳۰ سے ۲-۱۰ تک

تیسری مجلس ۵-۳۰ سے ۱۰-۳۰ تک (ہفتہ اتوار ۱۱-۰۰ بجے تک)

جمعہ ۲۶ر جنوری

صبح

۷-۱۰ کرشنا کلے: غزلیں

۷-۲۵ مہندر گڑھ ضلع کی جھنکی

۷-۳۰ دیال سنگھ رانا: بانسری

۸-۲ ماسٹر سورج: ہریانوی سنگیت

۸-۳ گاندھی چرچا

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۱-۰ ورندگان

۱-۴۰ پرائمری جماعتوں کے لئے درس

۲-۲۰ ماسٹر سورج، دریاؤ سنگھ ملک ہریانوی سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

۶-۱۰ برج کے لوک گیت

۷-۲۵ ایم۔ ایس سبھولکشمی بھجن

۸-۰۰ کھیل جگت

۸-۳۰ او۔ پی۔ کپور: غزلیں

۹-۱۵ ایک فلم سے: فلم "مرزا غالب"

ہفتہ ۲۷ر جنوری

صبح

۷-۱۰ شانتا سکسینہ گیت

۷-۲۵ سونی پت ضلع کی جھنکی

۷-۳ دیوبرت چودھری، ستار

۸-۳۰ من پھول میرا چاند سا لورے لوک سنگیت

۱۲-۳ کھیر سیے

۱-۴۰ وکلانگ بالکوں کی ابتدائی تعلیم

۲-۳۰ من پھول میرا چاند سا لورے لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ ہمارا گاؤں

۶-۱۰ کشمیری لوک گیت

۷-۴۵ شانتا سکسینہ: گیت

۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۳ سموہ گان

۹-۱۵ ایک فلم سے: فلم "پیا کا گھر"

اتوار ۲۸ر جنوری

صبح

۷-۱۰ سبھاش چندر سینی، سگم سنگیت

۷-۲۵ سرسہ ضلع کی جھنکی

۷-۳۰ نواب خاں: طبلہ

۸-۳۰ بال کنج

دوپہر

۱۲-۳ ناری جگت

۱-۰۰ کھلا آکاش

۲-۲۰ مہر سنگھ، اوم پرکاش ہریانوی سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب

۶-۱۰ پنجابی گیت

۷-۴۵ سبھاش چندر سینی: سگم سنگیت

۸-۰۰ آج اتوار ہے

۸-۳ شاردا: گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے، فلم "رئیس زادہ"

پیر ۲۹ر جنوری

صبح

۷-۱۰ محمد حیات اور ہمنوا: قوالیاں

۷-۲۵ فریدآباد ضلع کی جھنکی

۷-۳۰ منٹری کانت باکرے: کلاسیکی موسیقی

۸-۳ رمی شرما اور ساتھی، رام نواس شرما لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۴۰ چھٹی جماعت کے لیے

سا ماجک وگیان کا درس

۲۰ - ۲ رمنی شرما اور ساتھی
رام نواس شرما: لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار: رفتار زمانہ

۱۰ - ۶ راجستھانی گیت

۴۵ - ۷ محمد حیات اور ہمنوا - قوالیاں

۰۰ - ۸ انگریزی تقریر

۳۰ - ۸ شوشیل سہل: بھجن

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "پونم"

۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

منگل ۲۰؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ منجو بترہ: سگم سنگیت

۲۵ - ۷ روہتک ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ بلرام پاٹھک: ستار

۳۰ - ۸ سورکھشا گرو دوار تیج پرسہاکر
لوک گیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ چینیکا

۴۰ - ۱ ساتویں جماعت کے لیے انگریزی درس

۲۰ - ۲ سورکھشا گرو دوار تیج پرسہاکر
لوک گیت

شام

۳۰ - ۵ میری پسند کے گیت

۱۰ - ۶ ڈوگری گیت

۴۵ - ۷ منجو بترہ: سگم سنگیت

۰۰ - ۸ کادیہ دھارا

۳۰ - ۸ سموگان

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "پلکوں کی چھاؤں میں"

۳۰ - ۹ خواتین اور ہمارا معاشرہ
انگریزی میں مباحثہ

بدھ ۲۱؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ رماسین: غزلیں اور بھجن

۴۵ - ۷ حصار ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ مہیش باجپائی: کلاسیکی موسیقی

۳۰ - ۸ رگھوبیر سنگھ اور ساتھی
ششی شرما اور ساتھی: لوک گیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ گاتی پنکتی

۰۰ - ۱ کرتنیں

۴۰ - ۱ آٹھویں جماعت کے لیے ہندی درس

۳۰ - ۲ رگھوبیر سنگھ اور ساتھی
ششی شرما اور ساتھی: لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار

۱۰ - ۶ ننھے منے

۴۵ - ۷ ارماسین: غزلیں اور بھجن

۰۰ - ۸ ہریانہ کی صنعتی زرعی آلات

۳۰ - ۸ مہندر سنگھ: شبد

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "پریم پربت"

۰ - ۱۰ مہیش باجپائی: کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۲۲؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ مدن لال شرما: سگم سنگیت

۲۵ - ۷ انبالہ ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ چلتے چلتے

۳۰ - ۸ میر سنگھ اور ساتھی، شکنتلا دھیرہ
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ایک رنگ

۴۰ - ۱ نویں جماعت کے لیے جغرافیہ کا درس

۲۰ - ۲ میر سنگھ اور ساتھی، شکنتلا دھیرہ
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ سرگم

۱۰ - ۶ پنجابی گیت

۴۵ - ۷ مدن لال شرما: سگم سنگیت

۰۰ - ۸ گھر آنگن

۳۰ - ۸ رادھا سلوچہ: گیت

۱۵ - ۹ آپ کا خط ملا

جمعہ ۲۳؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ انجلی بوس: بھجن

۲۵ - ۷ بھوانی ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ اجیت سنگھ پینٹل: کلاسیکی موسیقی

۳۰ - ۸ گاندھی پرارتھنا

دوپہر

۳۰ - ۱۲ دھرتی کے گیت

۴۰ - ۱ پرائمری جماعتوں کیلئے درس

۳۰ - ۲ دتے کمل اور چمن لال: لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار

۱۰ - ۶ ڈوگری گیت

۴۵ - ۷ انجلی بوس: بھجن

۰۰ - ۸ وکاس کلب

۳۰ - ۸ ارشاد احمد قوال اور ساتھی
نعتیں

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "ماں"

۳۰ - ۹ ہیلتھ میگزین

۰۰ - ۱۰ اجیت سنگھ پینٹل: کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۲۴؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ محمد یعقوب: غزلیں

۲۵ - ۷ کرنال ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ ایچ۔ آر۔ گوتم: کلاسیکی موسیقی

۳۰ - ۸ دھرم پال: لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ سپھر سنئے

۴۰ - ۱ اساتذہ کے لیے پروگرام

۳۰ - ۲ دھرم پال: لوک سنگیت

۰۰ - ۸ ہریانہ درشن

۳۰ - ۸ شرما بندھو: بھجن

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "کالا سونا"

اتوار ۲۵؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ مانک لال ورما: سگم سنگیت

۲۵ - ۷ گوڑگاؤں ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ ستیش پرکاش قمر: شہنائی

۳۰ - ۸ بال کنج

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ناری جگت

۰۰ - ۱ کھلا آکاش

۳ - ۲ نرملا دیوی اور منشی رام
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب

۱۰ - ۶ ہماچلی گیت

۴۵ - ۷ مانک لال ورما: سگم سنگیت

۰۰ - ۸ آج اتوار ہے

۳۰ - ۸ دیش پیار کے گیت

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "دیس پردیس"

پیر ۲۶؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ دیش پیار کے گیت

۲۵ - ۷ جیند ضلع کی چھٹی

۳ - ۷ پی۔ ایل۔ گوہارکر: کلاسیکی موسیقی

۳۰ - ۸ فقیر سنگھ اور ساتھی، دیپا ماتھر
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ ملے جلے گانے

۲۰ - ۲ گیح سنگھ اور ساتھی، دیپا ماتھر
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ یووا سنسار

۱۰ - ۶ پنجابی سنگیت

۴۵ - ۷ سموگان

۰۰ - ۸ پارلیمانی نظام حکومت میں اداری اہمیت
انگریزی میں بات چیت

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "جس دیش میں گنگا بہتی ہے"

۳۰ - ۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

۰۰ - ۱۰ پی۔ ایل۔ گوہارکر: کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۷؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ سمتا باجپائی: سگم سنگیت

۲۵ - ۷ کوروکشیتر ضلع کی چھٹی

۳ - ۷ پروین سلطانہ: کلاسیکی موسیقی

۳۰ - ۸ کرن سنگھ سبھروال، مینا گریوال
لوک سنگیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ لائبریری سے انتخاب

۴۰ - ۱ ساتویں جماعت کے لیے انگریزی درس

۲۰ - ۲ کرن سنگھ سبھروال، مینا گریوال
لوک سنگیت

شام

۳۰ - ۵ میری پسند کے گیت

۱۰ - ۶ برج کے لوک گیت

۴۵ - ۷ سمتا باجپائی: سگم سنگیت

۰۰ - ۸ ہریانوی کویتا پاٹھ

۳۰ - ۸ گوردیپ سنگھ: بھجن

۱۵ - ۹ ایک فلم سے: فلم "نٹور لال"

بدھ ۲۸؍جنوری

صبح

۱۰ - ۷ کمل ہنس راں: سگم سنگیت

۲۵ - ۷ مہندر گڑھ ضلع کی چھٹی

۳۰ - ۷ ایس۔ جی۔ رائے چودھری: سرود

۳۰ - ۸ رام کمار شرما، ٹیک چند چوہان

اور ساتھی؛ لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پکھی

۱-۰۰ کترنیں

۱-۴۰ آٹھویں جماعت کے لیے ہندی درس

۲-۴۰ رام کمار فریا، ایک چند چوہان
اور ساتھی؛ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ گاؤں کی خوشحالی اور ریو داشکتی
مباحثہ

۶-۱۰ ننھے منّے

۷-۴۵ کمل ہنس پال؛ سگم سنگیت

۸-۰۰ ہندی تقریر

۸-۳۰ کے۔ ایل۔ سہگل؛ گیت اور بھجن

۹-۱۵ ایک فلم سے؛ فلم "ہیرالال پنالال"

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۷-۱۰ وید سیٹھی؛ سگم سنگیت

۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۴۰ رام سروپ، من پھول سنگھ
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ساز اور آواز

۱-۴۰ نویں جماعت کے لیے سماجک
گیان کا درس

۲-۲۰ رام سروپ، من پھول سنگھ
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ سرگم

۶-۱۰ اترپردیش کے لوک گیت

۷-۴۵ وید سیٹھی؛ سگم سنگیت

۸-۰۰ گھر آنگن

۸-۳۰ نورجہاں؛ غزلیں

۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۷-۱۰ ارملا ناگر؛ غزلیں

۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ ایم۔ وی۔ بلوردھن
کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰ رام کرشن ورما اور ساتھی
لوک گیت

۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۱-۴۰ پرائمری جماعتوں کے لیے درس

۲-۲۰ رام کرشن ورما اور ساتھی
امیر سنگھ؛ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

۶-۱۰ پنجابی سنگیت

۷-۴۵ شکتی لتا درک
غزلیں

۸-۰۰ کتابوں پر تبصرہ

۸-۳۰ ہیمنت کمار؛ گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے؛ فلم "درد"

۹-۳۰ اٹ پٹے سوال چٹ پٹے جواب

۱۰-۰۰ ایم۔ وی۔ بلوردھن: کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۷-۱۰ سپرا بوس؛ بھجن، گیت، غزلیں

۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ ولایت خاں؛ ستار

۸-۳۰ وملیش کماری اور سکھیاں
ریتا اور سکھیاں؛ لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ کچھ سیلے

۱-۴۰ اساتذہ کے لیے پروگرام

۲-۴۰ وملیش کماری اور سکھیاں
ریتا اور سکھیاں؛ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ ناٹک

۶-۱۰ راجستھانی گیت

۷-۴۵ سپرا بوس؛ بھجن، گیت، غزلیں

۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۳۰ بھائی بخشش سنگھ راگی اور ساتھی
شبد

۹-۱۵ ایک فلم سے، فلم "انامیکا"

قطعہ — عطا کلیانوی

ڈر رہا ہوں کہ یہ بھی رات نہ ہو
دہر پر ایک جمود طاری ہے
جس میں کچھ روشنی نہ ہو دل کی
زندگی پر وہ رات بھاری ہے
(دِگلبر گہ سے)

شملہ

۳۸۷۰۶ میٹر ۷۷۴ کلو ہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ، ۴۷۶۰ کلو ہرٹز

صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ اور ۹-۴۵ سے ۴۵-۵ ، ۶۰۲۰ کلو ہرٹز

شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۶-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی: صبح ۸-۰۰ دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ رات ۸-۳۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰

انگریزی: صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۰۰ ، ۲-۰۰ رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۰۵

سنسکرت: صبح ۷-۰۰ اردو صبح ۸-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ وندے ماترم
منگل دھونی

۶-۳۵ گیان وندو اور وندنا

۶-۵۵ کھیتی باڑی

۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ

۷-۳۰ سامائیکی

۷-۴۵ پہاڑی سنگیت

۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی

۹-۳۰ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ

۱۲-۲۰ اختتام

۱-۱۰ فوجی بھائیوں کے لیے

۲-۲۰ موسم، کھیتی چرچا

۲-۳۰ سب رنگ

۳-۰۰ اختتام

شام

۵-۰۰ ہماچل پروگرام

لاہول سپتی پروگرام (اتوار، منگل، جمعہ)
کنزی پروگرام (پیر، جمعرات)
چمبہ پانگی پروگرام (بدھ، ہفتہ)

۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر، جمعرات)
سرموری پروگرام (منگل، ہفتہ)
چنّو منّو (جمعرات)

۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل، ہفتہ)
دیہاتی خواتین کے لیے (بدھ)

۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ

۶-۴۵ پرادیشک سماچار

۷-۰۰ اسپورٹس نیوز

۷-۰۵ کرشی جگت

۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے

۸-۰۰ دھارا رے گیت

۱۰-۳۰ اختتام (سوائے منگل و ہفتہ)
منگل و ہفتہ ۱۱-۰۰ بجے

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا

۷-۳۰ جیون جیوتی

۷-۵۵ سمے کی بات

۸-۲۰ سگم سنگیت

۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی

۹-۰۵ محفل

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی

۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹی

۸-۱۵ سماچار درشن

۸-۲۵ سگم سنگیت

۹-۱۵ ہندی میں تقریر

۹-۲۰ لوک ناٹک

۱۰-۰۰ من بھاون: پرانی فلموں کے
فرمائشی گیت

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دیش گان
۸-۳۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا

شام

۶-۰۰ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی میوزک
۹-۱۵ ہیم درشن: علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۸ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۰ لوک روچی سماچار
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ آندھا کنواں۔ ہندی ناٹک مصنف ڈاکٹر لکشمی نارائن لال
۱۲-۰۰ شیتل شکھر
۱۲-۳۰ بال گوپال
۲-۳۰ خواتین کے لیے پروگرام

شام

۶-۰۰ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ قانون اور وکیتی
۹-۳۰ گیت پہاڑاں رے: فرمائشی پہاڑی گیتوں کا پروگرام

پیر ۱۹ جنوری

صبح ۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ جگیاسا: سوالات جوابات کا پروگرام
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری اور دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چنیکا

شام

۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۵۵ سا مائیک چرچا
۷-۴۰ استادوں کے لیے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۵ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی: سنسکرت میں کوتا پاٹھ
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہیلا سمیلن۔ دیہاتی خواتین کے لیے
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی پہ ہندی پروگرام
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ گھر آنگن سلسلہ وار ڈرامہ
۹-۳۰ چرچا کا وشئے ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر: نئی فلموں کے فرمائشی گیت

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۵-۳۰ جنز منو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۰۵ پہاڑی دھن
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ سا مائیک چرچا
۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۰۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہندی میں تقریر
۹-۳۰ کرپی ہندی میں سلسلہ وار ڈرامہ تحریر وشنو پربھاکر
۱۰-۰۰ من بھاوں: پرانی فلموں کے فرمائشی گیت

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دیش گان
۸-۳۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا

شام

۶-۰۰ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات
۶-۵۵ گیت
۷-۲۵ خاندان کی بہبود کا پروگرام
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی میوزک
۹-۱۵ ہیم درشن: علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۰ لوک روچی سماچار
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ روپلی دھرتی سنہرا دیش سنگیت روپک
۱۲-۳۰ بال گوپال
۲-۳۰ ونیتا منڈل: خواتین کے لیے پروگرام

شام

۶-۰۰ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ شرم سنسار
۹-۳۰ گیت پہاڑاں رے۔ فرمائشی پہاڑی گیتوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ انگریزی میں تقریر
۹-۳۰ ہندی میں بات چیت
۱۰-۵ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۷؍جنوری

صبح
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چینکا
شام
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۹-۳ ہندی میں تقریر
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۸؍جنوری

صبح
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ سنسکرت کویتا پاٹھ
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت
شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ دیہاتی خواتین کے لیے پروگرام
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی پر مبنی پروگرام
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ گھر آنگن سلسلہ وار ڈرامہ
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر
نئی فلموں کے فرمائشی گیت

جمعرات ۲۹؍جنوری

صبح ۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار
شام
۵-۳۰ چنو منو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۹-۴۰ شام غزل
۱-۰۰ گیتوں بھری کہانی

جمعہ ۳۰؍جنوری

صبح
۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل
شام
۶-۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ انگریزی میں کتابوں پر تبصرہ
۹-۲۰ ہندی میں ڈرامہ
تحریر کھیم رائے گپتا

ہفتہ ۳۱؍جنوری

صبح
۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ دیش گان
۸-۳۰ انگریزی میں سبق
۹-۰۵ رس دھارا
شام ۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ خاندان کی بہبود پر مبنی پروگرام
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی میوزک
۹-۱۵ ہیم درشن: علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ ۴۸۳۰۹ میٹر، ۶۲۱ کلو ہرٹز بھاگلپور: ۲۰۵۰۷ میٹر، ۱۴۵۸ کلو ہرٹز
دربھنگہ: ۲۳۱۶۴ میٹر، ۱۲۹۶ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں۔ صبح ۸-۰، دوپہر ۱-۵، ۱۰-۱ شام ۵-۶، رات ۸-۴۵، ۱۱-۵ (صرف ہفتے کو) اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۰۰-۲، رات ۹-۰۰ (۱۱-۰۰ صرف ہفتہ کو)

اردو پروگرام روزانہ صبح ۸-۳۵ سے ۹-۴۵ تک

جمعہ ۱۶؍جنوری

صبح
۷-۳۰ روشن علی: ارگن
۸-۲ کمودنی ماتھر: ہلکی موسیقی
۱-۳ جھولن لال سد اور ساتھی
لوک گیت
شام
۵-۱۵ کمودنی ماتھر: ہلکی موسیقی
۹-۳۰ انتر من کا چکرویہ: ڈرامہ از سوشیل کمار
۱۰-۰ روشن علی: سارنگی

ہفتہ ۱۷؍جنوری

صبح
۶-۳۸ وندنا
۷-۱ مالس گال
۸-۲ ایس ایم احمد۔ ہلکی موسیقی
۱-۳۰ ہرے ہر پرساد سنگھ اور ساتھی
لوک گیت
شام
۵-۱۵ ایس ایم احمد۔ ہلکی موسیقی
۷-۴۰ ضلع کی چٹھی
۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸-۳ تقریر

اتوار ۱۸؍جنوری

صبح
۷-۳۰ موحود حسین خاں، خیال
۸-۲ ما بلی تھاجارہ۔ ہلکی موسیقی
۸-۲۵ کہکشاں: اگرزو میں مگیزین پروگرام
ایڈیٹر: تسنیم فاروقی
۱۲-۰ سب سچ، سب جھوٹ، ڈرامہ
ارخبار دن راتے
۱-۱ آپ کی پسند
شام
۵-۱۵ مالی تھاجارہ: ہلکی موسیقی
۷-۴۵ دوریشن، مزاحیہ خاکہ
از ایس آنند
۸-۳ ہندی میں تقریر
۱۰-۰۰ موحود حسین خاں: خیال

پیر ۱۹؍جنوری

صبح
۷-۳۰ کامیشور پاٹھک: کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ انور، ہلکی موسیقی
۱-۳ رام نگینہ سنگھ: لوک گیت
شام
۷-۳۰ ضلع کی چٹھی
۰-۴۵ ہندی میں بات چیت
۸-۳ لوک گیت
۹-۴۵ غزلیں
۱۰- کامیشور پاٹھک، کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۰؍جنوری

صبح
۷-۳۰ وجیتی خاں، کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ رتنا اروڑہ ہلکی موسیقی
۱-۳۰ کملیش ادھاکل: لوک گیت
شام
۵-۱۵ رتنا اروڑا: ہلکی موسیقی

۷-۳۰ خلا کی چٹھی
۸-۳۰ چتر پٹ سے
۹-۳۰ لیپ پوسٹ : ڈرامہ
از للت کشور

بدھ ۲۱ جنوری

صبح
۷-۳۰ گنگا دھر پاٹھک : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اکھوری رجنی کانت : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ لکشمی شری واستو : لوک گیت

شام
۵-۱۵ اکھوری رجنی کانت : ہلکی موسیقی
۸-۰۰ پراگ : ہندی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ بھولے بسرے گیت
۱۰-۰۰ گنگا دھر پاٹھک : کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح
۷-۳۰ رمارمن : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ شانتی جین : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ رام شرن پرساد سنگھ : لوک گیت

شام
۵-۱۵ شانتی جین : ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۳۰ لوک گیت

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح
۷-۳۰ لکشمی شنکر : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اجے کمار : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ رام پیارے سنگھ : لوک گیت

شام
۵-۱۵ اجے کمار : ہلکی موسیقی
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ فلمی نغمے
۹-۳۰ سمنوتے تیرتھ : راج گرہ
فیچر از جیتندر سنگھ
۱۰-۰۰ لکشمی شنکر : کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح
۶-۴۸ وندنا
۷-۱۰ مانس گان
۸-۲۰ مدھو رانی : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ ہری ونش پرساد سنگھ اور ساتھی
لوک گیت

شام
۵-۱۵ احمد صدیقی : ہلکی موسیقی
۸-۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸-۳۰ تقریر

اتوار ۲۵ جنوری

صبح
۷-۳۰ پنا دیوی : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ رماسین : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ تمہارے غم میرے ہیں : ڈرامہ
از ریوتی شرن شرما
۱-۱۰ آپ کی پسند

شام
۵-۱۵ رماسین : ہلکی موسیقی
۷-۴۵ رتنجلی : مزاحیہ خاکہ
از رام شرن رام
۸-۰۰ نویدن ہے : خطوں کے جواب
۸-۳۰ ہندی میں تقریر
۱۰-۰۰ پنا دیوی : کلاسیکی موسیقی

پیر ۲۶ جنوری

صبح
۷-۳۰ بسم اللہ خاں : شہنائی
۸-۲۰ حب الوطنی کے نغمے
۱-۳۰ قومی لوک گیت

شام
۵-۱۵ حب الوطنی کے نغمے
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۳۰ لوک گیت
۹-۴۵ غزلیں
۱۰-۰۰ بسم اللہ خاں . شہنائی

منگل ۲۷ جنوری

صبح
۷-۳۰ شیام لال مشر : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ موہن پال سنگھ . ہلکی موسیقی
۱-۳۰ شیو شنکر رام . لوک گیت

شام
۵-۱۵ موہن پال سنگھ : ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۳۰ چترپٹ سے
۹-۳۰ مکتی : ڈرامہ از کامیشور پاٹھک

بدھ ۲۸ جنوری

صبح
۷-۳۰ ذاکر حسین : کلاسیکی موسیقی
ابھے نارائن سنگھ : طبلہ
۸-۲۰ بنگالی راؤت : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ ریما کماری سنگھ اور سہیلیاں
لوک گیت

شام
۵-۱۵ بنگالی راؤت : ہلکی موسیقی
۸-۰۰ پراگ : ہندی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ بھولے بسرے گیت
۱۰-۰۰ ذاکر حسین : کلاسیکی موسیقی
ابھے نارائن سنگھ . طبلہ

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح
۷-۳۰ پنا لال داس . ستار
۸-۲۰ جواہر لال مشر : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ راج ولبھ پاسوان : لوک گیت

شام
۵-۱۵ جواہر لال مشر : ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۳۰ لوک گیت

۹-۳۰ چرترہین : شرت چندر چٹو پادھیائے
کے بنگالی ناول پر مبنی ہندی میں
ریڈیو ڈرامہ

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح
۷-۳۰ جیوترنجن پاٹھک : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ رجن کمار چکرورتی : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ برج کشور دوبے : لوک گیت

شام
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ فلمی نغمے
۹-۳۰ پرتی شودھ : ڈرامہ
از شرون کمار
۱۰-۰۰ جیوترنجن پاٹھک : کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح
۸-۲۰ آلوک گنگولی : ہلکی موسیقی
۱-۳۰ کیشری نندن بھگت اور ساتھی
لوک گیت

شام
۵-۱۵ پشپا پاٹھک دھرے : ہلکی موسیقی
۸-۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸-۳۰ تقریر

بقیہ لکھنؤ

دوپہر
۱۲-۰۰ منوہر سروپ : گیت ، بھجن ، غزلیں
۱-۱۰ بھیم سین جوشی : خیال
برندابنی سارنگ

شام
۵-۴۵ منوہر سروپ : گیت ، بھجن ، غزلیں
۸-۰۰ دو مہانند !! ڈرامہ
مصنف : یوگیش پروین
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام
(دہلی سے ریلے)

لی برندا کا گائن : ۳۱ جنوری رات ساڑھے نو بجے

لی برندا اپنے انداز فن کی لطافت، کلاسیکی اصناف موسیقی کو منظم انداز اور ان کی اصلی شکل میں پیش کرنا اور علم موسیقی کے وسیع خزانے کے لیے خاص مقبولیت اور شہرت رکھتی ہیں۔ پدما اور جوالی کی ان کی پیش کش اعلیٰ سطح کی شمار کی جاتی ہے۔

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور الف' ۲۰۳-۲ میٹر ۱۴۷۶ کلو ہرٹز' اجمیر ۴۹۵ میٹر ۶۰۳ کلو ہرٹز
جے پور ب' ۴۳ '۲۳۱ میٹر ۱۲۹۹ کلو ہرٹز' بیکانیر ۲۱۵ میٹر ۱۳۹۵ کلو ہرٹز
اودے پور ۲۶۶/۲' میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز' جودھپور ۵۴۳/۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰' دوپہر ۱-۰۵' ۲-۴۵' ۲-۰۳ شام ۰۰-۵' ۵-۰۵' ۶-۰۰' ۷-۰۰' رات ۸-۴۵
(پیر' منگل' ہفتہ' اتوار ۵-۰۰ اپہر)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸' دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار) ۱-۰۰' ۲-۰۰ شام ۶-۰۰' رات ۹-۰۰
(پیر' منگل' ہفتہ' اتوار ۱۱-۰۰ اپہر)
صوبائی خبریں (ہندی): صبح ۵-۰۰' ۹ شام ۷-۵۰ (راجستھانی) شام ۷-۱۵
سندھی میں خبریں: صبح ۸-۴۰' شام ۶-۱۵
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰' شام ۶-۱۰
ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ منگل دھونی وندے ماترم
۶-۳۵ وندنا
۷-۰۵ روپ ریکھا اور موسم
۷-۱۰ کرساں ری بات' بازار بھاؤ (روزانہ)
۷-۲۰ راماین پاٹھ
۷-۳۰ سامائیکی
۸-۵۰ رس دھارا (سوائے اتوار)
سورگنگا (اتوار)
۱۰-۱۵ اختتام (سوائے ہفتہ' اتوار)
(ہفتہ کو ۹-۵۰ اور اتوار ۱۰-۳۰

۱۱-۰۰)
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۳-۱۰ اختتام

شام

۵-۰۵ یوا وانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۳۰ اختتام (بدھ' جمعرات' جمعہ)
۱۱-۱۰ اختتام (پیر' منگل' ہفتہ' اتوار)

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۶-۳۵ وندنا (روزانہ)
۷-۱۰ کرساں ری بات
۹-۲۰ سگم سنگیت
۱-۲۰ لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک (روزانہ)

شام

۵-۰۵ یوا وانی (روزانہ)
۶-۳۵ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام

۶-۳۰ بال گوپال: سہیلیوں کی باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام
۹-۱۵ لے چلے گانے

اتوار ۱۸ جنوری

صبح ۸-۲۰ سورگنگا
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
بچوں کے لیے خصوصی پروگرام
کویتا پاٹھ
۱۲-۰۰ مہلا جگت

شام

۵-۰۵ یوا وانی
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ کے۔ ایل۔ سہگل
۹-۱۵ خط ملا

پیر ۱۹ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت

شام

۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
۹-۲۵ گیت

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۸-۳۰ راجستھلی
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ سہیلیوں کی باڑی

شام

۶-۲۵ تقریر: کھیتی اور گھر
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۲۰ سندھی پروگرام: فرمائش آپ کی
۱۰-۰۰ شریمتی کنڈا ویلنگ: گائن

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام

۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۸-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ مہلا جگت

شام

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۱۵ راجستھلی
۹-۱۵ گیت
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت
۱-۳۰ لوک گیت

شام

۶-۳۵ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام

۵-۰۵ یوا وانی
۶-۳۰ بال گوپال
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سورگنگا
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
کہانی: یگل گیت
۱۲-۰۰ مہلا جگت

شام

۷-۲۵ گیت
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۱۰-۰۰ علاقائی زبانوں کا کوی سمیلن

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۸-۲۰ لوک گیت
۹-۳۰ گن تنتر دوس کی پریڈ کا آنکھوں دیکھا حال

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف ۲/۲ ۲ میٹر ۱۳۸۵ کلو ہرٹز — بھوپال ب ۳/۲۴۳ میٹر ۱۲۳۳ کلو ہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۵-۳۵ — ۴۹۹۰ کلو ہرٹز

صبح ۸-۳ سے ۶-۹/۴۵-۹
صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۴۵-۵ شام } ۷۱۸۰ کلو ہرٹز

شام ۵-۳۰ سے ۱۲-۱۱ رات ۲۳۱۵۰ کلو ہرٹز

رائے پور ۹/۵ ۳ میٹر ۹۸۱ کلو ہرٹز — گوالیار ۳/۲۱۶ میٹر ۱۳۹۶ کلو ہرٹز

جبلپور ۲/۲۵۴ میٹر ۱۱۷۹ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۸-۵ / ۹ (پرادیشک سماچار)

دوپہر ۱-۱۰، ۴۵-۲/۲، شام ۵-۶

رات ۸-۴۵ (۵-۱۱ صرف ہفتے کو)

انگریزی میں خبریں صبح ۸-۱، ۱۰-۰

دوپہر ۱۲-۰۰، ۱-۰، سام ۶-۰۰

رات ۹-۰ (۱۱- صرف ہفتے کو)

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۹-۱ کارچنا اہری نارائن ویاس

دوپہر

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

۳-۲ لوک گیت اروا ورما اور سہیلیاں

شام

۵-۳۰ یوواوانی ترنوں کی پسند

۶-۴۰ شرک جگت

۸-۰ اردو پروگرام
اردو افسانے برہاب جیت
قوالیاں حضرت امیر خسرو
منلف مسارک حسن

۱۰-۰ رنگ لاٹری مصنف جی ایس رام
پلی وال پیش کش مینا کشی مشرا

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۸-۳ سندر لال سونی: شاستریہ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۲-۳ دھرتی مدھیہ پردیش کی موتی رام
سبکائے اور ساتھی

شام

۵-۳۰ یوواوانی اپنی پسند

۷-۱۵ چوپال، دیہی بچوں کے پروگرام
نویل کے ساتھ

۸-۰۰ جنوبیکا، پربھا پرسکالین کوتیا پر
پاشچاتیہ ساہتیہ کا پربھاؤ، ہاجیش جوشی
ڈاکٹر وجے بہادر، ڈاکٹر پربھاکر شروتریہ
ڈاکٹر پریم شنکر

اتوار ۱۸ جنوری

صبح

۸-۳۰ بال سبھا

۹-۱۵ سندھی پروگرام

۱۰-۰۰ ششولوک

دوپہر

۲-۳۰ بتر لکھیں لوک گیت سنیں

شام

۵-۳ یوواوانی ترنوں کی پسند

۶-۴۰ شرک جگت

۸-۳۰ ہمارا گھر

پیر ۱۹ جنوری

صبح

۸-۳۰ ایس کے واس گپتا شاستریہ سنگیت

دوپہر

۱-۴ اسکول براڈکاسٹ

۲-۲ گھنشیام داس، لوک گیت

شام

۵-۳۰ یوواوانی ترنوں کی پسند

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۸-۳ اردو پروگرام بزم سخن، شرکار
مسعود دونی، رہبر سلیبی، نور محمد قمر
یعقوب عارف، شیام بھردے

دوپہر

۲-۲۰ لوک گیت، ساگری

شام

۵-۳ یوواوانی، ایم۔ پی۔ ایم بھانتر دل
دوارا پرستت دودھ کاریکرم

۸- یگ بودھ

۸-۱۵ ہندی تقریر اسمامک وار داتیں اور
پولیس کی بھومیکا
رمیش کشور اگنیہوتری

بدھ ۲۱ جنوری

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

۲-۳۰ بتر لکھیں لوک گیت سنیں

۱-۱ شاستریہ سنگیت

شام

۶-۲۵ لوک دھن

۶-۳۰ بال گوپال

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام

۹-۱۵ ملے جلے گانے

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۶-۲۵ لوک دھن

۶-۳۰ شاستریہ سنگیت

۸-۰۰ راجستھان کے راجیہ پال کا پیغام

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۸-۳۰ راجستھلی

۹-۱۰ لوک گیت

۱-۱۰ سہیلیوں کی باڑی

شام

۶-۲۵ لوک سنگیت

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ کھلا آکاش

۹-۳۰ سندھی پروگرام

وارتا: دیش بھگتی گان: کہانی

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۸-۳۰ سگم سنگیت

۹-۱۰ لوک گیت

۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام

۶-۲۵ لوک دھن

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ کھلا آکاش

۹-۳۰ ناٹک

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت

۱-۱۰ مہلا جگت

شام

۶-۲۵ لوک دھارا

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ کھلا آکاش

۸-۱۵ راجستھلی

۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۹-۱۰ لوک گیت

۹-۲۰ سگم سنگیت

۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۵-۰۵ یوواوانی

۶-۴۵ سگم سنگیت

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ کھلا آکاش

۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح ۸-۲۰ لوک گیت

شام

۸-۰۰ کادیہ پاٹھ: گرجاکمار ماتھر

۸-۱۵ اس ماس کا گیت: ترنگے کے سایہ میں

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۹-۱۰ کادیہ پاٹھ: بہیندر گگن

دوپہر

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

۲-۲۰ لوک گیت: گریش شریواستو

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۷-۱۵ چوپال، گرام لکشمی دیہی عورتوں کا پروگرام

۸-۰۰ سوتنتر سنگرام سیناتی راجہ مردن سنگھ، ہندی تقریر کیلاش پانڈے

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۸-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

۲-۲۰ لوک گیت: سدھا نرسی واستو

شام

۵-۳۰ یووا وانی: نرنوں کی پسند

۸-۰۰ اردو پروگرام: کلام شاعر دوا صدیقی، افسانہ، نعیم کوثر

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۸-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

۲-۲۰ دھرتی مدھیہ پردیش کی ساوتری پانڈے اور سہیلیاں

شام

۷-۱۵ چوپال دیہی بچوں کے پروگرام کوسل کے ساتھ

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۸-۲۰ بال سبھا

۹-۱۵ سدھی پروگرام

۲-۳۰ پتر لکھیں اور لوک گیت سنیں

شام

۶-۴۰ ترک جگت

۸-۱۵ گن تنتر دوس کی پوروسندھیا پر راشٹرپتی کا سندیش

۸-۳۰ ہمارا گھر

۹-۳۰ سرود سادھنا کوی سمیلن

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۹-۱۰ گن تنتر دوس پریڈ کا آنکھوں دیکھا حال (دہلی سے سیدھے)

دوپہر

۲-۲۰ آیو گن تنتر دوس، مصنف اودھیش پرشاد ترپاٹھی

۸-۰۰ گن تنتر دوس کے اوسر پر راجہ مال کا سندیش

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۱-۳۰ اردو پروگرام: آزادی وطن اور اردو شاعری تحریر، پی رامش روشن چراغ

دوپہر

۱-۱۰ کاویہ دھارا، گری موہن گرو

۲-۲۰ لوک گیت: موتی رام سہگاے اور ساتھی

شام

۸-۰۰ گم بودھ

بدھ ۲۸ جنوری

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۲-۲۰ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۹-۰۰ ساہتیکی کہانی، شیام ویاس

۹-۳۰ ترنگ، مکاں کی تھکان پیشکش، مقبول حسین

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح ۹-۱۰ کادیہ پاٹھ: دتی مہیشوری

(بقیہ ص ۵۳ پر)

اندور

اندور (الف) ۲۰۹۰۶۴ میٹر ۴۸۶ کلو ہرٹز

اندور (ب) ۱۸۹۶۳ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۸-۲۰ ابراہیم تاش، غزلیں

۹-۱۰ دیپک گروڑ، طبلہ پر تین تال

۲-۲۰ قوالی

شام

۹-۱۵ نگرا ور ناگرک

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۸-۰۰ جے شری اٹھنے، گیت

۸-۳۰ لکشمی شنکر: راگ نٹھیا

۹-۱۰ سلطان خاں، سارنگی

شام

۹-۱۵ مالو درشن

اتوار ۱۸ جنوری

صبح

۸-۲۰ اس ماس کا گیت

۸-۳۰ مراٹھی پروگرام

۱۲-۳۰ گھر پریوار

شام

۶-۳ انورودھ گیت

۱۰-۰۰ روی شنکر، ستار

پیر ۱۹ جنوری

صبح

۸-۲۰ جے رام براٹی بھجن اور شبد

۸-۳۰ غلام مصطفیٰ خاں: راگ توڑی

۹-۱ شرن رانی ماتھر، سرود پر بہیرکھیرد

شام

۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۸-۲۰ کیوپندرا، غزلیں

۹-۱ دی۔ آر۔ ولی وڈیکر، گنار پردیسی

شام

۶-۳ سندھی گیت

۸-۰۰ یگ بودھ

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۸-۲ کویتا پنتا مبیکر: گیت اور بھجن

۹-۱۰ آکاش وانی وادیہ ورند

۱۲-۳۰ خواتین کے لیے

شام

۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۸-۲ آشا پاٹھک، ابھنگ اور بھجن

۸-۳ مانک ورما: راگ بھٹیار

شام

۵-۳۰ ہماری راشٹریہ بھاونا تمک ایکتا کو سنکیرن بھاونا سے بڑھتا ہوا خطرہ تقریر: پی۔ وشوا ناتھن

۶-۳ انورودھ لوک گیت

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۸-۳ مارائن راؤ بیٹھور دھن شاستریہ سنگیت

۹-۱ شوکمار شرما سنطور

رات

۹-۱۵ نگرا ور ناگرک

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۸-۲ ناچوگو دریچ، گیت اور بھجن

۸-۳۰ عابد حسین خاں، راگ رسیہ بہار

۱۲-۲۰ بھجن

امب یاپور

(۲۲۳۸۱۰ میٹر ۱۳۶۰ کلوہرٹز)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۳۵ - ۶ آرادھنا (بھگتی گان)

۰۵ - ۷ مانس گان (رام چرت مانس سے پاٹھ)

۱۵ - ۷ گیان وگیان

۳۰ - ۷ سگم سنگیت (جمعہ کے علاوہ)

۴۵ - ۷ پربھات کرن (فکر امروز)

۵۰ - ۷ سور لہری

۳۰ - ۸ شاستریہ سنگیت (اتوار کے سوائے)

۱۰ - ۹ فلمی گیت

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام

۳۰ - ۵ یوداوانی (نوجوان بھائیوں کا پروگرام)

ہفتہ کو کشور سبھا

۱۰ - ۶ گودھولی (علاقائی موسیقی)

۱۵ - ۷ چوپال (کسان بھائیوں کا پروگرام)

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ گاندھی چرچا

۳۰ - ۸ برج بھوشن لال کابرا

الیکٹرک گٹار راگ بلاول

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل: پنڈت رام اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی، گیان دیو تیلنگ

بندیلی لوک گیت

۱۵ - ۷ چوپال: پھل دار پودوں کی تیاری

جے۔جی۔ ریونکر

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ چترا سنگھ جگجیت سنگھ: غزلیں

۳۰ - ۸ نصیر فیاض الدین ڈاگر اور

نصیر ظہیر الدین ڈاگر

للت میں دھرو پد

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل: پھل کنوری منج اور

ساتھی: آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی: گنگارام یادو اور ساتھی

بھوج پوری لوک گیت

۱۵ - ۷ چوپال: گنے کی کھیتی میں سینچائی

اور سادھن: ایس۔پی۔ پچی دار

انوار ۱۸ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ بیگم اختر: غزلیں

۲۰ - ۸ پھلواری: انوشاسن، ہیمنتی ٹوٹو

سہیوگی کا ملیہ ششی بھوشن تیاگی

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل: شیام سندر داس

آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی: موہن داس مہنت اور

ساتھی: کبیر پنتھی لوک گیت

۱۰ -- کنور راجندر سنگھ اور محی الدین

خاں: وائلن اور سارنگی پر چندر

کونس

پیر ۱۹ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ وجے گپتا: گیت / بھجن

۳۰ - ۸ دیپالی ناگ: خیال جونپوری اور

ٹھمری بھیروی

پنڈت امبا داس پنت آگلے

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل: جنگ سائے اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی: رام رتن اور ساتھی

سرگجہا لوک بھجن

۱۵ - ۷ چوپال: بھوم ہینوں کو بھوم (زمین)

کا آبنٹن (بٹوارہ) کیسے

از ایل اے۔ جامنک

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ شانتی ہیرانند، سیتا کوہلی

رونددر گرو ور: گیت / غزل

۳۰ - ۸ ڈبلو۔جی۔ جوگ: وائلن پر بیراگی بھیرو

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل، سوسن ترکی اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۱۵ - ۷ ٹھنڈا سے شریر کو بچاؤ

شریمتی شانتی سنہا

نیمبو سہر طبیعت اچھا رکھے برکتا

ضروری: شریمتی منجولا سنہا

۰۰ - ۱۰ منگل وار یہ راشٹری سنگیت سبھا

شریمتی کنڈا ویلنگ: گائن

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ مہدی حسن: غزلیں

۳۰ - ۸ گرجا دیوی: خیال بسنت

دوپہر

۲۰ - ۲ گونجے جنگل: موہر سائے اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۱۰ - ۶ گودھولی: رام گوپال اور ساتھی

انوار ۲۵ جنوری

صبح

۱۵ - ۹ سندھی پروگرام

۴۵ - ۹ بچوں کے لیے

۰۰ - ۱ من بھاون

شام

۰۰ - ۸ بیگم اختر: ٹھمری

۱۵ - ۹ آپ کا پتر

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۲۰ - ۸ دیش بھگتی گان

۳۰ - ۸ ڈی۔ وی۔ پلسکر: راگ توڑی

۱۰ - ۹ بسم اللہ خاں اور ساتھی: شہنائی

شام

۰۰ - ۸ پرادیشک سماچار درشن

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ شوبھا گرٹو: غزل

۳۰ - ۸ پی۔این۔ بروے

راگ دیوگری بلاول

شام

۳۰ - ۶ سندھی گیت

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۳۰ - ۸ پوروی سکھر جی، راگ بھٹیار

۱۰ - ۹ سدھا پٹیھار کر، دلربا پر راگ بیراگی

شام

۱۵ - ۹ گھربار

۳۰ - ۹ ترنگ

- ۹ من بھاون

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۲۰ - ۸ اُشا ماردیا: غزلیں

۳۰ - ۸ میناکشی داس، بلاس خانی توڑی

۱۰ - ۹ محمد شریف پونچھ والے، ستار پر بھیروی

۰۰ - ۲ نارائن راؤ ویاس

شام

۳۰ - ۵ دھو دیالیں پروگرام ایک بھارتیہ

آتما کا پونیا سمرن، تقریر از

ڈاکٹر شیو منگل سنگھ سمن

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۲۰ - ۸ پوجیہ باپو کی یاد میں گیت

۳۰ - ۸ کمار گندھرو، راگ بہادری توڑی

۳۰ - ۱۲ خواتین کے لیے

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۲۰ - ۸ رانی ورما: گیت اور غزل

۳۰ - ۸ حامد حسین خاں: راگ رام کلی

۱۰ - ۹ ڈی۔بی۔ گورے: وائلن

۳۰ - ۶ لوک گیت

۱۵ - ۹ مالو درشن

چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: چوہوں کا نینترن گھر اور کھلیانوں میں
ایشور ناتھ سوریہ بنسی
مچھلی پالنے کا آسان طریقہ
آر-ایل جھا
۱۰-۰۰ گرجا دیوی: خیال آبھوگی کانہڑا

جمعرات ۲۲؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ کرشن کمار دہلوی، الکا امریکہ
امینش مہدی رتہ: گیت/غزل
۸-۳۰ زرین دارو والا: سرود پر چارو کیشی
۲-۲۰ گونجے جنگل: ہند ھو داس اور ساتھی: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: پیارے لال وشو کرما
چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: بھوم (زمین) سمتل (برابر) کیوں اور کیسے
پی۔ این۔ سنگھ

جمعہ ۲۳؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۳۰ رمیش ناڈکرنی: خیال بیراگی بھیرو
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: شام داس اور ساتھی: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: راجندر پرساد گپتا
سرگجہا گیت
۷-۱۵ چوپال: ادیوگ وواد تب اور اب: ایس۔ ڈی۔ سنگھ

ہفتہ ۲۴؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ انور: غزلیں
۸-۳۰ حفیظ اللہ خاں: سارنگی پر میاں کی توڑی دلو بار توڑی
۲-۲۰ گونجے جنگل: تیجکو رام بڑا ئک اور ساتھی: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی۔ بھوون لال کھنٹے اور
ساتھی: پنتھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: زیادہ فصل کیسے لیں
آر۔ پی۔ پانڈے

اتوار ۲۵؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ مجدد نیازی: غزلیں
۸-۲۰ پھلواری: گن تنتر دیوس
جیوتی شریواستو
کویتائیں: سوانگ گیت
بچے کل کے ناگرک: کماری آبھا
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: پریت رام راجواڑے اور ساتھی: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: دویا دیوی جین
بندیلی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: ون اور ونواسی
آدیواسیوں کی سماجک پرمپرائیں
کنور رام گنوڑ

۹-۳۰ سرو بھاشا کوی سمیلن
(آکاشوانی دلی سے ریلے)

پیر ۲۶؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ وکاس گیت
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: بھیون داس اور ساتھی: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: راس بہاری مشرا
بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: سوادھینتا کے بعد گاؤں کی پرگتی: کپل دیو نارائن سنگھ

منگل ۲۷؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ شمن ڈانڈیکر، راجندر شکل: گیت
۸-۳۰ مانک ورما: خیال: بھٹیار و ٹھمری
مکند بھالے: طبلے پر روپک
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: آشر تامکرا اور ساتھی
آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: سادھنا سنگھ
بگھیلی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: کپڑا دھلائی کیسے کریں
کماری اوما گپتا
شما ٹھر کی چٹنی: کماری مالا مانے
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
اوم پرکاش دیکھا اور طبل مہامانے
طبلہ

بدھ ۲۸؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ شمن کلیان پور: غزلیں
۸-۳۰ مینا کشی داس: خیال نٹ بھیرو
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: تو تو رام اور ساتھی
آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: اوشا دیشمکھ
سرگجہا لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: مٹی پرکشن کیسے ہو
ایس۔ این۔ سنہا
۱۰-۰۰ مینا کشی داس: خیال مالکونس

جمعرات ۲۹؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ سیتا رام سنگھ: بھجن/گیت/غزل
۸-۳۰ روی شنکر
ستار پر اسیر للت و ملال توڑی
شام
۶-۱۰ گودھولی: دیویندر کمار پانڈے
بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: لوکی اور کدو بھی لگا کر دیکھیں: بھولا چند
۱۰-۰۰ روی شنکر: ستار پر جوگ و نشیلا

جمعہ ۳۰؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۳۰ مالویکا کانن: ٹھمری بھیروی
حنیف خاں: طبلہ
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
دھیرن رام: آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی: رانی دیوی
بندیلی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: گنے کے بیج کا اپچار
خان وارثا، شرکوں کے پرتی
گاندھی جی کے وچار
رام اوتار

ہفتہ ۳۱؍ جنوری

صبح
۷-۳۰ طلعت عزیز: غزلیں
۸-۳۰ امجد علی خاں: سرود پر نٹ بھیرو
دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل: اندر منی اور ساتھی
آدیواسی گیت
شام
۶-۱۰ گودھولی
دھانندو رام اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال: پالے سے فصلوں کی رکشا
شیخ شریف الدین
پریوار نیوجن کے آستھائی سادھن
آر۔ سی۔ اگروال

غزل

عبدالرحیم نشتر

ہر ایک شخص یہاں محو خود پرستی ہے
نگاہ کس کے لیے در بدر بھٹکتی ہے

زباں پہ سبز حکایات کے وظیفے ہیں
دلوں کو چبھتی ہوئی زرد دھوپ کستی ہے

برا نہ مان وہ زہراب دے رہے ہیں تجھے
یہی بہت ہے اگر موج خوں اچھلتی ہے

میں اپنی آگ میں جل کر تمام ہو جاؤں
یہ بے گناہ فضا کس لیے سلگتی ہے

گزار لیجئے بے غیرتی کے دن نشتر
منافقانہ سہی زندگی تو کٹتی ہے

(اردو سروس سے)

حیدرآباد

۴۶۴/۵ میٹر ۶۴۸ کلوہرٹز ۲۵۷/۴ میٹر ۱۱۷۰ کلوہرٹز

خصوصی پروگرام

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح
۳۰-۷ الشوراللہ: قرات کلام پاک
نعت شریف
۲۵-۸ یووانی: تقریر
شام
۳۰-۵ ترنگ: سائنس میگزین پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا اس ہفتہ کی ڈائری، ڈاکٹر سے ملاقات قوالیاں

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: فلمی قوالیاں
شام
۳۰-۵ ترنگ: ڈرامہ
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، افکار عالیہ لطیفے ہی لطیفے، گیت اور غزلیں

اتوار ۱۸ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: گلدستہ: نوجوانوں کے خطوں پر مبنی پروگرام
۳۰-۹ بچوں کے لیے
دوپہر
۳۰-۲ بہنوں کے لیے
شام
۳۰-۵ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ڈرامہ اور غزلیں

پیر ۱۹ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: نغموں کی دنیا
شام
۳۰-۵ ترنگ: [illegible] تبصرہ
خطوں کے جواب فلمی گانے

۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
ہم آپ اردو، کلام شاعر بزبان شاعر
غزلیں

منگل ۲۰ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: تقریر
شام
۳۰-۵ آہنگ: ادبی میگزین پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام
صرف مردوں کے لیے: مزاحیہ خاکہ
ڈھولک کے گیت

بدھ ۲۱ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: سنہرا سفر جوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام
شام
۳۰-۵ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں مزاحیہ خاکہ، نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: یونیورسٹی کے طلباء کے لیے
شام
۳۰-۵ ترنگ: میری پسند فلمی گانوں پر مبنی پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے) سائنس تقریر

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح
۳۰-۷ الشوراللہ: قرات کلام پاک

نعت شریف
۲۵-۸ یووانی: تقریر
شام
۳۰-۵ ترنگ: سائنس میگزین پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات: قوالیاں

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: فلمی قوالیاں
۳۰-۵ ترنگ: ڈرامہ
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، افکار عالیہ لطیفے ہی لطیفے، گیت اور غزلیں

اتوار ۲۵ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: گلدستہ نوجوانوں کے خطوں پر مبنی پروگرام
۳۰-۹ بچوں کے لیے
دوپہر
۳۰-۲ بہنوں کے لیے
شام
۳۰-۵ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ڈرامہ اور غزلیں

پیر ۲۶ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی نغموں کی دنیا
شام
۳۰-۵ ترنگ: کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب، فلمی گانے
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
ہم آپ اردو
کلام شاعر بزبان شاعر
جشن جمہوریہ کی تعاریب

منگل ۲۷ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: تقریر
۳۰-۵ آہنگ: ادبی میگزین پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کے لیے
صرف مردوں کے لیے: مزاحیہ خاکہ
ڈھولک کے گیت

بدھ ۲۸ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: سنہرا سفر جوان کی سرگرمیاں پر مبنی پروگرام
شام
۳۰-۵ ترنگ: ورائٹی پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب: آؤ مل بیٹھیں
(ہفتہ وار مزاحیہ خاکہ) نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: یونیورسٹی کے طلباء کیلئے
شام
۳۰-۵ ترنگ: میری پسند فلمی گانے
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے)
سائنس تقریر

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح
۳۰-۷ الشوراللہ: قرات کلام پاک
نعت شریف
۲۵-۸ یووانی: تقریر
شام
۳۰-۵ ترنگ: سائنس میگزین پروگرام
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری، ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح
۲۵-۸ یووانی: فلمی قوالیاں
شام
۳۰-۵ ترنگ: ڈرامہ
۳۰-۹ نیرنگ: ناولوں کی دنیا، افکار عالیہ لطیفے ہی لطیفے، گیت اور غزلیں

آواز کی قیمت

فی کاپی	۵۰ پیسے
سالانہ	۱۰ روپے
دو سال	۱۸ روپے
تین سال	۲۵ روپے

شام

۳۰ - ۸ آشا کول : غزلیں

۴۵ - ۸ بڑھاپا میری نظر میں
اُردو میں بات چیت : مقرر طاہر مرزا

---

۳۰ - ۹ سیاہ سورج شیو یاترا ، ڈراموں کے نیشنل پروگرام میں نشر
مرداکھشی کے ڈرامہ کالے سورج کی
شیو یاترا کا کشمیری ترجمہ
کشمیری ترجمہ : موہن نرا شش

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ روشنی

۰۰ - ۸ سندھیا مکرجی : غزلیں

۲۰ - ۸ نقشِ حیات
پلاسٹک سرجری ہنڈ کمال
ڈاکٹر سی . این . ملّا سے انٹرویو

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳۰ - ۱۱ جی . ایم . تالین بعت اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
آٹھویں جماعت کے طالب علموں
کیلئے اُردو میں پروگرام

۳۰ - ۱۲ بھجن

۱۵ - ۲ حمزہ داسس . غزلیں

۳۰ - ۲ جی . ایم . تالین بعت اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۰۰ - ۴ جی . ایم . تالین بعت اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۳۰ - ۴ راج بیگم اور ساتھی : چھکری

شام

۳۰ - ۸ " دکھیلن ہند دنیاہ "
تحریر : نقاش جیلانی

۴۵ - ۸ سائنسک دنیا (کشمیری)
بات چیت ، کشمیری ترجمہ سلم فردوس

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ گاشر اچھر
تحریر : ابدال احمد

۰۰ - ۸ ترلوک کیور . غزلیں

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳۰ - ۱۱ عبدالغنی اور ساتھی : چھکری اور روف

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
نویں جماعت کے طالب علموں
کیلئے اُردو میں تواریخی پروگرام

۳۰ - ۱۲ پراگاش : انسان سنز کتھ

۱۵ - ۲ عبدالغنی اور ساتھی : چھکری اور روف

۳۰ - ۲ شاستریہ سنگیت
نزاکت علی ، سلامت علی : لوک دھن
نکھل بنرجی : ستار

۰۰ - ۴ عبدالغنی اور ساتھی : چھکری اور روف

۳۰ - ۴ غلام محمد راہ : غزلیں
غلام قادر بٹ : رباب پر دھن
کیلاش مہرہ اور آرتی : کورس

رات

۰۰ - ۱۰ آپ کی فرمائش
سامعین کے پسندیدہ گانے

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ روشنی تحریر : فیاض رفعت

۰ - ۸ ارملا ناگر : غزلیں

۲۰ - ۸ گھرہ مارہ خامرہ
کشمیری میں گھرانوں کیلئے ملا جلا پروگرام

۵ - ۹ دلچسپ خبریں
اد . این . کول : غزلیں

۳۰ - ۱۱ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی : صوفیانہ کلام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ پراگاش : انسان سنز کتھ

۱۵ - ۲ جی . ایم . ڈی بلپوری اور ساتھی
چھکری اور روف

۰۰ - ۴ کیساری
ونود راز دان ، ڈوگری گیت
اندرا نراتن : پنجابی گیت

۳۰ - ۴ پہاڑی پروگرام

شام

۳۰ - ۸ کھیتوں کی دیہاتیوں کیلئے سلسلہ وار
(نیچر کشمیری)

۴۵ - ۸ " لولہ باتھ "
علی محمد : غزلیں
نسیم اختر : غزلیں

۳۰ - ۹ ڈراموں کے نیشنل پروگرام کا کشمیری ترجمہ

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ گاشر اچھر

۳۰ - ۷ گاندھی کتھا
گاندھی جی کی سوانح حیات سے
کشمیری میں اقتباسات

۰۰ - ۸ اوتا سیٹھ : غزلیں

۵ - ۹ زونہ ڈب

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
دسویں جماعت کے طالب علموں
کیلئے انگریزی میں پروگرام

۳۰ - ۱۲ نعتیں اور منقبت

۱۵ - ۲ کے . کے . جالا : غزلیں

۰۰ - ۴ استاد رمضان جواد ساتھی
صوفیانہ کلام

شام

۳۰ - ۹ " یہی دھرتی اپنا دیس بہار "
نیشنل پروگرام میں نشر فیچر کا
کشمیری ترجمہ

۰۰ - ۱۰ داستان

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ گاشر اچھر : تحریر : ابدال احمد

۰۰ - ۸ شمیمہ دیو . غزلیں

۲۰ - ۸ " مول شعار "
مسودہ اور پیش کش : رشید نازکی

۲۵ - ۸ ذات بترات

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳۰ - ۱۱ جی . ایم . ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ ٹیچرز فورم
کشمیری میں استادوں کیلئے پروگرام
شرکاء : پروفیسر جی . ایل
لابرو ، محمد امین اور
جاوید پرویز

۳۰ - ۱۲ پراگاش ، انسان سنز کتھ

۴۵ - ۲ شمیمہ دیو : غزلیں

۰۰ - ۴ جی . ایم . ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۳ - ۴ راج بیگم : غزلیں

شام

۳۰ - ۸ ایم کے . پنڈتا : غزلیں

۴۵ - ۸ انگریزی میں بات چیت
مقرر : ملک راج آنند

۰۰ - ۱۰ راج بیگم : غزلیں

ایم کے . پنڈتا : غزلیں
جی . این . شیخ : غزلیں

۳۰ - ۱۰ جی . ایم . شیخ بنڈہ پوری اور ساتھی
چھکری اور روف

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ روشنی : تحریر : فیاض رفعت

۰۰ - ۸ شیلا دھر اور بشیر احمد : غزلیں

۲۰ - ۸ گھرانوں کیلئے
(اُردو میں گھرانوں کیلئے ملا جلا پروگرام)

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳۰ - ۱۱ ارسنگیت
ڈی . وی . پلسکر
راگ کاموداور بگیشوری کامود

دوپہر

۴ - ۱۲ پراگاش (انسان سنز کتھ)

۱۵ - ۲ سونزل (کشمیری میں مشاعرہ)
شرکاء : جاوید ، اسماعیل دہلی
شاہ مصطفےٰ ، بشیر نسیم ، عشاق مظلوم
مقبول پروانہ ، شفیع شاب
احسن نادم ، میر محمد یوسف ،
عبداللہ اعجاز ، عبدالاحد خونشرد ،
عبدالحمید ستار

۳۰ - ۴ " وہی حال "
کشمیری میں خواتین کیلئے پروگرام

شام

---

۱۵ - ۸ صدر جمہوریہ شری سیلم سنجیوا ریڈی
کا یوم جمہوریہ کے سلسلے میں قوم
کے نام پیغام اور کشمیری ترجمہ

---

۳۰ - ۸ دیش پیار کے گیت

۴۵ - ۸ تو ہنز چھٹی وارث : تحریر : ابدال احمد

۳۰ - ۹ قومی مشاعرہ (کشمیری روپ)

۰۰ - ۱۰ آپ کی فرمائش
پیشکش : شانتا کول اور محمد امین

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۳۰ - ۷ گاشر اچھر : تحریر . ابدال احمد

۰۰ - ۸ یونس ملک . غزلیں

۳۰ - ۱۱ جی . ایم . کاوا اور ساتھی
چھکری

- ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ

ساتویں اور آٹھویں جماعت کے طالبعلموں کیلئے انگریزی پروگرام

۴۰ - ۱۲ پراگاش انسان سنترکتھ

۱۵ - ۲ خنسائیہ : رشید نازکی

۰۰ - ۳ جی۔ایم کاوا اور ساتھی : چھکری
غلام محمد بٹ اور ساتھی
سرنائی پرد ڈھن

۳ - ۴ جلال گیلانی : غزلیں
کیلاش مہرہ : غزلیں

شام

۳۰ - ۸ حب الوطنی کے گیت

۴۵ - ۸ جمہوریت ہمارا مزاج ہے
اردو میں بات چیت
مقرر : سلیم قدوائی

۳۰ - ۹ اعلان کے مطابق

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ روشنی : تحریر : فیاض رفعت

۰ - ۸ اقبال احمد صدیقی : غزلیں

۲ - ۸ نقش حیات
بات چیت : عبدالغنی مدہوش (کشمیری)
جمہوریہ کتھ چھ دنان
غلام حسن خاں (کشمیری)

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳ - ۱۱ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر

۴۰ - ۱۲ بھجن

۱۵ - ۲ غلام محمد میر : غزلیں

۳۰ - ۳ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۴ - محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۳۰ - ۴ حسینہ اختر اور ساتھی
چھکری اور رؤف

شام

۳۰ - ۸ کھیلوں کی دنیا
تحریر اور پیشکش : محمد یعقوب
یا فندہ) یمی وندن ہنرہ کینہ
نہ مشہ و نہ یادہ (کشمیری میں بات
چیت : مرزا غلام حسن بیگ عارف

۰ - ۱۰ تو ہنر فرمائش
(سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے)

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ گاشر اچھر ! تحریر : ابدال احمد

۰۰ - ۸ راجیندر مہتہ اور نینا مہتہ : غزلیں

۵ - ۹ زونہ ڈب

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
نویں جماعت کے طالب علموں کیلئے اردو میں پروگرام
تحریر : شکیل الرحمان

۴۰ - ۱۲ پراگاش : انسان سنترکتھ

۱۵ - ۲ پریھا اترے ! گاتن
ڈی۔جی۔جوگ : وائلن

۳۰ - ۳ شستی جویرڑا اور شاہی کول : غزلیں

شام

۳۰ - ۸ شستی جویرڑا : غزلیں
محمد خلیل اور ساتھی : قوالی

۴۰ - ۹ "دوسنگر مال"
کشمیری میں ادبی پروگرام
میانہ نوہ نظرہ واسدیو ریھہ
افسانہ : فاروق مسعودی
حامد کشمیری اور ایس این زتشی کے ساتھ گفتگو

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ روشنی : تحریر : فیاض رفعت

۰۰ - ۸ سمن کلیان پور : غزلیں

۲۰ - ۸ یہ چھ سون اخلاقی فرض
(بات چیت کشمیری)
تحریر : ایم۔ایم۔مقبول
یو ہند مستقبل " یہ سال"
تحریر : این کامل

۵ - ۹ دلچسپ خبریں

۱۰ - ۹ جی۔ایم۔صوفی : غزلیں

۳۰ - ۱۱ جی۔ایم۔ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ کلام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
نویں جماعت کے طالب علموں کیلئے انگریزی میں پروگرام

۴۰ - ۱۲ پراگاش انسان سنترکتھ

۱۵ - ۲ عبدالسلام بٹ کھمرہ اور ساتھی
چھکری اور رؤف

۳۰ - ۲ جی۔ایم۔ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ کلام

۰۰ - ۴ کیاری (ڈوگری اور لداخی گیت)

۳۰ - ۴ پہاڑی پروگرام

شام

۳۰ - ۸ کچھ بیٹھ (دیہاتیوں کیلئے سلسلہ دار فیچر)

۴۵ - ۸ ہیلتھ فورم

۰۰ - ۱۰ حسن نواز (فلمی گانوں کا پروگرام)

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۲۰ - ۷ گاشر اچھر : تحریر : ابدال احمد

۰۰ - ۸ غلام سراج خاں : غزلیں

۵ - ۹ زونہ ڈب

دوپہر

۰ - ۱۲ اسکول براڈ کاسٹ
دسویں جماعت کے طالب علموں کیلئے انگریزی میں پروگرام

۴۰ - ۱۲ نعت اور منقبت

۱۵ - ۲ نرملا دیوی : غزلیں

۰۰ - ۳ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ کلام

شام

۳۰ - ۹ مشاعرہ (اردو)

۰۰ - ۱۰ داستان

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح ۲۰ - ۷ گاشر اچھر

۰۰ - ۸ الکا دیوی : غزلیں

۵ - ۹ زونہ ڈب

۳۰ - ۱۱ کمال بٹ اور ساتھی : صوفیانہ کلام

دوپہر

۰ - ۱۲ ٹیچرز فورم
(استادوں کیلئے انگریزی میں بات چیت)

۴۰ - ۱۲ پراگاش انسان سنترکتھ

۱۵ - ۲ فلمی دوگانے

۴۵ - ۲ جگجیت سنگھ : غزلیں

۰۰ - ۳ کمال بٹ اور ساتھی : صوفیانہ کلام

۳۰ - ۳ غلام محمد ڈار اور ساتھی
چھکری اور رؤف

شام

۳ - ۸ راج بیگم اور نسیم اختر : دوگانے
آر۔ ای تکو اور نسیمہ دیوا : دوگانے

۴۵ - ۸ انگریزی میں بات چیت
جی۔این۔فراق

۳۰ - ۹ عزیز احمد خاں وارثی اور ساتھی
قوالی
اسلم صابری قوال اور ساتھی : قوالی

- ۱ سنگیت رس
مقامی رہاوی
دھن : ریڈیو کشمیر فنکار
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
غلام محمد قالین لعت اور ساتھی

۳۰ - ۱۰ علی محمد شیخ اور ساتھی
چھکری اور رؤف

بقیہ ماحولیاتی مطالعہ

آج کی حقیقت یہ ہے کہ صنعتی تمدن نے مشترکہ خاندان کی بنیادیں ہلادی ہیں۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ شہری مکانوں کی مکانیت سکڑتی جارہی ہے۔ اب ایک فلیٹ میں اتنی گنجائش ہی نہیں ہوتی کہ تمام افراد خاندان ایک ساتھ رہ سکیں شہروں کی بیشتر آبادی گندی بستیوں میں رہتی ہے اور اوسط طبقہ اتنے چھوٹے فلیٹس میں کہ کسی فرد کو بھی خلوت میسر نہیں آتی۔ اس طرز زندگی کے نفسیاتی اثرات عجیب وغریب طریقہ پر مرتب ہوتے ہیں حقیقی بہن بھائیوں میں رقابت کے جذبات ابھارتے ہیں میاں بیوی کے رشتے میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور بچوں کی موجودگی انھیں بارگذرنے لگتی ہے۔

میں آج کی بات چیت کا اختتام اس حقیقت کے اظہار پر کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی ملک شہر اور قصبہ کی ترقی کے لیے معاشی منصوبہ بندی سے کہیں زیادہ ماحولیاتی منصوبہ بندی کی اہمیت ہے۔ اور معاشی ترقی ماحولیاتی ترقی کے بغیر بے معنی ہے۔

(حیدرآباد سے نشر)

جموں

میڈیم ویو جموں الف ۳۰۳٫۰۰ میٹر ۹۹۰ کلو ہرٹز
جموں ب ۲۷۵٫۴ میٹر ۱۰۸۹ کلو ہرٹز
شارٹ ویو صبح ۵٫۴۰-۷ تک ۸۹٫۴۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز
صبح ۸٫۰۰ کے بعد ۵۰٫۳۳ میٹر ۵۹۶۰ کلو ہرٹز
دوپہر ۴۱٫۹۰ میٹر ۷۱۶۰ کلو ہرٹز
شام اور رات ۸۹٫۴۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز

خبریں

ھندی: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱۱-۰۵، ۱-۰۱، ۲-۰۰، شام ۵-۰۵، ۶-۰۰ رات ۸-۴۵ اور ۱۱-۱۵
انگریزی: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱-۰۰، ۲-۰۰، ۳-۲ (دھیمی رفتار سے) شام ۶-۰۰، رات ۹-۰۰ اور ۱۱-
اردو: صبح ۸-۵۰، شام ۷-۴۵ سری نگر سے پہلے ۹-۱۵
ڈوگری: صبح ۸-۲۰، شام ۷-۱۵

جمعہ ۱۶ جنوری

صبح

۷-۴۵ موہن پہاڑی، بملا دیوی
ڈوگری سنگیت

۸-۳۰ باپو نے کہا تھا
۹-۰۵ سنیہا: ڈوگری پروگرام

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے، مکر سنکرانتی
نویں جماعت کے لیے پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام (پھلواڑی) بچوں کیلئے
پروگرام

۶-۳۰ دیس سہاماں، تسیں لکھے دا
سامعین کے خطوں کے جواب

۷-۳۰ ساوتری، انگریزی بات چیت
از پروفیسر بی۔ آر۔ راؤ

۹-۳۰ پنجابی پروگرام، اک توں بچا نہید سنگھ
کے ساتھ انٹرویو، گیت

۱۰-۰۰ انار کی جھاڑی، جنسی نردوش کے کشمیری
ڈرامے کا ہندی ترجمہ، از علی محمد لون

ہفتہ ۱۷ جنوری

صبح

۷-۴۵ پریتی چاولہ، جگ موہن کور
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے "سرا ساق نیوٹن"
انگریزی پروگرام، دسویں جماعت کیلئے

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام، تھاری چٹھی ملی
۶-۳۰ دیس سہاماں، اَت کرسان، انٹرویو

اتوار ۱۸ جنوری

صبح

۷-۴۵ سیما شرما، پرکاش شرما
ڈوگری موسیقی

۹-۰۵ آج کی نالکا جھلکی
۹-۳۰ بال جگت، بچوں کے لیے ہندی میں پروگرام
گلدستہ، کوی سمیلن، نظم خوانی
بیتاب جے پوری

۱۱-۴۵ ادھیاپکوں کے لیے

دوپہر

۲-۳۰ گھرانوں کے لیے، سنسار میرے سپنوں کا
اتم سنتان، اتم سماج، تقریر از سپیہ
رگھبیر سنگھ، ذات پات، بھید بھاؤ کیوں؟
تقریر نگار سمینا اختر

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام، کہانی از منظور حسین گلشن
۶-۳۰ دیس سہاماں، تندرے پتر تندرے گیت
سامعین کے من پسند ڈوگری گیت
۹-۳۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۱۹ جنوری

صبح

۷-۴۵ انیتا شرما، انل کمار، ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے "نیا ارگوننگ اَوے"
چھٹی جماعت کے لیے انگریزی میں پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام، انٹرویو، ڈاکٹر نثار حسین
۶-۳ دیس سہاماں، زیناگی رلنے تھا بچا
سبھاش گپتا سے انٹرویو
۹-۳۰ پنجابی پروگرام، سفارشی چٹھیاں
تقریر از دلیپ سنگھ، قانونی جانکاری
اغوا دی سزا، انٹرویو محمد صدیق بھٹ

منگل ۲۰ جنوری

صبح

۷-۴۵ گردھاری لعل پت، نیلم ساہنی
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے، الیکشن
ساتویں جماعت کے لیے انگریزی پروگرام

شام

۵- گوجری پروگرام، کلام شاعر
محمد علی بیتابی

۶-۳۰ دیس سہاماں (پھلجھڑی)، ہال کوی
سمیلن، (نظم خوانی)،
ارتار اسپلپوری

۸-۰۰ سیدھی چلنا، انٹرویو، ڈاکٹر راحت
اوستھی

۱۰-۰۰ تورامن دریت کیلا ہے
ام دوڈرامہ، تحریر: کے۔ کے
کپور

بدھ ۲۱ جنوری

صبح

۷-۴۵ مینو پرشوتم، بھوپندر، ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے، رائز آف نیشنل
موومینٹ، آٹھویں جماعت کے لیے
سوشل سٹڈی پروگرام

شام

۵-۰ گوجری پروگرام، تھاری پسند
۱۰-۰۰ پنجابی پروگرام
تہاڈی پسند

جمعرات ۲۲ جنوری

صبح

۷-۴۵ مہندر کپور، لتا منگیشکر، ڈوگری پروگرام

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے، سرا ساق نیوٹن
چھٹی جماعت کے لیے جنرل سائینس پروگرام
۱۲-۳ بہنیں آ سیلے: ڈوگری میں خواتین کے
لیے پروگرام

شام

۵- گوجری پروگرام، میرا وسفر میری منزل
انٹرویو، محمد رفیق

۶-۳ دیس سہاماں، میری تو ین کویتا
نظم خوانی، از ٹی۔ ڈی۔ شرما

۸-۰۰ سرجنا، پنجابی کا ادبی پروگرام دیش بھگتی
توں پریرت، پنجابی کویتا تقریر از مان سنگھ
سارگو، آزادی دے گیت، تقریر از
ڈاکٹر ملدیو راج گپتا پنجابی ساہتیہ وچ
آزادی توں بعد دیاں سمیاواں
تقریر از دلجیت سنگھ

جمعہ ۲۳ جنوری

صبح

۷-۴۵ اوشا نندن، کیلاش مہرہ ڈوگری موسیقی
۸-۳۰ باپو نے کہا تھا
۹-۵ سنیہا، ڈوگری پروگرام

دوپہر

۱-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے، مہاشبو راستری
نویں جماعت کے لیے انگریزی پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام۔ چندری رنگ
انٹرویو، ڈاکٹر محمد شریف

۶-۳ دیس سہاماں، بوٹیں دا سچل مجڑا
انٹرویو، او۔ پی۔ گپتا

۷-۳۰ نیگل رائٹس آف ومین، انگریزی میں
مباحثہ، شرکاء: پروفیسر ڈی۔ این۔ صراف
شریمتی رادی دوبے، شریمتی لیتا

۹-۳۰ پنجابی پروگرام
۱۰-۰۰ بھوک کی دوا ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۲۴ جنوری

صبح شمہ دیو، غلام محمد اور ساتھی
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰-۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: سرا ساق نیوٹن

دسویں جماعت کے لیے انگریزی پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام؛ زچہ کی دیکھ بھال
شریمتی عارفہ سلطانہ کی تقریر
۶-۳۰ دلیس سہاماں؛ نمی نو

اتوار ۲۵ جنوری

صبح

۷-۴۵ سریندر کور، آسا سنگھ مستانہ
ڈوگری پروگرام
۹-۳۰ بال جگت؛ گلدستہ اسینک سکول
کے بچوں کا پروگرام؛ بال جگت کی ڈاک
خطوں کے جواب
۱۱-۴۵ ادھیا بچوں کے لیے

دوپہر

۳-۳ گھراتوں کے لیے، دیش بھگتی کے گیت
"لہو کا رنگ ایک ہے" ڈرامہ
تحریر موہن یادو

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام
۶-۳۰ دلیس سہاماں؛ تندرے پتر تندرے گیت
۸-۰ کوی سمعا، ڈوگری نظم خوانی
۹-۳۰ پنجابی پروگرام؛ تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۲۶ جنوری

صبح

۷-۳۵ سرلا کپور ڈوگری موسیقی، سہاگان

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے: ریپبلک ڈے پر
خصوصی پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام؛ یوم جمہوریہ
گوجری کلچر
۶-۳۰ دلیس سہاماں ۲۶ جنوری؛ فیچر
تحریر۔ بی۔ ایل۔ بھگت
۹-۳۰ پنجابی پروگرام؛ کوی گوشٹی؛ شرکا:
بشیر احمد بشیر، دیسراج دانش
بینت سنگھ پشپ، محمد یاسین
چمن لال چوہان، شریمتی سرجیت سکھی

منگل ۲۷ جنوری

صبح

۷-۴۵ شانتی بشٹ، کرشنا کماری
ڈوگری موسیقی
۱۲-۱ ودیارتھیوں کے لیے

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام؛ بیت اصلاح الدین
۶-۳۰ دلیس سہاماں (پھلجھڑی) بچوں کے
لیے ڈوگری میں پروگرام
۸-۰۰ ریاست میں کھادی اُدیوگ
ہندی بات چیت از۔ پی۔ ایل۔ جوشی

۱۰-۰۰ گھراور یندر بجواری کا لکھا اردو ڈرامہ

بدھ ۲۸ جنوری

صبح

۷-۴۵ شیل مالا، نریندر گپتا، ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے: فرسٹ ایڈ
آٹھویں جماعت کے لیے پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام تمھاری پسند
۶-۳۰ دلیس سہاماں: ریڈیو گراں
۱۰-۰۰ پنجابی پروگرام۔ تہاڈی پسند

جمعرات ۲۹ جنوری

صبح

۷-۴۵ سہاگان، سدرشن کور کیرتی
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے، انڈیا اینڈ
ہر لیبررز چھٹی جماعت کے لیے انگریزی
میں پروگرام
۱۲-۳۰ پھنیں آسطے، ڈوگری میں خواتین
کے لیے پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: جرسی نسل القوم
۶-۳۰ دلیس سہاماں، میری نویں کویتا
نظم خوانی، از آر۔ ایل۔ کھجوریہ
۹-۳۰ ہندی کوی گوشٹی، ڈاکٹر اوم پرکاش
گپت، اندرل دو ترکی
چندرکانت جوشی، راجکمار شرما
اشوک کمار، شریمتی پرویز اور
جواہر ریتہ

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۷-۴۵ قطب الدین اور ساتھی، اپردس سنگھ
ڈوگری موسیقی

۸-۳۰ باپو نے کہا تھا
۹-۰۵ سنہیا: ڈوگری پروگرام

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے اپہاشور اتری

شام

۶-۳۰ دلیس سہاماں، انسیں لکھے دا یہ
خطوں کے جواب
۸-۰۰ بھدرواہی پروگرام

۹-۳۰ پنجابی پروگرام: گاندھی جی تے اہنسا
مباحثہ: شرکا: بھگت بھورام
شیخ فیروز الدین، شریمتی گوربچن کور
شریمتی آگیا پریتم سنگھ

۱۰-۰۰ دورے دا رشتہ
شریمتی سنتوش ساگر کا لکھا ڈوگری
ڈرامہ

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۷-۴۵ بلبیر سنگھ، ایتا ڈے اور دینا گپتا
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے، دسویں جماعت
کے لیے انگریزی میں پروگرام

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام: ریشو، انٹرویو
ڈاکٹر دیدار سنگھ
۶-۳۰ دلیس سہاماں؛ کھیتر یدرے کرنے
تقریر، از ڈی۔ پی۔ گپتا
۸-۰ آپ کا پترملا اور آپ کی فرمائش
(فلمی نغمے)

بقیہ: بھوپال

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۳ وندنا سکیہ: لوک گیت

شام

۷-۱۵ چوپال، اگرام لکشمی دیہی عورتوں کا
پروگرام
۸- ہندی تقریر، سردو دیپے دچار
دھارا اور رام آدمی

جمعہ ۳۰ جنوری

صبح

۹-۱۰ نئی رچنا، وشو موہن ماتھر

دوپہر

۲-۳۰ لوک گیت، سیتارام تیواری اور ساتھی

شام

۸-۰۰ اردو پروگرام، گاندھی جی اور قید
کی زندگی، مذاکرہ، شرکا: چترنارائن
مالویہ، کاشی ناتھ ترویدی
ترکبھون یادو

۹-۳۰ شادی کی ریکھا، ناٹک
مصنف: ایس۔ اطہر علی
پیشکش کملا سکینہ

ہفتہ ۳۱ جنوری

صبح

۸-۱۰ سنگم سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا
۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۳۰ دھرتی مدھیہ پردیش کی
رام نارائن پانڈے اور ساتھی

شام

۵-۳۰ یو وا وانی؛ اپنی پسند
۷-۱۵ چوپال، دیہی بچوں کے پروگرام
کونسل کے ساتھ
۸-۰۰ چترپکا: ہری شنکر پرسائی سے
بھینٹ وارتا
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اسکولی طلباو طالبات ـــ آکاشوانی جالندھر کی جانب سے منعقد ایک رنگارنگ پروگرام میں مدعو سامعین کا منورنجن کرتے ہوئے۔

کرانتی گلاٹی ـــ گھر والوں کے لیے پروگرام میں ان کی تقریر ریڈیو کشمیر جموں سے نشر ہوئی۔

'اردو مجلس' احمد آباد سے نشر اردو مباحثے کے شرکار
(دائیں سے) رفیع الدین شیخ میر، احمد آباد، وارث علی ا۔ر جعفر حسین لالی والا۔

سکندر علی وجد ـــ ان کی نظم 'کاروان زندگی' پر مبنی فیچر آکاشوانی اورنگ آباد، پربھنی سے نشر کیا گیا۔
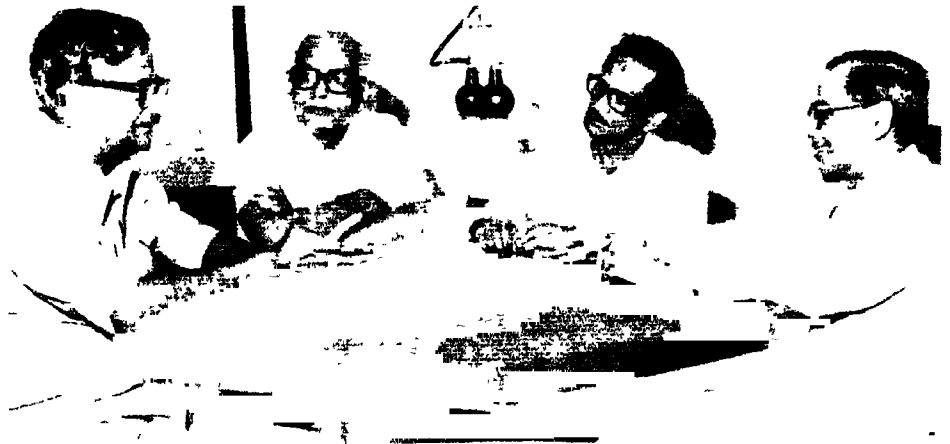
'راماین ـــ ایک کہانی یا حقیقت؟'
کے زیر عنوان
آکاشوانی دہلی سے
انگریزی پروگرام میں نشر
مباحثے کے شرکار
ڈاکٹر راجا رمنا ـــ سائنسداں
ڈاکٹر این آر بنرجی ـ تاریخ داں
وی پاتحلی ـــ ادیب
ڈاکٹر بی بی لال ـــ ماہر آثار قدیمہ

Regd. No. D-(C)39

AWAZ
16th. January 1981

Licenced (U-23) to post without prepayment
at C.P.S.O. New Delhi

ریڈیو سنگیت سمیلن ۸۰ء مدعو سامعین اور مہمان ہائے خصوصی — مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات جناب وسنت ساٹھے سنگیت سمیلن کا افتتاح کرتے ہوئے۔

شریمتی شالینی تائی پاٹل
ریونیو منسٹر مہاراشٹر
جن کے ساتھ انٹرویو آکاشوانی بمبئی سے نشر کیا گیا۔

محمڈن اسپورٹنگ (کلکتہ) کے فٹ بال کھلاڑیوں
سجاد علی اور شبیر علی کے ساتھ اسلم فرشوری
آکاشوانی حیدرآباد کے یوواوانی اردو پروگرام میں انٹرویو کرتے ہوئے۔
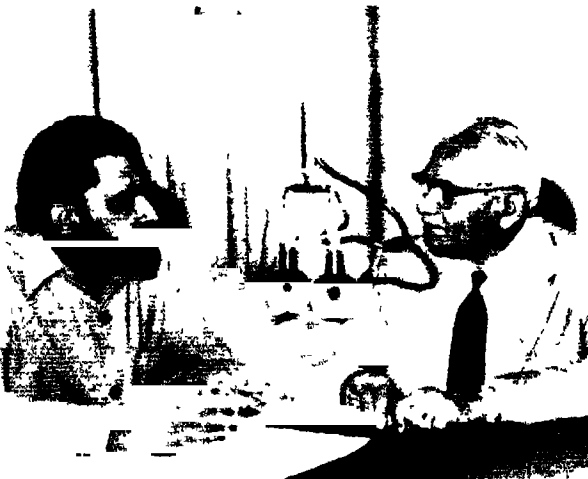
ایس کے وان کھیڈے — صدر انڈین کرکٹ کنٹرول بورڈ
کے ساتھ اردو سروس کے روبرو پروگرام میں اے ایس راقم علی

سید آفتاب احمد (بائیں) سائنسدان بھابھا اٹامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
کے ساتھ شمیم فاروقی — آکاشوانی پٹنہ سے نشر انٹرویو کے دوران۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashwani Group of Journals
P T I Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

یکم فروری ۱۹۸۱ء
50 پیسے
اشاعت کا ۴۶واں سال
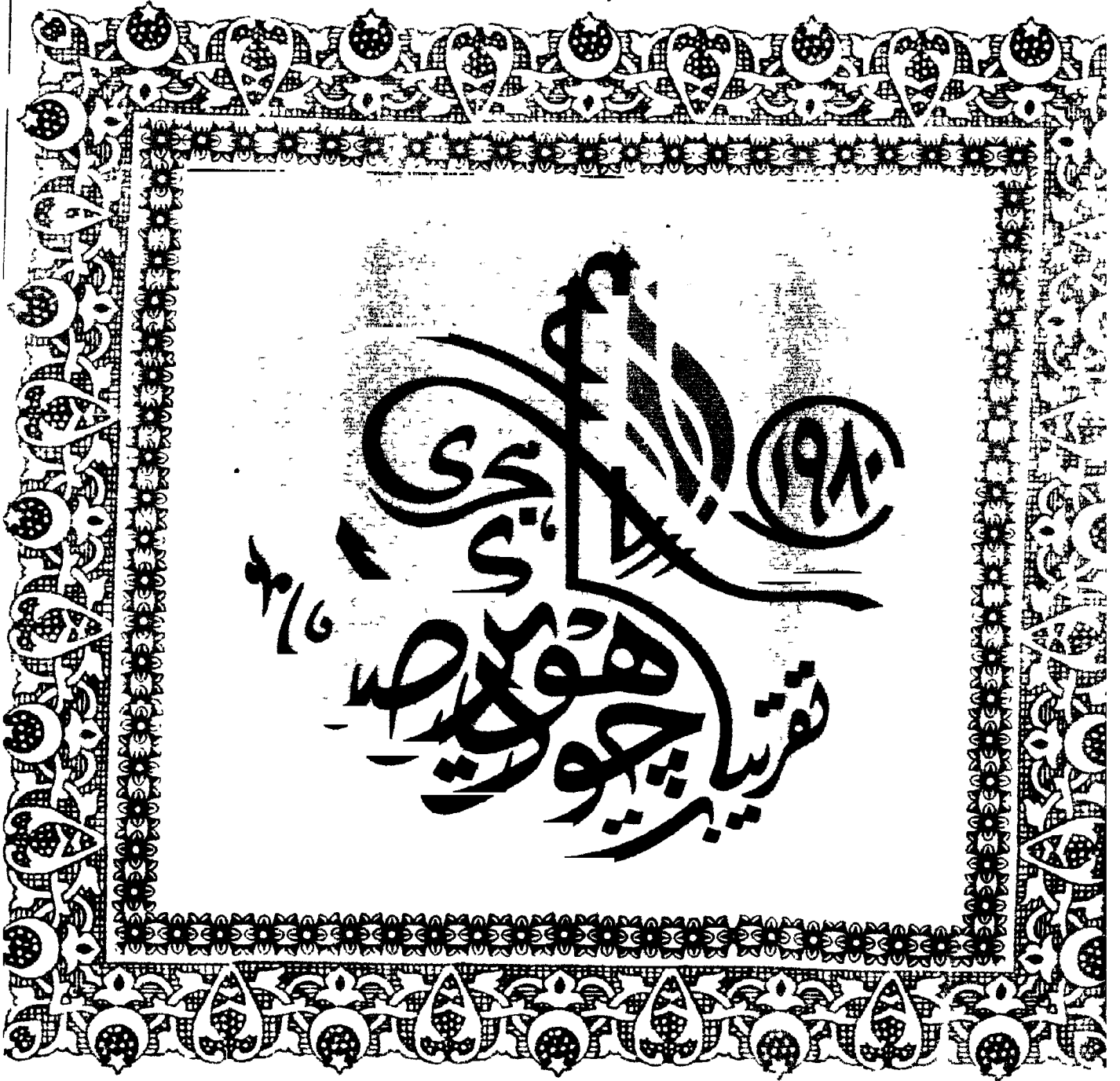
ہوش سرحدی

دل سے ہوتی ہیں جدا یادوں کی تنویریں کہیں
ٹوٹ سکتی ہیں محبت کی زنجیریں کہیں
وقت کے قاصد کے آنے کی نہ جانے کی خبر
دل میں رہ جائیں نہ ارمانوں کی تحریریں کہیں
دل کی بستی اس طرح ہے تیری یادوں کے بغیر
جیسے آبادی کہیں ہو اور تعمیریں کہیں
دل ابھارے جا رہا ہے کسی کی یادوں کے نقوش
جذب کرلیں خود مصور کو نہ تصویریں کہیں
ہوش گر قائم رہی رسم وفا تو دیکھنا
ہوں گے دیوانے کہیں اور ہوں گی زنجیریں کہیں

چاند نرائن نکوہر

نہ پوچھو جانا کہاں ہے مجھ کو نہ پوچھو آتا ہوں میں کہاں سے
بہت ہے اتنا ہی میرا کہنا بچھڑ گیا ہوں میں کارواں سے
ابھی تو آغازِ داستاں ہے شروع ہوتی ہے گلستاں سے
گرے گی بجلی بھی آشیاں پر دھواں بھی اٹھیگا آشیاں سے
کوئی بلا کوچۂ بتاں میں کوئی ملاحت نہ خدا ہیں
اٹھا کے لایا ہوں دل کے ٹکڑے کوئی کہاں سے کوئی کہاں سے
حرم میں بھی مچ رہا ہے ماتم یہ دیر والے بھی رو رہے ہیں
خبر کسے ہے جناب دل کا جنازہ اٹھے گا اب کہاں سے
ارے بڑے ہو عجب تم بھی جو مجھ سے ملتے جھجھک رہے ہو
نظر اٹھا کر ادھر تو دیکھو زمیں ملتی ہے آسماں سے
ہمارا کیا ہے فقیر ہیں ہم اٹھا دیا تو نے اٹھ گئے ہم
مگر یہ نقش جبیں ہمارے نہ اٹھ سکے تیرے آستاں سے
یہ مانتا ہوں کہ تیری مسجد ہے کوئی دو چار ہی قدم پر
مگر یہ میخانہ بھی تو واعظ ملا ہوا ہے مرے مکاں سے
ہے یہ بھی وعدہ تو وہ بھی وعدہ مگر یہ دونوں کا فرق دیکھو
جفا کا وعدہ کھلے گلے سے وفا کا وعدہ دبی زباں سے
جنابِ دشمن بھلے ہیں جیسے وہ مہر بھی خوب جانتے ہیں
بس آپ چپ ہی رہیں تو اچھا سنیں گے ورنہ میری زباں سے

پارسا کوثر

تری پرسش کے صدقے مجھ سے حسرت پوچھنا کیا ہے
کہ میرے دل میں اب تیری محبت کے سوا کیا ہے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا مجھے آخر ہوا کیا ہے
زباں کھلتی نہیں کیوں ان کے آگے ماجرا کیا ہے
یہ مجھ سے پوچھتے کیا ہو کہ ہے کیا مدعا تیرا
مجھے خود ہی نہیں معلوم میرا مدعا کیا ہے
نہ پوچھو سرگزشتِ عشق مجھ سے کیا بتاؤں میں
نجانے ابتدا کیا تھی نجانے انتہا کیا ہے
قدم پیچھے نہ ہٹنے پائے منزل مل ہی جائیگی
چلا چل رہروِ راہِ محبت سوچتا کیا ہے
مسرت سے تو اوروں ہی کے دامن بھر دیئے تم نے
اور اک میں ہوں مجھے غم کے سوا تم نے دیا کیا ہے
مجھے غم کیا مری کشتی کنارے لگ ہی جائیگی
بھروسہ جب خدا پر کرلیا پھر ناخدا کیا ہے
انھیں سے انکا شکوہ کر رہا ہے اے دلِ ناداں
ذرا تو سوچ دیوانے تجھے آخر ہوا کیا ہے
سخنداں جتنے ہیں اس کے سخن کی قدر کرتے ہیں
یہ فیضِ حضرتِ کوثر ہے ورنہ پارسا کیا ہے

چاند بہاری لال صبا

کس غضب کا ہے ہماری آہ کا یہ تیر بھی
کھینچ کر سینے سے میرے وہ نکالیں کس طرح
ایک ہی فرقت کی شب میں ایسی صورت ہوگئی
فردِ عصیاں پیش ہو جب داورِ محشر وہی
مجھ سے بڑھ کر کس کو ہوگی پھر قیامت کی خوشی
یہ ترا ابرو ہے اے ظالم کہ ہے بہروپیا
دن نہ ہو جب تک کہ اچھے کچھ اثر کرتا نہیں
زندگی اور موت ہی کیا وقت کی مٹھی میں ہے
کس قدر چھایا ہوا ہے فرقتِ جاناں کا رعب
اصل میں مختار ہی ہوں اور نہ میں مجبور ہی
آپ کی مژگاں کا ہو یا آپ کے ابرو کا ہو
روح کو قیدی بنا کر اس میں رکھا جائیگا
کہہ نہیں سکتے کہ کیا ہو حال اپنا حشر میں
قدرتِ حق جس کا سکتے آ رہے تھے نام ہی
جس کو دینی تھی خدا روزِ ازل ہی دے چکا

مانتا ہے جس کا لوہا آسمان پیر بھی
دل میں ارماں کی بیٹھا ہوا ہے تیر بھی
میری صورت سے نہیں ملتی مری تصویر بھی
اس کے شامل ہو مقدر کی مرے تحریر بھی
شورِ محشر گر جگا دیگا مری تقدیر بھی
ہم نے دیکھا تیر بھی بنتے اسے شمشیر بھی
آزما رکھا ہے ہم نے نالۂ شب گیر بھی
ہے اسی کے ہاتھ میں ہر ایک کی تقدیر بھی
ڈر کے مارے آہ سے ملتی نہیں تاثیر بھی
قائل تقدیر بھی ہوں قائل تدبیر بھی
چوکتے دیکھا نہیں یہ تیر بھی وہ تیر بھی
ہے تن خاکی ہمارا خانۂ زنجیر بھی
عفو کی امید بھی خوفِ دار و گیر بھی
دیکھ کر تجھ کو ہی جانا اس کی ہے تصویر بھی
آبروئے حسن بھی اور عشق کی توقیر بھی

گھر میں رکھتے ہی قدم اس ماہرو کے اے صبا
گھر بھی روشن ہوگیا چمکی مری تصویر بھی

محمد عثمان عارف

جذبۂ عشق ترا اشکوں میں ڈھلتا کیوں ہے
سنگدل ظلم کی فطرت کو بدلتا کیوں ہے
نور و ظلمت کے شب روز کا ایماں سمجھو
ایک دیوانے کو سمجھا نہ سکے فرزانے
عظمتِ ذات کا احساس اگر ہے کچھ بھی
وہ مخاطب نہیں منہ پھیر لے تو بھی اپنا
تازیانہ تو نہیں یہ تری مدہوشی پر
تم نے پوچھا بھی کبھی آج کے انسان کا غم
بار لوگوں کو شکایت ہے یہی تو مجھ سے
ڈوب کر رہنا ہو ماضی کے اندھیروں میں اگر
جرم سنگیں ہے مرا خاص نکا ہوں میں یہی

شمع کی طرح سرِ بزم پگھلتا کیوں ہے
کردیا قتل تو اب ہاتھ بھی ملتا کیوں ہے
غور سے دیکھو زمانہ یہ بدلتا کیوں ہے
شہر کی سڑکوں پہ یہ خون اچھلتا کیوں ہے
قتل بچوں کے کھلونوں سے بہلتا کیوں ہے
زرد چہرہ نہ بنا رنگ بدلتا کیوں ہے
مخملیں فرش پہ بھی پانوں پھسلتا کیوں ہے
اپنی تقریر میں وہ زہر اگلتا کیوں ہے
ٹھوکریں کھا کے یہ گر گر کے سنبھلتا کیوں ہے
پھر نئی شان سے خورشید نکلتا کیوں ہے
عام انسان کی مصیبت پہ پگھلتا کیوں ہے

سرخروئی پہ غمِ عشق کی خوش ہو عارف
دل ہوا خون تو پھر خوں اگلتا کیوں ہے

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ فروری ۱۹۸۱ء ۱۲ سے ۲۶ ماگھ ۱۹۰۲ شاکا

جلد ۴۶ —— شمارہ ۳

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے —— سالانہ دس روپے

(ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق —— تقریبات اختتام چودھویں صدی ہجری

خطاطی —— خلیق ٹونکی

تزئین —— انیس صدیقی

چیف ایڈیٹر —— گیان سنگھ —— فون ۳۸۲۲۴۹

ایڈیٹر —— سراج احمد —— فون ۳۸۲۲۵۴

سوہن سنگھ کا گائن: ۷ فروری رات ساڑھے نو بجے

پنجاب کے باسی سوہن سنگھ آگرہ گھرانا کے مشہور گائیک ہیں۔ کلاسیکی موسیقی کی ابتدائی تعلیم انھوں نے بھائی لال امرتسر والے سے اور بعد میں گوالیار کے استاد امراؤ خاں اور آخر میں آفتاب موسیقی استاد فیاض خاں سے حاصل کی۔

سوہن سنگھ کے گلے میں قدرت نے گہرائی اور شیرینی دی ہے اور وہ دھرپد و خیال یکساں خوبی اور آسانی سے پیش کرتے ہیں۔

دیب برت چودھری کا ستار وادن

بھارتیہ کلاسیکی موسیقی کے میدان میں دیب برت چودھری ایک نمایاں فنکار سمجھے جاتے ہیں موسیقی کی تربیت انھوں نے سورگیہ پنچو گوپال دتہ اور سینیا گھرانہ کے استاد مشتاق علی خاں سے حاصل کی۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی —— ۳۱ جنوری —— رات ۴۵-۸
بمبئی —— ۶ فروری —— رات ۱۰-۱۰
مدراس —— ۱۳ فروری —— رات ۴۵-۸
کلکتہ —— ۲۰ فروری —— رات ۳۵-۸

ٹی مکتا کا گائن

ٹی مکتا کا تعلق وینا دھنم گھرانہ سے ہے۔ ابتدائی تربیت انھوں نے کانچی پورم نینا پلائی اور لکشمی رتنا ئل سے حاصل کی۔ موصوفہ متھو سوامی دکشتر اور شیام شاستری کی کیرتیاں جوالیاں اور شیت انگر کی پدساگانے میں خصوصی شہرت کی مالک ہیں۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

مدراس —— ۳۰ جنوری —— رات ۴۵-۸
کلکتہ —— ۶ فروری —— رات ۳۵-۸
بمبئی —— ۱۳ فروری —— رات ۱۰-۱۰
دہلی —— ۲۰ فروری —— رات ۴۵-۸

ہمارے جنگلات ایک قومی دولت

ارشاد احمد خاں

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کے قدرتی وسائل جیسے کہ خام تیل، کوئلہ، لوہا دھیرے دھیرے مسلسل استعمال سے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ماہرین کا یہ اندازہ ہے کہ تیل کے کنوئیں سو سال کے اندر خالی ہو جائیں گے اور اسی طرح لوہے اور کوئلے کی کانیں بھی خالی ہو جائیں گی۔ اس کا سبب ہے ترقی کی تیز رفتاری اور بڑھتی ہوئی آبادی۔ اُدھر ساتھ ہی ساتھ توانائی کے بڑھتے ہوئے اور دن بہ دن پیچیدہ مسائل بحران کی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں دنیا کی توجہ ایسے قدرتی وسائل کی طرف جاتی ہے جن کا سلسلہ ختم نہ ہو۔ جنگلات ہی ایسی چیز ہیں جنھیں لگاتار کاٹا اور لگایا جا سکتا ہے اور جو غیر معینہ عرصے تک استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

جنگلات ہمارے ملک کی بیش قیمت دولت ہیں اور یہ ملک کی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں جنگلات کی پیدا کردہ چیزیں استعمال میں آتی ہیں۔ لکڑی جنگلات کی سب سے اہم پیداوار ہے۔ یہ عمارتی کاموں کے علاوہ ریلوے، جہاز رانی، کپڑے کی صنعت میں کام آتی ہے اور بہت سی صنعتوں کے لیے کچا مال فراہم کرتی ہے۔

ہندوستان کا ۷ کروڑ ۴۸ لاکھ ہیکٹر رقبہ یعنی کل جغرافیائی رقبے کا ۲۲٫۷ فیصد حصہ زیر جنگلات ہے۔ ملک کی مختلف ریاستوں میں مدھیہ پردیش میں سب سے زیادہ جنگلات موجود ہیں اور دوسرے نمبر پر اڑیسہ آتا ہے۔ انڈیمان اور نکوبار جزائر کا نوے فیصد اور اروناچل پردیش کا تقریباً ۶۱ فیصد حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ سب سے کم جنگلات ہریانہ میں ہیں۔ جنگلات سے حاصل کی ہوئی آمدنی ہماری قومی آمدنی کی تقریباً ڈھائی فیصد ہے۔

جنگلات دو خاص اہم رول ادا کرتے ہیں۔ پیداواری اور حفاظتی۔ جنگلات میں لکڑی، ایندھن، چارہ پیدا ہوتا ہے اور عمارتی لکڑی اخباری کاغذ، دیگر کاغذ، پلائی ووڈ، ریزن ارک ٹینن، دوائی کی جڑی بوٹیاں وغیرہ کی صنعتوں کے لیے کچا مال بھی جنگلات سے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جنگلات کی حفاظت لکڑی کی کٹان یا ڈھلان۔ آرا مشین فرنیچر کے کارخانے اور دیگر جنگلات پر مبنی صنعتیں آبادی کے ایک بڑے حصے کو روزگار مہیا کرتی ہیں۔

اپنے حفاظتی کردار میں جنگلات زمین کی حفاظت کرتے ہیں موسم کے ظالمانہ اثرات سے جنگل ہمیں نجات دلاتے ہیں۔ زمین کو بہاؤ سے بچاتے ہیں۔ پانی کا تحفظ کرتے ہیں۔ سیلابوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ماحول کو کثافت سے بچاتے ہیں اور ساتھ ہی قدرتی توازن کو قائم رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔

۱۹۷۰-۷۱ء میں صنعتی لکڑی کی پیداوار تقریباً ۹۱ لاکھ ۲۱ ہزار مکعب میٹر تھی اور ایندھن اور کوئلہ بنانے کی لکڑی کی پیداوار ایک کروڑ ۳۷ لاکھ مکعب میٹر تھی۔ جنگلات کی اس پیداوار کی وجہ سے ملک کو زیادہ تر تعمیری اور صنعتی لکڑی باہر سے نہیں منگانی پڑتی۔ اس کے برعکس لکڑی کی برآمد سے ملک کو خاصی مقدار میں زرمبادلہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً ۷۱-۱۹۷۰ء میں قریب ایک کروڑ ایک لاکھ روپے کی لکڑی برآمد کی تھی۔ ابھی ہمارا ملک کاغذ کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہے اور کاغذ کی لگدی کی کل ضروریات کا زیادہ حصہ درآمد کرنا پڑتا ہے۔ کاغذ کی پیداوار بڑھانے کے لیے تحقیقات جاری ہیں اور روائتی لکڑی اور بانس کے ساتھ ساتھ دوسری لکڑی سے درختوں سے کاغذ بنانے کے امکانات پر کام کیا جا رہا ہے۔

ماچس بنانے کی لکڑی بھی جنگلات سے حاصل ہوتی ہے۔ ۱۹۲۲ سے پہلے ماچس جاپان اور سویڈن سے درآمد کیے جاتے تھے آج ملک ماچس کی ضروریات میں خود کفیل ہے۔ تقریباً ۲۲ لاکھ مکعب میٹر لکڑی ماچس کی صنعت میں استعمال ہوتی ہے جس میں سیمل کی لکڑی تقریباً ۴۰ فیصد ہوتی ہے۔ تقریباً ۴۰ فیصد ماچس گھریلو صنعتوں کے طور پر بنایا جاتا ہے۔ لکڑی پر مبنی اور بھی کئی صنعتیں ہیں۔ جن میں پلائی ووڈ اہم ہے۔ پلائی ووڈ کو ۲۵-۱۹۲۰ کے درمیان آسام میں چائے کی پیٹیوں کے لیے بنانا شروع کیا گیا تھا۔ اب یہ صنعت بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ تقریباً ۸۰-۷۰ کارخانے پلائی ووڈ اور اس سے تعلق رکھنے والی چیزیں بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وینیئر، فائیبر بورڈ، پاٹیکل بورڈ اور امرونٹوڈ جیسی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

لکڑی جو جنگلات سے آتی ہے وہ روزمرہ کی انسان کی زندگی سے اتنا گہرا تعلق رکھتی ہے کہ ہمیں اس کا احساس کم ہی ہوتا ہے۔ تعمیری کاموں کے علاوہ سال کی لکڑی کے سلیپروں پر ریلوے لائنیں بچھائی جاتی ہیں اور ٹرین کے اندر کی سیٹیں لکڑی سے تیار ہوتی ہیں۔ لکڑی سے فرنیچر بنایا جاتا ہے۔ پانی کے جہاز اور ہوائی جہاز میں استعمال ہوتی ہے۔ لکڑی سے کھیلنے کا سامان بنایا جاتا ہے۔ پینسلیں بنائی جاتی ہیں۔ اوزاروں کے دستے بنائے جاتے ہیں۔ پیکنگ کیسز بنائے جاتے ہیں۔ جوتے کے فریم اور طرح طرح کی ہزار چیزیں لکڑی سے بنتی ہیں۔

لکڑی دستکاری کی صنعتوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ صندل کے تراشے سے بہت سے سامان بنتے ہیں۔ اخروٹ کی لکڑی کی نقاشی کی سینکڑوں طرح کی چیزیں بنتی ہیں۔ صندل کی لکڑی سے ایک خوشبودار تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ چیڑ کے درختوں سے ریزن یعنی بروزہ نکالا جاتا ہے۔ جس سے تارپین کا تیل اور روغن بنتے ہیں۔ اس کے کارخانے بریلی، ہماچل پردیش، پنجاب اور جموں میں ہیں۔ چیڑ کے درخت ہمالیہ پر الموڑہ سے لیکر جموں کشمیر کے راجوری پونچھ کے علاقوں تک پایا جاتا ہے۔

خیر کی لکڑی کے جب چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھٹوں میں پانی کے ساتھ پکائے جاتے ہیں تو اس میں سے کتھا اور کیٹچو نکلتے ہیں ـــ پان کھانے والے کتھے کا استعمال اور ذائقہ بخوبی جانتے ہیں۔ ببول کی چھال، ہڑ کے پھل کئی پیڑوں کی پتیاں چمڑے کی صنعت میں استعمال ہوتی ہیں۔ لاک کا کیڑا جنگل میں پائے جانے والے پلاس، کسُم اور گھونٹ کے درختوں پر پلتا ہے۔ یہ کیڑے لاکھ پیدا کرتے ہیں۔ بیڑی پتہ بھی جنگل سے ہی آتا ہے۔ بیڑی پتہ یا تیندو کی پتیاں مدھیہ پردیش اور اڑیسہ کے جنگلات میں کثرت میں ہوتا ہے۔ اس سے ان ریاستوں کو کافی آمدنی ہوتی ہے۔ ہمارے جنگلات میں جڑی بوٹیاں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن سے دوائیاں تیار کی جاتی ہیں۔

غرض جنگلات انسانی زندگی سے اس قدر وابستہ ہیں کہ ان کے وجود کے بغیر زندگی محال ہے اور ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں جو جنگلات پھیلے ہوئے ہیں وہ ایک ایسی دولت ہیں جنھیں قدرت نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اور قدرت کے اس عطیے کو ضائع کرنا یا اس کا غلط استعمال کرنا قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ ہمیں اس قومی دولت کا نہ صرف تحفظ کرنا چاہیے بلکہ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اس میں اضافہ کریں اور مزید جنگلات لگا کر ملک کی خوشحالی کے امکانات کو اور روشن کریں۔

دار دو مجلس دہلی سے نشر۔

ارشاد احمد خاں، ڈویژنل فاریسٹ آفیسر
کامراج ڈویژن، زانگلی کپوارہ، جموں کشمیر۔

شخصیات

سیکولر قدروں کے علمبردار

ڈاکٹر مختار احمد انصاری

پروفیسر آل احمد سرور

سیکولرازم کا لفظ ہمارے یہاں آزادی کے بعد رائج ہوا۔ مغرب میں تو یہ لفظ مذہب کے بجائے دنیوی نقطۂ نظر یا نامذہبیت کے لیے استعمال ہوتا ہے مگر ہندوستان میں اس کا مفہوم ذرا مختلف ہے ۔۔ یہاں اس کے معنی یہ ہیں کہ ریاست یا حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والے کو اپنے مذہب کا پرچار کرنے کا حق ہے۔ مذہب کی بنا پر کسی سے امتیاز نہیں برتا جاسکتا ۔گو عمل کی دنیا میں یہ بات آسان نہیں ہے مگر اصول زندگی کا نصب العین ہو تو عملی دنیا میں اس خیال کو رفتہ رفتہ رائج کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر مختار احمد انصاری ہمارے ان قومی راہنماؤں اور مشاہیر میں سے ہیں جن کی یاد تازہ رکھنا ہمارا فرض ہے۔ انھوں نے شروع سے قومی کاموں میں حصہ لیا اور جب ۱۹۱۲ء میں انجمن ہلال احمر کا ایک طبی وفد ترکی گیا تو وہ اس کے صدر تھے۔ لکھنؤ کے اسٹیشن پر جو لوگ انھیں رخصت کرنے آئے تھے ان میں مولانا شبلی بھی تھے۔ جب وہ ریل میں سوار ہونے لگے تو علامہ شبلی نے فرط عقیدت سے ان کے پیروں پر سر رکھ دیا۔ جب وہ واپس آئے تو مولانا شبلی نے ایک معرکۃ الآرا نظم لکھی جو اس طرح شروع ہوتی ہے ؎

ادا کرتے ہیں ہم شکر جناب حضرت باری
کہ آئے خیریت سے ممبران وفد انصاری

رشید احمد صدیقی نے ان کی شخصیت کا خاکہ اپنے منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔ "ڈاکٹر انصاری بڑے ممتاز ڈاکٹر تھے وہ اپنے مریضوں سے اس شفقت سے پیش آتے کہ مایوس مریض ان کے پاس سے پُرامید ہو کر جاتا۔ اپنے پیشے میں اتنے انہماک اور امتیاز کے باوجود" وہ قومی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہر تحریک میں حصہ لیا۔ اس کے ساتھ ہندوستان کو انگریزی استعمار سے آزاد کرانے کی کوشش میں شریک رہے۔ عبیداللہ سندھی کو کابل انھوں نے بھیجا۔ مولانا محمود دیوبندی کو انگریز گرفتار کرنا چاہتے تھے انھوں نے ۱۹۱۶ء میں ان کے فرار ہونے میں مدد کی۔ ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ پیکٹ (Pact) جو کانگریس اور لیگ کے درمیان ہوا تھا، ان کا رول بہت اہم تھا۔ انھوں نے جداگانہ انتخابات اور اقلیتوں کے لیے مناسب تحفظات پر اصرار کیا تاکہ وہ مطمئن ہو کر ملکی اور قومی زندگی میں حصہ لیں۔ جب خلافت کی تحریک شروع ہوئی اور گاندھی جی نے ترک موالات کا غلغلہ بلند کیا تو ڈاکٹر انصاری ان کے دست راست رہے۔ اگرچہ اس زمانے میں شہرت علی برادران کی زیادہ تھی۔ وہ خلافت کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر رہے اور بعد میں کانگریس کے بھی صدر ہوئے۔ جب گاندھی جی نے ترک موالات کی تحریک کو تشدد کے خطرے کی وجہ سے ملتوی کر دیا، کمال اتاترک نے خلافت کا خاتمہ کر دیا تو ملک میں فرقہ پروروں نے نفرت اور فسادات کی آگ بھڑکا دی۔ ڈاکٹر انصاری اس آگ کو بجھانے میں برابر مصروف رہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ چونکہ قومی تعلیم کا نصب العین لے کر سامنے آئی تھی اس لیے انھوں نے اس کی بھی دامے، درمے، سخنے، قدمے مدد کی اور حکیم اجمل خاں کے انتقال کے بعد اکثر مشکلوں سے اُسے نکالا۔ سائیمن کمیشن کے بائیکاٹ میں وہ بھی شریک تھے۔ قومی نقطۂ نظر کے ساتھ وہ مسلمانوں کے جائز مطالبات کی برابر حمایت کرتے رہے۔ ۱۹۲۸ء میں مسلمانوں کے تمام لیڈروں کی ایک کانفرنس محمد علی جناح کی صدارت میں ہوئی ۔۔۔ اس میں مسلمانوں نے چند شرائط کے ساتھ مخلوط انتخاب منظور کر لیا۔ اس مرحلے کو سر کرنے میں ڈاکٹر انصاری نے ان کی مدد کی۔ ڈاکٹر انصاری کانگریس میں تھے، مگر جب وہ کانگریس کی کوتاہی یا غفلت دیکھتے تھے تو اس پر احتجاج بھی کرتے تھے اور ان کی شخصیت ایسی با اثر تھی کہ ان کی رائے کو نظر انداز کرنا آسان نہ تھا۔ ۱۹۳۲ء میں انگریزوں نے اپنی طرف سے فرقہ وارانہ مسئلے کو سلجھانے کے لیے کمیونل اوارڈ کا اعلان کیا۔ کانگریس اس کی مخالف تھی مگر وہ کوئی متبادل اسکیم تجویز نہیں کر رہی تھی جس سے مسلمان مطمئن ہوں۔ اس موقع پر ڈاکٹر انصاری نے کانگریس سے استعفی دینے کی دھمکی دی جس کی خاطر خواہ اثر ہوا۔ ڈاکٹر انصاری آزادی کے پرستار تھے وہ ہندوستانی قومیت پر یقین رکھتے تھے۔ مگر قومیت کا ان کا تصور ہندوستانی کا نہ تھا۔ وہ ہماری مشترک تہذیب کے ایک شاندار مظہر تھے۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لیے ساری عمر کوشاں رہے، وہ مسلمانوں کو علیحدگی پسندی سے بچنے کی ہمیشہ تلقین کرتے رہے لیکن مسلمانوں کے مسائل سے اُن کی گہری دلچسپی آخر تک قائم رہی۔ ڈاکٹر انصاری جانتے تھے کہ مذہبی حکومت جدید دور کے انسان کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ ان کا پختہ عقیدہ تھا کہ سچی قوم پرستی اور سچی جمہوریت اقلیتوں کے ساتھ انصاف کر سکتی ہے۔ وہ اس نصب العین کے لیے برابر کوشاں رہے۔

ڈاکٹر انصاری غازی پور کے ایک شریف خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ وہ آزادی کی جدوجہد میں گاندھی جی کے قدم بہ قدم چلے۔

ان کے دل کی طرح ان کے گھر کا دروازہ بھی سب کے لیے کھلا رہتا تھا اور قومی راہنماؤں اور قومی اجتماعوں کا تو وہ مرکز تھا۔ مجاز نے ان کی تربیت پر ایک نظم کہی تھی جس کے آخری شعر میں ان کے متعلق بڑی بلیغ بات کہی ہے ؎

یہ تربت ہے امیر کارواں کی
یہ منزل بھی ہے شمع رہگزر بھی

سیکولر ہندوستانی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ڈاکٹر انصاری اور حکیم اجمل خاں جیسے رہنماؤں کو یاد رکھے جنھوں نے ہماری قومی زندگی کی تعمیر میں اور آزادی کی جدوجہد میں نمایاں حصہ لیا ہے اور قومی زندگی میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے حقوق کی پاسداری، ان کی فلاح و بہبود کے امکانات کو ضروری سمجھا ہے سیکولر تصور رفتہ رفتہ وظیفۂ لب سے بڑھ کر طرز زندگی بننے لگا ہے۔ اور اسی سے ہمیں "ڈاکٹر انصاری جیسے بزرگوں کی زندگی اور کارنامے سے ولولہ اور امنگ حاصل کرنا ہے تاکہ ہم سچی قومیت اور سچی جمہوریت کی منزل تک پہنچ سکیں ؎

ہم روز زمانے کے ستم بھول بھی جائیں
تھا پیر مغاں کا جو کرم یاد رہے گا

(ریڈیو کشمیر سری نگر سے نشر)

مشہور مورخ سر ولیم میور کہتا ہے :

"تاریخ کسی ایسے مصلح کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جس نے روحوں کو بیدار کیا ہو اچھے اخلاق کی تبلیغ کی ہو اور شرافت اور انسانیت کا پرچم اتنے قلیل عرصے میں بلند کر دیا ہو جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔"

حرق برق

ایم ایم پٹھان

آج کی دنیا میں بجلی کی بہت اہمیت ہے۔ بجلی ہی کی بدولت ہمارے گھر روشن ہیں۔ ریل گاڑیاں چل رہی ہیں کنوؤں پر پمپ کے ذریعہ آب پاشی کی جا رہی ہے۔ پاور لوم چل رہے ہیں بجلی پیدا کرنے کے مختلف ذرائع ہیں۔ بھاپ سے پیدا ہونے والی بجلی کو حر برق کہتے ہیں Thermal Power کہتے ہیں پانی کو بھاپ میں تبدیل کرنے کے لیے کوئلہ جلایا جاتا ہے۔ بھاپ سے حر برق Thermal Power حاصل ہوتی ہے۔ اس کے اسٹیشن بھی ایسی جگہ قائم کرتے ہیں جہاں کوئلہ اور پانی آسانی سے مل سکے۔

گذشتہ دو صدیوں سے انسانی زندگی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت کافی سدھار ہوا۔ ملک کی معاشی اور صنعتی ترقی میں کئی تبدیلیاں ہوئیں۔ ملک کی ترقی کی خاطر توانائی کے ذرائع کو فروغ دینا نہایت ضروری ہے کوئلہ تیل اور پانی توانائی کے اہم ذرائع ہیں۔ ہمارے ملک میں کوئلہ سنہ ۱۹۶۰ء میں ۴۲۰ لاکھ ٹن، سنہ ۱۹۷۴ میں ۷۸۰ لاکھ ٹن، اور سنہ ۱۹۷۹ء میں ۱۱۰۰ لاکھ ٹن، توانائی پر صرف ہوا۔ تیل سنہ ۱۹۶۰ء میں ۷۰ لاکھ ٹن سنہ ۱۹۷۳ء میں ۲۵۰ اور سنہ ۱۹۷۹ء میں ۲۸۰ لاکھ ٹن صرف ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہماری زندگی میں تیل کا استعمال کوئلے سے زیادہ ہوا۔ لیکن آج بھی ہمارے ملک میں کوئلہ کافی مقدار میں موجود ہے۔ اور اگر اسے موجودہ رفتار سے چلایا جائے تو کئی سال کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ ۱۶۰۰ء میں انسان نے لکڑی جلانا شروع کیا۔ ۱۷۰۰ء میں کوئلہ کا استعمال کیا۔ اس کے استعمال کا سلسلہ ۱۹۳۰ء تک بڑھتا رہا۔ ۱۸۷۰ء میں تیل کا استعمال شروع ہوا۔ اس کے استعمال میں ایک صدی تک اضافہ ہوتا رہا۔ ۱۹۰۰ء میں قدرتی گیس انسان کی روز مرہ کی زندگی میں جلانے کے کام آنے لگی۔ آج بھی اس کا استعمال جاری ہے۔ اس طرح کوئلہ، تیل اور پانی توانائی کے اہم ذرائع ہیں۔ ان ذریعوں سے جب بجلی حاصل ہوتی ہے تو کافی مقدار میں حرارت ضائع ہو جاتی ہے۔ ضائع شدہ حرارت کچرے کی طرح ندی نالے میں بہہ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی تپش بڑھ جاتی ہے۔ اس وجہ سے آبی جانوروں کو خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ سائنسدانوں کا نظریہ ہے کہ گذشتہ سو سال میں اس طرح سے ضائع ہونے والی حرارت کی وجہ سے زمین کی تپش ۲/۱ ڈگری تک بڑھ گئی ہے۔ اگر اس تپش میں پانچ ڈگری کا اضافہ ہو جائے تو زمین کے شمالی قطب کے قریب کی برف پگھل کر دنیا میں تباہ کن طوفان آ سکتے ہیں۔

۱۲۰۰ میگا واٹ کے بجلی گھر کو روزانہ ۹۲۰۰ ٹن کوئلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک ٹن کوئلہ جلایا جائے تو ۱۰ یا ۱۲ کلو وزنی ذرات ہوا میں منتقل ہو جاتے ہیں اور ہوا میں کاربن مونو آکسائڈ سلفر ڈائی آکسائڈ، اور نائٹرک آکسائیڈ شامل ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہوا میں آلودگی آ جاتی ہے۔ جہاں کہیں بھی حر برقی اسٹیشن ہوتے ہیں۔ اس کے قریب انسانی بستی نہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ آلودگی صحت کے لیے مضر ہوتی ہے۔ اور اس آلودگی کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

۷۹-۱۹۷۸ میں توانائی میں ۱۲ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ حر برق میں آبی بجلی Hydel Power) کے) مقابلے میں ۱۰ فیصد کا اضافہ ہوا۔ ہمارے ملک میں توانائی کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جسکا اندازہ ہمیں صرف پانچ ماہ کے یعنی اپریل ۱۹۷۹ء تا اگست ۱۹۷۹ کا سروے کرنے پر معلوم ہوگا۔ ان پانچ ماہ میں حر برق کے ذریعے ۷٫۹ فیصد اور آبی بجلی کے ذریعے ۶٫۹ فیصد توانائی میں اضافہ ہوا۔ لیکن اس اضافے کے باوجود بھی ہریانہ اور پنجاب میں یہ توانائی زراعت کے لیے ناکافی ہوتی آندھرا پردیش اور کرناٹک میں یہ بجلی اطمینان بخش رہی بہار اور بنگال میں اس دوران توانائی میں ۲٫۲ فیصد کی کمی ہوئی۔ جس کی وجہ سے وہاں کی صنعتی ترقی بہت متاثر ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئلے کی قلت ہے اور قابل و تجربہ کار انجینیروں کی کمی ہے۔ مہاراشٹر، گجرات اور شمالی علاقہ میں حر برقی اسٹیشن کوئلے کی کمی کے باعث نازک مرحلوں سے گذر رہے ہیں۔ ان علاقوں میں "۳۵" اہم حر برقی اسٹیشن ہیں جسمیں ۱۳ ایسے اسٹیشن ہیں جہاں صرف ایک دن کا اسٹاک ہے۔ کوئلے کی اس قلت کو دور کرنے کے لیے ریلوے اور کوئلے کے محکمے قدم اٹھا رہے اور ایک پروگرام کے تحت حر برقی اسٹیشنوں کو نومبر ۱۹۷۹ء سے ۲٫۷ لاکھ ٹن سے لیکر تین لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کیا گیا۔ اور فروری ۱۹۸۰ء سے ۳٫۳ لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کیا جائے گا۔

بھارت سرکار نے ملک کی معاشی اور صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ۱۵۰۰ کروڑ روپے توانائی پر صرف کیے۔ اور چھٹے پنج سالہ منصوبہ میں اس خرچ کو ۱۰۰ فیصد سے زیادہ بڑھا دینے پر ارادہ کر رہی ہے۔ ۱۹۸۲-۸۳ میں حکومت کا موجودہ ۲۶۰۰۰ میگا واٹ توانائی میں ۱۸۵۰۰ میگا واٹ توانائی کا اضافہ کرنے کا منصوبہ ہے جسمیں ۱۳۰۰۰ میگا واٹ توانائی حر برقی اسٹیشنوں سے ۴۷۰۰ میگا واٹ آبی بجلی گھر سے، اور باقی جوہری توانائی سے حاصل کرنے کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ جس کے لیے نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمٹیڈ کے تحت چار سُوپر تھرمل پاور اسٹیشن قائم کرنے کا کام جاری ہے۔ ۸۷-۱۹۸۶ میں ان کی بدولت ہمارے ملک میں ۵۴۰۰ میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ ان اسٹیشنوں کو تکمیل کرنے کے لیے ۲۳۱۰ کروڑ روپے خرچ ہونگے یہ اسٹیشن اتر پردیش میں سنگرولی، آندھرا پردیش میں راما گنڈم، مدھیہ پردیش میں کوربا اور فرا کا کے قیام پر قائم کئے جا رہے ہیں۔ ہماری ریاست میں حر برقی اسٹیشن ناگپور کے قریب کھاپرکھیڑا اور کوراڈی میں، اکولہ کے قریب پارس میں، بھساول کے قریب آشٹی میں، بمبئی کے قریب ٹرامبے میں قایم کیے گئے ہیں۔

مرہٹھواڑہ کے بیڑ ضلع میں پرلی ویجناتھ میں ایک حر برقی اسٹیشن قایم کیا گیا ہے۔ جس سے ۶۰ میگا واٹ بجلی حاصل ہوتی ہے۔ مہاراشٹر کے تمام حر برقی اسٹیشنوں سے ۱۶۶۰ میگا واٹ، آبی بجلی کے تمام اسٹیشنوں سے ۱۱۹۷ میگا واٹ اور جوہری توانائی سے ۱۹۰ میگا واٹ بجلی حاصل ہوتی ہے۔

ہمارے میں میں تقریباً پانچ لاکھ دیہات ہیں۔ جن میں ۵۰۰ کی آبادی والے تقریباً ساڑھے تین لاکھ ہیں پانچ سو تا ہزار آبادی والے تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار اور دس ہزار سے زیادہ آبادی والے تقریباً آٹھ ہزار دیہات ہیں۔ ہماری حکومت ملک کے ہر دیہات میں

غزل

نصیح اکمل قادری

چشمِ حیرت کو تعلق کی فضا تک لے گیا
کوئی خوابوں سے مجھے دشتِ بلا تک لے گیا

ٹوٹتی پرچھائیوں کے شہر میں تنہا ہوں اب
حادثوں کا سلسلہ غم آشناں تک لے گیا

دھوپ دیواروں پہ چڑھ کر دیکھتی ہی رہ گئی
کون سورج کو اندھیروں کی گپھا تک لے گیا

عمر بھر ملنے نہیں دیتی ہیں اب تو رنجشیں
وقت ہم سے روٹھ جانے کی ادا تک لے گیا

اس قدر گہری اُداسی کا سبب کھلتا نہیں
جیسے ہونٹوں سے کوئی حرفِ دعا تک لے گیا

جانے کس امید پر اِک آرزو کا سلسلہ
مجھ سے پیہم دور ہوتی اک صدا تک لے گیا

خاک میں ملتے ہوئے برگِ خزاں سے پوچھئے
کون شاخوں سے اسے اُونچی ہوا تک لے گیا

(اردو مجلس دہلی سے نشر)

بجلی فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہماری ریاستوں کے بجلی گھروں سے پتہ چلتا ہے کہ جن دیہاتوں کی آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے۔ ایسے تقریباً سب دیہاتوں میں بجلی فراہم کی گئی ہے۔ لیکن جن دیہاتوں کی آبادی پانچ سو سے بھی کم ہے۔ ایسے بہت کم دیہاتوں میں بجلی فراہم کی گئی ہے۔ اس لیے بجلی کی پیداوار میں اضافہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ تاکہ ملک کا کوئی بھی دیہات بجلی سے محروم نہ رہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ہریانہ ایک ایسی ریاست ہے جہاں کے ہر دیہات میں بجلی فراہم کی گئی ہے۔

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

اردو ادب

تنقید کا آغاز و ارتقا

ڈاکٹر یوسف شریف

ٹی ایس ایلیٹ نے کہا ہے تنقید سانس کی طرح ناگزیر ہے۔ یہ کہہ کر ایلیٹ نے زندگی کی ایک اہم حقیقت کو پیش کیا ہے۔ اصل میں ہر انسان اپنی زندگی کے ہر مرحلے اور ہر موقع پر تنقید سے کام لیتا ہے۔ خواہ لباس ہو فرنیچر ہو یا مکان ہم تنقیدی نگاہ ڈال کر ہی اسے رد یا قبول کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ عمر کے ہر حصے میں ہم تنقید سے کام لیتے ہیں۔ وہ معصوم بچہ جو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے چراغ کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا ہے یا چمکدار چاقو حاصل کرنے کے لیے مچلتا ہے وہ بھی تنقیدی نظر رکھتا ہے یہ اور بات ہے کہ اس کا تنقیدی شعور ابھی تربیت یافتہ نہیں ہے۔ ابھی وہ جمال اور جلال میں فرق نہیں کر سکتا ہے۔ یوں تنقیدی شعور ہر انسان میں رہتا ہے۔ عام طور پر یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ تخلیق پہلے وجود میں آتی ہے۔ اور تنقید بعد میں۔ یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔ اس کے برخلاف تخلیق کا محرک تنقید ہوا کرتی ہے یہ الگ بات ہے کہ تخلیق کے وجود میں آنے کے بعد تنقیدی اصول بنتے ہیں۔ اصل میں تخلیق سے پہلے تنقیدی شعور پیدا ہوتا ہے افلاطون اور ارسطو نے کہا تھا کہ نقل کا جذبہ تخلیق محرک ہوتا ہے۔ لیکن خود نقل کرنے سے پہلے سخن کار جس چیز کی اور جس بات کی نقل کرتا ہے اس پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے۔ وہ انھیں چیزوں اور انھیں باتوں کو پیش کرتا ہے۔ جو اس کے تنقیدی معیار پر پوری اترتی ہیں اس طرح تنقید کے بغیر تخلیق وجود میں نہیں آتی۔

یوں دنیا میں تخلیق سے پہلے تنقید کا وجود ہوتا ہے البتہ ادب اور دوسرے فنون میں تخلیق کے بعد تنقیدی اصول و ضوابط بنائے جاتے ہیں اردو میں تنقید کا آغاز کب کہاں اور کیسے ہوا یہ بتانا مشکل ہے۔ کیونکہ چراغ سے چراغ جلتا ہے ایرانی شعر و ادب اور تنقید عربی تنقید سے متاثر ہے۔ اور ایرانی اور عربی شعر و ادب اور تنقیدی روایات نے اردو ادب اور تنقید کو متاثر کیا۔ ابتدا میں عربی اور ایرانی اصول تنقید ہی اردو نقادوں کے سامنے رہے۔

اردو تنقید کے جو قدیم نمونے ملتے ہیں ان میں اساتذہ کی اصلاحیں مشاعرے اور تذکرے شامل ہیں۔ قدیم زمانے میں کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا ضروری ہوتا تھا۔ غالب جیسا شاعر بھی اس بات سے خوف کھاتا تھا کہ کہیں لوگ اسے بے استاد نہ کہیں کیونکہ استاد شاگردوں کے کلام پر تنقیدی نظر ڈالتے تھے۔ اور کلام کے حُسن و قبح کو ظاہر کرتے تھے مشاعروں میں بھی تنقیدی کام ہوا کرتا تھا۔ مشاعروں میں بھی اساتذہ کی تعریف یا خاموشی نے شاعروں کے حوصلوں کو بلند یا پست کرنے کے لیے کافی ہوا کرتی تھی دوسری بات یہ۔ اساتذہ ایک دوسرے کے کلام کو سخت تنقیدی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بھرے مشاعرے میں کلام کی خامی اور خرابی کی طرف کسی نہ کسی انداز میں اشارہ کیے بغیر رہتے نہ تھے۔ لیکن اس تنقید کے نمونے تحریری صورت میں ہم تک بہت کم پہنچے ہیں۔ البتہ تحریری صورت میں اردو تنقید کا جو اولین نمونہ ملتا ہے وہ وجہی کے منظوم خیالات ہیں۔ وجہی نے اپنی مثنوی قطب مشتری میں شاعری کے بارے میں بہت اہم تنقیدی خیالات کا اظہار کیا ہے وجہی کلام کی سادگی اور سلاست کو اہمیت دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اشعار کے الفاظ اور معنی میں ہم آہنگی اور ربط ہو وہ معنی آفرینی اور خیال کی بلندی کو ضروری قرار دیتا ہے۔ وہ یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ عمدہ سے عمدہ بات مناسب الفاظ کے بغیر ادا نہیں ہو سکتی صنائع بدائع کو وہ کلام کا زیور سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک شعر گوئی اور قافیہ پیمائی میں امتیاز ضروری ہے۔ اس طرح ولی اور میر نے بھی اپنے مختلف اشعار میں تنقیدی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

لیکن اردو کا اہم اور قدیم تنقیدی سرمایہ تذکروں میں محفوظ ہے اردو کا پہلا تذکرہ میر کا نکات شعرا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسی سال یعنی ۱۱۶۵ میں فتح حسینی گیردی کا تذکرہ ریختہ گویان حمید اورنگ آبادی کا تذکرہ گلشن اور افضل بیگ قاقشال کا تذکرہ تحفۃ الشعرا بھی لکھے گئے ان قدیم ترین تذکروں کے بعد اردو میں مسلسل تذکرے لکھے گئے ہیں۔ جن میں مصحفی کے تذکرے ہندگویان اور ریاض فصحا میر حسن کا تذکرہ شعرائے اردو حاتم چاندپوری کا مجموعہ نکات قدرت اللہ قاسم کا مجموعہ نقد، مرزا علی لطف کا گلشن ہند، کریم الدین کا طبقات الشعرا، لچھمی نرائن شفیق کا چمنستان شعرا، کا گلشن بے خار، اور محمد حسین آزاد کا آب حیات خاص

طور پر قابل ذکر ہیں ان تذکروں میں اچھا خاصا تنقیدی مواد ملتا ہے لیکن یہ چونکہ ایک مرکب صنف ادب ہے اس لیے اس میں تنقید کے ساتھ کچھ سوانح حیات اور ادبی تاریخ کے ابتدائی نقوش بھی ملتے ہیں اس لیے تنقیدی حصہ اکثر صورتوں میں بہت کم رہا ہے شاعر کے کلام اور اس کی خصوصیات کے بارے میں چند جملے لکھے جاتے ہیں۔ اکثر یہ پتہ نہیں چلتا کہ ایک شاعر کا کلام دوسرے شاعر سے کن باتوں میں مختلف ہے۔ شعرو شاعری کے سخن اصولوں کو یہ تذکرہ نگار اہمیت دیتے ہیں۔ اس میں جانب داری سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ انتخاب کلام بھی لازمی طور پر شاعر کی نمائندگی نہیں کرتا تنقیدی نوعیت عموماً لفظی اور عملی ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان تذکرہ نگاروں کے بعض جملے ہی بڑی گہری تنقیدی بصیرت اور شعور کا پتہ دیتے ہیں بعض وقت کم سے کم الفاظ میں بڑے جامع انداز سے کسی شاعر کے کلام کی خصوصیات بیان کر دی جاتی ہیں۔ جیسے میر کی شاعری پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا کہ میر کی شاعری آہ ہے اور سودا کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ ان کی شاعری واہ ہے ہر چند اس آہ یا واہ کا تجزیہ نہیں کیا گیا لیکن صرف ایک ایک لفظ میں ان شعرا کے کلام کی ساری خصوصیات اور انفرادیت کو اس میں جس خوبصورتی سے سمیٹ لیا گیا ہے۔ وہ ان تذکرہ نگاروں کے گہرے تنقیدی شعور کو نمایاں کرنے کے لیے کافی ہے۔

تذکروں کی تنقید کے بعد اردو ادب میں جدید تنقید کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اردو میں باقاعدہ طور پر تنقید کا آغاز ہوتا ہے علی گڑھ تحریک نے جدید تنقید کے لیے راہیں ہموار کی تھیں سرسید نے شعوری طور پر اس بات کی کوشش کی تھی کہ اردو شعروادب میں بھی نئے حالات و واقعات کے مطابق تبدیلی کی جائے وہ محدود دائرے سے نکل کر ہر قسم کے واقعات اور جذبات کو پیش کرے اس سلسلے میں حالی کا مقدمہ شعرو شاعری ایک عہد آفریں تنقیدی کارنامہ ثابت ہوا حالی نے سب سے پہلے تنقیدی نظریات کو بے حد مرتب اور منظم شکل میں پیش کرنے کی حد درجہ کامیاب کوشش کی تھی حالی نے شعرو شاعری کے بارے میں بڑے اہم اور فکر انگیز اصول پیش کیے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حالی سے پہلے سادگی سلاست اصلیت اور زود کلام کی باتیں وجہی کے زمانے سے ملتی ہیں اسی طرح تخیل موزوں اور مناسب الفاظ کی اہمیت اور مطالعہ کائنات کی ضرورت کا کسی نہ کسی حد تک مختلف نقادوں کے پاس ملتا ہے لیکن ان سب کو ایک ساتھ نظر میں رکھ کر ایک نیا نظریہ شعرو شاعری پیش کرتا ہے حالی کے علاقانہ تنقیدی شعور کو ثابت کرتا ہے اس کے علاوہ حالی نے شاعری میں نیچر کی پابندی زبان و بیان کی اہمیت کا بالکل نیا تصور غرض سب سے پہلے ایک پورا نیا نظریاتی نظام تنقید پیش کیا ہے۔ پھر اپنے نظریات کو سامنے رکھ کر پوری اردو شاعری کا جائزہ بھی سب سے پہلے حالی ہی نے پوری تکمیل سے کیا ہے۔ انھوں نے غزل مرثیے مثنوی اور قصیدے پر مجموعی حیثیت سے نظر ڈال کر ان اصناف کی کوتاہیوں اور خامیوں کو دور کرنے کی تجاویز پیش کی ہیں غرض کہ اردو شاعری کا اتنا وسیع اور مکمل اور فکر انگیز جائزہ حالی سے پہلے کسی اور نے نہیں لیا تھا آج اردو شاعری اور تنقید کو نئی راہوں پر گامزن کرنے اور نئے امکانات سے روشناس کرنے میں حالی نے اور ان کے اس مقدمے نے کیا کچھ کیا ہے اس کا اندازہ بھی کرنا مشکل ہے۔

حالی کے بعد شبلی کے اردو تنقید کے میدان میں آتے ہی حالی نے اس درجے فکر انگیز طور پر اردو شاعری پر اظہار خیال کیا تھا کہ حالی کے بعد آنے والے نقادوں کے لیے صرف دو ہی راستے تھے یا تو وہ حالی کے نظریات کو قبول کرتے ہوئے ان میں اضافہ کریں یا انھیں پھیلا کر اپنا نقطہ نظر بیان کریں یا پھر حالی سے مخالفانہ انداز اختیار کر کے ان کی کہی ہوئی باتوں کی تردید کرنے کی کوشش کریں شبلی نے شعرالعجم کے حصہ چہارم میں حالی کی باتوں کو اپنے اضافوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ شبلی نے تمثیل کی بحث کو بڑی وسعت دی ہے اور اس پر بڑی خیال انگیز باتیں کہی ہیں اسی طرح بعض اصطلاحوں کو استعمال کر کے شبلی حالی سے کسی قدر مختلف ہو جاتے ہیں انھوں نے محاکات کی اصطلاح کو پیش کر کے اس کی اہمیت واضح کی ہے لیکن مجموعی طور پر شبلی حالی سے بے حد متاثر ہیں اور حالی کی کم و بیش تمام باتوں کو اپنے انداز میں پیش کرتے ہیں موازنہ انیس و دبیر میں انیس کے مرتبہ کو بلند کرنے میں شبلی نے انھیں اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے جو حالی نے اپنے مقدمے میں پیش کیے تھے۔ حالی سے اختلاف کرتے ہوئے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں عبدالرحمٰن خان کی مراۃ الشعرا اور مسعود حسن رضوی ادیب کی ہماری شاعری خاص طور پر قابل ذکر ہیں مراۃ الشعرا میں عبدالرحمٰن خان نے نثر کی تنقید کی حمایت کی ہے اور اس کی اہمیت و افادیت ظاہر کرتے ہوئے مشرقی تنقید کے اصول و ضوابط پیش کیے ہیں مسعود حسن رضوی ادیب نے حالی کے اصولوں کو پوری طرح قبول کر کے اپنے طور پر ان کی توضیح و تشریح کی ہے اور اردو شاعری پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینے کی کوشش کی ہے حالی اور شبلی کے ساتھ محمد حسین آزاد کی آب حیات اور نظم کی اہمیت ضرورت اور افادیت کے بارے میں ان کا ایک لیکچر بھی اہمیت رکھتا ہے۔

حالی اور ان کے ساتھیوں کے بعد علی گڑھ تحریک سے وابستہ نقادوں میں وحید الدین سلیم مولوی عبدالحق اور اس تحریک کے زیر اثر اپنے تنقیدی خیالات کو پیش کرنے والوں میں کشف الحقائق کے امام اثر اور مہدی افادی کے نام لیے جا سکتے ہیں۔ مہدی افادی کے تنقیدی خیالات ان کے مضامین میں ملتے ہیں مہدی اپنے اعلیٰ مذاق وسیع مطالعے اور منفرد انداز تحریر کی وجہ سے اردو تنقید میں بھی امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ حالی کے بعد سے اردو تنقید میں مغرب سے اثر پذیری مستقل طور پر بڑھ گئی بعض نقادوں نے مشرقی اور مغربی دونوں انداز تنقید سے استفادہ کیا ان میں پنڈت دتاتریہ کیفی پروفیسر حامد حسن قادری سید سلیمان ندوی مولانا عبدالماجد دریابادی نیاز فتح پوری حامد اللہ افسر اور چکبست کے نام خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں نیاز ادب کے قائل تھے انھوں نے تاثراتی اور جمالیاتی تنقید کو فروغ دینے میں اہم کام کیے۔ ان ہی میں سر عبدالقادر ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری اور ڈاکٹر محی الدین قادری زور کے نام قابل ذکر ہیں۔ ایسے نقاد جنھوں نے مغربی شعرا اور ادب کے مطالعے سے چونکا دینے والی باتیں کہیں ہیں ان میں ڈاکٹر عبداللطیف کلیم الدین احمد اور محمد حسن عسکری کا ذکر ضروری ہے تنقید کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے ہم اپنے ادبی اور شعری سرمایہ پر پھر سے غور و فکر کرتے ہیں اور اس پر گہری تنقیدی نظر ڈالتے ہیں۔

اردو تنقید کو ایک اہم اور نیا موڑ دینے میں ترقی پسند تحریک نے بہت بڑا حصہ ادا کیا ہے خاص طور پر مارکسی یا سائنٹفک نظریے اور نفسیاتی تنقید کو اس تحریک کے زیر اثر بے حد فروغ حاصل ہوا۔ ترقی پسند تحریک سے راست طور پر وابستہ نقاد یا ایسے نقاد جنھوں نے اس تحریک کے زیر اثر اپنے تنقیدی رویوں کا تعین کیا یا وہ نقاد جو اس دور میں ابھر کر سامنے آئے ان کی فہرست بڑی طویل ہے ان میں سے چند ایک نام یہ ہیں۔ احتشام حسین آل احمد سرور خواجہ فاروقی عبدالقادر سروری ڈاکٹر اعجاز حسین عزیز احمد سجاد ظہیر اختر حسین رائپوری مجنوں گورکھپوری اختر انصاری ممتاز حسین ڈاکٹر عبدالعلیم ڈاکٹر عبادت بریلوی ڈاکٹر محمد حسن اسلوب احمد انصاری ظ انصاری سردار جعفری ڈاکٹر خورشید السلام وقار عظیم اور ایسے کئی دوسرے اہم نام ملتے ہیں۔ جدیدیت کی تحریک نے بھی اردو تنقید کو ایک نیا موڑ دیا۔ یہ تنقید امریکہ کی نئی تنقید سے کافی متاثر رہی ہے اس میں زیادہ تر توجہ فنی کارنامہ کی طرف مبذول رہی ہے اس نظریے تنقید میں فنی کارنامے کے مطالعے کے لیے خود فن کار کو یا اس کے تاریخی دور کو سامنے رکھنا غیر ضروری سمجھا جاتا ہے اس طرح پارے کو سیاست مذہب اخلاق یا کسی اور ایسے نقطہ نظر سے نہیں دیکھا جاتا جو خالص ادبی نہ ہو اس تنقیدی انداز میں اسلوبیاتی تنقید بھی شامل ہے اس طرح اردو تنقید اپنے آغاز سے اب تک مسلسل ترقی اور ارتقا کی منزل طے کرتی رہی ہے۔

(حیدرآباد سے نشر)

غزل

کمال عبدالناصر

سنو یہ نام کی کیلیں تو نہ ٹھونکو مجھ پر
کبھی چونک کر نہ دیکھا تو پھر چونک نہ جانا

دور افق پر وہ سورج کبھی وادیوں کے پتھر اور کبھی خلا
مرے ہمسفر تو ہو تم مگر آکے تک نہ جانا

کتنی ہی مدتوں سے سلجھا رہا ہوں گتھی
الجھا ہی ہے معمہ کیوں آج تک نہ جانا

پیاسے سمندروں کو کم کم لگی ہے پیاس
یہ چھلنی چھلنی جیون بھیگا ہے جب سے جانا

آؤ آج تو لفظوں سے بھی پار اک سیر کریں
اسی خامشی سے پوچھیں کہ ہے کتنی دور جانا

(اردو سروس سے نشر)

خواتین کیلئے

لباس اور عقیدہ

صبا شمیم

ایک روز ہمارے گھر ایک مہمان آئے — شیو بڑھا ہوا، کپڑے میلے، چہرے پر سفر کی تکان کا اثر۔ ہم نے کہا "نہا دھو کر ذرا آدمی بن جائیے۔" بولے — "کہیں آنا جانا تو ہے نہیں۔ اس سب کی ضرورت کیا ہے۔"

ناصر کاظمی مرحوم کی ایک غزل کانوں میں پڑی تھی، اس کا مطلع تھا —

نئے کپڑے بدل کر جاؤں کہاں اور بال بناؤں کس کیلئے
وہ شخص تو شہر ہی چھوڑ گیا میں باہر جاؤں کس کیلئے

چلیے صاحب! مان لیا کہ محبت میں آدمی کو اپنی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ اس کے تصور کا مرکز صرف ایک ذات ہوتی ہے — محبوب کی۔ مگر ہمارا ہر کام صرف اپنے لیے تو نہیں ہوتا!

انسان معاشرے میں زندگی گذارتا ہے۔ اس کے ذاتی رویے کچھ بھی ہوں، اپنے رویوں، اپنی پسند اور ناپسند کو کبھی کبھی اپنے ماحول کی پسند اور ناپسند یا اپنے اردگرد رہنے والوں کے رویوں پر قربان بھی کرنا پڑتا ہے۔

یہ مت سمجھیے کہ میں فیشن کی وکالت کر رہی ہوں، میرا مطلب ہے ہرگز نہیں کہ آپ بھی انہی جیسی بن جائیں جو آپ کو آٹھوں پہر چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ آخر اپنی انفرادیت بھی تو کوئی چیز ہے۔ لیکن انفرادیت اور معاشرتی روایت میں ہر وقت جنگ تو نہیں چھڑی رہتی۔ مہذب معاشرہ ہماری انفرادیت کا محافظ بھی ہوتا ہے۔ کوئی آپ پر یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ سرخ رنگ کا لباس نہ پہنیں اور صرف سبز پر قناعت کریں۔ آپ کو یہ حق ہے کہ اپنی پسند کے مطابق اپنے لباس کا، اپنی عینک کا انتخاب کریں۔ مگر لباس ہو یا عینک، اس کی خریداری کے وقت ہم دوسروں کے خیال سے یکسر آزاد بھی نہیں ہوتے۔ ہم ہمیشہ یہ سوچتے ہیں کہ ہم جس لباس میں دوسروں کے سامنے جائیں گے اس پر ان کا تاثر کیا ہوگا؟ یہ سوال ایک مستقل مسئلہ ہے جو زندگی بھر ہمارے حواس اور شعور کا تعاقب کرتا رہتا ہے۔

مغرب کی بات جانے دیجیے جہاں سب ایک دوسرے سے بیزار ہیں! کوئی کسی کے معاملے میں مداخلت کا روادار نہیں۔ جہاں آپ کی زندگی کے زیادہ تر معاملات ذاتی معاملات ہیں۔ جہاں ہر ایک نے اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ رکھا ہے اور اس دائرے کی قید میں آزاد ہے۔

مگر ہمارا حال ابھی اس درجہ خراب نہیں۔ الٹرا موڈرن خواتین یا گھریلو عورتیں — ان کی دنیا صرف ان کی دنیا نہیں ہے۔ دوسرے بھی اس دنیا میں آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک پل کے لیے بھی اس خیال میں مبتلا نہیں ہوتے کہ کسی قسم کی غیر ضروری دخل اندازی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آپ اپنی کسی سہیلی کے ساتھ بازار جائیے، خریداری کے وقت ناممکن ہے کہ وہ اپنے مشورہ سے آپ کو محروم رکھے۔ ایک بار ہمارے گھر فراق صاحب آئے۔ انھوں نے ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ اپنے ایک دوست کے گھر وہ مہمان تھے۔ کسی جلسے میں جانے سے پہلے دوست نے دو شیروانیاں نکالیں۔ پوچھا — اس میں کون سی شیروانی پہنوں۔ فراق صاحب نے جواب دیا "جو بھی آپ کو پسند ہو، میں کیا کہہ سکتا ہوں!" ان کے دوست اسی بات پر روٹھ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح کا جواب دینا ایک طرح کی غیریت برتنا ہے۔ تو کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی ہمارا معاشرہ اتنا غیر مربوط نہیں ہوا کہ کوئی کسی سے کوئی تعلقات نہ رکھے، کم از کم ایسے معاملات میں جنھیں مغربی لوگ ذاتی معاملات کہتے ہیں۔

یہی حال عقیدت کا ہے۔ عام طور پر ہمارا عقیدہ وہی ہوتا ہے جس کے سائے میں ہم آنکھیں کھولتے ہیں۔ یعنی ہماری ماں اور باپ سے ہمیں زندگی کا جو قرینہ اور عقیدہ کا جو طور میسر آتا ہے وہی ہمارا اپنا قرینہ اور عقیدہ بن جاتا ہے۔ لیکن ہم مشرقی لوگ اپنے عقیدے کو بھی اتنا ذاتی نہیں سمجھتے کہ دوسروں سے اسے یکسر لاتعلق سمجھ بیٹھیں۔ یہ بات محض اتفاقیہ نہیں کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب اور عقائد کا جنم مشرق ہی کی مٹی سے ہوا۔ اور ان سب کی بنیاد اس بات پر ہے کہ دوسروں کے تجربے میں ہم کس طرح آتے ہیں۔ ہم جس طرح لباس کے معاملہ میں دوسروں کے ذوق کا خیال رکھتے ہیں اس طرح عقیدے کے معاملے میں بھی اس اصول سے غافل نہیں ہوتے کہ اس سے دوسروں کی طرف ہمارے رویے پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اب آئیے اسی سوال سے ایک دوسرے سوال کی طرف جو اس سے جڑا ہوا ہے۔ کیا لباس اور عقیدے میں کوئی براہ راست رشتہ بھی ہے؟ میرا خیال ہے کہ نہیں۔ لباس کی تراش خراش اور نوعیت کا انحصار بڑی حد تک کسی ملک یا علاقے یا معاشرے کی مالی اور جغرافیائی صورت حال پر ہوتا ہے۔ ہم کسی لباس کو ہندو لباس یا مسلمان لباس کا نام نہیں دیتے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض ملبوسات مسلمان سے بعضے ہندوؤں سے مخصوص کر دیے گئے ہیں۔ لیکن یہ کام کیا کس نے؟ صرف اس معاشرتی روایت نے جس کے سائے میں ان قوموں کی پرورش ہوئی۔ ان علاقوں کے موسم اور جغرافیائی حالات نے جہاں ان قوموں نے زندگی گذاری۔ یہ ضرور ہے کہ ہمیں اپنے عقیدے اور اپنی دینی روایت سے لباس کی نوعیت کا شعور بھی ملا ہے لیکن یہ معاملہ دراصل ہمارے عقیدے سے وابستہ تہذیب کا تابع ہے۔ براہ راست عقیدے کا نہیں۔

برقعے ہمیں زیادہ تر پرانی دلی کے مسلمان علاقوں میں نظر آتے ہیں لیکن یہ کہنا تو بہت بڑی غلطی ہوگی کہ تمام بے پردہ خواتین غیر مسلم اور صرف پردہ دار خواتین مسلمان ہیں۔ دوسری قومیں بھی پردہ کرتی ہیں اپنی اپنی تہذیبی روایت اور معاشرتی چلن کے مطابق۔ علامہ اقبال مغربی لباس پہنتے تھے۔ مگر ان کا اسلام کسی بڑے سے بڑے مسلمان کے اسلام سے کم تر نہ تھا۔ آپ اگر کسی کارخانے میں کام کرتے ہیں تو شیروانی پہن کر مشین نہیں چلائیں گے۔ اسی طرح دفتروں میں کام کرنے والی مسلمان لڑکیاں برقعہ پہن کر اپنے لیے بھی زحمتیں پیدا کریں گی اور اپنے کام کے لیے بھی۔

ہاں، زندگی کے وہ آداب، وہ قرینے، وہ طور طریقے جن کا درس ہمیں اپنے عقیدے سے ملا ہے اس کا اثر کسی نہ کسی حد تک ہمارے لباس پر ضرور پڑے گا۔ مشرق کی عورت اس معاملے میں مغرب کی عورت سے بڑی حد تک مختلف ہے۔ گو کہ اس حقیقت سے بھی آپ انکار نہیں کر سکتے کہ بعض مشرقی ملکوں میں عورتوں نے اپنے روایتی قومی لباس پر مغربی لباس کو ترجیح دی ہے اور اب اس کی عادی ہوتی جا رہی ہیں۔ مجھے تو اس معاملے میں یہ شعر اکثر یاد آتا ہے کہ:

رخ سے جو پردہ اٹھایا تو بہت خوب کیا
پردۂ شرم کو دل سے نہ ہٹانا ہرگز

(باقی ص ۱۹ پر)

طب

فالج اور اس کا علاج

ام سلمیٰ خاتون

فالج ایک ایسا مرض ہے کہ اس سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں اس مرض میں مبتلا ہونے سے آدمی معذور ہوجاتا ہے۔ اگر اس کا معقول علاج بروقت نہ کیا جائے تو یہ معذوری زندگی بھر رہتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ ہمارے ملک میں زیادہ ہوتا ہے۔ پچاس سال کی عمر کے بعد اکثر بلڈپریشر کے مریض اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس مرض کا تعلق دماغ اور اعصاب سے ہے دماغی انتشار فکر غم و غصہ بھی اس کا سبب بنتے ہیں۔ تفکرات کے باعث نیند کم ہوجاتی ہے۔ بلڈپریشر بڑھ جاتا ہے غصہ اور چڑچڑا پن مریض میں پیدا ہوجاتا ہے۔ چونکہ فالج کے اسباب میں ایک اہم سبب ہائی بلڈپریشر بھی ہے اکثر اوقات پریشر کے باعث دماغ کی باریک رگیں پھٹ جاتی ہیں جس کو طبی اصطلاح میں سریبل ہیمبرج کہا جاتا ہے اور مریض اچانک اس مرض کا شکار ہوجاتا ہے۔ مریض کی ہسٹری لینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پہلے ہی سے بلڈپریشر کا مریض تھا۔ نظامیہ جنرل ہاسپٹل چارمینار میں مرض فالج پر سابقہ بیس سال سے ریسرچ ہو رہا ہے۔ صرف یونانی ادویہ میں ریسرچ کیا جارہا ہے جس کا نتیجہ اطمینان بخش ہے۔ سینکڑوں مریض شفا پا رہے ہیں۔ آندھرا پردیش کے علاوہ دوسرے اسٹیٹ سے بھی مریض بغرض علاج آتے ہیں ان پیشنٹ اور آوٹ پیشنٹ سے ان کا علاج کیا جارہا ہے فالج کے حملہ کے ساتھ ہی اصولی علاج شروع کیا جائے تو جلد شفا ہوجاتی ہے مدت مرض کے زیادہ ہوجانے کے بعد مرض تقریباً لا علاج ہوجاتا ہے۔ مدت مرض کے زیادہ ہونے کی علامات یہ ہیں کہ ماؤف عضلات میں سختی آجاتی ہے جوڑ اپنی جگہ سے ڈھل جاتے ہیں اکثر یہ شانہ کے جوڑ سے واضح ہوجاتا ہے عضلات نیلے پڑنے لگتے ہیں اور مرض مزمن ہوجاتا ہے ایسے مریضوں کے شفایاب ہونے کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی فالج معنی نصف کرنے کے ہیں چونکہ اس مرض میں بھی جسم انسانی دو حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے ایک حصہ تندرست رہتا ہے اور دوسرا مریض اس لیے اس کا نام یہ رکھا گیا ہے۔ یہ تقسیم کسی ایک جانب سر سے پیر تک لمبائی میں ہوتی ہے۔ بعض دفعہ چہرہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ چہرے کے ساتھ اگر فالج ہو تو دماغ کے پچھلے حصہ میں کوئی آفت آجاتی ہے ان میں بعض ریشے حرکت کرتے ہیں اور بعض حس ہوتے ہیں ان ریشوں کو قدرت نے اپنی بے مثال حکمت سے اس طرح محفوظ رکھا ہے کہ اگر ایک ریشے میں خرابی آجاتی ہے تو اس ریشے کا فعل باطل ہوگا ہر ریشہ ایک الگ خول میں رکھا ہوا ہے یہ ریشے مختلف مقامات سے نکلتے ہیں اور مختلف عضلات وغیرہ سے ارتباط رکھتے ہیں اس لیے جب اس ریشے یا اس کے مبدا میں کوئی آفت لاحق ہوتی ہے تو محض اس عضو یا جلد کے اس حصے میں فتور عارض ہوتا ہے جس سے کہ اس ریشے کا تعلق ہے۔ اسباب بلغمی یا دموی رطوبتیں ہوتی ہیں جو دماغی رطون سے بدن کے ایک اعصاب کے مبادی پر گرتی ہیں۔ اگر یہ رطوبتیں حرام مغز کے مبدا التحاح کے دونوں حصوں میں گریں تو فالج عام ہوتا ہے یعنی سارا بدن مفلوج ہوجاتا ہے۔ اگر ایک جانب گریں تو فالج بعض یعنی کسی ایک جانب کے اعضاء سر سے پیر تک لمبائی میں مفلوج ہوجاتے ہیں اگر دماغ کے نچلے حصہ کے ایک جانب مواد گریں تو بدن کے ساتھ چہرہ بھی متاثر ہوجاتا ہے۔ ایسے مریض کو فالج اور لقوہ ایک ساتھ ہوتا ہے۔

عموماً فالج کے اسباب یہ ہیں (۱) شرف الدم دماغی یعنی دماغ کی کسی رگ کے پھٹ جانے سے دماغ میں جریان خون ہوتا ہے (۲) دماغی شریانوں میں خون کا تک جم جانا سرہ دماغی (۳) دماغ کا نرم ہوجانا (۴) دماغ کی رسولیاں (۵) لصرع (مرگی) (۶) رام الرقص (کوریا)

علامات رطوبی کی علامات یہ ہیں کہ بدن کا ہر پہلو لٹکتا ہے۔ جس جانب کی حس و حرکت باطل ہوجاتی ہے اور فالج یکبارگی ہوجاتا ہے جس کا کوئی بیرونی سبب نہیں ہوتا۔ قارورہ سفید مکرر نہیں ہوتا قدرے گاڑھے بھی اگر فالج ورم کے باعث ہو تو ورم کی زیادتی کے ساتھ بتدریج ہوتا ہے نصف حصے کا فالج جس میں عام طور پر مریض مبتلا ہوکر ہمارے پاس رجوع ہوتے ہیں اس کو اپنی خاص علامات کی بنا پر فوراً ہی تشخیص کرلیا جاتا ہے اس مرض میں نصف حصہ لمبائی میں مفلوج ہوجاتا ہے کبھی اس کے ساتھ لقوہ بھی ہوتا ہے مریض پیر گھسٹا کر چلتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو پکڑ نہیں سکتا زیادہ دن تک بیکار رہنے کی وجہ سے اس جانب کے عضلات بھی لاغر ہوجاتے ہیں جب مریض ٹھیک ہونے لگتا ہے تو پیروں میں جلدی طاقت بحال ہوجاتی ہے

علامات خاص۔ دماغی عروق کے پھٹ جانے یا خون بہنے کی وجہ سے فالج ہو تو سکتہ کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں یعنی دردسر اور قے کے بعد یکایک مریض کا نصف جسم مفلوج ہوجاتا ہے ایسے مریضوں کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہوتی ہے، عام طور پر زیادہ محنت کرنے شراب پینے اور جوش و غصہ کے بعد ظہور مرض ہوتا ہے۔

اگر مدہ دماغی اس کا سبب ہو تو عموماً یہ مرض دائیں جانب ہوتا ہے اکثر اوقات مریض بے ہوش نہیں ہوتا قلب کا معائنہ کرنے پر قلب کا کوئی مرض ظاہر بہت ہوتا ہے۔

اگر مدماغی وجہ سے ہو تو آہستہ آہستہ مرض لاحق ہوتا ہے پہلے تشنج ہوتا ہے پھر بقرہ ہوتا ہے اس کے بعد ہاتھ اور آخر میں پیر مفلوج ہوتے ہیں۔ بینائی بھی کمزور ہوجاتی ہے رام الرقص (۲) سبب ہو تو کیفیت سننے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ فالج سے پہلے جانب بے قاعدہ حرکت پیدا ہوگئی تھی۔

صرع کی وجہ سے ہو تو دورہ کے بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے اور مریض عموماً جلدی اچھا ہوجاتا ہے لیکن پھر دوسرے دورے کے ساتھ نہ مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ تشخیص جب سطح دماغ پر انصاب دخن ہونے کی وجہ سے فالج ہو تو مریض بے ہوش ہوجاتا ہے تشنج ہوتا ہے ماؤف عضلات اگر بہت جلد ہارتے نہیں اور جسم کی جس جانب کے ہاتھ پاؤں مفلوج ہوتے ہیں اور دوسری جانب لقوہ ہوجاتا ہے۔ عضلات بہت جلد اینٹھ جاتے ہیں حرارت تیز ہوجاتی ہے آنکھیں اوپر اور باہر کی طرف پھر جاتی ہیں اور پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔

اصول علاج۔ یونانی طریقہ علاج کے مطابق اس مرض کی ابتدا میں پانچ تا آٹھ یوم سوائے ماالعسل (شہد کے پانی) کے کوئی چیز نہیں دی جاتی اس کے بعد مادہ مرض کو پکانے اور قابل اخراج بنانے کی غرض سے منضج ادویہ جسمیں مخصوص جڑیں ہوتی ہیں دس تا پندرہ روز تک اسکا جوشاندہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مسہل ادویہ اس میں شامل کی جاتی ہیں اس طریقے سے دماغ کا تنقیہ یا صفائی ہوجاتی ہے۔ بعد میں مقوی اعصاب و دماغ ادویہ کے لیے مالش کے مختلف تیل دیے جاتے ہیں مالش کے بعد مخصوص قسم کی ورزش کرائی جاتی ہے۔ ان ہی اصولوں کے مطابق ریسرچ کی غرض سے ادویہ کے فوائد کو بار بار آزمانے کے بعد علاج میں تھوڑی بہت تبدیلی بھی کرلی گئی ہے جن سے بہتر نتائج تھوڑے عرصے میں حاصل ہوتے ہیں مریض سے علاج میں مدت کی کمی اور بہترین نتیجہ کے پیش نظر وہ ادویہ جو فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔

(حیدرآباد سے نشر)

قطعات

سیّد اعجاز الدین پاپولر میرٹھی

"خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو"
کس کا یہ مصرع ہے مت پوچھو میاں جانے دو
صرف یہ دیکھو کہ کس شان سے پڑھتے ہیں غزل
شعر حسن کے بھی یہ فرماتے ہیں، فرمانے دو

دورِ حاضر کا نہیں غالب و مومن کہیے
ہم بلا سے کسی قابل نہیں — لیکن کہیے
میرے شاگردوں نے اس بات کو شہرت دیدی
پاپولر کو ادب و شعر کا محسن کہیے

نواب رام پور کے بارے میں تحریر کر۔"
"نواب صاحب کو پروردگار نے جیسا حسن تناسب اعضا دیا، مدام دیا ہے ویسا ہی حسن تحمل و اعجاز کلام دیا ہے:
غالب نے رامپور کے لیے اپنے منظوم خراج عقیدت میں کہا ہے۔

رام پور اہل نظر کی نظر میں ہے وہ شہر
کہ جہاں ہشت بہشت آکے ہوئے ہیں باہم
جس طرح باغ میں ساون کی گھٹائیں برسیں
ہے اسی طور پہ یاں جلوہ فشاں دستِ کرم

اور یہ دستِ کرم آخری عمر تک غالب کی پرورش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ قاطع برہان کی اشاعت وطباعت کے لیے بھی رام پور سے مدد کی گئی۔

مرزا غالب نے سیاح کے نام اپنے ایک خط میں اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔

"میرے پاس روپیہ کہاں کہ قاطع برہان کو دوبارہ چھپواؤں۔ پہلے نواب مغفور نے دوسو روپیہ بھیج دیے تھے۔"

ان مالی امدادوں کے علاوہ ان کے کلام کے تحفظ میں بھی رام پور کا بڑا حصہ ہے۔ مرزا کا دیوان غدر سے پہلے رام پور آچکا تھا جسے رام پور میں محفوظ کر لیا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید یہ کلام بھی اُس ہنگامے کی نذر ہو جاتا۔

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد شرفاء دہلی بدحال و پریشان تھے۔ غالب کی پینشن بند تھی۔ اس وقت اگر ریاست رام پور ان کی مدد نہ کرتی تو غالب کو مزید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا۔

آخری مرتبہ غالب ۲۸ اکتوبر ۱۸۶۵ء کو رام پور سے رخصت سفر کی تکلیف اور ضعیفی کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ اور یہی بیماری بیماریٔ مرگ بن گئی۔ ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو سب بلائیں تمام کر کے غالب شہر خموشاں میں ہمیشہ کی نیند سو گئے۔

(رام پور سے نشر)

مزاحیہ خاکہ

آپا چھوٹی

فرخندہ جمال

یوں تو ہم سب ان کو آپا چھوٹی کہتے ہیں، مگر وہ عمر کے اعتبار سے ہم سب سے کافی بڑی اور عمر رسیدہ خاتون ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ جو نقشہ ہمارے ذہن پر ابھرتا ہے وہ بڑا ہی دلچسپ اور مضحکہ خیز ہے۔ بے چاری آپا چھوٹی دل کی تو بہت اچھی ہیں۔ مگر اُن کی شخصیت ہی کچھ اس طرح کی ہے کہ لوگ ان کی صورت دیکھ کر بے ساختہ ہنس دیتے ہیں۔ —— درمیانہ قد۔ دُبلا پتلا سانولا سا مرجھایا جوبن چہرے پر بے شمار جھریوں کا جال۔ اور چال میں ملاکی پھرتی۔ ہاتھوں پر گویا سب سے پہلے بڑھاپا آگیا ہو — بے انتہا تیز رفتار اور تیز گفتار۔ بات کریں گی تو ہمیشہ ابتدا میں سننے والے کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا ہی لیں گی۔ مگر اسی بات کا اختتام بڑے ڈرامائی انداز سے ہوتا ہے۔

چہرے مہرے سے بے چاری خود بھی احساس کمتری کا شکار ہیں۔ قدرت نے اچھی خاصی صورت بنا کر ناک کے عین وسط میں کھڑی ہتھیلی اس شدت سے ماری کہ ناک بے چاری اوپر نیچے ابھ کر درمیان سے بالکل ہی پچک گئی۔ حیرت ہوتی ہے کہ آپا چھوٹی سانس کس طرح لیتی ہوں گی۔ بے چارے سانس کا بھی تو اس تنگی سے سانس پھول جاتا ہوگا۔

ایک ناک ہی کی بات ہو تو صبر کر لیا جائے۔ ان کی آنکھیں بھی بس لاکھوں میں دو ہی دو ہیں۔ — گول گول عیارانہ چمک سے لبریز۔ جب یہ آنکھیں چپٹی ناک کے دونوں طرف دو خوفناک لائٹوں کی طرح چمکتی ہیں۔ تو زباں پر بے ساختہ یہ شعر آجاتا ہے —

ان کی آنکھوں کی چمک دیکھ کے یوں لگتا ہے
جیسے چوبارے میں قندیلیں جلا رکھی ہوں

آپا چھوٹی کے ہونٹوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اگر منہ میں دانت بتیس پورے ہوتے تو کچھ منہ اور ہونٹوں کا حسن بھی نمایاں ہوتا۔ مگر چونکہ نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت والا معاملہ ہے اس لیے جب وہ کسی بات پر بے ساختہ منہ اونچا کر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی ہیں تو منہ کا غار کچھ اور بھی ہوادار ہو جاتا ہے۔ —— اور تب ہی یہ راز کھلتا ہے کہ آپا چھوٹی روٹی کا بڑا نوالا اسی خلا کو پُر کرنے کے لیے کھاتی ہوں گی —— ان کی خوراک کا تصور ذہن میں ابھرتے ہی دل دہل سا جاتا ہے —— مگر انھیں دسترخوان پر بٹھا دیجیے تو بس کہنے کی دیر ہے۔ وہ پلیٹ پر اس طرح دھاوا بولیں گی جیسے بے صبری میں دشمن کی فوج پر حملہ کر رہی ہوں —— ہم کھائیں گے دو نوالے اور آپا چھوٹی اپنے بے دانتوں کے پوپلے منہ سے آدھی روٹی پیٹ میں اتار چکی ہوں گی ——

ان کا منہ تو ماشاء اللہ بہت ہی اچھا ہے ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی جوانی کے دنوں میں کھڑے کھڑے پانچ سیر آٹا کھا جاتی تھیں۔ یہ بات آج تک سمجھ میں نہ آسکی کہ وہ آٹے کی کون سی شکل کو پیٹ میں جگہ دیتی تھیں۔ جب وہ بڑے بڑے کانوں میں دو طرح کے بندے پہن کر قمیض کو بغیر تمیز کے پہن لیتی ہیں اور دوپٹہ بار بار سر سے اتر جاتا ہے تو بے اختیار نظر ان کے سر سے ہوتی ہوئی اُن کی بالشت بھر کی چوٹی پر آکر اٹک جاتی ہے۔ سرمئی کے بال ہیں جن کو وہ بڑی احتیاط سے کس کر گوندھتی ہیں۔ چاہے وہ اکڑ کر کسی بڑھے چوہے کی اکڑی ہوئی دم ہی کیوں نہ بن کر رہ جائے —— اسی دم کے سرے پر آپ کو ایک دھجی کا ربن ضرور دکھائی دیگا جو اکثر مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے، ایک مرتبہ یہ اس قدر لمبا تھا کہ ایک شریر بچے نے چپکے سے اپنی ہوائی چپل اس میں باندھ دی۔ —اور بے چاری آپا چھوٹی کو اس بات کا قطعی احساس نہ ہو سکا کہ اُن کی اکلوتی چوٹی پر کیا قیامت ٹوٹی۔

آپا چھوٹی کا گفتگو کرنے کا انداز ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے ان کے چہرے کے تاثرات اور گفتگو کے انداز سے ہی مسکرا دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے واقعات کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کرتی ہیں کہ بس —معمولی سے نزلہ زکام کو آپا چھوٹی اگر ٹی بی نہ بنا دیں تو بات ہی کیا ہوئی! یہ ان کی پرانی عادت ہے کہ تل کو پہاڑ بنا کر لوگوں کے کلیجے دہلاتی رہیں۔ شہر میں کوئی واقعہ یا حادثہ پیش آجائے سب سے پہلے آپا چھوٹی اس خبر کو اپنے حلقے میں خوب نمک مرچ لگا کر پھیلاتی ہیں۔ یہی نہیں سیاسی خبریں لانے میں ان کا کردار ٹیلی پرنٹر سے کم نہیں ہے۔ لوگ انھیں چلتا پھرتا اخبار کہتے ہیں۔

اگر کسی بدنصیب سے دشمنی ہو جائے تو یوں سمجھ لیجیے کہ اس بے چارے کی خیر نہیں۔ آپا چھوٹی ایسے ایسے حربے اور گر آزمائیں گی کہ اچھا خاصا آدمی اُن کے آگے ہاتھ جوڑتا نظر آئیگا —— اپنی مخصوص آواز میں جس وقت وہ گفتگو کرنے والے سے جواب طلب کرتی ہیں تو کوئی سے

ان کے چہرہ کو دیکھیے۔ جلال و جمال کے امتزاج کے تاثرات سے دیکھنے والا ہنسی سے دہرا جاتا ہے۔

آپا چھوٹی بے حد کام کی خاتون ہیں۔ وہ جس گھر میں بھی جاتی ہیں کچھ نہ کچھ کام صاحب خانہ ان سے لے ہی لیتا ہے۔ ان کو لوگوں کا کام کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوتا۔ اکثر وہ محلے کے گھروں کا سودا سلف بازار سے خرید لاتی ہیں۔ سفید لٹھے کے برقعے میں اپنی شخصیت کو چھپانے کی ناکام کوشش میں وہ سڑک پر لہراتی ہوئی جاتی ہیں تو کسی سے ٹکرا جانا ناممکن نہیں ——— ایک تو اس پھیلاؤ سے ٹکر، دوسرے سماعتوں میں تیز آواز، ورنی سی گالیوں کی گونج لیے ——— ٹکرا جانے والا صرف ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا ——— اور یقیناً کئی لمحے تک اُسکے حواس واپس نہیں آتے ہونگے۔

یہ ناممکن ہے کہ جہاں آپا چھوٹی ہوں وہاں قہقہے نہ ہوں۔ چھوٹی آپا نے اللہ رکھے دو شادیاں کیں مگر بدقسمتی سے دونوں شوہر کسی نہ کسی حادثے کے شکار ہو گئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ دوسرے شوہر کی تقدیر نے بے حد مذمت کی تھی۔ مگر ان بخشے وہ بہت غصیل تھے بات بات پر ردّی کی طرح ڈانس دیتے تھے۔ ایک مرتبہ تو یہاں تک نوبت آگئی کہ سالن پکانے کا چمچہ کھینچ کے مارا تو سیدھا آپا چھوٹی کی ناک پر جا لگا جس نے ناک کی حالت ابھی تک ستی کر دی۔ وہ آج بھی جب شیشے میں اپنی ناک پر لگے چوٹ کے اس نشان کو غور سے دیکھتی ہیں خود ہی سے باتیں جانب غصّہ میں طرح چلا گیا ہے تو یقیناً ان کے دل میں اپنے شوہر سے نفرت کا جذبہ ابل پڑتا ہوگا۔ اور مرحوم شوہر کو مزید کوستے ہوئے دل کی آگ کو سرد کر لیتی ہوں گی ———

دو عدد بدد ماغ شوہروں کو بھگت چکی ہیں مگر ابھی یہ خواہش دل کے کسی کونے میں بیٹھ رہی ہے کہ ایک عدد شادی اور رچا لیں۔ اس عمر میں تیسری شادی کے موضوع کا اظہار وقتاً فوقتاً خود ہی کر گزرتی ہیں جو ایک دلچسپ موضوع ہوا کرتا ہے۔ اور لوگ بالخصوص نئی نسل پھبتیاں کستے ہیں کہ بس ——— آپا چھوٹی کے پڑوس میں ایک بزرگ تماخونخوار قسم کے حضرت رہتے ہیں۔ قسمت ان کے آگے پیچھے بھی کوئی نہیں۔ جب بھی سر راہ آپا چھوٹی سے ان کی مڈبھیڑ ہوتی ہے، ہمیشہ آپا چھوٹی ہی کی ہار ہو جاتی ہے اور یہ ان کی زندگی کی پہلی اور آخری ہار ہوتی ہے ——— اُن بزرگ کو لوگ بودی کے لقب سے یاد کرتے ہیں ——— آپا چھوٹی کی بھائی بودی سے غیر معمولی دلچسپی دیکھتے ہوئے ایک مرتبہ ایک من چلے نے از راہ مذاق آپا چھوٹی سے کہا کہ وہ فلم میں کام کر سکتی ہیں۔ جس میں کھانی بودی ہوں گے اور وہ خود اس فلم کی ہیروئن — — فلمی کہانی کے کلائمکس پہ آکر ایک عدد گانا بھی ہوگا۔ جو آپا چھوٹی کو گانا ہے —— گانے کے بول ہوں گے —

بودی ——— او بودی

تیرے پیار میں چھت سے کودی

وہ من چلے تو یہ بات کہہ کر اور آپا چھوٹی کو حواس باختہ اور قرب و جوار کے لوگوں کو ہنستا ہوا چھوڑ کر کھسک گئے مگر تھوڑی دیر بعد جب ان کی سمجھ میں گانے کی چوٹ آئی تو بیوی آگ بگولہ ہوئیں اور خوب صلواتیں سُنا کر دل کی بھڑاس نکالی اور یکا یک جانے کیا ہوا دونوں گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر خوب ہنسی۔ اس کی تبدیلی سے ہم سب متحیر تھے۔

آپا چھوٹی جس کو بُرا بھلا کہیں گی چلتے چلتے اس کی کسی بات سے خوش ہو کر عجیب وغریب دعا بھی دے دیں گی تسلیم کا دامن پھیلا کر۔ اور بس۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب ان کا کمربند جو خاصا لمبا لٹکا ہوا ہوتا ہے نظر آجاتا ہے۔ تسبیح اور یہ تاثیر سے بنا ہوا ان کی شخصیت میں سب سے دلچسپ چیز ہوا کرتی ہے۔ اکثر یوں بھی ہوا ہے کہ ان کی تصویر بنا کر انھیں کو پیش کی جاتی ہے اور وہ دیکھے بغیر اس کے اس قدر تیزی سے ٹکڑے کرتی ہیں کہ جیسے تصویر بنانے والے کے کلیجے کے ٹکڑے کر رہی ہوں۔

جب وہ غصہ میں ہوتی ہوں تو پولس کا نام لے دیجیے۔ ان کا غصہ، دودھ کے اُبال، صابن کے جھاگ اور جاڑے کی دھوپ کی طرح فوراً غائب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی ساری ترمستیاں بھول کر خوفزدہ نظروں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگتی ہیں گویا پولیس ان کی کمزوری بن کر رہ گئی ہے۔

انواع و اقسام کی گالیاں ان کی زبان پر ختم ہو چکی ہیں گھر گھر کی ہوتی ہوئی خبروں کا مجموعہ یہ خاتون۔ سب کی لوجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔ بچے تو ان کو نہ جانے کیا کچھ دیتے ہیں اور ان کے بے ہنگم پن کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں ——— الغرض آپا چھوٹی، چھوٹے بڑے کے ذہن پر سوار ہیں۔ ہر ایک کے دل پر راج کرتی ہیں۔ ہر ایک کے تخیل میں ہر فرد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ موجود رہتی ہیں۔ باوجود ان کی بے ہنگم شخصیت کے ان کی بے مقصد گفتگو کے، ان کے دوغلے کردار کے اور تمام اچھی بُری عادتوں کے لوگ ان کی آمد کے بے چینی سے منتظر رہتے ہیں۔ اور ہنسنے ہنسانے والی یہ عجیب وغریب شخصیت سبھی کے ذہنوں کو گدگداتی رہتی ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ آپا چھوٹی اپنے حالات۔ اپنی زندگی کے کربناک عذاب سے کس قدر شدید احساس میں مبتلا ہیں۔ دوسروں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کے پھول کھلانے کے لیے ان کو اپنے آنسوؤں کے موتی قربان کرنے پڑتے ہوں گے۔ یہ کوئی نہیں جانتا ———

ان کی تمام ترخامیوں اور عادتوں کے باوجود۔ دوسروں کے رحم و کرم پر زندہ رہنے والی محبت کی شدت سے طالب یہ عجیب وغریب عورت اپنی زندگی کے قہقہے بانٹ بانٹ کر دوسروں کو خوش کیا کرتی ہیں ——— کاش! کوئی آپا چھوٹی کی شخصیت کی تہوں میں چھپے ہوئے درد کو پہچان سکتا۔ ۱۱

(اردو سروس سے نشر)

فرخندہ جمال ایم اے
۱۰۱۳۴۲ امبا اسٹریٹ
فراشخانہ دہلی ۶

روشنی

بشیر شاہ

عزم

علم او عمل گلشن حیات کے بے شمار پھولوں میں سے جو بھی اسے لے یہ تین پھول چنے گا اس کی زندگی رنگ و لو سے بھر جائے گی کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوگی۔ جہاں اردو کے ایک مشہور دانشور اور مفکر کہتے ہیں عزم کا تعلق آپ کی ہمت آپ کے حوصلے سے ہے وہ جو ہر قدم پر جہد زندگی کا دامن تھامے رکھتے ہیں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے کامرانی ان کی راہوں میں پھول کھلاتی ہے جیا محنت زندگی کے سفر میں جد و جہد کو وہ مقام حاصل ہے جو انسانی جسم میں دل کو جہد و جہد کوئی مجرد تصور نہیں اور نہ علاقائی کوئی چیز اس کا تعلق براہ راست کسی کام کسی مقصد کے حصول سے ہے آپ کے عزائم آپ کی ذات تک محدود نہیں ہونے اور نہ ہونے چاہئیں ان کا تعلق آپ کی اجتماعی اور سماجی زندگی سے بھی ہونا چاہیے اصل میں اپنے آپ کو بہتر بنانے کا عزم دوسروں کو خوشی بخشنے کی دشت دار بھی لاتا ہے لقمان نے کہا ہے کہ شجر حیات میں جو لوگ محنت اور لگن کو اوڑھنا بچھونا نہیں بناتے وہ جلد ہی دوسروں کے دست نگر ہو جاتے ہیں۔ رسکن کہتے ہیں "وہ جس کے پاس عزم نہیں اور حوصلہ نہیں انھیں سد کے لیے راہ لینا چاہیے۔ ملکوں اور قوموں کی تاریخ کے صفحے الٹیے تو ہر شخص کے پیچھے عزم مصمم کا پرچم لہراتا نظر آئے گا عزم کے ساتھ ساتھ علم اور عمل بھی شخصیت کی تعمیر میں ایک بنیادی پتھر کا کام کرتے ہیں مشہور کہاوت ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے اگر چین بھی جانا پڑے تو گریز نہ کیجئے کسی نے بجا کہا ہے کہ علم ہی وہ دولت ہے جسے کوئی چور چرا نہیں سکتا ابوالکلام لکھتے ہیں "عالم وہ جو اپنا علم دوسروں میں خندہ پیشانی سے تقسیم کرے رباب میں چھپے ہوئے ہوشربا نغمے کس کام کے اگر ان کی مٹھاس دوسروں تک نہیں پہنچتی" نپولین کی زندگی اور کارناموں سے کون واقف نہیں اس نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ "عمل میرے دائیں ہاتھ میں ہے اور فتح بائیں ہاتھ میں" ——— جواہر لال نہرو نے کہا تھا "عمل بغیر اصول کے اندھے کی لاٹھی ہے" شیخ سعدی نے کیا خوب صورت بات کہی ہے کہتے ہیں "علم نر اور عمل مادہ ہے ان کا اختلاط اگر بروقت نہ ہو تو حیات کے بانجھ ہونے کا احتمال ہے" ——— خلیل جبران اپنے تحریروں کی جوت جگاتے ہوئے لکھتے ہیں علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی علامہ اقبال کے حیات افروز شعر سے کون واقف نہیں ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

اور وہ شعر جو برسوں سے میدان حیات میں عمل کی ترغیب دلا رہا ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(سری نگر سے نشر)

نصیب

سید علی کریم ارتضیٰ

جہاں نہیں جواں، دلکش اور دلفریب نظارے یہ تقدیم کرتے ہوئے ملیں گے۔ کئی خوبصورت، وجیہہ اور ذہین ہمسفر تمہارے حسن پر نثار ہوں گے، تم پر مٹیں گے تم پر تنتے فدا ہوں گے۔ وعدہ کرو سیما کہ اس وقت بھی تم اپنے دفا کی قندیل سے تاریک شب فرقت کے لیے روشن کئے ہو گی تم اپنی محبت کی شمع گل کر کے نئے ایمان اور انجانی راہوں پر بھٹکنے تو نہ دو گی، اس کی روشنی پرائی تو نہ ہو گی نا ——— اتنی سی بات کہتے کہتے کئی بار میرا گلا بھر آیا تھا اور وہ ستارے جو تمہاری پلکوں پر جھلملا رہے تھے، اب تمہارے رخسار تک آگئے تھے تم نے میری کسی بات کا بھی جواب نہیں دیا تھا ان قطرات اشک نرگسی آنکھوں سے نکل کر سرخ اور دہکتے عارض پر یوں بہہ رہے تھے جیسے شام کے وقت سمندر کا پانی۔ گھر کے سب ہی لوگ بیدار ہو چکے تھے اور ناول نخواستہ ہم پھر جدا ہو گئے تھے۔

سیکنڈ منٹوں میں اور منٹ گھنٹوں میں منتقل ہوتے گئے یہاں تک کہ ٹرین کا وقت ہو چکا تھا پلیٹ فارم پر کافی بھیڑ تھی۔ تم لوگوں کی نشستیں ریزرو تھیں سبھی اپنی اپنی سیٹوں پر جم گئے تھے۔ تم کھڑکی کے پاس ہی بیٹھی تھیں میں باہر سے ہی کھڑا تم سے باتوں میں مصروف تھا اگلے ہی لمحے گارڈ نے جدائی کی جھنڈی لہرا دی اور گاڑی پٹریوں پر رینگنے لگی تھی پھر تو وقت سے تیز ہر گاڑی بھاگتی چلی گئی اور آنکھوں سے اوجھل ہو گئی میں نہ جانے کتنی دیر تک فضاؤں میں ہاتھ لہراتا رہا۔

تمہارے چلے جانے کے بعد پلیٹ فارم کی بھیڑ اور لوگوں کے قہقہے میرے غم کا بوجھ ہلکا کرنے میں ناکامیاب ہے۔ قدرت کی ساری رنگینیاں ایک ہی پل میں اداسیوں کی تصویر بن گئیں۔ دل کی طرح ہر شے پر ویرانیت اور اداسی کا احساس ہو رہا تھا۔ شب و روز تمہارے تصورات کی دنیا میں گم رہتا، تمہاری معصومانہ پیار بھری باتیں دلفریب شرارتیں ایک ایک کر کے یاد آتی تھیں۔ بس سے تے ایک خط کا سہارا تھا، پھر جوں جوں دن گذرتے گئے، ہم اپنی مصروفیت میں کھو گئے، خط کم ہوتے گئے ——— آج ایک مدت سے تمہاری کوئی تحریر نگاہوں سے نہیں گذری، دل میں عجیب عجیب وسوسے جنم لینے لگے تھے کہ آج اچانک تمہارا خط آیا۔ تم نے خط میں لکھا تھا ——— "راجن! ——— میری ہر سانس تمہاری امانت ہے، میرے دل کی دھڑکن یہ تمہارے نام کی ورد صاف طور پر سنی جا سکتی ہے، میں کسی اور کی کبھی نہیں ہو سکتی، تم فوراً آجاؤ ——— میری آنکھیں تمہارے انتظار میں فرش راہ بنی ہوئی ہیں"۔

میں نے تم تک پہونچنے کی پوری تیاری کر لی تھی وقت سے بہت قبل اسٹیشن آچکا تھا۔ انتظار کے لمحے کتنے اذیت ناک ہوتے ہیں، اس کا احساس مجھے اب ہو رہا تھا۔ آخر ٹرین کا وقت ہو ہی گیا۔ دو دن کے سفر کے بعد میں تمہارے عشرت کدہ پر پہنچ گیا تھا مگر وہاں کا دل دوز منظر مجھ سے میرے حواس چھیننے کے لیے کافی تھا۔ منڈپ کے درمیان جلتی ہوئی آگ جیسے میری چتا جل رہی ہو، اس کی تپش نے میرے وجود کو خاکستر کر دیا، میرے احساسات و جذبات اس کے شعلوں کی نذر ہوتے نظر آئے۔ میں اندر ہی اندر بکھر گیا، میں لوٹ جانا چاہ رہا تھا کہ تمہارے بھائی نے مجھے دیکھ لیا۔ میں نے سارے احساسات پر تالے لگاتے ہوئے اس کے "نمسکار" کا جواب دیا تھا

اگلے پل میں تمہاری ماں سے گفتگو کر رہا تھا کہ تم ہارے ہوئے جواری کی طرح لٹے ہوئے مسافر کی طرح آتی ہوئی دکھائی دیں، تمہارا رخ روشن بے رحم حالات کی غمازی کر رہا تھا، تمہاری جھیل سی گہری خوبصورت آنکھیں جن میں ڈوب جانے کو جی چاہتا تھا اپنی رعنائیاں کھو چکی تھیں۔ تمہارے احمریں ہونٹ اپنی چمک کھو چکے تھے تمہارا یہ حال تمہاری مظلومی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

تمہیں آتا دیکھ کر ماں نے کہا تھا "بیٹی سیما ——— دیکھو راجن آئے ہیں تم ان سے باتیں کرو اور میں ابھی منگنی کی مٹھائیاں بھیجتی ہوں" تم میرے بالکل قریب بیٹھ گئی تھیں ——— میں نے ساری قوت کو یکجا کرتے ہوئے کہا تھا "یہ کیا سے کیا ہو گیا۔ سیما؟ میری آنکھیں یہ کیا دیکھ رہی ہیں؟" میری آواز بھر آئی تھی

"کچھ نہ کہو راجن ... کچھ نہ کہو ..." تم رو رو کر کہہ رہی تھیں "میں مجبور ہوں۔ راجن مجھے مجبور کر دیا گیا ہے، میری زبان بند کر دی گئی ہے، میں بھی ان مشرقی لڑکیوں میں سے ایک ہوں جن کی عزت و حیا سارے زمانے میں مشہور ہے۔ شرم و حیا نے مجھے والدین سے کچھ نہ کہنے دیا اور پھر تمہاری سیتا کی داسی نے مجھے اپنے اندر توانائی کا احساس نہ ہونے دیا۔ صنف نازک جو ہوں حالات کے آگے گھٹنے ٹیک دینا ہی ہماری روایت ہے"۔

پھر اچانک تمہاری آنکھوں میں عجیب سی چمک پیدا ہو گئی تھی اور تم نے کہا تھا "راجن ——— آؤ ——— آؤ ——— میرے ساتھ ——— آؤ ابھی وقت ہے، ہم لوگ کبھی جدا نہ ہوں گے۔ یہ کہتی ہوئی تم مجھے مکان کی بالائی منزل سے ہوتی ہوئی سب سے اوپر کھلی ہوئی چھت پر لے آئی تھیں۔

"یہ تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو سیما ——— اب ہمارا تنہائی میں ملنا اچھا نہ ہوگا، اب تم کسی اور کے دامن کی کلی ہو، تمہاری خوشبو میری زندگی کے چمن کو معطر نہیں کر سکتی ہے اس قسم کے فعل سے ہماری بدنامی ہوگی، ہمارا پیار رسوا ہوگا، اب جو ہونا تھا ہو چکا ——— وقت گذر چکا، مزید بدنامی سے کیا فائدہ؟ مجھے بھول جاؤ اس ٹوٹے ستارے کی طرح جو آسمان سے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور نیلگوں آسمان سے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور نیلگوں آسمان کسی سے شکایت نہیں کرتا، تم تو ایک سیپ کی مانند ہو، تمہارے اندر بارش کا وہی قطرہ جانے گا جس کی قسمت میں موتی بننا ہو، میں بارش کا وہ قطرہ نہیں ہوں بلکہ ندی نالیوں سے بہتی ہوئی ایک دھارا ہوں۔ محبت وہ گلشن ہے سیما جس میں عموماً بہاریں کم آتی ہیں اور آتی ہیں بھی تو عارضی طور پر۔

"محبت کبھی مٹ نہیں سکتی راجن ——— محبت کو کبھی موت نہیں آسکتی یہ تو خدا کی طرح لافانی ہے اس سے تو بنی آدم کا گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ یہ ایسا رشتہ ہے جیسے جسم اور روح ہے۔ جسم فنا ہو سکتا ہے مگر روح تو بہر صورت امر ہے۔ بغیر روح کے جسم بے کار ہے، بغیر تمہارے میرا مقصد وجود نامکمل ہے۔ ہم کو ایک ہونا ہے، یہ کہتے ہوئے تم کھلی چھت کے اس آخری کنارے پر آگئی تھیں۔

تمہاری گرفت میرے ہاتھوں پر سخت ہوتی چلی گئی اور اچانک تم نے اپنے وجود کو نیچے ڈھلکا دیا تھا ——— پھر کیا ہوا تھا مجھے کچھ پتہ نہیں مجھے کچھ یاد نہیں"۔

اس نے پھر سے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں، میں اس کے قریب کھڑا ہوا ہوں وہ مجھے پاس بلاتا ہے مجھ سے خوشامد کرتا ہے کہ میری سیما کہاں ہے، اس کی آنکھیں گہری سرخ ہو رہی ہیں اس کے زخموں سے خون بدستور رس رہے ہیں"

وہ کہہ رہا ہے "کیا تم مرنے والے کی آخری خواہش کو پورا نہ کر سکو گے"

میں نے اسے سارا قصہ بتا دیا اور پھر یہ بھی کہ تمہاری سیما زمین پر گرتے ہی آسمان تک پہنچ گئی، وہ مر چکی ہے

"کیا میں وعدہ وفا نہ کر سکا ... "

اس کی چیخ سے سارا ہسپتال لرز اٹھا۔

"نہ سیما کے ساتھ جی سکا نہ مر سکا ...... اف میں کتنا بدنصیب ہوں، کتنا بے وفا ہوں" ....

اور بس یہ چیخ فضاؤں میں گونجتی رہی ..

گونجتی رہی ....!

(پٹنہ سے نشر)

شمع فروزاں

انور صدیقی

آبِ حیات میں مولانا محمد حسین نے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:۔
اگلے وقتوں میں لوگ خوش اعتقاد بہت ہوتے تھے، اسی واسطے جو لوگ اللہ کے نام توکل کر کے بیٹھ رہتے تھے ان کی سب سے اچھی گذر جاتی تھی یہی سبب ہے کہ خواجہ میر درد کو نوکری یا دلی سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہوئی۔ دربارِ شاہی سے بزرگوں کی جاگیر چلی آتی تھیں۔ امیر و غریب خدمت کو سعادت سمجھتے تھے یہ بے فکر بیٹھے اللہ اللہ کرتے تھے، شاہ عالم بادشاہ نے جو ان کے ہاں آنا چاہا اور انھوں نے قبول نہ کیا مگر ماہ بماہ ایک معمولی جلسہ اہلِ تصوف کا ہوتا تھا اس میں بادشاہ بے اطلاع چلے آئے۔ اتفاقاً اس دن بادشاہ کے پاؤں میں درد تھا اس لئے ذرا پاؤں پھیلا دیا۔ انھوں نے کہا یہ فقیر کے آدابِ محفل کے خلاف ہے۔ بادشاہ نے عذر کیا کہ معاف کیجئے عارضے سے معذور ہوں۔ انھوں نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

جو لوگ فقر کی قوت سے بے خبر ہیں خواجہ صاحب کے اس رویے کو بے دماغی پر محمول کریں گے اور کہیں گے کہ بھلا ایک معمولی درویش ایک جلیل القدر بادشاہ کے حضور ایسی جسارت کا اظہار کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر یہ واقعہ ایک استعارہ ہے اس حقیقت کا کہ اختیارات شاہی کی طرح فقیروں کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ پرانے وقتوں میں صوفیا اور فقراء بے نیازانہ زندگی بسر کرتے تھے قناعت کا دم بھرتے تھے اور سوائے اللہ کی ذات کے کسی اور سے کبھی نہ ڈرتے تھے۔ یہ بے خوفی انعام تھی ان کی بے غرضی کا، صلہ تھی ان کی بے نفسی کا۔ خوف نتیجہ ہوتا ہے اپنی ذات پر کم اعتمادی کا یا دوسرے کے اقتدار و اختیار کے سامنے اپنی سپردگی کا۔ صوفیاء کا شعار یہ تھا کہ خدا کے سوا کسی سے کوئی توقع نہ رکھتے تھے نہ اپنی مادی بے اعتنائی کے سبب کسی کو اپنے سے برتر جانتے تھے۔

زمانہ شاہد ہے کہ اہل اللہ نے فقیری میں بھی شاہی کے انداز پیدا کئے مال و متاعِ دنیوی کے بغیر شاہانہ جیے۔ دنیا ان کے پاؤں کی جوتی تھی اور زر و جواہر ان کے تئیں وقعت نہ رکھتے تھے۔ ان کی امیدیں قلیل ہوتی تھیں اور مقاصد جلیل۔ اُن کے تکیوں پر خاک اُڑتی تھی مگر دل انوار سے معمور۔ نانِ جویں کا ذائقہ انہیں ایسا خوش آگیا تھا کہ من و سلویٰ کی طلب سے ان کی طبیعتیں مستغنی ہو گئیں۔

جبھی تو ان کے آستانے مرجعِ خلائق ہوتے تھے اور ایک عالم ان کی چوکھٹ سے فیضیاب ہوتا تھا۔ وہ دنیا سے جتنے دور ہوتے جاتے تھے، دنیا اسی تیزی سے اُن کی جانب کھنچتی جاتی تھی۔ ان کی برکتوں کا خزانہ کبھی خالی نہ ہوا کیونکہ اس خزانے میں جو دولت جمع تھی اس پر عظیم الشان سلاطین کا حکم چل سکتا تھا نہ چور اُچکے اُسے لوٹ سکتے تھے۔ یہ دولت تھی عشق کی، صبر کی، نیکی کی۔ بلاتفریق مذہب و ملت بنی نوعِ آدم کی فلاح کی۔

بادشاہوں نے اس لئے فقراء کے آستانوں کو اپنی مملکت کے حدود سے آزاد، اپنے اختیارات سے ماورا ایک دوسری دنیا سے تعبیر کیا جہاں صرف احکام خداوندی کا سکہ چلتا تھا

دولت صرف سیم و زر کا نام نہیں۔ سب سے بڑی دولت دولتِ کردار ہے۔ صوفیا اور فقراء کی جھولی اسی دولت کا گنجینہ ہے۔ اسی لئے بادشاہ بھی ان کے حضور سائل بن کر آتے۔ کردار کی اس دولت سے اگر انسان بہرہ ور ہو جائے تو پھر اُسے کسی کے در پر صدا لگانے کی حاجت نہیں رہ جاتی۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ: لباس اور عقیدہ

میں بے پردگی کی وکالت نہیں کر رہی ہوں۔ لیکن یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ پردہ صرف ایک مخصوص لباس کا نام نہیں۔

ذرا کھلے ذہن سے اس مسئلے پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ہر عقیدہ انسان کی بھلائی اور اس کی زندگی کو دوسروں کے لیے بھی نیک بنانے کی خاطر وجود میں آیا ہے۔ اس کا مقصد دلوں کو جوڑنا ہے، توڑنا نہیں۔ اس کا نصب العین بہت عظیم ہے، بہت بڑا۔ لباس کے انتخاب کا مسئلہ اتنا پیچیدہ نہیں کہ اُسے عقیدے کی مدد کے بغیر حل نہ کیا جا سکے۔ اس کے لیے ذرا سی سوجھ بوجھ، شائستگی اور خوش سلیقگی کافی ہے۔ اور یہ باتیں کسی ایک قوم یا ملک یا علاقے کی ملکیت نہیں ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ: خون کی قیمت

تھی اور محفوظ تھی۔ مرنے والے کی آخری وصیت کی تکمیل کیلئے بوتل لیے ہوئے ہسپتال پہنچا۔ جیسے ہی اس نے روبینا کے لیے لبادہ بوتل اس کے ہاتھوں سے اچک لی گئی، اور ہاتھوں ہاتھ تھیٹر میں پہنچ گئی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ خون بھی روبینا کی رگوں میں دوڑ رہا تھا۔

کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ خون آیا کہاں سے؟ کس نے دیا۔ دینے والا کون تھا۔ کتنی خود غرض ہے یہ دنیا۔ اپنا کام نکل جانے کے بعد پلٹ کر نہیں دیکھتی کہ کام کرنے والے کا کیا حال ہے۔

ادھر راستہ چلنے والے اور پولیس کانسٹبل شہیار کے مردہ جسم کو اٹھا کر دواخانے پہنچا رہے تھے کہ شاید کچھ جان باقی ہو۔ اور دوسرے دن اخبار میں سب نے پڑھا کہ وہ برسرِ موقع ہی ہلاک ہو چکا تھا۔ اب خون کی قیمت لینے والا باقی نہ رہا تھا۔

(حیدرآباد سے نشر)

اس کے تمام رنگین کپڑے سستے صابنوں سے دھل دھل کر اپنی رنگت کھو چکے تھے۔ اور اب سفید نظر آنے لگے تھے۔ اس کی ناک میں کوئی لونگ نہیں تھی جسے وہ اتار سکتی۔

اس نے ویران نظروں سے اُن کانسٹبلوں کو دیکھا ٹھنڈی آہ بھری اور زور سے پڑھنے لگی۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون ——— !

اچانک ایک پژمردہ، بےنام، انوکھی مسکراہٹ اس کے لبوں پر دھیرے دھیرے رقص کرنے لگی۔

دونوں کانسٹبلوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور سوچنے لگے ——— کہیں یہ عورت غم سے پاگل تو نہیں ہو گئی

(پٹنہ سے نشر)

دور درشن لکھنؤ

فلم ایڈیٹر ــ ساؤنڈ ریکارڈسٹ
فلم لائبریرین ــ پراپرٹی/وارڈروب اسسٹنٹ
فلم پروسیسر اور فلور اسسٹنٹ
درکار ہیں

ڈائرکٹر دور درشن کیندر لکھنؤ کو دور درشن کیندر لکھنؤ میں اسٹاف آرٹسٹ کے زمرے میں درج ذیل اسامیوں کو پر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کام کی نوعیت، فیس اسکیل، تعلیمی قابلیت، عمر کی حد وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(۱۵ فیصد اسامیاں شیڈول کاسٹ اور ۵ء۷ فیصد اسامیاں شیڈول ٹرائب امیدواروں کے لیے مخصوص ہیں)

(۱) فلم ایڈیٹر : ۲۔ اسامیاں

کام کی نوعیت : خاموش اور بولتی فلموں کی ایڈیٹنگ، ایڈیٹنگ آلات کی سنبھال، لاگ بک میں کی نمبروں کا اندراج، لائبریری شاٹس اور ساؤنڈ ایفیکٹس کی تنظیم کرنا، کیو شیٹس کی ڈبنگ اور ریکارڈنگ کیلئے نوٹس تیار کرنا، نیگیٹو، پرنٹ اور ساؤنڈ ٹریکس چیک کرنا۔

اہلیت (لازمی)

(i) میٹرک یا اس کے مساوی

(ii) کسی مستند ادارے سے فلم ایڈیٹنگ میں ڈگری/ڈپلوما

(iii) امیدوار نے مڈل اسکول یا اسکے مساوی امتحان اسامی سے متعلقہ مقامی زبان بطور ایک مضمون کے پاس کیا ہو۔ (اگر اسامی سے متعلقہ زبان امیدوار کی مادری زبان ہے یا امیدوار نے پرائمری اسکول اور سکنڈری اسکول کی تعلیم اس زبان کے میڈیم سے حاصل کی ہے تو اس پر مذکورہ شرط کا اطلاق نہیں ہوگا۔)

عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔

فیس اسکیل : ۴۲۵-۱۵-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰-۲۰-۶۴۰-ای بی-۲۰-۷۰۰-۲۵-۷۵۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔

(۲) ساؤنڈ ریکارڈسٹ : ۲/اسامیاں

کام کی نوعیت : تمام فلم پروگراموں کیلئے ساؤنڈ ریکارڈ کرنا، مائیکروفون نصب کرنے میں مدد دینا۔ ساؤنڈ کیمرہ مین کے عام مددگار کی حیثیت سے کام کرنا، فلم کی ایڈیٹنگ اور پروسینگ میں جب اور جہاں ضرورت ہو مدد کرنا ساؤنڈ ریکارڈسٹ کے فرائض میں شامل ہیں۔

اہلیت (لازمی)

(i) میٹرک یا اس کے مساوی۔

(ii) کسی مستند ادارے سے ساؤنڈ ریکارڈنگ میں ڈپلوما یا سارٹیفکیٹ۔

فیس اسکیل : ۴۲۵-۱۵-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰-۲۰-۶۴۰-ای بی-۲۰-۷۰۰-۲۵-۷۵۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔

عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان

۳۔ فلم لائبریرین ۔ ۲/اسامیاں

کام کی نوعیت : فلم لائبریری کی سنبھال جیسے فلموں کی کیٹلاگ اور انڈکس تیار کرنا، جس میں فلمیں، نیوز فلمیں، کلپس، فوٹو گرافس، نقشے وغیرہ شامل ہیں۔ خبر رساں تنظیموں، اسٹرنگرس سے موصول شدہ فلموں کی لمبائی کو چیک کرنا۔ ریفرنس آفیسر کے تحت کام کرنا ہوگا۔

اہلیت (لازمی)

(i) کسی مستند یونیورسٹی کی ڈگری۔

(ii) کسی مستند یونیورسٹی سے لائبریری سائنس میں ڈپلومہ۔

فیس اسکیل : ۳۳۰-۱۰-۳۸۰-ای بی-۱۲-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔

عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔

۴۔ پراپرٹی/وارڈروب اسسٹنٹ : ایک اسامی

کام کی نوعیت : کاسٹیوم ڈیزائنر کا ہاتھ بٹانا، موثر پراپرٹی سروس کو یقینی بنانا۔ پراپرٹی مین کے فرائض انجام دینا۔ پروگراموں کیلئے پراپرٹی بجٹ کی چیکنگ اور اس پر کنٹرول، پراپرٹی سے متعلق لین دین کے ریکارڈ اور تمام اسٹاک کی سنبھال، پراپرٹی کی خریداری اور دیکھ بھال میں مدد دینا، پراپرٹی کی حفاظت اور سنبھال و دیگر متعلقہ فرائض انجام دینا۔

اہلیت (لازمی)

(i) میٹرک یا اس کے مساوی۔

(ii) اسٹیج/فلم/ٹی وی کی پراپرٹی اور وارڈروب کی لین دین، حفاظت اور دیکھ بھال کا کم از کم تین سالہ تجربہ۔

فیس اسکیل : ۴۲۵-۱۵-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰-۲۰-۶۴۰-ای بی-۲۰-۷۰۰-۲۵-۷۵۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔

عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔

۵۔ فلم پروسیسر : ایک اسامی

کام کی نوعیت : پروسیسنگ، کنٹرولنگ اور فلم اسٹیج کیلئے فلموں کی کلیننگ کرنا، لیباریٹری کی دیکھ بھال، اور اسکی ذمہ داری۔ ٹی وی کیلئے پروسیس کی ہوئی فلموں کے مختلف النوع خصوصیت کے ٹسٹ لینا۔ ایک فلم کے ٹکڑے سے ہائی اسپیڈ ریج کی دوسرے ٹکڑے پر ٹرانسفر کے ساتھ وابستہ پرنٹنگ، ڈویلپنگ اور ایکویزنگ۔ آرڈروں کی تکمیل اور لیباریٹری کیلئے درکار کیمیکل کی خریداری فرائض میں شامل ہیں۔

اہلیت (لازمی)

میٹرک یا اس کے مساوی اور ساتھ میں کسی مسلمہ ادارے سے فلم پروسیسنگ میں ڈپلوما۔

پسندیدہ : کسی فلم پروسینگ لیبارٹری میں فلم پروسینگ کا دو برس کا تجربہ۔

فیس اسکیل : ۳۳۰-۸-۳۷۰-۱۰-۴۰۰-ای بی-۱۰-۴۸۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔

عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔

فلور اسسٹنٹ : ایک اسامی (صرف شیڈول کاسٹ امیدوار کیلئے مخصوص)

کام کی نوعیت : فلور منیجر کی مدد کرنا۔ ضرورت پڑنے پر آوٹ ڈور لوکیشن یا اسٹوڈیو میں سیٹ بنانے

دُوردَرشن سری نگر

پروڈکشن اسسٹنٹ
اور
انسٹرومنٹلسٹ

درکار ہیں

ڈائریکٹر، دوردرشن کیندر سری نگر کو دوردرشن کیندر سری نگر میں پروڈکشن اسسٹنٹ اور انسٹرومنٹلسٹ کی اسامیاں پُر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کام کی نوعیت، تعلیمی اہلیت، عمر، فیس اسکیل وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ **پروڈکشن اسسٹنٹ** : ۲۲ اسامیاں (۲۔ اسامیاں شیڈول کاسٹ امیدواروں اور ۲۔ اسامیاں شیڈول ٹرائب امیدواروں کیلئے مخصوص ہیں)

کام کی نوعیت : پروڈیوسر کی ہدایات کے مطابق ہر پروڈکشن کے اخراجات کا تخمینہ تیار کرنا۔ پروگرام کی ضروریات کے مطابق اسٹوڈیو، اوقات، ریہرسل اور ریکارڈنگ جیسی بنیادی سہولیات کا انتظام کرنا۔ فنکاروں کو اسکرپٹ، ریہرسل چارٹ اور ڈرائنگ بھیجنا۔ کاسٹ کی فہرست تیار کرنا۔ مناظر، کاسٹیوم، میوزک اور فوٹوگرافی کے اوقات تیار کرنا۔ فلور منیجر، ڈزائینر (وارڈروب)، لائیٹنگ ایکسپرٹ اور انجینیروں سے مل کر منصوبہ بنانا۔ ساؤنڈ ریکارڈنگ، ڈریسنگ روم اور ٹرانسپورٹ جیسی سہولتوں کا انتظام کرنا۔ شعبے کے معمول کے مطابق کام کی عام نگرانی اور تمام ریکارڈوں کی دیکھ بھال اور سنبھال کرنا۔

اہلیت :

(الف) درج ذیل زمروں کیلئے

i ۔ ڈرامہ
ii ۔ موسیقی ورقص
iii دیہی پروگرام
iv ۔ تعلیمی اور سائنس پروگرام
v ۔ اسپورٹس

لازمی اہلیت

(i) ۔ کسی مسلّمہ یونیورسٹی کی ڈگری یا
کسی مسلّمہ ادارے سے ٹی وی/فلم/اسٹیج ڈائریکشن میں ڈگری یا ڈپلوما۔

(ii) امیدوار نے میٹرک کا امتحان اردو/کشمیری بطور ایک مضمون کے ساتھ یا ان دونوں سے کوئی زبان تعلیم کا میڈیم رہی ہو

(iii) شمالی خطّے خصوصاً جموں و کشمیر ریاست کے ادب اور ثقافت کی بخوبی واقفیت۔
ہر ایک اسامی سے متعلق شعبے سے بخوبی واقفیت جیسے :۔

ڈرامہ : ریڈیو اور ٹی وی ڈراموں میں شرکت کا اور اسٹیج/ریڈیو/ٹی وی ڈراموں کی پروڈکشن کا تجربہ۔

یا توڑنے میں عملی طور پر تعاون دینا کیپشن کارڈ بدلنے جیسے چھوٹے موٹے کام کرنا اسکے علاوہ اسٹوڈیو یا آوٹ ڈور لوکیشن پر سپرد کردہ دیگر متعلقہ کام انجام دینا۔

اہلیت (لازمی)

(i) میٹرک یا اس کے مساوی
(ii) فلم/ٹی وی/اسٹیج پر سیٹ نصب کرنے کا تین برس کا تجربہ۔
(iii) اچھی جسمانی صحت اور جسمانی محنت کے کام انجام دینے کی صلاحیت۔

فیس اسکیل : ۲۲۰-۸-۲۷۰-۱۰-۳۰۰-ای بی-۱۰-۳۸۰ روپے اور ساتھ میں بھتے۔
عمر : یکم جولائی ۱۹۸۱ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔

۱۔ **عمر کی بالائی حد** : دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو بھرتی کا مجاز افسر قواعد کے مطابق عمر کی بالائی حد میں رعایت دے سکتا ہے۔ شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب امیدواروں اور دیگر خصوصی زمروں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو، مرکزی سرکار کی جانب سے عہدوں کیلئے جاری کردہ عام ہدایات کے مطابق عمر کی بالائی حد میں رعایت دیجائے گی جو پانچ برس تک کی ہے۔

۲۔ **ریزرویشن** : مذکورہ بالا میں سے ۱۵ فیصد اسامیاں شیڈول کاسٹ امیدواروں اور ۷ فیصد اسامیاں شیڈول ٹرائب امیدواروں کیلئے مخصوص ہیں۔

۳۔ ٹسٹ/انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو اپنے اخراجات پر پہنچنا ہوگا۔ لیکن شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب امیدواروں کو قواعد کے مطابق سفر بھتہ دیا جائے گا۔

۴۔ سرکاری ملازمین اپنی درخواستیں اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کریں۔ سرکاری ملازم کے انتخاب کی صورت میں اسکو دوردرشن میں تقرری سے قبل اپنی موجودہ ملازمت سے استعفیٰ دینا ہوگا۔ منتخب امیدواروں کا تبادلہ کسی بھی دوردرشن کیندر/اپ گرہ، دوردرشن کیندر پر کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام ضروری کارروائیوں کی تکمیل سے قبل منتخب امیدوار کا تقرر ابتدا میں ماہانہ قابل تجدید معاہدے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اسکے بعد ان کو اسٹاف آرٹسٹ کی حیثیت سے مقررہ فیس اسکیل میں تین سال کے معاہدے پر تقرری دیجائیگی اور اس میں دو سال کی مدت آزمائشی شمار ہوگی۔ آزمائشی مدت کی کامیاب تکمیل پر انکے ساتھ طویل المدت معاہدہ کیا جائے گا جو کہ امیدوار کی ۵۸ برس کی عمر تک چلیگا۔

۶۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر دیں اور اس میں پورا نام اور پتہ، عمر بمعہ تاریخ پیدائش، جس اسامی کے لیے درخواست دی ہے اس کا نام، تعلیمی اور پیشہ ورانہ قابلیتیں، تجربہ، موجودہ روزگار وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج کریں اور ساتھ میں تائیدی اسناد کی صرف مصدقہ نقول منسلک کریں۔ اسکے علاوہ اگر امیدوار نے پہلے بھی آل انڈیا ریڈیو یا دوردرشن میں کسی اسامی یا اسامیوں کیلئے درخواست دی ہے یا اسکا کوئی رشتہ دار دوردرشن/آل انڈیا ریڈیو/وزارت اطلاعات و نشریات کے کسی اور دفتر میں ملازم ہے تو اس سے متعلق تفصیلات بھی درخواست میں درج کریں۔ درخواستیں ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء تک اسٹیشن ڈائریکٹر، دوردرشن کیندر، لکھنؤ کے پاس پہنچ جانا چاہئیں۔

۷۔ ایک سے زائد زمرے کی اسامیوں کی قابلیت رکھنے والے امیدوار ہر اسامی کیلئے علیحدہ اور ہر لحاظ سے مکمل درخواست دیں۔ ایک درخواست صرف ایک ہی اسامی کے لیے قابل غور سمجھی جائے گی۔

۸۔ درخواستیں موصول ہونے کی مقررہ آخری تاریخ کے بعد ملنے والی، نامکمل، اسناد کی مصدقہ نقول کے بغیر اور دفتر کے توسط سے نہ آنے والی درخواستیں کسی بھی حالت میں قابل قبول نہ ہونگی۔

۹۔ امیدوار کے انتخاب سے قبل یا بعد میں یہ انکشاف ہوا کہ اس نے جان بوجھ کر ضروری معلومات کو پوشیدہ رکھا ہے تو اس کا تقرر منسوخ کر دیا جائیگا۔

۱۰۔ کسی بھی قسم کے اثر و رسوخ کے استعمال کی کوشش امیدوار کی ناموزنیت کا سبب ثابت ہوگی۔

موسیقی و رقص: موسیقی یا رقص میں ڈپلوما یا امیدوار ریڈیو یا ٹی وی پر بحیثیت پرفارمنگ آرٹسٹ کم از کم 'بی ہائی' گریڈ کیلئے منظور شدہ فنکار ہو۔
دیہی پروگرام: گریجویشن کے بعد ہیلتھ/ایگری کلچر میں خصوصی مہارت۔
تعلیمی یا سائنس پروگرام: سائنس گریجویٹ یا تربیت یافتہ ٹیچر۔
اسپورٹس: امیدوار کم از کم یونیورسٹی سطح کا کھلاڑی رہا ہو۔

(ب) نیوز اور کرنٹ افیئرز کیلئے

لازمی اہلیت:

(i) کسی مسلمہ یونیورسٹی سے ڈگری۔
(ii) کسی مسلمہ ادارے سے جرنلزم میں ڈگری/ڈپلوما یا کسی نشریاتی تنظیم/یا کسی اچھے اخبار یا خبر رساں ایجنسی/ٹی وی نیوز ایجنسی میں خبروں سے متعلق کام کرنے کم از کم ایک سال کا تجربہ
(iii) اسامی سے متعلق زبان کے لکھنے، بولنے اور پڑھنے کی صلاحیت۔

قابل ترجیح اہلیت:

ریڈیو/ٹی وی یا کسی نمایاں اشتہاری ایجنسی یا ابلاغ عامہ کے کسی دیگر شعبے میں پروگراموں کی پروڈکشن یا پریزینٹیشن میں معاونت کا تجربہ۔

عمر کی حد:

یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔ لیکن بھرتی کا مجاز افسر دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو عمر کی بالائی حد میں رعایت دے سکتا ہے۔ یہ رعایت ایسے امیدوار کی بطور اسٹاف آرٹسٹ مسلسل اور باضابطہ ملازمت کی مدت کے مساوی سالوں تک دی جا سکتی ہے۔ شیڈول کاسٹ/شیڈول ٹرائب امیدواروں کو مرکزی سرکار کی جانب سے سول اسامیوں کے سلسلے میں جاری کردہ ہدایات کے مطابق رعایت دی جائے گی۔

فیس اسکیل:

۴۲۵-۱۵-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰-۲۰-۶۴۰-ای بی-۲۰-۷۰۰-۲۵-۷۵۰ روپے اور ساتھ میں وہ بھتے جو دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ انسٹرومینٹلسٹ، ۴ اسامیاں (تمام اسامیاں غیر مخصوص)

۱۔ ہارمونیم نواز
۲۔ گٹار۔ الیکٹرک اور اسپینش دونوں
۳۔ کشمیری سارنگی نواز
۴۔ وائلن نواز

کام کی نوعیت:

ڈیوٹی چارٹ کے مطابق بطور ایکسپرٹ/انسٹرومینٹلسٹ شفٹ ڈیوٹی انجام دینا، ضرورت پڑنے پر سولو پرفارمنس دینا۔ خصوصی مواقع کیلئے موسیقی کے خصوصی پروگراموں کی ریہرسل اور ریکارڈنگ، موسیقی کے خصوصی پروگراموں کی ریہرسل اور پیلننگ میں تعاون دینا، جب اور جہاں ضرورت ہو آلات موسیقی کی دیکھ بھال کرنا۔ موسیقی کی علامات اور ٹیکسٹ کی دیکھ ریکھ۔ اسباق موسیقی کی پیشکش میں شرکت کرنا اور تعاون دینا۔ اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً فرائض کی انجام دہی۔

لازمی اہلیت:

(i) امیدوار بحیثیت پرفارمنگ میوزک آرٹسٹ آل انڈیا ریڈیو کا منظور شدہ ہو اور اسے بطور انسٹرومینٹلسٹ کم از کم 'بی ہائی' گریڈ دیا گیا ہو۔
(ii) موسیقی میں باقاعدہ اور باضابطہ تربیت یافتہ۔
(iii) بطور سولو آرٹسٹ اور/یا سنگت کار ساز بجانے کی مہارت۔

قابلِ ترجیح اہلیت:

کسی بھی ہندوستانی زبان جیسے اردو/کشمیری میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت۔

عمر کی حد:

یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔ لیکن بھرتی کا مجاز افسر دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو عمر کی بالائی حد میں رعایت دے سکتا ہے۔ یہ رعایت ایسے امیدوار کی بطور اسٹاف آرٹسٹ مسلسل اور باضابطہ ملازمت کی مدت کے مساوی سالوں تک دی جاتی ہے۔

فیس اسکیل:

'بی ہائی' گریڈ آرٹسٹ کیلئے ۵۵۰-۲۵-۷۵۰-ای بی-۳۰-۹۰۰ روپے۔
'اے' گریڈ آرٹسٹ کیلئے: ۶۵۰-۳۰-۷۴۰-۳۵-۸۱۰-ای بی-۳۵-۸۸۰-۴۰-۱۰۰۰-ای بی-۴۰-۱۲۰۰ روپے۔
اسکے علاوہ وہ بھتے جو دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا اسامیوں کیلئے عام ہدایات

۱۔ ٹسٹ/انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو اپنے اخراجات پر آنا ہوگا لیکن شیڈول کاسٹ/ٹرائب امیدواروں کو قواعد کے مطابق سفر بھتہ دیا جائیگا۔
۲۔ سرکاری ملازمین اپنی درخواستیں اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کریں۔ سرکاری ملازم کے انتخاب کی صورت میں اسکو دوردرشن میں تقرری سے قبل اپنی موجودہ ملازمت سے استعفیٰ دینا ہوگا۔
۳۔ منتخب امیدوار کا تقرر/تبادلہ کسی بھی دوردرشن کیندر/اُپ گرہ دوردرشن کیندر پر کیا جاسکتا ہے۔
۴۔ تمام ضروری کارروائیوں کی تکمیل سے قبل منتخب امیدوار کا تقرر ابتدا میں ماہانہ قابل تجدید معاہدے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اس کے بعد انکو اسٹاف آرٹسٹ کی حیثیت سے مقررہ فیس اسکیل میں تین سال کے معاہدے پر تقرری دی جائیگی اور ان میں سے دو سال کی مدت آزمائشی شمار کی جائے گی۔ آزمائشی مدت کی کامیاب تکمیل پر ان کے ساتھ طویل المدت معاہدہ کیا جائے گا جو کہ امیدوار کی ۵۸ برس کی عمر تک چلے گا۔
۵۔ امیدوار درخواست سادہ کاغذ پر دیں اور اس میں پورا نام و پتہ، عمر بمعہ تاریخ پیدائش جس اسامی کیلئے درخواست دی ہے اس کا نام، تعلیمی و پیشہ ورانہ قابلیتیں، تجربہ، موجودہ روزگار وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج کریں اور ساتھ میں تائیدی اسناد کی صرف مصدقہ نقول منسلک کریں۔ اسکے علاوہ اگر امیدوار نے کبھی پہلے بھی آل انڈیا ریڈیو/دوردرشن میں کسی اسامی یا اسامیوں کیلئے درخواست دی ہے یا اس کا کوئی رشتہ دار آل انڈیا ریڈیو/دوردرشن یا وزارت اطلاعات و نشریات کے کسی اور دفتر میں ملازم ہے تو اس سے متعلق تفصیلات کا اندراج بھی اپنی درخواست میں کریں۔ درخواستیں ڈائریکٹر، دوردرشن کیندر، سرینگر کے پاس ۱۶ فروری ۱۹۸۱ تک پہنچ جانا چاہئیں۔
۶۔ ایک سے زاید زمروں کی اسامیوں کیلئے درخواست دینے کے اہل امیدوار ہر اسامی کیلئے علیحدہ اور ہر لحاظ سے مکمل درخواست دیں۔ ایک درخواست صرف ایک ہی اسامی کے واسطے قابل غور سمجھی جائے گی۔
۷۔ درخواستیں موصول ہونے کی مقررہ آخری تاریخ کے بعد ملنے والی، نامکمل، اسناد کی مصدقہ نقول کے بغیر اور دفتر کے توسط سے نہ آنے والی درخواستیں کسی بھی حالت میں قابل قبول نہ ہونگی۔ امیدوار اس طرح درخواست دیں کہ درخواست انکے دفتر کے توسط سے ہم تک مقررہ آخری تاریخ تک یقینی طور پر پہنچ جائے۔
۸۔ امیدوار کے انتخاب سے قبل یا بعد میں کسی وقت یہ انکشاف ہوا کہ اس نے عمداً ضروری معلومات کو پوشیدہ رکھا ہے تو اسکا تقرر منسوخ کر دیا جائے گا۔
۹۔ کسی بھی قسم کے اثر و رسوخ کے استعمال کی کوشش امیدوار کی ناموزنیت کا سبب ثابت ہوگی۔

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۴ میٹر (۷۰۲ کلوہرٹز) میڈیم ویو: ۲۸۰٫۴ میٹر (۱۰۷۱ کلوہرٹز)
شارٹ ویو: ۳۰۸٫۷ میٹر (۹۷۱۰ کلوہرٹز)

صبح

۵-۴۳ سگنیچر ٹیون اور اناونسمنٹ
۵-۴۵ صبح گاہی: حمد، نعت، سلام
شبد، بھجن اور نعتیہ کلام
جمعہ: قرآن خوانی
معہ ترجمہ اور نعتیہ کلام
۶-۱۵ خبریں
۶-۲۵ اخباروں کی رائے
۶-۳۰ شہر صبا (علاوہ جمعہ)
جمعہ: حرف آغاز
(مع وضاحتی نوٹ)
۷-۰۰ شمع فروزاں
۷-۰۵ پرانی فلموں سے
(جمعہ کو، بجکر ۲۵ منٹ تک)
۷-۲۵ جمعہ: گاندھی جی نے کہا
۷-۳۰ نوائے ساز
۷-۴۵ گذشتہ شب ۸-۴۵ کی دوبارہ

نشریات

۸-۰۰ آپ کی فرمائش
۸-۲۰ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۲۵ آپ کی فرمائش
۹-۰۰ چلتے چلتے (علاوہ جمعہ/اتوار)
جمعہ/اتوار: آؤ بچو!
۹-۱۵ آج کی بات (علاوہ جمعہ/اتوار)
۹-۲۰ دھرتی گاتی ہے
(علاوہ جمعہ/ہفتہ/اتوار)
جمعہ/اتوار
آؤ بچو! (آغاز از نو بجے)
ہفتہ: نغمۂ وطن
(حب الوطنی کے نغمے)
۹-۳۰ خبروں کا خلاصہ
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی (علاوہ اتوار)
اتوار: ہلکی کلاسیکی موسیقی
۱۰-۰۰ اختتام

دوسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۴ میٹر (۷۰۲ کلوہرٹز) میڈیم ویو: ۲۸۰٫۴ میٹر (۱۰۷۱ کلوہرٹز)
شارٹ ویو: ۳۱٫۰۱ میٹر (۹۶۷۵ کلوہرٹز)

دوپہر

۱-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناونسمنٹ
۲-۰۰ پروگراموں کا خلاصہ
۲-۰۲ خبروں کا خلاصہ
پیر: نگاہ انتخاب
I، III، V ۳ بجے تک
فلمی قوالیاں
II، IV ۳۰-۲ بجے تک
منگل: بھکتی گیت I، III، V
میری نظر میں: II، IV
بدھ: حسن نظر
جمعرات: دھوپ چھاؤں
جمعہ: ہلکی کلاسیکی موسیقی
ہفتہ: یکتا تجلی
I، III، V تازہ ریکارڈنگ
II، V لائبریری ریکارڈنگ
اتوار: آپ کا خط ملا

۲-۲۷ بجے تک
۲-۳۰ پیر: نگاہ انتخاب (I، III، V)
راگ رنگ: II، IV
منگل: نغمہ و تبسم
(I، II، IV)
یک رنگ: (III، V)
بدھ: بزم خواتین
جمعرات پنگھٹ (I، III، V)
یادیں بن گئیں گیت
(II، IV)
جمعہ: گیت سے گیت
(I، III، V)
تیس منٹ: (II)
بھولے جو یاد ہیں: (IV)
ہفتہ: بزم خواتین
اتوار: گیتوں بھری کہانی (I)
محفل (II)

کہکشاں (III)
غزلیں: (غیر فلمی IV)
رنگ محل: (V) ۳۰-۲ بجے تک
۳-۰۰ پیر: رات ایک فلم کی
(II، IV)
قوالیاں: غیر فلمی (I، III، V)
منگل: نئی نسل نئی روشنی
بدھ: فلمی دنیا (I، III)
رنگا رنگ (II، V)
صدائے رفتہ (IV)
جمعرات: سازینہ
جمعہ: آواز دے کہاں ہے
(گذشتہ اتوار کی دوبارہ
نشریات)

ہفتہ: پھر سنیے
اتوار: کچھ تو کہیے (I)
قوالیاں (فلمی) (III)
قوالیاں (غیر فلمی) (II، IV)
رنگ محل (V)
(شروعات ۳۰-۲ بجے سے)
۳-۳۰ آپ کی پسند
۴-۰۰ اخباروں کی رائے
۴-۰۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۳۰ تبصرہ / پارلیمانی کارروائی پر
ہفتہ وار تبصرہ
۴-۳۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۵۰ خبریں
۵-۰۰ اختتام

تیسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۴ میٹر ۷۰۲ کلوہرٹز شارٹ ویو: ۹۱٫۰۵ میٹر ۳۲۹۵ کلوہرٹز

رات

۷-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناونسمنٹ
۸-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۸-۱۰ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۱۵ آبشار (سامعین کی درخواست
پر غیر فلمی غزلیں / نغمے)
(علاوہ اتوار: تعطیلات کے
روز ۴۵-۸ بجے تک)
اتوار: آواز دے کہاں ہے
۴۵-۸ بجے تک)
۸-۲۵ جہاں نما
(علاوہ اتوار: تعطیلات)
اتوار: آواز دے کہاں ہے (مسلسل)
تعطیلات: آبشار (مسلسل)
۸-۴۵ پیر: کلام شاعر
منگل: تقاریر
بدھ: شہرنامہ: پس منظر
جمعرات: آپ کا خط ملا
جمعہ: تقاریر
ہفتہ: ریڈیو نیوز ریل
اتوار: کتابوں کی باتیں (I)
دلی ڈائری (II، IV)
اقتصادی جائزہ (III)
اردو دنیا (V)
۹-۰۰ حسن غزل (علاوہ جمعرات)
جمعرات: ڈرامہ
(مسلسل ۴۵-۸ بجے تک)
۹-۱۵ پیر / بدھ
قوالیاں (غیر فلمی)

منگل: علاقائی نغمے
جمعرات: ڈرامہ (مسلسل)
جمعہ: افسانہ (II، IV)
شہ پارے (I، III)
اوراق مصور (V)
ہفتہ: نغمہ و ساز
اتوار: کاجری کا ریلے
(ٹھمری/دادرا)
۹-۳۰ پیر: ایک راگ
کئی روپ (I)
ایک ہی فلم کے گیت (II)
شکریے کے ساتھ (III)
فنون لطیفہ (IV)
خواب زار (V)
منگل: آئینہ (I، III)
فیچر (II)
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا (IV)
ماضی کے دیار (V)
بدھ: کھیل کے میدان سے
(I، III)
مشاعرہ (II)
سائنس میگزین (IV)
نئی فلموں سے (V)
جمعرات: ڈرامہ (مسلسل)
رات ۴۵-۸ بجے تک
جمعہ: روبرو
(انٹرویو/مباحثہ)
ہفتہ: نئی نسل نئی روشنی
اتوار: رنگا رنگ (I، V)

جمال ہمنشیں (II)
ادبی نشست (III)
اردو سروس ڈائجسٹ (IV)

۹-۴۵ جمعرات: سازینہ
۱۰-۰۰ خبریں
۱۰-۱۰ تعمیل ارشاد (علاوہ پہلا اتوار)
پہلا اتوار: مشاعرہ
۱۱-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
۱۲-۰۰ عالمی خبریں
۱۲-۰۵ پیر: ہلکی کلاسیکی موسیقی
منگل: دریچہ
بدھ/جمعرات/جمعہ/اتوار
فلمی نغمے
ہفتہ: فلمی نغمے (I، III، V)
مشاعرہ (II، IV)
۱۲-۳۰ آخر شب
بزم قوالی
۱۲-۵۸ پروگراموں کا خلاصہ
۱-۰۰ اختتام

اتوار یکم فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور کیفی اعظمی
کا کلام
اے رمیش کمار
شمیم جے پوری اور شیر جھنجھانوی
کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
شوکمار شرما: سنتور پر راگ بھٹیار
۹-۰۰ آؤ بچو!
جمعہ کی نشریات دوبارہ
۲-۰۷ آپکا خط ملا
اور اسکے بعد ہفتہ کا گیت

رات
۸-۴۵ کتابوں کی باتیں
تحریر: ڈاکٹر عبدالحق
۹-۰۰ حسن غزل: راجندر مہتہ اور
نینا مہتہ — جاں نثار اختر اور
شفیق بنارسی کا کلام
۹-۳۰ 'رنگا رنگ'
'تلاش ایک نوکری کی' : مزاحیہ خاکہ
تحریر: ایس کے شرما
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
شوکمار شرما: سنتور پر
راگ کوشک دھونی

پیر ۲ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت و قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: صلاح الدین، غزلیں
افروز بانو

خمار بارہ بنکوی اور پارسا جے پوری
کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
چیت دیو برمن
اسراج پر بلاس خانی توڑی
۹-۳۲ موجود حسین خاں
خیال دیسی

رات
۸-۴۵ کلام شاعر
ملک زادہ منظور احمد
۹-۰۰ حسن غزل
صلاح الدین احمد: غزلیں
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
چیت دیو برمن: اسراج وادن
موجود حسین خاں: خیال جے جے ونتی

منگل ۳ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: یونس ملک
قیصر قلندر اور زبیر رضوی کا کلام
پریتی چاولہ
جگر اور فراق کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
وائلن پر وی جی جوگ
۹-۳۲ امرناتھ: خیال
۲-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرف آغاز: تقریر از وہاج الدین
غزل
'دروغ برگردن راوی'
مزاحیہ تقریر از اعجاز الدین پاپولر

رات
۸-۴۵ 'نئی دنیا نئے مسائل'
'عالم بیگانگی' تقریر از وہاب اشرفی

۹-۰۰ حسن غزل: پریتی چاولہ
خمار بارہ بنکوی اور سدرشن فاکر
کا کلام
۹-۳۰ آئینہ
'میراجی نمبر' ترتیب: عبید صدیقی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
امرناتھ: خیال
وی جی جوگ
وائلن پر راگ جے جے ونتی

بدھ ۴ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی
نعت و قوالی
۶-۳۰ شہر صبا
مجدد نیازی: شوکت پردیسی کا کلام
ایرانگم - اختر شیرانی اور
عرش ملسیانی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
جگدیش پرکاش قمر
شہنائی پر راگ میاں کی توڑی
۹-۳۲ مالویکا کانن: خیال دیسی توڑی
۲-۰۰ فلمی دنیا
۱- بچوں کی فلمیں — مباحثہ
۲- کسوٹی — سبط اصغر رضوی

رات
۸-۴۵ شہر نامہ
'حیدرآباد' از احسن علی مرزا
۹-۰۰ حسن غزل
ایرانگم، ساحر لدھیانوی اور
ٹی سی کوثر کا کلام
۹-۳۰ 'کھیل کے میدان سے'
مدیر: عزیز قریشی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
جگدیش پرشاد قمر
شہنائی پر راگ مسن
مالویکا کانن
خیال نائیکی کانہڑہ

جمعرات ۵ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ عنبر کمار دیو
غالب، مومن اور ظفر کا کلام
بیلا ساویر

جگر اور مجاز کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
عبدالحلیم جعفر خاں،
ستار پر راگ دیوگری بلاول
۹-۳۲ مشکور علی خاں
خیال بیراگی

رات
۹-۰۰ 'بڑا افسر'، ڈرامہ
تحریر: عزیز قریشی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
عبدالحلیم جعفر خاں
ستار پر راگ آساوری

جمعہ ۶ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: تلاوت قرآن مع ترجمہ
۶-۳۰ حرف غزل: آلوک گنگولی
دل لکھنوی اور فیض کا کلام
منیر خاتون بیگم
قدیر لکھنوی اور سراج لکھنوی کا کلام
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا تھا
۷-۳۰ نوائے ساز
جوتن بھٹاچاریہ
سرود پر راگ جوگیا
۹-۳۲ شیلا دھر: خیال بھیرو

رات
۸-۴۵ عہد قدیم کے فنکار 'بھاسا'
تقریر: اصغر وجاہت
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: جوتن بھٹاچاریہ
سرود پر راگ درباری کانہڑہ

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت اور قوالی
۶-۳۰ شہر صبا
شانتی ہیرانند: غزلیں
اقبال صدیقی
عمر انصاری اور اختر شیرانی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
گوپال کرشن: وچترا وینا پر راگ دیسی
۹-۳۲ ایل کے پنڈت: کلاسیکی گائن

رات
۹-۰۰ حسن غزل
شانتی ہیرانند: غزلیں
۹-۳۰ 'نئی نسل نئی روشنی'

'فاصلہ کیوں ہے۔ تعلیم اور زندگی میں'
مباحثہ
غزل
خلوص نامہ
11.05 بزم موسیقی : گوپال کشن
وچترو بنا پر راگ کوشک دھونی

اتوار ۸ فروری

صبح
5.45 صبح گاہی
اسلم صابری اور ہمنوا : قوالیاں
6.30 شہر صبا : نسیم بانو
رزا الہ آبادی، فیاض جے پوری کا کلام
7.30 نوائے ساز : بھگوان داس شرما
سنتور پر راگ بسنت مکھاری
9.32 اسعد امانت علی خاں اور حامد علی خاں
ٹھمری مشر بھیروی، درگیش نندنی
اور دادرا بھیروی

رات
8.45 دلی ڈائری : از حسن سرور
9.00 حسن غزل : نسیم بانو
بے خود دہلوی اور مومن کا کلام
9.15 کجرین کارسے : ٹھمری دادرا
9.30 جمال ہم نشیں
'پنجابی کے صوفی شعرا'
تقریر از رام پال
10.05 بزم موسیقی : بھگوان داس شرما
سنتور پر راگ بائیشری
ملک ارجن منصور : خیال آنندی

پیر ۹ فروری

صبح
6.30 شہر صبا :
بسنت پنچمی پر خصوصی پروگرام
7.30 نوائے ساز
راجندر پرستا
بانسری پر سندھی بھیروی
9.32 گریجا دیوی
خیال بلاس خانی توڑی

رات
8.45 کلام شاعر : اختر سعید
9.00 حسن غزل : ایم ایل نکرہ
قمر بدایونی اور پارسا جے پوری کا کلام
11.05 بزم موسیقی
راجندر پرستا : بانسری پر راگ جوگ
گریجا دیوی : خیال بسنت

منگل ۱۰ فروری

صبح
6.30 شہر صبا
نینا دیوی : داغ اور آل رضا کا کلام
7.30 وی سی راناڈے
وائلن پر راگ نٹ بھیرو
9.32 سلوچنا برہویدی
خیال بلیا
10.00 نئی نسل نئی روشنی
'کالج کی شام' سینٹ اسٹیفن کالج کے
طلبا کا پیشکردہ پروگرام

رات
8.45 نئی دنیا نئی نسل
'منقسم انسانیت' از پروفیسر مونس رضا
9.30 'لیمدانہ مشری'
فیچر از کے آر خاں
11.05 بزم موسیقی
وی سی راناڈے : وائلن پر جوگ

بدھ ۱۱ فروری

صبح
5.45 صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
6.30 شہر صبا
رانی گھوش : وامق جونپوری کا کلام
راجکمار رضوی : محمود شام کا کلام
7.30 نوائے ساز
سکندر حسین اور ہمنوا
شہنائی پر راگ رام کلی
9.32 پنڈت منی پرساد : خیال اہیر توڑی
10.00 جھلکیاں : تحریر کے ایس ملک

رات
8.45 پس منظر
تحریر : بہار برنی
9.00 حسن غزل
رانی گھوش : ساحر ہوشیارپوری
اور خمار بارہ بنکوی کا کلام
11.05 بزم موسیقی
سکندر حسین اور ہمنوا
شہنائی پر راگ گوری
پنڈت منی پرساد :
خیال آسانند

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
6.30 شہر صبا
مینو پرشوتم : فراق اور درد کا کلام
دینا ناتھ : آنند لکھنوی اور
بشیر بدر کا کلام
7.30 نوائے ساز
امرت حسین خاں
ستار پر راگ میاں کی توڑی
9.32 سندھیا مکرجی : خیال گن کلی

رات
9.00 'اپنے اپنے سپنے' ڈرامہ
تحریر : للت سہگل
11.05 بزم موسیقی
امرت حسین خاں : ستار پر راگ باگیشری
سندھیا مکرجی : خیال بہاگ

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
5.45 صبح گاہی : تلاوت قرآن و ترجمہ
6.30 حرف غزل :
گھنشیام داس : راجیش کمار اوج اور
شمیم جے پوری کا کلام
مبارک بیگم
اقبال اور فیض کا کلام
7.25 گاندھی جی نے کہا تھا
7.30 نوائے ساز
شرن رانی : سرود پر راگ بھیرو
9.00 آؤ بچو
9.32 شرافت حسین خاں : خیال بہادری توڑی
استاد امیر خاں : گائن

رات
8.45 ہندوستان کا رول : ناوابستہ تحریکوں میں
تقریر از علی اشرف
9.00 حسن غزل
گھنشیام داس : حسن نعیم اور
سبھاش حجاج اعجاز کا کلام
9.15 افسانہ از انور عظیم
11.05 استاد امیر خاں کی برسی پر
خصوصی پروگرام

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح
5.45 صبح گاہی : نعت خوانی
علی قوال اور ہمنوا : قوالیاں
6.30 شہر صبا
نیلم ساہنی : مجروح سلطانپوری
اور فراق کا کلام
7.30 نوائے ساز
ضیاء محی الدین خاں ڈاگر
راگ اہیری للت
9.32 شروتی سادھولکر : خیال رام کلی

رات
9.00 حسن غزل
نیلم ساہنی : درد کا کلام
9.30 نئی نسل نئی روشنی
افسانہ : انجم عثمانی
کلام شاعر : عبدالحق سحر
11.05 بزم موسیقی
ضیاء محی الدین خاں ڈاگر
وینا پر راگ مندلشوری
شروتی سادھولکر
خیال کیدارہ

اتوار ۱۵ فروری

صبح
6.30 شہر صبا
انجلی بنرجی : غزلیں
اسٹیلے والٹر : ساحر بھوپالی اور
جگر کا کلام
7.30 نوائے ساز
منیر خاں سرحدی
سارنگی پر لوک دھن
9.00 آؤ بچو!
9.32 ایلا بھومک
ٹھمری بھیروی، دادرا

رات
9.00 حسن غزل
انجلی بنرجی : غزلیں
9.15 کجرین کارسے
ایلا بھومک : ٹھمری مشر کھماج
9.30 ادبی نشست (مباحثہ)
'آخر شب کا ہمسفر'
(قرۃ العین حیدر کا ایک ناول)
11.05 بزم موسیقی
موسیقی کا خصوصی پروگرام

دشا

میڈیم ویو دھلی الف ۳۶۶۰۳ میٹر ۸۱۹ کلوھرٹز دھلی "ب" ۲۹۳۰۹ میٹر ۱۰۱۰ کلوھرٹز
دھلی "ج" ۲۱۹۰۳ میٹر ۱۳۶۸ کلوھرٹز دھلی "د" ۲۴۶۰۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوھرٹز
شارٹ ویو صبح ۸-۰ تک ۸۹۰۱۵ میٹر ۳۳۶۵ کلوھرٹز صبح ۱۵-۸ کے بعد ۴۲۰۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوھرٹز
دوپہر ۲۱۰۱۵ میٹر ۹۲ ۰ کلوھرٹز شام ۴۵-۵ تک ۴۲۰۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوھرٹز
شام ۶ سے رات تک ۸۹۰۱۵ میٹر ۳۳۶۵ کلوھرٹز

دہلی الف عالمی خبریں ہندی اور انگریزی: صبح ۰۰-۶
ھندی میں خبریں ۰۰-۸، ۰۰-۱۱، ۰۵-۱، ۱۰-۲
۰۰-۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶، ۰۵-۷ (علاقائی خبریں)
۴۵-۸، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ **سنسکرت میں خبریں** صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱ اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دہلی "ب": ہندی میں خبریں ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۰۰-۱، ۰۰-۲، ۲۰-۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں صبح ۳۰-۸، شام ۳۰-۷، ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے

دہلی "د" ھندی میں خبریں: شام ۳۰-۷ انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹

کھیل کود کی خبریں شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دھلی الف

صبح
- ۵۵-۵ وندے ماترم، منگل دھون
- ۵-۶ وندنا، کھیتی باڑی
- ۳۰-۶ کھیتی کی باتیں
- ۳۵-۶ رام چرت مانس
- ۴۵-۶ سوروھارا
- ۵۵-۶ آج کے پروگرام اور موسم
- ۰۵-۷ برج مادھوری (سوائے اتوار)
- ۲-۷ بھیر پرسادی
- ۴۰-۷ وردگان (سوائے پیر، منگل)
- ۴۰-۸ اردو مجلس (روزانہ)
- ۰-۹ اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر
- ۰۲-۱۲ لوک بھارتی (سوائے اتوار)
- ۱۵-۱۲ سنگم سنگیت (سوائے اتوار)
- ۳-۱۲ جنوں کا پروگرام (اتوار، منگل، جمعرات، ہفتہ) گرامین بہنوں کا پروگرام (بدھ، جمعہ)
- ۰۰-۲ ایک ہی کلاکار (روزانہ)
- ۲-۲ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
- ۲-۲ موسم اور اختتام (اتوار ۳-۳)
- ۱۵-۶ مقامی اعلانات اور گم شدہ لوگوں کے لیے پروگرام
- ۳۰-۶ گرام سنسار (روزانہ)

- ۰۰-۷ کرشی جگت
- ۳۰-۷ پروگراموں کا خلاصہ، موسم
- ۳۵-۷ ساہتیکی
- ۴۵-۸ وادیہ وادن
- ۰۰-۱۱ وادیہ ورند
- ۱-۱۱ موسم اور اختتام

دھلی ب

صبح
- ۰۰-۷ وندے ماترم
- ۷-۷ انگریزی میں پروگرام (روزانہ)
- ۲-۷ گیتکا (سوائے پیر)
- ۳-۷ سنگیت سورتھی
- ۲-۸ ۳ ۸ بجے کا پروگرام
- ۲-۹ سدرس (سوائے بدھ)
- ۱-۱ اختتام (اتوار ۱۱)

دوپہر
- ۱۰-۳ موسم کا حال (انگریزی میں)
- ۱۵-۳ اسپورٹس سروس
- ۵۰-۵ اخباروں کی رائے
- ۵۵-۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
- ۵-۶ فوجی بھائیوں کے لیے پروگرام
- ۰۰-۷ بھارتی پروگرام
- ۴-۷ سار سنگیت
- ۴۵-۷ اردو مجلس
- ۱۵-۸ سماچار درشن (اتوار، بدھ، جمعہ) ریڈیو نیوز ریل (منگل، جمعرات، ہفتہ) یووروانی اسپورٹس (پیر)
- ۴۵-۸ سماچار پتروں سے
- ۱۵-۹ اسپاٹ لائٹ (بعد میں سار سنگیت)
- ۴۵-۹ مغربی موسیقی (اتوار کو ۰۰-۱۰)
- ۰۵-۱۱ موسم کا حال اور اختتام

دھلی د
یووا وانی

صبح
- ۰۰-۷ آج کا پروگرام (ہندی)
- ۵-۷ بیر شیمے
- ۴۵-۷ وگیان درد ھا
- ۵-۷ وادیہ سنگت، وادیہ وادن
- ۰۰-۸ شاستریہ سنگیت
- ۲۵-۸ وردگان
- ۳۰-۸ مغربی موسیقی
- ۰۰-۹ اختتام (اتوار ۱۰-۱)

شام
- ۵۵-۶ آج کا پروگرام
- ۰۵-۷ محفل
- ۵-۷ یُنگ ماتھ اسرع (ہیٹ سنز)
- ۰۵-۸ ال دی گرو (لوپ میوزک)
- ۵۰-۸ باتھ (انگریزی) (منگل سے جمعہ)
- ۰۰-۹ رہبر
- ۱۱ اختتام

اتوار یکم فروری

دھلی الف

صبح
- ۱۰-۸ شرمشٹا سین: ستار ونود کار: طبلہ
- ۴۰-۸ اردو مجلس (روزانہ)
- ۰۰-۹ بال کاریہ کرم
- ۰۰-۱۰ مادھوری منو: گائن
- ۲-۱۱ یووا وانی سے
- ۳۰-۱۱ گومتی وشوا ناتھ: گائن (کرناٹک)
- ۱۵-۱۲ جھلکی
- ۳-۲ اریٹا سے کچلری، ناٹک مصنف: سریندر گلاٹی
- ۳۰-۵ سنسکرت پاٹھ
- ۳۵-۵ گومتی وشوا ناتھن گائن
- ۰۰-۸ رابندر سنگیت
- ۱۵-۸ ساہتیکی
- ۰۰-۹ سبدھ سنگیت
- ۳۰-۹ محفل انشا، سبھ تال، گائن
- ۰۰-۱۰ چیں (انتخاب)

دھلی ب

صبح
- ۳۰-۷ وردگان
- ۳۰-۷ سنگیت سورتھی
- ۵-۷ سنگم، اڑیہ گیت
- ۱۵-۹ اپنی نگری
- ۱۵-۳ غلام صابر اور ساتھی نعت اور قوالیاں
- ۳۳-۳ شرمشٹا سین: ستار
- ۰۲-۴ غلام صابر اور ساتھی نعت اور قوالیاں
- ۴۵-۶ پرسار گیت
- ۴۵-۸ پرسار گیت
- ۳۰-۹ کرنٹ افیئر

پیر ۲ فروری

دھلی الف

صبح
- ۱۰-۸ حفیظ احمد خاں گائن
- ۰۲-۱۱ پنا لعل گھوش وائلن
- ۳۰-۱۱ غلام مصطفیٰ سارنگ مدھو مدسارنگ
- ۰۲-۱۲ لوک بھارتی تیلگو گیت
- ۳۰-۱۲ ادھورا تفسیر ناٹک

مصنف: کرشنا سوبتی
- ۴۰-۵ حفیظ احمد خاں: گائن
- ۰۰-۸ سوا ستی رکھشا
- ۱۵-۸ حفیظ احمد خاں گائن
- ۰-۹ سبدھ سنگیت
- ۳۰-۹ نیشنل پروگرام راشٹریہ ایکتا کو چنوتیاں سمپردائیکتا، ہندی میں تقریر
- ۴۵-۹ سبدھ سنگیت
- ۰۰-۱۰ سنگیت سبھا، بدھیر گوتم سنطور

دھلی ب

صبح
- ۳۲-۷ سنگیت سورتھی
- ۵۰-۷ سنگم، سندھی گیت
- ۱۰-۹ لوک مادھوری، بھوجپوری لوک گیت
- ۱۵-۳ اگر بخش سنگھ سہگل سُند
- ۳۰-۳ پنا لعل چورسیا وائلن
- ۰۲-۴ گُرُ بخش سنگھ سہگل سُند
- ۴۵-۴ پشپا ہنس: گیت غزل
- ۴۵-۸ پشپا ہنس: گیت غزل
- ۳۰-۹ انگریزی میں تقریر

منگل ۳ فروری

دھلی الف

صبح
- ۱۰-۸ پرکاش وڈھیرا، بانسری
- ۰۲-۱۱ پالکی چترویدی دھرپد
- ۳۰-۱۱ اسے۔ وی۔ شولا پرکر درد کر لنکرا کلارنٹ اور شہنائی
- ۰۲-۱۲ لوک بھارتی: سنگیت
- ۵-۵ گیان وگیان
- ۴۰-۵ پرکاش وڈھیرا بانسری
- ۰-۶ اروک منڈل
- ۱۵-۶ نئے پرکاشن
- ۳۰-۶ پالکی چترویدی دھرپد
- ۰۰-۹ پرکاش وڈھیرا
- ۳-۹ آواز کے ساتھ ناٹک مدرا راکھشس
- ۰۰-۱۰ سنگیت سبھا

دھلی ب

صبح
- ۴۰-۷ وردگان
- ۳۰-۷ سنگیت سورتھی آسکے
- ۵۰-۷ سنگم: بنگلہ گیت

۹-۱ لوک مادھوری، ہماچلی لوک گیت
۳-۱۵ چندرشیکھر بنرجی، راندرسنگیت
۳-۳۰ بالمی چترویدی: دھرپد
۴-۰۲ چندرشیکھر بنرجی: راندرسنگیت
۶-۴۵ محمد حیات خاں اور اس کے ہمنوا
قوالیاں
۸-۴۵ محمد حیات خاں اور اس کے ہمنوا
قوالیاں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: انگریزی میں انٹرویو

بدھ ۴ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱ برجو مہاراج، ٹھمری اور دادرا
۱۱-۰۲ آر۔ پی۔ شاستری، وائلن
۱۱-۳۰ برجو مہاراج، ٹھمری اور دادرا
۱۲-۲ لوک بھارتی، ملیالم لوک گیت
۵-۴ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۹- جھلکی، اولاد مصنفہ کرونا شرما
۸-۱۵ وگیان آلوک
۹-۰ برجو مہاراج: ٹھمری
۹-۳۰ جیرجا کا وشے ہے
۱- آپ کی فرمائش پر ماسٹرز پیشکش
دہلی ب
صبح
۷-۳ وردنگان
۷-۳ سنگیت سوربھی، لیتا اوبھیکر
۷-۵۰ سنگم: گجراتی گیت
۹-۱ لوک مادھوری، ہریانوی لوک گیت
۳-۱۵ ستے سنگھ، غزلیں
۳-۳۰ سہاگیہ لکشمی وینکٹا رامن، وینا
۴-۳ ستے سنگھ، غزلیں
۴-۴۵ سرجندر کور، اشبد
۸-۴۵ سرجندر کور، اشبد
۹-۳ نیشنل پروگرام اسپورٹس میگزین

جمعرات ۵ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱۰ دیاشنکر اور ساتھی، شہنائی
۱۱-۰۲ مشتری بیگم، ٹھمری، دادرا
۱۱-۳ دیاشنکر اور ساتھی، شہنائی
۱۲-۰۰ لوک مادھوری، منگلو لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۴۰ بال کاریہ کرم
۸-۱۵ بیتے دنوں کی سنور تک یادیں
تقریر
۸-۳۰ مشتری بیگم، ٹھمری
۹- دیاشنکر اور ساتھی، شہنائی
۹-۳ علاقائی لوک سنگیت کا نیشنل
پروگرام
۱۰- سنگیت
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت، ایل۔ ڈی۔
ملاشیام، گائن
جانکی رامن، وائلن
دہلی ب
صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی، کشوری امونکر
گائن
۷-۵۰ سنگم: مراٹھی گیت
۹-۱ لوک مادھوری: برج لوک گیت
۳-۱۵ آنندورما کرشنن، ملیالم گیت
۳-۳۰ ایل۔ ڈی۔ ملاشیام، گائن
وی۔ جانکی رامن: وائلن
۴-۰۲ آنندورما کرشنن، ملیالم گیت
۴-۴۵ ترلوک کپور، غزلیں
۸-۴۵ ترلوک کپور، غزلیں
۹-۳ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۶ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱۰ ایل۔ کے۔ پنڈت: گائن
۱۱-۰۲ سہم سروپ سنگھ، وچتروینا
۱۲-۲ لوک بھارتی، مراٹھی لوک گیت
۵-۴۰ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
۸-۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اولوکن
۸-۳ ٹھمری، دادرا
۹-۰ ایل۔ کے۔ پنڈت: گائن

۹-۳ ٹکڑے ٹکڑے آدمی، ناٹک
مصنف: مردولا گرگ
پروڈکشن، دینا ناتھ

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
وشالم وینکٹا چلم
گائن

دہلی ب
صبح
۷-۳۰ وردنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی، کمل بنرجی
ستار
۷-۵۰ سنگم، تیلگو گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری، راجستھانی
لوک گیت
۳-۱۵ نرمل بہادر، گیت، بھجن
۳-۳۰ للیتا ناگ راجن: گائن
۴-۰۲ نرمل بہادر، گیت، بھجن
۶-۴۵ حبیب پینٹر اور ساتھی، قوالیاں
۸-۴۵ حبیب پینٹر اور ساتھی، قوالیاں
۹-۳۰ انگریزی میں پروگرام

ہفتہ ۷ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱۰ یعقوب علی خاں: سرود
۱۱-۰۲ الابھونک، گائن
۱۱-۳۰ سندرلعل گندھرو: بانسری
۱۲-۰۲ لوک بھارتی، گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ یعقوب علی خاں: سرود
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتھتی
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۰۰ یعقوب علی خاں: سرود
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
۱۱-۰۰ وادیہ ورند
دہلی ب
صبح
۷-۳۰ وردنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
الابھونک، گائن
۷-۵۰ سنگم، بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری، ڈوگری لوک
گیت
۳-۱۵ رادھیکا ڈھوانی: سندھی گیت
۳-۳۰ سندرلعل گندھرو، سندھی گیت
۴-۰۲ رادھیکا ڈھوانی، سندھی گیت
۶-۴۵ لچھمن داس سندھو
ملتانی کافی
۸-۴۵ لچھمن داس سندھو
ملتانی کافی
۹-۳۰ اورگیسٹ ڈائیٹ

اتوار ۸ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱۰ ڈاگر برادران، نصیر ظہیرالدین اور
نصیر فیاض الدین: آلاپ دھرپد
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ راس بہاری دتہ، ستار
۱۱-۰۲ یوواوانی سے
۱۱-۳۰ ایسالور کرشنن، گائن، کرناٹک
۱۲-۱۵ داستان ڈرامہ نیلیک جھلکی
مصنف مہیش چندر
۳-۳۰ ٹکڑے ٹکڑے آدمی: مردولا گرگ
ہدایت کار: دینا ناتھ
۵-۳۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ ایسالور کرشنن، گائن
۸-۰۰ راندرسنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ نصیر ظہیرالدین اور نصیر فیاض الدین
ڈاگر، دھرپد
۹-۳۰ بھگتی رس سنگیت
دہلی ب
صبح
۷-۳۰ وردنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
۷-۵۰ سنگم، آسامی گیت
۹-۱۵ اپنی نگری
۳-۱۵ بھائی چرن جیت سنگھ راگی
اور ساتھی، شبد
۳-۳۰ نصیر ظہیرالدین اور نصیر فیاض الدین
ڈاگر، دھمار
۴-۰۵ بھائی چرن جیت سنگھ راگی
اور ساتھی، شبد
۴-۴۵ پرسار گیت
۸-۴۵ پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۹ فروری
دہلی الف
صبح
۸-۱۰ سلوچنا برہسپتی: گائن
۱۱-۰۲ چت دیو برمن: اسراج
۱۱-۳۰ ہیرا بائی بڑودکر، گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: تامل لوک گیت
۱۲-۳۰ آواز کے ہاتھ: ناٹک: مدارا کشس

۴۰ - ۵ سلوچنا برہسپتی، گائن
۰۰ - ۸ سواستھ رکھشا
۱۵ - ۸ سلوچنا برہسپتی گائن
۰۰ - ۹ لطیف احمد خاں، گائن
۳۰ - ۹ نیشنل پروگرام مرزی کیوں؟ ایک نشیشی طریقے کا رد عمل ہندی میں تقریر
۴۵ - ۹ سمدھ سنگیت
۰ - ۹ سنگیت سبھا گومان کرشن دھچیر دیپا
لطیف احمد خاں گائن

دھلی ب

صبح

۳۲ - ۷ سنگیت سوربھی
۵۰ - ۷ سنگم سندھی گیت
۱ - ۹ لوک مادھوری، اودھی لوک گیت
۱۵ - ۳ دیو داس گنگولی رندر سنگیت
۳۰ - ۳ چیت دلو بیرمن اسراج
۲ - ۴ دیو داس گنگولی، رندر سنگیت
۴۵ - ۶ مہندر چوپڑہ گیت، غزل
۴۵ - ۸ مہندر چوپڑہ گیت، غزل
۳۰ - ۹ انگریزی میں تقریر

منگل ۱۰ فروری

دھلی الف

صبح

۱۰ - ۸ کرشنا بشٹ اور سبھارتی بجوری گائن
۰۲ - ۱۱ جیوتن سبھٹا چاریہ، سرود
۳۰ - ۱۱ گنگو بائی ہنگل، گائن
۲ - ۱۲ لوک بھارتی، آسامی لوک گیت
۰۵ - ۵ گیان وگیان
۴۰ - ۵ جیوتن سبھٹا چاریہ، سرود
۰۰ - ۸ ادیوگ منڈل
۱۵ - ۸ وگیان وارتا
۲۲ - ۸ ٹھمری
۰۰ - ۹ سمدھ سنگیت
۳۰ - ۹ زندگی میں کبھی کبھار، دھننی کانلے کے مراٹھی ناٹک کا ہندی ترجمہ مصنف: وندنا جوشی
۰۰ - ۱۰ سنگیت سبھا: شریمتی کاررک ششتادری: ستار

دھلی ب

صبح ۳۰ - ۷ وردگان

۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی: ہری پرساد چورسیہ بانسری
۵۰ - ۷ سنگم: بنگلہ گیت
۱۰ - ۹ لوک مادھوری: ہماچلی لوک گیت
۱۵ - ۳ ہری کانت، سندھی گیت
۳ - ۳ کرشنا سنتٹ اور بھارتی چکروتی گائن
۲ - ۴ ہری کانت سندھی گیت
۲۵ - ۶ نیرج رام، غزلیں
۲۵ - ۸ نیرج رام، غزلیں
۳ - ۹ نیشنل پروگرام انگریزی میں تقریر

بدھ ۱۱ فروری

دھلی الف

صبح

۸ - ظہور احمد خاں، وائلن
۰ - ۱۱ بھوپیندر سبتل، گائن
۳ - ۱۱ سمدھ سنگیت
۲۵ - ۱۱ منموہن سنگھ طبلہ
۰ - ۱۲ لوک بھارتی، گڑھوالی لوک گیت
۴۵ - ۵ ظہور احمد خاں، وائلن
۵۵ - ۵ گڑھوالی سنگیت
۰۰ - ۸ جھلکی
۱۵ - ۸ وگیان آلوک
۲۲ - ۸ سمدھ سنگیت
۰ - ۹ ظہور احمد خاں وائلن
۳ - ۹ چرچا کا وشے ہے
۱۰ - سنگیت سبھا دیپالی ناگ گائن

دھلی ب

صبح

۳ - ۷ وردگان
۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی
بھوپیندر سبتل، گائن
۵۰ - ۷ سنگم، گجراتی گیت
۱ - ۹ لوک مادھوری
مالوی لوک گیت
۱۵ - ۳ کرن مہروترہ، غزلیں
۳ - ۳ رگھنی شرینواسن، گائن
۰۲ - ۴ کرن مہروترہ، غزلیں
۴۵ - ۶ نریندر کور گیت، بھجن
۴۵ - ۸ نریندر کور، گیت، بھجن
۳۰ - ۹ یووا وانی سے انتخاب

جمعرات ۱۲ فروری

دھلی الف

صبح

۱ - ۸ منی پرساد گائن
۰۲ - ۱۱ وسنت راناڈے، وائلن
۳۰ - ۱۱ منی پرساد، گائن
۰۲ - ۱۲ لوک بھارتی انگلی لوک گیت
۰۵ - ۵ سنسکرت پاٹھ
۴ - ۵ بال کاریہ کرم
۱۵ - ۸ سمویدے کے سوتر: سنگیت، تقریر
۳۰ - ۱ منی پرساد، گائن
۰ - ۹ سمدھ سنگیت
۳ - ۹ نیشنل پروگرام، مجیر
۳ - ۱ آر۔ وی۔ راسن، گائن کرناٹک

دھلی ب

صبح

۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی، وی شنکر سمار
۵۰ - ۷ سنگم، مراٹھی گیت
۱ - ۹ لوک مادھوری برج لوک گیت
۱۵ - ۳ رودر سنگھ کلارنٹ پر دھن
۳۰ - ۳ آر۔ وی۔ راسن: کرناٹک سنگیت
۰۲ - ۴ رودر سنگھ کلارنٹ پر دھن
۴۵ - ۶ پریم ناتھ، گیت
۴۵ - ۸ پریم ناتھ، گیت
۳۰ - ۹ انگریزی میں تقریر

جمعہ ۱۳ فروری

دھلی الف

صبح

۱۰ - ۸ شری نرنجن پرساد، بانسری
۰۲ - ۱۱ پنڈت حسن لعل گائن
۳۰ - ۱۱ بھگوان داس شرما سنطور
۲ - ۱۲ لوک بھارتی مراٹھی لوک گیت
۴۰ - ۵ نرنجن پرساد: بانسری
۵۵ - ۵ گڑھوالی سنگیت
۰ - ۸ گاندھی چرچا
۱۵ - ۸ ادیوگن
۳۰ - ۸ سمدھ سنگیت
۰ - ۹ نرنجن پرساد، بانسری
۳۰ - ۹ مدھر کشان، وی ستیہ نارائن ریڈی اور بی نرسنگھ مورتی پروڈکشن، دینا ناتھ
۳۰ - ۱۰ سی۔ ایچ۔ راماکرشنن، گائن
(کرناٹک سنگیت)

دھلی ب

صبح

۳۰ - ۷ وردگان
۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی بھگوان داس شرما: سنطور
۵۰ - ۷ سنگم، تامل گیت
۱۰ - ۹ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت
۱۵ - ۳ پورن چند مانجھی، دیسی گیت
۳۰ - ۳ سما ستھانم، کرناٹک سنگیت
۰۲ - ۴ پورن چند مانجھی، دیسی گیت
۴۵ - ۶ اوما گرگ، گیت، بھجن
۴۵ - ۸ اوما گرگ گیت، بھجن
۳۰ - ۹ انگریزی میں پروگرام

ہفتہ ۱۴ فروری

دھلی الف

صبح

۱ - ۸ نصیر احمد خاں گائن
۰۲ - ۱۱ شیام گوپی رائے چودھری سرود
۳۰ - ۱۱ ایل۔ ڈی۔ سمدھو ٹھمری، دادرا
۰۲ - ۱۲ لوک بھارتی گجراتی لوک گیت
۴۰ - ۵ نصیر احمد خاں گائن
۰ - ۸ سواستھ رکھشا
۱۵ - ۸ آج کے اتتھی
۳۰ - ۸ سمدھ سنگیت
۰ - ۹ نصیر احمد خاں، گائن
۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام
رمضان خاں: سارنگی
گوپال داس: پکھاوج

دھلی ب

صبح

۲۰ - ۷ وردگان
۳۰ - ۷ سنگیت سوربھی
شیام گوپی رائے چودھری سرود
۵۰ - ۷ سنگم، ملیالم گیت
۱۰ - ۹ لوک مادھوری
گڑھوالی لوک گیت
۱۵ - ۳ راماسونی: گیت، بھجن
۳۰ - ۳ ایل۔ ڈی۔ سمدھو، ٹھمری
۰۲ - ۴ راماسونی: گیت، بھجن
۴۵ - ۶ پشپارانی، غزلیں

ترقیوں پر تبصرہ
ڈاکٹر جی۔آر۔خاں: رنگ غزل
۱۰ - ۹ محمد سمیع منّے: بانسری

دوپہر
۴۵-۱۲ ورندگان
۱۰ - ۱ شرافت حسین خاں
خیال دیسی جوگ

شام
۴۵-۵ بی۔پی۔رشی: گیت اور بھجن
۳۰-۸ شوبھا گرٹو
۴۵-۹ پریوار کلیان پرشنوتری
--۱۰ لال ڈورا: ڈرامہ
مصنف: دویجیندر ناتھ مصر
ترجمہ: راجیندر تیواری
۳۰-۱۰ شرافت حسین خاں
خیال دیسی، جوگ

جمعرات ۵ فروری

صبح
۱۵-۷ دھرم پال برپاگا: خیال
۴۵-۷ سیم لتا کرشنن: غزلیں، گیت اور بھجن
۳۰-۸ اردو پروگرام: اساتذہ کا کلام
انشا، مصحفی اور سعادت یار خاں رنگین کا کلام
۱۰ - ۹ دھرم پال برپاگا: خیال

دوپہر
۴۵-۱۲ ورندگان

شام
۴۵-۵ سیم لتا کرشنن: غزلیں، گیت اور بھجن
۱۵-۸ محمد رفیع: غزلیں
۳۰-۱۰ پربھاکر کارسیکر: خیال

جمعہ ۶ فروری

صبح
۱۵-۷ الیاس خاں: ستار
۳۰-۷ سرویلا: ہندی میں نظم خوانی
۳۰-۸ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
مشعلِ نور
عیب جوئی اور نکتہ چینی: مختصر تقریر
نعت، ماضی اور حال کے آئینے میں: آنا وارثی جودھری پردھان
شنکر سروش
۱۰ - ۹ الیاس خاں: ستار
طبلہ پر سنگت: منّے خاں

دوپہر
۴۵-۱۲ ورندگان

شام
۴۵-۵ افضل حسین نگینہ: نعت اور غزل
۱۵-۸ افضل حسین نگینہ: نعت اور غزل
۳۰-۸ مہندر سنگھ: دادرا

۳۰-۹ "دو دشمن": ڈرامہ
مصنف: رفیعہ منظور الدین

--۱۰ درپن: انٹرویو
۳۰-۱۰ الیاس خاں: ستار
طبلہ پر سنگت: منّے خاں

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۱۵-۷ ایم۔ڈی۔سرنگیرشی: وائلن
۴۵-۷ امر سنگھ اور پارٹی: شبد
۳۰-۸ اردو پروگرام: خواتین کے لیے
پریشانیوں کے لیے اپنی تقدیر کو الزام نہ دیجئے: تقریر
کماری بینا کپور
افسانہ: عطیہ پروین، نظم
۱۰ - ۹ سنسکرت پروگرام

دوپہر
--۱۲ مدھور ستوگی: گیت
۴۵-۱۲ ورندگان
۱۰ - ۱ ایم۔ڈی۔سرنگیرشی: وائلن

شام
۴۵-۵ مدھور ستوگی: گیت
۳۰-۹ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ فروری

صبح
۱۵-۷ آپ کے آس پاس: فیچر
۴۵-۷ بیلا ساویر: سگم سنگیت
۳۰-۸ اردو پروگرام: چھان بین
سامعین کے لیٹریری سوالوں پر مبنی پروگرام
نظم: رنگ تغزل
۴۵-۱۲ ورندگان
۱۰ - ۱ آج اتوار ہے: ہلکی پھلکی بولی کا چکر
مصنف: ارملا مصر

شام
۴۵-۵ بیلا ساویر: سگم سنگیت

۱۵-۸ پرادیشک سماچار درشن
--۱۰ آشیش خاں: ستار پر
بھیم بہاگ
۳۰-۱۰ رگھوناتھ پانیگرہی: اشٹپدی

پیر ۹ فروری

صبح
۱۵-۷ گنگا دھر راؤ تیلنگ: خیال
۴۵-۷ پرکاش کمار ہامزہ: گیت اور بھجن
۳۰-۸ اردو پروگرام: مباحثہ
شرکا: اے۔ اے۔ حنفی
علی جواد زیدی اور عابد سہیل
۱۰ - ۹ کرشن کمار مصرا: سارنگی
طبلہ پر سنگت: مہیش کمار شرما
۰۰-۱۲ پرکاش کمار ہامزہ: گیت اور بھجن

شام
۰۵-۵ رویندر سنگیت
۴۵-۵ ارچنا سنگھ: غزلیں
--۸ بست پنچی
خاص پروگرام
۱۵-۸ ارچنا سنگھ: غزلیں
۳۰-۸ گنگا دھر راؤ تیلنگ
خیال
۴۵-۹ کرشن کمار مصرا: سارنگی
طبلہ پر سنگت: مہیش کمار شرما
--۱۰ کلائن مانسکرک میکٹ
۳۰-۱۰ گنگا دھر راؤ تیلنگ: خیال

منگل ۱۰ فروری

صبح
۱۵-۷ دیوی رام آریہ: ستار
طبلہ پر سنگت: تیج بہادر نگم
۴۵-۷ شبانا چٹرجی: گیت، بھجن
اور غزلیں
۳۰-۸ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
مردم شماری کیوں: تقریر، شوکت عمر
لکھنؤ کے مزاح نگار: محمد عبدالقوی
تقریر: عبدالاحد خاں خلیل
۱۰ - ۹ دیوی رام آریہ: ستار
طبلہ پر سنگت: تیج بہادر نگم

شام
۴۵-۵ شبانا چٹرجی
گیت، بھجن اور غزلیں
۳۰-۷ یووا وانی
--۱۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۱۵-۷ وملا کول: خیال
۴۵-۷ ساز غزل: غزلوں کا خاص پروگرام
۳۰-۸ اردو پروگرام: ادبی فیچر
خلیل الرحمان رضوی کی زندگی اور ان کے ادبی کارناموں پر مبنی فیچر: تحریر: جناب نثار اعظمی
۱۰ - ۹ غلام وارث: ستار

دوپہر
۱۰ - ۱ غلام وارث: ستار

شام
۴۵-۵ کومودنی دیودھر: گیت، بھجن
۵۰-۹ پریوار کلیان پرشنوتری
--۱۰ "پرسکار": ڈرامہ
مصنف: جے شنکر پرساد
ترجمہ: کے۔ایل۔اوستھی
۳۰-۱۰ وملا کول: خیال

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۴۵-۷ نعتیں اور غزلیں
۳۰-۸ اردو پروگرام: مزاحیہ پروگرام
تحریر: مشتاق پردیسی
پیشکش: کماری اما چکبست
۱۰ - ۹ کمیش بہاری شرما: سرود
طبلہ پر سنگت: اے۔بی۔ایل سریواستو

شام
۴۵-۵ مینی دیال: گیت اور بھجن
۳۰-۷ یووا وانی
۱۵-۸ مینی دیال: گیت اور بھجن
۳۰-۱۰ عبدالحلیم جعفر خاں: ستار پر تانگی

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۱۵-۷ سریندر شنکر اوستھی: خیال
طبلہ پر سنگت: رگھوناتھ مصرا
۳۰-۷ سرویلا: ہندی میں نظم خوانی
۴۵-۷ شمبھوناتھ: وندنا، گیت، بھجن، غزلیں
۳۰-۸ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
مردم شماری اور عوام: تقریر، نظم
جناب انیس انصاری، آئی۔اے۔ایس
افسانہ: جناب ایم کوشیا

۹ سرپندر شنکر اوستھی : خیال
طبلہ پر سنگت : رگھوناتھ مصرا

۱ شمبھو ناتھ ورما : گیت بھجن، غزلیں

۵ سروج پانڈے : گیت، بھجن
۸۰ سروج پانڈے : گیت، بھجن
۸- جیوتی سبھا چار : سرود پر بار دا
۹- "دیواریں اور دیواریں" ڈرامہ
مصنف : لکشمی کانت ورما
۱۰۰ سرپندر شنکر اوستھی : خیال
طبلہ پر سنگت رگھوناتھ مصرا

ہفتہ ۱۴ فروری

۷- پروین سلطانہ خیال
۷- سوراج کور : بھجن
۸- اردو پروگرام بچوں کے لیے
ان سے ملو ان کی سنو
۸۵ سال کے بزرگ مرزا جعفر
حسین سے ملاقات
بچوں کا نغمہ تمہارے خط کا جواب
۱ -۹ سنسکرت پروگرام

دوپہر
۱۲- سوراج کور : بھجن
۱۰ -۱ راگ رنگ، مایا مترا
او بنا پر شدھ سانگ

شام
۴۵ -۵ زہرہ روشن، غزلیں
۳۰ -۷ یووا وانی
۳۰ -۹ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۵ فروری

صبح
۴۵ -۷ کرشن کلے : بھجن
۳۰ -۸ اردو پروگرام : چھان بین
سامعین کے لٹریری سوالوں پر
مبنی پروگرام
نظم : رنگ تغزل
۱۵ -۹ پتر کے لیے دھنیہ واد
سامعین کے خطوں کے جواب

دوپہر
۴۵ -۱۲ درندگان
۱۰ -۱ آج اتوار ہے : "ہم کبھی کم نہیں"
جھلکی

رائپور

۷۷۷۳۳ میٹر (۱۹۸ کلوہرٹز)

خبریں

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

اتوار یکم فروری

صبح
۱۵ -۷ بسم اللہ خاں شہنائی
۲۰ -۹ لوک گیت
۳۰ -۱ بڑے غلام علی خاں گائن
۳۰ -۹ بال جگت
"تین کلہاڑیاں . نائک
سلاسار : لوک کتھا شتی مصرا
آؤ مل کر گائیں

دوپہر
۱۲- آپ کے لیے (صرف اتوار کو)
۲۰ -۱ مقبول حسین غزلیں
۳۵ -۲ گرامین مہلاؤں کے لیے
بھوجن میں پوشٹکتا ختم نہیں
ہونے دیں، کماری مایا شرما
مہنگائی روکنے میں مہلاؤں کا
یوگ دان چھایا سکسینہ
گرہ واٹیکا کی تیاری

شام
۲ -۶ یووا وانی : کرتویہ نشٹھا ہی کورو کا
مارگ ہے، وارتا درگیش شرما
علم سنگیت
۵ -۶ کرشی جگت : زائد کی فصلیں ، راؤ
مانڈہ مدد : کے جی آر شرما
۴۵ -۷ گرامین جگت (خطوں کے جواب)
-۹ ریوار کلیان پر تس وتری
(صرف اتوار کو)
۱۵ -۸ مقبول حسین غزلیں
۳۰ -۹ منجو خاں اور ساتھی جہار بہت
۴۵ -۹ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۲ فروری

صبح
۱۵ -۷ کرشن راؤ سنکیشت : گائن
۴۵ -۷ راگنی شرما سگم سنگیت
۲۰ -۸ لوک گیت
۳۰ -۸ نکھل شرما سنار

دوپہر
۱۰ -۱ مہلا جگت : ناٹیکا : بیچ یاد
وارتا : کتنی کھانیں ، ستا کو کھانے
کی عادت : غزلیں
۴۰ -۱ آشا بھونسلے سگم سنگیت

معنفہ : شریمتی چندر کرن سونرکسا

شام
۴۵ -۵ کرشن کلے : بھجن
۳۰ -۷ یووا وانی
۱۵ -۸ محمد نظامی : غزلیں
۳۰ -۱ شاستریہ سنگیت

شام
۲ -۶ یووا وانی کویتا پاٹھ (ہندی)
اشوک بریہ رنجن : سرگم
سگم سنگیت، کماری سنیتا
لونگ مین
حطوں کے جواب، کماری یوم پارکھ

شام
۵ -۶ کرشی جگت انڈین اُرداور
مونگ کی کھیتی
پاٹن دین پانڈے
۴۵ -۷ گرامین جگت اسور پالن بھی لابھ
دایک دھندہ
-۸ اردو پروگرام (صرف پیر کو)
۱۵ -۱ ظہرہ روشن ، غزلیں

منگل ۳ فروری

صبح
۱۵ -۷ بہادر خاں : سرود
۴۵ -۷ جگجیت سنگھ، چترا سنگھ، غزلیں
۲ -۸ رجنی ٹنڈن ، اوشا اگروال
لوک گیت
۳ -۱ صابر خاں ، نیاز احمد خاں
گائن

دوپہر
۱۰ -۱ عبدالوحید خاں گائن
۴۰ -۱ عزیز احمد وارثی اور ساتھی
نعتیہ کلام

شام
۲ -۶ یووا وانی میری پسند، کماری خدیجہ
افسر علی : روزگار سماچار
۵۰ -۶ کرشی جگت (خطوں کے جواب)
۴۵ -۷ گرامین جگت، گرامین وکاس
میں مہلاؤں کا یوگ دان
بھینٹ وارتا : رامائن پرساد سنگھ
-۸ سواستھ سندیش، پتریکا
(صرف منگل کو)
۱۵ -۸ جگجیت سنگھ : غزلیں

بدھ ۴ فروری

صبح
۱۵ -۷ روشن آرا بیگم : گائن
۴۵ -۷ بیگم اختر ، غزلیں
۳۰ -۸ شیام موہن : لوک گیت

دوپہر
۱۲-۳۰ آپ کی پسند (صرف بدھ کو)
۱-۱۰ مہیلا جگت: خطوں کے جواب
وارتا: ہماری بیٹریاں اندھ وشواش
لوک گیت
۱-۴۰ بیگم اختر، غزلیں
شام
۶-۲۰ استاد امیر خاں، گائن
۶-۵۰ کرشی جگت: شکر کالین گنّے میں
سامیک کام، بھینٹ وارتا
جوگا سنگھ
۷-۴۵ گرامین جگت
بھینٹ وارتا: جگ رام شرما
۸-۰۰ انگریزی وارتا

جمعرات ۵ فروری

صبح
۷-۱۵ نبی جان خاں: کلارینٹ
۷-۴۵ رونا لیلیٰ: گیت
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ عبدالحلیم جعفر خاں، ستار
دوپہر
۱-۱۰ نبی جان خاں: کلارینٹ
۱-۴۰ رونا لیلیٰ: گیت
شام
۶-۲۰ نبی جان خاں، کلارینٹ
۶-۵۰ کرشی جگت: آلو کی دیکھ ریکھ
۷-۴۵ گرامین جگت۔ پشاہار یوجنا
بھینٹ وارتا: ایس۔ ایس۔ راجپوت
۸-۱۵ شیلندر سنگھ، غزلیں

جمعہ ۶ فروری

صبح
۷-۱۵ بسنت راؤ دیشپانڈے، گائن
۷-۳۰ کاویہ سوربھ: شمشیر بہادر آنچل
۷-۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام (صرف جمعہ کو)
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ استاد فیاض خاں، گائن
دوپہر
۱-۱۰ اشتیاق حسین خاں، گائن
۱-۴۰ طلعت محمود: گیت اور غزل
شام
۶-۲۰ یوواوانی: کہانی، منزل
سرگم: لوک گیت: منجلا اگروال

ڈھولک سنگیت الیشور داس
اور پریوار کلیان
۶-۵۰ کرشی جگت: کرشی خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: پستو دھن کا
سدھرکشن، بھینٹ وارتا: ڈاکٹر
او۔ این۔ کنج رو
۸-۰۰ جھلکی
۸-۱۵ طلعت محمود، گیت اور غزل

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۷-۱۵ اسد علی خاں: رودر وینا
۷-۴۵ راجن بوہرہ: بھجن اور گیت
۸-۲۰ لوک گیت
دوپہر
۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ کو)
۱-۱۰ جوانوں کے لیے (صرف ہفتہ کو)
شام
۶-۲۰ یوواوانی: "کھلتی کلی" لی ڈالی" بسنت کے موقع پر پروگرام "خصوصی پیش کش جوالا پرساد"
۶-۵۰ کرشی جگت، بن ہماری سمپتی
او۔ پی۔ شکلا
۷-۴۵ گرامین جگت، مدھو مکھی پالن
بھینٹ وارتا
۸-۰۰ سماج اُتھان: پولیس اور جن سمپرک؛ وارتا: بی۔ پی۔ ترپاٹھی
۸-۱۵ گیتا دت، بھجن

اتوار ۸ فروری

صبح
۷-۱۵ پنڈت روی شنکر، ستار
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ استاد مشتاق حسین خاں، گائن
۹-۳۰ بال جگت
اتیہاس کے جھروکوں سے
(دیپک)
خطوں کے جواب: کماری کملیش
رستوگی اور چیکو بھیا
دوپہر
۲-۳۰ گرامین مہیلاؤں کے لیے
چوہوں کو روکو اور اناج کو بچاؤ!
مہیلاؤں پر اتیا چار کا اپرادھی
کون: میرا شریواستو

مہیلاؤں میں سامانیہ بیماریاں
اور ان کی روک تھام
ڈاکٹر صفیہ خان
شام
۶-۳۰ یوواوانی: آنتریکش میں ایک اور
آنکھ؛ وارتا: انوراگ کمار
زیوات کا شوق کتنا اچھا کتنا برا
پری چرچا
صفیہ فاطمہ، آدرش بالا مصرا
اور پروین خاں
۶-۵۰ کرشی جگت
بھنڈی کی کھیتی: رام شنکر سنگھ
۷-۴۵ گرامین جگت
روشن مستقبل کے لیے بچت ضروری

پیر ۹ فروری

صبح
۷-۱۵ بیگم اختر، ٹھمری
۷-۴۵ نتن مکیش، سگم سنگیت
۸-۱۵ نتن مکیش، سگم سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ رام شنکر پاگل داس
پکھاوج
دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت، آمنے سامنے
سمسیا سمادھان
شور کشت پر سوہنتو سادھنا
مجیتر سنگت بھینٹ وارتا
وارتا: بچوں کی ویوہارک سمسیائیں
غزلیں
۱-۴۰ مایا گنگولی، سگم سنگیت
سجن گپتا: سگم سنگیت
شام
۶-۳۰ یوواوانی: کویتا پاٹھ: اردو
رئیس منظر
سرگم: لوک گیت: دنیش بالا
اور سکھیاں
خلیق احمد: خطوں کے جواب
۶-۵۰ کرشی جگت: کرشی یوجنا پروگرام
۷-۴۵ گرامین جگت

منگل ۱۰ فروری

صبح
۷-۱۵ ماتا پرساد، طبلہ
۷-۴۵ جمیل احمد: غزلیں

۸-۲۰ نرجا پنت اور نیلو گوئل
لوک گیت
۸-۳۰ مالویکا کانن: گائن
دوپہر
۱-۱۰ پروین سلطانہ گائن
۱-۴۰ سگم سنگیت
شام
۶-۲۰ یوواوانی: میری پسند
اروند شرما
یوواسماچار: بدھین شرما
۶-۵۰ کرشی جگت
کرشی خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت، لگھو ادیوگوں
کے لیے راشٹریہ کرن
بینکوں کا یوگ دان، بھینٹ وارتا
اندر موہن لروڑا
۸-۱۵ شوبھا گرٹو بھجن

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۷-۱۵ بھیم سین جوشی: گائن
۷-۴۵ خالدہ: غزلیں
۸-۲۰ لوک گیت
دوپہر
۱-۱ مہیلا جگت
وارتا: مہیلاؤں کے لیے روزگار
پرشکشن سویدھائیں
لوک گیت
۱-۴۰ سگم سنگیت
شام
۶-۳۰ بھیم سین جوشی، گائن
۶-۵۰ کرشی جگت: ڈاکٹر اوماشنکر
پاٹھک؛ وارتا
۷-۴۵ گرامین جگت: بکری پالن
اور فائدہ مند روزگار

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۷-۱۵ بسم اللہ خاں، شہنائی
۷-۴۵ سمن کلیان پور، غزلیں
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ مانک ورما، گائن
دوپہر
۱-۱۰ پی۔ آر۔ پٹوردھن، گائن
۱-۴۰ سگم سنگیت

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر "الف" ۳۴۳٫۶ میٹر ۸۷۳ کلوہرٹز — جالندھر "ب" ۴۲۷٫۴ میٹر ۷۰۲ کلوہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹٫۶ میٹر ۱۴۳۰ کلوہرٹز (شام ۶-۱۰ تا ۶-۳۰ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح (جالندھر الف)
۶-۳ وندے ماترم، منگل دھونی
۶-۳۵ آرادھنا، بھگتی سنگیت
۷-۵ موسم اور کھیتی باڑی
۷-۱ پرتیکھ (پروگراموں کا خلاصہ)
۷-۱۵ آسا دی وار (اتوار)
۷-۴ آپ کے اگرہ میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا سنسکرت پروگرام (پیر) اساراں دی وار، بھگتی سماچار درپن (منگل اور بدھ)
تراتے (جمعرات) اتھا ڈی چشتی لی (جمعہ)
۹-۱۵ ال جگت بچوں کے لیے پروگرام (اتوار)

۹-۴۵ جان رشمیاں، جنتا وار دی نیگری پروگرام
۹-۳۰ اختتام (۱۵-۱۱ اتوار)

دوپہر
۱۲-۳ ماری سمادھار (اتوار و جمعرات)
۱۲-۴۵ جھلی جاچ (پیر اور جمعہ)
۱-۵ وی ساتیوں کے لیے
۲-۰۰ موسم اور اَت کھیتی
۲-۳ لوک گیت (مختلف گلوکار)
۲-۴۵ دھیمی رفتار میں ہندی خبروں کا نیشن

شام
۵-۵ مالواری، دیہاتی بچوں کے لیے پروگرام (پیر) [illegible]

بقیہ دور پنجابی گیت
۵-۳۰ گوردوانی وچار (روزانہ)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۱ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶-۳ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶-۳ دیہاتی پروگرام (روزانہ)
۹-۲۵ تبصرہ (جالندھر ب)

شام
۶- پورواہ
۶- تا ۸- دلیس پنجاب، پنجابی میں رنگا رنگ پروگرام

اتوار یکم فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ پنڈت جسراج: خیال بلاس خانی توڑی اور نٹ بھیرو
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ انل کمار: گیت (پنجابی)
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش
۱۲-۰۰ پنڈت جسراج: خیال شدھ سارنگ اور بھجن
۱۲-۱۵ انل کمار: گیت اور غزل
۲-۲۰ غزل

شام
۵-۱۵ سرتار سنگھ جین ڈھاڈی اور ساتھی واراں
۷-۳۰ انل کمار: گیت
۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں وارتا
۸-۲۵ سگم سنگیت ۳۰-۱۰۰ سدیوی سر

پیر ۲ فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ برہم سروپ سنگھ: وچتر وینا پر راگ گن کلی
۸-۲۰ رمیش شرما: بھجن
۸-۵۰ اکبر علی جودھاں: لوک گیت
۹-۱۵ چندر کانتا: گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲-۳۰ کورس
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۳۰ رمیش شرما: غزلیں
۷-۵۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ سُروں کی چوری (ہندی میں بھینٹ وارتا)
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ چندر کانتا کپور: لوک گیت
۱۰-۳۰ برہم سروپ سنگھ وینا پر راگ بہاگ

منگل ۳ فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر خیال دیوگری بلاول اور بھیروی
۸-۲۰ گردھاری لال اور ساتھی: بھینٹ
۸-۵۰ بھجن
۹-۱۵ پرمندر پھول: شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ جگموہن کور: لوک گیت
۷-۳۰ پرمندر پھول: گیت
۷-۵۰ غزلیں
۸-۰۰ اردو وارتا
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کویتا پاٹھ: پریہ پال شرما
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ کھیڈ سنسار کھیلوں کا میگزین پروگرام

بدھ ۴ فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ رفیق احمد صدیقی سارنگی پر راگ توڑی
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۵۰ جگجیت سنگھ خوشدل لوک گیت
۹-۱۵ بھائی دیویندر سنگھ: شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ کمار گندھرو: خیال پٹ منجری
۱۲-۱۵ بھائی دیویندر سنگھ: شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۳۰ قدم قدم بڑھا پڑا پرکتی اور یوگ پر پروگرام
۷-۵۰ بھائی دیویندر سنگھ: شبد
۸-۰۰ پنجابی میں وارتا
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ رفیق احمد صدیقی سارنگی پر راگ پوریا

جمعرات ۵ فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ منوہر سنگھ: ٹھمری جوگیا
۷-۴۵ کشوری امونکر: خیال جونپوری
۸-۲۰ محمد صدیق: لوک گیت
۸-۵۰ جاوید بخت قوال اور ساتھی کافی
۹-۱۵ مادھوریا: بھجن

دوپہر
۱۲-۰۰ مہندر سنگھ: ٹھمری بھیروی
۱۲-۱۵ جگجیت سنگھ زیروی: پنجابی غزلیں
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ امرجیت سنگھ گورداسپوری لوک گیت
۷-۳۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ جاوید بخت قوال اور ساتھی غزلیں
۸-۰۰ سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ گیتوں اور لوک گیتوں کا اکھل بھارتیہ کاریہ کرم
۱۰-۳۰ مہندر سنگھ: ٹھمری اور دادرا
۱۰-۴۵ کشوری امونکر: خیال بھوپ

جمعہ ۶ فروری

جالندھر الف

صبح
۷-۳۰ شانتی کمار: بانسری پر راگ بھیرو
۷-۴۵ مانک ورما: خیال بھٹیار اور ٹھمری
۸-۲۰ شبد
۸-۵۰ برکت سدھو: صوفیانہ کلام
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر
۱۲-۰۰ ریتا گنگولی: ٹھمری اور دادرا
۱۲-۳۰ پورن شاہکوٹی: گیت اور غزل
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ اتم سنگھ بھولا ناتھ: لوک گیت
۷-۳۰ سگم سنگیت
۸-۰۰ پنجابی میں انوبھوت ہیتو پدیش ہندی ساہتیہ: ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ برکت سدھو: لوک گیت

۱۰-۳۰ شانتی کمار : بانسری پر راگ بھوپالی

۱۰-۴۵ مانک ورما : خیال جوگ کونس

ہفتہ ۷ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ شرن رانی : سرود پر راگ نٹ بھیرو اور بھیروی

۸-۲۰ امریک سنگھ : شبد

۸-۵۰ لچھمن داس سندھو : کافی

۹-۱۵ دیپندر کور : گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ مالبیکا کانن : ٹھمری کھماج اور بھجن

۱۲-۱۵ لچھمن داس سندھو گیت اور غزل

۱۲-۳۰ لوک رنگ (لوک گیتوں کا رنگارنگ پروگرام)

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ جیون سنگھ چندا اور ساتھی لوک گیت

۷-۴۰ امریک سنگھ : شبد

۷-۵۰ دیپندر کور : بھجن

۸-۰۰ پنجابی میں وارتا

۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۸ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ رام نرائن : سارنگی پر گجری توڑی اور کومل رشب آساوری

۸-۲۰ مسیحی بھجن

۸-۵۰ ستیش چندر : گیت

۹-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰۰ استاد بڑے غلام علی خاں : ٹھمری

۱۲-۱۵ پنجابی گیت

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سریندر چھندا : لوک گیت

۷-۴۰ ستیش چندر : غزلیں

۷-۴۵ جاگرت : پنجابی میں گھریلو فیچر

پروگرام

۸-۰۰ انگریزی میں وارتا

۸-۲۵ سگم سنگیت

۱۰-۰۰ شبد گائن

۱۰-۳۰ استاد فیاض خاں خیال دیسی اور درباری

پیر ۹ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ پریم ناتھ ترکھا : خیال بھیرو

۷-۴۵ ہمانشو شواش اور مدلال رائے بانسری اور جلترنگ پر راگ بھویت توڑی

۸-۲۰ گیت

۸-۵ گورییت کور باوا اور ساتھی لوک گیت

۹-۱۵ جھلکی - ہاسیہ ویگ پروگرام

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی پسند پر پنجابی گیت)

۱۲-۳۰ گیت

۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ پشپا ہنس پال : گیت

۸-۰۰ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی دھارک سہشنتا : ہندی میں وارتا

۸-۲۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک

۱۰-۱۵ گورییت کور باوا اور ساتھی لوک گیت

۱۰-۳۰ پریم ناتھ ترکھا : خیال بسنت

۱۰-۴۵ ہمانشو شواش اور مدلال رائے بانسری پر جلترنگ پر راگ درگا

منگل ۱۰ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ ایم آر گوتم : خیال رام کلی

۸-۲۰ ہرنیک سنگھ رانا : لوک گیت

۸-۵۰ پشپا رانی اور پرکاش سندھو پنجابی گیت

۹-۱۵ شانتا سکینہ : گیت اور غزل

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ پورن شاہ کوٹی : لوک گیت

۷-۴۰ شانتا سکینہ پشپا رانی اور پرکاش سدھو : گیت اور غزل

۸-۰۰ اردو میں وارتا

۸-۱۰ غزلیں

۸-۲۰ پنجابی میں ساہتک پروگرام

۸-۳۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ گرامین وکاس میں وگیان اور ٹیکنالوجی : ہندی میں بھینٹ وارتا

بدھ ۱۱ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ پھیلو رام : بانسری پر راگ دھن

۷-۴۰ گرجا دیوی : کجری، دادرا اور ٹھمری

۸-۲۰ بھجن

۸-۵۰ پریم پاٹھک : لوک گیت

۹-۱۵ بھائی ہرنام سنگھ جوگی : شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ شانتا پرساد : طبلہ

۱۲-۱۵ بھائی ہرنام سنگھ جوگی : شبد

۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑھا پڑا پر گتی ادھیوگ پروگرام

۷-۵۰ غزلیں

۸-۰۰ پنجابی میں وارتا

۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۲۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ آپ کی فرمائش

۱۰-۳۰ پھیلو رام : بانسری پر دھن

۱۰-۴۰ گرجا دیوی : ٹھمری، ہوری اور چیتی

جمعرات ۱۲ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۲۰ سنگیت پریچے

۷-۵۰ ہری پرساد چورسیہ : بانسری پر راگ بھیروی

۸-۲۰ نریندر ربیا : لوک گیت

۸-۵۰ شبد

۹-۱۵ پریم پاٹھک : بھجن

۱۲-۰۰ ہری پرساد چورسیہ : بانسری پر ٹھمری

۱۲-۱۵ پریم پاٹھک : غزلیں

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ ہردیو سنگھ خوشدل : لوک گیت

۷-۴۰ لوک ردھی ساچار

۷-۴۵ غزلیں

۸-۰۰ میری ساہتک یاترا راجیش ریڈی کی ڈاکٹر نریندر موہن سے بھینٹ وارتا

۸-۲۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ فیچروں کا نیشنل پروگرام

۱۰-۱۵ نریندر ربیا : لوک گیت

۱۰-۳۰ ہری پرساد چورسیہ : بانسری پر راگ باگیشری اور ٹھمری پیلو

جمعہ ۱۳ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ مقصود حسین : سارنگی پر راگ بھیرو

۸-۲۰ چرن داس سفری : حمد و ثنا

۸-۵ جاگیر محمد : صوفیانہ کلام

۹-۱۵ ست سادھنا

۱۲-۰۰ این راجم : وائلن پر راگ دیس

۱۲-۳۰ چندر کانت : کافیاں

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ بھگونت سنگھ پیارا : لوک گیت

۷-۴۰ این - راجم : وائلن پر راگ باگیشری کا نہڑا

۸-۰۰ میری کلا سادھنا : کتھک نرتیہ سے ہندی میں بھینٹ وارتا

۸-۲۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ ہندی میں ناٹک

۱۰-۱۵ کماری رجنا : لوک گیت

۱۰-۳۰ مقصود حسین : سارنگی پر راگ درباری

ہفتہ ۱۴ر فروری

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ بسم اللہ خاں اور ساتھی

(باقی ص ۳۷ پر)

روہتک

میڈیم ویو ۲۸۰ء۲۶ میٹر ۱۰۷۱ کلوہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۷-۲۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۱۰-۶ تک)
دوسری مجلس: ۱۲-۳۰ سے ۳-۱۰ تک
تیسری مجلس: ۵-۳۰ سے ۱۰-۰۰ تک (ہفتہ رات گیارہ بجے تک)

اتوار یکم فروری

صبح

۷-۱۰ وی ایچ ساگر: غزلیں
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ برج بھوشن کابرہ
گفتار پر راگ الہیا بلاول
۸-۲۰ بال کنج
کہانی 'عنوان بتاؤ'

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت
جنسی جرائم کی شکار خواتین اور معاشرہ
۵-۳۰ یووَاوں کی پسند
اور خطوں کے جواب
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
آپ کی پسند

رات

۷-۴۵ وی ایچ ساگر: غزلیں
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ سدھا طبوترہ: بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے۔ فلم 'گمراہ'
۹-۳۰ 'مٹی کا تیل' جھلکی

پیر ۲ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ وندنا باجپائی: سگم سنگیت
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰ کندن لال شرما
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ تارادتی دیپا اور ساتھی
اور چاند بانو: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ وندنگان
۱-۴۰ چھٹی جماعت کیلئے سماجک وگیان
کا سبق
۵-۳۰ یووا سنسار
رفتار زمانہ
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
خاندانی بہبود
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ ایک فلم سے 'گرہ پرویش'

منگل ۳ فروری

صبح

۷-۱۰ ونیو راجہ جین: سگم سنگیت
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ لکشمی شنکر و نرملا دیوی
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ بنواری لال اور
بلوان سنگھ میراثی: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۴۰ ساتویں جماعت کیلئے انگریزی سبق
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۶-۳۰ پنچھٹ
۷-۴۵ ونیو راجہ جین: سگم سنگیت
۸-۰۰ ہندی کوتیا پاٹھ
۸-۳۰ برہم دیو نارائن سنگھ اور ساتھی
بھائی لال ورش اور ساتھی
بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'آوارہ'

بدھ ۴ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ اندر نارائن
گیت اور غزل
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰ سریش جی
شری کھنڈے: کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ } یشونت دت شرما اور
سبھاش چندر سینی: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کسترنیں
۵-۳۰ یووا سنسار
'تشدد کیوں؟' مذاکرہ
۶-۱۰ ننھے منے
۶-۳۰ سمسیا اور سجھاؤ

رات

۸-۰۰ 'ہریانہ کا لوک ناٹیہ'
ہندی تقریر
۸-۳۰ نریندر پنڈت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'عاشق'

جمعرات ۵ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ کماری پربھا
سگم سنگیت
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ مان سنگھ بھٹ اور
امید سنگھ وساتھی: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۳۰ نویں جماعت کیلئے سماجک وگیان
کا درس
۵-۳۰ یووا سنسار
لوک گیت اور ستار وادن
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی: کیا آپ جانتے ہیں

رات

۸-۰۰ گھر آنگن
۸-۳۰ سی ایچ آتما: گیت
۹-۱۵ آپکا خط ملا

جمعہ ۶ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ راجکمار رضوی
غزلیں
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰
وزیر حسن خاں: سارنگی وادن
۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۴۰ 'آندھرا پردیش' فیچر
۲-۲۰ کپور چند اور سورج بھان
لوک گیت
۵-۳۰ یووا سنسار
'مجھے خواب آتے ہیں'
۶-۱۰ پنجابی گیت

رات

۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۳۰ شرما بندھو: بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'جرمانہ'
۹-۳۰ قوالیاں

ہفتہ ۷ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ صلاح الدین احمد
غزلیں
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ریتا گنگولی: ٹھمری اور دادرا
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ ریتا وسکھیاں اور
نکلا ڈانگی وسکھیاں: لوک سنگیت
۱۲-۳۰ پھر سنیے
۱-۴۰ پرائمری جماعتوں کیلئے درس
۵-۳۰ یووا سنسار
ادبی کوئیز
۶-۱۰ ہماچلی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار

رات

۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ چندانی مکرجی: بھجن
۹-۳۰ ایک فلم سے 'جہاں آرا'

اتوار ۸ فروری

صبح

۷-۱۰ اور شام ۷-۴۵ نیلم ساہنی: غزلیں
۷-۲۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اشیش بندھو پادھیائے
. اسرار احمد پر راگ جونپوری
۸-۲۰ بال کنج

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت

۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ مانگے رام میراثی اور
چورن ناتھ وساتھی، لوک سنگیت
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور
خطوں کے جواب
۶-۱۰ راجستھانی لوک گیت
۶-۳۰ آپ کی پسند

رات
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۰۰ ہریش بھاردواج: بھجن
۹-۰۰ ایک فلم سے 'دل دیا درد لیا'
۹-۳۰ 'نئی راہ': ڈرامہ

پیر ۹ فروری

صبح
۷-۱۰ سموہ گان
۷-۲۵ مہندر گڈھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰ غلام مصطفےٰ خاں
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ اوم پرکاش تلاوٹ اور
سیتا گریوال، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۴۰ چھٹی جماعت کیلئے
سماجک گیان کا درس
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار

رات
۷-۴۵ شمع بانو: گیت
۸-۰۰ 'ہریانہ کے تفریحی مقامات'
انگریزی تقریر
۸-۳۰ من موہن پہاڑی: بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'بسنت بہار'

منگل ۱۰ فروری

صبح
۷-۱۰ رماؤنگر سے: سگم سنگیت
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ شریف احمد: طبلہ وادن
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ چھتر سنگھ اور
چندر لال: ہریانوی سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ چیکا: لائبریری سے
۱-۴۰ ساتویں جماعت کیلئے
انگریزی کا سبق
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ پنگھٹ
'چھوت کی بیماریاں'

رات
۷-۴۵ رماؤنگر سے: سگم سنگیت
۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ بھائی بھگونت سنگھ: شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ایک پھول دو مالی'
۹-۳۰ ہندی میں ادبی پروگرام

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۷-۱۰ اور شام ۵-۴۵ اجیت کور: غزلیں
۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰ پنا لال سونکی
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ ونے کمل اور گلاب سنگھ
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں
۱-۴۰ آٹھویں جماعت کیلئے
ہندی کا سبق
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ ننھے منے
۶-۳۰ گرامین سنسار

رات
۸-۰۰ 'ہریانہ میں رسائنک کھاد کی صنعت'
ہندی تقریر
۹-۱۵ ایک فلم سے 'جان من'

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۷-۱۰ اور شام ۵-۴۵ لکشمی نرائن پراشر
سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ رام کمار اور
شری کرشن شرما: لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۴۰ نویں جماعت کیلئے تاریخ کا سبق
۵-۳۰ لوک گیت اور الیکٹرک گٹار پر دھن
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی

رات
۸-۰۰ گھر آنگن
۸-۳۰ ارشاد احمد اور ساتھی: نعتیں
۹-۱۵ آپکا خط ملا

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۷-۱۰ اور شام ۵-۴۵ انجلی بوس
غزلیں اور بھجن
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ رویندر دیو: ستار وادن
۸-۳۰ 'گاندھی جی جیسے میں نے جانے'
تقریر از یوگی ہری

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۲-۲۰ پیارے رام متانہ اور دیپا ماتھر: لوک سنگیت
۵-۳۰ 'کالیداس کے فطری مناظر'
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۶-۳۰ پنچائتیں اور تعلیم کا پھیلاؤ

رات
۸-۰۰ وگیان کلب
۸-۳۰ پرتیق گھوش: گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تیاگ پتر'
۱۰-۰۰ رویندر دیو: ستار وادن

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح
۷-۱۰ اور شام ۵-۴۵ کرشنا کلے
غزلیں اور بھجن
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد امیر خاں: خیال بلاسخانی
توڑی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ ہر سروپ، نند کشور
ہریانوی سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیے
۱-۴۰ 'پرائمری کلاسوں کیلئے نصابی کتابیں'
تبادلہ خیال
۵-۳۰ گیتوں بھری کہانی
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار

رات
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'بیجو باورا'

اتوار ۱۵ فروری

صبح
۷-۱۰ اور شام ۵-۴۵ یش شرما: سگم سنگیت
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ بسم اللہ خاں
شہنائی پر راگ بھیروی
۸-۲۰ بال کنج
ٹیلی فون ایکسچینج روہتک پر پروگرام

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
لذیذ اور سستا ناشتہ
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ بل موریا، امرجیت کور
ہریانوی سنگیت
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے
جواب
۶-۱۰ ہماچلی گیت
۶-۳۰ آپکی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ لتا: غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے
'جل بن مچھلی نرتیہ بن بجلی'
۹-۳۰ فیچر

بقیہ: جالندھر

شہنائی پہ راگ اہیر بھیرو
۸-۲۰ سریندر کور: گیت اور کافی
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ سری رام: غزلیں

دوپہر
۱۲-۰۰ سوہن لال: ٹھمری کھماج
۱۲-۱۵ سریندر کور اور ساتھی اور آسا سنگھ
مستانہ: گیت
۱۲-۳۰ سگم سنگیت
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لال چند یملا جٹ: لوک گیت
۷-۴۰ سریندر کور اور سری رام
گیت اور غزلیں
۸-۰۰ رنجیت سنگھ کال کا ساہتیہ
پنجابی داتا: پیارا سنگھ پدم
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

شملہ

میڈیم ویو ۴۷۲ کلوہرٹز

شارٹ ویو [illegible]

شام [illegible] کلوہرٹز

شام [illegible] رات تک [illegible] کلوہرٹز

خبریں

[illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

[illegible]

شام

[illegible]

اتوار یکم فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ فلمی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ ونیتا منڈل

شام

۶-۵۵ گیت
۷-۳۰ اساتذہ کے لیے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۸-۳۵ وادیہ وادن
۹-۱۵ میری نئی کہانی
ازکمیلاشش آہلووالیہ
۹-۳۰ گیت پہاڑاں دے
(فرمائشی پہاڑی گانوں کا ہفتہ وار پروگرام)

پیر ۲ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ پبلک سیکٹر
رسا کانت جوشی
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷-۲۵ گرامین یوواؤں کیلیے
آج کی بات ، سلسلہ وار ڈرامہ
اور گیت
۸-۱۵ نیوزریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ جگیاسا
۹-۳۰ ہندی میں بات چیت
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ گیتوں بھری کہانی

منگل ۳ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری اور دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چینکا

شام

۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
آج کی بات اور گیت
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ شکشا سنسار
تعلیم پر بات چیت
۹-۳۰ تقریروں کا سلسل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۴ فروری

صبح

۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۳۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہیلا سیلن
دیہاتی خواتین کے لیے پروگرام
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
کام کاج کی باتیں
خطوں کے جوابات
فرمائشی لوک گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ گھر آنگن : سلسلہ وار ڈرامہ
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر
نئی فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۵ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۵-۳۰ چنو منو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
آج کی بات . گیت
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۹-۳۰ علاقائی لوک گیتوں کا پروگرام
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۶ فروری

صبح

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۳۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
آج کی بات : گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ پہاڑی چترکلا : تقریر
از اجیت سنگھ
۹-۳۰ ہندی ڈرامہ
۱۰-۰۵ من بھاون
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

ہفتہ ۷ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ ۹۱ء۳۸۳ میٹر، ۷۲۰ کلوہرٹز
بھاگلپور ۱۰ء۲۰۵ میٹر ۱۴۵۸۰ کلوہرٹز
دربھنگہ ۴ء۲۳۱ میٹر ۱۲۹۶۰ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۵، ۲-۱۰ شام ۵-۶
رات ۸-۳۵ (۵-۱۱ صرف ہفتے کو)
اردو میں خبریں صبح ۸-۰۵، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں۔ صبح ۸-۱ دوپہر ۱-۰۰، رات ۱۰-۹ (۱۱-۰۰ صرف ہفتہ کو)

اردو پروگرام روزانہ صبح ۸-۳۵ سے ۹-۴۵ تک

اتوار یکم فروری

صبح
۷-۲۰ اور رات ۱۰-۰۰
آر پی شاستری : وائلن
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
پرمود کمار بھٹا چاریہ : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۱۰ آپ کی پسند

رات
۷-۴۵ 'بازار آئے ہیں خریدار نہیں'
مزاحیہ خاکہ از دیویندر پرتاپ پانڈے

پیر ۲ فروری

صبح
۷-۲۰ رات ۱۰-۰۰ پنّا لال داس
ستار وادن
بلرام داس مشرا : طبلہ
۸-۲۰ شام ۵-۱۵
کویتا سرکار : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ ہندی تقریر
۸-۰۰ انگریزی تقریر

منگل ۳ فروری

صبح
۷-۲۰ پورنیما چودھری
ٹھمری اور دادرا
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ سنتوش کمار رستوگی
ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۲۰ چٹر پٹ سے
۹-۲۰ 'مرتیو' از وشنو پربھاکر
ڈراموں کا ماہانہ سلسلہ

بدھ ۴ فروری

صبح
۷-۲۰ اور رات ۱۰-۰۰
چندر شیکھر خاں : خیال
۸-۲۰ اور ۵-۱۵ شام
کنک مکرجی : ہلکی موسیقی
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۸-۰۰ پراگ : ہندی ادبی پروگرام
۸-۲۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۵ فروری

صبح
۷-۲۰ منورما سنہا
ٹھمری اور دادرا
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
شوبھا ماتھر : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ

جمعہ ۶ فروری

صبح
۷-۲۰ اور رات ۱۰-۰۰
تلوک لال گندھرو : خیال
۸-۲۰ نکیش

دوپہر
۱-۱۰ ٹی این تلوار : گٹار
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ ہندی میں بات چیت
۸-۲۰ فلمی نغمے

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۹-۳۸ وندنا
۱۰-۷ مانس گان
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
مایا تیرواتو : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۲۰ ضلع کی چٹھی
۹-۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸-۲۰ تقریر

اتوار ۸ فروری

صبح
۷-۲۰ اور رات ۱۰-۰۰ راجن مشرا اور
ساجن مشرا : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
برہمدیو نارائن سنگھ : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۱۰ آپکی پسند

رات
۷-۴۵ 'بازار بھاؤ' مزاحیہ خاکہ
از شیام موہن استھانا
۸-۲۰ ہندی تقریر

پیر ۹ فروری

صبح
۷-۲۰ رات ۱۰-۰۰ ایس پی جیسوال : وائلن
چندر شیکھر پرشاد : طبلہ
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
رادھے رضانہ : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۹-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۰ لوک گیت

منگل ۱۰ فروری

صبح
۷-۲۰ رام کماری سنہا : خیال
۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵
پردیپ کمار جھا : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۹-۰۰ وگیان جگت
۸-۲۰ چٹر پٹ سے
۹-۲۰ 'وہ بیوی یانی'
ڈرامہ از سوشیل کمار

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۷-۲۰ اور رات ۱۰-۰۰
یا رام تیواری : دھرپد اور دھمار
رام جی اپادھیائے : پکھاوج
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ شیلا رانے
ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

رات
۸-۰۰ پراگ : کاویہ پاٹھ
۸-۲۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۷-۲۰ اوماوے : ٹھمری اور دادرا
۸-۲۰ شام ۵-۱۵
جیتن رام : ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۲۰ لوک گیت

شام
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۲۰ لوک گیت

۱۰-۳۰ لوک گیت
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۳۵ جی این شیرناگر: خیال من
۶-۴۵ معین الدین خاں: غزلیں
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے

رات

۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک

ہفتہ ۷ فروری

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات
۷-۳۰ ساجین، طبلہ وادن
۸-۳۰ 'پڑھنا سنا'
ہندی تقریر: سویم پرکاش
۱-۵۰ کرشی لوک
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام
۹-۱۰ نئے گانے

اتوار ۸ فروری

صبح

۷-۳۰ دھرنگ مار: خیال دیوگری
۹-۵ مکل: بچوں کیلئے
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
غزل: موتی رام
'کینسر' ڈاکٹر کی رائے

دوپہر

۱۲-۰۰ میلا جگت
۵-۰۵ یوواوانی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے

رات

۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ خط ملا
۱۰-۳۰ بجگنگ کمار: خیال کامود

پیر ۹ فروری

صبح

۷-۳۰ اروند وگدھے: ستار پر رام توڑی
۸-۳۰ اور ۹-۲۰ فیاض خاں
گیت بھجن
۱۰-۳۰ لوک گیت

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۳۰ اروند وگدھے: ستار وادن
۶-۴۵ اور رات ۹-۲۵
آرتی چکرورتی: گیت بھجن

رات

۹-۳۰ 'غریبی'
تقریر: ڈی این چترویدی
۱۰-۰۰ اروند وگدھے: ستار وادن

منگل ۱۰ فروری

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات
۸-۳۰ راجستھلی
۹-۲۰ احمد نور قوال اور ساتھی: غزلیں
۱-۴۰ لوک گیت
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۴۵ احمد نور قوال اور ساتھی: غزلیں

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

رات

۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ سندھی پروگرام
آرتی: ناٹک

بدھ ۱۱ فروری

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات
۷-۳۰ جی ڈی ماتھر: وادن
۹-۲۰ ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰ پربھوبہتہ: ستار پر دھن
۹-۲۰ اے آر شاستری: بھجن
۱-۵۰ کرشی لوک
۵-۰۵ یوواوانی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے

رات

۹-۳۰ ہاتھی اور کنڈی: ناٹک
۱۰-۲۵ پربھوبہتہ: ستار پر دھن

جمعرات ۱۲ فروری

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات
۷-۵ سنسکرت کہانی از ڈاکٹر نرائن شاستری کانکر
۹-۲۰ راجیو بھٹ: گیت
۱-۵۰ کرشی لوک
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۵۰ راجیو بھٹ: گیت بھجن
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے

رات

۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۱۵ راجیو بھٹ: گیت بھجن

جمعہ ۱۳ر فروری

صبح
۷-۳۰ وشوموہن بھٹ، گٹار وادن
۸-۳۰ اور ۹-۲۰ روبی چیٹرجی
گیت اور بھجن
۱-۵۰ کرشی لوک
۶-۳۵ وشوموہن بھٹ
گٹار پر راگ پیلو
۶-۴۰ روبی چیٹرجی
گیت، بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
رات
۹-۳۰ ناٹک از حمید اللہ
۱۰-۰۰ وشوموہن بھٹ گٹار

ہفتہ ۱۴ر فروری

صبح
۷-۳۰ راجندر رائے : خیال آساوری
۸-۰۳ ہندی کہانی
۹-۰۱ لوک گیت
۱-۳۰ کرشی لوک
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کہکشاں اردو پروگرام
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۱۵ر فروری

صبح
۷-۳۰ جگن گوسوامی : ستار وادن
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ منگل : بچوں کیلئے
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
کویتا پاٹھ — سگم سنگیت
۱۲-۰۰ مہلا جگت
۵-۰۵ یووا وانی
۷-۰۳ گیت
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
رات
۹-۱۵ جگن گوسوامی
ستار پر راگ

حیدرآباد

۵ ر ۴۰۶ میٹر (۷۳۸ کلو ہرٹز)   ۴ ر ۲۵۶ میٹر (۱۱۷۰ کلو ہرٹز)

خصوصی پروگرام

اتوار یکم فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
گلدستہ : خطوط پر مبنی پروگرام
۹-۳۰ بچوں کیلئے
۲-۳۰ بہنوں کیلئے پروگرام
۵-۳۰ ترنگ — رنگارنگ پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ڈرامہ، غزلیں

پیر ۲ر فروری

صبح
۸-۳۰ یووا وانی
نغموں کی دنیا
۵-۰۰ ترنگ کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب
فلموں کے گانے
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بہ زبان شاعر
غزلیں

منگل ۳ر فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
تقریر
۵-۳۰ آہنگ
ادبی میگزین پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کیلئے پروگرام
مزاحیہ خاکہ

بدھ ۴ر فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
'شہرنامہ' نوجوانوں کی سرگرمیوں
پر مبنی پروگرام
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے پروگرام
۵-۳۰ ترنگ — رنگارنگ پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
'آؤ مل بیٹھیں' ہفتہ وار مزاحیہ پروگرام
نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۵ر فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے پروگرام
۵-۳۰ ترنگ
'میری پسند' فلمی نغموں پر مبنی پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند، فلمی گانے
سائنس پر تقریر

جمعہ ۶ر فروری

صبح
۶-۴۰ ایشور اللہ
قرأت کلام پاک اور نعت شریف
۸-۴۰ یووا وانی
تقریر
۵-۳۰ ترنگ
سائنس میگزین پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں
ڈھولک کے گیت

ہفتہ ۷ر فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
فلمی قوالیاں
۵-۳۰ ترنگ، ڈرامہ
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

اتوار ۸ر فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
'گلدستہ' نوجوانوں کے خطوں
پر مبنی پروگرام
۹-۳۰ بچوں کیلئے
۲-۳۰ بہنوں کیلئے
۵-۳۰ ترنگ : رنگارنگ پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ڈرامہ : غزلیں

پیر ۹ر فروری

صبح
۸-۴۰ یووا وانی
نغموں کی دنیا
۵-۳۰ ترنگ
کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب
فلمی گانے
شب
۹-۳۰ نیرنگ

ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بزبان شاعر
غزلیں

منگل ۱۰ فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
تقریر
۵-۳۰ آہنگ
ادبی میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کیلئے پروگرام
صرف مردوں کیلئے پروگرام
ڈھولک کے گیت

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
'شہرنامہ' نوجوانوں کی سرگرمیوں
پر مبنی پروگرام
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے پروگرام
۵-۳۰ ترنگ: رنگا رنگ پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
'آؤ مل بیٹھیں'
ہفتہ وار مزاحیہ پروگرام
نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے
۵-۳۰ 'میری پسند' فلمی گانوں پر مبنی پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا

اپنی نگری اپنے لوگ
آپکی پسند — فلمی گانے
سائنس پر تقریر

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۶-۴۰ الشور اللہ
قرأت کلام پاک اور نعت شریف
۸-۲۰ یووا وانی
تقریر
۵-۳۰ ترنگ
سائنس میگزین پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
فلمی قوالیاں
۵-۳۰ ترنگ: ڈرامہ
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے

اتوار ۱۵ فروری

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
'گلدستہ' نوجوانوں کے خطوں
پر مبنی پروگرام
۹-۲۵ بچوں کیلئے پروگرام
۲-۳۰ بہنوں کیلئے پروگرام
۵-۳۰ ترنگ۔ رنگا رنگ پروگرام
شب
۹-۳۰ نیرنگ
ڈرامہ، غزلیں

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال 'الف' ۲۰۰۰۰ میٹر ۸۵ ۱۴ کلوہرٹز — بھوپال 'ب' ۳ ۲۲۲ میٹر ۳۲ ۱۱ کلوہرٹز
صبح ۴۵-۵ سے ۴۵-۰۰۰۰ ۹۹ ۴ کلوہرٹز
صبح ۲-۰۰ سے ۲-۹، ۴۵-۹ ⎫
صبح ۴۵-۹ سے ۱۵-۵، ۴۵-۵ شام ⎭ ۱۰۰ کلوہرٹز
شام ۳-۵ سے ۔۲ رات ۵ ۲۱۳ کلوہرٹز
رائپور ۲۰۰۰ ۳ میٹر ۹۸۰ کلوہرٹز — گوالیار ۱۵۰۸۱ ۲ میٹر ۱۴۹۰ کلوہرٹز — جبلپور ۲۲۲ ۲۵ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۵-۰۰، ۹ (رادیشک سماچار) دوپہر ۵-۱، ۱-۰۲، ۴۵ ۲ شام ۵، ۲ رات ۵-۰۰، ۱۱ صرف بجے کو۔
انگریزی میں خبریں صبح ۱۰-۰۰، ۱۱ دوپہر ۰۰-۱۲، ۰۰-۱، شام ۶، رات ۰۰-۹، ۱۱ صرف بجے کو۔

اتوار یکم فروری

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۱۰-۳۰ زرین دارو والا: سرود وادن
دوپہر
۱-۴۰ ارجن شیو اِل: پکھاوج
۲-۲۰ پتھر لکھیں لوک گیت ہیں
۵-۳۰ یووا وانی
سامعین کی پسند
ڈاکٹر صاحب سے ملئے
۶-۴۵ شرمک جگت
رات
۸-۳۰ ہمارا گھر
سلسلہ وار فیچر

پیر ۲ فروری

صبح
۸-۳۰ ایس سی آر جہٹ اور
کے جی گنڈے: یگل گاین
دوپہر
۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۲-۲۰ معورت دو بے: لوک گیت
رات
۸-۴۵ 'یہ جیون ہے'
سلسلہ وار فیچر

۱۰-۰۰ ایس سی آر جہٹ
اور کے جی گنڈے: یگل گاین
۱۰-۳۰ ایم ایس گوپال کرشنن
وائلن وادن

منگل ۳ فروری

صبح
۷-۳۰ ہیرا دیوی: اُپ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ 'آئینہ' اردو پروگرام
'بزم زندہ دلاں'
مشاعرے کی رننگ کمنٹری
از مجتبیٰ حسین
'خاموں بجانیے' ریڈیو کارٹون
مزاحیہ کلام: اشتیاق خالد
۱۲-۴۵ ہیرا دیوی مشرا: اپ شاستریہ سنگیت
۱-۱۰ کاویہ دھارا: پنچ پٹریا
۲-۳۰ ساوتری پانڈے اور سہیلیاں
لوک گیت
۵-۳۰ یووا وانی
ایم ایل بی کالج کی طالبات
کا پیشکردہ پروگرام
رات
۸-۰۰ یگ بودھ

بدھ ۴ فروری

صبح
۸-۳۰ پدما نگندوار: ستار پر جمپرو

دوپہر
۱۲-۳۰ مہلا سبھا
رات
۸-۰۰ ساہتیکی
کاویہ پاٹھ، ڈاکٹر چندر پرکاش ورما
۱۰-۰۰ پدماتنگند وار، ستار پر بہاگ
۱۰-۰۰ جگدیش پرساد پنڈت
خیال بھوپ

جمعرات ۵ فروری

صبح
۸-۳۰ سمتی متا نگر، دھروپد دھمار
۹-۳۰ کاویہ پاٹھ، راجیش جوشی
دوپہر
۲-۳۰ بنسی لال سموسیا اور ساتھی
لوک گیت
رات
۷-۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کیلئے پروگرام
۸-۰۰ بھوپال کے پہلے نواب
دوست محمد خاں
ہندی تقریر از ڈاکٹر سریش مشر
۱۰-۰۰ نینا دیوی، اُپ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۶ فروری

صبح
۸-۳۰ سشما سنگھ، خیال بلاسخانی توڑی
۹-۱ نئی رچنا
کاویہ پاٹھ، بھگوان راوت
۲-۳۰ یم دیوی گپتا اور سکھیاں
لوک گیت
۶- شرمک جگت
رات
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
نئی سمتیں — سائنسی پروگرام
'بچوں کیلئے کہانی' اقبال مجید
'داغ دہلوی' تقریر
۹-۳۰ پرادیشک سنگیت سبھا
وسنت رانا ڈے: وائلن وادن

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۸-۳ دیا شنکر اور ساتھی، شہنائی وادن
دوپہر
۱۲-۳۰ مہلا سبھا

رات
۷-۱۵ 'چوپال'
دیہی بچوں کے پروگرام کونپل کے ساتھ
۸-۰۰ 'ساہتیہ میں وسنت وورن'
روپک از سکھدیو دوبے

اتوار ۸ فروری

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۹-۴۵ رماند گندھرو، سبدھ سنگیت
دوپہر
۲-۳۰ پتر لکھیں، لوک گیت سنیں
۵-۳۰ وودوانی
سامعین کی پسند
رات
۸-۳۰ 'ہمارا گھر' سلسلہ وار فیچر
۹-۳۰ 'شگفیہ' ناٹک
تحریر و پیشکش، میناکشی مشرا

پیر ۹ فروری

صبح
۸-۳۰ گنگا کٹھالے، خیال
دوپہر
۱-۰۰ درپن، خطوط پر مبنی پروگرام
رات
۱۰-۰۰ رحمان خاں اور ساتھی
شہنائی پر بہاگ
۱۱-۰۰ گنگا کٹھالے خیال وسنت

منگل ۱۰ فروری

صبح
۸-۳۰ 'آئینہ' اردو پروگرام
'چھٹا منصوبہ اور روپے کی قیمت'
مباحثہ
شرکا - پروفیسر ڈی سی طوترہ
اور ڈی سی منوچہ
کلام شاعر، اقبال غنی
'فرقہ واریت سے آپ کیسے لڑرہے ہیں'
سلسلہ تقاریر
'ایک شاعر کے طور پر'
فیاض گوالیاری
دوپہر
۱۲-۴۵ سعید خاں، اُپ شاستریہ سنگیت
۲-۳۰ جگو دھن لال کشواہا اور ساتھی

لوک گیت
رات
۸-۰۰ بگ بودھ
۸-۱۵ پستک سمیکشا، رام پرکاش ترپاٹھی

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۸-۳۰ کسم نگریا، ستار پر جونپوری
دوپہر
۱۲-۳۰ مہلا سبھا
رات
۸-۰۰ ساہتیکی
کہانی از آشا لتا سکینہ
۹-۳۰ ترنگ
'اپنی عقل سے'
تحریر: ایس اطہر علی
پیشکش، مقبول حسن
۱۰-۰۰ کسم نگریا، ستار پر مالکونس

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۸-۳۰ اے کے کوکجے: خیال سرپردا
۹-۳۰ کاویہ پاٹھ: بشک چترویدی
دوپہر
۲-۳۰ ہرگوبند سونی اور ساتھی
لوک گیت
۵-۳۰ سامعین کی پسند (یووواوانی)
رات
۷-۱۵ چوپال — گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام
۸-۰۰ 'اودے پور کا نیل کنٹھیشور مندر'
اردو تقریر از دنیش چندر ورما
۱۰-۰۰ اے کے کوکجے
ٹھمری مشر کلیان پیلو

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۸-۳۰ ضیا معین الدین ڈاگر
رودر وینا
۹-۳۰ نئی رچنا
ڈاکٹر پرشوتم چکرورتی
۲-۳۰ ساوتری رانگیوار اور سہیلیاں
لوک گیت
رات
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام

'دہلی کا آخری
یادگار مشاعرہ': فیچر
تحریر: کیف بھوپالی
۱۰-۳۰ ضیا معین الدین ڈاگر
رودر وینا

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح
۸-۳۰ استاد امیر خاں، خیال
دوپہر
۱۲-۳۰ مہلا سبھا
۶-۳۰ شرمک جگت
رات
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۵ فروری

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۹-۴۵ حفیظ احمد خاں، سبدھ سنگیت
دوپہر
۱-۳۰ پوربی مکرجی، خیال چارو کیشی
۵-۳۰ یووواوانی
سامعین کی پسند
۶-۳۰ شرمک جگت
رات
۸-۳۰ ہمارا گھر
سلسلہ وار فیچر
۱۰-۰۰ مدھیہ پردیش کے ۲۵ سال
'کلا اور سنسکرتی' فیچر
تحریر: دھیان سنگھ تومر ساجد

غزل

فضل الرحمٰن عباسی خلش

محفلِ دلدار کی باتیں کرو
یک گلِ وصفار کی باتیں کرو
آتشیں افکار کی باتیں کرو
شعلۂ رخسار کی باتیں کرو
ذکرِ گل کیا غم نہاروں کے لیے
نرگسِ بیمار کی باتیں کرو
مسرتوں کا راستہ کچھ تو کٹے
اس صبا رفتار کی باتیں کرو

(گورکھپور یونیورسٹی)

اندور

اسٹیشن الف ۲۹۲۱۹ میٹر ۶۴۸ کلو ہرٹز
اسٹیشن ب ۳۰۹ میٹر ۵۰۵ اکلو ہرٹز

اتوار یکم فروری

صبح
۸-۲۰ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام
دوپہر
۱۲-۳۰ گھر پریوار
۱-۱۰ من بھاون
۶-۳۰ الورودھ لوک گیت
رات
۱۰- عبدالوحید خاں
شاستریہ سنگیت

پیر ۲ فروری

صبح
۸-۲ لکشمی کانت جوشی : گیت
۸-۳۰ پنوا - بندھو
راگ بھیرو میں دھروپد
۹-۱۰ ساونت رام کالے
کلارنیٹ پر راگ وبھاس
شام
۶-۴۰ 'دیوستھا میں شرنک کی جاگیداری'
دیوابرک یکش
تقریر از کنہیا لال یادو

منگل ۳ فروری

صبح
۸-۲۰ چندر بالا راول : گیت اور غزل
۸-۳۰ سرلا ایس کھیر : راگ للت
۹-۱۰ وی جی راجوپدھیہ
پکھاوج پر دھمار
۶-۳۰ سندھی گیت
رات
۸-۰۰ یگ بودھ پروگرام
۹-۰۵ سدھ رام جادھو اور ساتھی
سندری وادن

بدھ ۴ فروری

صبح
۸-۲۰ ایس کے پاٹوگل : گیت اور بھجن
۸-۳۰ اجے یوسن کر
راگ کومل رکھب اساوری
۶-۴۰ 'بنسی بھیا' سلسلہ وار فیچر
از سی ایس دوبے
رات
۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۵ فروری

صبح
۸-۲۰ کے سی دوبے
گیت اور غزل
۹-۱۰ اسد علی خاں
وچترو بینا پر راگ توڑی

۵-۳۰ وشو ودیالین پروگرام
گرو دیو رابندر ناتھ ٹھاکر اور ان کا
ادھیاتمک مانوتاواد'
تقریر از ڈاکٹر ڈی بند شتے

رات
۸-۰۰ آمنے سامنے
۸-۳۰ محمد شریف بوپھوالے
بین پر مارو

جمعہ ۶ فروری

صبح
۸-۲۰ اشوک کمار بھارتی اور ساتھی
قوالی
۹-۱۰ رام نارائن : سارنگی
۶-۴۰ 'نئی ادھیوگک نیتی اور اس کے لابھ'
تقریر از سی ایس نگم
رات
۸-۰۰ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۸-۲۰ پنّا لال : غزلیں
۹-۱۰ ایم ڈی اگنی ہوتری
وائلن پر بھیروی
رات
۸-۰۰ 'پاپولیشن ایجوکیشن ان مدھیہ پردیش'
انگریزی تقریر از - بیر سنگھ

اتوار ۸ فروری

صبح
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۹-۴۵ بچوں کیلئے
دوپہر
۱-۱۰ من بھاون
۶-۴۰ آکاشوانی سنرکوں کے بیچ
رات
۱۰-۰۰ ہری پرساد چورسیہ
بانسری پر راگ تستامن

پیر ۹ فروری

صبح
۸-۲۰ شیلا پنیت : گیت اور بھجن
۸-۳۰ ایس ایم تلامبے
شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ دنیش شکلا
طبلہ پر تین تال
۶-۴۰ 'کاریہ وشالیں، لکھو ادیوگوں میں'
تقریر جے بی جکھنیا
رات
۸-۰۰ پرادیشک سماچار درشن

منگل ۱۰ فروری

صبح
۸-۲۰ کرتار سنگھ : شبد
۹-۱۰ وی ایم اگنی ہوتری
ہارمونیم پر بھیروی
دوپہر
۲-۲۰ بھجن
۶-۳۰ سندھی گیت

بدھ ۱۱ فروری

صبح
۸-۲۰ راجیندر شکلا : گیت
۸-۳۰ ایرن رائے چودھری
راگ بھٹیار
۹-۱۰ دیا شنکر اور ساتھی
شہنائی پر راگ نٹ بھیرو
دوپہر
۱۲-۳۰ خواتین کیلئے
شام
۶-۴۰ 'پریوارک بجٹ، کیوں اور کیسے'
تقریر از شریمتی درگا پرمار
رات
۹-۳۰ ترنگ
۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۸-۲۰ مالا کلاوت : غزلیں
۸-۳۰ سمن نانڈیکر : گاین
۹-۱۰ لکشمی نارائن پنوار
پکھاوج پر چوتال
۵-۳۰ وشو ودیالین پروگرام
'مکتی بودھ کی کویتا شلپ اور تتھیا کا
سماوجن' تقریر از دیو درت جوشی

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۸-۲۰ سلیمان خاں : غزلیں
۸-۳۰ وسندھرا کومکلی : گاین
۹-۱۰ پنّا لال کوشٹی : ستار پر بسنت مکھاری
دوپہر
۲-۲۰ قوالی
۶-۳۰ لوک گیت
رات
۹-۱۵ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح
۸-۳۰ استاد امیر خاں : گاین
۹-۱۰ آکاشوانی وادیہ ورند
دوپہر
۱-۱۰ محمد حسین سرہنگ
راگ جھنکار اور ملتانی
رات
۸-۰۰ انگریزی تقریر

(باقی ص ۳۰)

امبیکاپور

۲۲۸.۹ میٹر: ۱۲۶۰ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۲۵-۶ ارادھنا (بھکتی گان)
۵-۷ بانس کال (رام چرت مانس سے پڑھ)
۰-۰ کیس ن وگیان
۳-۷ سنگم سنگیت (ہلکی پھلکی موسیقی) جمعہ کے علاوہ

۴۵-۷ پربھات کرن (ہکا اردو)
۵-۰ سور لہری
۳-۸ شاستریہ سنگیت (ہوسیو سنگیت) اتوار کے علاوہ
۱۵-۹ ملی گیت

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام
۲-۵ یووانی نوجوانوں کا پروگرام ہفتہ کو کسان سبھا
۱-۶ گودھولی (علاقائی موسیقی)
۵-۷ چوپال (دیہاتی بھائیوں کا پروگرام)

اتوار یکم فروری

صبح
۳۰-۷ جسپال سنگھ عرس
۲-۸ پھلواری طرح طرح کے پھول
سوتا مشرا، منسوا اور سومتھ ہو
متلیس ڈسرال دشتوں کے
رنگ رماشنکر گپتا اس کتاب کے
وگیان بھو دلودیتا

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل اپیھی داس اور ساتھی آدیواسی گیت

شام
۱-۶ گودھولی احمد علی سمجھوری لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
آدیگاؤں ملیں
۰-۸ پرہسن: بکنٹرجی، تحریر انرودھ بیرو
۲-۹ رچنا: لوک گیتوں میں ایپائیں
ڈاکٹر گووند مشرا
کہانی: ڈاکٹر کنتل گوئل
کویتا: آنند سہائے شکلا

پیر ۲ فروری

صبح
۳۰-۷ انیتا تولا: گیت، بھجن اور غزلیں
۳۰-۸ استاد فیاض خاں: دھرپد پر راگ توڑی

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل
آدیواسی گیت

شام
۱-۶ گودھولی چندن رام
سرگجہا لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
گرامین یووکوں کیلئے روزگار
پٹکسن یوبیا آر ایس۔ جوسیا

منگل ۳ فروری

صبح
۳-۷ برج بھوشن باسو: غزلیں
۳-۸ بھیم سین جوشی، خیال للت اور کومل رشبھ اساوری

دوپہر
۳۰-۲ گونجے جنگل نگل داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی: رتیم لال اور ساتھی
پنتھی گیت
۱۵-۷ چوپال
آٹو لے کے دیکھیں اپیوگ
سنتتی نرودھ میں ہلدوں کی بھومکا۔ شریمتی گریسی کھری
۸- کویتا پاٹھ: ریشور بطیھوار
۱۰ منگل وادیہ راتری سنگیت سبھا
رام کرشن بیٹا اور دھن گائن

بدھ ۴ فروری

صبح
۳۰-۷ وندنا دتہ گیت بھجن
۳۰-۸ رفیق احمد: سارنگی
۲-۲ گونجے جنگل
چین سائے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی، موہن لال اور ساتھی
سرگجہا گیت
۱۵-۷ چوپال
اپنے پیپوں کی دیکھ بھال کیسے کریں محی الدین احمد
۰-۱۰ رفیق احمد سارنگی

جمعرات ۵ فروری

صبح
۳-۷ مہیش چندر: غزلیں
۳-۹ امیر خاں خیال سنت مکھاری

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل
مدھو ناتھ گلدیپ اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۰-۶ گودھولی
سیتارام دکشت ھوجوری
لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
آؤ کی بیماریاں دیہات لوک کتھا
موتی چند دتو کرما
۰-۱۰ جیسے کا میرا سطرا دھکاری
رام پرتاپ مکھرے

جمعہ ۶ فروری

صبح
۳۰-۷ گاندھی چرچا
۳۰-۸ این۔ ایس۔ گوپال کرشنن
وائلن پر ابھیر بھیرو

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل
رام دیو رام: آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی: سندر داس اور ساتھی
سرگجہا لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
پالک اور میتھی لگاکر لابھ لیں
کوئلہ ادیوگ کا راشٹریہ کرن
اور کھونکھی پر پیام ایس بی یوری
۰۰-۸ وکاس کے بڑھتے چرن
آدھونک کرشی اور گیند رودے

ہفتہ ۷ فروری

صبح
۳۰-۷ شیلندر یوگی: غزلیں
۳-۸ پنا دوبی: ٹھمری، بھیروی اور دادرا

دوپہر
۳۰-۲ گونجے جنگل، آنند داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
سوکھی رام بھیس گوڑھی لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
ہرے چارے لگاکر دیکھیں

اتوار ۸ فروری

صبح
۳-۷ چندر شیکھر چکرورتی
گیت بھجن
۳-۱۰ پھلواری، بڑھو گے، لکھو گے
ہو گے نواب ستیلا ملہے
کہانی پری راجکماری: وندنا
سری واستو

دوپہر
۳۰-۲ گونجے جنگل،
منی لال، آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی، رجنی سکسینہ
بندیلی لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
اولوں کو اپجاؤ بھوم سے لابھ
۰۰-۸ پرہسن: ٹنکڑ جی، تحریر انرودھ بیرو
۳۰-۹ روپک: سچائی کا پریاس
گراموں کا وکاس

پیر ۹ فروری

صبح
۳۰-۷ غلام احمد: غزل، گیت، بھجن
۳۰-۸ ولایت حسین: شہنائی پر بھیرو

دوپہر
۳۰-۲ گونجے جنگل
بونت کھلکھو اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱-۶ گودھولی

گھاسی داس مانکپوری
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
آدیواسی کلیان کی نئی اپلبدھیاں
ایس۔ ایس۔ بگولیا

منگل ۱۰ فروری

صبح

۷-۳۰ سدرشن سنہا: گیت
۸-۳۰ نیاز احمد، فیاض احمد
خیال للت

دوپہر

۲-۳۰ گونجے جنگل
نین سائے راجواڑے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
سریش کمار سنگھ، برج کشور دوبے
بھوجپوری لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
پیلیا مرض، وجہ اور بچاؤ
ڈاکٹر ابھے چودھری

۸-۰۰ کویتا پاٹھ: سی۔ پی۔ تریپاٹھی
۱۰-۰۰ منگل وار یہ راشٹریہ سنگیت سبھا
کارتک سیسا ودی۔ ستار

بدھ ۱۱ فروری

صبح

۷-۳۰ محمد حسین غزلیں
۸-۳۰ سراج الدین خان: ستار

دوپہر

۲-۳۰ گونجے جنگل
رشمی بائی اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
نورالدین خاں سرگجا لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
گنّے کی دتیاں اور بونے کا طریقہ

جمعرات ۱۲ فروری

صبح

۷-۳۰ سپنا چٹرجی: گیت بھجن
۸-۳۰ سیا رام تیواری: آلاپ اور دھرپد
الہیہ بلاول

دوپہر

۲-۳۰ گونجے جنگل
بن سائے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
جگنو داس اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
لیموں لگا کر آمدنی کمائیں
لوک سمپا: وگیان وارتا
ہوائی جہاز

۸-۰۰ چکریں بیٹھی کے
بہاری دوبے: وارتا

جمعہ ۱۳ فروری

صبح

۷-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر

۲-۳۰ گونجے جنگل
بلاہل رام اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
رام رتن اور ساتھی
سرگجا لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
بیگن و ٹماٹر کی کاشت

۸-۰۰ وارتا: آج کا نٹک چنتن
ڈاکٹر ابھے آنند

۹-۳۰ ناٹک: آج کا پرشورام تحریر
گوپال شرما

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح

۷-۳۰ انور احمد
غزل اور گیت
۸-۳۰ علی اکبر خاں
سرود پر آہیر بھیرو

دوپہر

۱-۱۰ گھر آنگن: انقولہ، سماج سیوا
کہے دودھیں میرے انوبھو
کہانی

۲-۳۰ گونجے جنگل

شام

۶-۱۰ گودھولی
سونر جن مشر چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
سوکھی کھیتی کیسے سمجھو

انوار ۱۵ فروری

صبح

۷-۳۰ روپ کا: غزلیں

دوپہر

۱-۱۰ دیکھی سنی: استھانیہ سانسکرتک
کاریہ کرموں کی رپورٹ

۲-۳۰ گونجے جنگل

شام

۶-۱۰ گودھولی
سروج امبشٹھ: بھوجپوری
لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
سرگجا نگھور دیپک

۸-۰۱ پرسن بکڑجی
۱۰-۰۰ بسنت راؤ دلیش پانڈے
خیال مالکونس

بمبئی الف۔ ۲۸۷٫۳۴ میٹر ۱۰۴۴ کلوہرٹز   بمبئی ب۔ ۵۲۷٫۶۰ میٹر ۵۵۸ کلوہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

بمبئی الف

صبح

۵۵-۶ وندے ماترم
۰۰-۷ منگل دھونی
۵-۷ ارچنا
۱۵-۷ موسم کا حال
پروگرام کا خلاصہ
سرل سنگم سنگیت
۵۵-۷ ہلکی پھلکی ہندوستانی موسیقی
۵-۸ چتر ہار، درگیت
۵-۹ مخصوص اعلان
۳-۹ اختتام

دوپہر

۵-۱۲ میت گیت
۲-۲ موسم کی خبریں
۱۵-۲ اسپورٹس سروس
۵-۵ ڈیلی راؤنڈاپ
۵۵-۵ مخصوص اعلان رنگین پروگرام

شام

۵-۶ مقامی خبریں
۲۵-۶ کورس
۵-۷ بزم اردو
۱۵-۸ سماچار درشن
۲۵-۸ سماچار پتروں سے
۱۵-۹ اسپیاشٹ
۱-۱۰ موسم کی خبریں
۱۱-۱۱ اختتام

بمبئی ب

صبح

۵۵-۵ وندے ماترم منگل دھونی
۵-۶ منگل پربھات
۳۵-۶ کاریہ کرم ایک روپ ریکھا
۲۵-۸ صلع ولیٹائیٹر
۳۰-۸ کوکن پروگرام
۴۵-۸ کولاسین
۱-۱۰ احت
۱۱-۲ کلاکار ساتھی
۳ [illegible]

دوپہر

۱-۱۲ ہولا سرائی وارتا پتر
۵-۵ اختتام

شام

۶ مقامی اعلان موسم کا حال
۱۵-۶ کرشیل سوراسرک اکرپاری
۳-۷ کامگار سبھا
۱-۸ [illegible]
۱۵-۸ کوکن پروگرام
۳۵-۸ دلیش درشن
۴۵-۸ کولاسین
۱-۱۱ ہوا ہیا اوا
۱۱-۱۱ اختتام

غزل

انور ہاشمی

وہ بھی دن آئے گا جب آدمی انساں ہوں گے
برہمن کعبہ میں مندر میں مسلماں ہونگے

دل کے افسانے تو ہر دور میں یکساں ہوں گے
بہر اظہار مگر سینکڑوں عنواں ہونگے

ہم وفا پیشہ زمانے سے وفا کیا کرتے
بے وفا کہکے ہمیں آپ پشیماں ہونگے

ان کے آتے ہی نہاں نغموں کی ہوگی برسات
میکدے کے در و دیوار غزل خواں ہونگے

سوچتے دیتے ہیں کب شہر نگاراں کے قریب
آج آباد ہیں کل شہر خموشاں ہونگے

آپنے دل کو کھلونے کی طرح توڑ دیا
یہ بھی سوچا نہیں بے خانماں ارماں ہونگے

روز روشن شب غم بھی میری ہوگی انورؔ
دے کے تو داغ جگر مہر درخشاں ہونگے

(اردو سروس سے نشر)

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد : ۱۹۷٫۲ میٹر ۔ ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی : ۲۲۹٫۹ میٹر ۔ ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

[illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

[illegible]

اتوار یکم فروری

صبح

۷-۱۰ یشونت ساگر : خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ بھاؤ گیت
۹-۰۵ بال سبھا (مراٹھی) بچوں کیلئے پروگرام
۹-۳۰ ہندی پروگرام
۱۲-۳۰ ناٹیہ سنگیت
۱-۰۰ بھگنی منڈل مراٹھی میں خواتین کیلئے پروگرام
۱-۳۰ سوو گان

شام

۴-۱۵ کیرتن
۷-۳۰ اچھے گھر اچھے شیوار
۸-۱۵ سپرسم نمسکار مراٹھی میں خطوں کے جواب
۹-۳۰ آپلی آوڑھ فرمائشی گیتوں کا پروگرام
۱۰-۰۰ یشونت ساگر : خیال

پیر ۲ فروری

صبح

۷-۱۵ شری پد کلکرنی : بانسری
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ گجانند گوساولی : گائن
۹-۳۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۳۰ فلمی گانے
۱-۰۰ سلامت علی نزاکت علی : خیال
۱-۴۰ وادیہ لہری
۳-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۳-۳۰ اختتام

منگل ۳ فروری

صبح

۷-۱۵ آشا تا کار لیکر : خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ اوشا ملک : ناٹیہ سنگیت
۹-۱۰ اسکول براڈکاسٹ
بھارت بھاگیہ ودھاتا پنڈت نہرو
بال آنی کاریہ وودت بال
۹-۴۵ اسکول براڈکاسٹ 'اتروھا'
میں اور میں فن از مدھوکر کیچے
۱۲-۳۰ مشر سنگیت
۱-۰۰ آشا تا کار لیکر : خیال
۱-۴۰ اوشا ملک : سگم سنگیت
۳-۰۰ اور ۵-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
۶-۴۵ لوک سنگیت
۷-۳۰ آپچے گھر آپچے شیوار
۸-۱۵ مراٹھی تقریر
۹-۳۰ جلکی
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۴ فروری

صبح ۷-۱۵ وی جی جوگ وائلن
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ شھری وودادرا
۹-۱۰ اور ۹-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۳۰ فلمی گانے
۱-۰۰ کمار گندھرو : خیال
۱-۴۰ یگل گان
۳-۰۰ اور ۳-۳۰ اسکول براڈکاسٹ
۷-۱۰ بازار بھاؤ
۸-۱۵ تقریر اردو/انگریزی
۹-۳۰ 'پراگ' (مراٹھی) کلچرل پروگرام

جمعرات ۵ فروری

صبح

۷-۱۵ پربھا چترا : خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ ساز سنگیت
۹-۱۰ اور ۹-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۳۰ فلمی گانے
۱-۰۰ شوبھا گرتو : خیال
۱-۴۰ وادیہ لہری
۳-۳۰ اور ۳-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
۵-۳۰ مدھوگندھ

جمعہ ۶ فروری

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت : رام کو لہکر
۹-۱۰ اور ۹-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گانے
۱-۰۰ فیاض احمد نیاز احمد : خیال
۱-۴۰ سگم سنگیت
۳-۰۰ اور ۳-۳۰ اسکول براڈکاسٹ
۵-۳۰ یووا وانی
۶-۳۰ کامگار جگت مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کیلئے
۷-۳۰ تقریر
۸-۰۵ مراٹھی میں تقریر
۸-۳۰ مدھوگندھ
۹-۳۰ مراٹھی ڈرامہ
۱۰-۰۰ ایم ۔ ایس ۔ گوپال کرشن : وائلن

ہفتہ ۷ فروری

صبح ۷-۱۵ موسیقی
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ سور شلپ
۹-۱۰ اور ۹-۴۵ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۳۰ رنگ محفل : شوکت حسین
۱-۰۰ کشوری امونکر : خیال
۱-۴۰ ابھنگ وانی
۳-۰۰ اور ۳-۳۰ اسکول براڈکاسٹ
۵-۳۰ یووا وانی
۶-۱۵ لوک سنگیت
۶-۳۰ دیہاتی بھائیوں کیلئے مراٹھی میں پروگرام
۷-۳۰ اچھے گھر اچھے شیوار
۸-۱۵ اولن پاوس : مراٹھی میں فیچر
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ فروری

صبح

۷-۱۵ مدھوسدن بھاوے : خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۹-۰۵ مراٹھی میں بچوں کا پروگرام
۱-۰۰ مراٹھی میں خواتین کا پروگرام

رات

۹-۳۰ مراٹھی میں فرمائشی گیت
۱۰-۰۰ راگ رنگ
مراٹھی میں کلاسیکی فرمائشی گیتوں پر مبنی پروگرام

پیر ۹ فروری

صبح

۷-۱۵ شاہنا : وائلن وادن
۷-۳۰ سب رنگ
۱-۰۰ اور رات ۱۰-۰۰ پکاش سنگیت : خیال

منگل ۱۰ فروری

صبح

۷-۱۵ اونکار ناتھ ٹھاکر : خیال
۷-۳۰ سب رنگ

رات

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۱ فروری

صبح

۷-۱۵ علی اکبر خاں : سرود وادن
۷-۳۰ سب رنگ
۱-۰۰ بڑے غلام علی خاں : خیال

رات

۹-۳۰ مراٹھی میں مباحثہ

۱۰-۰۰ مراٹھی فرمائشی گیت

جمعرات ۱۲ فروری

صبح

۷-۱۵ میرا بنرجی : ٹھمری

۷-۳۰ سب رنگ

۱۰-۰۰ ایم آر گوتم : خیال

رات

۱۰-۰۰ امیر خاں : خیال

جمعہ ۱۳ فروری

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

۷-۳۰ سب رنگ

۱۰-۰۰ وجے راگھو راؤ : بانسری وادن

رات

۱۰-۰۰ پنا لال گھوش ... (پارتھا داس : ستار وادن)

ہفتہ ۱۴ فروری

صبح

۷-۱۵ لوک موسیقی

۷-۳۰ سب رنگ

۱۰-۰۰ یشونت پروہت : خیال

رات

۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نشنل پروگرام

اتوار ۱۵ فروری

صبح

۷-۱۵ راجا کالے

۷-۳۰ سب رنگ

۸-۴۰ بھاؤ گیت

۹-۰۵ بال سبھا

۹-۴۰ مہدی میں پروگرام

دوپہر

۱۲-۳۰ ناٹیہ سنگیت

۱-۰۰ بھکتی منڈل

۱-۴۰ سمرہ گان

شام

۵-۰۳ یووا وانی

۶-۱۵ کرتن

۷-۳۰ آمچہ گھرآچہ تیوار

۸-۱۵ سپرم نمسکار

۹-۳۰ آپلی آوڑھ ۱۰-۰۰ خیال

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر الف ۔ ۲۹۸.۱۸ میٹر ۱۱۱۶ کلوہرٹز
شارٹ ویو سری نگر ب ۶۱.۰۳ میٹر ۴۸۰۴ کلوہرٹز
۴۹.۱۱ میٹر ۶۱۱۰ کلوہرٹز ۹۱.۵۴ میٹر ۳۲۷۷ کلوہرٹز

پہلی مجلس ۔ صبح ۵۵-۶ سے صبح ۰۰-۹ تک

دوسری مجلس ۔ صبح ۳۰-۱۰ سے رات ۰۳-۳ تک (پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ)

صبح ۳۰-۱۰ سے رات ۰۵-۱۱ تک (بدھ اور ہفتہ) اتوار کو ۔ صبح ۵۵-۶ سے رات ۰۵-۱۱ تک

خبریں

صبح
۷-۰۰ سنسکرت میں خبریں
۷-۳۵ کشمیری میں خبریں
۸-۰۰ انگریزی میں خبریں
۸-۰۰ اردو میں خبریں
۹-۰۰ سندھی میں خبریں

دوپہر
۱-۰۵ اردو میں خبریں
۲-۰۰ انگریزی میں خبریں

شام
۶-۰۰ انگریزی میں خبریں
۶-۲۵ کشمیری میں خبریں

رات
۸-۰۵ انگریزی میں خبریں
۹-۱۵ اردو میں خبریں
۱۱-۰۰ انگریزی میں خبریں

علاقائی خبریں

صبح ۹-۰۵ ڈیلی خبریں
۹-۰۳ اردو میں خبریں ۹-۱۵ کشمیری میں
دوپہر ۱-۰۲ لداخی میں خبریں
۳-۰۰ کشمیری میں خبریں ۸-۴۵ اردو میں

اتوار یکم فروری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
گوپال سنگھ اور ساتھی : شبد

وی کے بال اور ساتھی : نعت

۸-۰۰ پرتو خیال
سبھا تا چکرورتی اور
شبیر حسین خاں : غزلیں

۸-۲۰ گھرانوں کیلئے (اردو)

۱۰-۰۰ ثقافت
ایڈیٹوریل : اسے کے رہبر
خبرنامہ (کلچرل) وی کے مام
منی پوری ڈانس
بات چیت : اندر دیو

دوپہر

۱۲-۴۰ 'پراگاش' غیر نصابی تعلیمی پروگرام
افسانہ سنز کتہ کشمیری میں گفتگو

۲-۱۵ کہکشاں ۔ یووا وانی سے انتخاب

۴-۲۰ یہی مال (کشمیری میں خواتین کیلئے)

۵-۳۰ گوجری میں پروگرام
(جموں سے ریلے)

۸-۴۵ تو ہنز چیٹھی واٹر
مسودہ : اہلال احمد

۹-۳۰ 'وتیا ہ پچیو'
سوم دیو کے کتھا سرت ساگر پر
مبنی کھیل کا ریڈیو روپ
از علی محمد لون (کشمیری)

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
(سامعین کی فرمائش پر فلمی گانے)

پیر ۲ فروری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
مشتاق حسین : نظم خوانی
نسیم اختر : نعت

۸-۰۰ پرتو خیال
شوبھا گرتو : غزلیں

۱۲-۴۰ 'پراگاش'
افسانہ سنز کتہ کشمیری میں گفتگو

۴-۳۰ حمزہ داس اور آشا کول : غزلیں

رات

۹-۳۰ 'دھنک کا آنچل' اردو کھیل
تحریر : ولشنو بھاردواج

منگل ۳ فروری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
کیلاش مہرہ : لیلا
بی آر مونگا : نعت

۸-۰۰ پرتو خیال
سندھیا مکوجی : غزلیں

۸-۲۰ نقش حیات
ملاقات : پریم ناتھ جتشو
لوکہ چہ ونان : مشتاق احمد

ریڈیو کارٹون : وی کے مام
راجندر کاچرو : غزل

۱۱-۳۰ شیخ عبدالعزیز : صوفیانہ موسیقی

۱۲-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
آٹھویں جماعت کے طلبا کیلئے
اردو میں سائنسی پروگرام

۲-۱۵ علی محمد : غزلیں

۵-۳۰ گوجری پروگرام
(جموں سے ریلے)

رات

۹-۳۰ 'کھیلن ہندو نیا (کشمیری)
اسپورٹس پروگرام
تحریر اور پیش کش : محمد شفیع خاں

۸-۴۵ 'ہنا سو چھو'
کشمیری میں بات چیت

۹-۳۰ 'حسن ماضی'
آرکائیوز ریکارڈنگ پر مبنی پروگرام

۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

بدھ ۴ فروری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی
غلام حسن صوفی : نعت خوانی
منوہن پہاڑی : بھجن

۸-۰۰ پرتو خیال
ترلوک کپور : غزلیں

۱۱-۰۳، ۱۱-۱۵، ۲ اور

۴-۰۰ چکری اور روف

۱۲-۴۰ 'پراگاش'
افسانہ سنز کتہ کشمیری میں گفتگو

۲-۳۰ نزہت علی سلامت علی : گائیں

۴-۳۰ غلام محی الدین وانی : غزلیں
محمد مقبول : رباب پر دھن
شمیمہ دیو اور ساتھی : کورس

رات

۹-۳۰ 'منظر'
خوشحالی کا ضامن : خاندانی بہبود
(اوبی ریکارڈنگ پر مبنی فیچر)
پیش کش : محمد شفیق

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر فلمی گانے

جمعرات ۵ فروری

صبح

۷-۰۵ صبح گاہی

کیلاش مہرہ : نظم خوانی
غلام حسن صوفی : نعت
۸-۰۰ 'پرتو خیال'
ارملا ناگر : غزلیں
۸-۲۰ گھر بارہ خاطرہ - کشمیری میں گھرانوں کیلئے ملا جلا پروگرام
۱۰-۹ غلام محمد راہ : غزلیں
۱۱-۲۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۱۲-۴۰ پراگاش
انسانہ سنز کتھ : کشمیری میں گفتگو
۲-۱۵ غلام نبی شیخ اور ساتھی
چکری اور روف
۴-۰۰ کے کے جوشی : ڈوگری گانے
کانتا شرما : پنجابی گانے

رات
۸-۲۰ 'کچھ پیٹھ' : سلسلہ وار فیچر
تحریر : ایم ایس پنڈت
۸-۴۵ 'ہیلتھ فورم'
ڈاکٹر کے ایل بٹ سے ملاقات
ملاقاتی — ایس کے بھان

جمعہ ۶ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
سرلا کپور : بھجن
محی الدین خان : نعت
۷-۲۰ 'گاندھی کتھا' پنزر گارن
گاندھی جی کی سوانح حیات پر مبنی کشمیری میں اقتباسات
بھگتی سنگیت
گاندھی جی چھ ونان
۸-۰۰ 'پرتو خیال'
اوشا ٹنڈن : غزلیں
۲-۱۵ او-این-کول : غزلیں
۴-۰۰ کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۵-۲۰ گوجری پروگرام
کمپئرنگ اور گل بات
اے ایچ پرویز
نعت شریف
نریندر بیبا - گیت

ھفتہ ۷ فروری

صبح ۷-۰۵ صبح گاہی

نرملا ارون : نعت
راحت علی : بھجن
۸-۰۰ پرتو خیال
شیمہ دیو : غزلیں
۸-۲۰ مولل شعار
(کشمیری اشعار کی تشریح)
۸-۴۵ 'پردہ'
آنند وردھان - مشہور فلسفی
تقریر از بدری ناتھ کلا (کشمیری)
۱۱-۳۰ ایم اے ستاری : صوفیانہ موسیقی
۱۲-۴۰ 'پراگاش'
انسانہ سنز کتھ : کشمیری میں گفتگو
۴-۲۰ نسیم اختر : چکری اور روف
۵-۲۰ گوجری پروگرام
'جتوں سے سیلے'

رات
۸-۴۵ روحانی فلاسفی کو کشمیر کی دین 'شیوازم'
انگریزی میں بات چیت
مقرر : بلجی ناتھ پنڈت
۹-۲۰ 'میانی زندگی میون کار'
مشہور شخصیت سے کشمیری میں گفتگو

اتوار ۸ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
شبد — نعت
۷-۲۰ 'روشنی'
مسودہ : فیاض رفعت
۸-۰۰ 'پرتو خیال'
شیلا دھر اور بشیر احمد : غزلیں
۸-۲۰ گھرانوں کیلئے پروگرام (اردو)
۱۱-۳۰ 'نئی منزل نیا سفر' : اردو کھیل
تحریر : ڈی کے کنول
۱۲-۱۵ غلام نبی شیخ : غزلیں
۱۲-۴۰ 'پراگاش'
انسانہ سنز کتھ : کشمیری میں گفتگو
۲-۳۰ 'بزم شعار' کشمیری میں مشاعرہ
شرکا - رنجور تلہ گامی، فاضل کشمیری، محمد امین، خضر مغربی، سید محمد حاوی، جی این شاہین
۴-۲۰ 'بی مال' (کشمیری میں خواتین کیلئے پروگرام)

رات
۸-۴۵ 'تو نہر چھٹی واتہ'

(سامعین کے خطوں کے جواب)
۹-۳۰ 'وتیاں آپھیی' (سلسلہ وار فیچر)
سوم دیو کے کتھا سرت ساگر پر مبنی کھیل کا ریڈیو روپ
علی محمد بوت (کشمیری)
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
فلمی گانے

پیر ۹ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
حب الوطنی کے گانے
۸-۰۰ پرتو خیال
یونس ملک : غزلیں
۱۲-۴۰ پراگاش
نیل مت پران : کشمیری میں گفتگو
۴-۰۰ آرتی تکو : غزل
سرنائی پر دھن
غلام محمد بٹ اور ساتھی
۴-۳۰ جلال گیلانی اور آرتی تکو
غزلیں

رات
۸-۴۵ 'آج' فکر و فلسفے کے آئینے میں
اردو تقریر از پی ایل ڈوڈا
۹-۳۰ 'بیگر بانہ' کشمیری کھیل
تحریر : راجہ بشیر احمد

منگل ۱۰ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
لیلا کورس — نعت
۷-۲۰ 'روشنی'
مسودہ : فیاض رفعت
۸-۰۰ پرتو خیال
اقبال احمد صدیقی : غزلیں
۱۱-۳۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۲-۱۵ غلام نبی شیخ : غزلیں
۴-۲۰ حسینہ اختر اور ساتھی
چکری اور روف
۸-۳۰ 'کھیلوں کی دنیا' اردو میں پروگرام : پیشکش وریندر
۸-۴۵ 'رسالو منزو'
کشمیری میں پروگرام
تحریر و پیشکش : جے ایل رینہ

بدھ ۱۱ فروری

۷-۰۵ صبح گاہی
نرملا ارون : نظم خوانی
۸-۰۰ پرتو خیال
راجندر مہتہ اور نینہ مہتہ : غزلیں
۱۲-۴۰ پراگاش
سانی ریاست یوس ہرگ
(کشمیری میں گفتگو)
۴-۳۰ وی کے ملّا اور شانتی کول
غزلیں

رات
۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ
اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب
مسودہ : ابدال احمد
۹-۳۰ 'ملاقات' (اردو)
مشہور اور برگزیدہ شخصیتوں سے بات چیت
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
پر فلمی گانے

جمعرات ۱۲ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی سلام
راج بیگم : غزلیں
۸-۰۰ پرتو خیال
سلامت علی : غزلیں
۱۱-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۱۲-۴۰ پراگاش
۴-۰۰ گیاری — کشمیری، ڈوگری پنجابی، گوجری اور لداخی موسیقی کا پروگرام

رات
۸-۴۵ لوکہ باتھ
ایم کے پنڈت اور کیلاش مہرہ
غزلیں
۹-۳۰ فیچروں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۱۳ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
نعت
۸-۰۰ پرتو خیال

غلام سراج خاں : غزلیں
۲-۱۵ غلام حسن صوفی : غزلیں
۴-۰۰ شیخ عبدالعزیز
صوفیانہ موسیقی

رات
۹-۳۰ 'راٹے تراٹے'
'کیاسائنس پاریمانی آظامس منز
چھا ہنا تبدیلی انیخ ضرورت'
کشمیری میں مباحثہ
شرکا۔ ایم کے ٹنگ، محمد سعید
ملک اور شفیع شیدا

ھفتہ ۱۴ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
سخاوت حسین : نعت
اوشا شنڈلی : بھجن
۸-۰۰ پرتو خیال
الکادیوی : غزلیں
۱۱-۳۰ استاد رمضان جو اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۱۲-۴۰ پراگاش
لوکہ چہ پرژھان
کشمیری میں گفتگو
۴-۳۰ غلام نبی بلبل اور ساتھی
چھکری

رات
۸-۴۵ انگریزی میں بات چیت
۹-۳۰ بزم سامعین
اردو پروگرام

اتوار ۱۵ فروری

صبح
۷-۰۵ صبح گاہی
سلام
نسیم اختر : نظم خوانی
۸-۰۰ پرتو خیال
سمن کلیان پور : غزلیں
۸-۲۰ گھرانوں کیلئے (اردو)
۱۱-۳۰ 'گفتار'
کشمیری میں کھیل
تحریر : سومناتھ زتشی
۱۲-۴۰ پراگاش
نمارکب ۔ کشمیری میں گفتگو
۲-۱۵ غلام نبی ڈوئوال اور ساتھی

چالنت
۸-۴۵ تو ہنز چیٹھی واژ
مسودہ : ابدال احمد
۹-۳۰ 'وتیالہ تچھی'
سوم دیو کے کتھا سرت ساگر
کا ریڈیو روپ (قسط ۱۲)
از علی محمد لون
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
پر فلمی گانے

میڈیم ویو جموں الف ۱۰۰۰ میٹر ۹۹ کلو ہرٹز
جموں ب ۳۵۱۲ میٹر ۸۹ کلو ہرٹز

شارٹ ویو صبح ۵-۰۰ ... میٹر ... کلو ہرٹز
صبح ۸-۰۰ کے بعد ... میٹر ... کلو ہرٹز
دوپہر ۴۱۱۹ میٹر ۷۱۶ کلو ہرٹز
شام اور رات ... میٹر ... کلو ہرٹز

خبریں

ھندی صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۵۰، ... شام ۷-۰۰ ... انگریزی صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۱۰، ۲-۰۰ ... اردو : صبح ۸-۰۵ شام ۷-۴۵ سری نگر سے رات ۹-۱۵
(دھیمی رفتار سے) شام ۷-۳۰ رات ۹-۱۰ اور ۹-۰۰ ڈوگری صبح ۸-۰۲ شام ۷-۱۵

اتوار یکم فروری

صبح
۷-۴۵ انل کمار، انیتا شرما
ڈوگری موسیقی
۹-۰۵ آئیے ذرا ہنس لیں، جھلکی
۹-۳۰ بال جگت : بچوں کے لیے ہندی میں
پروگرام : گلدستہ
آس پاس
بچوں کی من پسند خبریں
سی۔ پی۔ کول
۱۱-۴۵ ادھیاپکوں کے لیے : فزیکل ایجوکیشن
ان اسکول، مباحثہ

دوپہر
۱۲-۳۰ گھرانوں کے لیے، ننھی مسکان
بچوں میں انوشاسن : شریمتی ونود
چڈھا کی تقریر : پولیس ہماری
رکھشک، شریمتی وینا کالرہ

شام
۶-۳۰ دیس سہاماں : تندے پتر تھے
گیت
۸-۰۰ ترکتا، میگزین پروگرام (ڈوگری)
۹-۳۰ پنجابی پروگرام
تہاڈی چیٹھی ملی

پیر ۲ فروری

صبح
۷-۴۵ پرکاش شرما، ایتا ڈے
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے : اے لیٹر
فرام نیتا : چھٹی جماعت کے لیے
پروگرام

شام
۶-۳۰ دیس سہاماں : ہلیں آلیاں
سبزیاں : انٹرویو : بی۔ بی۔ گپتا
۹-۳۰ پنجابی پروگرام : "ساڈے مہان"
انٹرویو : کرتار سنگھ سمر

منگل ۳ فروری

صبح
۷-۴۵ گردھاری لال پنت، بملا دیوی
ڈوگری موسیقی
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے : "لانگ لو
دی کنگ" ساتویں جماعت کے لیے
پروگرام
۱۲-۳۰ منجراں : "کلی جاتاں کے کرناں"
ڈاکٹر سنیتا شرما کی تقریر

شام
۸-۰۰ دانتوں کی دیکھ بھال : ڈاکٹر کے
ایس۔ کوتوال سے انٹرویو
۱۰-۰۰ "امبر چھوئے دھرت نمانی"
مدن موہن شرما کا لکھا ڈوگری
ڈرامہ (پہلی قسط)

بدھ ۴ فروری

صبح
۷-۴۵ نریندر گپتا، شیل بالا، ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے، تحریک آزادی
میں گاندھی جی کا رول (آٹھویں
جماعت کے لیے پروگرام)

شام
۶-۳۰ دیس سہاماں : اندے گنے ملو
انٹرویو : سورج سنگھ
۱۰-۰۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی پسند

جمعرات ۵ فروری

صبح
۷-۴۵ لکشمی کانت جوشی، سدرشن کور
کیرتی، ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے، ڈاکٹر ہرگوبند
کھرانہ : جنرل سائنس پروگرام
چھٹی جماعت کے لیے
۱۲-۳۰ دیس سہاماں : میری نیں کوتیا
نظم خوانی : حرنیل سنگھ اور ساتھی

جمعہ ۶ فروری

صبح
۷-۴۵ مہیندر کپور، لتا منگیشکر
ڈوگری موسیقی
۸-۳۰ باپو نے کہا تھا
۹-۰۵ سنہا : ڈوگری پروگرام
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کے لیے اگور و تیغ
بہادر : نویں جماعت کے لیے پروگرام

شام
۶-۳۰ دیس سہاماں، تسیں لکھے دا یہ
خطوں کے جواب
۷-۳۰ دی یوٹیلیٹیشن آف میڈیکل سائنس
مباحثہ : شرکا : ڈاکٹر۔ این۔ ایس
پٹھانیاں، ڈاکٹر آر۔ این۔ شرما اور
ڈاکٹر ٹی۔ آر۔ آملہ
۹-۳۰ پنجابی پروگرام "ساڈے دوست
ساڈے رکھشک" مباحثہ
شرکار : ڈاکٹر۔ ایس۔ جی۔ سنگھ
محمد یونس اور کماری پرتپال سیٹھ
۱۰-۰۰ نیم کا پیڑ، ہیکمشن کمار آنندم کا
لکھا ہندی ڈرامہ

ھفتہ ۷ فروری

صبح
۷-۴۵ کھو پندر، پرتی چاولہ

ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: ایلورٹ ایشین
دسویں جماعت کے لیے پروگرام

شام

۰۰ - ۸ آپ کا پتر ملا اور آپ کی فرمائش

اتوار ۸ فروری

صبح

۴۵ - ۷ یردمن سنگھ، شانتی بشٹ
ڈوگری موسیقی

۲ - ۹ بال جگت: گلدستہ
آؤ ملیں: قاضی نظام الدین

۴۵ - ۱۱ ادھیاپکوں کے لیے: ماڈیلس آف
ایجوکیشن پیپر: مباحثہ

دوپہر

۳ - ۱۲ گھرانوں کے لیے: خوب رہی
ڈرامہ، تحریر لفٹیننٹ کرنل کھدیو
سنگھ
ہم ایک ہیں: مسز ستی پی۔ لال
کی تقریر

شام

۳۰ - ۶ دیس سہاماں: تندے پتر تندے
گیت

۳ - ۹ پنجابی پروگرام: تہاڈی چیٹھی ملی

پیر ۹ فروری

صبح

۴۵ - ۷ رتنا، ہربجن لال، ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: دی ٹائیگر از
ان دی کیج چھٹی جماعت کیلئے
پروگرام

شام

۳ - ۶ سوئے دی آؤ نصل دی دکھ رکھ
انٹرویو: او۔ پی۔ مودی

۳۰ - ۹ پنجابی پروگرام: کوی گوشٹی
شرکار: ہرمندر سنگھ، سریندر سنگھ
سیرت، ہردیپ کور دیپک، ہرنام
سنگھ چاچک، اجاگر سنگھ بہک
جیہ دیو سنگھ دت

منگل ۱۰ فروری

صبح

۴۵ - ۷ سیما شرما، سریندر کور، ڈوگری موسیقی

شام

۰۰ - ۸ چرچہ گلی گلی: شرمیتی رودی دوبے
کی تقریر

۰۰ - ۱۰ "امبر چھوئے دھرت نمانی"
مدن موہن شرما کا لکھا ڈوگری
ڈرامہ (دوسری قسط)

بدھ ۱۱ فروری

صبح

۴۵ - ۷ کلپنا کیسر
ڈوگری موسیقی، سہگان

دوپہر

۱۰ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: ستھاس
الوا ایڈیسن: آٹھویں جماعت
کے لیے جنرل سائنس پروگرام

شام

۳۰ - ۶ دیس سہاماں، ریڈیو گراں

۰۰ - ۱۰ پنجابی پروگرام: تہاڈی پسند

جمعرات ۱۲ فروری

صبح

۴۵ - ۷ لمبیر سنگھ، پشپا دیوی اور سہیلیاں
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۰ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: حضرت محمد صلعم
اور ان کی تعلیم: چھٹی جماعت کے
لیے سوشل اسٹیڈی پروگرام

۳۰ - ۱۲ ہنیں آسطے، خواتین کے لیے
ڈوگری میں پروگرام

شام

۳۰ - ۶ دیس سہاماں، اپنی سوچ

۰۰ - ۸ نرجھر، ہندی کا ادبی پروگرام
اس بار کی کہانی: اندریش مہتہ
کہانی پر مباحثہ: شرکا: بلبیل دیوا
منسارام چنچل، راج رکھی شرما

جمعہ ۱۳ فروری

صبح

۴۵ - ۷ غلام محمد اور ساتھی، اوشا ٹنڈن
ڈوگری موسیقی

۲۰ - ۸ باپو نے کہا تھا

۱۰ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: نویں جماعت
کے لیے پروگرام

شام

۳۰ - ۶ دیس سہاماں: تیس لکھے دا یہ

سامعین کے خطوں کے جواب

۳۰ - ۷ انڈر اسٹینڈنگ کلچر، انگریزی تقریر
از پروفیسر بی۔ ڈی گپتا

۳۰ - ۹ پنجابی پروگرام: دیوان سنگھ
کالے پانی: ڈاکٹر کرتار سنگھ سوری

۰۰ - ۱۰ "آپنی اپنی دنیا"، اندرجیت بھاٹیہ کا
لکھا ہندی ڈرامہ

هفته ۱۴ فروری

صبح

۴۵ - ۷ سرلا کپور، مینو پرشوتم، ڈوگری موسیقی

۱۰ - ۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: مارکونی
دسویں جماعت کے لیے پروگرام

شام

۳۰ - ۶ دیس سہاماں، نمس لوہ

اتوار ۱۵ فروری

صبح

۴۵ - ۷ تلک راج گموترہ، کرشنا کماری
ڈوگری موسیقی

۰۵ - ۹ آئیے ذرا ہنس لیں: جھلکی

۳۰ - ۹ بال جگت: بچوں کے لیے ہندی
میں پروگرام: گلدستہ
کوی سمیلن: نظم خوانی

۴۵ - ۱۱ ادھیاپکوں کے لیے: یونیورسلائیزیشن
آف ایجوکیشن: بات چیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ گھرانوں کے لیے: خواتین کے
لیے ہندی میں پروگرام
سنسار میرا سپنوں کا "ادھک
بچے اور ماں کی صحت"
ڈاکٹر پرامل شرما کی تقریر
"بچت کے لابھ" رینک جلانی
کی بات چیت

رات

۳۰ - ۹ پنجابی پروگرام: تہاڈی پسند
سامعین کے من پسند پنجابی
گیت

بقیہ: اندور

اتوار ۱۵ فروری

صبح

۲۰ - ۸ اس ماس کا گیت

۳۰ - ۸ مراٹھی پروگرام

۱۵ - ۹ سندھی سنگیت

۳۵ - ۹ بچوں کیلئے

دوپہر

۳۰ - ۱۲ گھر پریوار

۱۰ - ۱ من بھاون

رات

۰۰ - ۱۰ وسنت راؤ دیش پانڈے گائن

غزل

حسیب مغموم

قرطاس پہ جب شعر لکھا ہے کوئی
دل میں مرے چیخ چیخ اٹھا ہے کوئی

روتے روتے جو ہنس پڑا ہے کوئی
کیچڑ میں کنول سا کھل گیا ہے کوئی

اس بھیڑ میں گھس کے وقت ضائع نہ کرو
شاید پھر حادثہ ہوا ہے کوئی

دبکا بیٹھا ہوں ظلمتوں میں پھر بھی
لگتا ہے کہ مجھ کو دیکھتا ہے کوئی

کھلتا ہے کچھ اور میرے غم کا چہرہ
چھالا جب دل کا ٹوٹتا ہے کوئی

یہ کہہ کے بہت ہنسا ابھرتا سورج
پھونکوں سے مجھے بجھا رہا ہے کوئی

یہ کرب حیات اف! کہ ہر ہر لمحہ
مجھ میں مجھ جیسا ٹوٹتا ہے کوئی

(لکھنؤ سے براڈکاسٹ)

کمال عبدالناصر ــــــ
اردو سروس سے نشر
ان کی غزل اسی شمارے میں شامل ہے۔

'میونسپلٹی اور اس کی کارگذاریاں'
کے زیر عنوان نشر مباحثے کے شرکاء
(دائیں سے) محمد مرغوب، تسنیم فاروقی
کے این سہائے اور رباس عظیم آبادی۔

شری وجے مرچنٹ
کے ساتھ شریمتی نامابھٹ کا
انٹرویو ـــ آکاشوانی بمبئی کے
'اور گیسٹ ٹونائٹ' پروگرام میں نشر ہوا۔

جناب آنند نرائن ملا
کے ساتھ رفعت سروش
'اردو مجلس' دہلی کے لیے ایک انٹرویو کرتے ہوئے۔

ایک نئی معاشی زندگی کا منتظر ایک معمر گوجر۔
جن کے ساتھ انٹرویو
'ان کا سفر ان کی منزل' کے زیر عنوان نشری فیچر
میں ریڈیو کشمیر جموں سے نشر کیا گیا۔

Licenced (U-23) to post without prepayment at C P S O New Delhi

AWAZ
1st. February 1981

Regd No D-(C) 39

ساجدہ زیدی — ندا فاضلی — شہریار — پرتپال سنگھ بیتاب

سلیم شہزاد — بشیر بدر — وحید اختر — معین احسن جذبی

وسیم بریلوی — سلطان اختر — پریم کمار نظر — کرشن طور

بزم مشاعرہ

۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو اردو سروس کی جانب سے ماؤلنکر ہال میں 'بزم مشاعرہ' منعقد کی گئی۔ اس بزم میں ملک کے نامور شعراء نے شرکت کی۔
(بائیں) زبیر رضوی مشاعرے کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor Akashvani Group of Journals P.T.I. Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager Govt. of India Photolitho Press, Faridabad

اس بار حیدرآباد سے غزلیں

غلام ربانی تاباں
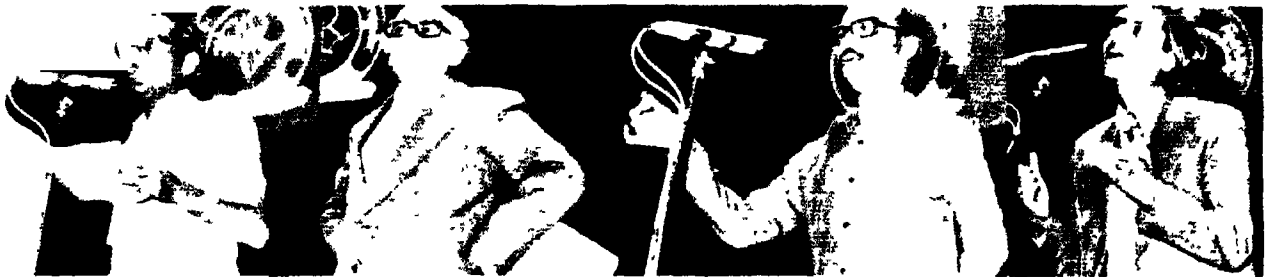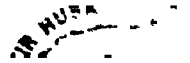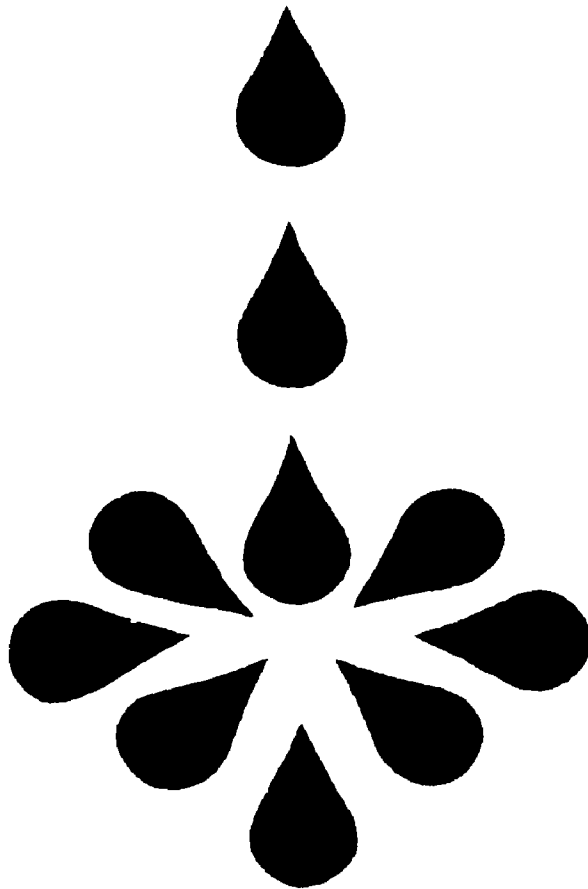
زندگی دل پہ عجب سحر سا کرتی جائے
ایک جگہ ٹھہری لگے اور گذرتی جائے

آنسوؤں سے کوئی آواز کو نسبت تو نہیں
بھیگتی جائے تو کچھ اور نکھرتی جائے

دیکھتے دیکھتے دھندلا گئے منظر سارے
تیری زلفوں کی طرح شام بکھرتی جائے

بات کا راز کھلے، بات کا انداز کھلے
تیرے ہونٹوں سے چلے دل میں اترتی جائے

رفتہ رفتہ کسی گمنام لہو کی تحریر
قاتل شہر کے دامن پہ ابھرتی جائے

ہو کے برباد چلے صحن چمن سے نکہت
دشت وصحرا کی مگر جھولیاں بھرتی جائے

میں نے کب دعویٔ الہام کیا ہے تاباںؔ
لکھ دیا کرتا ہوں جو دل پہ گذرتی جائے

رحمٰن جامی

ابھی لوٹا ہے مسافر ابھی دَر کھولے گا — کچھ تھکن اترے تو سامانِ سفر کھولے گا
دل وہ سہما سا پرندہ ہے کہ ہر آہٹ پر — شاخِ احساس پہ پھر اُس کے پر کھولے گا
عمر لگ جائیگی تسلیم کرانے میں اُسے! — کون اُس شوخ سے اب بحث کا دَر کھولے گا
تجھ سے بس اتنی گزارش ہے کہ مت یاد دلا — واقعہ درد کا پھر زخمِ جگر کھولے گا!
آگ لگ جائیگی تجسیم کی چنگاری سے — وہ جو شعلہ ہے تو دامانِ شرر کھولے گا
وہ پڑھے تو سہی اک بار صحیفہ دل کا — پھر اُسے آپ ہی وہ شام وسحر کھولے گا
ہوتا جائے گا ترے دل پہ مرے غم کا اثر — جیسے جیسے ترا دل بابِ اثر کھولے گا
کیا پتہ آگہی محسوب ہوئی ہے کتنی — آج سنتے ہیں جنوں کیسہ زر کھولے گا

اُس پہ کھل جائے اگر رازِ محبت جامیؔ
مجھ پہ وہ خود کو بہ اندازِ دگر کھولے گا

سعادت نظیر

زمیں سے نہ کسی آسماں سے اٹھتا ہے
یہ بارِ غم تو دلِ عاشقاں سے اٹھتا ہے

قفس سے اٹھتا ہے یا آشیاں سے اٹھتا ہے
خبر نہیں یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

کہیں یہ منزلِ مقصود کا نشاں تو نہیں
غبار سا جو وہ کارواں سے اٹھتا ہے

غمِ حیات کی بڑھی ہیں تلخیاں کچھ اور
ہمارا سر جو ترے آستاں سے اٹھتا ہے

حدودِ شوق سے آگے نگاہ کیوں نہ بڑھے
حجابِ حسن کا جب درمیاں سے اٹھتا ہے

کہیں ہوس کی نہ بن آئے دوستو دیکھو
اب اعتبارِ محبت جہاں سے اٹھتا ہے

خیال آتا ہے تعمیر آشیاں کا وہیں
کبھی جو شعلہ کسی آشیاں سے اٹھتا ہے

کلی کلی کا ہوا دل لہو کہ اے بہار
نہ جانے شور یہ کیوں گلستاں سے اٹھتا ہے

لرزنے لگتی ہے کس طرح کائنات تمام
کبھی جو درد دلِ ناتواں سے اٹھتا ہے

ہوا نہ بار کسی پر کبھی نظیرؔ جواب
بہ رنگِ شمع سحر رزمِ جاں سے اٹھتا ہے

اظہر نعیمی

تم غیر کو کہتے ہو جو اب نامرے آگے — ہوتا ہے مرا خونِ تمنا مرے آگے
دشمن کو مرے کہتے ہو اچھا مرے آگے — آیا مری تقدیر کا لکھا مرے آگے
منہ پھیر کے ہر ایک سے آجاؤ مرے پاس — اللہ کرے ہو یہ تماشا مرے آگے
اس بات پہ نازاں ہوں کہ میں اہل جنوں — کیا شے ہے بھلا گردشِ دنیا مرے آگے
تم غیر کے ہمراہ رہو شوق سے لیکن — ایسا نہ ہو ہونا پڑے رسوا مرے آگے

اظہرؔ میں سکھا دوں گا اسے پیار کے آداب
جھک جائے گا مغرور زمانہ مرے آگے

خیر ندیم

کبھی کہہ رہی ہے منزل کبھی کہہ رہا ہے جادہ — مرے راہبر کہاں تک یہ ترا فریب سادہ
جو رہینِ تشنہ کامی ہو فضائے میکدہ میں — ابھی ناتمام سا ہے وہ مذاقِ جام و بادہ
کبھی بجلیوں نے ٹوکا کبھی حادثوں نے روکا — نہ ہٹے قدم ہمارے نہ بدل سکا ارادہ
تری دلنوازیوں کا مجھے اعتراف تو ہے — مگر اب نہ کر سکوں گا اسی شوق کا اعادہ
نہ ابھی وفا وفا ہے نہ ابھی جفا جفا ہے — نہ مذاقِ عشق صادق نہ مزاجِ حسن سادہ
یہ عجیب ہے اجالا یہ عجیب سی سحر ہے — کہ ہے تیرگی کا عالم کہیں رات سے زیادہ
مجھے کیا ملال ہوتا شبِ غم کی تیرگی کا — کہ ہے صبحِ نو کا خالق مرا ہر جواں ارادہ
تری آرزو تو کرتا مگر اب یہ سوچتا ہوں — کہ یہاں ہے آرزو سے غمِ آرزو زیادہ

یہ شعورِ زندگی ہے کہ دیئے سے جل اٹھے ہیں
ہے ندیمؔ آج روشن مری فکرِ نو کا جادہ

محوی سرحدی

کچھ تو خیالِ عظمتِ دردِ نہاں رہے
اظہارِ خونِ دل ہو نہ آنسو رواں رہے

یہ قول آشیاں نہ رہے گلستاں رہے
کیا بات ہے مکیں نہ رہے اور مکاں رہے

حالات کے تقاضے نے گویائی چھین لی
ورنہ زبان رکھ کے بھی ہم بے زباں رہے

دنیا سے کچھ غرض ہے نہ عقبیٰ سے واسطہ
دیوانے بے نیازِ زمان و مکاں رہے

ناکامیٔ حیات کا انجام کچھ سہی
حسرت ہے میرے بعد مرا کچھ نشاں رہے

ہو کر رہے گی زیرِ قدم ساری کائنات
لیکن یہ شرط ہے کہ ارادہ جواں رہے

محویؔ ہیں دوست آج وہ سارے جہان کے
کل تک جو صرف دشمنِ امن واماں رہے

نیشنل پروگرام
اکاش وانی

شیوکمار شرما کا سنتور وادن: ۲۱ر فروری رات ساڑھے نو بجے

شیو کمار شرما نے موسیقی کی ابتدائی تربیت اپنے والد سورگیہ پنڈت اوما دت شرما سے حاصل کی جو بذات خود ایک مقبول موسیقار اور بڑے رام داس جی بنارس والے کے شاگرد تھے۔

خداداد صلاحیتوں کے مالک شیوکمار شرما کو اپنے ساز پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اپنے ساز پر انھوں نے کچھ نئی جہتیں

نیشنل پروگرام
دوردرشن

منور علی خاں کا گائن

منور علی خاں کو کلاسیکی موسیقی کی روایات اپنے والد استاد بڑے غلام علی خاں سے ورثے میں ملی ہیں۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے والد اور چچا برکت علی خاں مرحوم سے حاصل کی۔

اوائل عمری سے ہی منور علی خاں نے اپنے والد کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں منعقد موسیقی کی محفلوں میں شرکت شروع کر دی تھی۔ ان کے فن پر پٹیالہ گھرانہ کا اثر نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

کلکتہ ــــــــ ۳۰ر جنوری
دہلی ــــــــ ۶ر فروری
بمبئی ــــــــ ۱۳ر فروری
مدراس ــــــــ ۲۰ر فروری

پنڈت رام نرائن کا سارنگی وادن

پنڈت رام نرائن نے کم عمری ہی میں موسیقی کی تربیت حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کے والد پنڈت وتھوجی بلاوت نے انھیں سارنگی میں انگلیوں کے تکنیکی استعمال کی مہارت دی۔ بعد میں انھوں نے پنڈت اودے لال، پنڈت مہادیو پرساد کے علاوہ استاد عبدالوحید خاں سے بھی تربیت حاصل کی۔

مہادیو پرساد مشرا کا گائن: ۲۸ر فروری رات ساڑھے نو بجے

مہادیو پرساد مشرا کا شمار آج ملک کے نمایاں کلاسیکی گائیکوں میں کیا جاتا ہے۔ ابتدائی تربیت اپنے نانا پنڈت رامیشور پرساد مشرا سے اور بعد میں اپنے والد پنڈت دوارکا پرساد سے حاصل کی۔

گمک دار اور شیریں آواز کے مالک مہادیو پرساد مشرا ٹھمری اور دادرا گائیکی میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔

دریافت کی ہیں اور موسیقی کے وسیلۂ اظہار کے طور پر سنتور کا انھوں نے ممکنہ وسیع حد تک استعمال کیا ہے۔

الاپ، جوڑ اور جھالا کی مدد سے راگوں کی منظم پیش کش شیوکمار شرما کے فن کی انفرادی خصوصیت ہے۔

پنڈت ساملتا پرساد: طبلہ پر سنگت

پنڈت ساملتا پرساد کا تعلق موسیقاروں کے ایک نمایاں خاندان سے ہے۔

طبلہ نوازی کا فن انھوں نے پانچ سال کی عمر میں ہی اپنے والد سے سیکھنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی صلاحیتوں کو ابھارنے میں ان کی والدہ کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ ساملتا پرساد نے نہ صرف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھا بلکہ اپنی کاوشوں اور صلاحیتوں سے اس میں اضافہ بھی کیا۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی ــــــــ ۳۰ر جنوری
مدراس ــــــــ ۶ر فروری
کلکتہ ــــــــ ۱۳ر فروری
دہلی ــــــــ ۲۰ر فروری

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ر سے ۲۸ر فروری ۱۹۸۱ء

۲۷ر ماگھ سے ۹ر پھاگن ۱۹۰۲ شاکا

جلد ۴۶ ــــــــ شمارہ ۴

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ــــــــ سالانہ دس روپے

ڈاک خرچ بذمہ خریدار

اس شمارے میں

سرورق: پینے کے صاف پانی کے بین الاقوامی دہے کا نشان۔
سال رواں کے اپریل ماہ سے شروع ہونے والے اس دہے کا مقصد ان علاقوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے جو اب تک اس سے محروم ہیں ــــ آکاشوانی دلی سے نشر ایک تقریر میں پارلیمانی امور کے وزیر شری بھیشم نارائن سنگھ نے اس سلسلے میں سرکار کے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

چیف ایڈیٹر ــــ گیان سنگھ ــــ ۳۸۲۲۴۹
ایڈیٹر ــــ سراج احمد ــــ ۳۸۲۲۵۴

کشمیر میں شادی بیاہ کے گیت

محمد احمد اندرابی

انسان کے تہذیبی سفر میں شادی بیاہ کے ادارے کا وجود میں آنا ایک انقلاب سے کم نہیں جس نے مرد کی آزادانہ بے راہ روی کو محدود کر دیا۔ اس کے کاندھوں پر گھریلو اور سماجی، دونوں طرح کی ذمہ داریاں ڈال کر اسے ایک طرح سے گھر کی چار دیواری کا اسیر بنا دیا ہماری اس تہذیب یافتہ دنیا میں آج بھی کچھ خطوں کے دور افتادہ علاقوں میں ایسے قبائل موجود ہیں جن کے ہاں شادی بیاہ کا بالکل جداگانہ تصور ہے اور جو آج بھی دورِ وحشت کی یادوں کو تازہ کرتے نظر آتے ہیں۔

ہندوستان میں شادی بیاہ کا رواج بہت قدیم ہے۔ آریاؤں میں شادی بیاہ کو نہایت تقدس حاصل تھا۔ چنانچہ "رگ وید" میں بھی شادی بیاہ کے گیت درج ہیں جنھیں شادی بیاہ کے موقعوں پر دہرایا جانا دولہا دولہن کے لیے نیک شگون مانا جاتا تھا، ایک ایسے ہی گیت کا متن پیش خدمت ہے۔

تیرا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر
تیری خوشی کے لیے میں تجھے سویکار کرتا ہوں
تاکہ ہم دونوں
پتی پتنی کے روپ میں ہی بوڑھے ہو جائیں
دیوتاؤں، ساوترا و بھاگانے
تجھے اس لیے میرا جیون ساتھی بنایا ہے
تاکہ ہم دونوں کی ہی گھر پر حکمرانی ہو۔

آریاؤں نے جہاں پر بھی اپنے قدم جمائے شادی بیاہ کے سلسلے میں ان کا نظریہ بڑھتا پھیلتا گیا اور اس طرح علاقائی زبانوں میں بھی شادی بیاہ کے موقعوں پر اسی نوعیت کے گیت گائے جانے لگے۔ ان گیتوں میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا اور سماجی رسم و رواج کے مطابق نئے نئے گیت تراشے جانے لگے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ شادی بیاہ کے یہ گیت ایسے ادب کا حصہ بن گئے جسے عرفِ عام میں لوک ادب کہا جاتا ہے۔ لوک ادب ہر زبان میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تخلیقی ادب کے راستے واضح یا متعین نہیں ہوتے۔ اس کا تعلق براہ راست عوام سے ہوتا ہے اور یہی اس کے خالق بھی ہوتے ہیں اور رکھوالے بھی اور یہی انھیں اپنے حافظے میں محفوظ کر لیتے ہیں کیونکہ یہ گیت عین عوامی مزاج کے مطابق ہوتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مختلف زبانوں میں رائج شادی بیاہ کے گیت کافی حد تک آپس میں مماثلت رکھتے ہیں۔

کشمیر کے لوک ادب میں شادی بیاہ کے گیت یعنی "ونہ وُن" کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ہمارے ہاں شادی بیاہ کی تقریب ایک اہم تقریب ہوتی ہے۔ اس لیے ان گیتوں میں شادی بیاہ کا ہر ہر پہلو اُبھر کر ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں ان میں ہمارے زمانے میں رائج سبھی چیزوں لوہما، عقاید وغیرہ کا ذکر بھی ہوتا ہے چونکہ یہ گیت عورتیں گاتی ہیں، اس لیے ان میں لطیف ترین جذبات و احساسات کے ساتھ ساتھ لڑکپن اور جوانی کی حسین یادیں دُلھن کی نئی زندگی کے بارے میں اُمنگیں، سسرال کے بارے میں ان کے خدشات، غرض سبھی باتوں کی تصویر کشی کی جاتی ہے شادی بیاہ کی تقریب پر جن رسموں، رواجوں کا پالن کیا جاتا ہے "ونہ وُن" میں ان سبھی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ موقعہ محل کے مطابق شادی بیاہ میں شریک عورتیں ونہ وُن میں نہایت فنکارانہ نفاست سے کام لیتے ہوئے ان گیتوں کے بولوں میں مناسب ردو بدل کر لیتی ہیں یا ضرورت پڑنے پر بالکل نئے شعر گڑھ لیتی ہیں اور اس طرح تقریب کی شان دوبالا ہو جاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں، جہاں ضرورت محسوس ہو طنز و مزاح سے بھی کام لیتی ہیں۔ شادی بیاہ کے علاوہ "ونہ وُن" دوسری تقاریب مثلاً ختنہ اور عقیقہ وغیرہ جیسی تقریبات پر بھی گایا جاتا ہے۔ ایک زمانے میں تو مشہور ہے کہ بچے کی پیدائش پر بھی "ونہ ون" گایا جاتا تھا۔ لیکن آج کل ایسا نہیں ہوتا۔

یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کشمیری مسلمانوں اور ہندوؤں کے "ونہ ون" میں کچھ زیادہ فرق نہیں سوائے زبان کے اور ان رواجوں کے جو ان میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، جہاں مسلمانوں کے ہاں فارسی اور عربی الفاظ کی بہتات ہوتی ہے، وہاں ہندوؤں کے ہاں ہندی اور سنسکرت الفاظ کی بھرمار ہوتی ہے۔ دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاں مختلف علاقوں میں ایک ہی تقریب کے لیے مختلف قسم کا "ونہ ون" بھی زندگی کی ترقی رفتاری کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے اور ہندوؤں نے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی ہے۔

اب آئیے "ونہ ون" کی ہیئت کے بارے میں بھی بات کریں ہر گیت زیادہ سے زیادہ دس اشعار پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے ہر بند یا شعر کو "ہُر" کہتے ہیں۔ بند کی تعداد دو یا چار شعر اور کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے، اسے گانے یا ادا کرنے کا ایک اپنا منفرد اور مخصوص انداز اور لے ہوتی ہے اور گانے والی خواتین دو ٹولیوں یا دو ٹکڑیوں میں بٹ جاتی ہیں اور باری باری ایک لمبی تان کے ساتھ گیت کے بول دہرائی جاتی ہیں۔ تقریب کی مناسبت اور اہمیت کے مطابق خواتین بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یہ گیت گاتی ہیں۔ "ونہ ون" میں کسی قسم کا کوئی ساز استعمال نہیں کیا جاتا، پھر بھی دل کو چھو لینے والی اس کی دھیمی دھیمی اور سُریلی لے آدمی کا دل موہ لیتی ہے اور چلتے راہگیر تک کے قدم روک لیتی ہے۔ "ونہ ون" کا نام "وژن" سے ملتا جلتا ہے جو کشمیری میں غزل کی ایک صنف ہے۔ شادی بیاہ کی تقریب میں ہر ہر مرحلے پر جداگانہ گیت مقرر ہیں، جنھیں لازماً ان موقعوں پر گایا جاتا ہے۔ گرناون (گھر کی صفائی، لپائی)، تومل زھٹن (چاول صاف کرنے)، مصالہ دگن (مصالحہ کوٹنا)، وہٹن (بلاوا)، گُلہ میوٹھ (دست بوسہ)، مانزہ راتھ (مہندی رات)، مس شیرُن، ہارُن (بال گوندھنا) مس کاسُن (دولہا کے بال بنانا)، وَردن (شادی کے کپڑے)، کوٗر سکھراوُن (رخصت کرنا) لوتنہ استقبال کرُن۔ (بہو کا استقبال کرنا)، غوسل کرُن (دولہے کو نہانا)، مہراز سنز ونہ وُن ہوٗوُر (استقبالِ برات)، نکاح خوانی (نکاح خانی)، وغیرہ۔

شادی بیاہ کے گیتوں کا آغاز ہندو اور مسلمان دونوں ہی خدا کے نام سے کرتے ہیں۔ مثلاً ہندو اس طرح سے آغاز

کرتے ہیں۔

شکلم کرتھ ونہ وُن ہیو، تمے
شوپ پھل دیوتے ماجہ بھوانے

اور مسلمان ؎

بسم اللہ کرتھ ہیتھے ونہ وُونے
صاہ بن انجام اوُسنے یوُ و

اور اس کے بعد ہر ہر مرحلے پر اس سلسلے میں بندھے ٹکے گیت گائے جاتے ہیں۔ چند ایک مراحل کے گیت ملاحظہ ہوں۔

ہر طرف اپسرائیں نغمہ سرا ہیں
وہ تو گنگا ماتا کی بڑائی کے گن گا رہی ہیں
سندھ کے پوتر جل سے مٹی گوندھ
آج تو گھر کی صفائی کا مہورت ہے
(گھر کی صفائی کے ایک گیت سے اقتباس)

تیرے بال گوندھنے سمے سبھی تو موجود ہیں
تیرے بابا بھی ہیں، جو کہ راجہ کے درباری ہیں
(بال گوندھنے کے ایک گیت سے اقتباس)

ہم تو تجھے شیشے کے سنگھاسن پر نہلائیں گی
آج تیری تقدیر جاگ اٹھی ہے
تیرے بابا لاہور سے صابن لائے ہیں
ہماری پیاری!
اب تک تو چاند سورج تک نے بھی تیرے درشن نہیں کیے ہیں
(غسل کے ایک گیت سے اقتباس)

ہم تیرے ہاتھ اور پیر مہندی سے رنگ دیں گے
مہندی لگانا تو شاہزادوں کا شیوہ رہا ہے
انگور کی بیل دروازوں اور کھڑکیوں کو
پھاند کر اندر آ گئی ہے
کیونکہ آج میری مینا اور طوطے کی مہندی رات ہے
(مہندی رات کے ایک گیت سے اقتباس)

چندن کے کوئیلوں کو سماوار کا ایندھن بنا
کیونکہ لندن کا راجہ آج شکار کھیلنے آیا ہے
ننھے میاں اپنی سرمئی آنکھوں سے دیکھو
کہ کس طرح سبھی تمہارے استقبال کے لیے یہاں جمع ہیں
ننھے میاں دیکھو تو ہم نے
تمہارے شایانِ شان ضیافت کا انتظام کیا ہے
(استقبال برات کے ایک گیت سے اقتباس)

دلہن کو وداع کرتے وقت جو گیت گائے جاتے ہیں وہ اتنے پُراثر ہوتے ہیں کہ سنگ دل انسان کا دل بھی پسیج جاتا ہے۔ ونہ وُن کا یہ حصہ کشمیری لوک شاعری میں ایک بیش بہا اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ دُلہا سے دلہن کی مناسب دیکھ ریکھ کرنے کو کہا جاتا ہے اور دُلہن سے دُلہا کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کو کہا جاتا ہے۔ ایک گیت کا متن ملاحظہ ہو۔

"سالہا سال تک میں نے تجھے
لاڈ پیار سے پالا پوسا، جوان کیا
مگر آخر کار، پتہ چلا کہ تو تو میرے گھر مہمان تھی
اپنے ماں باپ کو کسمپرسی کی حالت میں چھوڑ کر
تو یونکر سسرال جانے کی تیاری کر رہی ہے؟
تیری ماں کا چہرہ تو فق پڑ گیا ہے
تیرے بابا نے تیری حفاظت کے لیے
دروازوں پر کنڈیاں چڑھا رکھی تھیں
پر کیا تقدیر کے آگے کسی کی کچھ چلتی ہے
رسیلے نغمے بکھیرنے والے پوشنول (ایک پرندے کا نام)
اتنا تو بتا دے کہ تو چاہتا کیا ہے
ہماری نورِ نظر چودھویں کے چاند کا ٹکڑا ہے
خدارا اس کی خاطر داری کرنا
تاکہ یہ ماں باپ سے بچھڑنے کا دُکھ برداشت کر سکے
صاحبِ دختر یہ تو بتا کہ آخر تیرے حصے میں کیا آیا
بازی تو دولہے کا باپ ہی جیتا

چندن کی تیلیوں سے دانتوں کا میل صاف کر
تیری سسرال نزدیک آ رہی ہے
ماں کی محبت کو بھول کر
اب اپنے دل میں ساسوجی کی محبت جگا
ساسوجی تیرے ساتھ اپنی بیٹی جیسا سلوک کریں گی
ذرا سنبھل، تیری سسرال نزدیک آ رہی ہے

لڑکی کو وداع کر کے جب خواتین لوٹتی ہیں تو اس وقت وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے "رُوُو" / "روف" کرتی ہیں۔ جس میں رقص کا عنصر بھی شامل ہے۔ "ونہ وُن" سے ذرا مختلف اس کی بالکل اپنی جداگانہ لے ہوتی ہے۔ اور آدمی اس بے ساز گانے کو سن کر ایک عجیب اور مسرور کُن کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ بھی "ونہ وُن" ہی کی طرح نوجوان لڑکیاں اور عورتیں ایک دوسرے کے کاندھے یا کمر پر ہاتھ رکھ کر ایک دوسرے کے بالکل مقابل صف بنا کر اپنے پاؤں آگے پیچھے کرتے ہوئے جھوم جھوم کر بڑے والہانہ طور سے گاتی ہیں۔ ایک روایت ہے کہ ایک زمانے میں روف مرد اور عورتیں صف باندھ کر ایک دوسرے کے بالمقابل جھوم جھوم کر گایا کرتے تھے۔ لیکن اب اس میں صرف عورتیں ہی حصہ لیتی ہیں۔

روف کی ایک خاص بات یہ ہے کہ گیت کا ایک ٹکڑا ایک قطار میں کھڑی عورتیں گاتی ہیں، اور دوسری قطار میں کھڑی عورتیں اسے دہراتی ہیں اور اگر پہلے بند یا شعر میں کسی بزرگ یا ولی کا نام آ جاتا ہے تو اسے دوسرے بند یا شعر میں کسی دوسرے بزرگ دین یا ولی کا نام لے کر بدل دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ بہت دیر تک ایسے ہی چلتا رہتا ہے۔

"رووُ" شادی بیاہ کے موقعوں کے علاوہ عیدین، رمضان المبارک کی آمد، عید میلادالنبیؐ، معراج شریف، شب قدر یا کسی ولی کے عُرس پر بھی کیا جاتا ہے۔

شادی بیاہ کے موقعوں پر موسیقی کی خاص محفلیں بھی منعقد کی جاتی ہیں، جن میں پیشہ ور گانے والی عورتیں یا مرد، مدعو کیے جاتے ہیں جو لوک گیت یا شعراء کا کلام چھکری وغیرہ اسٹائل میں گا کر حاضرین کا دل بہلاتے ہیں۔

(ریڈیو کشمیر سری نگر سے نشر)

شمع فروزاں

حسن نعیم

غالب کا ایک مشہور شعر ہے ؎

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست، ناصح! کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا

یہاں شاعر نے چارہ سازی اور غم گساری کو روحِ دوستی قرار دیا ہے اور ناصحوں کو چارہ گری اور غم گساری سے عاری بتایا ہے، یعنی دوستی کا تقاضہ یہی ہونا چاہیے کہ نصیحت سے گریز کیا جائے۔ اس نکتے میں شاعری زیادہ اور حقیقت کم ہے۔ میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل میں دوستی یا انسانیت کا درد ہوتا ہے۔ شیخ سعدی کی دو مشہور کتابیں "گلستاں" اور "بوستاں" دل کش شاعری اور خوب صورت نثر کے پردے میں دراصل پند اور نصیحت کی داستانیں ہیں۔ ان کتابوں نے صدیوں چارہ سازی اور غم گساری کی ہے، ان دلوں کی جنھیں سعدی سے شرف دوستی بھی نہ حاصل تھا۔

دوستی کے موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور اس سلسلے میں یہ رائے کافی اہم ہے کہ جو آدمی بے عیب دوست تلاش کرے گا وہ ہمیشہ بے یار و مددگار رہے گا۔ کہتے ہیں کہ بے عیب صرف خدا کی ذات ہے۔ آدمی میں کوئی نہ کوئی عیب تو ہوگا ہی۔ عملی زندگی میں دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ کون سے معائب کو برداشت کرنا ممکن ہو سکے گا۔ اس سلسلے میں اپنے معائب پر نظر رکھنا بھی غالباً ضروری ہے۔ دوسروں کے محاسن اور اپنے معائب پر ہم نگاہ ڈالیں تو دوستی استوار رہ سکتی ہے۔ ایک احتیاط بہرحال ضروری ہے وہ یہ کہ جو شخص دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرتا ہے، وہ بھی رفتہ رفتہ بغیر دوستوں کے رہ جاتا ہے۔ بلکہ ایسے آدمیوں کے دشمنوں کی تعداد اچھی خاصی ہوتی ہے۔ بقول کسی کے سب سے خطرناک وہ دشمن ہوتا ہے جو کبھی نہ کبھی دوست رہ چکا ہوتا ہے اسی لیے تمام باتوں پر نظر رکھنے والوں نے صلاح دی ہے کہ:-

با دوستاں تلطف، با دشمناں مدار

(اردو سروس سے)

مولانا آزاد

فیاض رفعت

کسی نے کہا تھا، ہمارے عقائد ہمیں عظمت بخشتے ہیں!

مولانا آزاد نے اپنے عقاید کی وجہ سے عظمت کی اُن منزلوں کو چھوا، جن تک بہت کم دانشوروں کی رسائی ہو سکی ہے۔ وہ ایک سچے مسلمان تھے، سچائی کی روحانی قدروں کو وہ مرتے دم تک اپنے سینے سے لگائے رہے۔ علم ذکر کی جو شمع انھوں نے اپنے ذہن میں روشن کی تھی، اس کی روشنی رہتی دنیا تک انسانیت کو راہ دکھاتی رہے گی۔ گو کہ زندگی میں انھیں بہت دشواریاں پیش آئیں۔ لیکن انھوں نے کسی بھی قیمت پر اپنے آدرشوں کو، اپنے اصولوں کو، اپنے عقاید کو قربان نہیں ہونے دیا۔ ان کی شخصیت کی تابناکی میں ان کی فکر رسا کو بہت دخل تھا۔ مذہب ان کیلئے روشنی اور نور کا ایک ایسا مینار تھا جس نے ان کے ذہن و دل کو پاکیزگی عطا کی۔ وہ مکہ میں پیدا ہوئے تھے اور روحانی کشف و کرامات ان کی زندگی کا قیمتی سرمایہ تھیں۔ انھوں نے حق گوئی اور صداقت کے محض بلند بانگ دعوے نہیں کیے کہ اپنے کردار کی پختگی سے یہ ثابت کر دکھایا کہ حق گوئی اور صداقت ہماری زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔

"الہلال" کی روشن تحریروں نے ہندوستان کے باسیوں کے دل میں حرارت کی ایک ایسی قندیل روشن کی کہ وہ سامراجی استحصال کے خلاف پوری شدومد کے ساتھ صف آرا ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں مولانا کی شرربار تحریروں نے اپنے وقت کے عظیم ترین لوگوں کو متاثر کیا تھا۔ جن میں جپن پال تلک، اربندو گھوش کے علاوہ آچاریہ کرپلانی جیسے لوگ شامل ہیں۔ یہ مولانا کے عنفوانِ شباب کی باتیں ہیں، اصل میں اپنی نوخیزی اور نوجوانی کے دنوں میں ہی مولانا نے اپنی بالغ نظری اپنی ذکاوت اور ذہانت کا لوہا منوالیا تھا۔

۱۹۱۶ء میں مولانا پر برٹش حکومت کا عتاب نازل ہوا، اور وہ رانچی جیل میں قید کر دیے گئے۔ چار برس تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ قید کی اذیت رسانی نے ان کے عزم صمیم کو جلا بخشی اور اُن کی شخصیت کا کندن اور نکھر گیا۔

۱۹۲۲ء میں مولانا پر برطانوی حکومت نے پھر مقدمہ قایم کر دیا۔ الزام تھا کہ انھوں نے کلکتہ کی جامع مسجد میں شعلہ انگیز تقریریں کر کے لوگوں کو سول نافرمانی کے لیے اکسایا تھا— مولانا سچائی اور اس کے اظہار میں کامل عقیدہ رکھتے تھے وہ حکومت وقت کے سامنے سرنگوں ہونے کو تیار نہیں تھے۔ انھیں یہ توہین منظور تھی، وہ ہر طرح کی صعوبت برداشت کرنے کے لیے تیار تھے، لیکن قوم اور دیش کی پیشانی کو وہ جھکتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے۔

مولانا آزاد کے انتقال پر اپنی ایک تقریر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے چوبیس فروری ۱۹۵۸ء کو کہا تھا

"ہمارے درمیان سے ایک عظیم سیاستداں، ایک عظیم مفکر، ایک عظیم دانشور اٹھ گیا ہے۔ جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ ہمیں مولانا کے آدرشوں کو آگے بڑھانا ہوگا، پھیلانا ہوگا، وہ فکر و نظر جو انھوں نے ہمیں بخشا ہے، ہمیں اس سے فیضیاب ہونا ہے کہ اسی میں ہماری نجات کا پہلو مضمر ہے۔"

مولانا کا خمیر ایک ایسی سرزمین سے اٹھا، جو علم و دانش کا مرکز رہی ہے۔ ان کی پرورش اور بود و باش ایک ایسی سرزمین پر ہوئی جہاں روحانیت کے چشمے بہتے ہیں۔ مولانا کی ابتدائی تعلیم کلکتہ کی عزمی درسگاہ میں ہوئی۔ مغربی ایشیا کے بہت سے دلیشوں کی طرح انھوں نے مصر کا دورہ بھی کیا۔ مولانا کے بارے میں مشہور ہے کہ انھوں نے جامعۂ ازہر میں تعلیم حاصل کی تھی، یہ غلط ہے۔ اس مفروضے کے شکار بہت زمانے تک بہت سے لوگ رہے ہیں جس کی تردید پنڈت جواہر لال نہرو نے کی، جو خود بھی اس کی تائید کر چکے تھے۔

مولانا ایک عظیم صحافی ہونے کے علاوہ ایک ممتاز عالم بھی تھے۔ اُن کی تصنیفات غبار خاطر، ترجمان القرآن اور تذکرہ وغیرہ اس کا بیّن ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ مذہب کو مولانا نے تعصب اور تنگ نظری کا وسیلہ بنانے کے بجائے اُسے انسانیت کے فروغ کا ذریعہ بنایا۔ ان کی شجاعت، اُن کی بے باکی، اُن کا طرز اظہار صدیوں تک آنے والی نسلوں کی راہنمائی کرتا رہے گا وہ وطنیت اور قومی جذبے سے سرشار تھے۔ لیکن مذہبی اور نسلی امتیاز کو انھوں نے زندگی میں کبھی قبول نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۲۳ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے اس وقت ان کی عمر محض پینتیس سال تھی۔ ایک زمانے میں مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے انھیں ہدف و ملامت کا نشانہ بھی بنایا۔ مگر وہ خاموشی کے ساتھ قومی اتحاد کے عمل کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوششوں میں سرگرداں رہے۔ گاندھی جی سے آشنائی ۱۹۲۰ء میں حکیم اجمل خان کی رہائش گاہ پر ہوئی جو اس زمانے میں اپنی سیاسی سرگرمیوں کے لیے مشہور تھی، اور پھر وہ زندگی بھر گاندھی کے آدرشوں کو ان کے اصولوں کو سینے سے لگائے رہے، جس فلاحی ریاست کا خواب گاندھی، نہرو، آزاد نے دیکھا تھا، اس کی روشن تعبیر آج ہمارے سامنے ہے۔

بڑے لوگوں کی یاد کا دن مناتے وقت کاش ہم سب لوگ ان کی دی ہوئی روشنی کی صرف ایک کرن اپنے شخصیت میں جگالیں تو انسانیت کی اعلیٰ قدریں ہمارا نصیب بن جائیں۔

مولانا آزاد نے علم و دانش کا جو ورثہ چھوڑا ہے اس قیمتی ورثے کو نہ ہمیں صرف محفوظ کرنا ہے بلکہ اس روایت کو اور آگے لے جانا ہے کہ انسانیت کی بقا کے لیے یہ لازم بھی ہے اور ضروری بھی۔

(سری نگر سے نشر)

غزل

حمید الماس

درد تھا جو مرے سینے میں تمنا بن کر
آج ہونٹوں پہ وہی آیا ہے نغمہ بن کر

مجھ سے ملنے کے لیے آؤ نہ اوروں کی طرح
تم کو آنا ہے مرے پاس مسیحا بن کر

چاند بن کر تمھیں دیکھوں میں کسی روزن سے
یا کہیں دور نکل جاؤں اندھیرا بن کر

کیسے کیسے مری نظروں سے مناظر گذرے
میں نے دیکھا ہے زمانے کو تماشہ بن کر

پس انفاس یہ الماس کوئی کہتا ہے
صبح آئی ہے مگر شب کا بہانہ بن کر

(بنگلور سے نشر)

ادب

اردو کے زوال پذیر اصناف

مسدس اور مثنوی

پروفیسر گیان چند جین

جس طرح افراد، اقوام اور تہذیبوں کی قسمت میں کمال کے بعد زوال لکھا ہوتا ہے اسی طرح زبانیں، ادب اور ان کی اصناف بھی بڑھ کر گھٹتی ہیں۔ میر نے شاہوں کے کاسۂ سر کی خاکِ زندگی پر ماتم کیا تھا میں اردو شاعری کی دو مشہور اصناف کا سوگوار ہوں۔ یہ ہیں مسدس اور مثنوی۔ ان کے پاس ماضی ہے مستقبل نہیں، شاندار ماضی۔ اس عظمتِ رفتہ کی مانند پڑتی ضو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

اردو شعر میں تقسیم اصناف کسی ایک بنیاد پر نہیں جس کی وجہ سے یہ تقسیم منطقی حیثیت سے جامع و مانع نہیں رہتی۔ یہ دو بنیادوں ہیئت و موضوع پر قائم ہے بعض اصناف محض ہیئت کی بنا پر متعین ہوتی ہیں بعض موضوع کی بنا پر اور تیسری قسم ہیئت و موضوع دونوں پر نظر رکھتی ہے پہلی نوع کی مثال مسدس، قطعہ رباعی، ترکیب بند، مثنوی وغیرہ ہیں جن کا کوئی بھی موضوع ہو سکتا ہے۔ دوسری قسم کی مثال مرثیہ، واسوخت اور ریختی ہیں جن کا موضوع مقرر ہے اور ہیئت بھی کسی ہوئی ہے۔

اس بات چیت کا موضوع جو دو فلک زدہ اصناف ہیں وہ محض ہیئت کے سانچے فراہم کرتے ہیں وہ ایسا ظرف ہیں جن میں کسی بھی مضروف کو رکھا جا سکتا ہے ان کی دیواریں قوانی پر قائم ہیں ان دونوں اصناف میں جو خصوصیت مشترک ہے کہ ان کے ہر مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔

پہلے مسدس کو لیجئے۔ ایک خالص ہیئتی صنف مسمط قرار دی گئی جس میں کئی مصرعوں کے بند والی مسمط سے سروکار ہے۔ اسے مسدس کہتے ہیں اس کے بند میں پہلے چار مصرعے باہم مقفیٰ ہوتے ہیں اور سد کے دو مصرعوں میں کوئی دوسرا قافیہ آتا ہے مختلف بندوں میں آپس میں کوئی قافیہ نہیں ہوتا۔

مسدس کی ہیئت میں ایک پابندی یہ ہے کہ ہر مصرعہ میں قافیہ لانا پڑتا ہے۔ لیکن سہولت یہ ہے کہ چار قافیوں سے زیادہ کی تلاش نہیں کرنی پڑتی اور ہر بند کے ساتھ قافیہ بدلتا رہتا ہے۔ تبدیلی قوافی کی وجہ سے اس میں طویل نظمیں لکھنی ممکن ہیں۔ روایتی اصناف میں مثنوی اور مسدس یہ دو ہی طویل نظموں کے بڑے کار آسکیں۔ مسدس کو فروغ دینے میں سب سے بڑا ہاتھ مرثیے کا ہے سودا نے کم از کم تین مرثیے مسدس کی شکل میں لکھے ہیں ان کے ہمعصروں میں میر، حیدری، گدا اور سکندر سب کے یہاں مسدس مرثیے ملتے ہیں لیکن اس صنف کی مقبولیت خلیق و ضمیر کے ہاتھوں ہوئی جس کے بعد مرثیے کے لیے صنفِ مسدس ٹکسال بند ہوگئی۔ انیس و دبیر سے لے کر جوش تک نے اسی صنف کو آلہ کار بنایا۔ مراثی کی متاعِ خطیر کے باعث مسدس اردو نظم کی اہم اصناف میں ہے اس کے امکانات کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسی میں رزم نامۂ انیس اور رزم نامۂ دبیر مرتب کیے گئے یعنی یہ صنف اپنے اندر طویل ایپک کی سمائی بھی رکھتی ہے۔

مرثیہ شاعری کے علاوہ اخلاقی عظمت کا امین بھی ہے۔ اسی کے دور میں ایک دوسری صنف واسوخت نے بھی مسدس کو پسند کیا۔ مرثیے کے برعکس یہ کسی اخلاقی برتری کی مدعی نہیں۔ اول اول واسوخت کے لیے کسی صنف کو مخصوص نہیں کیا گیا تھا لیکن امانت کے بعد سے واسوخت کے لیے یہی پسندیدہ جامہ ٹھہرا چنانچہ امیر مینائی اور نواب یوسف علی خاں ناظم وغیرہ نے مسدس ہی میں واسوخت لکھا۔ امانت کے دو واسوخت ملتے ہیں جن میں سے پہلا ۳۰۷ بندوں کا اور دوسرا ۱۱۷ بندوں کا ہے امانت کے واخت کی ایک اہمیت اس کے تہذیبی پہلو یعنی ملبوسات و آرایش وغیرہ کے بیان میں ہے۔

غدر کے بعد دلی کی تباہی کی نظموں کا جو مجموعہ فغانِ دہلی کے نام سے مرتب ہوا اس میں کئی نظمیں مسدس کی شکل میں ہیں مثلاً داغ کا مسدس۔

فلک، زمین و ملائک جناب تھی دلی
بہشت و خلد سے بھی انتخاب تھی دلی

۱۸۵۷ء کے بعد سرسید نے علی گڑھ میں اپنا صورِ بیداری پھونکا۔ حالی نے قوم کا مرثیہ پڑھا اور آئندہ کے لیے راہِ مستقیم دکھائی۔ ان کے قول مد و جزرِ اسلام کے نام سے مسدس کے قالب میں رونما ہوئے۔ مقبولیت کے سبب اسے مسدسِ حالی ہی کہا گیا وہ مسدس جو مرثیے کی منظر نگاری رزم و بین اور واسوخت کی خارجی شاعری کا حق ادا کرتا تھا وہی قومی و اصلاحی خیالات کا علم طراز ہوا حالی نے بعض اور نظمیں بھی مسدس کی ہیئت میں لکھیں۔ پنجاب تحریک کے بعد جب نظمِ مسلسل غزل کے مقابل ایک مستقل صنف کی شکل میں قائم ہو گئی تو ترکیب بند کے ساتھ مسدس کو بھی اس میں اہم مقام ملا۔ درگا سہائے سرور اور چکبست نے اپنی بہت سی نظموں کے لیے مسدس کا انتخاب کیا چنانچہ چکبست کی قومی نظمیں اور رامائن کا ایک سین اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

اقبال بھی مسدس کو پسند کرتے تھے ان کے پہلے اردو مجموعے بانگِ درا کی پہلی نظم ہمالہ اس کا ثبوت ہے۔ شاید بیسویں صدی کے سب سے اہم مسدس اقبال کے قلم سے نکلے میری مراد "شکوہ اور جوابِ شکوہ" سے ہے ان نظموں میں مسدس کا زور اور روانی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ جوش کے دو مرثیے "حسین اور انقلاب" اور معنکر غالباً اس صنف کے آخری دو شاہکار ہیں۔ راہی معصوم رضا نے بھی ۱۸۵۷ء سے متعلق ایک طویل مسدس "اے قلم منزلِ دشوار کو آساں کر دے" یہ ان کے مجموعے ۱۸۵۷ء میں شامل ہے۔ نظمِ معریٰ اور آزاد نظم کے دور میں اہلِ اردو کو قافیوں کی پابندی بعید بے جا معلوم ہونے لگی جس کے نتیجے میں صنفِ مسدس کا رواج جاتا رہا۔ بہر حال مرثیوں کے بیش بہا سرمائے کی بدولت مسدس کو کسی دوسری صنف سے دبنے، شرمانے کی ضرورت نہیں۔

مثنوی میں ہر شعر کے دونوں مصرعے مقفیٰ ہوتے ہیں اور عموماً ہر شعر میں قافیہ بدلتا جاتا ہے چونکہ اس میں محض دو قافیوں کی تلاش کرنی پڑتی ہے اس لیے اس کے امکانات لامحدود ہیں۔ اردو میں طویل ترین نظمیں مثنوی ہی لباس میں ظہور میں آئیں۔ مسدس کے مقابلے میں مثنوی کی داستان طویل تر ہے اردو شاعری کی جتنی عمر ہے مثنوی کی بھی اتنی ہی طویل تاریخ ہے دکن و شمال دونوں اس کی قلمرو میں ہیں ولی سے پہلے کی دکنی شاعری بیشتر مثنوی ہی کی شاعری ہے وہاں کے مشاہیر شعراء محض مثنوی گو ہیں جنھوں نے گلشنِ عشق اور پھول بن جیسی شاہکار مثنویاں لکھیں۔ دکن میں اخلاقی، عارفانہ، تاریخی اور رزمیہ مثنویاں بھی لکھی گئیں لیکن شمالی ہند میں حالی و آزاد سے قبل مثنوی حسن و عشق تک محدود رہی۔

مثنوی ایک ہیئت کا نام ہے اس کے موضوع کی کوئی نقش و تحریر نہیں لیکن روایت نے طویل مثنوی کو منظوم داستان بنا دیا۔ شاہکار ہیں "سحرالبیان" گلزارِ نسیم، طلسمِ الفت اور ترانۂ شوق ان میں داخلی و خارجی دونوں قسم کی شاعری کے محاسن ہیں یعنی منظر نگاری اور تہذیبی رنگینیوں کے ساتھ ساتھ جذبات نگاری کے بھی اچھے نمونے ہیں۔ میر اور ان کے مقلدین نے نسبتاً مختصر مثنویاں لکھیں اور انھیں وارداتِ دلی کا مظہر بنا دیا۔ نواب مرزا شوق نے عشق کے جسمانی رخ پر توجہ کی۔ لکھنؤ اور دلی دونوں کے نواب مرزا کوثر و تسنیم کی ستھری زبانیں لکھتے ہیں۔ شوق کی فریبِ عشق، بہارِ عشق، زہرِ عشق اور داغ کی فریادِ داغ فصاحت و سلاست و روانی کا حرفِ آخر ہیں۔

جدید اصلاحی شاعری نے اپنے اجتہاد کے لیے مثنوی کی روایتی صنف ہی کو پسند کیا۔ آزاد و حالی کی لاہور کی نظمیں مثنویاں ہی ہیں اس قسم کی نظموں میں حالی کی 'مناجات بیوہ' چوٹی پہ ہے حب وطن اور مناظرۂ تعصب و انصاف وغیرہ نئی سوچ اور نئے شعور کا پتہ دیتی ہیں شبلی کی مثنوی "صبح امید" اسی زمرے میں آتی ہے۔ اقبال نے اپنے بعد کے دور میں ایک اہم نظم "ساقی نامہ" مثنوی کی ہیئت میں لکھی۔ آزادی سے قبل کی ایک طویل مثنوی حفیظ جالندھری کا شاہنامۂ اسلام ہے جو کئی جلدوں میں ہے۔

ترقی پسند شاعری نے آزاد نظم کو بطور خاص نوازا لیکن کیفی نے خانہ جنگی اور سردار جعفری نے جمہور جیسی اہم نظمیں مثنوی کے روپ میں لکھیں۔

مثنوی کا لکھنا سہل ہے لیکن چونکہ اس میں بندوں کی تقسیم نہیں ہوتی اس لیے پوری نظم ایک اٹوٹ سلسلہ ہوتی ہے اس میں خیال کے وقفے نہیں ہوتے مسلسل قافیے دار شعروں کی وجہ سے ایک بے کیف یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ سے مثنوی پر زوال آگیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اب طویل نظمیں لکھی ہی جاتی ہیں مختصر نظموں میں ہیئت کی اہمیت کم سے کم ہو گئی ہے۔

تابناک ماضی والی ان دونوں اصناف نے اردو کو کیسے کیسے اور کتنے وافر اشعار دیئے۔ مسدس

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے
دل تجھے دے بھی گئے اپنا صلہ لے بھی گئے
آکے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے
آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انھیں ڈھونڈھ چراغِ رخِ زیبا لے کر

(اقبال کے شکوہ سے)

بام روشن تھا طور کی صورت
سر سے پا تک تھی نور کی صورت
گل سے رخسار گول گول بدن
گات جس طرح قمقمے روشن
لبِ نازک کہ جان دے دیجئے
دہن ایسا کہ پچھیاں لیجئے

"مثنوی بہارِ عشق سے"

افسوس ایسی جلال و جمال والی اصناف کو بھی زوال کا منھ دیکھنا پڑا۔

"ہر کمالے را زوال"

(آغا شوانی لکھنؤ سے نشر)

سائنس

کمپیوٹر

پروفیسر اسلم قدر

کمپیوٹر کے لفظی معنی ہیں وہ مشین جو حساب لگا سکے مگر اب اس کا مفہوم اور وسیع ہو گیا ہے۔ آج ایک کمپیوٹر سے بے تحاشہ کام لیا جاتا ہے جو وہ بغیر تھکے اور بغیر غلطی کیے کرتا چلا جاتا ہے اس کے کام کرنے کا طریقہ انسانی طور طریقوں سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے اور اسے تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ مشین پہلے معلومات حاصل کر کے اس کو اپنے دماغ میں محفوظ کر لیتی ہے اور پھر اسمیں سے طے ہوتے احکامات کو یکے بعد دیگرے عمل میں لاتی ہے۔ اور اگر کوئی جواب دینا ہوتا ہے تو مناسب وقت پر جواب بھی دیتی ہے۔ یہ تینوں عمل ہر ممکن ترتیب سے کیے جا سکتے ہیں۔ آئیے ان مشینوں کے بارے میں گفتگو کرنے سے پہلے، یہ دیکھیں کہ ان کا بننا کیوں کر ممکن ہوا۔

تاریخی اعتبار سے ہر ایجاد کی بنیاد انسانی ضرورت ہوتی ہے کئی ہزار سال پہلے انسان نے روزمرّہ کی اور تجارتی ضرورتوں کی بنا پر مختلف ہندسوں کا استعمال کرنا شروع کیا۔ اور پھر ڈیسیمل سسٹم کا طریقہ ایجاد کیا جو آج بھی رائج ہے۔ پھر Abacus کی ایجاد ہوئی اور یہ پتہ چلا کہ حساب صرف دماغ ہی کا کام نہیں بلکہ میکانیکی طریقوں سے بھی یہ کام ہو سکتا ہے۔

تین سو سال پہلے جان نیپیر نے Log کا استعمال کیا جس سے ضرب اور تقسیم کے لیے بھی سلائیڈ رول نام کی مشین بننے کا طریقہ نکلا۔ کچھ ہی دنوں بعد پاسکل نے مکانیکی طریقے سے حساب کرنے کی مشین ایجاد کی جو آج تک استعمال ہو رہی ہے۔

اب تک کی ایجادیں ایسی نہ تھیں جو خود بخود کچھ کام کریں اس لیے ضروری تھا کہ انسان اسطرف بھی توجہ دے۔ یہ کام کیا کیمبرج کے چارلس بیج نے۔ انہوں نے دو قسم کی حساب کرنے والی مشینوں کے بارے میں سوچا Difference Engine اور Analytical Engine جو موجودہ کمپیوٹر کی جڑ سمجھی جاتی ہیں۔ ساتھ ہی یہاں لیڈی Love lace کے نام کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے، جنھوں نے پہلی مرتبہ سوچنے کے ان طریقوں کو قلمبند کیا جو آج کل کی Programming کی بنیاد ہیں۔

انیسویں صدی کے آخر میں ہرمن ہالرتھ نے Punched Card کا استعمال شروع کیا جو امریکہ میں مردم شماری کے لیے بہت ضروری ہو گیا تھا۔ تقریباً پچاس سال بعد فون نیومن نے پہلی مرتبہ ایسی مشین کے بارے میں تفصیل سے غور کیا جو خود سے اپنے ہر قسم کے کام کر سکے اور آج تمام کمپیوٹر اسی اصول پر بنتے ہیں۔

نئی ایجاد کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر بنانے کی ٹیکنالوجی میں بھی بے حد ترقی ہوئی ہے۔ یہاں اس کی دو مثالیں کافی ہوں گی۔ پہلا کمپیوٹر ایک بڑے سے کمرے کے برابر تھا اور آج اس سے کہیں زیادہ کارآمد مشین ایک چھوٹے سے ریڈیو کی شکل میں ملتی ہے۔ پہلا کمپیوٹر ایک سیکنڈ میں ایک دو ضرب تقسیم کرتا تھا آج کا نیا کمپیوٹر اتنے ہی وقت میں دس لاکھ کام کر لیتا ہے اور مستقل کام کرتا ہی جاتا ہے۔ بغیر کسی غلطی کے۔

آئیے اب یہ دیکھیں کہ موجودہ دور میں کمپیوٹر کو کن کاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلی چیز ہے ریسرچ، یعنی تحقیقی کاموں میں اس کا استعمال۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ آجکل کوئی بھی قابل ذکر ریسرچ جس

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوشخط تحریر کیجئے۔

میں حساب کا کام شامل ہو بغیر کسی کمپیوٹر کی مدد کے شاید ہی کی جا سکتی ہو۔ نہ صرف یہی کہ کمپیوٹر کام آسان بنا دیتا ہے بلکہ یہ انسانی دماغ کو آزادی دیتا ہے کہ وہ نئے نئے طریقے سوچے اور ریسرچ میں استعمال کرے۔ جو کہ اس سے پہلے کام کی زیادتی اور وقت کی قلت کی وجہ سے ناممکن تھا۔ آج ہندوستان میں بھی سب ہی تحقیقی اداروں اور بڑی یونیورسٹیوں میں کمپیوٹر کا بہت زیادہ اور کارآمد استعمال ہو رہا ہے۔ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے کمپیوٹر کے استعمال میں اضافے کے لیے خاص طور پر ایک کمیٹی بنائی ہے جو کہ پورے ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں کمپیوٹر کے موجودہ اور آئندہ کے استعمال کو نظر میں رکھ کر منصوبہ تیار کر رہی ہے۔

صنعتوں میں کمپیوٹر کا استعمال اس قدر زیادہ ہو رہا ہے کہ تفصیل سے سب کا ذکر کرنا ممکن نہ ہوگا۔

کمپیوٹر کا سب سے اہم استعمال ہو رہا ہے پلاننگ میں چاہے وہ مرکزی ہو یا صوبوں کی ہو یا شہروں ــــ ہر قسم کی اطلاعات کمپیوٹر میں رکھی جاتی ہیں اور وقت ضرورت ان کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ فیصلے لیتے وقت پوری صورت حال سامنے رہے یہ ایک ایسا استعمال ہے جس سے حکومت ضروری چیزوں کی تقسیم میں، نوکریوں کے معاملے میں، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز چلانے میں، مسافروں کے لیے ریزرویشن میں قانون کے نفاذ اور حفظان صحت کے کاموں وغیرہ میں غرضیکہ ہر اس چیز میں مدد لے سکتی ہے جس سے ملک کی خوشحالی میں اضافہ ہو سکے۔ ہندوستان میں ان کاموں کی منصوبہ بندی کا کام الیکٹرونک کمیشن کر رہا ہے۔

بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جس میں وقت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ مثلاً ایٹمی ری ایکٹر کو چلانا۔ مصنوعی سیارے کو صحیح راستے پر رکھنا۔ یا بہت بڑی بڑی بجلی کی GRID کو سنبھالنا۔ یا کسی بھی Process Control کا کام۔ یہ تمام کام آج کمپیوٹر کی مدد سے ہی بخوبی انجام دیے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی متعدد صنعتیں ایسی ہیں جن میں اس طرح کے سارے کام کمپیوٹر سے لیے جا رہے ہیں۔ اور ملک کی ترقی ہو رہی ہے

ملک کے لیے Banking بھی ایک ایسا بڑا اور اہم کام ہے جس میں کمپیوٹر کا استعمال بہت فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔ اس سے ملک کی اقتصادی ترقی میں بڑی مدد مل رہی ہے

ہر ایجاد کے ساتھ ساتھ کچھ خطرے بھی لگے رہتے ہیں مثال کے طور پر ایٹمی طاقت کے ساتھ ساتھ ایٹم بم ہے۔ لوگوں کو ڈر ہے کہ کہیں انسان بھی اس کا شکار نہ ہو جائے کہ خود کچھ نہ کرے اور سارا کام کمپیوٹر کے ذریعہ ہی کروانے کی کوشش میں، کمپیوٹر کا غلام اور خود اپنے لیے ایک مصیبت بن کر رہ جائے کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ کمپیوٹر لوگوں کو بے روزگار کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اگر کوئی بھی اطلاع ہر وقت کمپیوٹر سے حاصل ہو سکے گی تو پھر کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکے گی اور اس سے بہت خراب صورت حال پیدا ہوگی۔ یہ سب خطرے اپنی اپنی جگہ صحیح ہو سکتے ہیں مگر اس کا جواب سٹیوارٹ برانڈ کے الفاظ میں دیا جا سکتا ہے کہ آج کمپیوٹر کا تجربہ انسان کے لیے اسی طرح کا ہے جیسے لاکھوں سال پہلے اس نے پہلا پتھر اٹھایا تھا اس عمل سے اس کے ہاتھوں کی شکل اور اس کے دماغ کے کام کرنے کا ڈھنگ بھی بدلنا شروع ہو گیا تھا کچھ اسی طرح سے آج کمپیوٹر نے انسان کی دماغی قوت کو بڑھانا شروع کر دیا ہے۔

یہ بھی اکثر کہا جاتا ہے کہ پیچیدہ مشینیں جیسے نیوکلیر ری ایکٹر، Space Technology اور کمپیوٹر وغیرہ بہت مہنگی چیزیں ہیں اور ہندوستان جیسے ملک ان کی قیمت دینے کے اہل نہیں۔ سوال غور طلب ہے کہ کیا واقعی یہ سب چیزیں ہمارے جیسے ملکوں کے غریب لوگوں کی زندگی میں کچھ بہتری لا سکتی ہیں ؟

اس بات کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر Nanaseiman نے کہا تھا کہ کوئی بھی ملک ان مشینوں سے علیحدہ نہیں رہ سکتا جب تک کہ وہ اپنے کو ہر طریقے سے اپنے کو دوسرے ملکوں سے علیحدہ رکھنے پر آمادہ نہ ہو۔ جو کہ آج ناممکن ہے۔ پچھڑے ہوئے ممالک کی غربت کی ایک بڑی وجہ ان ملکوں کے محدود ذرائع کا غیر منصفانہ استعمال ہے۔ محدود ذرائع کو بہتر طور پر استعمال کرنے میں کمپیوٹر بڑی مدد دیتا ہے۔

اس وقت ہندوستان میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کافی ترقی کر رہی ہے Software Development کا کام بڑے اداروں میں ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامینٹل ریسرچ بمبئی میں ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کئی اداروں اور دفاع اور C.S.I.R کی لیبارٹریوں میں بھی یہ کام بہت کامیابی سے کیا جا رہا ہے کمپیوٹر بنانے کا کام بھی مختلف کمپنیاں کر رہی ہیں۔ جیسے C.I.L حیدرآباد۔ اور O.R.G بڑودہ وغیرہ۔

ایک اہم سوال بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں رہتا یہ ہے کہ کیا کمپیوٹر انسان کی طرح عقلمند ہو سکتے ہیں۔ سب ہی لوگ جانتے ہیں کہ آج کمپیوٹر کو اس طرح پروگرام کیا جا سکتا ہے کہ وہ انسان کے ساتھ شطرنج کھیل سکے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کمپیوٹر جو بھی چال چلتا ہے وہ ایک قانون کے تحت ہوتی ہے جو اُس کو، انسان پہلے سے بتا دیتا ہے۔ دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر کمپیوٹر سے، شطرنج خود وہ ماہرین کھیلیں جنھوں نے وہ پروگرام بنایا ہے تو اس کھیل کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ کھیل میں اگر وقت کی بندش نہ ہوتی تو یہ کافی ممکن تھا کہ ماہرین سکون سے چالیں سوچتے اور بہتر سے بہتر چال چلتے اور فتح پاتے مگر کیونکہ چالیں مقررہ وقت میں ہی چلنی ہوتی ہیں اس لیے جلدی سوچنا شرط ہو جاتا ہے۔ اور بدقسمتی سے انسان اس کام میں ماہر نہیں ہے۔ مگر کمپیوٹر جلدی سوچنے کا کام بڑی خوبصورتی سے اور بغیر غلطی کے کرتا ہے اس لیے امکان یہی ہے کہ کمپیوٹر کی فتح ہوگی۔

اس سلسلے میں روس کے پروفیسر لیبدیو کا کہنا ہے کہ انسان جو بھی کمپیوٹر بنائے گا وہ ایک معمولی کیڑے سے بھی بہتر نہیں ہو سکتا جب ان سے کہا گیا کہ کیڑا تو شطرنج کی ایک چال بھی نہیں چل سکتا تو انھوں نے جواب دیا کہ کم از کم کیڑا، بغیر انسان کے پروگرام کیے اپنا کام تو چلا سکتا ہے۔

اس کے برخلاف پروفیسر Minsky کا خیال ہے کہ جلدی ہی ایسے کمپیوٹر بن جائیں گے جو عام انسان کی سمجھ بوجھ رکھیں گے اور انھوں نے آگاہ کیا ہے کہ پھر یہ ممکن ہو سکے گا کہ کمپیوٹر اپنے آپ سمجھنے لگے اور Jenius بن جائے! شاید یہ وقت آنے میں ابھی کافی دن باقی ہیں۔

(اردو سروس نشر)

غزل

عارف نجمی

شجر کے سر سے سب بلائیں ٹل گئیں
جو سبز تھیں وہ ٹہنیاں بھی جل گئیں
گمان مصلحت پہ تھا خلوص کا
توقعات میرے دل میں پل گئیں
خود اپنے دل سے ہم فریب کھا گئے
ہماری آرزوئیں ہم کو چھل گئیں
جھلس چکی تھیں دھوپ میں جو ڈالیاں
تری نظر پڑی تو وہ بھی پھل گئیں
ہم آج نجمی ہیں گماں کی طرح
حقیقتیں کہانیوں میں ڈھل گئیں

(لکھنؤ سے نشر)

ہماری فلمیں
ایک سماجی دستاویز

حمیدالدین محمود

جب بھی میں سینما کی سماجی عکاسی اور دستاویزی جہت کے بارے میں سوچتا ہوں تو مجھے اقبال کا ایک شعر یاد آجاتا ہے

دیکھ جو کچھ سامنے آئے، منہ سے کچھ نہ بول
آنکھ آئینے کی پیدا کر، دہن تصویر کا

"آئینے کی آنکھ" اور "تصویر کا دہن" اقبال کی حیرت انگیز تشبیہ صحیح معنوں میں سینما کی تفسیر ہے۔ سینما کا پکچر ٹریک سچ مچ آئینہ ہے اور ساونڈ ٹریک دہن تصویر کا ہے۔ اسی لیئے سینما کے ایک عظیم مفکر ڈزیگا ورتو نے سینما کو "سچائی کی آنکھ" قرار دیا تھا۔ سینما کی دو قسمیں سماجی دستاویز بن جاتی ہیں ایک تو Actuality یعنی اصل واقعے کا فلمایا جانا اور دوسری قسم یعنی فیچر فلم بھی دو طرح سے سماج کی آئینہ داری کرتی ہے۔ بظاہر طور پر اپنے موضوع اور کہانی کے ذریعے جس میں بطور تمثیل کچھ کرداروں کی انفرادی اور سماجی کشمکش کے آئینے میں آپکو اس دور کی دھڑکن سنائی دیتی ہے لیکن باطنی طور پر اپنے اندر ایک اور شہادت لیئے ہوتا ہے جسے سماجیات کے ماہرین باطنی سچائی INTERNAL EVIDENCE کہتے ہیں۔ سینما کی یہ خوبی تاریخ کو جھٹلانے کی ہر کوشش کو ناکام دیتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ تاریخ کا ماخذ بن جاتی ہے۔ میں نے اسی نقطہ نظر سے ہندوستانی فلم کی ترجمانی اپنی کتابوں اور مضامین میں کی ہے۔ یہ سینما پر مضمون نگاری کا ایک نیا رجحان ہے جس کے ذریعے ہمیں ہمارے ماضی کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ایک چھوٹی سی مثال میں آپکو دیتا ہوں وہ یہ کہ ہماری پرانی فلموں میں جو آج سے تیس برس پہلے بنیں آپ دیکھیں گے کہ عورتیں خط پڑھتی ہوئی نہیں دکھائی جاتیں نہ وہ دفتروں میں کام کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ باتیں ان دنوں تعلیم نسواں کی کمی کا آئینہ ہیں۔ اس کے علاوہ اس زمانے کی فلموں میں جہاں بھی متمول گھرانہ دیکھا جاتا ہے، وہاں ایک کردار منیم جی کا ضرور ہوتا ہے۔ ایک اور مثال لیجئے اس زمانے کی فلموں میں ہیروئن اپنے عاشق کے ساتھ گھر میں یا پڑوس میں دیکھی جاتی ہے جنگلوں میں نہیں جیسا کہ آج کی فلموں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس زمانے کی بہت کم فلموں میں فلم کے کردار ہوٹلوں میں ملتے ہیں اور اسی باعث آوٹ ڈور سین بھی زیادہ نہیں ہوتے تھے۔ یہ مشاہدہ ایک سماجی عمل یا سماجی تبدیلی کا مظہر ہے۔

ٹیلی ویژن پر پرانی فلمیں دیکھنے والے محسوس کریں گے کہ ان کی زبان کتنی شستہ اور شائستہ ہوتی تھی۔ اگر اس زمانے میں کوئی سرعام گالی دیتا تو سماج کو اچنبھا ہوتا اسی لیے اُس زمانے کی فلموں میں آپ کو گالی کے صدمے کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ لیکن آج کا ہیرو، ہیروئن کو منہ بھر اور جی بھر کر گالیاں دیتا ہے اور ناظرین کو اچنبھا نہیں ہوتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے سماج میں باہمی گفتگو میں گالیوں کو شرف قبولیت بخشا گیا ہے۔ یہ فلمیں ہندوستان میں URBAN PROCESS یعنی شہریت کی توسیع کا رنگ ظاہر کرتی ہے۔

۵۰ کی دہائی کے بیچ ایک فلم بنی تھی "عدالت" اسمیں ایک گانا تھا

رخصت کے وقت تم نے جو آنسو ہمیں دیئے
ان آنسوؤں سے ہم نے فسانے بنالیئے

یہاں الفاظ اور نزاکت خیال پر ذرا غور کیجیے اور پھر ایک نئی فلم کا یہ گیت ملاحظہ فرمائیے

ریشما جوان ہوگئی، تیر کمان ہوگئی

ایک پرانی فلم میں عشقیہ گیت کا نہج دیکھئے

لکھے جو خط تجھے، وہ تیری یاد میں
ہزاروں رنگ کے نظارے بن گئے
سویرا جب ہوا تو پھول بن گئے
رات آئی تو ستارے بن گئے

اور آج کی ہیروین کی دریادلی بھی دیکھیے

کرتی ہوں تم سے وعدہ
پورا ہو کا تمہارا ارادہ
میں ہوں ساری کی ساری تمہاری
کاہے کو جلدی کرو

میں ہوں ساری کی ساری تمہاری پر غور کیجیے۔ یہ فلمی کلچر کوئی تخلستان نہیں ہے بلکہ اس سماجی عمل کا عکس ہے جو ہمارے سامنے جاری ہے پہلے بات چیت میں شعر، دوہا، کہاوت یا برجستہ جملے کہنے سے چاشنی پیدا کی جاتی تھی اور آج بات چیت کو Engaging یعنی دلچسپ بنانے کیلئے مختلف قسم کی آوازیں نکالنا، دھاڑ مارنا اور گالیاں بکنا پڑتا ہے چنانچہ فلمیں بھی اسی نفسیات...

مینا کماری ــ کمال امروہی کی 'پاکیزہ' میں جو ایک طوائف کی نہیں بلکہ ایک پورے تمدن کی داستان ہے۔

کی عکاسی کرتی ہیں۔

بہرحال اگر ڈاکومنٹری فلمیں رپورٹنگ یا خبر کا درجہ رکھتی ہیں تو سماجی فلمیں اپنے تصورات اور تغیرات کے ساتھ ادب کا مقام رکھتی ہیں۔ ایک Reality ہے تو دوسرا Reconstructed Reality ہے۔ ایک عریاں حقیقت ہے تو دوسری مرصع حقیقت ہے لیکن مرصع کا مطلب ملمع چڑھا ہونا نہیں ہے۔ فرض کیجئے ایک شخص نے اصلی زندگی میں سرمایہ دار کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف آواز اٹھائی تو وہی انسان "مدر انڈیا" میں برجو بن کر سکھی لالہ کی سود خوری اور استحصال کا مقابلہ کرتا ہے۔ یہ ممکن ہے کسی نے زندگی میں مجبوریوں کے سبب سمجھوتہ کر لیا ہو اور انقلاب ایک انفرادی نفرت تک محدود ہو کر رہ گیا ہو لیکن "مدر انڈیا" کا برجو اپنے فلسفۂ حیات کی تکمیل کیلئے انقلاب کی آخری منزل یعنی قربانی سے بھی گذر جاتا ہے۔ اس مرحلے پر وہ ایک مجبور انسان کی تصویر بننے کے بجائے تمام کسانوں کی طبقہ واری جدوجہد کا عنوان بن جاتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بندھیل کھنڈ کی وادیوں میں کسی ڈاکو نے اپنی بیوی اور بچے کی مسکراہٹوں کو انمول جان کر سماج میں باعزت شہری کی طرح واپس جانے کی کوشش کی ہو اور اس کوشش میں شاید وہ کامیاب بھی ہو گیا ہو۔ لیکن "گنگا جمنا" کے ہیرو کے روپ میں وہی انسان پورے سماج کیلئے ایک سوال بن جاتا ہے 'کیا سماج کے باغی کیلئے واپسی ممکن ہے' اس طرح "مدر انڈیا" کا برجو اور "گنگا جمنا" کا گنگا ہمارے دیہاتی سماج کے دو مختلف زمانوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ برجو ساری کسان برادری کیلئے استبداد سے لڑتا ہے۔ گنگا اپنی بھولی بیوی اور اپنے آنے والے بچے کی خوشیاں دیکھنے کیلئے اپنے انفرادی انتقام سے منحرف ہو کر دوبارہ سماج کی طرف دیکھتا ہے۔ لیکن "شعلے" کا ٹھاکر سنگھ انتقام کی سطح سے نیچے نہیں اترتا۔ اسطرح یہ تینوں فلمیں یعنی "مدر انڈیا" "گنگا جمنا" اور "شعلے" ہمارے سماج کی کروٹوں کے تین رخ بن جاتے ہیں۔ اسی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ۱۹۱۱ء سے اب تک ہمارے ملک میں جو اہم واقعات ہوئے ہیں اور ہمارا سماج جن مراحل سے گذرا ہے اسکی ایک دستاویزی کہانی ہماری فلموں میں ملتی ہے۔

بمل رائے کی 'دو بیگھہ زمین' ۱۹۵۳ء میں بنی تھی اور اس میں دکھایا گیا تھا کہ سود کے بوجھ تلے دبا کسان نہ صرف زمیندار کا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ گاؤں پر شہر کی یورش زراعت پر صنعت کی یلغار۔ یعنی زمین پر مشین کی حکمرانی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ بدحال کسان اپنی بیوی اور بچے سمیت کلکتہ کا رخ کرتا جہاں وہ رکشا والا بن کر شہر کے آہنی ڈھانچے میں خود کو جکڑا ہوا پاتا ہے اور ادھر گاؤں میں اسکی دو بیگھہ زمین ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے چھین لی جاتی ہے —

بمل رائے نے دو باتیں بتائیں پہلی یہ کہ کسان اپنی زمین سے الگ ہو کر جی نہیں سکتا دوسری یہ کہ گاؤں اور زمین کو چھوڑ کر شہروں کو آنے والے شہر کے بالائی طبقے کے پاؤں تلے دب کر رہ جاتے ہیں۔

جہیز کی لعنت پر بے شمار فلمیں بنیں ہیں جن میں وی شانتارام کی 'دہیج' اور محبوب کی 'آواز' لائق ذکر ہیں۔ شانتارام کی فلم میں تصنع ہے لیکن محبوب کی فلم 'آواز' ایک نہایت ہی دردناک فلم ہے جس میں جہیز کی ماری نلنی جیونت دم توڑنے سے پہلے کہتی ہے "کاش کوئی میری آواز سنے" یہ آواز سماج نے ان سنی کر دی اس لیے آج ہم جہیز کم لانے کی پاداش میں دلہنوں کے زندہ نذر آتش کیے جانے کی خبریں پڑھتے ہیں۔

نابرابری کی شادی کے بھی دو بڑے اچھے نمونے ہمیں ملتے ہیں۔ ایک ہے شانتارام کی 'کنکو' جسے ہندوستانی میں 'دنیا نہ مانے' کے نام سے بنایا گیا تھا۔ یہ ۱۹۳۷ء کی فلم ہے لیکن فن فلم سازی کے اعتبار سے مراٹھی زبان کی بیس عظیم ترین فلموں میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ بہت ہی جرأت آمیز فلم تھی۔ جب ہیروئن کی بوڑھے سے شادی کر دی جاتی ہے تو وہ اسے حق زوجیت سے محروم رکھتی ہے اور جب اسکی ساس نانند اس پر ظلم ڈھانے کی کوشش کرتی ہے تو وہ جھاڑو لیکر نند کی پٹائی کر ڈالتی ہے۔ ۴۴ سال پہلے ایسے مناظر فلم میں دکھانا بغاوت سے کم نہ تھا۔ لیکن نابرابری کی شادی کی سب سے دردناک فلم کمال امروہی کی 'دائرہ' ہے جو ۱۹۵۳ء میں بنی تھی۔ یہ بیچارگی کی داستان ہے۔ اس میں شیتل بغاوت نہیں کرتی بلکہ وہ اس سے بھی بڑا قدم اٹھاتی ہے۔ وہ لمحہ بہ لمحہ خود اپنی جوانی کا گلا گھونٹتی جاتی ہے اور آخر میں راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہے۔

'دائرہ' ہماری فلمی تاریخ کی عظیم ترین فلموں میں سے ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ہماری سب سے لطیف، اور سب سے نازک فلم ہے۔ اسکی ہیروئن شیتل کا حسن اسکی جوانی کا نوحہ ہے۔ ہندوستانی سینما کی سب سے بڑی کسک ہے۔ بیوگی کے خلاف بھی ہندوستانی فلموں نے بڑی جدوجہد کی ہے۔ "سوداگر" اسی زمرے میں آتی ہے۔

طوائف کی زندگی پر ہندوستانی سینما میں ہمیشہ بڑی اچھی فلمیں بنتی رہی ہیں۔ خواجہ احمد عباس ... بی این ریڈی کی "دیوتا" دردانگیز فلم ہے جو ایسی اور فلموں کی طرح یہ بتاتی ہے کہ طوائف پیدا نہیں ہوتی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ آزادی کے بعد اس موضوع پر جتنی بھی حسین فلمیں بنی ہیں ان سب میں وحیدہ رحمٰن ہی نظر آتی ہے۔ وحیدہ نے طوائف کی زندگی کی گھٹن کو دیو آنند کی 'گائیڈ' میں ستیہ جیت رے کی 'ابھی جان' میں، باسو بھٹاچاریہ کی فلم 'تیسری قسم' اور گرودت کی 'پیاسا' میں بڑے حسن اور کمال کے ساتھ پیش کیا۔ لیکن یہ موضوع کمال امروہی کی 'پاکیزہ' میں شاعری اور موسیقی کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے 'پاکیزہ' نہایت ہی حساس اور حسین فلم ہے جو ایک طوائف کی نہیں بلکہ ایک پورے تمدن کی داستان ہے۔

نفیسہ علی 'جنون' میں

ہندو مسلم کشمکش اور تقسیم ہند کے فسادات پر ان گنت فلمیں بنیں جیسے 'لاہور' اور بی آر چوپڑہ کی 'دھرم پتر' وغیرہ۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں بعض میوزیکل فلمیں جیسے 'ناستک' وغیرہ بھی ایک طرح سے تقسیم ہند کے اندوہناک حادثے سے متاثر نظر آتی ہیں لیکن تقسیم ہند کی عظیم ترین تصویر ایم ایس سیتھو کی 'گرم ہوا' ہے جو ۱۹۷۳ء میں بنی۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک تاریخ کا حادثہ کسطرح عام آدمیوں کی زندگیوں میں کہرام پیدا کرتا ہے مرد اس کہرام سے بچ نکلتا ہے۔ کمزور عورت اسکی زد میں آکر پس جاتی ہے۔ 'گرم ہوا' میں آمنہ کی خودکشی بلور سے دور کی چیخ ہے جس میں انسانیت اور بہیمیت کا ٹکراؤ ہوا تھا۔

یہ عجیب بات ہے کہ آج تک سوائے رمیش سہگل کی 'شہید' کے جو ۱۹۴۷ء میں بنی تھی ہم نے آزادی کی جدوجہد کی کوئی اچھی دستاویز پیش نہیں کی۔ گیان جاگیردار کی 'فلم ۱۸۵۷ء'، سہراب مودی کی 'جھانسی کی رانی' اور بینیگل کی 'جنون' اور ستیہ جیت رے کی 'شطرنج کے کھلاڑی' جنگ آزادی کی کہانیاں تو ہیں لیکن بالآخر برطانوی سامراج کے استحصال پر ختم ہوتی ہیں۔

ہمارے جمہوری نظام کے بارے میں بعض بڑی اچھی فلمیں بنی ہیں جن میں سے ایک ہے وسنت جوگلیکر کی — 'آج اور کل' اسکے علاوہ علاقائی زبانوں میں خوبصورت فلمیں بنائی گئیں لیکن جمہوریت پر بہترین اور حسین چوٹ بمل رائے نے اپنی فلم 'پرکھ' میں کی تھی۔ اس میں سیاسی مکاری اور ریاکاری کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ اس فلم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انتخابات بھی سرمایہ دارانہ چکر ہیں جس میں غریب اور اصول پرست آدمی کی ہار ہوتی ہے۔ 'پرکھ' بمل رائے کی خوبصورت ترین فلموں میں سے ایک ہے۔

شراب نوشی کی برائی پر بنی فلموں میں امیہ چکرورتی کی 'داغ' ایسی فلم ہے جسکا موضوع، اسکے اداکار دلیپ کمار کی اداکاری کے بل بوتے پر بذات خود ایک سانحہ بن گیا ہے۔ اس فلم میں دلیپ کمار کو شرابی کے رول میں ایسا پیش کیا گیا ہے کہ شراب کی لعنت حسین بھی معلوم ہوتی ہے اور مہلک بھی۔ شنکر کی زندگی کی تباہی دیکھنے والے پر ایک انمٹ نقش چھوڑ جاتی ہے۔ گرودت کی 'صاحب بی بی اور غلام' اور بمل رائے کی 'دیوداس' میں بھی شراب نوشی کا موضوع موجود ہے لیکن کہانی کا اصل رخ کچھ اور ہی ہے۔ (اردو سروس سے)

آواز ۲۱ر فروری ۱۹۸۱ء

تعارف

این سی ای آر ٹی

شبیع احمد

کسی بھی متنوع سماج کو ایکتا کے دھاگے میں پرونے اور تعلیم کو کسی بھی سماج کی بنیادی ضرورتوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک ایسے نصاب تعلیم کی تشکیل از حد ضروری ہو جاتی ہے جو وہاں کے عوام کی بنیادی ضرورتوں، امیدوں اور امنگوں کے عین مطابق ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے کہ کسی ملک کے تعلیمی ڈھانچے میں پرائمری اور ثانوی درجات کی تعلیم کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ان ہی مقاصد کے پیش نظر ہماری قومی سرکار نے ۱۹۵۴ء میں قومی تعلیم میں ترقی اور بہتری پیدا کرنے کے لیے کچھ مخصوص ادارے قایم کئے تھے۔ ان اداروں کے کام کا جائزہ لینے کے بعد اور خاص طور پر ان اداروں کی سفارشات پر ہی پہلی ستمبر ۱۹۶۱ء کو ایک نیم سرکاری خودمختاری ادارے کی شکل میں ایک تعلیمی تحقیقاتی اور ترقیاتی ادارے کا قیام عمل میں آیا جس کو نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (این، سی، ای، آر، ٹی) نام دیا گیا۔ جیسا کہ اس ادارے کے منشور اور میمورنڈم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کے قیام کے خاص مقاصد وزرات تعلیم اور سماجی بہبود کو تعلیمی معاملوں میں اور خاص طور سے پرائمری اور ثانوی درجات کی تعلیم سے متعلق پالیسوں اور مختلف النوع پروگراموں میں مشورہ دینا اور ان کے بہتر نفاذ میں مدد کرنا ہے۔

ان ہمہ گیر مقاصد کے حصول کے لیے۔ این، سی ای، آر، ٹی (کونسل) نے جو ہمہ جہتی پروگرام ترتیب دیلے ان میں نصابی کتابوں کی ترتیب، تدوین، تیاری اور فراہمی از حد اہمیت کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خاص طور پر کونسل کی ثانوی سطح کی نصابی کتابوں نے اس درجہ امتیاز حاصل کر لیا ہے اور وہ اساتذہ اور طلبہ میں اتنی مقبول ہو گئی ہیں کہ بسا اوقات پورے ادارے کو نصابی کتابوں ہی سے پہچانا جاتا ہے اور اسکی باقیماندہ سرگرمیاں پس پشت چلی جاتی ہیں

قومی آزادی کے حصول کے بعد عام طور پر پرائمری اور ثانوی سطح پر تعلیمی ڈھانچے کو یکسر بدل دیے جانے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ انگریزوں نے وراثت میں 'میکالے' کا دیا ہوا نصاب تعلیم چھوڑا تھا وہ بنیادی طور پر کلرک، پیدا کرنے اور احتجاج اور آزادی کے جذبات کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دینے کے مقاصد سے تشکیل دیا گیا تھا، ساتھ ہی اس میں دانستہ طور پر ہندوستانی سماج کے متنوع مزاج اور سماجی اختلافات کو ہوا دی گئی تھی نیز مذہبی، لسانی، ثقافتی اور علاقائی تعصبات کو اس طرح اچھالا گیا تھا کہ ہندوستانی کبھی متحدہ قوم کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بچہ اپنی عمر کے ابتدائی دور میں جو اثرات قبول کر لیتا ہے وہ از حد دیرپا ہوتے ہیں۔ آزادی کے حصول کے بعد یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ مستقبل قریب میں ایک ایسی ہندوستانی قوم کی تشکیل دی جاتے جو صرف ہندوستانی ہو اور فرقہ پرستی، ذات پات اور علاقائی تعصبات کی لعنتوں سے پاک ہو۔ اس لیے تعلیم کی ہر سطح پر ایک ایسے نظام کی ضرورت تھی جو قومی اتحاد ملکی سالمیت اور جدید سائنٹفک انداز فکر پر مبنی ہو۔

این، سی، ای، آر، ٹی نے پچھلے ۲۰ سال میں اس کٹھن اور صبر آزما راستے کی کئی منزلیں طے کر لی ہیں۔ ایسا قومی سطح پر ہر میدان سے ماہرین تعلیم کے پورے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ کونسل نے وقتاً فوقتاً تعلیم کے مختلف مسائل پر نیشنل سیمینار کیے ہیں [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رکھا ہے سب ہی کامیاب [illegible] [illegible] رہے ہیں۔ مثال کے طور پر نصابی کتابوں میں گاندھی جی کی تعلیمات شامل کرنے کے لیے کونسل نے کئی بار سیمنار کئے۔

ان فکری مقاصد کے حصول کے علاوہ این، سی، ای، آر، ٹی نصابی کتابوں کی دو نمایاں اور خصوصیتیں ہیں جن کی بناء پر ان کتابوں نے مقبولیت کی کئی منزلیں بہت جلد طے کر لی ہیں۔

این، سی، ای، آر، ٹی، کا یہ ناقابل یقین کارنامہ اس وقت اور متعجب کر دیتا ہے جب یہ پتہ چلتا ہے کہ کونسل کا اپنا کوئی پریس نہیں ہے۔ بلکہ ان کا سارا کام کھلے بازار میں ہوتا ہے۔ اس سب کے باوجود کونسل کی تیار شدہ کتابوں کی دیدہ زیب چھپائی اور ڈزائننگ قابل تعریف ہے چنانچہ کونسل کی تیار کی ہوئی کئی کتابوں کو وقتاً فوقتاً، سرکاری ایوارڈ ملتے رہتے ہیں ۱۹۶۰ء میں کونسل کی زائد نصابی اردو کتاب 'امیر خسرو' کو اعلیٰ ڈیزائن اور بہترین چھپائی کے لیے ڈی۔ اے۔ وی۔ پی کا نیشنل ایوارڈ دیا گیا، جبکہ حال ہی میں پروفیسر جگن ناتھ آزاد کی تخلیق 'اقبال: شخصیت اور شاعری' کو پنجاب گورنمنٹ نے ۱۹۷۸ء کا اردو ادب ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اسی طرح ہندی میں چھاپی گئی ایک کتاب 'شاسن اور سمویدھان' کو مہاراشٹر گورنمنٹ نے اور 'اسکول میں پہلے دس سال' کو قومی سرکار نے ایوارڈ عطا کئے ہیں۔

این، سی، ای، آر، ٹی۔ کتابوں کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عام طور پر ایسی قسم کی شکایات سننے میں آتی ہیں کہ بازار سے۔ این، سی ای، آر، ٹی کی کتابیں غائب ہیں۔ اس ضمن میں میرے ایک سوال کے جواب میں کونسل کے ایک ذمہ دار آفیسر نے بتایا کہ اس کی وجہ جہاں ایک طرف کتابوں کی مقبولیت ہے وہیں ایک دوسری وجہ سیلنگ سسٹم کا نقص بھی ہو سکتا ہے۔

کونسل کی مطبوعات میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت کونسل کے ۱۷۶ ٹائیٹل ملک کے مختلف اسکولوں اور اداروں میں پڑھائے جا رہے ہیں اس کے علاوہ ۶۷ اردو کے ٹائیٹل بھی منظور شدہ ہیں۔ جنہیں سے ۵۲ چھپ کر بازار میں بھی آ چکے ہیں۔ اس طرح تقریباً دو سو ٹائیٹل سالانہ کونسل کو تیار کرانے ہوتے ہیں جن کی کل تعداد ۵۰ لاکھ کے قریب پہونچتی ہے۔ ۱۹۷۹-۸۰ء میں کونسل کی صرف پبلیکیشن گرانٹ ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ اوسطاً کونسل تمام سال میں ہر دوسرے روز ایک نئی کتاب فراہم کر دیتی ہے۔

این، سی، ای، آر، ٹی کی نصابی کتابوں کا نظام سہ لسانی فارمولے پر مبنی ہے۔ ۱۹۷۶ تک وہ پرانے طرز تعلیم کی کتابیں چھاپتی تھی ۱۹۷۶ میں دس + دو طرز کے تحت کونسل کو نئی کتابیں چھاپنی پڑیں۔ دہلی اور شمالی ہندوستان کی ضرورتوں کے پیش نظر کونسل ابھی

صرف تین زبانوں یعنی انگریزی، ہندی اور اردو میں ہی کتابیں چھاپتی ہے۔ عام طور پر کل بجٹ کا ۴۵ فی صد حصہ انگریزی میڈیم، ۴۰ فی صد ہندی میڈیم اور تقریباً ۱۵ فی صد اردو کتابوں کے لیے وقف ہوتا ہے۔

ثانوی اور پرائمری سطح پر اردو میڈیم کتابیں تیار کرنے کا این، سی، ای، آر، ٹی شمالی ہندوستان کا مخصوص ادارہ ہے۔ پہلے اردو کتابیں صرف پرائیوٹ پبلشر ہی چھاپتے تھے جس کے نتیجہ میں عام طور پر بازار میں اردو کتابیں دستیاب نہیں ہوتی تھیں ۱۹۶۹ء میں کونسل نے پہلی بار اردو میڈیم کتابیں تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اب تقریباً ہر مضمون پر اردو میڈیم کتابیں بازار میں دستیاب ہیں۔ تیسرے درجہ سے لے کر بارہویں درجہ تک کے لیے تقریباً ۵۲ ٹائیٹل تیار ہو چکے ہیں اور ۱۴ مزید ٹائیٹل تیاری اور چھپائی کے مختلف مراحل میں ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ جیسے جیسے سہ لسانی فارمولے کا نفاذ شمالی ہندوستان میں عمل میں آئے گا اور اردو کو ملک کے تعلیمی ڈھانچے میں خاص طور پر ثانوی سطح پر جائز مقام ملے گا۔ اردو میڈیم کتابوں کی مانگ اور بڑھتی جائے گی۔ ابھی بھی مڈل سیکشن تک کی کتابوں کا ہر ایڈیشن ۵ ہزار کتابوں پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ سب بک جاتی ہیں حال ہی میں کشمیر گورنمنٹ نے مختلف مضامین کی تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کتابوں کا آرڈر دیا ہے۔ یو پی گورنمنٹ سے بھی اس سلسلے میں مراسلت چل رہی ہے۔ اور یہ سب جب ہے جب کونسل کی اپنی طرف سے کتابیں بیچنے کے لیے کوئی مخصوص اقدامات نہیں کیے جاتے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ نصابی کتابوں کے علاوہ کونسل نے بچوں کے لیے خاص طور پر کچھ زائد نصابی کتابیں تیار کی ہیں جنھیں Supplymantry Readers کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں بچوں میں از حد مقبول ہوتی ہیں۔ اس میں مصلحین کے عنوان سے شنکر آچاریہ، رام کرشنا، راجہ رام موہن رائے، سر سید احمد خاں، قومی یکجہتی کے پیش نظر مرزا غالب، بہورو پی گاندھی، ہمارے باپو، جواہر لال نہرو، امیر خسرو، اقبال، اور سائنٹیفک طرز فکر کو فروغ دینے کے لیے، دی ڈسکوری آف دی اوشین (The discovery of The ocean) مین میڈ فارسٹ (Man Made forest) وغیرہ کتابوں نے خاص شہرت حاصل کی ہے۔

این، سی، ای، آر، ٹی، اپنے کچھ رسائل بھی شائع کرتی ہے جنھوں نے تعلیمی دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ انمیں، انڈین ایجوکیشنل ریویو، جرنل آف انڈین ایجوکیشن، پرائمری ٹیچر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

(بقیہ ص ۱۷ پر)

آج کی بات

ماحول کی آلودگی کے خلاف جدوجہد

ڈاکٹر ایس این سین

ماحول کی آلودگی کا موضوع ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں میں ایک بڑے مسئلے کی صورت اختیار کر گیا ہے اور سرکار اور عوام کی طرف سے اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ہوا پانی اور مٹی ان نظاموں کے تانے بانے کا حصہ ہیں جو حیوانی اور نباتاتی زندگی کے معاون ہیں اور ہمارے تمام ارضی وجود میں جن کے عمل درعمل کے بغیر دونوں نصف کرہ ارضی میں زندگی کا وجود تشکیل نہ پا سکا۔ زندگی کی تمام قوتیں قدرتی میزانوں کے ساتھ باہمی طور پر اس قدر منسلک ہیں کہ کسی ایک میں دخل اندازی یا کسی کو فنا کر دینے سے یقیناً ایسے اثرات پیدا ہوتے ہیں جن سے یہ باہمی توازن ٹوٹ جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی حیاتیات کو نقصان پہنچتا ہے۔ حیوانی زندگی کا ارتقا رہوا، پانی اور مٹی کے باہمی عمل پر بنی ہے۔ اس کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں ماحول کی آلودگی کی مقدار اور نوعیت کا سلجھا ہوا اندازہ ہونا چاہیے۔

انسانی تہذیب کے آغاز ہی سے ہمارا ماحول آلودگی پذیر رہا ہے اور اس خرابی کی رفتار بے لگام مشینی اور ٹکنالوجیکل ترقی کے باعث بڑھ گئی ہے۔ سماجی اور اقتصادی عناصر قدرتی ذرائع کی کھپت میں ٹکنالوجی کے معاون ثابت ہوتے ہیں اور ان سے متوقع ذرائع کی دستیابی میں توازن کی کمی بھی لاحق ہوتی ہے۔

اس بحث میں ہماری زیادہ دلچسپی ان عناصر میں ہے جن سے ہوا میں آلودگی پیدا ہوتی ہے یا ان اقدامات میں جو اس کی روک تھام کے لیے کئے گئے ہیں یہ سب جانتے ہیں کہ کرہ ہوائی میں ۷۰ فیصدی نائٹروجن، ۲۱ فیصدی آکسیجن ۳ فیصدی کاربن ڈائی آکسائڈ، اور باقی کچھ ہلکی سی گیسیں ہوتی ہیں لیمسٹ۔ سی۔ کول نے یہ ثابت کیا ہے کہ کرہ ہوائی میں آکسیجن کی مقدار فیصد مستقل رہی ہے کیونکہ سبز پودے اسے فوٹو سنتھیس کے طریقے سے ذراتی شکل میں دوبارہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس آکسیجن کا ۷۰ فیصدی حصہ سمندری سطح پر چلتے پھرتے پودوں سے آتا ہے اور ۳۰ فیصدی سطح زمین کی ہریالی، جنگلات اور گھاس کے میدانوں سے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آیا یہ نازک توازن برقرار رہے گا اگر سمندروں کو آلودہ کر دیا جائے اور جنگلوں اور گھاس کے میدانوں کو تباہ کر دیا جائے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ۱۸۷۵ء اور ۱۹۷۵ء کے درمیان کرہ ہوائی میں کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار ۱۶ فیصدی بڑھ گئی ہے۔ یہ گیس سورج کی انفرا ریڈ چھوٹ کو جذب کر لیتی ہے اور زمین کی سطحی حرارت کو ۲۴۳ ڈگری گریڈ سے بڑھا دیتی ہے۔ ممکن ہے کہ اگر حرارت کے بڑھنے کی یہ رفتار ایسی رہی تو اس کا اثر برفیلی چوٹیوں پر بھی پڑے گا جن سے طغیانیاں لاحق ہوں گی۔ کرہ ہوائی میں آلودگی کارخانوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والی گیسوں خاص کر کاربن مانو آکسائڈ اور سلفر آکسائڈ اور آٹو گاڑیوں کے دھوئیں سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے آخری عنصر کرہ ہوائی میں سیسے کی مقدار میں اضافے کا اکثر ذمہ دار ثابت ہوا ہے۔ معتبر ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ پچاس سال پہلے کرہ ہوائی میں سیسے کی مقدار ہر ایک ملین ذرّے کے مقابلے میں ۰٫۵ ذرّے تھی لیکن اب یہ پہلے سے پچیس گنا ہو گئی ہے خاص کر دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں اور سیسہ طریق زندگی کی ہر حالت میں زہر ہوتا ہے۔ آٹو موبائیل، ٹرک اور بسوں کی آمد و رفت کا تیزی سے بڑھنا مسئلہ کو شدید بنا دیتا ہے اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ نیویارک شہر میں ۹۰ ملین موٹریں کاربن مونو آکسائڈ کے ۶۰ ملین ٹن اور اور دوسری آلودگیوں کے ۴ ملین ٹن گیس ہر سال پیدا کرتے ہیں۔ کرہ ہوائی میں سلفر ڈائی آکسائڈ اور کاربن مونو آکسائڈ کا زیادہ ہونا خاص کر سانس کی بیماریوں کا ذمہ دار ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہوا میں آلودگی کا ہونا پودوں

کی پرورش پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ گندی ہوا میں نمی کا جمع ہونا سلفر اور کاربن کے آکسائڈ کو اس میں گھل ملا دیتا ہے جس سے کمزور اسیڈ پیدا ہوتے ہیں اور پودوں کی پرورش کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

۱۹۵۲ء میں لندن میں، وہاں کے نم آلود دھوئیں کے باعث ۴۰۰۰ سے ۵۰۰۰ کی تعداد تک لوگ سانس کی بیماریوں سے مر گئے۔ ہمارے ملک میں، خاص کر بڑے شہروں اور ان کے گرد و نواح میں تیزی سے بڑھتی ہوئی صنعتوں کے باعث مسئلہ ضرور شدید ہو جائے گا اگر ہم اس لعنت سے بے خبر ہیں کیونکہ ابھی تک ہم ہوا کی آلودگی کا کوئی مقداری اور منظم جائزہ نہیں لے سکے۔ میسا چوسیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں ماحول کی آلودگی پر کام کرنے والے سائنسدانوں کے ایک گروہ نے یہ اطلاع دی ہے کہ شمالی نصف کرۂ ارض کو آلودہ ہوا کی ایک بیٹی دھیرے دھیرے گھیر رہی ہے اور امریکہ اور روس نے جو اس حالت کے فوٹو لیے ہیں اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

نیوکلیر قوتوں کے ذرایع کے ارتقاء سے ماحول کی آلودگی کے مسئلے میں ایک نئی جہت کا اضافہ ہوا ہے۔ جب سے ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما میں ایٹم بم گرایا گیا ہے ریڈیو آئسوٹوپس (خاص کر STRONTIUM 90) جس کی آدھی زندگی ۲۸ سال ہے اس واقعہ کے مقام سے بہت دور دریافت کیا گیا ہے۔ تیل کا مسئلہ پیدا ہونے سے اور اس امکان کے مدنظر کہ دنیا میں تیل کے ذخیرے پچاس سال کے عرصے میں ختم ہو جائیں گے۔ کئی ممالک نے نیوکلیر ری ایکٹروں سے قوت حاصل کرنے کے دوسرے ذرائع تیار کر لیے ہیں۔

ری ایکٹروں کا پگھل کر بہنا اور یہ امکان کہ نیوکلیر ہتھیار تیزی سے بڑھتے جائیں گے بذات خود دو بڑے مسئلے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ نیوکلیر فضلے کا جمع ہونا ایک مثبت پہلو ہے جو ماحول کی آلودگی کا بڑی حد تک سبب بن سکتا ہے اور ریڈیو ایکٹو مواد کا بڑی مقدار میں کرۂ ارض کی قدرتی فضاؤں میں خارج ہونا انسانی اور دیگر نسلوں کی تولیدی یکجہتی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ کیمیائی فضلے کی طرح ریڈیو ایکٹو فضلے کے اثرات زائل نہیں ہو سکتے جب تک نیوٹران فلکس کا طریق کار غیر معمولی قیمت پر عمل میں نہ لایا جائے۔

ریڈیو ایکٹو فضلے اور انسانی نظام حیات

انسانی نظام حیات پر ریڈیو ایکٹو فضلے کے اثرات کے بارے میں نیوکلیر پرست اور نیوکلیر شکن طرفین میں بیشک بڑا اختلاف ہے۔ نیوکلیر کُن ارباب نے ریڈیو ایکٹو چھوٹ کے اثرات کا مبالغہ آمیز اندازہ لگایا ہے نیوکلیر پرست ارباب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جب ایک اوسط

انسان قدرتی طور پر m. e. c milli ۲۵۰ یعنی (Rontgen equivalent man) سے ایک سال میں دوچار ہوتے ہیں، ایک نیوکلیر پاور پلانٹ کے ہونے سے اسے ایک سال میں 250,003 m. e. m کو جذب کر پاتا ہے۔ اگر ہم اس مقداری عنصر کو اس خوراک کا صحیح پیمانہ تصور کریں جس سے کہ ایک انسانی نظام حیات دوچار ہوتا ہے تو ماحول کو آلودہ کرنے والا یہ مبدا صحت کے لیے شدید خطرہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔

ظاہر ہے کہ ہوا کو صاف کرنے کے لیے کچھ ایسے اقدامات ضروری ہیں جن سے کارخانوں، فیکٹریوں اور موٹر گاڑیوں سے خارج ہونے والی الائشیں کم سے کم رہ جائیں صنعتوں کی جانب سے عام کوشش یہ ہونی چاہیے کہ آلائشوں کو دوبارہ استعمال میں لانے کے پہلے سے ہی انتظامات ہوں اور ان آلائشوں کو قدرتی ماحول میں یونہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ آٹو گاڑیوں میں آلائش شکن سسٹم موجود ہونے چاہیئے۔ بندشیں، قانون جرمانے اور بھاری اخراجات لاگو کرنے سے ہوا کی بیشتر آلائشیں دور کی جا سکتی ہیں۔ صنعتوں کو بڑے شہروں میں یا ان کے اردگرد اجتماع نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہاں پہلے ہی بڑی الائشیں موجود ہیں۔ بلکہ صنعتوں کو ملک کے مختلف مقامات میں بکھیر دینا چاہیے۔ ماحول کی آلودگی کا انسداد کوئی ناممکن بات نہیں لیکن سرکار کی طرف سے کچھ خرچے کی ضرورت رہے گی۔ اگر ماحول کو صاف رکھنے کا سارا کام پرائیوٹ صنعتوں پر چھوڑ دیا جائے تو اخراجات لازمی طور پر قیمتوں کی شکل میں سماج کے غریب طبقے پر آپڑیں گے جیسا کہ بجلی کا خرچ صاف ہوا کے مدنظر بڑھ جاتا ہے اگر کچھ لاگتوں کو پبلک ٹیکس صرف کرنے سے پورا کر لیا جائے اور آلودگی شکن ٹیکنالوجی میں تحقیق پر مزید پبلک کا پیسہ لگایا جائے تو اس طرح گرد و نواح کو آلودگی سے پاک کرنے کے خرچے کا کسی حد تک مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

نئی تہذیب کلی طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اور طریق کار کچھ ایسا ہے کہ ماحول کی آلودگی ہمیشہ رہے گی۔ قوتیں چاہے قدرتی ایندھن سے چلائی جائیں یا جدید ٹیکنالوجی کے پہیوں سے ماحول کی آلودگی ناگزیر ہے لیکن ہمارے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں جن سے کم سے کم کی جا سکتی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ سماج تسلیم کر لے کہ صحت مند ماحول، صاف ہوا، صاف پانی اور غیر آلودہ مٹی بھی عوام کے لیے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا کہ تعلیم اور اچھا نظام۔ اور ان سہولتوں کا ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ ان سے [illegible] نہیں رہ سکتے۔

(آکاشوانی سلی گوڑی سے نشر)

نظم و شخصیت

اردو اردو شاعری میں کچھ عظیم شاعر ایسے ہیں، جنھوں نے نئی نسل کے لیے خاص طور پر رہبری کے فرائض انجام دیے۔ اُن افادی شعراء کی صف میں علامہ اقبال کا ایک ممتاز مقام ہے۔ انھوں نے مشرق کی روایات کا تحقیقی نظر سے مطالعہ اور مغرب کے اثرات کا دقت نظر سے مشاہدہ کیا۔ مشرقی اور مغربی ماحول، اقدار، طرز معاشرت، تہذیب و تمدن، سماجی اور اقتصادی حالات اور سیاسی رجحانات کا فلسفیانہ انداز پر تجزیہ کر کے مغرب کی اچھائیوں کو اپنا کر اور مشرق کی صالح روایات کو باقی رکھ کر اپنی شاعری کے ذریعہ نئی نسل کے لیے رہنمائی کی مشعلیں فروزاں کیں۔ مثلاً ؎

محبت کیلئے کوئی دل ڈھونڈ ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے زار و زبوں

فرد قایم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

نئی نسل کو علامہ نے جو آزادی کا درس دیا ہے اس کو اک حسین خواب کی خوش کن، مفید اور تعمیری تعبیر قرار دیا جا سکتا ہے۔ جیسے ؎

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کر لے

کیفیت باقی پرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جنوں تیرا نیا، پیدا نیا ویرانہ کر

نئی نسل کا رہبر

مصطفیٰ فطرت ایم اے

آزاد کی رگ سخت ہے مانند رگ سنگ
محکوم کی رگ نرم ہے مانند رگ تاک

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بیکراں ہے زندگی

اقبال کا خاص پیغام نئی نسل کے لیے دعوتِ تحریک عمل ہے۔ اُن کے اس رجائیت کے نظریہ میں نہ تو تخریبی عناصر کی کارفرمائی ہے نہ قنوطیت کے مہلک جراثیم۔ وہ نئی نسل کو پیغام عمل کچھ اس انداز سے دیتے ہیں کہ فلاح انسانی اور ترقی ابن آدم کے رازہائے سربستہ منکشف ہوتے ہیں۔ مثلاً

آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا
آسماں ڈوبے ہوتے تاروں کا ماتم کب تلک

رازِ حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِّ آدم ہے ضمیرِ کن فکاں زندگی

یہی آئین فطرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل پر گامزن محبوب فطرت ہے

درس تحریک عمل کے پیش نظر طالب علم سے یوں مخاطب ہوتے ہیں :۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

تحریک عمل کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کرتے ہوئے جب ان کو کسان کی بدحالی کا خیال آتا ہے تو اس کے نکبت و افلاس کو دور کرنے کے لیے یہ جرأت مندانہ احساسات پیش کرتے ہیں :۔

اُٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

اقبال صرف اپنے ان احساسات کی ترجمانی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ وہ حضورِ خداوندی میں بھی نظر آتے ہیں :۔

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم
بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ اشعار جو علامہ اقبال کے کلام سے پیش کئے گئے، ان سے کسی قدر ان کے مختلف تصورات کی عکاسی ہوتی ہے اور جو نئی نسل کی رہبری کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال چونکہ فلسفی بھی تھے اور فطری شاعر بھی۔ حالانکہ انھوں نے مختلف مقامات پر ان دونوں منصوبوں سے انکار کیا ہے لیکن ان کے کلام میں شعری محاسن اور فلسفہ کا مناسب و متناسب حسین امتزاج خود اس بات کا شاہد ہے کہ وہ نئی نسل کی رہنمائی کے لیے پیمبرانہ شاعری کی جملہ صلاحتیں اور فلسفیانہ کامل ذوق بصیرت لے کر اس دنیا میں آتے۔ چونکہ ان کے شعری افکار میں بھرپور مقصدیت اور افادیت مع موسیقیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس لیے ان کے کلام میں مختلف نظریے بھی پائے جاتے ہیں جن میں فلسفہ خودی، مسئلہ عشق اور جذبۂ وطنیت مخصوص اہمیت کے حامل ہیں، کیونکہ ان مسائل کی ترجمانی میں نئی نسل کی رہبری کے رجحانات خاص طور پر نمایاں ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ اقبال کو عالمی شہرت اور دائمی عظمت ان کے فلسفۂ خودی کی بدولت نصیب ہوئی۔ انھوں نے خودی کے فلسفہ کو اپنے کلام میں نت نئے زاویوں سے پیش کیا ہے۔ جس سے عرفان نفس کو مادی اور روحانی تمام ترقیات کے علاوہ تسخیرِ فطرت کا ذریعہ بھی قرار دیا ہے، جس کا اندازہ علامہ کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے :۔

زمین و آسمان و کرسی و عرش
خودی کی زد میں ہے ساری خدائی

خورشید جہاں تاب کی ضو تیرے شرر میں
آباد ہے اک تازہ جہاں تیرے ہنر میں
خضر بھی بے دست و پا الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم دریا بہ دریا جو بہ جو

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

فلسفۂ خودی کے ساتھ ساتھ عشق و عقل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے علامہ نے عشق کو عقل پر ترجیح دی ہے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے زیر تماشائے لب بام ابھی

جذبہ حُبّ وطن کے سلسلے میں اقبال کے یہ اشعار نئی نسل کی رہبری کے فرائض کی انجام دہی میں ملاحظہ ہوں :۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اسکی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

چشتی نے جس زمیں پر پیغام حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشت عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

وطنیت کے اس آفاقی تصور نے اقبال کو وہ بالغ النظری، وسیع المشربی، قلبی کشادگی، بے تعصبی اور انسانی دردمندی عطا کی جس نے ان کے افکارِ عالیہ کو قبولیت عام اور بقائے دوام بخشی اور صرف اردو ہی میں نہیں بلکہ عالمی ادب کی شاعری میں نئی نسل کے لیے مسلم الثبوت راہبر قرار دیے گئے جس کا تصور "شعاع امید" کے ان چند اشعار سے لگایا جا سکتا ہے۔

اک شوخ کرن شوخ مثال نگہ حور
آرام سے فارغ صفت جوہر سیماب
بولی کہ مجھے رخصت تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرہ جہاں تاب
چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اٹھیں خواب سے مردان گراں خواب

پیش نظر اقبال کے شعری سرمائے کا تجزیہ کرنے کے بعد نتیجہ یہی برآمد ہوتا ہے کہ وہ نئی نسل کی رہبری کے لیے عرفان نفس، تحریک عمل، کسب کمال، درستی اخلاق احساس خود اعتمادی، دعوت عزم و استقلال، باہمی ہمدردی و ایثار اور اخلاص و محبت کی ضرورت اتنی لازمی سمجھتے ہیں جتنی جسم انسانی کے لیے روح کی حیثیت ہے۔ یہ تمام رموز

(بقیہ ص ۱۱ پر)

ہوئے تم دوست جس کے

سلسلہ

سید محمد اشرف

بچپن میں استادوں نے بتایا تھا کہ جب بھی کسی موضوع پر گفتگو کرو تو اس موضوع کی بنیادی باتیں پہلے واضح کرلو۔

یقیناً ہماری طرح آپ بھی اس بات سے واقف ہونگے کہ شاعر بھی آدمی کی ہی ایک قسم ہے۔ شاعر کی کچھ خصوصیات ثابت کرتی ہیں کہ وہ آدمی ہوتا ہے۔ مثلاً اُس کے ایک سر ہوتا ہے۔ دو ٹانگیں اور دو ہاتھ بھی ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کے پاس دو کان اور ایک زبان بھی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ آدمی کی یہ قسم کانوں سے کم سے کم اور زبان سے زیادہ سے زیادہ کام لیتی ہے۔ اسی لیے آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شاعر لوگ سر پہ بڑے بڑے بالوں کے پٹے رکھ کر کانوں کو بند کر لیتے ہیں۔

شاعر لوگ کھانا بھی کھاتے ہیں اور چائے بھی پیتے ہیں بلکہ کچھ شاعر تو خود اپنے ہی گھر کھانا کھاتے اور چائے پیتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن اس طرح کے اکا دکا واقعات سے شاعروں کے متعلق کوئی غلط اندازہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درحقیقت شاعر حضرات عموماً اپنے دوستوں کو ہی چائے پلانے اور کھانا کھلانے کا موقع دیتے ہیں تاکہ انہیں ثواب حاصل ہو۔

شاعروں کی خارجی وضع قطع کے سلسلے میں یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس مخلوق نے تہذیبی اور انسانی ارتقاء کا اثر بہت کم قبول کیا ہے۔ اب سے پانچ سو سال پہلے شاعر کی جو ہیئت ہوا کرتی تھی، تقریباً وہی آج بھی ہے ایک شیروانی تنگ پاجامہ، سر پہ بڑے بڑے بال، ہاتھ میں بیاض اور چہرے پر کچھ رومانی تاثرات۔ مذہب شاعری کے یہ پانچ مخصوص ارکان ہیں جن کی ہر شاعر حسب ضرورت اور حسب استطاعت پابندی کرتا ہے۔ اپنے اشعار میں جابجا گردش زمانہ کا ذکر کرنے کے باوجود شاعر حضرات نے کبھی زمانے کی گردش کو منہ نہیں لگایا اور خود کو ذرا بھی نہ بدلا یقیناً یہ شاعروں کی مستقل مزاجی کی دلیل ہے یا پھر ہو سکتا ہے کہ وقت کا کارواں ہی ان کے قریب سے دبے پاؤں گزرا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان حضرات میں قرض لینے دینے کا بہت رواج ہوتا ہے۔

ہم نے جو باتیں بیان کیں یہی وہ الزامات ہیں جو حسد سے جلنے والے بدگمان لوگ شاعروں پر لگاتے ہیں۔ ہم اِن الزامات کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں کیوں کہ یہ الزامات بالکل غلط ہیں۔ لوگ کہتے ہیں شاعر لوگ دوسروں کے دسترخوان پر کھاتے ہیں۔ غلط بالکل غلط۔ جب جب نئی غزل ہوتی ہے، مرزا الٰہی خیر نشتر کو ہم نے دعوت کرتے دیکھا ہے اور نہ صرف یہ کہ ہم نے ان کے گھر کھانا کھایا ہے بلکہ کھانے کے بعد فجر کی اذان تک بہت اصرار کے ساتھ ان کی نئی اور پرانی غزلیں بھی سُنی ہیں البتہ اصرار ہمیشہ مرزا نشتر کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے دوست غزل سننے کے لیے ان سے خوشامد کریں۔ ہاں! ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایسی تمام دعوتوں کے بعد مرزا کئی دن تک ہمارے گھر آکر ہمارے ساتھ کھانا کیوں کھاتے ہیں۔ یقیناً دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہوگا مرزا کے علاوہ ہمیں کسی سے دوستی کا تجربہ بھی تو نہیں ہے۔

اس الزام میں بھی صرف آدھی سچائی ہے کہ شاعر لوگوں میں قرض لینے دینے کا بہت رواج ہوتا ہے۔ ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ مرزا کو ہم نے صرف قرض لیتے سُنا اور برتا ہے اس سلسلے میں وہ اس قدر محتاط ہیں کہ مانگا ہوا قرض بھی کبھی واپس نہیں کرتے کہ کہیں کوئی دشمن یہ نہ سمجھ لے کہ مرزا ہمیں قرض دے کر اپنا شرمندۂ احسان کر رہے ہیں۔ مرزا کی اسی شریف النفسی کی تو ہمارے دِل میں قدر ہے۔

یہ الزام بھی قطعی بے بنیاد ہے کہ شاعر لوگ صرف شیروانی پاجامہ پہنتے ہیں۔ ہم نے بہت سے لوگوں کو اپنے کانوں سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آج مرزا کوٹ پتلون میں دیکھے گئے ہیں۔ ایسے نظارے ہم خود نہیں دیکھ پاتے لیکن گھر آکر سُن ضرور لیتے ہیں کہ آج مرزا نشتر تمہارا کوٹ پتلون مانگ کر لے گئے ہیں۔ اب آپ اسے مرزا کی ایمان داری نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے کہ دوسرے دن مرزا ہمیں آکر بتا بھی دیتے ہیں کہ آج کل ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننے کا رواج ختم ہو رہا ہے لوگ باگ تمہیں ڈھیلا ڈھالا کوٹ پہنتے دیکھ کر ہنستے تھے بھئی ہم سے برداشت نہ ہوا۔ ہم نے درزی کے ہاں جاکر تمہارا کوٹ پتلون کسوا لیا ہے اور اتفاق تو دیکھو کہ یہ اب بالکل ہمارے ناپ کا ہو گیا ہے اب آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں اس زمانے میں ایسے دردمند اور خیر اندیش دوست کہاں ملیں گے جو اپنے دوستوں پر لوگوں کے ہنسنے کی اتنی پروا کرتے ہوں۔

لیکن ہمارے یہ خیالات اب تبدیل ہو چکے ہیں اور اس کے لیے ہم مرزا غالب کے ممنون ہیں۔ اب ہمیں ایک مہینہ قبل کی وہ شام یاد آرہی ہے جب ہم مرزا کے پاس بیٹھے تھے۔ وہاں کچھ پرانے رسالے رکھے تھے اور ان رسالوں پر رام پور سے آیا ہوا مشاعرے کا کارڈ رکھا تھا۔ مرزا نے ہم سے کہا۔

"یار رام پور والوں نے بہت اصرار کیا ہے کہ اب انکار کرتے نہیں بنتی۔ کل مشاعرے میں جانا ہی پڑے گا۔ سوچتا ہوں جو نئی غزل کہی ہے وہ تمہیں سنا دوں۔ قسم خدا کی، اس قحط الرجال کے عالم میں تمہیں ایک فاضل اور صاحب ذوق نظر آتے ہو ——"

معلوم نہیں کیا بات ہے اپنی تعریف سن کر ہماری کچھ عجیب و غریب حالت ہو جاتی ہے۔ لگتا ہے ہر طرف رنگین تتلیاں اور خوش رنگ غبارے اڑ رہے ہیں، فضا کا رنگ ایسے موقعے پر دھانی ہو جاتا ہے اور بدن بہت ہلکا پھلکا سا محسوس ہونے لگتا ہے۔ نیاز مندی اور انکساری کی کیفیت تن بدن میں جاگ اٹھتی ہے۔ ہم نے کہا ——

"مرزا تم ہم کو کانٹوں میں نہ کھینچا کرو۔ ہم بہت جاہل اور کوڑ ذہن ہیں۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ تم جیسے دوست ہمیں نصیب ہے۔ خدا کے لیے اپنی نئی غزل ہمیں جلد سناؤ۔"

مرزا ایسے ہی خاص خاص موقعوں پر ہمیشہ ہمیں صاف گو اور سچا انسان سمجھتے ہیں۔ کہنے لگے ——

"غم نہ کرو —— میرے ساتھ رہتے رہتے تمہیں خاصا سلیقہ آگیا ہے آہستہ آہستہ سب سیکھ جاؤ گے۔ لو مطلع سُنو۔ دھیان سے سننا۔ زبان کا شعر ہے —— عرض کرتا ہوں اور بھئی داد دو کہ کیا خوب کہہ گیا ہوں۔ کہ

ع۔ ہم نے ان کے سامنے پہلے تو خنجر رکھ دیا

مصرع سن کر ہم کچھ چونکے یہ تو داغ کا مصرع تھا ہم نے کہا۔

"مرزا......"

"اونہہ ہوں۔ خاموشی سے سنو۔ زبان کا شعر ہے کہ

ہم نے ان کے سامنے پہلے تو خنجر رکھ دیا
پھر کلیجہ رکھ دیا، دل رکھ دیا، سر رکھ دیا

اس سے پہلے کہ مرزا داد طلب نظروں سے دیکھیں ہم نے دبی زبان سے لیکن بہت اعتماد کے ساتھ کہا۔

مرزا نشتر! ہمیں اس شعر میں کچھ داغ کا سا رنگ نظر آتا ہے"

مرزا جھلا کر بولے ——

"یار تمہیں تو ویسے ہی رنگ ونگ نظر آتا ہے شاید کلر بلائنڈ ہوگئے ہو۔"

پھر اپنے جملے کا لطف لیتے ہوئے انھوں نے ہمیں پوری غزل سنائی۔ غزل میں مقطع نہیں تھا۔ کہنے لگے ——

"مقطع نہیں ہو پایا ہے۔ آج کل رواج بھی نہیں ہے۔"

ہم نے مرزا سے کہا ——

"مرزا! تم ہمارے دوست ہو۔ کم از کم دوسرے تو یہی سمجھتے ہیں۔ لیکن تم ہمیں کبھی اپنے ساتھ مشاعرے میں نہیں لے جاتے۔"

بے اختیار اچھل پڑے۔ کہنے لگے۔

"چلو۔ بخدا کل ہی مشاعرے میں چلو۔ وہ انسان ہی کیا جو دوست کی ایک ادنیٰ سی خواہش نہ پوری کرسکے۔ اور ہاں دیکھو وہ اپنی سرمئی شیروانی ذرا پریس کرا کے بھیج دینا۔ میری ادنیٰ سی خواہش ہے کہ کل کا مشاعرہ میں تمہاری شیروانی پہن کر پڑھوں۔ اور ہاں دیکھو۔ ایک راز کی بات بتاؤ۔ کسی سے کہنا مت۔ کیا تمہارے پاس سو روپیے کے کھلے نوٹ ہیں۔"

ہم نے کہا" ہیں۔"

کہنے لگے۔

"شیروانی کے ساتھ بھیج دینا۔ اگلے مہینے لوٹا دوں گا ہاں اب تم جلدی جاؤ —— دھوبی کی دوکان بند ہوجائیگی تو پریس کیسے کراؤ گے۔"

گھر آکر شیروانی اور سو روپیے کے کھلے نوٹ ہم نے مرزا کو بھیج دیے ——

دوسرے دن اسٹیشن پر ایک دم کہنے لگے۔

"یار کھڑے میرا منھ کیا دیکھ رہے ہو۔ ریل آنے والی ہے۔ بھاگ کر دو ٹکٹ لے کر آجاؤ ——"

راستے بھر مرزا ہماری دلجوئی کی باتیں کرتے رہے۔ اور ہمیں ہمارے کچھ نادیدہ دشمنوں سے خبردار کرتے رہے۔ ہم اپنے انجان دشمنوں سے متعلق ان کی معلومات کا فائدہ اٹھاتے رہے۔ اسٹیشن پر جب ہم نے کسی استقبال کرنے والے کو نہیں دیکھا تو مرزا بھانپ گئے۔ کہنے لگے۔

"میں نے خود ہی خط لکھ کر منع کردیا تھا کہ کوئی استقبال کو نہ آئے میں اس ٹائپ کا شاعر نہیں ہوں۔"

جیسے جیسے رکشہ مشاعرہ گاہ کے قریب پہنچ رہا تھا مرزا کے چہرے پر کچھ بُردباری، سنجیدگی، بے نیازی اور ایک اداس سی رومانی کیفیت طاری ہوتی جارہی تھی۔ رکشے سے اتر کر انھوں نے اپنی اچکن بھی ہمیں کو تھمادی اور کونے میں کھڑے ہوکر ہماری شیروانی کے اوپر کے تین بٹن توڑ ڈالے۔ ہم ہاں ہاں کرتے ہی رہ گئے۔ مرزا نے کہا۔

"تم نہیں جانتے۔ مشاعروں اور شاعروں کے کچھ مخصوص آداب ہوتے ہیں۔"

ہم شاعروں کے آداب کو حیرت اور ٹوٹے ہوئے بٹنوں کو افسوس کے ساتھ دیکھ ہی رہے تھے کہ مرزا نے سر کے بالوں کو ایک مخصوص انداز میں چہرے پر بکھیرا اور کہا۔

"سنو —— مشاعرے میں اسٹیج تک میرے پیچھے پیچھے یوں چلو جیسے میرے بہت بڑے مدّاح ہو۔ میں جہاں لڑکھڑاؤں تو ہاتھ بڑھا کر سنبھال لینا۔ خبردار۔"

میں نے کہا۔

"مرزا! تم شراب تو پیتے نہیں ہو۔ بھلا لڑکھڑاؤ گے کیسے؟"

"پھر وہی بچوں جیسی باتیں۔ لڑکھڑاؤں گا نہیں تو شاعروں اور سامعین پر کیا اثر پڑے گا کہ یہ کیسا شاعر ہے کہ شراب تک نہیں پی کر آیا —— جیسا بتا رہا ہوں ویسا کرو۔ کہا تھا نا کہ آہستہ آہستہ سیکھ پاؤ گے۔ چلو میں آگے بڑھتا ہوں۔"

اسٹیج تک پہنچتے پہنچتے ہم جن کیفیتوں سے گزرے ہمارا دل ہی بہتر جانتا ہے۔ ہاتھ میں اچکن سنبھالے مرزا کے پیچھے نیازمندانہ چلتے ہوئے، لڑکھڑاتے ہوئے مرزا کو سنبھالتے ہوئے ہم جیسے تیسے اوپر پہنچے۔

"مختصر یہ کہ جب مرزا غزل پڑھنے کھڑے ہوئے تو چاروں طرف ایک طائرانہ نظر ڈالی اور یوں گویا ہوئے۔"

"حضرات اناؤنسر صاحب نے مجھے بہت جلد بلا لیا ہے آج کل تقدیم و تاخیر کا رواج ہے بھی نہیں۔ میرے خیال میں انھوں نے اس لیے مجھے جلد بلا لیا ہے کہ میں غزل پڑھ کر مشاعرہ جمانے میں ان کی مدد کروں۔ تو حضرات غزل ملاحظہ ہو۔ مطلع دیکھئے۔ زبان کا شعر ہے۔ کہ

ہم نے ان کے سامنے پہلے تو خنجر رکھ دیا
پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا سر رکھ دیا

یقین مانیے۔ مشاعرہ گاہ اور اسٹیج پر ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ لیکن "اتار دو"، "بٹھادو"، "بھگادو" کی ملی جلی آوازوں کے درمیان ہمیں معلوم ہوا کہ مشاعرے میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ بھی ہماری ہی طرح کلر بلائنڈ تھے۔ اور سب کو اس مطلع میں داغ کا رنگ نظر آرہا تھا۔

ہم مرزا کو لے کر اسی وقت اسٹیشن واپس آئے۔ ریل کے سفر کے دوران خاموشی رہی۔ ریل سے اتر کر ہم نے جب حقیقت پوچھی تو کہنے لگے۔

"اب پرانے رسالوں پر بھی اعتبار نہیں۔ کم بخت مشہور غزلیں چھاپ دیتے تھے ——"

ہم بٹن ٹوٹی شیروانی لے کر جب گھر آئے تو بہت دیر تک مرزا الٰہی خیر نشتر اور اپنے تعلقات کی نوعیت پر سوچتے رہے اور غور کرتے رہے۔ پھر سارے اگلے پچھلے واقعات یاد کیے اور پھر فیصلہ کیا کہ دیوان حافظ سے فال نکال کر دیکھیں کہ مرزا ہمارے دوست ہیں یا ان کی طرف سے ہمیشہ نقصان اور ذلت ہی اٹھانا پڑے گی؟۔

اندھیرے میں ہاتھ ڈال کر دیوانِ حافظ نکالا۔ کھولا اور انگلی رکھ دی۔ انگلی رکھے رکھے جب روشنی میں آئے تو معلوم ہوا وہ دیوانِ حافظ نہیں دیوان غالب ہے اور جس شعر پر انگلی رکھی تھی وہ یہ تھا۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

اور اسی شعر کی بدولت آج ہم اتنے باہمت ہیں کہ یہ جو مرزا ہمارا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں تو ہم ان سے باآوازِ بلند کہہ سکتے ہیں۔

"کون... مرزا نشتر۔ بھئی آج ہم گھر پر موجود نہیں ہیں دفتر گئے ہوئے ہیں ——"

(اردو سروس سے)

بقیہ: اقبال نئی نسل کا رہبر

و معارف علامہ کے ان اشعار سے آشکار ہیں

اس گلستاں میں نہیں حد سے گذرنا اچھا
ناز بھی کر تو باندازۂ رعنائی کر

تو ہی ناداں چند کلیوں پہ قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

چونکہ اس مختصر سے مقالہ کا عنوان "اقبال نئی نسل کا رہبر" ہے اس لیے اس کا اختتام علامہ کے اس شعر پر کیا جاتا ہے جو جامعیت کے لحاظ سے نئی نسل کی رہبری کے لیے خضرِ راہ قرار دیا جا سکتا ہے

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(آکاشوانی لکھنؤ سے نشر)

بقیہ: این سی ای آر ٹی

اپنی ان ہی تمام خوبیوں کی بدولت این، سی، ای، آر، ٹی مطبوعات نے تعلیمی میدان میں نمایاں مقام پیدا کیا ہے، چنانچہ اب ان کتابوں کی مقبولیت اور افادیت ہندوستان سے باہر تک محسوس کی جارہی ہے۔ حال ہی میں کونسل کی تیار شدہ 'جغرافیہ' کی ایک نصابی کتاب جاپانی نصابِ تعلیم میں شامل کی گئی ہے۔ اسی طرح ملیشیا کے ایک ادارے نے حساب کی کتاب شامل کی ہے، فیجی سرکار نے یہاں کی تیار شدہ 'ہندی' کی نصابی کتاب کو ماڈل بک تسلیم کرلیا ہے۔ اور ان کتابوں کے سپلائی آرڈر کونسل کو موصول ہوتے ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک پاکستان سے اگر کوئی ثقافتی معاہدہ ہوتا ہے تو ان کتابوں کی مزید افادیت سامنے آئے گی۔

(اردو سروس سے نشر)
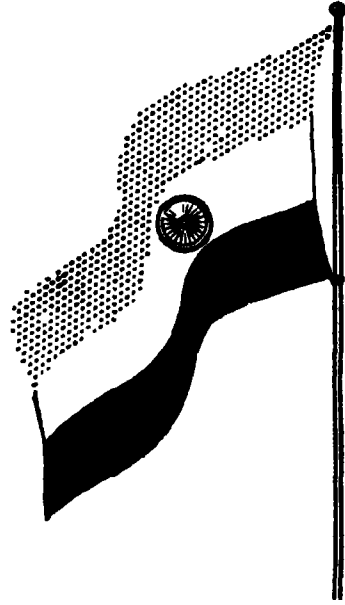
یومِ جمہوریہ پر دِلی مبارکباد

26 جنوری 1950ء کو بھارت کے لوگوں نے ایک خود مختار سوشلسٹ سیکولر جمہوری ریپبلک کی بنیاد رکھی تھی۔
گذشتہ 31 برسوں میں ہم نے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

- ہم نے جمہوریت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا ہے۔
- عرصے سے چلی آرہی خوراک کی کمی پر قابو پایا ہے۔
- ہم سرکردہ زیادہ صنعت یافتہ ملکوں میں گنے جاتے ہیں۔
- ہم سائنس اور ٹکنالوجی میں صف اوّل کے ممالک میں شامل ہوگئے ہیں۔
- ہم نے تین بیرونی حملوں کا منہ موڑا ہے۔ اور
- بین الاقوامی اجتماعوں میں ہماری آواز معنی رکھتی ہے۔

مگر سب کے لئے سماجی انصاف اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی خاطر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

یہ صرف قومی اتحاد کے مضبوط رشتے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

ترقی اور تحفظ کی خاطر قومی یکجہتی کو پکا کیجئے اور سیکولر جماعتوں کو مضبوط بنائیے۔

davp 80/324

افسانہ

بستی ایک نئی ہے

احمد یوسف

سعید کی کرسی سے ملی ہوئی کرسی پر اس کا پارٹنر بیٹھا تھا۔ میز پر ایک طرف فائلوں کا ڈھیر تھا، دوسری طرف موٹی سی ڈائرکٹری کے اوپر فون دھرا تھا، اور ان دونوں کے درمیان دستی، سگریٹ کا پیکٹ، دیا سلائی اور ایشٹرے رکھا تھا۔

سعید کا پارٹنر کسی فائل میں منہمک تھا۔ لیکن سعید ہم لوگوں سے محوِ گفتگو تھا، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی اس نوع کا سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ جب اس کے دوست آئیں تو سعید فائل دیکھے اور جب سعید کے دوست آئیں تو وہ۔

میں سعید کے سامنے بیٹھا تھا اور برابر والی کرسی پر کبھی کا کھنڈرا عتیق بیٹھا تھا، جو آج اسی شہر میں نہایت ہی مفلوک الحالی سا صوفی دکھائی دیتا تھا۔

ہماری گفتگو میں دو چیزیں بار بار حارج ہوتی تھیں، ایک تو دو چار ثانیے کے بعد فون کی گھنٹی، اور دوسری وقفے وقفے کے بعد عتیق کی ٹھنڈی آہیں۔

عتیق کی ٹھنڈی آہیں لگتا تھا کہہ رہی ہوں ——" یہ دنیا ہیچ و پوچ ہے بس بھاگ چلو"—— ایک میلی سی شیروانی، سر پر منڈھی ہوئی ایک میلی سی مخمل کی ٹوپی اور پاؤں میں ربر سول کی چپل۔

تب ہی سعید نے ہاتھوں کے اشارے سے مجھے برآمدے میں چلنے کو کہا۔

برآمدے میں پہنچ کر سعید نے کہا "یار میں اپنے لڑکے کے لیے عتیق کی لڑکی کا رشتہ مانگنا چاہتا ہوں، اس نے اسی سال میڈیکل پاس کیا ہے۔ تمھاری کیا رائے ہے؟"

میں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا "خدا مبارک کرے"

اتنے میں ہی فون کی گھنٹی بجی اور سعید لپکتا ہوا فون کی طرف چلا گیا۔

سعید کا لڑکا سائنس گریجویٹ تھا، اور چوں کہ غیر سرکاری دفتروں میں سرکاری دفتروں کی طرح، ایک تہائی دودھ کے ساتھ دو تہائی بالائی ڈالنے کا رواج نہ تھا، اس لیے وہ سرکاری دفتروں والے فیض سے محروم تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ ابھی بچہ ہے، دودھ سے کریم نکالنا بھی ایک مستقل فن ہے جو تجربوں کی کئی منزلیں سر کرنے کے بعد ہی آتا ہے۔ سرکاری دفتروں میں تو کرسی سے اٹھنے والا، کرسی پر بیٹھنے والے کے کان میں سب کچھ پھونک جاتا ہے۔

میں برآمدے میں سعید کا انتظار کرتا رہا۔

سعید آیا تو اس نے بتایا کہ وہ کل شام کی چائے پر عتیق کو بلا رہا ہے۔ مجھے وہ میری قیام گاہ سے پک اپ کرے گا۔

دوسرے دن سعید مجھے لینے آگیا۔ راستے میں اس نے مجھ سے کہا "میاں زندگی بے حد پیچیدہ اور مشکل ہو گئی ہے ہمیں بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے۔ تمہارے یہاں والی بات نہیں ہے۔"

عتیق بھی آگیا تھا۔

چائے کے بعد میں نے سوچا کہ شاید سعید آج ہی مجھے کنارے لے جا کر کہے کہ میں ہی یہ تجویز پیش کردوں، ورنہ پھر میرا یہاں کام ہی کیا تھا۔ دونوں خود ہی بیٹھ کر سب کچھ طے کر سکتے تھے۔

ٹی وی پر ایک ڈرامے کی قسط آرہی تھی، جس کی کئی قسطیں میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا اور مجھے اس میں دلچسپی تھی۔ چنانچہ میں ٹی وی لاونج میں سعید کی بیوی بچوں کے ساتھ ڈرامہ دیکھنے بیٹھ گیا۔

اتنے میں ہی سعید نے مجھے آواز دی تو میں لان میں ان کے ساتھ جا بیٹھا۔

تب ہی سعید نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا ——

"عتیق تم سے ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

عتیق نے دھیرے سے ٹھنڈی سانس لی اور سعید کی طرف یوں دیکھا جیسے کہہ رہا ہو —— "میں ہمہ تن گوش ہوں۔"

"تمہاری لڑکی سے میرے لڑکے کا رشتہ کیسا رہے گا، گھر کی بات ہے تمہیں کسی قسم کی پریشانی بھی نہیں ہوگی۔"

اس کے بعد میں نے سوچا تھا کہ مفلوک الحال عتیق "اللہ بس باقی ہوس" کا نعرۂ مستانہ بلند کرے گا اور پھر کہے گا "جو تیری مرضی سو میری مرضی۔"

لیکن عتیق نے تو اپنی ساری وارفتہ حالی کو پرے پھینک کر بڑے سنبھلے ہوئے انداز میں کہا "یار تم نے کچھ دیر کردی۔"

اچانک فضا بڑی بھاری بھاری سی، ساکت سی ہو گئی اور ایسا محسوس ہوا کہ اب نہ کچھ سننے کو باقی رہ گیا ہے اور نہ کہنے کو۔

آگے کیا ہوگا ہے—— اس مہرِ سکوت کو کون توڑے گا؟

تب عتیق ہی نے اس تعطل کو ختم کیا اور بتایا کہ اس کی بیوی کا ایک رشتے کا بھانجا ڈاکٹر ہونے کے بعد کسی اچھی جگہ پر کلینک کھول کر بیٹھا ہے۔ لڑکے کی ماں، لڑکی کا رشتہ مانگنے کے لیے اس کی بیوی کے پاس آئی تھی، اور اس کی بیوی نے تقریباً طے ہی کر دیا ہے۔

اس گفتگو کے بعد سیاست، ثقافت اور اسپورٹس کی باری تھی۔

لیکن عتیق نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں روکا، سانس کو زینہ بہ زینہ اپنے اندر اتارا، اور اس کے بعد پچھلی گفتگو کے ایک تازہ باب کو چھیڑ دیا۔

"ویسے سعید میں تمہارے آگے ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں۔ ابھی تمہیں ایک لڑکی اور بیاہنا ہے۔ میرا بڑا لڑکا انجینئر ہو چکا ہے، کیوں نہ تم اسے اپنی غلامی میں لے لو۔"

میں تو اپنے طور پر عتیق کی اس پیش کش سے خوش ہو گیا اور فی الفور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اس تجویز کو سن کر سعید کا چہرہ دمک اٹھے گا، کیونکہ میرے یہاں تو یہ کہا جاتا ہے کہ لڑکے کی شادی، پل پھر میں رچادی؛—— لیکن لڑکی کی شادی؟—— جس نے لڑکی کی شادی کر دی، اس نے گویا اپنے سینے سے پہاڑ اُتار پھینکا۔

لیکن سعید کا چہرہ بالکل ہی سپاٹ تھا۔

اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے اس مسئلے پر کچھ بولنا چاہیے۔ آخر میں یہاں کیوں بلایا گیا تھا؟

اس خیال کے آتے ہی میں نے اپنی کرسی ان کے قریب کر لی، اور سعید اور عتیق کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"دوستو، ہم پر یہ ستم ٹوٹا کہ بہت سال پہلے تیس سال، چالیس سال، پچاس سال، سو سال، حتیٰ کہ ہزار سال پہلے بھی کہہ لو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ یہ سارے لمحے ماضی کی تاریک راہوں میں گم ہو چکے ہیں، ہم ایک دوسرے سے الگ ہو گئے، ہم جو میرے دست و بازو تھے۔ اب عارضی طور پر ہی سہی، تمھیں پا کر میرے اندر یہ احساس جاگا ہے کہ یہ تھوڑے سے لمحے تمہارے ساتھ میسر ہو رہے ہیں، انھیں میں گوہر نایاب جان کر اپنے ساتھ لے جاؤں، اور جب زندگی میں اندھیری راتیں آئیں، تو انھیں نکال کر ان سعید بخت راتوں کو ان کا نور دے دوں۔"

اُن سے کہنے کے بعد مجھے یہ محسوس ہوا کہ میری گفتگو خاصی بے ربط اور بے محل سی ہے اور تب اس گفتگو کو یکلخت تمت بالخیر تک پہنچاتے ہوئے میں نے کہا۔

"مجھے تم دونوں کی تجویز پسند آئی۔"

میری بات ختم ہوئی تو سعید نے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔

"بہر حال عتیق ہم اسی غیر ملکی کے سامنے یہ فیصلہ کرلیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی تجویز پر غور کریں گے۔"

اس پر عتیق نے ایک تھکے ہوئے راہی کی طرح نحیف آواز میں اپنی سانس پر قابو پاتے ہوئے کہا ——— "ٹھیک ہے۔"

یوں شگفتگی لوٹ آئی اور ادھر ادھر کی باتیں چھڑ گئیں۔

اتنے میں عتیق نے گھڑی پر نگاہ ڈالی ——— "کافی دیر ہوگئی اب میں چلوں گا۔"

سعید نے کہا "چلو میں تمھیں پہنچا دیتا ہوں۔"

فاکس میں سعید کے برابر عتیق بیٹھ گیا، میں پیچھے کی سیٹ پر تھا۔

راستے میں سعید نے ایک دواخانے کے سامنے گاڑی روکی۔

جب وہ چلا گیا تو عتیق نے کہا: "تم ہی سوچو میری بیٹی ڈاکٹر ہے، سعید کا لڑکا فقط بی۔ ایس۔ سی ہے اور کسی فرم میں جونیر ایگزیکیٹو ہے ——— دو ڈھائی ہزار تنخواہ آگے کچھ نہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ تو میری لڑکی کمالے گی، کوئی تک ہے۔"

ہم عتیق کے گھر گئے تو ہمارے سامنے کوک کی بوتلیں رکھی گئیں۔

سعید نے کہا "یار عتیق میں بھی اس گھر میں پہلی بار آیا ہوں" اور تب اس نے باتھ روم کے متعلق دریافت کیا۔

اس درمیان عتیق مراقبے میں چلا گیا۔ سعید واپس آیا تو اُس نے عتیق کو آواز دی۔

مجھے مسکراتے دیکھ کر دونوں نے بیک زبان کہا۔

"کیوں بھئی کیوں مسکرا رہے ہو؟"

"عتیق میرے یار میں سوچ رہا تھا کہ اس بستی کا نام 'صوفی نگر' تو نہیں۔"

عتیق فوراً بول اٹھا "سخت ملحدانہ خیالات ہیں تمہارے۔"

اس پر مجھے اتنے زور کی ہنسی آئی کہ کوک میرے حلق میں اٹکتی سی محسوس ہوئی اور بڑی مشکلوں سے اسے حلق کے نیچے اتارا۔

واپسی میں سعید نے مجھ سے پوچھا "عتیق تم سے کچھ کہہ رہا تھا؟"

باہر کے جلدوں سے نظر موڑنے کے وقفے میں اچانک میرے ذہن میں صحیح جواب آگیا "ہاں کہہ رہا تھا سعید نے بہت دیر کردی، عجیب آدمی ہے اُسے پہلے کہنا چاہیے تھا۔"

اپنے جواب سے مطمئن ہو کر میں نے سعید سے کہا کہ عتیق کی تجویز میں مجھے زیادہ وزن دکھائی دیتا ہے، یوں کہ تمہاری لڑکی کو انجینئر مل جاتا ہے، بغیر کسی کد و کاوش کے ——— دیکھا بھالا لڑکا۔

سعید کچھ نہیں بولا۔ فاکس روشنی کے سیلاب میں بہتی جارہی تھی اور ہر دو طرف تیز رفتار کاریں گذر رہی تھیں۔

در اصل سعید کو عتیق کا جواب بے حد اہانت آمیز محسوس ہوا تھا، چنانچہ اس نے کچھ ایسی باتوں کا انکشاف کیا، جو عام حالات میں مجھ سے چھپی رہتی۔

"عتیق کا حلیہ تم دیکھتے ہو۔ ابھی تک ہیڈ کلرک بھی نہیں ہوا ہے۔ لیکن اس نے بچوں کو اچھی سے اچھی تعلیم دلائی ہے اور اس کالونی میں تین تین مکانات بنوائے ہیں۔"

یہ کہہ کر سعید بڑی معنی خیز ہنسی ہنسا "یہاں سب کچھ چلتا ہے۔"

میں کبھی اس کا منھ دیکھتا اور کبھی آپ میں گم ہو جاتا۔

میں، عتیق اور سعید کبھی ایک مثلث بناتے تھے لیکن میں تو اب خیالوں سے پرے ایک خط تھا، اور یوں مثلث تو کب کا ٹوٹ چکا تھا۔

ویسے عتیق اور سعید آج بھی جگری دوست تھے اور یہ تصوف کے ایسے ادق مسائل تھے، جو برسوں کی ذہنی ریاضت کے بعد ہی اپنی پوری جزئیات کے ساتھ کسی کی گرفت میں آتے تھے۔

کئی دنوں بعد سعید نے مجھے فون کیا کہ عتیق کے یہاں چلنا ہے، وہ مجھے لینے آئے گا۔

قطار در قطار دودھیا روشنی کی بارات۔ شائیں شائیں گذرتی کاریں، ایک عجیب پُر اسرار سا ماحول۔ مجھے اس بستی کے یہ مناظر بے حد پسند تھے اور میں کافی کافی دیر تک ان میں گم رہتا تھا۔ اس وقت بھی میں ان میں کھویا ہوا تھا کہ میرے دل نے دستک دی۔ یہ بڑے قیمتی لمحات۔ سوچو کہ تمہارے پاس یہاں سے لے جانے کے لیے اور کیا ہے۔ بس یہی قیمتی لمحات ——— انہی کی بزم آرائیوں سے تمھیں مدتوں خوش رہنا ہے۔

"سعید" میں نے سعید کو بنا کسی مقصد کے آواز دی۔

"ہاں کہو"

"کچھ نہیں یار کچھ نہیں۔"

پھر سعید خود ہی بولا ——— "عتیق کی تجویز کے متعلق اس سے کچھ نہ کہنا۔"

میں نے خاصی بے تعلقی سے "ٹھیک ہے" کہا اور یوں بیٹھ گیا جیسے مجھے اس بات کا پورا یقین ہو کہ سعید ابھی کچھ اور بھی کہے گا، اور میرا یہ شبہ صحیح ثابت ہوا۔

"یہ کالونی جہاں میں رہتا ہوں، یہاں کی سب سے پوش کالونی ہے، کیا میری بچی ایک نچلے متوسط طبقے کے کالونی میں جاکر خود کو ایڈجسٹ کر سکے گی؟"

"میرا لڑکا دو ہزار تنخواہ پاتا ہے۔ عتیق کی لڑکی سے اس کی شادی ہو جاتی تو میں چالیس پچاس ہزار روپیے لگا کر لڑکی کے لیے ایک کلنیک کھلوا دیتا۔"

"یہاں تو ایک جونیئر لیڈی ڈاکٹر بھی کلنیک کھول کر بیٹھ جائے تو پانچ سات ہزار روپیے ماہانہ سے اپنا کیریئر شروع کرتی ہے۔"

"لیکن عتیق سوچتا ہے کہ اگر اُس کی لڑکی کسی ڈاکٹر سے

(بقیہ ص ۲۴ پر)

افسانہ

چاڑگی

راتوں ——— کھلی کھلی راتوں میں ..... راگے کے دل میں جھنجھناہٹ سی ہونے لگتی۔ اس کے ارد گرد پھیلی ہوئی مشینوں سے آتی گھڑگھڑاہٹ اس کے کانوں میں تیزاب انڈیلنے لگتی۔ اسے ان سے نفرت سی ہوتی جاتی۔ مشینوں پر تھرتھراتی ہوئی اس کی نگاہیں ایک ساعت کے لیے تھم جاتیں ——— اور لمحہ لمحہ چھٹی کے سائرن کا انتظار بڑھتا رہتا۔

سائرن ! ———

کارخانے کی بیحد کھوکھلی ——— بے مزہ اور اکتا دینے والی زندگی سے اس کا عارضی نجات دہندہ ——— اس کی ساعت یہ دم بھر کے لیے اُگ اُگ کر معدوم ہوتا رہتا اور ایک لمحہ کو راگے کے دل میں اس کے لیے بھی نفرت کے خار اگ جاتے مگر ایک معینہ وقت پر جب سائرن کی آواز دل کا پہلا پنچھی اڑتا ..... کانٹے جھڑ جھڑ کر گر جاتے اور جھوٹ جھوٹ کلیاں لگ کر پھول بن جاتیں۔ راگے خوشی میں مست اپنا ٹفن باکس اٹھا کر اپنی کھولی ——— اپنے گھر کی اور چل دیتا۔

——— اور جیسے اپنے آپ سے پرے کھنچتا جاتا!

——— پیچھے ..... اور پیچھے !!

دور ——— بہت دور سے آکر ..... چمنیوں کے دھنوئیں سے چھنتی ہوئی موسیقی کی مدھر لہریں دھیرے دھیرے اسے اپنے اندر جذب کرلیتیں۔ اس کے دل میں یادوں کی بے شمار شمعیں بھک بھک جل جاتیں۔ اپنے آپ سے گم ——— چلتے چلتے وہ کبھی کسی کھمبے سے ٹِک جاتا، کبھی فٹ پاتھ کے کنارے بچھی سیمنٹ کی بنچ پر بیٹھ رہتا ہے اور ——— اور اس وقت خود میں واپس لوٹتا جب ڈیوٹی کانسٹبل کے رول کا ٹھوکہ اس کے پہلو یا بازو پر لگ چکا ہوتا۔

اس کے خالی خالی دل سے ایک بھری پری سرد آہ نکلتی اور وہ اٹھ کر دوبارہ اپنی کھولی کی طرف چل دیتا۔ تھکا تھکا ——— سست سست!

شہر کے ٹاور پہ کھڑے ہو کر اس نوجوان نے بکھرے پر ———

اسلم سلازار

ہنگامے پر ایک گہری نگاہ ڈالی۔

"انکشاف لازمی ہے ــــــ ورنہ رلبشہ رلشہ سے ہمارے خلیے ٹوٹ جائیں گے!"

آنے جاتے بے شمار لوگوں کے ہجوم کو اس نے دوبارہ بڑے غور سے دیکھا۔

"انکشاف کی کاوشوں میں گدرا ہوا ہر پل ہمارے ارتقا کا غماز ہے!"

اس نے اپنے آپ میں الجھے ہوئے ان لوگوں پر اپنی نظروں کی دبیز چادر ایک بار پھر ڈالی ــــــ

"نامعقول..... نامناسب، یہ انکشاف ان کے بس کی بات نہیں!"

چادر سمیٹ کر قدرے پریشانی کی حالت میں اس نے بہت کچھ سوچا اور انکشاف کے لیے خود کو منتخب کر کے نیچے اتر آیا۔

کوئی اس کی طرف آ رہا تھا ــــــ

"لازمی انکشاف کے لیے میں نے خود کو منتخب کر لیا ہے!" نزدیک آتے ہی اس نوجوان نے اس سے کہا لیکن وہ بے تعلق سا اس کے پاس سے گذر گیا۔ نوجوان نے اسے روکنے کی دوسری کوشش کی۔ "جی، آپ ہی کو میں نے ۔ ۔ یہ انکشاف..."

بے تعلق شخص سنی ان سنی کیے آگے بڑھتا رہا۔ وہ دو قدم اس کے پیچھے چلا لیکن عقل کے سنبھالے کے ساتھ ہی اس کے پاؤں تھم گئے

"جاہل اور کم عقل شخص کے پیچھے بھاگنا کفر ہے!"

ــــــ "لیکن ایک عظیم راز کے انکشاف کے لیے دریافت کی راہوں پہ چلنا ہی اصل دانائی ہے!"

پھر خود میں کافی کاٹ چھانٹ کے بعد ہوئے فیصلے کو ذہن کے ویران محل کے ایک محفوظ گوشے میں رکھ کر اس نے اپنے قدم ایک سمت بڑھائے۔

"سنیے، کیا آپ جانتے ہیں کہ....." اس نے تیز تیز چلتے ہوئے اس شخص سے پوچھا۔

"جی ہاں ــــــ میں جانتا ہوں کہ آج ملک کی معاشی بدحالی اور سائنسی پچھڑاپن پر ایک خاص تقریر ہے۔"

"میں نے یہ نہیں پوچھا....."

"تو خاموش رہیے اور مجھے جانے دیجیے کہ وقت بہت کم ہے۔"

"کیا آپ میں سے کوئی صاحب جانتے ہیں.. ..." اس نے سامنے بیٹھے کئی لوگوں کو مخاطب کر لیا۔

"جناب خاموش رہیے ــــــ یہ لائبریری ہے ــــــ مطالعے کی جگہ ہے کوئی کھیل کا میدان نہیں!"

"دراصل میں مطالعے کی غرض سے نہیں آیا... "

"تو پھر کیا غرض ہے آپ کی؟"

"میں پر اسرار موسیقی کے بارے میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔"

"سرد راتوں میں سنائی دینے والی موسیقی نا ــــــ میرے خیال میں یہ کوئی آسیبی خلل ہے!" ان میں سے ایک نے کہا۔

"ارے جناب، اس زمانے میں بھی آپ آسیبوں کی بات کرتے ہیں۔ میرا قیاس تو یہ ہے کہ یہ آوازیں آسمان سے آتی ہیں ــــــ شاید جنت سے!" پاس ہی بیٹھے دوسرے شخص نے اپنی آنکھوں کو کچھ عجیب زاویے دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ جنت سے ــــــ جاہلوں والی بات! ارے جناب غور کیجیے تو خود پتہ چل جائے۔ آج کے زمانے میں جہاں انسان نے دوسرے سیارے سے اپنے تعلقات استوار کر لیے ہیں وہیں کچھ ایسے بھی سیارے ہیں جو اس کے حلقۂ ذہن سے پرے ہیں۔ مجھے تو شک ہے کہ یہ آوازیں انھیں انجان سیاروں سے ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے آئی ہیں!" اپنی باتوں میں زور ڈالنے کے لیے تیسرا میز پر دھیرے دھیرے گھونسے جماتے ہوئے بولا تھا۔

"اور کچھ...؟"

"جی نہیں ــــــ شکریہ۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ!"

"تو اب تشریف لے جائیے!"

وقت کا سازندہ مسلسل ساز بجائے جا رہا تھا۔ وہ کبھی تو رکتا ــــــ کبھی تو تھکتا!!

اس کے ذہن کی جیب میں راہوں کی چند پوٹلیاں پڑی تھیں۔ اپنے مشن کی تکمیل کے لیے وہ پھر آگے بڑھا۔

"ہلو ینگ مین!" اس نے اجنبی اپ ٹو ڈیٹ نوجوان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ہیلو!"

"شاید آپ کسی تفریح کے موڈ میں ہیں!"

"جی ہاں!"

"تو آئیے ــــــ میرے ساتھ تشریف لائیے۔ کیا آپ کو سی برڈ نائٹ کلب میں ہونے والے..... مشہور رقاصہ ٹینا مائلز کے ڈانس پروگرام میں لے چلوں ــــــ گھبرائیے نہیں، خرچ میرا ہی رہے گا!"

ہال کی روشنی گل ہوئی تو تیز ہوتی ہوئی سحر انگیز موسیقی کی دھاریں پھوٹ پڑیں اور اسٹیج کے لیے مخصوص رقصاں روشنیوں کے جاگتے ہی پروگرام شروع ہو گیا۔

"بڑی پیاری موسیقی ہے!" نوجوان نے خود سے سرگوشی کی۔

"ہوں....." رقص میں گم اجنبی نوجوان کی آواز ابھری تھی۔

"جناب،" نوجوان نے اجنبی کو مخاطب کرنے کی کوشش کی "کیا آپ موسیقی کی اس آواز کے بارے میں کچھ جانتے ہیں جو....."

"جی رقاصہ کی مرمریں سڈول جانگھوں سے اوپر کے خموں کو دیکھا آپ نے؟" وہ کھویا کھویا سا بولا۔

"جی؟ جی؟؟..... میں سرد راتوں میں آنے والی موسیقی کی آواز کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔"

"اور ــــــ اس کے سینے کے پرکشش ابھار..... "

"لعنت ہے آپ پر.....!" نوجوان نے زوروں میں اپنی کرسی پٹخی اور کلب سے دندناتا ہوا باہر نکل گیا۔

"جناب، کیا آپ جانتے ہیں کہ.....؟"

پان کی دکان پہ کھڑا شخص اس کی طرف مڑا ــــــ

"اجی بندہ نواز تشریف لائیے ــــــ قدم رنجہ فرمائیے ــــــ کس کافر کے لیے منو بابو کا زینہ انجان ہوگا بھلا ــــــ بس چلے آئیے!"

اس کے پانوں کی پیک ــــــ پھک سے اس کے چہرے پر پڑی اور اس نے گھبرا کر اپنے قدم یکلخت واپس موڑ لیے۔

وقت کا ساز مسلسل بجے جا رہا تھا۔ صاف صاف آسمان کے سینے پر نکھرے ہوئے چاند کا گول تعویذ لٹکا تھا۔ رات کی ایک عمر کٹ چکی تھی اور سناٹے کے مریل گھوڑے نے دانت کھسوڑ کر اپنی چاروں ٹانگیں سخت کر لی تھیں۔

دور..... جیسے خلا سے انھیں سازوں کی پھوار گر رہی تھی۔ اس کے تھکے تھکے قدم اٹھ رہے تھے ــــــ گر رہے تھے۔

چلتے چلتے اچانک وہ نوجوان نیند سے چونک گیا ــــــ سامنے ہی کھمبے سے ٹیک لگائے کوئی شخص کھڑا تھا۔ اس نے اسے ٹوکا ــــــ

"بابا!"

"ھوں!" بجلی کے کھمبے سے ٹکا ہوا شخص دھیرے سے کراہا۔ "کانسٹبل جی ــــــ کیوں راگے کو روز روز تنگ کرتے ہو ــــــ جان کر انجان بنتے ہو!"

"میں..... میں کوئی کانسٹبل نہیں ــــــ میں تو....."

"اوہ، تو کوئی اور ہو؟!" اس نے چونک کر چاند کی طرف سے نظریں موڑیں۔

"بابا ــــــ کیا تم اس موسیقی کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

"اس سنگیت کے بارے میں؟! ــــــ اُسے کیوں نا جانوں گا!"

"اگر جانتے ہو تو جھٹ پٹ بتا بھی دو کہ ہم اس ترقی یافتہ دیش سے رابطہ قائم کریں ــــــ بھائی چارگی پیدا کریں اور ملک کی ترقی کے لیے اس سے خاطر خواہ مدد حاصل کر سکیں۔"

"یہ کوئی پردیسی دھن نہیں نوجوان ــــــ اپنی ہی دھرتی کا جوہر ہے۔ یہ سنگیت تو ہمارے دلوں سے پھوٹتا ہوا سُر ہے!" اس لگے

جیسے اُس پار کسی گہری وادی میں اترتا چلا گیا تھا۔
"کیا؟"

"یہ مدھر آواز، دور اس گاؤں سے آتی ہے جہاں میرے لوگ ہیں ـــــ جہاں کبھی میں خود رہتا تھا اور جہاں سے اس کارخانے میں کام کی خاطر آیا تھا۔ وہاں سارے کے سارے لوگ مل کر خوشیاں مناتے ہیں۔ ناچتے ہیں ـــــ گاتے ہیں۔ یہ ساز بجاتے ہیں..... اور ان باجوں سے ان کے سکون بھرے دلوں کے سُر پھوٹتے ہیں۔ اب میں ان سے الگ ہوں۔ اپنے دل کی دھڑکن سے پرے ہوں ـــــ اور ہماری اس جدائی کے کارن خود ہمارے ہاتھ ہیں ـــــ کارخانے کی بے بس مشینوں پہ کھٹنے والے یہ ہاتھ... کہ جنھوں نے کارخانے سے نکلے کچڑے کو اس جگہ جمع کرتے کرتے ایک اونچا ـــــ ناقابل عبور اور فولادی پہاڑ بنا ڈالا۔ اب میرا گاؤں کچڑے کے اُس دیو کے پار چھپ چکا ہے ـــــ نوجوان!"

"یہ آواز اسی گاؤں سے آتی ہے؟"

"ہاں!" راگے وادی میں دھیرے ٹہلتا ہوا بہت آگے نکل گیا تھا۔

"نئے اور سائنسی زمانے میں سانس لیتے ہوئے بھی صدیوں پرانی باتیں، بابا ـــــ ناقابل یقین! یہ کسی سیارے سے آنے والی آواز ہی ہو سکتی ہے ـــــ کسی انجان دنیا سے آتی ہوئی آواز ہیں!"

وادیاں بھک سے کہیں اڑ گئیں اور چلتا ہوا راگے ایکدم سے پلٹ پڑا ـــــ "لیکن اے نوجوان، میری باتیں جھوٹی نہیں ـــــ اور یہ بھی جھوٹ نہیں کہ ہماری نازک و لطیف زندگی کو تمہارے مشینی پہاڑوں نے نگل لیا ہے!"

"یہ تمہارا وہم ہے بابا۔ ایک بھونڈا خواب ـــــ جیسے تمہاری بوڑھی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ مشینوں کی گھڑگھڑاہٹ میں رہتے تمہارے کان بجنے لگے ہیں۔"

"خوابوں کی دنیا میں تو تمہاری آنکھیں بھٹکتی پھرتی ہیں نوجوان ـــــ اور مشینوں کے الوؤں نے تمہارے ذہن میں گھونسلے بنا ڈالے ہیں!"

"تم بکتے ہو ـــــ تم بکتے ہو، زنگ آلود خوابوں میں کھوئے ہوئے گھمنڈی بابا!"

راگے بابا چپ چپ مسکرانے لگا تھا۔ پہاڑ کے اس پار سے سُروں کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آ رہی تھی۔ نوجوان نے فٹ پاتھ پر سے قدم اتارے اور پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ کھمبے سے دوبارہ ٹیک لگا کر..... اپنی آنکھیں موندے ایک بار پھر سے کچڑے کے پہاڑ کے اس پار اڑنے لگا تھا ـــــ بلند اور بلند ـــــ اپنے آپ سے پرے!

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

بند آنکھوں کی کہانی

فخر الدین عارفی

ادھر کچھ دنوں سے، اپنے اندر میں چند غیر معمولی تبدیلیوں کا احساس کر رہا ہوں۔ ایک عجیب سی کیفیت سے ہر لمحہ دوچار ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں اپنے وجود کو کہیں گم کر چکا ہوں۔ کبھی کبھی تو زندگی کی تلخ و کڑوی حقیقت بھی خواب معلوم ہوتی ہے۔ میں اپنے ہی ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے سراپا کو بار بار ٹٹول کر اپنے ہونے کا دل کو ثبوت فراہم کرتا ہوں، تاہم یہ احساس جان نہیں چھوڑتا ہے کہ میں ختم ہوں، میری موت واقع ہو چکی ہے۔ اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں گورستان میں جا کر گھنٹوں اپنی قبر خود تلاش کرتا ہوں۔ لیکن میں، اپنی قبر کی تلاش و جستجو میں شاید کامیاب نہیں ہو پاتا ہوں۔ اس لیے کہ مجھے گورستان کی ایک ایک قبر کو دیکھ کر اپنی ہی قبر کا گمان ہوتا ہے۔ ساری قبریں ایک جیسی جو ہوتی ہیں...

موت کے بعد تمام انسان بالکل ایک جیسے ہو جاتے ہیں، ان کے درمیان کوئی تفاوت اور امتیاز باقی نہیں رہتا ہے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے.....

لیکن یہی انسان جب دنیا میں ہوتے ہیں، زندہ ہوتے ہیں تو آپس میں کوئی مماثلت اور مطابقت ان کے لیے جائز نہیں ہوتی ہے۔ کتنا فرق ہوتا ہے آدمی اور آدمی میں.....

کوئی بھکاری ہوتا ہے تو کوئی راجہ.....

کوئی ظالم ہوتا ہے تو کوئی مظلوم......

کوئی کچھ تو کوئی کچھ...... ہر شخص ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ لیکن سانسوں کا کھیل ختم ہوتے ہی یکسانیت کی سرحد شروع ہو جاتی ہے اور پھر سب کچھ یکساں ہوتا ہے......

لیکن آخر میں یہ سب باتیں کیوں سوچ رہا ہوں۔ میں تو اپنی قبر کی تلاش میں ہنوز ناکام رہا ہوں اور شاید کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس لیے کہ ابھی مجھے میرے عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور ملنے جلنے والوں نے کاندھے دیکر دفن نہیں کیا ہے ـــــ ہاں یہی سچ ہے میں اپنے مکمل وجود کے ساتھ بالکل ثابت و سالم ہوں۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت میرے پاس یہ ہے کہ میں اس وقت بھی اپنی زندگی کے سب سے بڑے شوق اور اپنے سب سے محبوب مشغلے میں منہمک ہوں۔ یعنی کاغذ کے سفید اوراق کو سیاہ کر رہا ہوں۔ ہاں کہانی کی تخلیق اور افسانوں کو جنم دینا، میری زندگی کا ایک جزو بن چکا ہے۔ شاید جب تک زندگی وفا کرے گی میں افسانوں کو جنم دیتا رہوں گا۔ کہانیاں لکھتا اور کہتا رہوں گا۔ کہانیاں جو میری زندگی ہیں اور زندگی جو بذات خود سراپا کہانی ہے۔ ان دونوں میں ازل سے ہی دوستی چلی آ رہی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ دونوں کے رشتے ہمیشہ استوار اور مستحکم ہو رہے ہیں۔ آج زندگی کی حقیقت کیا کہانی سے زیادہ ہے؟؟

ـــــ شاید نہیں.....

کہانی اور زندگی.....

زندگی اور ایک خوبصورت یا بدصورت سی کہانی.....

ہماری زندگی کا حاصل یہی ہیں.....

میں جب بہت چھوٹا سا تھا تو ماں کی چھاتی سے دودھ چوستا تھا۔ اور میری ماں کی چھاتیوں میں کہانی کے جراثیم بھرے رہتے تھے جو دودھ کے ساتھ ساتھ میرے وجود میں شامل ہوتے گئے۔ میری رگ رگ میں سرایت کر گئے.....

پھر میں افسانہ نگاری بھلا کیسے بھول سکتا ہوں؟۔ افسانہ لکھنے کا فن تو مجھے اپنی ماں سے وردان ملا ہے۔ اور میں اپنی ماں کی طرف سے اس عطا کردہ تحفے کو زندگی کے بوجھ کے ساتھ ساتھ مسلسل ڈھو رہا ہوں۔ ماں کی چھاتی سے حاصل شدہ دودھ اور کہانی کے جراثیم آج بھی میری رگوں میں فنون بن کر دوڑ رہے ہیں.......

میری زندگی اور میرے وجود کے ساتھ کہانی کا ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہو چکا ہے......

لیکن پھر بھی، جانے کیوں کبھی کبھی مجھے اپنی زندگی کا یہ حصہ خود سے جدا ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ افسانے لکھنا مجھے دنیا کا سب سے ذلیل اور بیکار کام محسوس ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کیوں ہے؟ مجھے یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ افسانہ لکھنا دنیا کا خراب ترین فعل ہے۔ میں اپنے ذہن و دل پر لاکھ زور دیتا ہوں لیکن میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہے.....

شاید ایسا اس لیے ہے کہ اس وقت میرے ساتھ دوسرا کوئی شخص بھی کہانی نہیں لکھ رہا ہے۔ سب کے سب جانے کیا لکھ رہے ہیں.....

بکواس بالکل بکواس .....

ایسا لگتا ہے جیسے کہانی لکھنے کا فن میرے ہی وجود کے حصار میں قید ہو کر رہ گیا ہے .....

بھئی کہانی لکھو..... یہ تم لوگ کیا لکھ رہے ہو؟ میں اپنے تمام ادیب دوستوں سے بار بار یہ اصرار کرتا ہوں۔ لیکن کوئی بھی کہانی نہیں لکھتا ہے۔ سب کے سب جیسے گونگے ہو گئے ہیں، کہانی کی زبان بھول چکے ہیں......

میں تنہا اب تک کہانیاں لکھتا رہوں۔ جب کہانیاں لکھی نہیں جا رہی ہیں تو کچھ دنوں کے بعد کہانی کی زبان کون سمجھے گا؟ کون کہانیاں پڑھے گا.....؟؟؟

آج ہی شام کی تو بات ہے کہ جب میں اپنے روزانہ کے پروگرام کے مطابق طے شدہ مقام یعنی گورستان میں پہونچا جہاں روزانہ ہم لوگوں کی معمول کی ملاقات ہوتی ہے تو وہاں قبل ہی سے میرے کئی ادیب اور افسانہ نگار دوست موجود تھے۔ اُن لوگوں کو دیکھ کر یا ان سے ملاقات کر کے مجھے ہمیشہ خوشی ہوا کرتی تھی ان سے مختلف ادبی موضوعات پر گفتگو کر کے میں اپنی روح کی غذا حاصل کرتا تھا۔ لیکن اِدھر چند دنوں سے مجھے ایسے ان ہی افسانہ نگار اور شاعر دوستوں سے مل کر ایک عجیب سی کوفت کا احساس ہوتا ہے۔ اپنے دل میں ان لوگوں کے لیے اب میں وہ خلوص نہیں محسوس کرتا ہوں جو چند روز قبل تک تھا — ان کی آنکھوں میں بھی میں اپنے لیے نفرت اور حسد کا جذبہ دیکھتا ہوں۔ وہ سب کے سب مجھ سے حسد کرتے ہیں اور مجھ سے ہی کیا، لکھنے پڑھنے والوں کی دنیا ایک ایسی دنیا ہے جہاں کوئی کسی سے محبت نہیں کرتا ہے۔ سب ایک دوسرے سے نفرت ہی کرتے ہیں۔ خلوص، پیار اور دوستی یہ سب ان کے ہتھیار ہوتے ہیں جن سے وہ ایک دوسرے کا شکار کیا کرتے ہیں۔

میں اس مسئلے پر ہمیشہ گھنٹوں سوچتا رہتا ہوں کہ یہ لکھنے پڑھنے والوں کی برادری کیسی برادری ہے، جس میں ہر شخص ایک دوسرے کا دشمن ہوتا ہے۔ سب ایک دوسرے کا خون چوس لینا چاہتے ہیں۔ میں تو پہلے کسی سے بھی نفرت نہیں کرتا تھا، اپنے دل میں کسی کے لیے بُرے ارادے نہیں رکھتا تھا۔ لیکن پھر بھی سب کے سب مجھ سے نفرت کرتے تھے، آج بھی کرتے ہیں لیکن اب میں خود بھی ان ہی کے قبیلے کا ایک فرد ہو چکا ہوں۔ میں نے اپنے اندر اتنی صلاحیتیں پیدا کر لی ہیں کہ لوگوں کی نفرت کا جواب نفرت سے دے سکوں — لیکن ایسا کر کے میں خوش ہرگز نہیں ہوں۔ میں اب خود اپنی ذات سے بھی نفرت کرنے لگا ہوں۔ نفرت کی ایک آگ ہے جو میرے چاروں طرف سلگ رہی ہے اور میرا سارا وجود آگ کی زد میں ہے۔ میں اپنے وجود کو ہر لمحہ موم کی مانند پگھلتے اور جلتے ہوئے محسوس کر رہا ہوں رفتہ رفتہ میرا سارا وجود پگھل کر کسی سیال مادے میں تبدیل ہو جائے گا اور پھر یہ مادے سیلاب اور سمندر کی شکل اختیار کر کے ایک روز ساری دنیا کو نیست و نابود کر دیں گے۔

لیکن میں ایسا نہیں چاہتا ہوں۔ میں اپنی طبیعت پر جبر کر کے ایسا کروں گا — لیکن نہیں، نفرت کی آگ کو سرد

(بقیہ ص ۲۴ پر)

افسانہ

فریب کا گھاؤ

شکیل انظر

وقت کی راکھ تلے جو یادوں کی چنگاری دفن ہو چکی تھی۔ آج یکایک جاگ گئی۔

یادوں کا ایک طوفان اُٹھا اور تصوّرات کے آئینے پر جمی ہوئی گرد اُڑ کر فضا میں تحلیل ہو گئی — آئینہ صاف تھا — بالکل صاف — اور اس آئینے میں ماضی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا —

تمہاری تصویر البم سے پھسل کر فرش پر آ گری اور میں نے کانپتے ہاتھوں سے اُسے اُٹھایا — تمہاری تصویر میرے ہاتھوں میں کانپ رہی ہے — میری آنکھیں تمہاری جھیل سی گہری آنکھوں میں کچھ ڈھونڈ رہی ہیں — کیا؟ شاید بکھرے ہوئے لمحات کی چند یادیں — میں انھیں یادوں کی گہرائیوں میں ڈوبتا جا رہا ہوں — بہت ساری یادیں آپس میں گڈمڈ ہو گئی ہیں —

میں نے تمہیں پہلی بار — سائجی بس اسٹینڈ پر دیکھا تھا — تم اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ "بار ڈیہہ" کے بس کا انتظار کر رہی تھی — تمہاری حرکتیں ایسی تھیں کہ میں تمہاری طرف کھنچنے لگا — تم میری نگاہوں کا مرکز بن گئیں — تمہاری وہ حرکتیں مجھے بڑی پیاری لگ رہی تھیں —

بڑی بڑی مسکراتی آنکھیں — اگر یہ آنکھیں کسی کی طرف اُٹھ جاتی تو دل کی دھڑکن بند ہو جائے۔

اتنے میں بس آ گئی اور تم سب ایک ہنگامہ مچاتی ہوئی بس میں چڑھنے لگیں — نہ جانے کیوں؟ کیسے؟ میرے قدم بھی بس کی طرف بڑھنے لگے اور دوسرے ہی لمحے میں بس میں بیٹھا ہوا تھا — کافی بھیڑ ہو گئی تھی بس میں — میں نے اپنے پیچھے تم لوگوں کی آوازیں سُنیں — مڑ کر دیکھا — تم سب سے آگے تھیں — ٹھیک میرے قریب آ کر تم لوگ کھڑی ہو گئیں — میں کھڑا ہو گیا اور تمہیں بیٹھنے کے لیے کہا تھا — تم مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھتی ہوئی بیٹھ گئیں تھیں — میں تمہاری نظروں کی زبان نہیں سمجھ سکا تھا — تمہاری سہیلیوں نے موقعہ اچھا دیکھا اور اپنی اپنی کتابیں تمہیں دے دیں — تم ان کتابوں کے ڈھیر کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھیں — بار بار گھنیری پلکیں میری طرف اُٹھ رہی تھیں اور میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگیں —

دوسرے دن بھی میں صرف تمہیں دیکھنے بس اسٹینڈ چلا گیا تھا — روز کی طرح بس کا انتظار کر رہی تھیں — میں نے محسوس کیا تھا کہ تمہاری آنکھوں نے میرا خیر مقدم کیا ہے۔ اور پھر مستقل تم میری طرف دیکھے جا رہی تھیں — پتہ نہیں کون سی کشش تمہیں میری طرف دیکھنے پر مجبور کر رہی تھیں — بس آئی اور تم اس میں چڑھنے لگیں — میں بھی بس میں تمہارے ساتھ چڑھنے لگا اور پھر بس میں ہم دونوں بالکل قریب کھڑے تھے اتنا قریب کہ تمہارے دل کی دھڑکن میں صاف سُن رہا تھا۔ تمہاری سانسوں کے لمس محسوس کر رہا تھا — تمہارے جسم کی بھینی بھینی خوشبو میرے دماغ کے تاروں کو جھنجھنا رہی تھی۔ میں خاموش کھڑا تھا اور تمہاری نیلی آنکھوں میں تمہارے لیے کوئی جگہ تلاش کر رہا تھا — تم نے بھی اسے محسوس کیا تھا اور پھر — ہم دونوں نے پیار کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ ہی دیا۔ اسی طرح یہ سلسلہ کچھ دنوں تک چلتا رہا۔ میں روز فیصلہ کرتا کہ آج اظہار محبّت ہو جائے — کچھ باتیں ہو جاتیں — لیکن ہر بار ہمّت جواب دے جاتی — بس ہم دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے میں پیوست رہتیں اور ہونٹوں مسکراہٹ۔

ایک روز تم سائجی بازار جا رہی تھیں اور میں تمہارے سامنے سے مخالف سمت میں جا رہا تھا — تم نے دیکھا تھا — مسکرائی تھیں۔ اور پھر مڑ کر دیکھا تھا —

دیکھتی جا رہی تھیں نہ جانے کیوں ؟ کون سے جذبے کے
تحت میرا ہاتھ اٹھ گیا اور میں نے رکنے کا اشارہ کر دیا
—— تم کھڑی ہو گئیں تھیں —— شاید اسی کی منتظر تھیں
تم —— میں تمہارے قریب پہنچا تھا۔
آپ شاید بازار جا رہی ہیں
جی ہاں ! مختصر سا جواب تھا۔
کیا میں آپ کا ساتھ دے سکتا ہوں ——
میں تمہارے ساتھ چلنے لگا تھا۔ خریداری کے
بعد ہم لوگ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ گئے تھے ——
اور پھر پیار کی زبان کا آغاز ہوا تھا۔ عہد و پیماں ہوتے
تھے۔ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھا اور تم ہمیشہ ساتھ
نبھانے کی قسمیں کھا رہی تھیں۔ کبھی نہ بچھڑنے کے لیے میں
تم سے ملتا رہا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے بالکل قریب
آ گئے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ میں محسوس کرتا تھا جیسے تمہارے
بغیر میری زندگی ادھوری ہے۔ نامکمل ہے۔ اور یہ ہی
تم بھی محسوس کر رہی تھیں۔

وقت اپنی رفتار سے بہتا رہا —— اور ہم دونوں
کا پیار پروان چڑھتا رہا —— جوبلی پارک کے خاموش
اور پرسکون گوشے ہماری سرگوشیوں کو سنتے رہے
ہماری سانسوں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے رہے۔ سانسوں
کی ہم آہنگی کو محسوس کرتے رہے —— وہ ہیج (HEDGE)
جہاں ہم دونوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے تھے۔ انھوں
نے دھڑکنیں سنی تھیں۔ اُن ہیج نے وہ بھی دیکھا تھا
جب میں نے پہلی بار تمہارے گلابی تپتے ہوئے ہونٹوں
پر اپنے ہونٹ ثبت کر دیے تھے اور تمہاری مانگ پر
چمکتے ہوئے کالے ٹیکے دو حصوں میں بنٹ گئے تھے جس
کا ایک حصہ میرے ماتھے پر آ گیا تھا۔ تمہارا ہنستے ہنستے برا
حال ہو گیا تھا وہ قہقہے پارک کی خاموش فضاؤں میں
اب بھی گونج رہے تھے۔

مجھے حالات نے تم سے دور کر دیا —— میں
نوکری کی تلاش میں تم سے دور چلا گیا —— خطوط کا سلسلہ
چلتا رہا۔

ایک روز تمہارا خط ملا جس میں جلد آنے کی تاکید
تھی —— میں اس وقت بہت پریشان تھا۔ نوکری
کے لیے تگ و دو کر رہا تھا۔ میرے پاس پیسے نہیں
تھے۔ میں نے تمہیں تمام حالات سے آگاہ کر دیا تھا ——
لیکن اس کے بعد خط کا سلسلہ تم نے منقطع کر دیا۔ میں
نے بہت سارے خطوط لکھے مگر ایک کا بھی جواب مجھے
نہیں ملا —— کچھ دنوں کے بعد تمہارے شہر جانے کا
اتفاق ہوا۔ مجھے نوکری مل گئی تھی —— آفس کے کام سے
تمہارے شہر جا رہا تھا۔ بہت خوش تھا۔ ایسا محسوس ہو
رہا تھا جیسے میری دیرینہ آرزو پوری ہو گئی ہے۔ دل کی مراد
بر آئی ہے۔ میں خوشی سے پاگل ہوا جا رہا تھا۔ تمہارے لیے
تمہاری پسند کی بہت ساری چیزیں خرید لیں —— اور پھر
گاڑی میں سوار ہو گیا —— تمہارا خیال تمہارے تصورات

بس۔ اور میں تصورات میں تم سے باتیں کرتا رہا شکوے
گلے ناراضگی اور پھر سب دور ہو گئے اور ہم دونوں گلے
مل گئے۔ اور مجھے نیند آ گئی۔ صبح میں گاڑی اسٹیشن
پہنچی۔ میں اپنا سامان سنبھالتا ہوا گاڑی سے اترا اور
ویٹنگ روم میں چلا گیا۔ غسل سے فارغ اور پھر ٹیکسی
سے بسٹوپور کی طرف روانہ ہوا۔ بسٹوپور اترا اور نادرشی
ریسٹورینٹ میں گھس گیا

اس ریسٹورینٹ سے بہت ساری یادیں وابستہ
تھیں۔ یہاں ہم لوگوں کا ایک مخصوص کیبن تھا۔ ہم لوگ
زیادہ وقت اسی کیبن میں گذارتے تھے یہاں سے قریب
ہی تمہارا کالج بھی تھا۔ تم کالج سے سیدھی یہیں
آ جاتی تھیں۔

میں اپنے اسی کارنر والے مخصوص کیبن کی طرف
بڑھا لیکن شاید اس میں کوئی جوڑا پہلے سے موجود تھا
میں اس کے بائیں والے کیبن میں چلا گیا۔ ویٹر کو ناشتہ
کا آرڈر دیا اور پھر خیالات کی بھول بھلیوں میں گم ہو گیا
اور یکایک ایک مانوس سی آواز میری سماعت سے
سے ٹکرائی —— یہ میرا وہم ہے یہ سوچ کر میں نے ٹال
دیا —— لیکن دوسرے ہی لمحے پھر وہی آواز میں نے صاف
سنی۔

چھوڑو نا۔ بڑے بے شرم ہو۔ کوئی آ گیا تو ؟
اور پھر میں نے پردہ ہٹا دیا ——
مجھے ایک جھٹکا سا لگا —— ایسا محسوس
ہوا جیسے۔ ریسٹورینٹ کی پوری بلڈنگ ناچ رہی ہے۔
میں کس طرح ؟ کیسے ؟ سڑک تک آیا یہ مجھے
خود بھی پتہ نہیں۔ ایک ٹیکسی روکی اور میں اس میں
اسٹیشن آ گیا۔

اب یہ شہر اجنبی سا لگ رہا تھا۔ شہر کی ساری
چیزیں اجنبی لگ رہی تھیں —— پارک کے گوشے اجنبی
تھے۔ ہیج اجنبی تھی۔ اب میں وہ نہیں تھا جو پہلے تھا۔
اب تو صرف زندہ لاش رہ گیا ہوں۔ روح تو کب کی
بکھر چکی ہے —— زندگی کب کی ٹوٹ چکی ہے؟ (پٹنہ سے

بقیہ: بستی ایک نئی ہے

بیاہی گئی تو دونوں مل کر پندرہ ہزار سے اسٹارٹ لیں گے ۔"
میں خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔
"اس پر متضاد یہ کہ اپنی ایک تجویز بھی دے بیٹھا۔"
"کوئی ہیچ نہیں ہے ۔"
"یار سخت پھندے باز ہے تمہارا یہ عتیق بھی ۔"
میں نے سوچا سعید سے پوچھوں "اور تم خود کیا ہو ؟"
لیکن دوسرے ہی لمحے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا
کہ عین ممکن تھا کہ میرا یہ ریمارک سن کر سعید کے اندر سے ان
بستیوں کا نیا آدمی برآمد ہوتا اور آگے پیچھے کی ساری روشنیوں
کو روندتا ہوا آگے بڑھ کر گاڑی رکواتا اور بڑی بے دردی
سے مجھے گاڑی سے اتار دیتا۔

اور یہاں تو حد نظر تک پھیلی ہوئی ایک سڑک تھی جو
روشنی کے آبشار میں ننگی نہا رہی تھی —— شش شش
کرتی کاریں اور ان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔
ایسے میں میں کہاں جاتا ؟
کیونکر جاتا ۔" (پٹنہ سے نشر)

احمد یوسف
کمرشیل امپوریم، صدر گلی، پٹنہ سیٹی ۶

بقیہ: بند آنکھوں کی کہانی

ہو جانا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے
دل کی آگ پر قابو پا جائے۔ میں بذاتِ خود تو ایسا ہی کرنا چاہتا
ہوں۔ اب میں اراداتاً خود کو متوازن کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔
اس جد و جہد میں مجھے کئی بار اپنے ہی ہاتھوں سے مرنا اور جینا ہوتا
ہے۔ مرنے اور جینے کے عمل سے متعدد بار گزرنے کے بعد میں
اپنے اندر ایک کمزوری کا احساس کرتا ہوں۔ یہ کئی کمزوریاں
میرا دامن پکڑ لیتی ہیں۔ میں خود کو بہت ہی کمزور اور ناتواں محسوس
کرتا ہوں، میری نگاہوں کے سامنے دور دور تک گھپ اندھیرا
چھا جاتا ہے۔ اندھیرا بڑھتا ہی جا رہا ہے ...... اب میرے
چاروں طرف صرف اندھیرے کی دیواریں ہیں اور میں ان
دیواروں کے حصار میں خود کو مقید محسوس کرتا ہوں۔ تاہم
مجھے ایک خاص قسم کے سکون و اطمینان کا احساس ہوتا ہے اور
میں اپنے لیے اندھیروں کے درمیان رہ کر بھی روشنی اور نور کا
ایک نیا جہاں تلاش کر لیتا ہوں مجھے نئی آنکھیں مل جاتی ہیں،
نیا دل میسر آتا ہے اور تب میں اپنے چاروں طرف لاشوں اور
انسانی ہڈیوں کی سڑاند محسوس کرتا ہوں، آنکھیں کھولتا ہوں تو
واقعی اپنے چاروں طرف لاشوں اور انسانی ہڈیوں کا انبار دیکھتا
ہوں —— عورتوں کی لاشیں
مردوں کا مردہ جسم بچوں کا سر سے جدا تن ....
خون میں لت پت تلواریں اور نیزے .....
اُف میرے خدا، میں یہ سب کیا دیکھ رہا ہوں ؟ میرے
منھ سے ایک چیخ نکل پڑتی ہے اور فرطِ خوف سے میں اپنی آنکھیں
بند کر لیتا ہوں۔ تب مجھے حکم ملتا ہے کہ میں کہانیاں لکھوں، افسانوں
کو جنم دوں، اپنے فن کا جوہر دکھاؤں .....
حکم کے بعد اگر مجھ سے لمحہ بھر کے لیے بھی تامل ہوتا
ہے تو مجھے اس کی سزا ملتی ہے۔ میرے جسم پر کوڑے برسائے
جاتے ہیں —— میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ میری بساط ہی کیا
ہے ؟ میں پوری طرح اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور میرا قلم
چلنے لگتا ہے ..... میں کہانیاں لکھتا ہوں ..... کہانیاں
اور ڈھیر ساری کہانیاں ..... (پٹنہ سے نشر)

فخرالدین عارفی محمدپور، شاہ گنج پٹنہ ۶ ... ۸۰۰

افسانہ

آخری آدمی کی پہلی بے بسی

غضنفر

خزانچی بابو! میں آپ کے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ میری مزدوری نہ روکیے۔ میرے بچے بھوکے مر جائیں گے۔"

"بابا کیوں سر کھا رہے ہو۔ کہہ دیا کہ پیسے نہیں ہیں۔ جو رقم ملی تھی وہ بٹ چکی۔ یقین نہ ہو تو لو یہ رجسٹر دیکھ لو۔" خزانچی جگت بیر نے ایک بڑا سا رجسٹر کھول کر جھگرو کے سامنے رکھ دیا۔

جگت بیر نے بالکل سچی بات کہی تھی۔ جتنی رقم اسے ملی تھی وہ سب تقسیم ہو چکی تھی لیکن جھگرو کو یقین نہیں آیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ خزانچی اس سے جھوٹ بول رہا ہے اور رجسٹر صرف اس لیے دکھا رہا ہے کہ وہ پڑھا لکھا نہیں ہے۔ خزانہ اس کے پاس ہے وہ بہانہ بنا رہا ہے تاکہ اس سے رشوت اینٹھ سکے۔

"خزانچی بابو! اس غریب پہ دیا کیجیے۔ کوئی صورت نکالیے۔ میں پان پتے کے لیے بھی دینے کو تیار ہوں۔"

جگت بیر کا قلم جو دوسرے کاموں میں لگا ہوا تھا یکبارگی رک گیا۔ اس کی آنکھیں رجسٹر سے ہٹ کر جھگرو کے چہرے پر مرکوز ہو گئیں۔

اس نے تقریباً چیخ کر کہا۔ "گیٹ آؤٹ! کمینہ سورا تم نے مجھے رشوت خور سمجھ رکھا ہے۔ جاتا ہے یا نہیں؟"

اس کا جسم کانپنے لگا اور اس کی لمبی لمبی کالی مونچھیں سانپ کے پھن کی طرح اوپر نیچے ہونے لگیں۔

جگت بیر کی ڈانٹ سن کر بوڑھے مزدور کا وجود جھنجھنا اٹھا جیسے جگت بیر کی مونچھوں نے سچ مچ ناگ بن کر اسے ڈس لیا ہو۔ چند لمحے تک وہ بے حس و حرکت کھڑا رہا اور پھر گنہگار کی طرح بوجھل قدموں سے اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔

بات یہ تھی کہ بل پاس نہ ہونے کے سبب ٹھیکیدار نے اس بار بھی روپے کم بھجوائے تھے اور یہ کہلا بھیجا تھا کہ جو مزدور باقی بچ جائیں انھیں اگلے ہفتے میں دونوں ہفتوں کی اکٹھی رقم دے دی جائے گی۔

بابو جی آ گئے! بابو جی آ گئے۔

جگت بیر کے گھر میں داخل ہوتے ہی بچے اس کی طرف دوڑ پڑے اور قریب آ کر اس کی بانہوں پہ جھول گئے۔ دبلے پتلے بچوں کی آنکھوں میں جگت بیر نے ایک عجیب طرح کی چمک محسوس کی اور اس کا دفتر زدہ من خوشی سے ناچ اٹھا۔ اس طرح کی چمک ان کی آنکھوں میں کبھی کبھی ہی دیکھ پاتا تھا۔

بچوں کی ترنگ میں ڈوبی ہوئی آواز سن کر جگت بیر کی بیوی جو آنگن کے ایک کونے میں مسالہ پیس رہی تھی، ہلدی اور دھنیا کو ادھ پسا چھوڑ کر شوہر کے پاس لپک آئی۔

"آ گئے آپ؟ میں کب سے انتظار کر رہی تھی" اس کی آنکھوں میں بھی وہی چمک تھی۔

جگت بیر نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے ایک ایک روپیہ پہلے دونوں بچوں کے ہاتھوں میں تھما دیے۔ کاغذ کے ٹکڑے لے کر بچے بجلی کی طرح دوڑ کر رسوئی گھر میں گھس گئے۔

دیدی! دیدی! یہ دیکھو، روپیہ! روپیہ!

وہ ہاتھ اچکا اچکا کر شور مچانے لگے۔ اور ماں چولہا پھونکنا چھوڑ کر للچائی نظروں سے لہراتے ہوئے نوٹوں کو تکنے لگی۔

باقی روپے جگت بیر نے بیوی کی طرف بڑھائے تو بیوی نے جھٹ سے ہلدی اور دھنیے سے سنے ہاتھوں کو ساڑی کے پلو سے پونچھ ڈالا۔ شوہر کے ہاتھ سے جب نوٹوں کی گڈی اس کی ہتھیلی پر آئی تو اس کی آنکھیں اور پُر نور ہو گئیں۔ اس کے زرد رخسار پر سرخی دوڑ آئی۔ جگت بیر کی نگاہیں بیوی کے چہرے میں کھو گئیں لیکن جلد ہی کسی انجانی طاقت نے اس کا ذہن جھگرو کے گھر کی طرف موڑ دیا۔

سوکھے ہوئے بچوں کے لٹکے ہوئے منہ، مریل بیوی کا اترا ہوا چہرہ اور جھگرو کی بے بس نمناک آنکھیں اس کی آنکھوں میں تیرنے لگیں۔ جگت بیر کا چہرہ اداس ہو گیا۔

"کیا ہوا؟" اس غیر متوقع تبدیلی پر اس کی بیوی چونک پڑی۔

"کچھ نہیں، یوں ہی۔ ایک پرانی بات یاد آ گئی تھی۔" آنکھوں پر رومال پھیرتا ہوا جگت بیر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جس دن تنخواہ ملتی تھی جگت بیر کے گھر معمولات کے خلاف عمدہ کھانا پکتا تھا۔ بکرے کے گوشت یا مچھلی کا انتظام ضرور ہوتا۔ اکثر کھیر بھی پک جایا کرتی تھی۔

گرم مسالوں میں لپٹی ہوئی چربی دار بوٹیاں، شدھ بنسپتی گھی میں تلے پراٹھے۔ خالص دودھ اور شکر میں بنی باسمتی چاول کی کھیر، ایک پلیٹ میں ٹماٹر اور پیاز کے گول گول قتلے۔ جگت بیر کی بیوی نے ایک لیپے پوتے چوکے میں سب پروس دیا اور ہاتھ میں پنکھا لے کر بیٹھ گئی۔ پراٹھے کے ایک ٹکڑے میں گوشت کی ایک بوٹی لپیٹ کر جگت بیر جیسے ہی منہ کے پاس لے گیا، اسے جھگرو کا گھر یاد آ گیا۔

بچوں کی سڑی بڑی گندی تھالیوں میں روٹی کے منے میلے ٹکڑے، کنارے پر رکھے اجلے اجلے نمک کے ڈلے اور جھگرو اور اس کی بیوی کے سوکھے پتے کی طرح دھڑ سے لگے چہرے اس کی آنکھوں میں اتر آئے۔ نوالہ جب اس نے منہ میں رکھا تو اسے ایک عجیب طرح کی بدمزگی اور کڑواہٹ کا احساس ہوا۔ بہت مشکل سے وہ نوالے کو حلق کے نیچے اتار سکا۔ بیوی کے اصرار کرنے پر وہ کسی طرح دو چار نوالے اور کھا سکا اور بیماری کا بہانہ بنا کر بستر پر جا پڑا۔

دوسرے ہفتے بھی بل پاس نہ ہونے کے سبب ٹھیکیدار نے رقم کم بھجوائی تھی۔ اس بار بھی لائن میں لگا بوڑھا جھگرو کاؤنٹر کے پاس اس وقت پہنچا جب پوری رقم تقسیم ہو چکی تھی لیکن اس بار جگت بیر نے اسے مایوس نہیں کیا اس کے آگے اس نے اپنی تنخواہ بڑھا دی۔ جھگرو نے بڑی تیزی سے جگت بیر کے ہاتھ سے روپے لے کر اپنی مٹھی میں دبا لیے جیسے اسے اس بات کا خوف ہو کہ کہیں جگت بیر روپیوں والا ہاتھ واپس نہ کھینچ لے۔

جھگرو کو اپنے حصے کی رقم دے کر جگت بیر نے اپنے اندر ایک عجیب طرح کی کیفیت محسوس کی۔ اس کے رگ و پے میں مسرت کی لہر دوڑنے لگی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے صرف اپنے ایک ماہ کی کمائی سے کوئی بیش بہا شے خرید لی ہو لیکن دفتر سے چل کر جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوا اور چند لمحے بعد اس نے اپنی بانہوں پہ جھولتے ہوئے اپنے بچوں کی گرفت ڈھیلی پڑتی ہوئی محسوس کی اور ان کی آنکھوں کی چمک کو دھندلاہٹ اور بیوی کے چہرے کی شادابی کو اداسی میں تبدیل ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی رگوں میں دوڑتی ہوئی خوشیاں اس طرح ہوا ہو گئیں جس طرح جلتے ہوئے توے سے پانی کی بوندیں۔ اسے اپنی نیکی پر بہت پچھتاوا ہوا۔ وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا اور بغیر کپڑے تبدیل کیے چارپائی پر لیٹ گیا۔

چھت کی شہتیروں کو گھورتے گھورتے اس کی نگاہیں جھگرو کے آنگن میں جا پہنچیں۔ اچھلتے ہوئے بچے، چہرے سے رنگ و نور برساتی ہوئی بیوی اور جھگرو کی چمکتی ہوئی مطمئن آنکھوں کو دیکھ کر جگت بیر کی رگوں میں پھر وہی خوشی اچھلنے لگی جو دفتر چھوڑنے سے پہلے اس کے وجود میں در آئی تھی۔

"مائی! پانی دے دینا۔ میں اندو کے گھر جا رہی ہوں۔" جوٹھے چوکے پر کھانا پروس کر جگت بیر کی بیوی منہ لٹکائے

پڑوسن کے گھر چلی گئی۔ ایک لمحے کے لیے جگت بیر کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر وہ سامنے رکھی ہوئی تھالیوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ گرم مسالوں کی مہک، گھی کی خوشبو، دودھ کی سفیدی اور ٹماٹر کی سُرخی سے آج تھالیاں خالی تھیں لیکن جب اس نے سادہ مٹ میلی روٹی اور نمک مرچ کی چٹنی کا نوالہ اپنے منہ میں رکھا تو اسے ایسی لذت کا احساس ہوا جو گوشت اور پراٹھے سے بھی نہیں ہوا تھا۔

دوسرے دن تھکا ہارا جگت بیر شام کو اپنے دروازے کے پاس پہنچا تو اُسے اپنے چھوٹے بیٹے کندن کی اپنی ماں سے الجھنے کی آواز سُنائی پڑی۔

"ماں! مجھے اور روٹی دو۔ نہیں تو میں پیالہ پھوڑ دونگا۔ مجھے اور روٹی۔ ۔ ۔"

"کیا اب میں اپنا گوشت کاٹ کر دوں۔ جاؤ اپنے باپ سے مانگو۔" پھر بڑبڑانے لگی "بڑے دانی بنے ہوئے ہیں۔ اپنے گھر میں بھونجی بھانگ نہیں اور تنخواہ جھگرو کو دے دی۔ کہا تو اس کے بچے بھوک سے رو رہے تھے۔ اور اپنے ہنس رہے ہیں۔ ہونہہ . . . ." وہ بڑبڑاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

کندن نے خالی پیالہ زمین پر پٹخ دیا۔ ایک جھناکے کی آواز ہوئی اور اس کی کرچیاں آنگن میں بکھر گئیں۔

پیالے کے ٹوٹنے کی آواز سن کر جگت بیر کی بیوی کندن کی طرف تیزی سے لپکی اور اس کے گال پر ایک زور دار تھپڑ جڑ دیا۔ کندن کا سارا جسم جھنجھنا اٹھا۔ چند لمحے تک اس کی سانس رکی رہی پھر وہ چیخ چیخ کر رونے لگا جگت بیر کی بیوی اُسے روتا چھوڑ کر دروزے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر کھڑے جگت بیر کو اس نے حقارت بھری نگاہ سے دیکھا اور گردن جھٹکتی ہوئی اندو کے گھر کی طرف چل دی۔ اس کے قدموں میں کافی تیزی تھی۔

جگت بیر مجرمانہ انداز سے مکان میں داخل ہوا اُسے دیکھ کر کندن نے اور بھی زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اس نے کندن کو گود میں اٹھا کر بہلانے کی کوشش کی لیکن ضدی اور بھوکا کندن اپنی پوری طاقت لگا کر اس کی گود سے اچھل پڑا۔ جگت بیر رسوئی گھر میں داخل ہو گیا۔ پرات میں صرف دو روٹیاں اور پتیلی میں تھوڑی سی پتلی دال بچ رہی تھی۔ اس نے ساری دال ایک کٹورے میں انڈیل کر اور پرات سے ایک روٹی نکال کر کندن کے آگے رکھ دی۔ اور اُسے پچکار کر بہلانے لگا۔ کندن کی فلک شگاف آواز سسکیوں میں تبدیل ہو کر دھیرے دھیرے ختم ہو گئی اور وہ دال روٹی کھانے میں منہمک ہو گیا۔

"مدن! او مدن!"

"کیا ہے۔؟" مدن کی آواز میں کرختگی تھی۔

"یہاں آؤ بیٹے! ذرا پاؤں دبا دو۔ بڑے زور کا درد ہو رہا ہے۔"

"میں حساب بنا رہا ہوں۔ اسکول کا کام پورا نہیں ہوا تو ماسٹر صاحب ماریں گے۔ ماں سے دلوا لیجیے۔"

لحاف کے اندر دبکا ہوا اداس، مدن جلدی سے کتاب اور قلم لے کر بیٹھ گیا۔

"ماں تو اندو کے گھر گئی ہوئی ہے۔"

"تو دیدی کو بُلوا لیجیے۔"

"کیا وہ جوان بیٹی سے پاؤں دبوائے گا۔ نہیں نہیں وہ کیسے دبائے گی۔ وہ تو سامنے آتے ہوئے بھی شرماتی ہے۔" جگت بیر سوچنے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی سوچوں کا سلسلہ بیٹی سے ہوتا ہوا بیٹے اور بیٹے سے بیوی تک پہنچ گیا۔

جگت بیر کی بیوی کو جب سے یہ معلوم ہوا تھا کہ جگت بیر اپنی تنخواہ کسی مزدور کو دے آیا ہے اس وقت سے وہ اکھڑی اکھڑی سی رہنے لگی تھی۔ جگت بیر سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی تھی۔ شام ہی کو اندو کے گھر چلی جاتی تھی اور ایک دو پہر رات گئے واپس لوٹتی تھی۔ بیوی تو بیوی جگت بیر کو اس کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بھی غیر لگنے لگے تھے۔

دوسرے ہفتے جگت بیر جب دگنی رقم لے کر آیا اور بچوں کے ہاتھوں میں ایک ایک روپیہ تھمائے اور باقی روپیے بیوی کی ہتھیلی پر رکھ دی تو بچوں کی گمبھیرتا اور بیوی کی بے رُخی آن کی آن میں غائب ہو گئی جیسے بجلی کے سوئچ دبتے ہی کمرے کی گھور تاریکی۔

آج پھر رقم گھٹ گئی تھی۔ اور ایک مزدور خزانچی جگت بیر سے اُلجھ رہا تھا۔

"خزانچی بابو! میرا بچہ بیمار ہے۔ کئی دنوں سے اُسے دوا نہیں ملی ہے۔ اب اگر آج دوا نہیں دی گئی تو وہ مر جائے گا۔ دیکھیے کچھ کیجیے۔ آپ چاہیں تو کوئی نہ کوئی صورت نکل سکتی ہے۔"

"کیا میں بھگوان ہوں کہ میرے چاہنے سے کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ دیکھو! مجھے تجھ سے ہمدردی ہے۔ میں تمھاری پریشانیوں کو سمجھتا ہوں لیکن میں مجبور ہوں۔ تمھارے لیے میں کچھ نہیں کر سکتا۔" جگت بیر کا لہجہ نرم اور ہمدردانہ تھا۔

"ہمارے لیے تو آپ ہی بھگوان ہیں۔ آپ ہی ان داتا ہیں۔ آپ چاہیں تو میرا بچہ بچ سکتا ہے۔" مزدور کی آواز روندھی گئی۔

مزدور نے یہ باتیں محض جگت بیر کو خوش کرنے کے لیے نہیں کہی تھیں وہ ان پڑھ بیچارہ تو یہی سمجھتا تھا کہ خزانہ خزانچی کے پاس رہتا ہے اور جب اس کے پاس خزانہ ہے تو وہ انتظام کر ہی سکتا ہے۔ اس غریب کو یہ کیا معلوم کہ خزانچی بھی اسی کی طرح ایک معمولی مزدور ہے۔ "خزانچی" کے لفظ کے علاوہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

مزدور کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔ جو اِس بات کی ضمانت کے لیے کافی تھے کہ اس کا بچہ واقعی بہت بیمار ہے اور اس کا علاج نہیں ہوا تو وہ اپنی زندگی کھو دیگا۔

مزدور کی ویران آنکھوں سے بہتی ہوئی جان کاہ سچائی کو دیکھ کر جگت کا دل بھر آیا۔ وہ اپنا ہاتھ اپنی جیب کی طرف لے جانے لگا کہ اسے اپنا گھر یاد آ گیا۔ پچھلے دنوں کی دوزخ سے بدتر زندگی اس کی آنکھوں میں ناچنے لگی۔ بخار سے جلتا ہوا اس کا اپنا بچہ بھی سامنے آ گیا لیکن وہ اس معصوم مزدور کو کیسے یقین دلاتا کہ اس کی حالت بھی اس سے کم خراب نہیں ہے۔ اس کا اپنا بچہ بھی بیمار ہے۔ اُسے بھی دوا کی ضرورت ہے۔ ابھی وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ ایک بار پھر اس کی آنکھیں مزدور کے چہرے پر جم گئیں۔ مزدور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ جگت بیر کے سامنے ہاتھ جوڑے اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ جگہ دفتر نہیں بھگوان کی مندر ہو اور کرسی پر بیٹھا ہوا جگت بیر ہی اس مندر کا بھگوان ہو۔

"اچانک مزدور کا یہ جملہ "ہمارے لیے تو آپ ہی بھگوان ہیں" جگت بیر کے کانوں میں گونجنے لگا۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے اگر میں اپنی تنخواہ اُسے دے دوں جس سے اس کے دم توڑتے ہوئے بچے کو زندگی مل جائے تب تو کیا میں اس کے لیے بھگوان نہیں ہوا۔ ۔ ۔؟ بھگوان کا کام زندگی دینا ہے۔ یہ کام اگر کوئی انسان کر دیتا ہے تو بے شک اس حالت میں وہ بھی بھگوان ہوا۔ بلکہ انصاف سے دیکھا جائے تو وہ بھگوان سے بھی بڑا کہلانے کا مستحق ہے کیوں کہ بھگوان جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اس کی جیب خالی نہیں ہوتی۔۔ اس کمی سے اس کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن وہ انسان جس کی کل کائنات محض ایک ہفتے کی تنخواہ ہو اگر کسی کو دے دیتا ہے تو اس کا پورا اثاثہ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کمی سے اس کی گھر گرہستی میں انقلاب آ سکتا ہے۔ سب کچھ درہم برہم ہو سکتا ہے ——— واقعی وہ انسان جو اپنی کل کائنات لٹا کر کسی کو زندگی عطا کرتا ہے تو وہ بھگوان سے بھی بڑا ہے۔

یہ سوچ کر جگت بیر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اسکی رگوں میں ایک عجیب طرح کی حرارت دوڑنے لگی۔ اُس کا قد اُسے اوپر کو اٹھتا ہوا محسوس ہوا اور اس نے جلدی سے اپنا خالی ہاتھ بھری جیب میں ڈال دیا لیکن کاغذ کے نوٹوں پر اس کی انگلیوں کی گرفت پڑتے ہی اس کے اندر کا ایک حصہ چیخ پڑا ——— یہ کیا کر رہے ہو؟ کیا تم اپنے گھر کا نقشہ بھول گئے؟ کیا تمھارے دل سے تمھاری بانہوں پر جھولتے ہوئے بچوں کی گرفت کے ڈھیلے پن کا احساس مٹ گیا؟ کیا دھندلاہٹ میں تبدیل ہوتی ہوئی ان کی آنکھیں تمھیں یاد نہیں۔ کیا تم اپنی بیوی کی بڑبڑاہٹ، پیالہ ٹوٹنے کی آواز، معصوم کندن کے گال پر پڑا ہوا زناٹے دار تھپڑ، مدن کا جواب، سب کچھ بھول گئے۔ تم یہ بھی بھول گئے کہ تمھارے بچے کو بھی دوا کی ضرورت ہے اس کے ابھاؤ میں وہ بھی تو مر سکتا ہے؟ ہاتھ کھینچ لو جگت بیر۔ ہاتھ کھینچ لو ...... ورنہ ......

دھیرے دھیرے جگت بیر کی انگلیوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ آنکھوں کی چمک دھندلا گئی۔ رگوں کی حرارت سرد پڑ گئی۔ اوپر کی طرف اٹھتا ہوا قد یکدم سے نیچے آ گیا۔

جگت بیر نے جیب سے نوٹوں کی جگہ پنسل چھیلنے والا چاقو نکال لیا اور سر جھکا کر پنسل تراشنے میں مشغول ہو گیا۔

(اردو سروس سے نشر)

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷ء۱۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز) میڈیم ویو: ۲۰۰ء۱۴ میٹر (۱۵۰۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۴۸ء۷ میٹر (۶۱۹۰ کلو ہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷ء۱۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز) میڈیم ویو: ۲۸۰ء۱۴ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۳۰ء۱۱ میٹر (۹۶۶۵ کلو ہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو ۴۲۷ء۳۰ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز شارٹ ویو ۵۰ء۹۱ میٹر ۳۲۹۵ کلو ہرٹز

مقررہ پروگراموں کے لیے "آواز" یکم فروری کا شمارہ دیکھیے

پیر ۱۶ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: امرجیت شکیل اور شاذ تمکنت کا کلام
ولایت حسین ساگر، عرش ملسیانی اور مجاز لکھنوی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: پرکاش۔ این سکینہ بانسری پر راگ نٹ بھیرو

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
رومارانی بھٹاچاریہ: خیال

۸-۴۵ کلام شاعر: از شاہد احمد شعیب

۹-۰۰ حسن غزل: امرجیت
فانی اور مومن کا کلام

۹-۲۰ شکریہ کے ساتھ: ڈرامہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: رومارانی بھٹاچاریہ
کلاسیکی گائن
پرکاش این سکینہ: بانسری پر راگ جوگ

منگل ۱۷ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: کمل ہنس پال
ساحر لدھیانوی اور پورن سنگھ ہنر کا کلام
اندر نارائن، ساحر اور
عزیز وارثی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: پی۔ ڈی سیتر تھی
وائلن پر راگ سکھیار

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سری کانت بھاکر
خیال سکھیار

۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی۔ فیچر
نوجوان اور بھارت کے شعبے
پیش کش ایس۔ ایم۔ ساجد
گیت: خلوص نامہ

۸-۴۵ تقریر: نئی دنیا نئے مسائل
سرمایہ کی تقسیم از اصغر علی انجینئر

۹-۲۰ آئینہ: ادبی میگزین: غالب نمبر
پیش کش از ڈاکٹر عبدالرحمٰن ہاشمی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: پی۔ ڈی سیتر تھی
وائلن پر راگ مارو بہاگ
سری کانت بھاکرے
خیال کیدارہ

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: سیما شرما
سکندر علی وجد اور خلیل الرحمٰن اعظمی کا کلام
اپتاب مصرا: بشیر بدر اور حفیظ جالندھری کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی پر راگ جونپوری

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی سرفراز حسین خاں
خیال سکھیار

۲-۰۰ فلمی دنیا: وطن سے دور
وطن کے پاس ذکیر بیدی اور پی
کھیاٹا، تقریر از: نیو مرزا
ستاروں کا سفر: اپتاب بچن
لیچرار پر وارد دولوی

۸-۴۵ شہر نامہ: پتہ: ارصوان احمد

۹-۰۰ حسن غزل: سیما ترپا: میر تقی میر
اور مشیر جھنجھانوی کا کلام

۹-۳۰ کھیل کے میدان سے ایڈیٹر
سنیل منڈا، امتر دیو
کھیلوں کا جائزہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی پر راگ درگا اور
پوربی دھن
سرفراز حسین خاں، خیال مارو

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا مدن بالا سدھو
ساحر ہوشیارپوری فاخر کا کلام
جگدیش سہگل عزیز وارثی اور
تسور واحدی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: دنے کمار
ستار پر راگ سیراگی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی سوینا دیوی
خیال توڑی

۹-۰۰ ڈرامہ: بھرے میلے میں۔ تحریر: ایل
ایس بخشی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ونے کمار ستار پر
راگ باگیشری
سوینا دیوی۔ خیال

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی: نعتیہ کلام

۶-۳۰ شہر صبا: مہندر پال، غزلیں
شانتا سکسینہ، آنند نارائن ملا اور
ساحر بھوپالی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: امجد علی خاں: سرود

۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی۔ شرافت حسین خاں
خیال بھیرو کی توڑی

۸-۴۵ تقریر: عہد قدیم کے فنکار
سدرکا از حبیب تنویر

۹-۰۰ حسن غزل مہندر پال۔ غزلیں

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: امجد علی خاں: سرود
شرافت حسین خاں: خیال بسنت

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی۔ قوالی

۶-۳ شہر صبا۔ وندنا واجپئی
غزلیں
جمیل احمد۔ داغ اور فراق کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز امبالال ستاری
آلاپ، جوڑ، جھالا راگ اہیر بھیرو میں

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: ڈاکٹر
سمتی مٹاکر

۹-۰۰ حسن غزل جمیل احمد
جاں نثار اختر کا کلام

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: ہم نہیں
چاہتے۔ طبقاتی کشمکش: تقریر
از مجید طالب: غزل
میرا تحقیقی مقالہ
تقریر از افروز تاج
ڈاکٹر سمتی مٹاکر: کلاسیکی موسیقی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
شمس الدین ڈیسائی فریدی
وینا پر راگ مالکونس

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: غلام علی خاں
امیر آغا قزلباش کا کلام
امینہ برنی: عمار اور فیض احمد فیض کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: بھجن سوپوری
سنتور پر راگ بسنت مکھاری

۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)

۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: کمل سنگھ
ٹھمری بھیروی اور دادرا

۲-۳۰ غزلیں: (غیر فلمی)

۳-۰۰ قوالیاں (غیر فلمی)
۸-۴۵ دلی ڈائری، تحریر: ازایچ آر او تھرا
۹-۰۰ حسن غزل، غلام علی خاں
داغ دہلوی کا کلام
۹-۱۵ کمل سنگھ
ٹھمری تلنگ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: سجن سوپوری
راگ پوریا کلیان سنتور پر
روشن آرا بیگم، خیال زرتابی

پیر ۲۳ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: ہیندر چوہڑہ
غزلیں
ادما گرگ، ساحر ہوشیارپوری
اور بشیر بدر کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: پرکاش ودھیرہ
بانسری
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی، ککنا بنرجی
خیال اور ترانہ بھٹیار
۸-۴۵ کلام شاعر: اوتخت سنگھ
۹-۰۰ حسن غزل: ہیندر چوہڑہ، غزلیں
۹-۳۰ فنون لطیفہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: پرکاش ودھیرہ
بانسری
ککنا بنرجی: خیال مالکونس

منگل ۲۴ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: وجے نامہ سیٹھ
شکیل اور نوح ناروی کا کلام
سدیش سنہا، شکیل اور
نیر آعظمی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: پنّا لعل چورسیا
وائلن پر راگ بیراگی بھیروں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: کمل سہگل اور
کویتا سہگل، خیال توڑی
۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی، حرف آغاز
گیت، صلاح کار (نوجوانوں
کی مشکلات: بات چیت)
از اشرف علی خاں
۸-۴۵ تقریر: نئی دنیا نئے مسائل
(جنگ کا خوف) از ڈاکٹر محمد حسن
۹-۰۰ حسن غزل، سدیش سنہا
حسن نعیم اور فراق کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، پنّا لعل چورسیا
وائلن پر راگ دیس
کمل سہگل اور کویتا سہگل
خیال راگیشری

بدھ ۲۵ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: پریتا بلبیر سنگھ
شمیم جے پوری اور بی۔ کے پوری
کا کلام
محمد یعقوب: میر حسن میر اور
ولی دکنی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: آننت لعل اور پارٹی
شہنائی پر راگ دیسی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: لکشمی شنکر
خیال اہیر بھیروں
۲-۳۰ بزم خواتین
۸-۴۵ پس منظر، تجزیہ: ذہین نقوی
۹-۰۰ حسن غزل: پریتا بلبیر سنگھ
غالب کا کلام
۹-۳۰ سائنس میگزین
ایڈیٹر: ایم۔ اے قریشی
ایڈیٹوریل
انٹرویو ڈاکٹر بی۔ کے سیٹھ
ریڈر شعبہ جیولاجی دہلی یونیورسٹی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، آننت لعل اور
پارٹی: راگ بہاگ شہنائی پر
لکشمی شنکر: خیال مارو بہاگ

جمعرات ۲۶ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا، لکو ماتھر: غزلیں
سری رام، جاں نثار اختر کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: رئیس خاں
راگ بھیروں ستار پر
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: لطافت حسین خاں
خیال اہیر بلاول
۹-۰۰ ڈرامہ "دیواریں" تحریر: کمار پاشی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، رئیس خاں
ستار پر راگ درباری
لطافت حسین خاں: آلاپ اور
خیال شاہانہ

جمعہ ۲۷ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶-۳۰ شہر صبا: ہریش بھادرواج
غزلیں: شانتی ماتھر، مزید
وارثی اور ایم۔ ایل ملہوترا کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز، زرین دارووالا
سرود پر راگ شاردا
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی، مشتاق حسین خاں
(آگرہ)، خیال للت
۸-۴۵ تقریر: ہندوستان کا رول
ایشیا میں: از دیوان بریندر ناتھ
۹-۰۰ حسن غزل، ہریش بھادرواج
غزلیں
۹-۱۵ افسانہ: از امینہ ابوالحسن
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، زرین دارووالا
سرود پر راگ جوگ
مشتاق حسین خاں
خیال پوریا کلیان

ہفتہ ۲۸ر فروری

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی
قوالی: انعام احمد اور ساتھی
۶-۳۰ شہر صبا: سریندر پندیر، غزلیں
چندن کمار داس، حفیظ جالندھری
اور اقبال کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: احمد رضا، وچتر وینا
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: مانک ورما
خیال اہیر بھیرو
۹-۰۰ حسن غزل، سریندر پندیر، غزلیں
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی، کھیلوں کی دنیا
اسپورٹس میگزین پروگرام پیشکش
میکش کوشک، فیچر، کھلاڑی
کھیل کے، کھیل کی خبریں
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، احمد رضا، وچتر وینا
مانک ورما، خیال شدھ کلیان

غزل

بیکل اتساہی

چل کے اندازہ لگائیں ذرا پتھر والے
شہر میں کتنے ہیں بے باک ابھی سر والے

یوں آوارہ مزاجی نہیں آئی مجھ میں
پیار کچھ دے نہ سکے مجھ کو مرے گھر والے

ایسی کچھ تھی در مقتل پہ جھکی شام گلاب
ہاتھ باندھے ہی کھڑے رہ گئے خنجر والے

صحن میخانہ میں یوں دور چلا آج کی رات
لڑکھڑاتے رہے میخانے کے باہر والے

جب کبھی اونچا مرے سر سے ہوا ہے پانی
مجھ کو بونے لگے میرے برابر والے

بے پری عشرت منزل کے جلو میں پہنچی
رہگزاروں میں پڑے رہ گئے شہپر والے

میں تو لفظوں کا خطاوار رہا ہوں بیکل
جرم لہجے کا بتاتے رہے دفتر والے

(اردو سروس)

دہلی

میڈیم ویو

دہلی الف ۳۶۶٫۳ میٹر ۸۱۹ کلوہرٹز
دہلی ب ۲۹۴٫۹ میٹر ۱۰۱۷ کلوہرٹز
دہلی ج ۲۱۹٫۳ میٹر ۱۳۶۸ کلوہرٹز
دہلی د ۲۴۶٫۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوہرٹز

شارٹ ویو

صبح ۰۰-۸ تک ۹۱٫۱۵ میٹر ۳۲۶۵ کلوہرٹز
صبح ۱۵-۸ کے بعد ۱۹٫۴۳ میٹر ۱۱۰۷ کلوہرٹز
دوپہر ۴۱٫۱۵ میٹر ۷۲۳۰ کلوہرٹز
شام ۴۵-۵ تک ۱۹٫۴۳ میٹر ۱۱۰۷ کلوہرٹز
شام ۰۰-۶ سے رات تک ۹۱٫۱۵ میٹر ۳۲۶۵ کلوہرٹز

خبریں

دہلی 'الف' عالمی خبریں: ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۲½-۶ انگریزی: صبح ۲½-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں: ۰۰-۸، ۰۰-۱۱، ۰۵-۱، ۰۰-۲، ۰۰-۵، (صوبائی خبریں) ۰۵-۶،
۵۰-۷ (علاقائی خبریں) ۴۵-۸، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۸ شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱ اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دہلی 'ب' ہندی میں خبریں: ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۰۰-۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں: صبح ۳۰-۸ شام ۳۰-۷ ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے

دہلی 'د' ہندی میں خبریں: شام ۳۰-۷
انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹
کھیل کود کی خبریں: شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم فروری دیکھئے

پیر ۱۶ فروری

دہلی 'الف'

صبح
۱۰-۸ سمتی متانکر، گائن
۰۲-۱۱ وشنو پرساد اور ساتھی، شہنائی
۳۰-۱۱ ضمیر احمد خاں، ٹھمری

دوپہر
۰۲-۱۲ لوک بھارتی: تیلگو لوک گیت
۳۰-۱۲ 'زندگی میں کبھی کبھار'
وجیتی کالے کے مراٹھی ناٹک کا ہندی عکس از وندنا جوشی
۴۰-۵ ملک ارجن منصور: خیال

رات
۰۰-۸ سواستھیہ رکشا
۱۵-۸ سمتی متانکر، گائن
۰۰-۹ مکھن لال: طبلہ وادن
۰۲-۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام (ہندی)
'غریبی کیوں؟ ایک وشلیشن
(۲) اتہاسک پریپیکش میں'
۰۰-۱۰ سنگیت سبھا
دیوبرت چودھری، ستار

دہلی 'ب'

صبح
۳۲-۷ سنگیت سورجی
وشنو پرساد اور ساتھی، شہنائی
۵۰-۷ سنگم، سندھی گیت
۱۰-۹ لوک مادھوری، بھوجپوری لوک گیت
۱۵-۳ اور ۰۲-۴
بھائی شمشیر سنگھ اور ساتھی، شبد
۳۰-۴ ضمیر احمد خاں، ٹھمری، دادرا

شام
۴۵-۶، ۴۵-۸
ارملا ناگر، گیت اور بھجن
۳۰-۹ انگریزی تقریر

منگل ۱۷ فروری

دہلی 'الف'

صبح
۱۰-۸ احمد رضا: وچتر وینا
۰۲-۱۱ غلام صادق خاں: گائن
۳۲-۱۱ گرودیو سنگھ، سرود

دوپہر
۰۲-۱۲ لوک بھارتی، اڑیہ لوک گیت
۰۵-۵ گیان وگیان
۳۰-۵ احمد رضا: وچتر وینا

رات
۰۰-۸ ہندی تقریر
۳۰-۸ سنسد سمیکشا
۰۰-۹ احمد رضا: وچتر وینا
۳۰-۹ 'اندھی دوڑ' ناٹک
تحریر، سریندر تیواری
۰۰-۱۰ سنگیت سبھا
بال چندر ناکود: گائن

دہلی 'ب'

صبح
۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجی
میناکشی مکرجی، خیال
۵۰-۷ سنگم، بنگلہ گیت
۱۰-۹ لوک مادھوری، ہماچلی لوک گیت

دوپہر
۱۵-۳، ۰۲-۴
ارون کمار چٹرجی: رابندر سنگیت
۳۰-۴ غلام صادق خاں، گائن

شام
۴۵-۶، ۴۵-۸
سنگم سنگیت
۳۰-۸ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۳۰-۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

بدھ ۱۸ فروری

دہلی 'الف'

صبح
۱۰-۸ شیل کمار بوس، ٹھمری، دادرا
۰۲-۱۱ ستیش پرکاش قمر، شہنائی
۳۰-۱۱ شیل کمار بوس، ٹھمری، دادرا

دوپہر
۰۲-۱۲ لوک بھارتی، ملیالم لوک گیت
۴۰-۵ سبد سنگیت

رات
۰۰-۸ 'دلہ کی دوکان' جھلکی
تحریر آر کے شرما
۱۵-۸ 'وگیان آلوک'
۳۰-۸ سنسد سمیکشا
۰۰-۹ 'گرو روی داس اور سماجک سدھار'
ہندی تقریر
۳۰-۹ چرچا کا وشیہ ہے
۰۰-۱۰ سنگیت سبھا
فردوس احمد خاں، سرود

دہلی 'ب'

صبح
۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجی
ستیش پرکاش قمر، شہنائی
۵۰-۷ سنگم، گجراتی گیت
۱۰-۹ لوک مادھوری:
ہریانوی لوک گیت

دوپہر
۱۵-۳، ۰۲-۴
نرمل جی چینانی، گیت، بھجن
۳۰-۴ جے لکشمی بالا سبرامنیم، گائن

شام
۴۵-۶، ۴۵-۸
سنسد پنڈیر، غزلیں
۳۰-۸ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۳۰-۹ یووا وانی سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۱۹ فروری

دہلی 'الف'

صبح
۱۰-۸ غلام حسین خاں، گائن
۰۲-۱۱ آر ایس کبورج: وچتر وینا
۳۲-۱۱ منی راؤ راٹے پودکر، سنگیت

دوپہر
۰۲-۱۲ لوک بھارتی، بنگلہ گیت
۰۵-۵ سنسکرت پاٹھ

رات
۱۵-۸ 'بیتے دنوں کی منورنجک یادیں' تقریر
۳۰-۸ سنسد سمیکشا
۰۰-۹ سبد سنگیت
۳۲-۹ نیشنل اسپورٹس میگزین
۰۰-۱۰ غلام حسین خاں، گائن
۳۰-۱۰ ٹی ایس وشوانا تھن، کرناٹک گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سورجی

آر ایس کبوج ، وچتر وینا

۷-۵۰ سنگم ، مراٹھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری ، برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲

ششی صراف ، بھجن

۳-۳۰ ٹی ایس وشوانا تھن ، کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵

سدیش سنہا ، غزلیں

۸-۳۰ ٹوڈے اِن پارلیمنٹ

۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۰ر فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ونے کمار ، ستار

۱۱-۰۲ مشتاق حسین خاں ، گائن

۱۱-۳۰ ونے کمار ، ستار

۱۲-۰۲ لوک بھارتی ، مراٹھی لوک گیت

۵-۴ ونے کمار : ستار

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں

۹-۰۰ مشتاق حسین خاں ، گائن

۹-۳۰ 'پوسٹ مارٹم' ناٹک

تحریر ، ریوتی سرن شرما

۱۰-۴ آر- راج لکشمی ، کرناٹک گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سورجی

مشتاق حسین خاں ، گائن

۷-۵۰ سنگم ، تیلگو گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری ، راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲

این- جے- میمی ، ہوائین گٹار

۳-۳۰ وی ایس سندری ، کرناٹک گائن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵

اوم پرکاش کپور ، گیت بھجن

۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۲۱ر فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ واسدیو دلیش پانڈے ، گائن

۱۱-۰۲ راجندر پرستا ، بانسری

۱۱-۳۰ واسدیو دیشں پانڈے : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی ، گجراتی لوک گیت

۵-۴۰ نورتی بواسر نائیک ، گائن

رات

۸-۰۰ سوا سنہرکشا

۸-۱۵ آج کے اتھتی

۸-۳۰ اس سپتاہ سنسد میں

۹-۰۰ راجندر پرستا ، بانسری

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

تیاگ راج ارادھنا فیسٹول

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وندنگان

۷-۳۰ سنگیت سورجی

راجندر پرستا ، بانسری

۷-۵۰ سنگم ، کنڑ گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری : کشمیری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲

پنالال مشرا ، بنگلہ گیت

۳-۳۰ نورتی بواسر نائیک ، گائن

۳-۴۵ سبدھ سنگیت

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵

پرکاش سدھو اور ساتھی ، شبد

۹-۳۰ اورگسٹ ٹونائیٹ

اتوار ۲۲ر فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ کیشور گھونا تھ تائیگونکر ، گٹار

سبھاش نروان ، طبلہ

۹-۰۰ بال کا یہ کرم

۱۰-۰۰ کمل سہگل کویتا سہگل ، گائن

۱۱-۰۲ پروا والی سے

۱۱-۳۰ ٹی ایس سبرامنیم ، کرناٹک گائن

۱۲-۰۵ 'ٹوگٹ جھونک' ہاسیہ کوی پیڈی

۲-۳۰ 'پوسٹ مارٹم' ناٹک

تحریر ، ریوتی سرن شرما

ہدایت ، دینا ناتھ

۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ

۵-۲۵ ٹی ایس سبرامنیم ، گائن

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت

۸-۱۵ ساتھی

۹-۰۰ سبھاش نروان ، طبلہ

۹-۳۰ کیشور گھونا تھ تائیگونکر ، گٹار

۱۰-۰۰ چمن

دہلی 'ب'

۷-۲۰ وندنگان

۷-۳۰ سنگیت سورجی

نثار حسین خاں ، گائن

۷-۵۰ سنگم ، آسامی گیت

۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲

ورشن سنگھ ، ہوائین گٹار پر دھن

۳-۳۰ نثار حسین خاں ، گائن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵

پرسار گیت

۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۳ر فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ سرفراز حسین خاں : گائن

۱۱-۰۲ نریں دارو والا : سرود

۱۱-۳۰ ننندہ حسن : ٹھمری ، دادرا

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

تامل لوک گیت

۱۲-۳۰ 'اندھی دوڑ' ناٹک

مصنف : سریندر تیواری

۵-۴۰ سرفراز حسین خاں : گائن

رات

۸-۰۰ سوا سنہرکشا

۸-۱۵ شاستریہ سنگیت

۹-۰۰ سبدھ سنگیت

۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام (ہندی)

اپنی دھرتی اپنادیش ، فیچر

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ منجو سندرم ، گائن

۷-۵۰ سنگم ، سندھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری ، اودھی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲

ہرسیت کور ، گیت ، بھجن

۳-۳۰ ننندہ حسن ، ٹھمری ، دادرا

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵

جمیل احمد : غزلیں

۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۲۴ر فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ منور علی خاں ، گائن

۱۱-۰۲ سنتوش بنرجی ، ستار

۱۱-۳۰ شفیع احمد ، گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی ، اسامی لوک گیت

۵-۰۵ گیان وگیان

۵-۴۰ منور علی خاں ، گائن

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل

۸-۱۵ فلم چرچا

۸-۳۰ سبدھ سنگیت

۹-۰۰ منور علی خاں ، ٹھمری ، دادرا

۹-۳۰ 'کس کی جیت ہوئی' ناٹک

تحریر : دیوراج دنیش

ہدایت : ڈاکٹر کانتا پنت

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

اصغر حسین اور ساتھی ، شہنائی

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سورجی

جیا بوس اور بھالشو لبھواس

ستار اور بانسری

۷-۵۰ سنگم ، بنگلہ گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری ، ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۴-۰۲

جے سورن لتا ، کنڑ گیت

۳-۳۰ شفیع احمد ، گائن

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵

مدن بالا سندھو : گیت اور غزلیں

۸-۳۲ رادھے شیام : طبلہ

۹-۲۰ تقریبوں کا نیشنل پروگرام (انگریزی)

بدھ ۲۵ فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ چندن رائے : سرود

۱۱-۰۲ نور محمد : گائن

۱۱-۲۰ مشتاق علی خاں : ستار

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : کنڑ لوک گیت

۵-۲۰ چندن رائے : سرود

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'لوک جھونک' پاسیہ کوی پیڑی

۸-۱۵ وگیان آلوک

۸-۳۳ سبدھ سنگیت

۹-۰۰ چندن رائے : سرود

۹-۲۰ چرچا کا ماشیہ ہے

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

اے۔ رمیش کمار : ٹھمری، دادرا، غزل

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سورجھی

نور محمد : گائن

۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری : ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

میناکشی کانت گپتا : بھجن

۴-۳۰ سندری شیشادری : گائن

سوشیلا دیشکار : وائلن

الیس نیلا کندھارتی : مردنگم

رات

۶-۴۵ / ۸-۴۵

افضل اقبال اور ساتھی : قوالیاں

۹-۲۰ دیگر اسٹیشنوں سے انتخاب

جمعرات ۲۶ فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ پرکاش این سکینہ : بانسری

۱۱-۰۲ نصیر الدین خاں گورسے : گائن

۱۱-۲۰ پرکاش این سکینہ : بانسری

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : بنگلہ لوک گیت

۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۲۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ 'سمنوئے کے سوتر' : نتیجہ

تقریر

۸-۳۳ نصیر الدین خاں گورسے : گائن

۹-۰۰ پرکاش این سکینہ : بانسری

۹-۲۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سورجھی

گنیش پرساد مشرا : گائن

۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت

۹-۱ لوک مادھوری : برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

چندرکانت گندھرو : بھجن

۴-۲ کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵

کاجل بنرجی : گیت

۹-۲۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۷ فروری

دہلی 'الف'

صبح ۸-۱۰ شنو کھورانہ : گائن

۱۱-۰۲ پیوش پوار : سنتور

۱۱-۳۲ شنو کھورانہ : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی لوک گیت

۵-۴۵ سبدھ سنگیت

۵-۵۵ گڑھوالی لوک گیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ اولوکن

۸-۳۳ سبدھ سنگیت

۹-۰۰ شنو کھورانہ : گائن

۹-۳۰ سمرتی کے البم سے۔ ناٹک بھوت گریش کرناڈ کے کنڑ ناٹک کا ہندی ٹکس ار نی دی کار تھر

۱۰-۳۰ رادھا وینکٹا چلم : کرناٹک گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سورجھی

پیوش پوار سنتور

۷-۵۰ سنگم : تامل گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

نگینہ جی : بھوجپوری گیت

۴-۳۰ کلپاکم بالا سبرامنیم

کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵

امرجیت : گیت، غزل

۹-۲۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۲۸ فروری

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ شرن رانی : سرود

۱۱-۰۲ سوم تیواری : گائن

۱۱-۳۰ استاد احمد جان تھرکوا : طبلہ

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی لوک گیت

۵-۲۰ شرن رانی : سرود

رات

۸-۰۰ سوا ستھ رکشا

۸-۱۵ آج کے اتتھی

۸-۳۲ سوم تیواری : گائن

۹-۰۰ شرن رانی : سرود

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

مہادیو پرساد مشرا : گائن

دہلی 'ب'

۷-۳۰ سنگیت سورجھی

شوبھا گرتو : ٹھمری، دادرا

۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

گڑھوالی لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲

سمن بھٹناگر

بندیل کھنڈی لوک گیت

۴-۳۰ سمن تیواری : گائن

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵

اسلم صابری قوال اور ساتھی

قوالیاں

۹-۲۰ اورگیسٹ ٹوناٹٹ

سادھنا کھوٹے اور کے سی خوشدل آکاش وانی دہلی کی اردو مجلس سے اپنا کلام پیش کرتے ہوئے۔

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف ۲۰ء۱۰۴ میٹر ۷۴۷ کلوہرٹز
(صبح ۵-۵۵ سے ۷-۴۵ تک اور شام ۵-۱۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب : ۹۰ء۴۳ میٹر ۳۲۰۵ کلوہرٹز
لکھنؤ ب : ۴۸ء۴۱ میٹر (۷۲۸۰ کلوہرٹز) صبح ۸-۳۰ تا ۲-۹

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۶-۰۰ تا ۲½ ۶ انگریزی: صبح ۲½-۶ تا ۵-۰۶
ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰ بجے دوپہر ۱-۰۰ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۵
انگریزی میں خبریں صبح ۸-۱۰ بجے دوپہر ۱-۱۰ اور ۲-۰۰ شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے
سنسکرت میں خبریں صبح ۷-۰۰ بجے شام ۶-۱۰ بجے
اردو میں خبریں۔ صبح ۸-۵۰ بجے شب ۹-۱۵ بجے
یوز لیٹر ہندی صبح ۹-۰۰ بجے
ضلع کی چٹھی صبح ۹-۰۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۲-۰۳ بجے
پرادیشک سماچار شام ۷-۰۲ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم فروری دیکھئے

پیر ۱۶ فروری

صبح
۷-۱۵ سنتوش کمار مصرا
سارنگی وادن
۷-۴۵ علی وارث اور پارٹی
نعتیں، غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام
یہ بستیاں ہماریاں
سنبھل: قصبہ سنبھل میں
آپسی محبت اور جذباتی ہم آہنگی
کی روایات پر تمثیلی فیچر
ترتیب و پیش کش
شفاعت علی
۹-۱۰ سنتوش کمار مصرا
سارنگی وادن

دوپہر
۱۲-۰۰ علی وارث اور پارٹی
نعتیں، غزلیں

شام
۵-۴۵ رویندر سنگیت
۸-۳۰ سنتوش کمار مصرا
سارنگی وادن
۹-۴۵ منن خاں: طبلہ وادن
۱۰-۳۰ بیگم اختر
ٹھمری، ہوری، دادرا
۱۰-۴۵ بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی، بسنت

منگل ۱۷ فروری

صبح
۷-۱۵ بھیم سین جوشی
ٹھمری، جوگیا
۷-۴۵ پولا ماداس: بھجن
۸-۳۰ اردو میگزین پروگرام
نظم: عالمی تہذیب کے
سنہرے اوراق
ہندوستانی تہذیب
تقریر: رام کمار گپتا
رنگ تغزل
۹-۱۰ چھوٹے لال مصرا
طبلہ وادن

شام
۵-۴۵ } دیپ شری موہن
۸-۱۵ } گیت اور بھجن، غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: انگریزی تقریر
۱۰-۰۰ منگل شب محفل موسیقی

بدھ ۱۸ فروری

صبح
۷-۱۵ شریمتی سبھاشنی: خیال
۷-۴۵ ساز غزل
غزلوں کا خاص پروگرام
۸-۳۰ اردو پروگرام
حالات حاضرہ
موجودہ حالات پر تبصرہ
جناب صلاح الدین عثمان
کلام شاعر: جناب تمن سیتاپوری
نظم
۹-۱۰ شریمتی سبھاشنی: خیال

دوپہر
۱-۱۰ تمشیر سنگھ: سرود وادن

شام
۵-۴۵ شانتا دیال: گیت اور بھجن
۹-۵۰ پریوار کلیاں پر شسوتری
۱۰-۰۰ "ریڈیو خراب ہوگیا ہوگا"
ڈرامہ، مصنف: گریش بخشی
۱۰-۳۰ شمشیر سنگھ، سرود وادن

جمعرات ۱۹ فروری

صبح
۷-۱۵ منورما بھٹناگر: خیال
۷-۴۵ سرلا سنہا: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام
بولتی تحریریں
مثنوی سحر البیان کے اقتباسات
پر مبنی فیچر
پیشکش: شفاعت علی
۹-۱۰ منورما بھٹناگر: خیال

شام
۵-۴۵ سرلا سنہا: گیت اور بھجن
۷-۳۰ یووا وانی
۹-۳۰ جن پد کی جھانکی
۱۰-۳۰ پنڈت جسراج: خیال

جمعہ ۲۰ فروری

صبح
۷-۱۵ شیو بہاری لال مصرا
ستار وادن
۷-۳۰ سُرویلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ صغیر احمد خاں: غزلیں
۸-۱۵ شیو بہاری لال مصرا
ستار وادن
۸-۳۰ اردو میگزین پروگرام
مشعل نور
اپنے غصے کو قابو میں رکھئے
مختصر تقریر: ڈاکٹر انوار الحسن
نعت
توہم پرستی کی جڑیں
تقریر: ڈاکٹر ایس، اے، رضوی
۹-۱۰ سیتا سرن سنگھ: خیال

دوپہر
۱۲-۰۰ صغیر احمد خاں: غزلیں

شام
۵-۴۵ } وینا ماتھر: گیت اور بھجن
۸-۱۵ }
۹-۳۰ "امر بیل": ڈرامہ
مصنف: رادھے شیام
۱۰-۲۰ سیتا سرن سنگھ: خیال

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح
۶-۲۰ } بھارت اور نیوزی لینڈ کے
۷-۰۵ } درمیان ویلنگٹن میں کھیلے
۹-۱۰ } جارہے پہلے کرکٹ ٹیسٹ
میچ کا آنکھوں دیکھا حال
۸-۳۰ اردو پروگرام
خواتین کے لیے: مباحثہ
کیا شوہر کو لازماً زیادہ پڑھا
لکھا ہونا چاہیے؟
شرکاء: انیس نصرت
لطیف صدیقی، محترمہ طاہرہ
رضوی اور اعزاز رضوی
آپ کے خط

دوپہر
۱۲-۰۰ وِپل کمار سریواستو
گیت بھجن اور غزلیں
۱-۱۰ شریمتی سُمِترا کماری سنگھ: خیال

شام
۷-۳۰ یووا وانی
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل
پروگرام

اتوار ۲۲ فروری

صبح
۷-۴۵ مدھو بالا گوالا: گیت اور بھجن

بچّوں کی پیدائش میں وقفہ رکھنے کے عام طریقے:

نِرودھ، گولیاں (پلز) یا لُوپ

بچّے کے پہلے ۳ برس اس کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لئے اہم ہوتے ہیں۔ اس کو آپ کی پوری محبّت اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ آپ تبھی دے سکتے ہیں جب پہلے بچّے کی نشوونما کے اوّلین تین برسوں میں دوسرے بچّے کی ذمّہ داری آپ پر عائد نہ ہو۔

مزید جانکاری کے لئے اپنے قریبی ہیلتھ کیئر سینٹر سے رجوع کیجئے۔

اپنے بچّے کو تین سال غیر منقسم توجّہ دیجئے

davp 80/245

۸-۳۰ اردو پروگرام: چھان بین سامعین کے ادبی سوالات کے جواب
ابوالکلام آزاد: فیچر پروگرام

۹-۱۵ بہتر کے لیے دھنیہ واد سامعین کے خطوط کے جواب

دوپہر

۱-۱۰ آج اتوار ہے منشی اتواری لال مصنّف: نریش مصرا

شام

۵-۴۵ مدھوبالا گوالا: گیت اور بھجن
۸-۰۰ مولانا ابوالکلام آزاد کا یومِ وفات
۱۰-۰ برج بھوشن لال کابرا گٹار وادن
۱۰-۳ اُستاد بڑے غلام علی خاں خیال

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷-۱۵ بیگم اختر: ٹھمری، بھیروی
۷-۴۵ حاجی محمود قوال اور ساتھی نعتیں

۸-۳ اردو پروگرام: شعری نشست ماجد جائسی، محسن فراز جوہر امیٹھوی اور ماہر بلگرامی

۹-۱۰ } سکندر حسین اور پارٹی
۹-۴۵ } شہنائی وادن

دوپہر

۱۲-۰۰ ریبا بوس: گیت اور بھجن

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت
۸-۱۵ ریبا بوس: گیت اور بھجن
۰-۳ گنگوبائی ہنگل: خیال، بسنت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام مہدی تقریر
۱۰-۳ سکندر حسین اور پارٹی شہنائی وادن

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۱۵ ونائک راؤ پٹوردھن: خیال
۷-۴۵ چندرا رائے: غزلیں

۰-۳۰ اردو میگزین پروگرام نظم افسانہ: احمد ابراہیم علوی رنگِ تغزّل

۹-۱۰ ونائک راؤ پٹوردھن: خیال
۱۲-۳۰ مَن بھاون: آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے

شام

۵-۴۵ } رام بہادر: گیت اور بھجن
۸-۱۵ }

۹-۳۰ نیشنل پروگرام انگریزی تقریر
۱۰ - منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۷-۱۵ کاشی ناتھ شنکر بوداس: خیال
۷-۴۵ سازِ غزل
۸-۳۰ اردو پروگرام: تاریخ ادب سے

تاریخ ادب اردو سے انتخاب

۹ - ۱۰ دلدار خاں: سارنگی وادن

دوپہر

۱ - ۱۰ کاشی ناتھ شنکر بوداس: خیال

شام

۵ - ۴۵ } درگا وتی شریواستو
۸ - ۱۵ } گیت اور بھجن

۹ - ۵۰ پریوار کلیان پر شنوتری

۱۰ - -- "انجانی کا سورگ": ڈرامہ
مصنف: شرت چند چٹو پادھیائے
ترجمہ: ڈاکٹر جے. سی. بھارتیہ

۱۰ - ۳۰ کاشی ناتھ شنکر بوداس: خیال

جمعرات ۲۶ر فروری

صبح

۷ - ۱۵ ستیش چندر سریواستو: ستار

۸ - ۳۰ اردو پروگرام
ریاست کے آدی باسی
تھارو: تمثیلی فیچر
ترتیب و پیشکش: شفاعت علی

۹ - ۱۰ آفاق حسین: طبلہ وادن

۹ - ۲۵ بھیم سین جوشی: بھجن، بھیروی

شام

۵ - ۴۵ } عظیم اللہ اور پارٹی
۸ - ۱۵ } نعت اور غزل

۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام
"وہ کنور صاحب"، ڈرامہ
مصنف: گوپال داس

۱۰ - ۳۰ ستیش چندر سریواستو: ستار

جمعہ ۲۷ر فروری

صبح

۷ - ۱۵ دھرم ناتھ مصر: ٹھمری اور دادرا

۷ - ۳۰ سُرویلا: ہندی میں نظم خوانی

۷ - ۴۵ مُرلی قوال اور پارٹی: نعتیں

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: مشعلِ نور
سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
مختصر تقریر
محترمہ تزئین احسان اللہ
آغا حشر کے ڈراموں میں عصری
تقاضوں کا لحاظ
تقریر: ڈاکٹر عطیہ نشاط
نعت خوانی

۹ - ۱۰ معبود حسین: کلارینٹ وادن

۱۲ - -- انجنا چٹرجی: گیت اور بھجن

شام

۵ - ۴۵ مُرلی قوال اور پارٹی: نعتیں

۱۰ - ۳۰ معبود حسین: کلارینٹ وادن

ہفتہ ۲۸ر فروری

صبح

۷ - ۱۵ گرجا دیوی: ٹھمری، بھیروی

۷ - ۴۵ دیپک بھٹاچاریہ
گیت اور بھجن

---

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے لئے
بچوں کے افسر
جناب حامد اللہ افسر کی زندگی
اور ان کے ادبی کارناموں پر
مبنی فیچر
تحریر: اختر یزداں محسن
پیشکش: نگاری اماچکبست

دوپہر

۱۲ - -- راکیش سکسینہ: گیت اور بھجن

۱ - ۱۰ وی. جی. جوگ
وائلن وادن

شام

۵ - ۴۵ راکیش سکسینہ: گیت اور بھجن

۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل
پروگرام

غزل

کیف احمد صدیقی

صحرا پہ لکھا ہے نہ سمندر پہ لکھا ہے
جو حرفِ بلا ہے وہ مرے گھر پہ لکھا ہے

بارش کے مٹانے سے بھی وہ مٹ نہ سکے گا
آندھی نے جو ہر برگِ مقدر پہ لکھا ہے

سوکھے ہوئے پتے ابھی انجان ہیں شاید
اس راز سے جو دامنِ صرصر پہ لکھا ہے

کس طرح سمیٹوں میں وہ خوابوں کا فسانہ
بکھری ہوئی شکنوں نے جو بستر پہ لکھا ہے

سورج بھی تڑپ جائے اگر غور سے سمجھے
وہ شعر جو شبنم نے گلِ تر پہ لکھا ہے

(لکھنؤ سے نشر)

۳۳۶ء۷ میٹر ۸۹۱ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی. صبح ۶-۰ تا ۶-۲ انگریزی: صبح ۶-۲ تا ۶-۵

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۵ اور ۲-۱۰، شام ۶-۰۵، رات ۸-۴۵

ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰ ضلع کی چٹھی: صبح ۹-۰۵ پرادیشک سماچار: شام ۷-۳۰

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۲-۰۰، رات ۹-۰۰ اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰ اور رات ۹-۱۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵ - ۵۵ وندے ماترم، منگل دھونی

۶ - ۰۵ سنو کسانو!

۶ - ۱۵ وندنا

۶ - ۵۵ آج کا جنتر (جمعہ کے علاوہ روزانہ)

۷ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (صرف اتوار کو)

۷ - ۴۵ سگم سنگیت (جمعہ اور اتوار کے علاوہ
روزانہ)

۸ - ۲۰ لوک گیت

۹ - ۳۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ چترپٹ سنگیت
(ہفتہ اتوار کے علاوہ روزانہ)

۱۲ - ۴۵ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)

۱ - ۵۰ وگیان اور کسان

۲ - ۲۰ چترپٹ سنگیت

شام

۶ - ۱۰ استھانیہ سوچنائیں اور
پروگرام وورن

۶ - ۲۰ یووا وانی (بدھ اور جمعرات کے علاوہ
روزانہ)

۶ - ۵۰ کرشی جگت

۷ - ۴۵ گرامین جگت

۸ - ۱۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ چہار بیت (صرف اتوار کو)

۹ - ۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۲۳ر فروری

صبح

۷ - ۱۵ جگدیش موہن: خیال

۷ - ۴۵ (رات ۸-۴۵) محمد رفیع
سگم سنگیت

۸ - ۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ مہلا جگت
'سرمایہ دار کانفرنس'، ناٹیکہ
پیشکش: جوالا پرساد
ڈاکٹر بہن سے گفتگو۔
موضوع: 'ماں کے رنگ روپ میں صحت کا راز'
گیت

۱ - ۴۰ رشمی استھانہ: سگم سنگیت

۶ - ۲۰ یووا وانی
ردی سرسوتی: ہندی کویتا پاٹھ
الکا سکسینہ: سگم سنگیت
خطوں کے جواب: ہروِند جنیجہ

۶ - ۵۰ کرشی جگت
'زائد کی فصلوں کی بوائی ہیتو گرام
دیو ستھا'
بھینٹ وارتا: اسلام علی

۷ - ۴۵ گرامین جگت
گوبر سنیتر کا مہتو

منگل ۲۴ر فروری

صبح

۷ - ۱۵ بہادر خاں: سرود وادن

۷ - ۴۵ محمد احمد قوال اور ساتھی

نعت اور قوالی

۸-۲۰ سادھنا مہروترہ، سشما جوشی
لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ غلام مصطفیٰ خاں . خیال

۱-۴۰ کورس ، دلیش گان

شام

۶-۲۰ یووادانی
میری پسند : نزہت رانا
روزگار سماچار

۶-۵۰ کرشی جگت
جانوروں میں بانجھ پن کی روک تھام

۸-۰۰ سواستھ سندیش پتریکا
(صرف منگل کو)

۸-۱۵ مہدی حسن : غزلیں

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۷-۱۵ غلام صادق خاں خیال

۷-۴۵ رونا لیلیٰ : غزلیں

۸-۲ لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳ آپکی پسند (صرف بدھ کو)

۱-۱ مہیلا جگت
سمیا سمادھان
کہانی کتھا کرم کی دوسری قسط
گیت

۱-۴۰ سجاتا چکرورتی سگم سنگیت

شام

۶-۵۰ کرشی جگت
'مونگ کی کھیتی لاہو پر'
تقریر : وی ایس چوہان

۷-۴۵ گرامین جگت
'گرامین چھیتروں میں آتھک وستوں کی وترن ویوستھا'
تقریر : سموہن سنگھ

۸- انگریزی تقریر

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۱۵ - سنسکرت - تقریر

۴۵ - رات ۸-۱۵
ملکہ پکھراج غزلیں

۸-۲۰ لوک گیت

۱-۱۰ پنڈت جسراج گائن

۱-۴۰ اقبال احمد صدیقی : غزلیں

شام

۶-۲ کمار گندھرو : گائن

۶-۵۰ کرشی جگت
'پیٹری گنّے سے ادھک فصل کیسے لیں'
تقریر : بلبیر سنگھ

۷-۴۵ گرامین جگت
پریوار کلیان

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۷-۱۵ جگدیش پرساد خیال

۷-۳ کاویہ سورجہ
کشن سروپ اور کیلاش چند اگروال

۷-۴۵ درپن
پریوار کلیان پروگرام (صرف جمعہ)

۸-۲ لوک گیت

دوپہر

۱-۴ تیام موہن سگم سنگیت

شام

۶-۲ یووادانی
کہانی 'بڑی اور سے کاری کے بیچ لٹکتے چہرے'
تحریر : ستیش ودھا لیتپ'
سگم سنگیت . سویتا گوسوامی
پریوار کلیان

۶-۵۰ کرشی جگت
خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت
'نکھو کرشکوں کیلئے بنک کی یوجنا'
تقریر : ایس پی جین

۸-۰۰ جھلکی

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۷-۱۵ عبدالحلیم جعفر خاں : ستار وادن

۷-۴۵ سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱۲-۲ سب رس (صرف ہفتہ کو)

۱-۱ جوانوں کیلئے (صرف ہفتہ کو)

شام

۶-۲ یووادانی
'سوالوں کے دائرے میں' رنگ منچ ناٹک
شرکا فنکار - ششی پاٹھک،
شاہد حسین خاں اور آدتیہ کمار

۶-۵۰ کرشی جگت
'آلو کی کھدائی میں جنداری'
تقریر : آر ایس ورما

۷-۴۵ گرامین جگت
پریوار کلیان

۸-۰۰ نئے پرکاشن
لیتک سمیکشا : کوشل نند گوسوامی

۸-۱۵ بی ایل شکلا
بھجن، گیت

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۷-۱۵ استاد عبدالکریم خاں گائیں

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپکے لیے

۱-۴۰ بک موہن گیت

۲-۴۵ گرامین مہیلاوں کیلئے
'اندھ وشواس اور رواج ورتیتا کاس میں بادھک' تقریر : تپتی تریپاٹھی
'ابلھد جلاؤں سے بچاؤ'
تقریر : ارکنا . آتا نگم
دیہی دیہات کتنی بدلی
تقریر : رودر لتوری ورما

شام

۶-۲ یووادانی
ایک کھلاڑی سے ملاقات
'ستریہ ادشکا - وسٹے پرانی سرکشا'
مباحثہ

۶-۵۰ کرشی جگت
'دنوں کا سنرکشن سمردھی کیلئے آدشک'
تقریر . کے پی شریواستو

۷-۴۵ گرامین جگت
خطوں کے جواب

۸-۰۰ پریوار کلیان یئین اوتری

۹-۳۰ سنو ساں اور ساتھی
جہار سیت

۹-۴۵ آپکی پسند

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷-۱۵ پنڈت روی شنکر ، ستار وادن

۷-۴۵ ، ۱-۴۰ ، رات ۸-۱۵
سی ایچ آتما : سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت
'نئے یگ کے نئے مان دنڈ' مباحثہ
بچوں کیلئے کھیل کود وشئے پر
چھیتر سنکلت جینٹ وارتا
گیت

شام

۶-۲۰ یووادانی
اردو کوتیا پاٹھ از کشوری عثمانی
سگم سنگیت - ایس ایس چوہان
خطوں کے جواب

۶-۵۰ کرشی جگت
کرشی پتریکا پروگرام

۷-۴۵ گرامین جگت : پریوار کلیان

۸-۰۰ اردو پروگرام

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۱۵ کیسر بائی کیرکر : خیال

۷-۴۵ سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

۱-۱۰ ڈی وی پلسکر : خیال

۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
ریتا شرما - بھجن - گیت

شام

۶-۲۰ یووادانی
میری پسند — اصغر خاں
کھیل سماچار

۶-۵۰ کرشی جگت
خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت
'پشودھن کا وکاس اور پرسار' تقریر
ڈاکٹر آر-ایس-مشرا

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۷-۱۵ اسد علی : رودر وینا وادن

۷-۴۵ ، دوپہر ۱-۴۰
بیگم اختر : سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت
خطوں کے جواب
'چشموں کی کرامات' مزاحیہ تقریر

ستار پر راگ نٹ بھیرو
۸-۰ بھجن
۸-۵۰ جوگا سنگھ جوگی اور ساتھی
لوک گیت
۹-۱۵ شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ سروس سلطانہ
خیال سنگل بھیرو
۱۲-۱۵ غزلیں
۲-۲ روی داس کے بھجن

شام

۴-۷ قدم قدم بڑھائے جا
۵-۷ شبد
۸-۰ دھن
پنجابی تقریر از پرتھوی سنگھ آزاد
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳ آپکی فرمائش
۱۰-۲ ایس کے دتا ستار پر راگ چندر کونس

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۷-۲ ملک ارجن منصور، بہادری توڑی
مہندر سنگھ ڈڈیالہ۔ مندھری دھن
۸-۲ ملکھی رام، لوک گیت
۸-۵ قوالی
۹-۱۵ ایل ایس مانگ گیت اور غزل

دوپہر

۱۲- ملک ارجن منصور خیال جونپوری
۱۲-۵ احمد حسین محمد حسین
گیت اور لوک گیت
۲-۲ غزلیں

شام

۵-۱۵ گرباں سنگھ کنول، لوک گیت
۷-۴۵ احمد حسین محمد حسین
غزلیں
۸ سرجنا پنجابی ادبی پروگرام
۸-۲ سنگم سنگیت
۱ پنجابی کوی گوشٹھی
۳ ۱ ملک ارجن منصور خیال گوڑ ملہار
مہندر سنگھ ڈڈیالہ
مندھری دھن

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۷-۳۰ سکھ دیو سنگھ

وائلن پر راگ جوگیا
کرشنا راؤ شنکر پنڈت
خیال توڑی
۸-۲ ستیہ پال سنگھ، شبد
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر

۱۲- مینا پانی مسترا خیال اہیر بھیرو
۱۲-۳ سی ایل ودی غزلیں
۲-۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ پریتی بالا، لوک گیت
۷- مدھو مالا چاولہ اور گھنشام داس
کافی اور گیت
۸- پنجاب دے لوک مرثیے
ہندی تقریر
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۲ کہانی جیتر کی تلاش ہندی ناٹک
تحریر اشوک راجا
۱۰-۵ پورن چند وڈالی اور ساتھی
لوک گیت
۱۰-۳۰ سکھ دیو سنگھ وائلن پر راگ باگیشری
کرشن راؤ شنکر پنڈت
خیال بھیرا اور ٹپہ

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۷- کمار گندھرو خیال دلیسی
۸-۱ شبد
۸-۵ پنجابی گیت
۹-۵ راجیش دھیمان بھجن

دوپہر

۱۲- حفیظ علی خاں
سرود پر راگ چندر کونس
۱۲-۱۵ صلاح الدین احمد، غزلیں
۱۲-۳۰ لوک رنگ، لوک گیتوں کا پروگرام
۲-۱ غزلیں

شام

۵-۱۵ ہربنس اروڑہ۔ لوک گیت
۶- غزلیں
۵- راجیش دھیمان، گیت
۸- رنجیت سنگھ کال دا ساتھیہ
پنجابی تقریر از ڈاکٹر کلونت سنگھ
۸-۱ پنجابی تقریر
۸-۳ سنگم سنگیت

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۷-۳۰ دیپ برت چودھری
ستار پر راگ کومل توڑی
۸-۲ ستمی بھجن
۸-۵۰ انل کمار گیت
۱-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰ محمد حسین خاں خیال ملتانی
۱۲-۱۵ انل کمار، گیت اور غزل
۲-۲ غزلیں

شام

۵-۱۵ سورن لتا، لوک گیت
۷- انل کمار گیت
۷-۴۵ ساگرت
سماجی ویگیان [illegible]
۸- انگریزی تقریر
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۱۰-۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ دیوبرت چودھری
ستار پر راگ درباری اور اڈانہ

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷-۳۰ جگموہن سہگل، ستار پر راگ توڑی
پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر
خیال بسنتی توڑی
۸-۳۰ کسم نرولکر گیت
۸-۵ سریندر سنگھ چڈھا، لوک گیت
۹-۱۵ جھلکی طنز و مزاح کا پروگرام

دوپہر

۱۲-۳ کسم نرولکر، ہندی گیت
۲-۳۰ غزلیں

شام

۴-۷ کسم نرولکر اور بھنو گیت
۷-۱ ساہتیہ سنسکرتی کی دس سلسلہ
کبیر کی، ہندی تقریر
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی ناٹک
۱۰-۱۵ جاگیر سنگھ طالب لوک گیت
۱۰-۳۰ جگموہن سہگل
ستار پر پوریا کلیان
پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر
خیال مالکونس

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۳۰ رام نارائن، سارنگی پر راگ توڑی
۸-۰۰ سریندر سنگھ سمن، لوک گیت
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ رام کرشن چندنیتری، غزلیں

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲ غزلیں

شام

۵-۱۵ درشن سنگھ، لوک گیت
۷-۴ تو جاگیر گڑو اور رام کرشن چندنیتری
گیت اور غزل
۸-۰۰ "پنجاب میں اردو زبان کا ارتقا"
اردو تقریر از سلطان انجم
۸-۱۰ غزلیں
۸-۳۰ پنجابی کویتا پاٹھ
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں انٹرویو

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۷-۳۰ ونیز یندیتا ستار پر راگ جونپوری
۸-۲ پنجابی گیت
۸-۵۰ امریک سنگھ برگوبند پوری لوک گیت
۹-۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی
شبد

دوپہر

۱۲- استاد بڑے غلام علی خاں
ٹھمری بھیروی
۱۲-۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی
شبد
۲-۳۰ غزلیں

شام

۴-۳۰ قدم قدم بڑھائے جا
۵-۵۰ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی
شبد
۸-۰۰ "وگیان کھوج دے نویں دیا دے
پلانیا ترا ـــــ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ آپکی فرمائش

۱۰.۳۰ وزیر چند چترا
ستار پر راگ من

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۷.۳۰ سنگیت پریچے
وی این پٹوردھن، خیال دیو گندھار
۸.۲ لال چند گورداسپوری اور ساتھی
لوک گیت
۸.۵۰ محمد تقی قوال اور ساتھی، کافی
۹.۱۵ سورن لتا شرما، بھجن

دوپہر

۱۲.۰۰ نکھل بنرجی، ستار پر راگ ھنڈیار
۱۲.۱۵ سورن لتا شرما: غزلیں
۲.۲۰ غزلیں

شام

۵.۱۵ کرم چند، لوک گیت
۷.۴۵ محمد تقی قوال اور ساتھی، عرلیں
۸.۰۰ اردو ادبی پروگرام
۸.۳۰ سگم سنگیت
۱۰.۰۰ راجن مشرا اور ساجن مشرا
خیال جوگ

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۷.۳۰ علاؤالدین خاں
اسراج پر راگ رام کلی
۸.۲۰ پریتی بالا، شبد
۸.۵۰ محمد شریف قوال اور ساتھی،
صوفیانہ کلام
۹.۱۵ ست سادھنا

دوپہر

۱۲.۰۰ افضل حسین خاں جے پوری
ٹھمری اور دادرا

شام

۵.۱۵ پرکاش چند جین، لوک گیت
۷.۴۰ شرافت حسین خاں، خیال ایستدی
۸.۰۰ 'نوپرکاش' ہندی اپنک سمیکشا
از ڈاکٹر ویدی رام
۸.۳۰ سگم سنگیت
۹.۳۰ ہندی ناٹک
۱۰.۱۵ بنارسی سنگھ گوڑ: لوک گیت
۱۰.۳۰ علاؤالدین خاں
اسراج پر راگ جوگ

روہتک

میڈیم ویو ۴۷۰۲۳ میٹر ۱۴۳۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۵.۲۵ سے ۵.۰۰ تک (اتوار ۱۵.۱۰ تک) دوسری مجلس ۱۲.۳۰ سے ۳.۱۰ تک
تیسری مجلس ۵.۳۰ سے ۱۰.۳۰ تک (ہفتہ اتوار ۱۱.۰۰ بجے تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶.۳۰ وندنا
۶.۵۵ کھیتی کی باتیں
۷.۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۵۰ ارچنا (بھگتی سنگیت)
۸.۴۰ سب رس

دوپہر

۱.۱۰ آپ کی فرمائش
(اتوار کے علاوہ)
۱.۴۰ اسکول براڈ کاسٹ

(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)
۲.۲۰ لوک سنگیت

شام

۵.۳۰ یووا سنسار
۶.۱۰ پراودیشک سنگیت
(بدھ کے علاوہ)
۶.۳۰ گرامین سنسار (دیہاتی پروگرام)
۷.۳۰ اطلاعات
۷.۴۵ سنگیت سریتا
۹.۱۵ ایک فلم سے
(جمعرات کو آپ کا خط ملا)

پیر ۱۶ فروری

صبح

۷.۱۰، شام ۷.۲۵
سیما شرما، سگم سنگیت
۷.۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷.۳۰، رات ۱۰.۰۰
مشتاق حسین خاں: کلاسیکی موسیقی
۸.۲۰، دوپہر ۲.۲۰
ونل، ارچنا شرما اور وجے کمل
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲.۳۰ ملے جلے گیت
۱.۰۰ ورندگان

۱.۴۰ چھٹی جماعت کیلئے
سماجک گیان کا درس

شام

۵.۳۰ یووا سنسار
۶.۱۰ کشمیری گیت
۸.۰۰ انگریزی تقریر
۸.۳۰ اوشا سیٹھ: بھجن
۹.۱۵ ایک فلم سے 'سنیتا'

منگل ۱۷ فروری

صبح

۷.۱۰، شام ۷.۲۵
مدھو بالا سکسینہ، سگم سنگیت
۷.۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی

۷.۳۰ علی اکبر خاں، سرود وادن
۸.۲۰، دوپہر ۲.۲۰
رام سروپ اور ساتھی اور
اجیت سنگھ ایلاوت: لوک سنگیت

دوپہر

۱.۰۰ ورندگان
۱.۴۰ ساتویں جماعت کیلئے
انگریزی کا درس

شام

۵.۳۰ میری پسند کے گیت
'کرکٹ کا کھیل' تقریر
۶.۱۰ پنجابی گیت
۶.۳۰ 'پگھٹ' دیہی خواتین کیلئے پروگرام
'جہیز۔۔ایک سودا، ایک رواج'
۸.۰۰ کلام شاعر
۸.۳۰ سموہ گان
۹.۱۵ ایک فلم سے 'سہاگ کو آنچ نہیں'
۹.۳۰ 'سائنس، مذہب اور روحانیت'
انگریزی مباحثہ

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۷.۱۰ چندر منی چوہدری، بھجن
۷.۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۸.۲۰، دوپہر ۲.۲۰
راجندر کمار، کشور کمار، جھمن لال ملک
لوک سنگیت

دوپہر

۱.۰۰ کرنیں
۱.۴۰ آٹھویں جماعت کیلئے ہندی درس
۲.۳۰ گاتی پنکتی

شام

۵.۳۰ 'میری انتم ابھیلاشا' کویتا
'کیا ہم تہذیب ماضی میں جینا پسند
کریں گے' بات چیت
۶.۱۰ 'ننھے منے' پروگرام

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷.۳۰ سرفراز حسین خاں، خیال للت
۸.۲۰ گوربچن لال، بھجن
۸.۵۰ پنجابی گیت
۹.۱۵ شبد

۱۲.۰۰ ایم آر گوتم، ٹھمری مشر کماج
۱۲.۱۵ سروجنی مراٹھے، گیت اور غزل
۱۲.۳۰ جاگ سنگھ، لوک گیت
۱۲.۴۵ جگجیت سنگھ زیروی، پنجابی غزلیں
۲.۲۰ غزلیں

شام

۵.۱۵ پرگن سنگھ تیجی، لوک گیت

۷.۴۰ گوربچن لال، غزلیں
۷.۵۰ گیت
۸.۰۰ 'آ تو چک دیاں نظراں وچ'
پنجابی میں اپنک سمیکشا
۸.۱۰ پنجابی گیت
۸.۳۰ سگم سنگیت

۶-۳۰ مسئلہ اور سمجھاؤ
گرمی کی سبزیاں
ایک ملاقات
خطوں کے جواب
لوک سنگیت
۸-۰۰ 'ڈاکٹروں کی رائے ہیں' ہندی تبصرہ
۸-۳۰ گروپ: بھجن اور شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'سن آف انڈیا'

جمعرات ۱۹ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
پنجاب ہمارے رواج - سوُرلہری
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰
ایشور سنگھ و ساتھی اور
امید سنگھ و ساتھی: لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ورندگان
۱-۰۰ نویں جماعت کیلئے جغرافیہ کا ابتدائی
درس 'ہماری قدرتی دولت'

شام
۵-۳۰ سرگم ستار وادن
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی
'ہمارے صوبے' کشمیر
'کیا آپ جانتے ہیں؟' بچوں سے گفتگو
۸-۰۰ 'گھر آنگن'
صحت اور خاندانی منصوبہ بندی سے
متعلق پروگرام
۸-۳۰ حبیب پینٹر اور ہمنوا
قوالیاں
۹-۱۵ آپکا خط ملا

جمعہ ۲۰ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
اقبال احمد صدیقی: غزلیں
۷-۲۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
اشتیاق حسین خاں: گائن
۸-۳۰ تیج پرچا کر، سرکشا گروور
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان
۱-۳۰ ہمارے ملک کے صوبے 'ہریانہ'
چھٹی جماعت کیلئے روپک

شام
۵-۳۰ پتریکا
کویتا پاٹھ/کہانی
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ 'دیہی ترقی میں نئی پیڑھی کی بیداری'
بات چیت
۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۳۰ جگموہن گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'انصاف کا ترازو'

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
مہندر خاں: غزلیں
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ سسر کنا دھر بھودھری: گائن
۸-۳۰ چاند لال اور چاند سانور سے
لوک گیت

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیئے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۳۰ 'ابتدائی تعلیم میں خوشنویسی کی اہمیت'
بات چیت

شام
۵-۳۰ ہمارا گاؤں
بات چیت پر مبنی پروگرام
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
جیند ضلع کے گاؤں میں
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ دلیپ کمار رائے: بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ہمارا دشمن'

اتوار ۲۲ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
بلرام گپتا: سورلہری
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ عبدالحلیم جعفر خاں
ستار وادن
۸-۳۰ بال کنج
بال سماچار
گٹار وادن
خطوں کے جوب

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
'رکت دان' تقریر
'چھوٹی بچت' تقریر
کام کی باتیں اور گیت
۱-۰۰ کھلا آکاش
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند
خطوں کے جواب

شام
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۶-۳۰ آپکی پسند (لوک گیت)
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'لوٹ مار'

پیر ۲۳ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
پشپا رانی: غزلیں اور بھجن
۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ویال - بانسری
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰
ویاؤ سنگھ ملک، شیر سنگھ
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۳۰ چھوٹی جماعتوں کیلئے سماجک وگیان
کا درس
براعظم افریقہ

شام
۵-۳۰ 'یووا سنسار' انگریزی
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ صحت اور خاندانی منصوبہ بندی پر مبنی
پروگرام
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۸-۳۰ قلندر آزاد اور ساتھی
قوالیاں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'پھر وہی رات'

منگل ۲۴ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
دنیش کھوسلہ: سورلہری
۷-۲۵ فریدآباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کیسر باٹی کیرکر: گائن
۸-۳۰، ۲-۳۰ ضلع سنگھ آنکان، آشالتا
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ چٹکیا
۱-۳۰ ساتویں جماعت کیلئے انگریزی کا درس

شام
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
بات چیت
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ پنگھٹ
ہم اور ہمارا گھر
کام کی باتیں
لوک گیت
۸-۰۰ ہریانوی کویتا پاٹھ
۸-۳۰ شیلا دھر: غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'آس پاس'

بدھ ۲۵ فروری

صبح
۷-۱۰، شام ۵-۴۵
سنتوکھ سنگھ: شبد
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
غلام علی پرویز: کلاسیکی موسیقی

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی چکتی
۱-۰۰ کترنیں
۱-۳۰ آٹھویں جماعت کیلئے ہندی کا پاٹھ

شام
۵-۳۰ 'نوجوان ڈاکٹر گاؤں میں کام کرنا کیوں
نہیں چاہتے': گفتگو
۶-۱۰ 'ننھے منے'
۶-۳۰ 'مسئلہ اور سمجھاؤ'
'آلو کی کھدائی اور بھنڈارن' تقریر
خطوں کے جواب
لوک سنگیت
۸-۰۰ ہندی بات چیت

۸-۳۰ چندرانی مکرجی : بھجن
۹-۱۵ ایک نظم سے 'ساجن کی سہیلی'

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۷-۱۰ ، شام ۵-۴۵
منجو سیل ، سوڈ لہری

۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰ } اوشاکرن وسکھیاں اور
۲-۲۰ } دھرم پال سیدی ، لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۲۰ ساز اور آواز
۱-۰۰ وندگان
۱-۴۰ آٹھویں جماعت کیلئے تاریخ کا سبق
شاسن ور ستھا ۔۔۔ ۱۲۰۰ سے ۱۵۲۶ تک

شام

۵-۳۰ سرگم :
گیت ، غزلیں

۶-۱۰ ہماچلی گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی
جیونی مہاراجہ رنجیت سنگھ
۸-۰۰ گھرآنگن
بڑھتی آبادی سے متعلق مشکلات
خاندانی منصوبہ بندی
۸-۳۰ شمع بانو : گیت
۹-۱۵ آپکا خط

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۷-۱۰ } اسلم صابری اور ساتھی
شام ۵-۴۵ } قوالیاں
۷-۲۵ ضلع انبالہ کی چٹھی
۷-۳۰ سسری کانت ، گائن
۸-۲۰ } رام نواس شرما اور بنارسی لال
۲-۲۰ } لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی بھارتا
باپو کے پریہ بھجن

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ وندگان
۱-۴۰ چھوٹی جماعتوں کیلئے

شام

۵-۳۰ پتریکا
کویتا پاٹھ / کہانی
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ دلیساں میں دلیس ہریانہ
بات چیت
لوک گیت
۸-۰۰ ولاس کلب
۸-۳۰ پریتی ساگر : گیت اور غزلیں
۹-۱۵ ایک نظم سے 'ہم دونوں'
۹-۳۰ سواستھ پتریکا
ہم اور ہماری صحت
خاندانی منصوبہ بندی پروگرام

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷-۱۰ ، شام ۵-۴۵
پریتی چاولہ : قصیدہ / غزلیں / نعت
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ہری پرساد چورسیہ ، بانسری وادن
۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰
چاند ، نوسے ، ستیہ دیو سنگھ
لوک سنگیت

۱۲-۲۰ چتر پنیے
۔۔ وندگان
۱-۴۰ 'ابتدائی تعلیم کو پرکشش کیسے بنائیں'

شام

۵-۳۰ 'تہذیبی ورثوں کا تحفظ'
بات چیت
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ 'خون کی خرابی سے ہونیوالے امراض'
ڈاکٹروں سے ملاقات
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ سدھا ملہوترہ : بھجن
۹-۱۵ ایک نظم سے 'بے رحم'
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

شملہ

۳۸۷.۶ میٹر ۷۷۴ کلوہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ، ۴۷۶۰ کلوہرٹز
صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ اور ۹-۴۵ سے ۴-۴۵ ، ۵-۴۵ ، ۶۰۲۰ کلوہرٹز
شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۶-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلوہرٹز

خبریں

ہندی : صبح ۸-۰۰ دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ رات ۸-۴۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰
انگریزی : صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۰۰ ، ۲-۰۰ رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۰۵
سنسکرت : صبح ۷-۰۰ ، اردو صبح ۸-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ وندے ماترم
منگل دھونی
۶-۳۵ گیان وندنا اور وندنا
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۳۰ سامائیکی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی
۹-۳۰ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
۱۲-۲۰ اختتام
۱-۱۰ فوجی بھائیوں کے لیے
۲-۲۰ موسم ، کھیتی چرچا
۲-۳۰ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام

شام

۵-۰۰ ہماچل پروگرام
لاہول پسپتی پروگرام (اتوار ، منگل ، جمعہ)
کنزی پروگرام (پیر ، جمعرات)
چمبہ پانگی پروگرام (بدھ ، ہفتہ)
۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار ، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر ، جمعرات)
سرموری پروگرام (منگل ، ہفتہ)
چنو متو (جمعرات)
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار ، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر ، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل ، ہفتہ)
دیہاتی خواتین کے لیے (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا اعلان
۶-۴۵ پرادیشک سماچار
۷-۰۰ اسپورٹس نیوز
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
۱۰-۳۰ اختتام (سوائے منگل و ہفتہ)
منگل و ہفتہ ۱۱-۰۰ بجے

پیر ۱۶ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۳۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ بیلا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کے لیے پروگرام
سبھیت دارتا
۷-۳۵ گاؤں کے نوجوانوں کے لیے پروگرام
۸-۱۵ نیوزریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ تجلیاں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : تقریر
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

قطعہ

کسی شاگرد نے بھی لب نہ کھولے داد کی خاطر
ہزار افسوس خود اپنے بھی پتھر کے صنم نکلے
کسی نے بھی نہیں پوچھا ترنم کے نہ ہونے سے
"بڑے بے آبرو ہو کر تری محفل سے ہم نکلے"

سید اعجاز الدین پاپوری سریمتی

منگل ۱۷ فروری

صبح

۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری اور دادرا
۸-۳۵ پرادیشک سنگیت
۹-۰۵ چینکا

شام

۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام
۶-۵۵ سامیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷-۳۵ گاؤں کے نوجوانوں کے لیے پروگرام
۸-۱۵ سنگم سنگیت
۸-۳۵ شبد
۹-۱۵ ہماری وکاس یاترا
۹-۳۰ تقریر/مباحثہ کا انگریزی پروگرام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سنگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہیلا سملین
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کے لیے پروگرام
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۱۵ گھر آنگن
۹-۳۰ یہ چاکا وشے ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۶-۰۰ اس ماہ کا گیت
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی گیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۹-۳۰ نیوز ریل اسپیشل
۱۰-۰۰ ہندی میں مباحثہ

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سنگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی: سازوں پر
۹-۰۵ محفل

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام
۶-۵۵ سامیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۱۵ ہندی میں تقریر
۹-۳۰ ہندی ناٹک "دھونی پرتی دھونی"
۱۰-۰۰ سن سجاون

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۸-۲۰ دیش گان
۹-۰۵ رس دھارا

شام

۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام
۷-۳۵ گاؤں گاؤں سے
بھینٹ وارتا
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی سنگیت
۹-۱۵ ہم درشن، (علاقائی ریڈیو نیوز ریل)
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی: موسم کا حال
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ ہندی ناٹک "خاموش عدالت جاری ہے"
۱۲-۳۰ بال گوپال پروگرام (بچوں کے لیے پروگرام)
۳-۰۰ ونیتا منڈل

شام

۶-۰۰ ڈکریوں کے لیے اعلان
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
۷-۳۵ گیت
۷-۴۰ شکشکوں کے لیے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ شرم سنسار
۹-۳۰ گیت بہارا ہے

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ بیلا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام
۶-۴۵ خاندان کی بہبودی کے لیے پروگرام
۷-۳۵ گاؤں کے نوجوانوں کے لیے پروگرام
۸-۱۵ نیوز ریل اسپیشل
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ انگریزی میں تقریر
۹-۳۰ نیشنل پروگرام، تقریر
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگٹ: گیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری اور دادرا
۸-۳۵ پرادیشک سنگیت
۹-۰۵ چینکا

شام

۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام
۶-۵۵ سامیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سنگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۸-۱۵ گیتانجلی
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
انگریزی میں تقریر
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سنگم سنگیت
۸-۳۵ سنسکرت پروگرام
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶-۱۵ مہیلا سملین
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کے لیے پروگرام "دو شبد"
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۱۵ گھر آنگن
۹-۳۰ چاکا وشے ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر (بات چیت)
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۵-۳۰ چنو منو
۶-۰۰ اس ماہ کا گیت
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۷-۳۵ گاؤں کے نوجوانوں کے لیے پروگرام
۱-۱۵ [illegible]

۱ - ۲۵
۹ - ۱۵
۹ - ۳

جمعہ ۲۰ر فروری

صبح

۵۰ - ۸
۳۵ - ۸
۳۰ - ۸
۰۵ - ۹

شام

۰۰ - ۶
۱۵ - ۶
۵۵ - ۶
۲۵ - ۷
۱۵ - ۶
۲۵ - ۸ سنگم
۱۵ - ۹
۳۰ - ۹
۰۰ - ۱۰

ہفتہ ۲۱ر فروری

صبح

۴۰ - ۷ گیت
۲۰ - ۸
۳۰ - ۹
۹ -
۵ - ۹

شام

۱۵ - ۶
۳۵ - ۶
۱۵ - ۸
۱۵ - ۹
۳۰ - ۹

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور الف ۲۲، ۲۰۳ میٹر ۱۴۷۰ کلو ہرٹز، اجمیر ۵۰۵۷ میٹر ۶۰۳ کلو ہرٹز
جے پور ب ۲۴، ۲۳۳ میٹر ۱۲۶۹ کلو ہرٹز، بیکانیر ۲۱۵ میٹر ۱۳۹۵ کلو ہرٹز
اودے پور ۲۶۶/۶ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز، جودھپور ۵۴۳/۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۵-۱۰، ۱۱-۲، ۴۵-۲ شام ۵-۰۰، ۵-۶، ۰۰-۷، رات ۴۵-۸
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۵-۱۱ بجے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸ دوپہر ۰۰-۱۲ (صرف اتوار) ۰۰-۱، ۰۰-۲ شام ۰۰-۶، رات ۰۰-۹
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱ بجے)
علاقائی خبریں (ہندی) صبح ۵-۰۰-۹ شام ۵-۰۰-۷ (راجستھانی) شام ۱۵-۷
ہندی میں خبریں: صبح ۴۰-۸ شام ۱۵-۶
سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶
ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۳ - ۶ منگل دھونی وندے ماترم
۳۵ - ۶ وندنا
۰۵ - ۷ روپ ریکھا اور موسم
۱ - ۷ کرساں ری بات مارا رجاؤ (روزانہ)
۲۰ - ۷ راماین پاٹھ
۳ - ۷ سامائیک
۵۰ - ۸ رس دھارا (سوائے اتوار)
سورنگا (اتوار)
۵ - ۱۰ اختتام (سوائے ہفتہ اتوار)
(ہفتہ کو ۵۰-۹ اور اتوار ۳۰-۱۰)

۰۰ - ۱۱
۵۰ - ۱ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۱۰ - ۳ اختتام

شام

۵ - ۵ یووا وانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۰۰ - ۶ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۲۵ - ۷ ضلع کی چٹھی
۳ - ۶ کرسکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۳۰ - ۱۰ اختتام (بدھ، جمعرات، جمعہ)
۱۰ - ۱۱ اختتام (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار)

پیر ۱۶ر فروری

صبح

۳۵ - ۶ وندنا (روزانہ)
۱ - ۷ کرساں ری بات
(روزانہ — سوائے اتوار)
۳۰ - ۷ ودیا دھر ویاس
خیال گلزاری توڑی
۹ - ۲ بابو لال شرما
بانسری پر دھنیں
۳۰ - ۱۲ راجستھانی گیت
۳۰ - ۱ لوک گیت
۵۰ - ۱ کرشی لوک — موسم
(روزانہ — سوائے اتوار)

شام

۵ - ۵ یووا وانی (روزانہ)
۲۵ - ۶ لوک دھن
۲۵ - ۷ ضلع کی چٹھی
۳۰ - ۷ کرشکوں کیلئے (روزانہ)

رات

۰۰ - ۸ کھلا آکاش
۱۵ - ۸ راجستھلی
۲۵ - ۹ پریتم دوبے
غزل
۰۰ - ۱۰ سوموار یہ راتریہ کالین سنگیت سبھا
ودیا دھر ویاس
۱۰ - ۱۱ اتھاسک پرپیکش میں — وارتائیں
ڈاکٹر روپن چند

منگل ۱۷ر فروری

صبح

۳۰ - ۷ شوشنکر پانڈے
بانسری پر راگ رام کلی
۳۰ - ۸ راجستھلی
۱۰ - ۹ لوک گیت
۲۰ - ۹ وِمل کمار پاٹھنی و ساتھی
جین بھجن

دوپہر

۱۰ - ۱ سہیلیاں ری باڑی
۴۰ - ۱ لوک گیت
۲۵ - ۶ لوک سنگیت
۴۵ - ۶ وِمل کمار پاٹھنی و ساتھی
جین بھجن

رات

۰۰ - ۸ کھلا آکاش
۲۰ - ۹ سندھی پروگرام
تنہا جی فرمائش
۰۰ - ۱۰ منگل شب کی محفل موسیقی
بال چند تاکور، گاین

بدھ ۱۸ر فروری

صبح

۲۰ - ۸ پرمیل: ہندی کا ویہ پاٹھ
اوم پرکاش تھانوی
۳۰ - ۸ مایا اسرانی: گیت
۱۰ - ۹ لوک گیت
۲۰ - ۹ گوپال لال بوہرا: بھجن
۳۰ - ۱ شاستریہ سنگیت
۳۰ - ۱ لوک سنگیت
۲۵ - ۶ لوک دھن
۱۵ - ۷ راجستھانی میں پرادیشک سماچار
۲۵ - ۷ ضلع کی چٹھی

رات

۰۰ - ۸ کھلا آکاش
۳۰ - ۹ 'شب کا سورج'، ناٹک
از دشتی ملبوترہ
پیشکش: الیس الیس کنور
۱۵ - ۱۰ گوپال لال بوہرا: بھجن
۴۵ - ۱۰ مایا اسرانی: گیت اور نغمہ

جمعرات ۱۹ر فروری

صبح

۳۰ - ۸ شاستریہ سنگیت
۲۰ - ۹ اکرم دلدار صابری و ساتھی

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ ۹ء۴۸۳ء۴ میٹر، ۶۲۱ کلو ہرٹز   بھاگلپور ۵ء۲۰۷ء۳۰ میٹر، ۱۴۵۸ کلو ہرٹز
دربھنگہ ۲۳۱ء۳ میٹر، ۱۲۹۶ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۲-۱۰
شام ۶-۰۵، رات ۸-۴۵، ۱۰-۵۰ (۱۱-۰۵ صرف ہفتے کو)

اردو میں خبریں: صبح ۸-۰۵، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۹-۱۰، دوپہر ۱-۰۰، رات ۹-۰۰ (۱۱-۰۰ صرف ہفتہ کو)

اردو پروگرام دوران صبح ۸ بجے ۲۵ ۹ تک

پیر ۱۶ فروری

صبح
۷-۳۰ ذاکر حسین، خیال
۸-۳۰ محمد طارق: ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ محمد طارق، ہلکی موسیقی
۵-۳۰ آر تی: سمبو مجھوری پروگرام
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸- انگریزی میں تقریر
۸-۳۰ لوک گیت
۹-۴۵ غزلیں
۱۰-۰۰ ذاکر حسین، خیال

منگل ۱۷ فروری

صبح
۷-۳۰ پیر بخش، شہنائی
۸-۳۰ شو بہارانی، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ شو بہارانی، ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹیوں کے لیے
۸-۰۰ نئی رچنائیں
۹-۳۰ اپا ہج سپنے: ڈرامہ از آشا لتا سہا

بدھ ۱۸ فروری

صبح
۷-۳۰ راگنی چٹرجی، خیال
۸-۳۰ رنجیت منڈل وار، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ رنجیت منڈل وار، ہلکی موسیقی
۸-۰۰ پراگ: ہندی میں ادبی پروگرام
۱۰-۰۰ راگنی چٹرجی: خیال

جمعرات ۱۹ فروری

صبح
۷-۳۰ بدھ دت مکھرجی، ستار
۸-۳۰ شانتی ہیرانند، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ شانتی ہیرانند، ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹیوں کے لیے
۸-۰۰ نئی دشائیں، صنعتی پروگرام

جمعہ ۲۰ فروری

صبح
۷-۳۰ پی۔کے۔بنرجی، خیال
۸-۳۰ راج کماری رضوی، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۹-۰۰ سنسکرت پروگرام
۹-۳۰ ماتم پرسی، ڈرامہ: رادھے شیام
۱۰-۰۰ پی۔کے۔بنرجی، خیال

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح
۶-۳۵ آج کا چنتن
۶-۳۸ وندنا
۸-۳۰ بجرنگی لال گپتا: ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ بجرنگی لال گپتا، ہلکی موسیقی
۸-۰۰ ہندی ریڈیو ناول: اپنے اپنے درت
ڈاکٹر بھگوتی شرن مشر
۸-۳۰ تقریر

اتوار ۲۲ فروری

صبح
۶-۳۵ آج کا چنتن
۶-۳۸ وندنا
۷-۳۰ ترپتی گھوش، خیال
۸-۳۰ انجن چٹرجی، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۰۰ گیت
۲-۳۰ دیش بھگتی گیت

شام
۵-۱۵ انجن چٹرجی، ہلکی موسیقی
۷-۴۵ چھٹی کا دن: مزاحیہ خاکہ للت کشور
۸-۰۰ نویدن ہے۔ خطوں کے جواب
۸-۳۰ سندر استھلیے: الور ہندی میں تقریر
۱۰-۰۰ ترپتی گھوش، خیال

پیر ۲۳ فروری

صبح
۷-۳۰ دی۔آر۔اٹھاولے، خیال
۸-۳۰ پشپا رائے چودھری، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ پشپا رائے چودھری، ہلکی موسیقی
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۳۰ لوک گیت
۱۰-۰۰ دی۔آر۔اٹھاولے، خیال

منگل ۲۴ فروری

صبح
۷-۳۰ امین الدین ڈاگر، دھرپد دادرا
۸-۳۰ تپن کمار چکلانویس، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ تپن کمار چکلانویس: ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈ کاسٹ
۸-۰۰ ہندی کتابوں پر تبصرہ
ڈاکٹر دینا ناتھ شرما
۹-۳۰ لڑکی پڑوس کی، ڈرامہ: ہری ہتہ

بدھ ۲۵ فروری

صبح
۷-۳۰ پرہلاد پرساد مشر، کلاسیکی موسیقی
۸-۳۰ کمار آنند، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ کمار آنند: ہلکی موسیقی
۸-۰۰ پراگ: ہندی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ بھولے بسرے گیت
۹-۳۰ انگریزی میں مباحثہ
۱۰-۰۰ پرہلاد پرساد مشر: کلاسیکی موسیقی

جمعرات ۲۶ فروری

صبح
۷-۳۰ صابری خاں: سارنگی
۸-۳۰ پربلا چودھری: ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۵-۱۵ پربلا چودھری: ہلکی موسیقی
۷-۴۵ یونیورسٹیوں کے لیے
۸-۰۰ نئی دشائیں

جمعہ ۲۷ فروری

صبح
۷-۳۰ گاندھی کتھا
۷-۳۰ مینا کشی داس: خیال
۸-۳۰ سدھا طہورتہ، ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۱۰ اجے کمار سنہا: گٹار
۱-۳۰ لوک گیت

شام
۷-۴۵ ہندی میں تقریر

(بقیہ ص ۴۱)

حیدرآباد

۳۴۷٫۵ میٹر ۸۶۳ کلوہرٹز   ۲۵۶٫۴ میٹر ۱۱۷۰ کلوہرٹز

خصوصی پروگرام

پیر ۱۶ فروری

صبح

۸-۴۰ یووادانی
نغموں کی دنیا
۵-۳۰ ترنگ
کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب
فلمی گانے

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بزبان شاعر
غزلیں

منگل ۱۷ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
تقریر
۵-۳۰ 'آہنگ' ادبی میگزین

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کیلئے
مزاحیہ خاکہ
ڈھولک کے گیت

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
'شہرنامہ' نوجوانوں کی سرگرمیوں
پر مبنی پروگرام
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے پروگرام
۵-۳۰ 'ترنگ' رنگارنگ پروگرام

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
'آؤ مل بیٹھیں' ہفتہ وار مزاحیہ پروگرام
نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے
۵-۳۰ 'میری پسند' فلمی نغموں پر مبنی

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
'آپکی پسند' فلمی گانے
سائنس پر تقریر

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۶-۴۰ الشور اللہ
قرأت کلام پاک اور نعت شریف
۸-۴۰ یووادانی
تقریر
۵-۳۰ ترنگ ———
سائنس میگزین

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اس ہفتے کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح ۸-۲۵ یووادانی
فلمی قوالیاں
۵-۳۰ 'ترنگ' ڈرامہ

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
'گلدستہ' نوجوانوں کے خطوں پر مبنی
۹-۳۰ بچوں کے لیے
۲-۳۰ بہنوں کیلئے
۵-۳۰ 'ترنگ' رنگارنگ پروگرام

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ڈرامہ
غزلیں

پیر ۲۳ فروری

صبح

۸-۴۰ یووادانی
نغموں کی دنیا
۵-۳۰ ترنگ
کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب
فلمی گانے

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بزبان شاعر
غزلیں

منگل ۲۴ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
تقریر
۵-۳۰ آہنگ ، ادبی میگزین

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کیلئے پروگرام
صف مردوں کیلئے
ڈھولک

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
'شہرنامہ' نوجوانوں کی سرگرمیوں
پر مبنی پروگرام
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے
۵-۳۰ ترنگ : رنگارنگ پروگرام

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
'آؤ مل بیٹھیں' ، ہفتہ وار مزاحیہ پروگرام
نئی کہانی
غزلیں

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۸-۲۵ یووادانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے
۵-۳۰ 'ترنگ'
'میری پسند' فلمی گانوں پر مبنی
ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
'آپکی پسند' فلمی گانے
سائنس پر تقریر

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۶-۴۰ الشور اللہ
قرأت کلام پاک ۔ نعت شریف
۸-۴۰ یووادانی
تقریر
۵-۳۰ ترنگ
سائنس میگزین پروگرام

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

(بقیہ ص ۴۸ پر)

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال 'الف' ۲۰۲،۲ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز   بھوپال 'ب' ۲۲۳،۳ میٹر ۱۳۴۴ کلوہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۷-۴۵، ۴۹۹۰ کلوہرٹز

صبح ۸-۳۰ سے ۹-۲۰/۹-۴۵ } ۱۸۰،۷ کلوہرٹز

صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام }

شام ۵-۳۰ سے ۱۲-۱۰ رات، ۳۳۱۵۰ کلوہرٹز

رائے پور: ۳۰۵،۹ میٹر ۹۸۱ کلوہرٹز   گوالیار ۲۱۶،۳ میٹر ۱۳۸۶ کلوہرٹز

جبلپور ۲۵۴،۲ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں. صبح ۸-۰۰، ۵-۹ (پرادیشک سماچار)

دوپہر ۱-۰۵، ۱-۲، ۲-۴۵، شام ۵-۶

رات ۸-۴۵، ۵-۱۱ (صرف ہفتے کو)

انگریزی میں خبریں صبح ۸-۱، ۰۰-۱۰

دوپہر ۱۲-۱، ۰۰-۱، شام ۰۰-۶

رات ۹-۰ (۱۱-۰۰ صرف ہفتے کو)

پیر ۱۶ فروری

صبح

۸-۲۰ سدھا ملہوترا: سگم سنگیت

۸-۳۰ سجن لال برہم بھٹ: خیال

دوپہر

۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام

۲-۲۰ مدھولیکا شریواستو اور سہیلیاں لوک گیت

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترونوں کی پسند

۱۰-۰۰ سجن لال برہم بھٹ: خیال

۱۰-۳۰ ایل. کے. شود جل ترنگ پر راگیشری

منگل ۱۷ فروری

صبح

۷-۳۰ برجو مہاراج اُپ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ کرشنا رانے چودھری سگم سنگیت

۸-۳۰ آئینہ پروگرام

بزم سخن: وحید پرواز، واحد پریمی، رضا رامپوری

رومان اکبرآبادی اور قاسم نیازی

دوپہر

۱۲-۴۵ برجو مہاراج اُپ شاستریہ سنگیت

۱-۳۰ کرشن رانے چودھری سگم سنگیت

۲-۲۰ لوک گیت سشیلا شریواستو اور سہیلیاں

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ایم. اے. بسی کے نوجوانوں کا پروگرام

۸-۰۰ ریگ بودھ

۸-۱۵ ہندی تقریر: مدھیہ پردیش میں دکلانگ کلیان یوجنائیں منوہن مداریا

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۸-۲۰ رام کشن چند شیری: سگم سنگیت

۸-۳۰ منی لال ناگ ستار پر اہیر بھیرو

دوپہر

۱۲-۳۰ مہیلا سبھا

۱-۳۰ رام کشن چند شیری: سگم سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترونوں کی پسند

۱۰-۰۰ منی لال ناگ ستار پر بھیم پلاس

۱۰-۳۰ بھیم سین جوشی: خیال

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۸-۲۰ رمیش کمار مترا: سگم سنگیت

۸-۳۰ گرجا دیوی: خیال بلاسخانی توڑی

۹-۱۰ جی. ڈی. راجوریہ: کاویہ پاٹھ

دوپہر

۱-۳۰ رمیش کمار مترا: سگم سنگیت

۲-۲۰ وشو کرما کمل اور ساتھی لوک گیت

رات

۷-۱۵ چوپال: گرام لکشمی (دیہی عورتوں کا پروگرام)

۸-۰۰ وننگ وارتا: بلکشمی کانت

۱۰-۰۰ ایم. ویرتن گوپال: ناگ سورم

۱۰-۳۰ گرجا دیوی: اُپ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۸-۲۰ سواتی لوہنکر

۸-۳۰ این. ایل. ناتھن: وائلن طبلے پر سنگت: فیاض احمد

۹-۱۰ نئی چیتا: کاویہ پاٹھ رجیندر سونی

دوپہر

۱-۳۰ سواتی لوہنکر: سگم سنگیت

۲-۲۰ کرن شرما: لوک گیت

رات

۸-۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں دہلی کا آخری مشاعرہ حصہ دوئم

۱۰-۰۰ ترنگ تبادلا
مصنف: فکر تونسوی

۱۰-۳۰ این. ایل. ناتھن: وائلن طبلے پر سنگت: فیاض احمد

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۸-۲۰ نرملا دیش پانڈے: سگم سنگیت

۸-۳۰ مالویکا کانن: خیال دیسی

دوپہر

۱۲-۳۰ مہیلا سبھا

رات

۷-۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام کونسل کے ساتھ

۸-۰۰ آئینہ: کہانی. شہیتی مرنال پانڈے کاویہ پاٹھ. مکت شریواستو

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۸-۲۰ بال سبھا

۹-۱۵ سندھی پروگرام

۹-۴۵ سبدھ سنگیت
ادم پرکاش چورسیہ سنطور: بہاری توڑی

۱۰-۲۰ جتیندر ابھیشکی: خیال

شام

۶-۴۵ شرمک جگت

۸-۱۵ انگریزی تقریر: بائیومیڈیکل انجینیرنگ: ڈاکٹر متین احمد

۸-۳۰ ہمارا گھر

۹-۳۰ کس کے لیے: ناٹک
مصنفہ: شیلا شریواستو
پیشکش: میناکشی مشرا

پیر ۲۳ فروری

صبح

۸-۲۰ بی. بی. باسو: سگم سنگیت

۸-۳۰ بالا صاحب پوچھوالے: خیال

دوپہر

۱-۱۰ درپن

۲-۲۰ لوک گیت: رام سیوک کھرارے

رات

۱۰-۳۰ بالا صاحب پوچھوالے: خیال

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۳۰ بڑے غلام علی خاں اُپ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ گوبند بھارتی: سگم سنگیت

۸-۳۰ آئینہ: اردو پروگرام
ہماری اردو اکیڈمیاں: مباحثہ
شرکاء: حاجی عنایت محمد
فضل تابش، ممنون حسن خاں

ریڈیو کشمیر سرینگر

اسسٹنٹ ایڈیٹر (اسکرپٹس)

فارم اینڈ ہوم

درکار ہیں

اسٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو کشمیر سرینگر کو اسٹاف آرٹسٹ کے زمرے میں اسسٹنٹ ایڈیٹر (اسکرپٹس) فارم اینڈ ہوم کی اسامی پر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۲۔ کام کی نوعیت

فارمنگ کے جدید سائنسی طریقوں اور تکنیکوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایگری کلچر، ایگرونومی اور فارمنگ کے موضوعات پر اسکرپٹس لکھنا۔ فارم اینڈ ہوم سائنس پروگراموں کیلئے ناٹک، فیچر، تقاریر اور کہانیاں وغیرہ لکھنا۔ نشریات کیلئے مواد کا انتخاب اور تدوین کرنا تقاریر اور کہانیوں کے اسکرپٹس پڑھنا۔ دیہی عوام اور کسانوں کو مائیکروفون پر اسباق پڑھانا۔ پروگراموں میں حصہ لینا۔ جب اور جہاں ضرورت ہو فارم اینڈ ہوم پروگراموں کی پروڈکشن میں مدد دینا اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً سپرد کردہ فرائض کی انجام دہی بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کے فرائض میں شامل ہیں۔

۳۔ اہلیت

الف۔ لازمی:

(i) کسی مسلمہ یونیورسٹی سے ایگری کلچر میں ڈگری

یا

ہائر سیکنڈری / انٹرمیڈیٹ (ایگری کلچر) ساتھ میں کتاب کی شکل میں یا جرائد / رسائل یا ریڈیو کیلئے تخلیقی تحریریں لکھنے کا پانچ سالہ تجربہ۔

یا

بطور ایکسٹنشن آفیسر دو سال کا عملی تجربہ

(ii) نشریات کیلئے اسکرپٹس تیار کرنے کی صلاحیت۔

(iii) اردو اور کشمیری میں مہارت

(iv) ہندی اور / یا انگریزی سے کشمیری اور اردو میں یا اس کے برعکس ترجمہ کرنے کی صلاحیت۔

(ب) پسندیدہ

(i) نشریات کیلئے موزوں آواز

(ii) دیہی علاقے کی ترقیاتی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی۔

(iii) علاقے میں مروج بولیوں سے واقفیت

۴۔ عمر: یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو ترجیحاً ۳۵ سال (آل انڈیا ریڈیو کے اسٹاف آرٹسٹوں، شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب امیدواروں کو قواعد کے مطابق عمر کی بالائی حد میں رعایت دی جائے گی۔

۵۔ فیس اسکیل: ۵۵۰-۲۵-۷۵۰-ای بی-۳۰-۹۰۰ روپے

۶۔ تحریری ٹسٹ / انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو اپنے اخراجات پر ریڈیو کشمیر سرینگر پہنچنا ہوگا۔

۷۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر دیں اور اس میں پورا نام اور پتہ، عمر تاریخ پیدائش کے ساتھ، اس سے قبل دی گئی درخواستوں اور اسامیوں کی تفصیل، تعلیمی اور پیشہ ورانہ قابلیت اسکے ساتھ تائیدی اسناد کی تصدیق شدہ نقول۔ موجودہ روزگار اگر کوئی ہو۔ امیدوار کا کوئی رشتہ دار اگر آل انڈیا ریڈیو یا وزارت اطلاعات و نشریات کے کسی شعبے میں ملازم ہے تو اس سے متعلق تفصیلات درج کریں۔ درخواستیں ۲۸ فروری ۱۹۸۱ تک اسٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو کشمیر سرینگر کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

۸۔ سرکاری ملازمین اپنی درخواستیں اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کریں۔

۹۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونیوالی درخواستیں کسی بھی حالت میں قابل قبول نہ ہونگی۔ ٹسٹ / انٹرویو کے لیے بلاتے وقت زیادہ قابل اور زیادہ تجربہ کار امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔

۱۰۔ منتخب امیدواروں کو تمام ضروری کارروائیوں کی تکمیل سے قبل ابتدا میں عارضی اور ماہانہ قابل تجدید معاہدے کی بنیاد پر تقرری دی جائے گی۔ اسکے بعد انکو مقررہ فیس اسکیل میں تین سالہ معاہدے پر تقرری دی جائے گی جسمیں دو سال کی مدت آزمائشی شمار ہوگی۔ آزمائشی مدت کی کامیاب تکمیل پر انکے ساتھ طویل المدت معاہدہ کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ امیدوار کی ۵۸ برس کی عمر تک چلے گا۔

۱۱۔ منتخب امیدوار کا تقرر / تبادلہ آل انڈیا ریڈیو کے کسی بھی اسٹیشن پر کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ کسی قسم کے اثر و رسوخ کے استعمال کی کوشش امیدوار کی نا موزونیت کا سبب ثابت ہوگی۔

اور کے۔ این۔ پردھان

دوپہر

۱ – ۱ کاویہ دھارا: ہری وٹھل دھرم کیتو

۲ – ۳۰ لوک گیت: چندر کلاسونی

رات

۸ – ۰۰ یگیہ بودھ

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۸ – ۳۰ رحمت علی خاں: سرود
سنگت: سریش بھٹ

دوپہر

۱۲ – ۳۰ مہیلا سبھا

۱ – ۳۰ اُرمی داس گیت

رات

۸ – ۰۰ ساہتیکی: کاویہ پاٹھ۔ ونود نگم

۳ – ۹ ترنگ: کھیل
مصنف: مرنال پانڈے
پیشکش: ینا کشی مشرا

۱۰ – ۳۰ رحمت علی خاں: سرود

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۸ – ۳۰ پدماوتی شالگرام: خیال دیسی

۹ – ۱۰ کاویہ پاٹھ: نرملا پرساد ترپاٹھی

۱ – ۱۰ سیندار ز بدھ
سگم سنگیت

۷ – ۱۵ چوپال: بگرام لکشمی
دیہی خواتین کا پروگرام

۰۰ – ۰۰ وینگ وارتا
ڈاکٹر گیان چندر ویدی

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۸ – ۳۰ عبداللطیف: سارنگی
طبلے پر سنگت: کروڑی لال بھٹ

دوپہر

۱ – ۳۰ اسکول براڈکاسٹ

۲ – ۲۰ لوک گیت

۲ – ۲۰ رام سروپ رتو ینا اور ساتھی
لوک گیت

رات

۸ – ۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام
دہلی کا آخری یادگار مشاعرہ
(حصہ سوم)

۱۰ – ۳۰ عبداللطیف: سارنگی
طبلے پر سنگت: کروڑی لال بھٹ

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۸ – ۲۰ شکلا گپتا: سگم سنگیت

۸ – ۳۰ ایم۔ راجم: وائلن پر بیراگی

دوپہر

۱۲ – ۳۰ مہیلا سبھا

۲ – ۳۰ دھرتی مدھیہ پردیش کی
رام چرن منکیلے اور ساتھی

رات

۷ – ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کا پروگرام
بشنول کو پل

۸ – ۰۰ امرتا: سنسکرت پروگرام

اندور

اندور 'الف' ۴۶۲٫۹ میٹر ۶۴۸ کلو ہرٹز
اندور 'ب' ۱۸۹٫۳ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

پیر ۱۶ فروری

صبح

۸-۳۰ پرکاش پارنیرکر گیت
۹-۱۰ گنگا داسن پجاری، وائلن پر رام کلی

دوپہر

۱-۱۰ درپن

شام

۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۱۷ فروری

صبح

۸-۳۰ ایل۔ کے۔ پنڈت: خیال دیباس
۹-۱۰ دیبے راٹھور، بانسری پر میاں کی توڑی

شام

۶-۳۰ سندھی گیت
۹-۱۵ ونائک راؤ پٹوردھن: سبدھ سنگیت

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۸-۲۰ شنکر شمبھو: قوالی
۹-۱۰ ارون کمار شاستری، طبلہ پر تین تال

رات

۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۸-۲۰ محمد یعقوب: غزلیں
۸-۳۰ سنگھ بندھو: ابھیر دیں خیال
۹-۱۰ بی۔ پی۔ کابرا گٹار پر راگ توڑی

شام

۵-۳۰ وشو ودیالیہ پروگرام
راج یوگی بھرتری
تقریر ازکرشنا شاستری کاٹیکر
۸-۰۰ مباحثہ

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۸-۲۰ ہیرا لال دانیور: غزلیں
۸-۳۰ کلکنا بنرجی، شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ عبدالرحمٰن: سنطور پر توڑی

رات

۸-۲۰ نرملا دیوی: ٹھمری

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۸-۲۰ مہیندر چوپڑا: غزلیں
۸-۳۰ کمار سکھری: خیال دیسی
۹-۱۰ منیر خاں: سارنگی پر راگ گنکلی

شام

۸-۰۰ کوالیٹی آف کاسمیٹکس تقریر ڈاکٹر این۔ سی سیٹھی
۹-۱۵ مالو درشن

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۸-۲۰ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام
۹-۴۵ بچوں کے لیے
۶-۳۰ لوک گیت
۱۰-۰۰ ایم۔ ایل۔ بال کرشنا: وائلن

پیر ۲۳ فروری

صبح

۸-۲۰ منوہر شانڈلیا: گیت اور بھجن
۸-۳۰ جتیندر ابھیشیکی: خیال رام کلی
۹-۱۰ ایس۔ بال چندر: وینا وادن

شام

۹-۱۵ سائنس میگزین پروگرام

منگل ۲۴ فروری

صبح ۸-۲۰ ترلوک کپور: سورکا پد
۸-۳۰ مترا سندھو (ساجی اور راجن) راگ للت
۹-۱۰ رمیش تاگڑے، وائلن پر راگ الہیا بلاول
۹-۱۵ پدماوتی شالیگرام اور رنجنا بائی لونکر: سبدھ سنگیت

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۸-۲۰ اوشا ٹنڈن: گیت اور غزل
۸-۳۰ پروین سلطانہ: شاستریہ سنگیت

شام

۹-۱۵ گھر بار
۹-۳۰ ترنگ

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۸-۲۰ نیلم ساہنی، نغمہ
۸-۳۰ پربھو دیو سردار: راگ توڑی خیال
۹-۱۰ امجد علی خاں، سرود پر راگ دیسی

شام

۵-۲۰ وشو ودیالیہ پروگرام
وشو کھاد سمسیا کا سماادھان سمندر سے
تقریر ڈاکٹر رجیندر ناتھ سہگل
۶-۳۰ لوک گیت
۸-۰۰ پتریکا پروگرام

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۸-۲۰ پرتھا پڑودکر: گیت اور غزلیں
۸-۳۰ رسک لال اندھاریا راگ رام کلی
۹-۱۰ ساتا پرساد: طبلہ

شام

۹-۳۰ ملیکا رجن منصور: گائن

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷-۴۵ آدی واسی علاقوں کے لیے ہماری گرامین کھیل پریوار یوجنا، تقریر کیلاش جوشی
۸-۲۰ محمود نیازی: غزل
۸-۳۰ رسولن بائی: ٹھمری، دادرا
۹-۱۰ آکاشوانی وادیہ ورند

شام

۸-۰۰ باڈر پر بھڑکی اور پولیس مین۔ مباحثہ شرکا: آر۔ این۔ منڈل، شیل کمار نگم، دنیش اوستھی اور شریمتی اندو مہتہ
۹-۱۵ مالو درشن

بقیہ: پٹنہ

۹-۳۰ خون کا رشتہ: ڈرامہ دیویندر پرساد شرما

۱۰-۰۰ میناکشی داسن: خیال

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۶-۳۵ آج کا چنتن
۶-۳۸ وندنا
۸-۲۰ راحت علی، ہلکی موسیقی

دوپہر

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۵-۱۵ راحت علی: ہلکی موسیقی
۸-۰۰ ہندی ریڈیو ناول
۸-۳۰ تقریر

بقیہ: حیدرآباد

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۸-۲۵ فلمی قوالیاں
۵-۲۰ ترنگ
ڈرامہ

رات

۹-۲۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

امبیکاپور

۲۳۸/۱۱ میٹر ۱۲۶ کلوہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۵ آرادھنا (بھکتی گان)

۷-۰۵ مانس گان (رام چرت مانس سے پاٹھ)

۷-۱۵ گیان وگیان

۷-۳۰ سگم سنگیت (جمعہ کے علاوہ)

۷-۴۵ پربھات کرن (فکر امروز)

۸-۰۵ سورلہری

۸-۳۰ شاستریہ سنگیت (اتوار کے سوائے)

۹-۱۰ فلمی گیت

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام

۵-۳۰ یوواوانی (نوجوان بھائیوں کا پروگرام)
ہفتہ کو کشور سبھا

۶-۱۰ گودھولی (علاقائی موسیقی)

۷-۱۵ چوپال (کسان بھائیوں کا پروگرام)

پیر ۱۶ فروری

صبح

۷-۳۰ انوراگ سین گپتا: غزلیں

۸-۳۰ عابد حسین: خیال دلیسی

دوپہر

۲-۲ گونجے جنگل
چرکو رام بڑھانک و ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
بیجے سنگھ، چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۰ چوپال
سہکاری گرامین بینکوں کی اپلبدھیاں
تقریراز پی سی گپتا

منگل ۱۷ فروری

صبح

۷-۳۰ شانتی ہیرانند، سیتا کوہلی، سونڈ گرود
گیت اور غزل

دوپہر

۲-۳۰ جنگ سائے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ اننت کماری راوت
بندیلی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
جوگ لکھی

بچوں میں ٹھنڈ کے کچھ مرض اور علاج'
تقریراز ڈاکٹر رما پانڈے

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۷-۳۰ وکیل احمد: غزلیں

۸-۳۰ بشیر خاں: سارنگی وادن

دوپہر

۲-۲۰ میل کنوری پنچ اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ بھارتین اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ 'مچھلی پالن — ایک سہایک دھندہ'
تقریراز آر کے تامرکر

۱۰-۰۰ بشیر خاں، سارنگی وادن

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۷-۳۰ سجاتا چکورتی، گیت، غزل

۸-۳۰ ابھے نارائن ملک
توڑی میں الاپ اور دھمار

دوپہر

۲-۲۰ شیام سندر داس، آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ سیتا رام ٹھاکر، جوجھوری لوک گیت

۷-۱۵ سرگجا لوک کتھا
از مکتی ناتھ سنگھ

۱۰-۰۰ ابھے نارائن ملک
مالکونس میں الاپ اور دھروپد

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۷-۲۰ گاندھی چرچا

۸-۳۰ بسم اللہ خاں
شہنائی پر میراگی اور گجری توڑی

دوپہر

۲-۲۰ منوہر سہائے اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ تارا دوبے بندیلی لوک گیت

۷-۱۵ 'اندھ وشواس اور بری عادتوں سے بچیئے'
تقریراز سرتوایوری

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح

۷-۳۰ گھر آنگن۔ پروگرس سمبدھی وارتائیں
از کمدنی جہا
میں اور میرے کاریہ ستیتر
از اوشا ٹنڈن

دوپہر

۲-۲۰ شام داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ ہولی داس مہت
کبیر پنتھی لوک بھجن

۷-۱۵ چوپال
ارگشٹھ روگ میں وکرتیاں

۹-۲۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
تیاگ راج آرادھنا تقریب کی ریکارڈنگ

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۸-۲۰ چلواری
' من کہتا ہے میں ڈاکٹر بنوں'
تقریراز جارت ہوشن چودھری
'ہم ننھے منوں کی دنیا' از انوا اچاریہ
ناٹک، فیچراز پی ایس وشنوئی

دوپہر

۲-۲۰ چھتو رام اور ساتھی، آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ سیل داس سونوانی
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
اتواری بازار
'آپکا سدجاؤ سب کے ہت میں'
تقریراز ریوتی رمن شد

۱۰-۰۰ گریجا دیوی، خیال ابھوگی

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷-۳۰ ہندبھٹ: وائلن پرنٹ جیرو

دوپہر

۲-۲۰ بندھو رام اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۳۰ چندرما پاٹھک
جھوجھوری لوک گیت

۷-۱۵ 'جن گڑھنا۔ کیوں اور کیسے ؟'
تقریراز دیوسلے

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷-۳۰ جگجیت سنگھ، چترا سنگھ
غزلیں

۸-۳۰ ڈی وی پلسکر
خیال للت
حنیف خاں، طبلہ وادن

دوپہر

۲-۲۰ سادھو رام رجو اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ دیومنی سنگھ ٹھاکر
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
'بچوں کے پینے دودھ کی آوشکتا' تقریر
سورن کروبھن از کماری بندو گودھا

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
اصغر حسین اور ساتھی، شہنائی

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۸-۳۰ برج بھوشن لال کابرہ
گٹار پر بلاول
وشنو ولی [illegible]
گٹار پر گجری توڑی

دوپہر ۲-۲۰ سجیون داس اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ رام چیل: سرگجھا لوک گیت

۷-۱۰ چوپال

'یوودھ سنگٹھک دوا سمسیائیں اور سمادھان'، تقریر از ڈی ایل سنگھ

۱۰-۰۰ برج بھوشن لال کاترا

گٹار پرتن

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۸-۳۰ رسک لال آندھریا

خیال بیراگی

دوپہر

۲-۲۰ توتو رام اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ بھیم سین مشرا

چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۰ چوپال

سرگجھا لوک کتھا از کلیان دھاری مشرا

۱۰-۰۰ رسک لال آندھریا

خیال مارو بہاگ

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۷-۳۰ گاندھی چرچا

۸-۳۰ پرکاش وڈھیرا

بانسری پر نٹ بھیرو

دوپہر

۲-۲۰ اندرمنی اور ساتھی

آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ نارائن چند ونندے

چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال

'ادیوگک شانتی رکھنے اور اتپادن بڑھانے'

تقریر از برج ناتھ سنگھ

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷-۳۰ سیتارام سنگھ

گیت/غزل

۸-۳۰ حفیظ احمد خاں

خیال میاں کی توڑی

بمبئی

بمبئی الف: ۳۶۸.۷ میٹر، ۸۱۴ کلوہرٹز — بمبئی ب: ۲۷۶.۳ میٹر، ۱۰۸۵ کلوہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

بمبئی الف

صبح

۶-۵۵ وندے ماترم

۶-۵۷ منگل دھونی

۷-۰۵ ارپت

۷-۱۵ موسم کا حال

پروگرام کا خلاصہ

ہندی سگم سنگیت

۷-۵۵ ہلکی پھلکی ہندوستانی موسیقی

۸-۰۵ چترگرھار۔ مدھر گیت

۹-۰۵ خصوصی اعلان

۹-۲ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۵ گیت سنگم

۳-۳۰ موسم کی خبریں

۴-۱۵ اسپورٹس سروس

۵-۵۰ ڈیلی راؤنڈ اپ

۵-۵۵ خصوصی اعلان (انگریزی)

شام

۶-۰۵ مقامی خبریں ۲۵-۷ کورس

۷-۰۵ بزم اردو

۸-۱۵ سماچار درشن

۸-۲۵ سماچار پتروں سے

۹-۱۵ اسپاٹ لائٹ

۱۱-۱۰ موسم کی خبریں

۱۱-۱۱ اختتام

بمبئی ب

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھونی

۶-۰۵ منگل پربھات

۶-۴۵ کاریگر کرا بچی روپ ریکھا

۹-۲۵ ضلع وار تاپتر

۰-۴ کوکنی پروگرام

۸-۴۵ کولار پیس

۳- اختتام

۱۱-۰۲ کامگاراں ساتھی

۱۱-۳ بازار بھاؤ

دوپہر

۱-۴ ہوا ما سرا کی وار تا پتر

۲-۵ اختتام

شام

۷- مقامی، اعلان، موسم کا حال

۷-۱۵ کمرشیل سروس (ہندی، انگریزی)

۷-۳ کامگار سبھا

۰-۱۰ بازار بھاؤ

۰-۱۵ کوکنی پروگرام

۸-۳۵ دلیش وندنا

۸-۴۵ کولا بہ پیس

۱۱-۱۰ ہوا ما پا انداج

۱۱-۱۱ اختتام

بمبئی الف سے بزم اردو میں روزانہ شام ۵-۷ بجے نشر ہونے والے پروگرام

پیر ۱۶ فروری

مشترکہ خاندان: فیچر پروگرام

ترتیب کار: حمیدہ قمر

منگل ۱۷ فروری

چلتے پھرتے فیچر پروگرام

ترتیب کار: عبداللہ کمال

۱-۱۰ گھرآنگن

۲-۲۰ دھیرن رام

آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ رانی دیوی

بندیلی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال

'گنے کیلئے کھیت کی تیاری'

تقریر از کاتا سنگھ

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

ہردیہ پرساد مشرا

اُپ شاستریہ گائن

بدھ ۱۸ فروری

بینی بائی کی چال، موضوعی خاکہ

تحریر: جمیل صدیقی

روزگار اخبار، از ممتاز نصیر

جمعرات ۱۹ فروری

یادِ رفتگاں: کنہیا لال کپور پر ایک تمثیلی گفتگو

از خواجہ عبدالغفور

کلام: از نصابر دت

جمعہ ۲۰ فروری

فن اور فنکار: تجزیاتی مطالعہ

شرکا: جاوید (سلیم جاوید)

عزیز قیسی، مداف نصلی

ہفتہ ۲۱ فروری

بزم موسیقی

ترتیب کار: سعید ابن

اتوار ۲۲ فروری

ڈراما: کیجئے تعبیر از مصطفیٰ بنجانی

کہانی: ار نصرہ تبسم

پیر ۲۳ فروری

روایات کساہیں، مباحثہ

شرکا: حسن عباس فطرت، سلطانہ جعفری

فاطمہ انیس، ڈاکٹر عالی جعفری

منگل ۲۴ فروری

چلتے پھرتے، فیچر پروگرام

ترتیب کار: مبین احمد

بدھ ۲۵ فروری

بینی بائی کی چال، موضوعی خاکہ

تحریر: جمیل صدیقی

روزگار اخبار، از ممتاز نصیر

جمعرات ۲۶ فروری

لہو کا رنگ ایک ہے: قومی اتحاد کے موضوع

مشاعرہ

شرکا: ستارہ جعفری، رباب جعفری

مینا قاضی، شبانہ سحر، ممتاز نکہت مسند

جمعہ ۲۷ فروری

کتابوں کی باتیں: کتابوں پر تبصرہ

جموں

میڈیم ویو جموں الف ۰۰۔۳۳۱ میٹر ۹۹۰ کلو ہرٹز
جموں ب ۲۶۵٫۴ میٹر ۱۱۸۹ کلو ہرٹز
شارٹ ویو صبح ۴۵۔۵ تک ۴۹٫۸۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز
صبح ۸ کے بعد ۵۔۱۳۳ میٹر ۵۹۹۶ کلو ہرٹز
دوپہر ۴۱۱۹ میٹر ۱۶۔ کلو ہرٹز
شام اور رات ۸۹٫۴۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز

خبریں

ھندی صبح ۸۔۰۰، دوپہر ۱۱۔۵ ،۰۰۔۱ ،۰۰۔۲، شام ۵۔۰ ،۶۔ رات ۴۵۔۸ اور ۱۵۔۱۱
انگریزی صبح ۱۔۸، دوپہر ۱۔۰۰ ،۲۔۰۰ ،۳۔۲ (دھیمی رفتار سے) شام ۶، رات ۹۔۰۰ اور ۱۱۔۰۰
اردو صبح ۵۔۸، شام ۴۵۔۷ سری نگر سے ریلے ۹۔۱۵
ڈوگری صبح ۲۔۸، شام ۵۔۰۰

پیر ۱۶ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی، سجو پندر
لتا منگیشکر

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے "دی ٹائیگر
از نیک اِن دی کیج" چھٹی جماعت
کے لیے پروگرام

شام
۳۰۔۶ دیس سہاماں "ککڑیاں پالنے
آسے کے کرناں" ڈاکٹر ایم۔ ایل
شرما سے انٹرویو
۳۰۔۹ پنجابی پروگرام: "گمنام پھٹیاں"
خالد حسین کی تقریر: میری نہیں،
کہانی از کلبیر سنگھ

منگل ۱۷ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: مہندر کپور

ڈاکٹر ظ انصاری
کھیل کے میدان سے: کھیلوں پر تبصرہ
سعید انصاری

ہفتہ ۲۸ فروری

بازگشت: (مقبول نشریات کا پروگرام)
پیشکار: سعید راہی

پرتی چاولہ

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: دی
ترنگا برڈز
ساتویں جماعت کے لیے پروگرام

شام
۳۰۔۶ دیس سہاماں: بھلا تس
جاندے او (کہانی) بچوں
کے پروگرام میں سوال جواب
۰۰۔۱۰ "امبر جھوئے دھرت نمانی"
مدن موہن شرما کا لکھا
ڈوگری ڈرامہ

بدھ ۱۸ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: اجیت کور
کمل منسپال

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: نیتاجی
اینڈ آزاد ہند فوج
آٹھویں جماعت کے لیے پروگرام

شام
۰۰۔۱۰ پنجابی پروگرام: تہاڈی پسند

جمعرات ۱۹ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: سریندر کور

آسا سنگھ مستانہ

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: جنرل
سائنس پروگرام چھٹی جماعت
کے لیے

شام
۳۰۔۶ دیس سہاماں: مری سی
کویتا: نظم خوانی منشی رام خالی

جمعہ ۲۰ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: سلا دیوی
گردھاری لعل پنت

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: ہولی
نویں جماعت کے لیے پروگرام

شام
۳۰۔۷ "لائف اینڈ ورک آف چیخوف"
انگریزی تقریر: پروفیسر یوپ
سو ساتھ
۳۰۔۹ پنجابی پروگرام: ستے دے
سودے: تقریر
کماری ردبیر کور
۰۰۔۱۰ چکر ویوہ: ترپتی رینا چندر کا
لکھا ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری پروگرام
ہربھجن لال سہگان

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے: مارکونی
دسویں جماعت کے لیے پروگرام

شام
۰۰۔۸ آپ کا پترملا اور آپ کی فرمائش

اتوار ۲۲ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: مینا کپور
رام کمار شنکر
۳۰۔۹ بال جگت گلدستہ
بال جگت کی ڈاک
بچوں کے خطوں کے جواب

دوپہر
۰۰۔۱۲ ادھیاپکوں کے لیے: سائنس

کارنر ان اسکول
۳۰۔۱۲ گھرانوں کے لیے: "دہیر پرکاش کی
ذمے داری ناری پر ہے"
ہندی مباحثہ

شام
۳۰۔۹ پنجابی پروگرام: تہاڈی چٹھی ملی
سامعین کے خطوں کے جواب

پیر ۲۳ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: سنیل بالا
سریندر گپتا

دوپہر
۰۰۔۱۲ ودیارتھیوں کے لیے

منگل ۲۴ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: پیما شرما، اپیتا شرما

شام
۰۰۔۱۰ امبر جھوئے دھرت نمانی
مدن موہن شرما کا لکھا
ڈوگری ڈرامہ

بدھ ۲۵ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: کلبنا کیسر
ردمن سنگھ

شام
۰۰۔۱۰ پنجابی پروگرام: تہاڈی پسند

جمعرات ۲۶ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: لکشمی کانت جوشی
کرشنا کماری

شام
۰۰۔۸ مدل دے دور دچ لیکھکائیں
دی بھومیکا: پنجابی کا ادبی پروگرام
کویتا پاٹھ: نظم خوانی محمد یاسین

جمعہ ۲۷ فروری

صبح
۴۵۔۷ ڈوگری موسیقی: سدرشن کور، کیرتی
پرکاش شرما
۳۰۔۸ باپو نے کہا ہے۔

(بقیہ ص ۵۳ پر)

میڈیم ویو سری نگر الف ۲۷ء۸۰۸ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز — شارٹ ویو سری نگر ب ۲ء۴۱ میٹر ۱۹۸۹ کلو ہرٹز

۴۹٫۱ میٹر ۶۱۱ کلو ہرٹز — ۹۱٫۵۹ میٹر ۳۲۷۵ کلو ہرٹز

پہلی مجلس۔ صبح ۵۵–۵ سے صبح – ایک

دوسری مجلس صبح ۳ – اسے رات ۳ – ایک (پیر منگل جمعرات اور جمعہ)

صبح ۳ – اسے رات ۵ – ۱۱ ایک (بدھ اور ہفتہ) — اتوار کو صبح ۵۵ – ۵ سے رات ۵ – ۱۱ ایک

خبریں

کشمیری میں خبریں صبح ۴۵، شام ۳۵ ، ۷ کشمیری میں علاقائی خبریں صبح ۲۵–۹۰ اور شام ۳ – ۰

اردو میں خبریں صبح ۵–۸ دوپہر ۱ رات ۱۵ ۹ اردو میں علاقائی خبریں صبح ۳ ۹ شام

انگریزی میں خبریں صبح ۸–۱ دوپہر ۲–شام ۶ رات ۹ اور ۱۱

سنسکرت میں خبریں صبح ۰ – لداخی میں علاقائی خبریں دوپہر ۱–۲ — ڈوگری خبریں (علاقائی) صبح ۵ – ۹

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵ – ۰، صبح گاہی (بھگتی سنگیت کا پروگرام) (روزانہ)

۶ – ۰، روشنی: برگزیدہ ہستیوں کے زریں اقوال (اردو) (اتوار، منگل، جمعرات)

"گاشراچھر" برگزیدہ ہستیوں کے زریں اقوال (کشمیری)

۶ – ۰، تجارتی ہیڈ سر (روزانہ سوائے جمعہ)

۸ – ۰ "پرتو خیال" (غزلوں کا پروگرام) (روزانہ)

۲ – ۰ "گھر والوں کیلئے"

اردو میں گھر والوں کیلئے پروگرام (اتوار)

"وسعت" یروا والی سے انتخاب (پیر)

"نقش حیات"

کشمیری میں ریڈیو اخبار پروگرام (منگل) پچھلے پروگرام (...)

اور اتوار کو دن میں چار بجے

"مول تعارف" (کشمیری)

(پہلے، دوسرے، چوتھے ہفتہ کو)

"حرف حرف" (اردو)

(تیسرے، پانچویں ہفتہ کو)

۸ – ۲۵ "پردہ" (کشمیری)

(پہلے، تیسرے، پانچویں ہفتہ کو)

رات نرات اردو (...، چوتھے ہفتہ کو)

۹ – ۵ رُوشنی کشمیری میں سلسلہ وار فیچر (روزانہ سوائے جمعرات)

۹ – ۳ تو ہیر مرحبا تس سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے (روزانہ اور منگل کو رات دس بجے)

۱۰ – ۰ "ریڈیو نیوز ریل" (اتوار)

۱۰ – ۱۵ "ہم سار"

اردو میں بچوں کیلئے پروگرام (اتوار)

۱۱ – ۰ "تقاضات"

کلچرل میگزین کشمیری (پہلی اتوار)

علم میگزین اردو (دوسری اتوار)

موسیقی میگزین (تیسری اتوار)

علم میگزین کشمیری (چوتھی اتوار)

"تقاضات"

کلچرل میگزین اردو (پانچویں اتوار)

۱۱ – ۲ ڈراموں کا مسلسل پروگرام

(دوبارہ براڈکاسٹ) پہلی اتوار

اردو کھیل

(دوبارہ براڈکاسٹ) دوسری اتوار

کشمیری کھیل

(دوبارہ براڈکاسٹ) تیسری اتوار

اور سنگیت چوتھی اتوار

اساتذہ (دوسرے اسٹیشنوں سے انتخاب) پانچویں اتوار)

۱۲ – ۲ پراگاش: غیر نصابی تعلیمی پروگرام (روزانہ سوائے منگل اور جمعہ)

– ۱ معدنی موسیقی (روزانہ)

۱ – ۳ فوجی بھائیوں کیلئے (روزانہ)

۲ – ۰ فوجی بھائیوں کیلئے (روزانہ)

۳ – ۴ "ہی مال" کشمیری میں عورتوں کے لیے پروگرام (اتوار)

پہاڑی پروگرام (جمعرات)

۵ – ۰ گوجری پروگرام (...)

۵ – ۳ گوجری پروگرام (...)

۶ – ۱ روزگار سماچار (اتوار) ضلع نامہ ضلع مرا سہ (پیر)

۶ – ۱۵ گامی سماتی متدیر وگرام (روزانہ) دیہاتی بھائیوں کے لیے پروگرام

رات

۸ – ۰ "وادی کی آواز" (پاکستانی مقبوضہ کشمیر اور پاکستان میں رہنے والوں کے لیے پروگرام) ہر روز تیس منٹ کیلئے اور جمعہ کے روز ساٹھ منٹ کیلئے پروگرام

۸ – ۰ کھیلوں کی دنیا

(کشمیری) پہلے تیسرے پانچویں منگل، (اردو) دوسرے چوتھے منگل،

"گام بیٹھک"

(دیہاتی بھائیوں کیلئے سلسلہ وار فیچر (جمعرات) تمثیل، ڈرامچے (اردو کشمیری) (جمعہ)

۸ – ۴۵ "تر ہیر چشمن واز"

(کشمیری میں خطوں کے جواب) (اتوار)

اردو میں بات چیت (پیر)

کشمیری بات چیت (منگل)

خط کے لئے شکریہ

(اردو میں خطوں کے جواب) (بدھ)

انگریزی میں بات چیت (جمعہ)

سلسلہ موسم (کشمیری)

(پہلی، تیسری، پانچویں جمعرات)

"نور نامہ" (دوسری چوتھی جمعرات)

۹ – ۳ "پھر ایک بار"

چیدہ چیدہ پروگرام (اتوار)

اردو اور کشمیری میں کھیل (پیر)

"عکس ماضی"

آرکائیوز سے انتخاب (پہلے منگل)

سائنس میگزین اردو (دوسرے منگل)

تصویریں بچے (کلہن کی راج ترنگنی پر سیریل پروگرام (اردو) — منگل)

سائنس میگزین کشمیری چوتھے منگل

"ایک شام ... کی"

(محفل موسیقی سے انتخابات ...)

[illegible]

دستاویزی فیچر پروگرام ریکارڈ

"پہلے بدھ ملاقات"

(مشہور شخصیات سے ملاقات، دوسرے بدھ)

"سلسلہ" (تعمیر وترقی پر دستاویزی فیچر پروگرام، تیسرے بدھ)

"سنگرمال"

(کشمیری میں ادبی میگزین، چوتھے بدھ)

"چتہ گلا" ہندی پروگرام (پانچویں بدھ)

علاقائی موسیقی کا مسلسل پروگرام (پہلی جمعرات) تھیٹروں کا مسلسل پروگرام (دوسری جمعرات)

[illegible]

ہندی میں ادبی سیر، ... جمعرات

ڈراموں کا مسلسل ... (ہر ہفتے)

شاستریہ سنگیت

(... اتوار) ... پانچویں جمعرات

گفتگو

(اردو میں ... جمعہ)

[illegible]

(کشمیری میں ... جمعہ)

"ترم ... " اردو میں ادبی مشاعرہ پروگرام) تیسرا جمعہ

"ترم ..."

(کشمیری میں مشاعرہ، چوتھا جمعہ)

مشاعرہ اردو میں مشاعرہ (پانچواں جمعہ)

خیال، رنگ ... مشہور ... کے ساتھ ملاقات (کشمیری) (پہلا ہفتہ)

ترم سامعین (کشمیری) (دوسرا ہفتہ)

"تعارف" مشہور شخصیتوں کے ساتھ ان کے پیشے اور زندگی پر گفتگو (اردو) (تیسرا ہفتہ)

بزم سامعین (اردو) (چوتھا ہفتہ)

"بزم قوالی" (پانچواں ہفتہ)

۱۰ – ۰ "آپ کی فرمائش" (فلمی گانوں پر مبنی موسیقی کا پروگرام) (اتوار اور بدھ)

"اندھا دھند ..."

موسیقی کا پروگرام (تیسری جمعرات)

"عکس آواز"

فلمی گانوں کا پروگرام (...)

پیر ۱۶ فروری

صبح

۵ – ۰، صبح گاہی

او۔این۔کول: ستار

۸ – ۰۰ پرتو خیال

نرنیدر دیبا: غزلیں

۱۲ – ۲۰ پراگاش: غیر نصابی تعلیمی پروگرام

تم چھے و نان (۱) نیل متا

کشمیری میں گفتگو

۲ – ۳۰ شاستریہ سنگیت

رات

۸ – ۴۵ 'بوڑھاپا میری نظر میں'

اردو بات چیت: میر غلام رسول نازکی

۹ – ۳۰ "بیگر باہ" کشمیری میں کھیل

تحریر: راجہ بشیر احمد

منگل ۱۷ فروری

صبح

۵ – ۰۰، صبح گاہی

اندرا کا چرو: بیلا

نرملا اروڑ: نعت

۸ – ۰۰ پرتو خیال

اوشا منڈن: غزلیں

۸ – ۲۰ نقش حیات

'نوہ سرگری'

نیپرسین ملکن سیتی نامہ پیامہ۔

'لوکہ چھونان' وعل وکھلو سے انٹرویو

۱۱ – ۳۰ کمال بٹ: صوفیانہ موسیقی

رات

۸ – ۰۰ سائنٹیک دنیا

کمپیوٹر تہ تنہ کام

کشمیری بات چیت

۹ – ۲۰ 'صدیوں پہلے' اردو فیچر

(کلہن کی راج ترنگنی پر مبنی)

۱۰ – ۰۰ تو ہیز فرمائش

سامعین کی فرمائش پر کشمیری نغمے

بدھ ۱۸ فروری

صبح

۵ – ۰۰، صبح گاہی

ظہور احمد: نعت

محی الدین خان: بھجن

۸ – ۰۰ پرتو خیال

سعادت بن اشرف: غزلیں

۸ – ۲۰ پنجابی پروگرام

۱۲ – ۴۵ پراگاش

کیلی کرٗ۔ گوننہ کل

کشمیری میں گفتگو

رات

۸ – ۴۵ 'خط کیلئے شکریہ'

اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب

۹ – ۳۰ 'منظر' ترقیاتی پروگرام

(جموں سے ریلے)

جمعرات ۱۹ فروری

صبح

۵ – ۰۰، صبح گاہی

جمیل احمد: نعت

بھجن

۸ – ۰۰ پرتو خیال

جمیل احمد: غزلیں اور سازینہ

۱۱ – ۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

۱۲ – ۴۰ 'پراگاش'

رات

۸ – ۳۰ 'کچھ بیٹھ'

کشمیری میں سلسلہ وار فیچر

تحریر: ایم ایس پنڈت

پیشکش: ایس کے بھان

۸ – ۴۵ 'پیپ ٹنگ السر'

ڈاکٹر جی ایم ملک کے ساتھ انٹرویو

۹ – ۳۰ 'وودھا'

ہندی میں ادبی پروگرام

جمعہ ۲۰ فروری

صبح

۵ – ۰۰، صبح گاہی

کلام لل دید: کورس

بھجن

۸ – ۰۰ پرتو خیال

رعنا لیلی اور ظہیر شہزادہ

غزلیں

۸ – ۲۰ پنجابی پروگرام

۱۲ – ۴۰ نعتیں اور منقبت

رات

۹ – ۳۰ 'ہم قلم'

اردو میں ادبی پروگرام

ہفتہ ۲۱ فروری

صبح ۵ – ۰۰، صبح گاہی

شبد اور نعت

۸.۰۰ پرتو خیال
ریتا گنگولی : غزلیں

۸.۳۵ 'پروہ'
آنند وردھنا'
پروفیسر کے این دھر سے بات چیت

۱۱.۳۰ شیخ عبدالعزیز : صوفیانہ موسیقی

رات

۸.۴۵ ان ڈیفینس آف ڈیموکریسی
تقریر: اسجا نا مرزا

۹.۳۰ 'محفل'
نامور شخصیات کے ساتھ نشست

اتوار ۲۲ فروری

صبح

۷.۰۵ سریندر کور : شبد
شبیر حسین : نعت

۸.۰۰ پرتو خیال
ارملا ناگر : غزلیں

۸.۱۰ گھرانوں کیلئے (اردو)

۱۰.۱۵ 'ہونہار' (اردو میں بچوں کا پروگرام)

۱۱.۰۰ فلم میگزین (کشمیری)

۱۱.۳۰ امر سنگیت

۱۲.۴۰ 'پراگاش'
'افسانہ سنز کتھ' کشمیری میں گفتگو

۲.۱۵ 'سوہترل'
دیہی علاقوں سے ادبی ریکارڈنگ

رات

۸.۴۵ 'تونبر چٹھی وانہ'
کشمیری میں سامعین کے خطوں کے جواب

۱۰.۰۰ آپ کی فرمائش : فلمی گانے

پیر ۲۳ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
محمد عبداللہ تبت بقال
نعت خوانی

۸.۰۰ پرتو خیال
سیما شرما : غزلیں

۱۲.۴۰ پراگاش
'یم چھے وتان' نیل متا
کشمیری میں گفتگو

رات

۸.۴۵ مہاراجہ رنجیت سنگھ

اردو بات چیت
تحریر: سمے کے کھلہار

رات

۹.۳۰ ڈرامہ فیسٹول
'گنڈ بتہ تورنی' کشمیری کھیل
تحریر: امر مالموہی
پیشکش: پشکر بھان

منگل ۲۴ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
بیلا اور نعت

۸.۰۰ پرتو خیال
الکا دیوی : غزلیں

۸.۲۰ نقش حیات
'نو کہ چھے وتان' کشمیری میں تقریر
از: جی ایل لابرو

۱۱.۳۰ عبدالخالق اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات

۸.۴۵ 'بیمہ خیزی'
آر سی رینہ کے ساتھ انٹرویو

۹.۳۰ 'تیسری بیٹی' اردو کھیل
تحریر: آفاق احمد
پیشکش: منوہر پروتی

بدھ ۲۵ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
نعت اور نظم خوانی

۸.۰۰ پرتو خیال
بشیر احمد : غزلیں

۸.۲۰ پنجابی پروگرام

۱۱.۳۰ کشمیری موسیقی

۱۲.۴۰ 'پراگاش'
'نسائی سیاست مانتنڈ مندر'
کشمیری تقریر

۲.۳۰ استاد امیر خاں
راگ بھیم پلاسی

رات

۸.۴۵ خط کیلئے شکریہ
اردو میں خطوں کے جواب

۹.۳۰ 'مالنس رازہ' کشمیری کھیل
تحریر: ہردے کول بھارتی
پیشکش: پران کشور

جمعرات ۲۶ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
آر کے کاچرو : نظم خوانی
راج بیگم : نعت

۸.۰۰ پرتو خیال
راحت علی : غزلیں

۱۱.۱۲ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

۱۲.۴۰ پراگاش، کشمیری میں گفتگو

۴.۳۰ پہاڑی پروگرام

رات

۸.۳۰ 'کچھ پچھ' سلسلہ وار فیچر
تحریر: ایم ایس پنڈت

۸.۴۵ تولہ بانتہ
موسیقی کا پروگرام

جمعہ ۲۷ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
راج بیگم : نعت خوانی
منوہن پہاڑی : بھجن

۸.۰۰ پرتو خیال
جمیل احمد

۱۲.۴۰ نعتیں اور منقبت

۲.۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات

۹.۳۰ 'دوست بل'
اردو کھیل
تحریر: علی محمد لون
پیشکش: کیدار شرما

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷.۰۵ صبح گاہی
شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
نظم خوانی

۸.۰۰ پرتو خیال
جگجیت سنگھ : غزلیں

۸.۲۵ 'ذات بترات'
ایک گاؤں کی طرز زندگی پر مبنی پروگرام

۱۲.۴۰ پراگاش
'یتھو اُس تنظیم' کشمیری تقریر
از خواجہ غلام محی الدین چشتی

۸.۴۵ انگریزی تقریر
از جسٹس کرشنا ائیر

۹.۴۵ 'گراٹے' کشمیری کھیل
تحریر: شمس الدین شمیم
پیشکش: پی ایل رازدان

بقیہ: جموں

شام

۹.۳۰ پنجابی پروگرام 'پروہ دی پٹیاں'
ناٹک: دیویندر سنگھ

۱۰.۰۰ بارود کی سیڑھیاں
مدن شرما کا لکھا ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۲۸ فروری

صبح

۷.۴۵ ڈوگری موسیقی : امیتا ڈے اور وینا گپتا، سہاگان

شام

۷.۳۰ دیس سہاماں : دیہاتی بھائیوں کے لیے پروگرام ڈوگری میں

۸.۰۰ آپ کا پتر ملا اور آپ کی فرمائش

غزل

گوہر عثمانی

رخ سے فطرت کے حجابات اٹھا دیتا ہے
آئینہ ٹوٹ کے پتھر کو صدا دیتا ہے

عظمت اہل جنوں اور بڑھا دیتا ہے
غم مسلسل ہو تو پھر غم بھی مزہ دیتا ہے

دل دھڑکتا ہے تو پہروں نہیں سونے دیتا
نیند آتی ہے تو احساس جگا دیتا ہے

تم نے شاید کبھی اس بات کو سوچا ہوگا
وقت ہاتھوں کی لکیریں بھی مٹا دیتا ہے

جو مرے قتل کے درپے تھا نہ جانے کب سے
آج وہ بھی مجھے جینے کی دعا دیتا ہے

غم کی توفیق بھی سب کو نہیں ملتی گوہر
یہ وہ نعمت ہے مشکل سے خدا دیتا ہے

(رامپور سے نشر)

ریجنل ٹریننگ سینٹر آکاشوانی حیدرآباد میں اردو پروگرامس پر ایک سیمینار، کم، ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں آکاشوانی کے مختلف اسٹیشنوں سے آئے ہوئے اردو پروڈیوسرز اور پروگرام ایکزیکٹیوز نے شرکت کی۔

(دائیں سے بیٹھے ہوئے) عزیز قریشی ایس ڈی کمرشل حیدرآباد، قیصر قلندر، ڈائرکٹر اسٹاف ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ آف دہلی، کمال احمد صدیقی ڈپٹی چیف پروڈیوسر (اردو اور یووانی)، پی سریواسن اے ایس ڈی ٹریننگ حیدرآباد

(کھڑے ہوئے) اقبال مجید (بھوپال)، اطہر افسر (حیدرآباد)، شفاعت علی (لکھنؤ)، ڈاکٹر ایس ایم نیئر قادری (الہ آباد)، شرافت یار خاں (لاہور)، جمال الدین ساحل (ناگپور)، احمد جلیس (گلبرگہ)، ڈاکٹر عبدالخالق اور شمیم فاروقی (پٹنہ)، عزیز اندوری (اندور)، ایچ بی صدیقی (احمدآباد)

(دوسری قطار) محمود خاں (دہے وارہ)، ڈاکٹر متقی رضوی (بھوپال)، رفیع انیس (کلکتہ)، ایک مقامی اسٹاف ممبر، ایم ایس سعید صادق اور ایک مقامی اسٹاف ممبر۔

(اوپر)
کماری منجولا نرسمہا —
دوردرشن کیندر مدراس سے بھارت ناٹیم پیش کرتے ہوئے۔

(اوپر دائیں)
منسٹر آف اسٹیٹ فار ڈیفنس پروڈکشن
شری شوراج پاٹل، اداکار دلیپ کمار اور
جواہر لال دلردا — یوت مال میں
منعقد کبڈی ٹورنامنٹ کی
افتتاحی تقریب میں

(بائیں)
قرۃ العین حیدر
مشہور افسانہ و ناول نگار
کے ساتھ عقیق حنفی آکاشوانی لکھنؤ
کے اردو پروگرام کے لیے مصروف گفتگو۔

Regd. No. D-(C)39

AWAZ
16th. February 1981.

Licensed (U-23) to post without prepayment
at C.P.S.O. New Delhi

(اوپر)
دیناددہرہ
جنھوں نے 'رات کی دھوپ' اور
'آتش رفتہ کا سراغ' میں
اہم کردار ادا کیے۔

(اوپر بائیں)
ڈاکٹر محمد حسن کے ڈرامے
'آتش رفتہ کا سراغ'
کے صداکار
ہدایت کار انور خاں کے ساتھ۔

(درمیان)
انور عظیم کے ڈرامے
'رات کی دھوپ' کے
صداکار۔

(بائیں)
ریوتی سرن شرما کے ڈرامے
'زندگی یوں بھی گذر ہی جاتی' کے صداکار
ہدایت کار دینا ناتھ کے ساتھ۔

اردو سروس کے جشن تمثیل کی جھلکیاں

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals, P.T.I. Building, Second Floor, New Delhi-110001. Printed by the Manager, Govt. of India Photolitho Press, Faridabad

یکم مارچ سنہ ۱۹۸۱ء

50
پیسے

آواز

اشاعت کا ۴۶ واں سال

اس بار
اورنگ آباد ریجن
غزلیں

سکندر علی راجہ

شوخ و سرشار دلِ وجد جواں ہے کہ جو تھا
آج بھی حسنِ بتاں آفتِ جاں ہے کہ جو تھا

گلشنِ فکر کی صد رنگ فضا، کم نہ ہوئی
ہر قدم طائفۂ گلبدناں ہے کہ جو تھا

کون کہتا ہے محبت کی چتا سرد ہوئی
قلب، آتش کدہ شعلہ فشاں ہے کہ جو تھا

دیر سے گوش بر آواز ہے ساری دنیا
نعرۂ عشق گراں تا بہ گراں ہے کہ جو تھا

پاس دینار و درم لعل و گہر کچھ بھی نہیں
عشق، سرمایہ صاحب نظراں ہے کہ جو تھا

کوئی سمجھائے زباں آپ کے دیوانے کی
رازِ وحشت ابھی سینے میں نہاں ہے کہ جو تھا

مدتوں بعد ملی ہے تری باتوں کی خوشی
وہی انداز، وہی طرزِ بیاں ہے کہ جو تھا

وقت جور و ستم لطف و کرم یاد نہیں
صرف اک نام ترا وردِ زباں ہے کہ جو تھا

عقل سے شوق کی تکمیل نہ ہونے پائی
عشق کی راہ میں یہ سنگِ گراں ہے کہ جو تھا

روز و شب حلقۂ رنداں یہ پرستارِ جنوں
غم زبا زمزمۂ زندہ دلاں ہے کہ جو تھا

رقص کرتی ہوئی گاتی ہوئی دنیا کی طرف
مسکراتا ہوا سورج نگراں ہے کہ جو تھا

وجد آیا نہ یقیں حُسن کی بیتابی پر
ان کی الفت پہ تکلف کا گماں ہے کہ جو تھا

(برزمینِ خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی)

احسن یوسف زئی

بس خطا یہ کہ آپ کو چاہا
پھر ہوا یہ کہ آپ کو چاہا
ابتدا میں خدا سے عشق ہوا
انتہا یہ کے آپ کو چاہا
میرا پہلا گناہِ بے خبری
دوسرا یہ کہ آپ کو چاہا
سانحہ یہ کہ دھوپ سر پہ تھی
حوصلہ یہ کہ آپ کو چاہا
میں کہیں بھی نہیں ہوا حاصل
کیا کیا یہ کہ آپ کو چاہا

سحر سعیدی

آئینے سب راہ میں ٹھہرے ہوئے پانی کے ہیں
جس طرف بھی دیکھتا ہوں عکس حیرانی کے ہیں

حوصلے جب دل کو سب اس کی نگہبانی کے ہیں
پھر یہ خدشے یوں ہیں اک سیلِ طوفانی کے ہیں

ذہن و دل پر چھا گئی غم کے اندھیروں کی کہر
یہ کرشمے سب اُسی چہرے کی تابانی کے ہیں

اور تو حالات سب معمول پر ہیں شہر کے
ہاں ذرا چرچے ہماری خانہ ویرانی کے ہیں

شب گناہی کا ہے شاید یہ بھی اک ردِ عمل
صبح کے چہرے پہ جو قطرے پشیمانی کے ہیں

تیز آندھی، دُور تک اڑتے ہوئے پتوں کا شور
وحشتیں کہتی ہیں سب آثار طغیانی کے ہیں

ان دنوں مسدود ہیں سب سوچنے کے راستے
یہ نتیجے دوستو غم کی فراوانی کے ہیں

ڈالیے غائر نگاہیں حال تا ماضی سحر
کارنامے سب کے سب تہذیب انسانی کے ہیں

محمود عشقی

دھل گئی شبنم سے پھولوں کی مٹھاس
صبح دم بھونرے ہوئے کتنے اداس

میکدے کے میکدے ہم پی گئے
ختم ہوتی ہی نہیں صدیوں کی پیاس

پھر کوئی تیشہ چٹانوں پر چلا
پھر کسی بُت کی ولادت کی ہے آس

دور سے تکتے رہے ننگے بدن
ہو گئے شوکیس میں میلے لباس

زندگی کے کھیت پر نیزے گرے
شہ رگوں تک آگیا خوف و ہراس

راہ پر انسانیت کی کترنیں
پاگلوں سی پھر رہی تھیں بدحواس

غل مچاتے رہ گئے تکیے لحاف
اور چرخے کھا گئے ساری کپاس

جاوید

ہر ایک بات بھلی تھی تو پھر بُرا کیا تھا
تمہی بتاؤ کہ آخر مجھے ہوا کیا تھا
ہر ایک لفظ پہ لازم نہیں کہ غور کروں
ذرا سی بات تھی، ویسے بھی سوچنا کیا تھا
مجھے تو یاد نہیں ہے وہاں کی سب باتیں
کسی کسی پہ نظر گئی تھی، دیکھنا کیا تھا
گلی بھی ایک تھی، اپنے مکاں بھی تھے نزدیک
اسی خیال سے آیا تھا، پوچھنا کیا تھا
میں جس کی زد میں رہا آخری تسلی تک
خدائے برتر و اعلیٰ وہ فیصلہ کیا تھا

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ر مارچ ۱۹۸۱ء — ۱۰ر سے ۲۴ر پھاگن ۱۹۰۲ شاکا

جلد ۴۴ — شمارہ ۵

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے — سالانہ دس روپے

(ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق

شہد کی مکھی — مضمون اندر ملاحظہ فرمائیے

چیف ایڈیٹر — گیان سنگھ — فون ۳۸۲۲۳۹

ایڈیٹر — سراج احمد — فون ۳۸۲۲۵۴

ذرین داروواﻻ کا سرود وادن، ۷ر مارچ

ذرین داروواﻻ کا شمار آج ملک کی نمایاں سرود فنکاروں میں کیا جاتا ہے۔ موسیقی کی تربیت انھوں نے ہری پد گھوش، لسنا دیو ویدی، وی جی جوگ، ڈاکٹر ایس سی آر بھٹ، پنڈت لکشمن پرساد جے پوری اور ایس این رتن جنکر سے حاصل کی۔

اپنے ساز پر انھیں مکمل عبور حاصل ہے اور اپنا ایک منفرد انداز پیدا کیا ہے۔

منظم الاپ اور گت میں پیچیدہ انداز کا استعمال ان کے فن کی خصوصیات ہیں۔

کلامنڈلم کرشنا نائر کا کتھاکلی رقص

موجودہ نسل کے کتھاکلی فنکاروں میں کرشنا نائر ایک منفرد مقام کے مالک ہیں ان کے چہرے کے تاثرات کتھاکلی رقص کے لیے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں اپنی فطری صلاحیتوں کو انھوں نے انتھک محنت اور ریاض سے نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی	۲۷ر فروری	رات ۸-۴۵
بمبئی	۶ر مارچ	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۱۳ر مارچ	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۲۰ر مارچ	رات ۸-۴۵

پنڈت منی رام کا گائن

ہندوستانی موسیقی کے نمایاں گائیک پنڈت منی رام جی کا تعلق میواتی گھرانے سے ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے پتا سورگیہ پنڈت موتی رام جی اور چچا پنڈت جیوتی رام سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے پنڈت نتھو لال جی اور پنڈت چمن لال جی جو کہ میواتی گھرانے کے بانی سورگیہ استاد گھگھن خاں کے شاگرد تھے، سے بھی تربیت پائی۔

پنڈت منی رام کو قدرت نے شیریں گلے سے نوازا ہے۔ انھیں مقبول عام اور غیر معروف دونوں طرح کے راگوں پر عبور حاصل ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی	۲۷ر فروری	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۶ر مارچ	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۱۳ر مارچ	رات ۸-۴۵
دہلی	۲۰ر مارچ	رات ۸-۴۵

استاد علی اکبر خاں کا سرود وادن

استاد علی اکبر خاں نے بیس سال تک مسلسل اپنے والد استاد علاء الدین خاں سے موسیقی کی تربیت حاصل کی۔ اپنی عمر کی تیسری دہائی کے آغاز میں وہ جودھپور ریاست کے درباری موسیقار ہو گئے اور استاد کا خطاب مل گیا۔ استاد علی اکبر خاں دور حاضر کے نہایت مشہور موسیقار مانے جاتے ہیں۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ:

کلکتہ	۲۷ر فروری	رات ۸-۳۵
دہلی	۶ر مارچ	رات ۸-۴۵
بمبئی	۱۳ر مارچ	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۲۰ر مارچ	رات ۸-۴۵

مدورائی ایس سوماسندرم کا کرناٹک گائن:

مدورائی ایس سوماسندرم تامل ناڈو کے کرناٹک گائن کے ایک نمایاں فن کار ہیں۔ موسیقی کی تعلیم انھوں نے سورگیہ سنگیت کلانِدھی چیتور ایس سبرامنیا پلائی سے حاصل کی۔ پیچیدہ تال کی پیشکش اور اپنی سریلی آواز کے سبب سوماسندرم ایک انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تامل میں بھکتی گیتوں کی گائیکی میں انھوں نے اپنا ایک نیا انداز پیدا کیا ہے۔

عصر حاضر کی کرناٹک موسیقی کے میدان میں ان خدمات کے صلے میں انھیں متعدد اعزازات اور خطابات سے نوازا گیا ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

مدراس	۲۷ر فروری	رات ۸-۴۵
کلکتہ	۶ر مارچ	رات ۸-۳۵
دہلی	۱۳ر مارچ	رات ۸-۴۵
بمبئی	۲۰ر مارچ	رات ۱۰-۱۰

حسین الزماں

شہد کی مکھی کو عام زبان میں مدھو مکھی بھی کہتے ہیں۔ علم حیوانات کی اصطلاح میں انکا نام Apis ہے شہد کی مکھی کی کلاس Insecta میں آرڈر Hymenoptera میں آتی ہے۔

بھارت میں ان کی تین اقسام ملتی ہیں

I- Apis dorsata II- Apis florea

III- Apis Indica

Apis dorsata

یہ سب سے بڑی جسامت کی شہد کی مکھی ہوتی ہے۔ یہ گرمی کے موسم میں پہاڑی علاقے میں چلی جاتی ہیں۔ جاڑے کے موسم میں یہ میدانی علاقوں میں واپس آتی ہیں۔ ان کے ایک چھتہ سے ساٹھ پونڈ تک شہد نکلتا ہے انکا چھتہ کافی بڑا ہوتا ہے۔ یہ اپنا چھتہ اونچے پیڑ کی شاخ میں یا کھوہ یا چٹان میں بناتی ہیں۔

APIS FLOREA یہ سب سے چھوٹی جسامت کی شہد کی مکھی ہوتی ہے۔ انکا چھتہ بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ ان کے ایک چھتہ سے کچھ ہی اونس شہد نکلتا ہے۔

APIS INDICA مکھی APIS FLORRA سے کچھ بڑی ہوتی ہے۔ یہ شہد کی مکھی سبھی جگہ ملتی ہیں۔ ان کے چھتے سے ۶ یا ۱۰ پونڈ شہد ملتا ہے۔ اس کو لوگ گھروں میں پالتے بھی ہیں۔

شہد کی مکھیاں اپنی سماجی زندگی کے لیے مشہور ہیں۔ یہ مکھیاں چھتہ بنا کر اسی میں رہتی ہیں۔ ایک چھتہ میں ان کی تعداد لگ بھگ ۵۰ ہزار ہوتی ہے۔ ان کی زندگی بہت باقاعدہ اور ڈسپلن کی پابند ہوتی ہے۔ ایک چھتہ میں جنسی لحاظ سے تین طرح کی مکھیاں ہوتی ہیں۔

پہلی قسم میں ملکہ مکھی ہوتی ہے جو کہ چھتہ میں ایک ہی ہوتی ہے یہ مادہ ہوتی ہے۔

دوسری قسم میں Drone ہوتے ہیں جو کہ نر ہوتے ہیں۔ ایک چھتہ میں یہ کئی سو ہوتے ہیں۔

تیسری قسم میں ورکرس، کارکن مکھیاں ہوتی ہیں۔ لیکن بانجھ ہوتی ہیں۔ ایک چھتہ میں ہزاروں کارکن مکھیاں پائی جاتی ہیں۔

ان مکھیوں میں ملکہ مکھی سب سے بڑی اور لمبی ہوتی ہے۔ یہ لگ بھگ ۱۵ یا ۲۰ ملی میٹر لمبی ہوتی ہیں ان کے پیر اور پنکھ چھوٹے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ انکا Abdomen لمبا ہوتا ہے اس کے نیچے ایک ڈنک ہوتا ہے ڈنک کا استعمال دوسری ملکہ مکھی کو مار بھگانے میں آتا ہے۔ ملکہ مکھی کا کام انڈے دینا اور تعداد بڑھانا ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ چھتہ میں گھومتی رہتی ہیں۔ اور کئی سال زندہ رہتی ہیں۔ ایک ملکہ مکھی اپنی پوری زندگی میں ۱۵ لاکھ انڈے دیتی ہے۔ سبھی کارکن مکھیاں انکا بہت دھیان رکھتی ہیں اور ان کی خدمت میں لگی رہتی ہیں۔

Drone یہ ملکہ مکھی سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی ۱۵ سے ۱۷ ملی میٹر ہوتی ہے۔ یہ چوڑے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں بڑی ہوتی ہیں۔ ان کا کام ملکہ مکھی کو fertile کرنا ہوتا ہے۔ یہ بہت کاہل ہوتے ہیں۔ ہر وقت کارکن مکھیوں سے شہد مانگتے رہتے ہیں۔

کارکن مکھیاں سب سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ انکا جسم بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ ان کے منہ اور پیر پھولوں کا رس جمع کرنے کے لیے خاص قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ منہ کے حصے کے ذریعہ پانی اور پودوں کے میٹھے رس کو اپنے پوٹے میں جمع کرتی ہے۔ وہاں Saliva سے مل کر شہد بنتا ہے۔ ان کے شکم میں گلٹی ہوتی ہے یہ شکم کے پچھلے حصے میں ایک ڈنک ہوتا ہے۔ ڈنک کی جڑ میں زہریلا ڈنک ہوتا ہے۔ یہ ڈنک ایک ہی بار استعمال ہوتا ہے۔

کارکن مکھیاں آپس میں کام بانٹ لیتی ہیں۔ باہر جانے والی مکھیوں کا کام پانی، پھول کا زیرہ، پودوں کا میٹھا رس اور گوند جمع کرنا ہوتا ہے۔ چھتہ میں رہنے والی کارکن مکھیاں کچھ تو چھتہ بناتی ہیں اور مرمت کرتی ہیں۔ کچھ اسٹور کیپر اور گارڈ کا بھی کام انجام دیتی ہیں۔ ان مکھیوں کی زندگی چند ہفتوں کی ہوتی ہے۔

ایک ملکہ مکھی ایک دن میں کافی انڈے دیتی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد ٹمپریچر اور کھانے پر منحصر ہوتی ہے۔ ان کے انڈے تپلی وضع کے ہوکے ہوتے ہیں۔ انڈے کی پیدائش کے تیسرے دن اس میں سے لاروا نکلتا ہے نرگس کی پیدائش غیر تولیدی انڈے سے ہوتی ہے۔ ملکہ اور کارکن مکھی کی پیدائش تولیدی انڈے سے ہوتی ہے۔ سبھی لاروا کو دو دن رائل جیلی ملتا ہے۔ ہضم شدہ شہد اور زرگل کو کارکن مکھیاں اپنے منہ میں ملاتی ہیں۔ اس غذا کو رائل جیلی کہتے ہیں۔ لیکن ملکہ مکھی کا لاروا ہمیشہ رائل جیلی کھاتا ہے۔ کارکن مکھی اور نرگس کے لاروا کو تیسرے دن سے شہد ملتا ہے۔ ملکہ مکھی اور کارکن مکھی کے لاروا کی نشو و نما صرف کھانے کے فرق سے ہوتا ہے۔ سبھی لاروا نو دن موم کی کوٹھری میں بند ہو جاتا ہے کوٹھری کے اندر سے بالغ ہو کر نکلتا ہے۔ ملکہ مکھی کی زندگی کا چکر ۱۶ دن میں پورا ہوتا ہے۔ کارکن مکھی کا ۱۸ دن میں نرگس کا ۲۱ دن میں پورا ہوتا ہے۔ جب نئی ملکہ مکھی ایک ہفتہ کی ہو جاتی ہے تو پورے چھتہ میں گھومتی ہے سبھی چھوٹی ملکہ مکھی کو ڈنک سے مار دیتی ہیں۔ پھر دھوپ کے دن فطری پرواز کے لیے چھتہ سے باہر آجاتی ہیں اسی وقت یہ نرگس کے ذریعہ حاملہ ہوتی ہیں۔ نرگس مر جاتے ہیں۔ ملکہ مکھی اپنے چھتہ میں واپس آجاتی ہیں تین چار دن کے بعد انڈے دینا شروع کر دیتی ہیں۔

شہد کی مکھیاں اپنا چھتہ پیڑ کی شاخ یا تنے کی کھوہ میں بناتی ہیں۔ چھتہ میں شہد ہمیشہ اوپر اور کنارے والی کوٹھری میں ہوتے ہیں۔

شہد کی مکھی کو پالنا اس میں سے شہد حاصل کرنے کو APICULTURE کہتے ہیں۔ یہ سب چیزیں پرانے وقت سے چلی آرہی ہیں۔ مگر اس وقت شہد بہت خراب ڈھنگ سے نکالا جاتا تھا۔ چھتہ کو دبا کر اس میں سے شہد نکالتے تھے جس کی وجہ کر مکھیاں اور بچے اسی میں مر جاتے تھے انکا بھی عرق شہد میں شامل ہو جاتا تھا اور چھتہ بھی برباد ہو جاتا تھا۔

اب نئے سائنسی ڈھنگ سے کاٹھ کے بکسے میں مکھیوں کو پالا جاتا ہے۔ اس بکسے کو باغ میں میز پر رکھا جاتا ہے مکھیاں اس میں چھتہ بناتی ہے۔ جب شہد کو نکالنا ہوتا ہے تو چھتہ کو فریم سے نکال لیا جاتا ہے۔ اور مشین کے ذریعہ شہد نکال لیتے ہیں۔ اس سے چھتہ برباد نہیں ہوتا ہے۔

شہد انسان کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ اس کا رنگ اور مہک پھولوں پر منحصر کرتا ہے۔ چھتہ کا موم بھی طبی ضروریات میں استعمال ہوتا ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

پیغامِ دوستی

۲۶ جنوری یوم جمہوریہ کے موقع پر حکومت پاکستان نے ہند کے سفیر برائے اسلام آباد مسٹر نٹور سنگھ کو ٹیلی ویژن پر اظہار خیال کا موقع فراہم کرتے ہوئے خیر سگالی کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا۔ ہند کے سفیر مسٹر نٹور سنگھ کی تقریر بھی اپنے [illegible] دوستانہ جذبات کی غمازی کرتی ہے۔

پاکستان میں ہند کے سفیر مسٹر نٹور سنگھ نے ۲۶ جنوری کی شام کو ہند کے یوم جمہوریہ کے موقع پر پاکستان ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے کہا "میں اس موقع پر ہند کے ۶۷ کروڑ عوام اور حکومت ہند کی دوستی کا پیغام پہنچاتے ہوئے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہند کے عوام اور حکومت پاکستان اور اس کے عوام کے ساتھ اچھے تعلقات اور دوستی کے ماحول کے خواہشمند ہیں۔" انھوں نے ان لاکھوں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے جو ہر سال ہند جاتے ہیں کہا کہ آپ لوگوں نے اہل ہند کے مخلصانہ جذبات ضرور محسوس کیے ہوں گے۔ ہماری تاریخ، تمدن اور زبان میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ ہند کے سفیر نے کہا کہ دونوں ملکوں کے عوام کو ایک دوسرے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ اور اپنی نسلوں کو ہر طرح کے تعصبات سے آزاد رکھنا چاہیے۔

انھوں نے کہا کہ ہند دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ اتنے وسیع پیمانے پر ایک سیکولر ڈیموکریٹک نظام کی کامیابی دنیا کی تاریخ میں شاید ہی ملے گی۔ ہم نے مہاتما گاندھی کی تعلیمات اور ان کی زندگی سے بہت کچھ حاصل کیا۔ ہم نے جواہر لال نہرو سے بھارت اور اپنی قومی تحریک کے آدرشوں سے تحریک حاصل کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی داخلہ اور خارجہ پالیسیوں کے بنیادی اصولوں سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹے۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی قومی انفرادیت کو کھوئے بغیر ہند میں ایک نئے سماج کی تعمیر کر رہے ہیں۔ ہم اپنی صنعت اور زراعت کو جدید سائنس اور تکنیک سے ہم آہنگ اور مضبوط بنا رہے ہیں۔ ہند دنیا کے صنعتی طور سے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ امریکہ اور سوویت یونین کے بعد ہند میں سب سے زیادہ سائنس داں، انجینیر اور ڈاکٹر ہیں۔ اناج اور کئی دوسرے شعبوں میں ہند خود کفیل ہے۔

انھوں نے پاکستان کے عوام کو یقین دلایا کہ ہند انھیں اپنے علم و تجربہ میں شریک کرنا چاہتا ہے اور پاکستان سے بھی سیکھنے کا خواہشمند ہے۔ انھوں نے اس بات کا خاص طور سے ذکر کیا کہ دونوں ملک اپنا مفاد سامنے رکھتے ہوئے آپسی تجارت کو بڑھا سکتے ہیں۔

پاکستان میں مقیم ہند کے سفیر نے خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے اپنی خارجہ پالیسی کا نچوڑ ان لفظوں میں پیش کیا ہے ——— "ہند کی خارجہ پالیسی ان قدروں کی عکاسی کرتی ہے جو صدیوں سے ورثہ میں ملی ہیں۔ اور جن پر ہمیں فخر ہے۔ ہم خارجہ پالیسی کے کسی روایتی نظریے تک محدود نہیں۔ ہمیں اپنے نظریات کو برآمد کرنے میں مطلق دلچسپی نہیں ———"

ہند کے سفیر نے [illegible] یاد [illegible] کہ پاکستان نے فوجی معاہدوں کو ترک کر کے ناوابستہ تحریک میں [illegible] نئی دہلی میں ناوابستہ ممالک کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس موقع پر ہند کے [illegible] کو پاکستان کے [illegible] کے ساتھ کانفرنس میں درپیش مسائل کو حل کرنے کا موقع ملے گا۔ ہند اور پاکستان کے آپسی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نٹور سنگھ نے کہا کہ [illegible] تعلقات [illegible] معاہدے کی پیشانی [illegible] مقصود [illegible] شملہ معاہدہ وہ ڈھانچہ ہے جس کی مدد سے دونوں ممالک اپنے تعلقات کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں سابق وزیر اعظم مسز گاندھی کے ایک خط کا حوالہ دیتے ہوئے ہند کے سفیر نے کہا کہ مسز گاندھی نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ "دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات دونوں ملکوں کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بہت ضروری ہیں۔ دوستانہ تعلقات اس خطے میں امن و استحکام کا بھی سب سے بڑا سبب بن سکتے ہیں۔ اس طرح ان تعلقات کو تعمیری بنیادوں پر قائم کرنا نہ صرف دونوں حکومتوں کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے بلکہ یہ امر دونوں ملکوں کے عوام کی خوشحالی کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔

سفیر موصوف نے مزید کہا کہ اس خط میں وزیر اعظم ہند کے آخری الفاظ ان کے خلوص کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں اور بہت اہم ہیں۔ وزیر اعظم نے لکھا ہے "ہماری طرف سے ہند کے عوام، حکومت ہند اور وہ خود ذاتی طور پر دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان تعاون، دوستی اور مفاہمت کو فروغ دینے کی پابند ہیں اور پاکستان کے قومی اتحاد، علاقائی یک جہتی، سیاسی آزادی اور خود مختار سالمیت کی بھی پابند ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو فروغ دینے کے سلسلے میں کسی بھی مثبت اقدام کا ہر وقت خاطر خواہ جواب دیا جائے گا۔

سفیر موصوف نے پاکستان کی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا کہ انھیں پاکستانی عوام سے خطاب کا موقع دیا گیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہند میں یوم جمہوریہ کی تقریبات پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے ساتھ منائی جا رہی ہیں۔ اس تقریب سعید کو ہند کے آٹھ کروڑ مسلمان زبردست جوش و خروش کے ساتھ منا رہے ہیں۔ مسز اندرا گاندھی نے پندرہویں صدی ہجری کے موقع پر صدر پاکستان کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ اسلام کی امن پسندی، اخوت اور بھائی چارے کی تعلیمات دائمی اہمیت کی حامل ہیں۔

سفیر ہند مسٹر نٹور سنگھ نے اپنی تقریر اس جملے پر ختم کی "آئیے ان اصولوں کی روشنی میں تعلقات اور زیادہ منور کیے جائیں۔"

(بشکریہ پاکستان ٹیلی ویژن)

(مسٹر نٹور سنگھ کی تقریر کا متن اردو سروس سے ۲۵ جنوری کو نشر کیا گیا۔)

سیاحت

کچھ یادیں دوسرے ملکوں کی

رام لال

میرے اب تک کے غیر ملکی سفر میں ناروے، سوئیڈن، ڈنمارک، انگلینڈ اور پاکستان شامل ہیں۔ یوروپی ممالک کا سفر میں نے ۱۹۷۶ء میں کیا تھا۔ اور وہ دنیا میرے لئے بالکل اجنبی تھی، انگلینڈ کو چھوڑ کر جہاں کی زبان انگریزی ہے، اسکینڈے نیوئن ممالک میں مجھے قدم قدم پر رابطے کی زبان کی ہی دشواریاں پیش آئی تھیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگ اپنی نارویجن، سوئیڈش یا ڈینش زبانوں کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں جانتے۔ وہاں انگریزی جاننے والوں کی تعداد بہت کم ہے، اس لئے میں یا تو کسی مترجم کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتا تھا یا لوگوں سے پوچھنا پڑتا "کیا آپ انگریزی جانتے ہیں؟" بیشتر لوگ نفی میں ہی سر ہلا کر چل دیتے یا بہت مہربان ہوتے تو کسی انگریزی داں کو تلاش کر کے مجھ سے ملا دیتے، یہ سارا تجربہ بے حد دلچسپ معلوم ہوتا تھا لیکن کسی خاص سڑک یا قریبی لوکل اسٹیشن کا پتہ معلوم کرتے کرتے کافی وقت بھی نکل جاتا۔ جو لوگ انگریزی داں ہونے کے دعوے دار بن کر ملتے تھے ان کی زبان بیشتر اوقات اس قدر ناقص یا مقامی زبانوں سے ملی جلی ہوتی تھی کہ ہم ایک دوسرے کا منہ ہی تاکتے رہ جاتے، اس وقت زبان کے بجائے اشاروں سے ہی کام چلا لینا زیادہ آسان معلوم ہوتا تھا کیونکہ اشارا بہرحال بنی نوع انسان کی ابتدائی اور قدیم ترین زبان ہے۔

مجھے یاد ہے جب میں ایک لائبریری میں گیا اور ایک کاؤنٹر پر کھڑی ایک نارویجن لڑکی سے ناروے کے کلچر کے بارے میں انگریزی میں چھپی ہوئی کتابوں کی فرمائش کی تو وہ فوراً ایک ایسی خاتون کو بلا کر لے آئی جو نہ صرف انگریزی جانتی تھی بلکہ وہ ہمارے اردو کے دو اہم افسانہ نگاروں، کرشن چندر اور سعادت حسن منٹو کی تخلیقات کا بھی مطالعہ کر چکی تھی۔

ناروے میں مجھے کئی ادیبوں اور دانشوروں سے ملنے کے مواقع حاصل ہوئے تھے اور یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی تھی کہ قریب قریب ہر ایک کی ذاتی لائبریری میں نارویجن زبان میں چھپی ہوئی دو کتابیں ضرور نظر آجاتی تھیں، ایک تو پنڈت جواہر لال نہرو کی ڈسکوری آف انڈیا اور دوسری رابندر ناتھ ٹیگور کی گیتانجلی، وہاں کے ریڈیو اسٹیشن پر ایک پروڈیوسر لڑکی کے پاس مجھے کالی داس کا شہرہ آفاق ڈراما شکنتلا کا بھی ترجمہ مل گیا تھا لیکن مجھے اس پورے ڈرامے کو اس کے سامنے بیان کرنا پڑا، اور پھر اسی لڑکی کی فرمائش پر مجھے اسے ہندوستان کے دو ایپک رامائن اور مہابھارت کا بھی خلاصہ سنانا پڑا مجھے یہ ذہنی مشقت بھی ہمیشہ یادگار رہے گی۔

یوں تو پورے یورپ میں فائن آرٹس کا عرصہ دراز سے چلن رہا ہے۔ اور وہاں قریب قریب ہر شہر میں ایک چھوٹی سی آرٹ گیلری ضرور قائم ہے جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا Debating ہال ایک ریستوران بھی ضرور بنا ہوتا ہے لیکن وہاں میں نے مجسمہ سازی کے فن کو انتہا پر پہنچا ہوا دیکھا پورا ہوا پر، باغوں میں اور سٹی ہالوں کے علاوہ قومی تھیٹروں کے سامنے بھی اتنے بڑے مجسمے دیکھنے کو ملے کہ معلوم ہوتا تھا وہاں کے لوگوں کے دوسرے مشاغل کے علاوہ ایک بڑی ہابی مجسمہ سازی بھی ہے۔ وہاں کے بیشتر مجسمے عریاں ضرور تھے لیکن انہیں فحاشی سے ہرگز تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ مجسمہ عورت کا تھا یا مرد کا، اسے دیکھ کر بس ایک جمالیاتی احساس ہی ہوتا تھا، اوسلو اور کوپن ہاگن کی آرٹ گیلریوں میں بڑے مجسموں کی تعداد پانچ سو سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

ایک جزیرے پر مجھے ایک افسانہ نگار سیگرڈ موری کے ساتھ ایک شام گزارنے کا اتفاق ہوا تھا، اس نے اپنی ایک بیٹی ہیلین سے یہ کہہ کر ملایا کہ وہ ایک کارپنٹر ہے لیکن جب اس لڑکی اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا فرنیچر مجھے دکھایا تو میں اس کے ڈیزائن اور نفاست کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اور وہاں سے یہ احساس لے کر آیا کہ لکڑی میں بھی شاعری کی جا سکتی ہے اسے الفاظ یا رنگوں تک ہی محدود نہیں کیا جا سکتا۔

لندن کی میڈم تساد کی آرٹ گیلری بہت بڑی ہے اس میں خود میڈم تساڈ اور اسی کے اسکول کے دوسرے مجسمہ سازوں نے دنیا کی کئی تاریخی و اہم عصر شخصیات کے ایک خاص قسم کے موم کے قدِ آدم مجسمے تیار کر رکھے ہیں جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کیوں کہ وہ رنگ و قد کی ایک ایک تفصیل کے اعتبار سے اس قدر حقیقی معلوم ہوتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے وہ ابھی حرکت میں آجائیں گے، ان مجسموں کی تعداد بھی کئی سو کے قریب ہے جن میں پکاسو، پنڈت نہرو، استالین، مہاتما گاندھی، عبدل جمال ناصر، ونسٹن چرچل، ملکہ الزبتھ کے علاوہ کرکٹ کے مشہور کھلاڑی ٹونی گریگ اور بریڈمین وغیرہ بھی شامل ہیں، اسی آرٹ گیلری کا ایک حصہ ہیبت خانے سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس میں عالمی جنگوں سے متعلق وہ سارا ماحول توپوں کی دہشت ناک آواز کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اس کے علاوہ یورپ کے کچھ بڑے بڑے جرائم پیشہ بادشاہوں، ملکاؤں اور دوسرے لوگوں کو بھی پھانسی لگتے یا ان کے سر کاٹتے ہوئے دکھایا گیا ہے وہاں ایک حیرت ناک بات یہ دیکھی تھی کہ ہیبت خانے کے گیٹ پر ہی ہٹلر کی مورتی آویزاں تھی۔

لیکن لندن خوب صورت پارکوں، جن میں ہائیڈ پارک سب سے زیادہ مشہور ہے۔ بڑی بڑی لائبریریوں جہاں لاکھوں کتابیں جمع کر کے رکھ دی گئی ہیں اور دریا ٹیمز کا بھی شہر ہے جس کے بارے میں انگریزی کے کئی شاعروں بائرن، شیلے وغیرہ نے بڑی جذباتی شاعری کی ہے۔ میں ٹیمز پر بنے ہوئے پل پر جھک کر کتنی دیر تک اس بوڑھے دریا کو دیکھتا رہا تھا جو ہمارے دریائے گنگا یا برہم پترا سے ہرگز بڑا نہیں تھا۔

میرا پاکستان کا سفر یورپ کے سفر سے مختصر لیکن کئی اعتبار سے بڑا اور اہم تھا۔ پاکستان میرا سابق وطن ہے جسے میں ۱۹۴۷ء میں آزادی ملنے سے کچھ دن پہلے چھوڑ کر یہاں آگیا تھا۔ وطن کو واپسی چاہے عارضی ہو یا مستقل ایک خاص جذباتی لگاؤ کی حامل ہوتی ہے۔ مغربی پنجاب کے ایک ضلعی شہر میانوالی میں میں پیدا ہوا تھا اور وہاں پندرہ سال کی عمر تک رہتا تھا۔ وہاں کے مکانات، سڑکیں، گلیاں اسکول، کالج، کھیل کے میدان، باغ باغیچے، نہریں اور دریا اور بچپن کے دوست اور وہ سارے نشانات ابھی تک محفوظ تھے جو میرے ذہن سے کبھی محو نہیں ہو پائے، اس ماحول میں گھومتے ہوئے مجھے ہر ہر لمحہ یہی محسوس ہوتا رہا کہ جیسے میرا ماضی جاگ اٹھا ہو اور میرے بدن میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کر رہا ہو۔ یہی کیفیت میں نے لاہور میں بھی محسوس کی جہاں مزید تربیت پانے کے لئے میں نے نو سال کا عرصہ گذارا تھا لیکن لاہور میرے لئے ادبی طور پر بھی ایک اولیں اور یقیناً ایک بہت ہی اہم تربیت گاہ بنی رہی تھی، آزادی سے پہلے یہ لاہور تھا جس نے مجھے سماجی، سیاسی اور ادبی شعور عطا کیا تھا، وہاں بھی میرے لئے محلوں، گلیوں، سڑکوں، پارکوں اور تاریخی عمارات کی ایک خاص اہمیت تھی، اور میں ایسا محسوس کرتا تھا کہ میں بیشتر راستے پر ابھی تک آنکھیں بند کر کے چل سکتا ہوں، اور ایسی جگہوں کے نام چھو کر بتا سکتا ہوں جن کے ساتھ میری کوئی نہ کوئی جذباتی

وابستگی موجود تھی لیکن اسی شہر میں جہاں میں نے اپنے ادبی سفر کے آغاز میں صرف دو اہم ادبی شخصیات احمد ندیم قاسمی اور مولانا صلاح الدین احمد کی آنکھیں دیکھی تھیں اب وہاں تینتیس سال کے بعد لوٹ کر گیا تو میں بے شمار ادیبوں شاعروں سے غائبانہ طور پر متعارف ہو چکا تھا جن سے ملتے وقت ایک ہی احساس بڑی شدت سے ہوتا تھا کہ جیسے ایک ہی برادری کے مدت سے بچھڑے ہوئے انسان آپس میں مل رہے ہیں۔ چاہے وہ پرانی نسل کے میرزا ادیب ہوں یا غلام عباس یا نئی نسل کے جیسے وزیر آغا، انتظار حسین، محمد علی صدیقی یا آغا سہیل وغیرہ۔ انسان مختلف قبیلوں میں بٹ جانے کا ہمیشہ خوگر رہا ہے۔

ہندو پاک میں آزادی کے ساتھ ساتھ آبادی کا بھی جتنا بڑا تبادلہ ہوا تھا اس نے کتنے لکھنؤ، الٰہ آباد، لدھیانہ، جالندھر، بمبئی، کلکتہ اور دلی کو، لاہور، ملتان، سرگودھا اور کراچی میں لے جاکر پھر سے آباد کر دیا اس بات کا صحیح تجربہ ان شہروں میں جاکر ہی کیا جاسکتا ہے یا اس امر سے کہ ہمارے اپنے ملک کے کتنے شہروں میں کتنے لاہور، پشاور، پنڈی، سرگودھا، میانوالی جھنگ، ملتان اور کراچی بس چکے ہیں۔ دنیا کی تاریخوں میں اس قسم کی عظیم نقل مکانی کی مثالیں بہت کم ملیں گی لیکن چونکہ یہ واقعہ ہمارے سامنے کا ہے اس لئے اس کی یادیں بھی ابھی تازہ ہیں، پاکستان میں مجھے رابطے کی زبان کا مسئلہ بھی پیش نہیں آیا جس طرح یورپ میں آتا تھا، آ بھی نہیں سکتا تھا کیوں کہ میں وہاں کی دو بڑی اور اہم زبانوں پنجابی اور اردو سے واقف ہی تھا اور سارے لوگ چاہے وہ ادیب تھے یا عام آدمی بالکل میری ہی دنیا کے انسان تھے، لباس، رہن سہن اور کھانے پینے کی عادات اور دوسرے رویوں کے لحاظ سے بھی وہ وہی تھے جن سے میں پوری طرح آشنا تھا۔

تاریخ کا ایک اپنا عمل ہوتا ہے جو بہر طور جاری رہتا ہے انسانوں کے بھی اپنے رویے ہوتے ہیں جن کی جڑیں صدیوں کی ثقافت میں پیوست ہوتی ہیں، ان میں جو تھوڑی بہت تبدیلیاں آتی ہیں انہیں تاریخ اور ثقافت مل کر طے کرتے ہیں لیکن میں نے پورے پاکستان میں گھوم گھوم کر یہی محسوس کیا کہ محبت ہر کہیں ہے اور ہمدردی اور خوب صورتی بھی جس کی زبان آنکھیں ہیں مسکراتے ہوئے ہونٹ ہیں اور پھولوں جیسے بے شمار رنگ اور ان کی خوشبو ہے۔ اور یہی انسان کی وہ لازوال قدریں ہیں جن کا شعور اس نے ہزاروں صدیوں کے ارتقا سے حاصل کیا ہے۔ وہ نفرت، دشمنی، بے زاری، تجارتی دوڑ اور منافقت کا وقتی طور پر تو شکار ہو سکتا ہے لیکن دائمی طور پر کبھی نہیں کیوں کہ زندگی کو آگے بڑھانے کے لئے مثبت اقدار ہی خون اور پانی کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

رام لال
II ۳۹ آر، ملٹی اسٹوری
چار باغ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۱

تیسری ہوائی سروس

وایودوت

نقش صحرائی

یوم جمہوریہ کے مبارک دن ملک میں تیسری ہوائی سروس کے اجرا کے ساتھ شمالی مشرقی خطہ ایک نئے دور میں داخل ہوگیا ہے۔ سروس جسے وایودوت کا خوب صورت نام دیا گیا ہے اور جو ایئر انڈیا اور انڈین ایئر لائنز کے بعد وجود میں لائی جانے والی نئی ہوائی سروس ہے، بجا طور پر شمالی مشرقی خطہ کے لیے یوم جمہوریہ کا تحفہ کہی جاسکتی ہے۔ اس نئی سروس سے اس خطہ کے لوگوں کو نہ صرف رسل و رسایل اور سفر کی سہولتیں حاصل ہوں گی بلکہ ان کی اقتصادی ترقی بھی لمبی اور اونچی اڑانیں بھرنے لگے گی اور ان کے باہمی تعلقات بڑھنے اور مضبوط ہونے کی رفتار تیز ہو جائے گی باقی ماندہ ملک کے ساتھ ان کے رابطے استوار ہوں گے۔

یہ نئی سروس گوہاٹی کو اروناچل پردیش، میگھالیہ، ناگالینڈ اور تریپورہ کی شمالی مشرقی ریاستوں کے اندرونی علاقوں سے ملاتی ہے۔ اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک شمالی مشرقی خطہ کی ان ریاستوں کا کوئی بھی علاقہ ریلوے سے جڑا ہوا نہیں ہے اور دوسری ریاستوں کے ساتھ بذریعہ سڑک ان کا رابطہ برائے نام ہے۔ اس خطہ کا زیادہ تر علاقہ دشوار گزار اور ناقابلِ عبور پہاڑی سلسلوں، وادیوں اور دریاؤں پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے رسل و رسایل اور مواصلات کی سہولتیں کمیاب بلکہ نایاب ہیں۔ غالباً اسی پہلو کے پیشِ نظر اس نئی سروس کا افتتاح کرتے ہوئے آسام کی وزیر اعلیٰ شریمتی تیمور نے بجا طور پر اسے اس خطہ کے لیے ایک تاریخی دن قرار دیا اور کہا کہ وایودوت کے قیام سے مواصلات کی سہولتوں کے بارے میں لوگوں کی دیرینہ شکایت دور ہوگئی ہے اور اب مختلف ریاستوں اور علاقوں کے باشندوں کے درمیان مفاہمت بڑھے گی اور ایک دوسرے سے دوری کا تکلیف دہ احساس ختم ہو جائے گا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان کے اقتصادی اور سماجی رشتے مضبوط ہوں گے۔ شریمتی تیمور نے خطہ کے لوگوں کی یہ مانگ پوری کرنے کے لیے وزیر اعظم شریمتی گاندھی کا شکریہ ادا کیا۔

اس سروس کے اجرا کے موقع پر وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے اپنے پیغام میں وایودوت کے آغاز کو ملک کی شہری ہوا بازی کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا نام دیا ان کا یہ ارشاد بالکل درست تھا کیونکہ اس نئی ہوائی سروس سے قومی یکجہتی کو تقویت ملے گی۔ دور افتادہ شمال مشرقی خطہ، جو سیاسی اور فوجی اعتبار سے اہم ہونے کے باوجود اقتصادی اعتبار سے پچھڑا ہوا ہے، ملک کے دوسرے علاقوں کے قریب آجائے گا۔ وایودوت صحیح معنوں میں ان کے درمیان سفیر کا کردار ادا کرے گا۔ ملک کے دوسرے حصے جہاں اس خطہ کے قدرتی وسایل سے فیضیاب ہوں گے وہاں اس خطہ کی ترقی کی نئی راہیں کھل جائیں گی اسے ملک کے ترقی یافتہ علاقوں سے نئی روشنی اور نئی تحریک حاصل ہوگی۔ تجارت کو فروغ ملے گا۔ اور خوشحالی ان کے قدم چومے گی۔ اتحاد اور خیر سگالی کے جذبات پروان چڑھیں گے۔

یہ نئی سروس فی الحال شمال مشرقی خطہ کے آٹھ مقامات کو آپس میں ملاتی ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب وایودوت کے کشادہ بازو زیادہ سے زیادہ مقامات تک رسائی حاصل کریں گے جس سے اس خطہ کو قومی زندگی میں بھرپور حصہ لینے میں مدد ملے گی اس نئی سروس کا ایک اور نمایاں اور قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ اس کا کرایہ انڈین ایئر لائنز کے عام کرایوں سے ۳۰ فی صد کم رکھا گیا ہے۔ بعض حالتوں میں تو یہ کرایہ ٹیکسی کے کرایہ سے بھی کم بیٹھتا ہے۔ اس سے جہاں خطہ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سفر کرنے کی ترغیب ملے گی وہاں ان کا باہمی میل جول بڑھے گا اور قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا جو وقت کا ایک بڑا تقاضا ہے۔ اس اعتبار سے یہ نئی ہوائی سروس نہ صرف شمال مشرقی خطہ بلکہ پورے ملک کی اقتصادی ترقی، سماجی خوشحالی اور قومی یکجہتی کو نئی بلندیوں پر لے جانے میں مدد دینے کے لیے ایک کارنامہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

(نیوز سروسز ڈویژن سے)

تاریکی کی شمع

ہیلن کیلر

مہربانو

آج پوری دنیا کے ساتھ ہمارا ملک بھی مس ہیلن کیلر کی پیدائش کی صد سالہ تقریب منارہا ہے۔ جن کے لیے مارک ٹیوین نے کہا تھا "انیسویں صدی کی سب سے دلچسپ شخصیتیں دو ہیں۔ ایک نپولین اور دوسری ہیلن کیلر"۔ ہیلن کیلر کی پیدائش ایک خوشحال امریکی خاندان میں ۲۷ جون ۱۸۸۰ء کو ایک خوبصورت نارمل بچی کی صورت میں ہوئی۔ اٹھارہ مہینے تک ان کی نشو و نما نارمل بچے کی طرح ہوئی۔ مگر یک بہ یک وہ شدید بیمار ہوگئیں انھیں SCARLET FEVER ہوا جس سے ان کی آنکھوں کی روشنی اور قوت سماعت جاتی رہی چونکہ وہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ سننے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو گئیں۔ اس لیے زبان بھی نہیں سیکھ سکیں۔ اور گونگی ہو گئیں۔ سات سال کی عمر تک ہیلن کی زندگی تاریکیوں میں بھٹکتی رہی۔ وہ انتہائی ضدی، غصیلی اور چڑچڑی ہوگئیں تھیں۔ ان کے والدین نے BOSTON SCHOOL FOR BLIND سے ایک ٹیچر کو ان کی تعلیم و تربیت کے لیے بلایا۔ ان کا نام این سیلوان تھا۔ ان کی عمر ۲۱ سال تھی۔ وہ پہلے خود نابینا تھیں اور حال ہی میں آپریشن کے ذریعہ ان کی کھوئی ہوئی بینائی واپس آئی تھی۔ یہ واقعہ ۳ مارچ ۱۸۸۷ء کا ہے۔ مس کیلر اس دن کو اپنا روحانی پیدائشی دن سمجھتی تھیں۔ اور ہر سال اس کی سالگرہ منایا کرتی تھیں ہیلن کیلر این سیلوان کی مدد سے ایک معذور مجبور لڑکی کے بجائے اپنے اوپر بھروسہ کرنے والی با اثر خاتون میں بدل گئیں۔ مس سیلوان نے نہایت استقلال اور صبر سے اپنی پیاری شاگرد کی تعلیم و تربیت کی۔ انھوں نے لفظوں کو حقیقی چیزوں کے ساتھ شامل کیا۔ جیسے لفظ پانی کو سکھانے کے لیے انھوں نے پہلے پانی کی بہتی ہوئی دھار پر ہیلن کیلر کا ہاتھ رکھا اور پھر دوسرے ہاتھ پر انھوں نے اپنی انگلیوں سے پانی WATER لکھا اس طرح ہیلن کیلر کو یہ معلوم ہوا کہ یہ فرحت بخش ٹھنڈی اور سیال چیز پانی ہے۔ اور اس کو لکھنے کا یہ طریقہ ہے۔ اس دن کے بعد سے این سیلوان مس کیلر کے ساتھ تاحیات تقریباً پچاس سال تک رہیں۔ ہیلن کیلر ہمیشہ ان کو ٹیچر کہتی تھیں۔ اس طرح ہیلن بتدریج ترقی کرتی رہیں۔ انھوں نے اپنی حیات کو فروغ دیا۔ اور ابھرے ہوئے الفاظ کو ٹٹول کر پہچاننا سیکھا۔ بریل سسٹم سے انھیں الفاظ پڑھنے اور لکھنے آ گئے۔ وہ جو کچھ سوچتی تھیں اس کو ٹائپ کرلیتی تھیں۔ مگر صرف لکھنے پڑھنے سے مطمئن نہیں ہوئیں۔ اب انھیں گفتگو کرنے کی خواہش بھی ہوئی۔ آخر کو ۱۸۹۰ء کی موسم بہار کے ایک خوبصورت دن مس ہیلن کی ملاقات سارا فلر سے حارس مان سکول میں ہوئی اور انھوں نے انھیں بولنا سکھایا۔ مس ہیلن کیلر کا کہنا ہے کہ "مس فلر نے اپنے چہرے پر ہلکے سے میرا ہاتھ رکھا اور باتیں کرتے وقت انھوں نے اپنے ہونٹوں اور زبان کی جنبش کو مجھے محسوس کرنے دیا۔ اور میں نے ایک ایک جنبش کو محسوس کیا۔ اور ایک گھنٹے میں میں نے چھ الفاظ سیکھے اور میں اپنی وہ خوشی اور تعجب بھول نہیں سکتی جب میں پہلا جملہ بول سکی" "It is warm" "یہ گرم ہے"۔ بچی کے لیے اگرچہ اپنے گونا گوں خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنانے میں دقت ہوتی تھی مگر ان کی ٹیچر بہت جلد ان کے خیالات سمجھنے لگیں اور اس سے وہ دوسروں کو آگاہ کرنے لگیں۔ کیلر کے اظہار خیال سے ان کی خصوصیات اور ذہانت ابھرنے لگی۔ اور بالآخر انھوں نے کیمبرج اسکول میں داخلہ لیا۔ اور بالآخر ۱۹۰۴ء میں انھوں نے بی۔اے پاس کیا۔ مس کیلر نے کالج کی تعلیم کے دوران اپنی پہلی کتاب THE STORY OF MY LIFE لکھی جس کا ترجمہ پچاس زبانوں میں ہوا ہے۔ اس کتاب سے لاکھوں معذور اور نارمل لوگ مستفید ہوتے۔ اور دنیا کو ہیلن کیلر کے ناقابل تسخیر جذبے کا پتہ چلا۔ جس نے کبھی شکست کا منہ نہیں دیکھا۔ انھوں نے مزید دس کتابیں اور بہت سے مضامین بھی تحریر کیے۔ مائی ریلیجن MY RELEGION، مڈ سٹریم MID STREAM، لیٹر لائف LATER LIFE، پیس ایٹ ایون ٹائڈ PEACE AT EVEN TIDE، "ٹیچر" TEACHER۔ یہ ان کی آخری کتاب تھی جس میں ان کی ٹیچر این سیلوان کا تذکرہ ہے۔ مس کیلر نے پوری زندگی بینائی، سماعت اور گویائی سے محروم لوگوں کی رہنمائی خوشحالی اور بہتری کے لیے کام کیا۔ وہ تمام عمر "امریکن فونڈیشن آف بلائنڈز" کی ایک فعال ممبر رہیں۔ انھوں نے اپنی کتاب جرنل میں ہٹلر شاہی کی برائی کی ہے۔ انھوں نے مارکس اور اینگلس کا مطالعہ "جرمن بریل" سے کیا۔ ۱۹۰۹ء میں انھوں نے سوشلسٹ پارٹی جوائن کی اور سالہاسال اس کی فعال ممبر رہیں۔ ٹریڈ یونین اور اسٹرائک کی تحریک کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ پہلی جنگ عظیم میں امریکی سامراج کی مذمت کی۔ انھوں نے ۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب کو خوش آمدید کہا۔ لیکن بالآخر انھوں نے فیصلہ کیا کہ ان کا خاص مشن "امریکن فونڈیشن فار بلائنڈز" کے لیے رقم جمع کرنا ہے۔ مگر وہ فطرتاً ترقی پسند تھیں۔ ہیلن کیلر نے پورے امریکہ اور یورپی دنیا کا دورہ کیا وہ جہاں بھی گئیں انھیں اعزازی خطابات اور ڈگریوں سے نوازا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد انھوں نے اپنے وقت کا زیادہ حصہ ہسپتالوں میں آنکھوں سے معذور سپاہیوں اور شہریوں کی زندگی کو آرام دہ اور خوبصورت بنانے میں صرف کیا۔ وہ اُن کے لیے امید کی ایک کرن بن گئیں۔ جہاں بھی وہ جاتی تھیں وہاں نابیناؤں کی تعلیم اور ان کی سہولتوں کے لیے کوشاں رہتی تھیں۔ تاکہ بینائی سے محروم اشخاص دنیا میں بہتر طریقے سے رہ سکیں۔

ہمارے ملک میں وہ ۱۹۵۵ء میں آئیں تھیں۔ تو انھوں نے ہندوستانی وزیر تعلیم سے کہا تھا "جب تک ایک بھی غریب فرد کو تنہا رہنے دیا جاتا ہے تب تک ساری دنیا کا امن ایک پھیکا خواب ہی رہے گا۔ ہماری تہذیب و تمدن صرف کچھ ہی لوگوں تک محدود نہیں رہ سکتی۔ اس کو ہر انسان تک پہنچانا ہوگا گرچہ وہ معذور ہی کیوں نہ ہو"۔ انھوں نے نہرو جی کو بھی چھو کر دیکھا تھا اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیا تھا۔ تاج محل کو چھو کر دیکھا تھا اور اس کی خوبصورتی کی تعریف کی تھی۔ ہندوستان کے علاوہ دوسرے یورپی ممالک میں بھی گئیں۔ اور لاکھوں نابیناؤں کو امید کی شمع دکھائی۔ اور انھوں نے دنیا میں بینائی سے محروم لوگوں کی زندگی حسین اور کارآمد بنانے کی کوشش کی۔ ۱۹۶۴ء میں ان کو امریکہ کا سب سے بڑا اعزازی تمغہ: 'PRESIDENT'S MEDAL OF FREEDOM' دیا گیا۔ اس کے دوسرے سال اِن کا نام دنیا کی مشہور عورتوں میں سرفہرست آیا۔

فوجی کھلاڑیوں کا کھیل کود میں کردار

ونگ کمانڈر ایس کے درّانی

کھیل کود کی فوج کے اندر اتنی ہی اہمیت ہے جتنا کہ فوج کے جوانوں کو لڑائی کے وقت تیار رہنے کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ یہ محاورہ "کہ ایک توانا جسم ایک اچھا دماغ رکھتا ہے" فوج کے جوانوں پر کلیتاً لاگو ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی بنیاد ہے جس کے چاروں طرف کھیل کود منحصر ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صرف ایک ہی بات جس نے ملک میں کھیل کود کی اہمیت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور کھیل کود کو کافی اونچا اٹھایا ہے وہ ہیں فوج کے جوان یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اتنی سطح پر آج تک کوئی کھیل کود کا حامی آگے بڑھا ہے۔ سوچنے والی بات ہے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا اور وہ کیا کیا حالات تھے جن کی بدولت یہ سب کچھ حاصل ہوا۔ فوج کے اندر کیا کیا طریقے استعمال کیے گئے جن کی وجہ سے فوج کے کھلاڑیوں کا سر اونچا ہوا۔ یہ چند اہم سوال ہیں جن کی وضاحت بیان کی جاتی ہے تاکہ فوج کے اندر کھیل کود کی اہمیت اور اس کا کردار کیا ہے پتہ چل جائے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ فوج میں اونچے درجے کے کھلاڑی پیدا کیے جاتے ہیں نہ کہ بھرتی کرتے ہیں۔ فوج کے کھلاڑی جو گمنام ہوتے ہیں وہ سخت محنت مشقت کی بدولت اونچی سطح کے کھیل کود کے دائرہ میں پہنچ کر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی ایسے کھلاڑیوں کے نام ہیں جن میں ملکھا سنگھ جوگندر سنگھ، سریلام سنگھ، شونا تھ سنگھ، حاکم سنگھ۔ ایتھلیٹکس میں پیٹر، شنکر، لکشمن۔ ہاکی میں سرجیت سنگھ، اوم پرکاش رادھے شیام، ہری دت، خوشی رام۔ باسکٹ بال میں تھاپا، مچھیا، امل داس، منوہرن۔ باکسنگ میں رانا نائر، کنجو۔ تیراکی میں منجندہ۔ اسکویش میں بلدیو سنگھ، ہیم سنگھ والی بال میں مشہور ہیں۔ جو جب فوج میں داخل کیے گئے بالکل ہی کھیل کود کی دنیا میں انجان تھے۔

محنت مشقت، ڈسپلن اور طریقے سے بنائے گئے کھیل کود کے پروگرام۔ تربیت کا سلیقہ اور سکھانے کا طریقہ وغیرہ یہ سب وجوہات ہیں جن کی بدولت یہ کھلاڑی صرف فوج میں ہی اتنی اونچی سطح پر نہیں آئے بلکہ پوری دنیا میں نام پیدا کیا ہے۔

فوج کے اندر کھیل کود کو اسی طریقے سے اہمیت دی جاتی ہے جیسا کہ جوانوں کو فوج میں بھرتی کے وقت تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت بری، بحری اور ہوائی فوج کے جوانوں کو شروع سے اس طریقے سے دی جاتی ہے کہ وہ اپنی پسند کے کھیل کا انتخاب کر سکیں۔ یہ بنیادی تربیت دیکھ بھال اچھے اور ہوشیار اور تربیت یافتہ کوچ کی نگرانی میں مہیا کی جاتی ہے۔ اور اسی تربیت کی بنیاد پر فوجی جوان اپنا نشانہ بنا لیتا ہے۔ اس کے بعد تربیت پانے والے فوجی کھلاڑیوں اور استادوں کا کام سخت مشقت کا رہ جاتا ہے۔

شروع شروع میں یہ فوجی کھلاڑی اپنی کمان کے سب سے نیچے حصہ سے شروع کر کے اپنی کمان کے آخری یونٹ اور بریگیڈ تک جا پہنچتے ہیں۔ یہی طریقہ فضائیہ اور بحریہ فوج کے کھلاڑیوں کے لیے لاگو کیا جاتا ہے۔ اس طبقے کے فوجی کھلاڑیوں کو آرمی کی پانچ کمانوں، فضائیہ، بحریہ فوج کی سطح پر چنا جاتا ہے۔ ان کو تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ اونچی سطح کے مقابلوں میں حصہ لے سکیں۔

آرمی کمانڈوں، نیوی اور ہوائی فوج کے اندرونی مقابلے کافی زوردار ہوتے ہیں اور اسی انحصار پر قومی ٹیم قومی مقابلے میں حصہ لیتی ہیں۔

فوج کے اندر کھیل کود کی دیکھ بھال اور پروگرام بہت ہی اعلیٰ اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اعلیٰ سطح کا ادارہ کھیل کود کی دیکھ بھال اور کنٹرول کرنے کا قائم کیا گیا ہے۔ یہ کمانڈر انچیف کے تحت ہے۔ اس ادارہ کے نیچے تین الگ الگ بورڈ ہیں۔ یعنی آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے کھیل کود محکمے کے بورڈ۔ نچلی سطح پر یہ بورڈ الگ الگ اپنے کھیل کود کے منتظمین و حکام کے تحت اور ان کی دیکھ بھال میں مقابلے کرواتے ہیں۔ ان اداروں کا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ سارے ملک میں کھیل کود کا نظام فوج کے اندر اعلیٰ ترین ہے، بڑی خوبی اس بات کی ہے کہ یہ ادارے اونچی سطح پر کمانڈر انچیف کی نگرانی میں اور نیچے اپنی اپنی کمان کے افسر اعلیٰ کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مضبوطی پائدار ہے۔

فوجی کھلاڑیوں کی دیکھ بھال مناسب طریقے سے کی جاتی ہے اور ان کے ہر جائز مطالبہ کو پورا کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فوج کے اندر رہ کر کھیل کود کی طرف دھیان دیتے ہیں تربیت دینے کے علاوہ ان کی خدمات کو سراہا جاتا ہے۔ ان کی نوکری کے دوران کئی مراعات دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کا حوصلہ بلند رہے۔ کبھی کبھی وقت سے پہلے ان کی ترقی کر دی جاتی ہے۔ انعام دیئے جاتے ہیں اور طرح طرح کے فائدے پہنچائے جاتے ہیں۔ جن میں اپنی باری سے پہلے رہائشی مکانوں کے الاٹمنٹ۔ سکولی بچوں کے وظائف اور اچھے کھانے کی سہولیات حاصل ہیں۔

فوجی کھلاڑیوں کی خدمات قومی اور بین الاقوامی سطح پر سراہی جاتی رہی ہیں۔ اور ان کا شمار صف اول میں ہوتا ہے کھیل کود کی تربیت دینے والے فوجی استاد (کوچ) ہر جگہ پیش پیش ہیں۔ اور ان کی کافی مانگ ہے۔

انشاء اللہ یہ ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ کھیل کود کا معیار فوج کے اندر دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے اور ہم اس کا معیار اونچا اٹھا کر بلندی پر لے جاویں۔

(اردو سروس سے نشر)

ایک مرتبہ ٹیلی ویژن کے انٹرویو میں مس ہیلن کیلر سے پوچھا گیا کہ "دنیا کا سب سے بد قسمت آدمی آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے؟ انھوں نے کہا جو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکتا ہو"

ایک امریکی مصنف ماریا سین نے ہیلن کیلر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔ "جہاں بھی بینائی اور سماعت سے محروم خاتون مس کیلر جاتی تھیں وہاں روشنی پھیل جاتی تھی۔ تاریکی نخوت اور نفرت غائب ہو جاتی تھی۔ اور کرم کا نور پھیل جاتا تھا۔

ہیلن کیلر نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔

"اگر خوشی کا ایک دروازہ بند ہو جاتے تو دوسرا خود بخود کھل جاتا ہے" لیکن ہم اکثر اس بند دروازے کی طرف اتنی دیر تک دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ جو دوسرا دروازہ کھلا ہے اس کی طرف ہمارا دھیان ہی نہیں جاتا۔"

ہمیں ان کی زندگی سبق سکھاتی ہے۔ کہ زندگی میں کبھی محرومی سے دوچار نہیں ہونا چاہیے۔ اور اپنی زندگی میں جو کچھ حاصل کیا ہے سماج کے کمزور لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچانا چاہیے۔ اگر کوئی بصارت سے محروم ہو تو اس کی بصیرت اس محرومی کو دور کر سکتی ہے۔

(سرینگر سے نشر)

مزاح

ہوئے تم دوست جس کے، سلسلہ

ماہر نفسیات

سید حسن امام

دنیا میں جس کا کوئی دوست نہیں اسے ہم بلاشبہ ایک بد نصیب آدمی کہہ سکتے ہیں۔ آپ کا دوست افلاطون وقت ہو یا مکتب جماعت کا ہیڈ ماسٹر، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آپ اس پر اعتبار، اعتماد اور اعتقاد وغیرہ بھی کر سکتے ہیں۔ مگر دوست کی ایک قسم سے آپ کو آگاہ ہی نہیں بلکہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ قسم ہے ماہر نفسیات کی۔ حالانکہ ان کی افزائش نسل کے لیے ابھی فضا سازگار نہیں پھر بھی اکا دکا کہیں نہ کہیں ہر شہر میں آپ کو مل ہی جائیں گے۔ اور بس ان کا ملنا ہی شرط ہے۔ دوستی گانٹھنا تو ان کے لیے چٹکیوں کا کھیل ہے۔ ادھر آپ نے گفتگو شروع کی اور اختتام پر آپ نے پایا کہ چند ہی منٹوں میں اُن کے اچھے خاصے دوست بنے بیٹھے ہیں۔ گویا یہ دوست نہیں بناتے بلکہ ہپنوٹائز کرتے ہیں۔

ایک دن مجھے بھی ایک ماہر نفسیات سے ملنے کا حادثہ پیش آیا۔ چند ہی منٹوں بعد سچ مچ ان کا دوست بن چکا تھا۔ حالانکہ میری یہ دوستی سال بھر بعد ہی منقطع ہو گئی۔ لیکن اُس برس مجھ پر اس دوستی کے جو جو نتائج رونما ہوتے ان کا ذکر یہاں لازمی سمجھتا ہوں۔

ایک مرتبہ ان سے گفتگو کے دوران میں نے اپنی ناک چھو لی۔ ماہر نفسیات دوست نے جھٹ کہا۔ آپ Concentrate نہیں کر پا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم۔ انھوں نے Psychoanalysis تھیوری کے باوا آدم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انسان کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اس کے لاشعور سے گائیڈ ہوتا ہے۔ اس وقت چونکہ آپ کے لاشعور میں ناک ہے اس لیے آپ کا Concentration گفتگو میں نہ ہو کر ناک پر ہے۔ میں نے چونک کر کہا یار یہ تو کسی جدید نظم کا عنوان معلوم ہوتا ہے۔ لاشعور میں ناک جیسے "سورج کی آنکھ میں کیسل"۔ انھوں نے بڑے ہی فخریہ انداز میں کہا۔ تمہارے شاعروں کو تو علم نفسیات نے ہی شاعری کے لیے موضوع اور مواد فراہم کیا۔ وگرنہ یہ شیریں کی زلفوں اور فرہاد کے تیشے میں ہی الجھے رہ جاتے۔ مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا اس لیے کہ اب میرے لاشعور میں یقیناً ناک کھٹک رہی تھی۔

پھر یوں ہوا کہ ایک دفعہ میں نے یہ کہتے ہوئے ماہر نفسیات دوست سے معذرت چاہی کہ جناب! مجھے زوروں کی بھوک لگی ہے معاف کریں گے۔ تو اپنے لبوں پر بڑی ہی معنی خیز مسکراہٹ کو جگہ دے کر بولے۔ کوئی بات نہیں میں سمجھ گیا آپ کا Hypothclamus Glend ہارمون سیکریٹ کرنے لگا ہے۔ میں اُس وقت ہارمون اور ہارمونیم میں کوئی خط فاصل نہیں کھینچ پایا۔ اس لیے کہ مجھے ان سے چھٹکارے کی شدید ضرورت درپیش تھی۔

ایک دن میں اپنے ماہر نفسیات دوست کے ساتھ مارننگ واک پر نکلا ہوا تھا۔ مجھے ٹہلتے ہوئے لگاتار تین چھینکیں آ گئیں۔ انھوں نے فوراً میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کھڑے ہو کر میری آنکھوں میں اتنی مایوسی سے دیکھنے لگے جیسے میں ہفتے دو ہفتے کا مہمان رہ گیا تھا۔ سب سے پہلے تو انھوں نے میری آنکھوں کے پپوٹوں کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا پھر ایک منٹ تک گم سم نبض ہاتھ میں لیکر رسٹ واچ دیکھنے کے بعد بہت بجھی ہوئی آواز میں بولے۔ تمہارا Nervous System گڑبڑ ہو گیا ہے۔ چونکہ نروس سسٹم کے بارے میں تھوڑی معلومات میری بھی تھی اس لیے میں نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔ یار! نروس سسٹم میں اہم چیز دماغ اور اسپائینل کارڈ ہے چھینک کا اس سے کیا تعلق۔ وہ ایک نہ مانے اور نروس سسٹم کے Sub sidiaries پر ایک لمبا لیکچر پلا یا۔ اور فوراً ایک Psychiatrist سے ملنے کا مشورہ ہی نہیں دیا بلکہ خود ساتھ لے کر پہنچ گئے۔

Psychiatrist دوست نے نہ صرف میرے لاشعور کا امتحان لینا شروع کیا بلکہ وہ میرے اجتماعی لاشعور تک پر پل پڑے۔ مجھ سے انھوں نے وہ گڑے مردے اکھیڑنے کی فرمائش کی کہ میں شرم سے پانی پانی ہوتا رہا۔ ان کا ایک سوال مجھے بے حد احمقانہ نوعیت کا معلوم ہوا مگر انھوں نے اس نرمی سے پوچھا تھا کہ میں نے اپنے لاشعور کے پاتال تک پہنچنے کی پوری پوری کوشش کی۔ مگر گوہر مقصد ہاتھ نہ آنا تھا نہ آیا۔ اُن کا سوال تھا۔ آپ کی تین پشت میں کسی بھی فرد کو میرا مطلب ہے آپ کے پردادا، دادا، یا آپ کے والد بزرگوار کو کبھی لگاتار تین چھینکیں آئی تھیں۔ پہلے تو میں نے کہا میں نے اپنی زندگی میں سینکڑوں آدمیوں کو لگاتار تین چھینکیں مارتے ہوتے دیکھا ہے۔ تو Psychiatrist دوست تھوڑا خفا ہو گئے۔ اور بولے میں نے آپ کے خاندان کے بارے میں دریافت کیا تھا آپ دنیا کی گا تھانے بیٹھے۔ میں نے سوچا اور کہا مجھے یاد نہیں۔ اور نہ ہی میں نے کبھی جاننے کی کوشش کی۔ پھر آج کوئی نئی بات تو نہیں ہوئی ہے۔ ایسی چھینکیں تو مجھے کئی بار آ چکی ہیں۔ تو وہ چونک اٹھے اور فوراً کہا تب تو اور بھی خطرناک بات ہے۔ آپ اپنے لاشعور کو حرکت دیں میں نے چڑ کر کہا۔ اب مجھے تو یاد نہیں آ تا ہاں! اگر آپ چاہیں تو میرے بھیجے کا آپریشن کر کے دیکھ لیں تو Psychiatrist دوست کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ انھوں نے ماہر نفسیات دوست کے کان میں دھیرے سے کہا Hopeless Case۔ آپ انھیں مارننگ واک نہ کرنے دیں۔ یہ آپ کے دوست ہیں اس لیے میں یہ قیمتی مشورہ دے رہا ہوں۔ ان جناب کو Mozncny Phobia ہو گیا ہے۔ میں تھوڑی دیر کے لیے تو کافی وحشت کا شکار رہا پھر اپنے آپ پر قابو پایا۔ مگر ماہر نفسیات دوست کے چہرے کی مرجھاہٹ نہیں گئی۔

یہ تو ہوئی ذاتی مشاہدے کی بات۔ اب آئیے میں اپنے ایک شناسا شاعر کا تجربہ بتاؤں۔ ان کو بھی ایک مرتبہ ایک ماہر نفسیات دوست سے پالا پڑا۔ جب انھوں نے اپنے دوست کو اپنا شعری مجموعہ پیش کیا تو دوسرے دن منہ اندھیرے وہ ان کا مجموعہ کلام ہاتھ میں لیے ان کے ڈیرے پر آ دھمکے اور فوراً بولے۔ میں نے آج رات بھر تمہاری تخلیق کی تحلیل نفسی کی۔ شاعر دوست نے جھٹ پوچھا۔ آپ نے یہ کیا کیا۔ میں نے یہ مجموعہ تو آپ کو پڑھنے کے لیے پیش کیا تھا۔ شاعر دوست کو تحلیل غذا کی شکایت تھی اس لیے تحلیل کا مطلب تو وہ سمجھے مگر جب نفس کی بات سامنے آئی تو انھیں بڑا اچنبھا ہوا۔ ماہر نفسیات دوست ڈرائنگ روم میں صوفے پر دراز ہو گئے اور بغیر شاعر کو سنے اپنی تحلیل نفسی بیان کرنے لگے۔

"...... کیا نظم کہی ہے۔ لاشعور کا ایک ایک کیڑا کلبلا کلبلا کر باہر آ گیا ہے۔ جن دنوں آپ نے یہ نظم کہی ہے اُن دنوں آپ خطرناک قسم جنسی کشمکش کے شکار رہے ہیں۔ جنسی کشمکش کا اتنا خوبصورت اور اتنا اساطیری اظہار ادب کی کسی بھی صنف میں مجھے آج تک

(باقی ص ۱۵ پر)

زندگی

فضول خرچی

منظور احمد

بعض حقیقتیں آئینہ کی طرح اس قدر صاف واضح اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہیں کہ انھیں ہر شخص بلا تامل مان لیتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض حقائق کے سامنے کی چیز کی طرح نظر آنے کے باوجود کچھ لوگ انھیں درخورِ اعتنا یا قابلِ توجہ نہیں سمجھتے اور جانتے ہوئے بھی انجان بن جاتے ہیں شاید ان کے اس قسم کے رویہ اور ردِعمل کا ایک سبب غالب کی زبان میں یہ ہو کہ

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد ۔ پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

فضول خرچی یا اسراف ہمارے سماج اور ہماری قوم کی چند نقصان رساں بلکہ خطرناک کمزوریوں میں سے ایک کمزوری ہے۔ فضول خرچ حضرات دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں اس لیے طغیانِ خواہش کے دباؤ میں آجاتے ہیں اور بتدریج ان کی پریشانیوں اور حیرانیوں میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے اور وہ بالآخر ذہنی سکون جیسی قیمتی دولت سے محروم ہونے کے علاوہ خاندان اور سماج میں ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ اول اول تو وہ خواہشوں ارمانوں کے سفینے میں بہہ چلے جاتے اور دل کے تقاضوں بلکہ اشاروں پر لبیک کہتے ہوئے ضروری اور غیر ضروری کے امتیاز کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر محتاط رویہ کو اپناتے ہیں۔ یہ لوگ رُت نئے تقاضے کرنے والے دل کے عجیب و غریب حال پر کبھی کبھی بے اختیار اور بے ساختہ ہنس بھی دیا کرتے ہیں لیکن خاندان اور برادری میں ذلت و رسوائی کا سلسلہ شروع ہوتے ہی ہنسی ہونٹوں سے صبح کی شبنم کی طرح آن کی آن میں ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جاتی ہے۔ اور اس کی بجائے ہونٹوں پر خاموشی کی مہر اور چہرے پر سوچ اور فکر کی گہری لکیریں نمودار ہونے لگتی ہیں۔ تب اس تماشہ کے دیوانہ دل کی گہرائی سے خوابیدہ ضمیر جاگ کر کروٹ لیتا ہے اور لعنت ملامت کرتا ہوا آواز لگاتا ہے کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ سچ ہے اب پچھتاوے کیا ہووت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

حقیقت یہ ہے کہ فضول خرچ لوگ اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا اہتمام کرتے ہیں۔ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی چلاتے ہیں اور پھر زندگی بھر کفِ افسوس ملتے ہیں۔

ہمارے ملک ہندوستان میں مذہبی اخلاقی اور دینی تعلیم و تدریس کا برس ہا برس سے رواج رہا ہے اور اس تعلیم و تدریس کی ضرورت اہمیت اور افادیت پر زور دیا جاتا رہا ہے لیکن ہر دور میں زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھانے والے اچھے اصولوں کو معمولی خواہشات کا غلام ہو کر محض نادانی اور ناعاقبت اندیشی سے اپنی اور اپنے خاندان کی تباہی کا سامان مہیا کرنے والے لوگ بھی موجود رہے ہیں۔ فضول خرچی کا ایک سبب کبھی کبھی عورتوں کی ناک کٹنے کا اندیشہ اور مردوں کی مونچھ نیچی ہونے کا خطرہ بھی رہا ہے۔ یہ اندیشہ اور یہ خطرہ دراصل اپنی استطاعت اور حیثیت کا خیال کیے بغیر خرچ کے معاملہ میں نمود و نمائش کے لیے صاحبِ حیثیت اور ذی استطاعت اشخاص سے مسابقت کرنے اور ان سے آگے بڑھ جانے اور اس طرح رعب جمانے کی جھوٹی اور غلط خواہش کا نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ ناک کٹنے یا مونچھ نیچی ہونے کے خوف سے جو قدم اٹھائے جاتے ہیں وہ انھیں قعرِ مذلت کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کی طرح فضول خرچ افراد بھی بچپن سے اس قسم کے نصیحت آموز اور خبردار کرنے والے مقولے ضرور سنتے رہے ہوں گے کہ جتنی چادر ہو اتنا ہی پاؤں پھیلاؤ لیکن افسوس صد افسوس کہ کبھی ان کے کان پر جوں نہیں رینگی اور چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے کی ہدایت ان کے لیے کبھی شمعِ راہ نہ ہو سکی۔ اور یہ اس لیے کہ مقولے کے معنی و مفہوم پر ان فضول خرچ لوگوں نے کبھی سنجیدگی سے غور ہی نہیں کیا۔ انتہا یہ ہے کہ ایسے بر خود غلط لوگ کفایت شعاری کو کنجوسی کا نام دیتے ہیں اور کفایت شعار کو کنجوس کہہ کر اس کا مذاق اڑاتے اسے دق کرتے بلکہ برسرِ عام اس کی ٹوپی اچھالتے ہیں خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد۔

یہ صحیح ہے کہ کھانے کپڑے اور مکان کی ضرورتیں انسان کی بنیادی ضروریات ہیں جنھیں کبھی اور کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ برٹرینڈرسل نے تو یہاں تک کہا تھا کہ غذا کی خواہش کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو تو سیاسی انقلاب بھی جنم لیتے ہیں اور حکومتوں کے تختے الٹ دیئے جاتے ہیں۔ لیکن فرد کی زندگی میں کھانا کپڑا اور مکان وبالِ جان یا بلائے جان اس وقت بن جاتے ہیں جب کہ اس سلسلے میں کفایت شعاری کے زریں اصول کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پر تکلف کھانوں مرغن غذاؤں زرق برق لباس اور عالیشان بنگلے خوب صورت فرنیچر اور آرائش و زیبائش کے قیمتی سامان کی فراہمی کا چکر شروع ہوتا ہے۔

سالگرہ بسم اللہ یعنی تسمیہ خوانی شادی بیاہ کی کئی غیر ضروری رسمیں مثلاً قسم قسم کے باجے شادی کے گھر کو بقعۂ نور بنانے کا ارمان انواع و اقسام کے کھانے چوتھی اور ولیمہ کے غیر ضروری تکلفات اور لوازمات سیکڑوں رشتہ داروں اور دوستوں کی شاندار اور یادگار دعوتیں نمود و نمائش اور دکھاوے کے جذبے کی تسکین کا سامان ضروری ہیں۔ لیکن انا کی تسکین کا یہ طریقہ عموماً قرض جیسی لعنت کے سلسلے کا آغاز بھی ہوتا ہے اس لیے رسم و رواج کی پابندی میں ضروری احتیاط اور اپنے حقیقی پوزیشن کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ کہیں تھوڑی دیر کی واہ واہ خدا نخواستہ ہمیشہ کی آہ میں تبدیل نہ ہو جائے۔

جہاندیدہ تجربہ کار اور زمانہ کے سرد و گرم دیکھے ہوئے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں اپنے عمل کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑیں جو نئی نسلوں کے لیے راہنما ہوں نوجوان قوم کا مستقبل ہیں اس لیے وہ فضول خرچی سے بچ کر اور کفایت شعاری سے اپنی زندگی سنوار سکتے اور اسے خوب صورت بنا سکتے ہیں۔

سگریٹ نوشی چائے نوشی سینما بینی سیندھی شراب اور دیگر منشیات کا استعمال اور لباس کے معاملہ میں فیشن زدگی ہماری ذہنی و جسمانی صحت اور مالی حالت کو دیمک کی طرح چاٹ کر تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ بری عادتوں سے دوری شاندار صحت جسمانی خوب صورتی زندگی توانائی دیرپا مسرت اور خوشحالی کی ضمانت ہے افراد کی بے اعتدالی قوم کی صحت مند اور ہمہ جہتی ترقی کی راہ میں نہ صرف رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں بلکہ اس سے معاشرہ میں نت نئے اور پیچیدہ مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

فضول خرچی گویا قومی دولت کا بے جا استعمال ہے۔ دولت کا صحیح اور ٹھیک ڈھنگ سے استعمال قوم کی تعمیر و ترقی کے اہم کام کو آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

قطرہ قطرہ می شود کے مقولہ کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے تو فضول خرچی یا اسراف کی عادت پر قابو پالینے کا مرحلہ آسان ہو جائیگا یاد رکھیے کہ بری عادتوں کے غلام دنیا میں کبھی کوئی لائقِ تحسین اور قابلِ تعریف کام نہیں کر سکتے۔ فضول خرچی بھی ایک لت ہے جو آدمی کو کبھی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتی بلکہ کسی نہ کسی بہانے خرچ پر اکساتی رہتی ہے اس لیے عزم بالیقین مضبوط ارادہ اور قوتِ ارادی سے اس پر قابو پانا خوشحالی سے بے فکری آرام و اطمینان کی زندگی گذارنے کی خواہش کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ انسان اور تہذیب کی ترقی ارادہ کی قوت کا کرشمہ ہے۔ کفایت شعاری سے پس انداز کی ہوئی رقم قوم کی ترقی کے کاموں میں صرف کی جا سکتی ہے۔ نئے اسکولس اور نئے کالجس قائم کر کے علم کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے دار المطالعے کتب خانے ہاسٹل یا اقامت خانے تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔ مکانوں کے مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ مختلف قسم کے فلاحی کاموں کے لیے ٹرسٹ قائم کیے جا سکتے ہیں۔ ادیبوں اور فن کاروں کو وظیفے اور ایوارڈ دیئے جا سکتے ہیں۔ سچ پوچھیے تو کفایت شعاری ایک مثالی انسان کو جنم دیتی ہے جو سماج معاشرہ بلکہ پوری انسانیت کے لیے باعثِ رحمت ہوتا ہے ایسے ہی اشخاص کی کوششوں کی بدولت ایک مثالی خوشحال معاشرہ وجود میں آتا ہے فضول خرچی کی لت کو ختم کرنے کے لیے خواتین نوجوان اساتذہ مختلف انجمنوں اور اداروں کی پر خلوص انسانیت کی خدمت کے جذبے کے تحت آگے بڑھ سکتے ہیں اس صورت میں سماج میں اچھے شہریوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

نوجوانوں میں بے مقصد گھومنے کی عادت بھی فضول خرچی کا ایک سبب ہے۔ اگر والدین اور اساتذہ افہام و تفہیم کے ذریعہ نوجوانوں کے دل میں وقت کے قیمتی بلکہ انمول ہونے کا احساس پیدا کر سکیں اور فرصت کے اوقات کے صحیح استعمال کی اہمیت اور ضرورت ذہن نشین کروا سکیں تو ہماری نئی نسل ایک ترقی یافتہ قوم بن سکتی ہے۔

(حیدرآباد سے نشر)

آج کے ناولوں میں گاؤں

ڈاکٹر اختر بستوی

اردو کے آج کے ناولوں کے زمرے میں وہ ناول آتے ہیں جو تقسیم ہند کے بعد سے اب تک کے زمانے میں منظر عام پر آئے ہیں۔ اس زمانے کو اردو ناول نگاری کا عہد زریں کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اس میں بہت سے ایسے ناول لکھے گئے ہیں جو موضوع، فن اور تکنیک کے اعتبار سے عظیم اور ناقابل فراموش ہیں۔ ان ناولوں میں شہروں کی بھی عکاسی کی گئی ہے اور گاؤں کی بھی۔ آیئے دیکھیں کہ ان میں گاؤں کی عکاسی کتنی اور کیسی ہے۔

آج کے تین ناول "آگ کا دریا"، "اداس نسلیں" اور "لہو کے پھول" ایسے ناول ہیں جو کافی ضخیم ہیں اور جن کا کینوس بہت ہی وسیع اور موضوع انتہائی عظیم ہے ——— "آگ کا دریا" قرۃ العین حیدر کا وہ لافانی ناول ہے جسے اردو ناول نگاری کی آبرو کہا جائے تو کسی طرح غلط نہ ہوگا۔ یہ ہندوستان کی پچیس سو سال کی تہذیب اور اس کے تسلسل کی داستان ہے۔ اس عظیم موضوع کو دیکھتے ہوئے شہر اور گاؤں میں بانٹ کر اس کا جائزہ لینا ایک سطحی سی بات معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر ہم اس ناول میں گاؤں کی عکاسی کا تجزیہ کرنا ہی چاہیں تو ہمیں اس میں قدیم ہندوستان کے ان گاؤں کی جھلک بھی ملے گی جن میں دیا رتگی جاتے ہیں تو ان کی طرح طرح سے آؤ بھگت کی جاتی ہے اور جن میں بھاٹ لہک لہک کر قصے سناتے ہیں، ایسٹ انڈیا کمپنی کے نظام کے زمانے کے، بنگال کے اُن گاؤں کا عکس بھی نظر آئے گا جن کے کسان مہنگائی، اکال اور دنگے فساد سے پریشان ہیں، اور برطانوی تسلط کے دور کے شمالی ہند کے ان گاؤں کی تصویر بھی دکھائی دے گی جن میں کانگریس کی تحریک کے زیر اثر کسان ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں اور مظالم سہتے ہیں اور جن کے پس منظر سے قدیر جیسے کردار ابھرتے ہیں، وہ قدیر جو مرزا پور کے ایک گاؤں کے ایک کسان کا بیٹا ہے اور جس کے باپ کو زمیندار کے سپاہی لگان نہ ادا کرنے پر اس قدر مارتے ہیں کہ وہ مر جاتا ہے اور باپ کی موت کے بعد بیٹے کو کلکتہ جا کر کلینری کرنی پڑتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس ناول کے آخری حصے میں آزادی کے بعد کے ہندوستانی گاؤں کی بھی جھلک دکھائی دے گی۔ ناول کا آخری باب ان سطور سے شروع ہوتا ہے

"پکی سڑک پر لڑکا بیل گاڑی ہانکتا جا رہا تھا۔ ایک اسٹیشن ویگن دھواں چھوڑتی، دھواں اڑاتی ایک دھچکے کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ سامنے ایک بیل گاڑی اور آ رہی تھی۔ گاڑی بان نے بیل کی دم مروڑ کر موٹر والے کو ڈانٹا ——— "دیکھ کر نہیں چلات ہو موٹر یا۔ ابھی جو ہم آپ چپک جایت ——"

یہ آزاد ہندوستان کے اس گاؤں کی جھلک ہے جس میں گاؤں والے سر اٹھا کر جینے کے قابل ہو گئے ہیں اور ایک گاڑی بان موٹر والے کو ڈانٹ دیتا ہے۔ اس ناول کے اختتام سے صرف چند سطور قبل یہ گیت ملے گا جسے گاؤں میں ایک منڈلی گا رہی ہے۔

"بنجر آج ہرے رے
کھیتن میں ناج بھرے رے
جیون آج سپھل رے
اچھا دھان اچھی فصل رے"

یہ گیت آزاد ہندوستان کے گاؤں کی معاشی خوشحالی کا عکاس ہے ——— "اداس نسلیں" کے خالق عبداللہ حسین ہیں۔ یہ ناول جنگِ آزادی کے ابتدائی زمانے سے تقسیم ہند تک کے پُر آشوب دور کی داستان پر مشتمل ہے۔ اس میں اُس دور کے مختلف مراحل کے گاؤں کے مرقعے ملتے ہیں۔ اس کی کہانی کی ابتدا روشن پور نام کے ایک گاؤں سے ہوتی ہے۔ ناول میں اس گاؤں کی وہ تصویر بھی ہے جس میں شروع میں ہندو مسلمان اور سکھ، امن اور صلح جوئی کے ساتھ رہتے ہیں، پھر اس کا وہ نقشہ بھی ہے جس میں انگریز حاکموں کے حکم سے زبردستی فوجی بھرتی ہوتی ہے، فصلیں تباہ ہوتی ہیں اور جاگیردار کے مظالم کسانوں کی کمر توڑنے لگتے ہیں اور اس کے بعد وہ عکس بھی ہے جس میں تحریکِ آزادی کے اثر سے ابھرتے ہوئے کسانوں کی دنیا سامنے آتی ہے، جس کے متعلق ناول نگار لکھتا ہے۔

"سر اٹھاتے اور کمر سیدھی کرتے ہوئے کسانوں کی دنیا جو تیزی سے بدل رہی تھی اور اپنی حیثیت اور طاقت کا علم، جو متعدی بیماری کی طرح کسانوں میں پھیلتا جا رہا تھا..... "

"لہو کے پھول" سب سے زیادہ ضخیم ناول ہے جو حیات اللہ انصاری کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ ناول ہندوستان کی تحریکِ آزادی کا ایک نثری رزمیہ ہے جس میں اس تحریک کا ہر ہر گوشہ اور ہر ہر پہلو سمٹ آیا ہے۔ اس ناول میں تحریکِ آزادی کے مختلف مدارج کے پس منظر میں ہندوستان کے گاؤں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کی بڑی ہی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ کہانی کا دیہی مرکز کٹ پور ہے۔ یہ گاؤں علامتی حیثیت رکھتا ہے اور ہندوستان کے تمام گاؤں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس گاؤں میں کسان اپنی محنت سے فصلیں اگاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہاں پٹواریوں، مہاجنوں، پنڈتوں، ضلع داروں، چوکیداروں اور تھانیداروں کا عمل دخل شروع ہوتا ہے اور برطانوی اقتدار کی گوناگوں لعنتوں کے پنجے گاؤں والوں کی زندگی میں گڑتے جاتے ہیں۔ جاگیردار اور زمیندار کا استحصال عذاب بن جاتا ہے۔ زمینوں سے کسانوں کی بے دخلی ہوتی ہے۔ پھر گاؤں میں کانگریس کی تحریکِ آزادی کی بدولت بیداری آتی ہے۔ کسان سامراجی طاقتوں کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں۔ گاؤں میں ہندو اور مسلم فرقہ واریت بھی سر اٹھاتی ہے، لیکن گاؤں کے لوگ مہاتما گاندھی کے آدرشوں کی روشنی میں اس سے بلند ہو کر آزادی کی تحریک میں پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لینا جاری رکھتے ہیں۔ "لہو کے پھول" کے آخری حصے میں آزاد ہندوستان کے گاؤں کا عکس بھی نظر آتا ہے اور وہ اس وقت جب کٹ پور میں نل کنویں کا افتتاح ہوتا ہے اور اس کا پانی کھیتوں میں بہنے لگتا ہے، جو آزادی کے بعد ہمارے گاؤں میں آنے والے سبز انقلاب کا اشاریہ ہے۔

آج کے ناولوں میں شوکت صدیقی کا ناول "خدا کی بستی"، خدیجہ مستور کا "آنگن"، خواجہ احمد عباس کا "انقلاب" اور قرۃ العین حیدر کا "آخرِ شب کی ہمسفر" بھی انتہائی اہم ہیں۔ ان میں سے اول الذکر دو ناولوں میں گاؤں کی عکاسی نہیں ہے۔ "انقلاب" کا موضوع "اداس نسلیں" اور "لہو کے پھول" کی طرح ہندوستان کی تحریکِ آزادی ہے، لیکن اس میں ناول نگاری کی توجہ زیادہ تر شہروں ہی کی طرف رہی ہے اور گاؤں کی جھلک بس چند انے گنے مواقع ہی پر دکھائی دیتی ہے جن میں سے ایک اہم موقع وہ ہے جب ناول کا ہیرو انور کمسنی میں نور پور نام کے ایک گاؤں میں جاتا ہے۔ وہاں ایک کسان کے چھوٹے سے لڑکے بھولا کا تحصیلدار صاحب کے باورچی کو تین انڈے دینے سے انکار کرنا سول نافرمانی کی تحریک سے ہندوستان کے گاؤں کے متاثر ہونے کا مظہر ہے ——— "آخرِ شب کے ہمسفر" بنگال کی دہشت پسند اور انقلابی تحریک، ۱۹۴۲ء کے اندولن، مطالبۂ پاکستان، تقسیم ہند اور قیام بنگلہ دیش کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔ اس ناول میں بھی گاؤں کی بس کچھ جھلکیاں ہی نظر آتی ہیں۔ ایک خاص جھلک اس وقت دکھائی دیتی ہے جب دیپالی ریحان کے بلاوے پر، سندر بن کے ایک گاؤں میں جاتی ہے

ہے اور وہاں ایک غریب مسلمان ماہی گیر مولوی ابوالہاشم کے گھر میں مہمان ہوتی ہے۔ اُس گھر کا نقشہ آزادی سے پہلے کے بنگال کے فلاکت زدہ گاؤں کا عکاس ہے۔

دورِ حاضر میں کئی ایسے یادگار ناول بھی تصنیف ہوئے ہیں جن کی ضخامت کم ہے اور جو ناولٹ کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس قسم کے ناولوں میں جمیلہ ہاشمی کا "بادوں کے الاؤ"، راجندر سنگھ بیدی کا "ایک چادر میلی سی" اور قاضی عبدالستار کا "شب گزیدہ" خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ "بادوں کے الاؤ" اور "ایک چادر میلی سی" کی کہانی پنجاب کے گاؤں میں پروان چڑھتی ہے۔ "بادوں کے الاؤ" کا موضوع انتقام کا وہ جذبہ ہے جو پنجاب کے گاؤں میں بسنے والوں کے گرم خون میں کافی جوش کے ساتھ اچھلتا ہے اور جس کا مظاہرہ وہاں کی دیہقانی بہادری کی روایت کا جز ہے۔ اس ناول میں شروع سے آخر تک سماج کے گاؤں کی سچی تصویر کشی ملتی ہے ـــــــ "ایک چادر میلی سی" کا موضوع انسانی جبلت کے ایک جنسی پہلو پر مبنی ہے۔ اس موضوع کو ایک پنجابی گاؤں کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے جس کی عکاسی بڑی ہی جاندار ہے ـــــــ "شب گزیدہ" میں یو۔پی کے ضلع سیتاپور کے گاؤں کا نقشہ ملتا ہے۔ اس ناول میں جاگیردارانہ ذہنیت کے ایک انتہائی بھیانک پہلو کو کہانی کی بنیاد بنا دیا گیا ہے، جس کے واقعات کے اصل مرکز جام نگر گاؤں کی حالت بیان کرتے ہوئے ناول نگار نے لکھا ہے۔

"ٹوٹی پھوٹی دیواروں اور نوچے کھسوٹے چھپروں کے نیچے ہڈیوں کا پنجر بنے ہوئے جانور اپنے مالکوں کی خالی جیبوں کی طرح سوکھی ہوئی ناندوں کو چاٹتے رہتے تھے۔"

یہ غلامی کے دور کے گاؤں کا نقشہ ہے۔

غرض یہ کہ آج کے ناولوں میں بحیثیت مجموعی گاؤں کی عکاسی کی کمی نہیں ہے، لیکن آج کے بیشتر اہم ادبی ناول آزادی سے پہلے کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں زیادہ تر دورِ غلامی کے ہندوستانی گاؤں کی عکاسی کی گئی ہے۔ "آگ کا دریا" اور "لہو کے پھول" کے آخری حصّے میں آزاد ہندوستان کے گاؤں کی جھلک ضرور ملتی ہے لیکن یہ صرف ہلکی سی جھلک ہے۔ بھرپور تصویر نہیں۔ آزادی کے بعد مختلف النوع فلاحی اقدامات اور ترقیاتی پروگراموں کے باعث ہمارے گاؤں میں جو معاشی خوشحالی آئی ہے اور جو خوش آئند سماجی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی بھرپور عکاسی کرنے والا کوئی ادبی ناول اردو میں ابتک نہیں لکھا گیا۔ یہ ایک ایسی کمی ہے جس کی طرف آج کے ناول نگاروں کو متوجہ ہونا چاہیے۔

(گورکھپور سے نشر)

ڈاکٹر اختر بستوی
لکچرر شعبۂ اردو، گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور۔

شعری ادب

غزل میں نئے رجحانات

کمال احمد پروازی

اُردُو غزل دو بڑے اسالیب کی متحمل رہی ہے۔ پہلا لفظی توازن اور جامد منطق کا اُسلوب۔ دوسرا معنوی توسیع اور الفاظ کی جدلیاتی منطق کا اُسلوب ان دونوں اسالیب میں سے پہلا لفظوں کو ان کی اکہری سطح پر برتتا ہے۔ اور دوسرا الفاظ کو کئی سطح پر برتتا ہے بہت عمومی طور یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلا اُسلوب سوداؔ کا اور دوسرا میر تقی میرؔ کا۔

بنیادی طور پر شعر الفاظ سے عالمِ وجود میں آتا ہے اور اُسلوب الفاظ کو برتنے کے طریقے کا نام ہے۔ اردو غزل پر سوداؔ کا اُسلوب غالب رہا ہے اگرچہ زیادہ تر بڑے شاعر جیسے غالبؔ اقبالؔ سوداؔ کے اُسلوب نے نہیں بلکہ میرؔ کے اسلوب نے پیدا کئے ہیں غزل پر سوداؔ کے غلبہ کی دو وجوہات تھیں۔ ایک اردو پر فارسی کا گہرا اثر دوسری یہ کہ فارسی شاعری زیادہ تر لفظی توازن کی شاعری ہے۔ بہرحال سوداؔ کا یہ اثر مومنؔ کے توسط سے دو رنگوں میں تقسیم ہوکر ساری اردو غزل پر چھا گیا۔

حسرتؔ موہانی نے مومن خاں مومنؔ کے توسط سے سوداؔ کے اُسلوب کو زندہ کیا۔ اقبالؔ جن کا بہترین جوہر نظم گوئی میں صرف ہوا ضعفِ غزل کو بہترین لمحات کم ہی دے پائے۔ اس کے باوجود انھوں نے چند اچھی غزلیں کہی ہیں۔ لیکن اردو کا قدامت پرست جو تقریباً اس زمانے میں حسرتؔ کو غزل کا امام مانتا تھا۔ اقبالؔ کی باغیانہ غزل کو غزل ماننے پر تیار نہیں تھا۔ چنانچہ اقبالؔ ایک بڑے شاعر ہونے کے باوجود غزل کو سستی جذباتیت سطحی منطق اور الفاظ کے اکہرے استعمال کی دلدل سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

چونکہ ترقی پسند ادب کی بوطیقا میں پیکر تراشی اور معنوی توسیع کو اہمیت حاصل نہیں تھی یہاں معنی کی "یک سطحی وضاحت" اور خیال کی یک رنگی کا جو اصول تھا وہ الفاظ کے مجرد ڈھانچے کو زیادہ قبول کرتا تھا۔ کیونکہ الفاظ کا مجرد ڈھانچہ کسی خیال کو جامد قطعیت کے ساتھ پیش کرنے میں زیادہ اہل ہوتا ہے۔ اس طرح ترقی پسند غزل کے تمام ڈانڈے کسی نہ کسی طرح سوداؔ کے اُسلوب سے جا ملتے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں ترقی پسند نظریۂ ادب پر اس درجہ حاوی تھا کہ تقسیم کے وقت تمام بڑے ہندوستانی غزل گو کسی نہ کسی طرح ترقی پسند بوطیقا پر کاربند تھے۔ یا کم از کم اسے زبانی خراج دیتے تھے۔

جگرؔ کی غزل اوّل تا آخر میرؔ اور سوداؔ کا قطعی اشتراک بنی رہی۔ یگانہؔ، شادؔ اور فراقؔ نے اپنی اپنی انفرادیت کو زیادہ استقلال بخشا۔ شادؔ کی غزل بہرصورت سوداؔ کے اسلوب کی اسیر تھی لیکن انھوں نے غزل کے سرمائے میں سے ایسے الفاظ کم کرنے کی کوشش کی جو اردو غزل کی دونوں روایتوں میں مشترک تھے جنھیں ترقی پسند شاعروں نے بھی مسترد نہیں کیا تھا۔

فراقؔ کی غزل اپنے اوّلین مرحلوں میں سوداؔ اور مومنؔ کی رہین منت تھی۔ لیکن انھوں نے کچھ شعوری اور غیر شعوری کوشش کے بعد میرؔ کے اسلوب کی طرف قدم بڑھایا۔

ہندوستان میں نئی غزل کی تاریخ یگانہؔ چنگیزی، شادؔ عارفی اور فراقؔ گورکھپوری سے شروع ہوتی ہے۔ اگرچہ مسلسل استفسار تجسّس جو نئے مزاج کا خاصہ ہے ان کی شاعری میں کم نظر آتا ہے مگر شادؔ اور یگانہؔ نے غیر ضروری الفاظ کے اخراج کی کوشش تو بہرحال کی لیکن نئے الفاظ غزل کے ڈکشن میں داخل نہیں کر پائے۔ یگانہؔ کا لفظی اور معنوی غصہ و احتجاج۔ شادؔ کا گہرا طنز۔ بے لطف اندازِ گفتگو یقیناً نئے شاعروں کے مزاج سے قریب تر ہے۔ یگانہؔ میں جھنجھلاہٹ، خشک مزاجی تو نظر آتی ہے لیکن نابالغ عشقیہ جذبات کی میٹھی گولیوں سے ان کا کلام یکسر عاری ہے۔ یگانہؔ غزل کے تقریباً پہلے شاعر ہیں جن کا مزاج

عشقیہ نہیں ہے۔

یگانہ کے مردانہ لب ولہجے کی وجہ سے کئی نقاد انھیں نئی غزل کا نقطۂ آغاز سمجھتے ہیں۔ غالب کے بعد اردو شاعری میں مردانہ لب ولہجے کی جو کمی تھی وہ ان کے اشعار سے ایک حد تک پوری ہوتی ہے۔ فراق کا ذہن یگانہ اور شاد کے ذہن سے کہیں زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ اور ان کی تکنیکی صلاحیت ان دونوں سے بڑھ کر ہے۔ فراق نے اپنے آہنگ کے تنوع سے اردو شاعری کی یک رنگی کو کافی حد تک مسمار کیا انھوں نے مروجہ بحروں کے استعمال کے باوجود یہ ثابت کر دیا کہ اردو غزل کے آہنگ میں تنوع کی گنجائش ہے۔ اگرچہ پاکستان میں ناصر کاظمی اور ان کے کچھ ہی بعد ابن انشاء نے میر کے لہجے سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے غزل میں نیا احساس داخل کیا لیکن ہندوستان میں ۴۷ ۱۹ء سے ۱۹۵۵ء تک کا زمانہ تعطل کا زمانہ ہے۔ ناصر کاظمی اور ابن انشاء نے بھی یگانہ کی طرح مروجہ الفاظ سے گریز کیا لیکن یگانہ کے اکھڑ پن کی جگہ لطیف نسائیت سے بھرپور نرمی پیدا ہو گئی تھی جو فراق سے مستعار لیکن فراق کی توسیع تھی۔

نئی غزل کو دراصل نئے الفاظ کی تلاش تھی ایسے الفاظ جن کو برت کر نیا شاعر اپنے عہد کے احساسِ جرم، خوف تنہائی، کیفیت انتشار، اور ذہنی بے چینی کا خاطر خواہ اظہار کر سکے یہ احساسِ جرم۔ یہ خوفِ تنہائی، یہ کیفیت انتشار جدید صنعتی، مشینی اور میکانیکی تہذیب کی لائی ہوئی مادی خوش حالی، ذہنی کھوکھلے پن، روحانی دیوالیہ پن اور احساسِ بے چارگی وبے بسی کا عطیہ ہے جسے ہم جدید رجحانات کہتے ہیں۔

استقلال یافتہ روایت کے امکانات کو کھنگالنے حاصل شدہ علاقے کی ارتقائی کوشش اور چھوٹے موٹے انحرافات کے ذریعہ امکانات کی توسیع کا کام اردو غزل میں غالب، حالی، اقبال، یگانہ، شاد، فراق اور فیض نے انجام دیے۔ میر کی طرف مراجعت کا رجحان جو فراق سے شروع ہوا تھا پاکستان میں ناصر کاظمی ابن انشاء وغیرہ کے ہاتھوں انجام پایا۔ ہندوستان میں سردار جعفری، مخدوم، جاں نثار اختر، کیفی اعظمی اور جذبی نے براہِ راست استفادہ حاصل کیا۔ لیکن ہندوستانی شعراء کی وہ نسل جو ترقی پسند اسلوب سے برگشتہ خاطر تھی نہ فیض سے کسب ضیاء کرنے پر راضی ہوئی اور نہ ناصر کاظمی سے۔ منیر نیازی جنھوں نے اپنے منفرد لب و لہجے سے اردو شاعری کو ۱۹۵۵ء کے فوراً بعد آشنا کیا تھا پاکستانی شعراء پر اثر انداز ہوئے۔ لیکن ہندوستانی غزل نے ایک آزاد جہت اختیار کر لی اس طرح ہندوستان میں نئی غزل کا ارتقاء پاکستان سے ذرا مختلف خطوط پر ہوا۔ پاکستان کی غزل نے سودا کی صلابت اور منطقی طرز کو میر کے اسلوب سے ملا کر ایک انوکھا امتزاج تیار کیا تھا جس میں الفاظ کا تخلیقی استعمال اور پیکر کی فراوانی میر کے اسلوب کی آئینہ دار ہے۔ مختصراً پاکستان کی نئی غزل کا مجموعی کردار غالب سے نزدیک تر ہے۔ ظفر اقبال کی غزل سودا و میر کے اشتراک کا ایک بہترین نمونہ ہے۔

تقسیم کے فوراً بعد نسبتاً کم عمر شعراء میں جذبی اور مجروح ممتاز غزل گو تھے۔ جذبی کے یہاں جدید ذہن کی کشمکش اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا مسلسل استفسار کا صرف ایک خفیف شائبہ ملتا ہے۔ مجروح بنیادی طور پر عشقیہ شاعر تھے۔

خلیل الرحمٰن اعظمی جن سے جدید غزل کی روایت ہندوستان میں شروع ہوتی وہ میر کے لفظی لہجے کو ترک کر کے حقائق کے اظہار کی طرف مائل ہو گئے۔ غزل کی وہ زبان جو یگانہ اور فراق سے ان کو ملی تھی اسے انھوں نے پوری طرح کھنگالا۔ خلیل الرحمٰن اعظمی اور وحید اختر کی غزل داخلی کشمکش کے باوجود انقطاع سے دور ہے۔

شہریار کے یہاں انقطاع کے بجائے ارتفاع اور مسلسل سفر کا احساس ہوتا ہے محمد علوی کی غزل انقطاع کی سنجیدہ کوشش ہے۔ محمد علوی اور عادل منصوری کی اینٹی غزل ظفر اقبال اور سلیم احمد سے متاثر معلوم ہوتی ہے۔ ندا فاضلی اور عادل منصوری کے درمیان شہری زندگی کا بیان مشترک ہے۔ بشیر بدر نے ندا فاضلی کی طرح منفرد اظہار خیال تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی ندا فاضلی کی غزل میں بھی انفرادیت کے باوجود امکانات محدود ہیں۔

زبان کی مروجہ شکل میں تبدیلی لانے کا عمل عتیق اللہ کے یہاں کثرت سے ہے۔ زبان کی توسیع اور غیر متوقع موضوعات عتیق اللہ کا طریقہ کار ہے۔ یہی بات اگر ذرا ہیر پھیر سے صادق کے لیے کہی جائے تو غلط نہ ہوگا۔

بہرحال غزل خصوصاً جدید غزل اب اپنے عبوری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یہی وہ حصار ہے جہاں جمودیت کی فضا طاری ہو جانے کے امکانات قوی تر ہو جاتے ہیں اگر ہم آج کی غزل پر غائرانہ نظر ڈالیں تو ایک طرح کی یکسانیت۔ دوہراؤ۔ اور جمود کا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ غزل کی یہ صورت حال قاری فنکار اور خود غزل کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ میرے خیال میں غزل کو پھر ایک جست لگانا چاہیے تاکہ غزل کو اپنی نئی تاریخ مرتب کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو

(اندور سے نشر)

ریشمی کپڑوں کی صنعت اور تجارت کی وجہ سے شہر بھاگلپور اس وقت عالمی شہرت کا مالک ہے۔ یہاں کے تیار کیے ہوئے ریشم کے نفیس دھاگے اور خوب صورت کپڑے ملک اور بیرونِ ملک میں نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ ملک کی آزادی سے پیشتر اس شہر کی اس مخصوص صنعت و تجارت کا دائرہ محدود تھا لیکن آزادی کے بعد ہماری قومی حکومت نے اسے بہت ہی وسیع کر دیا ہے اور یہ بڑی تیز رفتاری سے ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے۔ کاریگروں کی تعلیم و تربیت کے لیے حکومت کی طرف سے ایک ادارہ بھی کھل گیا ہے جس کی عمارت شہر کی سب سے مشہور شاہراہ "ناتھ نگر روڈ" کے کنارے اور شہر کے معروف کالج یعنی ٹی۔ این۔ بی۔ کالج کے پہلو میں واقع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ریشمی کپڑوں کی اس صنعت و تجارت کے فروغ سے صرف بھاگلپور ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی معیشت کو غیر معمولی فائدہ پہنچا ہے اور اس کے ذریعہ ہمارے قومی خزانے میں ہر سال زرِ مبادلہ کا بیش بہا اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے بھاگلپور کو ہندوستان کا ریشمی شہر بھی کہتے ہیں۔

شہر بھاگلپور ریاست بہار کی بھاگلپور کمشنری کا صدر مقام ہے (جس کا محلِ وقوع بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔) ریاست بہار کے نقشے پر نظر ڈالیے تو پتہ چلے گا کہ یہ شہر ریاست کے مشرق میں دریائے گنگا کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ دریائے گنگا کی وادی اپنی زرخیزی اور شادابی کے لیے مشہور و معروف ہے چناں چہ بھاگلپور کی سرزمین بھی نہایت زرخیز اور سرسبز و شاداب ہے۔ غلوں کے علاوہ جڑی بوٹی اور پھل پھول کی پیداوار بھی یہاں کثرت سے ہوتی ہے۔ پھلوں میں ملک کے خاص پھل آم کی پیداوار یہاں کثیر تعداد میں ہوتی ہے اور شہر کے بازار میں اس کی اتنی قسمیں نظر آتی ہیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ آم کی قسموں میں ایک قسم ایسی بھی ہے جو صرف اسی علاقے میں پیدا ہوتی ہے اور وہ ہے "زرد آلو" یا "زرد آلود" یہ خوش شکل، خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل پورے ملک میں مشہور ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کی "لیچی" بھی کم خوش ذائقہ نہیں ہوتی اور میرا خیال ہے کہ لیچی کی پیداوار مظفرپور کے بعد سب سے زیادہ غالباً بھاگلپور ہی میں ہوتی ہے۔

تاریخی اعتبار سے بھاگلپور ایک قدیم شہر ہے جس کا ذکر تواریخ کی مستند کتابوں میں ملتا ہے اور آج بھی اس کے دامن میں عہد قدیم کے آثار جو زمانے کی شکست و ریخت سے بچ گئے ہیں، محققین اور مورخین کو دعوتِ تحقیق دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر اس شہر کے مضافات میں "کہلگاؤں" نام کی ایک بستی کے قریب کھدائی ہوئی تو معلوم ہوا کہ عہد قدیم کی مشہور دانش گاہ "وکرم شلا" کا تعلق بھی بھاگلپور ہی سے تھا۔ سناتن دھرم، جین دھرم اور بودھ دھرم کے ماننے والوں کی قدیم عبادت گاہوں کے آثار آج بھی اس شہر اور اس کے مضافات میں موجود ہیں۔ خاص طور پر بوڑھا ناتھ کا مندر اور ناتھ نگر کے جین مندر اس شہر کی قدامت کے گواہ ہیں۔ متعوں

ڈاکٹر مظفر اقبال

اور مندروں کے علاوہ اس شہر میں قدیم مسجدوں خانقاہوں اور مقبروں کی بھی کثرت نظر آتی ہے۔ ان میں آستانۂ بابا بسر دمڑیا، خلیفہ باغ، آستانۂ شہباز یہ، ملّا چک، درگاہ نیک نام شاہ، درگاہ پیران شاہ بندگی کے آثار ابھی بھی محفوظ ہیں اور ان کے کتبے اس بات کی شہادت فراہم کر رہے ہیں کہ ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کے شروع سے ہی مسلمانوں نے اس شہر کو اپنا مسکن بنایا ہے۔ اس کے علاوہ اس شہر کے محلوں کے نام آج بھی عہدِ وسطیٰ کی تاریخی شخصیتوں کی یاد دلاتے ہیں۔ اس شہر کے محلہ صاحب گنج اور کچہری روڈ پر واقع گرجا گھر اور محلہ آسانند پور کے قریب ناتھ نگر روڈ کے کنارے عیسائیوں کے قبرستان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی دورِ حکومت کے آغاز سے ہی عیسائیوں نے بھی اس شہر میں بود و باش اختیار کی ہے اور محلہ خلیفہ باغ سے متصل گردوارے کی شاندار عمارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے بھی عرصۂ دراز سے اس شہر میں سکونت اختیار کر رکھی ہے۔

شہر بھاگلپور کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بہار کے علاوہ ملک کے دوسرے صوبوں اور علاقوں کے لوگ بھی کثرت سے آباد ہیں۔ خاص طور پر بنگال، راجستھان، پنجاب اور گجرات وغیرہ کے باشندے یہاں قابلِ لحاظ تعداد میں موجود ہیں اور کئی نسلوں سے آباد ہو کر انھوں نے اب سے اپنا وطن بنا لیا ہے۔ عیسائی مشنریوں کی وجہ سے ملک سے باہر کے لوگ بھی یہاں گاہے گاہے نظر آجاتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ یہ شہر ملک کی مشترکہ تہذیب کا امانت دار ہے۔ یہاں مختلف علاقوں کے لوگ رہتے ہیں اور یہ مختلف مذاہب کے ماننے والے ہیں۔

کمشنری کا صدر مقام ہونے کی وجہ سے بھاگلپور میں انتظامیہ اور عدلیہ کے اعلیٰ ادارے موجود ہیں۔ شہر کے نظم و نسق کے لیے یہاں عرصۂ دراز سے (بلدیہ یعنی میونسپلٹی کا بھی انتظام ہے۔ مریضوں کے علاج معالجے کے لیے سرکاری اور نجی شفاخانے بھی قائم ہیں۔ مسافروں کے لیے سرکاری مسافر خانوں کے علاوہ عوامی مسافر خانے اور مہمان خانے یعنی ہوٹل بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ شہر کے مختلف محلوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کے لیے پکی سڑکوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے جن پر بیل گاڑیاں، تانگے، سائیکل رکشا، موٹر رکشا اور موٹر گاڑیاں دوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ شہر اور اس کے مضافات میں روشنی کے لیے بجلی انتظام ہے۔ پانی کے لیے تالاب، کنویں اور ہاتھ سے چلائے جانے والے کلوں کے علاوہ بجلی کی طاقت سے چلائے جانے والے نلوں کا بھی نظم ہے شہر میں چھوٹے بڑے کئی بازار ہیں جن میں محلہ شجاع گنج اور محلہ خلیفہ باغ کے بازار قابلِ ذکر ہیں اور ان سے شہر کے لوگوں کی ضرورت بہر صورت پوری ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر اس شہر کے انتظام پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قدیم اور جدید ہندوستانی زبانوں کے ادب کا اگر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ سنسکرت، پراکرت، اردو، ہندی اور بنگلہ زبانوں اور ان کے ادب کے ارتقاء میں بھاگلپور کا بھی حصّہ ہے اور آج بھی اُردو، ہندی اور بنگلہ زبانوں اور ان کے ادب کے فروغ میں یہ شہر ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ یہاں کے شاعر اور نثر نگار عروسِ ادب کے گیسو سنوارنے میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں بھی یہ شہر عہدِ قدیم سے ہی سرگرمِ عمل رہا ہے۔ سنسکرت کے پاٹھ شالے اور عربی فارسی کے مدرسے آج بھی اس شہر میں قابلِ لحاظ تعداد میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ جدید طرزِ تعلیم کے ادارے بھی یہاں شروع سے ہی قائم ہیں اور ان کی تعداد روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔ ابتدائی، ثانوی، اور اعلیٰ سطح کی تعلیم کے اداروں کے علاوہ یہ شہر ایک یونیورسٹی کا صدر مقام بھی ہے۔ جس کا نام اسی شہر کے نام کی مناسبت سے بھاگلپور یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔ اس یونیورسٹی کا قیام ۱۹۶۰ء میں عمل میں آیا ہے اور اس وقت سے آج تک اس نے تیز رفتاری سے ترقی کے مراحل طے کیے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں آرٹس، سائنس، کامرس، انجینیرنگ اور میڈیکل سائنس کی اعلیٰ ترین تعلیم کا انتظام ہے۔ سالِ رواں سے زبان و ادب کے شعبوں میں اردو اور بنگلہ کا اضافہ ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ یونیورسٹی ترقی کے راستے پر گامزن ہے ——— اس کے علاوہ اس میں فن تعلیم و تدریس، ہومیوپیتھک سائنس، فن زراعت اور تکنیکی تعلیم کے اعلیٰ ادارے بھی موجود ہیں اور روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔

ثقافتی سرگرمیوں کے اعتبار سے بھی یہ شہر کسی دوسرے شہر سے پیچھے نہیں۔ مشاعرے، قوالی، موسیقی اور رقص کی محفلیں اکثر آراستہ ہوتی ہیں۔ ڈرامے اسٹیج کیے جاتے ہیں اور عوام و خواص کے لیے یہاں سینما ہال بھی کثرت سے موجود ہیں جہاں ہندی، اردو، بنگلہ، میتھلی، بھوجپوری اور انگریزی زبانوں میں بنی ہوئی جدید ترین فلموں کی نمائش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی تہواروں کے موقع پر جلسے اور جلوس کا اہتمام ہوتا ہے اور رنگا رنگ بزم آرائیوں کے ذریعہ شہر کی رونق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس شہر نے ہر عہد میں بڑی بڑی شخصیتوں کو جنم دیا ہے لیکن وقت کی تنگی کے باعث ان کا ذکر میں کسی اور موقع کے لیے اٹھا رکھتا ہوں اور آخر میں اس شہر کے متعلق اردو کے ایک شاعر نسیم آروی کے چند اشعار پیش کر کے اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں اور آپ سے اجازت چاہتا ہوں ؎

پہلوئے گنگ میں پُر کیف نظاروں کا شہر
خم و ساغر کا نگر، بادہ گساروں کا شہر
مسکراتی ہوئی نوخیز بہاروں کا شہر
لالہ و گل کی زمیں، چاند ستاروں کا شہر
رات آتی ہے تو دھرتی پہ گگن جاگتا ہے
آنکھ کھلتی ہے صنوبر کی، سمن جاگتا ہے
پھول انگڑائیاں لیتے ہیں چمن جاگتا ہے
ذرہ ذرہ لیے ماتھے پہ کرن جاگتا ہے
رنگ اڑتا ہے فضا میں کہ دھنک ٹوٹتی ہے
قہقہے ہیں کہ ستاروں سے کرن پھوٹتی ہے

(پٹنہ سے نشر)

بقیہ: ماہرِ نفسیات

نظر نہیں آیا۔ واہ! واہ! کیا لاتعنگ ہے۔

اماوس رات، خنجر کھوپڑی، نسان سمشان
آتما تنہا، الو کھا گیان دھیان اُن کا
عجب، اودھوت کی بے تانترک کریا
کہ انسان سوچ سے بہوت ہو کر بھوت بن جائے!

اس کی ساری امیجری آپ کی جنسی کشمکش کی غماز ہے۔ واہ واہ! نظم کا عنوان بھی کیا خوب ہے۔ اودھوت! مجھے یقین ہے اب آپ کو ماہرِ نفسیات دوست کی دوستی کے خطرناک امکانات کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔

(اردو سروس سے نشر)

خواتین کیلئے

تعلیم نسواں

گھریلو ماحول میں

خدیجہ عظیم

ایک تعلیم وہ ہوتی ہے جو کتابوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ ایک تعلیم وہ ہوتی ہے جو زندگی کے تجربوں اور مشاہدوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ ایک تعلیم وہ ہوتی ہے جو محض معلومات بہم پہنچاتی ہے اور دوسری وہ جو زندگی کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کا وسیلہ بنتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ تعلیم نسواں پر اسی نقطۂ نظر کی روشنی میں بات کرنی چاہیے۔

تعلیم ہے کیا؟ تعلیم دراصل زندگی کے مظاہر کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، خواہ یہ مظاہر سماجی ہوں، خواہ قدرتی۔ اسی شعور سے زندگی کے مظاہر اور ان کے رشتوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ ان رشتوں کے ساتھ نباہ دراصل مہذب زندگی کا جوہر ہے۔ صرف نباہ ہی ممکن نہیں بلکہ زندگی کو سماجی طور پر بدلنے کا کام بھی پورا ہوسکتا ہے۔ انسان کی تہذیب اور تمدن ایک پورا تاریخی سفر ہے۔ اس تاریخی سفر میں ہندوستانی عورت آج کس منزل پر ہے ظاہر ہی ہے۔ یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہم جو تعلیم پا رہے ہیں وہ کیسی ہے، اس کا مقصد کیا ہے۔ تعلیم کی روشنی پھیلانے کا کام کن حالات میں ہو رہا ہے، تعلیم کون دے رہا ہے، کون پا رہا ہے۔ اسی سے جڑا یہ سوال ہے کہ آیا عورتوں کی تعلیم کے وسائل کافی ہیں یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہیں تو اس کی تلافی کیوں کر ہو سکتی ہے؟۔

شہروں میں تو خیر بڑی حد تک عورتوں کی تعلیم عام ہوتی جا رہی ہے۔ اونچے طبقے ہی میں نہیں بلکہ درمیانی اور نچلے درمیانی طبقوں میں بھی، لیکن وہاں بھی ابھی نچلے طبقوں کی عورتوں کا بڑا حصہ تعلیم سے محروم ہے۔ ان کو صرف نفسیاتی اور سماجی طور پر تعلیم کی طرف راغب کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ ان کو راغب کرنے کے لیے وسائل فراہم کرنا بھی لازمی ہے۔ یہیں تعلیم نسواں کو رواج اور فروغ دینے کا سوال اٹھتا ہے۔ جس پر غور کرنا ہمارا آپ کا فرض ہے۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیتوں کی صف میں سروجنی نائیڈو جیسی خواتین نظر آتی ہیں۔ پچھلی صدیوں میں چاند بی بی اور جھانسی کی رانی جیسی شخصیتیں تھیں جن کے کارناموں سے آج کی عورت inspiration حاصل کرتی ہے۔ لیکن تعلیم نسواں کے سلسلے میں یہاں ذکر صرف اعلیٰ شخصیتوں کا نہیں ہے۔ عام عورتیں سماج میں باشعور شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض کی تکمیل کس طرح کریں ــــ سوال یہ ہے۔ ہمارا سماج آج صنعتی دور میں داخل ہوچکا ہے۔ لیکن اس کا مستقبل اس وقت تک پوری طرح درخشاں نہیں ہوسکتا جب تک کہ تعلیم عام نہ ہو۔ اگر صورتِ حال ایسی رہے کہ عورتیں روایتی زندگی کی عطا کی ہوئی گھریلو کارگزاریوں سے آگے کی منزل کی طرف نہ بڑھ سکیں، تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آبادی کا ایک بڑا حصہ روشن خیالی اور آزادی کی قدروں کو بڑھانے اور عام کرنے میں پچھڑا رہے گا۔ کیا کوئی سماج اتنا بھاری پتھر، جہالت کا یہ بھاری بوجھ گردن میں لٹکا کر دور تک جاسکتا ہے؟۔

یہ بھی صحیح ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اس وقت کا انتظار نہیں کیا جاسکتا جب اسکولوں اور استادوں کی تعداد اتنی ہوجائے کہ تمام عورتوں اور لڑکیوں کے لیے تعلیم کی سہولتیں عام ہوجائیں۔ جب تک یہ نہیں ہوتا اور جب یہ ہو بھی جائے، تب بھی یہ ضروری ہوگا کہ گھریلو تعلیم کی سہولتیں مہیا ہوں۔ اس کی حیثیت Self-genera tingenergy کی ہے۔

اونچ نیچ کے سماج میں عورتیں محرومی کے دوہرے پاٹ میں پستی ہیں۔ تعلیم سے محرومی، آج کی معاشی مشکلات میں، عورت کو گھریلو ضرورتوں کی تسکین میں بہت بے بس بنا دیتی ہے۔ عورت پر طرح طرح کی پابندیاں ہیں۔ اس کو جو آزادی ملی بھی ہے وہ بھی اخلاقی پابندیوں میں، رسم و رواج کی بندشوں میں گھٹ کر رہ جاتی ہے۔ اس سے نکلنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ عورت اس تصور کے جال سے نکلے کہ اس کا کام محض شوہر کی خوشنودی، باورچی خانے کی نگہداشت اور بچوں کی پرورش اور پرداخت ہے۔ ظاہر ہے روزمرہ کی زندگی میں ان فرائض کی تکمیل ضروری ہے۔ ان سے مفر ممکن نہیں ـــــ مفر کی ضرورت بھی نہیں ہے ـــــ لیکن عورت کی انفرادی شخصیت کو نکھارنے اور اس کی خودی کی تسکین کے لیے کچھ اور بھی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

آج یہ بات بھولی بسری معلوم ہوتی ہے لیکن ہم نے اپنے بچپن میں سنا تھا کہ پہلے زمانے کی عورتوں کو پڑھنا تو سکھایا جاتا تھا لیکن لکھنا نہیں سکھاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مردانہ سماج کی تربیت دی ہوئی نسوانی اخلاقیات کے ذریعے، دراصل، اس طرح عورت کو اُس سماجی آزادی سے محروم رکھا جاتا تھا جو اس کا تاریخی مقدر ہے۔ اور جس کی پہلی منزل ہے تعلیم۔ ابتدائی تعلیم اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم۔ جو تعلیم گھر سے شروع نہیں ہوتی وہ تشنۂ تعلیم ہے۔

تعلیم محض کتابی نہیں ہوتی، عملی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا لازمی حصہ تربیت ہے۔ زندگی کو افادیت کے سانچے میں ڈھالنے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہے۔

ہر گھر میں دو چار آدمی تو پڑھے لکھے ہوتے ہی ہیں۔ دو چار نہ سہی ایک آدھ سہی۔ جہاں تک کتابی تعلیم کا تعلق ہے ایک گھر میں ایک استاد کافی ہے۔ لڑکیاں، جو باضابطہ تعلیم سے محروم ہیں اس ایک استاد یا استانی سے کتابی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن تعلیم کو افادی بنانے کے لیے ضرورت اس کی ہے کہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر بھی سیکھا جائے۔ جس سے گھریلو ضرورتوں کو پورا کرنے میں ہی نہیں بلکہ وسیع تر معاشی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں، اور اخراجات کا بوجھ ہلکا کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ تعلیم نسواں کا دوسرا سماجی پہلو ہے اپنے جیسے انسانوں سے میل جول۔ انسانوں کے ملاپ اور مشترکہ ذمہ داریوں سے، متعلقہ شخصیتوں کو نکھرنے میں مدد ملتی ہے۔ تعلیم کا ایک ضروری پہلو یہ بھی ہے۔

وہ لڑکیاں اور عورتیں بھی، جو محض مجبوری کی وجہ سے نصابی تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں، وہ وقت کی اس زیادتی کا تدارک کر سکتی ہیں، گھریلو تعلیم حاصل کر کے، اس وسیع تر سماجی زندگی کا ایک کارآمد انگ بن سکتی ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ گھریلو ماحول کو نئے سانچے میں ڈھالا جائے۔

جہالت سے لڑائی دراصل نیکی اور شرافت کے لیے لڑائی ہے۔ لاکھوں کروڑوں عورتیں اپنے مقدر کو کوس کر صبر و رضا سے کام لیتی ہیں اور گھٹ گھٹ کر زندگی گزار دیتی ہیں۔ زندگی تو ایک بار ہی ملتی ہے۔ وہ ساری کی ساری لاعلمی اور بے بسی کے اندھیرے میں کیوں ضائع ہوجائے؟ بعض مرتبہ خاموش عورت بھی اپنے آپ سے یہ سوال کرتی ہے۔

آج کے سماج میں آزاد اور معنی خیز زندگی گزارنے کی پہلی شرط ہے۔ تعلیم۔ کون عورت ہے جو یہ شرط پوری کر کے اپنی زندگی کو آزاد اور معنی خیز بنانا نہ چاہے گی؟ گھریلو ماحول میں بھی تمام تر پابندیوں کے باوجود وہ تعلیم کی روشنی میں اپنے مستقبل کی طرف سر اونچا کر کے دیکھ تو سکے گی!!

(اردو سروس سے نشر)

افسانہ

بند مٹھی کا نوحہ

مشتاق احمد نوری

آج مہینے کی پہلی تاریخ ہے۔ اسی پہلی تاریخ کے انتظار میں ہم جیسے تیسے انتیس دن گذار دیتے ہیں۔ ہر ماہ ایک ہی دن تو ہے خوش ہونے کے لیے۔ باقی انتیس دن تو دوسروں کیلیے ہیں ہمیں ان دنوں سے کیا مطلب؟

یہ مارچ کی پہلی تاریخ ہے اسی لیے یہ میری خوشیوں کو دوبالا کرنے کا دن ہے۔ ہر سال اس دن میری خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی۔ چار سالوں سے اس دن کو بہار کا پہلا جھونکا سمجھ کر، زندگی کا سارا دکھ سارا غم، پروین کی زلف کی چھاؤں میں بھلا دیتا ہوں۔ آج ہی دن، میری بنجر زندگی میں پروین محبت کا بیج لے کر داخل ہوئی تھی۔ اور تب سے آج تک، دکھ کا ہر لمحہ وہ اپنی مسکراہٹ میں جذب کرتی جا رہی ہے۔ اپنی اس شادی کی سالگرہ کو، ہم بالکل اپنے ڈھنگ سے مناتے ہیں۔ دوسروں کی طرح ہم یہ دن کلبوں یا پارٹیوں میں نہیں گذارتے۔ ہم سنیما دیکھ کر بھی وقت ضائع نہیں کرتے۔ ہوٹل میں جا کر منھ کا ذائقہ بھی تبدیل نہیں کرتے۔ ہم یہ شام —— بس کمرے میں بند ہو کر گذارتے ہیں۔ پارو کی زلفوں میں منھ چھپا کر، میں سب کچھ بھول کر، بہت کچھ یاد کرتا ہوں اس کی پیاری باتوں میں کھو کر، ایک ایک لمحہ کو زندگی عطا کرتا ہوں۔ باہر تو وہ لوگ بھاگتے ہیں۔ جنھیں گھر میں چین نہیں۔ بچوں کی فوج میں سکون نہیں۔ ہم تو اس جھمیلے سے پاک ہیں، صرف گڈو ہمارا ساتھی ہے۔ دو سال کا یہ پیارا پھول ہمارے گلشن حیات کی امانت ہے۔ ہماری بھی خواہش ہوتی ہے کہ دیگر والدین کی طرح ہم بھی اپنے جگر گوشے کی سالگرہ بڑے دھوم دھام سے منائیں۔ گڈو کے وزن کا کیک بنا کر محلے کے سارے بچوں میں تقسیم کریں۔ "ہیپی برتھ ڈے ٹو یو" کی آواز سننے کے لیے ہمارے کان ترس گئے ہیں۔ مگر ہم کیا کریں؟ ہم تو مجبور محض ہیں۔

قصور اس میں ہمارا نہیں بلکہ گڈو کا ہے جو مہینے کی ستائس تاریخ کو پیدا ہوا تھا بھلا یہ بھی کوئی تاریخ ہے پیدا ہونے کی؟ اگر کسی بابو کے گھر پیدا ہونا ہی ضروری تھا تو پھر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوا ہوتا۔ ایک تین سو روپے پانے والا بابو۔ ستائس تاریخ کو اپنے بچے کی سالگرہ کیوں کر منا سکتا ہے۔؟ وہ تو میری قسمت ساتھ دے گئی کہ شادی پہلی تاریخ کو ہوئی جس دن مہینے بھر کی کمائی ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کم از کم اس دن برفیلے جذبے پگھل تو سکتے ہیں۔ اگر میری شادی بھی ستائس اٹھائیس تاریخ کو ہوتی، تو ...... تو ...... اس سے آگے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پرواز کے پر جلنے لگتے ہیں۔ اور پھر خواہ مخواہ میں یہ سب سوچ کر اس حسین شام کو برباد کیوں کروں؟

جیب میں روپے کی گرمی محسوس کرتے ہوئے میں مٹھائی کے ڈبے کو تھامے تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا گھر کی جانب بھاگا جا رہا ہوں۔ ذہن میں بس پارو ہی پارو ہے جو آج بھی چوتھی کی سرخ ساڑھی پہنے۔ اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی کرنیں سجائے، آنکھوں میں انتظار کی شمعیں جلائے۔ دروازے پر کھڑی، ٹک ٹک سڑک کی طرف تاک رہی ہوگی۔ شفق کی ساری لالی آج پارو کے گالوں پر ہی بکھری ہوگی۔ میں تصور کی دنیا میں گم، آنے والے لمحوں کی لذت سے سرشار بھاگا جا رہا ہوں۔ بس ایک ہی فرلانگ رہ گیا ہے اور۔ چلڈرن پارک کے ٹرن پر میں جیسے ہی مڑا، گل موہر کے سائے تلے ایک لڑکی بڑی بے تابی سے کوئی شے تلاشتی ہوئی نظر آئی۔ قدموں کی آہٹ پا کر وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگی۔ لڑکی سے نگاہیں ملتے ہی میں نے اس کی آنکھوں میں پھیلتی ہوئی بے بسی بے چینی اور خوف کی لہر کو اچھی طرح پہچان لیا۔ میرے قدم آپ سے آپ رک گئے۔ اگر اور کوئی دن ہوتا تو شاید میں ادھر دھیان دینے کی ضرورت بھی نہیں محسوستا۔ مگر آج میرے دل میں، زمانے بھر کی محبت ہے، ہمدردی ہے اس میں نفرت اور بے تعلقی نام کو بھی نہیں۔

"کہیں کوئی مصیبت نہ آن پڑی ہو اس پر" یہی سوچ کر میں نے اس سے پوچھا

"کیا تلاش رہی ہو یہاں۔؟"

"جی ...... جی ...... وہ ......" شام کی ساری سیاہی اس کے چہرے پر چپک گئی۔ میں نے غور سے دیکھا اٹھارہ، انیس سال کی لڑکی، جوانی جوانی کے سب بوجھ کو سنبھالنے میں بھی ناکام ہو رہی تھی۔ ملتجی نظروں سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کے بھولپن نے مجھے کافی متاثر کیا۔ میں نے ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"ہاں، ہاں، بولو —— کیا بات ہے؟"

"جی وہ دس روپے کا نوٹ تلاش رہی ہوں جس سے بابو کے لیے دارو خریدنا تھا۔ نہ جانے کس طرح دوپٹے سے کھل کر کہیں گر گیا —— اب دارو کے بغیر جاؤں گی تو ...... تو ......"

اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکی اور کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ باقی باتیں میں خود سمجھ گیا ہوں۔ اور پڑوس کا جمن میری نگاہوں میں پھر گیا ہے جو دارو پی کر اپنی بیوی اور بیٹی کو بے تحاشا پیٹا کرتا ہے۔ تصور میں ہی میں نے اس لڑکی کی پیٹھ پر بید کی تڑاپ تڑاپ کی آواز سنی اور اس دردیلے منظر سے میں کانپ کر رہ گیا۔ جلدی سے میں نے، پارو کے صدقے میں دس روپے کا نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"یہ لو رکھ لو، اب تمہارا باپ تمہیں نہیں پیٹے گا۔"

اس نے جھٹ سے روپیہ اپنی مٹھی میں جکڑ لیا اس کے چہرے پر پھیلنے والے سکون اور طمانیت کو میں دیکھ بھی نہ سکا کیونکہ مجھے گھر پہنچنے کی جلدی تھی۔ پارو شدت سے میری منتظر ہوگی۔ شاید وہ پلک جھپکانا بھی بھول گئی ہوگی۔ پارو —— میری پارو —— میری زندگی ——!

آنے والے حسین لمحوں کو گرفت میں لینے کے لیے میں تیزی سے گھر کی طرف بھاگا جا رہا ہوں۔ اچانک محسوس ہوا جیسے کوئی میرا تعاقب کر رہا ہو۔ میں نے جھٹ سے مڑ کر دیکھا۔ ارے یہ تو وہی لڑکی ہے جسے میں نے دس روپے کا نوٹ دیا تھا۔ اب کیا بات ہے بھئی۔ میں نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا ہی تھی کہ وہ سر جھکاتی ہوئی بہت لہجے میں بولی۔

"کہاں چلنا ہے بابو ——؟ گھر یا کسی ہوٹل ——؟؟"

(پٹنہ سے نشر)

مشتاق احمد نوری کشن گنج (پورنیہ)

افسانہ

بیس برس لمبی رات

انجم عثمانی

"یہاں تو بہت کچھ بدل گیا ہے"—— نہ وہ میونسپل پول پر ٹمٹماتے ہوئے تین چار بلب، نہ لوہے کی زنگ کھائی ہوئی سلاخیں اور نہ اندر آنے اور باہر جانے کے لیے وہ اکلوتا دروازہ جس میں سے قلی کو سامان سر پر رکھ کر جھک کر آنا پڑتا تھا اور نہ وہ بوڑھا قلی جس کے بغیر اسٹیشن کا تصور ادھورا تھا۔ یہاں اب باقاعدہ روشنی ہے بلبوں کی جگہ مرکری ٹیوب نے لے لی ہے۔ پرانے پلیٹ فارم کے بالمقابل ایک اور پلیٹ فارم بن گیا ہے اور دونوں کو ملانے کے لیے لوہے کا ایک پل بھی۔ البتہ جھینگروں کی اکتا دینے والی آواز وہی ہے، چاند اسی طرح روشن ہے اور اکتاہٹ بھرا سکوت وہی ہے جسے یہاں کے لوگ سکون کا نام دیتے تھے —— میں نے بیس سال بعد اپنے قصبے کے پلیٹ فارم پر قدم رکھا اور آس پاس نگہ دوڑائی: "یہاں تو بہت کچھ بدل گیا ہے" پھر میں یہاں کیوں آیا ہوں، میرا دل چاہا کہ میں بھاگ کر پھر ٹرین میں سوار ہو جاؤں اور پھر اسی طرح ان اجنبیوں کے درمیان زندہ رہنے کی کوشش کروں جن کے ساتھ برسوں رہ کر بھی میں صرف اخلاق برتتا رہا اور اکثر اپنے آپ میں ڈار سے بچھڑ کر جال میں پھنس جانے والے ہرن کی سی کیفیت محسوس کرتا رہا ہوں لیکن ٹرین پھر مجھے اسی جگہ اگل کر نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی جہاں سے بیس برس قبل اس نے مجھے سمیٹا تھا۔ میں نے اپنا اکلوتا بیگ کاندھے پر ٹھیک کیا اور پلیٹ فارم سے باہر آ گیا یہاں بیس سال پہلے کی طرح سنسان نہیں تھا، کئی رکشا اور تانگے موجود تھے۔ "واقعی کئی تبدیلیاں آگئیں ہیں" میں نے رکشا اور تانگوں سے اس طرف موجود چائے کی دوکان کو دیکھ کر سوچا —— سواریوں کے موجود ہونے کے باوجود میں نے پیدل جانا طے کیا۔ رات کا وقت تھا۔ بوڑھی چاندنی اسی طرح اپنا دامن پھیلائے ہوئے تھی میونسپلٹی کی طرف سے کی جانے والی تبدیلیوں کے باوجود اتنی روشنی تھی کہ جو چاندنی کو ناپید کر سکے۔ میں آہستہ آہستہ گھر کی طرف بڑھنے لگا راستہ میں موجود کچھ چیزیں بدل چکی تھیں مثلاً سڑک کا یہ نکڑ جہاں بیلی رام بیٹھ کر جوتے گانٹھتا تھا یہاں اب ایک دکان تھی جس کا شٹر بند تھا۔

"واقعی کافی کچھ بدل گیا ہے" میں نے دکھ اور ناامید کے ساتھ سوچا۔ اگر میرا گھر بھی بدل گیا ہو تو؟ مجھ میں خوف نے سر ابھارا۔ گھر کا خیال مجھے پیچھے بہت پیچھے لے گیا —— اتنے پیچھے جہاں سے میں اپنے آپ کو یاد تھا:

"صاحب زادے دادا صاحب بنیں گے" ادھیڑ عمر ابا کی آواز گونجی۔

"نہیں ہم دادا صاحب نہیں بنیں گے" ۶ سال کا بچہ بولا۔ ابا نے اسے گود سے اتار دیا اور چلائے!۔ "جھمیا او جھمیا" بھئی صاحبزادے کو لے جایئے ہماری نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ ابا کی نماز کا وقت ہر وقت ہوتا رہتا تھا۔ یہ بات ہم بہت بعد میں سمجھ سکے کہ ان کی نماز میں اضافے کا سبب امی جان کی موت تھی۔

"میرا منا بنے گا دولہا، چاند سی دلہن لائے گا" جھمیا کی آواز چھوٹی اینٹ کے پرانے مکان کی سہ دریوں میں گونجنے لگی۔

چھوٹی اینٹ کے اس پرانے مکان میں بہت سے لوگ تھے جن میں ایک موروثی ملازمہ جھمیا، اس کا شوہر ابا جی، ہمارے ابا اور دادا حضور کے علاوہ میں باقی لوگوں سے بہت کم مانوس تھا۔ امی کی شکل میں نے دیکھی نہیں، سنا تھا کہ وہ میری پیدائش کے وقت ہی چل بسی تھیں اس لیے ابا اور دادا ہمارے لیے سب کچھ تھے یا پھر جھمیا اور جمن جو ہماری دیکھ بھال کے لیے موجود تھے۔ ان دنوں ہم ہر وہ کام کرنا پسند کرتے جو ابا کر رہے ہوتے۔ ہمارا دل چاہتا کہ ہم بھی ابا کی طرح سفید کرتا، جواہر کٹ، اور پاجامہ پہن کر مدرسے جائیں، جہاں بہت سے بھولے بھالے طلبا۔ تپائیوں کے اس طرف موجود ہوں اور ہم بھی ابا کی طرح چشمہ لگا کر سامنے ڈیسک رکھے اونچی آواز سے پڑھایا کریں چنانچہ ہم بہت مرتبہ ابا کے ساتھ مدرسے جاتے جہاں ابا کا کوئی نہ کوئی شاگرد ہمیں کھانے کے لیے کچھ نہ کچھ لا کر دیتا، بہت سا پیار کرتا اور ہم اکثر پیدل گھر واپس آنے کے بجائے اس کی گود میں آتے راستے میں کوئی بزرگ مل جاتا تو پیار سے گال تھپتھپاتا اور کہتا:

"چھوٹے ماسٹر جی" سچ ہے بھئی مچھلی کے بچے کو تیرنا کون سکھاتا ہے۔ اس بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ مچھلی کا بچہ تیرا تو ضرور مگر سمندر کی سفاک موجیں اسے کسی دوسری جانب لے گئیں جہاں مچھلیاں کم ہیں اور نگر مچھ زیادہ —— آہستہ آہستہ ہم "چھوٹے ماسٹر جی" کے نام سے پکارے جانے لگے۔ لوگ ابا جی کی بہت عزت کرتے تھے ہم ماسٹر جی کے صاحبزادے تھے عزت ہماری بھی ہونی ہی تھی چنانچہ مزید عزت پانے کے لیے ہم بھی مدرسے میں داخل ہو گئے۔ سفید کرتا، چھوٹا سا پیوند لگا مگر صاف پائجامہ، رام پوری ٹوپی اوڑھے انگلی تھامے ہم بھی مدرسے جانے لگے۔

ابا کی کنپٹی سفید ہونے لگی۔ دادا بدن میں رعشہ اور کمزور نگاہ کی وجہ سے گھر سے باہر جانا بند کر چکے تھے مہینے میں ایک آدھ بار بمشکل کسی سہارے مدرسے جاتے۔ دادا کا مدرسے جانا ضروری تھا کیونکہ یہ مدرسہ انھیں نے بنایا تھا مشہور تھا کہ علم کا پہلا دیا اس قصبے میں دادا نے روشن کیا تھا جو اس مدرسے کی شکل میں آج بھی موجود تھا خود دادا اس مدرسے میں بغیر تنخواہ پڑھاتے رہے تھے اور اب ابا بہت کم تنخواہ پر پڑھا رہے تھے۔ مدرسہ ہمارے گھر کے بالکل سامنے تھا جو کبھی ہمارے ہی گھر کا ایک حصہ تھا مگر دادا نے اسے وقف کر دیا تھا۔ دادا چاہتے تھے کہ مدرسہ ایک تربیت گاہ ہونا چاہیے اور واقعی یہ تھا بھی تربیت گاہ جہاں دادا کے اصولوں پر سختی سے عمل ہوتا اور دادا ان ہی اصولوں کی نگہبانی کے لیے ضعیفی کے باوجود کبھی کبھی مدرسے ضرور جاتے تھے۔

وقت گذرتا رہا —— آہستہ آہستہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ میں پیچھے، بہت پیچھے رہ گیا ہوں ابا اور دادا کی نصیحتیں میرے مستقبل کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ میں اکتا کر فرار کی راہ اختیار کی اور کتابوں میں پناہ لی مگر لگا کہ یہاں سب کچھ زنگ کھایا ہوا ہے۔ دادا حضور کی نصیحتوں سے لے کر ابا کی سفید کرتے تک سب بوسیدہ ہے؟۔ بس اسی نکر پر آ کر ہم رک جاتے اس سے آگے سجھائی نہ دیتا اور شاید اسی نکر پر آ کر ہم رک جاتے ہوتے اگر آکا بھائی سے ملاقات نہ ہوتی —— آکا بھائی میرے چچا زاد بھائی تھے۔ مجھ سے عمر میں کافی بڑے مگر بہت جلد ہماری دوستی ہو گئی شہر میں کہیں پڑھتے تھے اور طویل چھٹیوں میں ہمارے گھر آئے تھے۔

وہ ابا کے سگے بھتیجے تھے مگر ابا سے کس قدر مختلف۔ اس وقت ہم اس قابل ہو چکے تھے کہ گھر میں دادا سے لے کر جمن تک کے مقام کو کچھ کچھ سمجھ سکیں یہ بات اور کہ اچھائی

اور برائی، نیکی اور بدی، منزل اور ترقی کا بہت واضح مفہوم ہمارے ذہن میں نہ تھا اور آہستہ آہستہ ہم یہ بھی جانتے تھے۔ کہ ابا کے چہرے کی مسکراہٹ اور دسترخوان پر موجود کئی سالن سب جھوٹے ہیں اور غربت، تنہائی اور جمود کی دیمک چھوٹی اینٹ کے ہمارے قدیم مکان کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ اب ہم سمجھ سکتے تھے کہ عرصہ دراز سے سامنے والے کمرے کی دیوار پر موجود گھنٹہ بند کیوں رہتا ہے۔

آکا بھائی جن کے پاس اتنے ڈھیر سے رومال تھے اور اتنی قسم کے تھے کہ ہمیں اپنا سفید براق لباس گندہ لگنے لگتا اور ابا کے گھٹنے پر موجود اور واضح ہو جاتا۔ ایک وقت تھا جب ہم پیوند کو سادگی سمجھتے تھے آکا بھائی کا لباس دیکھ کر یہ پیوند زخم لگنے لگا اور یہ زخم بڑھتا تو پورے جسم پر چھا جاتا ہمیں لگتا کہ ہم ایک زخم ہیں جس کی دکھن میں ہمارا وہ سارا بھولپن اور معصومیت ڈوبی جا رہی ہے جو گذشتہ پندرہ سالوں میں ہم نے چھوٹی اینٹ کے مکان سے پائی تھی —

چنانچہ آکا بھائی کے ساتھ ہم بھی شہر آ گئے۔ گھر سے رخصت کا دن ہمیں یاد ہے اور ابا کے ہونٹوں پر وہ گمبھیر مسکراہٹ بھی جس کے معنی ہم اب کچھ کچھ سمجھنے لگے تھے ابا کی خاموشی کہہ رہی تھی "مت جاؤ" "مت جاؤ" تمہیں دادا حضور جیسا بننا ہے، مت جاؤ کہ تم چھوٹے ماسٹر جی ہو، تم بھی چلے گئے تو اس آنگن کا کیا ہوگا جس میں لگے پودوں کو تمہیں پانی دینا ہے، اس چھوٹی اینٹ کے مکان کا کیا ہوگا جس کی دیواریں اب اتنی کمزور ہو گئی ہیں کہ اس میں نیا کیلنڈر ٹانگنے کے ایک کیل بھی نہیں ٹھونکی جا سکتی۔" مگر ہم جانتے تھے کہ ان دیواروں کے گرنے سے پہلے ہی ہمیں دوسرا مکان تلاش کر لینا چاہیے چنانچہ ابا کی خاموشی بھی ہمیں نہ روک سکی کہ ہمارے سامنے ایک بہت بڑی دنیا پھیلی ہوئی تھی، ایک بہت بڑا سماج تھا جس کو ہماری ضرورت تھی۔ چنانچہ ہم نوزائدہ خواب سینے میں دبائے اس یکسانیت سے بھری دنیا کو چھوڑ آئے جہاں جمود کا سکون سکون اور کمزوری کا نام ایقان تھا۔ اب ہمارے سامنے اونچی اونچی بلڈنگیں تھیں، بڑے بڑے پارک تھے، سروں کا ہجوم تھا اور کتابوں سے بھری لائبریریاں تھیں جن میں آج کے اسٹوڈنٹس اور کل کے دانشور لائبریری فریم کا چشمہ لگاتے دنیا کے حالات سے باخبر ہونے کی فکر میں خود سے بے فکر رہتے تھے۔ ہم نے پھر اس دنیا کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھا جہاں دو بوڑھی ہوتی آنکھیں ہماری راہ تک رہی ہیں، جہاں مدرسے اور چھوٹی اینٹ کا مکان ہمارے سہارے کا منتظر تھا، جہاں ٹوٹتی قدریں فریاد کر رہی تھیں کہ ہمیں یوں اپنے سے الگ نہ کرو ہم نے صدیوں تمہارا ساتھ نبھایا ہے، ہمیں یوں پامال کر کے نہ جاؤ کہ ہم سے ہی نئی قدریں پھوٹیں گی۔

اس وقت ہمارے سامنے آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی روشنی تھی، کانوں میں گھل جانے والے بے باک قہقہے تھے، بڑی بڑی میزوں پر پھیلے ہوئے بے شمار مسائل تھے جن میں قصبے میں موجود چھوٹی اینٹ کی عمارت سے آنے والی پکاریوں دب جاتی ہے کہ ہم سمجھ نہ پاتے اور شاید آج تک نہ سمجھ پاتے اگر ابا جی کا وہ خط ہمیں نہ ملا ہوتا جس میں لکھا تھا

"بیٹے ہمیں معلوم ہے کہ تم لوٹ کر آنے کے لیے نہیں گئے ہو لیکن شاید تمہیں یہ بتا دینا میرا ایک اور فرض ہے کہ جو عمارت تم بنانا چاہتے ہو اس میں بغیر چھوٹی اینٹ کے پائداری اور سچائی نہیں آ سکتی۔ اب بھی وقت ہے کہ تم لوٹ آؤ اور ان گرتی ہوئی دیواروں کو نئی اینٹیں لگا کر تھام لو جن کو سنبھالے سنبھالے بوڑھے کاندھے تھک چکے ہیں اور ان میں اگر نئی اینٹیں نہ لگیں تو یہ عمارت گر جائے گی اور تمہیں کسی نئی تعمیر کے لیے آثار تک دستیاب نہ ہو سکیں گے۔"

خط پڑھ کر مجھے ایسا لگا کہ میں آج تک سراب کی سمت دوڑتا رہا ہوں اور زندگی کے بیس سال میں نے اپنے آپ سے الگ کہیں گزارے ہیں اور سروں کے اس جنگل میں اکیلا ہوں، بالکل اکیلا۔

چنانچہ آج بیس سال بعد میں پھر اپنے قصبے میں موجود تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہاں بھی تو بہت کچھ بدل گیا ہے، اگر میرا گھر بھی بدل گیا ہو تو؟ خوف میرے اندر سر ابھار رہا تھا۔

میں اپنی گلی میں داخل ہو رہا ہوں۔ سامنے موجود مدرسہ جوں کا توں ہے۔ "کچھ بھی تو نہیں بدلا" مدرسے کا پرانا گیٹ ایسے بند تھا جیسے سالہا سال سے کسی کھولنے والے کے انتظار میں ہو۔ میرے قدم بے اختیار گھر کے بجائے مدرسے کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ میں دروازہ پر ہاتھ رکھتا ہوں، دروازہ کھل گیا ہے۔ سامنے داہنے کونے میں ہمیشہ کی طرح دو بلیوں کے درمیان پیتل کا پرانا گھنٹہ لٹکا ہوا۔ اور موسلی دونوں بلیوں کے درمیان خلا میں لٹکی ہوئی تھی۔ میرا ہاتھ خود بخود موسلی تک پہنچ جاتا ہے اور میں پیتل کے پرانے گھنٹہ پر ضرب لگاتا ہوں۔ ڈھن ڈھن کی آواز سے مدرسہ گونج اٹھا ہے میں گھنٹہ بجا کر نگاہیں اٹھاتا ہوں دو چمکتی آنکھیں میرا استقبال کرتی ہیں ایک سفقت بھرا ہاتھ میرے سر تک پہنچ جاتا ہے چمکتی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو سفید کرتے کے گریبان میں گر کر جذب ہو جاتے ہیں۔ صبح صادق کی ہلکی روشنی مدرسے میں پھیل جاتی ہے، دو بوڑھے ہونٹ مسکرانے لگتے ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ پیتل کے پرانے گھنٹے کی آواز میں کھنکتے قہقہے شامل ہیں اور آج کا سورج بیس سال لمبی رات کے بعد طلوع ہوا ہے

(اردو سروس سے نشر)

انجم عثمانی
پبلیکیشن ڈیپارٹمنٹ
این سی ای آر ٹی سری اروبندو مارگ
نئی دہلی ١٦

غزل

مخمور سعیدی

کھو کے رہ جائے نہ ان اونچے گھروں کے درمیاں
کوئی ایسا گھر بھی ہو اتنے گھروں کے درمیاں

آندھیاں دیوار و در سب کچھ اڑا کر لے گئیں
آ بسے کتنے کھنڈر اپنے گھروں کے درمیاں

ندیاں پھیلیں تو بڑھ کر بستیوں تک آ گئیں
لوگ گھر کر رہ گئے کچے گھروں کے درمیاں

شور کرتی تھی ہوا سونی چھتوں پر ہر طرف
چیختے پھرتے تھے سناٹے گھروں کے درمیاں

پھیلتی جاتی تھیں شہروں میں عجب ویرانیاں
ٹوٹتے جاتے تھے سب رشتے گھروں کے درمیاں

وحشتیں کیا تھیں، گھٹن کیسی تھی جس نے دوستو!
لا سجائے دشت کے نقشے گھروں کے درمیاں

جانے کتنی صورتیں دھندلی پڑیں، پھر کھو گئیں
جانے کتنے آئینے ٹوٹے گھروں کے درمیاں

قید تھیں پرچھائیاں گزرے ہوئے دن رات کی
یاد کے آسیب رہتے تھے گھروں کے درمیاں

جھانکتی تھیں ہر طرف سے بھولی بسری رونقیں
تھیں عجب آبادیاں اجڑے گھروں کے درمیاں

کھوکھلی ہونے لگی بنیاد ہر دیوار کی
قافلے دیمک کے آ اترے گھروں کے درمیاں

راستوں پر آ گئی چل کر گھروں کی واردات
راستوں کے حادثے پہنچے گھروں کے درمیاں

ڈھونڈتے پھرتے ہو کیوں مخمور صحراؤں کے بیچ
جو تماشے تم نے دیکھے تھے گھروں کے درمیاں

(اردو سروس سے)

شمع فروزاں

علم و عمل

ظہیر کیفی امروہی

ایک بہترین انسان کی پہچان اس کا علم اور عمل ہے یہ دونوں چیزیں ہی انسان کی زندگی کی تعمیر و ترقی اور ترفع کے لیے اہم حیثیت رکھتی ہیں، اس کے کردار اور شخصیت کو نکھارتی اور سنوارتی ہیں اور اسی کی بدولت انسان کامیابی اور کامرانی کی منزل سے ہم کنار ہوتا ہے۔ عمل کے بغیر علم بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح علم کے بغیر عمل اپنے مقاصد کی پورے طور پر تکمیل نہیں کر سکتا۔ اور انسان بھرپور فائدوں سے سرفراز نہیں ہو سکتا۔

اسی لیے پیغمبروں، دانشوروں، رشیوں منیوں اور ولیوں نے بھی علم و عمل کو انسانی زندگی کی روح بتایا ہے اور وہ اپنے افکار و اقوال اور ملفوظات کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کو علم و عمل کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا حکیمانہ پیغام دیتے رہے ہیں، اور اس کی افادیت اور اہمیت و عظمت کو ناگزیر طور پر عمل پیرا ہونے کی تلقین و تاکید کو ذہن نشین کراتے رہے ہیں۔

علم کے بغیر زندگی بے کار ہے انسان کندۂ ناتراش ہے عمل کے ذریعے ہی وہ زیور انسانیت اور ارتقار کی دولت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ علم و عمل دو لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔ یعنی ایک روح ہے تو دوسرا قالب، حقیقت یہ ہے کہ عمل کے بنا انسان کی زندگی اور اُس کی ذات اپنا کوئی واضح اور بڑا مقصد حاصل نہیں کر سکتی ہے۔ انسانی زندگی میں علم و عمل کی کارفرمائی یا جلوہ گری ہی اسے بلندی، سرفرازی، شان و شکوہ سطوت و حکمت بخشتی ہے، جو شخص علم حاصل نہیں کرتا وہ حیوان سے بدتر ہے اور جو انسانی علم حاصل کرنے کے باوجود عمل کی جانب اپنی توجہ، صلاحیت اور تفکر و طاقت مرکوز نہیں کرتا وہ گوہر مراد کو نہیں پا سکتا۔

اس لئے ضروری ہے کہ انسان کو نہ صرف علم حاصل کرنا چاہیے بلکہ اپنے عمل کو اپنی زندگی کا اوّلین مقصد بنانا چاہیے علم و عمل کی پیہم کوشش اُسے معراج کمال تک پہنچا سکتی ہیں، وہ علم بے کار اور بے جان ہے جسمیں عمل شامل نہیں ہے اور وہ عمل فضول ہے جس میں علم کا عنصر شامل نہیں ہے علم کی اہمیت اور اس کے حصول کے لیے پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ

یعنی علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مرد اور عورت پر۔

علم کی افادیت کے بارے میں پیغمبر اسلام نے مزید فرمایا ہے۔

"علم حاصل کرو چاہے اس کے لیے تم کو دور دراز کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور سخت سے سخت صعوبتیں ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں"

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں اقوال و ارشادات سے قطعی پر ظاہر ہے کہ علم کی انسانی زندگی میں کس قدر ضرورت ہے، اہمیت و افادیت اور عظمت ہے۔

علم حاصل کرنے کا زمانہ یوں تو بچپن ہی سے شروع ہوتا ہے لیکن بعض نامساعد حالات کی وجوہ سے کبھی کبھی انسان باوجود خواہش اور کوشش اس کو حاصل نہیں کر پاتا اور بچپن کی بے فکری اور تازہ ذہنی کا زمانہ بیت جاتا ہے تب آدمی سوچتا ہے کہ وہ اب کیوں علم حاصل کرے، یہ نقطۂ نظر بے حد غلط اور خطرناک حد تک تباہ کن بھی ہے کیونکہ اس طرح انسان خود اپنے ہاتھوں ہی اپنی تقدیر پر سیاہی پھیر لیتا ہے اور زندگی بھر وہ اپنی بربادی اور ناشادی کا ماتم کرتا رہتا ہے، کف افسوس ملتا ہے۔ اس لیے کہ علم ہر زمانے میں حاصل کیا جا سکتا ہے اس کے لیے عمر کی قید نہیں ہے صرف ذوق، لگن اور جستجو کا جذبہ درکار ہوتا ہے۔ دیکھیے علم و حکمت کے شہنشاہ، دانش وران دنیا و دیں حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال ہمارے سامنے ہے، مروی ہے کہ آپ نے چالیس سال کی عمر میں علم حاصل کرنا شروع کیا، اور اپنی فطری صلاحیتوں، خداداد بصیرت اور دانش مندانہ سوجھ بوجھ سے علمی دنیا میں وہ مرتبہ اور کمال حاصل کیا کہ چار دانگ عالم میں آپ کی حکیمانہ لیاقت مستند و معتبر سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے اپنے جوہر علمی سے وہ وہ حکیمانہ مسائل اور نکات اور ان کے حل تلاش کیے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان ان کے علم کی روشنی میں مستفید ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ کیونکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف علم حاصل کیا بلکہ اس کو اپنے عمل کی آمیزش سے اس قابل بھی بنایا جس سے عام لوگوں کو بہرہ مند ہونے کا سلیقہ اور موقع بھی میسر آیا۔

قادر مطلق، خداوند دو عالم قرآن حکیم میں خود ارشاد فرماتا ہے۔

عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

یعنی ہم نے انسان کو علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

فرمودات خداوندی سے بھی علم کی قدر و منزلت، اہمیت و افادیت مسلم طور پر انسان کے لیے نہ صرف مترشح اور مشکل راہ ہے بلکہ اس کے برکات و فضائل انسان سے پوشیدہ نہیں ہیں علاوہ بریں مذہب اسلام نے عمل کی تلقین بار بار کی ہے، کیونکہ عمل کی بدولت ہی اس کارگہ ہستی میں بوقلمونی ہے زندگی میں حرارت، روشنی اور رعنائی کی کارفرمائی ہے علم و عمل کی عمل داری اگر انسانی زندگی میں نہیں ہے تو اُسے جینے کا حقیقی لطف بھی حاصل نہیں ہو سکتا، علاوہ ازیں انسانی ارتقار کا تسلسل باقی نہیں رہ سکتا، نظام کائنات مفلوج ہو جائے گا۔ یقیناً بقائے انسانی کو دوام بخشنے میں علم و عمل کی جلوہ گری کی ہی ضرورت ہے۔

چنانچہ مفکر اسلام، حکیم الامت، شاعر مشرق علامہ اقبال اپنے افکار عالیہ کے ذریعے تمام دنیا کو اپنا پیغام عمل اس طرح دیتے ہیں ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اس شعر کی روشنی میں بھی ثابت ہوا کہ عمل کے بغیر انسانی زندگی کی تعمیر و تشکیل اور ترفع ممکن نہیں ہے،

قانونِ قدرت ہے کہ جس شخص کا علم اور عمل جس قدر ہوگا، اس کا ماحصل بھی اسے اتنا ہی قدرت سے ودیعت ہوتا ہے، یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ علم اور عمل کے بغیر انسان اپنے مقاصد کی تکمیل کر سکے، اُسے خوش و خرم طور پر گذار سکے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو یہ دنیا اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھ سکتی تھی اور اس طرح انسانی زندگی اس قدر رنگارنگ اور دلچسپ ہرگز ہرگز نہیں ہوتی۔

عمل کی تلقین اور تاکید کے لیے علامہ اقبال نے خوب فرمایا ہے ؎

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

(اردو سروس سے نشر)

ظہیر کیفی امروہوی
بتوسط، ماہنامہ سند، ۱۹۳، ٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

شادی نہ کریں

18 سال سے پہلے
لڑکیوں کی اور

21 سال سے پہلے
لڑکوں کی

قانون یہی کہتا ہے؛
آپ کے بچّوں کی بھلائی بھی اسی میں ہے؛
شادی سے پہلے انھیں شادی کی ذمہ داریاں
سمجھنے کے لائق ہونے دیں۔

davp 80/121

اردو سروس

پہلی مجلس میڈیم ویو ۳۱۳ء۳۲ میٹر (۲ ،کلوہرٹز) میڈیم ویو ۲۰۷ء۴ میٹر (۱ ،کلوہرٹز) شارٹ ویو ۳۴ء۵ میٹر (۱۱۶ کلوہرٹز)

صبح

۵-۴۲ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۵-۴۵ صبح گاہی: حمد، نعت، سلام
شبدوبھجن اور نعتیہ کلام
جمعہ: قرآن خوانی
مع ترجمہ اور نعتیہ کلام
۶-۱۵ خبریں
۶-۲۵ اخباروں کی رائے
۶-۳ شہر صبا (علاوہ جمعہ)
جمعہ: حرف آغاز
(مع وضاحتی نوٹ)
۷-۰۰ شمع فروزاں

۷-۰۵ پرانی فلموں سے
(جمعہ کو، ۷ بجکر ۲ منٹ تک)
۷-۲۵ جمعہ: گاندھی جی نے کہا
۷-۳ نوائے ساز
۷-۴۵ گزشتہ شب ۴۵-۸ کی دوبارہ نشریات
۸-۰۰ آپ کی فرمائش
۸-۲۰ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۲۵ آپ کی فرمائش
۹-۰۰ چلتے چلتے (علاوہ جمعہ/اتوار)
جمعہ/اتوار آؤ بچو!

۹-۱۵ آج کی بات (علاوہ جمعہ/اتوار)
۹-۲۰ دھرتی گاتی ہے
(علاوہ جمعہ/ہفتہ/اتوار)
جمعہ/اتوار
آؤ بچو! (آغاز ار لوبکے)
ہفتہ: حب وطنی
(حب الوطنی کے نغمے)
۹-۳۰ خبروں کا خلاصہ
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی (علاوہ اتوار)
اتوار: ہلکی کلاسیکی موسیقی
۱۰-۰۰ اختتام

دوسری مجلس میڈیم ویو ۳۱۳ء۳۲ میٹر (۲ ،کلوہرٹز) میڈیم ویو ۲۰۷ء۴ میٹر (۱ ،کلوہرٹز) شارٹ ویو ۱۹ء۱۵ میٹر (۱۵ کلوہرٹز)

دوپہر

۱-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۲-۰۰ پروگراموں کا خلاصہ
۲-۰۲ خبروں کا خلاصہ
پائندہ انتخاب
I، III، V ۳ بجے تک
ملی قوالیاں
II، IV ۲-۳۰ بجے تک
منگل: بھکتی گیت I، III، V
میری نظر میں II، IV
بدھ: حسن نظر
جمعرات: دھوپ چھاؤں
جمعہ: ہلکی کلاسیکی موسیقی
ہفتہ: گیتا بجلی
I، III، V تازہ ریکارڈنگ
II، V لائبریری ریکارڈنگ
اتوار: آپ کا خط ملا
۲-۲۷ بجے تک
۲-۳۰ پائندہ انتخاب (I، III، V)
راگ رنگ II، IV
منگل: نغمہ و تبسم

(I، II، IV)
یک رنگ: (III، V)
بدھ: بزم خواتین
جمعرات: بلیٹن (I، III، V)
یادیں بن گئیں گیت
(II، IV)
جمعہ: گیت سے گیت
(I، III، V)
تیس منٹ (II، ۱۰)
سُنے جو یاد ہیں (IV)
ہفتہ: بزم خواتین
اتوار: گیتوں بھری کہانی (I)
محفل (II)
کہکشاں (III)
غزلیں (غیر فلمی IV)
رنگ محل (V) ۲-۳۰ بجے تک
۳- پائیدار: ایک فلم کی
(II، IV)
قوالیاں غیر فلمی (I، III، V)
منگل: نئی نسل نئی روشنی

بدھ: فلمی دنیا (I، III)
رنگارنگ (II، V)
صدائے رفتہ (IV)
جمعرات: سارنگیہ
جمعہ: آواز دے کہاں ہے
(گزشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)
ہفتہ: پھر سنیئے
اتوار: کچھ تو کہیئے (٢)
قوالیاں (فلمی) (III)
قوالیاں (غیر فلمی) (II، IV)
رنگ محل (V)
(شروعات ۳-۲ بجے سے)
۳-۳۰ آپ کی پسند
۴-۰۰ اخباروں کی رائے
۴-۰۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۲ تبصرہ، پارلیمانی کارروائی پر
ہفتہ وار تبصرہ
۴-۲۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۵۰ خبریں
۵- اختتام

تیسری مجلس میڈیم ویو ۳۱۳ء۴۲۷ میٹر ۲ ،کلوہرٹز شارٹ ویو ۵۰ء۱۲۹۱ میٹر ۵۹۳۲ کلوہرٹز

رات

۷-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۸-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۸-۱ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۱۵ آثار (سامعین کی درخواست پر غیر فلمی غزلیں/نغمے)
(علاوہ اتوار تعطیلات کے روز ۴۵-۸ بجے تک)
اتوار: آواز دے کہاں ہے
(۴۵-۸ بجے تک)
۸-۴۵ جہاں نما
(علاوہ اتوار، تعطیلات)
اتوار: آواز دے کہاں ہے (مسلسل)
تعطیلات: آثار (مسلسل)
۸-۴۵ پیر: کلام شاعر
منگل: تقاریر
بدھ: شہر نامہ/پس منظر
جمعرات: آپ کا خط ملا
جمعہ: تقاریر
ہفتہ: ریڈیو نیوز ریل
اتوار: کتابوں کی باتیں (I)
دلی ڈائری (II، IV)

اقتصادی جائزہ (III)
اردو دنیا (V)
۹-۰۰ حسن غزل (علاوہ جمعرات)
جمعرات: ڈرامہ
(مسلسل ۴۵-۹ بجے تک)
۹-۱۵ پیر/بدھ
قوالیاں (غیر فلمی)
منگل: ملاقات لیے
جمعرات: ڈرامہ (مسلسل)
جمعہ: افسانہ (II، IV)
شہ پارے (I، III)
اوراق مصوّر (V)
ہفتہ: نغمہ و ساز
اتوار: کاجیرین کا رسے
(ٹھمری/دادرا)
۹-۲ پیر: ایک راگ
کئی روپ (I)
ایک ہی فلم کے گیت (II)
سنگر کے ساتھ (III)
فنون لطیفہ (IV)
خواب زار (V)

منگل: آئینہ (I، III)
میگزین (II)
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا (IV)
ماضی کے دیار (V)
بدھ: کھیل کے میدان سے
(I، III)
مشاعرہ (II)
سائنس میگزین (IV)
نئی فلموں سے (V)
جمعرات: ڈرامہ (مسلسل)
رات ۴۵-۸ بجے تک
جمعہ: روبرو
(انٹرویو/مباحثہ)
ہفتہ: نئی نسل نئی روشنی
اتوار: رنگارنگ (I، V)
محفل ہمنشیں (II)
ادبی نشست (III)
اردو سروس ڈائجسٹ (IV)
۹-۴۵ جمعرات: ساز یہ
۱-۰۰ خبریں
۱-۱۰ تعمیل ارشاد (علاوہ پہلا اتوار)
پہلا اتوار: مشاعرہ

۱۱-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
۱۲-۰۰ عالمی خبریں
۱۲-۰۵ پیر تا ہفتہ: ہلکی کلاسیکی موسیقی

منگل تا بدھ: جمعہ/جمعرات/جمعہ/اتوار
فلمی نغمے
ہفتہ: فلمی لیے (I، III، V)

مشاعرہ (II، IV)
۱۲-۳۰ آخر شب بزم قوالی
۱۲-۵۸ پروگراموں کا خلاصہ
۱-۰۰ اختتام

اتوار یکم مارچ

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: راجندر مہتہ، نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور کیفی اعظمی کا کلام
سرمندر کور: جگر کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: گوپال داس، گٹار پر راگ الہیّہ بلاول
۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام) گزشتہ جمعہ یعنی ۲۷ فروری ۱۹۸۱ کی دوبارہ نشریات
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: زندہ حسن
ٹھمری، بھیرویں اور دادرا
۹-۰۰ حسن غزل: راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور شکیل بدایونی کا کلام
۹-۱۵ گجرین کا رسے: زندہ حسن: دادرا
۹-۳۰ رنگارنگ: شیلے پر دہلا
تحریر: آر۔ کے۔ شرما
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: گوپال سنگھ گٹار پر
راگ شنکرا اور الدانہ

پیر ۲ مارچ

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی
نعت خوانی: قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: ریتا گنگولی امیر قزلباش کا کلام
گھنشیام داس، مشیر جھنجھانوی اور حسن نعیم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز، ونکٹ راؤ، بانسری پر راگ بلاول
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سریندر سنگھ، تیج پال سنگھ، خیال للت
۸-۴۵ کلام شاعر: کرشن ادیب
۹-۰۰ حسن غزل
ریتا گنگولی، غزلیں
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، سریندر پال سنگھ
تیج پال سنگھ، خیال کلاوتی
ونکٹ راؤ، بانسری پر راگ درباری
اور کوشک دھونی

منگل ۳ مارچ

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: ولایت حسین ساگر
خمار بارہ بنکوی اور راجیش کمار اوج کا کلام
شوبھا راؤ: فیض اور ذوق کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: این۔ راجم، وائلن پر ٹھمری بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: شنو کھورانہ
خیال
۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی، حرف آغاز
پرویز اختر: غزل
درمنت برگر وہ راوی: مزاحیہ تقریر
ادمراد کرمانی
ان سے ملیے
۸-۴۵ نئی دنیا نئے مسائل، روحانی اقدار اور مادیت، تقریر از انور صدیقی
۹-۰۰ حسن غزل: ولایت حسین ساگر
عرش ملسیانی اور بہار لکھنوی کا کلام
۹-۳۰ آئینہ: نثر دانشوراں، پیش کش ڈاکٹر نثار احمد فاروقی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: شنو کھورانہ
خیال چندرکونس
این۔ راجم، وائلن پر راگ درباری

بدھ ۴ مارچ

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: شوبی کا بیاہ
نظم از نذیر اکبرآبادی
(شو راتری پر خاص پروگرام)
۷-۳۰ نوائے ساز: ولایت حسین
ستار پر راگ بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
شفیع احمد خیال اساودی
۲-۳۰ بزم خواتین: ہمارے مسائل
خاندانی بہبود (مباحثہ)
غزل، خطوں کے جواب

۳۰-۔۔ علمی دنیا: نغمہ کا سفر
طلعت محمود از ایس ایم شارق
فلم ایکٹریس شوبھنی سنگھ سے ملاقات
از ثریا سعید
۸-۴۵ شہرنامہ: بمبئی از افتخار امام
۹-۔۔ حسن غزل: ابر جو بہار ادھ
غالب اور شکیل کا کلام
۹-۳۰ کھیل کے میدان سے
پیشکش: کے۔ بی گلکشر
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: شفیع احمد
خیال جے جے ونتی
ولایت حسین، شہنائی پر کلاوتی

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۷-۳۰ شہرصبا: کماری ابر دل، عرش ملسیانی
اور اقبال کا کلام
نذیر احمد آکاشی، حسن نعیم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: شرمتی ماسین
ستار پر راگ للت
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: میرا کھرواڈکر
خیال بھیروی
۹-۔۔ ڈرامہ: گرم کوٹ، تحریر
از ایس بیدی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: میرا کھرواڈکر
خیال شدھ کلیان
سرشتم حسین، ستار پر راگ شام
کلیان

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ سلام
۷-۳۰ صرف غزل: استیش بہتر اور امیر
قزلباش کا کلام
اور اگرگل، شمیم جے پوری اور
ساحر ہوشیارپوری کا کلام
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا تھا
۷-۳۰ نوائے ساز: فردوس احمد
سرود پر راگ للت
۹-۔۔ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
کہانیوں کا ڈرامائی روپ
پنچ تنتر کی کہانی از مجیب صدیقی
بچوں کا گیت
بچوں کی دنیا
بچوں کا خط
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سلامت حسین خاں
راگ توڑی میں آلاپ اور دھرپد
۔۔-۳۰ آواز دے کہاں ہے (اتوار کی دوبارہ نشریات)
۸-۴۵ عہد قدیم کے فنکار: وساکھادتہ
تقریر از کنور پال سنگھ
۹-۔۔ حسن غزل: استیش بہتر، غلام ربانی
تاباں اور حسن کمال کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: سلامت حسین خاں
راگ کھماج میں آلاپ اور دھرپد
فردوس احمد
سرود پر راگ دربار

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی
نعت خوانی: قوالی
۷-۳۰ شہرصبا: اے۔ رمیش کمار
شمیم جے پوری اور منیر مصحفی کاوی
کا کلام
نینا دیوی: سودا اور غالب کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: مصطفیٰ رضا
وچتر وینا پر راگ بیراگی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: مالتی پانڈے
خیال دیسی
۲-۰۷ گیتانجلی
۲-۳۰ بزم خواتین، گھر آنگن: بچوں کی
تربیت، تقریر از مقبول نکہت
مہدی: گیت
بزم صنف نازک، صوفیا کی
تحریروں میں تقریر از رضیہ فاروقی
کام کی باتیں
۹-۔۔ حسن غزل: اے۔ رمیش کمار
مومن اور غالب کا کلام
۹-۱۵ نغمہ وساز
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: فاصلہ کیوں
ہے تعلیم اور زندگی میں
غزل
خطوں نامہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: مالتی پانڈے
خیال کیدارہ
مصطفیٰ رضا: سرسوتی وینا پر راگ
شری رنجنی

اتوار ۸ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۷-۳۰ شہرصبا
محمد یعقوب، پارسا ئے پوری
اور نثار کا کلام
اقبال بانو، فانی اور مومن کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: ہریش بجدیو
گٹار پر دھن
۹-۔۔ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
مورخہ ۶ مارچ کی دوبارہ نشریات
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
اوما ڈے: ٹھمری بھیروی
عثمان خاں ٹھمری بھیروی اور دادرا
۸-۴۵ دلی ڈائری: رمیش چندر
۹-۔۔ حسن غزل، اقبال بانو، داغ کا
کلام
۹-۱۵ کھربن کار سے اوما ڈے
ٹھمری تلنگ
۹-۳۰ جمال ہمنشیں، مراٹھی افسانہ
از سلام بن رزاق
۱۱-۰۵ بزم موسیقی، موسیقی کا خاص
پروگرام

پیر ۹ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی
قوالی
۷-۳۰ شہرصبا: نیلم ساہنی، جاں نثار اختر
اور فراق کا کلام
ہلال احمد، مخدوم اور حسن کمال
کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: امرناتھ: بانسری
پر کھری ٹوڈی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: یونس حسین خاں
خیال جونپوری
۸-۴۵ کلام شاعر از غلام رسول
نازکی
۹-۔۔ حسن غزل: نیلم ساہنی
شمیم جے پوری کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: یونس حسین خاں
آلاپ اور دھمار راگ بہار
امرناتھ: بانسری پر راگ
چندرکونس

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۷-۳۰ شہرصبا ایم۔ ایل۔ آگرہ
مجروح سلطان پوری
اور اختر شیرانی کا کلام
اجیت کور، غالب، فیض اور
سکندر علی وجد کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: وی۔ جی۔ جوگ
وائلن پر راگ اہیر بھیرو
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سیارام تیواڑی
راگ دیسی میں دھمار
۔۔-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: کالج کی شام
کلچرل پروگرام پیشکش طلبا
ذاکر حسین کالج دہلی
۸-۴۵ نئی دنیا نئے مسائل فرد اور
معاشرہ تقریر از ڈاکٹر عتیق اللہ
۹-۔۔ حسن غزل، ایم۔ ایل۔ آگرہ
داغ اور بیدم شاہ وارثی
کا کلام
۹-۳۰ فیچر: نیشنل آرکائیو
پیشکش کے۔ آر۔ خان
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: سیارام تیواڑی
راگ جے جے ونتی میں دھمار
وی۔ جی۔ جوگ۔ وائلن پر بھوپالی

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی، نعت خوانی
قوالی
۷-۳۰ شہرصبا: صلاح الدین احمد
اعجاز وارثی اور بشیر بدر کا کلام
شیلا گل وادی
جاں نثار اختر اور فیض کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: جگن ناتھ اور پارٹی
شہنائی پر راگ کمل بھیرو
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: وجے کچلو اور
سوئی کچلو: آلاپ خیال للت
۲-۳۰ بزم خواتین: افسانہ
از منو بھنڈاری
کلام شاعر: جمیلہ بانو
خطوں کے جواب
۳-۔۔ رنگا رنگ: دستکاری کا بیگن
تحریر از فکر تونسوی
۸-۴۵ پس منظر: نند کشور ورما

۹ - - حسن غزل: صلاح الدین احمد
حفیظ جالندھری اور مجاز کا کلام
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: وجے کچلو اور
روی کچلو: آلاپ اور خیال بہاگ
جگناتھ اور پارٹی
راگ چندر کونس

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا: چندن کمار داس
حفیظ جالندھری اور اقبال
کا کلام
کمل سندھو کیفی اعظمی کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز: پرشانت کمار بھانجا
ستار پر راگ اہیر بھیرو
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: پروین سلطانہ
خیال للت
۹ - - ڈرامہ: "یہودی کی لڑکی"
تحریر آغا حشر کاشمیری
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: پروین سلطانہ
خیال مالکونس
پرشانت کمار بھانجا
راگ کیدارہ ستار پر

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶ - ۳۰ حرف غزل: انجلی بوس
فیض احمد فیض اور شکیل
کا کلام
حسین بخش جگر کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز: اشوک رائے
سرود پر بلاس خانی توڑی
۹ - ۰۰ آؤ بچو (بچوں کا پروگرام)
نیے پرانے روپ ہولڈ
سکریٹریٹ تقریر از غلام حیدر
بچوں کا گیت
بچوں کی بوجھیں
بچوں کے خط
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
نصیر احمد خاں: خیال نٹ بھیرو
۳ - ۰۰ آواز دے کہاں ہے
(گزشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)

۸ - ۴۵ ہندوستان کا رول
افریقہ میں تقریر از فرید۔ ایم۔ خان
۹ - - حسن غزل: انجلی بوس
ذوق اور مومن کا کلام
۹ - ۱۵ افسانہ: بلراج مینرا
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: نصیر احمد خاں
خیال جوگ
اشوک رائے: سرود پر کروانی

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی
۶ - ۳۰ شہر صبا: نسیم بانو: راز الہ آبادی
اور فیض جے پوری کا کلام
ہیمنت کمار: فیاض ہاشمی
اور ایس۔ ایچ بہاری کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز: اسعد علی خاں
سرسوتی وینا پر راگ بلاس
خانی توڑی
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: پدماوتی
شالگ رام: خیال دیسی
۲ - ۰۷ گیتا نجلی
۲ - ۳۰ بزم خواتین، پوچھیے تو
ازدواجی زندگی میں بے حسی
کیوں پیدا ہوتی ہے، مباحثہ
گیت، خطوں کے جواب
دسترخوان
۹ - ۰۰ حسن غزل: نسیم بانو
بے خود اور مومن کا کلام
۹ - ۳۰ نئی نسل نئی روشنی
ادبی میگزین پروگرام: کرن
افسانہ: انوار ثاحمد خاں
کلام شاعر
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: پدماوتی شالگ
رام: خیال کامود
اسعد علی خاں: سرسوتی وینا
پر راگ شنکرا

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا: راحت علی عمر قریشی
اور مشیر انصاری کا کلام
اور شاہدن: فیروز نظامی اور
(باقی ص ۴۲ پر)

دہلی

میڈیم ویو دہلی الف ۳۶۶۶۳ میٹر ۸۱۹ کلو ہرٹز دہلی "ب" ۲۹۳۹ میٹر ۱۰۱۱ کلو ہرٹز
دہلی "ج" ۲۱۹۶۳ میٹر ۱۳۶۸ کلو ہرٹز دہلی "د" ۲۴۶۹ میٹر ۱۲۱۵ کلو ہرٹز
شارٹ ویو صبح ۸ بجے تک ۸۹۱۵ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز صبح ۱۰ بجے کے بعد ۴۲۱۹ میٹر ۷۱۱ کلو ہرٹز
دوپہر ۲۱۵ میٹر ۷۲۳۰ کلو ہرٹز شام ۵ بجے تک ۴۲۱۹ میٹر ۷۱۱ کلو ہرٹز
شام ۶ بجے سات تک ۸۹۱۵ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز

دہلی "الف" عالمی خبریں ہندی اور انگریزی: صبح ۶ - ۰۰
ہندی میں خبریں: ۸ - ۰۰، ۱۱ - ۰۵، ۱ - ۱۰، ۲ - ۱۰
۵ - ۰۰ (صوبائی خبریں) ۵ - ۰۵، ۶ - ۰۵، ۷ - ۰۵ (علاقائی خبریں)
۸ - ۴۵، ۰۵ - ۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۱۲ - ۰۰ سنسکرت میں خبریں صبح ۰۰ - ۰، شام ۶ - ۱۰
اردو میں خبریں: صبح ۸ - ۰۵، دوپہر ۱ - ۰۵ اور رات ۹ - ۱۵ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۱ - ۴۰

دہلی "ب": ہندی میں خبریں ۲ - ۴۵ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸ - ۱۰، ۱۰ - ۰۰، ۱ - ۰۰، ۲ - ۰۰، ۲ - ۲۰ (دھیمی رفتار سے)
۴ - ۰۰، ۶ - ۰۰، ۹ - ۰۰، ۱۱ - ۰۰ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں: صبح ۸ - ۲، شام ۷ - ۳۰، ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۹ - ۰۰ بجے
دہلی "د" ہندی میں حالات شام ۷ - ۳۰، انگریزی میں حالات: رات ۹ - ۱۵
کھیل کود کی خبریں شام ۰۰ - ۰، (ہندی) رات ۸ - ۰۰ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دہلی الف

صبح

۵ - ۵۵ وندے ماترم منگل دھون
۶ - ۵ وندنا کھیتی باڑی
۶ - ۳ کھیتی کی باتیں
۶ - ۴۵ رام چرت مانس
۶ - ۴۵ سور دھارا
۶ - ۵۵ آج کے پروگرام اور موسم
۷ - ۰۵ برج مادھوری (سوائے اتوار)
۷ - ۳۰ بھیر پرساد
۷ - ۴۵ ورندگان (سوائے یک منگل)
۸ - ۴۰ اردو مجلس (روزانہ)
۹ - اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر

۲ - ۴۰ لوک بھارتی (سوائے اتوار)
۱۲ - ۱۵ سگم سنگیت (سوائے اتوار)
۱۲ - ۳ مسوں کا پروگرام
(۱) منگل جمعرات، جمعہ
گاؤں سبھوں کا پروگرام
(بدھ جمعہ)
۲ - ایک ہی کلاکار (روزانہ)
۲ - ۳ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
۲ - ۳ موسم اور اختتام (اتوار ۳ - ۳)
۴ - ۱۵ مقامی اطلاعات اور گم شدہ لوگوں
کے لیے پروگرام
۶ - ۲ گرام سنسار (روزانہ)

۷ - - کرشی جگت
- - پروگراموں کا خلاصہ، موسم
۰ - ۲۵ ساتنیکی
۷ - ۴۵ وادیہ وادن
۱۱ - - وادیہ وند
۱۱ - ۱ موسم اور اختتام

دہلی ب

صبح

۶ - - وندے ماترم
۶ - ۰۷ انگریزی میں پروگرام (خلاصہ)
۶ - ۲ گیتکا (سوائے پیر)
۶ - ۳ سنگیت سردھا
۰ - ۳ ۳ - ۹ بجے کا پروگرام
۹ - ۳ سمارن (سوائے بدھ)
۲ - ۱ اختتام (اتوار - ۱۱)

دوپہر

۳ - ۱۰ موسم کا حال (انگریزی میں)
۳ - ۱۵ اسپورٹس سروس
۵ - ۵ اصاروں کی رائے
۵ - ۵۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
۶ - ۵ نوجوانوں کے لیے پروگرام
- یوواوانی پروگرام
۷ - ۳ سار سنگیت
۷ - ۴۵ اردو مجلس
۸ - ۱۵ سماچار درشن (اتوار، منگل، جمعہ)
یو ٹیوب ریل (منگل، جمعرات، ہفتہ)
روزن اسپورٹس (پیر)

۹ - ۲۵ سماچار درپن سے
۹ - ۱۵ اسپاٹ لائٹ
(ہندستانی سنگیت)
۹ - ۴۵ مغربی موسیقی (اتوار کو ۱۰ - ۰۰)
۱۱ - ۵ موسم کا حال اور اختتام

دہلی د
یوواوانی

صبح

۷ - - آج کا پروگرام (ہندی)
۷ - ۵ میر شفقت

۷ - ۴۵ وگیان ورود
۷ - ۵ وادیہ سنگیت وادیہ وادن
۸ - - شاستریہ سنگیت
۸ - ۲۵ ورندگان
۸ - ۳ مغربی موسیقی
۹ - اختتام (اتوار - ۱۱)

شام

۶ - ۵۵ آج کا پروگرام
۷ - ۵ محفل
۷ - ۵ نکڑ ناٹک (ہندی، ہفتہ)
۸ - ۵ ال دی گرد (پرپیچ) ل
۸ - ۵۰ یا تھہ واٹیری (منگل سے جمعہ)
۹ - - رم
۱۱ - اختتام

اتوار یکم مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ اننت لال اور ساتھی: شہنائی
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
غلام تقی خاں: گائن
۱۱-۰۰ یوواوانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
ایمی شنکر شاستری: وینا وادن
۱۲-۱۵ مرزا جھنڈو خزانے کی تلاش میں، جھلکی از راج کمار داغ
۲-۳۰ کنور صاحب
تحریر: گوپال داس
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
ایمی شنکر شاستری: وینا وادن

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتکی
۹-۰۰ اننت لال اور ساتھی: شہنائی
۹-۳۰ محفل
بدھتیہ مکرجی: ستار
۱۰-۰۰ چلین

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سورجی
مانک ورما: گائن
۷-۵۰ سنگم: اڑیہ گیت
۹-۱۵ اپنی نگری
۳-۱۵، ۴-۰۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ اننت لال اور ساتھی: شہنائی

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ رومارانی جھٹاچاریہ: گائن
۱۱-۰۲ گھاسی رام نرمل: جلترنگ
۱۱-۳۰ سندھیا مکرجی: گائن راگ للت

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی: تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ 'کوئی ایک کرن' جھلکی
تحریر: ڈاکٹر سدھا ناتھ کمار
پیشکش: ستیندر شرت
۵-۳۰ رومارانی جھٹاچاریہ: گائن

رات

۸-۰۰ سواستھ چرچا
۸-۱۵ رومارانی جھٹاچاریہ: گائن
۸-۳۰ سند سمیکشا
۹-۰۰ گھاسی رام نرمل: جلترنگ
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
غریبی کیوں؟ ایک تشخیص ۔
آج کے سندربھ میں:
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
اوما شنکر شرما: ستار

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۵ سنگیت سورجی
پنڈت ڈی وی پلسکر: گائن
۷-۵۰ سنگم: سندھی گیت
۹-۱۰ بھوجپوری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۰ سنگم سنگیت
۳-۲۰ رویندر کمار ادھیشرا: ستار
بال کرشن مارووال: طبلہ

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
ایرانگم: گیت / بھجن
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۳ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ مصطفیٰ رضا: وچترو ینا
۱۱-۰۲ پنڈت ونائیک راؤ پٹوردھن: گائن
۱۱-۳۰ ہرشن وردھن: بانسری
اختر حسین: طبلہ

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی: اڑیہ گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴ مصطفیٰ رضا: وچترو ینا

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۹-۳۰ موکھش مولر ورشم
سنسکرت فیچر
تحریر و پیشکش: ڈاکٹر جوالا شنکر ترویدی
۱۰-۰۰ گجندر بخشی: گائن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سورجی
بھیم سین جوشی: گائن
۷-۵۰ سنگم: بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ نکھل گھوش: طبلہ پر جپ تال
۳-۴۵ سبدھ سنگیت

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ سنگم سنگیت
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام (انگریزی)

بدھ ۴ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ شانتی ہیرانند: ٹھمری، دادرا
۱۱-۰۲ بمل مکرجی: ستار پر راگ نٹ بھیرو
۱۱-۳۰ شانتی ہیرانند: ٹھمری، دادرا

دوپہر

۱۲-۰۲ ہماچل لوک گیت
۵-۳۰ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'مرزا جھنڈو خزانے کی تلاش میں' جھلکی از راج کمار داغ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۵ شانتی ہیرانند: ٹھمری
۹-۰۰ رمضان خاں: طبلہ
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سورجی
ہری پرساد چورسیہ: بانسری
۷-۵۰ سنگم: گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ ڈی لکشمی دیوی: گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ اسپورٹس میگزین (انگریزی)

جمعرات ۵ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ } شمس الدین فریدی ڈیسائی
اور } رودر وینا
۱۱-۳۰ } رام جی لال شرما: پکھاوج
۱۱-۰۲ سنگھ بندھو: گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی: بنگلہ لوک گیت

رات

۸-۱۵ بیتے دنوں کی منور جگ یادیں: تقریر
۸-۳۰ سند سمیکشا
۹-۰۰ رام جی لال شرما: پکھاوج
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سورجی
افضل حسین جے پور والے: ٹھمری
۷-۵۰ سنگم: مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: برج کے لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ جے لکشمی بالارامن: گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ سنگم سنگیت
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۶ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ اختر علی اور ذاکر علی: گائن
۱۱-۰۲ وشوجینت رائے چودھری: سرود
۱۱-۳۰ اے وی ایس راؤ: گائن
راگ سارنگ ورانی

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی: مراٹھی لوک گیت

۵-۴۰ سعید ظفر خاں : ستار
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

شام

۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اودوکن
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ سعید ظفر خاں : ستار
۹-۳۰ 'بندھن' ناٹک
تحریر و ہدایت : وشو پرکاش دیکشت
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
اے کے رویندر ناتھ : گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
دشوجیت رائے چوہدری : سرود
۷-۵۰ سنگم : تیلگو گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
اے کے رویندر ناتھ : گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۷ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ دیوی دت شرما : گائن
ہیرا لال : طبلہ وادن
۱۱-۰۲ جوائے شری واستو : وائلن
۱۱-۳۰ اشتیاق علی اور ریاض علی
گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ شری کانت باکرے : گائن

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتھتی
۸-۳۰ اس سپتاہ سنسد میں
۹-۰۰ ہیرا لال : طبلہ
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
زرین داروالا : سرود

دہلی 'ب'

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
جوائے شری واستو : وائلن
۷-۵۰ سنگم : کنڑ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ڈوگری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ دیوی دت شرما : گائن
ہیرا لال : طبلہ

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ سنگم سنگیت
۸-۳۰ دس ویک ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۸ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ کیلاش پنوار : ستار
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
شرافت حسین خاں : گائن
پریم ولبھ : طبلہ
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت

دوپہر

۱۲-۱۵ 'پنچ پرمیشور' منشی پریم چند کی کہانی
کا ڈرامائی ریڈیو عکس
ترتیب : روپا بھٹناگر
۲-۳۰ 'بندھن'
تحریر و ہدایت : وشو پرکاش دیکشت
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۴ کرناٹک سنگیت
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ سابھنگی
۹-۰۰ پریم ولبھ : طبلہ
۹-۳۰ سنگیت پتریکا
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
کرشنا داس گپتا : گائن
۷-۵۰ سنگم

۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰ سنگم سنگیت
۳-۳۰ کیلاش پنوار : ستار

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیرز

پیر ۹ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ امرناتھ : گائن
۱۱-۰۲ اشوک کمار اور ساتھی : شہنائی
۱۱-۳۰ نور محمد : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
۱۲-۳۰ موکشن مولر وشیدوشیم : روپک
تحریر و پیشکش : ڈاکٹر جھوائی شنکر ترویدی
۵-۴۰ امرناتھ : گائن
۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ امرناتھ : گائن
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام (ہندی)
نوجی کیوں ؟ ایک وشلیشن
نرسی کا نروان
۹-۴۵ سبدھ سنگیت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
پنڈت جسراج : گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۳ سنگیت سوربھی
اشوک کمار اور ساتھی : شہنائی
۷-۵۰ سنگم
۹-۱۰ لوک مادھوری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰، ۵-۲۵، ۶-۴۵ اور ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ نور محمد : گائن
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۱۰ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ سیتا دیوی : گائن

۱۱-۰۲ منو خاں : کلارنٹ
۱۱-۳۰ گنگو بائی ہنگل : خیال میاں کی توڑی

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۳۰ پنڈت گنگا پرساد پاٹھک : گائن

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ وگیان وارتا
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۰۰ لوک مانیہ : طبلہ
۹-۳۰ 'ارن' سریندر کمار کی کہانی کا ریڈیو عکس - ترتیب : رادھے شیام اپادھیائے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ سنگیت سوربھی : ٹھمری
۷-۵۰ سنگم
۹-۱۰ لوک مادھوری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰، ۵-۴۵، ۶-۴۵ اور ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ سیتا دیوی : گائن

رات

۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
(انگریزی)

بدھ ۱۱ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۱۱-۳۰
پی ڈی سپت رشی : وائلن
۱۱-۰۲ لیش پال : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
۵-۳۰ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'پانچ پرمیشور'
منشی پریم چند کی کہانی کا ریڈیو عکس
ترتیب : روپا بھٹناگر
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ پی ڈی سپت رشی : وائلن
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

حفیظ احمد خاں : گائن

دہلی 'بے'

۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجھی
یش پال : گائن
۵۰-۷ سنگم
۱۰-۹ لوک مادھوری

دوپہر

۳۰-۲، ۴-۳، ۴۵-۶، ۴۵-۸
سنگم سنگیت
۳۰-۲ کرناٹک سنگیت

رات

۳۰-۸ لوڈسے ان پارلیمنٹ
۳۰-۹ یووادانی سے انتخاب

جمعرات ۱۲ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ اجیت سنگھ پنیل، گائن
۲-۱۱ پریم جین : گٹار
۳۰-۱۱ چنموئے لہری
خیال جوپالی توڑی

دوپہر

۲-۱۲ لوک بھارتی
۵-۵ سنسکرت پاٹھ
۳۰-۵ بال کاریہ کرم

رات

۱۵-۸ سمنوئے کے سوتر
ناشیہ نیج : تقریر
۳۰-۸ سندر سمیکشا
۰۰-۹ اجیت سنگھ پنیل، گائن
۳۰-۹ نیشنل پروگرام : فیچر
۳۰-۱۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجھی
۵۰-۷ سنگم
۱۰-۹ لوک مادھوری
۱۵-۳، ۲-۴، ۴۵-۶، ۴۵-۸
سنگم سنگیت
۳۰-۳ کرناٹک سنگیت

رات

۳۰-۹ انگریزی تقریر

جمعہ ۱۳ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ ایف راٹسے چوہدری ، گائن
۲-۱۱ مختار احمد خاں : سرود
۳۰-۱۱ ایف راٹسے چوہدری : گائن

دوپہر

۲-۱۲ لوک بھارتی
۴۵-۵ آر ایس تیواری : وائلن
۵۵-۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۰۰-۸ گاندھی چرچا
۱۵-۸ اولوکن
۳۰-۸ سندر سمیکشا
۰۰-۹ آر ایس تیواری : وائلن
۳۰-۹ 'لونا' پنجابی ناٹک
تحریر : شوکمار بٹالوی
ہدایت : دویندر سنگھ
۳۰-۱۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۲۰-۷ سنگیت سورجھی
مختار احمد خاں : سرود
۵۰-۷ سنگم
۱۰-۹ لوک مادھوری

دوپہر

۱۵-۳، ۲-۴، ۴۵-۶، ۴۵-۸
سنگم سنگیت
۳۰-۳ کرناٹک سنگیت

رات

۳۰-۹ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۱۴ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ مہندر شرما ، گائن
۲-۱۱ چنتامنی جین ، جلترنگ
۳۰-۱۱ اے کانن ، خیال
۲-۱۲ لوک بھارتی
۳۰-۵ غلام دستگیر خاں : ستار

رات

۰۰-۸ سوا تنتر کشا
۱۵-۸ آج کے اتتھی
۳۰-۸ اس سپتاہ سندر میں

۰۰-۹ چنتامنی جین ، جلترنگ
۳۰-۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی 'بے'

صبح

۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجھی
غلام دستگیر خاں ، ستار
۵۰-۷ سنگم
۱۰-۹ لوک مادھوری

دوپہر

۱۵-۳، ۲-۴، ۴۵-۶، ۴۵-۸
سنگم سنگیت
۳۰-۳ مہندر شرما : خیال

رات

۳۰-۹ اورگیسٹ ٹو نائٹ

اتوار ۱۵ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ امجد علی خاں ، سرود
۰۰-۹ بال کاریہ کرم
۰۰-۱۰ آپکی فرمائش پر شاستریہ سنگیت
۲-۱۱ یووادانی
۳۰-۱۱ کرناٹک سنگیت

دوپہر

۱۵-۱۲ سوت کا سواگت ، جھلکی
تحریر : امرت کیشپ
۳۰-۲ مہاراجہ رنجیت سنگھ
پنجابی میں ناٹک
شکریہ کے ساتھ ناٹک کا ریڈیو عکس
مترجم اور ہدایت کار : بلونت گارگی
۲-۵ سنسکرت پاٹھ
۲۵-۵ کرناٹک سنگیت

رات

۰۰-۸ رابندر سنگیت
۱۵-۸ ساہتیکی
۰۰-۹ سدھ سنگیت
۳۰-۹ محفل

۰۰-۱۰ چین

دہلی 'بے'

صبح

۲۰-۷ وندنگان
۳۰-۷ سنگیت سورجھی
این۔ آر۔ شاباننے ، گائن
۵۰-۷ سنگم : آرکیسٹرا

دوپہر

۱۵-۳، ۲-۴
سنگم سنگیت
۳۰-۳ این۔ آر۔ شاباننے ، گائن

شام

۴۵-۶، ۴۵-۸
پرسار گیت
۳۰-۹ کرنٹ افیرز

بقیہ اردو سروس

راز الہ آبادی کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز : برج بھوشن لعل کا بر اگٹار پر راگ بلاول
--۹ آدی بچو! دبچوں کا پروگرام) گزشتہ جمعہ کے پروگرام کی دوبارہ نشریات
۳۲-۹ ہلکی کلاسیکی موسیقی
صفدر حسین (پاکستان) ٹھمری، کافی، دادرا
بھیرویں اور دادرا کا لنگوا
۷-۲ آپ کا خط ملا اور رسیلا گیت
-۹ حسن غزل : راحت علی
حسرت موہانی اور ظفر کا کلام
۱۵-۹ گجر بن کالے : سوہنا دیوی ٹھمری
۳۰-۹ ادبی نشست : ہمارے ادبی رسائل کا تجزیہ : مباحثہ
۵-۱۱ بزم موسیقی : برج بھوشن لال کابرا گٹار پر راگ یمن

قطعہ

گوہر عثمانی مراد آبادی

شمع احساس اگر دل میں فروزاں ہوگی
مری دحشت ترے چہرے سے نمایاں ہوگی
اک شکست اور تجھے گردش دوراں ہوگی
سامنے آئی ہمارے تو پشیماں ہوگی

لکھنؤ

فریکوئنسی [illegible]

خبریں

ہندی انگریزی: ۶-۰۰ بجے (عالمی خبریں)
ہندی: صبح ۸-۰۰ بجے، دوپہر ۱-۰۰ اور ۲-۱۰ بجے، شام ۶-۰۰، شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۵ بجے
انگریزی: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۰، شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے
سنسکرت: صبح ۷-۰۰ بجے اور شام ۶-۱۰ بجے
اردو: صبح ۸-۵۰ اور شب ۹-۱۵ بجے
نیوز لیٹر: ہندی: صبح ۹-۰۰ بجے — ضلع کی چٹھی: صبح ۹-۰۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں: دوپہر [illegible] بجے — پرادیشک سماچار: شام [illegible] بجے

[illegible]

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم / منگل دھونی
۶-۰۰ کرشی چرچا اور موسم کا حال
۶-۳۰ آرادھنا
۶-۴۵ گاندھی چرچا (جمعہ)
۶-۵۰ وچار دھارا (جمعہ کے علاوہ)
۶-۵۵ آج کا کاریہ کرم اور موسم کا حال
۷-۰۰ ہاسیہ گان
۷-۱۵ آپ کے آس پاس و فیچر (اتوار)
۷-۳۰ سنسکرت شکشا: (پیر، جمعرات)
لگو شکشا (منگل، بدھ، ہفتہ)
۸-۰۰ لوک گیت
۸-۳۰ اردو پروگرام
۹-۱۰ اس ماس کے گیت (اتوار)
۹-۱۵ چتر کیہانی وطنی واد (اتوار)
۹-۳۰ چنگٹریاں (اتوار)
۹-۴۵ بال سنگھ (اتوار)
۱۰-۳۰ دو اوار سنگیت سبھا (اتوار)
۱۱-۳۰ اختتام

دوپہر
۱۲-۰۰ بارہ دری (اتوار)
۱۲-۱۰ برج بہار یمیوں کیلئے (اتوار کے علاوہ)
۱۲-۳۰ کاریشیل مہلاؤں کیلئے (اتوار)
لے چلے گھونے (پیر)
سب رس (بدھ)
چتر پٹ سے (جمعرات، جمعہ)
۱-۱۰ آج اتوار ہے (اتوار)
۱-۲۵ گھر آنگن (پیر اور جمعرات)
گرہ لکشمی (منگل اور جمعہ)
راگ رنگ (ہفتہ)
لوک گیت (اتوار)
۱-۴۰ جوانوں کے لیے
۲-۳۰ دگیاں اور کسان
۲-۴۵ موسم کا حال اور اختتام

شام
۵-۰۰ پروا وائی ۵-۳۰ لوک گیت
۵-۴۰ مقامی اطلاعات اور موسم کا حال
۶-۰۰ گم شدہ افراد سے متعلق اطلاعات
۶-۱۵ شری رک ریڈیو گوشٹھی (اتوار)
مرید منڈل (اتوار کے علاوہ)
۶-۴۵ آج اور کل کے کاریہ کرم
۷-۰۵ کسانوں کے لیے (منگل، جمعہ کے علاوہ)
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی (منگل، جمعہ)
۷-۳۰ دیش گان
۷-۴۵ لوک گیت ۔ اتوار، منگل، جمعرات ہفتہ
رویندر سنگیت (پیر)
آؤ بچو! (بدھ)
بال گوپال (جمعہ)

شب
۸-۰۰ ہندی تقریر (اتوار سے جمعہ تک)
۹-۳۰ انگریزی تقریر (اتوار، بدھ)
۹-۴۵ بھارت بھارتی (منگل)
۱۰-۰۰ گیت سنگیت (اتوار)
پریوار کلیان پرشنوتری (بدھ)
۱۰-۰۰ ساتھی (پہلے اور چوتھے پیر کو)
۱۰-۱۱ موسم کا حال اور اختتام

لکھنؤ ب

صبح
۵-۵۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۷-۴۵ اختتام
۸-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۹-۳۰ اختتام
۹-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق (اتوار)

دوپہر
۱۲-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۲-۴۵ اختتام

شام
۵-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۵-۴۵ اشتراک پروگرام (لکھنؤ اور نجیب آباد)
۶-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

شب
۱۱-۱۰ اختتام

اتوار یکم مارچ

صبح
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
چندر پرکاش مصرا: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام درون [illegible]

دوپہر
۱۲-۰۰ بارہ دری
۱-۱۰ آج اتوار ہے: جھوٹ، جنگلی
مصنفہ: فرح فاطمہ قدوائی

شب
۱۰-۰۰ اردو پارکھ: ستار راگ بہاگ
۱۰-۳۰ امرناتھ اور پشوپتی ناتھ مصرا
خیال اور ٹھمری

پیر ۲ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور شب ۸-۳۰ و ۱۰-۳۰
سوپربھات پال: سرود وادن
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰ شب ۸-۱۵
انعام اللہ اور پارٹی
نعت اور غزل

۸-۳۰ اردو پروگرام: ملاقات
شہنائی نواز استاد بسم اللہ خاں
سے اُن کے فن اور شخصیت پر گفتگو
انٹرویور: عمیق حنفی

۹-۱۰ اور شب ۹-۴۵
موتی لال بھٹ: خیال

شب
۵-۴۵ رویندر سنگیت
۷-۳۰ یووا وانی

منگل ۳ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور صبح ۹-۱۰
دھرم ناتھ مصرا: ٹھمری اور دادرا
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵ و ۸-۱۵
سجاتا چکرورتی: گیت، بھجن و غزل
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
نظم
ماضی اور حال کے آئینے میں
فیض آباد
تقریر: جسٹس محمد مرتضیٰ حسین
کلام شاعر: فرخ جعفری

شب
۹-۴۵ بھارت بھارتی
چھتیس گڑھی لوک گیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۴ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۲۵
سبھاش رائے: بانسری
۷-۴۵ ساز غزل
۸-۳۰ اردو پروگرام: سائنس نامہ
میڈیکل سائنس کے میدان میں
ہوئی ترقیوں پر تبصرہ
ڈاکٹر جی۔ آر۔ خان
ادبی تراشہ
رنگ تغزل
۹-۱۰ اور شب ۸-۳۰ و ۱۰-۳۰
گنیش پرساد مصرا: خیال، ٹھمری
طبلہ پر سنگت: رام کمار شرما

دوپہر
۱-۱۰ رام کمار شرما: طبلہ

۵-۴۵ اور ۸-۱۵
مشاعرہ: غزلیں
۹-۵۰ پریوار کلیان پرشنوتری
۱۰-۰۰ بن پھول: ڈرامہ
مصنفہ: سروجنی نائیڈو

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور ۹-۱۰
پریم سنگھ کونٹ: خیال
۷-۴۵ کیلاش سریواستو: گیت و بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: اساتذہ کا کلام
میر، سوز، سودا اور انشا کا کلام

شب
۷-۳۰ یووا وانی
۱۰-۳۰ ہری پرساد چورسیا: بانسری

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور شب ۸-۳۰
ایم ڈی سرنگی رشی: وائلن
طبلہ پر سنگت: مہیش کمار شرما
۷-۳۰ سُر ویلا: (ہندی میں نظم خوانی)
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
رتنا گنگولی: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
سماجی خدمت: مختصر تقریر
نسیم اقتدار علی
افسانہ: قطب اللہ
۹-۱۰ کشوری امونکر: خیال جونپوری
۵-۴۵ اور ۸-۱۵
شاہد خاں: گیت اور بھجن
۱۰-۰۰ درپن
۱۰-۳۰ بڑے غلام علی خاں: خیال بھوپالی

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور ۹-۱۰
اسمٰعیل خاں: ستار
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
روپالی مکھرجی: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: خواتین کے لیے
نظم
تعلیم یافتہ لڑکیاں اور ذہنی
انتشار: مباحثہ

شرکاء: محترمہ سلمیٰ خاتون
ڈاکٹر فہمیدہ کبیر اور
محترمہ ملکہ قمر آرا
آپ کے خط

شب
۷-۳۰ یوواوانی
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ مارچ

صبح
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
انیتا تلوار: گیت، بھجن، غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام
سامعین کے ادبی سوالات
کے جواب
رنگ تغزل

دوپہر
۱۲-۰۰ بارہ دری
۱-۱۰ آج اتوار ہے
"ادھار کی پریمیکا": جھلکی
مصنف: سروج کپور

شب
۷-۳۰ یوواوانی
۹-۵۰ گیت سنگیت

پیر ۹ مارچ

صبح
۷-۴۵ الطاف حسین: غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: مباحثہ
اترپردیش میں نیا تعلیمی نظام

دوپہر
۱۲-۰۰ انیس الحسن رضوی: گیت و بھجن

شب
۵-۴۵ رویندر سنگیت
۷-۳۰ یوواوانی
۱۰-۰۰ کلاسیکی: سانسکرتک سمیکشا

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵ و ۸-۱۵
نرملا کماری: گیت بھجن اور غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
نغمہ
ماضی اور حال کے آئینے میں
بارہ بنکی، تقریر
چودھری محمد غیاث الدین اشرف
کلام شاعر: جعفر عسکری

شب
۷-۳۰ یوواوانی
۸-۰۰ وگیان چرچا
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفلِ موسیقی

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۷-۴۵ سازِ غزل

۸-۳۰ اردو پروگرام: ادبی فیچر
سلام مچھلی شہری کی زندگی اور
ان کے ادبی کارناموں پر مبنی فیچر
تحریر: شاہ نواز قریشی

دوپہر ۱۲-۰۰ سنسکرت گیتم

۵-۴۵ اور شب ۸-۱۵
انیما سرلواستو: گیت اور بھجن
۹-۵۰ پرلوار کلیان پرشنوتری
۱۰-۰۰ "زندگی میں کبھی کبھار": ڈرامہ
وجئے کالے کے مراٹھی ڈرامے کا
ہندی ترجمہ
از: وندنا جوشی

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۷-۴۵ اور شب ۵-۴۵ و ۸-۱۵
شیل نگم: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: محفلِ ظرافت
نئے منشی جی
تحریر: وجاہت علی سندیلوی

شب
۷-۳۰ یوواوانی
۹-۳۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۷-۳۰ سُرویلا
ہندی میں نظم خوانی
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
دیانت داری: مختصر تقریر
محترمہ عطیہ بانو
نعت
لوک گیتوں میں اخلاقیات
تقریر: جناب اظہر فاروقی

شب
۷-۳۰ یوواوانی
۹-۳۰ "رنگ درشن": ڈرامہ
مصنف: وجے بوس

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۸-۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے لیے
بچوں کا نغمہ
کیا تمہیں معلوم ہے؟
معلوماتی تقریر: ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ
ایک کہانی، تمہارے خط کا جواب

۹-۱۰ سنسکرت پروگرام

دوپہر

۱-۱۰ راگ رنگ

شام

۷-۳۰ یووادانی

۸-۰۰ وگیانکی

۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
تمنا رہے: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام
سامعین کے ادبی سوالات اور ان کے جواب
ادبی تراشہ
رنگ تغزل

۱۰-۳۰ ریواریہ سنگیت سبھا

دوپہر

۱-۱۰ آج اتوار ہے
"ادھورا ناٹک" جھلکی
مصنف: شنکر سلطانپوری

شب

۷-۳۰ یووادانی

۸-۱۵ پرادیشک سماچار درشن

۹-۵۰ گیت سنگیت

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیے اس طرح ہم آپ کے خطوں کا جواب جلد از جلد دے سکیں گے۔

رامپور

(۳۳۶٫۷ میٹر (۸۹۱ کلو ہرٹز

خبریں

انگریزی، ہندی صبح ۷ بجے (مالی خبریں) [illegible]
ہندی میں [illegible] صبح [illegible] دوپہر [illegible]
شام [illegible] رات [illegible]
[illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم اور منگل دھنی
[illegible]

اتوار یکم مارچ

صبح

۷-۱۵ استاد عبدالکریم خاں: خیال

۸-۳۰ دودھیاوتی سنہا اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کے لیے (صرف اتوار)

۱-۱۰ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)

۱-۴۰ محمد یعقوب: سگم سنگیت

۲-۳۰ گرامین مہیلاؤں کے لیے
ٹماٹر کے وبھن پکوان
بھینٹ وارتا
کلینش وری شرما
سلائی بنائی سے فائدہ
تقریر از پشپا
اپار گھر میں مرغیاں اور بچت کریں
تقریر از لیلا دتی

شام

۶-۳۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: گیہوں کی فصل میں فصل سورکشا
تقریر از بلبیر سنگھ

۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

۸-۰۰ پریوار کلیان پرشن وتری (صرف اتوار کو)

۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۲ مارچ

صبح

۷-۱۵ نکھل بنرجی: ستار

۷-۴۵ لتا منگیشکر: سگم سنگیت

۸-۳۰ نصرت علی: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت: ناٹیکا "یہ بھی ایک جھلکی ہے" (دہلی سے ریلے)
عورتوں کے لیے گھریلو ادھیوگ
تقریر۔ غزلیں

۱-۴۰ لتا منگیشکر: سگم سنگیت

شام

۶-۳۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: آلو کا صحیح بھنڈارن: تقریر از وید پرکاش رستوگی

۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

۸-۰۰ اردو پروگرام (صرف پیر کو)

۸-۱۵ لتا منگیشکر: سگم سنگیت

منگل ۳ مارچ

صبح

۷-۱۵ استاد بڑے غلام علی خاں: خیال

۷-۴۵ یونس ملک: سگم سنگیت

۸-۳۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ استاد بڑے غلام علی خاں: خیال

۱-۴۰ یونس ملک اور ساتھی: سگم سنگیت

شام

۶-۳۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت: جمع خوری اور کالا بازاری کیسے رکیں؟
تقریر: آر کے مشرا

۸-۰۰ سواستھ سندیش
(صرف منگل کو)

۸-۱۵ یونس ملک: سگم سنگیت

بدھ ۴ مارچ

صبح

۷-۱۵ پنا لال گھوش: بانسری

۷-۴۵ شجاعت حسین خاں
روبالی مکھرجی: سگم سنگیت

۸-۳۰ اوشا اگروال: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت: خطوں کے جواب
بچوں کی پرامبھک شکشا میں والدین کا حصہ: تقریر
لوک گیت

۱-۴۰ طلعت محمود: سگم سنگیت

شام

۶-۳۰ عبدالحلیم جعفر خاں: ستار

۶-۵۰ کرشی جگت: تلہنی فصلوں کی کھیتی: تقریر: این سی چوہان

۷-۴۵ گرامین جگت: کمزور طبقوں کے لیے بینکوں کی سودھائیں
تقریر: بے کپور

۸-۰۰ انگریزی تقریر

۸-۱۵ الکا پرکاش: سگم سنگیت

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۷-۱۵ سنسکرت تقریر

۷-۴۵ جعفر حسین قوال اور ساتھی

سگم سنگیت

۸-۲۰ ششی پربھا جوہری اور سکھیاں لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ گنیش پرساد مشرا: خیال

۱-۴۰ جعفر حسین قوال اور ساتھی سگم سنگت

شام

۶-۲۰ جگدیش موہن: خیال

۶-۵۰ کرشی جگت: چوہوں کی روک تھام

۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

۸-۱۵ جعفر حسین قوال اور ساتھی سگم سنگیت

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۷-۳۰ کادیہ سوربھ رجنی ٹنڈن اور ڈاکٹر نند لال چترویدی

۷-۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام (صرف جمعہ کو)

۸-۲ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ امجد علی خاں. سرود

۱-۴۰ شیام موہن: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت: تقریر از ارجن رائے

۸-۰۰ جھلکی

۸-۱۵ شیام موہن: سگم سنگیت

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۷-۱۵ سامتا پرساد: طبلہ

۷-۴۵ جمیل احمد: سگم سنگیت

۸-۲۰ سرلا شرما اور سکھیاں لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ کو)

۱-۱۰ جوانوں کے لیے (صرف ہفتہ کو)

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: تقریر

گلاب رائے

۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

۸-۰۰ "سماج میں کمزور ورگ کی سورکشا" تقریر از چودھری جگدیش نرائن سکسینہ

۸-۱۵ جمیل احمد: سگم سنگیت

اتوار ۸ مارچ

صبح

۷-۱۵ ڈی۔ وی۔ پلسکر: خیال

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۴۰ کرشنا کلے، چندر آتما، خالد سگم سنگیت

۲-۳۵ گرامین مہیلاؤں کے لیے
بچوں کے کھلونے کیسے
تقریر از اندو ماتھر
آلو کے وبھن اپیوگ
تقریر: کماری ہرجیت کور

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: بھومی پرکشن

۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

پیر ۹ مارچ

صبح

۷-۱۵ استاد فیاض احمد خاں نیاز احمد خاں: خیال

۷-۴۵ نیلم ساہنی: سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت سمسیا سمادھان وارتا
بچوں کے روگ رودھک ٹیکے وشے پر تقریر
غزلیں

۱-۴۰ آشا بھوسلے: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵ کرشی جگت: کرشی پتریکا پروگرام

۷-۴۵ گرامین جگت پریوار کلیان

۸-۱۵ مکیش، محمد رفیع سگم سنگیت

منگل ۱۰ مارچ

صبح

۷-۱۵ سسر کنا دھر چودھری: وائلن

۷-۴۵ شیلا گل وادی: سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ غلام صادق خاں: خیال

۱-۴۰ جگ جیت سنگھ، پروین سلطانہ شیلندر سنگھ: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت: "لگھو کٹیر اُدیوگ شاشن کی ویوستھا"
تقریر: جندر موہن ورتھ وال

۸-۱۵ شیلا گل وادی: سگم سنگیت

بدھ ۱۱ مارچ

صبح

۷-۱۵ استاد فیاض خاں: خیال

۷-۴۵ موتی بیگم: گائن

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت وارتا کم خرچ میں سوادشٹ پکوان (ہولی کے سندربھ میں)
ایک سمسیا چھیڑ چھاڑ: تقریر
گیت

۱-۴۰ موتی بیگم: گائن

شام

۶-۵۰ کرشی جگت: زائد میں بیل والی سبزیوں کی کھیتی
تقریر: رویندر سنگھ

۷-۴۵ گرامین جگت: گرامین وکاس اور شکشا: بھینٹ وارتا لال محمد

۸-۱۵ موتی بیگم گائن

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۷-۱۵ سنسکرت تقریر

۷-۴۵ نتن مکیش: سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ افضال حسین نظامی: خیال

۱-۴۰ بھوپندر، چترا سنگھ، یونس ملک سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ علی اکبر خاں: سرود

۶-۵۰ کرشی جگت: سنتلت اُرورک پریوگ

۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۷-۱۵ شیو شنکر مشرا: طبلہ

۷-۳۰ کادیہ سوربھ: ڈاکٹر دھرم پال گپتا "شلبھ" اور رویندر بھرم

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ ستیش چندر: ستار

۱-۴۰ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۷-۴۵ گرامین جگت: تقریر ایم۔ اے۔ صدیقی

۸-۰۰ جھلکی

۸-۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی سگم سنگیت

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۷-۱۵ پنڈت جسراج: خیال

۷-۴۵ نسیم بانو: سگم سنگیت

۸-۲۰ لوک گیت

شام

۶-۲۰ یووادانی

۶-۵۰ کرشی جگت: مٹی کا سنرکشن کیسے، ڈاکٹر اوم پرکاش

۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

۸-۰۰ ہم اور ہمارے قانون اندھکرت کھون نرمان
تقریر: راجیندر پال سنگھ

۸-۱۵ نسیم بانو: سگم سنگیت

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۷-۱۵ رضا حسین: سارنگی

(باقی ص ۳۴ پر)

منگل ۳ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ پرکاش وڈھیرہ: بانسری پر راگ دیوگری بلاول
۸-۲۰ کرتار چند جوگی: لوک گیت
۸-۵۰ کنول ہنسپال: پنجابی گیت
۹-۱۵ نیلم ساہنی: غزلیں

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سدرشن کپور: لوک گیت
۷-۴۰ کنول ہنسپال اور نینا شاہ گیت اور غزل
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کویتا پاٹھ: ہندی میں کوی گوشٹھی
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۲۰ کھیڈ سنسار: کھیلوں کا میگزین پروگرام

بدھ ۴ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ بسوراج راجگورو: خیال دیسی
۸-۲۰ گوری گنگولی: بھجن
۸-۵۰ محمد صدیق: لوک گیت
۹-۱۵ بھائی اودنکار سنگھ راگی شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ اننت لال: شہنائی پر راگ مدھوونتی
۱۲-۱۵ گوری گنگولی: غزلیں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑھا بڑھا
۷-۵۰ بھائی اودنکار سنگھ راگی شبد
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش

۱۰-۳۰ بسوراج راجگورو خیال کوشی کانہڑہ

جمعرات ۵ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ پنڈت جسراج: خیال نٹ بھیرو اور بلاس خانی توڑی
۸-۲۰ گردھاری لال اور ساتھی بھیٹیں
۸-۵۰ سریندر کوہلی: گیت
۹-۱۵ سریندر کمار شرما: بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ ریتا گنگولی: ٹھمری اور دادرا
۱۲-۱۵ سریندر کوہلی: گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ حسین سنگھ خوشدل لوک گیت
۷-۴۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ سریندر کمار شرما: گیت
۸- سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ لوک گیتوں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ روشن آرا بیگم: خیال بسنت

جمعہ ۶ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ کشوری امونکر: خیال جونپوری اور ٹھمری بھیروی
۸-۲۰ راج کمار: بھجن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام: برکت سدھو
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر

۱۲-۰۰ استاد بڑے غلام علی خاں ٹھمری
۱۲-۳۰ راج کمار: غزلیں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ اجیت سنگھ دکوہہ والا لوک گیت
۷-۴۰ نزاکت علی سلامت علی خاں خیال آبھوگی
۸-۰۰ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۰۰ پنجابی گیت
۱۰-۱۵ برکت سدھو: لوک گیت
۱۰-۳۰ نزاکت علی سلامت علی خاں خیال کلاوتی اور ٹھمری متر کھماچ

ہفتہ ۷ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ نرمل ارورہ: خیال توڑی اور ٹھمری بھیروی
لکشمی شنکر: خیال گن کلی
۸-۲۰ گیت (ہندی)
۸-۵۰ پرکاش کور: پنجابی گیت
۹-۱۵ ہربھجن لال: بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ لکشمی شنکر اور نرمل ارورہ ٹھمری
۱۲-۱۵ ہربھجن لال: غزلیں
۱۲-۳۰ لوک رنگ: (لوک گیتوں کا رنگارنگ پروگرام)
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ گوردیو سنگھ کومل: لوک گیت
۷-۴۰ ہربھجن لال: کافی
۷-۵۰ پرکاش کور اور راجندر راجن گیت
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۸ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ برج نارائن: سرود پر راگ گجری توڑی
نثار حسین خاں: خیال گوجری توڑی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش
۱۲-۰۰ برج نارائن: سرود پر راگ شدھ سارنگ
۱۲-۱۵ پشپا ہنس: گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ مولا سنگھ ڈھاڈی اور ساتھی واراں
۷-۳۰ مدھو بالا چاولہ: کافی
۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد
۱۰-۳۰ برج نارائن: سرود پر راگ کوشی کانہڑہ

پیر ۹ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ مالویکا کانن: خیال سرائی
اودنکارناتھ ٹھاکر: خیال دیوگری بلاول
۸-۲۰ ایل۔ ڈی۔ پردیسی: بھجن
۸-۵۰ جگت سنگھ جگا: لوک گیت
۹-۱۵ جھلکی (طنز و مزاح کا پروگرام)

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲-۳۰ گیت (ہندی)
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ ایل۔ ڈی۔ پردیسی: غزلیں
۷-۵۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ پٹرول اور ڈیزل کے استعمال پر مسئلے: ہندی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ جگت سنگھ جگا: لوک گیت
۱۰-۳۰ مانک ورما: خیال یوگ کونس
رام نارائن: سارنگی پر راگ یمن

منگل ۱۰ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ نکھل بنرجی: ستار پر راگ ہیم للت اور بھٹیار

۸-۲۰ کلدیپ مانک، لوک گیت
۸-۵۰ کرتار سنگھ، شبد
۹-۱۵ گیت اور غزل، لکشمی شنکر

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سیدہ بانو، لوک گیت
۷-۴۰ کرتار سنگھ، گیت
۷-۵۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۲۰ پنجابی میں سائنٹک پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں کھینٹ دلتا

بدھ ۱۱ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ ہمانشو بسواس اور دلال رائے بانسری اور جل ترنگ پر راگ بھوپالی توڑی اور دھن موگو بائی کردیکر، خیال بلاول شکل بلاول اور ہنڈول
۸-۲۰ نریندر کور، پنجابی گیت
۸-۵۰ من موہن کور سندھو لوک گیت
۹-۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی، شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ امرت حسین خاں: ستار پر راگ شدھ سارنگ
۱۲-۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی، شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑا بڑا
۷-۵۰ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی، شبد
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ نریندر کور: پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش

جمعرات ۱۲ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ مانک ورما، خیال بھٹیار
۷-۵۰ سنگیت پریچہ
۸-۲۰ لال چند یملاجٹ، لوک گیت
۸-۵۰ قوالی
۹-۱۵ اجیت کور، شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ لچھمن داس سندھو ٹھمری اور دادرا
۱۲-۱۵ اجیت کور: غزلیں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ امریک سنگھ ہرگوبند پوری لوک گیت
۷-۴۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ اجیت کور، غزلیں
۸-۰۰ پری ل، ہندی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام، فیچر
۱۰-۰۰ سگم سنگیت
۱۰-۱۵ لال چند یملاجٹ
۱۰-۳۰ بالے خاں، ستار پر راگ یمن کلیان

جمعہ ۱۳ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ شرن رانی، سرود پر نٹ بھیروا اور بھیروی
۸-۲۰ جوگندر سنگھ، شبد
۸-۵۰ جاگیر محمد، صوفیانہ کلام
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر

۱۲-۰۰ شرن رانی، سرود پر ہیمنت اور چتر لال طبلہ پر روپک تال
۱۲-۳۰ گیت اور غزل، راجندر مہتہ اور نینا شاہ
۲-۲۰ لوک گیت، کرتار سنگھ رملا

شام

۵-۱۵ لوک گیت، سوندر سنگھ پردیسی

۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت
۱۰-۳۰ شرن رانی، سرود پر درباری کانہڑہ اور کمل سنگھ، ٹھمری

ہفتہ ۱۴ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ ایمانے رائے چودھری خیال دیسی
۱-۲۰ انیتا تلواڑ، گیت
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ شانتی ہیرانند، غزلیں

دوپہر

۱۲-۰۰ وادیہ ورند، گوپال کرشن دوارا تیار کیا پروگرام
۱۲-۱۵ شانتی ہیرانند: غزلیں
۱۲-۳۰ سریندر سنگھ شندا، لوک گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ بلونت سنگھ کویشر اور ساتھی کولیشری
۷-۴۰ بلدیو راج اور کرتار سندھو گیت
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۱۵ مارچ

جالندھر الف

صبح

۷-۳۰ غلام مصطفٰے خاں، خیال رام کلی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰۰ غلام مصطفٰے خاں، خیال پوریا دھناشری
۱۲-۱۵ گیت اور غزل، انل کمار
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت، گورمیت کور باوا اور ساتھی
۷-۴۰ گیت: انل کمار
۷-۴۵ جاگرت، پنجابی میں سلسلہ وار گھریلو فیچر
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ غلام مصطفٰے خاں خیال راجیشوری کونس

بقیہ: رامپور

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۴۰ محمد رفیع، سگم سنگیت
۲-۳۵ گرامین مہیلاؤں کے لیے تقریر از برج دانی گپتا پوشٹک ناشتہ گھر پر بنائیں تقریر: منجو کپور

شام

۶-۲۰ یوداوانی
۶-۵۰ کرشی جگت: نائٹروجنی فصلیں لابھ پر
۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب

غزل

علیم صبا نویدی

تیرے لبوں سے میرے لبوں تک کا فاصلہ
طے کر چکا ہے لمس تنہوں تک کا فاصلہ

ہم ایسی سرد سانس سے کیا رابطہ رکھیں
طے ہو سکا نہ جن سے رگوں تک کا فاصلہ

خوشیاں ملیں تو راہ میں بڑھ کر سمیٹ لیں
ہمت ہے کس میں ناپے دکھوں تک کا فاصلہ

ذہنی افق پہ ان کی رسائی نہ ہو سکی
جو ناپتے رہے ہیں دلوں تک کا فاصلہ

میرے قلم نے پار کیا ہنستے کھیلتے
تنقید کی سنگتی حدوں تک کا فاصلہ

برسوں صبا نویدی نے بانہوں سے طے کیا
بادِ خزاں سے ہنستی رتوں تک کا فاصلہ

شملہ

میڈیم ویو ... کلو ہرٹز
[illegible]
شام ... کلو ہرٹز
شام ... رات تک ... کلو ہرٹز

خبریں

ہندوستانی خبریں ... [illegible]
انگریزی میں خبریں ... [illegible]
سنسکرت میں خبریں ... [illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۵ گیان وندو ...
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۰۲ ساماجیکی
۷-۲۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰۰ موسم کا حال ...
۹-۰۲ اختتام
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
۱۲-۰۲ اختتام
۱-۰۱ ... کے لئے

۲-۰۲ موسم اور ... چرچا
۲-۳ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
... پروگرام (اتوار ...)
... پروگرام (...)
... پروگرام (...)
۵-۳۰ ... پروگرام (...)
... پروگرام (...)
... پروگرام ...
... (جمعرات)

۶-۱۵ ... پروگرام (اتوار، جمعرات)
... پروگرام (پیر ...)
... پروگرام (...)
دیہاتی خواتین کے لئے پروگرام (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۴۵ علاقائی خبریں
۷-۰۵ ...
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لئے
۸-۰۰ دھارا رس گیت
۱-۲ اختتام (سوائے منگل ہفتہ)
منگل ہفتہ ۵ — ۱۱

اتوار یکم مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'گیتا سے'
از کیشو شرما
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۰ لوک رنجن سماچار
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۲۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ
۱۲-۲۰ بال گوپال
۳-۰۰ ونیتا منڈل
شام
۶-۵۵ گیت
۷-۴۰ استادوں کیلئے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ کہانی از وشنو شرما

۹-۲۰ گیت پہاڑ سے
فرمائشی پہاڑی گیتوں کا ہفتہ وار پروگرام (صرف اتوار)

پیر ۲ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'اپنشد سے'
از ڈاکٹر مان سنگھ
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا: ادبی پروگرام
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
آج کی بات، سلسلہ وار ڈرامہ، لوک گیت
۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ جگیاسا
۹-۴۵ سگم سنگیت

منگل ۳ مارچ

صبح
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۵ خاندانی بہبود پر مبنی گیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۰ چٹکلا
شام
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ تعلیم پر تقریر
۹-۳۰ تقاریر کا نیشنل پروگرام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۴ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'ویدوں سے'
از دواکر دت شرما
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت
۹-۳۰ اختتام
شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہیلا سمیلن
دیہی خواتین کیلئے ہفتہ وار پروگرام
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
کام کاج، نئی بات، خطوں کے جواب
فرمائشی پہاڑی گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۱۵ گھر آنگن
۱۰-۰۰ آپکے انورودھ پر
نئی فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'صوفی وانی'
از ایم کے بیگ
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر: بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار
شام
۵-۲۰ چنو منو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۵۵ گیت
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۹-۲۰ علاقائی سنگیت
۱۰-۰۰ ہندی میں بات چیت

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'بائبل سے'
از ایچ ایس راہی
۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمے کی بات
تحریر: کیشو سوامی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل
شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۱۵ ہندی میں تقریر

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'درشن سے'
از سالگ رام
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دیش گان
۸-۲۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا
شام
۶-۰۰ خالی آسامیوں کیلئے اعلانات
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ خاندانی بہبود کا پروگرام

۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہیم درشن - علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'گیتا سے'، از ابھیم دت کالے
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ سیاحوں کیلئے
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۵ یووادانی
۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ
۱۲-۳ بال گوپال

شام
۶-۰۰ خالی اسامیوں کیلئے اعلانات
۷-۳۵ گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ سیاحوں کیلئے

پیر ۹ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'اپنشدوں سے'، از ڈاکٹر نیلنی اپادھیائے
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۲۵ ساہتیہ ویلا . کویتا پاٹھ
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
۹-۳۰ اختتام

شام
۶-۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۲۵ دلیش گان
۹-۱۵ ہیم ترنگنی
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۳۰ موسم ۔ اختتام

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت ، خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۵۵ سمئے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۵ چیتکا

شام
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ وگیان جگت
۹-۳۰ تقاریر کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'ویدوں سے'، از ڈاکٹر بلدیو سنگھ
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہلا سمیلن ، دیہی خواتین کیلئے ہفتہ وار پروگرام
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ جھلکی
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر ۔ نئی فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'قرآن مجید سے'، از صابر حسین
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی

۷-۴۰ دلیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر ، بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام
۵-۳۰ جنو منو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپکا پتر ملا
۹-۳۰ نیشنل پروگرام ، فیچر
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'گروانی سے'، از ڈاکٹر ایم ایس اہلووالیہ
۷-۱ پیارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۵۵ سمئے کی بات
۸-۲ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہندی تقریر
۹-۳۰ ہندی ڈرامہ

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح
۶-۳۵ وگیان وندو 'درشن سے'، از کیتو رام شرما
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی

۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دلیش گان
۸-۳ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا

شام
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ سویان ریڈیو بہتر کا پروگرام
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی نغمے
۹-۱۵ ہیم درشن ۔ علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
۱۰-۰۰ من بھاون ۔ پرانی فلموں سے فرمائشی نغمے

اتوار ۱۵ مارچ

صبح
۶-۳۵ گیان وندو 'گیتا سے'، از کیتو شرما
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۵ پہاڑی دھن
۹-۱۰ لوک رچی سماچار
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۵ یووادانی
۱۱-۰۵ ہندی ڈرامہ
۱۲-۰۵ گپ گوشٹھی
۱۲-۳۰ بال گوپال

شام
۶-۰۰ خالی اسامیوں کیلئے اعلانات
۷-۳۵ گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ قانون اور وشیکتی

قلمکار حضرات

اپنی تخلیقات براہ کرم ہمیں اشاعت کے لیے ارسال نہ کریں 'آواز' میں صرف وہی تخلیقات شائع کی جاتی ہیں جو نشریہ کے بعد ہمیں ریڈیو اسٹیشنوں سے موصول ہوتی ہیں ۔

روہتک

میڈیم ویو ۲۴۲ء۲ میٹر ۱۲۴۳ کلو ہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۲۵ء۶ سے ۰۵ء۹ تک (اتوار ۱۰ء۹ تک)
دوسری مجلس: ۳۰ء۱۲ سے ۳۰ء۱ تک
تیسری مجلس: ۳۰ء۵ سے ۳۰ء۱۰ تک (ہفتہ رات گیارہ بجے تک)

اتوار یکم مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۵-۴۵
شیلجا راجیندرن: سُور لہری
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ستیش پرکاش قمر: شہنائی
۸-۳۰ بال کنج
نئے افق 'پپیتے کی اڑان' فیچر
تحریر آشا شکلا
کہانی عنوان بتاؤ

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت
'بالوں کی سمسیا اور سجھاؤ'
فیچر از الکا پادھیائے
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۳۰ بلونت سنگھ میراثی اور
چکاو ساتھی: لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ نوجوانوں کی پسند، خطوں کے جواب
۶-۱۰ راجستھانی گیت
۶-۳۰ آپ کی پسند
بلونت سنگھ میراثی: لوک گیت
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ بھائی پیارا سنگھ اور ساتھی: شبد
9-15 ایک فلم سے 'سبق'
۹-۳۰ 'چادر کے باہر' جھلکی
تحریر: الکا پادھیائے

پیر ۲ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۵-۴۵
جمیل احمد: سُور لہری
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
ونے کمار: ستار وادن
۸-۳۰ } جگدیش چندر چوہان و ساتھی اور
۲-۳۰ اور ۲ } آشا لتا: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار (انگریزی) رفتارِ زمانہ
جہیز کی بدعت
۶-۳۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ صحت اور خاندانی منصوبہ بندی پر
مبنی پروگرام
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۸-۳۰ چندرانی مکرجی: بھجن
9-15 ایک فلم سے 'اڑن کھٹولا'

منگل ۳ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۵-۴۵
گگن گوگیا: سگم سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ لکشمی شنکر اور نرملا دیوی: ٹھمری
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰
پالے رام، جمن، سمیر سنگھ آریہ
لوک سنگیت
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ گجراتی گیت
۶-۳۰ پنگھٹ
کام کی باتیں / لوک گیت
۸-۰۰ ہندی کویتا پاٹھ
۸-۳۰ سموہ گان
9-15 ایک فلم سے 'اجالا'
۹-۳۰ 'ہریانہ میں صنعتیں اور برآمدات'
ہندی میں مباحثہ

بدھ ۴ مارچ

صبح

۷-۱۰، ۷-۴۵
منموہن پہاڑی: بھجن
۷-۲۵ کوروکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
سنگھ بندھو: گائن
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰ ستیہ دیو سانگ اور
مامن میراثی: لوک سنگیت
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کتر نیں

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
'کیا فیشن قوت خرید گھٹانے کا ذمہ
دار ہے': بات چیت
۶-۱۰ ننھے منّے
۶-۳۰ خطوں کے جواب / لوک گیت
۸-۰۰ ہریانہ کا لوک ناٹیہ سانگ سانگوں میں
گائن شیلیاں: ہندی تقریر
۸-۳۰ ہریش بھاردواج: بھجن
9-15 ایک فلم سے 'وارنٹ'

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۵-۴۵
سریندر سنگھ بیدی: سُور لہری
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰ بردھیان سنگھ اور
نرملا دیوی پنّو: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
ستار وادن، گیت اور غزلیں
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی: دیہی بچوں کے لیے
'کیا آپ جانتے ہیں'، بچوں سے بات چیت
۸-۳۰ بیگم اختر: غزلیں
9-15 آپکا خط ملا

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۵-۴۵
پشپا پگدھرے: غزلیں
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
اجیت سنگھ منیل: گائن
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰ رام کمار شرما اور
نگینا راج بالا راٹھی: لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ پتریکا: مزاحیہ تقریر اور کویتا پاٹھ
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ ملاقات، بات چیت اور لوک گیت
۸-۰۰ کھیل جگت از مدن لال
۸-۳۰ انور: غزلیں
9-15 ایک فلم سے 'تپسیا'

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۷-۱۰ کاجل بنرجی: سُور لہری
۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ پروین سلطانہ: کلاسیکی موسیقی
۸-۳۰، دوپہر ۲-۳۰ کملا دیوی ہڈا اور
سرکشا گرور: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر سنیئے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۴۰ اساتذہ کے لیے پروگرام
'کیا امتحان کا موجودہ طریقہ صحیح ہے؟'
تبادلۂ خیال

شام

۵-۳۰ کوئیز پروگرام
سائنسی معلومات سے متعلق سوال
اور جواب
۶-۱۰ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ جھلکی و لوک گیت
۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۳۰ مبارک بیگم : غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ٹیکسی ڈرائیور'
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
جیوتی چوہدری : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ بسنت راؤ دیش پانڈے، کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ بال کنج
بچوں کی نئی کتابیں
وٹامن کیا ہے؟ : بات چیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
'نئی دلہن کیلئے' خاندانی منصوبہ
بندی پر مبنی پروگرام
گھریلو تناؤ کیسے دور ہو
کام کی باتیں
گیت از موا کشرا سے کے بوہرا
۲-۳۰ سورج بھان سانگی اور
بلوان سنگھ بوبلا : لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند
خطوں کے جواب
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ آپ کی پسند : لوک گیت
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تاج محل'
۹-۳۰ 'ارچنا' ناٹک
تحریر: اگرمیت رل میت

پیر ۹ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سوما سین : سگم سنگیت
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
غلام صادق خاں، کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ اور ۲-۲۰ } عابد حسین اور بھیم سنگھ اور ساتھی، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
۶-۱۰ ہماچلی گیت
۶-۳۰ صحت اور خاندانی منصوبہ بندی
پر مبنی پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۳۰ بنگلہ گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'گھر'

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۷-۱۰، ۷-۴۵
سورج پرکاش گرور : سورلہری
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد عبدالکریم خاں : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پیارے ناتھ اور ساتھی و
سورج بھان سانگی : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ چٹنکا
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۶-۳۰ پنگھٹ، دیہی خواتین کے لیے
کام کی باتیں / لوک گیت
۸-۰۰ کلام شاعر : از بی کے اشک
۸-۳۰ جانی بابو : قوالی
۹-۱۵ ایک فلم سے 'غزل'
۹-۳۰ ہندی ادبی میگزین
آٹھویں دشک کا پنجابی رنگ منچ
کہانی و نئے پرکاشن

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
اندر نارائن : سور لہری
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
دیوبرت چوہدری : ستار وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ ستیہ نارائن وششٹ
اور وینا ملک و سکھیاں : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کتھرنیں

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
غیر حرکی گیسوں کی اہمیت —
'احساس کمتری کیوں ہوتا ہے' گفتگو
۶-۱۰ ننھے منّے
۶-۳۰ سمسیا اور سمجھاؤ
خطوں کے جواب / لوک گیت
۸-۰۰ 'ہریانہ میں رسائین ادیوگ'
ہندی میں بات چیت
۸-۳۰ جگجیت سنگھ، چترا سنگھ
غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'انامیکا'

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۷-۱۰، ۷-۴۵
آشا گپتا : سور لہری
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ ادم پرکاش اور
ملراج ویاس : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ الیکٹرک گٹار پر دھن
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی : دیہی بچوں کا پروگرام
'کیا آپ جانتے ہیں؟' بچوں سے گفتگو
۸-۰۰ 'وکاس اور بڑھتی آبادی'
ہندی میں بات چیت
۸-۳۰ سنیتا دیوی : بھجن
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۷-۱۰ وی ایچ ساگر : سگم سنگیت
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ سوینددر دیو : ستار
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پورن ناتھ و ساتھی اور
شری کرشن شرما : لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا 'بھرت اور گاندھی'
تقریر از رادھے شام شرما
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ پتریکا
کویتا پاٹھ
'مجھے خواب آتے ہیں کہ میری لاٹری کھل
گئی' مزاحیہ بات چیت
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ تقریر، ملاقات، بات چیت، اور
لوک گیت
۸-۰۰ وگیان کلب
۸-۳۰ پامیلا سنگھ : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'انارکلی'
۹-۳۰ 'آورتی' ناٹک

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
محمد یعقوب : سگم سنگیت
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد بڑے غلام علی خاں
کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
جے بھگوان کوشک رتن لال
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
'ابتدائی تعلیم کا معیار گرنے کی
وجوہات اور اصلاح' تبادلہ خیال

شام
۵-۳۰ گیتوں بھری کہانی
۶-۱۰ راجستھانی گیت
۶-۳۰ روپک
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'آتما رام'

اتوار ۱۵ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سریش جی شری کنڈے، سگم سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ بلو خاں وارثی : طبلہ وادن
۸-۲۰ بال کنج

(باقی ص ۳۴ پر)

دور درشن سرینگر

فلم ایڈیٹر، لائیٹنگ اسسٹنٹ اور کارپینٹر درکار ہیں

ڈائریکٹر دور درشن کیندر، سرینگر کو، دور درشن کیندر سرینگر میں اسٹاف آرٹسٹوں کی درج ذیل اسامیاں پر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کام کی نوعیت، فیس اسکیل، تعلیمی قابلیت، عمر کی حد وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

۱ - **فلم ایڈیٹر** ۲ اسامیاں (ایک اسامی شیڈول کاسٹ امیدوار اور ایک اسامی شیڈول ٹرائب امیدوار کیلئے مخصوص ہے۔)

کام کی نوعیت: خاموش اور بولتی فلموں کی ایڈیٹنگ، ایڈیٹنگ آلات کی سنبھال، لاگ بک میں کی، نمبروں کا اندراج کرنا، لائبریری شاٹس اور ساؤنڈ ایفیکٹس کو ترتیب دینا، ریکارڈنگ کیلئے لوپس تیار کرنا اور کیو شیٹس کی ڈبنگ، ساؤنڈ ٹریکس کی نیگ ہینگرز اور پرنٹس کی چیکنگ کرنا موٹے طور پر فلم ایڈیٹر کے فرائض میں شامل ہیں۔

اہلیت (لازمی) (i) میٹرک یا اس کے مساوی

(ii) کسی مستند ادارے سے فلم ایڈیٹنگ میں ڈپلوما/سرٹیفکیٹ

(iii) امیدوار نے مڈل اسکول یا اسکے مساوی امتحان اردو/کشمیری بطور ایک مضمون کے ساتھ پاس کیا ہو (یہ پابندی ان افراد پر عاید نہیں جنکی مادری زبان اردو/کشمیری ہے یا جنہوں نے پرائمری اور سکینڈری اسکولوں کی تعلیم ان زبانوں میں سے کسی ایک کے توسط سے حاصل کی ہے۔)

فیس اسکیل: ۴۲۵-۱۵-۵۰۰-ای بی-۱۵-۵۶۰-۲۰-۶۴۰-ای بی-۲۰-۷۰۰-۲۵-۷۵۰ روپے اور ساتھ میں وہ بھتے جو دور درشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔

۲ - **لائیٹنگ اسسٹنٹ** ایک اسامی (شیڈول کاسٹ امیدوار کیلئے مخصوص)

کام کی نوعیت: ٹی وی اسٹوڈیوز اور آوٹ ڈور لوکیشن میں استعمال کیے جانے والے روشنی کے مختلف اقسام کے آلات کا علم جو ٹی وی فلموں کی شوٹنگ میں کام آتے ہیں۔ برقی فارمولوں کا علم، ٹی وی فلموں کی لائٹنگ سے متعلق دیگر برقی فارمولوں اور ڈاٹا کے کنورژن کا علم، اور سپرد کردہ دیگر متعلقہ فرائض کی انجام دہی۔ ۱۶ ایم ایم فلموں کی تیاری کیلئے درکار لائٹ کا علم۔ کیمرہ مین کی مدد کرنا۔ تحویل میں دیئے گئے آلات کی سنبھال، دیکھ بھال اور اسٹوریج لائٹنگ اسسٹنٹ کے فرائض میں شامل ہیں۔

اہلیت (لازمی) (i) میٹرک یا اس کے مساوی

(ii) بطور لائٹنگ اسسٹنٹ اسٹیج/ٹی وی/فلم میں لائٹنگ کا دو سالہ تجربہ

فیس اسکیل: ۳۳۰-۸-۳۷۰-۱۰-۴۰۰-ای بی-۱۰-۴۸۰ روپے اور ساتھ میں وہ بھتے جو دور درشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔

۳ - **کارپینٹر** ایک اسامی (شیڈول کاسٹ امیدوار کیلئے مخصوص)

کام کی نوعیت: ٹی وی پروڈکشنز کیلئے درکار سیٹوں کی تنصیب میں کارپینٹری کا کام انجام دینا اسکے علاوہ کارپینٹری سے متعلق دیگر متفرق کاموں کی تکمیل موٹے طور پر کارپینٹر کے فرائض میں شامل ہے۔

اہلیت (لازمی) (i) امیدوار نے مڈل اسکول یا آٹھویں کلاس پاس کی ہو۔

(ii) کسی مستند ادارے سے کارپینٹری میں ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ - یا

کسی نمایاں فرم یا سرکاری ادارے میں لکڑی کے کام کا کم از کم تین سالہ تجربہ۔

پسندیدہ: فلم/ٹیلی ویژن/اسٹیج پر سیٹ کی تعمیر کا تجربہ۔

فیس اسکیل: ۳۳۰-۸-۳۷۰-۱۰-۴۰۰-ای بی-۱۰-۴۸۰ روپے اور ساتھ میں وہ بھتے جو دور درشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔

عمر کی حد: مندرجہ بالا تمام اسامیوں کیلئے یکم جولائی ۱۹۸۱ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔ لیکن بھرتی کا مجاز افسر، دور درشن میں ملازم اسٹاف آرٹسٹوں کو انکی دور درشن میں مدت ملازمت کے مساوی عمر کی بالا حد میں رعایت دے سکتا ہے۔ اسکے علاوہ شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب امیدواروں اور دیگر خصوصی زمروں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو مرکزی سرکار کی جانب سے جاری کردہ عام ہدایات کے مطابق عمر کی بالائی حد میں رعایت دیجائے گی۔

مذکورہ بالا اسامیوں کیلئے عام ہدایات

۱ - ٹسٹ/انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو اپنے اخراجات پر آنا ہوگا لیکن شیڈول کاسٹ/ٹرائب امیدواروں کو قواعد کے مطابق سفر بھتہ دیا جائیگا۔

۲ - سرکاری ملازمین اپنی درخواستیں اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کریں۔ سرکاری ملازم کے انتخاب کی صورت میں اسکو دور درشن میں تقرری سے قبل اپنی موجودہ ملازمت سے استعفیٰ دینا ہوگا۔

۳ - منتخب امیدوار کا تقرر/تبادلہ کسی بھی دور درشن کیندر/اپ گریہہ دور درشن کیندر پر کیا جا سکتا ہے۔

۴ - تمام ضروری کارروائیوں کی تکمیل سے قبل منتخب امیدوار کا تقرر ابتدا میں ماہانہ قابل تجدید معاہدے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اس کے بعد انکو اسٹاف آرٹسٹ کی حیثیت سے مقررہ فیس اسکیل میں تین سال کے معاہدے پر تقرری دی جائیگی اور ان میں سے دو سال کی مدت آزمائشی شمار کی جائے گی۔ آزمائشی مدت کی کامیاب تکمیل پر ان کے ساتھ طویل المدت معاہدہ کیا جائے گا جو کہ امیدوار کی ۵۸ برس کی عمر تک چلے گا۔

۵ - امیدوار درخواست سادہ کاغذ پر دیں اور اس میں پورا نام ونیتہ، تاریخ پیدائش جس اسامی کیلئے درخواست دی ہے اس کا نام، تعلیمی و فنی قابلیت، تجربہ، موجودہ روزگار وغیرہ سے متعلق تفصیلات درج کریں اور ساتھ میں تائیدی اسناد کی صرف مصدقہ نقول منسلک کریں۔ اسکے علاوہ اگر امیدوار نے کبھی پہلے بھی آل انڈیا ریڈیو/دور درشن میں کسی اسامی یا اسامیوں کیلئے درخواست دی ہے یا اس کا کوئی رشتہ دار آل انڈیا ریڈیو/دور درشن یا وزارت اطلاعات و نشریات کے کسی اور دفتر میں ملازم ہے تو اس سے متعلق تفصیلات کا اندراج بھی اپنی درخواست میں کریں۔ درخواستیں ڈائریکٹر، دور درشن کیندر، سرینگر کے پاس ۱۶ مارچ ۱۹۸۱ تک پہنچ جانا چاہئیں۔

۶ - وہ اشخاص جنہوں نے ہمارے گذشتہ اشتہار کے جواب میں فلم ایڈیٹر کی اسامی کیلئے درخواست دی تھی انہیں اس اسامی کیلئے دوبارہ درخواست دینے کی ضرورت نہیں۔

۷ - ایک سے زاید زمروں کی اسامیوں کیلئے درخواست دینے کے اہل امیدوار ہر اسامی کیلئے علیحدہ اور ہر لحاظ سے مکمل درخواست دیں۔ ایک درخواست صرف ایک ہی اسامی کے واسطے قابل غور سمجھی جائے گی۔

۸ - درخواستیں موصول ہونے کی مقررہ آخری تاریخ کے بعد ملنے والی، نامکمل، اسناد کی مصدقہ نقول کے بغیر اور دفتر کے توسط سے نہ آنے والی درخواستیں کسی بھی حالت میں قابل قبول نہ ہونگی۔ امیدوار اس طرح درخواست دیں کہ درخواست انکے دفتر کے توسط سے ہم تک مقررہ آخری تاریخ تک یقینی طور پر پہنچ جائے۔

۹ - امیدوار کے انتخاب سے قبل یا بعد میں کسی وقت یہ انکشاف ہوا کہ اس نے عمداً ضروری معلومات کو پوشیدہ رکھا ہے تو اسکا تقرر منسوخ کر دیا جائے گا۔

۱۰ - کسی بھی قسم کے اثر و رسوخ کے استعمال کی کوشش امیدوار کی نا موزونیت کا سبب ثابت ہوگی۔

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال 'الف' ۲۰۲.۱۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز — بھوپال 'ب' ۴۲.۲۳ میٹر ۷۰۲۳.۳ کلوہرٹز

صبح ۴۵-۵ سے ۰۰-۱۰ ۴۸۸۰ کلوہرٹز

صبح ۳۰-۸ سے ۲۰-۹/۴۵-۹]
صبح ۲۵-۹ سے ۱۵-۵/۴۵-۵ شام] ۱۸۰۱۰ کلوہرٹز

شام ۳۰-۵ سے ۰۰-۱۲ رات ۳۳۱۵ کلوہرٹز

رائپور ۳۰۶.۱۱ میٹر ۹۸۰ کلوہرٹز — گوالیار ۲۱۵.۸۱ میٹر ۱۳۹۰ کلوہرٹز — جبلپور ۲۲۲.۲۵ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸، ۰۵-۹ (پرادیشک سماچار) دوپہر ۰۵-۱، ۱۰-۲، ۴۵-۲، شام ۰۵-۶، رات ۴۵-۱۰، ۰۵-۱۱ (صرف ہفتے کو)

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۱ دوپہر ۰۰-۱۲، ۰۰-۱ شام ۰۰-۶ رات ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (صرف ہفتے کو)

اتوار یکم مارچ

صبح

۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۱۰-۲۰ شاستریہ سنگیت: لکشمی شنکر

دوپہر

۱-۴۰ راگداری، لکشمی شنکر
خیال مارو بہاگ
۲-۲۰ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند
ڈاکٹر صاحب سے ملیے
۸-۳۰ ہمارا گھر

پیر ۲ مارچ

صبح

۸-۲۰ وندنا شکلا: سگم سنگیت
۸-۳۰ بلرام پاٹھک: ستار

دوپہر

۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۲-۲۰ لوک گیت: آشا دیوی

رات

۸-۱۵ "یہ جیون ہے"
دھارا وانک روپک
۱۰-۰۰ بلرام پاٹھک: ستار پر بھیرو
۱۰-۳۰ اے کانن: خیال راگیشری

منگل ۳ مارچ

صبح

۸-۲۰ رتنا دت: سگم سنگیت
۸-۳۰ اردو پروگرام: آئینہ
بزم زندہ دلاں
مزاحیہ تقریر
"ضرورت ہے ایک باورچی کی"
از: فضل جاوید
فیچر: "خوجی سرائے میں"
شفیقہ فرحت
مزاحیہ کلام: اسمٰعیل ذبیح
۹-۱۰ بابو خاں: طبلے پر ایک تال

دوپہر

۱-۱۰ کاویہ دھارا: رادھے لال شرما
۲-۲۰ کرن شرما: لوک گیت

رات

۸-۰۰ یگ بودھ
۸-۱۵ ہندی تقریر
ملاوٹ اور اضافہ خوری
دھنا لال شاہ

بدھ ۴ مارچ

صبح

۸-۲۰ جگدیش سنگھ ٹھاکر: سگم سنگیت
۸-۳۰ شیام سندر نائیڈو: ستار

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا
۱-۳۰ جگدیش سنگھ ٹھاکر
سگم سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند
۸-۰۰ ساہتیکی: کہانی، شانتی
۱۰-۰۰ شیام سندر نائیڈو: ستار
۱۰-۳۰ وجے کچلو: خیال یمن

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۸-۲۰ سگم سنگیت: شیلجا بالے
۸-۳۰ پربھو دیو: خیال
موہن کمار: ہارمونیم
۹-۱۰ کاویہ پاٹھ: پشالتا شریواستو

دوپہر

۱-۳۰ شیلجا بالے: سگم سنگیت
۲-۲۰ رام کلی شرما: لوک گیت

رات

۷-۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام
۸-۰۰ ہندی تقریر
کتھا لیکھکاؤں کے کتھا ساہتیہ میں بار لوارک جیون کے تناؤ
ڈاکٹر سشیل ترویدی
۱۰-۳۰ اپ شاستریہ سنگیت
افضل حسین جے پور والے

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۸-۳۰ نشاط خاں: ستار
۹-۱۵ نئی رچنا: کاویہ پاٹھ
ہری جوشی

دوپہر

۱-۳۰ کسم بڑودکر: سگم سنگیت
۲-۲۰ میم دیوی گپتا
لوک گیت

رات

۸-۰۰ کہکشاں
"تبلی صحافت کیا ہے؟": تقریر
مظفر رئیس
"آپ کا بچہ کیا چاہتا ہے؟"
بات چیت
ڈاکٹر کے۔ ایف کاظمی اور عطیہ منبل
افسانہ: قمر جمالی

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۸-۳۰ ارون وکیل: وائلن

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

شام

۵-۳۰ یووا وانی: آپ کی پسند
۷-۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام کونسل کے ساتھ
۸-۰۰ سرجنا میں کہانی: مہرالنسا پرویز
کاویہ پاٹھ: ویریندر مشر

اتوار ۸ مارچ

صبح

۹-۱۵ سندھی پروگرام
۱۰-۲۰ پنڈت رام نارائن: سارنگی وادن

رات

۸-۳۰ ہمارا گھر
۹-۳۰ نانا فڈناوس: ناٹک
تحریر: ڈاکٹر رام کمار ورما
پیشکش: میناکشی مشرا

پیر ۹ مارچ

صبح

۸-۲۰ جے راج موڑوانی: سگم سنگیت
۸-۳۰ سدھ رام سوامی کوروار: خیال

دوپہر

۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۱-۴۰ راگداری: جگناتھ اور ساتھی
شہنائی

رات

۱۰-۰۰ سدھ رام سوامی کوروار: خیال
۱۰-۳۰ جگناتھ اور ساتھی: شہنائی

منگل ۱۰ مارچ

صبح

۸-۳۰ آئینہ پروگرام
"فرقہ واریت سے آپ کیسے لڑ رہے ہیں؟" تقریر
ایک جرنلسٹ کے طور پر
تقریر: حسنات صدیقی
کلام شاعر: مایا اثمر

"باندان والی خالہ"
تمثیلی تقریر: ڈاکٹر اخلاق اثر

دوپہر
۱۲-۴۵ اُپ شاستریہ سنگیت
اُرمی داس گپتا
۱-۲۰ وجے لکشمی کمار: سگم سنگیت

رات
۸-۰۰ یگ بودھ
۸-۱۵ ہندی تقریر
بھارتیہ شلپ کلا میں کچھ
آر. ڈی. ترپاٹھی

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۸-۲۰ چنتامنی کرکرے: خیال دیسی

دوپہر
۱۲-۲۰ مہیلا سبھا
۱-۳۰ سگم سنگیت: ستیش چندر جین

رات
۸-۰۰ ساہتیکی: کہانی
دھنیے ورما
۹-۳۰ ترنگ
مصنف: آشا مشرا
۱۰-۰۰ شاستریہ سنگیت
سردار خاں: سارنگی

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۸-۲۰ رچنا دُبے: سگم سنگیت
۸-۳۰ شاردا پرشاد بھٹ: سرود
۹-۱۰ کاویہ پاٹھ: پوار راجستھانی

دوپہر
۲-۲۰ لوک گیت: مدھولیکا شریواستو

رات
۷-۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام
۸-۰۰ اتہاس کے پرشٹھوں سے
مہارانی اہلیا بائی: ہندی تقریر

شمبھو دیال گرو

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۸-۳۰ ایل وی ملگاؤنکر: خیال جوگیا
۹-۱۵ نئی رچناکار و یہ پاٹھ
وشنو موہن ماتھر
عبداللطیف: سگم سنگیت

رات
۸-۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
کتابوں کی باتیں: مہندی جعفر
روشن چراغ. شعرونغمہ
انسان: از جناب مضطر صہباتی
۹-۳۰ مشاعرہ: (بچوں کیلئے ادبی محفل)

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح
۸-۳۰ رسک لال اندھاریہ
خیال بیراگی بھیرو

دوپہر
۱۲-۳۰ مہیلا سبھا

رات
۷-۱۵ چوپال: (دیہی بچوں کے پروگرام
کونسل کے ساتھ)

اتوار ۱۵ مارچ

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام

دوپہر
۱-۴۰ دیوبرت چودھری
ستار وادن

شام
۶-۰۰ شرمک جگت
۸-۳۰ ہمارا گھر

قطعہ

ترے ساتھ رہنے پہ بس نہیں تجھے بھولنا بھی محال ہے
میں کہاں گذاروں یہ زندگی مرے سامنے یہ سوال ہے
دل تشنہ تشنہ یہ بھول جا کہ یہ پا لیا وہ گنوا دیا
یہ حیات صرف سوال ہے یہ زمانہ صرف خیال ہے
(رامپور سے)

وسیم بریلوی

اندور

اندور 'الف' ۴۶۲٫۹ میٹر ۶۴۸ کلو ہرٹز
اندور 'ب' ۱۸۹٫۴ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

اتوار یکم مارچ

صبح
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام
۹-۴۵ بچوں کے لیے
۱-۱۰ من بھاون

شام
۷-۳۰ انورودھ لوک گیت

پیر ۲ مارچ

صبح
۸-۲۰ ابھے ناتھ: گیت اور بھجن
۹-۱۰ بنڈو بھیا چوگھلے
ہارمونیم پر گن کلی

رات
۸-۰۰ پرادیشک سماچار درشن

منگل ۳ مارچ

صبح
۸-۲۰ پرتھوی پال سنگھ کانگ: شبد
۹-۱۰ ڈبلیو. جی. جوگ
وائلن پر اپنی پسند کا راگ

شام
۷-۳۰ سندھی گیت

بدھ ۴ مارچ

صبح
۸-۲۰ گندا بخشی: گیت اور بھجن
۸-۳۰ دیانند دیوگندھرو: خیال بھیرو
۹-۱۰ پنڈت روی شنکر
ستار پر نٹ بھیرو

رات
۹-۱۵ گھر بار
۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۸-۲۰ بھٹ مہاراج: بھجن
۸-۳۰ بسوراج راج گورو
خیال الیہہ بلاول
۹-۱۰ شرد کمار: شہنائی وادن

رات
۷-۳۰ انورودھ لوک گیت
۸-۰۰ آمنے سامنے: ملاقات

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۸-۲۰ بندو خاں: غزلیں
۸-۳۰ دلشاد خاں: خیال للت
۹-۱۰ شبھدا پنڈھارکر
دلربا وادن

دوپہر
۲-۲۰ قوالی

رات
۹-۱۵ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۷-۴۵ مدھیہ پردیش جل کریڑا اور واٹر
پولو: پرشکشن سویدھائیں اور
وکاس کی سمبھاونائیں
ہندی تقریر: جعفر علی
۸-۲۰ مبارک بیگم: غزلیں
۸-۳۰ ڈاگر بندھو: راگ ہنڈول (دھرپد)
۹-۱۰ اسد علی خاں
وچتر وینا پر راگ توڑی

رات
۸-۰۰ انگریزی تقریر
از. رمیش ساٹھے

اتوار ۸ مارچ

صبح
۸-۲۰ اس ماس کا گیت
۹-۱۵ سندھی پروگرام

امبیکاپور

۲۲۸.۹ میٹر ۱۲۶۰ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۲۵ آرادھنا (بھکتی گان)
۷-۰۵ مانس گان (رام چرت مانس سے پاٹھ)
۷-۱۵ گیان وگیان
۷-۳۰ سگم سنگیت (ہلکی پھلکی موسیقی) جمعہ کے علاوہ
۷-۴۵ پرماتکی (فکر امروز)
۷-۵۰ سور لہری
۸-۰۲ شاستریہ سنگیت (کلاسیکی موسیقی) اتوار کے علاوہ
۹-۱۵ فلمی گیت

دوپہر
۲-۰۲ گونجے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام
۵-۰۲ یوواوانی (نوجوان سامعین کا پروگرام) ہفتہ کو کستو سبھا
۶-۱۰ گودھولی (علاقائی موسیقی)
۷-۱۵ چوپال (کسان بھائیوں کا پروگرام)

اتوار یکم مارچ

صبح
۷-۲۰ چندر پرکاش مشرا، گیت
۸-۲۰ پھلواری از کماری گیتا پانڈے
موسم اور فائدہ - کماری جھرنا رائے
پھل پودے

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
دیولال رام : آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
گنگارام یادو، بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
آؤ گاؤں چلیں

۱۰-۰۰ منجو مہتا، ستار پر پوریا کلیان

پیر ۲ مارچ

صبح
۷-۲۰ لکشمی بائی راٹھور نظم/گیت
۸-۳۰ رام چتر ملک، راگ دیشی، الاپ دھرپد

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
اچمبھی دیواس اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
گیان دیو تیلنگ، بندیلی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
'بھومی وکاس کیلئے سودھا'
تقریر از بی پی کھرے

منگل ۳ مارچ

صبح
۷-۳۰ انور، غزلیں
۸-۳۰ دیوبرت چودھری، ستار پر بلاول اہیر؟

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
کیرا رام : آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
اشونی گولوالکر، چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
ارسیلوا جاوی از سرو جنی تائیڈے، اوما گپتا
'صابن گھر میں کیسے تیار کریں'
تقریر از چیندنا وستا

بدھ ۴ مارچ

صبح
۷-۲۰ ارملا وڈھیرا بھجن/گیت
۸-۲۰ وی سی راناڈے :
وائلن پر بسنت مکھاری

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
یگل داس اور ساتھی، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی از بھگوان داس
سرگیھا اور بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
'پھلوں کے باغ میں کب اور کتنا کھاد دیں'
تقریر از ڈی ایس شریواستو
۱۰-۰۰ وی سی راناڈے
وائلن پر گاوتی

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۷-۲۰ خالد : غزلیں
۸-۳۰ نرملا دیوی، راگ بسنت میں خیال

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
جین سائے اور ساتھی، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
جین سائے اور ساتھی، آدیواسی گیت
۷-۱۵ چوپال
'اگری کی سبزی کا بیہن کب کریں'

دوپہر
۱۲-۳۰ گھر پریوار
۱-۱۰ من بھاون
۶-۳۰ لوک گیت

پیر ۹ مارچ

صبح
۸-۲۰ وسنت اُڈی پکھرے : بھاؤ گیت
۸-۳۰ شُدھا بھنڈاری : راگ دیشکار
۹-۱۰ اللہ دیا خاں : طبلہ وادن

دوپہر
۱-۱۰ درپن (بھوپال سے ریلے)

رات
۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۸-۲۰ سدھا کلکرنی : سگم سنگیت
۹-۱۰ پنّا لال گھوش : بانسری پر توڑی

رات
۸-۰۰ یگ بودھ پروگرام

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۸-۲۰ املیندو چکرورتی : سگم سنگیت
۸-۳۰ حافظ احمد خاں : خیال للت قیصر

دوپہر
۱۲-۳۰ خواتین کے لیے
۲-۰۰ پنڈت شیورام : ہارمونیم وادن

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۸-۲۰ کلپنا موجمدار : گیت اور بھجن
۹-۱۰ ڈی۔ بی۔ گورے : وائلن وادن

شام
۵-۳۰ ہماری ارتھ ویوستھا کی چنوتیاں
مولیا وردھی کمزور ورن ویوستھا
اور آرتھک وکاس کی دھیمی گتی
تقریر : جیتن لال بھنڈاری
۶-۳۰ انورودھ لوک گیت

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۸-۲۰ امجد حسین خاں : غزلیں
۸-۳۰ پنڈت جسراج
خیال جے ونت توڑی
۹-۱۰ آکاشوانی وادیہ وِرند

رات
۶-۳۰ لوک گیت
۹-۱۵ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح
۷-۴۵ مدھیہ پردیش میں ٹیبل ٹینس کے
ضلع استریہ سنگٹھنوں کی بھومیکا
تقریر : سریش گاوڑے
۸-۲۰ مہندر چوپڑہ : غزلیں
۸-۳۰ جے شری پاٹکر
راگ توڑی میں خیال
۹-۱۰ پیانو اور ہارمونیم پر راگ چارو کیشی

دوپہر
۲-۲۰ بھجن

رات
۹-۱۵ مالو درشن

اتوار ۱۵ مارچ

صبح
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۹- بچوں کے لیے

دوپہر
۱-۱۰ من بھاون

رات
۶-۲۰ سگم سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر

تقریر از تراپراولی پانڈے
کوکلتا سرگیھا ، لکھن لال شرما

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۷-۲ گاندھی چرچا
۸-۳۰ رفیق احمد : سارنگی پر وجاس

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
وردان مجور اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
فرام دیال خلیس ، سرگیھا گیت
۷-۱۵ چوپال
گرمی میں مکئی کی کھیتی کی تیاری —
پارلیشرنگ کا کوئی وکلپ نہیں

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۷-۳۰ بررج بھوشن باسو ، گیت ، بھجن
۸-۳۰ پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر : خیال اور
دیتی توڑی

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
جرکورام ٹرانگ اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
انمول سونی ، بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
گرمی میں مونگ کی کاشت —
خسرہ کی بیماری اور ساوودھانیاں
تقریر از اے کے جین

اتوار ۸ مارچ

صبح
۷-۳۰ طلعت عزیز : غزلیں
۸-۲ پھلواری
لپٹ ہوئے وشال کائے جنتو
از کے کے ڈبرال
لگن محنت اور وشواس سپھلتا کی کنجی
تقریر از انجلی چودھری
ٹھنڈے پردیش

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
برابل رام اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
موہن لال راہی ، سرگیھا گیت
۷-۱۵ چوپال
اپاہجوں کی دیکھ بھال

پیر ۹ مارچ

صبح
۷-۳۰ منموہن بہاڑی : بھجن
۸-۳۰ ملک ارجن منصور : خیال جونپوری

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
موہرداس گوڑ اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی ، رام گوپال اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۷-۳۰ اقبال حسین اور ساتھی : بھجن
۸-۳۰ پنّالال گھوش ، بانسری پر ٹھمری بھیرو

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
سوکھن داس ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
یونی رام کنور ، چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۷-۳۰ اوشا ٹنڈن ، گیت / بھجن
۸-۳۰ لکشمی شنکر ، خیال بھٹیار

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
نین سائے راجواڑے ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
یونی رام کنور ، چھتیس گڑھی لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
او سرپوم کو اپجاؤ کیسے بنائیں —
'مرغیوں کی بیماریاں اور بچاؤ' ، تقریر از
ڈاکٹر یو کے گپتا

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح
۷-۳۰ کلیانی سین گپتا ، بھجن / گیت
۸-۳۰ امجد علی خاں ، سرود پر بسنت بھیرو

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
ریشمی بائی اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
چمرو رام اور ساتھی ، بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
آدھونک بدھتی سے کھیتی
ادھیش کمار گپتا ، سرگیھا لوک کتھا
۱۰-۰۰ امجد علی خاں ، سرود پر باگیشری

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح
۷-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۳۰ استاد فیاض خاں
راگ لوڑی آلاپ اور دھروپد

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
نین سائے اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
بھوون لال کنٹھے اور ساتھی
پنتھی گیت
۷-۱۵ چوپال
راشٹریہ کرن سے کوئلہ ادیوگ کو کیا لابھ
تقریر از ڈی پی چودھری

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح
۷-۳۰ کرشنا کلے ، گیت ، غزل ، نظم
۸-۳۰ سراج الدین خاں
ستار پر بھوپال توڑی

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
چھترو رام اور ساتھی ، آدیواسی گیت

شام
۶-۱۰ گودھولی
دیویندر کمار پانڈے
بھوجپوری لوک گیت
۷-۱۵ چوپال
'بھارت کا مہان شترو جن سنکھیا وردھی'
تقریر از جے پی مشرا

اتوار ۱۵ مارچ

صبح
۷-۳۰ جگجیت سنگھ : غزلیں
۸-۳۰ پھلواری 'دانتوں کی صفائی'
تقریر از ڈاکٹر آئی پی جھنگر

دوپہر
۲-۲۰ گونجے جنگل
سندھو داس اور ساتھی
چھتیس گڑھی لوک گیت

شام
۷-۱۵ چوپال
کرشی ادیوگ کی پرگتی
بیج اور پنچایت از مینڈرہتا
۱۰-۰۰ جسراج اور منی رام
خیال باگیشری

بقیہ : روہتک

یہ کیسے کام کرتے ہیں ، روہتک ملک پلانٹ
فیچر ، شاستریہ سنگیت / گائن

دوپہر
۱۲-۳۰ تاری جگت
'شراب چھڑانے میں یوگ کی اہمیت'
تقریر از اشوک یوگی
تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے
کام کی باتیں ، گیت
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ منشی رام ، شکنتلا ڈانگی و سکھیاں

لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ نوجوانوں کی پسند
خطوں کے جواب
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ آپ کی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ جگموہن ، گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'آرتی'
۹-۳۰ پرندوں کے بارے میں فیچر

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ ۹۱،۸۳۴ میٹر، ۶۲۱ کلو ہرٹز
بھاگلپور ۵۱۷،۲ میٹر، ۱۲۵۸ کلو ہرٹز
دربھنگہ ۲۳۱،۳ میٹر، ۱۲۹۶ کلو ہرٹز

خبریں

ھندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۱-۲۰، شام ۶-۰۵
رات ۸-۴۵ (۵-۱۱ صرف ہفتے کو)
اردو میں خبریں: صبح ۸-۰۵، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱، دوپہر ۱-۰۰، رات ۹-۰۰ (۱۱-۰۰ صرف ہفتہ کو)

اردو پروگرام روزانہ صبح ۸-۳۵ سے ۹-۴۵ تک

اتوار یکم مارچ

صبح
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰ ابسم اللہ خاں اور
وی۔جی۔جوگ
شہنائی اور وائلن
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ اکھوری رجنی کانت
ہلکی موسیقی

دوپہر
۱-۱۰ آپ کی پسند

شام
۷-۴۵ ناٹک کا ناٹک، مزاحیہ خاکہ
از ششی ناتھ مشر
۸-۰۰ نویدن ہے خطوں کا جواب
۸-۳۰ ہندی میں تقریر

پیر ۲ مارچ

صبح
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰ ستیارام ہری ڈانڈیکر
خیال
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ مرنالنی سنگھ
ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۳۰ محرم راٹھور: لوک گیت

شام
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۹-۴۵ غزلیں

منگل ۳ مارچ

صبح
۷-۳۰ ساوتری سین: خیال
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ سنت لال سنگھ
ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۰۰ گیت
۱-۳۰ اجودھیا پرساد وستی
لوک گیت

شام
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ
۸-۳۰ چیتر پٹ سے
۹-۳۰ زندگی میں کبھی کبھار: ڈرامہ
شریمتی وجینتی کالے کے لکھے
مراٹھی ڈرامہ پر مبنی ہندی میں
ریڈیو عکس، شریمتی وندنا جوشی

بدھ ۴ مارچ

صبح
۷-۳۰ علی اکبر خاں، سرود
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ جگ جیت سنگھ
چترا سنگھ: ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۳۰ ستیا کماری سنگھ: لوک گیت

شام
۸-۰۰ پراگ: ہندی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ بھولے بسرے گیت
۱۰-۰۰ علاء الدین خاں: سرود

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۷-۳۰ رماپتی پاٹھک: خیال
۸-۳۰ شام ۵-۱۵ نوتن سہائے
ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۳۰ تپیشور شرما اور ساتھی
لوک گیت

شام
۷-۳۰ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ نئی دشائیں: صنعتی پروگرام
۸-۳۰ اکھوری ناگیندر نارائن سنہا
لوک گیت

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۶-۳۸ وندنا
۷-۱۰ مانس گان
۷-۳۰ سلطان پردین اور امیر خاں
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ دل راج کور
ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۱۰ رابندر ناتھ دت: گٹار
۱-۳۰ رام جی پانڈے نرتک
لوک گیت

شام
۷-۴۰ ضلع کی چٹھی
۸-۳۰ فلمی نغمے
۹-۳۰ ذرا سی دھوپ، ڈرامہ
از ہری مہتہ
۱۰-۰۰ گرجا دیوی: نثار حسین خاں
کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۷ مارچ

صبح
۶-۳۸ وندنا
۷-۱۰ مانس گان
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ سریش کمار مشر
ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۳۰ رام چیتر پرساد اور ساتھی
لوک گیت

شام
۷-۴۰ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸-۳۰ تقریر

اتوار ۸ مارچ

صبح
۷-۳۰ شام ۱۰-۰۰ ایل۔کے۔پنڈت
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ لتیکا جھا: ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۱۰ آپ کی پسند

شام
۷-۴۵ حساب کتاب: مزاحیہ خاکہ: از
شیام موہن استھانا
۸-۰۰ نویدن ہے، خطوں کے جواب
۸-۳۰ ہندی میں تقریر

پیر ۹ مارچ

صبح
۷-۳۰ رات ۱۰-۰۰ موجو حسین خاں
خیال
۸-۲۰ شام ۵-۱۵ محمد انعام الدین
خاں، ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری
۱-۳۰ ہنس کمار تیواری
لوک گیت

شام
۷-۴۰ ضلع کی چٹھی
۷-۴۵ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ لوک گیت
۹-۴۵ غزلیں

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۷-۳۰ گنگا پرساد مشر، خیال
۸-۲۰ نیلم ساہنی، ہلکی موسیقی
۹-۴۵ رس منجری

دوپہر
۱-۳۰ رام سوروپ کیوٹ اور ساتھی

لوک گیت

شام

۵-۱۵ پشپا پاگ دھرے، ہلکی موسیقی

۸-۰۰ نئی رچنائیں

۸-۳۰ چتر پٹ سے

بدھ ۱۱ مارچ

صبح

۷-۳۰ شام ۰۰-۱۰ اکبارناتھ مشو خیال
سید صیشور شرما، طبلہ

۸-۲۰ شام ۱۵-۵ کوکیلا سہائے
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

۱-۳۰ کنتی پرساد : لوک گیت

شام

۸-۰۰ پراگ : ہندی میں ادبی پروگرام

۸-۳۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۶-۳۸ وندنا

۷-۱۰ مانس گان

۷-۳۰ کریم احمد، خیال

۸-۲۰ شام ۱۵-۵ شیامل بھٹاچاریہ
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

دوپہر

۱-۳۰ شہاب الدین اور ساتھی
لوک گیت

شام

۷-۴۰ ضلع کی چٹھی

۸-۳۰ ستیش کمار سنگھ
لوک گیت

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۷-۳۰ شام ۰۰-۱۰ ابہادر خاں، سرود

۸-۲۰ مناڈے، ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

۱-۱۰ ستیش دلیش پانڈے، گٹار

۱-۳۰ جناردن دوبے، لوک گیت

شام

۷-۴۰ ضلع کی چٹھی

۷-۴۵ ہندی میں تقریر

۹-۳۰ چراغ جلنے دو، ڈرامہ

حیدرآباد

۵ ، ۴۰۶ میٹر (۷۳۸ کلو ہرٹز) ۲۵۶ ، ۴ میٹر (۱۱۷۰ کلو ہرٹز)

خصوصی پروگرام

اتوار یکم مارچ

صبح

۸-۲۵ یووادانی
گلدستہ، خطوں پر مبنی پروگرام

۹-۳۰ بچوں کیلئے پروگرام

۲-۳۰ بہنوں کیلئے پروگرام

شام

۵-۳۰ ترنگ، رنگارنگ پروگرام

۹-۳۰ نیرنگ : ڈرامہ اور غزلیں

پیر ۲ مارچ

صبح

۸-۴۰ یووادانی ، نغموں کی دنیا

شام

۵-۳۰ ترنگ
کھیلوں پر تبصرہ / خطوں کے جواب
فلمی نغمے

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا ، ہم آپ اور وہ

کلام شاعر بزبان شاعر / غزلیں

منگل ۳ مارچ

صبح

۸-۲۵ تقریر

شام

۵-۳۰ آہنگ - ادبی میگزین پروگرام

۹-۳۰ نیرنگ -
ناولوں کی دنیا / صنعتی مزدوروں کیلئے
مزاحیہ خاکہ / ڈھولک کے گیت

بدھ ۴ مارچ

صبح

۸-۲۵ یووادانی' شہرنامہ'
نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام

۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے

شام

۵-۳۰ ترنگ : رنگارنگ پروگرام

۹-۳۰ نیرنگ: ناولوں کی دنیا / خطوں کے جواب
'آؤ مل بیٹھیں' ہفتہ وار مزاحیہ پروگرام

نئی کہانی / غزلیں

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۸-۲۵ یووادانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے

دوپہر

۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے

۵-۳۰ ترنگ
میری پسند، فلمی نغموں پر مبنی

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / اپنی نگری اپنے لوگ
آپکی پسند کے فلمی نغمے
سائنس پر تقریر

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۶-۴۰ الیشور اللہ
قرأت کلام پاک اور نعت شریف

۸-۲۰ یووادانی : ' تقریر'

شام

۵-۳۰ ترنگ 'سائنس میگزین پروگرام

۹-۳۰ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری / ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۸-۲۵ یووادانی ، فلمی قوالیاں

۵-۳۰ ترنگ : ڈرامہ

شام

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے / گیت اور غزلیں

اتوار ۸ مارچ

صبح

۸-۲۵ یووادانی
گلدستہ ، نوجوانوں کے خطوں پر مبنی

۹-۳۰ بچوں کیلئے

۲-۳۰ بہنوں کیلئے

شام

۵-۳۰ ترنگ ، رنگارنگ پروگرام

۹-۳۰ نیرنگ ، ڈرامہ / غزلیں

ادتو بان فاروقی

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۶-۳۸ وندنا

۷-۱۰ مانس گان

۸-۲۰ شام ۱۵-۵ بے شری گپتا
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

دوپہر

۱-۳۰ کیشری نندن بھگت اور ساتھی
لوک گیت

شام

۷-۴۰ ضلع کی چٹھی

۸-۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول

۸-۳۰ تقریر

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۷-۳۰ رات ۰۰-۱۰ اشیو پوجن مشرا خیال

۸-۲۰ شام ۱۵-۵ کلیان رائے
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

۱-۱۰ آپ کی پسند

شام

۷-۴۰ ضلع کی چٹھی

۷-۴۵ ہم سفر، ہندی میں مزاحیہ خاکہ
از پربھاچند پانڈے

۸-۰۰ نوید ن ہے، خطوں کے جواب

۸-۳۰ ہندی میں تقریر

پیر ۹ مارچ

صبح

۸-۳۰ یوواوانی : نغموں کی دنیا

شام

۵-۳۰ ترنگ : کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب / فلمی نغمے

رات

۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / ہم، آپ اور وہ
کلام شاعر بہ زبان شاعر / غزلیں

منگل ۱۰ مارچ

صبح

۸-۲۵ یوواوانی : تقریر

شام

۵-۳۰ آہنگ : ادبی میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / صنعتی مزدوروں کیلئے
صرف مردوں کیلئے / ڈھولک کے گیت

بدھ ۱۱ مارچ

صبح

۸-۲۵ یوواوانی "شہر نامہ"
نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی

دوپہر

۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے

شام

۵-۳۰ ترنگ : رنگا رنگ پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں / نئی کہانی / غزلیں

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۸-۲۵ یوواوانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے

دوپہر

۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے

شام

۵-۳۰ ترنگ
میری پسند : فلمی نغموں پر مبنی
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / اپنی نگری اپنے لوگ
آپکی پسند / سائنس پر تقریر

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۶-۳۰ الشور اللہ
قرأت کلام پاک / نعت شریف
۸-۳۰ یوواوانی : تقریر

شام

۵-۳۰ ترنگ : سائنس میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ : ناولوں کی دنیا /
اس ہفتہ کی ڈائری / ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۸-۲۵ یوواوانی : فلمی قوالیاں

شام

۵-۳۰ ترنگ : ڈرامہ
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا / افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے / غزلیں اور گیت

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۸-۲۵ یوواوانی
گلدستہ : نوجوانوں کے خطوں پر مبنی
۹-۳۰ بچوں کیلئے

دوپہر

۲-۳۰ بہنوں کیلئے

شام

۵-۳۰ ترنگ : رنگا رنگ پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ :
ڈرامہ / غزلیں

آواز کی قیمت

فی کاپی ——— ۵۰ پیسے سالانہ ——— ۱۰ روپے
دو سال ——— ۱۸ روپے تین سال ——— ۲۵ روپے

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۲۰۳۱۲ میٹر ۱۴۷۶ جے پور (ب) ۲۲۳۹۱ میٹر ۱۳۶۹ کلوہرٹز
اجمیر ۷۶ء۳۹ میٹر ۷۶۰ کلوہرٹز بیکانیر ۱۵ء۲۱ میٹر ۱۳۹۵ کلوہرٹز
اودے پور ۲۶۶۹۱ء میٹر ۱۱۲۵ کلوہرٹز، جودھپور ۹ء۳۴۲ میٹر ۱۵ کلوہرٹز ۲۵۰۰۶ میٹر ۱۱۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں : صبح ۰۰-۸، دوپہر ۰۵-۱، ۱۰-۲، ۴۵-۲، شام ۰۵-۶
رات ۴۵-۸ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۵-۱۱ بجے)
انگریزی میں خبریں : صبح ۱۰-۸، دوپہر ۰۰-۱۲ (صرف اتوار) ۰۰-۱، ۰۰-۲، شام ۰۰-۶
رات ۰۰-۹ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۰۰-۱۱ بجے)
صوبائی خبریں : (ہندی) صبح ۴۵-۹، شام ۰۵-۷ (راجستھانی) شام ۱۵-۷
سندھی میں خبریں : صبح ۴۰-۸، شام ۱۵-۶
سنسکرت میں خبریں : صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶، ہندی میں سماچار پتر : صبح ۰۰-۹

اتوار یکم مارچ

صبح

۶-۲۵ وندنا (روزانہ)
۷-۰۰ دیش بھگتی گیت اور موسم
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۵ مکل (بچوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
فلمی و غیر فلمی گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ مہیلا جگت
کاریہ شیل بہنوں کیلئے
۱-۱۰ آپ کی فرمائش — موسم

شام

۵-۰۵ یووانی : خطوں کے جواب
جیون جینے کا نام
نوترنگ : منجو اگروال
۶-۲۵ راجستھانی فرمائشی پروگرام
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے (روزانہ)
۸-۰۰ آئی سبجیکٹ اینڈ ورلڈ ویو - سوشیالوجی
انگریزی تقریر از ڈاکٹر رام آہوجہ
۹-۱۵ پتر ملا - سامعین کے خطوں کے جواب
۱۰-۰۰ بھاؤنا : ہندی میگزین پروگرام
"راجستھانی بھاشا کا رنگ منچ"
تقریر : مدن موہن ماتھر
"ریکھا چتر" ڈاکٹر شانتی لال بھاردواج
راکیش
کاویہ پاٹھ : تلاوت وردھ
سمپادک : وجے دیکشت
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

پیر ۲ مارچ

صبح

۷-۱۰ کرساں ری بات - موسم
۷-۳۰، ۱۰-۱۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰، ۱۰-۳۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۵۰ کرشی لوک (روزانہ، سوائے اتوار)
۲-۲۰ اسکول براڈکاسٹ
"انترکش یاترا سمسیائیں اور سمادھان"

شام

۵-۰۵ یووانی
پرکھ (سامانیہ گیان پرکشا)
ابھرتے سور (سگم سنگیت)
انوراد ھا پرکاش
راگ : برج گاری
چیاں (سنگھاسن بتیسی)
تحریر و پیشکش : ستیہ نارائن امن
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
ہمارے باندھ اور نہریں
"رانا پرتاپ ساگر" تقریر از سورن سنگھ
۸-۱۵ راجستھلی
"مہارو جیون مہاری دیٹھ"

تقریر از انارام سداما
۹-۳۰ یشنل پروگرام
ہندی تقریر از ڈاکٹر جوشی

منگل ۳ مارچ

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ راجستھلی
راجستھانی کاویہ پاٹھ از شیام مہابیر
۹-۲ سنیہ لتا شرما : گیت

دوپہر
۱-۱ سہلیاں ری باڑی
۱-۴ لوک گیت
۲-۲۰ اسکول براڈ کاسٹ
آٹھویں جماعت کیلئے انگریزی کا سبق

شام
۵-۰۵ یوا وانی
یوا پسند
"سنہرا خواب" کہانی از انیتا سینی
کاویہ پاٹھ — انورادھا شرما
۶-۲۵ کھیتی اور گھر - تقریر
۶-۴۶ سنیہ لتا شرما : گیت اور بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
'ادھنک یگ کے آشچریہ اُپ کٹ'
تقریر از ڈاکٹر مرتضیٰ بیگ
۹-۳ سندھی پروگرام
تنہا جی چٹھی ملی
چٹکلہ
جوگندر بخشی : گائن

بدھ ۴ مارچ

صبح
۸-۲۰ کمار شیو : ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳ بھجن
۹-۲۰ ایف سی پنوار : غزلیں

شام
۵-۰۵ یوا وانی
انگریزی میں پروگرام
راجستھانی لوک گیت
'تیرے پیار میں' کہانی
تحریر : سدھیر شرما
'پریوار کلیان' تقریر
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ ایسے میں کیا کریں 'لو لگنے پر'
۱۰-۰۰ گیلانی کیلکر
۱۰-۴۵ ایف سی پنوار : غزلیں

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۷-۵۰ سنسکرت پروگرام
۹-۱۰، ۱-۴۰ لوک گیت
۹-۲ گیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت
۲-۲ اسکول براڈ کاسٹ
چھٹی جماعت کیلئے انگریزی سبق

شام
۵-۵ یوا وانی
تقریر
سگم سنگیت
گرام دیپ
۶-۵۰ گیت و بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
- عام بیماری اور عام علاج
تقریر از سی ایم اگروال
۸-۱۵ آج آپاں ری پیلڑی صرورت
۹-۲۵ گیت

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۸-۳۰، ۹-۲۰
اوشا ٹنڈن : گیت اور غزل
۱-۲۰ لوک گیت
۲-۲ ہتوپ دیش کی کہانی

شام
۵-۰۵ یوا وانی
یوا پسند
جودھپور کیندر سے
تارشیک
۶-۴۵ اوشا ٹنڈن : گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
آپنے پوچھا تھا
۱۰-۲ شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۷ مارچ

صبح ۸-۲۰ لوک گیت
۸-۲۰ پڑھا گنا — شریمتی سلوچنا
۹-۱۰، ۱-۲۰ لوک گیت

شام
۵-۰۵ یوا وانی
یونیورسٹی کیلئے
سگم سنگیت
ناری کا ادھیکار
جہیز و موجودہ سماج
تقریر از سدھیر تولکا
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال
سہیلیوں کی باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۸ مارچ

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سُور گنگا
۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
۱۰-۳۰ راجستھانی کوی گوشٹھی
راجندر بوہرا

دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت

شام
۵-۵ یوا وانی
پتر کے جواب
جیون ہنسنے کا نام
نوترنگ
۷-۲۵ گیت
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ خط ملا

پیر ۹ مارچ

صبح
۸-۲۰، ۱-۳۰ لوک گیت
۹-۲۰ پنالال بوہرہ : گیت اور بھجن
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت

شام
۵-۰۵ یوا وانی
پرچیا
ابھرتے سُور
'ستوا جی اور انکا کتھا شلپ'
تقریر از رجنی چترویدی
۶-۴۵ اوشا دیکشت : گیت و بھجن
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھانی تقریر
۹-۲۵ گیت
۹-۳۰ تقریر از مونس رضا

منگل ۱۰ مارچ

صبح
۸-۳۰ راجستھلی
باتاں ری پھلواڑی
راجستھانی کہانی
۹-۲۰ ارملا کھنہ : گیت

دوپہر
۱-۱۰ سہیلیوں کی باڑی
۱-۴۰ لوک گیت

شام
۵-۰۵ یوا وانی
یوا پسند
کاویہ پاٹھ
طبلہ وادن
۶-۴۵ ارملا کھنہ : گیت، بھجن
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۲۰ سندھی پروگرام
۱۰-۰۰ سرود وادن

بدھ ۱۱ مارچ

صبح
۷-۳۰ اور ۱۰-۱ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ پربل
ہندی کاویہ پاٹھ از جگدیش چندر شرما
۸-۲۰ ایس کے جٹ : گیت اور غزل
۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰ سنیل کمار : وائلن پر دھن

شام
۵-۰۵ یوا وانی
'پراسپکٹس آف انرجی فرام دی اوشن'
انگریزی تقریر
راجستھانی لوک گیت
'پریوار کلیان کی اور سے' تقریر
نارسنگ
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش

۹-۳۰ ناٹک
۱۰-۱۵ ایس کے جٹ : بھجن
۱۰-۴۵ سنیل کمار ورما : وائلن پروصن

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۷-۳۰، ۸-۳۰

شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ رس دھارا
۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰ وینا رستوگی : سگم سنگیت

شام

۵-۰۵ یوا وانی

تقریر از ونود جین

ابھرتے سور : نلنی گپتا

گرام دیپ

۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۵۰ وینا پانڈے رستوگی : بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی

'آزادی رو سنگرام'

تقریر از بھول چند بافنا

۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۸-۳۰ شانتی شرما : گیت
۹-۱۰، ۱-۳۰ لوک گیت
۹-۲۰ شانتی ورما : بھجن

شام

۵-۰۵ یوا وانی

یوا پسند

اودے پور کیندر سے

تارشیک : بانسری وادن

انوراگ سنگھ

۶-۳۵ شاستریہ سنگیت
۶-۴۵ شانتی ورما : غزلیں گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ ناٹک
۱۰-۰۰ راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح ۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ لوک دھن
۸-۳۰ کتھا لوک : ہندی کہانی

تحریر : آنو کھولیا

۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰ شاستریہ سنگیت

شام

۵-۰۵ یوا وانی

پرلیسر (وشو ودھالیوں کیلئے)

ابھرتے سور (سگم سنگیت)

بھاؤنا لونکر

'بھول سدھار' گیتوں بھری کہانی

تحریر : کوشیالیا شیشت

۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کہکشاں — اردو پروگرام
۹-۱۵ ہندی تقریر
۹-۲۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۷-۱۰ دیش بھگتی گیت - موسم
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ مکل : بچوں کیلئے
۱-۰۰ سندھی پروگرام
۱۲-۰۰ مہلا جگت

(کاریہ شیل مہلاؤں کیلئے)

۱-۱۰ آپکی فرمائش

شام

۵-۰۵ یوا وانی

پگوستر

جیون ہنسنے کا نام

نوترنگ : شوبھا دھنوانی

۶-۲۵ راجستھانی فرمائشی پروگرام
۸-۰۰ انگریزی تقریر از ڈاکٹر جے پرکاش بھارتیہ
۱۰-۰۰ پتریکا پروگرام : سمپادک راجندر بوہرا

کہانی از رام سروپ پریش

کاویہ پاٹھ از گھونندن ٹوپٹی

'راجستھانی ساہتیہ میں ہاسیہ وینگ' : تقریر

کیلکھ 'ای پرسپا' تحریر ترلوک گوئل

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد : ۱۹۷/۲ میٹر - ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی : ۲۲۹/۹ میٹر - ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

دوران سفر ہونے والے پروگرام

اتوار یکم مارچ

صبح

۷-۱۵ خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ بھاؤ گیت
۹-۰۵ بال سبھا
۹-۴۰ ہندی میں پروگرام

دوپہر

۱۲-۳۰ ناٹیہ سنگیت
۱-۰۰ بھگتی سڈال
۶-۱۵ کیرتن
۹-۳۰ آپلی آوڑ
۱۰-۰۰ خیال

پیر ۲ مارچ

صبح

۷-۱۵ سندری
۷-۳۰ سب رنگ
۹-۱۰، ۹-۴۵ اسکول براڈ کاسٹ

دوپہر

۱۲-۳۰ ماتی گیت
۶-۱۵ لوک گیت
۸-۱۵ مراٹھی میں تقریر
۸-۳۰ مدھو گندھا
۹-۳۰ نیشنل پروگرام

ہندی میں تقریر

۱۰-۰۰ خیال

منگل ۳ مارچ

صبح

۷-۳۰ سب رنگ

۹-۱ اور ۳ ... اسکول براڈ کاسٹ

دوپہر

۱-۴۰ سگم سنگیت

شام

۷-۳۰ وارتا
۸-۱۵ مراٹھی میں تقریر

بدھ ۴ مارچ

صبح

۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ ٹھمری دادرا

دوپہر

۱-۴۰ یوگان
۵-۳۰ یوا وانی

شام

۶-۳۰ گاؤں کراں ساٹھی
۸-۱۵ تقریر (اردو/انگریزی)
۱۰-۰۰ آپلی آوڑ

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۷-۱۵ خیال
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ سازوں پر موسیقی

۱۰ - ۹... ۳۰ اسکول براڈکاسٹ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ علمی گانے

۱ - غلام مصطفٰی خاں

شام

۱ - ۷ بازار بھاؤ

۱۵ - ۸ دھونی چتر

۳۰ - ۹ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ گاندھی وندنا

۳ - ۷ سب رنگ

۱ - ۹ ۰ - ۳ اسکول براڈکاسٹ

دوپہر

۳ - ۱۲ چترپٹ سنگیت

۰ - ۱ خیال

شام

۳ - ۶ کامگار جگت

۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر

۳۰ - ۹ ڈرامہ (مراٹھی)

۱ - خیال

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ موسیقی

۳ - ۷ سب رنگ

۱-۹ اور ۳۰ - ۱ اسکول براڈکاسٹ

دوپہر

۳ - ۱۲ رنگ محفل

۰۰ - ۱ خیال

شام

۳ - ۵ یووا وانی

۳۰ - ۶ گاؤں کراں ساتھی

۱۵ - ۱ اون ہاؤس

۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۸ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ خیال

۳۰ - ۷ سب رنگ

۰۵ - ۹ بال سبھا

۴۰ - ۹ ہندی میں پروگرام

دوپہر

۳ - ۱۲ ناٹیہ سنگیت

۱۰ - ۱ سموہ گان

شام

۱۵ - ۸ سپرا مسکار

۳۰ - ۹ آپلی آوڑہ

۱۰ - راگ رنگ

پیر ۹ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ خیال

۳ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳ - ۱۲ علمی گانے

۱ - خیال

شام

۳ - ۵ یووا وانی

۳ - ۹ نیشنل پروگرام ہندی میں تقریر

۰ - ۱۰ خیال

منگل ۱۰ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ خیال

غزل

شمس الرحمٰن فاروقی

گرچہ بلا زحسن کی طلسم میں ہے — کرب کشش حیلہ مرہم میں ہے
بجھنے لگے گوہر ہفت آسماں — ولولۂ شب کی ہوا ہم میں ہے
مستی طائر دم خواب اعتبار — ربط سانے ربطئ باہم میں ہے
خندۂ سرخ ابرو و چشم آئینہ — کہہ دے کیا خاطر مبہم میں ہے
گردنِ تاریک میں ہیرے کا ہار
دل کی ہوس عشوۂ پیہم میں ہے

(اردو سروس سے نشر)

بمبئی

بمبئی الف - ۲۷۸۰۴ میٹر ۱۰۴۴ کلو ہرٹز   بمبئی ب - ۵۲۷۰۶ میٹر ۵۵۸ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

بمبئی الف

صبح

۵۵ - ۵ وندے ماترم

۵۷ - ۵ منگل دھنی

۰ - ۶ ارچنا

۱۵ - ۶ موسم کا حال

پروگرام کا خلاصہ

سدا سنگیت

۵۵ - ۶ ہلکی پھلکی ہندوستانی موسیقی

۵ - ۸ [illegible]

۵ - ۹ خصوصی اعلان

۳ - ۹ اختتام

دوپہر

۵ - ۱۲ گیت گنج

۳ - ۲ [illegible]

۳ - ۳ [illegible]

۵ - ۵ [illegible]

۵۵ - ۵ خصوصی اعلان / انگریزی میں

شام

۰ - ۶ مقامی خبریں

۲۵ - ۶ کورس

۰ - ۸ [illegible]

۱۵ - ۸ سماچار درشن

۲۵ - ۹ سماچار [illegible]

۱۵ - ۹ [illegible]

۱ - موسم کی خبریں

۱ - اختتام

بمبئی ب

صبح

۵۵ - ۵ وندے ماترم منگل دھنی

۰ - ۶ سنگیت بھات

۰ - ۷ [illegible]

۱۵ - ۸ [illegible]

۰ - ۹ نوکی پروگرام

۸ - ۴۵ کولا پیس

۰ - ۱۰ اختتام

۰ - ۱۱ [illegible]

۰ - ۱۲ [illegible]

دوپہر

۱ - ۴ [illegible]

۰ - ۵ اختتام

شام

۰ - ۶ مقامی اعلان موسم کا حال

۱۵ - ۶ [illegible]

۳ - ۷ [illegible]

۱ - ۷ [illegible]

۱۰ - ۸ [illegible]

۴۵ - ۸ [illegible]

۳۵ - ۸ [illegible]

۱ - ۱۰ [illegible]

۱ - ۱۱ اختتام

۳ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ منترا سنگیت

شام

۱۵ - ۱ مراٹھی میں تقریر

۳۰ - ۹ وادیہ لہری

بدھ ۱۱ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ وائلن

۳۰ - ۷ سب رنگ

۴۰ - ۸ ٹھمری اور دادرا

۳ - ۱۲ چترپٹ سنگیت

۱۵ - ۸ تقریر (مراٹھی اردو)

۴۰ - ۹ حالات حاضرہ پر تبصرہ

۰۰ - ۱ آپلی آوڑہ

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ خیال

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳ - ۱۲ علمی گانے

۰۰ - ۱ خیال

۳۰ - ۶ گاؤں کراں ساتھی

۳ - ۹ ہندی میں فیچر

۰ - ۱۰ ستار

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ گاندھی وندنا

۳ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ چترپٹ سنگیت

۱ - خیال

۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر

۳ - ۹ ڈرامہ (مراٹھی)

۰۰ - ۱۰ خیال

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۵ - ۷ موسیقی

۳۰ - ۷ سب رنگ

دوپہر

۳۰ - ۱۲ رنگ محفل

۰ - ۱ خیال

۳۰ - ۹ مدھو گندھا

۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

سرینگر

میڈیم ویو — سری نگر الف ۔ ۲۶۸.۸ میٹر ۱۱۱۶ کلوہرٹز
شارٹ ویو — سری نگر ب ۔ ۶۱.۰۳ میٹر ۴۸۶۰ کلوہرٹز
۴۹.۱۰ میٹر ۶۱۱۰ کلوہرٹز ۹۱.۵۶ میٹر ۳۲۷۷ کلوہرٹز
پہلی مجلس ۔ صبح ۶.۵۵ سے صبح ۱۰.۰۰ تک
دوسری مجلس ۔ صبح ۱۰.۳۰ سے رات ۱۰.۰۲ تک (پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ)
صبح ۱۰.۳۰ سے رات ۱۱.۰۵ تک (بدھ اور ہفتہ) اتوار کو ۔ صبح ۶.۵۵ سے رات ۱۱.۰۵ تک

خبریں
صبح
[illegible] سنسکرت میں خبریں
[illegible] کشمیری میں خبریں
[illegible] ہندی میں خبریں
۸.۰۰ اردو میں خبریں
۹.۰۰ سندھی میں خبریں
دوپہر
۱.۰۰ اردو میں خبریں
۲.۰۰ انگریزی میں خبریں
شام
۶.۰۰ انگریزی میں خبریں
۶.۱۵ کشمیری میں خبریں
رات
۹.۰۰ انگریزی میں خبریں
۱۰.۱۵ اردو میں خبریں
۱۱.۰۰ انگریزی میں خبریں

علاقائی خبریں
صبح ۷.۵۰ [illegible] میں خبریں
۲.۰۰ اردو میں خبریں ۷.۲۵ کشمیری میں
دوپہر ۱.۰۰ لداخی میں خبریں
۳.۰۰ کشمیری میں خبریں ۴۵ ۔ اردو میں

اتوار یکم مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی: شبد
نرملا اروڑن۔ نعت
۸.۰۰ پرتوخیال
بھوپندر: غزلیں
۸.۳۰ گھرانوں کیلئے (اردو)
۱۰.۱۵ 'ہونہار' اردو میں بچوں کا پروگرام
'شعور اچھا ہے جانوروں سے پیار کرنے کا' بات چیت
جسٹس بہاؤالدین سے گفتگو
بچوں کی زبان سے
نئے مہمان
۱۱.۰۰ ثقافت (کشمیری میگزین)
اداریہ: اے کے رہبر
خبرنامہ: اے اے فرہاد
شہنائی کا استعمال
محمد سبحان بھگت سے انٹرویو

دوپہر
۱۲.۴۰ پیرگاش، کشمیری میں غیر نصابی تعلیمی پروگرام

شام
۸.۳۰ دیش پیار کے گیت
۸.۴۵ توہنز چٹھی واز
کشمیری میں سامعین کے خطوں کے جواب
۹.۳۰ 'پیمائش' کشمیری کھیل
تحریر و پیشکش: سومناتھ سادھو

پیر ۲ مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی
راج بیگم: غزلیں
او پی کپور: بھجن
۸.۰۰ پرتوخیال
نینا دیوی: غزلیں

دوپہر
۱۲.۴۰ 'پیرگاش'
یم چھ وناں: نیل مت
کشمیری میں گفتگو
۲.۳۰ پروین سلطانہ: گائن
۴.۳۰ غلام نبی ڈگے اور نرملا دیوی
غزلیں

رات
راج بیگم: غزلیں
۹.۳۰ 'بند خانن اندر' کشمیری کھیل
تحریر: سوہن لال کول
پیشکش: موتی لعل کوچرو

منگل ۳ مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی
کیلاش مہرہ اور علی محمد ساقی
شیولیلا
۸.۰۰ پرتوخیال
لچھمن داس سندھو: غزلیں
۸.۲۰ نقش حیات (ریڈیو ڈائجسٹ)
۱۱.۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۲.۱۰ شیولیلا (کورس)
۴.۳۰ غلام محمد شیخ بٹہ پوری اور ساتھی
چھکری اور روف

شام
۶.۱۰ شیو بھجن
۸.۳۰ 'کھیلن ہنڈ دنیاہ'
کشمیری میں اسپورٹس پروگرام
پیشکش: ایس اے حمید
۸.۴۵ 'بساسو چھیو - قیمین ہنڈ تھون'
کشمیری تقریر از اواین کول
۹.۳۰ شیولیلا پر مبنی پروگرام

بدھ ۴ مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی
نظم خوانی: لل واکھ (کورس)
۸.۰۰ پرتوخیال
نرملا اروڑن: غزلیں
۱۱.۳۰ غلام نبی ڈولوال اور ساتھی
چلنت

دوپہر
۱۲.۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
'کلہن' نویں جماعت کے طلبا کے لیے اردو میں تاریخ کا پروگرام
۱۲.۴۰ پیرگاش
۲.۱۵ غلام نبی ڈولوال اور ساتھی
چلنت
۳.۳۰ ستار وادن
۴.۳۰ ایم کے پنڈتا اور نسیم اختر
غزلیں
۸.۴۵ خط کیلئے شکریہ
اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب
۹.۳۰ 'منظر'
نابیناؤں کی بہبودی کے ہفتے کے سلسلے میں تیار کی گئی ریکارڈنگ پر مبنی پروگرام
ترتیب و پیشکش: محمد شفیق
۱۰.۰۰ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

جمعرات ۵ مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی
منوہن بہاری: بھجن
بی آر مونگا: نعت خوانی
۸.۰۰ پرتوخیال
راجکمار رضوی: غزلیں
۸.۲۰ گھربارۂ خاطرہ
گھرانوں کیلئے کشمیری میں پروگرام
۹.۱۰ راجندر کمار کاچرو: غزلیں
۱۱.۳۰ عبدالخالق اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲.۴۰ پیرگاش
۲.۱۵ غلام محی الدین ٹلپوری اور ساتھی
چھکری اور روف
۴.۰۰ 'کہساری'
(کشمیری، ڈوگری، پنجابی، گوجری، لداخی موسیقی پروگرام)
۴.۳۰ پہاڑی پروگرام
۸.۳۰ کچھ بیٹھ
دیہی کاشتکاروں کیلئے سلسلہ وار فیچر
مسودہ: ایم ایس پنڈت
پیشکش: ایس کے بھان
۸.۴۵ ہیلتھ فورم
انٹرویو: ڈاکٹر ایم ایس نوشہری
۹.۳۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۶ مارچ

صبح
۷.۰۵ صبح گاہی
شنکر شمبھو قوال اور ساتھی: نعت اور بھجن
۸.۰۰ پرتوخیال
ریتا گنگولی: غزلیں

دوپہر
۱۲.۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
دسویں جماعت کے طلبا کیلئے انگریزی میں پروگرام
۲.۱۵ غلام محمد میر: غزلیں
۴.۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۹.۳۰ 'گفتگو' اردو میں مباحثہ
۱۰.۰۰ 'داستان'

هفتہ ۷ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
منیر خاتون بیگم: نظم خوانی

۸-۰۰ پرتوِ خیال
شنکر داس: غزلیں

۸-۲۰ مولل شعار
مسودہ اور پیشکش: امین کامل

۸-۳۵ 'ذات بترات'

۱۱-۳۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۴۰ 'پراگاش'
لوکہ چہ پرژھان
کشمیری میں گفتگو

۴-۳۰ راج بیگم اور ساتھی
چھکری اور روف

شام

۶-۱۰ غلام محمد دانی: غزلیں

۸-۳۰ غلام نبی شیخ: غزلیں

۸-۴۵ انگریزی میں تقریر
از برج بھاردواج

۹-۳۰ 'بزم سامعین' کشمیری

۱۰-۰۰ محفل موسیقی

اتوار ۸ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
بھائی گوپال سنگھ راگی اور ساتھی
شبد
بھجن

۸-۰۰ پرتو خیال
احمد حسین، محمد حسین: غزلیں

۸-۲۰ گھرانوں کیلئے (اردو)

۱۰-۰۰ ریڈیو نیوز ریل

۱۰-۱۵ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام

۱۱-۰۰ فلم میگزین (اردو)

دوپہر

۱۲-۴۰ پراگاش
'افسانہ سنز کتھ' کشمیری میں گفتگو

۲-۱۵ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

۲-۳۰ 'بزم شعار'
کشمیری میں محفل مشاعرہ

۴-۳۰ 'ہی مال'
خواتین کیلئے کشمیری پروگرام
ڈاکٹر لیلا چودھری سے انٹرویو
جلکی (کشمیری)
موسیقی

رات

۸-۳۰ دیش پیار کے گیت

۸-۴۵ تو ہنز چٹھی واٹز
کشمیری میں سامعین کے خطوں کے جواب

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
سامعین کے فرمائشی فلمی نغمے

پیر ۹ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
نعت۔ بھجن

۸-۰۰ پرتوِ خیال
بیگم اختر: غزلیں

دوپہر

۱۲-۴۰ 'پراگاش'

۲-۳۰ پنڈت جسراج بگائن
لکشمی شنکر: ٹھمری

۴-۳۰ راج بیگم اور او این کول
غزلیں
محمد مقبول بٹ: رباب پر دھن

رات

۸-۳۰ او این کول اور آرتی تکو: غزلیں

۹-۳۰ 'باقی اور چھندہ'
انعام یافتہ آسامی کھیل کا
ہندی عکس

منگل ۱۰ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
جی این شیخ مولا، لیلا
شمیمہ دیو اور ساتھی: نعت

۸-۰۰ پرتوِ خیال
جمیل احمد: غزلیں

۸-۲۰ نقش حیات
کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ

۱۱-۳۰ کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۴۰ بھجن

۲-۱۵ شانتی کول: غزلیں

۴-۳۰ آسیہ بیگم اور ساتھی
چھکری اور روف

رات

۸-۳۰ 'کھیلن ہند دنیاہ' اسپورٹس پروگرام
پیشکش: آفاق احمد

۸-۴۵ 'رسانو منزہ' (میگزینوں سے۔ کشمیری)
مسودہ اور پیشکش: شمس الدین شمیم

۹-۳۰ سائنس میگزین (اردو)

۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری نغمے

بدھ ۱۱ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
مشتاق حسین: نظم خوانی
نعت

۸-۰۰ سخاوت حسین: غزلیں

۸-۲۰ پنجابی پروگرام

دوپہر

۱۲-۴۰ پراگاش

۲-۳۰ اولنکار ناتھ: ستار وادن

۴-۳۰ رحمت اللہ خاں: غزلیں

رات

۸-۳۰ سونیتا کول: غزلیں

۸-۴۵ 'خط کیلئے شکریہ'
اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب

۹-۳۰ 'ملاقات'
برگزیدہ شخصیات کے ساتھ انٹرویو

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

جمعرات ۱۲ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
نعت

۸-۰۰ پرتو خیال
یونس ملک: غزلیں

۹-۱۰ علی محمد: غزلیں

۱۱-۳۰ غلام محمد قالین باف اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۴۰ پراگاش

۲-۱۵ حسینہ اختر اور ساتھی
چھکری اور روف

۴-۳۰ پہاڑی پروگرام

رات

۸-۳۰ 'کچھ پیٹھ'
دیہی کاشتکاروں کیلئے سلسلہ وار
فیچر: مسودہ: محمد سلطان پنڈت
پیشکش: ایس کے بھان

۸-۴۵ 'لوکہ بانتھ'
شمیمہ دیو اور ساتھی: روف
آرتی تکو اور ساتھی اور علی محمد
روف

۹-۳۰ نیشنل پروگرام: فیچر
(کشمیری روپ)

جمعہ ۱۳ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
نسیم اختر: نظم خوانی
اوشا ٹنڈن: بھجن

۸-۰۰ پرتو خیال
شوبھا گورتو: غزلیں

دوپہر

۱۲-۴۰ نعتیں اور منقبت

۴-۰۰ استاد رمضان جو اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات

۹-۳۰ 'رائے ترائے'
'کیا رائے عامہ جہیز کی بدعت ختم
کرنہ خاطرہ تیار' (کشمیری میں مباحثہ)
شرکا: شملہ مفتی، ایس کے کول،
اور راگیشوری مٹو

۱۰-۰۰ 'داستان' کشمیری لوک کہانی

ہفتہ ۱۴ مارچ

صبح

۵-۰۷ صبح گاہی
راج بیگم اور آرتی تکو: نظم خوانی
راحت علی: بھجن

۸-۰۰ پرتو خیال
جگجیت سنگھ اور چترا سنگھ: غزلیں

۸-۲۰ 'مولل اشعار'
مسودہ اور پیشکش: امین کامل

۸-۳۵ 'پروہ'
نندہ گیتا یا نند کرال، کشمیر کا عظیم صوفی
فیچر از: اے کے رہبر

۱۱-۳۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ سکنڈری اسکولوں میں سائنس پڑھانے کا موثر طریقہ : اساتذہ کیلئے اردو تقریر از ایم ایل کپور — اور موسیقی

۱۲-۳۰ 'پراگاش'، کشمیری میں گفتگو

۲-۴۵ جگجیت سنگھ : غزلیں

۳-۳۰ عبدالغفار ڈار اور ساتھی
چھکری اور روف

شام

۶-۱۰ جلال گیلانی : غزل

۸-۳۰ آشا کول : غزلیں

۸-۴۵ انگریزی تقریر از کاشی ناتھ دھر

۹-۳۰ 'میسانی زندگی بیون کار'
ایک مشہور شخصیت سے گفتگو

۱۰-۳۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

اتوار ۱۵ مارچ

صبح

۵-۰۰ صبح گاہی
سریندر کور ، رشید
محمد یعقوب : نعت

۸-۰۰ پرتو خیال
غلام سراج خاں : غزلیں

۸-۲۰ گھرانوں کیلئے (اردو)

۱۰-۰۰ ریڈیو نیوز ریل

۱۰-۱۵ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام

۱۱-۰۰ میوزک میگزین

۱۱-۳۰ 'زہ تاپہ دوی تی پوشش'
بجیئے کمار مشرا کے کھیل کشمیری مکس

۱۲-۴۰ پراگاش
کارکب - فرنیچر بنانا (کشمیری میں گفتگو)

۲-۱۵ محمد عبداللہ تانہ بلی اور ساتھی
چھکری اور روف

۴-۳۰ 'ہیی حال'
کشمیری میں خواتین کیلئے ملا جلا پروگرام (کشمیری میں مباحثہ)
مزاحیہ شاعری : بشیر دادا
غزل

رات

۸-۴۵ تو بنز چٹھی داڑ

جموں

میڈیم ویو جموں الف ۳۰۳ میٹر ۹۹۰ کلوہرٹز
جموں ب ۲۶۵۱۴ میٹر ۱۱۸۹ کلوہرٹز

شارٹ ویو صبح ۴۹۔ بینڈ ۶۰۸۹۹ میٹر ۴۹۳۵ کلوہرٹز
صبح ۸-۰۰ کے بعد ۳۲۰۵ میٹر ۵۹۶۵ کلوہرٹز
دوپہر ۳۱۹۸ میٹر ۹۶۰ کلوہرٹز
شام اور رات ۸۵۱۹۹ میٹر ۳۳۳۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱۱-۵۰، ۱-۰۰ شام انگریزی صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱-۰۰، ۲-۳۰، ۲-۳ اردو صبح ۶-۰۵، شام ۸-۳۵، ۷-۴۵، سری نگر سے ۹-۱۵
۱-۰۰ شام ۵-۵۰، ۹-۰۰، ۸-۴۵ اور ۱۱-۱۵ (دھیمی رفتار سے) شام ۷-۰۰، رات ۹-۱۵ اور ۱۱-۰۰ ڈوگری صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۵

اتوار یکم مارچ

صبح

۷-۴۵ تاشنگھکر، بھوپندر
ڈوگری موسیقی

۹-۰۵ آج کی نایکا : ہلکی

۹-۳۰ بال جگت : بچوں کیلئے ہندی پروگرام
گلدستہ
آس پاس
بچوں کی من پسند خبریں

۱۲-۰۰ استادوں کیلئے
'ہمارا موجودہ تعلیمی نظام کتنا صحیح کتنا غلط' مباحثہ

۱۲-۳۰ گھرانوں کیلئے
بچوں میں کھوج کی پرورتی
تقریر از سیر انکتی سنگھ
گربھ اوستھا میں ماں کی صحت
تقریر از ڈاکٹر جیت گپتا

رات

۶-۳۰ دیس سہاماں
تند سے پتر تند سے گیت
سامعین کے پسندیدہ ڈوگری گیت

۹-۳۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۲ مارچ

صبح

۷-۴۵ مہندر کپور، سرلا کپور : ڈوگری موسیقی

کشمیری میں سامعین کے خطوں کے جواب

۹-۳۰ سلسلہ وار کھیل

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی گانے

۱۲-۰۰ طلبا کیلئے
'ایک جائزہ' اردو مباحثہ

رات

۹-۳۰ پنجابی پروگرام

منگل ۳ مارچ

صبح

۷-۴۵ سیتا کوہلی، پرکاش مہرا : ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'ڈوگری لوک ادب' ایک جائزہ : مباحثہ

رات

۶-۳۰ دیس سہاماں
پھلجڑی، بچوں کیلئے ڈوگری پروگرام

۷-۳۰ ہیلتھ فورم
'آنکھوں کا روگ - کالا موتیا، سفید موتیا'
ڈاکٹر ایس پی پادہ سے انٹرویو

۱۰-۰۰ 'برف میں دبی آگ' ہندی ناٹک
تحریر : نارائن گولانی

بدھ ۴ مارچ

صبح

۷-۴۵ ملا گپتا، گردھاری لال پنت
ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'سنیما کا اثر طلبا پر'

رات

۱۰-۰۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی پسند

جمعرات ۵ مارچ

صبح

۷-۴۵ انل کمار، انیتا شرما : ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'صحیح اردو بولیے'

شام

۵-۰۰ گوجری پروگرام
'میرو سفر میرو منزل' انٹرویو

۶-۳۰ دیس سہاماں
'میری نہیں کویتا' نظم خوانی

جمعہ ۶ مارچ

صبح

۷-۴۵ امیتا ڈے اور وینا گپتا : ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'پڑھے لکھے فیشن اور طلبا' مباحثہ

شام

۶-۳۰ دیس سہاماں
تسیں لکھے دا اے

۷-۳۰ 'ایجوکیٹنگ دی ماسیز' انگریزی مذاکرہ
شرکا پروفیسر ستیہ بھوشن اور
پروفیسر اندرجیت سنگھ

۸-۰۰ بھدرواہی پروگرام
سامعین کے خطوں کے جواب

۱۰-۰۰ 'ٹوٹتے جڑتے سندربھ' ہندی ناٹک
تحریر ڈاکٹر شانتا شرما

ہفتہ ۷ مارچ

صبح

۷-۴۵ غلام محمد اور ساتھی
پشپا دیوی اور سہیلیاں : ڈوگری موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'آنکھوں کی دیکھ بھال' انٹرویو

شام

۶-۳۰ دیس سہاماں : انت کرساں

۸-۰۰ آپکا پتر ملا اور آپکی فرمائش

اتوار ۸ مارچ

صبح

۷-۴۵ اوشا شنڈن ، لکشمی کانت جوشی
ڈوگری موسیقی

۹-۳۰ بال جگت
گلدستہ
آدمیں ، کشن سمیلپوری سے انٹرویو

۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے

دوردرشن لکھنؤ

چینل ۴ — ۲۵ء۶۲ میگا ہرٹز (تصویر)
چینل ۱ — ۷۵ء۶۷ میگا ہرٹز (آواز)

شام ۳ - ۶ چوپال (دیہی عوام کے لیے پروگرام) (ماسوائے اتوار اور منگل) اتوار کو سنے ننھے بچوں کے لیے
- ۶ بجے منگل کو ۳ - ۶ کامگار سبھا (صنعتی مزدوروں کے لیے) - ۸ سماچار ۱ - ۸ کل کے پروگرام
- ۹ اختتام

اتوار

شام - ۶ سے سنے (بچوں کیلئے) ۳ - ۶ پھنا ہیکی

(ہفتہ بھر کے پروگراموں کی تفصیلات) ۳ - ۹ اور ۱۵ - ۸ ہندی فیچر فلم ۱۰ - ۸ فداحیان دین - ۹ کل کے پروگرام اور اختتام

پیر

- ۷ آپ کا سواستھ / سواستھ سیدا، ۱۵ - ۷ ایف ڈی علم ۳ - ۷ سرسوتی۔ ہندی میں ادبی میگزین پروگرام، ۰۵ - ۸ مختصر فلم ۱۵ - ۸ آنکل، ۳ - ۸ آبشار

منگل

شام - ۷ گھر چوبارہ (خواتین کے لیے) ۳ - ۷ کلا اور کیرتی ۲۵ - ۷ لوک سنگیت اور ترتیب ۱۵ - ۸ دودھا / دلیش مدیش ۳ - ۸ ہٹک

بدھ

شام - ۷ کھیل جگت ۳ - ۷ سرگم (کلاسیکل میوزک) ۱۵ - ۸ آپ کی ڈاک ۳ - ۸ صبح ہرقی ہے شام ہوتی ہے (ڈرامہ) وصل

جمعرات

شام - ۷ یوگ ابھیاس / راہی ابھی بات ۳ - ۷ یووادرشن (نوجوانوں کے لیے) ۱۵ - ۸ آجکل / حالاتِ حاضرہ ۳ - ۸ چترہار (فلمی رقص اور موسیقی)

جمعہ

شام ۷ پھلواری (بچوں کے لیے) ۳ - ۷ اودھ پنچ

(اردو ادبی میگزین پروگرام) ۱۵ - ۸ سائنس، وی، ایس، ایف، اگیان جگت

ہفتہ

شام - ۷ گھری دیہار علاقائی فیچر فلم ۳ - ۷ کلا کار ابہار / ترتیب ۱۵ - ۸ برگن کی اور ۳ - ۸ ٹی وی دستاویزی فلم ۴۵ - ۸ انگریزی فلم سیریل

جمعہ ۶ مارچ

شام ۳۰ - ۷ اودھ پنچ: اردو ادبی پروگرام، شاعر اور نقاد مکش حیدرآبادی سے انٹرویو

منگل ۱۰ مارچ

شام ۳۰ - ۷ امرادانی ۴۵ - ۷ لوک سنگیت اور ترتیبہ بھوجپوری لوک گیت

بدھ ۱۱ مارچ

شام ۳۰ - ۷ سرگم (بانسری وادن: رگھوناتھ سیٹھ)
۳۰ - ۸ ترنگ

جمعہ ۱۳ مارچ

شام ۳۰ - ۷ اودھ پنچ: اردو ادبی پروگرام، شیخ امتیاز علی عرشی سے انٹرویو

ہفتہ ۱۴ مارچ

شام ۰۰ - ۷ اور ۱۵ - ۸ علاقائی فیچر فلم، ۱۰ - ۸ آمنے سامنے

پیر ۲ مارچ

شام ۳۰ - ۶ چوپال: احتیاطی تدبیریں، فصلوں کی بیماریوں کی روک تھام

منگل ۳ مارچ

شام ۳۰ - ۷ کلا اور کیرتی۔ آرٹس نمائش پر پروگرام

دوردرشن سرینگر

بینڈ ۱ ۲۵ء۶۲ ایم ایچ زڈ (تصویر)
چینل ۳ ۷۵ء۶۷ ایم ایچ زڈ (آواز)

شام ۰۰ - ۷ سے ۳۰ - ۷ تک دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) ۰۰ - ۸ سے ۱۵ - ۸ تک خبریں (کشمیری) ۱۵ - ۸ سے ۱۷ - ۸ تک پروگراموں کا خلاصہ ۴۵ سے ۰۰ - ۱۰ تک خبریں (اردو) ۰۰ - ۱۰ بجے پروگراموں کا اختتام۔

خصوصی پروگرام

اتوار یکم مارچ

صبح ۰۰ - ۱۱ بجے بچوں کیلئے کشمیری میں پروگرام ۲۰ - ۱۱ کشمیری موسیقی، ۵۰ - ۱۱ یونیورسٹی کیلئے پروگرام ۱۰ - ۱۲ انتخاب۔

شام ۰۰ - ۶ بجے، نوجوانوں کے لیے کشمیری میں پروگرام ۳۰ - ۶ کشمیری موسیقی ۵۰ - ۶، روزگار بلیٹن (اردو) ۰۰ - ۷ فیچر فلم

پیر ۲ مارچ

شام ۳۰ - ۷ بجے، کشمیری موسیقی، ۴۵ - ۷، سائنسی معلومات کا پروگرام ۱۷ - ۸ فلمی نغمے، ۵۰ - ۸ کھیل اور کھلاڑی ۱۰ - ۹، روبرو (انٹرویو کشمیری)

منگل ۳ مارچ

شام ۳۰ - ۷، کشمیری موسیقی، ۴۵ - ۷ دستاویزی فلم ۱۷ - ۸ ناظرین کے خطوط کے جواب، ۴۰ - ۸، سلسلہ وار انگریزی فلم ۳۰ - ۹ ہلکی پھلکی موسیقی

بدھ ۴ مارچ

شام ۳۰ - ۷، ڈوگری پروگرام ۴۵ - ۷، ہلکی پھلکی موسیقی ۱۷ - ۸ انتخاب، ۵۰ - ۸ ترقیاتی منصوبوں پر مبنی پروگرام ۱۵ - ۹ کشمیری میں ادبی میگزین پروگرام

جمعرات ۵ مارچ

شام ۳۰ - ۷، کشمیری موسیقی، ۴۰ - ۷ ہوم سائنس ۱۷ - ۸ فلمی نغمے ۰۰ - ۹ حالاتِ حاضرہ ۳۰ - ۹ موسیقی

جمعہ ۶ مارچ

شام ۰۰ - ۷ گھرانوں کیلئے پروگرام (کشمیری) ۳۰ - ۷ نعتیہ پروگرام (کشمیری) ۵۰ - ۷ شہری ذمہ داری پر مبنی پروگرام ۱۷ - ۸ اردو کھیل، ۱۵ - ۹، کشمیری میں صحت سے متعلق پروگرام

ہفتہ ۷ مارچ

شام ۰۰ - ۷ بچوں کیلئے پروگرام (اردو) ۳۰ - ۷ کشمیری موسیقی ۴۵ - ۷ نغمے کی عکس بندی ۱۷ - ۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۵۰ - ۸، انہار (موسیقی کا پروگرام)

اتوار ۸ مارچ

پہلی مجلس، صبح ۰۰ - ۱۱ بچوں کیلئے کشمیری میں پروگرام ۳۰ - ۱۱ کشمیری موسیقی ۵۰ - ۱۱ انتخاب، ۱۰ - ۱۲ ڈرامہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

شام ۰۰ - ۶ بجے۔ نوجوانوں کے لیے اردو میں پروگرام ۳۰ - ۶ کشمیری موسیقی ۵۰ - ۶، روزگار بلیٹن (اردو) ۰۰ - ۷ اور ۱۷ - ۸ فیچر فلم

پیر ۹ مارچ

۳۰ - ۷، کشمیری علاقائی موسیقی، ۵۰ - ۷، سائنسی معلومات کا پروگرام، ۱۷ - ۸ فلمی نغمے ۵۰ - ۸ کھیل اور کھلاڑی ۲۰ - ۹ روبرو (انٹرویو کشمیری میں)

منگل ۱۰ مارچ

۳۰ - ۷، فن اور فنکار، ۱۷ - ۸ ناظرین کے خطوط کے جوابات ۴۰ - ۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۳۰ - ۹ ہلکی پھلکی موسیقی

بدھ ۱۱ مارچ

شام ۳۰ - ۷، ڈوگری پروگرام ۴۵ - ۷، ہلکی پھلکی موسیقی ۵۰ - ۸ ترقیاتی منصوبوں پر مبنی اردو پروگرام ۱۵ - ۹ اردو میں ادبی میگزین پروگرام

جمعرات ۱۲ مارچ

۳۰ - ۷، کشمیری موسیقی، ۴۰ - ۷، دستاویزی فلم، ۱۷ - ۸ فلمی نغمے۔ ۰۰ - ۹ حالاتِ حاضرہ ۳۰ - ۹ دستاویزی فلم

جمعہ ۱۳ مارچ

شام ۰۰ - ۷، گوجری پروگرام ۳۰ - ۷، نعتیہ پروگرام (کشمیری) ۵۰ - ۷، شہری ذمہ داری کا پروگرام ۱۷ - ۸ گھرانوں کیلئے اردو میں پروگرام ۵۰ - ۸ انتخاب (خصوصی پروگرام) ۱۵ - ۹ صحت سے متعلق پروگرام (اردو)

ہفتہ ۱۴ مارچ

شام ۰۰ - ۷، بچوں کیلئے پروگرام (اردو) ۳۰ - ۷ کشمیری علاقائی موسیقی ۴۵ - ۷، ایک نغمہ ۱۷ - ۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۵۰ - ۸ کشمیری میں مزاحیہ پروگرام (آشن پہ نشن)

آکاشوانی روہتک کی جانب سے مدعو سامعین کے روبرو منعقدہ سگم سنگیت کی ایک محفل کے فن کار (دائیں سے) مہندر یال، اقبال احمد، مسلم ساہی اور سماسرما۔

(اوپر)
محمد عبداللہ تت نقال
ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ فن کار
ریڈیو کشمیر سری نگر سے
صوفیانہ کلام پیش کرتے ہوئے۔

(اوپر دائیں)
(اوپر بائیں)
دور درشن سمبلپور سے ٹیلی کاسٹ
سانبل داہ ناٹک کا ایک منظر۔

(دائیں)
آکاشوانی احمد آباد کی جانب سے
مدعو سامعین کے روبرو
منعقد ایک مشاعرے کے شرکا شعراء
دائیں سے، عادل منصوری، کرشن موہن، کمار پاشی
فضل جاسنی، پی محمد، ندا فاضلی۔

Licenced (U-23) to post without prepay-
ment at C P S O New Delhi

AWAZ
1st. March 19..

Regd No D-(C) 39

'قومی یک جہتی اور تعلیم' کے زیر عنوان نشر مباحثے کے سرکار (دائیں سے) ڈاکٹر خلیق انجم، ڈاکٹر سروپ سنگھ اور پروفیسر علی اشرف۔

'آٹھواں بین الاقوامی فلم میلہ ـــــ ایک تجزیہ' کے موضوع پر نشر گفتگو کے شرکاء : یوگندر بالی اور رام اورنگ آبادکر۔

'جواہرلال نہرو کا ورثہ'
کے موضوع پر ایک مذاکرہ نشر کیا گیا
شرکاء (دائیں سے)
ڈاکٹر شنکر دیال شرما
سید میر قاسم
پروفیسر مونس رضا
اور رضاء الرحمٰن انصاری۔

'ہند میں فکر اسلامی کا فروغ'
کے زیر عنوان نشر مذاکرے کے
شرکاء (دائیں سے)،
خواجہ حسن ثانی نظامی
ڈاکٹر نثار احمد فاروقی
کرنل بی کے مارائس اور
اجمل اصلاحی۔

اردو سروس کی جھلکیاں
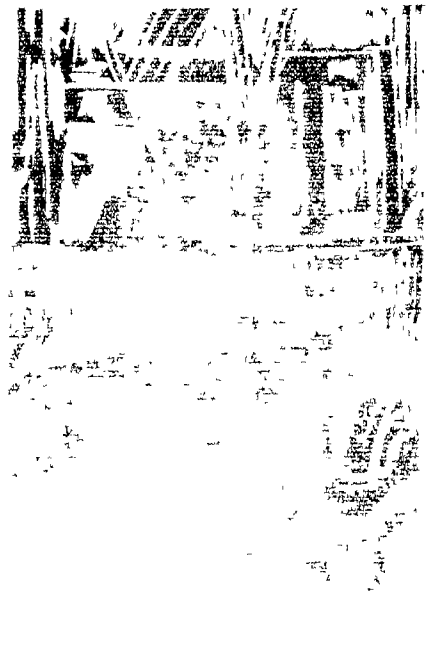
Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals,
P.T I. Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

50
اشاعت کا پچاسواں سال

وحید اختر

نہ ہماری نہ تمہاری' ہے زمیں سب کے لیے
وا ہے چشمِ فلک و عرشِ بریں سب کے لیے
جگمگاتے ہیں ستاروں کے نگیں سب کے لیے
یہ نظارے' یہ فضائیں ہیں حسیں سب کے لیے
یہ تمہارا' یہ ہمارا ہے' بھلا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو' آج اٹھا دیں ہم بھی

ہیں ہمارے بھی' تمہارے بھی یہی دشت و دمن
خوشبو و رنگ جدا ہوں تو ہوں اک ہے گلشن
سنبل و یاسمن و لالہ' گلاب و سوسن
یہی کثرت' یہی نیرنگیاں ہیں جانِ چمن
رنگ و بو اپنے بہم ہو کے ملا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو' آج اٹھا دیں ہم بھی

ایک سے کافر و مومن پہ ہیں فطرت کے کرم
وہی سورج' وہی کرنیں' وہی گل اور شبنم
وہی صبحیں' وہی شامیں' وہی رنگیں موسم
وہی عیدیں' وہی میلے' وہی خوشیاں' وہی غم
یار و اغیار کی تمییز مٹا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

جو تمہارے ہیں' ہمارے بھی وہی ہیں دن رات
ایک ہے سب کے لیے سلسلۂ عہدِ حیات
ہم بھی مسرور نہیں' تم جو نہیں خوش اوقات
جو تمہاری ہے' ہماری بھی وہی راہِ نجات
فاصلے بیچ کے کچھ اور گھٹا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

دھارے جتنے بھی ہیں دریاؤں سے مل جاتے ہیں
سمت ہو ایک تو سب راستے مل جاتے ہیں
آ کے منزل پہ سبھی' قافلے مل جاتے ہیں
سلسلے کعبے سے بت خانوں کے مل جاتے ہیں
مذہب و ذات کے زندانوں کو ڈھا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

جھوٹ پر زد کی سیاست نے بنا رکھی ہے
جہل نے خوف کی دیوار اٹھا رکھی ہے
شمعِ حق بادِ تعصب نے بجھا رکھی ہے
ہوسِ نفع نے سچائی چھپا رکھی ہے
نفرت و خون کی دیوار گرا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

آدمی ایک ہے' پھر نام ہیں کیوں اس کے ہزار
کیوں ہے انسان سے بڑی نسل و نسب کی دیوار
ابر گلشن میں نہیں کرتے تمیزِ گل و خار
کرتی ہے سب کو عطا ذوقِ نمو موجِ بہار
فرقِ پستی و بلندی کو مٹا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

خرد و عشق کو فطرت نے کیا زمزمہ بار
نفرت و خوف نے کھینچے ہیں خموشی کے حصار
نطق کی راہ میں حائل ہے زباں کی دیوار
عشق کم گو ہے' سیاست کی زباں ہے طرار
سب کو طرزِ سخنِ یار سکھا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

ہم غزل چھیڑیں تو دشت اور دمن گونج اٹھیں
گیت تم چھیڑو تو گنگ اور جمن گونج اٹھیں
کوہ و صحراؤ بیاباں و چمن گونج اٹھیں
ہو نوا ایسی' زمیں اور زمن گونج اٹھیں
تم پکارو ہمیں' اور تم کو صدا دیں ہم بھی
امتیازِ من و تو آج اٹھا دیں ہم بھی

بلغ پھولوں سے ستاروں سے گگن جلتا رہا ۔۔۔ برف کی رُت میں پہاڑوں کا بدن جلتا رہا
ہے ادھر پلی پی پپیے کا اُدھر کوئل کی کوک ۔۔۔ بولیوں کی میٹھی سازش سے چمن جلتا رہا
کچھ تعصب کا کرم تھا کچھ تھی اپنی بھول چوک ۔۔۔ اپنے ہاتھوں اپنے گھر کا بانکپن جلتا رہا
کوئی ان کالی گھٹاؤں پر بھروسہ کیوں کرے ۔۔۔ ایسی برسیں گاؤں سارا بے کفن جلتا رہا
گلشن فرقہ پرستی میں رہا جشن بہار ۔۔۔ ایکتا کا اہتمام انجمن جلتا رہا
دھوپ کی شدت سے بچنے کے لیے جائے کہاں ۔۔۔ پیڑ کے سایوں کے ٹکرانے سے بن جلتا رہا
تم جو جدت کے پجاری ہم روایت کے مرید ۔۔۔ بس اسی ضد میں وقار فکر و فن جلتا رہا

ہم کہیں ہندو کہیں مسلم بنے بیٹھے رہے
دھرم کے چوپال پہ سارا وطن جلتا رہا

عنوان کے تحت قومی یکجہتی کے موضوع پر نظموں و غزلوں کا ایک سلسلہ ''آکاشوانی دہلی کی اردو مجلس سے شروع کیا گیا ہے — زیر نظر صفحہ پر ہم اپنے سامعین کی خدمت میں اس پروگرام کا انتخاب پیش کر رہے ہیں۔

علقمہ شبلی

زندگی صبحِ مسرت' زندگی شامِ الم
زندگی شبنم کے آنسو' زندگی گل کی ہنسی
زندگی پھولوں کا بستر' زندگی کانٹوں کا تاج
زندگی بادہ کشی ہے' زندگی تشنہ لبی
زندگی سازِ خرد ہے' زندگی سوزِ جنوں
زندگی ہے نے فروشی' زندگی نالہ کشی
زندگی خونِ شہیداں' زندگی رنگِ حنا
زندگی شمعِ یقیں ہے' زندگی تیرہ شبی
زندگی جس رنگ میں جس روپ میں ہو خوب ہے
اس سے جو آنکھیں ملائے وقت کا محبوب ہے

وقت ہے وہ عشوہ گر زد میں ہے جس کی آدمی
جس کی الفت بھی زیاں جس کی عداوت بھی زیاں
برہمن ہے بیر جس کو' شیخ بھی جس کا شکار
جس کی ہر ہر سانس میں ہے شعلۂ نفرت نہاں
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جس نے زمینوں کو مری
بٹ گیا جس کی نگاہوں سے جزیروں میں جہاں
جنگ خوں ریزی ریا' فرقہ پرستی' کشمکش
ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں وقت کے زندہ نشاں
اس فضا میں بھی ہیں روشن ہم تگاری کے چراغ
اس سے دل ہیں آئینہ اور اس سے روشن ہیں دماغ

ہم قدم ہو کر بڑھیں ہم اپنی منزل کی طرف
راستے کے پتھروں کو ٹھوکروں سے توڑ دیں
پارہ پارہ وحدتِ انسانیت کب تک رہے
ریزہ ریزہ ہے حقیقت اس کو ہم یکجا کریں
آئینہ جو بھی ہو صورت ایک ہی آئے نظر
سازِ کثرت کو جو چھیڑیں نغمۂ وحدت سنیں
ذرہ ذرہ جو ملے تو روکشِ خورشید ہو
قطرہ موج سے طوفاں اک برپا کریں
"فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج دریا میں ہے اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ر سے ۳۱ر مارچ ۱۹۸۱ء
۲۵ر پھاگن ۱۹۰۲ شاکا سے ۱۰ر چیتر ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۶
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ دس روپے
——— ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ———

اس شمارے میں

سرورق

'بھارت کے دیہاتوں میں ترقی کی ایک نئی لہر'
اس موضوع پر ایک تقریر آکاشوانی دہلی سے نشر کی گئی۔

چیف ایڈیٹر ——— گیان سنگھ ——— ۳۸۲۲۴۹
ایڈیٹر ——— سراج احمد ——— ۳۸۲۲۵۴

نیشنل پروگرام

پدماوتی شالگرام کا گائن : ۲۱ر مارچ رات ساڑھے نو بجے

پدماوتی شالگرام کا جنم ۱۹۲۰ء میں موسیقاروں کے ایک گھرانے میں ہوا۔ موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی وشن راؤ شالگرام سے حاصل کی جو کہ جے پور گھرانہ کے ایک نمایاں فنکار تھے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کا اظہار انھوں نے ۱۱ سال کی عمر میں ہی کرنا شروع کر دیا تھا۔ پدماوتی گذشتہ نصف صدی سے ملک کی ہر اہم محفل موسیقی میں شرکت کرتی آ رہی ہیں۔

جمالیاتی حسن اور راگ کی غنائیت کی بنیادی روح کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ اپنی شیریں آواز کا استعمال نہایت خوبی سے کرتی ہیں۔ ان کی تانوں میں باریکی نفاست اور رفتار پائی جاتی ہے۔ گو کہ بنیادی طور پر پدماوتی شالگرام خیال گائیکی کی فنکار ہیں لیکن دیگر ہلکی اصناف موسیقی جیسے ٹھمری غزل، بھجن اور ناٹیہ سنگیت بھی دلکش آواز میں گاتی ہیں۔

بلرام پاٹھک کا ستار وادن : ۲۸ر مارچ

بلرام پاٹھک کا جنم گیا (بہار) کے مقام پر موسیقاروں کے ایک خاندان میں ہوا۔ ستار وادن کی تربیت انھوں نے بچپن میں ہی اپنے والد سے حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔

بلرام پاٹھک نے اپنی صلاحیتوں، مہارت اور ریاض سے اور ملک بھر کی موسیقی کی اہم محفلوں میں اور آل انڈیا ریڈیو پر نشریات کے توسط سے اپنے فن کا مظاہرہ کر کے ستار کے نمایاں فنکار کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔

ہندوستانی کلاسیکی راگوں اور لے کاری، میں ایک نیا انداز پاٹھک کے فن کے انفرادی پہلو ہیں۔ کرناٹک اور ہندوستانی موسیقی میں تحقیقی کاموں سے انھوں نے ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کو بہت کچھ دیا ہے۔ انھوں نے کچھ نئے راگ جیسے 'تاتگی، سن مکھ پریہ، امرت ورشا کناری، بھیروی وغیرہ ایجاد کیے ہیں۔

منگل سنیچر کے محفل موسیقی

گوپا کانجی لال کا گائن : ۳۱ر مارچ رات دس بجے

گوپا کانجی لال نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے دادا سورگیہ سمر جیت کمار سے اور بعد میں پرشانت داس گپتا سے حاصل کی۔

۱۹۶۲ء کے سنگیت پروین، میں انھوں نے فرسٹ کلاس فرسٹ اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ آل انڈیا ریڈیو کے مقابلہ موسیقی ۱۹۷۳ء میں خیال گائیکی میں انہیں اولین مقام حاصل ہوا۔

ملک بھر میں منعقد موسیقی کی بہت سی محفلوں میں انھوں نے شرکت کی ہے۔

شیریں آواز کی مالک گوپا کانجی لال کو تان، سرگم اور لے کاری، میں خصوصی مہارت ہے۔

سوویت یونین میں پریم چند کا مطالعہ

ڈاکٹر قمر رئیس

سوویت یونین میں ہندوستان کے قدیم اور جدید ادیبوں کی تصانیف کا مطالعہ بڑی دلچسپی اور شوق سے کیا جاتا ہے، کالی داس، کبیر، ٹیگور، بھارتی، مرزا غالب، اقبال، پریم چند، یشپال کرشن چندر اور دوسرے بے شمار ہندوستانی ادیبوں کی تخلیقات روسی اور دوسری سوویت زبانوں میں بڑی تعداد میں شایع ہوتی رہتی ہیں، ترجموں کے علاوہ سوویت سکالر ہندوستانی ادیبوں کے بارے میں تحقیق اور علمی کام بھی کرتے ہیں جو وہاں کے تحقیقاتی اور تنقیدی، رسائل میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

پریم چند ہندوستان کے ان ممتاز ادیبوں میں سے ایک ہیں جن کی کم وبیش تمام شاہکار تصانیف کا ترجمہ سوویت زبانوں میں ہو چکا ہے، حال ہی میں ایک سوویت سکالر وکٹر بالن نے دلی ٹی وی کے انٹرویو میں بتایا کہ پچھلے تیس سال کی مدت میں سوویت زبانوں میں پریم چند کی مختلف تصانیف کی پندرہ لاکھ جلدیں شائع ہوئی ہیں اس سے پریم چند کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سب سے پہلے ممتاز ہند شناس پروفیسر برائیکوف نے ۱۹۲۶ء میں پریم چند کی ایک اردو کہانی 'سوت' کا اکرینی زبان میں ترجمہ کیا اور پھر ۱۹۳۴ء میں انھوں نے پریم چند کے افسانوی ادب کی قدر وقیمت کے بارے میں ایک مضمون لکھا جس میں انھیں ہندستان کی تحریک آزادی اور پھر دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے استحکام کے ساتھ ساتھ سوویت یونین میں پریم چند کی تصانیف سے دلچسپی کچھ اور بڑھ گئی ۱۹۴۰ء میں ماسکو کے ڈاکٹر گلادی سوف نے 'ہندستان کا گاؤں' پریم چند کی تخلیقات میں" کے عنوان سے ہندوستانی گاؤں کے ان سماجی اور اقتصادی مسائل کی نشاندہی کی جن کی تنقیدی ترجمانی پریم چند نے اپنے ناولوں اور کہانیوں میں کی ہے اس کے بعد اس صدی کی چھٹی اور ساتویں دہائی میں پریم چند کے نمائندہ ناول چوگان ہستی، میدان عمل، گئودان، نرملا، اور غبن، روسی زبان میں شایع ہوئے اس کے ساتھ ہی پریم چند کی شاہکار کہانیوں کے انتخاب بھی شایع ہو کر مقبول ہونے لگے ترجمے صرف روسی زبان میں نہیں ہوئے بلکہ ازبکی، تاجکی، اکرینی، جارجیائی اور دوسری اہم زبانوں میں بھی پریم چند کی تخلیقات کے ترجمے بڑی تعداد میں شایع ہونے۔ تاشقند میں محمد جانف رحمان بیردی نے اردو سے ازبکی زبان میں گئودان کا جو ترجمہ کیا تھا اس کے دو ایڈیشن ایک لاکھ سے زیادہ جلدوں میں شایع ہو چکے ہیں۔ پریم چند نے رام چرچا کے نام سے اردو میں رامائن کا جو خلاصہ لکھا تھا اس کے بھی دو مختلف ترجمے نہایت دیدہ زیب اور مصور ڈھنگ سے شایع کئے گئے۔ گئودان کا ایک اڈیشن بھی مصور ہے، جس میں ہوری، دھنیا اور بعض دوسرے کرداروں کے جاندار اور رنگین خاکے بعض آرٹسٹوں نے تیار کئے ہیں حال ہی میں چند ماہ قبل لینن گراڈ کے ڈاکٹر وکٹر بالن نے پریم چند کی نئی اور شاہکار تیس کہانیوں کا ترجمہ شایع کیا جس کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ صرف چار روز کے اندر پچاس ہزار کا اڈیشن ختم ہو گیا۔

ترجموں کے علاوہ گذشتہ تیس سال میں بعض سوویت عالموں نے نہایت سنجیدگی اور گہرائی سے پریم چند کے ادب کا مطالعہ کیا ہے تقریباً چوتھائی صدی پہلے پروفیسر وی ایس بسکروفنی نے پریم چند پر کئی اہم تنقیدی مقالے لکھے۔ اپنے ایک مقالے میں وہ لکھتے ہیں

"ہندوستان کے موجودہ حالات میں پریم چند کی تصانیف کی قدر وقیمت بڑھ گئی ہے ان کا نفس موضوع نہایت وقیع ہے ساتھ ہی ان کی نگارشات قارئین کے دلوں میں انسانیت پسندی کے جذبات ابھارتی ہیں۔ اور ہمت بڑھا کر جدوجہد کے لئے تیار کرتے ہیں، ان کے تاریخی افسانے بھی موجودہ ہندوستان کی حقیقت حال کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں انہوں نے تاریخ کے صفحات میں آج کے انسان کے مسایل اور مصائب کی جڑوں کو تلاش کیا ہے"۔

پریم چند کی نگارشات کے بارے میں پروفیسر بسکروفنی کی یہ رائے ان کے گہرے مطالعے پر مبنی ہے، ڈاکٹر وکٹر بالن نے اپنی کتاب "پریم چند بحیثیت کہانی کار" میں ان کے افسانوں کے محرکات اور موضوعات کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ سوزِ وطن سے کفن تک ان کے ذہنی ارتقاء اور سماجی شعور کے سارے نقوش ان کے افسانوں میں ملتے ہیں ڈاکٹر بالن کا یہ مقالہ ان کی کئی سال کی لگاتار محنت اور تحقیق کا نتیجہ ہے، جس کے لئے انھوں نے مواد کی فراہمی کی خاطر پریم چند کے آبائی گاؤں لمہی بنارس الہ آباد اور دوسرے شہروں کا سفر بھی کیا تھا۔ ماسکو کے اورینٹل انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر چیلی شیف نے بھی اپنے دو مقالوں میں پریم چند کے ناولوں اور کہانیوں کا مطالعہ عالمانہ بصیرت سے کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جیسے جیسے پریم چند ہندوستان کے کسانوں اور محنت کش انسانوں کی جدوجہد سے قریب آتے گئے ان کی حقیقت نگاری کو ہندوستانی ادب میں تنقیدی حقیقت نگاری کا اعلیٰ ترین نمونہ قرار دیا ہے اورینٹل انسٹی ٹیوٹ کے دو اور ممتاز عالموں ڈاکٹر سخا چوف اور ڈاکٹر نینا گوروشینا نے بھی پریم چند کی نگارشات پر قابل قدر کام کیا ہے۔

ڈاکٹر سخا چوف نے اپنی کتاب اردو ادب کی تاریخ اور اپنے مقالے "داستان سے ناول تک" میں پریم چند کی حقیقت نگاری پر تفصیل سے اظہار خیال کیا ہے۔ ڈاکٹر نینا گوروشینا، نے اپنے تنقیدی مقالوں "پریم چند اور ترقی پسند تحریک" "پریم چند اور روسی کلاسیکی ادب" "پریم چند اور گاندھی جی" اور "پریم چند اور ٹالسٹائی" میں اس عظیم ہندوستانی ادیب کے فکر وفن کا جائزہ مختلف زاویوں سے لیا ہے۔ اور ان کا موازنہ بعض اہم روسی ادیبوں سے کیا ہے ان کے علاوہ تاشقند کے سکالر ریری اور بعض دوسرے نقادوں نے بھی پریم چند کی تصانیف میں آزادی اور سماجی انصاف کے لئے ہندستانی عوام کی جدوجہد کا مطالعہ کیا ہے۔

پریم چند کا صد سالہ جشن منانے کے لئے حال ہی میں ماسکو میں ایک پریم چند صدی کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں آئی ہے۔ جس نے سوویت یونین کے بڑے شہروں جشن پریم چند کی تقریبات منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس دلچسپی سنجیدگی انہماک سے پریم چند کا مطالعہ سوویت یونین میں کیا جاتا ہے اس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی اور اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ سوویت عوام ہندوستانی قوم کی تہذیب، زبانوں اور ادب سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔

(ریڈیو کشمیر سری نگر سے نشر)

اشعار

ہوش سی حلبی

زندگی میں آئے تھے جو انقلابوں کی طرح
یاد آتے ہیں زمانے اب وہ خوابوں کی طرح
زندگی کا ہر ستم اوراقِ دل پر نقش ہے
ہم مگر خاموش رہتے ہیں کتابوں کی طرح

(جے پور سے)

سیاحت

کچھ یاد ہیں غیر ملکوں کی

شمس الرحمٰن فاروقی

ایک زمانہ تھا جب سفر پر جانے والوں کے گلے میں ہار پھول، منہ میں پان اور مٹھیوں میں روپے دیے جاتے تھے۔ ماں بہنیں آنسو پی پی کر خیریت کی دعائیں پڑھتی تھیں اور باپ پیٹھ ٹھونک کر لیکن منہ پھیر کر ہمت افزائی کرتے تھے کہ بیٹا کوئی بات نہیں سو ہی دو سو میل کی بات ہے، بات کی بات میں پہنچ جاؤ گے۔ پہنچتے ہی خیریت کا خط لکھ دینا۔ امام ضامن اور قرآن کا سایہ اور آنچل کی چھاؤں ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ میرے بچپن تک میں پرتاپ گڑھ سے الہ آباد کا سفر بہت لمبا معلوم ہوتا تھا اور دلی آگرہ کا تو پوچھنا ہی کیا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ اب وہ باتیں ہوا ہو گئیں۔ دعائیں اور امام ضامن اب بھی ہوتے ہیں لیکن کوس دو کوس منزل دو منزل سفر کے لیے نہیں، بلکہ Jet age کے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ہزاروں میل کی اڑان بھرنے والوں کے لیے۔ اور اب ایسے لوگوں کی بھی ایسی کثرت ہو گئی ہے کہ دعاؤں کا اسٹاک کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ میں نے بھی ایک دن کار زمیں کو دوسروں کے لیے نکو ساختن پر چھوڑ کر با آسمان پرداختن کا وظیفہ سنبھالا۔

امریکہ کی ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے وسکانس یونیورسٹی، میڈیسن۔ اس میں اردو فارسی کا بھی چرچا ہے اور جو صاحب وہاں اردو فارسی اسلام پڑھاتے ہیں وہ میرے پرانے دوست ہیں، محمد عمر میمن۔ افسانہ نگار، نقاد، مترجم، نازک مزاج، عربی فارسی اور فرانسیسی کے ماہر، ابن تیمیہ کے حافظ اور بہت کچھ۔ انھوں نے اردو شاعری اور افسانہ پر ایک بین الاقوامی سیمینار کرنے کی ٹھانی۔ جن لوگوں کو دعوت دی ان میں میں بھی تھا۔ بہزار دقت مراحل طے ہوتے اور میں نے منازل طے کیے۔ تقریباً چالیس برس تک انگریزی زبان و ادب اور مغربی تہذیب کا مطالعہ کرنے میں گذارے ہیں، لیکن امریکہ اور مغرب کی تہذیب سے مجھے کوئی لگاؤ پیدا نہ ہو سکا۔ شاید اس وجہ سے کہ میں ایک غریب ملک اور قوم کا فرد ہوں، دولت مندوں سے بھاگتا ہوں۔ لیکن انگلینڈ، خاص کر لندن کی تفصیلات اور نیویارک و شکاگو اور واشنگٹن کے جغرافیے سے اتنی واقفیت خواہ مخواہ ہو گئی ہے کہ یہ جگہیں بھی ایک طرح سے اپنا گھر معلوم ہونے لگی ہیں۔ کتابوں کا بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ دور نزدیک بن جاتا ہے اور اجنبی مانوس لگنے لگتا ہے

میں چلا تو تھا نیویارک کے لیے لیکن کئی گھنٹے کی تھکا دینے والی اڑان کے بعد یہ خبر سنائی دی کہ وہاں موسم اتنا خراب ہے (یہ بات فروری ۱۹۷۸ء کی ہے) کہ ہم لوگوں کو فی الحال لندن اتار لیا جائے گا۔ جب بادل اور کہرے کی تہوں کو چیر کر ہمارا جہاز کھلی ہوا میں پہنچا تو لندن کے دریائے ٹیمز کے گہرے ہرے گدلے پانی: اس پر ہزارہا جہازوں اور کشتیوں اور لانچوں کی آمد و رفت، لندن کا قدیم پل جو اتنا قدیم اور مشہور ہے کہ ٹیمز پر درجنوں اور پلوں کے باوجود اس پل کو محض لندن برج کہتے ہیں، وہی لندن برج جس کے بارے میں ایلیٹ نے اپنی نظم میں کہا تھا London bridge in falling down، یہ سب بالکل صاف دکھائی دیے۔ پارلیمنٹ ہاؤس اور سینٹ ہال پرانے دوستوں کی طرح مسکراتے اور سلام کرتے نظر آئے۔ ہیتھرو کا ائر پورٹ ایک طویل و عریض شہر جیسا۔ آدھے گھنٹے کے اندر اندر میں نے عربی فارسی، فرانسیسی، پنجابی، سندھی، بنگالی اور خدا جانے کتنی زبانوں میں بھانت بھانت کی بولیاں سن لیں۔ باہر نکلے تو سب سے پہلے ایک سردار جی دکھائی دیے۔ زندہ باد۔

لندن میں جتنے دوستوں کے پتے یا فون نمبر معلوم تھے، ان کو فون کیا، معلوم ہوا کوئی بھی گھر پر نہیں ہے۔ شاید سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ میری آمد آمد ہے۔ ساقی فاروقی کا فون مسلسل مصروف ملا۔ میں نے ہوٹل والوں سے بارہا کہا کہ فون خراب معلوم ہوتا ہے لیکن ان کو یقین ہی نہ آیا کہ کوئی فون خراب بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایمان کی بات یہ ہے کہ لندن کی فون سروس دلی یا بمبئی ہی جیسی ہے۔ میں نے سوچا الہ آباد فون کر کے بیوی سے کہہ دوں کہ میں یہاں پھنس گیا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد فون آیا کہ یہ بتائیے الہ آباد کا ایکسچنج ہندوستان کے کس شہر کے ذریعہ مل سکتا ہے۔ فون آپریٹر نہایت مہذب معلوم ہوا، اس نے کہا آپ چاہیں تو ریورس چارج کال بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن جب الہ آباد کا نمبر ملا تو صدائے برنہ خواست۔ شاید گھر والے بھی اطمینان سے کہیں نکل گئے تھے کہ شمس الرحمٰن صاحب تو ابھی ہوا میں ہوں گے۔ رات ہو چلی تھی، میں نے سوچا ساقی صاحب اب تک تو گھر پہنچ گئے ہوں گے میں نے ٹیکسی والے کو پتہ بتایا تو اس نے پوچھا یہ جگہ کہاں ہے؟ میں نے دل میں کہا لاحول ولا قوۃ، یہ بھی دلی جیسا نکلا۔ سنا تو یہ تھا کہ لندن کے ٹیکسی والے اس شہر کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ میں نے کہا تم لوگوں نے بڑا مایوس کیا، میں نے سنا تھا کہ تم لوگوں کو چاروں کھونٹ کی خبر رہتی ہے، اس نے کہا، ہاں، لیکن یہ جگہیں بالکل نئی اور شہر سے دور ہیں۔ بہرحال چلتے ہیں۔ اس نے نقشہ وقشہ دیکھا اور چل دیا۔

لطف کی بات یہ تھی کہ سنا تھا لندن کے ٹیکسی والے ایسی زبان بولتے ہیں کہ باہر والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور میرا قصہ یہ ہوا کہ میں تو اس کی بولی خوب سمجھ رہا تھا لیکن اسے میری انگریزی سمجھنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ خیر ساقی سے ملاقات ہوئی اور اس بہانے تقریباً آدھا شہر دیکھ لیا۔ جن محلوں اور بازاروں کے نام بچپن سے ازبر تھے انھیں ان معصوم آنکھوں نے حیرت سے دیکھا۔ ساقی سے شعر و شاعری کے افسانے چھڑے، آدھی رات کے بعد واپسی ہوئی۔ صبح صبح سامان ہاتھ میں لے کر پوری پارٹی کے ساتھ ہیتھرو کا رخ کیا۔ سردی نے چڑیوں اور بلیوں تک کو خوفزدہ کر رکھا تھا، لیکن ہوٹل کے سامنے دو چار گوریا اور مینا قسم کی چڑیاں دکھائی دیں، جی خوش ہوا۔

جہاز جب اڑا تو بتایا گیا کہ آپ لوگوں کو نیویارک کے بجائے واشنگٹن اتارا جائے گا، اس کے بعد آپ جانیں اور آپ کا کام۔ بہرحال یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ واشنگٹن اترے۔ معلے تینے سے گلو خلاصی اور وہاں کے ۲۵ میل دور دوسرے ایرپورٹ بعنوان واشنگٹن نیشنل ایرپورٹ پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی۔ امریکہ میں وقت کے چار زون ہیں۔ ہمارے یہاں کہا جاتا ہے کہ تیس کوس پر پانی اور بیس کوس پر بانی۔ وہاں وقت کا اتنا برا حال تو نہیں، لیکن واشنگٹن سے Madison پہنچتے پہنچتے دو Time zone سے گزرنا پڑا۔ سمجھ ہی میں نہیں آ رہا تھا کہ رات ہے تو کتنی ہے اور دن ہے تو کتنا گذر چکا۔ ہوائی جہاز کے نیچے شہروں موٹروں کارخانوں کی روشنیاں اس طرح جگمگا رہی تھیں کہ جی میں آتا یہیں مر رہیے۔ میڈیسن کے ایرپورٹ سے محمد عمر میمن کو فون کیا، وہ آ کر مجھے اس طرح اٹھا لے گئے جس طرح

سپاہی مالِ غنیمت کو۔

پھر وہ وہ خاطریں ہوئیں کہ گھر یاد آ گیا۔ جیلانی کامران پہلے سے موجود تھے۔ دوسرے دوستوں اور عزیزوں کو بھی خبر ہو گئی۔ کانفرنس شروع ہونے کے پہلے پہلے شکاگو سے چودھری محمد نعیم، ہارورڈ سے برین سلوز پرانے دوستوں اور درجنوں نئے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ کانفرنس میں محمد عمر میمن کا آغازی خطبہ رواں دواں اور آزادانہ تھا۔ ان کے شعبے کے ہیڈ دوسری صف میں بیٹھے تھے۔ کسی کی تعریف میں کوئی خوشامدانہ جملہ نہیں۔ کوئی چاپلوسی نہیں۔ کوئی مبالغہ نہیں۔ کوئی سو لوگ جمع ہوں گے۔ اردو غزل اور افسانے کیلئے اتنی جماعت تو دلی میں بھی مشکل سے جمع ہوتی ہے۔ دور دور سے لوگ محض سننے اور دیکھنے آئے تھے۔ باقاعدہ حصہ لینے والوں میں امریکہ، کینیڈا، ہندوستان اور پاکستان کے لوگ تھے، اور بہت سے ہندوستانی، پاکستانی، امریکی جو شمالی امریکہ کے مختلف شہروں میں پڑھتے پڑھاتے یا رہتے ہیں، موجود تھے۔

کانفرنس کا حال پھر کبھی سناؤں گا۔ اس وقت بس یہی کہتا ہوں کہ انتہائی منظم مربوط، اور منضبط جلسہ تھا۔ دو دن صبح شام چلا۔ بحثیں ہوئیں اظہار خیال میں کسی نے کوئی تکلف نہ کیا۔ اختتام پر ایک دعوت ہوئی جس میں ہم سب نے اپنی اپنی توفیق بہ اندازۂ ہمت کا اظہار کیا۔

میڈسن یوں تو ایک چھوٹا سا شہر ہے، لیکن یونیورسٹی بہت بڑی ہے۔ ایک جھیل کے کنارے دور تک عمارات کا سلسلہ ہے۔ جھیل برف سے ڈھکی ہوئی ہے، درخت سر جھکائے ہوئے، کمر کمر برف سڑکوں کے دونوں طرف، اور زندگی رواں دواں۔ امریکہ میں اب چھوٹے بڑے شہر میں اب کوئی خاص فرق نہیں رہ گیا۔ سوائے اس کے کہ بڑے بڑے شہر بہت بڑے ہیں، ان میں کام کرنے والے لوگ اکثر شہر کے باہر رہتے ہیں اور صبح شام، موٹر یا بس یا ریل سے آتے جاتے ہیں۔ اور چھوٹے شہروں کے لوگ شہر کے حدود ہی میں عام طور پر رہتے ہیں۔ ورنہ دوکانیں اور بازار اتنے ہی بارونق ہیں، زندگی اتنی ہی مصروف ہے، آسائشیں اتنی ہی موجود ہیں، جتنی کسی بڑے شہر میں۔ ہاں بڑے شہروں میں بڑے بڑے میوزیم اور آرٹ گیلریاں اور تھیٹر ضرور ہیں، لیکن بڑے شہروں کی تعداد بھی اتنی ہے کہ چھوٹے شہر والے عام طور پر کسی نہ کسی بڑے شہر سے ملحق ہو جاتے ہیں۔ اور برکلی کی طرح بعض شہر ایسے بھی ہیں جس کی یونیورسٹی کا وہ دبدبہ ہے کہ لوگ برکلی میں جھاڑو دینا پسند کرتے ہیں لیکن کسی اور یونیورسٹی میں پروفیسری قبول نہیں کرتے۔ برکلی کے پروفیسر بروس پرے بڑے سیدھے سادے دوست دار آدمی نکلے۔ ان دنوں وہ ہندوستان ہی میں ہیں، غزل کے ڈھانچے پر کام کر رہے ہیں۔

میڈسن سے چودھری نعیم مجھے اپنی موٹر میں شکاگو لے گئے۔ شکاگو یونیورسٹی والے بھی کسی کو کم ہی خاطر میں لاتے ہیں۔ ایک طالب علم نے مجھ سے بیان کیا کہ جب اس نے شکاگو کے ایک پروفیسر سے کہا کہ وہ اس الجھن میں ہے کہ برکلی میں رہے یا شکاگو آئے تو پروفیسر صاحب کو یقین نہ آیا کہ کوئی شخص برکلی اور شکاگو کے درمیان برکلی کو ترجیح دے سکتا ہے۔ یونیورسٹی امریکہ کے معیار سے خاصی قدیم ہے، یعنی ۱۸۹۲ء کی، بعض عمارتیں اس وقت کی ہیں۔ مجھے رامانجن کا ایک لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔ وہی رامانجن جو انگریزی کے شاعر بھی ہیں اور جنھوں نے تامل شاعری کے لاجواب انگریزی ترجمے کیے ہیں۔ ان کی بیوی نے ایک ناول انھیں دنوں لکھا تھا جس کے بڑے چرچے تھے۔ ہندوستان واپس آکر اسے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو خاصا بور معلوم ہوا۔ لیکن رامانجن خود بہت تیز اور ذہین آدمی تھے۔ ایک دن اس حقیر کا بھی لیکچر ہوا۔ بعد میں سنا کہ دس پندرہ لوگ جو وہاں موجود تھے بے حد مرعوب ہوئے

شکاگو کی سب سے عمدہ، سب سے یادگار اور محبوب ترین چیز میرے لیے پکاسو کا بنایا ہوا ایک مجسمہ ہے جو کئی دھاتوں کا بنا ہے، اور جسے بار بار دیکھیے تو کبھی کتا نظر آتا ہے، کبھی چڑیا، اور کبھی کچھ اور۔ شکاگو کا مصروف ترین بازار (جس کا نام حسب معمول ہائی اسٹریٹ ہے، حسب معمول میں نے اس لیے کہا کہ ہر شہر میں مصروف ترین جگہ کو ہائی اسٹریٹ ہی کہا جاتا ہے) اس بازار کے وسط میں یہ مجسمہ نصب ہے اور تمام موٹروں، کاروں، دوکانوں، تیز تیز چلتے لوگوں دولت کے بے اندازہ اظہار کے نئے نئے طریقوں کا مذاق اڑاتا نظر آتا ہے۔ ساری مشی گن جھیل جس کے کنارے شکاگو آباد ہے، برف سے ڈھکی ہوئی تھی، اور نعیم جن کے یہاں میں ٹھہرا ہوا تھا، ان کا گھر جھیل کے بالکل سامنے تھا۔ گرمیوں میں کیا غضب کا منظر ہوتا ہوگا، لیکن ان دنوں تو بس اس طرف کی ہوا نسیم تری سینے کے پار گذر رہے ہے کا رنگ دکھاتی تھی۔ برف یہاں میڈسن سے بھی دو ہاتھ آگے تھی۔ ہزاروں موٹریں برف کے ڈھیر میں اس طرح گم تھیں گویا اب انھیں قیامت ہی زندہ کرے گی۔

میں شکاگو کا آرٹ میوزیم نہ دیکھ سکا، لیکن ایک تھیٹر میں کالے لوگوں کے مسائل کے متعلق ایک ڈرامہ دیکھا۔ محسوس ہوا کہ یہ موضوع اب پرانا ہو چکا ہے۔ لیکن تھیٹر نہایت گھریلو قسم کا، کوئی ۱۵۰ لوگوں کی گنجائش، اسٹیج اور بھی سادہ اداکار سب کالے۔ بولی آدھی سمجھ میں آئی، آدھی سمجھ میں نہ آئی۔ امریکہ میں بولیوں کی وہ کثرت ہے کہ بس۔ نیویارک والے شکاگو سے مختلف، کیلی فورنیا والے ان سے الگ۔ جنوب والے اپنے ہی رنگ میں بولتے ہیں۔ یہودیوں کا لہجہ اور ہے کالوں کا اور، اطالویوں کا اور۔ مجھے کالوں کا لہجہ سمجھنے میں مشکل ہوتی تھی، لیکن وہ لوگ میری بولی سمجھ لیتے تھے۔ شکاگو اور نیویارک دونوں میں ڈرامہ بہت عروج پر ہے اور عظیم الشان ترین تھیٹروں سے لے کر سادہ ترین تھیٹر دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ پھر مجھے میرے دوست طفیل اور واشنگٹن کی محبت کشاں کشاں واشنگٹن لے گئی۔ شکاگو کا اوہارے ایرپورٹ دیکھ کر معلوم ہوا کہ میں ایک اور شکاگو کی سیر کر رہا ہوں نعیم کے ایک نوجوان طالب علم جان ہینسن مجھے اپنی موٹر میں ایرپورٹ لے گئے۔ عمر کوئی ۲۶ سال لیکن عربی فارسی اردو فرانسیسی اسپینی روانی سے بولتے ہیں۔ آج کل عربی اور فرانسیسی اور اسپینی میں ترجمانی کا کورس کر رہے ہیں۔

واشنگٹن کی نیشنل گیلری آف آرٹ میں سارا دن یوں گذرا جس طرح کوئی گنوار کسی شہر کے سرکس میں پہلی بار گھس پڑا ہو۔ وہ تصویریں وہ مجسمے، جن کی شکلیں اور رنگ آنکھ میں محض کتابوں کے ذریعہ محفوظ تھے، زبان حال سے بولتے ہوئے نظر آتے۔ پوری گیلری تو کیا خاک دیکھتا، بس جتنا دیکھا ہوش ربا تھا۔ ریم براںٹ کی ایک پوری گیلری، انیسویں صدی کے فرانسیسیوں کے کمروں پر کمرے۔ قدیم مصوری اور مجسمہ سازی کے وہ نمونے کہ خواب و خیال معلوم ہوں میری زندگی کا بہترین دن واشنگٹن کی نیشنل گیلری میں گذرا۔ دوسرے دن طفیل کے ساتھ ان کی گاڑی میں نیویارک پہنچا۔ لین ریڈ گریو کو برنارڈ شاہ کے سینٹ جان میں جون آف آرک کا رول کرتے دیکھا محسوس ہوا کہ شا چاہے گھٹیا ادیب رہا ہو لیکن کمبخت ڈراما نگار غضب کا تھا۔ اور لین ریڈ گریو پر تالیوں اور پھولوں کی وہ بھرمار تھی کہ وہ شرم سے دوہری ہوئی جا رہی تھی

اور میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ کا کیا بیان کروں؟ روسو کی وہ تصویریں جو انسان کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی تھیں، معلوم ہوتا ہے انھیں کسی بچہ فرشتے نے بنایا ہے Vangogh کے پاگل کر دینے والے Cypresses، بال کلی اور Kandinsky کے abstract، گوگان کی تاہیتی والی تصویریں.... ابوالحسن کا ہارون رشید کے محل میں کیا حال ہوا ہوگا جو حال میرا وہاں ہوا۔ سردی اس غضب کی کہ دماغ سُن ہوا جاتا تھا، لیکن دیکھنے والوں کا وہی جم غفیر تھا جو بہترین موسم میں ہوتا۔

لیکن میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ کا ایک حصہ بھی دیکھنے کے لیے ایک ہفتہ درکار ہوتا۔ اور دوسرا یعنی میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ تو ہاتھ ہی نہیں لگا گھر کی یاد سب پر حاوی ہو گئی اور میں چپ چاپ کتابوں کی دوکانیں دیکھتا ہوا اپنے گھر واپس آ گیا۔

(اردو سروس سے نشر)

بچوں کا نفسیاتی مطالعہ

ایم آئی ساجدؔ

بچے نقّال ہوتے ہیں آپ ان کے سامنے جس قسم کی حرکات کریں گے وہ انھیں اپنے تحت الشعور میں محفوظ رکھ کر ہو بہ ہو اسی طرح کرنے کی کوشش کریں گے اور جب تک ان کو تسکین نہ ہو جائے اس عمل کو جاری رکھیں گے۔ یہ ایک قسم کی جبلّت ہوتی ہے جس سے بچّے محظوظ ہوتے ہیں اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ بچّے عموماً حالات اور ماحول سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ ماحول کی تین قسمیں ہوتی ہیں نمبر ۱ گھر کا ماحول نمبر ۲ اطراف کا ماحول اور نمبر ۳ سماج یا معاشرے کا ماحول۔ ماحول کے لیے انگریزی میں ایک لفظ ہے Envaroment جو اپنے اندر بڑی وسعت رکھتا ہے۔ بچوں کو بنانے یا بگاڑنے میں ماحول کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ بچّے ماحول ہی سے متاثر ہو کر اچھے یا بُرے بنتے ہیں سترہ برس سے زیادہ عمر کے بچّے تو اچھے اور بُرے ماحول میں تمیز کر سکتے ہیں کہ ان میں جبلّت حِس بیدار ہو جاتی ہے اور وہ رفتہ رفتہ شعور کو پہنچنے لگتے ہیں لیکن چار سے سولہ برس کی عمر کے بچّے ماحول سے بہت جلد اور بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور جس قسم کے ماحول میں وہ رہتے ہیں اسی کو اپنانے میں زندگی کا مقصد اور وقت کی ضرورت سمجھتے ہیں اور اس سے الگ ہونا گوارہ نہیں کرتے۔ بچّے بہت جلد کسی بھی فیصلے پر پہنچ جاتے ہیں چاہے وہ غلط ہو صحیح۔ اس اسٹیج پر آکر بچوں کی صحیح نمائندگی و رہنمائی ضروری ہو جاتی ہے۔ اس لیے بچوں کی نفسیات کو سمجھنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

بچپن ایک ایسی اسٹیج ہے جہاں سے بچے کے مستقبل کے نقوش ابھرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی اسٹیج پر بچوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے مثلاً بچہ کن خیالات اور رجحانات کا حامل ہے، کون سی چیز اسے زیادہ پسند ہے؟ وہ کن باتوں سے زیادہ رغبت رکھتا ہے؟ اس کا جھکاؤ کس طرف ہے؟ اس کی پسند اور ناپسند کیا ہے؟ ان سب باتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے بچوں کا نفسیاتی مطالعہ کرنا گویا ان کی آئندہ زندگی اور مستقبل کو کامیاب بنانے کے مترادف ہے۔ بچپن زندگی کا ایسا زمانہ ہوتا ہے جسمیں انھیں کچھ عرصے کے لیے جیسا ماحول میسّر آئے گا وہ اس میں پرورش پانے کے ساتھ ساتھ آئندہ زندگی کے اصول خود بخود وضع کرتے جائیں گے۔ ہم اکثر دیکھتے سنتے اور پڑھتے ہیں کہ چند بچوں نے کسی کا پرس اچک لیا، چوری کی واردات کی، ڈکیتی میں حصّہ لیا، جیب کاٹ لی، پاکٹ مار دیا وغیرہ۔ بچّے اس طرح کے کام کرنے پر مجبور کیوں ہوتے ہیں؟ یا بچوں کو مجرم بنانے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ بچوں کو مجرم بنانے میں سب سے پہلے گھر کا ماحول شروعات کرتا ہے۔ گھر کا ماحول بھی دو قسموں کا ہوتا ہے۔ پہلی قسم میں غریب، نچلا اور کمزور طبقہ ہے جہاں بچّہ بھوک، مفلسی، فاقہ، خواہشات کے پورا نہ ہونے کا متواتر عمل، پیار و محبّت کا فقدان، والدین کی بے توجہی لاپرواہی اور احساسِ کمتری بچّے کو نفسیاتی اور معاشی طور پر مجروح کر کے اطراف کے ماحول میں لے جاتی ہے جہاں اس جیسے دوسرے بچّے اپنی روزمرّہ ضروریات اور خواہشات کے حصول کے لیے چھوٹے پیمانے پر غیر قانونی اور بُرے کاموں میں لگ جاتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کے ارادوں اور حوصلوں میں پختگی آتی جاتی ہے اور یہاں انھیں معاشرے یا سماج کے بدنام جرائم پیشہ افراد اپنی صف میں جگہ دے دیتے ہیں۔

دوسری قسم کا ماحول بھی گھر ہی سے شروع ہوتا ہے یہ رئیس، امیر، متوسط اور خوش حال طبقہ کہلاتا ہے۔ اس طبقے کے بچوں کو ضرورت کی ہر چیز با آسانی میسّر آجاتی ہے بلکہ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ! والدین کی بے توجہی یہاں بھی کارفرما ہے اور کھلتی ہے۔ بچوں کی ہر جائز و ناجائز فرمائش کا پورا کرنا، پیسے کا غلط استعمال انھیں احساسِ برتری میں مبتلا کر کے ضدّی، خودسر، نافرماں اور مغرور بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح وہ دھیرے دھیرے وہ غلط راہوں پر پڑ جاتے ہیں اور اپنے ہم خیال ماحول اور سوسائٹی میں مل کر سماج اور معاشرے کے لیے آگے چل کر نقصان دہ بن جاتے ہیں۔ گھر سے شروع ہونے والے اس ماحول کے دونوں راستے بظاہر الگ الگ ہیں لیکن منزل ایک ہی ہے۔

ماحول سے ہٹ کر ایک اور سبب بھی ہوتا ہے جس کی بنا پر بچے بگڑتے ہیں یا بُرے ماحول میں پہنچ جاتے ہیں اسے ہم خاندانی یا موروثی اثرات کے نام سے یاد کر سکتے ہیں۔ یہ نسل در نسل چلنے والے اثرات ہوتے ہیں، مثلاً اگر کسی بچے کو جُوا کھیلنے کی عادت ہے تو وہ عادت اس کے باپ اور دادا میں بھی تھی جن سے منتقل ہو کر اس بچے تک پہنچی۔ اس طرح اگر کسی بچے کا باپ لڑاکو، غصّہ ور یا مجرم ہے تو یہ عادتیں بچّے میں بھی منتقل ہوں گی جبکہ اس کے دادا میں بھی ان عادتوں کا ہونا لازمی ہے۔ دراصل یہ نسل در نسل منتقل ہونے والے اثرات ہوتے ہیں اور ماحول سے ان کا تعلق بہت کم ہوتا ہے۔ اس طرح کے موروثی اثرات جن بچوں پر ہوں گے وہ لازماً سماج یا معاشرے کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اگر ایسے بچوں کی ذہنی رو اور عادتیں جلد نہ موڑی گئیں تو آگے چل کر خطرناک نتائج بھی نکل سکتے ہیں لیکن ایسے واقعات بہت کم تعداد میں رونما ہوتے ہیں جن کا فی صد دو یا تین سے زیادہ نہیں ہے۔

ان سب باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ بچوں کے نفسیاتی ماحول کو ان کے پس منظر میں سمجھا جائے کہ بچہ نفسیاتی طور پر کن چیزوں کو پسند کرتا ہے؟ کن باتوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے؟ اس کی توجہ اور دلچسپی کا باعث کون سی چیزیں بنتی ہیں؟ وہ کس قسم کے ماحول میں رہتا ہے؟ اور اس کے اثرات اس کی شخصیت پر کس رفتار سے پڑتے ہیں؟ ان سب باتوں پر توجہ دینا، ان کا مطالعہ کرنا اور سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ان سب باتوں کی روشنی میں بچوں کو مناسب اور صحیح راہ بتانا صرف اساتذہ یا اسکول ہی کا فرض نہیں بلکہ والدین اور سرپرستوں پر بھی اس کی ذمّہ داری عائد ہوتی ہے۔ صحیح سمت میں بچوں کی نگہداشت و پرورش، ان کی ضروریات کا خیال، خواہشات کی تکمیل، خلوص و محبت کا برتاؤ اور اچھا سلوک بچوں کو مجرمانہ اور برے ماحول سے روکتا ہے۔ ساتھ ہی ان کے روشن مستقبل اور عمدہ کارکردگی کے دروازے کھولتا ہے۔ اسی لیے گھر، مدرسہ اور اطراف کا ماحول کچھ اس طرح کا ہو کہ بچّے اس کے پس منظر میں خوش آئند مستقبل کا تصور کر سکیں اور قوم و ملک کے عملی کاموں میں سرگرمی سے حصّہ لے کر ایک اچھے اور فرض شناس شہری کا کردار ادا کر سکیں۔

(جلگاؤں سے نشر)

اپنے دیس میں

انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ

ذہین نقوی

آج کا دور سائنس اور ٹکنالوجی کا دور ہے۔ آج زندگی کا ہر شعبہ تحقیق اور جستجو کا مرہون منت ہے۔ نظامات زندگی میں انقلابی تبدیلیاں، ملکوں کی کایا پلٹ نیز دنیا کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے میں سائنسی طرز فکر کو حیرت انگیز مقام حاصل ہے۔ موجودہ دور میں کسی بھی ملک یا کسی بھی قوم کی ترقی و کامرانی اور فلاح و بہبود کا انحصار سائنس اور سائنسی رجحانات کے فروغ پر ہے۔

آزادی مل جانے کے بعد سے ہندوستان نے بھی زندگی کے مختلف شعبوں میں طرح طرح سے ترقی کی ہے اور ماضی کی پونجی، حال کے سرمایہ کے ساتھ ساتھ امید فردا کی جگمگاتی فضا نے ہمارے ذہن اور فکر و نظر کو نئی نئی تحقیقات اور جستجو سے آراستہ کر دیا ہے۔

اس پس منظر میں آج کی گفتگو میں ہمیں ادارۂ تاریخِ طب اور تحقیق کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے۔ یہ ادارہ انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو انسانی فلاح و بہبود کے اہم شعبے صحت عامہ سے متعلق ایک عظیم اور کثیر المقاصد ادارہ ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد بہت اہم ہیں اور طریقہ ہائے علاج سے متعلق تحقیق، معلومات اور تقابلی مطالعے کے باب میں حقیقتاً یہ ایک تاریخ ساز منصوبہ ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس ادارہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد اور اس تعمیری منصوبہ سے متعلق ضروری مراحل کا تذکرہ کریں اس موقع پر یہ بتانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ دلی جو ایک شہر ہے عالم میں، روزگار، تاریخی، تہذیبی، سیاسی اور ملکی شکست و ریخت کا ایک عجیب و غریب مرکز رہا ہے۔ اسی دلی کے ایک حصہ میں تغلق دور کی عظمت رفتہ کے نشانات آج بھی باقی ہیں۔ لوگ اس علاقہ کو تغلق آباد کے نام سے جانتے ہیں اور یہیں تغلق آباد کا وہ قلعہ آج بھی موجود ہے جسے دیکھ کر اُس دور کے جاہ و جلال کے افسانے یاد آجاتے ہیں۔

اس تاریخی قلعہ کے ٹھیک دوسری طرف بدرپور مہرولی روڈ پر انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ بنا ہوا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے چیرمین حکیم عبدالحمید کے خواب کی درخشندہ و تابندہ تعبیر ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یونانی صنعت دواسازی کو سائنس اور جدید ٹکنالوجی سے ہم آہنگ بنانے کے عزم محکم کے ساتھ ساتھ اسی انسٹی ٹیوٹ کے بانی کے ذہن میں دنیا میں رائج دوسرے طریقہ ہائے علاج کے تقابلی مطالعے کے منصوبہ کے تانے بانے بھی خود بخود تیار ہو رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے ایک خاکہ مرتب کیا اور پھر وقتاً فوقتاً اس پر نظر ثانی کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۰ میں انسٹی ٹیوٹ کے قیام سے متعلق مسودہ پر دنیا کے نامور طبی ماہرین اور سائنس دانوں کی رائے طلب کی گئی اور آمدہ تجاویز و سفارشات پر نومبر ۱۹۶۰ء میں وگیان بھون میں منعقدہ ایک کانفرنس میں تفصیل کے ساتھ غور کیا گیا۔ بعد ازاں اگست ۱۹۶۱ء میں ایک اور اہم جلسہ میں اس انسٹی ٹیوٹ سے متعلق منصوبے، تخمینے اور دستور العمل کے مسودات پر نظر ثانی کی گئی۔ اور اگست ۱۹۶۲ء میں ان مسودات کو آخری شکل دی گئی۔

۱۵ر نومبر ۱۹۶۲ کو یہ عالی شان نظریہ سابق وزیر اعظم حکومتِ ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے مبارک ہاتھوں سے افتتاح پذیر ہوا اور انسٹی ٹیوٹ کا سنگ بنیاد ایک کثیر المقاصد منصوبہ کی تکمیل کے لیے رکھا گیا۔

سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین (مرحوم)، اس اسکیم سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام میں اور اس سے متعلق اسکیم کو بروئے کار لانے میں ڈاکٹر صاحب کا بنیادی کردار رہا ہے۔ یہ سلسلہ بتدریج آگے بڑھا اور تقریباً آٹھ سال بعد ۱۴ر فروری ۱۹۷۰ کو انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری اور میوزیم سے متعلق شاندار اور وسیع و عریض عمارت کی رسم افتتاح وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے انجام دی۔ ایک اندازے کے مطابق اس افتتاحی تقریب میں ملکی اور غیر ملکی تقریباً دو ہزار دانشوروں نے شرکت کی۔

جہاں تک اس انسٹی ٹیوٹ کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ ہر لحاظ سے نہایت اہم ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ صحتی تعلیم کی ترقی و نگرانی کرنا۔

۲۔ تاریخ طب کے مطالعے اور طبی تحقیق کے لیے ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرنا۔

۳۔ مختلف نظام ہائے علاج کے اصولوں کے طریق عمل کا سائنس کی رو سے جائزہ لینے کا اہتمام۔

۴۔ ملکی اور غیر ملکی مماثل تنظیموں اور اداروں سے اشتراک و تعاون کرنا۔

انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ان اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے ۹۰ ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے۔ اب تک اس انسٹی ٹیوٹ

سے متعلق کاموں میں جو شعبے اہم ہیں اور جن کا تعارف کے طور پر تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے ان میں آرٹ گیلری، میوزیم، لائبریری اشاعتی کام، تعلیم و تربیت، تجربہ گاہیں اور پرنٹنگ پریس شامل ہیں۔

آرٹ گیلری: ہندوستان کے چند نامور آرٹسٹوں نے قدیم اور جدید طبی نظریات کو اپنے اپنے ڈھنگ میں پینٹنگز کے روپ میں پیش کر کے طبی تاریخ کو آرٹ گیلری کی زینت بنا دیا ہے۔ یہ آرٹ گیلری علمی اور تاریخی نقطۂ نظر کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی دلچسپیوں کا انداز بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس میں بیس پینٹنگز سلیقہ اور طریقہ سے سجائی گئی ہیں۔ ان پینٹنگز میں ہیں تر دوشہ کے آیوویدک نظریے اور ابتدائی بیماری سے متعلق مدہ نظریے سے لے کر Pythagorean نظریہ صحت تک کے علامتی نقوش دیکھنے کو ملتے ہیں اور اس طرح یہاں آنے والے عام آدمی کے لیے خاص طور سے آرٹ گیلری باعث کشش ثابت ہوتی ہے۔

آرٹ گیلری کے علاوہ اس انسٹی ٹیوٹ کا طبی میوزیم اپنی نوعیت کا دنیا بھر میں پہلا میوزیم ہے۔ اس میوزیم میں طب کے طالب علموں اور محققین کے علاوہ عام لوگوں کی دلچسپی کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ سامنے رکھا گیا ہے۔ اس میوزیم میں قدیم ترین زمانہ سے حال تک کے نظریات، طریقہ ہائے علاج، ان سے متعلق نئے آلات، کیمیائی سازو سامان، دواسازی کے طریقے اور متعلقہ آلات، مجسمے، تصاویر اور دیگر متعلقہ سامان تاریخی ترتیب کے ساتھ سجایا گیا ہے۔ اس میوزیم میں چاروں طرف گھومنے کے بعد دنیا کے نشیب و فراز اور انسان کی ارتقائی منزلوں کا واضح ادراک ہونے لگتا ہے۔ اور یہ خیال آتا ہے کہ اس دنیا کا خالق "ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتا ہے" کہاں طبی نظریات اور اور کہاں ان کی آرائش اور زیب و زینت۔ اس میوزیم میں نشاۃ ثانیہ سے قبل کے دور کا طبی نظریہ، قدیم مصر میں مروج طریقہ علاج، شام و بابل کے دور کے مجسمے اور نقشے قدیم یونان کے نظام علاج سے متعلق سازو سامان۔ قدیم روم اور عرب میں مروج طریقہ علاج کی عکاسی۔ ابو سینا، رازی، بیرونی، حکیم اجمل خاں اور حکیم عبدالمجید کے مجسمے۔ اس دور کی خاص خاص تصاویر اور پینٹنگز ایٹم کی ایجاد اور مسلم سائنس داں۔ آیوروید سے متعلق نامور ویدوں کے مجسمے فوٹو، چینی طریقہ ہائے علاج کے ماہر اطباء کی تصاویر اور آلات وغیرہ چینی فارمولوں کے خاص خاص خاکے، جڑی بوٹیاں، مفردات، مرکبات، کیمسٹری، سرجری، پرانے زمانے کے اسپتالوں کے سازو سامان کے علاوہ اس میوزیم کا دوسرا حصہ میوزیم آف ہیلتھ یعنی صحت کا نگار خانہ کہلاتا ہے اس میں حمام، بچہ کی پرورش، خاندانی منصوبہ بندی، طبی اخلاقیات اور عام طبی معلومات کی سازو سامان کے ذریعہ مختلف اداروں اور دنیا کے مختلف طریقہ ہائے علاج کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

اس عظیم الشان اور نادر الوجود میوزیم کے علاوہ اس انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری اپنی جگہ نادر کہی جاتی ہے۔ دنیا کی تقریباً ہر زبان کا طبی لٹریچر اس لائبریری میں موجود ہے۔ طب اور اس سے متعلق موضوعات کا ایک بھرپور ذخیرہ یہاں موجود ہے جو ترتیب و تنظیم کے نقطہ نظر سے بھی خوب ہے۔ اس لائبریری میں لگ بھگ ۵۰ ہزار کتابیں طب کے موضوع پر موجود ہیں۔ کتابوں کے علاوہ یہاں طبی رسائل اور اخبارات کے فائل بھی باقاعدہ تیار کیے گئے ہیں۔ اور ایک بڑی خصوصیت اس لائبریری کی یہ ہے کہ اس لائبریری میں تقریباً چار ہزار ایسے طبی مخطوطات موجود ہیں جن میں سے چند مخطوطات دنیا بھر میں کسی دوسری لائبریری میں نہیں ہیں۔ یہ لائبریری طب پر تحقیق کرنے والوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کرتی ہے۔ یہاں لائبریری سے متعلق جدید آلات مثلاً مائیکروفلم تیار کرنے کا انتظام اور مائیکروفلم ریڈر وغیرہ بھی موجود ہیں۔ طب یونانی سے دلچسپی رکھنے والے اسکالرز یہاں بڑی تعداد میں آتے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی اسکالرز کو تحقیق کے دوران انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے رہائشی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

لائبریری کے علاوہ یہاں طب کے موضوعات سے متعلق ریسرچ کی سہولت کے لیے علیحدہ علیحدہ شعبے بھی قائم ہیں جن میں فلسفہ طب، دیہاتی اور گھریلو علاج، طبی تعلیم کی تاریخ، نفسیاتی علاج صحت اور اس کی دیکھ بھال، غذائیت اور اس کا کام اور دواسازی وغیرہ خاص ہیں۔

اس انسٹی ٹیوٹ کے تحقیقی کاموں کی اشاعت کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس انسٹی ٹیوٹ کا اس کے اپنے Campus میں ایک بہت بڑا Monotype پرنٹنگ پریس موجود ہے۔ جس میں ہندوستان کی تمام زبانوں کی جدید مشینوں کے ذریعہ طباعت کا انتظام ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے اس ماڈرن پرنٹنگ پریس میں عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کی بھی Monotype طباعت کا بہترین انتظام ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے قیام سے اب تک اس کی دس تحقیقی کتابیں انگریزی زبان میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔

ان مطبوعات کے علاوہ مارچ ۱۹۷۷ سے انسٹی ٹیوٹ

پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ حکیم عبدالحمید انسٹی ٹیوٹ کے منصوبے پر گفتگو کرتے ہوئے۔

ذہین نقوی

کا اپنا ایک سہ ماہی رسالہ Studies in History of Medicine پابندی سے نکل رہا ہے۔

ان کاموں کے علاوہ درس و تدریس کے باب میں انسٹی ٹیوٹ کا فارمیسی کالج جو ہمدرد کالج آف فارمیسی کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے طور پر ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس کالج میں دو کورس تیار کرائے جاتے ہیں۔

۱۔ ڈپلوما ان فارمیسی۔ یعنی جدید طرز کی دواسازی۔ یہ کورس دلی ایڈمنسٹریشن سے منظور شدہ ہے۔

۲۔ بیچلر ان فارمیسی۔ یہ ڈگری کورس ہے۔ اور دلی یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے۔ اس طرح یہ کالج دلی یونیورسٹی سے منسلک ہے۔ اور اس طرح اس کے ۹۵٪ اخراجات یونیورسٹی دیتی ہے۔ اس کالج میں ۲۰۰ سے ۲۵۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔

اس انسٹی ٹیوٹ میں فارمیسی کالج کے علاوہ دواؤں اور جڑی بوٹیوں پر تحقیق کا کام کرنے کے لیے ۵ بڑی تجربہ گاہیں بھی ہیں۔ جن میں کیمیائی تحقیقی تجربہ گاہ، دواسازی کا تجربہ گاہ، خواص الادویہ کی تجربہ گاہ Clinical تحقیقی تجربہ گاہ اور جرثومی تجربہ گاہ شامل ہیں

اس طرح یہ انسٹی ٹیوٹ شہر کی ہماہمی، شوروغل اور ہنگامہ خیز زندگی سے دور تغلق آباد کے نہایت خوشگوار و پرسکون ماحول میں ایک نہایت مفید، تعمیری اور جدید تقاضوں سے بھرپور خدمت انجام دے رہا ہے۔ نیز اپنی تربیت و تزئین کے لحاظ سے اسکالرز اور طالب علموں کے علاوہ عام زائرین کی دلچسپی کا بھی مرکز بنا ہوا ہے۔

اردو سروس سے نشر

ذہین نقوی

سکریٹری غالب اکیڈمی، نظام الدین، نئی دہلی ۱۳

میں اور میری شاعری

وامق جونپوری

آج میری حاضری کی غایت یہ ہے کہ اپنے اشعار سناؤں اور خود ہی ان پر تبصرہ بھی کروں جو غالباً شعر کہنے سے زیادہ مشکل کام ہے بہر حال تمہید کے طور پر اپنے ہی اشعار میں اپنی شاعری پر اجمالی تبصرہ پیش کر رہا ہوں ۔ سماعت فرمائیے ۔

فن مرا فردوس منظر بھی چراغ دار بھی
اعتراف حسن بھی ہے انحراف یار بھی

رباب زندگی میں جتنے ٹوٹے تار ہوتے ہیں
انھیں کو جوڑ کر نغمے مرے تیار ہوتے ہیں

شعر ذکر بتاں شعر فکر جہاں شعر عطر زباں
شعر ہے اک فسوں کیا خرد کیا جنوں اسکے زیر اثر

بغیر مقصدیت بے اثر حسن بیاں وامق
نہ ہو ناوک تو پھر خالی کماں سے کچھ نہیں ہوتا

شاعری دو طرح کی ہوتی ہے ۔ ایک مقصدی اور دوسری تفریحی ۔ میں مقصدی اور فکری شاعری کا حلقہ بگوش ہوں ۔ اس شاعری کے لیے شعور ضروری ہے لفظ شعور بڑی معنوی وسعت کا حامل ہے اس میں شعر کہنے کا سلیقہ شعری وجدان اور عصری آگہی شامل ہیں ۔

ادب اور زندگی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور چونکہ زندگی سدا سے تغیر پذیر رہی ہے اور اس کا ہر دور اپنے ساتھ نئی نئی قدریں لاتا ہے اس لیے زندگی کے ثقافتی رخ کا بدلتا رہنا بھی ایک لازمی عمل ہے ۔ ثقافتی تبدیلیاں سیاسی اقتصادی اور معاشی تبدیلیوں کا پرتو ہوا کرتی ہیں ۔ نتیجہ میں وقت کے ساتھ زبان کا رنگ روپ بھی بدلتا رہتا ہے یعنی اس کا لہجہ بدلتا رہتا ہے جب نت نئے مسائل سر اٹھاتے ہیں نئی نئی ایجادات اور دریافت سامنے آتی ہیں ۔ نئے نئے واقعات سے دنیا دوچار ہوتی ہے تو انسانی ذہن ان سے متاثر ہوتا ہے ۔ ان پر فکر سخن کرنے کے لیے ارباب ادب نئی ترکیبیں تازہ بہ تازہ علامات اور اصطلاحات وضع کرتے ہیں ۔

چنانچہ آج کی شاعری کا وہ لب و لہجہ نہیں رہا جو عالمی جنگ اور آزادی وطن کے پہلے تھا ۔ وہ للکار وہ للک وہ جوش وخروش جو پہلے تھا اب نہیں ہے اب مسائل دوسرے ہیں آج کے مثبت مسائل سنجیدگی اور غور و فکر کا مطالبہ کرتے ہیں اور موشگافی کی دعوت دیتے ہیں اور منفی مسائل اعصابی اور نفسیاتی الجھنوں کا باعث بنتے رہتے ہیں ۔ اجتماعی زندگی کے تار پود کمزور پڑنے لگتے ہیں ۔ انحرافیت جنم لینے لگتی ہے ۔ یہی وہ منزل ہے جہاں فن کار کا شعور آڑے آتا ہے اور وہ عام انسانوں اور کمزور طبائع سے ہٹ کے ان منفی حالات کا مقابلہ کرتا ہے ۔ اور یہ شعر پڑھتا ہے ؎

دست دریا شل ہیں کنارے سے لگا بیٹھا ہوں
لیکن اس شورش طوفان سے ہارا تو نہیں

اور اگر فن کار کا شعور پختہ اور بالغ نہیں ہے تو وہ اس سیلاب میں بہہ جاتا ہے اور محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ بکھر رہا ہے اور اس بکھرنے کے تصور سے لذت اندوز ہونے لگتا ہے ۔ یا ماحول سے فرار کے طور پر اپنی ذات میں سمٹنے لگتا ہے یا بغیر امتیاز نیک و بد کے انحراف میں پناہ ڈھونڈنے لگتا ہے ۔ آمریت سے انحراف ایک صحتمند ذہن کی علامت ہے اس کے برخلاف انحراف حسن سے ہم ترقی پسندوں نے ہمیشہ دامن بچانے کی کوشش کی ۔ رہی لہجہ کی بات تو جیسا میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ لہجہ اپنے دور اور عصری حالات کی پیداوار ہوا کرتا ہے ۔ لہجہ کسی تحریک کی دین نہیں ہوتا ۔ میرا لہجہ آج کا لہجہ ہے ۔ مثال میں اپنی چند مختصر غزلیں پیش کر رہا ہوں ۔ محل استعجاب ہے کہ اتنے قدیم اور روایتی ڈھانچے والی صنف شاعری کس سرعت جرأت اور لطافت کے ساتھ نئے لہجہ کو قبول کر رہی ہے جس کی بین وجہ یہ ہے کہ زبان کو اپنے فطری تقاضوں کو پورا کرنے کا موقع مل رہا ہے ۔ ملاحظہ کیجیے ۔

(۱)

قرطاس پہ نقشے ہمیں کیا کیا نظر آئے
سب خشک نظر آئے جو دریا نظر آئے
کس کو شب ہجراں کی گرانی کا ہو احساس
جب دن چڑھے بازار میں تارا نظر آئے
سمتوں کا تعین ہی خلا میں نہیں ممکن
ہم کو تو کوئی دشت نہ دریا نظر آئے
اے کاش رہیں گوش و نظر بھی سلامت
جب حسن سنا جائے نغمہ نظر آئے
ہم نے جو تراشے تھے صنم عہد جنوں میں
ان میں سے ہر ایک آج نوالہ نظر آئے

(۲)

میری بربادی کا ہر لب پہ فسانہ ہوگا
تم نہ ہوگے تو کوئی اور بہانہ ہوگا
وہی منزل وہی جادہ وہی رفتار مگر
راستہ روکے ہوئے سارا زمانہ ہوگا
تختۂ دار پہ جل اٹھیں گے زخموں کے چراغ
سر پہ کانٹوں سے گندھا تاج سہانا ہوگا
شاخ زیتون خلاؤں میں جھلس جائیگی
آہنی غاروں میں انساں کا ٹھکانا ہوگا
قیمت آب کے شعلوں سے پگھل جائیں گے جام
پیاس کی لپٹوں کو شبنم سے بجھانا ہوگا
دن کی عریانی پہ شرمائیگی ارزانی شب
شب میں دوکان کا ہر قرض چکانا ہوگا

(۳)

جنت میں تیری حال عجب بے لبی کا ہے
رونے کی کوئی بات نہ موقع خوشی کا ہے
یکرنگی سکون سے بے کیف ہے وجود
جہد حیات کوئی نہ غم عاشقی کا ہے
عکس جمال یار ہو یا دود شب چراغ
سایہ تو اک ثبوت فقط روشنی کا ہے
غمہائے روزگار کہ شعلۂ انتظار
ان پتھروں کے بیچ جگر آدمی کا ہے

اب سے ڈیڑھ سو سال پہلے کے شاعر غربت رامپوری کی زمین میں میں نے بھی ایک غزل کہی ہے جس کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے ۔ لہجہ اور اسلوب کا فرق غزل کے مزاج پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے ۔

دیکھ کر جس کو کھلا غنچوں کی آنکھیں کھل جائیں
اس کو خاصان چمن بند قبا کہتے ہیں
خون گل غازہ بنے گا تو جواں ہوگی بہار
نو بہاری کو سر دست حنا کہتے ہیں
اس کی آواز ہے نغمہ کبھی نکہت کبھی رنگ
خامشی ایسی کہ اس کو بھی نوا کہتے ہیں
برگ آوارہ ہے پیغامبر تشنہ لباں
دعوت جشن صبوحی کو صبا کہتے ہیں

اس کی توہین ذہانت کے ہیں مجرم وہ بھی
اس کی ہر بات کو جو لوگ بجا کہتے ہیں
یہی پتھر ہے جسے کہتے ہیں سب تاج محل
سر پہ آئے تو محبت کی سزا کہتے ہیں
زندگی کو کبھی اک زہر نے بخشا تھا دوام
آج ہر زھــر کو جینے کی دوا کہتے ہیں

آخر میں ایک نظم پیش کر رہا ہوں۔ کچھ مدت سے ادیبوں کی کثرت اموات اور قتل ناحق نے دل کو بڑے صدمے پہنچائے ہیں۔ موت ایک یقینی اور اٹل چیز ہے مگر ایسا بھی کیا کہ تھوڑی سی مدت میں ہماری ادبی دنیا کو ویران کر کے رکھ دے۔ چلو چھٹی ہوئی اب ان کو کوئی نہیں مار سکتا۔ نظم کا عنوان ہے۔

"زندگی کی لحد"

مرا ہے جب کوئی جانباز دوست یا فنکار
کچھ ایسا مجھ کو لگا ہے کہ مر گیا میں بھی
میں اپنے دور کا سب سے طویل سانحہ ہوں
میں مر چکا ہوں کئی بار پھر بھی زندہ ہوں
کہ زندگی کی لحد میں ہے دفن میرا وجود
میں اس لحد میں اکیلا نہیں کہ بچھڑے ہوئے
بہت سے یارِ طرحدار مجھ میں زندہ ہیں
مریں گے جب بھی تو ہم سب مریں گے ایک ہی ساتھ
یہ زندگی کی لحد کس قدر شکستہ ہے
تو منہدم یونہی ہوتی رہے گی تا آں کہ
میں اپنے دلبروں کے ساتھ گھر بدل دوں گا
دیارِ حسن فراواں کی سمت چل دوں گا
یہ زندگی کی لحد یا درفتگاں کی لحد
ہزاروں سال پرانے اداس جنگل میں
کسی گرسنہ درندہ کی طرح منھ کھولے
ہر آن مانگتی رہتی ہے کوئی تازہ شکار
کوئی سعیا، ہی کوئی دوست یا کوئی فن کار

(آکاشوانی لکھنؤ سے نشر)

دامن جونپوری
گنج گاؤں، جونپور

اشعار

فضل تابش

بہت دنوں سے وہ لڑکی بہت عذاب میں ہے
جو خار شاخ میں تھا ان دنوں گلاب میں ہے

نہ اڑ سکا تو خیالوں میں بد چلن ہو گا
پرند کل سے زیادہ ہی پیچ و تاب میں ہے

یہ سبز پیڑ پرندوں کے گیت کب تک ہیں
وہاں بھی ایک نیا شہر اس کے خواب میں ہے

(اردو سروس سے)

رام لال نابھوی

کچھ برسوں سے ایک آواز ہمارے کانوں میں مسلسل پڑ رہی ہے اور در و دیوار پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ بچئے۔ ملک کے ہر گوشے سے یہ آواز آ رہی ہے۔ یہ آواز پہلے کیوں نہیں آتی تھی۔ اب کیوں آ رہی ہے اور کب تک آتی رہے گی۔ آئیے اس کا جائزہ لیں۔

ہمارا ملک مدتوں غلام رہا۔ یہاں باشندے لکیر کے فقیر تھے۔ یہاں جس بزرگ نے جو کچھ بھی اپنے تجربے کی بنا پر کہہ دیا وہ عقیدہ بن گیا۔ یہاں تعلیم کی کمی تھی پرکھنے والی کسوٹی غائب تھی۔ یہاں ہر چیز غائب تھی۔ ملک آزاد ہوا۔ تعلیم و تہذیب نے ترقی پائی۔ جمہوریت نے اپنے پاؤں مضبوط کیے۔ سب کو اپنی بات کہنے اور دوسروں کی بات سننے کا موقع ملا۔ پرکھنے والی کسوٹی بھی ہاتھ آ گئی ملک میں تبدیلی آئی۔ لیکن عقیدے اتنے پختہ تھے کہ ان میں تبدیلی نہ آئی۔

ایک عقیدہ ہے بچے خدا کی دین ہیں۔ جس بچے نے دنیا کی ہوا کھانی ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔ جب تک دنیا کی ہوا کھانی ہے زندہ رہے گا۔ اور جب اس کا دانا پانی ختم ہو جائیگا چلا جائیگا۔ اس کے دنیا میں تشریف لانے کا وقت مقرر ہے۔ تشریف لے جانے کا وقت مقرر ہے۔ اس نے آنا ہے تو ہزار رکاوٹیں ڈالنے پر بھی آئے گا اور جب جانا ہے تو ہزار کوششوں کے باوجود چلا جائے گا۔ افزائش و تباہئ نسل میں خدا کا ہاتھ ہے۔ انسان کا نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بچے پیدا کرتا ہے بچے اس کی منشا مبارک سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ پہلے جتنے بچے پیدا ہوتے تھے اس سے نسبتاً مرتے زیادہ تھے۔ اب پیدا زیادہ ہوتے ہیں مرتے کم ہیں۔ اب مرتے کم کیوں ہیں۔ اس کی وجہ سائنس کی ترقی ہے۔ جس نے اموات پر قابو پایا ہے۔ زندگی کے اصولوں کو صحیح طریقے پر استعمال کرنے سے عمر لمبی ہوتی ہے اور ان کے خلاف چلنے والوں کی عمر کم ہوتی ہے۔ شراب میں دھت ہو کر گاڑی چلانے سے حادثہ ہونا یا موت کا واقعہ ہونا اغلب ہے، اور ایسا انسان کی غلطی سے ہوتا ہے۔ تیز گاڑی چلانے سے کسی بچے یا بوڑھے کا کچلا جانا ممکن ہے۔ اسمیں بھی انسان کا قصور ہے، فرقہ پرستی کی آگ بھڑکانا اور اس کے نتائج سے بے خبر ہونا یا پرواہ نہ کرنا یہ بھی انسان کا فعل ہے۔ خوراک میں زہر ملانا انسان ہی کا کام ہے۔ جیسے صحیح طریقے اپنانے سے ہم اموات پر قابو پا سکتے ہیں۔ زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح صحیح طریقے اپنانے سے ہم آبادی پر کنٹرول کر سکتے ہیں پیدائش صریحاً ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

دوسرا عقیدہ ہے کہ بچوں کی شادی جلد کر دینی چاہیے تاکہ وہ بگڑنے نہ پائیں۔ گھر گرہستی کا بوجھ سنبھالنے کے قابل ہو جائیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی شادی کا شوق ہوتا ہے۔ انھیں اپنی گود میں پوتا پوتی دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جن بچوں کی شادی کم عمر میں ہوتی ہے وہ صحت در نہ ہونے کی وجہ سے نحیف و لاغر بچے پیدا کرتے ہیں۔ اس بدعت کو روکنے کے لیے قانون حرکت میں آیا اور شادی کی عمر مقرر کرنی پڑی۔ اب حالات کے پیش نظر اسمیں ایزادی کی بات ہو رہی ہے۔ دنیا کو سمجھنے کیلئے تعلیم کی ضرورت ہے۔ گرہستی کا بوجھ سنبھالنے کی اہلیت پہلے آتی ہے۔ گرہستی بن کر نہیں۔

تیسرا عقیدہ ہے کہ شادی کے ایک سال کے اندر بچہ پیدا ہونا ضروری ہے نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ یا تو دولہا ناکارہ ہے یا دلہن بانجھ ہے۔ یا اسمیں کوئی نقص ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عورت عورت نہیں ہوتی جب تک وہ ماں نہ بنے لیکن عورت عورت تو نہ بنے ماں بن جائے یہ نظریہ غلط ہے۔

چوتھا عقیدہ ہے کہ گھر میں لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے تاکہ خاندان کا نام قائم رہے۔ خاندان کا نام روشن کرے۔ ان کا کوئی نام لیوا ہے۔ اب ایک لڑکا حاصل کرنے کی خواہش میں سات آٹھ لڑکیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر لڑکا حاصل کرنے کے لیے قدرتی ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں۔ جیوتشیوں، مہنتوں، پیروں، فقیروں سے تعویذ، گنڈے لیے جاتے ہیں۔ منتیں مانی جاتی ہیں بہت دفعہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا وہ چل بسا۔ ایسا بھی ہوا کہ اکلوتا لڑکا ہونے کی وجہ سے اسے من مانی کرنے کی چھٹی ملی اور وہ خاندان کا نام ڈبونے والا بن گیا۔ اور اس کے والدین یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ ایسی اولاد سے تو وہ بے اولاد ہی رہتے۔ یہ بھی اکثر ہوا ہے کہ لڑکا گود لیا اور وہ بھی نہ رہا۔ حادثات ہوتے ہیں۔ جسمیں گھر کے سب افراد ختم ہو جاتے ہیں۔ طوفان آتے ہیں اور خس و خاشاک کی طرح آبادیاں اڑا لے جاتے ہیں۔ زلزلوں میں بستیوں کی بستیاں مٹ جاتی ہیں۔ لڑکا ہو یا لڑکی سب برابر ہیں۔ اس سے لڑکیوں کے دل میں احساس کمتری بھی پیدا نہیں ہوتا۔

بچہ جس ماحول میں پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے وہی اس کے خیالات بن جاتے ہیں۔ بڑا ہوتا ہے اسے تعلیم ملتی ہے۔ وہ ان خیالات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ نئے تجربات کرتا ہے۔ اگر وہ خیالات صحیح ہوتے ہیں تو وہ ان کو اپناتا ہے ورنہ بدل دیتا ہے۔ پھر نئے تجربات کرتا ہے۔ حالات کے مطابق خیالات بدلتے ہیں۔ عقیدے بدلتے ہیں۔ تعلیم و تربیت تہذیب و تمدن اسی کا نام ہے۔

اس ملک میں تعلیم و تہذیب کے ساتھ ساتھ آبادی نے بھی بڑھنا شروع کیا اور وہ اس سرعت سے بڑھنے لگی کہ تعلیم و تہذیب کو پیچھے چھوڑ گئی۔ حکومت نے بڑے بڑے پلان بنائے اور وہ بڑھتی ہوئی آبادی نے ناکارہ بنا دیے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے سیلاب کو کو روکنے کے لیے حکومت نے ملک کے ہر گوشے میں بندھ لگانے شروع کیے فیملی پلاننگ سینٹر قائم کیے۔

ملک کا کروڑوں روپیہ جو نہایت ضروری اور مفید کاموں پر خرچ ہوتا تھا محض یہ بتانے پر خرچ ہونے لگا کہ زیادہ اولاد پیدا کرنے سے بچیئے۔ جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے لالچ دیے جاتے ہیں۔ جو بات لوگوں کو خود ہی سمجھ جانی چاہیئے وہ' سمجھانے سے بھی عوام کی سمجھ میں نہیں آتی۔ ملک کے ہر گوشے سے آواز آ رہی ہے۔ بچیئے۔ بہت بچے پیدا کرنے سے بچیے۔

ایک اعتراض یہ ہے کہ کیونکہ جمہوریت میں اکثریت اپنا فیصلہ دیتی ہے۔ اس لیے کچھ جماعتیں اپنی تعداد بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ جمہوریت ایک سسٹم ہے۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ بات کہنے والا کون ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ کیا بات کہی گئی ہے اور اس میں کتنا وزن ہے۔ اس بات کا اثر سب پر برابر پڑتا ہے۔ ہر فرد کو اپنی بات کہنے اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کی مکمل آزادی ہے پھر پریس صحیح بات کی تائید کرتا ہے۔ ہر شخص انصاف حاصل کرنے کے لیے ملک کی سب سے بڑی عدالت میں پہنچ سکتا ہے۔ ہر بات جو صحیح ہے مانی جاتی ہے۔ منوائی جا سکتی ہے۔ آبادی بڑھانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ پیدا ہوں گے۔ ملک میں سیلاب آتے ہیں۔ اس کا اثر سارے ملک پر پڑتا ہے۔ ملک میں فسادات کے اثر سے بھی سارا ملک بچ نہیں پاتا۔ اس طرح آبادی کے بڑھنے کا خمیازہ سارے ملک کو بھگتنا پڑتا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد ہمارے ملک پر حملے ہوئے ہر دفعہ اختلافات اور تفرقات کو مٹا کر ملک کا ہر ذی ہوش مقابلے کیلئے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اب یہ بڑھتی ہوئی آبادی کا ہمارے ملک پر پھر حملہ ہوا ہے۔ اور یہ حملہ ہم نے خود اپنے آپ پر کیا ہے۔ آئیے پھر اسطرح مل کر اختلافات مٹا کر ملک کو بچائیں۔

ملک کو مضبوط بچوں کی ضرورت ہے۔ پھر ان سب کی مضبوطی کا دار و مدار مکمل خوراک پر ہے۔ اور مکمل خوراک تبھی مل سکتی ہے اگر آبادی کا تناسب صحیح ہے

بہت بچے پیدا کرنے سے بچئے۔ یہ آواز پہلے اس لیے نہیں آتی تھی کیونکہ آبادی قابو سے باہر نہیں تھی۔ اب اس لیے آ رہی ہے کیونکہ آبادی قابو سے باہر ہو رہی اور اور اس وقت تک آتی رہے گی۔ جب تک لوگ آواز پر عمل نہیں کرینگے۔ خیال رہے آبادی بڑھتی جائے گی۔ زمین گھٹتی جائے گی اور یاد رہے کہ جس سرعت سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ اگر اس کی روک تھام نہ ہوئی تو انسان کے کھانے کے لیے انسان ہی رہ جائیگا۔ پھر نہ عقیدے رہیں گے نہ اکثریت نہ اقلیت۔ اس لیے بہت بچے پیدا کرنے سے بچئے۔ بچوں کو بچائیے۔ ملک کو بچائیے۔ اس ملک کو جسے بچانے کیلئے والدین اپنے جوان جگر کے ٹکڑوں کو جنگ کے شعلوں میں جھونکتے ہیں۔ جسے بچانے کیلئے نئی بیاہتا بیویاں سہاگ کے کپڑوں میں ملبوس مہندی رچے ہاتھوں سے اپنے خاوندوں کو ہار پہنا کر ہنستی ہوئی روانہ کرتی ہیں۔ اسی ملک کے ہر گوشے سے آواز آ رہی ہے۔ بچئے۔ بہت بچے پیدا کرنے سے بچئے۔

(جالندھر سے نشر)

'آواز' سے متعلق خط و کتابت کا پتہ
جیت ایڈیٹر
آسواش وانی گروپ آف جرنلز، آل انڈیا ریڈیو
سکنڈ فلور، پی ٹی آئی بلڈنگ، سنسد مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

انسان اور مکھی

اور مکھی کا واسطہ ازل سے ہے اور شاید ابد تک رہے گا مچھر کی طرح مکھی بھی انسان کی دشمن ہے وہ جس طرح شہروں میں بھنبھناتی ہیں جنگلوں میں اسی طرح نظر آتی ہیں۔

ہم مکھیوں سے اس قدر مانوس ہو گئے ہیں ان کی موجودگی سے کسی قسم کا خوف و ہراس محسوس نہیں ہوتا حالانکہ یہ ڈراونی شکل کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ سمندروں دور دراز مقامات پر اور جہاں ہر سمت پانی ہی پانی ہوتا ہے بحری جہازوں کے اندر آ دھمکتی ہیں غرض دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں انسان اور مکھیاں نہ ہوں۔

مکھیوں کی کل پچاسی ہزار قسمیں ہیں لیکن آج کی گفتگو صرف خون چوسنے والی مکھیوں تک محدود ہو گی۔

(۱) سی۔سی۔مکھی (TSE TSE FLY) یہ افریقہ کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے اس کی شکل گھریلو مکھی کی طرح ہوتی ہے لیکن یہ جسامت میں بڑی ہوتی ہے اس کا جسم لمبے بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ سر کے اوپر سوئی نما باریک نوکیلا سونڈ (Proboscis) ہوتا ہے اس کا دوسرا حصہ سر سے جڑا ہوتا ہے۔ اس عضو سے مکھی خوراک کی سطح کو چھوتی ہے خوراک کھاتی ہے اس حیران کن عضو "سونڈ" پر تیز باریک دانت ہوتے ہیں جو خوراک کے ذرات کو کاٹنے اور چبانے کے کام میں آتے ہیں۔

سی سی مکھی زمین کی سطح سے کچھ ہی میٹر تک اڑ سکتی ہے یہ مکھی آدمی اور جانوروں کا خون چوستی ہے ان کے کاٹنے سے مرض خواب لاحق ہو جاتا ہے جس سے انسان گہری نیند میں سو جاتا ہے اور سو یا ہی رہ جاتا ہے۔ اس درمیان قوت احساس زائل ہو جانے کے باعث اس کی خوراک چھوٹ جاتی ہے جس سے بالآخر اس کی موت ہو جاتی ہے۔

(۲) سینڈ مکھی SAND FLY

Phlebotmus کو عام طور پر Sand fly کہتے ہیں یہ Physchodidae Family میں آتی ہے۔

یہ مکھیاں قدرے پیلے رنگ کی ہوتی ہیں ان کی تمام جسم میں بال ہوتے ہیں اس کی لمبائی ۱٫۳ ملی میٹر سے ۲٫۵ تک کی ہوتی ہے۔ اس میں لمبا اینٹینا ہوتا ہے اور سونڈ سر سے لمبا ہوتا ہے اس کے پنکھ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پتلی پتلی رگیں متوازی طور پر ہوتی ہیں صرف بنیاد کے نزدیک Cross Venation ہوتا ہے۔

Phsychodidae کو چار زیریں اقسام میں بانٹا گیا ہے صرف Phlebotomina ہی خون چوسنے

خون چوسنے والی مکھیاں

انوار احمد

والی ہوتی ہے ۔ اس زیریں قسم کی مادہ مکھی ہی خون چوستی ہے ۔

یہ رات کے وقت باہر نکل کر آدمیوں اور جانوروں کو کاٹتی ہیں اس کے کاٹنے سے سخت سوزش ہوتی ہے اور ایک قسم کا بخار بھی ہوتا ہے جسے تین روزہ بخار کہتے ہیں ۔ یہ بخار اٹلی ، چین اور ہندوستان کے بعض مقامات پر خاص طور پر ہوتا ہے ۔ ان سے محفوظ رہنے کے لیے بورک اسیڈ تارپین کا تیل یوکیلپٹس کا تیل ملا کر لگایا جاتا ہے ۔

HORSE FLY (۴)

یہ نہایت چھوٹی دیکھنے میں کافی خوبصورت مکھی ہے ۔ یہ کالے، نارنگی اور ہرے رنگ کی ہوتی ہے ۔ اس کی بڑی آنکھیں بھوری یا کالی ہوتی ہیں اس میں پایا جانے والا "اینٹا" خاص شکل کا ہوتا ہے اس کے منہ کی بناوٹ BLACK FLY جیسی ہوتی ہے اس کے چھیدنے اور کاٹنے والا حصہ، چھوٹا بھاری اور طاقت ور ہوتا ہے ۔ اس کا پنکھ Smoky Marking ہوتا ہے جو اس کی خاص پہچان ہے ۔

Tabanid ہر چار دن سے سات دن کے اندر ایک نئی نسل کو جنم دے سکتی ہے اس کی پیدائش کے تین مراحل ہیں پہلی حالت "لاروا" کہلاتی ہے جو کیڑے کی مانند ہوتی ہے ۔ یہ بغیر پیر والا ہوتا ہے ۔ پھر ۸ سے ۱۲ دنوں کے اندر لاروا ارتقائی منازل طے کر کے "پیوپا" کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ کچھ Tabanid Larva بالغ ہونے میں تین برس بھی لگا دیتے ہیں ۔

اس مکھی کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں جس میں بہت سی مکھیاں آدمی کو کاٹتی ہیں جس سے سخت سوزش ہوتی ہے صرف مادہ مکھی خون چوستی ہے نر مکھی اپنی زندگی درختوں کا عرق چوس کر گذارتی ہے ۔ یہ مکھی کئی طرح کی بیماری پھیلانے میں مدد کرتی ہے ۔

HORN FLY (۵)

اس مکھی کی جسامت گھریلو مکھی کے ٹھیک آدھی ہوتی ہے اور رنگ کالا ہوتا ہے عموماً یہ مکھی جانوروں کا خون چوستی ہے یہ زیادہ تر اپنا وقت جانوروں پر گذارتی ہے صبح اور شام جانوروں کے جسم سے خون چوستی ہے ۔

STABLE FLY (۶)

یہ مکھی گھریلو مکھی سے بہت ملتی جلتی ہے اس کا سونڈ نہایت ہی باریک نوکیلا ہوتا ہے اور اس کا رنگ کالا ہوتا ہے جو اس مکھی کی خاص پہچان ہے ۔

یہ Stable Fly گندے مقامات پر ایک مرتبہ میں ہی کثرت سے انڈا دیتی ہے کچھ ہی دنوں میں لاروا تیار ہو جاتا ہے جو کیڑے کی مانند ہوتا ہے ۔ پھر ۱۵ سے ۲۰ دنوں کے اندر لاروا ارتقائی منازل طے کر کے پیوپا کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس وقت پیوپا کا رنگ شاہ بلوط کی طرح ہوتا ہے اور اس کی لمبائی ۶ سے ۷ ملی میٹر کی ہوتی ہے پھر ایک ہفتہ میں ہر ایک پیوپا کامل طور پر بڑے ہو جاتے ہیں اور Stable Fly بناتے ہیں ۔

BLACK FLY (۷)

یہ مکھی کالے رنگ کی ہوتی ہے اس لیے کالی مکھی کہلاتی ہے یہ ایک چھوٹی مکھی ہے اس کا پیر چھوٹا اور پنکھ چوڑا ہوتا ہے مادہ مکھی کا سونڈ چھوٹا لیکن بھاری اور طاقت ور ہوتا ہے ۔ مادہ مکھی ہی خون چوسنے والی ہوتی ہے ۔ مادہ کالی مکھی تیز روشنی میں خوراک حاصل نہیں کرتی ۔ یہ مدہم روشنی میں صرف گوری چمڑی والے انسان کو کاٹتی ہے اور کالی چمڑی والے کی طرف راغب بھی نہیں ہوتی

Black Fly کے Mouth Parts بہت چھوٹے ہوتے ہیں اس کے کاٹنے سے چمڑی میں چھوٹے سوراخ ہو جاتے ہیں جہاں سے خون بوند کی شکل میں ٹپکتا ہے ۔ اور چوسنے میں کئی منٹ لگا دیتا ہے کٹے ہوئے مقامات کچھ گھنٹوں کے لیے پھول جاتے ہیں اور سخت سوزش ہوتی ہے اور سوزش کے ساتھ بخار آ جاتا ہے ۔

یہ ایک نہایت خوفناک مکھی ہے یہ مکھی افریقہ اور امریکہ کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے ۔

(پٹنہ سے نشر)

انوار احمد
شعبہ زولوجی ۔ پٹنہ یونیورسٹی
پٹنہ (بہار)

غزل

زاہد بریلوی

دلوں کی بات نگاہوں میں کھنچ کے آئی ہے
اب اے وقار محبت تری دہائی ہے
عرق جبیں پہ ہے، اور آنکھ ڈب ڈبائی ہے
یہ کس نے ان کو مری داستاں سنائی ہے
کسی کی یاد جو مدت کے بعد آئی ہے
مسرتوں کے خزانے سمیٹ لائی ہے
انہیں کے دم سے گلستاں انہیں کے دم سے بہار
وہ مسکرائے تو ہر چیز مسکرائی ہے
وفور یاس نے اشکوں سے بھر دیا ساغر
بس اب تو اے مرے ساقی تیری دہائی ہے
جہان عشق کی دشواریاں ارے توبہ!
زمانے بھر نے یہیں پر شکست کھائی ہے
ہمارے حال کا پرساں کوئی نہیں زاہد
وہ جس طرف ہیں اسی سمت سب خدائی ہے

(پٹنہ سے نشر)

فلم

ہماری فلموں کی جہانگیری

حمید الدین محمود

دُنیا میں صرف دو ملکوں کی فلمیں ہیں جو بساطِ عالم پر چھائی ہوئی ہیں اور بین الاقوامی فلمی کلچر کا درجہ رکھتی ہیں۔ ایک ہیں ہالی ووڈ کی امریکی فلمیں اور دوسری بھارتی فلمیں۔ اسوقت شمالی یوروپ اور آسٹریلیا کے سوا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں ہماری فلمیں باقاعدہ طور پر نہ دکھائی جاتی ہوں۔

سب سے ہماری فلموں کی برآمد کو لیجیئے۔ ہماری فلمی صنعت کے بانی دادا صاحب پھالکے کی پہلی تین فلموں کے لیئے امریکی کمپنی وارنر برادرس نے ۲۰۰ پرنٹس کا آرڈر دیا تھا جسکی تکمیل دادا صاحب کی استطاعت سے باہر تھی۔ یہ ۱۹۱۹ء کی بات ہے ۱۹۲۰ء کی دہائی میں ہمانشو رائے کی فلمیں سوائے روس کے باقی سارے یوروپ میں ریلیز ہوئیں۔ ۱۹۳۱ء میں بولتی فلموں کے آغاز کے بعد ہماری فلموں کی برآمد رک گئی سوائے ایک دو ملکوں کے۔

ہماری فلموں کی عالمی تسخیر کا تیسرا باب مرحوم محبوب کے ہاتھوں شروع ہوتا ہے اور اسکی چاروں منزلیں محبوب کی مرہونِ منت ہیں۔ پہلی منزل ہے ۴۲ء میں 'ہمایوں' کی ریلیز جس کا مشرقِ وسطیٰ اور امریکہ میں بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسری منزل ۴۹ء میں انداز نے سر کی۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں 'انداز' نے ہندوستانی فلموں کی درآمد کو اتفاقی نوعیت سے آزاد کرکے باقاعدگی عطا کی۔ اسی سال جیمنی کی 'چندر لیکھا' نے انڈونیشیا سے لیکر جنوبی افریقہ تک تامل فلموں کی درآمد کو فروغ دیا۔ تیسری منزل ۵۲ء میں محبوب کی 'آن' نے طے کی۔ یہ پہلی ہندوستانی فلم تھی جسے کولمبیا نے سوائے شمالی امریکہ کے باقی ساری دنیا میں ریلیز کیا۔ اور اب بھی لندن کی ٹیکنی کلر لیب جس فلم کی سب سے زیادہ کاپیاں نکالتی ہے وہ 'آن' ہے۔ چوتھی منزل ۵۷ء میں 'مدر انڈیا' کے ہاتھوں طے ہوئی۔ 'آن' نے تین براعظموں کو مسخر کیا تھا لیکن 'مدر انڈیا' نے پانچ براعظموں کے کروڑوں ناظرین کو متاثر کیا۔ آج تک عالمی کمرشیل مارکیٹ میں جن دو ہندوستانی فلموں کی حکمرانی ہے وہ ہیں 'آن' اور 'مدر انڈیا'۔

ہماری فلموں کی جہانگیری کا دوسرا پہلو ہمارے اداکاروں کا باہری فلموں میں کام کرنا ہے اور ہندوستانیوں کا بیرونی ملکوں میں فلم بنانا ہے۔ ہمارا پہلا فنکار جو عالمی شہرت کا مالک ہوا اور کئی برس تک ہالی ووڈ کی فلموں کا نامور اداکار رہا سابو دستگیر ہے۔ سابو کرناٹک کے ضلع کاردار میں ہاتھیوں کو سدھایا کرتا تھا۔ نو دس سال کی عمر میں اسے ہالی ووڈ کی ایک کمپنی نے جو جنگل لائف پر فلم بنا رہی تھی اپنے ساتھ لے لیا۔ یہ فلم تھی THE ELEPHANT BOY ۔ مرتے دم تک سابو دستگیر ہالی ووڈ میں کام کرتے رہے لیکن ۵۵ء کے آس پاس محبوب نے انہیں ہندوستان آنے کی دعوت دی اور 'مدر انڈیا' کے ایک اہم کردار برجو کا رول انہیں پیش کیا۔ کاروباری معاملات میں بات نہیں بنی اور سابو واپس چلے گئے۔ ویسے بیرونی فلموں کی ہندوستان میں شوٹنگ کے دوران کئی مقامی اداکاروں کو لیا جاتا تھا لیکن اہم کرداروں کیلئے نہیں جنہیں انڈسٹری کی اصطلاح میں اسٹارنگ رول کہا جاتا ہے۔ ۱۹۶۱ میں مارک رابسن نے ہندوستان میں 'نائن آورز ٹو راما' فلمائی جس کیلئے جے ایس کیشپ کو گاندھی جی کے رول کیلئے، اچلا سچدیو کو نتھورام ونائیک گوڈسے کی ماں کے اور جے راج کو سیٹھ برلا کے رول کیلئے چنا گیا۔ آئی ایس جوہر نے ڈیوڈ لین کی 'لارنس آف عربیہ'، بیٹی باکس کی 'ہیری بلیک اینڈ دی ٹائیگر' اور حال ہی میں بنی ایک فلم 'اورینٹ ایکسپریس' میں کام کیا۔ 'آن' اور 'مدر انڈیا' کی ریلیز کے بعد دلیپ کمار اور نرگس کو کئی مرتبہ بیرونی فلموں میں کام کرنے کی پیشکش کی گئی۔ لیکن کوئی فلم بن نہیں پائی۔ سنہ ۱۹۶۳ء میں جب اسمعیل مرچنٹ اور جیمز آئیوری کی فلموں کا سلسلہ 'دی ہاؤس ہولڈر' سے شروع ہوا جس میں لیلا نائیڈو پہلی مرتبہ سینما کے پردے پر آئیں اور اسکے سبب پہلی مرتبہ ہندوستانی اداکار ہمارے ہاں بنی انگریزی فلموں کے ذریعے یوروپ اور امریکہ میں مشہور ہوئے۔ ان میں شامل ہیں ششی کپور، اتپل دت، نادرہ، اپرنا سین، مدھر جعفری وغیرہ۔ ان میں سے ایک فلم 'شیکسپیئر والا' کی ہیروین مدھر جعفری کو برلن کی ۶۵ء کی فلم فیسٹول میں بہترین اداکارہ کا انعام ملا۔ اور ششی کپور کو ہالی ووڈ کی ایک فلم PRETTY POLLY میں بطور ہیرو آنے کا موقع ملا۔ ششی کے بعد جس ہندوستانی اداکار کے بیرونی فلموں میں قدم جمے وہ ہیں کبیر بیدی۔ انکو 'سندوکن' ٹی وی سیریز کے ذریعے اٹلی اور یوروپ میں شہرت ملی اور اس کے علاوہ 'اشانتی' نامی فلم میں سکنڈ لیڈ کا موقع ملا۔ لیکن فنی طور پر نہ ہی سابو، نہ ششی کپور اور نہ ہی کبیر بیدی اس مقام پر پہنچ سکے جہاں مصر کے عیسائی اداکار عمر شریف پہنچے۔

کچھ فنکار ایسے بھی ہیں جنہیں ہندوستانی سینما میں رہے بغیر بیرونی فلموں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک ہیں کے ٹی مرزا جنہوں نے ازبک فلمساز لطیف حنفی کی فلم 'سن رائیز اور دی گنجیز' میں کام کیا اور دوسرا نام ہے پرسس کھمباٹا کا جو آجکل ہالی ووڈ کی کئی فلموں میں مصروف ہیں۔

بیرون ملک فلم بنانے والے ہندوستانیوں میں شامل ہیں الیس ملک جو سویڈن میں فلمیں بناتے ہیں۔ دوسرے ہیں وارث حسین جنہوں نے بی بی سی اور امریکہ کی اے بی سی کیلئے فلمیں بنائیں۔ ہربنس کمار نے ویسٹ انڈیز فلمی صنعت کی داغ بیل ڈالی۔ وارث اور ہربنس دونوں ہندوستان آئے لیکن یہاں انکے قدم نہیں جم سکے۔ ہالی ووڈ میں 'دی رائیولز' اور 'دی ریور نائیجر' بنا کر کرشنا شاہ نے بہت شہرت حاصل کی لیکن وطن میں بنائی فلم 'شالیمار' انکے لیے تلخ تجربہ ثابت ہوئی۔ لیکن تین آدمی اس ندامت کا شکار نہیں ہوئے۔ ایک ہیں دلنو د پانڈے جو لندن میں مقیم ہیں اور جنہوں نے 'ایک بار پھر' بنائی۔ دوسرے ہیں بے دیال، کینیڈا کے باسی جنہوں نے 'لو ان کینیڈا' بنائی۔ تیسرے ہیں امین چودھری جنکی فلم 'کشمکش' اس نوع کی دوسری فلموں کی طرح بیرونِ ہند شوٹ کی گئی۔

جسطرح ہمارے اداکار بیرونی فلموں میں بیرونی ملکوں میں فلمیں بناتے رہے اسطرح غیر ملکی اداکار و فلمساز ہمارے ملک میں اپنے فن کے جوہر دکھاتے رہے۔

ہماری فلموں کی پہلی غیر ملکی ہیروین ڈورتھی کنگڈم تھی جو سر جیت سنگھ کی 'شکنتلا' کی ہیروین بنی۔ بیرونی اداکار کو ہماری فلموں میں کام کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی تھی کیونکہ یہ خاموش فلموں کا دور تھا۔ ۱۹۲۰ء کی دہائی میں بین الاقوامی اشتراک سے فلم سازی کا اہم باب ہمانشو رائے نے وا کیا۔ انہوں نے جرمنی، اٹلی اور برطانیہ کی نامور فلمساز کمپنیوں کے ساتھ ملکر چار فلمیں بنائیں ان میں سے ایک تھی 'کرما'۔ 'کرما' کی تکمیل کے دوران ہی بولتی فلمیں شروع ہوگئیں اور مشترکہ فلمسازی مسدود ہوگئی لیکن جو جرمن ہدایت کار، ٹیکنیشین، اداکار وغیرہ ہمانشو رائے کے ساتھ ہندوستان آئے تھے وہ یہیں رہ گئے۔ ان میں سے تین نے بڑا نام پیدا کیا۔ ایک تھے فرانز آسٹن جنہوں نے ہمانشو رائے کی بمبئی ٹاکیز کیلئے ۱۸ فلمیں بنائیں۔ دوسرے تھے جوزف واشنگ جو بمبئی ٹاکیز کی شہرۂ آفاق فلموں کے

کیمرہ مین رہے اور کمال امروہی کی 'محل' اور 'پاکیزہ' کی عکاسی کی۔ واشنگ کا ۱۹۶۹ء میں ہندوستان میں ہی انتقال ہوا۔ تیسری ہستی کا نام ہے ناڈیہ جو اپنے زمانے میں 'دلیر ناڈیہ' کے نام سے مشہور تھیں اور اسٹنٹ فلموں کی ملکہ کہلاتی تھیں۔ انکے علاوہ ایک اور صاحب تھے جو لگ بھگ تیس برس تک ہماری فلموں کے کریڈٹ ٹائیٹلز ڈزائین کرتے رہے انکا نام تھا فان ڈراویرا جو بعد میں ہالینڈ واپس چلے گئے۔

جو جرمن نژاد لوگ ہماری فلموں میں کام کر رہے تھے انہیں عالمی جنگ کے دوران نظر بند کر دیا گیا تھا۔ اس طرح جرمنی کے ساتھ ہمارے ساجھے کا دور ختم ہو گیا۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد پال زلز بڑی امیدوں کے ساتھ جرمنی سے آئے اور یہاں دو فلمیں 'ہندوستان ہمارا' اور 'زلزلہ' بنائیں لیکن مایوس ہو کر سری لنکا چلے گئے۔

روس کے ساتھ ہمارا ساجھا آزادی کے بعد شروع ہوا۔ پہلی فلم تھی 'پردیسی' جو خواجہ احمد عباس اور وی ایم پرونن نے بنائی تھی اس میں ہندوستانی و روسی اداکاروں نے کام کیا۔ اسکے علاوہ چار فلمیں اور بنیں 'دی سن رائیز اور دی گنجیز' بلیک ماونٹین، رکی ٹکی تاری اور علی بابا چالیس چور۔ چھٹی روسی ہندی مشترکہ فلم بابر کے بارے میں بنائی جانے والی ہے۔ امریکہ کے ساتھ ہماری فلموں کا واسطہ بہت قدیم ہے۔ لیکن مشترکہ فلم سازی کی پہلی کوشش محبوب مرحوم نے ۵۸ء میں کی جبکہ وہ مائیک ٹاڈ کے ساتھ الزبتھ ٹیلر اور دلیپ کمار کو لیکر 'تاج محل' بنانے والے تھے۔ کاغذی تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں کہ مائیک ٹاڈ کا ہوائی حادثے میں انتقال ہو گیا اور فلم نہ بن سکی۔ ۱۹۶۴ء میں دیوآنند نے ٹیڈ ڈانیلوسکی کے ساتھ گائیڈ کو انگریزی میں بنایا جس کیلئے وحیدہ رحمٰن کو 'مارموزل' ایوارڈ ملا۔ امریکہ کے ساتھ باقاعدہ کو پروڈکشن پہلی بار کرشنا شاہ نے ۷۸ء میں شالیمار نام سے بنایا جس میں ریکس ہیریسن کے ساتھ دھرمیندر اور زینت امان تھے۔ ایک نجی گفتگو میں کرشنا شاہ کے برطانوی فلم ایڈیٹر نے شالیمار سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔ ٹیڈی کو اس بات پر بہت تعجب ہوتا تھا کہ ان کے ہندوستانی رفیق مکل بوس موئیولا پر کاونٹر کی ریڈنگ نہیں پڑھتے تھے اور پھر بھی کوئی غلطی نہیں کرتے تھے۔ ٹیڈی نے ایک دن ان سے احتجاج کیا تو مکل کہنے لگے 'تم نے میرے استاد محبوب کو نہیں دیکھا، وہ ہاتھ سے ناپ کر فلم کی ایڈیٹنگ کرتے تھے اور کیا مجال کہ ایک فریم کا بھی فرق ہو۔'

جہاں تک بیرون ہند فلموں کی شوٹنگ کا تعلق ہے پہلی اہم بولتی فلم جسکے کچھ حصے باہر فلمائے گئے وہ تھی وی شانتارام کی 'ڈاکٹر کوٹنس کی امر کہانی' جو جنگ کے زمانے میں چین میں فلمائی گئی۔ آزادی کے بعد جو پہلی فلم باہر فلمائی گئی وہ تھی الیس کے اوجھا کی 'سماج' جس میں اشوک کمار اور نلنی جیونت کام کر رہے تھے۔ پھر راجکپور کی 'سنگم' یوروپ کے بعض ممالک میں فلمائی گئی اور اس کے بعد 'ایوننگ ان پیرس'، 'نائٹ ان لنڈن'، 'لو ان ٹوکیو'، اور 'اراونڈ دی ورلڈ' جیسی واہیات فلمیں بیرونی ممالک میں فلمائی جانے لگیں۔ جنوبی ہند کی پہلی فلم جو غیر ممالک میں فلمائی گئی وہ تھی سری دھر کی 'دھرتی' — اس میں شیواجی گنیشن نے کام کیا تھا۔ امن جاپان میں فلمائی جانے والی پہلی فلم ہے جس میں راجندر کمار کو مرحوم برٹینڈ رسل سے انٹرویو کرتے دکھایا گیا تھا۔ آزادی کے بیرونی ملکوں میں فلمائی ہوئی ساری فلمیں سوائے فیروز خاں کی 'اپرادھ' کے گھٹیا فلمیں ہیں۔

ہماری فلموں کی جہانگیری کا آخری اور اہم ترین پہلو ان کی مقبولیت اور انکا بیرونی ملکوں کے فلمی صنعتوں پر اثر ہے۔ مقبولیت کے تعلق سے یہ کہنا کافی ہے کہ گذشتہ سال ناصر حسین کی 'ہم کسی سے کم نہیں' نے کینیا میں سلور جوبلی منائی۔ ایشیا اور افریقہ کے کسی بھی حصہ میں ہماری فلموں کے ہیرو، ہیروئین اتنے ہی مقبول ہیں جتنے ہالی ووڈ کے اسٹار۔ یہی نہیں بلکہ ہمارے گلوکار بھی بے پناہ مقبولیت رکھتے ہیں۔ اسکی میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ گویانا کے صدر نے ایک بار وہاں کے لیڈروں سے کہا تھا کہ اگر تم الیکشن جیتنا چاہتے ہو تو اپنے جلسوں میں محمد رفیع کو گانے کیلئے بلاؤ۔ ٹری نیڈ لیڈ میں ایک بار تیس ہزار کا مجمع ہوائی اڈے کے اطراف جمع ہو گیا ان میں سے کئی لوگ جہاز پر سوار ہو گئے، جہاز کے بازو ٹوٹ گئے لوگ زخمی ہوئے اور بالآخر محمد رفیع مرحوم کو اپنی پرواز ملتوی کر کے دوسرے دن دوبارہ گانا پڑا۔ گذشتہ سال 'یوم مئی' کے موقع پر سری لنکا میں رفیع صاحب نے بارہ لاکھ کے مجمع کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ دنیا میں سولو کنسرٹ کا یہ عالمی ریکارڈ ہے۔ دوسری مثال 'مدر انڈیا' کی ہے جو یوگوسلاویہ سے برازیل تک جہاں ریلیز ہوئی ایک ایک سال تک چلتی رہی اور قاہرہ میں پورے دو سال دو ماہ دو ہفتے چلی۔ یہ بھی ایک ریکارڈ ہے۔

اسی سلسلے میں بین الاقوامی فلمی میلوں میں — ہماری فلموں کا ذکر بے جا نہ ہو گا۔ سب سے پہلے ۳۷ء میں پربھات فلم کمپنی کی سنت تکارام جسے گجانن جاگیردار نے ڈائریکٹ کیا تھا وینس سے اعلیٰ انعام حاصل کر کے لائی۔ اسکے بعد سے ابتک ۵۷ ہندوستانی فیچر فلمیں اعزازات پا چکی ہیں۔ ان میں ستیہ جیت رے کی پاتھر پنچالی، راجکپور کی 'جاگتے رہو'، دلیپ کمار کی گنگا جمنا اور محبوب کی مدر انڈیا نے اعلیٰ ترین اعزازات پائے ہیں۔

جہاں تک دوسری فلموں پر ہماری فلموں کے اثر کا تعلق ہے تین فلمیں ایسی ہیں جنکا ایشیا اور افریقہ کی فلمی صنعتوں پر گہرا اثر پڑا ہے۔ ایک ہے دلیپ کمار کی گنگا جمنا (۶۱ء) جسکے زیر اثر ایشیا اور افریقہ میں ہی نہیں بلکہ مشرقی یوروپ میں بھی فلمیں بنائی گئیں۔ ان میں سے ایک ہے ایران کی 'تنگ سیر' جو ۷۵ء میں ہمارے بین الاقوامی فلمی میلے میں دکھائی گئی اور فلم کے ہیرو بہروز ولوقی کو دلیپ کے گنگا والے رول کا چربہ اتارنے کی ستائیش میں بہترین اداکاری کا نقرئی طاؤس دیا گیا۔ الجیریا کی ایک فلم 'عمر قتلاتو' پر 'آن' کا گہرا اثر نظر آتا ہے۔ عمر آن کے ہیرو وجے کی شخصیت سے متاثر ہے اور ہیروئن منگلا سے عشق کرتا ہے وہ بار بار آن دیکھنے جاتا ہے۔ الجیریا کی اس فلم میں آن کے کئی مناظر دکھائے گئے تھے۔ مراقش کے نامور ہدائیت کار سہیل بن برقہ نے ۷۸ء میں مدراس میں مجھ سے کہا تھا کہ آن دیکھنے کے بعد کئی عرب ملکوں میں فلمسازی کی تکنیک کا شعور پیدا ہوا۔ آن کی طرز پر فلم بنانے کی کوششیں عرب ملکوں میں ہی نہیں بلکہ فرانس، اسپین اور اٹلی میں بھی کی گئیں۔

تیسری فلم مدر انڈیا ہے جس نے ایشیا، افریقہ اور مشرقی یوروپ کے ناظرین کو ہی نہیں بلکہ وہاں کے فلم سازوں کو بھی جھنجھوڑا۔ مدر انڈیا کی موضوعاتی ہمہ گیری، انقلابی اسپرٹ، تکنیکی جدت اور تخلیقی بلندی دیکھنے والے کو اپنی گرفت میں لیکر بے بس کر دیتی ہے۔ الجیریائی فلمی وفد کے قائد نے ۷۵ء میں دہلی کی ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ الجیریائی سینما کی جنم داتا مدر انڈیا ہے اور یہ بھی کہ عرب ممالک میں سیاسی فلموں کا سلسلہ آغاز مدر انڈیا سے ہوا اور فلسطینی مجاہدانہ فلموں کا آغاز بھی اسی کے بعد ہوا۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر مدر انڈیا دیکھ کر بچوں کی طرح رو دیئے اور فلمسازوں سے کہا کہ وہ بھی اپنے ملک مصر میں ایسی ہی فلم بنائیں چنانچہ OUR GREEN LAND بنائی گئی۔ میں نے ایک ہنگرین فلم PEASANT دیکھی ہے جو مدر انڈیا سے متاثر ہو کر بنائی گئی۔

آج تک کوئی ہندوستانی فلم 'بہترین غیر ملکی فلم' کا آسکر ایوارڈ نہیں حاصل کر سکی ہے۔ مدر انڈیا اس کیلئے نامزد کی گئی۔ تین بار ووٹنگ کی گئی اور تینوں بار ووٹ برابر تھے۔ بالآخر اکیڈمی کے صدر نے اپنا اختیاری ووٹ نیلسن کی فلم کے حق میں دیا۔

اگر آج دنیا کے کونے کونے میں ہماری فلموں کا طوطی بول رہا ہے تو اسکا سہرا کسی حد تک محبوب خان کے ہاتھ ہے جسے تقدیر نے کسی اسکول میں پڑھنے اور علم حاصل کرنے کا موقع نہیں دیا لیکن خون جگر سے سینچی ہوئی تخلیق اپنی عظمت کی علمبردار ہوتی ہے۔ اقبال نے کہا ہے ؎

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

(اردو سروس سے نشر)

’اسلام — ایک ہندوستانی مذہب‘

پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی

پیغمبرِ اسلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں جمہوری احساسات اور مساوات، اخوت، اپنی مدد آپ کرنے اور امن وسلامتی کا جو پیغام ہے اس میں لوگوں کے لیے ایک فوری اور انقلابی اپیل موجود ہے۔ اسلام نے اپنے اوّلین سالوں میں جس قدر تیزی کے ساتھ ترقی کی اس کی مثال انسانی تاریخ میں شاذ ہی کہیں ملتی ہو۔

ہماری ملی جلی، مرپور اور رنگارنگ تہذیب کی نشوونما میں اسلام نے مختلف طور پر حصہ ڈالا ہے۔ ہمارے لیے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہندوستان میں جنم لینے والے کئی عظیم مذاہب کے علاوہ یہ ملک دنیا کے دیگر بڑے مذاہب کا گہوارہ بھی بنا ہے۔ ہم تو اسلام کو ایک ہندوستانی مذہب ہی سمجھتے ہیں۔ تاریخ کی ایک بالکل غلط تفسیر کی بنا پر جسے [illegible] حتیٰ کچھ دہائیوں میں مصنفین نے غلط طور پر عوام میں پھیلایا ہے ہمارے کچھ لوگوں میں اسلام کی آمد کو مسلمان حملہ آور حکمرانوں سے وابستہ کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ دراصل اسلام کا پیغام اس برصغیر کے بہت سے حصوں میں مسلمان حکمرانوں کی حکومت قائم ہونے سے بہت پہلے ہی رچ بس چکا تھا جس طرح عیسائی مت یورپی فوجوں کے اس سرزمین پر قدم رکھنے سے صدیوں پہلے ہی یہاں نفوذ کر چکا تھا۔

مسلم حکمراں خاندانوں نے جو حکومتیں قائم کیں یہ ہندوستانی حکومتیں اور سلطنتیں تھیں، ہندوستان کی بھرپور اور رنگارنگ زندگی اور تمدن کا حصہ تھیں در حقیقت، ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہی حکومتیں اور ان کے روشن دماغ حکمران تھے جنھوں نے اس گوناگوں تہذیب کے تانے بانے میں بہت بڑا حصہ ڈالا۔

ہندوستان میں اسلام کے پھیلاؤ میں مسلمان صوفیوں اور درویشوں کے اثر و رسوخ کو حکمرانوں کے سیاسی اقتدار سے کہیں زیادہ دخل تھا۔ نظام الدین اولیا، خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید کا اپنے زمانے کے مفکروں اور عوام پر گہرا اثر تھا۔ جس انداز سے گورونانک دیو جی نے ان کی ستائش کی ہے اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ ریاضی، فلکیات، طب، فنِ تعمیر، موسیقی اور دستکاریوں میں اسلام نے جو حصہ لیا ہے وہ بھی کو بخوبی معلوم ہے۔ [illegible]

حضرت ابوبکرؓ

حضرت ابوبکرؓ کا قول ہے کہ " اے لوگوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو" اس ارشاد کا سب سے زیادہ قابل غور پہلو یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے یہ نہیں کہا کہ اے مسلمانوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ بلکہ سب لوگوں کو آپس میں بھائی بھائی بن جانے کی دعوت دی ہے۔ جیسا کہ سب ہی کو معلوم ہے ہر انسان کی طبیعت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور ہر شخص ذاتی پسند اور ناپسند کا جذبہ اور معیار رکھتا ہے لیکن دنیا میں اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کرنے اور ایک اچھا سماج بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کیا جائے ذاتی پسند اور ناپسند کو تعلقات کا معیار نہ بنایا جائے، ہر وہ چیز جو ہم کو پسند نہ ہو اس کی مخالفت نہ کی جائے، اختلافات فکر و نظر کے درمیان زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالی جائے تو مختلف خیالات، عقائد، افکار اور نظریات کے حامل لوگ بھی ایک دوسرے کے ساتھ میل جول اور محبت و مروّت کے ساتھ رہ کر اپنے سماج کو ایک اچھا سماج بنا سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ ذاتی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھ کر انسانوں کو ایک دوسرے کا اس طرح مددگار اور معاون بننا چاہیے جس طرح سے دو مختلف اور متضاد طبیعتیں رکھنے والے بھائی ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اگر ہم اس ارشاد مبارک پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے سماج کا انتشار و خلفشار دور ہو سکتا ہے اور مختلف افکار و نظریات کو ہمارے سماج میں پھلنے اور پھولنے کا موقع مل سکتا ہے۔

شمع فروزاں

مشہور شاعر فانی بدایونی کا کہنا ہے ؎

اسرارِ زندگی کو سمجھوں تو کیا سمجھ لوں جس زندگی کو دیکھا تردیدِ زندگی ہے

اس شعر میں فانی نے اپنی اس تلاش حقیقت کی عکاسی کی ہے جس میں وہ تمام عمر مصروف رہے، ہر وہ شخص جو سوچنے سمجھنے اور غور و فکر کرنے کا مادہ رکھتا ہے اس کے سامنے بنیادی مسئلہ یہ آتا ہے کہ زندگی کیا ہے اور ہم زندگی کس کو کہتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ زندگی کو سمجھنے کے لیے اس کی تہہ تک پہونچنے اور اس کی اصلیت و حقیقت کو جاننے کے لیے ہم کو اس چیز کا مطالعہ کرنا ہوگا جو اس دنیا میں زندگی کے نام سے موسوم ہے مگر مشکل یہ ہے کہ عرف عام میں جس چیز کو زندگی کہا جاتا ہے جب ہمارا شاعر اس پر غائر نظر ڈالتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ زندگی تو نہیں البتہ زندگی کی تردید ضرور ہے، اس تلاش و جستجو میں شاعر پر یہ عقدہ کھلتا ہے کہ دنیا والے اب تک جس چیز کو زندگی کہتے رہے ہیں وہ زندگی نہیں ہے شاعر کے نزدیک اگر اس چیز کو کوئی نام دیا جا سکتا ہے تو صرف تردیدِ زندگی کا نام ہی دیا جا سکتا ہے۔
اس انکشاف حقیقت پر شاعر کے قوی شل ہو جاتے ہیں اور بے اختیار ہو کر چیخ اٹھتا ہے ؎

اسی کو تم مگر اے اہلِ دنیا جان کہتے ہو وہ کانٹا جو مری رگ رگ میں رہ رہ کر کھٹکتا ہے

اسی شاعر کا دوسرا شعر یہ ہے ؎

لطفِ حیات بے خلشِ مدعا کہاں یعنی بقدرِ تلخیٔ صہبا سرور تھا

اس شعر میں شاعر نے خلش مدعا کو لطف حیات کا ضامن بتلایا ہے، یعنی جب تک انسان کا دل خلش مدعا سے ناآشنا ہوگا وہ لطف حیات حاصل نہ کر سکے گا، یہ خلش جتنی زیادہ ہوتی جائے گی زندگی کا لطف اتنا ہی بڑھتا جائے گا اس بات کے ثبوت میں شاعر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ جو شراب جتنی کڑوی ہوگی اس کا سرور اتنا ہی زیادہ ہوگا، مطلب یہ ہے کہ بغیر تلخی کو گوارا کئے سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے انسان کو تلخیٔ حالات سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اس کے پس پشت جو لطف حیات پوشیدہ ہے اس سے بہرہ ور ہونا چاہیے۔

کبیر احمد جائسی

(اردو سروس سے نشر)

افسانہ

ہے - نہیں ہے

غیاث احمد گدّی

بہت بھیڑ بھاڑ ہے۔ لوگوں کی آمد و رفت جاری ہے جیسے جیسے دن جوان ہوتا جا رہا ہے بھیڑ بڑھتی جا رہی ہے۔ کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ خرید و فروخت جاری ہے۔ دکانوں پر ٹھٹھ کا ٹھٹھ لگا ہے خریداروں اور دکان داروں کے شور کے باعث کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ سکوں کی کھنک اور نوٹوں کی کھڑکھڑاہٹ بہر حال تمام آوازوں پر حاوی ہے۔

بازار جہاں ختم ہوتا ہے۔ جہاں لوگوں کے شور کا دم اکھڑتا ہے، ٹھیک وہاں راہگذر سے ذرا کنارے' ایک ذرا صاف ستھری جگہ پر، تلے اوپر بہت سے چہرے' مکھوٹے ماسک پڑے ہیں۔ گورے' کالے' سرخ' ٹھیالے' زرد' اکھڑے اکھڑے' خطوط والے' دھندلے دھندلے نقوش والے' شگفتہ چہرے، اداس اور افسردہ چہرے، — بہت سے چہرے پڑے ہیں اور ان کے بیچ میں ایک بے حد خوبصورت چہرے والا جوان سال آدمی کھڑا ہے جو گذرنے والوں کو مخاطب کرنے کے لیے زور زور سے چلّا رہا ہے۔

"چہرہ، چہرہ لے جائیے، نیا خوبصورت چہرہ' دلکش دلفریب چہرہ' گورا چہرہ، سانولا نمک والا' بے داغ خوش رنگ چہرہ ...... چہرہ کے حسن پر چہرہ گی ناز کرے ...... اور صاحب چہرہ کو سارے عالم امکاں میں سربلند و سرفراز کرے —"

چہرہ فروش ذرا دیر کے لیے رکتا ہے۔ اپنے آگے بکھرے ہوئے چہروں کے ڈھیر میں سے ایک کو اٹھاتا ہے' پھونک مار کر اس پر کی گرد اتارتا ہے۔ پھر مخاطبین کی طرف چہرے والا ہاتھ بڑھاتا ہے۔

"تو صاحبو! کہتے ہیں کہ جب مالک کون و مکاں نے چہروں کی بانٹ شروع کی تو آدمیوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا ایک دریا تھا جو امڈتا چلا آ رہا تھا۔ لوگ اپنی اپنی بے چہرگی کا واسطہ دے کر اس ایک چہرے کیلئے بے تاب و بے قرار دکھائی دے رہے تھے۔ ہر فرد کا اصرار تھا کہ یہ چہرہ مجھے دیا جائے۔ اور صرف مجھے .... "

اور یوں آوازوں کی تکرار سے عالم بالا تہہ و بالا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ مانگنے والوں کی آوازیں مدھم ہوتی ہوتی معدوم ہو گئیں۔ اور اب سب خاموش تھے۔ لیکن آنکھیں ایک ٹک مالک کون و مکاں پر لگی ہوئی تھیں کہ جو چہرہ ہزاروں لاکھوں میں یکتا ہے، واضح ہے جس کا ایک ایک خط نمایاں ہے' وہ کس کے نصیب کو آتا ہے کہ اتنے میں ایک تیز طوفانوں سے بھی تند اور گرم ہاتھ بڑھتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاتھوں سے وہ چہرہ جھپٹ لیتا ہے۔ اور پل کے پل میں یہ جا وہ جا —— آنکھوں سے اوجھل ...."

لیکن راہگیر جو چہرے والے کے پاس نصف دائرے کی صورت میں کھڑے ہیں یہ سن کر ہنس دیتے ہیں اور زور زور سے ہنسنے لگتے ہیں۔ اور مذاق اڑاتے چہرے والے پر طنز کرتے ہیں جیسے کوئی مضحک تماشہ ہو رہا ہے کہ جس کے گرد تماش بین کھڑے محظوظ ہو رہے ہیں

سارے بازار کا چکر لگا کر وہ دونوں، وہ ایک مرد اور ایک عورت۔ دونوں اس بھیڑ کے قریب ٹھہرتے ہیں۔ ایک بند دوکان کے اوٹے پر چڑھ کر وہ دونوں چہرہ فروش اور سامنے بکھرے ہوئے چہروں کو اچک اچک کر دیکھتے ہیں۔

آپس میں ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ پوچھتے ہیں۔ اور پھر دیکھتے ہیں کہ دور' دو مست بولائے ہوئے ، مرجھائے ہوئے سانڈ آپس میں سینگ سے سینگ بھڑائے' ماتھے سے ماتھا ٹکائے اور اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لائے' ایک دوسرے کو زیر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کبھی ایک، مقابل والے کو ڈھکیلتا ہوا دور تک چلا جاتا ہے تو کبھی دوسرا پہلے والے کو ساری طاقت سے ڈھکیلتا ہوا دوسری طرف لے جاتا ہے۔

ایسے میں اگر دونوں میں سے کوئی ذرا دیر کیلئے کمزور پڑتا ہے تو بھاگتا ہے اور دوسرا اس کا تعاقب کرتا ہے۔ پھر بھاگنے والا سانڈ سنبھالا لے کر ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پہلے والے سے بھڑ جاتا ہے۔ اس دوران دونوں کے پیروں کی جھپٹ میں جو کچھ بھی آتا ہے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتا ہے۔ دھول اور گرد اڑ جاتا ہے۔

وہ عورت اور وہ مرد یہ دیکھ کر بے ساختہ ایک دوسرے سے لپٹ جاتے ہیں اور آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

لوگ گرتے ہیں' پڑتے ہیں' چیختے ہیں، چلاتے ہیں، بھاگتے ہیں .....

پھر ذرا دیر میں دن ایک دم سے بوڑھا ہو جاتا ہے اور ایک طرف گرنے کو ہوتا ہے، ٹھیک اسی سمے وہ مرد اور ایک عورت ایکدوسرے سے الگ ہوتے ہیں اور آنکھیں کھول کر دیکھتے ہیں کہ وہ دونوں سانڈ چلے گئے ہیں اور لوگوں کا وہ بھاگتا ہوا' مضطرب سیلاب بھی کسی طرف کو نکل گیا ہے۔ اور اب فضا خاموش اور ساکن ہے۔

سارے میں بربادی اور تباہی کے آثار دیکھ کر دونوں کے دل درد سے بھر جاتے ہیں۔ پھر ان کی آنکھیں سامنے چہروں اور چہرہ فروش کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ اور یہ دیکھ کر وہ اور بھی دکھی ہوتے ہیں کہ سارے چہرے سارے ماسک، مکھوٹے کچل گئے ہیں۔ ایک ایک خط اور ایک ایک خال مسخ ہو گیا ہے۔ بھاگتے ہوئے لوگوں کے قدموں نے انھیں کچل دیا ہے۔

ایک طرف چہروں کے انبار میں وہ چہرہ فروش بھی گرا پڑا ہے۔ لہو سے جس کا چہرہ گلنار ہو گیا اور پیروں سے کچلے جانے کے بعد اس پر خراشیں،

دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ ایسا ناقابل شناخت ہو گیا ہے کہ کہنا مشکل ہے یہ اسی خوبصورت آدمی کا چہرہ ہے جو چہروں کی دکان لگائے بیٹھا تھا۔

وہ دونوں خاموش ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی سازشی گفتگو کرتے ہیں اور دکان کے اوٹے سے کود کر نیچے سڑک پر آتے ہیں۔ پھر کچلے ہوئے چہروں کے قریب جا کر غور سے دیکھتے ہیں اور دکھی ہوتے ہیں۔

مرد آگے بڑھ کر چہرہ فروش کے لہولہان بریدہ' دریدہ' چہرے پر پیار سے انگلیاں پھیرتا ہے عورت بھی اس عمل کو دہراتی ہے۔ جبھی ان کی آنکھیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ اور یکایک ان میں چمک آ جاتی ہے۔ پھر دونوں اس چہرے کو آدھا آدھا تقسیم کر لیتے ہیں۔

سڑک، کالی کولتاری سڑک، دکانیں، کھلی ہوئی دکانیں، جگمگاتی ہوئی دکانیں، مکان، کھڑکیاں، رکشا، تانگہ، کاریں، چمکتی ہوئی تیز رفتار کاریں، دیواریں، فصیلیں، مکان، سائبان، دوراہے، چوک، گھنٹہ گھر، بھاگتے ہوئے آدمی، کام کرتے ہوئے اونگھتے ہوئے آدمی، روتے بسورتے ہوتے، ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے، زور زور سے قہقہہ لگاتے ہوئے آدمی۔

آدمی ..... آدمی ..... آدمی.....

وہ دونوں شانے سے شانہ لگائے، قدم سے قدم ملاتے خاموشی سے، چلے جارہے ہیں۔

دفعتاً۔ مرد کے پاؤں رک جاتے ہیں، اس کا ہاتھ اپنے چہرے کا طواف کرنے لگتا ہے۔ وہ ذرا افسردگی سے کہتا ہے۔

"لیکن میرا چہرہ تو نہیں ہے!"

ہاں، نہیں ہے — !! عورت مرد کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے تائید کرتی ہے۔ ہاں نہیں ہے ..... لیکن ..... ایسا بھی نہیں ہے۔ کہ تمہارا چہرہ ہے ہی نہیں۔ ہے۔ مگر کچھ کچھ ..... نہیں ہے۔

پھر وہی سڑک، دکانیں، مکان، دوراہا، چوراہا، پل، ندی، نالے، درخت، جھاڑیاں، پودے، تالاب، کافی — ہرے بھرے جنگل، پرندے، شاخ سے گرے ہوئے پتے، پہاڑیاں، پتھر ..... پتھر ..... پتھر .....

اچانک وہ عورت کے پاؤں بھی تھم جاتے ہیں۔ وہ بھی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خوش ہوتی ہے اور دھیرے سے کہتی ہے۔

مگر میرا چہرہ تو ہے!

مرد پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

ہاں ہے ..... لیکن کچھ کچھ .....!

پھر وہ عورت اور وہ مرد ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں

اچانک کچھ سوچ کر دونوں وہ مرد اور وہ عورت آپ ہی آپ سسک کر رونے لگتے ہیں .....

اور دیر تک روتے رہتے ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

قطعہ

مشیر جھنجھانوی

فراز دار سے گرو مجاہدوں کی طرح
ہر ایک دیار میں تم سر بلند ہو کے چلو

وہ دشت کرب و بلا ہو کہ عرصۂ ہستی
جہاں کہیں بھی رہو تم حسین بن کے رہے

(اردو سروس سے)

افسانہ

بھوکی نگاہیں

نجمہ شاد

بابوجی! کئی دنوں کی بھوکی ہوں! ہاتھ پھیلتے! اور لہرا کر رہ جاتے۔ لوگ آتے جاتے اور گزر جاتے نظریں اس کی خستہ حالی کو دیکھتیں! سراپا کا جائزہ لیتی! اور کچھ دیر ٹک کر چل دیتی! یہی سلسلہ جاری رہتا! بھوکی حریص نگاہیں جم جاتیں اور پھر — دیکھتے دیکھتے بھیڑیں غائب ہو جاتیں شوبھا آگے بڑھ جاتی! اور امید بھری نگاہوں سے سوال کرتی!

بابوجی کچھ بھی دے دو — میں کئی وقتوں کی بھوکی ہوں!

لیکن پھر وہی لاپرواہی! وہی سکوت! اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے! جسم میں سنسنی دوڑ رہی تھی! اسے ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے ہواؤں کے دوش پر اڑی جا رہی ہو! اس کا سر ناچ رہا تھا — اور دل! بے قابو ہو کر ڈوب رہا تھا! اور جسم ناتواں بھوک کی تپش سے پگھلا جا رہا تھا! لیکن بیمار تھکی تھکی آنکھیں ہر لوگوں سے کہہ رہی تھیں کہ میرا حال غمگین ان نگاہوں میں پڑھ لو — ؟!

ساری کہانیاں یہ حسرت بھری نگاہیں کہہ دیں گی! لیکن کسے پڑی تھی کہ بھوک کی کہانی ان آنکھوں میں پڑھتا! اسے تو عریاں بازو کہیں تو کوئی بھی اپنا نظر نہ آیا! جہاں بھی جاتی ہوں! دروازے بند ہو جاتے ہیں! دھتکار دی جاتی ہوں! — اور کوئی رام کہانی سننے کو تیار نہیں ہوتا! سبھی یہی کہتے ہیں کہ سوانگ رچا رکھا ہے۔ آئے دن ایسے ہی لوگ آتے ہیں اور یہی کہہ کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں!"

بابوجی! سچ بولنا پاپ ہے! اس جہاں میں سچائی کی کوئی قیمت نہیں۔

اور یہ کہہ کر وہ پھوٹ پڑی! اور کہنے لگی کہ جس دروازہ پر جاتی ہوں نوکری مانگتی ہوں کوئی نوکری نہیں دیتا! اور پھٹکار لعنت کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا! —

بابوجی! بھگوان کے لیے میرے حال پر ترس کھاؤ! کسی طرح سے ہماری مدد کرو — اب میں بالکل لاچار ہوں! اور بہت تھک گئی ہوں! اور شاید چند لمحوں کی مہمان بھی! میں مجبور لٹی ہوئی بے بس پردیسی عورت ہوں!

لوگ ہمیں لوٹنا چاہ رہے تھے! لیکن بڑی مشکلوں سے ان کے پنجوں سے چھوٹ کر عزت! بچا کر بھاگ کھڑی ہوتی! بھاگتے بھاگتے آج تیسرا دن ہے۔ اور ایک دانہ ہمارے منہ میں نہیں پڑا ہے۔ اب تو سانس بھی ساتھ چھوڑ رہی ہے۔

بوسیدہ لباس اور خستہ حالی سے ہی ساری کہانیوں کو آسانی سے پڑھ لینے میں سہولت مل رہی تھی! اتنی آسانی کے ساتھ کہ آنے جانے والی نگاہیں! دعوت عام نظارہ بے تاب بابوں کے اوراق کو کھول رہی تھیں! "شام کے حسین لمحات جتنے رنگین ہوتے ہیں! اتنے ہی کبھی کبھی اداسیوں کی گھنگھور گھٹاؤں میں کھوئے بھی رہتے ہیں!

اور وہ ہوتی ہیں! مظلوموں اور مفلسوں کی جوانی کی شام! حسرت زدہ غم و یاس میں ڈوبی ہوئی! شفق کا لہراتا ہوا آنچل شب کے سانولے سلونے چہرے پر جھلملا رہا تھا" — اور پھر! دیکھتے ہی دیکھتے! رات کی دیوی کسی مرگ جواں سال کی لاش بے کفن کی طرح خاموشی کی تہ میں ڈوبے ہوئے حسرت زدہ سکوت کے جامہ میں ملبوس کھوئی ہوئی تھی پھر ایک بار مرجھائی ہوئی تھکی تھکی آواز ابھری! بابوجی! ایک روٹی کا سوال ہے۔ پورا کر دو! بھوکی ہوں! گلی گلی بھٹک رہی ہوں! لوگ اپنی نگاہوں کی پیاس تو — بجھا لیتے ہیں! لیکن! ہماری بھوک کو نہیں مٹا سکتے! بابوجی! میں بھی گھربار روپے پیسے! سب ہی کچھ رکھتی تھی! لیکن مجھ ابھاگن کو سیلاب کے ناگ نے ڈس لیا! میری ماں! باپ! بھائی بہن گھربار مویشی اناج وغیرہ سبھی کچھ سیلاب کے بھنور میں ڈوب گئے! —

اور میں ابھاگن تنہا! بہتے بہتے کنارے لگ گئی! اور جب اس پردیس میں آئی تو ہمارا اپنا کوئی نہ تھا! انجان لوگ! پرایا دیس!

بابوجی! ایک روٹی!

اندھیری گلی میں ایک سایہ لہرایا! اور کسی نے جھپاک سے اسے گھسیٹ کر اندر کر لیا — اور اندھیری رات کے سناٹے اور گناہ کے بھوت نے متاع کائنات کو اپنے قبضہ میں کر لیا! بھوک سے نڈھال شوبھا چیخ مار کر بے سدھ ہو گئی! —

اور پھر رات کے سناٹوں کو کسی مظلوم کی سسکیاں چیر رہی تھیں! لیکن اب اس کی سسکیاں، فضاؤں میں سکوت بن کر گم ہو گئیں! رات اس بے ثباتی پر ماتم کر رہی تھی! سحر نے جب اپنی آنکھوں کو کھولا تو وہ چیخ پڑی! سورج نے اس کی چیخوں کو سنا تو اس نے بھی آنکھیں کھول دیں! صبح کی کرنوں نے گلی میں پڑی ہوئی شوبھا کو دیکھا! جس کی خاموش نگاہیں روٹی کے ٹکڑوں کے انتظار میں پھیل کر رہ گئیں تھیں —!

اور شاید انتظار کی طویل گھڑیاں!

برداشت نہ کرتے ہوئے سرد پڑ گئیں! — اور شوبھا کے خوبصورت لیکن بے جان مردہ ہاتھوں میں دو کھوٹے سکے چمک رہے تھے۔

اور غالباً یہ شوبھا کی زندگی اور اس کی جوانی اور بھوک کے قیمت تھے —

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

برف کے پھول

م۔ناگ

پورے آٹھ سال بعد دلی آیا تو سوچا آج سمی سے فیصلہ ہی کر لوں۔

کال بیل بجاتے ہوئے سوچ رہا تھا سمی تو آفس سے آئی نہ ہوگی پھر کون ہوگا گھر میں۔ گڈی اور ڈبو۔ وہ تو بڑے بڑے ہو گئے ہوں گے۔ کیا وہ مجھے پہچان لیں گے۔ اگر نہ پہچانے تو ـــــ کیا مجھے اپنا تعارف کرانا ہوگا ـــــ کیسا عجیب موقعہ ہے۔ کیسے کرا سکوں گا میں اپنا تعارف کہ میں ـــــ تمہارا پاپا ہوں۔

دروازہ کھلا ـــــ ایک پندرہ سال کی نیلے اسکول ڈریس میں گوری چٹی لڑکی نے نیچے سے اوپر تک مجھے دیکھا میں نے اسے پہچان لیا ـــــ گڈی یہ تو گڈی ہے۔ مگر کتنی بڑی ہو گئی ـــــ "مجھے پہچانا ـــــ میں نے مسکرانے کی کوشش کی۔

ہاں۔ آئیے ـــــ اور وہ تیزی سے مڑی۔ مجھے جھٹکا لگا۔ اتنے ٹھنڈے سواگت کی مجھے توقع نہیں تھی۔ خیر سمی رہتی تو ایسا چل جاتا۔ لیکن کیا بچوں میں بھی سمی جیسا ٹھنڈا پن آیا تھا۔ میرے بچوں میں اور وہ بھی میرے لیے۔

اس نے مجھے صوفے پر بٹھایا اور پنکھا آن کر دیا۔ پھر کچھ دور کھڑی ہو گئی۔ میں پسینہ خشک کرنے لگا۔ وہ بولی۔ آپ کیا لیں گے۔ چائے۔ کافی یا .....

نہیں ..... نہیں ..... کچھ نہیں۔ تم میرے پاس بیٹھو بس اتنا ہی .....

ٹھہریے ..... یہ چائے کا پانی رکھ کر آتی ہوں۔ ممی کے آنے کا بھی سمے ہو رہا ہے۔

اور وہ کچن میں چلی گئی۔ جاتے ہوتے اس کے فراک کا گھیرا ہلا۔ سفید جوتے، سفید موزے، سفید بیلٹ، پونی ٹیل سب کچھ ہلتا ہوا سا۔ مگر کتنا ٹھنڈا لہجہ تھا۔

گھر میں چاروں طرف سینریز اور پینٹنگس تھیں۔ پردے اُسی رنگ کے تھے جو سمی کو ہمیشہ پسند رہا۔ اسی بات پر ہمیشہ ہماری چیخ چیخ ہوتی رہتی تھی۔ میں کہتا ہلکے بھورے یا چاکلیٹی چاہیئے ـــــ مگر وہ تیار ہی نہ ہوتی تھی۔ خیر اب تو اس کی مخالفت کرنے والا کوئی نہ تھا۔

داہنی طرف کچھ تصویریں لگی تھیں۔ گروپ تصویر میں گڈی ہاکی لیے ہوتے اسکول ٹیم کے ساتھ بیٹھی ہوئی۔ پھر سمی کا کلوز اپ۔ پھر ڈبو ـــــ یہ تصویریں آٹھ سال اِدھر کی ہیں۔

گڈی آئی میں نے پوچھا "ڈبو کہاں ہے"

نیچے کھیل رہا ہوگا۔

بیٹھو۔ میں نے اس سے کہا ـــــ وہ بیٹھ گئی۔

کون سے اسٹینڈرڈ میں ہو۔

"ایٹتھ"

اور ڈبو

"فورتھ"

وہ نیچے سر کیے بیٹھی رہی۔ اگر وہ شرما رہی ہوتی تو مجھے اس پر پیار آتا۔ مگر اس کے نیچے سر کیے بیٹھے رہنے میں اجنبیت گھلی ہوئی تھی ـــ مجھے بُرا لگا۔ پڑھائی کے بارے میں بھی میرے کتنے لمبے چوڑے پلان تھے سب دھرے کے دھرے رہ گئے۔ دراصل سمی مجھ سے جھگڑ کر یہاں چلی آئی۔ وہ بہت ضدی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے بعد میں پچھتایا ہو۔ مگر وہ اس معاملے میں زیادہ کٹھور ہے۔ جو ارادہ ایک بار کرے گی بس پھر کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ بدل نہیں سکتی۔

میں نے گڈی کی آنکھوں میں کچھ تلاشنا چاہا۔

وہاں کچھ نہ تھا۔ پھر بھی پوچھا۔

"کیا میری یاد آتی کبھی تمہیں"

"آتی ہے ـــــ مگر وہ ہم ہوسٹل میں رہتے ہیں نا ایک دم بزی"

"ہوسٹل میں"

"ہاں۔ ممی کہتی ہیں نئے ماحول کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ اور اس کے لیے ہوسٹل ہی سب سے اچھی جگہ ہے ویسے ہم ویک اینڈ میں آتے۔ سٹرڈے سنڈے کو ..... ابھی ابھی ہم آتے ہیں۔

"تمہاری ممی میرے بارے میں تم سے کچھ کہتی ہیں کبھی"

"ممی کہتی ہیں۔ آگے بڑھنا ہے تو آگے کا سوچنا چاہیے پیچھے کا بھلا دینا چاہیے۔!

ویسے سمی کے بارے میں کبھی کبھار مجھے خبریں ملتی رہتی تھیں کہ اس نے بچوں کو ماں کے پاس سے بلا لیا ہے اور الگ فلیٹ میں رہنے لگی۔

اتنے میں پردہ ہلا اور ایک نیکر اور شرٹ میں گل گوتھنا بچہ اندر داخل ہوا۔ وہ غور سے مجھے دیکھتا ہے! میرے قریب سے گذرا۔ میں مسکرایا۔ اُسے اپنے پاس بُلایا۔

مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیدھے بیڈ روم میں چلا گیا۔ میں نے آواز دی۔ مگر وہ نہیں آیا۔ کچھ لمحے یوں ہی بیت گئے۔ خالی پنکھا چل رہا تھا۔ مگر بار بار مجھے پسینے سے تر پیشانی صاف کرنی پڑتی تھی۔ گڈی نے بھی اُسے پکارا۔ ڈبو۔ یہاں آ۔ یہاں بیٹھ ـــــ مگر وہ پھر بھی نہیں آیا۔

میں نے سگریٹ جلائی۔ گہرے گہرے کش کش مارے۔ راکھ جھاڑنے کو ہے!۔ راکھ دان نہیں تھا گڈی بولی ٹھہرئیے! میں راکھ دان لے کر آتی ہوں۔ اور وہ اندر بیڈ روم میں چلی گئی ـــــ اندر سے ہی ڈبو کی دبی دبی سی آوازیں آئی ـــ "کون ہیں"

"پاپا ـــــ ابھی آتے ہیں۔ جا کر ملتا کیوں نہیں۔ گڈی کی آواز۔

جب وہ ایش ٹرے لائی اس کا چہرہ کھنچا کھنچا سا تھا۔ "ڈبو تو اِدھر آتا کیوں نہیں۔ بیڈ روم کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں بولی ـــــ یا شاید پکارا۔

سوچا تھا سمی نہیں تو کم از کم بچے ہی خوش کر لیں گے۔ لیکن گڈی نے ایسے متعارف کرایا "پاپا ہیں" جیسے کوئی بات نہیں۔ کوئی خوشی نہیں، کوئی ولولہ نہیں۔ پاپا ہیں جیسے اور سب لوگ ہیں ـــــ میں نے سگریٹ کی راکھ جھاڑی۔ ڈبو میرے قریب آیا۔ میں نے اس کے ملائم بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ دونوں بچے کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔

ڈبو نے پوچھا! آپ بہت دور رہتے ہیں نا پاپا اسی لیے نہیں آتے نا جلدی۔

ہاں بیٹے۔

یہ احساس بہت پرانا تھا مگر نئے معنی ملے۔

میں ڈبو کو سہلاتا رہا۔

اچھا لگا۔ دوبارہ سگریٹ کی راکھ جھاڑی۔ راکھ دان قیمتی تھا۔ پوچھا!

گڈی یہاں سگریٹ کون پیتا ہے۔
"انکل"
وہ بے دھڑک بولی!
"انکل" کون انکل۔
"انکل۔ ممی کے آفس میں کام کرتے ہیں۔ ان کے پاس بڑی اچھی کار ہے۔ نرم نرم گدّوں والی۔ ہمیں گھمانے لے جاتے ہیں۔ کل ہم لوگ شملہ جارہے ہیں۔
"شملہ"
"ہاں پاپا" ممی انکل اور ہم دونوں! بس اور کوئی نہیں۔ گڈّی بولی۔
"آپ بھی چلیے نا پاپا" ڈبّو بولا۔
"نہیں بیٹے"— میرا کل صبح یہاں سے چل دینا بہت ضروری ہے ——
کیا تم لوگ میرے ساتھ نہیں چلوگے۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔
"نہیں پاپا— سوری۔ ہم پھر کبھی آئیں گے۔ ابھی تو کل شملہ جارہے ہیں۔ بڑی مشکل سے ممی کو منایا ہے۔ انکل تو مان گئے تھے۔ میرے ساتھ کی ساری لڑکیاں گھوم پھر کر آگئیں ہیں میں ابھی تک کہیں نہیں گئی ——
میں نے سوچا۔ میں فیصلہ کرنے آیا تھا ہاں یا نہیں، میں نے آٹھ سال ممی کا انتظار کیا ہے۔ آج مجھے بھی اشارہ پانا تھا کہ وہ چلے گی ساتھ یا کچھ اور —— حالانکہ میں خود بھی نہیں جانتا تھا کہ پانسہ کدھر پلٹے گا۔ کیونکہ یہاں آنے سے پہلے بھی میں اچھی طرح سوچ سکتا تھا کہ وہ تو میرے پاس کبھی نہ آئے گی۔ مجھے معلوم تھا۔ وہ ضدی ہے۔ جلد کوئی فیصلہ ہوجائے۔ لیکن شملہ کا ٹور بھی کینسل نہیں کیا جاسکتا۔ گڈی کی بات کیسے ٹالی جاسکتی ہے۔ نہیں نہیں۔ ابھی کسی فیصلے کی بات فضول ہے۔ پھر کبھی پھر کبھی —

یک لخت ڈبّو نے کلکاری ماری اور دروازے کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ ممی آگئیں۔ اور میری گود پھاند کر دوڑ گیا ——
کچھ لمحے بعد بہت سارے پیکٹ اور پارسل صوفے پر پٹک کر وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔
بابی کٹ بال۔ ہونٹوں پر ہلکی ہلکی لپ اسٹک، قیمتی ساڑی۔ میری طرف جونہی دیکھا چونکی۔ مگر چونکاہٹ زیادہ دیر نہ تھی "کب آئے" بالکل گڈی جیسا لہجہ، سرد تھکا تھکا سا۔
"ایک گھنٹہ پہلے"
یوں تو آفس کام سے کئی بار دلّی آیا ہوں مگر جان بوجھ کر ممی سے کبھی نہ ملا۔ اس کی ضد چل سکتی ہے تو میں مروّت کیوں برتوں —— میں انتظار کرتا رہا۔ پاپا

(باقی ص ۴۵ پر)

افسانہ

بند آنکھوں کا سپنا

سید احمد قادری

وہ کہانی لکھتا تھا، کیوں لکھتا تھا، اس سے وہ خود لاعلم تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کہانی لکھتا تھا۔ اس کے جراثیم ہی کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ جب جسم اور دماغ میں سرایت کرجاتے ہیں تو آسانی سے نہیں مرتے۔

اس نے کچھ خواب دیکھے تھے۔ رنگ رنگے اور خوشنما خواب ..... میری کہانیاں مجھے شہرت بخشیں گی، پبلشر میری کتابیں شائع کریں گے، حکومت میری ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے ساری آسائشیں مہیا کریگی اور اور جب میں مرجاؤں گا تو میری یہی کہانیاں، مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امر کردیں گی۔ لیکن یہ سب کچھ نہیں ہوا، بلکہ اس کے وہ سارے رنگ برنگے اور خوشنما خواب حقیقتوں کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے۔

ناقدوں نے ضرور اس کی فنکاری کا لوہا مانا اور اُسے صفِ اول کا افسانہ نگار قرار دیا اور یہی چیز اُسے آئے دن اچھی اور معیاری کہانیاں لکھنے پر مجبور کرتی رہی، لیکن ——

—— روٹی کا مسئلہ ہمیشہ اس کے سامنے کسی عفریت کی مانند منہ کھولے کھڑا رہا اور یہی وہ مسئلہ تھا جس نے آہستہ آہستہ اسے کھلنا شروع کردیا، درد و کرب، سوچ اور فکر کی پرچھائیاں اس کے اندر اترتی چلی گئیں اور یہ سلسلہ اسی دن سے شروع ہوگیا تھا جب اس کے گھر کے در و دیوار کو دیمکوں نے چاٹ لیا تھا۔ اس دن سے اس کے ہر خواب پر پہرے بٹھا دئے گئے۔ اس کی آرزوؤں اور امیدوں کے غبارے جو ابھی فضا میں تیرنے کے لیے اٹھ ہی رہے تھے کہ چلچلاتی دھوپ کی نکیلی سوئیوں جیسی کرنوں نے چبھو چبھو کر اس کے پرخچے اڑا دیے تھے۔

ایک سہارا شکیلہ کا تھا، جسے آرزو کی ڈولی میں بٹھا کر وہ لایا تھا مگر اب وہ بھی بوجھ لگنے لگی ہے۔ اُسے موت کی آغوش میں جانے سے وہی روکتی ہے ورنہ کب کا وہ ان مصیبتوں اور پریشانیوں کے آہنی چنگل سے نجات پاچکا ہوتا۔

وہ ہر صبح اپنا زرد چہرہ لیے بوجھل اور تھکے قدموں سے اس عفریت کے شکنجے سے، جس نے اس کے اور شکیلہ کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک چھین لی تھی، مکتی کے لیے در در کی خاک چھانتا پھرتا، کبھی قسمت بارآور ہوتی تو اُسے چار چھ دن کے لیے پارٹ ٹائم یا فل ٹائم جاب مل جاتا اور چار چھ دن بعد پھر وہی بھوک اور افلاس کی گہری کھائی اس کے سامنے ہوتی۔

شکیلہ بھی اپنے تمام احساسات و جذبات کو دفن کرچکی تھی اور اب ہر لحظہ اسے جاوید کے زرد اور خشک چہرے کی فکر ستائے رہتی جاوید سے اس کی شادی بھی ایک حادثہ تھا جاوید کی کہانیوں نے اُسے اس حد تک متاثر کیا تھا کہ اس نے اپنے مقدر میں جاوید کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بسایا اور پھر حالات کچھ ایسے ہوئے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے ایک جان دو قالب بن گئے۔ شادی سے قبل اس بات کا قطعی احساس نہ تھا کہ زندگی ایک عظیم افسانہ نگار کے ساتھ کسمپرسی کے ساتھ گزرےگی، اس نے تو یہ سوچا تھا کہ پو، ہنری، لارنس، اور سارتر وغیرہ کے جو حالات ان کے اپنے اپنے ممالک میں ہیں، کچھ اس طرح کے حالات جاوید کے بھی ہوں گے، لیکن بعد میں یہ عقدہ کھلا کہ جاوید اس ملک کا افسانہ نگار ہے جہاں سے قلم کاروں کو اپنے پیٹ کے لیے کام کی جستجو پہلے ہوتی ہے۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے والدین کے گھر کی تمام آسائشوں و آرائشوں کو فراموش کرکے جاوید کے قدم سے قدم ملا کر چلنے کی کوشش کی، لیکن وہ بہت جلد لڑکھڑا گئی، کب تک خاردار اور دشوار گزار راستے پر اس کے نرم اور ملائم پانو چلتے، آخر وہ تھک گئی اور تھک کر چارپائی سے لگ گئی۔

جاوید اکثر رات گئے تھکا ماندہ، دنیا بھر کی ناکامی اور نامرادی کی دھول گرد چہرے پر لیے گھر میں داخل ہوتا اور جیسے ہی شکیلہ پر نظر پڑتی وہ سمجھ جاتا کہ لیکن وہ جان کر بھی انجان بن جاتا، اس لئے کہ خالی پیٹ کے ساتھ ساتھ اپنی خالی جیب اسے کچوکے لگانے لگتا۔ اسی بنا پر وہ شکیلہ کا سامنا کرنے سے گریز کرتا، لیکن کوشش کے باوجود اس کی نظر لالٹین کی ٹمٹماتی روشنی میں مرجھائی شکیلہ پر پڑ ہی جاتی جو اس کے

انتظار میں، اپنی آنکھوں کو داخلی دروازے پر مرکوز کیے جاگتی رہتی ہے، نہ جانے کس امید اور کن آشاؤں کی خاطر۔

جاوید آتا اور خاموشی سے بستر پر جاکر قرضی نیند میں ڈوب جاتا۔ شکیلہ اُسے دیکھتی اور ایک سرد آہ بھر کر اس کے متعلق سوچنے لگتی، پھر جب دھندبھری صبح کا اجالا پھیل جاتا تو وہ تیز بخار اور نقاہت کے باوجود کوشش کرکے چولھا کے قریب جاتی، مگر چولھے کی ٹھنڈی آگ روشن نہیں ہوتی، شکیلہ کی تیز آواز جاوید کے کان سے ٹکرانے لگی۔

"جاوید"

"ہاں"

"آج ــــ آج بھی آٹا نہیں ہے، تم کیا کھاؤ گے، میں کیا کھاؤں گی؟"

"میں ــــ اور تم ابھی باہر جاکر انتظام کرتا ہوں۔"

وہ باہر نکلتا ہے، سیٹھ تنکارام، سیٹھ عاصم، امجد علی اور اشرف میاں ٹھیکے دار کے یہاں سے مایوس اور نامراد ہوکر ایک بڑی فیکٹری کے مالک کے یہاں آس اور امید کے چراغ کو مٹھی میں دبائے پہنچا۔

"سر اور کوئی کام"

"نہیں"

اور یہ لفظ "نہیں" کسی آگ کے گولے کی طرح اس کے جسم کے اندر اترتا چلا گیا اور اس کی تیز آنچ سے اس کا پورا جسم کھولنے لگا، لیکن وہ جلد ہی اپنی اس کیفیت کو اپنے اندر تحلیل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ مالک اُسے "نہیں" کہہ کر اپنی خوبصورت اور نوخیز اسٹینو کی جھانکتی جوانی کی دلچسپیوں میں کھوگیا۔ جاوید نے غور سے اس کی جانب دیکھا اور پھر اپنی تمام تر قوت کو سمیٹ کر اپنے بڑھتے قدم کو روک لیا اور پلٹ کر مالک سے پھر مخاطب ہوا۔

"سر اس وقت میں بہت بھوکا ہوں، میری بیوی بھوکی ہے، کچھ ایڈوانس ..."

"نو نو، نو گیٹ آؤٹ، میں کسی کو ایڈوانس دینا پسند نہیں کرتا۔"

اس جواب کو سن کر جاوید کے بھاری اور بوجھل قدم پھر آگے بڑھ گئے۔ تجھے پسند اور ناپسند کی پڑی ہے سیٹھ ــــ میری جان نکل رہی ہے، میری بیوی مر رہی ہے۔ کب سمجھو گے تم لوگ، ہم غریبوں کی مجبوریاں؟ دل چاہا کہہ دے، لیکن ائرکنڈیشنڈ کمرے میں، ریوالونگ چیئر پر سوٹ اور ٹائی میں ملبوس بیٹھے سیٹھ کے رعب نے اس کے دل کی آواز دل ہی میں کچل کر دیا۔

اب کیا کرے؟ پیٹ کے کلبلاتے کیڑوں کے حملے شدید ہوتے جارہے تھے، شکیلہ بھی بھوکی ہے، وہ کئی ہفتوں سے بیمار ہے، اسے دوا چاہیے .. آخر وہ کیا کرے۔

اس کے قدم بڑھتے رہے، ساتھ ہی ساتھ اس کی سوچ اور فکر کے بھاری بھرکم پانو بھی اس کے دل و دماغ میں برق رفتاری سے چل رہے تھے .... ریلوے سینما آگیا، صبح کے شو کے لیے لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں، سینما ہال کے ماتھے پر فلم "کاغذ کی ناؤ" کے لمبے چوڑے پوسٹر آویزاں تھے، جس میں ہیرو، ہیروئن ایک دوسرے میں سمائے ہوئے تھے، یہ منظر جاوید کی آنکھوں سے ہوتا ہوا اس کے دل کے ایک گوشے میں اتر گیا، اور ایک دوسری بھوک کا احساس جاگا لیکن پہلی بھوک نے بہت جلد اس دوسری بھوک کا گلا گھونٹ دیا ...... اس کے قدم بڑھتے رہے، ریلوے ہاسپٹل آگیا، ہاسپٹل کے قریب بوڑھے نیم کے پیڑ کے نیچے ہمیشہ بیٹھے رہنے والے اندھے فقیر کی صدائیں، اس کے کانوں کے پردوں کو چھیدنے لگیں ..... بابو ... اللہ کے واسطے ... کچھ دے دو .... اندھا فقیر اس سے کچھ مانگ رہا تھا، کیا دے وہ؟ اس کے پاس کچھ بھی تو نہیں ــــ وہ خود، اس سے بھی زیادہ محتاج ہے، غیرت نے اس کی انگلیوں میں کوڑھ ڈال دیے ہیں، وہ کشکول بھی تو نہیں اٹھا سکتا ہے .. ... اس کے قدم بڑھتے گئے .. گھر کا داخلی دروازہ آگیا، لیکن وہ اپنے آپ میں اتنی ہمت نہیں پارہا تھا کہ وہ خالی ہاتھ شکیلہ کے سامنے جاتے۔ دفعتاً وہ پلٹ گیا۔ اس کے ذہن میں اڑتا ہوا ایک خیال سمایا ... چند لمحے بعد وہ بنارسی داس بنیا کی دوکان پر کھڑا تھا ــــ

"نائیں بھیا، پہلے ہی سے تم رے یہاں ۲۵ روپے باکی ہیں، اب اور ادھار نہیں دوں گا۔ آج کل میرا دھندہ ویسے ہی مندا چل رہا ہے۔"

بنیے کی اس بات کو سن کر جاوید کی زبان پر سکوت کی مہر لگ گئی اور اس کے قدم پھر گھر کی جانب چل پڑے۔ پیٹ کے کیڑے کی کلبلاہٹ بہت تیز ہوگئی تھی۔

گھر میں وہ داخل ہوا، بھوک سے نڈھال امید بھری نگاہوں سے شکیلہ جاوید کی جانب دیکھنے لگی، لیکن جیسے ہی اس کی نظر اس کے خالی ہاتھوں پر پڑی، وہ پھر چارپائی پر بیٹھ گئی۔

جاوید نے ایک نظر شکیلہ کی طرف دیکھا پھر اس کے پانو کمرے کے اس خانے کی قریب جاکر رک گئے جہاں اس کی مطبوعہ کہانیوں کے رسالے سجے ہوئے تھے ہاتھ اس کے بڑھے اور چند ساعتوں بعد خانے کا سارا بوجھ اس کے ہاتھوں پر منتقل ہوگیا ــــ شکیلہ نے اُسے بہت روکنے کی کوشش کی، لیکن جاوید کا جواب کہ "مجھے مت روکو شکیلہ، زندہ رہنے کے لیے آج اُن کی بھی قیمت لگا دے رہا ہوں، اس لیے کہ اگر بھوک سے مرگیا تو یہ غم رہ جائے گا کہ میری کہانیوں نے مجھے آخری وقت میں بھی کچھ نہیں دیا، سن کر خاموش ہوگئی ــــ

رسالے کے بدلے آتے ہوئے آٹے اور چاول بھی چند روز کا سہارا بنے، پھر چولھا سرد ہوگیا، شکیلہ کی بیماری میں بھی دن بہ دن اضافہ ہوتا گیا۔

بخار اُسے جلائے جارہا تھا۔ جاوید معمول کے مطابق صبح سویرے پیٹ کے دوزخ کی ایندھن کے لیے نکل جاتا اور رات گئے تک واپس آتا۔

مکمل تاریکی میں ڈوبی ہوئی ایک رات تھی، بوندا باندی کے بعد کی خاموشی نے اسے اور بھی وحشت ناک بنادیا تھا، جاوید گھر میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا، شکیلہ برآمدے میں گری پڑی ہے۔ قریب پہنچ کر اس نے اُسے اٹھانا چاہا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کا جسم سلگ رہا ہے، اس کی اس حالت کو دیکھ کر اس کی روح تک چیخ اٹھی، وہ فوراً ڈاکٹر سانیال کے یہاں پہنچا، لیکن اس وقت ان کے آرام کا وقت ہوگیا تھا، پھر وہ محلے کے ایک حکیم صاحب کے پاس گیا، وہ اس پر رحم کھاتے ہوئے فوراً ہی اس کے ساتھ ہولیے ــــ اور جب وہ دونوں شکیلہ کے قریب پہنچے تو دیکھا وہ دنیا کے تمام آلام سے مکتی پاکر بڑی گہری اور میٹھی نیند سو رہی تھی، کبھی نہ جاگنے کے لیے۔

شکیلہ کے اس روپ کو دیکھ کر بھی جاوید کی آنکھ سے آنسو نہ نکلے، شاید دکھ اور مصیبتوں کے سوکھے ریت نے اس کے تمام آنسوؤں کو جذب کرلیا تھا۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھتے شکیلہ پر ایک بوسیدہ اور مسخ شدہ چادر ڈالتا ہوا باہر نکل آیا ــــ کفن کے انتظام کے لیے ــــ فکر اور تردد کا حملہ برقی لہروں کی طرح اس کے دل و دماغ پر ہو رہا تھا۔ اسے دور دور تک آشاؤں کی کوئی کرن نظر نہیں آرہی تھی، کیا کرے وہ، کہاں جائے، کس سے قرض مانگے؟

ایک خیال اس کے ذہن میں بڑی تیزی سے داخل ہوا اور اس کے آتے ہی اس کے قدم تیز ہوگئے، چند لمحوں بعد وہ ایک کابلی خان کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹا رہا تھا ــــ

"ادے کیا بات ہے، تم ادھر کائے کو آیا" دروازہ کھولتے ہی خان نے سوال کیا۔

"خان صاحب، مجھے کچھ روپے چاہیے میری بیوی مرگئی ہے، میں بہت جلد سود کے ساتھ لوٹا دوں گا۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے، لیکن تم کرتا کیا ہے؟"

"میں میں کہانیاں لکھتا ہوں"

"تب تو نائیں، تم لوگ کہانی لکھنے والا لوگ بہت غریب ہوتا ہے، ابھی پچھلا سال ایک اور کہانی لکھنے والا اپنی ماں کی موت پر ہم سے روپیے لے گیا تھا، لیکن وہ اب تک نہیں لوٹایا، اس کا حالت اتنا خستہ ہے کہ اس سے ہمکو مانگتے ہوئے شرم لگتا ہے" "خیر" تم روؤ نئیں، بولو تم کو کتنا روپیہ چاہیے۔"

"سو روپے خان صاحب، صرف سو روپے۔"

"لیکن ہمارا پاس صرف ستر روپے ہیں، اسے لے لو اور کام چلاؤ۔"

اور چند لمحوں بعد جاوید کی مٹھی میں نرم اور ملائم نوٹ تھے۔ ایک عرصے کے بعد اس کی انگلیوں نے روپے کی ملائمیت اور نرماہٹ محسوس کی۔ لیکن وہ اس سے زیادہ دیر تک محظوظ نہ ہوسکا، اس لیے کہ کفن دفن کے لیے مزید روپے کی فکر ہوگئی، صبح کی سفیدی پھیلنی شروع ہوگئی تھی۔

(باقی ص ۴۵ پر)

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو ۴ء۳۲۷ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز)　　میڈیم ویو ۴ء۲۸۰ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۴۸ء۷۰ میٹر (۶۱۹۰ کلو ہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو: ۴ء۳۲۷ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز)　　میڈیم ویو: ۴ء۲۸۰ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو: ۳۱ء۰۱ میٹر (۹۶۷۵ کلو ہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو ۴ء۳۲۷ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز　　شارٹ ویو ۵۰ء۹۱ میٹر ۳۲۹۵ کلو ہرٹز

مقررہ پروگراموں کے لیے "آواز" یکم مارچ کا شمارہ دیکھئے

پیر ۱۶ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالیاں

۶ - ۳۰ شہرِ صبا
پریتی چاولہ: خمار بارہ بنکوی
اور فاخر کا کلام
ستیش بھاٹیہ: صبا افغانی کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز: نرنجن پرساد
بانسری پر مشر بھیرویں

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
نصیر ظہیر الدین خاں ڈاگر اور
نصیر فیاض الدین خاں ڈاگر
آلاپ اور دھمار راگ اہیر بھیرو

رات

۸ - ۴۵ کلامِ شاعر: از شاہد کبیر

۹ - ۰۰ حسنِ غزل: پریتی چاولہ
جگرؔ اور فراقؔ کا کلام

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی
نصیر ظہیر الدین خاں ڈاگر اور
نصیر فیاض الدین خاں ڈاگر
آلاپ اور دھرپد راگ گیشری
نرنجن پرساد
بانسری پر راگ کروانی

قوالیاں

۶ - ۳۰ شہرِ صبا: امرجیت
شکیل اور شاذ تمکنت کا کلام
جگدیش سہگل: حفیظ جالندھری
اور بشیر بدر کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز: وی، سی، راناڈے
وائلن پر راگ بسنت

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: مالویکا کانن
خیال دیسی توڑی

دوپہر

۲ - ۰۷ بھکتی گیت

۲ - ۳۰ ایک رنگ

۳ - ۰۰ نئی نسل نئی روشنی
کھیلوں کی دنیا (اسپورٹس میگزین)
پیشکش از سید عاصم علی
گیت
کیمپس ڈائری از سنیل کمار

۸ - ۴۵ تقریر: نئی دنیا نئے مسائل
اقدار کی جستجو
از۔ ڈاکٹر مقبول حسن

۹ - ۰۰ حسنِ غزل: امرجیت
فانیؔ بدایونی اور مومنؔ کا کلام

۹ - ۳۰ آئینہ: (ادبی میگزین) تخلیقی نمبر
افسانہ: ابوالحسن
کلام، ساجدہ زیدی
شرکاء: ثریا سعید، محمود ہاشمی

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی: مالویکا کانن

منگل ۱۷ مارچ

صبح ۵ - ۴۵ صبح گاہی

خیال نائیکی کانڑا
وی، سی، راناڈے
وائلن پر راگ جے جے ونتی

بدھ ۱۸ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶ - ۳۰ شہرِ صبا: کمل ہنس پال
ساغرؔ نظامی اور پورن سنگھ ہنر
کا کلام
سعادت بن اشرف
فیض احمد فیضؔ کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز: جگدیش پرساد قمر
شہنائی پر راگ میاں کی توڑی

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: نیاز احمد خاں
فیاض احمد خاں: خیال دیسی

دوپہر

۲ - ۳۰ بزمِ خواتین
تقریر: عورت مذہب میں
از محترمہ ہاشمیہ کامل
غزل
مفت ہوئے بدنام: کفایت
شعاری کے لیے
تقریر از شمیم نکہت
کام کی باتیں

۳ - ۰۰ فلمی دنیا
فارمولا فلمیں اور آرٹ فلمیں (مباحثہ)
شرکاء، یونس دہلوی، ایس، ایل
پروہت، مجیب صدیقی اور
کے، ایم خاں
کسوٹی: ظہیر صفی امروہوی

رات

۸ - ۴۵ شہر نامہ: سری نگر
از غلام نبی خیال

۹ - ۰۰ حسنِ غزل: کمل ہنس پال
واجد علی شاہ اور غالبؔ کا کلام

۹ - ۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر اے۔ ایس۔ راقم علی
انٹرویو، کھیلوں کا جائزہ

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی
نیاز احمد خاں
فیاض احمد خاں: خیال چندرکونس
جگدیش پرساد قمر
شہنائی پر راگ یمن

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶ - ۳۰ شہرِ صبا: مدن بالا سندھو
ساحر ہوشیارپوری کا کلام
سریندر کمار: عزیز وارثی اور
رام کشن مضطر کا کلام

۷ - ۳۰ نوائے ساز: نرمل گوہا
ستار پر راگ جونپوری

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: کشوری امونکر
خیال جونپوری

رات

۹ - ۰۰ ایک پہیئے کی گاڑی، ڈرامہ
تحریر: اندر موہن

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی: کشوری امونکر
خیال مالکونس اور ترانہ
روی شنکر: ستار پر راگ تلک

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام

۶ - ۳۰ حرفِ غزل: رویندر گرور
شکیل اور مشیر جھنجھانوی کا کلام
بشیر احمد: غزلیں

۷ - ۲۵ گاندھی جی نے کہا

۷ - ۳۰ نوائے ساز: شرن رانی
سرود پر راگ اہیر بھیرو

۹ - ۰۰ آؤ بچو (بچوں کا پروگرام)
ا۔ تقریر: گوشت خور جانور
گوریلا کیچلی از اے۔ ایس۔ راقم علی
بچوں کا گیت
بچوں کی دنیا: بچوں کے خط

دوپہر

۲ - ۳۰ گیت سے گیت

۲ - ۰۰ آواز دے کہاں ہے
(گذشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)

رات

۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: کرشنا راؤ جوشی
دھرپد اور دھمار راگ ہنڈول

۸ - ۴۵ تقریر: عہد قدیم کے فن کار
(دیکھو بھوتی) از عمیق حنفی

۱۱ - ۰۵ بزمِ موسیقی: کرشنا راؤ جوشی
دھرپد اور دھمار راگ اڈانہ میں

شرن رانی
سرود پر راگ جے جے ونتی

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: ہولی آئی رنگ رنگیلی، کورس گانا
۷-۳۰ نوائے ساز: رمیش پر مار سرسوتی وینا پر آساوری
۹-۳۲ ہوری: سدھیشوری دیوی گنگا پرساد

دوپہر
۲-۳۰ بزم خواتین
بزم صنف نازک: رامائن میں
تقریر: ڈاکٹر ماجدہ اسعد
غزل: خطوں کے جواب

رات
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
اوما شنکر مشرا: دھن ہولی کافی
گرجا دیوی: ہوری
کمل سنگھ: ہوری
نیتا دیوی: ہوری

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: سیما شرما
سکندر علی وجد اور خلیل الرحمٰن اعظمی کا کلام
جمیل احمد: جاں نثار اختر اور امیر قزلباش کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: بھگوان داس شرما سنطور پر بسنت مکھاری
۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
تقریر: گوشت خور جانور
گوریلا فیملی: از اے۔ایس
راقم علی: بچوں کا گیت
بچوں کی دنیا: بچوں کے خط
۲-۰۷ آپ کا خط ملا: بعد ازاں ہفتہ کا گیت
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: بیگم اختر ہوری اور ٹھمری بھیرویں
رات ۸-۴۵ دلی ڈائری

از کے۔آر۔پانڈے
۹-۰۰ حسن غزل: سیما شرما
میر تقی میر اور مشیر جھنجھانوی کا کلام
۹-۱۵ گجر بن کا دیئے
راجیش کماری بلو، وادرا
۹-۳۰ اردو سروس ڈائجسٹ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
کلیانی رائے: ستار ٹھمری کافی ہوری
رسولن بائی: ہوری
علی اکبر خاں: سرود پر ہوری کافی
استاد مشتاق علی خاں: کافی ہوری

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: رانی گرولا
وامق جونپوری کا کلام
راجکمار رضوی: محمود شام کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: راکیش۔این۔سکسینہ بانسری پر راگ نٹ بھیروں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
اوماڈے: خیال

رات
۸-۴۵ کلام شاعر: از ڈاکٹر مغنی تبسم
۹-۰۰ حسن غزل: رانی گرولا
ساحر ہوشیار پوری کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: اوماڈے: خیال
پرکاش۔این۔سکسینہ بانسری پر راگ جوگ

منگل ۲۴ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا
رونا لیلیٰ: ظفر اور فیض کا کلام
راجندر کمار کا جیرو
شاذ تمکنت اور بانی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز
پی۔ڈی۔سپت رشی
وائلن پر راگ بھٹیار
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
بڑے غلام علی خاں: خیال دیسی

دوپہر
۲-۰۷ میری نظر میں

۲-۳۰ نغمہ و تبسم
۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی: حرف آغاز
تقریر از پرویز اختر، گیت
نوجوانوں کے سماجی ادارے
نوجوانوں کے ذریعہ چلائی جانے والی سماجی تنظیموں پر مشتمل ڈاکومنٹری فیچر پیشکش: اشرف علی خاں
خلوص نامہ

رات
۸-۴۵ تقریر: نئی دنیا نئے مسائل (اپنی تلاش)
تقریر از ڈاکٹر وحید اختر
۹-۰۰ حسن غزل: رونا لیلیٰ
داغ اور فیض کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بڑے غلام علی خاں
خیال درباری، پی ڈی سپترشی
وائلن پر راگ شام کلیان

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: افراہیم صدیقی
جاں نثار اختر اور غالب کا کلام
شانتی ہیرانند
قدیر اور سراج لکھنوی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: دیاشنکر اور پارٹی
شہنائی پر راگ پرمیتوری
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: ہینگاری بائی
خیال وبھاس

دوپہر
۲-۳۰ بزم خواتین: ڈاکٹر سے ملاقات
از ڈاکٹر اے عزیز: گیت
دسترخوان: خطوں کے جواب

رات
۸-۴۵ پس منظر
تحریر: ایم کے مہتاب
۹-۰۰ حسن غزل: شانتی ہیرانند
کیفی اعظمی اور حمید لکھنوی کا کلام
۹-۳۰ سائنس میگزین
ایڈیٹر: حسین فاروقی
ایڈیٹوریل
سمندر: ہماری غذا کا بہتر متبادل
تقریر از محمد خلیل
سائنس کی خبریں

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ہینگاری بائی
خیال بہاگ، دیاشنکر اور
پارٹی: شہنائی پر راگیشوری

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: مینو پرشوتم
فراق اور درد کا کلام
اندر نارائن: عزیز وارثی اور امیر احمد خسرو کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: غلام حسین خاں ستار پر راگ بھٹیار
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: غلام صادق خاں خیال بیراگی بھیرو

رات
۹-۰۰ "جولیس سیزر": ڈرامہ از مجیب الرحمٰن
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: غلام صادق خاں خیال آنند، غلام حسین خاں ستار پر راگ ایمن

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی مع ترجمہ نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶-۳۰ حرف غزل: سرلا کپور
شفیق لکھنوی اور شائق سیانی کا کلام؛ اسکرن شرما
مجاز اور داغ کا کلام
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا
۷-۳۰ نوائے ساز: رادھیکا موہن موئترا سرود پر راگ کھٹ توڑی
۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
رنگا رنگ پروگرام
پیشکش طلباء شفیق میموریل اسکول
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: دیپالی ناگ آلاپ خیال للت

دوپہر
۲-۳۰ جیسے جو یاد ہیں
۸-۴۵ تقریر: ہندوستان کا رول مغربی ایشیا میں
تقریر از ڈاکٹر زیڈ۔ایم۔قریشی
۹-۰۰ حسن غزل: سرلا کپور

شمیم جے پوری اور جگر کا کلام

۹ — ۱۵ افسانہ

۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی : دیپالی ناگ
الاپ اور خیال
رادھیکا موہن موئترا
سرود پر چھایا

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۵ — ۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی ، قوالی

۶ — ۳۰ شہر صبا : پریتا بلبیر سنگھ
شمیم جے پوری اور بی ۔ کے پوری
کا کلام : اسٹینلے والٹر
حفیظ جالندھری اور میر کا کلام

۷ — ۳۰ نوائے ساز : احمد رضا
وچتر وینا پر توڑی

۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی : غلام تقی خاں
خیال گن کلی

دوپہر

۲ — ۳۰ بزم خواتین : اسٹوڈیو مشاعرہ

رات

۹ — ۰۰ حسن غزل : پریتا بلبیر سنگھ
مرزا غالب کا کلام

۹ — ۳۰ نئی نسل نئی روشنی : اسٹیڈیو مشاعرہ
پیشکش آل انڈیا ریڈیو حیدرآباد
شرکاء : بدر سعید میرا ، تجمل حسن
اعظم راہی ، رؤف رحیم
سمینہ کھور انہ ، فاروق شکیل

۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی : غلام تقی خاں
خیال درباری ، احمد رضا
وچتر وینا پر راگ مالکونس

اتوار ۲۹ مارچ

صبح

۵ — ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں

۶ — ۳۰ شہر صبا : امینہ برنی
جاں نثار اختر اور خمار کا کلام
مہدی حسن : غزلیں

۷ — ۳۰ نوائے ساز : شوکمار شرما
سنتور پر راگ بھٹیار

۹ — ۰۰ آؤ بچو ! (بچوں کا پروگرام)
رنگا رنگ پروگرام
پیشکش طلباء شفیق میموریل اسکول

۹ — ۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی : بینا دیوی

ٹھمری بھیروی اور دادرا

دوپہر

۲ — ۰۷ آپ کا خط ملا بعد ازاں ہفتہ کا گیت

۲ — ۳۰ رنگ محل
(ڈرامہ فیسٹول کا "ایک ڈرامہ")

رات

۸ — ۴۵ تقریر : اردو دنیا
از ایم حبیب خاں

۹ — ۰۰ حسن غزل : امینہ برنی
فانی اور داغ کا کلام

۹ — ۱۵ تجربن کا ریے : نرملا دیوی
ٹھمری ، پہاڑی

۹ — ۳۰ رنگا رنگ : ڈرامہ
"بس کا اڈہ" تحریر ایس کھوسلہ

۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی
شیوکمار شرما
سنتور پر کوشک دھونی

پیر ۳۰ مارچ

صبح

۵ — ۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی ، قوالی

۶ — ۳۰ شہر صبا : چندر شیکھر چکرورتی
نذیر بنارسی اور شکیل کا کلام
پشپا رانی : ساغر نظامی اور
کیفی اعظمی کا کلام

۷ — ۳۰ نوائے ساز : راجندر پرسنا
بانسری پر راگ للت

۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی : حفیظ احمد خاں
خیال للت کیسر

دوپہر

۲ — ۰۷ نگاہ انتخاب

شام

۸ — ۴۵ کلام شاعر : از ڈاکٹر عزیز تمنائی

۹ — ۰۰ حسن غزل : پشپا رانی
سدرشن فاخر اور فیض کا کلام

۹ — ۳۰ خواب زار (ڈرامہ)

۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی : حفیظ احمد خاں
خیال رس رنجنی ، راجندر پرسنا
بانسری پر راگ جوگ

منگل ۳۱ مارچ

صبح

۵ — ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں

(بقیہ : ص ۳۲ پر)

میڈیم ویو

دہلی الف ۳۶۶ء۳ میٹر ۸۱۹ کلوہرٹز
دہلی ب ۲۹۴ء۹ میٹر ۱۰۱۷ کلوہرٹز
دہلی ج ۲۱۹ء۳ میٹر ۱۳۶۸ کلوہرٹز
دہلی د ۲۴۶ء۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوہرٹز

شارٹ ویو

صبح ۰۰-۸ تک ۱۵ء۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلوہرٹز
صبح ۱۵-۸ کے بعد ۱۹ء۴۱ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
دوپہر ۱۶ء۴۱ میٹر ۷۲۳۰ کلوہرٹز
شام ۴۵-۵ تک ۱۹ء۴۲ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
شام ۰۰-۶ سے رات تک ۱۵ء۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلوہرٹز

خبریں

دہلی الف : عالمی خبریں ، ہندی : صبح ۰۰-۶ تا ۲-۶ ½ انگریزی : صبح ½ ۲-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں : ۰۰-۸ ، ۵-۱۱ ، ۱-۱۰ ، ۲-۰۰ ، ۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶ ،
۵۰-۷ (علاقائی خبریں) ۴۵-۸ ، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں : دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں : صبح ۰۰-۷ ، شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں : صبح ۵-۸ ، دوپہر ۵۰-۱ اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں : دوپہر ۴۰-۱
دہلی ب : ہندی میں خبریں : ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں : صبح ۱۰-۸ ، ۰۰-۱۰ ، ۰۰-۱ ، ۲۰-۱ ، ۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴ ، ۰۰-۶ ، ۰۰-۹ ، ۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں : صبح ۴۰-۸ شام ۳۰-۷ ہندی میں نیوز لیٹر : صبح ۰۰-۹ بجے
دہلی د : ہندی میں خبریں : شام ۳۰-۷
انگریزی میں خبریں : رات ۱۵-۹
کھیل کود کی خبریں : شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم مارچ دیکھئے

پیر ۱۶ مارچ

'دہلی الف'

صبح

۸ - ۱۰ میرا لی دیش پانڈے ، گائن

۸ - ۴۰ اردو مجلس (روزانہ)

۱۱ - ۰۲ اجیت سنگھ ، وچتر وینا

۱۱ - ۳۰ چاند خاں : خیال کومل رشب اساوری

دوپہر

۱۲ - ۰۲ لوک بھارتی : تیلگو لوک گیت

۱۲ - ۳۰ 'ارن' سریندر کمار کی کہانی کا
ریڈیو عکس ۔
مترجم : رادھے شیام اپادھیائے

۵ - ۴۰ میرالی دیش پانڈے : گائن

رات

۸ - ۰۰ سواستھ رکھشا

۸ - ۱۵ ٹھمری ، دادرا

۸ - ۳۰ سنسد سمیکشا

۹ - ۰۰ میرالی دیش پانڈے : گائن

۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام
'لوک تنتر کی اپیکشائیں اور ہمارا
شاسن تنتر : ہندی تقریر

۱۰ - ۰۰ سنگیت سبھا
گوہر علی خاں ، وائلن

'دہلی بی'

صبح

۷ - ۳۲ سنگیت سورجی
گنیش پرساد مشر
خیال توڑی

۷ - ۵۰ سنگم ، سندھی گیت

۹ - ۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ اجیت سنگھ ؛ وچتروینا

رات

۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۱۷ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ گوپال کرشن ؛ وچتروینا
۱۱-۰۲ ٹھمری، دادرا
۱۱-۳۰ گوپال کرشن ؛ وچتروینا
۱۲-۰۲ لوک جارتی ؛ اڑیہ لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ تیج پال سنگھ ، گائن

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ ان سے ملیئے
۸-۳۰ سندسمیکشا
۹-۰۰ گوپال کرشن ؛ وچتروینا
۹-۳۰ 'شہ مات'، مول زنگ پنج نانک
کاریڈیو عکس
تحریر وہدایت : بربج موہن شاہ
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
پی کے بنرجی ؛ گائن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سبھا
تیج پال سنگھ ؛ گائن
۷-۵۰ سنگم ، بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ ٹھمری دادرا

رات

۹-۳۰ نیشنل پروگرام
انگریزی تقریر

بدھ ۱۸ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ راجن مشرا ساجن مشرا ؛ گائن

۱۱-۰۲ بلونت رائے ورما ؛ ستار
۱۱-۳۰ راجن مشرا ساجن مشرا ؛ گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی ؛ ملیالم
۵-۴۰ بلونت رائے ورما ؛ ستار
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'سورت کا سوآگت' جھلکی
تحریر : امرت کیشپ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۰ سندسمیکشا
۹-۰۰ راجن مشرا، ساجن مشرا ؛ گائن
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
اسد علی خاں : بین

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳ سنگیت سورجھی
اشوک کمار رائے ؛ سرود
۷-۵۰ سنگم ، گجراتی گیت
۹-۱ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ اے۔ جگن ناتھ ؛ گائن

رات

۹-۳۰ یووادانی سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۱۹ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ نینادیوی ؛ گائن
۱۱-۰۲ امرناتھ ؛ بانسری
۱۱-۳۰ کشوری امونکر ؛ خیال گوڑ سارنگ

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی ؛ بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ 'بیتے دنوں کی منورنجک یادیں'
ہندی تقریر
۸-۳۳ سگم سنگیت

۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
اسپورٹس میگزین
۱۰-۰۰ نینادیوی : ٹھمری دادرا
۱۰-۳۰ سرسوتی سنتھانم
کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سورجھی
امرناتھ : بانسری
۷-۵۰ سنگم ؛ مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک جارتی
بربج کے لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ سرسوتی سنتھانم ، کرناٹک سنگیت

رات

۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۰ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ پارتھاداس ، ستار
۱۱-۰۲ کرشن راؤ شنکر پنڈت
خیال رام کلی
۱۱-۳۰ پارتھاداس ؛ ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک جارتی ، مراٹھی لوک گیت
۵-۴۰ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے
۸-۳۳ ٹھمری دادرا
۹-۰۰ پارتھاداس : ستار
۹-۳۰ جھلکیوں پر مبنی طنز و مزاح کا
خصوصی پروگرام
پیشکش ، ممتا گپتا
۱۰-۰۰ پدما پدمانابھن
کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سبھا

ریوا موہرے ، ٹھمری جوگیا
۷-۵۰ سنگم ، تیلگو گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ ان پورنا راما چنوکرن
کرناٹک گائن

رات

۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۲۱ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ یعقوب علی خاں : سرود
۱۱-۰۲ بینظیر بیگم ، ٹھمری دادرا
۱۱-۳۰ یعقوب علی خاں : سرود
۱۲-۰۲ لوک جارتی
گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ رادھے شیام : طبلہ

رات

۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۹-۰۰ یعقوب علی خاں : سرود
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
پدماوتی شالگرام ؛ گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سورجھی
آسکرن شرما : خیال اہیر جھیرو
۷-۵۰ سنگم ؛ کنڑ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری ، ڈوگری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ بے نظیر بیگم ، ٹھمری دادرا

رات

۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۲ مارچ

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ منی پرساد ؛ خیال

۹.۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰.۰۰ سنگیت سبھا
دنیش کمار پربھاکر: وائلن
بھجن لال : طبلہ
۱۱.۰۲ یوواوانی سے
۱۱.۲۰ کرناٹک سنگیت

دوپہر
۱۲.۱۵ 'آدھے چاند کی رات' مختصر ناٹک
تحریر: پشکر ناتھ
۵.۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵.۳۵ کرناٹک سنگیت

رات
۸.۰۰ راسندر سنگیت
۸.۱۵ ساہتیکی
۹.۰۰ ونے کمار : ستار
۹.۲۰ محفل
۱۰.۰۰ چین (انتخاب)

دہلی 'ب'

صبح
۷.۲۰ وندگان
۷.۳۰ سنگیت سورجھی
ونے کمار : ستار
۷.۵۰ سنگم : آسامی گیت
۹.۱۵ اپنی نگری

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۰۰
سگم سنگیت
۳.۳۰ ونے کمار : ستار

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پرسار گیت
۹.۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۳ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸.۱۰ احمد رضا : وچتروینا
۱۱.۰۲ عقیل احمد خاں : گائن
۱۱.۲۰ احمد رضا : وچتروینا

دوپہر
۱۲.۰۲ لوک بھارتی : تامل لوک گیت
۱۲.۲۰ 'شہ مات' مول رنگ منچ ناٹک کا ریڈیو عکس
پیش کش : برج موہن شاہ
۵.۴۰ این-این گھوش : ستار

رات
۸.۰۰ سواستھ رکھشا
۸.۱۵ سلوچنا برہسپتی : گائن
۹.۰۰ احمد رضا : وچتروینا
۹.۳۰ نیشنل پروگرام
'اپنی دھرتی اپنا دیش' روپک
۱۰.۰۰ سنگیت سبھا
سلوچنا برہسپتی : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷.۲۲ سنگیت سورجھی
این این گھوش : ستار
۷.۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹.۱۰ لوک مادھوری
اودھی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸
سگم سنگیت
۳.۳۰ عقیل احمد خاں : خیال

رات
۹.۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۲۴ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۷.۱۰ مادھوری مٹو : خیال
۱۱.۰۲ جین کمار جین : سنطور
۱۱.۲۰ بالجی چترویدی : دھرپد

دوپہر
۱۲.۰۲ لوک بھارتی
آسامی لوک گیت
۵.۰۵ گیان وگیان
۵.۴۰ مادھوری مٹو : خیال

رات
۸.۰۰ ادیوگ منڈل
۸.۱۵ فلم چرچا
۸.۳۲ سگم سنگیت
۹.۰۰ مادھوری مٹو : خیال
۹.۳۰ 'ابھیشاپ' ناٹک
تحریر : گوپی ناتھ ویاتھت
۱۰.۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'ب'

صبح
۷.۲۰ وندگان
۷.۳۰ سنگیت سورجھی
جین کمار جین : سنطور
۷.۵۰ سنگم : بنگلہ گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴
رادھا وینکٹاچلم
کرناٹک سگم سنگیت
۳.۲۰ بالجی چترویدی : دھمار

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
سگم سنگیت
۹.۳۰ نیشنل پروگرام
انگریزی تقریر

بدھ ۲۵ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸.۱۰ لکشمن پنڈت : گائن
۱۱.۰۲ اوم پرکاش : دلربا
۱۱.۲۰ لکشمن پنڈت : گائن
۱۲.۰۲ لوک بھارتی : کنڑ گیت
۵.۴۰ منوہن سنگھ : طبلہ وادن
۵.۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸.۰۰ مختصر ناٹک
۸.۱۵ وگیان آلوک
۸.۳۲ سگم سنگیت
۹.۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰.۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'ب'

صبح
۷.۲۰ وندگان
۷.۳۰ سنگیت سورجھی
اوم پرکاش : دلربا
۷.۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹.۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸
سگم سنگیت
۳.۳۰ سرسوتی شیکھرن : گائن
۹.۳۰ دیگر اسٹیشنوں سے انتخاب
(انگریزی)

جمعرات ۲۶ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸.۱۰ راس بہاری دتہ : ستار
۱۱.۰۲ وجینتی بھٹاچاریہ : گائن
۱۱.۲۰ راس بہاری دتہ : ستار

دوپہر
۱۲.۰۲ لوک بھارتی : بنگلہ گیت
۵.۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵.۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸.۱۵ 'بیتے دنوں کی منورنجک یادیں'
ہندی تقریر
۸.۳۲ سگم سنگیت
۹.۰۰ وجینتی بھٹاچاریہ : گائن
۹.۳۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
۱۰.۳۰ او وی سبھرامنیم : کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح
۷.۳۲ سنگیت سورجھی
پنادیوی : ٹھمری
۷.۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹.۱۰ لوک مادھوری
برج لوک گیت
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸
سگم سنگیت
۳.۳۰ او.وی.سبھرامنیم
کرناٹک سنگیت

رات
۹.۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۷ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸.۱۰ ستیہ دیو پنوار : وائلن
۱۱.۰۲ سوم تیواری : گائن
۱۱.۲۰ ستیہ دیو پنوار : وائلن

دوپہر
۱۲.۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی لوک گیت
۵.۴۰ سوم تیواری : گائن
۵.۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸.۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ اولوکن
۸-۲۳ سنگم سنگیت
۹-۰۰ ستیہ دیو پنوار : وائلن
۹-۳۰ سنکلپ ، ناٹک
تحریر وہدایت : ارل کمار چھیلیاں
۱۰-۳۰ اے الیس راگھون
کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
سوم تیواری : گائن
۷-۵۰ سنگم : تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-
سنگم سنگیت
۳-۳۰ آر راما چندرن : کرناٹک سنگیت

رات
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر

ہفتہ ۲۸ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ سرفراز حسین خاں : گائن
۱۱-۰۲ پرکاش این سکینہ : بانسری
۱۱-۳۰ سرفراز حسین خاں ، گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی گیت
۵-۴۰ سنیل کمار بوس : ٹھمری دادرا

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتنھی
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ سرفراز حسین خاں : گائن
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
سنیل کمار بوس ، ٹھمری دادرا
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی سنگیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-
سنگم سنگیت
۳-۳۰ پرکاش این سکینہ : بانسری

رات
۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۹ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ منور علی خاں : گائن
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
دیا شنکر اور ساتھی : شہنائی
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
سیتا سندر راجن : گائن

دوپہر
۱۲-۱۵ 'لوک جھونکے'
کوکا اشوک راج دوبے
۲-۳۰ 'اینٹی گونی'
سوفکلس کے یونانی ناٹک کا ریڈیو عکس
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ سیتا سندر راجن : کرناٹک گائن

رات
۸-۰۰ راسدر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ سدھ سنگیت
۹-۳۰ منور علی خاں : گائن
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
رویندر سنگھ : بانسری
۷-۵۰ سنگم : اڑیہ گیت
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-
سنگم سنگیت
۳-۳۰ سدھ سنگیت
۳-۴۵ ٹھمری

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پرسار گیت

۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۳۰ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ شرن رانی : سرود
۱۱-۰۲ شفیع احمد خاں : گائن
۱۱-۳۰ ہری سنگھ اور ساتھی : شہنائی

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تیلگو گیت
۱۲-۳۰ 'ابھیشاپ' ، ناٹک
تحریر : گوپی ناتھ ویاتھت
ہدایت : کمد ناگر
۵-۳۰ شرن رانی سرود

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ شرن رانی : سرود
۹-۰۰ ہری سنگھ اور ساتھی : شہنائی
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
'پرشنوں کے بیچ میں'
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
رسولن بائی : ٹھمری دادرا
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-
سنگم سنگیت
۳-۳۰ شفیع احمد خاں : گائن
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۳۱ مارچ

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ دیوبرت چوہدری : ستار
۱۱-۰۲ مشتاق حسین خاں : گائن
۱۱-۳۰ رشمی پریم : وچترا وینا
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
اڑیہ لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۴۰ دیوبرت چوہدری : ستار

رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ جب مل بیٹھے ہم
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ دیوبرت چوہدری : ستار
۹-۳۰ 'جیون کے دو روپ' ، ناٹک
تحریر : دیو راج دنیش
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
گوپی کا بنی لال : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
مشتاق حسین خاں : گائن
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-
سنگم سنگیت
۳-۳۰ کچلو بندھو : خیال ملتانی

رات
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
انگریزی تقریر

غزل

نجم امروہوی

سب اپنے تھے مگر اپنے نہیں تھے
ہری شاخیں تو تھیں پتے نہیں تھے
ہر اک پتھر براہِ راست آیا
کسی کھڑکی میں بھی شیشے نہیں تھے
وہی بیجا تصور تھا نظر کا
فلک پر چاند اور تارے نہیں تھے
سبھی کچھ تھا ہماری قسمت میں لیکن
نجومی کے لئے پیسے نہیں تھے
ہوئے بے سایہ جب ہم دوپہر میں
تو ہمسائے بھی ہمسائے نہیں تھے
بڑا ناداں تھا پتھر کا زمانہ
کھلونے بھی تو مٹی کے نہیں تھے

(آکاشوانی لکھنؤ سے)

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف ۹۰ر۱.۳۰۴ میٹر ۷۴۰ کلو ہرٹز (صبح ۵۵-۵ سے ۴۵-۷ تک اور شام ۱۵-۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب: ۶۰ر۴۹ میٹرز ۴۲۰۵ کلو ہرٹز لکھنؤ ب: ۴۸ر۴۱ میٹر (۷۲۰۰ کلو ہرٹز) صبح ۳۰-۷ تا ۲-۹

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ½ ۲-۶ انگریزی: صبح ½ ۲-۶ تا ۰۵-۶

ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸ بجے، دوپہر ۱۰-۱ اور ۱۰-۲، شام ۰۵-۶، شب ۴۵-۸ اور ۵-۱۱

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸ بجے دوپہر ۱۰-۱ اور ۰۰-۲، شب ۰۰-۹ اور ۰۰-۱۱ بجے

سنسکرت میں خبریں۔ صبح ۰۰-۷ بجے، شام ۱۰-۶ بجے

اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ بجے، شب ۱۵-۹ بجے

نیوز لیٹر: ہندی صبح ۰۰-۹ بجے

ضلعے کی چٹھی، صبح ۵-۹ بجے

اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۳۰-۲ بجے

پرادیشک سماچار شام ۲۰-۷ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم مارچ دیکھئے

پیر ۱۶ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ اور شب ۳۰-۸

آر پی سکسینہ: کلارینٹ

۴۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰-۱۲

سجن یادو: گیت اور بھجن

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: یہ بستیاں ہماریاں

قصبہ میں آپسی میل جول اور بھائی

چارے کی روایات پر

پرانے لوگوں سے کیے گئے انٹرویو

پر مبنی فیچر: ترتیب و پیش کش

شفاعت علی

۱۰ - ۹ اور شب ۳۰-۱۰

فیاض احمد اور نیاز احمد: خیال توڑی

شب

۱۵ - ۸ امر سنگھ اور پارٹی: شبد

۴۵ - ۹ رام دھروے: طبلہ

۳۰ - ۱۰ استاد فیاض خاں: گائن

منگل ۱۷ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ اور ۱۰-۹

سبھاش رائے: بانسری

۴۵ - ۷ اور شام ۴۵-۵، ۱۵-۸

افضل حسین خاں لطافی: گیت ٹھمری، غزلیں

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: میگزین پروگرام

نظم: عالمی تہذیب کے سنہرے

اوراق: یونانی تہذیب

تقریر: ڈاکٹر محمد ولی الحق انصاری

رنگ تغزل

شام

۳۰ - ۷ یووا وانی

۰۰ - ۸ وگیان چرچا

۰۰ - ۱۰ منگل شب کی محفل موسیقی

(دلی سے ریلے)

بدھ ۱۸ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ اور دوپہر ۱۰-۱

مکیش بہاری شرما: سرود

۴۵ - ۷ سازِ غزل: غزلوں کا خاص پروگرام

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: نظم، حالات حاضرہ

تبصرہ: جناب جمیل مہدی

رنگ تغزل

۱۰ - ۹ اور شب ۳۰-۸

افضل حسین خاں نگینہ: ٹھمری اور دادرا

۲۰ - ۱ احمد جان تھرکوا: طبلہ

شام

۴۵ - ۵ اور ۱۵-۸

شوبھا دیکشت: گیت اور بھجن

۳۰ - ۹ پروینشنگ اینڈ گرومنگ

اسپورٹس ٹیلینٹ: انگریزی تقریر

۰۰ - ۱۰ مائی کی گندھ: ڈرامہ

مصنف: پریم سروپ سریواستو

۳۰ - ۱۰ مدھو دیو داس گپتا: سرود

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح

۴۵ - ۷ اور شب ۴۵-۵، ۱۵-۸

مکتا چٹرجی: گیت اور بھجن

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: بولتی تحریریں

مثنوی عالم خیال احمد علی شوق کی

مثنوی عالم خیال کے اقتباسات

پر مبنی فیچر: تحریر اور پیش کش

شفاعت علی

شام

۳۰ - ۷ یووا وانی

۳۰ - ۹ لوک بھاشا کوی گوشٹھی

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ اور ۱۰-۹ شب ۳۰-۱۰

اشوک گوسوامی: وائلن

طبلہ پر سنگت: تیج بہادر نگم

۳۰ - ۷ سردیلا: ہندی میں نظم خوانی

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: میگزین پروگرام

مشعل نور

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے

مختصر بات چیت: انیس احمد صدیقی

نعت، افسانہ: سید مسیح الحسن رضوی

شام

۴۵ - ۵ اور ۱۵-۸

کملا سریواستو: گیت اور بھجن

۳۰ - ۸ بیگم اختر: ہوری اور دادرا

۳۰ - ۹ لوپ ہولی: ڈرامہ

مصنف: ونود رستوگی

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح

۱۵ - ۷ بسم اللہ خاں اور پارٹی: شہنائی

۴۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰-۱۲، شام ۴۵-۵

وتودچٹرجی: ہولی گیت اور غزل

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: خواتین کے لئے

پروگرام، نغمہ: ہولی کی تہذیبی اہمیت

تقریر: ڈاکٹر حضور فاطمہ

رنگین پرزہ: مزاحیہ: محترمہ فاطمہ حسن

دوپہر

۱۰ - ۱ راگ رنگ: حتیندر ابھشیکی: خیال

۳۰ - ۱ امیر حسین خاں اور التوت کار

پکھاوج اور طبلہ

شام

۳۰ - ۷ یووا وانی

۳۰ - ۹ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ مارچ

صبح

۴۵ - ۷ اور شام ۴۵-۵

شاہین سلطانہ: نعت گیت اور غزل

۳۰ - ۸ اردو پروگرام ادبی تراشے

رنگ تغزل

دوپہر

۱۰ - ۱ منشی اتواری لال: جھلکی

مصنف: نریش مترا

شام

۱۵ - ۱ پرادیشک سماچار: درشن

۵ - ۹ لیب سنگیت

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۴۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰-۱۲ شب ۱۵-۹

سنہر اشیل شرما: گیت اور بھجن

۳۰ - ۸ اردو پروگرام: شعری نشست

شرکا: بیکل اتساہی

ادیب منگلپوری، عرفان صدیقی

اور کرشن بہاری نور

شام

۴۵ - ۵ رویندر سنگیت

۰۰ - ۸ شہید بھگت سنگھ کے یوم وفات

پر خصوصی پروگرام

۴۵ - ۹ شاستریہ سنگیت

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۴۵ - ۷ منوہر سروپ: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
نظم: عالمی تہذیب کے سنہرے اوراق
روشن تہذیب: بات چیت
رنگ تغزل

شام

۵-۴۵ اور ۱۵-۸
ایرادتا: گیت اور بھجن
۹-۴۵ بھارت بھارتی
۱- منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷-۴۵ سازِ غزل: غزلوں کا خاص پروگرام
۸-۳۰ اردو پروگرام: تاریخ ادب سے
اردو ادب کی تاریخ سے انتخاب
پر مبنی فیچر تحریر سعادت علی صدیقی
پیش کش: کماری اما چکبست

دوپہر

۱-۱۰ اور شب ۳۰-۱۰
شاستریہ سنگیت
۹-۳۰ انگریزی تقریر
۱۰-۰۰ ایک مسیحا کی موت: ڈرامہ
مصنف: ادم تیواری اڈل

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷-۴۵ اور شام ۴۵-۵
رام شنکر دلویدی. گیت اور بھجن
۹-۳ اردو پروگرام
ریاست کے آدی واسی جکسا قبیلے کے
لوگوں سے کی گئی ملاقات پر مبنی فیچر
ترتیب و پیش کش: شفاعت علی

شام

۷-۳۰ یووا وانی
۸-۱۵ اندر سکسینہ: غزلیں
۱-۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح

۷-۳۰ سرو یلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام. حق اور فرض
مختصر بات چیت: حسن واصف عثمانی
کتابوں کی باتیں: اردو کتابوں پر
تبصرہ. پروفیسر نور الحسن ہاشمی

شام

۵-۴۵ اور ۱۵-۸
تُھادتا: گیت اور بھجن
۸-۰۰ دشورنگ پنچ دوس
۹-۳۰ یہودی کی لڑکی: ڈرامہ
مصنف: آغا حشر کشمیری
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۷-۴۵ اور دوپہر ۰۰-۱۲
مندراسین گپتا: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے لئے
لکھنؤ میوزیم میں چند گھنٹے: فیچر
ترتیب و پیش کش: کماری اما چکبست

دوپہر

۱۲-۳۰ من بھاون: آپ کی پسند کے
فرمائشی فلمی گانے

شام

۵-۴۵ سگم سنگیت
۸-۰ وکاس یاترا کاریہ کرم
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۹ مارچ

صبح

۷-۴۵ اور شام ۴۵-۵
پیارے میں: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: تمثیلی فیچر

۹-۱۵ بہتر کے لئے دھنیہ واد
سامعین کے خطوط کا جواب

دوپہر

۱۲-۰ بارہ دری
۱-۱۰ آج اتوار ہے: مانتم پرسی
جھلکی: مصنف
کمل کشور سکسینہ
۷-۳۰ یووا وانی
۱۰-۰۰ گوپال کرشن: وچتر وینا پر جوگ
۱۰-۳۰ پنڈت ڈی وی پلسکر: خیال

پیر ۳۰ مارچ

صبح

۷-۱۵ اور شب ۳۰-۹، ۳۰-۱۰
(بقیہ: ص ۴۶ پر)

۷، ۲۳۳ میٹر ۸۹۱ کلو ہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی: صبح ۰-۶ تا ۲-۶ انگریزی: صبح ۲-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸، دوپہر ۵-۱۱ اور ۱-۲، شام ۵-۶، رات ۴۵-۸
ہندی میں سماچار پتر: صبح ۰-۹ ضلع کی چٹھی: صبح ۵-۹ پرادیشک سماچار: شام ۲۰-۷
انگریزی میں خبریں: صبح ۱-۸، دوپہر ۰۰-۲، رات ۰۰-۹ اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ اور رات ۱۵-۹

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم: منگل دھونی
۶-۰۵ سوکسا لوا
۶-۱۵ وندنا
۶-۵۵ آج کا چنتن (جمعہ کے علاوہ روزانہ)
۷-۳۰ چتر پٹ سنگیت (صرف اتوار کو)
۷-۴۵ سگم سنگیت (جمعہ اور اتوار کے علاوہ روزانہ)
۸-۲۰ لوک گیت
۹-۳۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲-۳۰ چتر پٹ سنگیت
(جمعہ اتوار کے علاوہ روزانہ)

۱۲-۴۵ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)
۱-۵۰ وگیان اور کسان
۲-۲۰ چتر پٹ سنگیت

شام

۶-۱ استھانیہ سوچنائیں اور
پروگرام وورن
۶-۲۰ یووا وانی (بدھ اور جمعرات کے علاوہ
روزانہ)
۶-۵۰ کرشی جگت
۷-۴۵ گرامین جگت
۸-۱۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ چہار بیت (صرف اتوار کو)
۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۱۶ مارچ

صبح

۷-۱۵ کیسر بائی کیرکر: گائن
۷-۴۵ راحن بوہرا: گیت، بھجن
۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہیلا جگت: ناٹیکا چیر کنواری
سبھا (الٰہ آباد سے ریلے)
مصنف: ونود تیاگی
ڈاکٹر بہن سے بھینٹ کرم میں وارتا
قوالی
۱-۴۰ ادشا ٹنڈن: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یووا وانی: کوتیا پاٹھ
راج کمار پانڈے
سرگم: سنگیتا سکسینہ
خطوں کے جواب
لطافت حسین خاں
۶-۵۰ کرشی جگت: جیویکا کھادیں اور
ان میں موجود تتوں کا مہتو
۷-۴۵ گرامین جگت: ادھیوگک کرانتی
۸-۰۰ اردو پروگرام
ہندی ادب کی اردو کو دین
تقریر۔ ڈاکٹر حسن نظامی
غزل خوانی: پروفیسر آفتاب شمسی
امیر الرحمٰن خاں سے ملاقات

منگل ۱۷ مارچ

صبح ۱۵-۷ اور دوپہر ۱۰-۱ پر

ولایت خاں، بسم اللہ خاں
ستار اور شہنائی پر یگل بندی
۷-۴۵ مکیش: غزلیں
۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر
۱-۴۰ جگموہن: گیت

شام
۶-۲۰ یووا وانی: میری پسند
روزگار سماچار
رام کمار سکسینہ
۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: چرتروان بچے
اور شکشکوں کی بھومیکا
۸-۰۰ سواستھ سندیش (صرف منگل کو)

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۱۵ کرشن راؤ شنکر پنڈت: گائن
۷-۴۵ اور دوپہر ۱-۴۰ پر
مجدود نیازی: غزلیں
۸-۲۰ روبی رستوگی اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت
بہنوں کے انوبھووں کا پروگرام
"وہ خوب رہی وہ بھی ہوئی"
گیت
۶-۵۰ کرشی جگت: بسنت کالین گنے
کی سنستوت اور کھیتی
۷-۴۵ گرامین جگت: گرامین روزگار یوجنا
۸-۰۰ فرسٹریشن اینڈ ہیومین پرسنلٹی
انگریزی تقریر
ڈاکٹر بی۔ کے کنسل

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۷-۱۵ سنسکرت پروگرام
۷-۴۵ جگدیش سنگھ ٹھاکر
سگم سنگیت
۸-۲۰ مردولا سکسینہ، سروج شریواستو
اوشا اگروال، لوک گیت
۱-۱۰ اور شام ۶-۲۰ پر
محفوظ علی خاں: طبلہ

شام
۶-۵۰ کرشی جگت: کرشی گوشٹھی

۷-۴۵ گرامین جگت
گوبر گیس سنٹر
۸-۰۰ ہولی کے موقع پر خصوصی اردو
پروگرام: بزم طنز و مزاح
شرکت کرنے والے شعراء
ہلال رام پوری، ہلال سیوہاروی
شہباز امروہوی، مونس بریلوی
پیشکش: شرافت یار خاں

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۷-۱۵ شاستریہ سنگیت
۷-۳۰ کاویہ سودھا
راج دیو رائے پریہ درشی
۷-۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ کو)
۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ سدھ سوامی کورکر: گائن
۱-۴۰ اقبال احمد صدیقی: گیت، غزل

شام
۶-۲۰ یووا وانی: کہانی
سرگم: سگم سنگیت
۶-۵۰ کرشی جگت
خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: پشو پالکوں کو
پشو پالن وبھاگ کی سویدھائیں
۸-۰۰ وارتائیں

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۷-۱۵ استاد مشتاق حسین خاں: گائن
۷-۴۵ رونا لیلیٰ: سگم سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر
۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ کو)
۱-۱۰ جوانوں کیلئے (صرف ہفتہ کو)

شام
۶-۲۰ یووا وانی
۶-۵۰ کرشی جگت
کرشک پرشکشن کا مہتو
۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان
۸-۰۰ اتراکھنڈ کے درشنیہ استھل
وارتا: جی۔ آر۔ شاہ

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۷-۱۵ جیا بوس، ہیمانشو وشواس
ستار، بانسری (یگل بندی)
۸-۲۰ لوک گیت
۹-۱۰ بال جگت: اندرا مانٹیسری اسکول
کے بچوں کے ذریعہ پروگرام
بال ساہتیہ کار کلیان کمار ششی
جین سے بھینٹ وارتا
خطوں کے جواب
مینو دیدی اور چیکو بھیا
آؤ مل کر گائیں
۱۲-۳۰ آپ کیلئے (صرف اتوار کو)
۱-۱۰ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)
۲-۳۵ گرامین مہیلاؤں کے لیے
مہیلا کرشک چرچا
منڈل کی یوگیتائیں
بچت کیسے کریں؟
بکری پالن لابھ کر دھندا

شام
۶-۲۰ یووا وانی: وارتا۔ سمسیا
کماری رینو اگروال
پری چرچا: جیون ساتھی کا چناؤ
مردوں کا نظریہ
شرکاء، شاکر حسین خاں
ستیہ پرکاش اروڑا، اور
رفیع اشرف خاں
۶-۵۰ کرشی جگت: تمباکو کی کھیتی
۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب
۸-۰۰ پریوار کلیان پرشن وتری
(صرف اتوار کو)
۹-۳۰ منجو خاں اور ساتھی
چہار بیت

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۷-۱۵ مالویکا کانن: خیال
۷-۴۵ اور دوپہر ۱-۴۰ پر
لکشمی بائی راٹھور: سگم سنگیت
۸-۲۰ سروج جین اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت: پری چرچا
مہیلاؤں کے سمکش سرکشا کا
سوال، چھیتر سنکلت بھینٹ
وارتا: نسبندی: قوالی

شام
۶-۲۰ یووا وانی: کلام
سرگم (لوک گیت)
سندھیا کل شریشٹھ اور پارٹی
ڈھولک پرسنگت: رنجنا شرما
خطوں کے جواب
۶-۵۰ کرشی جگت
کرشی پتریکا پروگرام
۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان
۸-۰۰ اردو پروگرام
بزم طنز و مزاح
شرکاء: قیصر خاں استاد امیوی
شوق الشری اور
دلکش آفریدی

منگل ۲۴ مارچ

صبح
۷-۱۵ شوبھا ماتھر: سگم سنگیت
۸-۲۰ سُمن شریواستو: لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ ہری کرشن شاہ: ستار

شام
۶-۲۰ یووا وانی: میری پسند
رام اوتار کمد
کھیل سماچار
۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: پنچایت
ادھیوگ ہیتو سویدھائیں

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
۷-۱۵ ایم۔ آر۔ گوتم: گائن
۷-۴۵ ساوتری سکسینہ: سگم سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ خطوں کے جواب
ونود وارتا
مول بھاؤ کے چکر میں
فلمی گیت
۱-۴۰ رما سین: بھجن
۶-۲۰ یووا وانی

۶-۵۰ کرشی جگت
مینتھا کی کھیتی فائدہ مند
۷-۴۵ گرامین جگت
بے روزگاری کیسے روکیں؟

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
۷-۱۵ مہابھارت کے رچیتا ویدویاس
داتا
آشا اپریتی
۷-۴۵ طلعت محمود: غزلیں
۸-۲۰ لوک گیت
دوپہر
۱-۱ رسک لال اندھریا: گائن
۱-۴۰ روپالی مکھرجی، شجاعت حسین خاں
سگم سنگیت
شام
۶-۵۰ کرشی جگت
اناج کا وگیانک بھنڈارن
۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۷-۱۵ اور دوپہر ۱۰-۱ پر
شیام گوپی رائے چودھری
سروددادن
۷-۳۰ کاویہ سورکھ: اوما کانت مالویہ
اور رادھا رمن ترویدی 'رمن'
۸-۲۰ سرلا شرما اور سکھیاں: لوک گیت
دوپہر
۱-۴۰ انیما شریواستو: سگم سنگیت
شام
۶-۲۰ یووا وانی: کہانی
تکرار بڑھتی جائے۔ صلاح الدین
سرگم، سگم سنگیت، سندھیا آریہ
پریوار کلیان
۶-۵۰ کرشی جگت
۷-۴۵ گرامین جگت
۸-۰۰ جھلکی

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۷-۱۵ پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر: گائن
۷-۴۵ بیلا ساورے: سگم سنگیت

۸-۲۰ نرملا شریواستو: لوک گیت
شام
۶-۲۰ یووا وانی
۶-۵۰ کرشی جگت: دلوں کا سنرکشن
ضروری
۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان
۸-۰۰ سوالوں کے بیچ

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۷-۱۵ راجیندر پرسنا: بانسری وادن
۸-۲۰ لوک گیت
۹-۱۰ بال جگت: بال کلاکاروں کے
ذریعہ سنگیت گوشٹھی
دوپہر
۲-۳۵ گرامین مہیلاؤں کے لیے
بچوں کے وکاس میں ماتا پتا کی
دیکھ ریکھ
وٹامین کے گن اور سروت
۶-۲۰ یووا وانی
۶-۵۰ کرشی جگت
آکاشوانی گاؤں میں
۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب
۹-۳۰ صغیر خاں: چہار بیت

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷-۱۵ پروین سلطانہ: خیال
۷-۴۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شیام موہن: سگم سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت
دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت۔ کہانی
ڈاکٹر شانتی سیٹھ
پری چرچہ۔ شادی بادھک یا
سہایک: قوالی
شام
۶-۲۰ یووا وانی: کویتا پاٹھ، ہندی
راجیو کار گیتا پربھاکر، سرگم
خطوں کے جواب
۶-۵۰ کرشی جگت
۷-۴۵ گرامین جگت: پریوار کلیان
۸-۰۰ اردو پروگرام: محفل نعت
اعجاز احمد خاں، جذبی برلوی
خیال رامپوری، سلمان صہبا
بدایونی، گیندن لال بینوا اور
گوہر عثمانی

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷-۱۵ متے خاں: طبلہ وادن
۷-۴۵ چندر شیکھر چکرورتی: سگم سنگیت
۸-۲۰ امبیشوری دیوی اور سکھیاں
لوک گیت
دوپہر
۱-۱۰ بیگم اختر: گائن
۱-۴۰ منوہر سوروپ: سگم سنگیت
شام
۶-۲۰ یووا وانی: میری پسند
فرید نعمانی، کھیل سماچار
۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: ہتھ کرگھا ادیوگ
اور وپرن ویوستھا

الٰہ آباد

میڈیم ویو
۲۹۲/۴ میٹرز — ۱۰۲۶ کلوہرٹز

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، ۹-۱۰، ۹-۴۵
سشیم کمار ملک۔ سرود
۸-۳۰ اردو پروگرام (روزانہ)
۱۲-۳۰ گرہیہ لکشمی: خواتین کیلئے
(پیر جمعہ)
۱-۲۰ راج بھان سنگھ۔ ستار
رات
۹-۵۰ پریوار کلیان پرشنوتری
پیشکش: ڈاکٹر گوری گنگولی
۱۰- 'ماٹی کی گندھ' ناٹک
تحریر: پریم سروپ سریواستو
۱-۳۰ انورودھ راگ سنگیت

منگل ۱۷ مارچ

صبح ۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی

۲۰۲/۲۰ میٹرز — ۱۴۸۵ کلوہرٹز
۸-۳۰ اردو پروگرام
دوپہر
۱۲-۳۰ پنگھٹ: دیہی خواتین کیلئے/جمعرات
رات
۸-۰۰ آیکاسواستھ
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی
دوپہر
۱۲-۳۰ گرہیہ لکشمی
رات
۹-۵۰ پریوار کلیان پرشنوتری
۱۰-۰۰ ناٹک

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، ۹-۱۰، ۱۰-۳۰
شانتی جین۔ ٹھمری، دادرا
دوپہر
۱۲-۳۰ پنگھٹ: دیہی خواتین کیلئے
۱-۲۰ سمن لانڈیکر: خیال
رات
۸-۰۰ کاویہ پاٹھ
روپ نرائن ترپاٹھی، شیخ زین العابدین
۱۰-۴۵ شیو کمار شرما۔ سنتور

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۷-۱۵، ۱۰-۳۰
پورنیما چودھری: ٹھمری ہوری، دادرا
۹-۱۰ نکھل بنرجی: ستار
رات
۸-۰۰ آپ اور قانون: ضمانت دار کی قانونی
ذمہ داری' ایک ایڈوکیٹ سے گفتگو
۹-۳۰ 'لوپ ہول' ناٹک

تحریر: ونود رستوگی

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، دوپہر ۱۲-۴۵
ہولی ٹھمری

۷-۴۵ ، ۱۰-۱
ہولی گیت

دوپہر
۱-۲۰ 'رنگ بوچھار' میوزیکل فیچر

رات
۸-۰۰ 'ہولی آنسو' ایک خصوصی پروگرام
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ مارچ

صبح

۹-۱۵ پتر کیلئے دھنیہ واد
۹-۳۰ بال سنگھ : بچوں کا پروگرام
۱۰-۱۵ 'ترنگ'
پیشکش ، وپن شرما
۱۰-۴۵ نالنی راجورکر : خیال
ڈی آر پروتیکر : وینا
مانک ورما : خیال اور ٹھمری

دوپہر
۱۲-۳۰ 'گھر پریوار'
'جہاں ہم اپنے سماج سے جڑتے ہیں'
بات چیت : سدھا ہوگنا اور
امیش نارائن شرما
خاکہ از تحسین اسد شاہ
آپکا خط
۱-۱۰ آج اتوار ہے
'منشی اتواری لال' سلسلہ وار ناٹک
تحریر : نرتیش مشرا
۱-۲۵ لتا منگیشکر : سگم سنگیت

رات
۸-۰۰ آئیے کچھ بات کریں
۸-۱۵ پیرادلنگ سماچار درشن
۹-۴۵ 'اپہار' مزاحیہ خاکہ

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۸-۲۰ ، ۹-۱۰ ، ۹-۴۵
سروج نرائین : ستار

دوپہر
۱۲-۳۰ گریہہ لکشمی

رات

۸-۰۰ بھارتیہ سنسکرتی ، سامانویہ کی پرتیک
'سنگیت کی سادھنا میں'
تقریر از ٹھاکر جے دیو سنگھ
۱۰-۰۰ ساہتیکی ، ریڈیو پترکا
۱۰-۳۰ گنگو بائی ہنگل : خیال

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۸-۲۰ ، ۹-۱۰
روبن بھٹاچارجی : خیال

۷-۴۵ ، دوپہر ۱-۱۰
سپن پال ، سگم سنگیت
۱۲-۳۰ پنگھٹ

رات
۸-۰۰ آپکا سواستھ
'دانتوں کی بیماریاں'
ڈاکٹر آر جی مہروترہ سے انٹرویو
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۱۰-۱ ، ۹ ، دوپہر ۱-۲۰
کرشن کمار شرما : وائلن

دوپہر
۱۲-۳۰ گریہہ لکشمی

رات
۹-۵۰ پریوار کلیان پر شنو تری

پیشکش : ڈاکٹر کرشن مکرجی
۱۰-۰۰ 'ایک مسیحا کی موت' ، ناٹک
تحریر : اوم تیواری ارن

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۸-۲۰ ، ۹-۱۰ ، رات ۱۰-۳۰
مہادیو پرساد مشرا : ٹھمری ، دادرا
برج ناتھ مشرا : سارنگی پر سنگت

رات
۸-۰۰ سانسکرتک سمیکشا
ہنومان پرساد شرما

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۱۰-۱ ، ۹ ، رات ۱۰-۳۰
کرشنا چکرورتی : ستار
کشن مہاراج : طبلہ پر سنگت

دوپہر
۱۲-۳۰ گریہہ لکشمی

رات
۸-۰۰ وشونگ پنچ دوس
'آپکا ہندی رنگ منچ' ، مذاکرہ
۹-۳۰ 'یہودی کی لڑکی' ، ناٹک
تحریر : آغا حشر کاشمیری

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۷-۱۵ ، ۸-۲۰ ، دوپہر ۱۲-۴۵ ، رات ۸-۱۵
لیلا کاروال : ٹھمری ، دادرا
رادھے شیام بھٹ : طبلہ پر سنگت

۷-۴۵ ، دوپہر ۱-۱۰
اشوک کمار کوشل ، سگم سنگیت

رات
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۱۰-۱۵ ترنگ
پیشکش ، وپن شرما
۱۰-۴۵ کلاسیکی موسیقی
پنڈت جسراج : خیال
نرملا دیوی اور لکشمی شنکر ، ٹھمری

دوپہر
۱۲-۳۰ گھر پریوار
مباحثہ ،
شرکا : شری جونیتور ، شوشیلا مشرا
ڈاکٹر بھارتی راج ، آلوک مشرا
سنگیت —
۱-۱۰ آج اتوار ہے
'ماتم پرسی' ، جھلکی
تحریر : کمل کشور سکسینہ
۱-۲۵ امیر خاں کی رچنائیں ، گائن

رات
۸-۰۰ 'وکلانگ بچے — ہماری ذمہ داری'
مباحثہ ، شرکا :
ڈاکٹر وی کے اگروال ، اے ڈی ایم
اور شریمتی شکیلہ خاں
۹-۴۵ 'اپہار'
جگجیت سنگھ ، چترا سنگھ
گائن

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷-۱۵ ، ۸-۲۰ ، ۱۰-۱ ، ۹ ، اور رات ۹-۳۰
بھولا ناتھ : بانسری وادن
۱-۲۰ اوما دے : خیال
۸-۰۰ 'وکلانگ کے پرتی سماج کی ذمہ داری'
مباحثہ - شرکا
ڈاکٹر مکند دیو شرما ، ڈاکٹر جے بی بنرجی
اور راجن نہرو
۱۰-۰۰ کوی گوشٹھی

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷-۱۵ ، ۸-۲۰
سنت لال بھٹ : ٹھمری دادرا
۷-۴۵ ، رات ۹-۴۵
چندر بالا راول : سگم سنگیت
۱۲-۳۰ پنگھٹ

رات
۸-۰۰ پنچ رنگ
'شاعر کا نغمہ' آغا حشر کاشمیری
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بقیہ: اردو سروس

۶-۳۰ سہر صبا : لچھمن داس سدھو
بشیر بدر اور بیدم شاہ وارثی
کا کلام : ششی لتا ورک
ساحر ، شہریار پرواز اور بریم
وار برٹنی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : ایس - این گلاٹی
وائلن پر سندھی بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
ہیرا بائی بروڈکر : خیال للت
۷-۰۰ بھکتی گیت
۳۰-۲ یکرنگ

رات
۸-۴۵ تقریر : نئی دنیا نئے مسائل
زندگی ماضی کی تلاش
از ڈاکٹر شمیم حنفی
۹-۰۰ حسن غزل : ششی لتا ورک
مجاز اور مخدوم کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : ہیرا بائی بروڈکر
خیال پوریا : ایس - این گلاٹی
وائلن

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر الف ۴۲۷٫۳ میٹر - ۷۰۲ کلوہرٹز   جالندھر ب [illegible] میٹر - [illegible] کلوہرٹز

چنڈی گڑھ ۲۹۱٫۲ میٹر - ۱۰۳۲ کلوہرٹز   (شام ۶-۱ سے ۶-۴۴ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح — جالندھر الف

۶-۳ وندے ماترم منگل دھونی
۶-۳۵ آرادھنا، بھگتی سنگیت
۷-۵ موسم اور کھیتی باڑی پروگرام
۷-۱ پریچے: پروگراموں کی تفصیل
۷-۱۵ آسا دی وار (اتوار)
۸-۴ آپ کے اُتر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی رائے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور جمعہ)
ترانے (جمعرات) تہاڈی چِٹھی ہی (جمعہ)
۹-۱۵ بال جگت، بچوں کے لئے پروگرام (اتوار)
۹-۴۵ جان پہچان، بھرت وار کھیتی سمندھی پروگرام
۹-۳ اختتام (اتوار کے علاوہ)
۱-۱۵ آپ کی فرمائش (اتوار)
۱۱-۱۵ اختتام (صرف اتوار)

دوپہر

۱۲-۲ ناری سنسار (اتوار اور جمعرات)
۱۲-۲۵ میوں جا رہے (پیر اور منگل)
۱-۵ فوجی بھائیوں کے لئے
۲- موسم اور راست کھیتی
۲-۳ لوک گیت (چیدہ چیدہ سنگار)
۲-۴۵ دھیمی گتی سے ہندی میں سماچار بلیٹن

شام

۵-۵ بال واڑی (دیہاتی بچوں کیلئے پروگرام) پھلواڑی (بدھ) باقی دنوں میں پنجابی گیت
۵-۳ گورباني وچار (ہفتہ وار پروگرام)
۶- مقامی اعلانات اور پروگراموں کی تفصیل
۶-۱ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶-۲ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶-۳ دیہاتی پروگرام
۹-۲۵ تبصرہ (اردو)

جالندھر ب

شام

۶ یووادانی، لوگوں کیلئے پروگرام
۷- دیس پنجاب: پنجابی رنگا رنگ پروگرام
۸- اختتام

پیر ۱۶ مارچ

صبح

۷-۳۰ پریم ناتھ چھبر ستار پر راگ بھیرو
۸-۲۰ ششی بخشی: بھجن
۸-۵۰ جگجیت سنگھ زیروی لوک گیت
۹-۱۵ گوردیپ سنگھ ساجن: گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند: (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۲-۳۰ گیت (ہندی)
۲-۲ غزلیں

شام

۷-۴۰ گوردیپ سنگھ ساجن: گیت
۷-۵۰ ششی بخشی: غزلیں
۸-۰۰ ہندی میں الودت پنجابی ساہتیہ ہندی میں تقریر از۔ ڈاکٹر سیوا سنگھ
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ پنجابی گیت
۱۰-۱۵ لوک گیت: جگجیت سنگھ زیروی
۱۰-۳۰ او۔پی۔کپور ٹھمری اور دادرا

منگل ۱۷ مارچ

صبح

۷-۳۰ منور علی خاں: خیال گجری توڑی اور سندھی بھیروی
۸-۲۰ کلدیپ سنگھ پردیسی لوک گیت
۸-۵۰ ودیا ساگر رامپال: بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ ودیا ساگر رامپال: غزلیں

شام

۲-۲۰ لوک گیت: گوردیو سنگھ بالوٹ
۷-۴۰ ودیا ساگر رامپال: گیت
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کویتا پاٹھ: کملیش بھارتی
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ وگیان جگت سائنس میگزین پروگرام

بدھ ۱۸ مارچ

صبح

۷-۳۰ موہن لال کنور بانسری پر اہیر بھیرو
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۵۰ ملکھی رام: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ گرجا دیوی، ٹھمری ہوری اور چیتی
۱۲-۱۵ بھائی دویندر سنگھ: شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑا بڑا
۷-۵۰ بھائی دویندر سنگھ: شبد
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ موہن لال کنور بانسری پر راگ بہاگ

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح

۷-۳۰ باقر حسین: خیال رام کلی
۸-۲۰ لوک گیت: پریتی بالا
۸-۵۰ گیت: چندر کانتا
۹-۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی کافی

دوپہر

۱۲-۰۰ کافیاں
۱۲-۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی نعتیں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سربنس سنگھ رنگیلا اور ساتھی
۷-۳۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی غزلیں
۸-۰۰ سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ کھیلوں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ باقر حسین: خیال چندر کونس

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح

۷-۳۰ برہم سروپ سنگھ: وچتر وینا پر راگ بلاس خانی توڑی
۸-۲۰ ہولی کے گیت
۸-۵۰ پورن شاہکوٹی: صوفیانہ کلام

دوپہر

۱۲-۰۰ الکا دیوا اور لچھمن داس سندھو ٹھمری ہولی
۱۲-۳۰ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی: شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت: پرتھی پال سنگھ پال
۷-۴۰ کھنے مہاراج: طبلہ پر جھپ تال اور تین تال
۸-۰۰ جاتی پاتی پوچھے نہیں کوئے ہندی میں تقریر از۔ ڈاکٹر پریم ساگر شاستری
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ پورن شاہکوٹی: لوک گیت
۱۰-۳۰ برہم سروپ سنگھ وچتر وینا پر راگ جے جے ونتی

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح

۷-۳۰ روی شنکر: ستار پر راگ الہیہ بلاول، اہیر للت، نٹ بھیروں اور بھٹیار
۸-۲۰ ہولی کے گیت
۸-۵۰ راجندر سنگھ باوا: غزلیں
۹-۱۵ پنجابی گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ روی شنکر: ستار پر راگ پٹ دیپ
۱۲-۱۵ بھائی امریک سنگھ راگی اور ساتھی: شبد
۱۲-۳۰ لوک گیتوں کا رنگا رنگ پروگرام لوک رنگ
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ کرتار سنگھ جانی ڈھاڈی اور ساتھی: لوک گیت
۷-۴۰ راجندر سنگھ باوا: غزلیں
۷-۵۰ گیت
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ مارچ

صبح

۷-۳۰ این۔ راجم: وائلن پر راگ دیسی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰۰ این۔ راجم: وائلن پر راگ نیلامبری
۱۲-۱۵ کسم بڑودکر: گیت اور غزل
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سردیو سنگھ خوشدل: لوک گیت
۷-۴۰ گھنشیام داس: گیت
۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ این۔ راجم: وائلن پر راگ راجیشوری کا نہڑہ

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۷-۳۰ شری لوکالیکر: خیال دیسی طبلہ پر سنگت ونود شرما
۸-۲۰ بلدیو راج: بھجن
۸-۵۰ گورچرن سنگھ گوہلواڑ ڈھاڈی اور ساتھی: واراں
۹-۱۵ جھلکی: طنز و مزاح کا پروگرام

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند: سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت
۱۲-۳۰ گیت اور غزل رام کرشن چند لشری
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۳۰ بلدیو راج: گیت
۷-۵۰ رام کرشن چند لشری: گیت
۸-۰۰ ہندی میں تقریر
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ سریندر سنگھ سمن: لوک گیت
۱۰-۳۰ شری لوکالیکر: خیال مارو بہاگ طبلہ پر سنگت: ونود شرما

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۷-۳۰ اجیت سنگھ پتل خیال کومل رشبھ آساوری
۸-۲۰ رنجیت کور: لوک گیت
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

شام

۵-۱۵ بھجن پوری ملک پوری لوک گیت
۷-۴۰ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۲۰ پنجابی میں کویتا پاٹھ
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ملاقات

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷-۳۰ بلدیو کرشن شرما ستار پر راگ توڑی
۸-۲۰ رام داس: بھجن
۸-۵۰ رشن رنگیلا اور ساتھی لوک گیت
۹-۱۵ بھائی امریک سنگھ امر اور ساتھی شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ روشن آرا بیگم: خیال
۱۲-۱۵ پشپا ہنس: گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑھا چلا
۷-۵۰ بھائی امریک سنگھ امر اور ساتھی
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ بلدیو کرشن شرما
۱۰-۴۵ روشن آرا بیگم: خیال ہنس دھونی

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷-۳۰ سنگیت پریچے
۷-۵۰ ونائک راؤ پٹوردھن خیال دیو گندھار
۸-۲۰ جاگیر سنگھ طالب: لوک گیت
۸-۵۰ غزلیں
۹-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی: کافی

دوپہر

۱۲-۰۰ شوبھا گورٹو: ٹھمری اور دادرا
۱۲-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی: نعتیں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ پیارا سنگھ پنچھی: لوک گیت
۷-۴۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ محمد شریف قوال اور ساتھی غزلیں
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ فیچروں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ ملک ارجن منصور خیال کونسی کا نہڑہ

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح

۷-۳۰ سوہن سنگھ: خیال للت
۸-۲۰ روی کانت: بھجن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام پورن چند وڈالی اور ساتھی
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر

۱۲-۰۰ رگھوناتھ سیٹھ بانسری پر کلاوتی اور ہیمنت
۱۲-۳۰ گیت اور غزل: شانتا سکسینہ
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت زیلا رام اور ساتھی
۷-۴۰ ہری پرشاد چورسیا: بانسری پر مشر کھاج اور مشر پیلو
۸-۰۰ ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت: شوکت علی ماتوئی
۱۰-۳۰ سوہن سنگھ: خیال درباری

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۷-۳۰ ہمانشو بسواس اور دلال رائے بانسری اور جلترنگ راگ بھوپال توڑی
۸-۲۰ لوک ناتھ ساہو: بھجن
۸-۵۰ پشپا رانی اور پرکاش سدھو پنجابی گیت
۹-۱۵ چانن سنگھ مجبور: شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ استاد بڑے غلام علی خاں: ٹھمری
۱۲-۱۵ غزلیں: سری رام
۱۲-۴۵ گیت: پشپا رانی اور پرکاش سدھو
۲-۲۰ غزلیں

۵-۱۵ لوک گیت : رجنی دیوی
۷-۴۰ لوک ناتھ ساہو : بھجن
۸-۰۰ آلوچک دیاں نظراں وچہ
پنجابی تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۷-۳۰ رتناکر ویاس : سرود پر نٹ بھیرو
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت : پرکاش کور
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر
۱۲-۰۰ وی، جی، جوگ
وائلن پر راگ ہنڈول بہار
۱۲-۱۵ پنجابی گیت
۲-۲۰ غزلیں
۵-۱۵ لوک گیت : گوردیپ سنگھ
۷-۴۰ گیت : پرکاش کور
۷-۴۵ جاگرت : پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار فیچر پروگرام
۸-۰۰ ٹیل آف ٹیرز : انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد
۱۰-۳۰ رتناکر ویاس
سرود پر راگ چندر نندن

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷-۳۰ اوم پرکاش، کلارنٹ پر اہیر بھیرو
۸-۲۰ سرجندر کور کوہلی : شبد
۸-۵۰ لوک گیت
۸-۵۰ ہرنیک سنگھ رانا : لوک گیت
۹-۱۵ بھیم سین : بھجن

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند : (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲-۳۰ گیت (ہندی) انیتا تلواڑ
پروتم مکرجی، سجاتا چکرورتی اور کورس
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۴۰ بھیم سین : غزلیں
۷-۵۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ ہندی میں پستک سمیکشا
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ ہنس راج اور ساتھی : بھیٹیاں
۱۰-۳۰ اوم پرکاش : کلارنٹ پر راجیشوری

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷-۳۰ موسلی قاسمی : خیال توڑی اور ترانہ
۸-۲۰ درشن سنگھ : لوک گیت
۸-۵۰ منموہن کور سندھو : شبد
۹-۱۵ سرپندر کوہلی : گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ کرشن لال پریم اور ساتھی
لوک گیت
۷-۴۰ منموہن کور سندھو : شبد
۷-۵۰ سرپندر کوہلی : گیت
۸-۰۰ کویتا پاٹھ : راکیش پریم
۸-۱۰ غزلیں
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ پرابلم آف ہاؤسنگ
انگریزی میں تقریر

غزل

واجد قریشی

وہ آر پار مناظر کہاں سے لاتا میں
مہیب گبرہ افق پہ تھا، کیا دکھاتا میں

وہ بوند بوند ٹپکتا رہا لہو بن کر
صد لئے درد تھا آخر کہاں چھپاتا میں

پلٹ پلٹ گیا آ آ کے تیغ رستے سے
وہ تیغ تیز پہ آتا تو آزماتا میں

بدل ہی جاتا اگر وہ ہوا کے رخ کی طرح
ہجوم گرد کی صورت گلے لگاتا میں

رس رہے تھے مگر زخم خشک ہونٹوں سے
بہت قریب نہ آتا تو بھول جاتا میں

تیرا قدم ہی تیرا فیصلہ رہا ورنہ!
ادھورا خواب کہاں اور کسے دکھاتا میں

(اردو سروس سے نشر)

روہتک

میڈیم ویو ۲۲۶۴ میٹر ۱۱۴۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۶-۲۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۱۵-۹ تک) دوسری مجلس ۱۲-۳۰ سے ۳-۱۰ تک
تیسری مجلس ۵-۳۰ سے ۱۰-۳ تک (ہفتہ اتوار ۱۱-۰۰ بجے تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ وندنا
۶-۵۵ کھیتی کی باتیں
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۵۰ ارچنا (بھگتی سنگیت)
۸-۴۰ سب رس

دوپہر
۱-۱۰ آپ کی فرمائش
(اتوار کے علاوہ)
۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)
۲-۲۰ لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ پرادیشک سنگیت
(بدھ کے علاوہ)
۶-۳۰ گرامین سنسار (دیہاتی پروگرام)
۷-۳۰ اطلاعات
۷-۴۵ سنگیت سریتا
۹-۱۵ ایک فلم سے
(جمعرات کو آپ کا خط ملا)

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
شانا سکسینہ . سگم سنگیت
۷-۲۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کلاسیکی موسیقی
استاد امیر خاں : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سروپ لال سانگی اور ومل ارچنا شرما : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
رفتار زمانہ 'چھوٹا خاندان، خوشحال خاندان'
۶-۱۰ اترپردیش کے لوک گیت
۸-۰۰ 'مسرت کی جستجو'، انگریزی تقریر
۹-۱۵ ایک فلم سے

منگل ۱۷ مارچ

صبح ۷-۱۰، شام ۷-۴۵
رمیش چندر بروت ، سگم سنگیت
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ایم آر گوتم : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پالے رام دہیا اور شیلا وسکھیاں : لوک سنگیت
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ گجراتی گیت
۶-۳۰ دیہی پروگرام
'روزمرہ کے کاموں میں دیہی خواتین کا رول'
۸-۰۰ کاویہ دھارا : پنجابی کلام
۹-۱۵ ایک فلم سے 'سہاگ'
۹-۳۰ 'قومی تعمیر میں نوجوانوں کا رول'
انگریزی مباحثہ

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵

مدحیات اور بھنوا : قوالیاں

۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ کلاسیکی موسیقی

مہیش باجپائی : گائن

۸-۲۰، ۲-۲۰ امید سنگھ اور

اجیت سنگھ گیلوٹ : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پنکتی

۱-۰ کترنیں

شام

۵-۲۰ یووا سنسار

'تیج تہواروں پر فضول خرچی'

۶-۱۰ ننھے منے

۶-۲۰ گرامین سنسار

'ٹریکٹر کی دیکھ بھال'

۸-۰۰ ڈاکٹر کی رائے میں 'مینٹس'

۹-۱۵ ایک فلم سے 'دور کی آواز'

۱۰-۰۰ مہیش باجپائی : گائن

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

ہرکرشن سنگھ : سنگم سنگیت

۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ درشن چلکارا و سکھیاں

اور ہزاری لال : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ایک رنگ

۱-۰۰ وندگان

شام

۵-۳۰ سرگم

۶-۱۰ پنجابی گیت

۶-۲۰ گرامین سنسار

ہمارے راجیہ 'مدھیہ پردیش'

۸-۰۰ گھر آنگن

۹-۱۵ آپکا خط ملا

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح

۷-۱۰ ہولی گیت

۷-۲۵ فریدآباد ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰

دیال سنگھ رانا : بانسری وادن

۸-۲۰ شیام لال سانگی : لوک سنگیت

۸-۳۰ انقلابی تحریک اور گاندھی جی

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۲-۲۰ شیام لال سانگی اور

بنواری لال و ساتھی : لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ پریم چند اور عوامی تحریک

۶-۱۰ برج کے لوک گیت

۷-۴۵ لتا منگیشکر : بھجن

۸-۰۰ کھیل کے میدان سے

۹-۱۵ ایک فلم سے 'مدر انڈیا'

۹-۳۰ تیسرے پہر کی دھوپ

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

کرشنا کلے : غزلیں اور بھجن

۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ نرملا دیوی : ٹھمری

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ تیج رام اور

جیا لال سانگی : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر سنیے

۱-۳۰ اساتذہ کیلئے

شام

۵-۳۰ یووا سنسار 'ہمارا گاؤں'

۶-۲۰ گرامین سنسار

آکاشوانی گاؤں میں

۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۲۰ شاردا : گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'کشش'

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

ترن کمار : سنگم سنگیت

۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ مالتی راجورکر : گائن

۸-۲۰ بال کنج

بچوں کیلئے منعقد مشاعرے کے اقتباسات

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت

میلہ پہلا پیار

کام کی باتیں

۲-۲۰ رتن کمار، منشی رام : لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

'شہید بھگت سنگھ' فیچر

۶-۱۰ ہماچلی گیت

۶-۳۰ آپکی پسند

۸-۰۰ آج اتوار ہے

۸-۳۰ رادھا سلوچنہ : گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'چہرے پہ چہرہ'

۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

پریتی چاولہ : غزلیں اور شبد

۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰

پی ایل گوتم : گائن

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۰۰ وندگان

شام

۵-۲۰ یووا سنسار

۶-۱۰ مارواڑی گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

نئی کھیتی باڑی اور چھوٹا پریوار

۸-۰۰ 'برسر روزگار خواتین کے مسائل'

انگریزی تقریر : ونیتا چوپڑہ

۹-۱۵ ایک فلم سے 'قانون اور مجرم'

۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

موہن چندر پانڈے : سنگم سنگیت

۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ ریتا گنگولی : ٹھمری، دادرا

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ اومادت اور

حکم چند راٹھی و ساتھی : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب

۱-۰۰ وندگان

۵-۳۰ یووا سنسار

میری پسند کے گیت

۶-۱۰ پنجابی گیت

۶-۳۰ پنگھٹ : دیہی خواتین کیلئے پروگرام

۸-۰۰ کلام شاعر : ہریانوی کلام

۹-۱۵ ایک فلم سے 'کالی گھٹا'

۹-۳۰ سائنس میگزین

'آفتاب اور موسم'

۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

وندنا واجپائی : سنگم سنگیت

۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰

ینا لال سولنکی : کلاسیکی گائن

۸-۲۰، ۲-۲۰ رام کمار سبھروال اور

دیپا ماتھر : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پنکتی

۱-۰ کترنیں

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

۶-۱۰ ننھے منے

۶-۳۰ گرامین سنسار

'مویشیوں کو بیماریوں سے کیسے محفوظ رکھیں'

۸-۰۰ ہندی تقریر

۹-۱۵ ایک فلم سے 'ایک بیچارہ'

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

مدن سنگھ : سنگم سنگیت

۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پشپا سینی اور

شکنتلا ڈانگی و سکھیاں : لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ساز اور آواز

۱-۰۰ وندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار : سرگم

۶-۱۰ ڈوگری گیت

۶-۲۰ بالک منڈلی
۸-۰۰ گھر آنگن
صحت اور خاندانی بہبود کا پروگرام
۸-۳ پی پی سرنیواس : غزلیں
۹-۱۵ آپکا خط ملا

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
کنول سدھو : سگم سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳، رات ۱۰-۰۰
ایس جی رائے چودھری : سرود وادن
۸-۲ سمیر سنگھ آریہ : لوک سنگیت
۸-۲ گاندھی پرارتھنا
دوپہر
۱۲-۳ دھرتی کے گیت
۱- وندگان
شام
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱ راجستھانی لوک گیت
۸- وکاس کلب
۸-۲ سوشیل بہل : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'دلدار'
۹-۳۰ ہیلتھ میگزین

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سنتوکھ سنگھ راگی : شبد
۷-۱۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳ برج بھوشن کابرہ : گٹار وادن
۸-۲، دوپہر ۲-۲۰
بلبیر سنگھ اور نند کشور : لوک سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیے
۱-۴ اساتذہ کیلئے پروگرام
شام
۵-۳ یووا سنسار
گیتوں بھری کہانی
۶-۱ گرامین سنسار
'دمے کے روگ سے بچاؤ'
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تیرے گھر کے سامنے'

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
شکنتلا دھیوہ : سگم سنگیت
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ درگا پرشاد : طبلہ وادن
۸-۲۰ بال کنج
بال سماچار — خطوں کے جواب
دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
'بچوں کی کہانیاں کیسی ہوں' مباحثہ
۲-۲۰ امرجیت کور اور صوبے رام
لوک سنگیت
شام
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب
۶-۱ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
آپ کی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۹-۱۵ ایک فلم سے 'نوری'
۹-۳ ہریانہ کی صنعتی ترقی

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
احمد حسین محمد حسین : غزلیں
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
مشتاق حسین خاں : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ گلاب سنگھ کھنڈیوال
اور دیا سنگھ سینی : لوک سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ وندگان
شام
۵-۳ یووا سنسار
'اندھے پن کی روک تھام'
'موٹر گاڑیوں سے ماحول کی آلودگی'
۶-۱۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ 'ہریانہ کی ہریجن بستیوں میں بجلی'
انگریزی تقریر
از ایچ سی کھنہ

(بقیہ: ص ۴۴ پر)

شملہ

۳۸۷.۶ میٹر ۷۷۴ کلوہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ، ۴۷۶۰ کلوہرٹز
صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ اور ۹-۴۵ سے ۴-۴۵ ، ۵-۴۵ ، ۶۰۲۰ کلوہرٹز
شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۶-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلوہرٹز

خبریں

ہندی صبح ۸-۰۰ دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ رات ۸-۳۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰
انگریزی صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۰۰ ، ۲-۰۰ رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۰۵
سنسکرت صبح ۷-۰۰ اردو صبح ۶-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ وندے ماترم
منگل دھونی
۶-۳۵ گیان ودھا اور ودھا
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۳۰ سامائیکی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰ راجیہ کی چٹھی
۹-۳۰ اختتام
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۲۰ اختتام
۱-۱ فوجی بھائیوں کے لیے
۲-۲۰ موسم، کھیتی چرچا
۲-۳ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
لاہول سپتی پروگرام (اتوار، منگل، جمعہ)
کنوری پروگرام (پیر، جمعرات)
چمبہ پانگی پروگرام (بدھ، ہفتہ)
۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر، جمعرات)
سرموری پروگرام (منگل، ہفتہ)
چیتو متو (جمعرات)
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل، ہفتہ)
دیہاتی خواتین کے لیے (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۴۵ پرادیشک سماچار
۷-۰۰ اسپورٹس نیوز
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
۱۰-۳۰ اختتام (سوائے منگل و ہفتہ)
منگل و ہفتہ ۱۱-۰۰ بجے

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۲۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۲۵ ساہتیہ دیپا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کے لیے
۸-۱۵ نیوز ریل سپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ جگیاسا
۹-۳۰ ہندی میں تقریر
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۱۷ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ سنگیت : گیت
۷ — ۵۵ سمے کی بات
تحریر۔ ایس ششی
۸ — ۲۰ ٹھمری ، دادرا
۸ — ۳۵ علاقائی سنگیت
۹ — ۰۵ چٹکلا

شام

۶ — ۰۰ پہاڑی دھن
۶ — ۵۵ ساماجک چرچا
۷ — ۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸ — ۱۵ سنگم سنگیت
۸ — ۲۰ سب رس
۹ — ۱۵ ہماری وکاس یاترا
۹ — ۳۰ ہندی میں تقریر
۹ — ۴۵ سنگم سنگیت

بدھ ۱۸ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کرناٹک سنگیت
۷ — ۴۰ جیون جیوتی
۸ — ۲۰ سنگم سنگیت
۸ — ۳۵ امر بھارتی
۹ — ۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶ — ۰۰ ضلع کی چٹھی
۶ — ۱۵ مہلا سمیلن : دیہاتی خواتین کیلئے
۶ — ۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸ — ۱۵ سماچار درشن
۸ — ۲۵ سنگم سنگیت
۹ — ۱۵ گھر آنگن
۹ — ۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰ — ۰۰ آپ کے انورودھ پر فرمائشی فلمی گیت

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ دیش گان
۸ — ۲۰ پنجابی گیت
۸ — ۳۵ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت
۹ — ۰۵ ایک کلاکار

شام

۶ — ۰۰ اس ماس کا گیت
۶ — ۵۵ پہاڑی دھن
۸ — ۱۵ غزلیں
۸ — ۲۵ بھگتی سنگیت
۹ — ۱۵ آپ کا پتر ملا
۹ — ۳۰ نیوز ریل اسپورٹس

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ پرارتھنا سبھا
۷ — ۴۰ جیون جیوتی
۷ — ۵۵ سمے کی بات
تحریر : اوشا بھسین
۸ — ۲۰ سنگم سنگیت
۸ — ۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹ — ۰۵ محفل

شام

۶ — ۰۰ ضلع کی چٹھی
۶ — ۵۵ ساماجک چرچا
۷ — ۰۰ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸ — ۱۵ سماچار درشن
۸ — ۲۵ سنگم سنگیت
۹ — ۱۵ ہندی میں تقریر
۹ — ۳۰ ہندی میں ڈرامہ
۱۰ — ۰۰ من بھاون
فرمائشی پروگرام
پرانی فلموں سے

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ گیت
۸ — ۲۰ دیش گان
۹ — ۰۵ اندر دھنش

شام

۶ — ۰۰ خالی آسامیوں کے لیے اعلانات
۷ — ۳۵ گاؤں گاؤں سے : بھینٹ وارتاؤں پر مبنی خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸ — ۱۵ غزلیں
۸ — ۲۵ فلمی میوزک
۹ — ۱۵ ہم درشن
(علاقائی ریڈیو نیوز ریل)
۹ — ۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۲ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۳۰ اس ماس کا گیت
۸ — ۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹ — ۰۵ پہاڑی دھن
۹ — ۱۵ ان دنوں
۹ — ۳۰ ساز اور آواز
۹ — ۴۵ وگیان اور جیون
۱۰ — ۰۰ یووا وانی
۱۱ — ۰۰ ہندی ڈرامہ
۱۲ — ۳۰ بال گوپال
۳ — ۰۰ ونیتا منڈل

شام

۶ — ۰۰ پہاڑی دھن
۶ — ۰۵ گیت
۷ — ۳۵ گیت
۸ — ۱۵ سماچار درشن
۸ — ۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹ — ۱۵ شرم سنسار
۹ — ۳۰ گیت بہاڑا رے : فرمائشی پہاڑی گانوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ جیون جیوتی
۸ — ۲۰ شبد
۸ — ۳۵ ساہتیہ ویلا
۹ — ۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۶ — ۰۰ ضلع کی چٹھی
۶ — ۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸ — ۲۵ دیش گان
۹ — ۱۵ انگریزی میں تقریر
۹ — ۳۰ ہندی میں بات چیت
۹ — ۴۵ سنگم سنگیت
۱۰ — ۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ سنگیت ، گیت
۷ — ۵۵ سمے کی بات
تحریر : کشوری لال
۸ — ۲۰ ٹھمری ، دادرا
۸ — ۳۵ علاقائی سنگیت
۹ — ۰۵ چٹکلا

شام

۶ — ۰۰ پہاڑی دھن
۶ — ۵۵ ساماجک چرچا
۷ — ۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸ — ۱۵ سنگم سنگیت
۸ — ۲۵ سب رس
۹ — ۱۵ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت
۹ — ۳۰ ہندی میں تقریر
۹ — ۴۵ سنگم سنگیت
۱۰ — ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کرناٹک سنگیت
۷ — ۴۰ جیون جیوتی
۸ — ۲۰ سنگم سنگیت
۸ — ۳۰ سنسکرت کویتا پاٹھ
۹ — ۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶ — ۰۰ ضلع کی چٹھی
۶ — ۱۵ مہلا سمیلن
۶ — ۵۵ دو شبد
۸ — ۱۵ سماچار درشن
۸ — ۲۵ بھگتی سنگیت
۹ — ۱۵ جھلکی
۹ — ۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰ — ۰۰ آپ کے انورودھ پر فرمائشی فلمی گیت : نئی فلموں سے

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷ — ۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷ — ۴۰ دیش گان
۸ — ۲۰ پنجابی گیت
۸ — ۳۵ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت
۹ — ۰۵ ایک کلاکار

شام

۵ — ۳۰ چتو متو پروگرام
۶ — ۰۰ اس ماس کا گیت
۶ — ۵۵ پہاڑی دھن

۸—۱۵ سنگم سنگیت
۸—۲۵ بھگتی سنگیت
۹—۱۵ آپ کا پتر ملا
۱۰—۰۰ کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۷—۱۰ پرارتھنا سبھا
۷—۴۰ جیون جیوتی
۷—۵۵ سمے کی بات
تقریر : اشونی گرگ
۸—۲۰ سنگم سنگیت
۸—۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹—۰۵ محفل

شام
۶—۰۰ ضلع کی چٹھی
۷—۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸—۱۵ سماچار درشن
۸—۲۵ سنگم سنگیت
۹—۱۵ ہندی میں تقریر
۹—۳ ہندی میں ڈرامہ

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۷—۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷—۴۰ گیت
۸—۲۰ دیش گان
۹—۰۵ اندر دھنش

شام
۶—۰۰ خالی اسامیوں کیلئے اعلانات
۶—۵۵ گیت
۷—۲۵ سوپان : ریڈیو پتریکا پروگرام
۸—۱۵ غزلیں
۸—۲۵ فلمی میوزک
۹—۱۵ ہیم درشن
علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۱۰—۰۰ گیتوں بھری کہانی

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۷—۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷—۴۰ اس ماس کا گیت
۸—۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹—۰۵ پہاڑی دھن
۹—۱۵ سیاحوں کیلئے
۹—۳۰ ساز اور آواز
۹—۴۵ وگیان اور جیون
۱۰—۰۰ یووا وانی
۱۱—۰۰ ہندی میں ڈرامہ
خاندان کی بہبودی پر مبنی
۱۲—۳۰ بال گوپال
۲—۰۰ ونیتا منڈل

شام
۶—۰۰ پہاڑی دھن
۷—۲۵ گیت
۸—۱۵ سماچار درشن
۸—۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹—۱۵ بھارت بھارتی
۹—۳۰ گیت بہاڑ ارسے : فرمائشی پہاڑی گیتوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷—۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷—۴۰ جیون جیوتی
۸—۲۰ شبد
۸—۳۵ ساہتیہ ویلا
۹—۰۵ بھولے بسرے گیت

شام
۶—۰۰ ضلع کی چٹھی
۶—۵۵ گیت
۸—۲۵ دیش گان
۹—۱۵ مارچ اِن سائنس
۹—۳۰ ہندی میں بات چیت
۹—۴۵ سنگم سنگیت
۱۰—۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷—۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷—۴۰ سنگیت : گیت
۷—۵۵ سمے کی بات
تحریر : کلدیپ کمار
۸—۲۰ ٹھمری، دادرا
۸—۳۵ علاقائی سنگیت
۹—۰۵ چٹکلا

شام
۶—۰۰ پہاڑی دھن
۶—۵۵ سامائک چرچا
۷—۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸—۱۵ سنگم سنگیت
۸—۴۵ سب رس
۹—۱۵ بھارت بھارتی
۹—۲۰ ہندی میں تقریر
۹—۴۵ سنگم سنگیت
۱۰—۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

۳۰۶٫۷۵ میٹر ۹۷۸ کلوہرٹز ۲۵۶٫۴ میٹر ۱۱۷۰ کلوہرٹز

خصوصی پروگرام

اتوار

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
گلدستہ : نوجوانوں کے خطوں پر مبنی پروگرام
۹-۳۰ بچوں کیلئے

دوپہر
۲-۳۰ بہنوں کیلئے

شام
۵-۳۰ ترنگ : ورائٹی پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ڈرامہ اور غزلیں

پیر

صبح
۸-۴۰ یووا وانی
نغموں کی دنیا

شام
۵-۳۰ ترنگ
کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب
فلمی گانے
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
ہم، آپ اور وہ

کلام شاعر بزبان شاعر
غزلیں

منگل

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
تقریر

شام
۵-۳۰ آہنگ : ادبی میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کیلئے
مزاحیہ خاکہ
ڈھولک کے گیت

بدھ

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
شہرنامہ : نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام

دوپہر
۲-۳۰ طلبا کیلئے پروگرام

شام
۵-۳۰ ترنگ
ورائٹی پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں : مزاحیہ پروگرام
ننھی کہانی
غزلیں

جمعرات

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
یونیورسٹی طلبا کیلئے

دوپہر
۲-۳۰ اسکول طلبا کیلئے
شام
۵-۳۰ ترنگ
میری پسند : فلمی نغموں پر مبنی
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی نغموں پر مبنی)
سائنس پر تقریر

جمعہ

صبح
۶-۴۰ ایشور اللہ
قرأت کلام پاک اور نعت شریف
۸-۴۰ یووا وانی
تقریر
شام
۵-۳۰ ترنگ
سائنس میگزین پروگرام
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات
قوالیاں

ہفتہ

صبح
۸-۲۵ یووا وانی
فلمی قوالیاں
شام
۵-۳۰ ترنگ : ڈرامہ
۹-۳۰ نیرنگ
ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ
لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

جے پور، اجمیر، بیکانیر، ادے پور، جودھپور

جے پور 'الف' ۲۰۳/۲ میٹر ۱۴۷۶ کلو ہرٹز' اجمیر ۴۹۵/۵ میٹر ۶۰۳ کلو ہرٹز
جے پور 'ب' ۲۳۴/۳ میٹر ۱۲۶۹ کلو ہرٹز' بیکانیر ۲۱۵/۱ میٹر ۱۳۹۵ کلو ہرٹز
ادے پور ' ۲۶۶/۲ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز' جودھپور ۵۴۳/۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں : صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵-۲، ۲-۴۵، شام ۶-۰۰، ۵-۰۵، ۷-۰۰، رات ۸-۴۵
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۵ بجے)
انگریزی میں خبریں : صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار) ۱-۰۰، ۲-۰۰ شام ۶-۰۰، رات ۹-۰۰
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۰ بجے)
صوبائی خبریں (ہندی) صبح ۹-۰۵، شام ۷-۰۵ (راجستھانی) شام ۷-۱۰
سندھی میں خبریں : صبح ۸-۴۰، شام ۶-۱۵
سنسکرت میں خبریں : صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱
ہندی میں سماچار پتر : صبح ۹-۰۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ منگل دھونی وندے ماترم
۶-۳۵ وندنا
۷-۰۵ روپ ریکھا اور موسم
۷-۱۰ کرساں ری بات ، بازار بھاؤ (روزانہ)
۷-۲۰ راماین پاٹھ
۷-۳۰ سانایکی
۸-۵۰ رس دھارا (سوائے اتوار)
سور گنگا (اتوار)
۱۰-۱۵ اختتام (سوائے جمعہ، اتوار)
(ہفتہ کو ۹-۵۰ اور اتوار ۱-۳۰)
۱۱-۰۰)
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۳-۱۰ اختتام
شام
۵-۰۵ یووا وانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرسکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۳۰ اختتام (بدھ، جمعرات، جمعہ)
۱۱-۱۰ اختتام (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار)

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۶-۳۵ وندنا (روزانہ)
۷-۱۰ کرساں ری بات (روزانہ)
۸-۲۰ موہن سنگھ، گیت
۹-۲۰ سوہن سنگھ، بھجن
۱-۲۰ لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک (روزانہ)
شام
۵-۱۵ یووا وانی : لال سنگھ یادو سے
بھینٹ : ابھرتے سوئر
کہانی : اتم اچھا
۶-۴۵ شکنتلا ماتھر ، بھجن، گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لئے (روزانہ)
۸-۱۵ راجستھلی ، ماہر وجیون ماہری دیٹھ
کنھیا لال لوہیا
۹-۲۵ شکنتلا ماتھر ، گیت
۹-۴۰ نیشنل پروگرام
ہندی میں تقریر

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۸-۴۰ راجستھلی ، راجستھانی کاویہ پاٹھ
دید رام دت
۹-۲۰ شبیر حسین ، بھجن
۱-۱۰ سہیلیوں کی باڑی
شام
۵-۰۵ یووا وانی : یووا پسند
کھویا ہوا پرکاش ، کاویہ پاٹھ
تار پینک
۶-۴۵ شبیر حسین ، گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ پل کے بنزی گائن

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۸-۲۰ پیریمل ، ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰ جیوتی مصرا ، گیت ، بھجن
۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰ چندر پرکاش ، بھجن
۱-۳۰ لوک سنگیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی
اے ورسٹیل جینیس (انگریزی)
از منوج بھارگو
راجستھانی لوک گیت : پریوار کلیان
کی اور سے ، چندر پال سنگھ
۶-۲۵ لوک گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۱۰-۱۵ چندر پرکاش ، بھجن
۱۰-۴۵ گیت اور غزل : جیوتی مصرا

بقیہ : روہتک

۹-۱۵ ایک فلم سے 'قبیلہ'

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷-۱۰ ، شام ۷-۴۵
سبھاش چندر سینی : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کیسر بائی کیرکر : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰ نیت رام وساتھی اور
ہری رام شرما : لوک سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ وندگان
شام
۵-۳۰ یووا سنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ پنگھٹ : دیہی خواتین کا پروگرام
۸-۰۰ کلام شاعر
۹-۱۵ ایک فلم سے 'کوہ نور'
۹-۳۰ ہریانوی مشاعرہ

جمعرات ۱۹ر مارچ

صبح

۷ - ۵۰ دچار کرانتی کا: سنگھرش بھئے گیگ ڈاکٹر وشوناتھ شرما

۹ - ۱ لوک گیت

۹ - ۲۰ مدن لال شرما: گیت

۱ - ۴۰ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی

۱ - بھارت میں والیو یاتایات کا وکاس اور سمسائیں

ابھرتے سوئر

گرام دیپ

۶ - ۵۰ مدن لال شرما: بھجن

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - ۱۵ راجستھلی، تقریر: ارجن سنگھ شیخاوت

۹ - ۱۵ مدن لال شرما: گیت

۱۰ - ۲ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۰ر مارچ

صبح

۸ - ۳۰ ساوتری سکسینہ: بھجن

۹ - ۲۰ ساوتری سکسینہ: گیت

۱ - ۲ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: یووا پسند، جودھپور کیندر سے تار سپتک

میناکشی ماتھر: ستار

۶ - ۴۵ ساوتری سکسینہ: غزلیں

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۹ - کھلا آکاش

۱۰ - ۳۰ راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

ہفتہ ۲۱ر مارچ

صبح

۸ - ۲۰ لوک گیت

۸ - ۳۰ جہیز: شہریوں کے خطوط پر مبنی پروگرام

۹ - ۱۰ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: پرلیسر: ابھرتے سوئر کھلکھلاہٹ

۶ - ۲۵ لوک دھن

۶ - ۳۰ بال گوپال: سہیلیوں کی باڑی

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - ۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام

۹ - ۱۵ سے چلے گانے

۹ - ۳۰ پدماوتی شالگرام، گائن

اتوار ۲۲ر مارچ

صبح

۷ - ۳۰ شاستریہ سنگیت

۸ - ۲۰ سوئر گنگا

۹ - ۱۵ مکل: بچوں کے لئے

۱۰ - ۰۰ سندھی پروگرام

۱۲ - ۰۰ مہلا جگت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی

خط کا جواب: جیون ہنسنے کا نام: جل ترنگ

۷ - ۲۵ گیت

۸ - انگریزی میں تقریر: ایس کے پانڈے

۹ - ۱۵ خط ملا

پیر ۲۳ر مارچ

صبح

۸ - ۲۰ لوک گیت

۹ - ۲ اوشا ماتھر: گیت اور بھجن

۱۲ - ۲ راجستھانی گیت

۱ - ۳۰ لوک گیت

۱ - ۵ کرشی لوک

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: پرکھ: ابھرتے سوئر راگ رجگاری، کاویہ پاٹھ

۶ - ۲۵ لوک دھن

۶ - ۳۰ شاستریہ سنگیت

۶ - ۴۵ اوشا ماتھر: گیت، بھجن اور غزل

۸ - ۱۵ راجستھلی: بھگت سنگھ دی شہادت ملک دی عبادت

۹ - ۲۵ اپنی دھرتی اپنا دیش

منگل ۲۴ر مارچ

صبح

۸ - ۳۰ راجستھلی: باتاں ری پھلواڑی راجستھانی کہانی

۹ - ۲۰ راکیش کار شرما: بھجن

۱ - ۱۰ سہیلیوں کی باڑی

۱ - ۴۰ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: یووا پسند: کہانی اپہار کاویہ پاٹھ: تار سپتک

۶ - ۴۵ راکیش کار شرما: گیت اور بھجن

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - ۰۰ کھلا آکاش

۹ - ۱۰ سے چلے گانے

۱۰ - ۰۰ عبدالصمد: سارنگی

بدھ ۲۵ر مارچ

صبح

۸ - ۳۰ سرلا کپور: نغمہ و گیت

۹ - ۲۰ بجرنگ کمار: بھجن

۱ - ۱۰ شاستریہ سنگیت

۱ - ۵ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: نظم خوانی

ہیلپنگ دی ڈس ایبلڈ

لوک گیت: پریوار کلیان کی طرف سے کہانی: ریڈی

۶ - ۲۵ لوک دھن

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - کھلا آکاش

۱۰ - ۱۵ بجرنگ کمار: بھجن

۱۰ - ۴۵ اوشا سیٹھ: نغمہ و غزل

جمعرات ۲۶ر مارچ

صبح

۷ - ۵۰ سمیکت نک وارتا

۹ - ۱۰ لوک گیت

۱ - ۱۰ مہلا جگت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: شہیدان وطن امر رہیں راجندر لوہرا

ابھرتے سوئر: سنگم سنگیت، گرام دیپ

۶ - ۵۰ اودھ بہاری ماتھر: غزلیں

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - ۰۰ کھلا آکاش

۸ - ۱۵ راجستھلی

۹ - ۱۵ اودھ بہاری ماتھر غزل

۱۰ - ۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۷ر مارچ

صبح

۸ - ۲۰ ہری ہر شرن: ستار پر دھنیں

۹ - ۱۰ اور ۱ - ۳۰ لوک گیت

شام

۵ - ۰۵ یووادانی: یووا پسند، جودھپور کیندر سے تار سپتک (ستار وادن)

۶ - ۴۵ ہری ہر شرن: ستار پر دھنیں

۷ - ۲۵ ضلع کی چٹھی

۸ - ۰ کھلا آکاش

۱۰ - ۳۰ شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۲۸ر مارچ

صبح

۸ - ۲۰ لوک گیت

۸ - ۴۰ ہندی وارتا: ڈاکٹر جیون سنگھ

۹ - ۱۰ لوک گیت

۱ - ۱۰ شاستریہ سنگیت

شام

۵ - ۵ یووادانی: پرلیسر: ابھرتے سوئر ناٹک

۶ - ۲۵ لوک دھن

۷ - ۲۷ ضلع کی چٹھی

۸ - ۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام

۹ - ۳۰ بلرام پاٹھک: ستار

اتوار ۲۹ر مارچ

صبح

۷ - ۱۰ دیش بھگتی گان موسم

۸ - ۲۰ سوئر گنگا

۹ - ۱۵ مکل: بچوں کے لئے

۱۰ - ۰ سندھی پروگرام

۱۲ - ۰ مہلا جگت

۵ - ۰۵ یووادانی: خط کا جواب، جیون ہنسنے کا نام - جل ترنگ

۶ - ۲۵ راجستھانی فرمائشی پروگرام

۷ - ۲۵ گیت

۸ - ۰۰ انگریزی میں تقریر: موہن مکرجی

۹ - ۳۰ سوشل رسپانسبیلیٹیز آف بزنس مین: انگریزی میں تقریر

پیر ۳۰ر مارچ

صبح

۹ - ۱۰ لوک گیت

بمبئی

بمبئی الف: ۲۸۷.۴ میٹر، ۱۰۴۴ کلوہرٹز — بمبئی ب: ۵۳۷.۶ میٹر، ۵۵۸ کلوہرٹز

بمبئی الف سے بزم اردو میں روزانہ شام ۔۔ پیش ہونے والا پروگرام

پیر ۱۶ مارچ
'خبروشر کے بدلتے ہوئے معیار'
مباحثہ، شرکا: مجاہد حسین حسینی، امی رضا
شفیع شیخ اور زہرہ موڈک

منگل ۱۷ مارچ
'چلتے پھرتے' فیچر پروگرام
ترتیب: افتخار امام صدیقی

بدھ ۱۸ مارچ
'بینی بائی کی چال' موضوعی خاکہ
تحریر: فریدہ مومن
'ہولی اور نظیر اکبر آبادی' تمثیلی گفتگو
از عزیز قیسی

جمعرات ۱۹ مارچ
'مشاعرہ'
شرکا: خان ارمان، ارتضیٰ نشاط، عبدالاحد
ساز، شمیم عباس، ساز عثمانی، شہزاد رحمانی

جمعہ ۲۰ مارچ
بزم قوالی
کمپیئر: سعید راہی

ہفتہ ۲۱ مارچ
'ذرا یاد کیجئے' تقریر از رفیق جعفر
کلام حفیظ آتش

اتوار ۲۲ مارچ
'بابل سے سسرال تک' مختصر خاکے
تحریر: فاطمہ قمر، شمیم پٹیل، عابد ابراہیم اور
شمیم راہی

پیر ۲۳ مارچ
تمثیلی خاکہ از خیرالنساء مہدی

منگل ۲۴ مارچ
'بینی بائی کی چال' موضوعی خاکہ
تحریر: فریدہ مومن
روزگار اخبار از ممتاز بصیر

بدھ ۲۵ مارچ
'یادِ رفتگاں' مجاز پر تمثیلی گفتگو
از علی سردار جعفری

جمعرات ۲۶ مارچ
'کھیل کے میدان سے'
تبصرہ از ہارون رشید

جمعہ ۲۷ مارچ
'آپ اور ہم' خطوں کے جواب از سعید راہی

ہفتہ ۲۸ مارچ
'بازگشت' مقبول نشریات کا پروگرام
ترتیب: جاوید اختر

اتوار ۲۹ مارچ
'معلومات' تقریر از خورشید احمد
'کہانی' از سلیمہ خورشید

پیر ۳۰ مارچ
'کرداروں کی تلاش میں' تقریر خواجہ احمد عباس
افسانہ از سریندر پرکاش

منگل ۳۱ مارچ
'روبرو' ملاقات - قرۃ العین حیدر
ملاقاتی: فضیل جعفری

دوردرشن کلکتہ

کیمرہ مین گریڈ II درکار ہیں

ڈائرکٹر جنرل دوردرشن کو دوردرشن کیندر کلکتہ میں کیمرہ مین گریڈ II کی تین اسامیاں پر کرنے کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسامیاں اسٹاف آرٹسٹ کے زمرے میں معاہدے کی بنیاد پر ہیں۔ فیس کا اسکیل ۵۵۰ — ۹۰۰ روپے ہے۔ ساتھ میں وہ بھتے بھی دیئے جائیں گے جو دوردرشن کے اسٹاف آرٹسٹوں کو وقتاً فوقتاً دیئے جاتے ہیں۔ منتخب امیدوار کو تمام ضروری کارروائیوں جیسے میڈیکل ایگزامینیشن وغیرہ کے بعد ابتدا میں تین سال کے معاہدے پر تقرری دی جائے گی اور اس میں ابتدائی دو سال کی مدت آزمائشی شمار کی جائے گی۔ زیادہ قابلیت رکھنے والے اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔

قابلیت

لازمی: (i) میٹرک یا اس کے مساوی
(ii) کسی مسلمہ ادارے سے سینماٹوگرافی میں ڈپلوما یا ڈگری

پسندیدہ: موشن پکچر فوٹوگرافی میں تین سال کا تجربہ

عمر: یکم جولائی ۱۹۸۰ کو ۲۱ اور ۳۰ برس کے درمیان۔ شیڈول کاسٹ/شیڈول ٹرائب امیدواروں کو عمر کی بالائی حد میں پانچ سال کی رعایت دی جائے گی۔ پاکستان سے آنے والے مہاجرین اور دیگر زمروں کے امیدواروں کو سرکار کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق رعایت دی جائے گی۔

رزرویشن: ایک اسامی شیڈول کاسٹ امیدوار کیلئے مخصوص ہے اور دو اسامیاں غیر مخصوص ہیں۔

ٹسٹ/انٹرویو کلکتہ میں منعقد ہونگے۔
ٹسٹ/انٹرویو کیلئے بلائے جانے والے امیدواروں کو اپنے اخراجات پر متعینہ جگہ پہنچنا ہوگا۔ انہیں کسی قسم کا سفر بھتہ/روزانہ بھتہ نہیں دیا جائے گا۔ لیکن شیڈول کاسٹ امیدواروں کو سرکاری قواعد کے مطابق سفر بھتہ دیا جائے گا۔
درخواستیں، ڈائرکٹر دوردرشن کیندر، کلکتہ کے نام، ۲، ۷، رستا روڈ (ساؤتھ) کلکتہ کے پتے پر پہنچ جانا چاہئیں۔
درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ ہے۔
منتخب امیدوار کا تقرر/تبادلہ کسی بھی دوردرشن کیندر پر کیا جاسکتا ہے۔
سرکاری/نیم سرکاری/آٹونومس اداروں کے ملازمین اپنی درخواستیں اپنے دفتر کے توسط سے ارسال کریں۔
آخری تاریخ کے بعد موصول ہونے والی، نامکمل، اسناد کی نقول کے بغیر اور دفاتر کے توسط سے نہ موصول ہونے والی درخواستیں رد کردی جائیں گی۔

۲۰ - ۹ گیت، گوری مُدلیار
۳۰ - ۱۲ راجستھانی گیت
۰۵ - ۵ یووادانی: وارتا: ابھرتے سوئر کوی گوشٹھی
۲۰ - ۱۸ لوک دھن

۲۵ - ۷ ضلع کی چٹھی
۱۵ - ۸ راجستھلی وارتا: ماہر دھیرن ماہری دیٹھ
۲ - ۹ سوالوں کے بیچ

منگل ۳۱ مارچ
صبح
۳۰ - ۸ راجستھلی: راجستھانی کا دیہ پاٹھ شری رگھو رام سنگھ ہاڑا
۱۰ - ۱ سہیلیوں کی باڑی

۰۵ - ۵ یووادانی: یوا پسند: کہانی، کاویہ پاٹھ، تار سپتک
۲۵ - ۶ لوک سنگیت
۲۵ - ۷ ضلع کی چٹھی
۰۰ - ۸ کھلا آکاش

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد ۱۹۸۰۲ — ۱۵۲۱ کلوہرٹز
پربھنی ۲۲۹۰۸ — ۱۳۰۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی ۸-۰۰ صبح ۵ - ۶ شام ۴۵-۸ رات

مراٹھی (علاقائی خبریں) ۵-۰۰ صبح ۷-۰۰ یوں ۷-۰۰ شام (ٹی) — دوپہر ۲ تا ۵ - ۲ (اورنگ آباد سے)

مراٹھی (مرکزی خبریں) ۸-۳۰ صبح ۱-۳۰ دوپہر ۸-۰۰ شام

انگریزی ۱-۰۰ صبح ۰۰ رات ۹ بجے رات — اردو ۵-۱ دوپہر ۱۵-۹ رات

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح		شام	
۶ - ۳	وندے ماترم	۵ - ۳	یووانی (نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۶ - ۳۵	امرت دھارا	۵ - ۵	پریس کی رائے
۶ - ۴	پروگرام کا خلاصہ (زبان مراٹھی)	۵ - ۵۵	روزگار سماچار
۶ - ۴۵	کسانوں کے لئے پروگرام	۶ -	مقامی اعلانات
۶ - ۵	سوراکل	۶ - ۱	پروگرام کی تفصیل (زبان مراٹھی)
۰ - ۲۵	ضلع کی مٹی	۶ - ۳	کسانوں کے لئے پروگرام (زبان مراٹھی)
۹ - ۵	اختتام	۰ - ۳	آپکے گھر آپکے تیوہار
		۰ - ۳	مدھوگندھ ۳ - ۱ اختتام

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۱۵ امجد علی : سرود وادن
۱۲-۳ ہندی فلمی گانے
۱-۰۰ پی کے بنرجی : خیال
رات
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
ہندی تقریر

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۷-۱۵، دوپہر ۱-۰۰
مہاڈکر : خیال
رات
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۱۵ این پی پٹیل : جل ترنگ وادن
۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گیت
رات
۹-۳۰ مراٹھی میں مباحثہ
۱۰-۰۰ مراٹھی میں فرمائشی گیتوں کا پروگرام

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۷-۱۵ جے ایل اینڈے : خیال
دوپہر
۱۲-۰۰ ہندی فلمی گانے
رات
۹-۳۰ نیشنل اسپورٹس میگزین
۱۰-۰۰ بدھ دیتیہ مکرجی : ستار وادن

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۷-۱۵ گاندھی وندنا
دوپہر
۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گیت
۱-۰۰ گنگوبائی ہنگل : خیال
شام
۶-۳۰ مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کیلئے
۱-۰۰ گنگوبائی ہنگل : خیال

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۷-۱۵ لوک گیت
دوپہر
۱۲-۳۰ لوک ناٹک
شام
۶-۱۵ لوک سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
پنڈت ونایک راؤ پٹوردھن؟ پدماوتی شالگرام : کلاسیکی گائن

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۷-۱۵ رام مراٹھے : خیال
۹-۰۵ مراٹھی میں بچوں کا پروگرام
۹-۴۰ ہندی پروگرام
دوپہر
۱-۰۰ مراٹھی میں خواتین کا پروگرام
رات
۸-۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب
۹-۳ مراٹھی فرمائشی گیت
۱۰-۰۰ مراٹھی میں غنائیہ

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۷-۱۵ روی شنکر : ستار
دوپہر
۱۲-۳ ہندی فلمی گانے
رات
۱۰-۰۰ پرکاش سنگیت : خیال

منگل ۲۴ مارچ

صبح
۷-۱۵، دوپہر ۱-۰۰
ناگ ناتھ واڈیا : خیال
رات
۱۰-۰۰ لاؤ میموریل لیکچرز

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
۷-۱۵ سدھ رام جادھو : سندری وادن
دوپہر
۱-۰۰ کلیانی دیشمکھ : خیال
رات
۱۰-۰۰ لاؤ میموریل لکچرز

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
۷-۱۵ شوبھا جوشی : خیال
رات
۸-۱۵ نیوز ریل

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۷-۱۵ گاندھی وندنا
رات
۱-۰۰ پربھو دیو سردار : خیال

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۷-۱۵ لوک گیت
دوپہر
۱۲-۳۰ رنگ محفل
(غزل، گیت، قوالی)
۱-۰۰ شیام گوبکر : وائلن وادن
رات
۹-۳ موسیقی کا نیشنل پروگرام
بلرام پاٹھک : ستار وادن

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۷-۱۵ ادشا چپلکتی
۹-۴۰ ہندی پروگرام
رات
۹-۳۰ مراٹھی فرمائشی نغمے
۱۰-۰۰ ونائیک راؤ پٹوردھن : خیال

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۷-۱۵ این راجم : وائلن
دوپہر
۱۲-۳ ہندی فلمی نغمے
۱-۰۰، رات ۱۰-۰۰
رسک لال اندھریا : خیال

(بقیہ : ص ۴۴ پر)

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف ۲/۲ ۲ میٹر ۱۳۸۵ کلو ہرٹز   بھوپال ب ۳/۳ ۲۲۳ میٹر ۱۲۳۳ کلو ہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۴۵ ، ۹۹۰۲ کلو ہرٹز
صبح ۸-۳۰ سے ۹-۲۰/۹-۴۵ - ۹
صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام } ۱۸۰۷ کلو ہرٹز
شام ۵-۳۰ سے ۱۲-۰۰ رات ۳۳۱۵۰ کلو ہرٹز
رائے پور ۳۰۵/۹ میٹر ۹۸۱ کلو ہرٹز   گوالیار ۴/۲۱۶ میٹر ۱۳۸۶ کلو ہرٹز
جبلپور ۲/۲۵۴ میٹر ۱۱۷۹ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۸-۵/۹ (پرادیشک سماچار)
دوپہر ۱-۵/۱-۲، ۲-۴۵، شام ۵-۶
رات ۸-۴۵ (۵-۱۱ صرف ہفتے کو)
انگریزی میں خبریں صبح ۱-۹ ، ۱
دوپہر ۱۲ ، ۱-، شام ۶
رات ۹ (۱۱ صرف ہفتے کو)

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۸ - ۳۰ ایس کے داس گپتا: سرود
دوپہر
۱ - ۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۲ - ۲۰ رودروت دوبے: لوک گیت
رات
۱۰ - ۰۰ ایس کے داس گپتا: سرود
۱۰ - ۲۰ کمار گندھرو: خیال بھیر

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ روی شنکر پانڈے: سگم سنگیت
۸ - ۳۰ اردو پروگرام آئینہ: فی البدیہ شعری نشست، شرکاء
انجم جبلپوری، شفیع بھارتی، شاہد ساگری، سلطان کلیم، حسن فتح پوری
کوثر ساگری
دوپہر
۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: جیون لال ورما
رات
۸ - ۰۰ یگ بودھ
۸ - ۱۵ مدھیہ پردیش کی چھٹی یوجنا: ہندی تقریر

پی سی ملہوترا

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۸ - ۳۰ آر-وی- گروڈ: بانسری
دوپہر
۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا
۱ - ۳۰ پرشورام پٹیل: سگم سنگیت
شام
۵ - ۳۰ یوواوانی: ترلوں کی پسند
رات
۸ - ۰۰ ساہتیکی: کاویہ پاٹھ، اشوک باجپئی
۱۰ - ۰۰ آر-وی- گروڈ: بانسری

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۸ - ۳۰ گرجاپوری: بلاس خانی توڑی
۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: نوسین چترویدی
دوپہر
۱ - ۳۰ نرملا شرما: سگم سنگیت
۲ - ۲۰ کرشنا چوہان: لوک گیت
رات
۷ - ۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام
۸ - ۰۰ ہندی تقریر: شمس الدین

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ سگم سنگیت: امینا سکسینہ
۸ - ۳۰ سدھا سپرے: خیال دوبھاس
۹ - ۱۰ نئی رچنا: کاویہ پاٹھ: کرشن کملیش
دوپہر
۲ - ۲۰ سشیلا شرما: لوک گیت
رات
۸ - ۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں
بچوں کے لئے کہانی: قوالی
بات چیت: ہمارے نئے مشاعرے اور سننے والے
شعری بھوپالی اور عرفان انصاری

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ سگم سنگیت: رام کشن چندر شیری
۸ - ۳۰ اروندری جوشی: شاستریہ سنگیت
دوپہر
۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا
۲ - ۲۰ ساوتری پانڈے: لوک گیت
رات
۷ - ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام کونپل کے ساتھ
۸ - ۰۰ روپک: ہندی ساہتیہ میں ہولی
مہیش شری واستو

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ بال سبھا
۹ - ۱۵ سندھی پروگرام
دوپہر
۱ - ۴۰ راگداری: امجد علی خاں، سرود
رات
۸ - ۳۰ ہمارا گھر

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ مایا ورما: سگم سنگیت
۸ - ۳۰ کے آر سرگمے: وائلن
دوپہر
۱ - ۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام
۲ - ۲۰ لوک گیت: ادم کار سنگھ سکروار
رات
۱۰ - ۳۰ کے آر سرگمے: وائلن
کرن دیش پانڈے: طبلہ

منگل ۲۴ مارچ

صبح
۷ - ۳۰ شوبھا گرڈ: ٹھمری دادرا
۸ - ۳۰ اردو پروگرام آئینہ: چوبار اور ام: مباحثہ
شرکاء مدن موہن جوشی، اختر سعید خاں
اشتیاق عارف، اور اقبال مجید
دوپہر
۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: سریش پاٹھک نمیش
۱ - ۳۰ نرملا دھولیا: سگم سنگیت
رات
۸ - ۰۰ یگ بودھ
۸ - ۱۵ پستک سمیکشا: ڈاکٹر بھگوان داس ساہو

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ سدھا رام سوامی کوروار: سگم سنگیت
۸ - ۳۰ میرادی راؤ: خیال للت
دوپہر
۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا
۱ - ۳۰ سدھا رام سوامی کوروار: سگم سنگیت
رات
۹ - ۰۰ ساہتیکی: کہانی: شریمتی شیلا شرما
۱۰ - ۰۰ میرادی راؤ: خیال
۱۰ - ۳۰ عبدالحلیم جعفر خاں: ستار

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
۸ - ۳۰ شاستریہ سنگیت: بسواج راجگرو
۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: سنت مشرا انوپ
دوپہر
۱ - ۳۰ سگم سنگیت: انا اپادھیائے
۱ - ۴۰ رام چرن منگلیے
رات
۷ - ۱۵ چوپال گرام لکشمی
(دیہی عورتوں کا پروگرام)
۸ - ۰۰ ہندی تقریر
ڈاکٹر شہر بھوریاں اگنیہوتری

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۸ - ۲۰ ستارا ئے

سگم سنگیت
۹-۱۰ نئی رچنا، کاویہ پاٹھ، نرملا جوشی

دوپہر
۱-۲۰ سمنا رائے، سگم سنگیت

رات
۸-۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
تقریر، آتش لکھنوی، سعید احمد صدیقی

کلامِ آتش
تقریر، مائیکل انجلو
ای ایم جوزف وغیرہ
۱۰-۰۰ شاستریہ سنگیت: مادھوا مریڈکر

ھفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۸-۲ بلرام ناگدیو، سگم سنگیت
۸-۳۰ است کمار بنرجی، ستار

دوپہر
۱۲-۲ میلا سبھا
۲-۲۰ لکشمی آپٹیکے، لوک گیت

رات
۷-۱۵ چوپال، دیہی بچوں کے پروگرام
کونپل کے ساتھ
۸-۰۰ امرتا

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۸-۲ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام

دوپہر
۱-۲۰ راگداری، پنڈت روی شنکر، ستار

رات
۸-۲۰ ہمارا گھر

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۸-۲۰ ثروت حسین، سگم سنگیت
۸-۳۰ بالا صاحب پوچھوالے، خیال

دوپہر
۱-۱۰ درپن، خطوط پر مبنی پروگرام
۲-۲۰ لوک گیت، دیپا شرما

رات
۱۰-۰۰ بالا صاحب پوچھوالے، خیال
۱۰-۲۰ این۔ راجن
وائلن پر جگ

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۷-۲۰ سدھیشوری دیوی، ٹھمری
۸-۲۰ سگم سنگیت، بی۔ ایم۔ مولے

دوپہر
۱-۱۰ کاویہ دھارا اور دھرتی واستو
۱-۲۰ سگم سنگیت: بی۔ ایم مولے
۲-۲۰ لوک گیت: اینش نندنی

رات
۸-۰ بگ بودھ
۸-۱۵ ہندی تقریر، بھوپال۔ تب اور اب
سندر لال ترپاٹھی

۸-۲۰ اردو پروگرام آئینہ، ملاقات
فراق گورکھپوری سے بات چیت
از زبیر رضوی

اندور

اندور الف ۹۰۴۲۰۰ میٹر ۴۸۸ کلو ہرٹز
اندور ب ۱۸۹۶۳ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۰۵ وانی جیارام: میرا کے پد
۸-۲۰ پرکاش شوال پورکر
گیت اور بھجن
۸-۳۰ بھیم سین جوشی
راگ رام کلی میں خیال
۹-۱۰ وی آر وی واڈیکر
گٹار وادن

دوپہر
۱-۱۰ درپن

رات
۸-۰۰ پرادیشک سماچار
۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۸-۲۰ اوشا کلیانی
گیت اور بھجن
۸-۳۰ کشوری امونکر
راگ جونپوری میں خیال ٹھمری بھیروی
۹-۱۰ قربان خاں
جل ترنگ پر راگ گجری توڑی

دوپہر
۲-۰۰ جیوتسنا بھوسے اور آر این کرکرے
شاستریہ گائن

شام
۶-۳۰ سندھی گیت
۸-۱۵ مدھو رانی فیض آبادی: غزل

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۰۰ دلیپ کمار رائے، بھگتی گیت
۸-۲۰ صلاح الدین احمد
غزل اور نغمہ
۸-۳۰ کے ایل جادھو
راگ بھیروی میں دھروپد
۹-۱۰ نکھل بنرجی
ستار پر راگ جھنجھوٹی

دوپہر
۱۲-۳۰ عورتوں کیلئے

رات
۹-۱۰ گھر بار
۹-۳۰ ترنگ
۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۸-۲۰ محبوب مسرت قوال اور ساتھی
غزلیں
۸-۳۰ موکل شیوپتر گائن
۹-۱۰ یوکے پارکھی: کلارنیٹ پر راگ بیراگی
۲-۲۰ غزل

شام
۵-۲۰ وشوودیالین کاریہ کرم
نوکری کا چکر چھوڑیئے اپنا ادیوگ
شروع کیجئے
تقریر از ایس جی سونی
۶-۳۰ انورودھ لوک گیت

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۸-۲۰ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
غزل
۸-۳۰ وسنت ادھارے
راگ للت میں خیال
۹-۱۰ زرین دارو والا
سرود پر راگ چارو کیشی

دوپہر
۲-۰۰ پدماوتی شالگرام: گائن

شام
۶-۳۰ لوک گیت
۹-۱۵ نگر اور ناگرک

ھفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۷-۱۵ 'مدھیہ پردیش میں ہینڈلوم کے استر کا سدھار کیسے ہو'
تقریر از نظام الدین
۸-۳۰ فیاض الدین ڈاگر ظہیر الدین ڈاگر
راگ ہنڈول میں دھمار
۹-۱۰ گیان گھوش: تال وادیہ

دوپہر
۱-۱۰ رسولن بائی، سدھیشوری دیوی
بیگم اختر، گرجا دیوی
ہلکی کلاسیکی موسیقی پر مبنی ہوری'
۱-۴۵ بسم اللہ خاں اور ساتھی
شہنائی پر راگ جونپوری
۸-۰۰ 'دی پرابلم آف گروئنگ انڈسٹریل سٹی' انگریزی تقریر از این آر کرشنن
۹-۱۵ مانو درشن

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۸-۲۵ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام
۹-۱۵ سندھی پروگرام

۹-۴۵ بچوں کا پروگرام

دوپہر

۱۲-۳۰ گھر پریوار

۱-۱۰ من بھاون

۲-۲۰ ایم آر گوتم ، ٹھمری کھماج ٹپّہ

شام

۶-۲۰ سوُر مالا

۸-۳۰ سلسلہ وار گھریلو فیچر

۱۰-۰۰ دیوبرت چودھری ، ستار وادن

پیر ۲۳ مارچ

صبح

۸-۲۰ سمترا دیوی بھٹ ، گیت اور بھجن

۸-۳۰ سعید خاں اور رشید خاں
راگ میاں کی توڑی میں خیال

۹-۱۰ معین الدین خاں
سارنگی پر راگ گن کلی

دوپہر

۱-۱۰ درپن

رات

۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۸-۲۰ جے رام جیرانی ، بھجن

۸-۳۰ لیلا ، راگ بلاس خانی توڑی خیال

۹-۱۰ رگھوناتھ سیٹھ ، بانسری پر نٹ بھیرو

دوپہر

۲-۲۰ بھجن

شام

۶-۳۰ لوک سنگیت

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۸-۲۰ شانتا سکینہ ، بھجن

۸-۳۰ ملک ارجن منصور
راگ کھٹ اور جونپوری میں خیال

۹-۱۰ اسبا داس پنت ساگلے
پکھاوج وادن

شام

۶-۳۰ لوک گیت

۹-۱۵ گھر بار

۹-۳۰ ترنگ

۹-۴۵ من بھاون

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۸-۲۰ لکشمی شنکر ، گیت اور بھجن

۸-۳۰ ایم بی کلیانی اور وی آر ولی واڈیکر
راگ ابیر اور بھیرو میں خیال

۹-۱۰ آکاشوانی وادیہ ورند

شام

۵-۳۰ وشو ودیالین کاریہ کرم
'نماڑ مالوہ کی بنجارہ جاتیاں اور انکی
جیون پدھتی' ، تقریر وی ایس وانکر

۶-۲۰ ارملا ناگر ، گیت اور غزل

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح

۸-۲۰ رام پرساد بسمل ، گیت اور غزل

۸-۳۰ لکشمن پرساد جے پور والے
راگ گجراتی توڑی میں خیال

۹-۱۰ دھولی خاں طبلہ پر تین تال

دوپہر

۲-۲۰ قوالی

رات

۹-۳۰ سور سریتا
ہری پرساد چورسیا ، بانسری پر راگ جھنجھوٹی
ہنس دھونی اور پیلو

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۷-۴۵ 'مدھیہ پردیش میں والی بال کی پریاس'
تقریر از وی کے یما

۸-۲۰ کسم بڑوڈکر ، گیت اور بھجن

۸-۳۰ نرملا دیوی
راگ مشر بیراگی میں ٹھمری

۹-۱۰ محمد شریف پونچھ والے
ستار پر بھیروی

رات

۹-۱۵ مالو درشن

اتوار ۲۹ مارچ

صبح

۸-۲ اس ماس کا گیت

۸-۳۰ مراٹھی کاریہ کرم

۹-۱۵ سندھی کاریہ کرم

۹-۴۵ بچوں کیلئے کاریہ کرم

شام

۸-۳۰ سلسلہ وار گھریلو فیچر

۱۰-۰۰ نزاکت علی سلامت علی
راگ درباری پہاڑی میں خیال و ٹھمری

پیر ۳۰ مارچ

صبح

۸-۲ شیونارنگ راڈے ، گیت اور بھجن

۸-۳۰ نصیر احمد ، راگ توڑی میں خیال

۹-۱۰ رمیش پریم ، وچتر وینا پر راگ بھیرو

دوپہر

۲-۰۰ کملیش موئیترا
طبلہ پر راگ گن کلی

شام

۸-۰۰ پرادیشک سماچار درشن

۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۳۱ مارچ

صبح

۷-۰۵ کملا ستھا اور پشپا پاگدھرے
بھگتی گیت

۸-۲۰ کمد کلکرنی ، سگم سنگیت

۸-۳۰ وینا ، راگ جونپوری میں خیال

۹-۱۰ وی جی جوگ
وائلن پر راگ دیسی

شام

۶-۳۰ سندھی گیت

۸-۱۵ چترا سنگھ ، جگجیت سنگھ
غزلیں

بقیہ: اورنگ آباد

منگل ۳۱ مارچ

صبح

۷-۱۵ راجہ کالے ، خیال

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے مراٹھی گیت

۱-۴۰ سگم سنگیت

رات

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۹-۳۰ سوُر تال

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بقیہ: لکھنؤ

شاہد خاں سرود

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
دیپتی لبواس ، غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام ، بھارتیندو ہریش چندر
بھارتیندو کی زندگی اور ان کے فن
پر مبنی پروگرام
تحریر : ڈاکٹر رام ناتھ پاٹھک

۹-۱۰ اور شب ۹-۴۵
ونائک راؤ لیلے
شاستریہ سنگیت

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

منگل ۳۱ مارچ

صبح

۷-۱۵ اور ۹-۱۰
روی راج شنکر ، بانسری

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵ ، ۸-۱۵
اقبال احمد صدیقی ، نعت اور غزلیں

۸-۲۰ اردو پروگرام ، نظم
امراض قلب : اسباب و احتیاط
بات چیت ، رنگ تغزل

شام

۹-۲۰ نیشنل پروگرام ، انگریزی تقریر

۱۰-۰۰ یووا سنگیت سبھا (دہلی سے ریلے)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا
پتہ صاف و خوشخط
تحریر کیجئے۔

امبیپور

(۲۳۸.۱ میٹر ۱۲۶۰ کلوہرٹز)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۳۵-۶ آرادھنا (بھکتی گان)
۰۵-۷ مانس گان (رام چرت مانس سے پاٹھ)
۱۵-۷ گیان وگیان
۳۰-۷ سگم سنگیت (جمعہ کے علاوہ)
۴۵-۷ پربھات کرن (ذکرامروز)
۵۰-۷ سورلہری
۳-۸ شاستریہ سنگت (اتوار کے سوائے)
۱۰-۹ فلمی گیت

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل (علاقائی موسیقی)

شام
۳۰-۵ یوواوانی (نوجوان بھائیوں کا پروگرام)
ہفتہ کو کشور سبھا
۱۰-۶ گودھولی (علاقائی موسیقی)
۱۵-۷ چوپال (کساں بھائیوں کا پروگرام)

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۳-۷ سدھاتیواری
گیت، بھجن
۳۰-۸ سرگجھاوارتا
بھرم کرد بنا جڑی بوٹی'
از وشرقھ
۳-۸ ہری پرساد چورسیا
بانسری پر راگ کیشوری

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل
سادھورام روجو اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
موہن داس مہنت
کبیرپنتھی لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
'کرشی وشو ودیالئے سے کھیتوں تک'
'کرشی پرشکشن ضروری کیوں؟'
تقریراز بی پی گرگ

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۳۰-۷ جمیل احمد : غزلیں
۳۰-۸ سواستھ چرچا
'مہلاؤں میں کینسر کی بیماری'
تقریراز مایا پانڈے
۳-۸ شرافت حسین خاں
بسنت میں خیال وترانہ

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل
نوت کھلکھو اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
دھرم شیلا ورما : بھوجپوری لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
'فالتو سامان کر اپیوگی چیز'
'ہولی پر سواد شٹ ویجن' تقریراز
شانتی سنہا
ماتا چرن مشر : کویتا پاٹھ

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۳۰-۷ رینوکا : بھجن، غزل
۳۰-۸ عبدالحلیم جعفرخاں
ستار پر شکل بلاول

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل
بوڑھراداس : آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
رام رتن اور ساتھی
سرگجہا نرگن لوک بھجن
۱۵-۷ چوپال
گرمی والی مونگ کی کاشت
'مشینہ ادیوگ میں سہکارتا کا مہتو'
تقریراز جی پی کھرے
۸... 'دکھوا کا سے کہوں' از تپن بنرجی
۱۰... عبدالحلیم جعفرخاں : ستار وادن

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۳۰-۷ کسم بروڈکر : گیت بھجن
۲-۸ سرگجہا کہانی از ایشور دوبے
۳۰-۸ پورن چندر گویا : خیال للت

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل
ہنگ سائے اور ساتھی، آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
نندنی ہیلا، سرگجہا گیت
۱۵-۷ چوپال
لوک کتھا از وکرمادتیہ مشرا
۸... 'انوکھا جل پربات سرگجہا کے آنچل میں'
تقریراز دیونارائن سنگھ
۱۰... پورن چندر گویا : خیال جے جے ونتی

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۳۰-۷ گاندھی چرچا
۲-۸ پریوار کلیان
گربھ پات کب اور کیسے؟ تقریراز
مولوالیس رام
۳۰-۸ قربان علی خاں، جلترنگ پر گجری توڑی
رمضان خاں، طبلہ وادن

دوپہر
۲۰-۲ گونجے جنگل
پریتم رام راجواڑے : آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
گوپال پانڈے : بھوجپوری لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
'ہولی کیسے منائیں' تقریراز ڈی ڈی ورما
'سرکشا سے اتپادن بڑھ سکتا ہے'
تقریراز جے پی سترا
۸... وکاس کے بڑھتے چرن 'پرمانو'
تقریراز ڈاکٹر ایم ایل نایک

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۳۰-۷ ہوری گیت
۳۰-۸ شوبھا گرتو : ہوری، کجری، چیتی

دوپہر
۱۰-۱ گھر آنگن
'چانئے اور مونگ پھلی کتنا گن کاری'
'گرہ سجا' کاغذ کے پھولوں سے سجاوٹ'
۳۰-۲ گونجے جنگل
موہر سائے اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
راس بہاری مشرا : بھوجپوری لوک گیت
۱۵-۷ ہولی کا ہڑدنگ
۳۰-۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام
پدماوتی شالگرام : گائن

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۳-۷ ارملا ناگر : نغمے
۳۰-۸ پھلواری :
'جنوتیاں اور سہیلتا' تقریراز بی پرہان
'پھل سے لدی ڈالی ہمیشہ جھکی ہوتی ہے'
تقریراز سدھا پرساد

دوپہر
۲-۲ گونجے جنگل
شیام داس اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام
۱۰-۶ گودھولی
سادھنا سنگھ : بگھیلی لوک گیت
۱۵-۷ چوپال
سرگجہا لگھو ناٹیکا
تحریر، اشوک شرما راہی
'گاؤں میں سرکشا کی آوشکتا'
تقریراز گیان دیو تیلنگ
۱۰... استاد شکور خاں : سارنگی پر ملہ بہاگ

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۳۰-۷ دیپک چیٹرجی
گیت، غزل، بھجن
۳۰-۸ سرگجہا تقریر
۳۰-۸ کشوری امونکر

خیال جونپوری، ٹھمری

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
شوبھت رام اور ساتھی، آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
رجنی سکینہ : بندیلی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
گرامین بنک سے کسان کیسے لابھ اٹھائیں

۹-۳۰ اپنی دھرتی اپنا دیش
'ہریانہ'

منگل ۲۴ مارچ

صبح

۷-۳۰ نیلم ساہنی : گیت
۸-۲۰ سواستھ چرچا
'تپدق کیوں پھیلتی ہے' از دوارکا پرساد
۸-۳۰ نکھل بینرجی
ستار پر بلاس خانی توڑی و سندھرا

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
اوگیت ہکرا و ساتھی : آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
پیارے لال وشوکرما
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
'گرمی کے کھان پان کی تیاری'
تقریر نیلما سنہا

۱۰.۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
عبدالصمد : سارنگی وادن

بدھ ۲۵ مارچ

صبح

۷-۳۰ مہدی حسن : غزلیں
۸-۲۰ اے کانن : خیال بیراگی بھیرو

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
سیلسن ترکی اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
نول داس مانک پوری اور ساتھی
چھتیس گڑھی گیت

۷-۱۵ چوپال
'گیہوں کیسے سرکشت کریں'
'کم پونجی میں صابن کیسے تیار کریں'

۸.۰۰ کچھ تو کہئے
پیشکش : امرشور دوبے

۱۰.۰۰ اے کانن : راگیشری

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح

۷-۳۰ شیلا لال : گیت، بھجن
۸-۲۰ بجرنگ بہادر سنگھ : سرگجہا گیت

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
رام موہن تواری : آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
اندرا نائیڈو : سرگجہا گیت

۷-۱۵ چوپال
سرگجہا کہانی از بسین دویک

۱۰.۰۰ پرکاش وڈھیرا
بانسری پر درباری کانہڑا

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح

۷-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۲۰ پریوار کلیان
'ماں بننے کی پوروشرط'
تقریر از ڈاکٹر نیلم مجاج
۸-۳۰ روشن آرا بیگم
خیال بسنت و ٹھمری

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
سجیون داس اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
محمد سلیم : بھوجپوری لوک گیت

۷-۱۰ چوپال
'کھیتی کے اوزار کی دیکھ بھال'
تقریر از ایس پی مشرا
'بری عادتوں سے بچئے اور پیسہ بچائیے'
تقریر از ڈی کے سکینہ

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح

۷-۳۰ نرملا مشرا : گیت، بھجن
۸-۳۰ استاد علاؤالدین خاں
ستار پر کوشی بھیرو

دوپہر

۱-۱۰ گھر آنگن
آنتا شرما : کویتا پاٹھ
صحت سے متعلق سوال و جواب
از ملیا پانڈے

۲-۲۰ گونجے جنگل
توورام اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
سنتوش پانڈے
بھوجپوری لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
'نیبو و سنترہ کیسے لگائیں'
'گرمی کی بیماریاں و ساودھانیاں'
تقریر از ڈی ایل اورا

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
بلرام پاٹھک : ستار

اتوار ۲۹ مارچ

صبح

۷-۳۰ غلام علی : گیت، غزل
۸-۲۰ پھلواری
سمے کا مولیہ
کہانی
پراچین سبھیتا

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
شوبھ ناتھ اور ساتھی : آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
نورالدین خاں : سرگجہا لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
'شراب سے بربادی' تقریر راجکمار مشر

۱۰.۰۰ بشیر خاں : سارنگی پر بسنت بہار

پیر ۳۰ مارچ

صبح

۷-۳۰ نیتا شریواستو
گیت، بھجن
۸-۲۰ 'بھوتی ڈول' سرگجہا تقریر
از موتی چند وشوکرما
۸-۳۰ جتیندر ابھشیکی : خیال بلاس خانی
حنیف خاں : طبلے پر جھپ تال

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
نارائن گونڈ اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
سروج امبشٹھ
بھوجپوری لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
کسان سہکاری سنستھا سے کیسے
فائدہ اٹھائیں؟

منگل ۳۱ مارچ

صبح

۷-۳۰ طلعت محمود : غزلیں
۸-۲۰ سواستھ چرچا
'سردیوں میں زکام'
تقریر از نارائن چند سندے
۸-۳۰ بسم اللہ خاں و ساتھی
شہنائی پر گن کلی اور للت

دوپہر

۲-۲۰ گونجے جنگل
سون کلیانی بائی اور ساتھی
آدیواسی گیت

شام

۶-۱۰ گودھولی
سبل داس سونوانی
چھتیس گڑھی لوک گیت

۷-۱۵ چوپال
'آنگن باڑی میں کیا اگائیں'
تقریر از رینا رازداں
'پانی کر صاف صفائی کا بر ضروری'
تقریر شنتی کلا شریواستو

۱۰.۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
گوپال کا بجی لال : گائن

آواز کی قیمت

فی کاپی — ۵ پیسے
سالانہ — ۱۰ روپے
دو سال — ۱۸ روپے
تین سال — ۲۵ روپے

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر الف ۸۰۸٫۶ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز — شارٹ ویو سری نگر ب ۴۱٫۲ میٹر ۷۲۹۰ کلو ہرٹز
۴۹٫۱ میٹر ۶۱۱۰ کلو ہرٹز ۹۱٫۷۴ میٹر ۳۲۷۰ کلو ہرٹز
پہلی مجلس - صبح ۵۵-۵ سے صبح ۱۰ - ایک
دوسری مجلس صبح ۳ اسے رات ۳ - ایک (پیر منگل جمعرات اور جمعہ)
صبح ۳ اسے رات ۵ - ۱۱ تک (بدھ اور ہفتہ) اتوار کو صبح ۵۵-۵ سے رات ۵ - ۱۱ تک

خبریں

کشمیری میں خبریں صبح ۳۰-۷، شام ۵-۸، کشمیری میں علاقائی خبریں صبح ۵-۷ اور شام ۳-۰
اردو میں خبریں صبح ۵-۸، دوپہر ۳۰-۱، رات ۱۵-۹، اردو میں علاقائی خبریں صبح ۵-۲
انگریزی میں خبریں صبح ۸-۴، دوپہر ۲-۳، شام ۶-۳، رات ۹-۰ اور ۱۱-۰
سنسکرت میں خبریں صبح ۷-، لداخی میں علاقائی خبریں دوپہر ۲ — دلچسپ خبریں (علاقائی) صبح ۹-۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۵ - صبح گاہی (کلاسیکی سنگیت کا پروگرام) (روزانہ)
۲-۶ "روشنی" برگزیدہ ہستیوں کے درس
اقوال (اردو) (اتوار، منگل، جمعہ)
"گاشہ تراچھ" برگزیدہ ہستیوں کے
زریں اقوال (کشمیری)
۳-۶ مالی ہندسہ (روزانہ سوائے جمعہ)
۸ - "پرتو خیال" (غزلوں کا پروگرام) (روزانہ)
۱-۸ گھرانوں کیلئے
اردو میں گھرانوں کیلئے پروگرام (اتوار)
"پوسہ" یودار ای ے احباب (پیر)
"نقش حیات"
کشمیری میں ریڈیو ڈائجسٹ پروگرام
(منگل) پہاڑی پروگرام (جمعہ
اور اتوار کو دن میں چار سکے)
موسیٰ تصاویر (کشمیری)
(پہلے دوسرے، چوتھے ہفتہ کو)
"حرف حرف" (اردو)
(تیسرے یا پانچویں ہفتہ کو)
۸-۲۵ "پردہ" (کشمیری)
(پہلے تیسرے یا پانچویں ہفتہ کو)
دات مرات (اردو) (چوتھے ہفتہ کو)
۹-۵ زونہ ڈب کشمیری میں سلسلہ وار فیچر
(روزانہ سوائے جمعرات)
۹-۳ تو ہنر فرمائش سامعین کی فرمائش
پر کشمیری گانے (روزانہ اور منگل
کو رات دس بجے)
۱ - "ویڈیو سورو ربل" (اتوار)
۱-۱۵ "ہونہار"
اردو میں بچوں کیلئے پروگرام (اتوار)
۱۱ - "ثقافت"
گھرل میگزین کشمیری (پہلی اتوار)
علم میگزین اردو (دوسری اتوار)
موسیقی میگزین (تیسری اتوار)
علم میگزین کشمیری (چوتھی اتوار)
"ثقافت"
کلچرل میگزین (اردو) (پانچویں اتوار)
۱۱-۲ ڈراموں کا میشنل پروگرام
(دوبارہ براڈکاسٹ) پہلی اتوار
اردو کھیل
(دوبارہ براڈکاسٹ) دوسری اتوار
کشمیری کھیل
دوبارہ براڈکاسٹ) تیسری اتوار

امریکیت یو تھی اتوار
انتخاب (دوسرے اسٹیشنوں سے
انتخاب) پانچویں اتوار)
۱۲-۴ پراگاش عیر نصابی تعلیمی پروگرام
(روزانہ سوائے منگل اور جمعہ)
۱ - معروف موسیقی (روزانہ)
۳-۱ فوجی بھائیوں کیلئے (روزانہ)
۳ - فوجی بھائیوں کیلئے (روزانہ)
۳-۴ "ہی مال" کشمیری میں عورتوں کے
لیے پروگرام (اتوار)
پہاڑی پروگرام (جمعرات)
۵ گوجری پروگرام (سری نگر سے ریلے)
۳-۵ گوجری پروگرام (سری نگر سے
۱-۶ زور گا سماچار (اول) صلح نامہ
صلح نامہ (سر)
۶-۱۵ گامی سماج "مدھر پروگرام" (روزانہ)
(دیہاتی بھائیوں کے لیے پروگرام

رات
۸ - "وادی کی آواز" (پاکستان مقبوضہ
کشمیر اور پاکستان میں رہنے والوں کے
لیے پروگرام) - روزانہ سوائے
اور جمعہ کے روز ساڑھے تک پروگرام
۳-۸ کھیلوں کی دنیا
(کشمیری) پہلے تیسرے پانچویں منگل)
(اردو دوسرے چوتھے منگل)
"ایکو سیٹھ"
دیہاتی بھائیوں کیلئے سلسلہ وار فیچر
(جمعرات) تمثیل؛ ڈرامے (اردو
کشمیری) (ہفتہ)
۸-۴۵ "تو ہہ س چھس وَاتہ"
(کشمیری میں مطربیکہ جواب) (اتوار)
اردو میں بات چیت (پیر)
کشمیری بات چیت (منگل)
خط کے لئے شکریہ
(اردو میں خطوں کے جواب) (بدھ)
انگریزی میں بات چیت (ہفتہ)
ہیلو ہمدم (کشمیری)
(پہلی تیسری پانچویں جمعرات)
"نور نامہ" (دوسری چوتھی جمعرات)
۹-۳ "گیہر ایک بار"
چیدہ چیدہ پروگرام (اتوار)
اردو اور کشمیری میں کھیل (پیر)
"جشن ماضی"
آرکائیوز سے انتخاب (پہلا منگل)
سائنس میگزین اردو (دوسرے منگل)

ٹشعراں پیچھے "گلشن کی راہ رنگی پر
سی بھی پروگرام (اردو) (تیسرے منگل)
سائنس میگزین (کشمیری) (چوتھے منگل)
"ایک شام سنگیت کی"
محفل موسیقی سے اقتباسات) (پانچویں
منگل) "سطر" (تعمیر و ترقی پر مبنی)
دستاویزی فیچر پروگرام سری نگر سے
(پہلے بدھ) "ملاقات"
(مشہور شخصیات سے ملاقات) (دوسرے بدھ)
"مطر" (تعمیر و ترقی پر مبنی دستاویزی
فیچر پروگرام جموں سے) (تیسرے بدھ)
"سنگر مال"
(کشمیری میں ادبی میگزین) (چوتھے بدھ)
"چترکار" (ہندی پروگرام) (پانچویں بدھ)
علاقائی موسیقی کا میشنل پروگرام
(پہلی جمعرات) نیرو ہوں کا میشنل
پروگرام (دوسری جمعرات)
"زودہ دا"
ہندی میں ادبی میگزین (تیسری جمعرات)
ڈراموں کا میشنل پروگرام (چوتھی جمعرات)
نشاۃ پو سنگیت
(ساز اور آواز) (پانچویں جمعرات)
"کہنگو"
(اردو میں مباحثہ) (پہلا جمعہ)
راست راستے
(کشمیری میں مباحثہ) (دوسرا جمعہ)
"تم تشم" (اردو میں ادبی میگزین
پروگرام) (تیسرا جمعہ)
"مرم شب ار"
(کشمیری میں مشاعرہ) (چوتھا جمعہ)
"مشاعرہ" اردو میں مشاعرہ (پانچواں جمعہ)
"خیالی رنگ میں کار" (مشہور شخصیتوں
کے ساتھ ملاقات) (کشمیری) (پہلا ہفتہ)
"بزم سامعین" (کشمیری) (دوسرا ہفتہ)
محفل مشہور شخصیتوں کے ساتھ ان
کے پیشے اور زندگی پر تبادلہ (اردو)
(تیسرا ہفتہ) "بزم سامعین" (اردو)
(چوتھا ہفتہ) "بزم قوالی" (پانچواں ہفتہ)
۱ - "آپ کی فرمائش" (فلمی گانوں پر مبنی
موسیقی کا پروگرام) (اتوار اور بدھ)
"اردو پوسٹ مل"
موسیقی کا پروگرام (تیسری جمعرات)
"نشس آواز"
فوجی بھائیوں کا پروگرام (پانچویں جمعرات)

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
اجیت کمار : نعت
نریندر پنڈت : بھجن
جعفر قوال اور ساتھی : نعتیہ قوالی
۸-۰۰ پرتو خیال
نسیم بانو : غزلیں

دوپہر
۱۲-۰۰ راجکمار رضوی : غزلیں
۱۲-۴۰ پراگاش
'یم چھ وناں نیل مت'
کشمیری میں گفتگو
۲-۳۰ پریم ناتھ چھٹو : ستار وادن
۴-۳۰ راج بیگم اور عبدالرحمٰن خاں
غزلیں

رات
۹-۳۰ 'براندہ کنی' کشمیری کھیل
تحریر : حامی مشرقی

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
ایم آر سنڈیا : میلا
سیما شرما : بھجن
۸-۰۰ پرتو خیال
غلام سراج خاں : غزلیں
۸-۳۰ نقش حیات
(کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ)
۱۱-۳۰ کمال بٹ اور ساتھی : صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۴۰ بھجن
۴-۳۰ نسیم اختر اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸-۳۰ کشمیری میں کھیلوں کا پروگرام
۸-۴۵ سائینسک دنیا
کشمیری میں بات چیت
۱۰-۰۰ تو ہنر فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

بدھ ۱۸ مارچ

صبح ۵-۰۰ صبح گاہی
نظم خوانی — بھجن
۸-۰۰ پرتو خیال
غزلیں
۸-۳۰ پنجابی پروگرام
۱۱-۳۰ چھکری اور روف

دوپہر
۱۲-۴۰ پراگاش
'کیلی کٹھ کیکر' کشمیری میں گفتگو
۲-۱۵ حبیب اللہ اور ساتھی
چھکری اور روف
۴-۳۰ عبدالاحد بیرے اور آشا کول
غزلیں

رات
۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ
اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب
۹-۳۰ منظر
ایک ترقیاتی پروگرام (جموں سے ریلے)
۱۰-۰۰ تو ہنر فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
جی ایم ساز نواز اور ساتھی
کلام وہاب کھار
پشپا ہنس : نعت
۸-۰۰ پرتو خیال
اقبال قریشی : غزلیں
۸-۳۰ گھریلو خاطر
کشمیری میں گھرانوں کیلئے ملا جلا پروگرام
۹-۱۰ محمد خلیل اور ساتھی : قوالی

دوپہر
۱۲-۴۰ پراگاش
۲-۱۵ لسّی محمد جام اور ساتھی
چھکری اور روف
۳-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۴-۰۰ 'کیساری'
کشمیری، ڈوگری، پنجابی، گوجری اور
لداخی موسیقی کا پروگرام
۴-۳۰ پہاڑی پروگرام

رات
۸-۳۰ 'کچھ پچھ'
کشمیری میں سلسلہ وار فیچر

٨-٤٥ پہلے قدم
سودہ اور پیشکش: مفتی بشیر
٩-٣٠ دودھا
ہندی میں ایک طلبا پروگرام

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
اوتکار ناتھ کول: نظم خوانی
اوشا شنڈن: بھجن
٧-٣٠ گاندھی کتھا
٨-٠٠ پرتو خیال
جگجیت سنگھ: غزلیں
٨-٢٠ پنجابی پروگرام
دوپہر
١٢-٤٠ نعتیں اور منقبت
رات
٩-٣٠ 'ہم قلم'
اردو ادبی پروگرام
١٠-٠٠ داستان

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
نرملا ارون: نعت
سلام
٨-٠٠ پرتو خیال
راحت علی: غزلیں
٨-٣٥ 'پروہ'
١١-٣٠ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
دوپہر
١٢-٤٠ 'پراگاشں'
رات
٨-٣٠ وجے کمار ملّا: غزلیں
٨-٤٥ کشمیری شال اور شال بافی
انگریزی تقریر از ابدال احمد
٩-٣٠ محفل
ممتاز شخصیت سے گفتگو
١٠-٣٠ محمد سلطان بٹ و ساتھی اور
عبدالغنی و ساتھی
چھکری اور روف

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
٧-٠٥ دیویندر سنگھ راگی

اور ساتھی: شبد
بھجن
٨-٠٠ پرتو خیال
دلراج کور: غزلیں
٨-٢٠ گھرانوں کیلئے (اردو)
١٠-١٥ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے طلبا پروگرام
١١-٠٠ فلم میگزین (کشمیری)
١١-٣٠ امر سنگیت
دوپہر
١٢-٤٠ پراگاشں
٢-١٥ 'سوہنزل'
دیہی علاقوں کی اسپاٹ ریکارڈنگ
پر مبنی پروگرام
٤-٣٠ 'ہی مال'
کشمیری میں خواتین کیلئے پروگرام
رات
٨-٤٥ تونہٕ چٹھیٕ واتٕر
کشمیری میں سامعین کے خطوں
کے جواب
١٠-٠٠ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

پیر ۲۳ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
نسیم اختر: نعت
دیناناتھ: حب الوطنی کے گیت
٨-٠٠ پرتو خیال
مہدی حسن: غزلیں
دوپہر
١٢-٤٠ پراگاشں
یم چھونان - نیل مت
کشمیری میں گفتگو
٤-٣٠ نسیم اختر اور غلام محمد راہ
غزلیں
رات
٩-٣٠ اردو میں کھیل

منگل ۲۴ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
آرتی ٹکو اور ساتھی، لسیلا
٨-٠٠ پرتو خیال

محی الدین خاں: غزلیں
٨-٢٠ نقش حیات
(کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ)
١١-٣٠ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
دوپہر
١٢-٤٠ بھجن
رات
٨-٣٠ اردو میں کھیلوں کا پروگرام
از ویریندر کنہ
٨-٤٥ ساین گامن ہندی کینہ نووی تہ پوت نظر
کشمیری تقریر از ارجن دیو مجبور
٩-٣٠ سائنس میگزین
١٠-٠٠ تونہٕ فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
راج بیگم: نظم خوانی
اوپی کپور: بھجن
٨-٠٠ پرتو خیال
غزلیں
٨-٢٠ پنجابی پروگرام
١١-٣٠ عبدالرشید حافظ اور ساتھی
چھکری اور روف
دوپہر
١٢-٤٠ 'پراگاشں'
سائنی ریاست - کرناہ
کشمیری میں گفتگو
رات
٨-٣٠ راج بیگم اور اوین کول
غزلیں
١٠-٠٠ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
مشتاق حسین: نظم خوانی
بیگم اختر: غزلیں
٨-٠٠ پرتو خیال
راجندر مہتہ: غزلیں
٨-٢٠ گھر باہ خاطرہ
کشمیری میں گھرانوں کیلئے پروگرام

٩-١٠ رحمت اللہ خاں: غزلیں
دوپہر
١٢-٤٠ پراگاشں
سون جسم - ہوٹ بتہ امیکی دادئی
کشمیری میں گفتگو
٢-١٥ خضر بٹ اور ساتھی: سرنائی وادن
٢-٣٠ جی ایم ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
٤-٣٠ پہاڑی پروگرام
رات
٨-٣٠ 'کچھ بیٹھ'
کشمیری میں سلسلہ وار فیچر
٨-٤٥ 'نولہ باتھ'
رحمت اللہ خاں: غزلیں
٩-٣٠ ڈرامہ کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
منموہن پہاڑی: بھجن
عزیز احمد خاں وارثی قوال اور ساتھی
نعتیہ قوالی
٨-٠٠ پرتو خیال
اردو غزلیں
٨-٢٠ پنجابی پروگرام
١١-٣٠ غلام محمد خاں اور ساتھی
چھکری اور روف
دوپہر
١٢-٤٠ نعتیں اور منقبت
٢-١٥ راجندر کاچرو: غزلیں
رات
٩-٣٠ اپنی دھرتی اپنا دیش
١٠-٠٠ داستان

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
٧-٠٥ صبح گاہی
شبیر حسین: نظم خوانی
پیلا ساور: نعت
٨-١٠ پرتو خیال
پیلا ساور: غزلیں
٨-٢٠ مول شہار
سودہ اور پیشکش: رشید نازکی
٨-٣٥ ذات بترات
١١-٣٠ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۴۰ 'پراگاش'
ایم ہانس عظیم - کلہن ، گفتگو
۲-۳۰ سرلا کپور : غزلیں

رات
۸-۳۰ ایم کے پنڈت : غزلیں
۹-۳۰ بزم سامعین : کشمیری
۱۰-۳۰ علی محمد شیخ اور ساتھی
چکری اور روف

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
راجندر سنگھ راگی اور ساتھی : شبد
بھجن
سلام کورس
۸-۰۰ پرتو خیال
دلراج کور : غزلیں
۱۰-۱۵ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے پروگرام

دوپہر
۱۲-۴۰ 'پراگاش'
چار وائن ہندی وادی
کشمیری میں گفتگو

رات
۸-۴۵ تو ہنز چیٹھی واتر
کشمیری میں سامعین کے خطوں کے جواب
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
نرملا ارون : نعت
کیلاش مہرہ اور ساتھی : نعت
۸-۰۰ پرتو خیال
نرملا ارون : غزلیں
۱۱-۳۰ محمد عبداللہ گوری پورہ
چکری اور روف

دوپہر
۱۲-۴۰ پراگاش
یم چھ ونان - نیل مت

میڈیم ویو جموں الف ۳۰۳،۰۰ میٹر ۹۹۰ کلو ہرٹز
جموں ب ۲۷۵،۲۴ میٹر ۱۰۸۹ کلو ہرٹز
شارٹ ویو صبح ۴۵-۵ سے ۸ تک ۸۹،۴۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز
صبح ۰۰-۸ کے بعد ۵۰،۳۳ میٹر ۵۹۶۰ کلو ہرٹز
دوپہر ۴۱،۱۹ میٹر ۷۱۷۰ کلو ہرٹز
شام اور رات ۸۹،۴۹ میٹر ۳۳۴۵ کلو ہرٹز

خبریں

ھندی، صبح ۰۰-۸، دوپہر ۱۱-۵، ۰۱-۲، شام ۵-۵۰، ۰۰-۶ رات ۴۵-۸ اور ۱۵-۱۱
انگریزی: صبح ۱۰-۸، دوپہر ۱-۰، ۲-۰، ۳-۲ (دھیمی رفتار سے) شام ۶-۰، رات ۹-۰ اور ۱۱-۰
اردو صبح ۵۰-۸، شام ۴۵-۷ سری نگر سے ریلے ۱۵-۹
ڈوگری صبح ۲۰-۸، شام ۱۵-۷

پیر ۱۶ مارچ

صبح
۷-۴۵ غلام محمد اور ساتھی : ڈوگری سہگان

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
ہمارا دیش 'پنجاب' : فیچر

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'وہاں ڈاوری' انگریزی مباحثہ

رات
۱۰-۰۰ 'من کے نین ہزار' ناٹک اردو
تحریر : پشکر ناتھ
(دوسری قسط)

منگل ۱۷ مارچ

صبح
۷-۴۵ امبا ڈے، وینا گپتا : ڈوگری موسیقی

بدھ ۱۸ مارچ

صبح
۷-۴۵ انل کمار ، سدرشن کور کیرتی

کشمیری میں گفتگو

رات
۹-۳۰ دزن ژگ
کشمیری میں کھیل
تحریر : شوکت حسین شوکت

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۵-۰۰ صبح گاہی
لیلا - بھجن - نعت
۸-۰۰ پرتو خیال
اردو غزلیں
۸-۲۰ نقش حیات
(کشمیری میں ہفتہ وار ڈائجسٹ)
۱۱-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۴۰ بھجن
۲-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات
۸-۳۰ کھیلوں کا پروگرام (کشمیری)
تقریر : منظور احمد خاں
۸-۴۵ 'نوہ کتابہ'
کشمیری میں نئی کتابوں پر تبصرہ
از مظفر عازم
۹-۳۰ ایک شام سنگیت کی
محفل موسیقی سے اقتباسات
۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'اسپیک کرکٹ انگلش'

رات
۵-۰۰ گوجری پروگرام

جمعرات ۱۹ مارچ

صبح
۷-۴۵ انیتا شرما ، پرومن سنگھ
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
'سوہلی آرٹ - ایک جائزہ'
فیچر

شام
۶-۳۰ دلیس سہاماں
میری نیں کویتا
نظم خوانی از رگھوناتھ سنگھ

جمعہ ۲۰ مارچ

صبح
۷-۴۵ گردھاری لال پنت ، بملا دیوی
ڈوگری موسیقی
۸-۲۰ باپو نے کہا تھا

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے
ہمارا دیش 'ہماچل پردیش' ، فیچر

شام
۶-۳۰ ودیارتھیوں کیلئے
'تسیں لکھدا بیہ' ، خطوں کے جواب
۷-۳۰ انگریزی پروگرام
'آر پلانٹس ریلی امپارٹمنٹ' ، مباحثہ
شرکا : ڈاکٹر سی کے اٹل
ڈاکٹر ایس این کھوسلہ
۱۰-۰۰ 'ڈھنڈیاں دھاراں ، مکدے انگارے'
دینو جامدواج کا ڈوگری ناٹک

ہفتہ ۲۱ مارچ

صبح
۷-۴۵ لکشمی بائی راٹھور ، نریندر گپتا
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ ودیارتھیوں کیلئے

دوردرشن کلکتہ

چینل ۴ — ۶۲۰۲۵ میگاہرٹز (تصویر)
بینڈ ۱ — ۶۷۰۰۵ میگاہرٹز (آواز)

خبریں

بنگالی میں خبریں — ۸ (رات) انگریزی میں خبریں ۲ – ۹ (رات)

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۳۰ – ۶ آج کے پروگرام ۵۵ – ۶ کل کے پروگراموں کی جھلک

اتوار کو آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار — شام ۳۲ – ۶ جانے انجانے (بچوں کے لئے پروگرام) ۳۵ – ۶، ۱ – ۸، ۳ – ۹ بنگالی فیچر فلم

پیر — شام ۳۲ – ۶ سرئیل فلم انگریزی ۲۵ – ۷ صنعتی مزدوروں کیلیے پروگرام/ساکث تکار ۱۰ – ۸ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۴۰ – ۸ رابندر سنگیت/شاستریہ سنگیت/ڈانس کنسرٹ

منگل — شام ۳۲ – ۶ اور ۵۰ – ۶ بچوں کے لئے ۰۰ – ۷ ڈرامہ ۱۰ – ۸ سار سنگیت/پارلیمنٹ ریویو/سنگیت ۳۰ – ۸ ساہتیہ سنسکرتی

بدھ — شام ۳۲ – ۶ انایاز سپتہ رنگی/زوفیرہ ۲۵ – ۶ بال کتھا

(دیہی علاقوں کیلیے پروگرام)/ضلعوں سے ۰۵ – ۷ شیام سنگیت/رابندر سنگیت/ادھونک/نذر الگیتی/لوک گیتی ۲۰ – ۷ اک تو پیسے بے دیکھیں (شہری ذمہ داری) ۲۵ – ۷ گھرانوں کے لئے ۱۰ – ۸ بزم قوالی/شام غزل/پھول کھلے ہیں گلشن گلشن/آر دیہی ۴۰ – ۸ ناظرین کا فورم (ناظرین کا نظریہ اوران کے خطوں کے جواب ۵۰ – ۸ فلم

جمعرات — شام ۳۲ – ۶ بچوں کے لئے ۰۰ – ۷ صنعتی مزدوروں کے لئے ۲۵ – ۷ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۴۰ – ۸ مچھرمالا

جمعہ — شام ۳۲ – ۶ بچوں کیلیے (انگریزی) ۰۰ – ۷ نوجوانوں کے لئے پروگرام ۳۰ – ۷ فلم ۱۰ – ۸ کرنٹ افیرز/ویوز ۲۵ – ۸ رقص اور موسیقی کا نیشنل پروگرام

ہفتہ — شام ۳ – ۶، بنگالی کوئز ۰۰ – ۷، ۱۰ – ۸، ۳۰ – ۹ ہندی فیچر فلم

'عظیم فنکار — پریم چند'

شام
۰۰ – ۵ آپ کا پتر ملا، اور آپکی فرمائش

اتوار ۲۲ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ بھوپندر، لتا منگیشکر
ڈوگری موسیقی
۳۰ – ۹ بال جگت
گلدستہ، بال جگت کی ڈاک

دوپہر
۰۰ – ۱۲ ادھیاپکوں کیلئے
'مارل ایجوکیشن ان اسکول' مباحثہ
۳۰ – ۱۲ گھرانوں کیلئے
'فرصتی قیمتیں اور گرہنی'

شام
۳۰ – ۶ دیس سہاماں
تندے پتر، تندے گیت
۳۰ – ۹ پنجابی پروگرام
تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۲۳ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ مہندر کپور، مینا کپور
ڈوگری موسیقی
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'لائف اینڈ ورک آف مسز سروجنی نائیڈو'

منگل ۲۴ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ شیل بالا، منوہن پہاڑی
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'لوٹ از دی رانگ ود انڈین اسپورٹس'
مباحثہ

رات
۰۰ – ۱۰ 'من کے نین ہزار' اردو ناٹک
تحریر: پشکرناتھ
(تیسری قسط)

بدھ ۲۵ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ لکشمی کانت جوشی، کیلاش مہرہ
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'ڈوگرہ آرٹ گیلری' انگریزی پروگرام

رات
۰۰ – ۱۰ پنجابی پروگرام، تہاڈی پسند

جمعرات ۲۶ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ برجموہن لال، کلپنا کیسر
ڈوگری موسیقی
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'لائف، کلچر اینڈ پلیسز آف انٹرسٹ آف جموں ریجن' انگریزی پروگرام

رات
۳۰ – ۶ دیس سہاماں
میری نہیں کوتیا
نظم خوانی از پرکاش پریمی

جمعہ ۲۷ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ پریتی جاولہ، مینو پرشوتم
ڈوگری موسیقی
۳۰ – ۸ باپو نے کہا تھا
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے

شام
۳۰ – ۶ دیس سہاماں
تسیں لکھدا اے، خطوں کے جواب
۳۰ – ۷ 'کشمیر — دی ایوارڈ آف وزڈم'
انگریزی تقریر از پروفیسر ایس این واکلو
۰۰ – ۱۰ 'کڑی دھوپ نے ننگی چھاؤں'
آفاق احمد کا اردو ڈرامہ

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ اوشا منگیشکر، بلبیر سنگھ
ڈوگری موسیقی

دوپہر
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
اسے وزٹ ٹو وشنو دیوی

شام
۰۰ – ۵ آپکا پتر ملا اور آپکی فرمائش

اتوار ۲۹ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ کرشنا کلے، کرشنا کماری
ڈوگری موسیقی
۳۰ – ۹ بال جگت
گلدستہ — ڈرامہ

۰۰ – ۱۲ ادھیاپکوں کیلئے
'از اور ڈیموکریسی اے فیلیور'
مباحثہ
۳۰ – ۱۲ گھرانوں کیلئے — جھلکی

شام
۳۰ – ۶ دیس سہاماں
تندے پتر، تندے گیت
۳۰ – ۹ پنجابی پروگرام
تہاڈی چٹھی ملی

پیر ۳۰ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ جگموہن کور، شمیمہ دیو
ڈوگری موسیقی
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'دی اینشنٹ ہسٹری آف انڈین کرکٹ'

رات
۳۰ – ۹ پنجابی پروگرام

منگل ۳۱ مارچ

صبح
۴۵ – ۷ غلام محمد اور ساقی
ڈوگری سہاگان
۰۰ – ۱۲ ودیارتھیوں کیلئے
'ہماری زندگی میں کتابوں کی اہمیت'

رات
۰۰ – ۱۰
'ستھے دانک' ڈوگری ناٹک
تحریر: وشوناتھ کھجوریہ

پیر ۲۳ مارچ

شام
...۷ سگم سنگیت ۴۲-۷ گیان دیپ، چلا شکویا، تعلیم بالغاں کا سبق نمبر ۲۴۔ ...۸ سلسلہ وار انگریزی فلم

منگل ۲۴ مارچ

شام
...۷ سگم سنگیت (مراٹھی) ۴۲-۷ پریورتن-ایک چنوتی
...۸ اسپورٹس راؤنڈاپ ۱۰-۱۰ بزم قوالی

بدھ ۲۵ مارچ

شام
...۷ فلم ...۸ امرت منتھن ۳۰-۸ ینگ ورلڈ
۱۰-۹ اور ۱۰-۱۰ ہندی ڈرامہ

جمعرات ۲۶ مارچ

شام
۴۲-۷ سگم سنگیت (ہندی) ...۸ مراٹھی میں ڈرامہ

جمعہ ۲۷ مارچ

شام
...۷ سگم سنگیت (ہندی) ۴۲-۷ گیان دیپ ٹاناتا پنچے ناتھ (ناتھ ششٹی پر کیرتن) فنکارہ؛ کسم کھرپڑے

ہفتہ ۲۸ مارچ

صبح
۳۰-۱، ...۲ شالیہ چترواڈنی شام ...۶ مراٹھی فیچر فلم

دوردرشن سرینگر

خبریں اور روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

۸- کشمیری میں خبریں ۱۵-۸ پروگراموں کی تفصیل
۴۵-۹ اردو میں خبریں ...۱۰ اختتام ...۷ سے ۳۰-۷ تک ست راستہ (دیہاتی بھائیوں کے لیے) پیر تا جمعرات)

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

صبح ...۱۱ بامن (بچوں کے لیے کشمیری میں پروگرام)
۳۰-۱۱ چھکری (علاقائی موسیقی) ۵۰-۱۱ یونیورسٹی کے لیے انتخاب ۱۰-۱۲ انتخاب/ڈرامہ
دوسری مجلس: شام ...۶ بجے یاون (نوجوانوں کے لیے کشمیری پروگرام) ۳۰-۶ چھکری (علاقائی موسیقی) ۵۰-۶ روزگار بلیٹن ...۷ اور ۱۷-۸ فیچر فلم

پیر

شام ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۴۵-۷ کائنات (ترقیاتی منصوبوں پر مبنی) ۱۷-۸ نقش ونغمہ (فلمی نغمے)
۵۰-۸ کھیل اور کھلاڑی (میگزین پروگرام) ۲۰-۹ روبرو (انٹرویو پر مبنی)

منگل

شام ۳۰-۷ ہمارا ماضی /چکری ۱۷-۸ آپ اور ہم (خطوط پر مبنی)
۴۰-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۳۰-۹ ہلکی پھلکی موسیقی

بدھ

شام ۳۰-۷ ڈوگری پروگرام ۴۵-۷ ہلکی پھلکی موسیقی
۱۷-۸ بنیاد (سلسلہ وار ڈرامہ) ۵۰-۸ نئی منزلیں (ترقیاتی منصوبوں پر مبنی) ۱۵-۹ آبشار (ادبی میگزین پروگرام)/ری ون (کشمیری میں ادبی میگزین پروگرام)

جمعرات

شام ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۴۰-۷ شگون گام/ہوم سائنس ۱۷-۸ نقش ونغمہ (فلمی نغمے)
۰۰-۹ حالات حاضرہ ۳۰-۹ ہلکی پھلکی موسیقی/دستاویزی فلم

جمعہ

شام ...۷ گوجری پروگرام ۳۰-۷ قوالی (اردو)
۵۰-۷ ہمارے فرائض (شہری ذمہ داری کا پروگرام)
۱۷-۸ گھرانوں کے لیے (اردو) ۵۰-۸ خیاباں
۱۵-۹ تندرستی ہزار نعمت (صحت سے متعلق پروگرام)

ہفتہ

شام ۔شگوفے (بچوں کے لیے اُردو پروگرام) ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۴۵-۷ ایک نغمہ ۱۷-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۵۰-۸ انجمن (اردو میں زنگا رنگ پروگرام)

بقیہ: بند آنکھوں کا سپنا

وہ پھر چل پڑا، سوچے سمجھے بغیر اس کے قدم اٹھ رہے تھے۔ ریلوے سینما کے قریب پہنچ کر وہ چونکا، ٹیوب لائٹ کی روشنی میں سینما کے پوسٹر پہ ہیرو ہیروئن ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے نظر آرہے تھے، ان کی آنکھوں میں ایک سوال ایک جواب جھانک رہا تھا ـــــ وہ بڑھتا گیا، زیادہ دیر تک وہ پوسٹر کی اس تصویر کو اپنے اندر نہ سما سکا، بڑھتے قدم، ریلوے ہاسپٹل کے قریب آگئے، نیم کے پیڑ کے نیچے اونگھتے ہوئے اور بوڑھے فقیر کے کانوں میں جاوید کے قدموں کی چاپ نے امید کی صدا جگا دی اور اس کی زبان سے صدائیں نکلنے لگیں ... بابا کچھ دے دو اللہ کے واسطے۔"

جاوید اس اندھے فقیر کی فریاد اور صداؤں کو نظر انداز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا، لیکن وہ ابھی چند ہی فرلانگ دور گیا ہوگا کہ اس کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا، اور وہ پلٹ پڑا ـــــ قدموں کی چاپ سن کر اندھے اور فقیر کے کانوں میں پھر آس اور امید گھنٹیاں سے بجانے لگیں "بابا .. کچھ دے دو اللہ کے واسطے۔"

جاوید اس کے قریب پہنچا اور اندھے فقیر کے کشکول پر جھک پڑا، جس میں بہت سارے سکے، اسٹریٹ لیمپ کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ جاوید کا ایک ہاتھ کشکول کی جانب بڑھا اور پھر ـــــ دوسرے لمحے کشکول کے سارے پیسے وہ اپنے دامن میں بھر کر کھڑا ہوگیا۔

اب جاوید کے قدم بڑی تیزی سے بازار کی جانب اٹھ رہے تھے۔ فقیر کی دعاؤں سے بے نیاز !! (پٹنہ سے نشر)

بقیہ: برف کے پھول

نے کہا۔ ڈائی ورس لے لو اور نئے سرے سے زندگی شروع کردو۔ مگر میں ایک ہی ضد پر اڑا رہا۔ کورٹ میں پہلی اپیل اس کی جانب سے ہونی چاہیے۔ اور تب سے آج تک نہ کوئی اپیل ہے اور نہ کوئی فیصلہ۔ گڈی جاتے لے آئی۔

"بچوں نے پہچان لیا تھا" اس نے پوچھا
"ہاں ـ گڈی پہچان گئی تھی ـ میں ہوں
"پچھلے دنوں آنٹی کا خط آیا تھا ـ تمہاری شکایت تھی ـ کہ تم نے بچوں کو ان کے یہاں سے لاکر ہاسٹل میں داخل کرا دیا ہے ـ
"میں نے ٹھیک ہی کیا ـ میں فائیٹ کر رہی ہوں، جو انھیں پسند نہیں ـ اور شاید تمہیں بھی پسند نہ آئے ـــــ مجھے لگا کہ گڈی کے انکل اور شیلے کا ٹور بھی فائیٹ کا ایک حصّہ ہے ـ
پھر زیادہ دیر نہ بیٹھ سکا ـ اٹھا .... وہ بھی اٹھی میں نے بچوں کی طرف دیکھا کسی نے مجھے نہیں روکا .... کوئی مجھے روک بھی نہیں سکتا تھا ـ باہر آگیا ـ باہر آکر یوں لگا ـ
جیسے جس بات کو میں طے کرنے آیا تھا وہ بات پہلے ہی طے ہو چکی ہے ـ
(ناگپور سے نشر)

آکاشوانی امبیکاپور
کی جانب سے گذشتہ دنوں بچوں کا ایک پروگرام مدعو سامعین کے روبرو منعقد کیا گیا۔ پیش ہیں اس محفل کی چند جھلکیاں

(اوپر دائیں سے)

۱ گنگا کنیا شالا کی ننھی منی طالبات نے مالن رقص پیش کیا
۱ جوتی شریواستو، سلی میتھیو اور سنیتا مشرا سرگجا گیت پیش کرتے ہوئے۔
۱ اسٹیشن انجینیر کے بھٹاچاریہ سامعین کا استقبال کرتے ہوئے

(درمیان اوپر دائیں سے)

۱ ننھی منی فنکاروں کا ایک رقص۔
۱ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے شباب رضوی۔
۱ لستیند رکمار پانڈے جیناگیت پیش کرتے ہوئے

(درمیان نیچے)

۱ سرسوتی سنسو مندر کے طلبا سموہ گیت پیش کرتے ہوئے۔

(نیچے دائیں سے)

۱ جنگل میں اسکول کا ایک دن' تپن کمار کی لکھی جھلکی بچوں نے پیش کی۔
۱ ہولی کراس کانونیٹ کے طلبا۔ رقص کا ایک انداز۔

▲ **اردو سروس** (دائیں سے) ۱) جمہوریت ایک اسلوبی زندگی کے زیر عنوان مرکزی وزیر جناب ضیاء الرحمٰن انصاری کی تقریر نشر کی گئی۔
۱) اکبر حیدر آبادی۔ اپنا کلام پیش کرتے ہوئے۔ ۱) ابھرتی ہوئی فلم اداکارہ شوبھی سنگھ (دائیں) کے ساتھ ثریا سعید کی گفتگو۔

▲ فلم ڈائرکٹر سبھاش گھئی
آل انڈیا ریڈیو کی وودھ بھارتی سروس سے
خصوصی جے مالا پروگرام پیش کرتے ہوئے۔

▲ 'اقبالیات'
کے موضوع پر رامپور سے نشر ایک گفتگو کے شرکاء
(دائیں سے) شرافت یار خاں، پروفیسر جگن ناتھ آزاد اور پروفیسر وسیم بریلوی۔

▲ 'سندر بیچے ــــ دو بچے'
ایک خوشحال گوجر خاندان ــــ
انکا سفر انکی منزل کے زیر عنوان ایک فیچر ریڈیو کشمیر جموں سے نشر کیا گیا۔
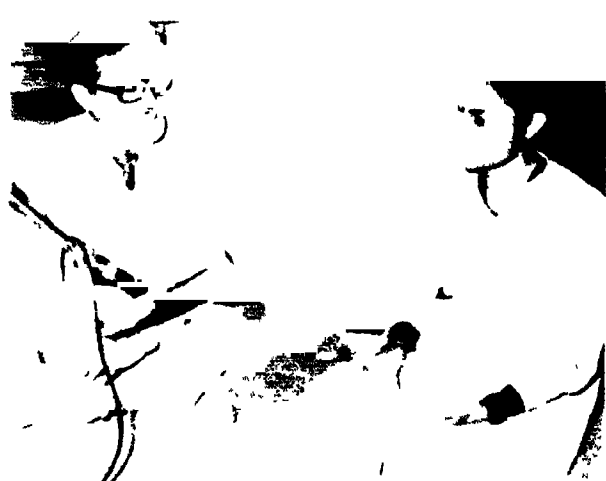
▲ کماری مالویکا سرکار
ایک ابھرتی ہوئی کتھک رقاص
کو آکاشوانی لکھنؤ کے سامعین سے متعارف کراتے ہوئے عتیق حنفی۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals
P.T I Building, Second Floor New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

آواز

یکم اپریل سنہ ۱۹۸۱ء
50 پیسے
اشاعت کا ۴۶واں سال

سکھدیو شرما رشک

ہوتے ہیں غم کے مرحلے مشکل سے سر کہیں
جا نکلا کوئے یار میں جو بھول کر کہیں
دنیائے بے ثبات کا نقشہ کہیں جسے
آئینہ دیکھئے مگر اتنا رہے خیال
یوں مستیوں میں کھو گئے پی کر شراب عشق
آنکھیں ہیں نیم وا تری پلکیں جھکی جھکی
شاعر کا دل ہے ڈھونڈنا اس کا فضول ہے
خدشہ ہے حاسدوں کو جو آگے نکل گئے

خوشیاں بنی ہیں پھول سرِ رہ گزر کہیں
اے دل نہ چین پائے گا پھر عمر بھر کہیں
دیکھیں گے آپ شہر میں ایسا ہی گھر کہیں
خود لگ نہ جائے آپ کو اپنی نظر کہیں
ہم نے گزاری شام کہیں اور سحر کہیں
لگتا ہے جاگتے رہے ہو رات بھر کہیں
ہوگا دیارِ عشق میں وہ در بدر کہیں
چھو لیں نہ ذرے خاک کے شمس و قمر کہیں

جو ہر شناس کہتے ہیں اور بات ہے بجا
شیشے میں رشک چھپتے ہیں لعل و گہر کہیں

نہ کیوں لگے مجھے ہر خواب آسمان ایسا
کہ سر سے پاؤں تلک ہے وہ تیز اڑان ایسا
وہیں سے گولیاں برسی تھیں بے گناہوں پر
وہ سنگدل جہاں رتبہ میں تھا مچان ایسا
کڑی تھی دھوپ تو میری بلا سے میرے لیے
ہر ایک جھنڈ درختوں کا تھا مکان ایسا
نہ بن سکوں گا کسی کی نگاہ کا مرکز
ہوا اگر میں فقط لہر کے نشان ایسا
لگا جو بادِ صبا کو میں شاخِ گل کی طرح
تو بادِ تند نے پایا مجھے چٹان ایسا
مجھے اڑاتے نہ نغمہ سرا تو کیا کرتے
کہ ایک میں ہی تھا سارے جہاں میں تان ایسا
برس رہے تھے جب آنگن میں تیر کرنوں کے
تو چاند نیم خمیدہ سا تھا کمان ایسا
مری زمینِ غزل پر ہے کہکشاں بھی فدا
کہ اس زمیں میں تخیل ہے آسمان ایسا

برہم کمار نظر

شجر در شجر در شجر بیٹھنا
ادھر سے اڑانا ادھر بیٹھنا
اُسے اب کھلے آسمانوں سے کیا
جسے آگیا شاخ پر بیٹھنا
بڑی دیر تک ہم لرزتے رہے
غضب ڈھا گیا جھول کر بیٹھنا
بڑا شور سارے محلے میں تھا
عجب سا لگا آج گھر بیٹھنا
کوئی مستقل اب ٹھکانہ کرو
بہت ہو چکا در بدر بیٹھنا
بڑی نعمتیں لائیگا ایک دن
درِ مصطفےٰ پر نظر بیٹھنا

نوبہار صابر

پرچھائیوں کے شہر میں پیکر نہ کر تلاش
دامانِ شب میں مہر منور نہ کر تلاش
صحرا کی وسعتوں میں سمندر نہ کر تلاش
کانٹوں کی انجمن میں گلِ تر نہ کر تلاش
تیری صدا پہ وا ہو جو آغوش کی طرح
اس شہر بے لحاظ میں وہ در نہ کر تلاش
یہ شہرِ سنگ ہے یہاں شیشہ گری ہے جرم
آئینہ ساز ہے تو یہاں گھر نہ کر تلاش
ہر خوبرو ہو خوبیٔ دل کا امیں، غلط
پربت کی ہر چٹان میں جوہر نہ کر تلاش
چہرے کے خال و خد سے کیا نیت کا واسطہ؟
اندر کی چیز ہے اسے باہر نہ کر تلاش
ایک ایک کر کے جن کو زمانہ نگل گیا
آنکھوں میں اب وہ خواب کے پیکر نہ کر تلاش
شاید بھٹک گئی ہے وہ لہجوں کی بھیڑ میں
اب طرفگیٔ فکر سخنور نہ کر تلاش
صابر اسی میں عافیتِ شوق دید ہے
منظر کو دیکھ، کچھ پسِ منظر نہ کر تلاش

آزاد گلاٹی

میرے اندر اس فراوانی سے گھر اس نے کیا
سب جہاں تعمیر جیسے اس کی بنیادوں پہ تھا
کچھ نہ کرنا تھا تو مٹی میں ملا ڈالا اسے
میں تو اس کو سونپ آیا تھا سحر کی تازگی
وہ یقیناً اک ہیولا تھا مری ہی ذات کا

کام میرا سب بہ اندازِ دگر اس نے کیا
اس کو اک ہلکی سی جنبش سے کھنڈر اس نے کیا
جب کیا تو ایک قطرے کو گہر اس نے کیا
اس کو غفلت سے کڑکتی دوپہر اس نے کیا
جس کو ساری عمر اپنا ہم سفر میں نے کیا

کم نہیں احسان یہ آزاد میری ذات پر
میرے جتنے عیب تھے سب کو ہنر اس نے کیا

کرشن ادیب

جتنی دولت ہے مرے پاس اٹھا کر لے جا
اپنے ماتھے پہ مرا پیار سجا کر لے جا
اک ہی داؤ پہ تو ہار چکا ہے سب کچھ
چند سانسیں ہیں تری ان کو بچا کر لے جا
وہ جو پتھر ہے تو سر پھوڑ کے مر جا، ورنہ
نقرئی طشت میں پھولوں کو سجا کر لے جا
مجھ کو ہر موج پہ اک حرفِ وفا لکھنا ہے
تو جو دریا ہے تو پھر مجھ کو بہا کر لے جا
منکشف مجھ کو مری ذات پہ کر دے ورنہ
راز کی طرح مجھے دل میں چھپا کر لے جا
میں تو اس پیڑ کا اک آخری پتہ ہوں ادیب
بے جہت چلتی ہوا مجھ کو اڑا کر لے جا

آکاشوانی نیشنل پروگرام

علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

آسام کے بیھوگیت : تحریر : پراگ چالیہا : ۴، اپریل رات ساڑھے نو بجے

بیھو رقص کا ایک منظر
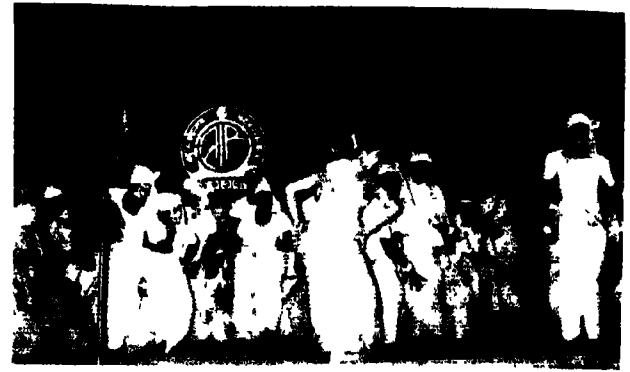
پراگ چالیہا کا جنم ۱۹۲۴ میں ڈبروگڑھ میں ہوا اور ۱۹۴۶ میں کلکتہ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ پراگ چالیہا ایک اچھے کھلاڑی، ناٹک اور ماہر موسیقار ہیں۔ انہیں آسامی لوک موسیقی اور رقص میں خصوصی مہارت حاصل ہے۔ انھوں نے آسام میں متعدد ثقافتی تنظیمیں قائم کیں۔ برسوں سے اس سلسلے میں انکا آل انڈیا ریڈیو سے گہرا تعلق رہا ہے۔

این سی سوندراولی کا گائن : ۴، اپریل رات ساڑھے نو بجے

موسیقی کی گریجویٹ شریمتی سوندراولی نے موسیقی کی ابتدائی تربیت الگھاٹ ہری ہر ایر، اینی ماگاتا راینتن اور مہاراجاپورم وشوناتھ ایر سے حاصل کی۔ ملک میں منعقد موسیقی کی بہت سی محفلوں میں شرکت کر چکی ہیں۔ ان کے گائے ہوئے بھکتی گیتوں کے گراموفون ریکارڈ بھی بن چکے ہیں۔ ان کی گائیکی میں بھاؤ اور شیرینی کا انفرادی انداز ملتا ہے۔

امیر خاں کی ریکارڈنگ کا انتخاب : ۱۱، اپریل رات ساڑھے نو بجے

ملک کے صف اول کے گائیک امیر خاں مرحوم نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد استاد شمشیر خاں اندور والے سے حاصل کی جو کہ بھنڈی بازار گھرانے کے ایک نمایاں فنکار تھے۔

استاد امیر خاں دو مشہور گائیکوں کرانا گھرانا کے استاد عبدالوحید خاں اور دیواس کے رجب علی سے بھی بے حد متاثر تھے۔ ان کی خیال گائیکی میں تخیل کی بلند پروازی اور راگوں کی باریکیاں ملتی تھیں۔ ان کی سرگم اور تیز تانوں سے اعلیٰ احساس جمال جھلکتا تھا۔

دوردرشن نیشنل پروگرام

رام چتر ملک کا گائن

رام چتر ملک دربھنگہ کے ایک مشہور دھرپد گائیک ہیں۔ انکا تعلق موسیقاروں کے ایک نامور خاندان سے ہے اور وہ سابق دربھنگہ

ریاست کے درباری موسیقار بھی رہ چکے ہیں۔

اپنے والد پنڈت رنجیت رام ملک سے موسیقی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے اپنے چچا پنڈت کشتی پال ملک اور پنڈت رامیشور پاٹھک سے بھی علم موسیقی حاصل کیا۔ گو کہ دھرپد انکا خاص میدان ہے لیکن وہ ٹھمری، دیاپتی کے رچنائیں بھی بخوبی مہارت سے گاتے ہیں۔

ابھے نارائن ملک گائن میں، پکھاوج پر راجیو لچھن ڈلے اور سارنگی پر رامیش مشرا سنگت دیں گے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

کلکتہ	۲۷، مارچ
دہلی	۳، اپریل
بمبئی	۱۰، اپریل
مدراس	۱۷، اپریل

شیو کمار شرما کا سنتور وادن

سنتور بنیادی طور پر ایک کشمیری لوک ساز ہے جس کو ابتدا میں شتا تنتری وینا (ایک سو تار والی وینا) کہا جاتا تھا۔ اسی ساز کے فطری فنکار شیو کمار شرما نے اس ساز پر نئی جہتیں دریافت کی ہیں۔

شیو کمار شرما نے موسیقی کی ابتدائی تربیت اپنے والد سورگیہ پنڈت اوما دت شرما سے حاصل کی جو بذات خود ایک مقبول موسیقار اور بڑے رام داس جی بنارس والے کے شاگرد تھے۔

خداداد صلاحیتوں کے مالک شیو کمار شرما کو اپنے ساز پر مکمل عبور حاصل ہے اور موسیقی کے وسیلۂ اظہار کے طور پر سنتور کا انھوں نے ممکنہ وسیع حد تک استعمال کیا ہے۔

الاپ، جوڑ اور جھالا کی مدد سے راگوں کی منظم پیش کش ان کے فن کی انفرادی خصوصیات ہیں۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی	۲۷، مارچ
مدراس	۳، اپریل
کلکتہ	۱۰، اپریل
دہلی	۱۷، اپریل

اتر پردیش کے لوک رقص اور موسیقی

اتر پردیش میں لوک موسیقی اور رقص کی عظیم الشان روایات ملتی ہیں۔ اتر پردیش میں پہاڑی اور میدانی علاقے ہیں، ہر علاقے کی روایات، رواج اور انداز کی جھلکیاں وہاں کی رقص و موسیقی میں ملتی ہیں۔ اس پروگرام میں پہاڑی علاقے کی نمائندگی جونسار بوار کا رقص بہار، اور میدانی علاقے کی نمائندگی ڈنڈا نرتیہ کرے گا۔

جونسار بوار کے رقص بہار، میں عورتیں اور مرد اپنے روایاتی لباس میں ڈھول اور رن سنگھا کی لے تال پر رقص کرتے ہیں۔

ڈنڈا نرتیہ : یہ رقص گجرات کے 'راس' سے کسی حد تک مماثلت رکھتا ہے۔ لازمی طور پر اس میں مرد اپنے ہاتھ میں لکڑیاں لے کر رقص کرتے ہیں۔

لوک موسیقی : 'ہوری'، 'رسیا'، 'چیپلی'، کجری اور چیتا وغیرہ اتر پردیش کے مختلف علاقوں کے تہواروں اور موسموں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی	۲۷، مارچ
بمبئی	۳، اپریل
مدراس	۱۰، اپریل
کلکتہ	۱۷، اپریل

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء - ۱۱ر سے ۲۵ر چیترا ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۷
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ دس روپے

——— (ڈاک خرچ بذمہ ادارہ) ———

اس شمارے میں

سرورق
'ایک حسینہ تتلی'

چیف ایڈیٹر — گیان سنگھ — فون ۳۸۲۲۴۹
ایڈیٹر — سراج احمد — فون ۳۸۲۲۵۴

مذہبی رواداری

پروفیسر مشیر الحق

کہتے ہیں ایک بار کسی نے شیطان سے پوچھا کہ وہ انسانوں کو آپس میں لڑواتا کیوں رہتا ہے۔ شیطان نے جواب دیا، لوگوں نے مجھے خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے۔ خود لڑتے ہیں اور تہمت مجھ پر رکھتے ہیں۔ اس جواب سے جب اس شخص کی تشفی نہیں ہوئی تو شیطان نے کہا، اچھا، چلو میرے ساتھ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ میں اپنے قول میں صادق ہوں یا نہیں۔ دونوں ایک حلوائی کی دکان پر پہنچے۔ شیطان نے کہا تھوڑی دیر یہیں رکتے ہیں۔ حلوائی شیرے کی کڑھائی اٹھانے لگا تو تھوڑا سا شیرہ زمین پر گر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس پر مکھیاں جمع ہو گئیں۔ مکھیوں کی لالچ میں ایک چھپکلی دبے قدموں ان کی طرف بڑھی۔ ابھی وہ ان پر جھپٹ بھی نہیں پائی تھی کہ حلوائی کی بلی، جو ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی، اچانک چھپکلی پر لپکی۔ اتنے میں ایک گاہک اپنے کتے کے ساتھ دوکان پر آ گیا۔ کتا بے ساختہ بلی پر جھپٹ پڑا۔ بلی کو بچانے کے لیے حلوائی نے کتے پر اپنا باٹ پھینکا۔ باٹ کتے کے سر پر لگا اور وہ زمین پر لوٹنے لگا۔ یہ دیکھ کر کتے کے مالک نے حلوائی کا گریبان پکڑ لیا اور دونوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی۔ لوگ اِدھر اُدھر سے دوڑ پڑے۔ اس آپا دھاپی میں مٹھائیوں کے تھال زمین پر بکھر گئے۔ کسی کی ٹوپی گری، کسی کی پگڑی کھلی اور بازار میں بھگدڑ مچ گئی۔ پھر ایسے مواقع پر جو کچھ عام طور سے ہوتا ہے وہی سب کچھ وہاں ہوا۔ جب امن و امان ہو گیا تو شیطان پر گالیاں پڑنے لگیں۔ اور اس نے اپنے ساتھ والے سے کہا۔ دیکھا تم نے، سب کچھ انھوں نے خود کیا اور گالیاں مجھے دے رہے ہیں۔

کچھ یہی حال مذہب کا ہے۔ ہم اپنے ذاتی فائدے کے لیے آپس میں لڑتے ہیں اور جب آگ لگی ہو جاتی ہے تو اپنے اپنے گریبانوں میں منھ ڈال کر دیکھنے کے بجائے تمام الزام مذہب کے سر رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ہمیں خود محسوس ہوگا کہ لوگوں میں آپسی میل جول اور باہمی رواداری کے فقدان کا بنیادی سبب یہ نہیں ہے کہ مذہب اس راستے میں رکاوٹ بنا ہوا ہے، بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ خود ہم لوگ مذہب سے دور جا پڑے ہیں اور مذہبی اقدار کی ہماری نظروں میں کوئی وقعت نہیں رہ گئی ہے۔

مذہب کی تعریف مختصراً یوں کی جا سکتی ہے کہ مذہب وہ طرز فکر ہے جس میں انسان اپنے سے ماورا کسی ذات کو حاکم مطلق تسلیم کر کے اس کے آگے سر عبودیت خم کرتا ہے۔ اور اس بات پر ایمان لے آتا ہے کہ وہ ذات اعلیٰ صرف اس کے اعمال سے نہیں، بلکہ اس کے ارادوں تک سے واقفیت رکھتی ہے۔ ایک نہ ایک دن، کسی نہ کسی شکل میں اُسے اپنے ہر عمل کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ دنیا کے کسی بھی مذہب کو آپ لے لیں یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں آپ کو ہر جگہ نظر آئے گا۔ اس موقع پر یہ سوال کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ عبودیت اور سپردگی کا تعلق صرف فرد کی شخصی زندگی سے ہوتا ہے یا اس کا اثر انسان کے سماجی تعلقات پر بھی پڑتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی مذہب کا مطالعہ اگر ہم اس مذہب کے ماننے والوں کی نظروں سے کریں تو پھر شاید کسی مذہب کے بارے میں یہ نہ کہہ سکیں گے کہ مذہب صرف فرد کا اپنا معاملہ ہوتا ہے۔ مذہب دراصل فرد اور خدا کے درمیان محدود رہنے کے بجائے فرد، خدا اور سماج کا ایک ایسا مثلث ہے جس میں فرد کو خدا کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی اگر وہ اپنی سماجی ذمہ داریوں سے آنکھیں بند کر لے اور خدا کے بندوں کو اپنا بھائی نہ سمجھے۔

اس موقع پر مجھے پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول یاد آ رہا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو حساب کتاب کے لیے جمع کرے گا تو کچھ لوگوں سے کہے گا کہ میں ایک بار تمہارے پاس بھوکا پیاسا آیا تھا اور تم نے مجھے دتکار دیا۔ کسی سے کہے گا کہ میں سردی میں کپکپاتا ہوا تیرے سامنے آیا تھا اور تو نے میرا سوال نہیں پورا کیا۔ بعض لوگوں سے شکایت کرے گا کہ میں تیرے پڑوس میں بیمار پڑا تھا اور تو میری عیادت کو نہیں آیا۔ لوگ کہیں گے 'بار الہٰا' بھلا ایسا ہو سکتا تھا کہ تو ہمارے پاس آتا اور ہم تیری ضرورت

پوری نہ کرتے۔ تب اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم لوگ بھول گئے میرا ایک ضرورت مند بندہ تمہارے پاس آیا تھا۔ تم نے اس کی مدد نہیں کی ——— میرے بیمار بندے کے پاس اگر تم عیادت کے لیے جاتے تو گویا میرے پاس آتے۔

یہی قول بائبل میں حضرت عیسیٰ کی طرف بھی منسوب ہے۔ لیکن دونوں روایتوں میں اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ تمہارے پاس ایک مسلمان، یا ایک عیسائی آیا تھا۔ بلکہ وہ "بندہ" کا لفظ استعمال کرتا ہے اور اس کے مذہب کی تعین نہیں کرتا۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہہ رہا ہے کہ بھائی چارے کے لیے مذہبی بنیاد کی تلاش بے معنی ہے۔ سماج کے ہر فرد کو بلا لحاظ مذہب و ملت اپنا بھائی سمجھنا ایک طرح سے سب کا مذہبی فریضہ ہے۔

دو مذہبوں کی تفصیلات میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ ان کا مابعد الطبعیاتی فلسفہ الگ الگ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ تمام انسانوں کی خالق کوئی ایک ذات ہے جس کے سامنے ہر شخص جوابدہ ہے۔ اس ذات تک پہنچنے کا سیدھا اور صحیح راستہ کیا ہے اس سوال کا جواب تمام مذاہب میں یکساں نہیں ہے۔ گویا اختلاف اگر ہے تو راستے کی تعین میں ہے، منزل میں نہیں ہے۔ منزل سب کی ایک ہے۔ ایسی صورت میں فرد کا یہ اخلاقی فرض تو ضرور ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کے لیے جس راستے کو راہ راست سمجھتا ہے اسے اختیار کرنے کی دعوت اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی دے۔ لیکن وہ انھیں راستہ بدلنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ شاید خود خدا کی بھی یہی مرضی ہے، ورنہ تمام دنیا ایک ہی راستے پر چلتی۔ یہی بات خواجہ نظام الدین اولیا کی طرف منسوب اس مصرع میں کی گئی ہے جو انھوں نے جمنا کے کنارے پوجا کرتے ہوئے ہندؤں کو دیکھ کر بے ساختہ ارشاد فرمایا تھا؛ "ہر قوم راست راہے، دینے و قبلہ گاہے"

اس مصرع کی تاریخی حیثیت کچھ لوگوں کے نزدیک بھلے ہی مشتبہ ہو لیکن یہ مصرع اس صحیح مذہبی ذہن کی پوری طرح عکاسی کرتا ہے جو دین اور مذہب کے معاملے میں کسی جبر کو جائز نہیں سمجھتا جو تمام مخلوقات کو خدا کا بندہ اور اپنا بھائی تسلیم کرتا ہے۔ لگ بھگ یہی بات اقبال نے اپنے شعری انداز میں کہی تھی:

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

کیا دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی عقیدہ کے لوگ آپس میں نہیں لڑتے۔ ہر روز یہ تماشا دیکھنے میں آتا ہے لیکن ایسے مواقع پر مذہب کو دوشی نہیں ٹھہرایا جاتا، بلکہ اختلاف کا سبب کہیں اور تلاش کیا جاتا ہے۔ لیکن دو مختلف مذہبوں کے ماننے والوں کے باہمی اختلافات کو ہمیشہ مذہب کے سر منڈھ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسباب کچھ اور ہوتے ہیں، اختلافات کی چنگاری کو ہوا دینے والے خود اپنے اغراض و مقاصد رکھتے ہیں۔ لیکن قصوروار مذہب ٹھہرتا ہے۔ حالانکہ وہ بے چارا کہیں دور نزدیک بھی نہیں ہوتا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مذہب اور مذہبی تعلیمات کا مطالعہ مذہب کے خود ساختہ نمائندوں کے اعمال کی روشنی

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آج کی بات

عورتوں پر مجرمانہ حملے کی نفسیات

عبدالغنی مدہوش

عورت کے ساتھ جور و ظلم جبر و استبداد، بربریت اور وحشیانہ پن کی ایک لمبی داستان وابستہ ہے۔ تحریر شدہ تاریخ سے قبل کی قیاس آرائیاں اس بات پر متفق ہیں کہ سماجی زندگی میں آنے سے پہلے آدمی باقی حیوانات کی طرح اپنی جنسی بھوک عورتوں کی عام پکڑ دھکڑ اور اپنی بالادستی سے بجھاتا تھا۔ Mass rape کا یہ دور اس وقت ختم ہوا جب آدمی ارتقائی تاریخ کی اس منزل پر پہنچ گیا جہاں اسے عقل کی روشنی میسر ہوئی اس کا فوری نتیجہ یہ نکلا کہ ایک بامعنی سماجی زندگی شروع ہوئی اور ساتھ اس بات کا احساس ہوا کہ افزائش نسل کی خاطر عورت اور مرد دونوں ضروری ہیں۔ اور بچہ دونوں کی ملکیت ہے۔ اس تصور کی بدولت شادی، اقرار، اور بیاہ کی رسمیں شروع ہوئیں۔ شادی کی بدولت عورت کا کچھ خوف کم ہوا۔ اس کو اس مرد یا مردوں کا تحفظ مل گیا جن کے ساتھ اس کا بیاہ ہوا۔ شادی بیاہ کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ عورت پر ہونے والے مظالم کچھ کم تو ضرور ہوتے لیکن ختم نہیں ہو سکے۔ ہر ریاست ہر ملک اور ہر بستی میں ایک ایک مرد اپنے نکاح میں عورتوں کی اچھی خاصی فوج لاتا گیا اور پھر ان پر طرح طرح کے ظلم کرتا رہا۔ یہ حالت انیسویں صدی عیسوی کے وسط تک دیکھنے میں آتی ہے۔ ڈیڑھ سو سال پہلے کی بات ہے کہ فرانس کا دستور تھا کہ سرزمین فرانس کی ہر عورت وہاں کے بادشاہ کی قانونی ملکیت ہے۔ وہ جب بھی چاہے کسی بھی عورت کو اپنے حرم میں داخل کر سکتا ہے۔ حقیقت میں انقلاب فرانس کی ایک زبردست وجہ راجوں مہاراجوں کی یہی جنسی بے راہ روی مانی جاتی ہے۔ "نیپولین کوڈ" کے مطابق بھی عورت ایک داشتہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی تھی۔ ہندوستان میں عورت مرد کے بغیر بے معنی شے مانی جاتی تھی۔ اس لیے مرد کی موت کے ساتھ ہی اس کا فنا ہو جانا اس کے لیے عزت سمجھا جاتا تھا۔ فلسفی اور سائنسداں دونوں عورت کو کم تر تصور کرتے رہے۔ چارلس ڈاروِن نے عورت کو مرد کے مقابلے میں نہایت ہی نامکمل قرار دیا۔ سپنسر نے عورت کو مرد کی غیر ترقی یافتہ شکل اور مرد کو عورت کی ترقی یافتہ شکل گردانا۔ ادب میں عورت کو صرف ایک خوبصورت ہنگامہ کہا گیا جس کا کام جذبات کا اکساتا ہے

یہ تو وہ صورت حال ہے جو ایک طرح کی پناہ کے بعد بھی رونما ہوئی۔ لیکن عورتوں پر مجرمانہ حملے کی داستان کا ایک اور نہایت ہی بھیانک پہلو ہے وہ یہ کہ تاریخ کی تاریکیوں سے نکل کر دور جدید کی جگمگاتی روشنیوں کے تلے عورتوں پر جو اندھیرے چھا جاتے ہیں

ان کی مثال پچھلے ادوار میں کہیں نظر نہیں آتی۔ ترقی یافتہ ممالک جہاں علمی، مالی، اور تکنیکی بالادستی کا بول بالا ہے وہاں زنا بالجبر کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ ہر سیکنڈ میں تین جنسی حملوں کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں Mass rape کی وارداتیں ہر روز اخباروں کے صفحہ اول کی سرخیاں بنی نظر آتی ہیں۔ اسکولوں سنیما تھیٹروں، پولیس بلاکوں، ہسپتالوں، عبادت گاہوں، کھلے بازاروں، پوشیدہ گلیوں غرض ہر جگہ ہر گھڑی عورتوں پر حملے ہوتے ہیں۔ میں یہاں پر اپنے ملک کے چند اعداد و شمار پیش کرنا چاہوں گا جن سے یہ اندازہ ہو گا کہ عورتوں پر جنسی حملے کی وارداتیں ہمارے ملک میں کس درجہ پر ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں ہمارے ملک میں ۳۳۷۶ تین ہزار تین سو چھہتر زنا کی وارداتیں ریکارڈ کی گئیں اور ہر سال اس تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ ۱۹۷۹ء میں یہ تعداد ناقابل برداشت بن گئی۔ جبکہ Mass rape کی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن گئیں۔ سب سے زیادہ جنسی حملے مرکز کے زیر نگراں علاقوں میں

ریکارڈ کیے گئے جیسے - دہلی - میزورم - ہانڈیچری چنڈی گڑھ، اروناچل پردیش، اور گوا دیو - دمن وغیرہ

اب آپ کے ذہن میں قدرتی طور پر ایک سوال اُبھرا ہوگا کہ عورتوں پر جنسی حملے کیوں ہوتے ہیں - اس سوال کا تعلق دراصل مجرموں کی نفسیات کے ساتھ ہے۔ جنسی مجرم کی نفسیات دو طرح سے بیان کی گئی ہیں ایک نظریاتی اعتبار سے اور دوسرے تحقیقاتی نظریے سے

نظریاتی موقف : سب سے پہلے یہ نظریہ سامنے آیا ہے کہ کئی لوگ جنسی لحاظ سے باقیوں کی نسبت زیادہ طاقت در رجحان رکھتے ہیں - اور زبردست جسمانی ضرورت کی وجہ سے - یہ لوگ متعدد عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ کئی لوگ اپنی جسمانی بناوٹ کی وجہ سے اس جرم کے مرتکب ہو جاتے ہیں - مثلاً مشہور نفسیات داں شیلڈن کا خیال تھا کہ "میزومارف" جسمانی بناوٹ والے لوگ یعنی جو جسمانی لحاظ سے سڈول، کسے ہوئے اور نفسیاتی طور پر ہشاش بشاش نظر آتے ہوں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کی آنکھیں اندر دھنس گئی ہوں، قد لمبا، ناک پچکی، گھنی بھویں، سخت ہڈیاں، ہوں وہ بھی اس جرم کے مرتکب ہو سکتے ہیں - جسمانی یا بناوٹی نظریات کی کوئی بنیاد موجودہ تحقیقات کی روشنی میں نظر نہیں آسکی ہیں - نظریاتی پہلو کے چند عناصر فرائیڈ کی نفسیات میں بھی ملتے ہیں - ان کی نگاہ میں عورتوں پر جنسی حملے کرنے والا شخص اپنے بچپن میں سخت اور کڑی جنسی نگرانی کا شکار رہا ہے - ایسے شخص کو زبردست قسم کے اخلاقی کوڑ اور ڈسپلن میں کسے کی کوشش کی جاتی ہے - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنے گرد کے نظام سے زبردست بیزار ہو کر اپنی بڑھتی عمر میں جنسی فرار کا سہارا لیتا ہے - فرائیڈ کا خیال ہے کہ ایسے شخص Oedipus Complex کے دور سے ٹھیک طرح سے آزاد نہیں ہوتے ہیں - یہ لوگ اپنی انفرادیت میں ایک طرح کی کمی یا تذلیل یا کمتری محسوس کرتے ہیں اور محض لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لیے اور اپنے آپ کو ہیرو منوانے کی خاطر ایسے شرمناک فعل انجام دیتے ہیں - یہ فعل کافی حد تک لاشعوری ہوتے ہیں - اس کا ثبوت یہ ہے کہ ارتکاب جرم کے بعد بہت سارے مجرموں کو نہایت پشیماں و شرمندہ پایا گیا ہے۔

نظریاتی نکتے جو ابھی ابھی ابھارے گئے ان کا تنقیدی جائزہ لینا ہمارے موضوع سے باہر ہے - اس لیے میں تحقیقاتی موقف کی طرف آرہا ہوں - زنا بالجبر اور دیگر قسم کے جنسی حملے سنگین اور سنسنی خیز ہونے کے ناطے کئی طرح کی تحقیقات کا موضوع بنے ہیں - ۱۹۴۴ء میں امریکہ کے شہر کیلی فورنیا میں ایک تحقیق سے پتہ چلا کہ عورتوں پر حملے کرنے والے لوگوں کے سماجی تعلقات نہایت کم بلکہ صفر کی برابر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کو چونکہ کسی نزدیکی رشتہ دار، دوست، حاکم یا سوسائٹی کے سامنے اپنے اطوار و اعمال کی جواب دہی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ایسی لیے ان کا بے راہ روی کا شکار ہونا یقینی ہے - ایک اور تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس طرح کے حملوں کے مرتکب زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جو مالی لحاظ سے بہتر ہوں جن کا کام مستقل ہو جن کو سماجی تحفظ حاصل ہو ایک اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ان مجرموں میں اچھی خاصی تعداد اُن لوگوں کی ہے جو کسی نہ کسی طرح سے سماج میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر چکے ہیں - یا جو اپنی طاقت کے سہارے قانون سے بالاتر ہو گئے ہوں - جو متعدد اقتصادی ذرائع کے مالک ہوں - ایک اور تحقیق کی رو سے وہ لوگ جو کسی خاص وجہ سے معمول کی سماجی زندگی جس میں مرد عورت دونوں شامل ہیں کٹ گئے ہوں ان میں عورتوں پر جنسی حملے کی چاہت زیادہ پائی جاتی ہے جیسے ہسپتالوں میں تین تین چار چار سالوں سے پڑے بیمار، پروفیشنل کالجوں میں لمبی تربیت پانے والے طلبا وغیرہ۔

اب تحقیق اس سوال کے گرد کی گئی کہ آیا غریب لوگ عورتوں پر حملے کے مرتکب ہوتے ہیں کہ امیر - جوان بوڑھے، کمزور یا طاقت ور، نسلی اعتبار سے کوئی خاص نسل یا نسل کا کوئی امتیاز نہیں - آخر میں معلوم ہوا کہ اس میں امیر و غریب شامل ہیں - اس میں جوان اور بوڑھے برابر آگئے ہیں - اس میں کمزور طاقتور کی کوئی قید نہیں - اس میں نسل کا کوئی امتیاز نہیں -

تحقیقات کی مختصر سی روشنی میں ایک بات جو صحیح نظر آتی ہے وہ یہ کہ عورتوں پر مجرمانہ جنسی حملے کرنے والے کی صحیح پہچان مشکل ہے - یہ ہر ماحول سے ہر صورت سے ہر جسمانی بناوٹ ہر نسل سے ہر مذہب سے ہر عقیدے سے ہر سیاسی یا سماجی نظام سے وابستہ ہوتے ہیں - اس لیے ہم قطعی طور پر نہیں بتا سکتے کہ کون شخص اس فعل یا فعل بد کا مرتکب ہو سکتا ہے - ہر مرض کا علاج ہو سکتا ہے - بشرطیکہ مرض کی نوعیت معلوم ہو سکے - لیکن جس مرض کی تشخیص ممکن نہ ہو اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے - شاید فرائیڈ اسی صورت حال سے آگاہ ہو کر انتہائی مدرالی یہ بات کہہ گیا ہو کہ ہر مرض نئے پیچھے تہذیب، آداب، سماجی اقدار، چال چلن، مذہب، سیاسی افکار، اور ریاکارانہ ڈسپلن کی مہیب صورتیں ہیں جن کی شکست و ریخت کے بعد ہی بھٹکا ہوا انسان اپنی منزل پا سکتا ہے -

(سری نگر سے نشر)
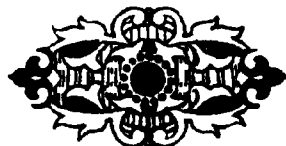
وہ ۱۸۷۵ء کا سال تھا اور مئی کے مہینے کی ۲۴ تاریخ جب علی گڑھ میں مولوی محمد سمیع اللہ خاں کے زیر اہتمام سر سید کی تحریک پر "مدرستہ العلوم مسلمانان" کی بنیاد رکھی گئی، اس مدرسہ کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے سر سید نے خود ہی لکھا تھا کہ:

"مجھ کو یقین ہو گیا کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت جس کی ضرورت قوم کو ہے اور سوشل حالات کی ترقی اور حاکم و محکوم کا میل جول جو میرے اصول کا منشا ہے بغیر انگریزی پڑھے اور یورپین سائنس و لٹریچر میں اعلیٰ درجے تک ترقی کرے ناممکن ہے"

اپنی ابتدا میں مدرستہ العلوم مسلمانان صرف سات طالب علموں سے شروع ہوا تھا جس کے پہلے طالب علم خود مولوی سمیع اللہ خاں کے صاحبزادے جناب حمید اللہ خاں تھے جو بعد کو ریاست حیدر آباد کے چیف جسٹس کے منصب پر فائز ہوئے -

۸ جنوری ۱۸۷۷ء کو ایم - اے - او - کالج کا آغاز ہوا - لارڈ لٹن جو اس وقت ہندوستان کے وائسرائے تھے علی گڑھ تشریف لائے اور اسٹریچی ہال کا سنگ بنیاد رکھا گیا - اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے سر سید نے کہا تھا:

"آج جو بیج تم بو رہے ہیں کل وہ ایک تناور درخت بنے گا بالکل ہمارے ملک کے برگد کی درخت کی طرح"

سر سید کی یہ پیشنگوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی - ان کا بویا ہوا بیج آج ایک تناور درخت سے بھی زیادہ مضبوط ہے اور ان کے قائم کیے ہوئے اس ادارہ کے علمی فرزندوں کی تعداد آج برصغیر سمیت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، علی گڑھ نے برصغیر کی سیاست، ثقافت اور ادب کو جس قدر متاثر اور مالا مال کیا ہے وہ ہندوستانی تاریخ اور اس میں علی گڑھ کے رول کے متلاشی ہر طالب علم پر واضح ہے سر سید کے رفیق کار اور علی گڑھ تحریک کے ایک دوسرے سالار محسن الملک نے بالکل صحیح کہا تھا:

"۱۸۵۷ء کے غدر میں سر سید نے جس قومی خیر خواہی کے آرگن کو پھونکا دم واپسی تک اس کی آواز منقطع نہ ہوئی اور ایک سے ایک بڑھ کر نغمۂ دلکش اس سے نکلتا چلا آیا - جہاں جہاں وہ سرکاری خدمات کے تعلق سے رہے ان کے آثار حمیدہ مدرسہ اور سوسائٹیاں وغیرہ وہاں موجود ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ایک قومی خیر خواہ اور ایک قومی ریفارمر نے ان کی بنیاد ڈالی ہے - مگر سب سے بڑا اور بہت بڑا احسان جو انہوں نے قوم پر کیا، ملک پر کیا، سرکار پر کیا ان پر کیا جو اب موجود ہیں اور ان پر کیا جو آگے کو پیدا ہوں گے وہ علی گڑھ کالج کا جاری کرنا تھا"

اپنے دیس میں

علی گڑھ ماضی کے آئینے میں

اختر الواسع

۱۹۲۰ء میں ایم۔ اے۔ او۔ کالج کو مسلم یونیورسٹی کا درجہ ملا اور اس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے علامہ اقبال نے کہا تھا:

"علی گڑھ کی بدولت ایک عام بیداری پیدا ہوئی اور قوم کے قوائے علم و عمل حرکت میں آئے۔ یہ گویا ہماری نشاۃ ثانیہ کی ایک تحریک تھی۔"

یہ بات محض تحسین کا تاثر لیے ہوئے نہیں ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر کی سیاست میں علی گڑھ کے فرزندوں نے ہمیشہ ایک نمایاں حصہ لیا ہے۔ ہماری تحریک آزادی کے قافلہ سالاروں میں شامل تھے جیسے علاوہ ازیں آل انڈیا مسلم لیگ کے بانی، ورسہ راجہ محمود آباد، بنگال آزادی کا پرجوش نعرہ لگانے والے مولانا حسرت موہانی، تحریک خلافت کے عظیم رہنما مولانا محمد علی اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی، جنگ جو پٹھانوں کو عدم تشدد کا سبق دینے والے خان عبدالغفار خان اور اس کے علاوہ ڈاکٹر سید محمود، شیخ محمد عبداللہ، ڈاکٹر ذاکر حسین، نواب زادہ لیاقت علی خان، چودھری خلیق الزماں، خواجہ ناظم الدین، جنرل محمد ایوب خان، بنگلہ دیش کے سابق وزیر اعظم منصور علی، سری لنکا کے سابق وزیر تعلیم بدیع الدین محمود، تحریک اشتراکیت کے رہنما ڈاکٹر محمد اشرف اور ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد اور بہت سے اس ادارے کے فیض یافتہ اور اس کی یونین کے تربیت یافتہ تھے۔

اردو اور علی گڑھ کا ایک گہرا تعلق ہی نہیں ہے بلکہ دونوں کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا رشتہ ہے علی گڑھ نے اردو کی سرپرستی بھی کی اور اس کے فروغ و ارتقاء میں اپنی حد تک ممکنہ کوشش بھی کی۔ علی گڑھ اور اردو کے اس رشتے پر روشنی ڈالتے ہوئے دونوں کے جاں نثار پروفیسر رشید احمد صدیقی نے کہا تھا:

"جدید اردو علی گڑھ کا عطیہ ہے۔ اردو کا پہلے جمال ہی یا نمودار ہوئی خواہ اس کے اسباب کچھ ہی رہے ہوں اس کی تعلیم، استحکام اور ترقی اور اس کی وسعت و سول عام اور عہد نامہ زمانے میں علی گڑھ کا بڑا نمایاں اور بیش بہا حصہ ہے۔ حق یہ ہے کہ علی گڑھ نے اردو اور ترقی پسند کر لیا۔ اردو وہ جو ہیئت آج اس کی قوتوں کی کارفرمائی علی گڑھ کی تشکیل میں ملتی ہے۔ اگر اردو کو علی گڑھ کا بیسٹ تسلیم کیا جا سکتا ہے تو علی گڑھ کے لوگوں کے اس شغف کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو علی گڑھ اور اردو دونوں سے ان کو رہا ہے۔"

اب جب اردو کی ادبی دنیا کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر خلیل الرحمن اعظمی مرحوم نے بالکل صحیح کہا تھا کہ:

"علی گڑھ تحریک اردو زبان میں مقصدی ادب کی پہلی آواز ہے اور اردو نظم و نثر کی تمام اصناف و اسالیب کے امکانات کا سرسری جائزہ لیکر اسے قومی زندگی اور اقدار کا ترجمان بنانے کی پہلی جد و جہد ہے۔"

اردو کی ادبی تاریخ اس کی گواہ ہے کہ نظم و نثر میں اصلاح کی تحریک ہو یا رومانی ترقی پسند اور جدیدیت کی تحریکیں ان کے پیشروؤں اور ممتاز نمائندہ شخصیتوں کی صلاحیتوں کو علی گڑھ ہی نے صیقل کیا تھا۔ سرسید اور ان کے رفقا سے قطع نظر حسرت، جوش، جذبی، جاں نثار اختر، علی سردار جعفری، خلیل الرحمن اعظمی نظم میں، افسانوی ادب میں سجاد حیدر، عصمت چغتائی، منٹو، ڈاکٹر رشید جہاں، تنقید میں آل احمد سرور، خورشید الاسلام، اسلوب احمد انصاری، ابواللیث صدیقی، پروفیسر مسعود حسین خاں اور استاد الاساتذہ پروفیسر رشید احمد صدیقی، نثری شہ پاروں میں خواجہ غلام الثقلین، خواجہ غلام السیدین، مولانا عبدالماجد دریابادی، اور سر رضا علی، صحافت میں مولانا ظفر علی خاں، مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی کے نام سر فہرست ہیں۔ اردو کے ایک بڑے ادیب، مورخ اور اپنے عہد کی ایک قد آور شخصیت مولانا شبلی نعمانی نے خود اعتراف کیا تھا کہ:

"یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ اگر میری زندگی کا کوئی حصہ علمی یا تعلیمی زندگی قرار دیا جا سکتا ہے تو اس کا آغاز اس کا نشوونما، اس کی ترقی اس کی نمود اس کا امتیاز جو کچھ ہوا ہے اسی کالج سے ہوا ہے۔ میں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ ترقی کی ہے وہ اسی کالج کی بدولت ہے۔"

یہی حال کھیل کی دنیا کا تھا علی گڑھ کے کھلنڈروں کی کہانیاں آج تک سنی اور پڑھی جا سکتی ہیں کرکٹ میں مشتاق علی ہوں یا لالہ امر ناتھ۔ ہاکی میں شکور ہوں یا انعام الرحمن غرض ایک طویل فہرست ہے علی گڑھ کے ممتاز اولڈ بوائے اور اس کے سب سے بڑے شیدائی پروفیسر رشید احمد صدیقی نے لکھا تھا

"مجھے اپنے عہد کا علی گڑھ اس لیے خاص طور پر عزیز رہا ہے کہ اس زمانے میں کالج کی تمام تر طلبہ کی کارگذاریوں کی رہین منت تھی اچھے سے اچھے طالب علم ہونے کے علاوہ بڑے اچھے مقرر، بڑے اچھے کھلاڑی، بڑے اچھے انشا پرداز اور شاعر ہوتے۔ جرأت، ذوق اور ذہانت کے مواقع تلاش کرتے۔ کوئی مشہور مقرر یا ہنر ور اس زمانے میں باہر سے آنے والا ہوتا تو ہم اس پر خوش ہوتے کہ آج ہمارے فلاں لڑنے والے کا جوہر چمکے گا اور مہمانوں کو معلوم ہوگا کہ اس کا سابقہ کیسے طالب علموں سے ہے۔ اس پر فخر نہیں کرتے تھے کہ معزز مہمان نے تشریف لانے اور گہر افشانی فرمانے سے کلاہ گوشہ دہقاں کہاں سے کہاں پہونچ جائے گی۔"

یہ تھا وہ عکس جو ماضی کے آئینے میں علی گڑھ کا ایک سرسری نگاہ سے دیکھا جا سکتا تھا لیکن جس کی دل کشی، حسن اور صداقت کا اثر قلب و نظر کے ہر گوشہ کو متاثر اور مسخر کرتا ہے۔ ماضی کی سرحدوں کو پار کر کے علی گڑھ کا یہ سفر حال کی شاہراہ پر جاری و ساری ہے اور یہ مستقبل کی طرف گامزنی کی علامت ہے۔ علی گڑھ کا حال اس کے ماضی کے ساتھ منسلک بھی ہے اور ممتد بھی۔ اس کے حال کو اس کے ماضی سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور اس کا مستقبل بہت خوشگوار تابناک اور اثر آفریں ہوگا۔ اس کی توقع بھی کی جا سکتی ہے اور بجا طور پر امید بھی۔

(اردو سروس سے)

اختر الواسع
لیکچرر، ادارہ علوم اسلامیہ
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

مزاج پرسی

عزیزہ جاوید

بیماری کی مزاج پرسی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی نکتہ نظر سے ایک بے حد قابل تعریف فعل ہے۔ اس سے مریض کی ڈھارس بنتی ہے اور تیمار داروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ آپس تعلقات میں محبت اور رواداری کا جذبہ بروان چڑھتا ہے۔ اس معاملے میں کسی بھی قوم یا معاشرے کی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

لیکن ہم یہاں "مزاج پرسی" کی ایک ایسی قسم پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں جو مریض اور اس کے عزیزوں کے لیے باعث برکت ہونے کے بجائے باعث زحمت ہو جاتی ہے۔ اور جس سے مریض کا غم اور پریشانی دور ہونے کی بجائے اکثر و بیشتر اس میں کئی گنا اضافہ ہی ہو جاتا ہے۔ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ ایک مفید اور کارآمد چیز بھی جب غلط محل پر یا غلط طریقے سے استعمال کی جاتی ہے تو وہ بھی نہایت مضر اور پریشان کن ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً "شکر" ایک صحت مند کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے مگر ایک ذیابیطس کے مریض کے لیے بے حد نقصان دہ ہوتی ہے یا "آگ" ایک بے حد مفید چیز ہے۔ مگر وہی اگر غلط طریقہ پر استعمال ہو تو نہایت بربادی اور نقصان کا سامان بن سکتی ہے غرض کہ کسی شے کے مفید اور کارآمد ہونے کے لیے اس شے کا استعمال اور محل استعمال کا خیال رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جس قدر کہ وہ شے۔!

آئے دن کا یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے "مزاج پرسی" جیسا قابل ثواب اور قابل تعریف عمل اکثر اوقات مریض اور اس کے رشتہ داروں کے لیے باعث حرماں اور پریشانی بن جاتا ہے۔

اکثر اوقات دیکھا جاتا ہے کہ لوگ مزاج پرسی کچھ عجیب و غریب انداز میں کرتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مریض کے عزیز و اقارب کو ان مزاج پرسی کرنے والوں کی مزاج داری اور خاطر و مدارات میں اس قدر جُٹ جانا پڑتا ہے کہ انھیں مریض کی طرف توجہ دینے کا بھی کم ہی وقت ملتا ہے میری اس بات کی وضاحت چند مثالوں سے ہو جائے گی۔

فرض کیجیے کہ ایک عارضہ قلب کا مریض ہے۔ اسے آرام اور سکون کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس معاملے میں ڈاکٹروں نے شدت سے تاکید بھی کر دی ہے کہ بھئی اس مریض کو بستر پر مکمل آرام کرنے دیا جائے۔ کسی قسم کا ذہنی یا جسمانی صدمہ اسے نہ ہونے پائے لیکن اس کے "ہمدرد" یا "غمگسار" تو اس سے ملنے کے لیے بے چین ہیں اور انھیں روکا بھی کس طرح جائے کہ یہ مروت اور اخلاق کے منافی ہے۔ اس لیے ایک صاحب مریض کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں پر کہ پہلے سے دو تین حضرات مریض کی عیادت کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ مریض کی یہ حالت ہے کہ دو جملے کہنا بھی دوبھر ہو رہا ہے۔ ایک تو مرض کی وجہ سے نقاہت۔ دوسرے خواب آور دواؤں کا اثر۔ لیکن وہ اگر ان لوگوں سے بات نہ کرے تو بے حد بد اخلاقی تصور ہوگی۔ ایک صاحب اس سے مرض کے بارے میں سوالات شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس کے بعد اپنی تشخیص کا بھی اظہار فرماتے ہیں "اجی صاحب چھوڑو ان حکیم ڈاکٹروں کی باتوں کو۔ کاہے کا "عارضہ قلب" بس آپ کو اصل میں "ای سی جی" کی شکایت ہے۔ اور بس! سیدھی سی بات کو بلاوجہ اس قدر پیچیدہ بنا دیا۔" اب مریض کا بھی علاج پر سے بھروسہ متزلزل ہونے لگتا ہے۔

دوسرے صاحب ارشاد فرماتے ہیں "میاں دیکھو تمہیں عارضہ قلب ہی ہے اس میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ فلاں صاحب پرسوں اچھی خاصی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک سٹ ہوئی اور ڈاکٹر کے پہونچنے سے پہلے ہی ۔۔۔؟ مریض کا دل ڈوبنے لگتا ہے اور اس کے مذبذب دل و دماغ میں یہ طے نہیں ہوتا ہے کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے! اور اس کی بے چینی بے حد بڑھ جاتی ہے اس کی دلی کیفیات ناقابل بیان ہو جاتی ہے اور شاید اگر غالب کو یہ معلوم ہوتا کہ "غم گسار" اور "چارہ ساز" ایسے ہوتے ہیں تو وہ ناصح کو ہی اپنے لیے ترجیح دیتا۔

یہ تو تھی مرض قلب میں مبتلا مریض کی صورت حال! اس کے علاوہ بعض دماغی امراض میں دوا سے زیادہ خارجی محرکات اہم ہوتے ہیں۔ اس پر ملنے جلنے والوں کی بات چیت اور خیالات کا بے حد اثر ہوتا ہے۔ اور اس کے لیے بے حد محتاط اور ہوشیاری سے عیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ سرے سے عیادت ہی نہ کی جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ وقتاً فوقتاً اس قسم کی تلقینات اور مشوروں سے مریض کو اس قدر ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے جس کا پورے طور سے اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ورنہ خدا نخواستہ ان صاحب کی مزاج پرسی کی یہ صورت حال نہ ہو جائے جن کے بارے میں یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ وہ موصوف جب بھی کسی کی مزاج پرسی فرماتے تو وہ مزاج پرسی عزیزوں کے لیے کسی میرسی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی اور بالآخر اس مزاج پرسی کا یہ نتیجہ ہوتا کہ وہ پرسہ ہی بن جاتی۔ اس لیے لوگ ان کی مزاج پرسی سے گھبرانے لگے تھے۔ بلکہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ کسی صاحب کا اگر کسی سے جھگڑا ہو جاتا تو وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتے کہ "میاں کیا روانہ کروں میں فلاں صاحب کو مزاج پرسی کے لیے ۔۔۔!"

بہرحال مختصراً ہمیں کسی کی عیادت اور مزاج پرسی کرتے وقت یہ خیال کر لینا چاہیے کہ یہ مزاج پرسی بجائے مریض اور اس کے رفقاء اور عزیزوں کی ڈھارس، حوصلہ افزائی اور خوشگوار اثر کا باعث بننے کی آفت تو نہیں بن رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ مریض کے دل میں امید اور ہمت کے جذبات پیدا ہوں۔ ہمارے اظہارات اس کی زندگی میں پیام بے چینی، ناامیدی، یاس اور پریشانی کے بیج تو نہیں بو رہے ہیں؟ اور میں سمجھتی ہوں کہ اس قسم کے جائزے لینے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے مزاج پرسی جیسا ایک مبارک اور قابل تعریف فعل بے حد مکروہ اور باعث عذاب بن جانے سے بچ جاتا ہے۔

ایک صاحب کے ساتھ تو بے حد دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ "میاں کیسے مزاج ہیں"؟ تو فرمایا کہ "جناب مزاج تو ٹھیک ہیں لیکن ان مزاج پرسی کرنے والوں سے مجھے بچاؤ! اب تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ کاش ان کرم فرماؤں اور ان غمگساروں کے بجائے اگر فرشتہ اجل مزاج پرسی کر لیتا تو اچھا ہوتا۔"

اسی طرح ایک محترمہ کے صاحب کافی عرصے سے علیل تھے۔ ان سے ان کی ایک بے حد قریبی سہیلی نے ان کے صاحب کی صحت کے بارے میں پوچھا تو ان محترمہ نے برجستہ جواب دیا کہ "اجی ہمارے صاحب کے غمگساروں کی خاطر مدارات سے مجھے فرصت ملے تب تو میں ان کے

بین الاقوامی سال

معذور بچوں سے مایوس نہ ہوں

اے ایچ شمس

معذور بچوں کی صف میں اندھے، لنگڑے، لولے، گونگے، پولیوزدہ اور دماغی وجسمانی طور پر صحیح ڈھنگ سے نشوونما نہ پانے والے بچے آتے ہیں، بدقسمتی سے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی بچہ کئی طرح سے معذور ہوتا ہے۔ جیسے اندھے پن کے ساتھ بہرہ اور گونگا پن بھی کئی بچوں میں پایا جاتا ہے اور اس وقت ان بچوں کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔

اگر قدرت کی ستم ظریفی سے یا کسی حادثے کی وجہ سے یا والدین کی غفلت سے اگر کوئی بچہ معذور ہوتا ہے تو آپ کو دل برداشتہ یا ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایسے بچوں کو والدین ایک بوجھ سمجھنے لگتے ہیں۔ یا پھر اپنے کسی گناہ کی سزا یا پھر فطرت پر الزام رکھتے ہیں لیکن والدین کو ایسا ہرگز نہیں سوچنا چاہیئے۔ بلکہ سب سے پہلے اس سچائی کو مان لیں کہ آپ کا بچہ معذور ہے۔ اگرچہ یہ خیال تکلیف دہ ضرور ہے لیکن اس میں آپ کی اور آپ کے بچے کی بھلائی ہے۔ معاشی اعتبار سے جو گھرانے خوشحال ہیں وہ آسانی سے ایک بچہ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن جن گھروں میں دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں ان گھرانوں کے لیے یہ بچے ایک تکلیف دہ مصیبت اور بوجھ ہی بن جاتے ہیں۔ ان بچوں کو عضو معطل سمجھ لیا جاتا ہے۔ گھر والے اور محلے کے لوگ انھیں ایسے ناموں سے پکارتے ہیں جو معذور بچوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوتے ہیں کبھی تو اتنا خراب ماحول ان معذور بچوں سے کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے ہی مایوس ہو جاتے ہیں۔ اس سے ضمیر کو ... بالکل ... ہے اور وہ مایوسیوں کے سمندر میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو اس تحقیر و ملامت کا نشانہ بننے سے بچانے کے لیے وہ اپنا گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ زمین پر گھسٹتے ہوئے ٹھوکریں کھاتے ہوئے، بھیک مانگتے ہوئے یہ بچے کسی طرح اپنی زندگی کے دن پورے کرتے ہیں یا پھر سماج دشمن عناصر کے چنگل میں پھنس کر غلط راہوں پر پڑ جاتے ہیں۔

کہنے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ ان معذور بچوں کے ساتھ غیر معمولی ہمدردی سے پیش آئیں یا ہر وقت ان کی نگرانی میں لگے رہیں بلکہ آپ کبھی بھی کسی معذور بچے کو کمزور نہ سمجھیں جو سلوک آپ اپنے دوسرے بچوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں وہ ان بچوں کے ساتھ بھی کریں۔ یہ فطرت کا اصول ہے کہ خدا ایک صلاحیت میں کمی کر دیتا ہے تو دوسری صلاحیتیں تیزی سے ابھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مشہور و معروف ہستی ڈاکٹر ہیلن کیلر نے کہا ہے کہ جب سکھ کا ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے تو دوسرا کھل جاتا ہے لیکن ہم کبھی کبھی بند دروازے کی ہی طرف دیکھتے رہ جاتے ہیں اور جو دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا ہے اس کی طرف دیکھتے ہی نہیں۔

اندھے بچوں میں قوت بینائی کی اگر کمی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ یادداشت کی زبردست قوت بحال کرتا ہے اپنی اسی یادداشت کی بنا پر وہ لوگ بمبئی کی بھری پری سڑکیں آسانی سے پار کر لیتے ہیں۔ بسوں اور ٹراموں میں آسانی سے چڑھتے اترتے ہیں اسی طرح جس طرح ایک عام انسان کرتا ہے بڑے بڑے حساب اور مشکل اسباق منٹوں میں یاد کر لیتے ہیں جبکہ تندرست بچے دشواری محسوس کرتے ہیں۔

اپنے معذور بچوں کی خامیوں کو دہرانے سے بار بار اس کی بدنصیبی کی طرف اشارہ کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ آپ اسے یقین دلائیں کہ دوسرے بچوں کی طرح سماج اور سوسائٹی میں ان کا بھی اپنا ایک مقام ہے۔ والدین اور عزیزوں کو وہ اتنا ہی پیارا ہے جتنا کہ دوسرے بچے۔ اسے بھی قدرت سماج اور سوسائٹی سب نے حقوق دیے ہیں۔ اسے بھی دوسرے بچوں کی طرح اسکول جانا ہے۔ پڑھنا ہے اور اپنے یا اُن پوشن کا انتظام کرنا ہے۔ دنیا کی دوڑ میں سب کے ساتھ حصہ لینا ہے اور آگے بڑھنا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کمزور نہ سمجھے۔ کسی لاچاری کا احساس دل میں نہ لائے اگر یہ باتیں ان معذور بچوں کے ذہن میں اچھی طرح آ جائیں تو سمجھئے کہ والدین اور استاد کی ذمہ داریاں کسی حد تک کم ہو گئیں اب وہ خود اپنے لیے جدوجہد کرے گا اور آگے بڑھے گا

بہت سے والدین لاڈ اور پیار میں اپنے معذور بچوں کے ساتھ حد سے زیادہ ہمدردی کرتے ہیں اور اکثر اسے اسکول بھی نہیں بھجواتے جبکہ اندھے، گونگے اور جسمانی طور پر اپاہج بچوں کے لیے الگ الگ اسکول ہیں اور گورنمنٹ نے ہر قسم کی سہولتیں دے رکھی ہیں۔ ان کی تعلیم کے حصول سے روزگار کے حصول تک حکومت ہر مرحلے پر خصوصی رعایتیں دیتی ہے۔

ہمدردی جتا کر یا کچھ ڈونیشن دے کر یا معذور بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کر کے یا پھل دے کر ہمارا اپنا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ہر صاحب اقتدار شخص یہ فیصلہ کرے کہ اسے اپنی فیکٹری یا فرم میں یا انڈسٹری میں ایک معذور بچے کے لیے جگہ نکالنی ہے۔ تو دیش کے ہزاروں بچوں کو روزگار آسانی سے مل سکتا ہے۔ معذور بچوں سے بھی میری گذارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو کمزور نہ سمجھیں اور جو بھی صلاحیتیں خدائے پاک نے انھیں عطا کی ہیں اس سے کام لیں تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

ایک بار پھر اس سماج سوسائٹی اور خاص طور پر والدین سے میں یہ درخواست کروں گا کہ وہ معذور بچوں کو ہرگز ہرگز کمزور نہ سمجھیں ان کے پھلنے پھولنے کا ان کے سب منشا موقع دیں۔ انشا اللہ یہ نونہال بھی پھولوں کی طرح کھل اٹھیں گے۔

(ناگپور سے نشر)

بارے میں جان سکوں کہ مزاج کیسا ہے؟ ہماری زندگی تو بس ان کرم فرماؤں کی مدارات میں کٹ رہی ہے۔

"ان سے چھوٹوں تو ادھر کو دیکھوں میں"

مجھے تو حیرت ہے ان لوگوں پر جب وہ گلہ کرتے ہیں کہ ان کا کوئی پرسان حال نہیں اس جہاں میں! اور یہ کیسی زندگی ہے؟!!! کاش کہ وہ مزاج پرسی کے ذائق ہوتے تو پھر کبھی بھول کر بھی ایسے کلمات زبان پر نہ لاتے شاید غالب نے کچھ اسی قسم کے غمگساروں اور مزاج پرسی کرنے والے حضرات سے بیزار ہو کر کہا ہوگا کہ

"رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو"

اور ابھی ایک صاحب کا پتہ چلا معلوم ہوا ان کی تمام زندگی صرف مزاج پرسی پر چل رہی ہے۔ انھیں جہاں یہ خبر ہوئی کہ کوئی علیل ہے کہ یہ صاحب وہاں نازل ہو جاتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری یا بیمار خود رخصت ہو جاتا ہے۔ مگر یہ صاحب وہاں پیچھے رہتے ہیں۔

ان چند مثالوں پر ہی اکتفا کرتے ہیں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ہماری بھی مزاج پرسی کر دے۔

(اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

عزیزہ جاوید
معرفت ڈاکٹر جاوید احمد — ماڈرن کلنک
شاہ گنج — اورنگ آباد ۴۳۱۰۰۱

صحت

کم سن بچوں کی بیماریاں اور ان کی نگہداشت

ڈاکٹر ایم اے کریم

دنیا کے تمام ممالک میں عورتیں اور بچے ایک خصوصی حیثیت رکھتے ہیں چونکہ یہ گروپ بیماریوں سے جلد متاثر ہوتا ہے اس لیے صحت عامہ کے نقطہ نظر سے انھیں ایک غیر محفوظ گروپ تصور کیا جاتا ہے

ہندوستان کی ۶۵ فیصد آبادی میں عورتیں ۲۲ فیصد اور ۱۵ سال سے کم عمر بچے ۴۳ فیصد ہیں اس میں ۱۵ سے ۲۰ فیصد بچے ۵ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اکثر ممالک میں بچوں اور خصوصاً ۵ سال سے چھوٹی عمر کے بچوں کے طبی اور دیگر مسائل کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ بچے کی نشوونما کے لحاظ سے یہی ابتدائی پانچ سال اہم ترین ہیں۔ دماغ کی ۹۰ فیصد نشوونما اسی عمر میں ہوتی ہے۔

اگر اس دور میں بچے کی پرورش مناسب ڈھنگ سے نہ ہو تو آئندہ زندگی پر اس کے خطرناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس نازک دور میں نامناسب و ناکافی غذا اور متعدی امراض بچے کی جسمانی، دماغی، اور ذہنی صلاحیتوں پر منفی اثرات ڈالتے ہیں۔ ان مسائل پر بروقت توجہ اور احتیاطی تدابیر سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ مگر لاپرواہی، لاعلمی غفلت اور دیگر وجوہات کی وجہ سے یہ دور اکثر والدین کی عدم توجہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس کا خمیازہ بچوں کو آگے چل کر بھگتنا پڑتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ عوام اس تعلق سے بنیادی معلومات حاصل کریں اور بچوں کو مستقبل کے ناکردہ گناہوں کی سزا سے بچائیں۔

بلحاظ عمر بچوں کو مختلف گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا گروپ — ایک ماہ کی عمر کے بچوں کا
دوسرا گروپ — ایک سال کی عمر کا
تیسرا گروپ — ایک سے چار سال
چوتھا گروپ — چار سے چھ سال تک
پانچواں گروپ — چھ سے بارہ تک جو اسکول گروپ کہلاتا ہے۔

بچوں کی مناسب نشوونما اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے مختلف گروپ میں شرح اموات اور ان کے اسباب کا سرسری جائزہ لیںا ضروری ہے۔ ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں سے ایک سال کی عمر کے اندر ہی فوت ہونے والے بچوں کی شرح اموات کو شرح مرگ اطفال کہا جاتا ہے۔ جو عوام کی سماجی معاشی اور صحت کے معیار کو ظاہر کرتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ افسوسناک حد تک زیادہ یعنی ۱۱۰ سے بھی اوپر ہے۔ یعنی ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں تقریباً ۱۱۰ بچے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف ترقی یافتہ ممالک میں یہ شرح اموات ۲۰ سے بھی کم ہے۔ سویڈن میں یہ سب سے کم یعنی ۱۰ ہے۔ ان ممالک میں شرح اموات میں کمی کی وجوہات میں ۱۔ معیار زندگی میں ترقی ۲۔ متعدی امراض پر کنٹرول ۳۔ بہتر غذائی حالات ۴۔ علاج معالجہ اور محفوظ طریقہ پر زچگی کے انتظامات کی بہتر سہولتیں وغیرہ۔

ترقی پذیر ممالک میں ایک سال کی عمر کے اندر ہونے والی اموات میں ۴۵ فیصد اموات عمر کے پہلے چار ہفتوں میں واقع ہوتی ہیں۔ اور اس کی ۶۰ فیصد اموات پہلے ہفتہ ہی کے اندر ہوتی ہیں۔

پہلے گروپ میں، بچہ کا پیدائش کے وقت کم وزن ہونا، حمل کے دوران بچے کو ضرر پہنچنا، خون کی پیدائشی بیماریاں طفلی اموات کے اہم اسباب ہیں۔

دوسرے گروپ میں دست، تنفس کی بیماریاں کالی کھانسی، غذا کی کمی دیگر متعدی امراض و حادثات وغیرہ اموات کی طبی وجوہات ہیں۔

معاشی وجوہات میں غربت بھی اس بڑھتی ہوئی شرح اموات کی ایک اہم وجہ ہے تقریباً ۹۰ فیصد اموات غریب ترین گھرانوں میں ہوتی ہیں۔

کسی ملک کی تہذیبی اور سماجی حالات بھی بچوں کی اس شرح اموات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً جہالت، لاعلمی وغیرہ چنانچہ ہندوستان میں غیر تربیت یافتہ دائی اس بڑھتی ہوئی شرح اموات کے لیے یقیناً ذمہ دار ہے۔

بچوں کے تیسرے اور چوتھے گروپ میں، متعدی امراض اور غذا کی کمی اموات کی اہم وجوہات ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں یہ شرح اموات بہت کم یعنی صرف ۵ ہے جب کہ ترقی پذیر ممالک میں یہ بہت پریشان کن حد تک بڑھی ہوئی ہے یعنی ۳۰ سے ۳۵ تک ہے۔

اسکول گروپ میں بیماریوں اور اموات کی شرح بمقابلے دوسرے گروپوں کے کم ہے بچے متعدی امراض اور غذا کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔ البتہ کالی کھانسی سے کم متاثر ہوتے ہیں۔

بچوں میں شرح اموات کے سرسری جائزے کے بعد دو امور غور طلب رہ جاتے ہیں۔ ایک تو بچوں کی ناکافی غذا اور اس کے مضر اثرات اور دوسرا متعدی امراض۔ آئیے انھیں بھی دیکھتے چلیں۔

معتدل نشوونما کے لیے بچے کو اس کے وزن کے مطابق توانائی یا Calories اور پروٹین مناسب مقدار میں ملنا چاہیے۔ یہ مناسب مقدار ہے بچے کے فی کیلوگرام وزن پر ۱۲۰ Calories اور ۱.۵ سے ۲.۹ گرام پروٹین یہ چیزیں نہ ملنے کی وجہ سے بچے کی نشوونما رک جاتی ہے اور کمی کی علامات بچے کی عمر کے چوتھے مہینے سے ۳ سال کے دوران ہی ظاہر ہو جاتی ہے۔

کمسن بچوں میں دودھ پلانے میں بے احتیاطی، لاعلمی اور مناسب غذا کی مناسب مقدار میں عدم فراہمی وغیرہ غذا کی کمی کی اہم وجوہات ہیں۔

بچے کو ماں کا ڈیڑھ سے دو سال تک دودھ پلانا مفید ہے۔ مگر اکثر دفعہ اس سے قبل ہی دودھ چھڑا کر اوپر کا دودھ شروع کر دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ دودھ بوتل سے دیا جاتا ہے۔ اس طرح دودھ پلانے میں احتیاط نہ برتی جائے اور بوتل کی صفائی وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے

تو بچے کو دست شروع ہو جاتے ہیں وہ دودھ ہضم نہیں کر سکتا اور ناکافی غذا کا شکار ہو جاتا ہے۔

بعض دفعہ بدہضمی کے خیال سے دودھ میں زیادہ پانی ملا کر بچے کو پلایا جاتا ہے جس سے بچے کو دودھ کی مناسب مقدار نہیں ملتی۔ اسی طرح بچے کو ۶ ماہ کی عمر کے بعد ہلکی زود ہضم غذا مثلاً نرم چاول، کیلے، انڈے، گوشت اور سبزیوں کا سوپ وغیرہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ مگر لاعلمی کی وجہ سے بچوں کو یہ چیزیں نہیں دی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں بچے کی نشوونما کے لیے درکار توانائی اور پروٹین نہیں ملتے ہیں۔ نتیجتاً بچہ دو خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے ایک تو ہے سوکھے کی بیماری جسے Marasmus کہا جاتا ہے یہ توانائی کی کمی سے ہوتی ہے۔ اس میں بچہ سوکھ کر لاغر ہو جاتا ہے۔ دوسری بیماری ہے Kwashiorkor جو پروٹین کی کمی سے ہوتی ہے۔ اس میں بچہ لاغر ہونے کے علاوہ اس کے جسم پر سوجن بھی آ جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں بچہ دونوں بیماریوں میں بیک وقت مبتلا ہو سکتا ہے

اس کے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر جھریاں پڑجاتی ہیں۔ بچہ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے بال سرخی مائل ہوکر آسانی سے جھڑنے لگتے ہیں وزن اور قد کا بڑھنا رک جاتا ہے مدافعتی قوت کم ہوجاتی ہے۔ اگر مناسب علاج نہ ہو تو موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ Calories اور پروٹین کے علاوہ خون کی کمی بھی ہوتی ہے جو غذا میں [illegible] یا لوہے کی کمی سے ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے بچے بیماریوں کے مقابلے اور ان سے بچاؤ کی قوت گھٹ جاتی ہے اور وہ بیماریوں کا جلد جلد شکار ہوتا رہتا ہے۔

غذا کی کمی سے بچے کی جسمانی، دماغی اور سماجی نشوونما کے مرحلے جنھیں Milestones یا نشانیاں بچے کی نشوونما جانچنے کے لیے گویا کہ ایک تھرمامیٹر کا کام دیتے ہیں۔

صحت مند بچے میں جسم کے پروان چڑھنے کے یہ مرحلے اس طرح ہیں۔

۱۔ پیدائش کے چار ماہ بعد بچہ گردن سنبھال سکتا ہے۔
۲۔ ۵ مہینے بعد — سہارے سے بیٹھ سکتا ہے
۳۔ ساتویں مہینے میں — بغیر سہارا لیے بیٹھ سکتا ہے
۴۔ چھٹے مہینے میں — سہارے سے کھڑا ہوسکتا ہے
۵۔ ساتویں مہینے میں — پیٹ کے بل رینگ سکتا ہے
۶۔ آٹھ مہینے بعد — گھٹنے کے بل رینگ سکتا ہے
۷۔ گیارہویں مہینے بعد — سہارے کے ساتھ چل سکتا ہے
۸۔ ایک سال میں — بغیر سہارے کے کھڑا رہ سکتا ہے
۹۔ سوا سال میں — بغیر سہارے کے چل سکتا ہے

جسمانی نشوونما کے مرحلوں کی طرح دماغی ذہنی اور سماجی نشوونما کے بھی مدارج یا Milestones ہوتے ہیں جو صحت مند بچوں میں اس طرح ہوتے ہیں۔

۱۔ پیدائش کے دوسرے مہینے میں — بچہ خود مسکراتا ہے۔ اور آواز کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔
۲۔ چوتھے مہینے میں — بچہ ہنستا ہے۔
۳۔ چھٹے مہینے میں — اشتعال دلانے پر چلاتا ہے۔ جیسے ہاتھ سے کھلونا وغیرہ چھین لیے جانے پر۔
۴۔ ساتویں مہینے میں — منہ کے پاس پیر لاکر خود کھیلتا ہے
۵۔ دسویں مہینے میں — ماما، دادا جیسے الفاظ ادا کرتا ہے
۶۔ ایک سال میں — چھوٹی موٹی حرکتوں اور گیمس سے محظوظ ہوتا ہے۔
۷۔ دو سال میں — آنکھ، ناک، کان اشارے سے بتا سکتا ہے خود سے کھانا کھانا چاہتا ہے ہر چیز کو نہیں نہیں کہتا ہے۔
۸۔ تین سال میں — خود سے کھانا کھاتا ہے۔ دوسرے بچوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ کھلونوں کو جما سکتا ہے۔ خود سے کپڑے پہننا چاہتا ہے کھیل میں ہنستا ہے۔ پیشاب پر کنٹرول قایم ہوتا ہے
۹۔ چار سال میں — ایک دو تین گنتی دوہرا سکتا ہے۔
۱۰۔ پانچ سال میں — جملہ دوہرا سکتا ہے گھر کو پسند کرتا ہے۔ اندھیرے اور خیالی بھوتوں وغیرہ سے ڈرتا ہے۔ ذمہ داری لینا چاہتا ہے۔
۱۱۔ چھ سال میں — بے قرار رہتا ہے ہمیشہ مصروف رہتا ہے، پسند اور ناپسند کا احساس رکھتا ہے
۱۲۔ ۶-۷ سال میں — ڈسپلن پسند نہیں کرتا۔ گروپ بناتا ہے

Milestones کے علاوہ بچے کا وزن، قد اور سر کا گھیر بھی، نشوونما برابر ہونے یا نہ ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پیدائش پر سر کا گھیر ½ ۱۳ اور ایک سال پر ۱۸ ہوتا ہے۔ ۲ سال پر ½ ۱۹ اور ۱۲ سال پر ۲۱ ہوتا ہے۔

وزن پیدائش پر ۳.۰ کیلو یا ½ ۶ پونڈ ہوتا ہے، چھ ماہ پر دوگنا اور ایک سال پر تین گنا اور دو سال پر چار گنا ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد ہر سال سوا دو کیلو سے پونے تین کیلو کے حساب سے بڑھتا ہے یہ رفتار ۱۲-۱۳ سال کی عمر کے بعد اچانک بڑھ جاتی ہے۔

قد پیدائش کے وقت ۵۰ سینٹی میٹر ایک سال بعد ۷۵ سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ دوسرے سال مزید ۱۲-۱۳ سینٹی میٹر بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر سال ۵-۶ سینٹی میٹر کے حساب سے بڑھتا رہتا ہے۔ ۱۲-۱۳ سال کی عمر کے بعد اچانک رفتار بڑھ جاتی ہے۔

غذا کی کمی کی صورت میں وزن اور قد کا بڑھنا رک جاتا ہے اور تمام مدارج یا Milestones دیر سے طے پاتے ہیں۔

کمسن بچوں میں غذا کی کمی کے علاوہ خون کی کمی بھی ہوتی ہے اس کے علاوہ وٹامن اے کی کمی بھی پائی جاتی ہے جس سے بینائی متاثر ہوتی ہے۔ وٹامن ڈی کی کمی کی وجہ سے [illegible] ہوسکتا ہے جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ وٹامن سی کی کمی سے مسوڑھوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ دوسرے وٹامنس کی کمی بھی پائی جاتی ہے۔

غذا کی کمی اور اس کے بد اثرات سے بچاؤ کے لیے بچوں کو ۶ ماہ کی عمر کے بعد ہی سے دودھ کے علاوہ ٹھوس غذا میں مثلاً نرم چاول کیلے، انڈے، مچھلی کے تیل کے قطرے گوشت اور سبزیوں کا سوپ دیا جانا چاہیے بوتل سے دودھ پلائیں تو صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ خون کی کمی کے لیے ۳ ماہ تک [illegible] کی گولیاں۔ وٹامن اے کی کمی کے لیے پیدائش کے ایک سال بعد، چھ چھ ماہ کے وقفے سے ۵ سال کی عمر تک وٹامن اے کی خوراک دینی چاہیے۔

وٹامن ڈی کی کمی کے لیے بچے کو صبح شام ہلکی دھوپ میں تھوڑی دیر کے لیے نکالنا چاہیے۔ نیز بچے کو مچھلی کے تیل Cod liver oil یا Shark liver oil دینا چاہیے۔

وٹامن اے کی کمی کے لیے۔ ٹماٹر اور پھلوں کا رس دیا جانا چاہیے یا گولیاں بھی دی جاسکتی ہیں۔

بچے کی نشوونما میں رکاوٹ کے لیے بڑی حد تک متعدی امراض بھی ذمہ دار ہیں۔ ۵ سال کے اندر عام طور سے ڈپتھیریا، پولیو، کالی کھانسی، ٹیٹانس، چیچک، دست جلدی امراض، وغیرہ ہوسکتے ہیں۔ ان میں سے اکثر خطرناک ہیں جن سے بچاؤ کے لیے ٹیکے لگوانا چاہیے۔ ٹیکہ اندازی کا پروگرام اس سے پہلے پیش کیا جاچکا ہے۔

کمسن بچوں میں حادثات کا زیادہ امکان رہتا ہے جن سے بچاؤ کرنا بھی ضروری ہے۔

اسکول گروپ میں دوسرے گروپس کے مقابلے میں بیماریوں اور اموات کی شرح کم ہے عام طور سے پائی جانے والی بیماریوں میں ۱۔ غذائی کمی ۲۔ خون کی کمی ۳۔ وٹامن اے کی کمی ۴۔ [illegible] اور وٹامن بی اور وٹامن ڈی کی کمی ۵۔ متعدی امراض جیسے ڈپتھیریا ٹیٹانس وغیرہ ۶۔ [illegible] یعنی کیچوے وغیرہ ۷۔ جلدی امراض جیسے خارش، داد، وغیرہ ۸۔ آنکھ اور کان کی بیماریاں ۹۔ گلے کی بیماریاں ٹانسلز وغیرہ ۱۰۔ دانتوں کی بیماریاں جیسے دانتوں کا سڑنا ۱۱۔ چکن پاکس ۱۲۔ دست ۱۳۔ بعض بچوں میں جذام اور تپدق ۱۴۔ دماغی کمزوری سے پڑھنے میں پیچھے رہ جانا ۱۵۔ چھوٹے موٹے جرائم کی طرف رجحان وغیرہ عام ہیں۔

آخر میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ بچے کی عمر کے ابتدائی پانچ سال، جسمانی، دماغی اور ذہنی نشوونما کے لیے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ اس کو متاثر کرنے میں غذا کی کمی اور متعدی امراض سرفہرست ہیں جن پر صحت بخش غذا، احتیاطی تدابیر مثلاً ٹیکہ اندازی بروقت علاج اور خصوصی توجہ سے قابو پایا جاسکتا ہے۔

ان کی نگہداشت کے لیے بچوں کے Milestones پر نظر رکھیں۔ بچے قوم اور ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت کی ذمہ داری بہت حد تک والدین پر ہے۔ صرف احساس اس بات کا چاہیے کہ بچے کی اس نازک دور کی مناسب نگرانی اور دیکھ بھال ایک اہم فریضہ سمجھ کر کی جائے۔

آپ کی توجہ بچہ کا سب سے اہم حق ہے! ہر ماں اور ہر باپ کا فرض ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو بخوبی پورا کریں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ زندگی کی تیز رفتار دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے حساس بچے یہ سوچیں کہ ؎

یادِ ماضی عذاب ہے یارب چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

ڈاکٹر ایم اے کریم
اسکول ہیلتھ میڈیکل آفیسر وزیرآباد — ناندیڑ

داغ دہلوی

بشارت حسین ہاشمی

فصیح الملک نواب مرزا خاں داغ دہلوی ۲۵ مئی ۱۸۳۱ء میں بدھ کے دن چاندنی چوک دہلی میں پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ کا نام وزیر بیگم عرف چھوٹی بیگم اور والد محترم کا نام "نواب شمس الدین خاں" تھا۔

ولیم فریزر دہلی میں گورنر جنرل کا ایجنٹ تھا۔ اس کے اور نواب شمس الدین خاں کے درمیان رنجش تھی۔ ۱۸۳۵ء میں کسی نے ولیم فریزر کو مار ڈالا۔ شبہ حضرت داغ کے والد محترم پر ہوا۔ مقدمہ میں ان کی اشتعالک سے ولیم فریزر کا مارا جانا ثابت ہوا۔ چنانچہ ۸ اکتوبر ۱۸۳۵ء کو کشمیری دروازے کے باہر انھیں پھانسی دیدی گئی۔ بڑی خندہ پیشانی سے موت کا مقابلہ کیا۔ بسم اللہ کہہ کر پھانسی کے تختے پر قدم رکھا۔ اور خود اپنے ہاتھ سے گلے میں پھندا ڈال کر جاں بحق ہوئے۔

انگریزوں کی اب یہ مجال ہوگئی تھی کہ وہ ایک ہندوستانی ریاست کے نواب کو پھانسی دیں۔ اس لیے دہلی کے لوگوں کو نواب شمس الدین خاں سے خاص ہمدردی اور ولیم فریزر سے نفرت ہوگئی۔

اس سانحے کے بعد حضرت داغ کی والدہ محترمہ نے بہادر شاہ ظفر کے فرزند فتح الملک ولی عہد بہادر عرف مرزا فخرو سے عقد کر لیا اور شوکت محل کا خطاب پایا۔ ماں کے ساتھ حضرت داغ بھی قلعہ شاہی میں رہنے لگے جو لال قلعہ کے نام سے مشہور ہے دہلی میں اگرچہ تحصیل علم کے لیے ہر قسم کا سامان مہیا تھا۔ علما وفضلا درس وتدریس میں مشغول تھے۔ لیکن داغ نے شہزادوں کے ساتھ قلعہ معلیٰ میں علوم درسیہ کی تحصیل کی۔ شہسواری اور فن سپہ گری میں مہارت بہم پہنچائی۔ اور فن شعر وسخن میں شاہی استاد "خاقانی ہند" شیخ ابراہیم ذوق دہلوی سے فیض پایا۔

فتح الملک ولی عہد بہادر نے ۱۸۵۶ء میں انتقال کیا۔ چوبیس برس کی عمر میں داغ سے قلعہ چھوٹا۔ اس واقعہ کے چند ماہ بعد غدر ۱۸۵۷ء ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ داغ نے چودہ، پندرہ برس کی عمر سے شعر ومشاعرے جیتنے شروع کر دیے۔ مولانا احسن مارہروی کے خیال کے مطابق انھوں نے سب سے پہلی غزل نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ کے مشاعرے میں پڑھی تھی جس کا مطلع تھا ؎

شرر و برق نہیں شعلہ و سیماب نہیں
کس لیے پھر یہ تڑپتا دل بیتاب نہیں

حضرت داغ دہلوی ۱۸۵۷ء کے ہنگامۂ غدر کے بعد رامپور چلے گئے۔ وہاں بھی علم وفن کے چرچے، شعر وسخن کے جلسے دہلی سے کچھ کم نہ تھے۔ نواب کلب علی خاں کا دور حکومت عہد زریں تھا امیر مینائی اور بحر جیسے نازک خیال، امیر، جلال جیسے باکمال، علامہ عبدالحق ومفتی سعد اللہ جیسے علماء کا مجمع تھا۔ اسی مسابقت میں داغ کی شاعری کے جوہر کھلے اور ایسے چمکے کہ سارے ہندوستان کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا۔ ان ہی خوبیوں نے حضرت داغ کو حیدرآباد پہنچا دیا۔

حضرت غفران مکاں آصف جاہ سادس حضرت داغ دہلوی کی شاعری سے بخوبی واقف تھے۔ بہ اتباع فرمان فروری ۱۳۰۸ھ میں حیدرآباد پہونچے باریاب ہوئے قصیدہ پیش کیا استادی کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں استاد ناظم یار جنگ دبیر الدولہ اور فصیح الملک کے خطابات پائے۔

حضرت داغ شعرائے معاصرین اور احباب معاصرین کے ساتھ اس کا برتاؤ مخلصانہ مشفقانہ اور بزرگانہ رہا عموماً ہر شخص ان کے اخلاق کا مداح اور ان کی شاعری کا گرویدہ ہو گیا۔

فصیح الملک حضرت داغ دہلوی نے ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کو مرض فالج میں پائی عید الضحیٰ کی نماز کے بعد مکہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ حضرت یوسف صاحب وشریف صاحب کی گنبد کے بائیں طرف صحن کے حصہ میں مزار شریف ہے۔

بیسویں صدی میں اردو دنیا نے تین نامور شخصیتیں پیدا کی ہیں۔ اور یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ وہ تینوں حضرت داغ کے دامن عقیدت سے وابستہ تھیں۔ ایک ڈاکٹر اقبال جو حکیمانہ شاعری میں سرفرد ہیں۔ دوسرے جگر مرادآبادی جن کا غزل کے احیاء میں ایک درجہ ہے۔ تیسرے مولانا محمد علی جوہر جنھوں نے یہ ثابت کر دیا کہ سیاست میں دار ورسن کی منزلیں بغیر غزل خوانی کے طے نہیں ہو سکتیں۔

حضرت داغ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ انھوں نے شاعری کی بنا دلب ولہجہ پر رکھی۔ داغ دہلوی کو اس میں بڑا ملکہ تھا داغ فطرتاً شاعر تھے اور یہ ان کی قادر الکلامی اور فصیح اللسانی کی بڑی دلیل ہے۔

داغ دہلوی کے مندرجہ ذیل اشعار دعوی کے طور پر ملاحظہ فرمائیے ذات باری تعالیٰ پر ایمان اور اس کی صفات کمال کا یقین کس درجہ ان توحید کے اشعار سے نمایاں ہیں۔

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا
کہیں ہم نے پتہ پایا نہ ہرگز آج تک تیرا
صفاتِ ذات میں یکتا ہے تو اے واحدِ مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا

اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اس کے کرم پر اعتماد اور خود سپردگی جو اسلامی تعلیم کی روح ہے کس طرح حضرت داغ کے ذہن پر مستولی ہے۔ اس سادہ شعر سے ملاحظہ فرمائیے

؎ خدا جب دوست ہے اے داغ کیا دشمن سے اندیشہ
ہمارا کچھ کسی کی دشمنی سے ہو نہیں سکتا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ پر ایمان اور آپ سے والہانہ عقیدت مومن کا ذوق کمال ہے۔ اس یقین کے جلوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں۔

؎ نہ ہو کیونکر افضل ہمارا محمد
کہ ہے اپنے پیارے کا پیارا محمد

اسلامی اقدار و افکار جس طرح کار فرما ہیں اور اندازِ فکر پر کرتے ہیں ہر شعر اس کا مونہ پیش کر رہا ہے۔ ان اشعار سے ملاحظہ فرمائیے۔

اے داغ مجھ کو رزق کی خواہش ہے نہ غم ہے
اتنا یہ غم کھلائے گا کھانا نہ جائے گا

اپنے کیے پہ نادم ہو نہ آدمی ہرگز
طاعت ہو یا عبادت انسان کرکے بھولے

صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اثرات کی گرفت کلام پر بھی تھی اور صاحب کلام پر بھی ملاحظہ فرمائیے ؎

ہے رضائے دوست بڑھ کر لطف فرزند سے
ورنہ کیا دو بھر تھے اسمٰعیل ابراہیم کو

سچ تو یہ ہے کہ داغ اپنے فن میں برق و یکتا تھے وہی جوش بیان، مدہوشی، سرمستی اور بدیع اسلوبی ان کے کلام میں ہے جو حافظ شیرازی کے ممتاز صفحات میں ہیں۔

(حیدرآباد سے)

بشارت حسین ہاشمی
شیخ محلہ، حیدرآباد اے پی

پہلا اردو کہانی کار

پریم چند

ڈاکٹر جعفر رضا

پریم چند کی کہانیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اس حقیقت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ پریم چند کی کہانیوں کی ماہیت حرکی و نامیاتی رہی ہے۔ جس کی نوعیت تخلیق کار کے تجربات اور تخلیقی عمل کے اعتبار سے بدلتی رہی ہے کیونکہ ان کے فنی احساسات ذہن و شعور کے عمل کے اعتبار سے تغیر پذیر رہے ہیں۔ کہانی کار بھی دیگر فن کاروں کی طرح زندگی کو اپنے مخصوص زاویۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ بسا اوقات اپنے اظہار کے طریقے میں نیا پن پیدا کرنے کی خواہش اسے مختلف طرح کے تجربات کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ادب کے دیگر شعبوں کی طرح کہانی بھی انکشافِ ذات کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جس کے محدود دائرہ عمل کے باوجود کائنات کی وسعتوں کا احساس ہو سکتا ہے۔ کہانی کی اقدار دیگر اصناف ادب کی طرح تجربے کی نئی سطحیں دریافت کرتی رہتی ہیں۔

حالانکہ اردو ادب میں کہانی کی روایت زیادہ قدیم نہیں ہے بلکہ ادبیاتِ اردو میں اسے دورِ جدید کی پیداوار کہا گیا ہے لیکن اگر اس کے پہلے اہم کہانی کار پریم چند کی کہانیوں کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی کہانیوں میں بھی واضح طور پر ارتقا نظر آتا ہے۔ پریم چند کی ابتدائی کہانیوں سے قطع نظر "کفن" "پوس کی رات" "عید گاہ" "شطرنج کی بازی" وغیرہ میں ہیئت کے اعتبار سے قدامت اور جدت کا خوبصورت امتزاج نظر آتا ہے۔ یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ پریم چند سے قبل جن ادیبوں نے کہانی کو اظہار کا ذریعہ بنایا۔ ان میں زیادہ تر دوسری زبانوں سے ترجمے کرنے تک محدود رہے۔ پریم چند اردو میں پہلے کہانی کار ہیں جنھوں نے کہانی کو مستقل صنف ادب کی حیثیت عطا کی اور اپنی زندگی کے آخری لمحات تک مسلسل کہانیاں لکھتے رہے۔ پریم چند کے بعد کافی عرصہ گذرنے پر کہانی کو ادبی مرتبہ ملا، لیکن پریم چند کو اپنے زمانہ ہی میں احساس ہو گیا تھا کہ عصر حاضر میں کہانی ہی ادبی مذاق کی تربیت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ لیکن انھوں نے اس کا دائرۂ عمل محدود رکھا تھا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"آج کل کہانی کا مفہوم بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس میں پریم کی کہانیاں، جاسوسی قصے، سفرنامے، حیرت انگیز واقعات، سائنس کی باتیں یہاں تک کہ دوستوں کی گپ شپ بھی شامل کر دی جاتی ہے۔"

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"موجودہ کہانی نفسیاتی تجزیہ، زندگی کی حقیقت اور فطری تصویر کشی کو اپنا مقصد قرار دیتی ہے۔"

پریم چند کے بیان میں ناقد کی عالمانہ نکتہ دانیاں نہ بھی ہوں پھر بھی اس حقیقت سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی کہ پریم چند کہانی کی فنی ضرورتوں سے پوری طرح واقف تھے باخبر تھے۔ وہ ادب کو کسی پٹواری کی کھتونی یا جیوتشی کے زائچہ کی طرح میکانیکی بنانے کے حق میں نہیں تھے حقیقت نگاری کے اسی تصوّر سے بیزار ہو کر ایک بار انھوں نے کہا تھا۔

"میں حقیقت پسند نہیں ہوں۔ کہانی میں چیز جوں کی توں رکھی جائے تو وہ سوانح عمری ہو جائے گی۔ دستکار کی طرح ادیب کا حقیقت پسند ہونا ضروری نہیں، وہ ہو بھی نہیں سکتا۔"

ایک دوسری جگہ بڑے پُرلطف انداز میں طنز کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برہنہ حقیقت پسندی اور برہنہ مثالیت پسندی دونوں انتہاپسندی کی علامتیں ہیں۔ برہنہ حقیقت پولیس کی رپورٹ ہوتی ہے اور برہنہ مثالیت قاضی کا فتویٰ۔ لکھتے ہیں۔

"آرٹسٹ ہم میں احساس حسن بیدار کرتا ہے اور محبت کی گرمی بھی۔ اس کا ایک فقرہ، ایک ایک لفظ، ایک ایک کنایہ، اسی طرح ہمارے اندر جا بیٹھتا ہے کہ ہماری روح روشن ہو جاتی ہے مگر جب تک آرٹسٹ خود جذبۂ حسن سے سرشار نہ ہو اور اس کی روح خود اس نور سے منوّر نہ ہو تو ہمیں یہ روشنی کیوں کر عطا کر سکتا ہے۔" پریم چند کہانی کے لیے عالمانہ زبان کے خلاف تھے۔ ان کے نزدیک کہانی کی زبان بہت ہی آسان اور جلد سمجھ میں آنے والی ہونا چاہیے۔ ناول وہ لوگ پڑھتے ہیں جن کے پاس روپیہ ہے اور وقت بھی ان ہی کے پاس رہتا ہے جن کے پاس دولت ہوتی ہے۔ کہانی عام انسانوں کے لیے لکھی جاتی ہے۔ جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ وقت۔"

کہانی کی زبان کے سلسلے میں پریم چند کی یہ دلیل قابل قبول ہو یا نہ ہو کہ کہانی کو مفلس زیادہ پڑھتے ہیں جن کے پاس سرمائے کی کمی رہتی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ کم وقت میں ایک مکمل کہانی پڑھ لینے کے جذبے نے اس کی مقبولیت میں اضافہ کیا ہے۔ آج کے ترقی پذیر دور میں انسانی مصروفیات کی بڑھتی ہوئی لہریں جب کبھی قصّے کے دامن میں پناہ تلاش کرنا چاہتی ہیں تو آج کی کہانی ان کے سکون کا سامان مہیا کر دیتی ہے۔ پریم چند کے پیش نظر یہی جذبہ تھا جب انھوں نے لکھا تھا

"کہانی وہ دھرپد کی تان ہے جس میں گانے والا محفل شروع ہوتے ہی اپنی تمام صلاحیتوں کا اظہار کر دیتا ہے۔ ایک لمحے میں ذہن کو اتنی رنگینیوں سے لبریز کر دیتا ہے، جتنا رات بھر تک گانا سننے سے بھی نہیں ہو سکتا۔"

لیکن اس دھرپد کی تان میں پریم چند کہانی کو مقصدیت سے جدا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ:

بے مقصد کہانی سے ممکن ہے کہ تفریح ہو جائے۔ ذہنی آسودگی نہیں ہوتی۔ یہ صحیح ہے کہ ہم کہانیوں میں تبلیغ نہیں چاہتے، لیکن خیالات کو مشتعل کرنے کے لیے، طبیعت کے اچھے جذبات بیدار کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور چاہتے ہیں۔ وہی کہانی کامیاب ہو جاتی ہے جس میں ان دونوں میں سے تفریح اور ذہنی آسودگی میں سے ایک ضرور حاصل ہو جائے۔" ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

ادیب کا کام صرف قارئین کا دل بہلانا نہیں، یہ تو بھاٹوں، مداریوں، بھانڈوں اور مسخروں کا کام ہے۔ ادیب کا منصب اس سے کہیں بلند ہوتا ہے۔ وہ ہمارا رہنما ہوتا ہے وہ ہماری انسانیت کو جگاتا ہے۔ ہم میں نیک خواہشات جاری کرتا ہے۔ ہماری نظر کو وسعت عطا کرتا ہے۔ کم از کم اس کا یہی مقصد ہونا چاہیے۔"

اپنے اس رویے کو مزید واضح کرتے ہوئے پریم چند نے ایک اور جگہ لکھا ہے۔

"ادیب کا مشن محض نشاط آرائی، محفل آرائی، یا تفریح آرائی نہیں ہے، اس کا مرتبہ اتنا نہ گرائیے۔ وہ وطنیت اور سیاست کے پیچھے چلنے والی حقیقت نہیں۔ بلکہ ان کے آگے مشعل دکھاتی ہوئی چلنے والی حقیقت ہے۔"

پریم چند نے اپنی کہانیوں کا دائرۂ عمل دیہاتی زندگی کے مسائل کی دریافت اور ان کا مناسب حل پیش

کرنے پر رکھا ہے۔ پریم چند کا ذہن و مزاج کسانوں سے بڑی ہم آہنگی رکھتا ہے۔ کسان اپنے گھر کھلیان، بیل گائے، پھل پھول پودے، زمین وغیرہ سے والہانہ الفت رکھتا ہے۔ یہ الفت عاشق کے احساسات کی ترجمانی کے بجائے پجاری کے دل سے نکلتی ہے۔ کسان اپنی افتادِ طبع کے اعتبار سے انقلابی یا باغی ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ جدت پسندی کے بجائے روایات میں اسیر رہنا چاہتا ہے۔ ناموافق حالات کے خلاف جہاد کرنے کے بجائے تقدیر کی کرشمہ سازی قرار دے کر انھیں صبر و سکون سے برداشت کرتا ہے۔ پریم چند نے اپنی کہانی "مت[illegible]" میں [illegible] اور [illegible] زندگی کا فرق نمایاں کیا ہے اور "لوک مت کا سمان" میں اس کے اثرات بیان کیے ہیں جس میں گاؤں کا سیدھا سادھا بیچو دھوبی شہر آ کر مالی اعتبار سے ضرور آسودہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اپنے [illegible] اور کردار کی خوبیاں کھو دیتا ہے اور آخر میں اعتراف کرتا ہے کہ [illegible] میں اچھی نیت والے آدمی کا نباہ نہیں ہو سکتا۔ پریم چند نے اپنی مشہور کہانی "پنچایت" میں عدل کی قوت کا اظہار کیا ہے اور گاؤں والوں کی فطری ایمان داری کے جذبے کو ابھارا ہے۔ شیخ جمن اور الگو چودھری باہمی طور پر دشمن ہونے کے باوجود منصب و عدل کو نمایاں کر دیتے ہیں۔ اسے پریم چند کے مثالی تصور کی علامت بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

آخر میں پریم چند کی زبان کے بارے میں یہ عرض [illegible] ضروری سمجھتا ہوں کہ پریم چند فسانوی طور پر اردو کے [illegible] تھے۔ ہندی میں ان کی داستانوں کے ترجمے دو برس کے [illegible] میں۔ انھوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز اردو سے کیا تھا اور اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اردو کو اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کا ذریعہ بنائے رہے لیکن پریم چند جس اردو زبان کے قائل تھے۔ اس میں فصیح و بلیغ اور صائع بدائع سے [illegible] زبان با[illegible] [illegible] کے حامیوں کے لیے گنجائش نہیں ہے جو اردو میں فارسی عربی الفاظ کی کلاہ اور ہندی میں سنسکرت الفاظ و تراکیب کا بندھن ضروری قرار دیتے ہیں۔ پریم چند ان کے [illegible] [illegible] کی حیثیت سے اپنی زندگی میں تھے اور آج بھی اسی چمک و دمک کے ساتھ موجود ہیں۔ مستقبل کے ہندوستان کے لسانی رویے کے تعین میں پریم چند کی زبان و اسلوب سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

([illegible] کے شکریہ)

مزاح

نئی روشنی کے آئینے میں شوہر نامدار

عائشہ صدیقی

ہاتھوں میں جھوٹے بڑے ملک تھامے اگر کسی عورت کے پیچھے کوئی مرد اس طرح سر جھکائے چل رہا ہو کہ خود کو اس کے حملوں سے بھی بچاتا جا رہا ہو کہ دھکے اور پاس سے گزرنے والے حسین چہروں کو بھی کنکھیوں سے دیکھ سکے تو فوراً سمجھ لیجیے کہ یہ مسکین صورت علاوہ شوہر کے کسی کی نہیں ہو سکتی لیکن شوہر کا مکمل نقشہ نہیں ہے۔ اصل میں اس کی ساری خوبیاں ایک چوکھٹے میں فٹ ہی نہیں کی جا سکتیں جب خدا خود اس کے لیے کوئی نپا تلا سانچا تیار نہ کر سکا تو ہماری کیا اوقات ہے۔ امٹھو دلو، سنجی، خور، نکما، خدمت گزار، بلکہ بلا کو ہرنا سر دار، نصیبو شکی اڑیل اور نہ جانے کیا کیا صفات رکھنے والے شخص کی تصویر چند لکیروں میں نہ آ سکیں بہرحال اتنا ضرور ہے کہ وہ عورتیں جنھیں شوہر نصیب ہو گئے ہیں وہ بھی پچھتاتی ہیں کہ مشق ستم کے لیے بہت محدود میدان رہ گیا اور وہ بھی پچھتاتی ہیں جنھیں شوہر نصیب نہیں ہوا کہ اس بیچارے کی کدورتیں نکال کر دل کو شفاف آمد ساکنس اسی لیے اکثر لڑکیاں بڑے خشوع و خضوع سے بد دعا مانگتے دیکھی گئی ہیں کہ "اے اللہ ہمارے بھی وہ زمانے آئے کہ ہم کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا شوہر پانے اور نیاز سے حضور میں مٹھائی کے دونے لے کے آئے"۔ عورت کو شوہر کی ضرورت کیوں اتنی زیادہ ہوتی ہے اگر ہم اس پر غور کریں تو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں عورت کو سر بلندی عطا کرنے والی اگر کوئی ہستی ہو سکتی ہے تو وہ شوہر ہے صرف شوہر کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ لڑکیاں دراز قامت شوہروں کو بہت پسند کرتی ہیں اس سے بات جنت کے دوران وہ ہمیشہ اپنے سر کو اونچا رکھتی ہیں اور اسے شادی کے بعد کبھی نظریں اٹھانے کا موقع نہیں مل پاتا۔ لیکن عورت بھی احسان فراموش نہیں ہوتی وہ بدلے میں اسے فارغ البالی کا تحفہ دیتی ہے آپ نے دیکھا ہوگا شادی کے بعد مرد کو زیادہ دن تک بالوں کی فکر نہیں کرنا پڑتی۔

شادی کے بعد تو ویسے بھی مرد کی شخصیت میں ایک موڑ آتا ہے۔ وہ بے مقصد ہنسنا بند کر دیتا ہے اسی لیے شادی کے دن دولہا کو چھیڑ چھیڑ کر ہنسایا جاتا ہے کہ پھر زندگی میں ہنسنے کی ضرورت باقی نہیں رہے۔ میں بہت سے ایسے شوہروں سے واقف ہوں جو مسکرانے سے پہلے آس پاس کے جغرافیہ کا مطالعہ کرتے ہیں جو زیادہ جہاں دیدہ ہیں وہ مسکرائیں جانے جیسے دیکھ کر ان کی نظریں بیوی کے چہرے پر ہی رہتی ہیں تاکہ چہرے کے اتار چڑھاؤ سے آنے والے طوفان کا پتہ لگایا جا سکے۔ موقع شناس شوہر پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔ بات بے بات بیوی کی تعریف کے پل باندھتا ہے لیکن اگر بیوی سگی ہو تو جائے اس کی محبت کی قائل ہونے کے لیے اس سے سوالوں کی بوچھار کر دیتی ہے۔ اگر وہ بیوی کو خوش کرنے کو کہتا ہے کہ میری ماں کا سالن اچھا ہو تو وہ فوراً سوال کرتی ہے خیر وہ تو ٹھیک ہے لیکن باقی مجھ سے آپ کب اور کہاں ملے۔ کم عقل شوہر ایسے سوالوں سے گھبرا جاتے ہیں اور میدان چھوڑ کر بھاگ نکلتے ہیں۔

ایک ایسے ہی آفت کے مارے پنی دیو اکثر سڑکوں پر دو سروں سے بے ضرورت جھگڑا مول لیتے پائے گئے کہ شام تک کسی طرح گھر کے بجائے جیل پہنچا دیے جائیں اور وہ بیوی کی قہر آلود نظروں سے بچ جائیں۔ لیکن یہ سراسر زیادتی ہے عورت اتنی سخت گیر نہیں ہوتی اگر وہ اس کے جیب خرچ میں کٹوتی کرتی ہے تو صرف اسی لالچ میں کہ اپنے بچی کو لکھ پتی بنا سکے۔ اگر وہ سختی کرتی ہے تو محض شوہر کے گھر کو جنت بنانے کے لیے۔ ظاہر ہے جنت میں قدم رکھنے پر قوتِ گویائی باقی نہیں رہتی اس لیے اگر وہ شوہر کی بولتی بند کر کے اسے جنت میں رہنے کے اصول و ضوابط سمجھاتی ہے تو کوئی نامناسب بات نہیں۔ جنت کے نام پر ایک شوہر نامدار یاد آئے جو اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہیں۔ وہ اس لیے بیوی سے نالاں ہیں کہ وہ ان کی ماں کی عزت نہیں کرتیں۔ ماں جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے لیکن وہ تصویر کا ایک رخ دیکھتے ہیں آخر ان کی بیوی بھی تو ماں ہے وہ بھی کسی اور کی نہیں انھیں کے پانچ عدد بچوں کی اس لیے اس کے پیروں کے

نیچے پانچ گنا بڑی جنت ہے اور وہ بغیر کسی مقابلے کے امتحان میں بیٹھے اس جنت کے رضوان بن گئے ہیں۔

جنت کا مالک کوئی یوں ہی گھانے میں نہیں بن جاتا اس کے لیے کماؤ پوت بن کر دکھانا پڑتا ہے تاکہ شادی سے پہلے دیئے جانے پر ہر انٹرویو کا سامنا وہ سرخ روئی سے کرسکے۔ ایک سسر صاحب نے ہونے والے داماد سے پوچھا۔

بیٹا تمہاری آمدنی معقول ہے یا نہیں ؟ ۔

جی ۔ جی بالکل۔

اچھی طرح سوچ لو تم ایک خاندان کی کفالت کرسکتے ہو یا نہیں۔ ویسے میں تمہیں بتا دوں ہم تعداد میں چھ ہیں ۔

زندگی کو خوش گوار بنانے کے لیے شوہر میں ایثار کا جذبہ ہونا ضروری ہے شام کو بے کار گھومنے کے بجائے اوور ٹائم کرسکتا ہے تاکہ بیوی کے میک اپ کا جھٹ پٹ سامان خرید سکے۔ کچھ شوہر تو بیوی پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے ایک ساتھ دو دو نوکریاں کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ بیوی پہلے ہی ان کی صلاحیت اور برتری کا لوہا مان چکی ہے اسی لیے تو وہ گھر اور باہر کے سارے کام شوہر کے سپرد کر دیتی ہے وہ بیوی سے زیادہ صاف برتن مانجھ سکتا ہے بچوں کی زیادہ مناسب تربیت کرسکتا ہے سارے مسائل زیادہ سوجھ بوجھ سے سلجھا سکتا ہے اس کی یہی لیاقت دیکھ کر تو بیوی نے اس سے شادی کی تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ اینٹھ جاتا ہے اور ان کاموں سے جی کاٹتا ہے۔

کچھ شوہروں میں اعتماد کی کمی ہوتی ہے اس کی ذمہ داری بھی کافی کچھ بیوی پر ہی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ماہر سے ماہر ڈاکٹر کی بیوی بھی اس سے کبھی علاج نہیں کرواتی اس کی نظر میں وہ خطرۂ جان ہی ہوتا ہے۔ جج کے سامنے دہاڑ دہاڑ کر مقدمہ پیش کرنے والا وکیل جب بیوی سے بات کرتا ہے تو نہ جانے کیوں اس کی گھگھی بندھ جاتی ہے۔

شوہر بیوی کو مرعوب کرنے کے لیے طرح طرح کے ناٹک کرتا ہے لیکن جب ڈھیٹ بیوی دبتی ہی نہیں تو وہ آخر ریٹائر ہو کر خود کو بیوی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ مجھے ایک صاحب یاد آرہے ہیں۔ جو بیوی پر رعب ڈالنے کے لیے جان کی بازی لگا بیٹھے۔

ایک دن اپنے کشف و کرامات اپنی منکر بیوی پر ثابت کرنے کے لیے انھوں نے ہوائی اڑان بھری اور اپنے گھر کے اوپر سے اس طرح اڑتے ہوئے نکلے کہ بیوی اچھی طرح دیکھ لیں تھوڑی دیر بعد وہ مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے فخر سے گردن اکڑائے گھر میں داخل ہوئے کہ اب تو وہ ہم پر ایمان لے آئیں گی لیکن وہاں وہی بے رخی۔ اتفاق ہی کہیے کہ اڑتے میں ان کا چہرہ نہ دیکھ سکی تھی اس لیے انھیں دیکھتے ہی طعنہ دیا اور کہا کھیسیں نکالتے چلے آرہے ہو۔ ایک تم ہو کہ زندگی میں کوئی ڈھنگ کا کام نہ کیا اور ایک وہ تھا کہ ہواؤں میں فراٹے بھر رہا تھا۔ وہ خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے بولے " ارے میری سادہ لوح بیگم وہ میں ہی تو تھا "

پہلے تو وہ ایک لمحہ کو چونک گئیں پھر ایک دم منہ ٹیڑھا کر کے چیخ کر بولیں " جب ہی ٹیڑھے میڑھے اڑ رہے تھے "

خیر اس حد تک تو کوئی بات نہیں لیکن کبھی کبھی بیویاں شوہر پر اس طرح حاوی ہو جاتی ہیں کہ اس کی اپنی شخصیت بھی چھپ جاتی ہے میں نے ایک شوہر کو اس طرح اپنا تعارف کرواتے سنا ہے " میں بیگم دلاور حسین کا میاں ہوں " یا

" میں ہی پدمنی رانی جی کا پتی ہوں "

شوہر کو اتنا بھی نہیں دبانا چاہیے کہ وہ اپنا نام ہی بھول جائے۔ ویسے ہی شوہر بننے کے بعد مارکیٹ ویلیو بہت کم ہو جاتی ہے خوب صورت لڑکیوں کی تو بات ہی کیا کبھی آڑی ترچھی لڑکیاں تک نگاہیں پھیر لیتی ہیں اسے مجازی خدا کا نام دے کر انسان سے اس کا میل ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ سر تاج بنا کر کہا جاتا ہے بس سر پر بیٹھے رہو نیچے تاک جھانک کی تو ٹھیک نہیں۔ اب بیوی کی ذمہ داری ہے کہ وہ دکھی شوہر کے زخموں پر مرہم رکھے۔ جب تک وہ گھر میں رہتا ہے بیوی کوئی نہ کوئی حکم دیتی رہتی ہے۔

" منے کا ٹیوٹر چھڑا دو آخر تم نے سائنس کس دن کے لیے پڑھی تھی "

" اس بار تم سائیکل میں ایسی ٹوکری لگوانا کہ اس میں گڈی بیٹھ سکے "

آپ نے ایسے کفایت شعار شوہر ضرور دیکھے ہوں گے جو تین تین بچوں کو ایک ساتھ سائیکل پر بٹھا کر بیوی کا بجٹ فیل ہونے سے بچاتے ہیں لیکن یہ کفایت شعاری کسی طرح میرے شوہر کی سمجھ میں نہیں آتی اگر میں کہہ دوں فلاں دکان سے سامان لائیے گا سستا ملتا ہے تو وہ فوراً جواب دیتے ہیں یہ آپ کی خوش فہمی ہے دکاندار آپ کو دیکھ کر ہی دو روپیہ قیمت بڑھا دیتا ہے اتنا مول بھاؤ تو آپ کرتی ہی ہیں۔

ویسے میں ان سے کبھی اس طرح کا کوئی کام نہیں لیتی نہ ہی گھر کے کاموں میں لگاتی ہوں۔ دوسری بات ہے کہ وہ اپنی ستار ہے ہوں تو سب کی پیالیوں میں چائے انڈیل دیں۔ وہ دن بھر دفتر میں باس کی ڈانٹ سننے کے بعد جب گھر لوٹتے ہیں تو اپنی دھواں دھواں صورت بہ الفاظ دیگر جی ہاں بیٹے میں کے لیبل کو کھرچنے کے لیے ہلاکو اور چنگیز خاں کی ناکام اداکاری کرتے ہیں۔ وہ جب تک گھر میں نہیں ہوتے وقت کی رفتار تھم جاتی ہے۔ جی ہاں میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں گھر کی ساری گھڑیوں میں چابی دیتے رہتے ہیں اب آپ سے کیا چوری۔ صرف میری کہانیاں نقل کرتے ہیں بلکہ اکثر لکھ کر بھی دیتے ہیں میں باورچی خانے میں روٹیاں بیلتی رہتی ہوں وہ یہ شعر گنگناتے جاتے ہیں اور میرے نام آئے خطوں کے جواب لکھے جاتے ہیں۔

یہی میری خواب گاہِ عشرت یہی ہے میرا نگار خانہ

دھوئیں کی رنگین بدلیوں میں پکا رہی ہیں جہاں وہ کھانا

خیر میرے شوہر تو صرف شعر ہی گنگناتے ہیں دوسرے شاعر شوہر بیویوں کے نام سے پورے پورے دیوان چھپوا دیتے ہیں اگر شوہر باورچی ہے تو پھر بیوی کی انگلیاں گھی میں اور سر کڑھائی میں اگر درزی ہے تو بیوی کے کپڑے ضرور سلے گا اگر دھوبی ہے تو بیوی کے لیے گاہکوں کی ساریاں ضرور مہیا کرے گا۔ اگر پہلوان ہے تو بیوی کو پنجہ لڑانا تو سکھا ہی دے گا اپنی سی کوشش ہر آدمی کرتا ہے کہ بہ حیثیت شوہر کے اس کا نام زندہ رہے یہ شاہ جہاں کی شوہرانہ تڑپ ہی تو تھی جس کی بدولت اس نے تاج محل کھڑا کر دیا۔

بقول اکبر الہ آبادی کے مہذب شوہر کو کبھی غصہ نہیں آتا ایک وفا پرست شوہر کو تو بیوی کی کسی بات پر اعتراض نہیں آتا۔ دیکھیے شاعر صاحب بیوی کی پتنگ بازی پر خوش ہو کر گنگنا رہے ہیں ؎

وہ اڑاتی ہیں پتنگ اور ڈور سلجھا رہا ہوں میں

مارے تعریفوں کے خود چرخی بنا جاتا ہوں میں

(آکاشوانی لکھنؤ سے نشر)

عائشہ صدیقی

۵ ماموں بھانجہ گولہ گنج لکھنؤ

بقیہ۔ مذہبی رواداری

میں نہ کریں۔ جس دن ہم نے ان دونوں کو الگ الگ کر کے دیکھنے کی عادت ڈال لی تو ہمیں خود یہ محسوس ہوگا کہ مذہب اور رواداری دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ کوئی شخص اس وقت تک سچا مذہبی ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ دوسروں کے معاملے میں وسیع القلب نہ ہو جائے۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ ہم اپنے کو بدلنے پر تیار نہیں ہوتے اور اپنے غلط اعمال کا ذمہ دار مذہب کو ٹھہراتے ہیں۔ اگر مذہب کے زبان ہوتی، اور وہ بول سکتا تو مجھے یقین ہے اپنے اوپر لگے الزامات کی صفائی میں ہم سے اتنا تو ضرور کہتا ؎

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی

چاہتے ہیں سو آپ کرے ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

(اردو مجلس سے نشر)

پروفیسر ضیاء الحق

جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی ۲۵

غزل

قمر مراد آبادی

عجب انقلاب جہاں ہے یہ کہ وفا کا دور نکل گیا

انھیں جب خیالِ کرم ہوا تو زمانہ رنگ بدل گیا

قمر اس زمانے کو کیا کہوں جو ہوا کے ساتھ بدل گیا

مری آرزو کا چراغ ہے کبھی بجھ گیا کبھی جل گیا

جو شباب بن کر عیاں ہوا وہی سوزِ دشمنِ جاں ہوا

جو چمن میں پھول جواں ہوا وہی اپنی آگ میں جل گیا

کوئی وجہ کشش نہیں تو حیات کیسے رہے حسیں

تری انجمن بھی بدل گئی مرا مدعا بھی بدل گیا

انھیں انفعال ہے ظلم پر کہ جھکی جھکی سی ہے ہر نظر

وہ عرق عرق سی جبیں قمر کوئی شیشہ جیسے پگھل گیا

اردو ادب میں خواتین کا حصّہ

ڈاکٹر شمیم نکہت

کہا جاتا ہے کہ زبانوں میں جو صنف سب سے پہلے وجود میں آئی وہ شاعری تھی۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو شعر کہنے والی پہلی شخصیت عورت ہی رہی ہوگی۔ اس لئے کہ بچے کو لوریاں دینے کے لئے پہلی بار الفاظ گیت بن کر اسی کے ہونٹوں تک آئے ہوں گے۔

چونکہ شاعری نثر سے زیادہ قدیم مانی گئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ پہلے اردو شاعری میں عورتوں کی خدمات کا جائزہ لیا جائے دکن اردو شاعری کا پہلا مرکز رہا ہے۔ ہماری ابتدائی شاعری کے نمونے دکن میں ہی ملتے ہیں۔ دکن نے ہی ہمیں پہلا صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ دیا۔ اور ڈاکٹر نصیر الدین ہاشمی کے بیان کے مطابق پہلی صاحب دیوان شاعرہ لطف النساء امتیاز کا تعلق بھی دکن سے تھا۔

شاعری میں یوں تو برابر خواتین شعراء کے نام آتے رہے ہیں۔ لیکن جس بڑی تعداد میں موجود زمانے میں ان کے نام ملتے ہیں اتنے کسی دوسرے عہد میں نہیں ملتے۔ شاعری کی مختلف اصناف وہ غزل ہو یا نظم۔ گیت ہو یا دوہے آزاد نظم ہو یا نثری شاعری ہر ایک میں خواتین نے اپنے قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ زبیدہ خاتون شیروانی اور عظمت عبدالقیوم سے لے کر ذکیہ سلطانہ نیّر بیگم ممتاز مرزا حسنیٰ سرور عابدہ احمد۔ ظفر النساء۔ عفت زرّیں۔ سیدہ افضل وغیرہ نے بہت خوب صورت غزلیں لکھی ہیں۔ ان کی غزلوں میں اردو غزل کی روایتی شان اور فکر و فن کی تابانی نظر آتی ہے انھوں نے غزل کو ایک نیا لب و لہجہ دینے کی کوشش کی ہے۔

اردو نظم گوئی اور آزاد نظم میں ساجدہ زیدی۔ زاہدہ زیدی زرینہ ثانی بانو طاہرہ سعید۔ داراب وفا اہم نام ہیں۔ انھوں نے جدید حسیّت اور اس زمانے کے کرب کو بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی نظموں میں پیش کیا ہے۔ ان کی نظموں میں نئی پیکر تراشی اور نئی علامت نگاری ملتی ہے جس نے لفظوں کو ایک نئی معنویت دی ہے۔

اردو ادب کی جس صنف میں لاتعداد عورتوں نے قلم اٹھایا وہ صنف ہے ناول اور افسانہ نگاری ہے۔ اس کی ابتدائی فہرست میں اکبری بیگم۔ نذر سجاد حیدر اور حجاب امتیاز علی وغیرہ کے نام اہمیت رکھتے ہیں۔ یوں تو عورتوں کا پہلا رسالہ "تہذیب نسواں" ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا۔ اور اس کی اشاعت سے ہی عورتوں میں مضامین اور افسانہ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس رسالے میں اکبری بیگم کا گودڑ کا لال بہت مشہور ہوا۔

ڈاکٹر رشید جہاں عصمت چغتائی ہاجرہ مسرور خدیجہ مستور۔ صالحہ عابد حسین۔ رضیہ سجاد ظہیر۔ شکیلہ اختر۔ اے آر خاتون اردو کے افسانوی ادب میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں "انگارے" میں رشید جہاں کی شمولیت ادبی دنیا میں عورت کے انقلابی قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔ اسی طرح کی بدنامی یا نیک نامی کا سبب عصمت چغتائی کا فن "دل کی دنیا"۔ "ٹیڑھی لکیر"۔ معصومہ وصالی مائیں اور ان کی ان گنت کہانیوں میں ہے جہاں ان کی حق گوئی بھی ہے اور بے باکی بھی ان کی بار انہ نسقف و محبت بھی ہے اور آہنی عزم بھی رضیہ سجاد ظہیر نے اپنے ناول سمن کانٹے اللہ میگھ دے اور سر شام کے علاوہ اسے خوب صورت افسانوں اور لازوال خاکوں کی وجہ سے اردو ادب میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ ہاجرہ مسرور کے افسانے اور خدیجہ مستور کا ناول آنگن ان کے گہرے سماجی مشاہدے اور کہانی کے فن پر ان کی مضبوط گرفت کی نشاندہی کرتے ہیں

ان کے بعد افسانہ نگاروں کی آنے والی نسل میں قرۃ العین حیدر، سلمیٰ صدیقی۔ واجدہ تبسم۔ آمنہ ابوالحسن۔ جیلانی بانو۔ عطیہ پروین کے نام اہمیت رکھتے ہیں۔ یوں تو اس عہد میں ناول اور افسانہ لکھنے والی خواتین کی فہرست بہت طویل ہے قرۃ العین حیدر نے اپنے ناول آگ کا دریا۔ اور کار جہاں دراز ہے سے اردو ناول نگاری کو ایک نیا موڑ دیا۔ قرۃ العین حیدر کے یہاں نیا انداز نیا لب و لہجہ اور نیا اسلوب ملتا ہے آگ کا دریا اردو ناول کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ سلمیٰ صدیقی کے افسانوں کا مجموعہ "مٹی کے چراغ" بھی اردو افسانہ میں اضافہ ہے۔ ان کی زبان خوب صورت سادہ اور اسلوب فنکارانہ ہے۔ واجدہ تبسم نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعہ اس جاگیردارانہ زندگی پر سے نقاب ہٹائی ہے۔ جس کے جھلاجھل کرتے ہوئے ریشمی پردوں کے پیچھے گھناؤنی زندگی کلبلا رہی تھی۔ اس کے علاوہ حیدر آباد کے گمبھیر مسائل کو انھوں نے موضوع بنایا اور دل کش تصویر کشی کی ہے آمنہ ابوالحسن نے کئی ناولٹ اور بہت سے افسانے لکھے ان کی تحریروں میں ان کا گہرا مشاہدہ اور قلم بے باک ہے۔ جیلانی بانو نے سماجی زندگی پر قلم اٹھایا ہے اور انداز نکھا ہے۔

شاعری افسانہ اور ناول نگاری جس کا تعلق تخلیقی ادب سے ہے۔ ہم اس سے الگ تنقید کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں بھی خواتین کا نام یکساں طور پر نظر آتا ہے۔ ان میں ممتاز شیریں کے مجموعہ "معیار" صفیہ اختر کے "انداز نظر" ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ کے "فن اور فنکار" رریہنہ تانی کا اردو ادب میں ہندوستانی روح اور سیماب کی نظریہ شاعری، صالحہ عابد حسین کا خواتین کربلا کلام انیس کے آئینہ میں۔ ڈاکٹر سیدہ جعفر کے قلی قطب شاہ اور عطیہ نشاط کا اردو ڈرامہ روایت اور تجربہ" کو اردو تنقید میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ صالحہ عابد حسین اردو میں ایک افسانہ نگار اور ناول نگار کی حیثیت سے آئیں ان کے افسانوں اور ناولوں کو بڑی مقبولیت حاصل ہے۔ لیکن انھوں نے ایک نقد نگار کی حیثیت سے بھی اپنی جگہ بنائی۔ کلام انیس میں خواتین کربلا کا مطالعہ ان کی تنقیدی بصیرت کی نشاندہی کرتا ہے۔

ممتاز شیریں نے اپنے پہلے مضمون "تکنیک کا تنوع" ہی سے اپنی تنقیدی اہمیت کو منوالیا تھا۔ ان کی تنقید میں توازن اور اعتدال ہے۔ ان کے مضامین کا مجموعہ "معیار" اردو تنقید کے اہم مجموعہ میں شمار ہوتا ہے۔ صفیہ اختر کو یوں تو خطوط نگاری سے اہمیت ملی اور اس میں شک نہیں کہ زیر لب اور حرف آشنا خطوط اردو خطوط نگاری کی تاریخ میں اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن صفیہ اختر کی ایک سمت ان کے تنقیدی مضامین "انداز نظر" سے بھی ہے ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ فن اور فنکار بہت اہم ہے۔ ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ نے دکنی ادب پر بھی اہم کام کیا ہے ڈاکٹر سیدہ جعفر کا شمار اہم نقد نگاروں میں ہوتا ہے انھوں نے بہت سے مضامین لکھے ان کا سب سے اہم کام قلی قطب شاہ کے کلام کا تنقیدی جائزہ ہے۔

اس طرح اس مختصر سے جائزے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اردو ادب کے اصناف میں خواتین نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ادبی تاریخ کا بہت اہم حصّہ ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

زندگی کو سنوارنے کے لئے مستقل مزاجی، جفاکشی، حسن سیرت، حسن اخلاق، حسن عمل اور یقین محکم کی سخت ضرورت ہے اگر یہ تمام اوصاف کسی انفرادی زندگی میں موجود ہیں تو یقین کیجئے کہ اس کی زندگی قابل رشک ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں قابل احترام و عزت ہے اور کسی اجتماعی زندگی میں یا انفرادی زندگی میں یہ اوصاف نہیں ہیں تو یقین کیجئے کہ اس کی زندگی پراگندہ ہوگی۔ دل و دماغ تاریک ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں بھی حقیر و ذلیل ہوگا۔

کایاکپٹ

جوگندر پال

بھونکو مت، ٹائیگر! بھونک بھونک کر تم نے بے ساری بستی کھڑی کی ہے — ہاں بھائی، بھونکنے کی بات ہو تو بھونکنے کو جی تو چاہتا ہے مگر پہلے آگے پیچھے تو دیکھ لینا چاہیے — میں؟ — نہیں، میری اب کون سنتا ہے ٹائیگر بیٹے۔ تمہارا اور میرا — ہم دونوں کا مالک اب میرا بیٹا ہے۔ تم تو بھونک بھونک کر چودہ برس میں ہی بوڑھے ہو گئے ہو۔ مگر میں پچھلے چوالیس برس سے اس کی خدمت گزاری میں لگا ہوں۔ اگلے مہینے پورے ستر برس کا ہو جاؤں گا۔

کیا؟ — تمہیں اپنی پرانی باتیں سناؤں؟ وہی تو ہر روز سناتا رہتا ہوں ٹائیگر۔ اچھا، اچھا، اچھلو نہیں، ورنہ اس عمر میں کوئی ہڈی توڑ بیٹھے تو جڑنے میں نہ آئے گی — آرام سے بیٹھ جاؤ۔ سناتا ہوں — آج نہ جانے میرا پرانا محلہ کیوں بار بار میری نظروں میں جوں کا توں گھوم رہا ہے، جیسے ہم اس میں گھوما کرتے تھے — ہاں ٹھیک کہتے ہو ٹائیگر، پناہ نہیں خیال میں بھی باقی نہ رہیں تو آدمی بھاگ بھاگ کر جائے گا کہاں؟ — تم سارے محلے والے تھے، بلبلیاں آدمی — سبھی ایک جان ہو کے اپنے محلے کے وجود میں خون کی طرح گردش کرتے تھے اور اس کے دل سے گزر گزر کر ہر لحظہ پاک و صاف ہو جاتے تھے اور — نہیں، ٹوکو نہیں — اور پاک و صاف ہو ہو کر اس کے چہرے میں دمکتے رہتے تھے۔

اس قدر ہانپ کیوں رہے ہو ٹائیگر؟ — خوشی سے؟ — کس بات کی خوشی؟ میں نے سوچا، شاید تم بھانپ گئے ہو کہ — کہ — نہیں، بات کیا ہوئی ہے؟ — تمہیں اس طرح ہانپتے ہوئے پا کر میں یونہی ڈر سا گیا تھا — خوشی سے بھی اتنی ہانپ ہونے لگے پاگل، تو دم اُکھڑ جاتا ہے۔ سچ سچ خوش ہوا کرو — ہاں، ہاں، صبر کرو، اپنے محلے کی بات ہی تو کر رہا ہوں — ہاں، تو ہم اپنے محلے کے وجود میں خون کی طرح دوڑتے پھرتے تھے۔ مدن جیسے بھی بنے، اپنے خون سے ہی بنتا ہے، مانو ہم آپ ہی آپ اپنا خوبصورت محلہ تھے — کیسے؟ — ایسے، بادلے کہ جسم کو جان سے جدا کر دیا جائے تو باقی رہ ہی کیا جاتا ہے۔ — تمہارا ویسٹ ویو اسٹریٹ کا ہی ملاک! کھڑے رے اس بلاک میں بھیڑ بھاڑ میں دم تو گھٹتا ہے مگر کتنا نہائی حالی ہے! ایک شخص بھی نہیں، جسے کوئی بلا جھجک گلے لگا لے — تم؟ — میں تمہارا ذکر تھوڑا ہی کر رہا ہوں۔ تم تو اپنے پنجوں سے کھرچ کھرچ کر میرے ذہن کی ساری کثافتیں صاف کر دیتے ہو۔ تم بھی نہ ہوتے تو اپنے ہی عالم میں میری بود و باش دوبھر ہو جاتی۔ میں تمہاری بات نہیں کر رہا، ٹائیگر —

اوروں کو چھوڑو، میرے پوتے ہی کو دیکھو۔ کل مجھے اس پر ذرا پیار آنے لگا تو میں نے جھجک جھجک کر اسے اپنی چھاتی سے چمٹا لیا، مگر چھو کر ا مجھے جھٹکتے ہوئے چلانے لگا، چھوڑو، گرینڈ پا، چھوڑو مجھے۔ سانس کیسے لوں؟ — بڈھوں کا دودھ پی پی کر اونچا ہو رہا ہے، اسے کیا معلوم، بے ممتا سانس لیے جانے سے ہی جینا نہیں ہو جاتا — میں نے سوچا، ابھی بچہ ہے، اور بولا، آؤ باہر پارک میں جا کے کھلی ہوا میں کھیلتے ہیں — پھٹ کر جواب دیا، میرے پاس کھیلنے کو ٹائم نہیں! — ساری عمر باقی پڑی ہے مگر ابھی سے ٹائم کا حساب رکھنا شروع کر دیا ہے — اپنے ماں باپ کا ہی سدھا ہوا ہے۔ وہ بھی سمجھتے ہیں ٹائیگر، کہ صرف ٹائم کو جوڑ جوڑ کر ہی آدمی لافانی ہو جاتا ہے، ہاں، ہاں، جی بھر کے بھونک لو۔ مجھے معلوم ہے بھونک بھونک کر تم بے اختیار ہنس رہے ہو۔ ہنس لو، بیٹا، جتنا وقت مانگتی ہے خوب ہنس لو، نہیں تو — نہیں، میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنی اپنی عمر تو ہم بھوگ ہی چکے ہیں، باقی وقت ہنسنے میں بیت جائے تو اس سے اچھا اور کیا ہے؟ —

ہمارے محلے میں ہنسنے ہنسانے کا کوئی موقع ہوتا تو سبھی لوگ اپنے سارے کام چھوڑ کر باہر گلی میں نکل آتے — سنو، تمہیں ایک مزیدار واقعہ سناتا ہوں — ایک بار ہولی کے دن آسمان میں بادلوں کے اَن گنت ٹکڑے آپس میں کھیل رہے تھے کہ اچانک قہقہوں کی موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ ہم بھی رنگوں کی بالٹیاں لیے دوڑتے ہوئے باہر گلی میں آ گئے۔ گوری چٹی لکھی منہ پر توے کی کالک مل کر اپنے کالے بھجنگ شوہر رادھو کے ساتھ قہقہاتے لوگوں میں گھری کھڑی تھی اور منگلاں چاچی سے کہہ رہی تھی، چاچی، تمہارا لاڈلا رادھو کہتا ہے مجھے ایک کالا رنگ ہی بھاتا ہے — سن رہے ہو ٹائیگر، لکھمن عورت نے اپنا منہ کالا کر لیا کہ جیسے بھی پیا کو بھائے — اور جانتے ہو کیا؟ رادھو نے بھولے شنکر کی جے بول کر سب کے سامنے اپنی عورت کی منہ کی سیاہی سے اپنے ہونٹ آلودہ کر لیے — تم گوری ہو، لکھی، تو کیا؟ تمہارا من تو میری ہی گاڑھی سیاہی میں رنگا ہوا ہے — اور پھر ہم سب نے اپنے اپنے رنگوں سے پچکاریاں بھر کر انھیں اپنے نشانے میں لے لیا — ہولی ہے! — ادھر ہماری رنگ بھری صدا ابر آلود آسمان میں گونجی، ادھر آسمان بھی بے اختیار قہقہاتے ہوئے ہم پر ساتوں رنگ برسانے لگا —

رکو نہیں، ٹائیگر۔ دل کھول کر بھونک لو، تمہارا ہنسنا، رونا، پیار کرنا، غصے میں آنا — سب کچھ ایک بھونک بھونک کر ہی ہوتا ہے۔ مشکل بے چارے آدمی کی ہے۔ جی رو رہا ہوتا ہے مگر ہنستے چلا جاتا ہے۔ ہنستے ہنستے رونے کی خواہش کو دبا دبا کر اس کی جان حلق میں پھنسی ہوئی ہے — ٹھہرو، پہلے پانی کے ساتھ ڈاکٹر کی گولی اتار لوں — گولی نہ کھاؤں ٹائیگر، تو جان کو واپس اپنی جگہ پر کیسے دھکیلوں؟ — تمہیں میرے ہنسنے میں دقت کا احساس ہو رہا ہے؟ — سچ کہوں، ٹائیگر؟ میرا جی چاہ رہا ہے کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دوں — نہیں، ہوا تو کچھ نہیں، یونہی پرانی باتوں کی یاد سے جی بھر آیا — اتنی پرانی باتیں ہیں اور بار بار کھولنے سے تار تار ہو چکی ہیں اور ہر بار کوئی نہ کوئی تار ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹ کر پھر یاد آنے میں نہیں آتا —

نہیں، ٹائیگر، مجھے اس پھٹے پرانے تانے بانے میں ہر دم منہ چھپا کر پڑے رہنا پسند نہیں۔ میری طرف دیکھنے کی کسی کو فرصت ہو تو میں نصف صدی پرے سے آنکھ جھپکنے میں ادھر چلا آؤں اور سدا یہیں رہوں۔ خیالوں ہی خیالوں میں کلیجے میں ٹھنڈک تھوڑا ہی آتی ہے، مگر جہاں بڈھوں پر اس طرح اٹھائی جائے کہ بلنے کا ملبہ پڑا ہے، وہاں کیا اپنی بو سونگھنے کو پڑا رہوں؟ —

ہمارے محلے میں ہمارا بڑا چرچا ہوا کرتا تھا ٹائیگر — سو تو نہیں کھوسٹ، تمہارے ایسے ہی پچھنوں

سے تو ساری مصیبت کھڑی ہوئی ہے۔ آنکھیں کھول کر میری باتیں سنو، نہیں تو تمھارے کان مڑ کر تمھارے اندر کی طرف جا کھلیں گے اور پھر اپنے آپ کو نہ جانے کیا الم غلم سناتے رہو گے —— ہاں، بھونکتے بھونکتے تم اچانک سو گئے تھے۔ شاید سوتے سوتے بھی دو ایک بار بھونک دیے تھے۔ اپنی باتوں میں میرا تمھاری طرف دھیان ہی نہ گیا —— ہاں، میں تمھیں اپنے محلے کے بڑے چاچا کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اپنی پیدائش سے میں اُسے اتنا ہی بوڑھا دیکھ رہا تھا۔ میری ماں کا بھی کہنا تھا کہ جب اُسے بیاہ کر یہاں لایا گیا، بڑا چاچا تب بھی اتنا ہی بوڑھا دکھائی دیتا تھا —— نہیں، کسے معلوم، اس کی کیا عمر تھی؟ عمروں کا حساب تو اسی وقت رکھا جاتا ہے جب عمروں کے اگلے سروں کی ٹوہ ہو۔ یہاں تو یہ تھا کہ جو پیدا ہوا وہ گویا پہلے سے ہی ہمارے ساتھ تھا اور جو مر گیا، وہ بھی ہمیں چھوڑ کر کہاں جائے گا۔ میری ماں جب میرے دادا مرحوم کا شرادھ کیا کرتی تھی تو اپنے سامنے کھانے کی چوکی پر بیٹھا ہوا بڑھا بھی اسے اپنا سسر ہی معلوم ہونے لگتا اور وہ لمبا سا گھونگھٹ اوڑھے بار بار اس کی تھالی میں گرم گرم پوری رکھ دیتی، بس بھائیا جی، یہ آخری یہ لے لیجیے! ——

مگر ایک ہماری بہو ہے ٹائیگر، کہ ہمارے جیتے جی بھی اسے خبر نہیں، ہم کھا کے جیتے ہیں یا کھائے بغیر! —— کبھی دیکھنے میں ہی نہیں آتی، بس اس کی طرف سے خبریں ملتی رہتی ہیں کہ بابا سٹھیا گیا ہے۔ تم ہی بتاؤ، ستر کی عمر میں کوئی سٹھیائے گا نہیں کیا؟ —— کہتی ہے ٹائیگر، میں نے تمھیں بری طرح لگا رکھا ہے —— میری طرف منہ اٹھا کے بھونکنا کیوں شروع کر دیا ہے؟ میں تھوڑا ہی کہتا ہوں تم بگڑے ہوئے ہو۔ اپنی اس ماں کو بھونکا کرو —— مگر یہی تو تم کرتے ہو —— دیکھو ٹائیگر، وہ کہیں نظر آ جائے تو سر نیچے کر کے ایک طرف ہٹ جایا کرو۔ تمھیں اس سے کیا لینا دینا ہے؟ ——

اچھا، یہ بتاؤ، اس دن صبح آنکھ کھلتے ہی اس کے بیڈروم میں کیوں جا گھسے؟ وہاں تو وہ اپنے بیٹے کو بھی نہیں آنے دیتی۔ تمھاری جھریوں میں تو اسے اپنے پاپ اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں —— کیا بولتی تھی، تمھیں شوٹ کروا دے گی؟ —— کوئی مذاق ہے! ایسی ویسی بات ہوئی تو میں اسے پھانسی پر چڑھوا دوں گا —— مگر نہیں، ٹائیگر، تم اس سے بچ کر ہی رہا کرو۔ اپنے آرام کے لیے جب یہ لوگ کتوں کو مروا دیتے ہیں تو اسے مرسی کلنگ کا نام دے دیتے ہیں —— ہاں، بیٹے، اس سے بچ کر ہی رہا کرو۔ ساری عمر ان کی چوکیداری میں بتا چکے ہو، اب اپنی چوکیداری کیا کرو، نہیں تو چور تمھیں ہی تم سے چھین کر لے جائیں گے —— نہیں، بھونکو نہیں، —— تمھیں اِدھر سے اُدھر جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ —— میں نے کہہ دیا ہے نا، بھونکو نہیں، بھونک بھونک کر تو تم نے یہ ساری مصیبت کھڑی کی ہے —— مجھے کبھی اُدھر اُن کے پاس جاتے ہوئے دیکھا ہے؟ تم بھی یہیں پڑے رہا کرو۔ یہاں تو یہ ہے ٹائیگر، کہ ٹھاٹھ سے اپنے الگ الگ کمرے میں زندگی کی قید بھگتتے رہو —— ہمارا محلّہ؟ —— ہمارے محلّے کی کیا پوچھتے ہو؟ وہ تو ہر طرف سے کھلا ہوا گھر تھا۔ جدھر سے جہاں بھی آؤ، گویا اپنے ہی پاس آ پہنچو، اور بے فکری سے آنکھیں موند لو کہ ماں کی گود میں آ پڑے ہو —— ہاں، میں تمھیں بڑے چاچا کے بارے میں بتا رہا تھا۔ ہر ایک کا کہنا تھا کہ بڑا چاچا سر پر ہے تو مجھے کیا فکر؟ بڈھوں کو ان کی بڑی عمر نہیں مارتی۔ عمر سے تو اعتبار عطا ہوتا ہے۔ ہمارا بڑا چاچا کسی بیمار پر دم پھونک دیتا تو وہ اپنے اسی ایمان سے تندرست ہونے لگتا کہ بڑے چاچا نے چھو لیا ہے؟ ——

ہمارے بڑے چاچا نے محلّے کے ہر جیو کو مالا میں پرو کر اپنے گلے میں پہن رکھا تھا اور کہا کرتا تھا کہ میرا دل اب اس عمر میں اپنے آپ نہیں دھڑکتا، بلکہ سونے کے انہی منکوں میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت یہاں بجتا رہتا ہے۔

پر تمھارے چند منکوں میں کھوٹ زیادہ ہی ہے بڑے چاچا۔ پھر بھی سونے کے ہیں، جھوٹے تو نہیں۔

بزرگوں کی ٹھہری ٹھہری محبت سے ہی زندگی کے رشتے گھٹتے چلے جاتے ہیں، ٹائیگر۔ جہاں بڈھوں کا مان نہیں وہاں جلنا اور جڑنا کیسے ہو؟ تمھارے مالک اور مالکن ایک تمھیں سے نہیں چڑے رہتے، وہ آپس میں بھی صرف اپنی مسکراہٹوں کا حساب کتاب ہی چکاتے ہیں۔ تمھیں معلوم نہیں، بہو نے فالتو چارہ جوئی سے میرے بیٹے کی بزنس پراپرٹی میں اپنا آدھا حق منوایا تھا۔ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے تو نہیں مگر صرف اصول اور قاعدے کی سہولتوں سے جیتے ہیں۔ تم خواہ مخواہ اپنی محبتوں کی توقع پوری نہ ہونے پر بھونکتے رہتے ہو۔

پرسوں وہ پورے ڈھائی ماہ بعد مجھ سے ملا —— ہاں، میرا بیٹا —— اور چھوٹتے ہی بولا، تمھارا ٹائیگر اب بوڑھا اور پاگل ہو گیا ہے بابا —— میں نے کہا، بوڑھا اور پاگل، تو میں ہو گیا ہوں بیٹے، وہ تو ابھی تمھارے بچے کی عمر تک بھی نہیں پہنچا۔ اس سے محبت کرو، جانور کے سارے حواس اپنے آپ پلٹ آئیں گے —— بولا میرے پاس محبت وحبت کا ٹائم نہیں۔ مجھے اب اس سے چھٹکارہ ہی پانا ہے بابا —— تم پریشان کیوں ہوتے ہو ٹائیگر؟ وہ مجھ سے بھی چھٹکارہ پانے کی سوچتا رہتا ہے —— ہاں، جی بھر آیا ہے تو رونا روکو نہیں، بھونک لو —— گھبراؤ نہیں، میں سب ٹھیک کر لوں گا ——

ایک بات بتاؤں؟ —— ہمارے بڑے چاچا کے سونے کے منکوں میں پانچ —— نہیں، چھ کتے بھی تھے۔ ہماری ساری گلی انھیں پالتی تھی۔ بڑا چاچا آدمیوں پر بھی بھروسہ کرتا تھا مگر آدمیوں سے زیادہ اسے ان کتوں پر بھروسہ تھا۔ ان کتوں میں سے گنگارام بہت بوڑھا تھا —— نہیں، تم ابھی اتنے بوڑھے کہاں ہوئے ہو؟ —— اپنے بڑھاپے کے ذکر پر چڑھ مت جایا کرو۔ اسی لیے تو کتوں کی کایا اتنی جلدی ڈھیلی پڑنے لگتی ہے —— ارے بھائی، بوڑھے تو نعمت سے کم نہیں۔ بڑا چاچا جب میرے خیال میں جوں کا توں گھومنے پھرنے لگتا ہے تو میری جوانی لوٹ آتی ہے۔ بڑوں کی ٹھنڈی چھاؤں ہمیں ہمیشہ ہرا بھرا رکھتی ہے —— نہیں ٹائیگر، یہ غلط ہے کہ ماہ و سال ہمیں بوڑھا کرتے ہیں۔ بوڑھے ہم اس وقت ہوتے ہیں جب ہمارے باپ دادا نہ رہیں، ہاں، اپنے آپ میں نہ رہیں، یا ہمارے دل و دماغ میں۔ پودے اپنی جڑوں پہ کان رکھے ہوتے ہیں تو کڑکتی دھوپ میں بھی پھولوں میں منہ دیے لہراتے رہتے ہیں —— ہاں، ٹائیگر، میرا بیٹا اسی لیے سوکھتا جا رہا ہے۔ اپنے دھندوں اور روگوں کے سوا اسے اور کوئی فکر ہی نہیں، سو روگ پلتے اور دھندے بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ آپ گھٹتا جا رہا ہے —— دعائیں؟ —— دعائیں تو میں اسے پھر بھی دیتا ہی رہتا ہوں مگر وہ میری دعاؤں پر کالر دھرے اور انھیں اپنے خون میں رچنے بسنے دے، تب نا —— کئی بار آپے سے باہر ہو جاتا ہوں مگر ٹوٹا پھوٹا ہی سہی، اپنا ہی آپا ہے، اس سے باہر کیسے رہوں؟ —— ایک دن میں نے اس سے شکایت کی، گوپال بیٹا، میری ہی انگلی پکڑ پکڑ کر چلنے کے قابل ہوئے ہو —— مذاق اڑاتے ہوئے بولا، اب تو تم چل پھر نہیں سکتے، بابا، کیا تمھاری انگلی پکڑ کر سارا دن تمھارے ساتھ بیٹھا رہوں؟ —— میں یہ تو نہیں کہتا، ٹائیگر، کہ وہ ہر دم میرے پاس بیٹھا رہے مگر یہ بھی کوئی جینا ہے کہ تمھارا لینا دینا ہو لیا، بس اب صرف اس لیے جیتے رہو کہ ایک مرنا باقی ہے ——

ہاں، گنگا رام کو تو میں بھول ہی گیا —— قدرت بڑی سخی ہے ٹائیگر، کہ بڑھاپے میں سب کچھ جھٹ ہی بھول جاتا ہے۔ یاد رہے تو دماغ سے کانٹے نکال نکال کر بوڑھے پاگل ہو جائیں —— نہیں، گنگا رام تو مجھے بھول بھول کر یاد آتا ہے —— ہاں، گنگا رام بے حد بوڑھا تھا، بڑے چاچا کے گھر کے سامنے بیٹھا رہتا تھا۔ بڑا چاچا ہم سبھوں سے کہا کرتا تھا کہ میرا یہ بوڑھا کتا میرے ساتھ ہی مرے گا۔ اتنے لمبے سفر میں گنگا میرے آگے آگے نہ ہوگا تو میں راستے میں ہی کہیں کھو جاؤں گا۔
—— اور تم حیران ہو گے ٹائیگر، ہمارے بڑے چاچا اور گنگا رام نے عین ایک ہی وقت پران تیاگے۔ ہم

سبھی محلے والوں کی پوری تسلی تھی کہ چلو، بڑے چاچا کا گنگا رام تو بڑے چاچا کے ساتھ ہے ہی ــــ

ارے ٹائیگر، دیکھو، ٹیلیفون کی گھنٹی بج رہی ہے ــــ نہیں، ٹھہرو، میں آپ ہی دیکھتا ہوں۔ سننے والا اتنا پڑھا لکھا کہاں ہوگا کہ تمہارے بھونکنے کا ترجمہ کر تا جائے؟ ــــ ٹھہرو، گڑبڑ مت کرو ــــ نہیں، پرے ہو جاؤ، میں نے کہا ہے نا، میں آپ ہی بات کر لیتا ہوں ــــ ہیلو! ــــ ہیلو! ــــ گوپال؟ ــــ تمہارا مالک ہے ٹائیگر ــــ کیا؟ ــــ نہیں گوپال! ــــ ارے، بھونک کیوں رہے ہو؟ ــــ نہیں، گوپال، میں ٹائیگر سے کہہ رہا تھا ــــ ہاں، وہی بھونک رہا ہے ــــ نہیں، ٹائیگر پاگل نہیں ہے گوپال ــــ تم ــــ؟ ــــ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا گوپال ــــ پاگل تم ہو ــــ نہیں ــــ نہیں گوپال۔ انھیں مت لاؤ! ــــ نہیں! ــــ

ٹائیگر! ــــ ادھر آؤ، ٹائیگر ــــ گھبراؤ نہیں ــــ آؤ، ان کے آنے سے پہلے میں تمھیں دور کہیں چھوڑ آتا ہوں ــــ نہیں جاؤ گے؟ ــــ کیوں نہیں جاؤ گے؟ ــــ ارے بے وقوف، مالک کی نیت خراب ہونے لگے تو وہ بھی چور ہی ہوتا ہے۔ تمھیں کیا پڑی ہے کہ چوروں کی حفاظت کرتے پھرو؟ ــــ ہاں، بھونکو، خوب غصے میں آ کے بھونک لو ــــ مگر ٹھہرو، اس طرح کام نہ چلے گا ــــ آؤ میں تمھیں کہیں چھوڑ ہی آتا ہوں ــــ مجھے اتنی گہری، شکایت بھری نظر سے مت دیکھو۔ جی چاہتا ہے تو کاٹ لو ــــ لو، کاٹ لو مگر اس طرح مت دیکھو! ــــ

جب میں تمھیں پہلی بار گھر لایا تھا تو تم شاید چند ہی گھنٹے پہلے پیدا ہوئے ہو گے۔ تمہاری ماں تمھیں ہمارے عقب کے پارک میں چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلی گئی تھی۔ شاید جانے سے پہلے جب وہ تمہارے ننھے منے بھائیوں بہنوں کو سمیٹ رہی تھی تو تم شرارت سے کسی جھاڑی میں لڑھک گئے۔ جب میں نے تمھیں دیکھا تو تم اکیلے کھیل رہے تھے اور تمھیں کوئی فکر نہ تھی اور اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں پر کھڑے ہو ہو کر بار بار گرنا تمھیں بہت اچھا لگ رہا تھا۔ تمہارے موہ سے میرے اندر ہی اندر میری دم ہلنے لگی اور میں اپنے آپ سے پوچھنے لگا کہ تھوڑی دیر میں جب تمھیں بھوک ستانے لگے گی تو تم کیا کھاؤ گے، اتنی سردی میں کہاں سوؤ گے؟ ــــ مجھے یقین ہونے لگا کہ قدرت نے تمھیں میرے سپرد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ــــ

مجھے اپنی ذمہ داری کا پاس ہے ٹائیگر، مگر میں کیا کروں؟ تمھیں تو معلوم ہے کہ میں بھی اپنے بیٹے کے دل سے باہر ہی رہ رہا ہوں۔ دل سے باہر ہوئے، یا گھر سے باہر! ــــ کوئی دل ہی میں ہو تو جہاں بھی ہو دل میں ہی ہوتا ہے۔ پچھلے مہینے جب یہ لوگ تمھیں میری اطلاع کے بغیر تمھیں کہیں باہر چھوڑ آئے تھے تو مجھے معلوم تھا کسی دن تم میرے ہی دل کے کسی راستے سے اچانک برآمد ہو جاؤ گے ــــ اور ویسے ہی ہوا ــــ نہیں، میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا ــــ میں کیا کروں؟ اپنے ہاتھوں سے تمھیں باہر دھکیل کے میں بھی یہاں کیسے رہوں گا، اس ساری دنیا میں کیسے رہوں گا؟ ــــ اور تم لوٹ آئے تو تم کس سے ملو گے ــــ گھبراؤ نہیں، ٹائیگر، آؤ ہم دونوں بڈھے اکٹھے ہی کہیں نکل جاتے ہیں ــــ نہیں ٹھہرو، باہر کی طرف کیوں بھاگتے ہو؟ نہیں بیٹھے بیٹھے اسی راہ پر ہو لیں گے ــــ

میں نے چند گولیاں ایسے ہی موقع کے لیے رکھی ہوئی ہیں ٹائیگر ــــ ٹھہرو، اس الماری میں ہیں ــــ ٹھہرو! ــــ یہ دیکھو، یہ ہے وہ شیشی، تین تم لے لو اور تین میں ــــ ٹھہرو، پانی کے ساتھ لیں گے ــــ اچھا، اب منہ کھولو! ــــ دیکھو بیٹے، جلدی نہیں کرنا، ہم دونوں کو ساتھ ساتھ جانا ہے۔ فکر مت کرو، میں تمہارے آگے آگے تمھیں سارا راستہ دکھاتا چلا جاؤں گا ــــ شاباش! ــــ لو اب دوسری بھی اتار جاؤ! ــــ اور اب یہ تیسری! ــــ تمھیں معلوم نہیں، گوپال تمھیں مروانے کے لیے میونسپل کمیٹی کے آدمیوں کو لا رہا ہے ــــ وہ لوگ اب آ رہے ہوں گے مگر ان کے آنے سے پہلے ہی ہم کوچ کر چکے ہوں گے ــــ ارے! ــــ باقی گولیاں کہاں گئیں؟ ــــ شیشی خالی ہے! ــــ ٹائیگر! ــــ ٹائیگر، ٹھہرو! ــــ ٹائی ــــ! ــــ

نہیں ٹائیگر، مجھے معلوم تھا کہ شیشی خالی ہے ــــ ہاں، کہہ تو دیا ہے، مجھے معلوم تھا! ــــ میں تمہارے آگے آگے ہی جانا چاہتا تھا مگر پیچھے تمھیں کس کے ساتھ چھوڑتا؟ ــــ میری طرف اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو؟ ــــ جاؤ! ــــ جاؤ اب، نہیں تو وہ لوگ آ رہے ہیں ــــ واؤ! ــــ واؤں! ــــ تو وہ آ گئے! میں نے کہا تھا نا، وہ آ رہے ہیں ــــ واؤں! ــــ ہاں، وہی ہیں! ــــ آؤ گوپال! ــــ واؤں! ــــ واؤ! ــــ ہاں، گوپال، اب ایک ہی بوڑھا کتا باقی رہ گیا ہے۔ ان لوگوں سے کہو، مجھے لے جائیں! ــــ واؤ! ــــ واؤں! ــــ

اردو سروس سے نشر

شمعِ فروزاں

ابوالکلام قاسمی

کردار کی تعمیر و تشکیل کسی بھی آدمی کی زندگی میں سب سے اہم چیز ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص مادی اعتبار سے آسودہ حال اور دنیاوی نقطۂ نظر سے کامیاب ترین آدمی بن جائے جب بھی اچھے کردار اور قابل اعتماد شخصیت کے وجود کے بغیر اس کی زندگی ذاتی اور سماجی دونوں اعتبارات سے نامکمل ہوگی۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب آئے یا جو بھی نظام ہائے اقدار ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان سب کا بنیادی مقصد اچھے کردار کی تعمیر و تشکیل ہے۔ ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ اچھے سماج کی تعمیر کی کوشش کرنے والے اگر آدمی کی ذاتی کردار سازی پر توجہ نہ دیں تو بالعموم وہ اپنے مشن میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف سماج کی تعمیر کا کام ذاتی کردار سازی سے شروع کرنے والے لوگ عموماً ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل میں نسبتاً زیادہ کامیاب نظر آتے ہیں۔ کردار سازی کے سلسلے میں ہم اکثر مذہبی تعلیمات سے صرف نظر کر کے گناہ و ثواب یا اچھے اور برے اعمال کو معمولی اور غیر اہم باتیں سمجھ لیتے ہیں جب کہ کردار سازی کے مقابلے میں بظاہر معمولی دکھائی دینے والی ان باتوں کی بڑی اہمیت ہے ــــ صوفیائے کرام کے ملفوظات اور بزرگوں کے معقولات میں چھوٹے چھوٹے گناہوں کے نہایت خطرناک نتائج بتلائے گئے ہیں۔

حضرت امام شافعی مسلمانوں کے ائمۂ اربعہ میں سے ایک ہیں وہ اپنے استاد 'وکیع' کی ایک نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے اسے دو شعروں میں کہتے ہیں کہ

> میں نے ایک بار اپنے استاد وکیع سے اپنی یادداشت کے کمزور ہونے کا شکوہ کیا تو انھوں نے مجھے گناہوں کے ترک کرنے کی تلقین کی ــــ میرے استاد نے فرمایا کہ ترکِ گناہ قوتِ حفظ کو برقرار رکھنے کے لیے یوں بھی اہم ہے کہ یادداشت خدا کا نور ہے اور خدا اپنا نور بے راہ رو اور گناہ گاروں کو نہیں عطا کیا کرتا۔

دنیا کے اکثر مذاہب میں جنت و دوزخ اور عذاب و ثواب کے تصور کا تعلق براہِ راست طور پر کردار اور شخصیت کی تعمیر سے ہے۔ اس لیے کہ انسان فطری طور پر حریص اور بزدل ہے۔ اسے جب تک کسی چیز کی امید نہ دلائی جائے اور کسی چیز سے خوف زدہ نہ کیا جائے یا دوسرے الفاظ میں انعام و اکرام اور سزا و جزا کا احساس نہ دلایا جائے اس وقت تک وہ اپنی شخصیت کی پاکیزگی کی طرف بھی بہت کم ہی مائل ہوتا ہے۔

گناہ اور ممانعات عموماً جاذبِ نظر اور دلکش ہوتے ہیں اس لیے آدمی فطری طور پر دلکشی کی طرف پہلے متوجہ ہوتا ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس کو محسنات و منکرات کی اصلیت بتلائی جائے۔ یہی سبب ہے تمام نظام ہائے اقدار و اخلاق کردار سازی کے وسیلے کے طور پر محسنات اور منکرات کی شناخت کو اپنا پہلا فریضہ جانتے ہیں۔ (اردو سروس سے

افسانہ

کوہِ ندا

رضوان احمد

سرِ شام کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی تیز آواز سنائی دیتی اور بستی کے لوگوں کے چہروں پر سراسیمگی کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ لوگ کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے اور جس کے جدھر سینگ سماتے بھاگتے ہی چلے جاتے۔ کچھ دیر کی بھگدڑ کے بعد پوری بستی پر سناٹا چھا جاتا۔ بازار پر ویرانے کا گمان ہونے لگتا اور جب پوری بستی پر قبرستان کی سی خاموشی چھا جاتی تو ایک شخص کسی جانب سے دوڑتا ہوا آتا اور بھاگتا ہوا جنگل کی سمت چلا جاتا۔

یہی روزآنہ کا معمول تھا۔

کسی کو پتہ نہ تھا کہ آواز کہاں سے آتی ہے اور ایک آدمی بھاگتا ہوا کہاں چلا جاتا ہے۔ البتہ جب سے یہ سائرن بجنے کا سلسلہ شروع ہوا ہر شخص ایک دوسرے کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔ سب کے چہروں سے بے اعتباری جھلکتی تھی۔

بھری پُری بستی ویران ہوتی جا رہی تھی۔

صبح کے وقت باوردی جوانوں کی پلٹن پریڈ کرتی ہوئی سڑکوں سے گذرتی اور اپنے مہلک اسلحوں کی نمائش کرتی۔ لوگوں کو اس کے متعلق کچھ بھی پتہ نہ تھا کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔ کسی میں یہ ہمت نہیں تھی کہ ان سے جا کر پوچھے کہ آخر انھوں نے بستی کے اندر سڑک پر پریڈ کا یہ سلسلہ کیوں شروع کر رکھا ہے۔ کیا کہیں پڑوس کی سرحد پر جنگ چھڑنی والی ہے یا صرف عوام کو مرعوب کرنا چاہتی ہے تاکہ لوگ کچلے ہوئے پیشوں کی نمائش نہ کر سکیں۔ مگر مصیبت یہ تھی کہ ان سے جا کر یہ سوال کون کرے۔ لوگ تو انھیں دیکھتے ہی گھروں میں جا کر دبک جاتے تھے۔

ایک دن اسے اچانک ہی خیال آیا کہ پولٹری فارم میں مرغ ذبح کرنے والا لڑکا برابر بدلتا رہتا ہے۔ اس نے دبی زبان سے مالک سے دریافت کیا ——

آپ کے نوکر بڑی جلدی جلدی بدل رہے ہیں،

"ہاں کیا کہا جاتے ان لوگوں کو خون منہ لگ جاتا ہے۔ پولٹری فارم سے مرغ غائب کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ بھائی میرا تو یہ بزنس ہے اگر بزنس میں نقصان ہونے لگے تو بزنس کیا؟ ویسے بھی آجکل بازار سسک سسک کر دم توڑ رہا ہے۔

جس طرح ذبح ہوتے ہوتے مرغ دم جاتے ہیں،

نہیں صاحب مرغ کی گردن تو میں ایک جھٹکے میں توڑ دیتا ہوں۔ اسے سسکنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مرغ ذبح کرنے والے لڑکے نے بتایا

"تو چپ چاپ اپنا کام کر" مالک نے اسے جھڑک دیا۔

"جناب میں اس کوہِ ندا کے بارے میں کہہ رہا تھا" مالک نے میرے کان کے قریب سر لا کر سرگوشی کی۔

کون سی کوہ ندا" اس نے حیرت سے کہا

"تو کیا آپ نے روزانہ شام کو بجنے والا وہ سائرن نہیں سنا جس نے ساری بستی پر خوف و ہراس کی چادر لپیٹ دی ہے"

"ہاں! میں بھی اس سلسلے میں بہت فکرمند ہوں۔ اس آواز کے بارے میں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں وہ کون شخص ہے جو دوڑتا ہوا آتا ہے اور جنگل کی سمت چلا جاتا ہے

"ارے یہ پریڈ اور اسلحوں کی نمائش تو لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے ہیں تاکہ عوام کو خوف زدہ کر کے اپنا تسلط جمائے رکھ سکیں"

"لیکن اس کے بارے میں تو ہمیں رئیس شہر کو خبر کرنی چاہیے۔ آخر ان واقعات کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے ہم اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں؟

رئیس شہر بھی کیا کر سکتے ہیں۔ ان کے گھر کے دروازے تو سرِ شام بند ہو جاتے ہیں"

مگر اس وحشت ناک ماحول میں تو اب دم گھٹنے لگا ہے آخر اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟

"صاحب ہم لوگ تو محنت مزدوری کرنے والے انسان ہیں یہ تو آپ جیسے دانش وروں کا کام ہے کہ اس سے باہر نکلنے کے لیے سوچیں"

"ہم لوگوں نے اس پر غور کیا مگر اب تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہاں ہماری برادری سے تعلق رکھنے والے بھی بہت منافق ہو گئے ہیں۔ وہ یا تو کھل کر کوئی بات نہیں کرتے اور اگر کوئی کچھ کہتا ہے تو باہر کے لوگوں کو اس کی خبر ہو جاتی ہے۔ معلوم نہیں کون مخبری کرتا ہے"

دکان کے مالک نے یہ بات حیرت سے سنی اور کہا "یعنی ہمارے سماج کے دانشور بھی منافق ہو گئے ہیں آخر اس سماج کا کیا حشر ہوگا؟ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ اپنی جہالت کی وجہ سے ہم ایسی باتیں کرتے ہیں لیکن آپ کی برادری کے معزز افراد کا یہ رویہ ہے تو سمجھئے کہ کشتی ڈوبنے والی ہے"

"آپ دانشوروں کی بات کرتے ہیں میں آپ کو بتاؤں کہ کل آپ کے پڑوسی نے بتایا کہ وہ اپنے پیر صاحب کے دربار میں حاضر تھا اور عقیدت مند انھیں گھیرے بیٹھے تھے لوگ روپے نچھاور کر رہے تھے۔ وہ مسلسل مراقبے میں رہے۔ جب مراقبہ ختم ہوا اور وہ واپس آئے تو لوگوں نے کوہِ ندا کے بارے میں سوال کیا۔ بجائے جواب دینے کے وہ پھر مراقبے میں چلے گئے ان کی تقلید میں سب نے آنکھیں بند کر لیں اور جب ان لوگوں نے آنکھیں کھولیں تو پیر صاحب حجرے سے غائب تھے۔ ان کو اندر باہر سب جگہ تلاش کیا گیا۔ لیکن کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ یہ سنی سنائی نہیں آنکھوں دیکھی بات ہے۔

یعنی اب پیر فقیر بھی لائق اعتبار نہیں رہے۔ اب آخر اس دنیا کا کیا ہوگا ایسے معزز اصحاب بھی یوں بدل رہے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ لڑکا مرغے کو دربے میں ہاتھ ڈال کر پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ جُل دے کر بار بار کونے میں دُبک جاتا ہے۔ دوسری مرغیاں پھڑ پھڑا کر احتجاج کرتی ہیں"

"دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ہم ان مرغ اور مرغیوں سے بھی بدتر ہیں جس کے جی میں جو آتا ہے کر کے چلا جاتا ہے ہم اس سے احتجاج تک نہیں کرتے۔ پَر بھی نہیں پھڑپھڑاتے۔ ہم تو بالکل بے جان ہو چکے ہیں۔

لیکن اس روز مرغوں کی پھڑپھڑاہٹ نے مجھے چونکا دیا تھا۔ میں راستے میں اپنے ایک پروفیسر دوست کے یہاں گیا تو اس نے مجھے اس موضوع پر لمبا چوڑا لیکچر دیا۔ میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "یوں یہ بات بننے والی نہیں۔ سوال باتوں کا نہیں عمل کا ہے۔ ہم بالکل بے عمل ہو چکے ہیں۔ صرف لوگوں کو اخلاقیات کا سبق دیتے

ہیں حالانکہ اس سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔ یہ محض وقت کی بربادی ہے۔"

اس نے ایک انکشاف کیا کہ ہماری بستی کی آبادی جس حساب سے روزآنہ گھٹ رہی ہے اس لحاظ سے چند مہینوں میں یہاں ایک شخص بھی باقی نہیں بچے گا۔ اس لحاظ سے ہم اپنی اپنی باری کے منتظر ہیں۔

میں نے اس کی بات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں بند ہو کر صرف یہ حساب جوڑ لینے سے کہ یہ بستی کتنے دنوں میں انسانوں سے خالی ہو جائے گی، کوئی حاصل نہیں۔"

"مگر تم ہی بتاؤ کہ ہم لوگ اس سلسلے میں کر بھی کیا سکتے ہیں؟"

"ہاں یہی تو اصل سوال ہے اور یہ سوال بہت گمبھیر ہے۔"

سب سے افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اپنی برادری بھی منافق ہو چکی ہے۔ ہم جس سے اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں تو وہ جواب دینے سے کتراتا ہے۔ لوگوں نے بچنے کے لیے ہونٹ بھی سلوا لیے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

میں نے شہر کے متعدد دانش وروں سے اس کے بارے میں بات کی لیکن کسی نے کوئی تشفی بخش جواب نہیں دیا۔ آخر تھک ہار کر میں نے رئیس شہر کے یہاں رسائی حاصل کی۔ پہلے تو وہ میری بات پر بغلیں جھانکنے لگے اور ان کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ مجھے اندازہ ہوا کہ اس کے دل میں خوف نے گھر کر رکھا ہے لیکن اس نے بے بسی سے کہا کہ میں تو بالکل بے دست و پا ہوں۔ میری حیثیت ایک قیدی سے زیادہ نہیں ہے۔

"لیکن وہ کون ہے؟"

"یہ تو میں خود بھی نہیں جانتا ہوں کہ وہ کون ہے مگر میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ میں اس کا تابع ہوں وہ جو بھی حکم دیتا ہے اسے میں بجا لاتا ہوں۔ بس —— اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا، میں نے حکمرانی کا بوجھ اپنے سر پر لے کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بوجھ کو سر سے پٹک کر سبکدوش ہو جاؤں لیکن اب یہ ممکن نہیں۔ تم یقین کرو کہ میں اس بستی کا سب سے نامراد، مایوس اداس اور دل برداشتہ انسان ہوں۔ میں نے حساب داں کو بلوا کر حساب لگایا کہ یہ بستی کتنے دنوں میں انسانوں سے خالی ہو جائے گی تو اس نے جوڑ گھٹا کر سب کچھ بتا دیا۔ اب اس کو دیکھ کر میں کڑھتا رہتا ہوں لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔ جب لوگ بستی میں نہیں رہیں گے تو میں کہاں رہوں گا اور لوگ ہی نہیں تو کس کی حکمرانی اور کیسی حکمرانی؟ کس پر حکمرانی کروں گا؟ مگر پتہ نہیں در پردہ حکمرانی کرنے والا کون ہے اور اس کا منصوبہ کیا ہے؟"

میں نے اس کے چہرے پر خوف کی ناچتی ہوئی

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

افسانہ

پہلا قدم

اعجاز بن ضیا اوگانوی

آج بارش اپنا اثر دکھا رہی تھی، موسلا دھار بارش اس پر برف کے ٹکڑوں کا مسلسل گرتے رہنا ایک عجیب و غریب سماں پیدا کر رہا تھا۔ چہار طرف جہاں تک حدِ نگاہ لے جاتیے برف ہی برف دکھائی دیتی تھی۔ گلی کوچوں میں برف کی تہہ جم کر رہ گئی تھیں۔ سطح کھیت اور میدان برفیلا سمندر دکھائی دے رہا تھا اور نشیب و فراز زمین و برف کا پہاڑ۔ ہر چیز میں ٹھٹھری پیدا ہو گئی تھی۔ لوگوں کے دانت کٹ کٹا بج رہے تھے۔ جاندار تو یقیناً ذی روح ہیں اس سردی کے احساس کو لیے پناہ گاہوں میں دبکے پڑے تھے۔ گلیاں ویران دکھائی دے رہی تھیں آدم نہ آدم زاد۔ سردی کی شدت نے آگ کو ہر دلعزیزی بخشی تھی۔ لوگوں کا قیاس تھا کہ اسی طرح برف باری ہوتی رہی تو لوگ آگ کی پرستش کرنے لگیں گے۔ ہر گھر آتش کدہ بن گیا تھا۔

بسمیتا! ذرا میرے کمرے کا آتش دان تو جلا دے۔

بسمیتا اپنا کام ختم کر کے اب اٹھا ہی چاہتی تھی کہ ٹھاکر سجیت سنگھ نے آواز دی۔

چھوٹے مالک آگ تو آتش دان میں جل ہی رہی ہے بسمیتا نے ٹھاکر سجیت سنگھ کو حیرت سے دیکھتے ہوتے کہا۔

ارے ہاں، ہاں —— مجھے معلوم ہے، آگ تو آتش دان میں جل رہی ہے مگر اس کی گرمی کو پتا نہیں آج کیا ہو گیا ہے۔ انگاروں نے اپنا اثر کھو دیا ہے اس جان لیوا سردی کا اثر ہر چیز پر یکساں ہے۔ انسان کی طرح انگارے بھی سکڑے اور ٹھٹھرے دکھائی دے رہے ہیں پھر مجھے یہ حرارت کیوں کر پہنچا سکتے ہیں۔ ٹھاکر سجیت سنگھ نے چبھتی نگاہوں سے بسمیتا کا بھرپور جائزہ لیتے ہوتے کہا۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں، چھوٹے مالک! پتا نہیں ہم لوگوں سے کون سی غلطی ہوئی ہے جو بھگوان کا کرودھ ہم لوگوں کو مٹانے پر آمادہ ہے۔

ارے نہیں۔ تو تو پڑھی لکھی ہے اور تجھے تو معلوم ہے کہ برف باری کیوں ہوتی ہے۔ پھر یہ دقیانوسی باتوں کو کیوں راہ دیتی ہے۔ شاید تجھے معلوم نہیں ہے میں نے تجھے کیوں بلایا ہے۔ ٹھاکر سجیت سنگھ نے نرمی سے کہا۔

آتش دان میں آگ جلانے کی خاطر، بسمیتا نے چھوٹے مالک کو غور سے دیکھتے ہوتے کہا۔

نہیں رے یہ تو ایک بہانا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔

فیصلہ ..... کیسا فیصلہ؟ بسمیتا نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں فیصلہ —— شادی کا اور تم سے۔

کیا کہہ رہے ہیں چھوٹے مالک۔ بسمیتا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

پھر وہی چھوٹے مالک! میں نے تجھے کتنی بار منع کیا ہے کہ تو مجھے چھوٹے مالک مت کہا کر۔

آپ چھوٹے مالک تو ہیں ہی پھر میں آپ کو کیا کہوں ——؟ بسمیتا درمیان ہی میں بول پڑی۔

صرف سجیت بھی تو کہہ سکتی ہو۔ ٹھاکر سجیت سنگھ نے ترش روی سے جواب دیا۔

نہیں مالک نہیں، آپ ایسا نہیں کر سکتے پیروں کی دھول ماتھے کی چندن نہیں بن سکتی۔

مگر اسے ماتھے کا چندن بنتا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ پیروں تلے روندے جانے والے گرد و غبار بھی اڑ کر مسافروں کے ماتھے اور چہرے تک پہنچ جاتے ہیں اور

اپنا اصلی مقام حاصل کر لیتے ہیں جسے مسافروں کی اونچ نیچ کا خوف نہیں ہوتا۔

ہاں مالک، مجھے معلوم ہے اور پھر اُس گرد کا جو حشر ہوتا ہے اس سے پہلو تہی بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مسافر اسے دھوکر اس کے وجود کو سرے سے ختم کر دیتا ہے۔

جو بھی ہو، میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ اٹل ہے اور اس سے مجھے کوئی ڈگا نہیں سکتا۔ ٹھاکر سجیت سنگھ نے مکمل اعتماد سے کہا۔

نہیں مالک نہیں، اس غریب سے اتنا بڑا مذاق نہ کیجئے۔ اور اپنے آنکھوں میں چھلکتے جام کو لیے کمرے سے باہر برق رفتاری سے بھاگتی چلی گئی۔ اس کی شبیہہ کو دیکھ اندازہ لگانا قطعی دشوار تھا کہ بسمیتا پر اتھاہ خوشی کا احساس ہے یا خوف و دہشت کا۔

ٹھاکر رنجیت سنگھ کے بنگلے سے متصل ہی ایک چھوٹا سا دو کمروں والا مکان تھا جسے بسمیتا کے دادا کو ٹھاکر رنجیت سنگھ کے والد نے اس کی خدمت کے صلے میں دے رکھا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ملازموں کو بنگلے میں جگہ دی نہیں جا سکتی اور انھیں بہت دور بھی نہیں رکھا جا سکتا نہ جانے کس وقت ضرورت درپیش ہو۔ بسمیتا کے والد اسے بچپن ہی میں اس کی ماں پھلوا کے حوالے کر کے اس دارفانی سے کوچ کر گئے تھے۔ اب خدمت گاری کا بار پورے طور پر بسمیتا کی ماں پھلوا پر آن پڑا تھا اور قدرت نے بسمیتا کا ناک نقشہ کچھ اُس انداز سے گڑھا تھا کہ ایسی شکل و صورت ٹھاکر خاندان میں بھی مشکل سے ہوا کرتی ہے ــــ اس کا رنگ خوب کھلتا ہوا تھا۔ درمیانہ قد شربتی آنکھیں، ناک نقشہ دیدہ زیب اسے دیکھ کر کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ کسی رئیس یا ٹھاکر خاندان کی لڑکی نہیں ہے۔ قدرت بہت فیاض ہے، مگر یہ فیاضی کسی کسی کے حصہ میں آتی ہے اور بسمیتا پر قدرت پوری طرح مہربان تھی۔ کیچڑ میں کمل کی مثال اسی پر صادر آتی ہے۔ اس سے تشبیہہ دینا قطعی غلط نہ ہوگا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ٹھاکر رنجیت سنگھ اسے بہت مانتے تھے۔ بھلا کیا مجال کہ ایک راجپوت کی گود میں پاسبان کی کوکھ سے جنم لینے والی لڑکی مہکے اور کلکاریاں کرے۔ یہ ٹھاکر رنجیت سنگھ کے یہاں پروان چڑھتی رہی جسے اپنی اولاد کی طرح تعلیم سے مرصع بھی کرنا چاہا مگر بسمیتا کی قسمت میں میٹرک سے زیادہ تعلیم نہیں تھی۔ بسمیتا اور ٹھاکر سجیت سنگھ کا لڑکپن ایک ساتھ گذرا تھا شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی نوک جھونک محبت کی طرف کروٹ لے رہی تھی۔ لڑکپن کا ساتھ آج جیون ساتھی بننے کے لیے اکسا رہا تھا۔ لڑکپن کا کھیل اب حقیقت کا جامہ پہننے کے لیے مجبور تھا۔ بسمیتا کا دل بھی اس سے منحرف نہیں تھا مگر وہ اتنی بھولی بھی نہیں تھی کہ قطعی نہ سمجھ پاتے کہ اُلٹی گنگا بہہ ہی نہیں سکتی۔

وہ بھلا ٹھاکر رنجیت سنگھ کے تنہا وارث کے احمقانہ اقدام کا کیا جواب دیتی پھر بھی اپنا ستارہ اوج پر چمکتا دیکھ کر خوشی کے نشے سے اس کا چہرہ گلنار ہوا جا رہا تھا مگر آنے والے روشن دن کے احساس سے کانپ اُٹھی، سورج کی کرنیں جو ٹمٹماتے ستارے کے وجود کو ختم کرنے کے درپہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اس نے اپنے جذبات کو ہوا نہیں دی۔ مگر آج تو چھوٹے مالک نے پہل کی تھی۔ اور ان کا فیصلہ شاید ٹھیک ہی ہو ــ مجھ میں کمی بھی کیا ہے وہ چھوٹے مالک کے ساتھ ماضی کے سمندر کی گہرائیوں میں اُترتی چلی گئی کہ ناگاہ چھوٹے مالک نے آواز دی اور لپک کر بسمیتا کی ماں کے پیروں کو چھو کر آشیرواد لینا چاہا۔

اِی کا کرت ہو مالک،

میں ٹھیک ہی کر رہا ہوں ماں جی ــ یہ حقیقت ہے کہ میں نے آپ کی کوکھ سے جنم نہیں لیا اور مجھے یاد بھی نہیں کہ میری ماں کیسی تھی۔ اسی گود نے مجھے ماں کا پیار دیا اور ان باہوں نے میری خاطر کیا کچھ نہیں کیا۔ اسے میں زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتا۔

وہ تو ٹھیک ہے مالک، مگر بات کا ہے۔ پھلوا کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ایک ٹھاکر اس کے پیروں کو چھو کر آشیرواد لے گا۔

بات کچھ بھی نہیں ہے۔ میں ایک چیز آپ سے مانگنے آیا ہوں مگر وہ مانگتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ زبان خالی نہ جائے۔

کا کہت ہو مالک! ای گریب کے پاس آپ ہی کا دِیل تو ہے۔ حکم کرُ مالک۔ ہم اپن کریجا نکال کے نا ہی دے دِیل تو پھلوا ہمار نام ناہیں۔

آپ سے یہی امید تھی۔ بات یہ ہے کہ میں بسمیتا سے پیار کرتا ہوں اور میں نے اس سے شادی کا فیصلہ بھی کر لیا ہے۔ ٹھاکر سجیت سنگھ نے رُکتے رُکتے کہا۔

ای کا کہت ہو مالک! پھلوا حیرت زدہ اور ششدر رہ جاتی ہے۔

میں ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ مجھے بسمیتا جیسی خوبصورت اور سشیل جیون ساتھی نہیں مل سکتی۔

ناہیں مالک، ناہیں۔ گندے موری کا پانی گندہ ہی ہوت ہے۔ کہاں ایک ٹھاکر کا کھاندان اور اس کی مریادا اور کہاں ایک معمولی ......

بس بس۔ بند کیجئے۔ یہ مریادا اور اونچ نیچ کا بیوپار، آخر کب تک چلتا رہے گا۔ سرکار نے بھی اب اونچ نیچ اور امیر غریب کے امتیاز کو مٹانے کے لیے ملک میں اونچ نیچ کے باہم شادی کا ایک نیا منصوبہ مرتب کیا ہے اور اس پر عمل کر کے لوگ خوش بھی ہیں اور میں بھری سبھا میں بسمیتا کو اپنا جیون ساتھی سویکار کروں گا۔ پھلوا کا جواب سننے سے قبل ہی ٹھاکر سجیت سنگھ تیزی سے باہر چلا گیا۔

ٹھاکر رنجیت سنگھ کے اکلوتے چشم و چراغ کے فیصلے کی خبر ان سے پوشیدہ نہ رہی۔ ٹھاکر کی مریادا کا بلند محل زیر زمیں ہوتا دکھائی دیا۔ غیظ و غضب میں آنکھیں سرخ ہو گئیں، گرچہ مثالی شادی کے خود ٹھاکر رنجیت سنگھ صدر تھے مگر دنیا کی مٹی خود غرضی سے گوندھی گئی ہے قول و فعل میں تضاد فطری بات ہے اسے ضدی اولاد کے ارادے سے باز رکھنا ان کے بس کی بات نہیں تھی آخر وہ بھی تو ٹھاکر ہی ٹھہرے۔ اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ مجبور ہو کر وقت کا انتظار کرنے لگے۔

آزادی کی ۳۲ ویں سالگرہ کی پرچم کشائی ہو چکی تھی تمام ضروری کارروائی کے بعد ٹھاکر رنجیت سنگھ نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ ہماری سرکار نے مثالی شادی کا منصوبہ بنا کر ایک دانشمندانہ قدم اٹھایا ہے اس منصوبہ کے تحت بڑے اور اونچے خاندانوں کے نوجوانوں کو پہل کرنی ہے اور ان کے گارجین کو ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی۔ اُس دیش سے اونچ نیچ کی وبا اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ لوگ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کمربستہ نہ ہوں۔ آج اس سلسلے میں مثالی شادی کا آیوجن کیا گیا ہے۔ اب نوجوانوں کو اٹھنا ہے اور اپنے بلند کردار کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ایک گوشے سے چند نوجوان ٹھاکر رنجیت سنگھ زندہ باد کی ہانک لگاتے ہوئے منچ کی طرف لپکے۔ اس گروہ کی نمائندگی ٹھاکر رنجیت سنگھ کا اکلوتا وارث ٹھاکر سجیت سنگھ کر رہا تھا جو بڑھ کر باپ کی چھاتی سے چمٹ گیا اور پورے اعتماد کے ساتھ مجمع کی طرف رخ کر کے زور زور سے کہنا شروع کیا کہ میں اپنی نوکرانی بسمیتا کو اپنا جیون ساتھی سویکار کرتا ہوں۔ ٹھاکر رنجیت سنگھ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ یہ سبھا ساکچھی ہے میں بسمیتا کو اپنی بہو سویکار کرتا ہوں۔

یکبارگی تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے فضا گونج اُٹھی بیٹے کے دل میں باپ کے فرشتہ صفت ہونے کی تہہ موٹی ہوتی جا رہی تھی اور اس کا سینہ فخر سے پھولتا جا رہا تھا ــ مگر اسے کیا خبر تھی کہ آزادی کے پوتر تیوہار کے دن اس کے جیون ساتھی کو آزادی مل چکی تھی۔ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مکتی مل چکی تھی، جیون مکتی ــــ!

(پٹنہ سے نشر)

قلمکار حضرات

اپنی تخلیقات براہ کرم ہمیں اشاعت کے لیے ارسال نہ کریں۔ آواز میں صرف وہی تخلیقات شائع کی جاتی ہیں جو نشریہ کے بعد ہمیں ریڈیو اسٹیشنوں سے موصول ہوتی ہیں۔

افسانہ

شکیلہ اختر

"میں آپ کی بات ماننے کے لیے بالکل تیار نہیں۔"

"آپ نہ مانیں یہ تو آپ کی ضد ہے۔ لیکن آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ عورتیں اب وہ عورتیں نہیں رہیں جو دس بیس سال قبل ہوا کرتی تھیں، زمانہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے اور اس کے ساتھ ہم لوگ بھی۔ عورتیں اب ہر وہ کام کر سکتی ہیں اور کر رہی ہیں جو کسی زمانے میں سمجھا جاتا تھا کہ یہ مخصوص کام مرد ہی کر سکتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں آپ ہم لوگوں کو مردوں کے پیچھے نہیں دیکھیں گے، وہ وقت گیا جب وہ صرف ٹائپسٹ، ہوٹلوں میں ریسپشنسٹ اور دوکانوں میں سیلز گرل کا کام کیا کرتی تھیں۔ اب تو عورتیں انجنیر ہیں، ڈاکٹر ہیں، بینکر ہیں۔ اونچے اونچے انتظامی عہدے سنبھالے ہوئے ہیں۔ کچھ تو کمرشیل پائلیٹس کا کلاس لئے لائسنس بھی لے چکی ہیں، مردوں کے ساتھ کوہ پیمائی میں بھی شریک رہی ہیں۔ روس کی ایک عورت تو خلا سے بھی ہو کر آگئیں۔"

"آپ نے جو کچھ کہا میں سب مانتا ہوں لیکن عورتوں میں وہ خود اعتمادی اور حاضر جوابی بالکل نہیں جو ایک مرد میں پائی جاتی ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے خطرے کے وقت اپنا ہوش کھو بیٹھتی ہیں اور اگر کوئی ناگہانی حادثہ پیش آجائے تو بے بس ہو کر بدحواس ہو جاتی ہیں۔"

"آپ کا یہ خیال غلط ہے، وہ زمانہ بہت دور چھوٹ چکا جب ایک عورت کمرے کے کسی کونے میں ایک چھوٹی سی چوہیا دیکھ کر سارا گھر چیخ و پکار سے سارا گھر سر پر اٹھا لیا کرتی تھی۔ وقت تیزی سے آگے بڑھ گیا ہے مگر آپ کے خیالات ابھی تک وہی پرانے اور فرسودہ ہیں۔"

"آپ ہمارے منطق کو نہیں مانتیں۔ افسوس ہے کہ اپنے دلائل کے حق میں ہمارے پاس اس وقت کوئی ٹھوس ثبوت نہیں۔"

یہ دلچسپ بحث مسز مکرجی اور کرنل اسمیتھ کے کے درمیان ہو رہی تھی، مسز مکرجی ڈپٹی کمشنر کی بیوی تھیں اور کرنل صاحب پولیس کے ڈی آئی۔ جی۔ دوسرے مہمان بھی اس بحث میں دلچسپی لے رہے تھے اور اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے تھے، کچھ مسز مکرجی کی طرف داری کر رہے تھے اور کچھ کرنل اسمیتھ کی۔

حال ہی میں ہماری تبدیلی شیلنگ، بحیثیت سول سرجن ہوئی تھی، یہ مقام نہایت پُرفزا اور آسام کا موسم گرما کی راجدھانی ہوا کرتا تھا، پہاڑی علاقہ ہر طرف ہریالی اور موسم نہایت خوش گوار، برسات کا موسم سال میں آٹھ نو مہینے رہا کرتا، زمین ہمیشہ مرطوب رہتی۔ بارش جو اس قدر ہوا کرتی۔ اسی لیے پرانے مکانات اس طرح بنے ہوئے تھے کہ زمین پر چار یا پنچ فٹ کے سمینٹ کے چوکور پائے نزدیک نزدیک کھڑا کر کے اوپر تختوں کا فرش لگا دیتے۔ دیواریں بھی لکڑی کی اور چھت موٹے موٹے شہتیر کے بنے ہوئے جس کے اوپر ایک خاص قسم کا مقامی پھونس اور گھانس کی خوب موٹی دس بارہ انچ کی چھت ڈال دی جاتی۔ بڑے بڑے کمرے۔ سائبان وراندے۔ بہت آرام دہ اور ٹھنڈے۔ ہر کوٹھی کے ساتھ بڑے بڑے لق و دق احاطے۔ سو سو سال سے بھی شاید زیادہ پرانے موٹے موٹے تنوں والے درخت۔ ضلع کے ہر بڑے آفیسر کے پاس ایک قسم کے مکانات تھے۔ ہمیں بھی اسی قسم کی ایک کوٹھی ملی تھی جس میں کچھ ماڈرن تبدیلیاں کی گئیں تھیں۔ غسل خانوں میں فلش، سینک اور کموڈ لگائے گئے تھے اور سونے کے کمروں کے ساتھ ساتھ روب کی الماریاں، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ وہی لکڑی کا فرش، لکڑی کی دیواریں اور بانس پھونس کی اونچی چھپر والی چھت۔

کمشنر مسٹر مارٹن کے یہاں رات کا کھانا تھا۔ عین روانگی کے وقت ایک ایمرجنسی کال آگیا دیر سے آنے اور اس کی وجہ ٹیلیفون سے خبر کر دی تھی۔ کھانا شروع ہو چکا تھا لیکن ہماری کرسی خالی تھی۔ مہمانوں سے معذرت کر کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ دیکھا تو ٹیبل پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی۔

قریب قریب ہر کوئی بول رہا تھا، میں خاموشی سے سب کی باتیں سن رہا تھا۔ اور ہر مہمان کا چہرہ یکے بعد دیگرے دیکھ رہا تھا۔ سامنے مسٹر ہارٹ، سینیر سیشن جج اور ان کی بیوی بیٹھی تھیں۔ معمر، سر کے بال سارے سفید، رعب دار مگر خوبصورت چہرہ، دوسرے طرف مسٹر ہارڈی، چیف انجنیر اور ان کی موٹی بیوی، ان کے بازو پر وہاں کے کالج کے پرنسپل اور ان کی آسامی بیوی اپنے روایتی خوبصورت قومی آسامی لباس میں اور ٹیبل کے عین سینٹر میں مسز مارٹن، کمشنر صاحب کی بیوی اور ہم لوگوں کی میزبان بیٹھیں، مسز ہارٹ سے جو ان کے ساتھ بیٹھی تھیں آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہی تھیں جس کا تعلق بحث کے موضوع سے نہیں تھا۔ جیسے ہی ہماری نظر ان کے چہرے پر پڑی دیکھا کہ ان کے چہرے پر ایک خاص تاثر تھا۔ وہ ٹک لگائے بالکل سامنے دیکھ رہی تھیں، آنکھوں میں غیر معمولی چمک اور رنگ زرد، ہاتھ سے ہلکا سا اشارہ کر کے ایک ملازم کو جو دور کونے میں کھڑا تھا اپنے پاس بلایا۔ اپنا منہ اس کے کان کے بالکل نزدیک لے جا کر آہستہ سے کچھ کہا اور پھر اطمینان سے کھانے میں مشغول ہو گئیں۔ ملازم چونکا اور دبے دبے قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔

سارے مہمان کھانے اور بحث میں مشغول تھے۔ سوائے ہمارے کسی نے بھی نہیں دیکھا کہ دو تین منٹ بعد وہی ملازم ایک پیالے میں دودھ لیے نکلا اور بڑے دروازے سے باہر جا کر وراندے میں عین چھت کی روشنی کے نیچے دودھ کا پیالہ رکھ کر آہستہ سے کمرے میں واپس آگیا۔

مسز مارٹن کے چہرے کا بدلا ہوا زرد رنگ، بیرے کو بلانا۔ اس کے کان میں کچھ کہنا۔ پھر پیالے میں دودھ، یہ سب ایک معمہ سا لگا اور میں کچھ نہ سمجھ سکا، یک بہ یک مجھے یاد آیا کہ پیالے میں دودھ کا تعلق یقینی سانپ سے ہے۔ میں نے سنا تھا کہ اس علاقے میں سانپ بہت ہوتے ہیں اور برسات کے مہینوں میں بارش سے بچنے کے لیے اس طرح کے پرانے بنگلوں کے چھپروں میں گھسے رہتے ہیں۔ مجھ کو یہ بھی بتایا گیا تھا کہ دودھ سانپ کی مرغوب ترین غذا ہے۔

مجھے یقین ہو گیا کہ اس کمرے میں سانپ کہیں ضرور چھپا ہے۔ چاروں طرف نظر دوڑائی۔ اوپر چھت دیکھا جو موٹی موٹی شہتیر اور بانس پھونس کا بنا ہوا تھا۔ نیچے ننگا فرش دیکھا جو پالش کرنے کے بعد خوب چمک رہا تھا، کہیں کچھ نظر نہیں آیا، سمجھا ممکن ہے ہمارا وہم ہو، لیکن فوراً ہی بعد جب ہمارے پیروں کے پاس ٹیبل کے نیچے سے سرسراہٹ کی آواز آئی تو ہمارا شک یقین میں بدل گیا۔ پہلا خیال جو آیا وہ یہ یہ تھا کہ لمبی سی جست لگا کر باہر ورانڈے میں بھاگ جاؤں اور شور مچا دوں کہ ٹیبل کے نیچے سانپ ہے لیکن فوراً خیال آیا کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو بھگدڑ مچ جائے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ سانپ شور و غل سے سانپ ٹیبل سے نکل کر کسی پر حملہ کر دے۔

گو میں خود ڈرا ہوا تھا مگر اپنے اوسان مشکل سے جمع کئے اور اپنے خوف پر جہاں تک ہو سکا قابو پاتے ہوئے آہستہ سے کرسی سے اٹھا اور لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے گویا ہوا "اٹینشن، اٹینشن، آپ لوگ تھوڑی دیر کے لیے متوجہ ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں کتنوں کو کتنی خود اعتمادی اور قوت ارادی ہے۔ میں ایک سے سو تک گنتی کروں گا اور جب تک میں سو تک گنتی ختم نہ کر لوں آپ سب لوگ چپ چاپ بلا حس و حرکت بالکل خاموش اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ اگر گنتی سو تک ختم ہونے سے قبل آپ لوگوں میں سے کسی نے بھی ایک ذرہ سی بھی حرکت کی، منہ سے ایک لفظ بھی نکالا، یا اپنی جگہ چھوڑی تو — فیل اور ایک سو روپیہ جرمانہ — کہیے شرط منظور؟ اچھا اب خاموشی، یکدم خاموشی۔

میں نے گنتی شروع کر دی، ایک۔ دو۔ تین۔ ..... سارے مرد اور عورتیں پتھر کے مجسمے کی طرح بُت بنے بیٹھے رہے۔ میں گنتا رہا۔ ۷۵۔ ۷۶ — ۸۱، ۸۲ اور ۸۳ کہنے بھی نہیں پایا تھا کہ سارا کمرہ چیخ و پکار سے گونجنے لگا۔ سارے مرد اور عورتیں اپنی اپنی کرسیاں چھوڑ کر ادھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ کیونکہ ایک بڑا تقریباً چار فیٹ کا کوبرا سانپ تیزی سے رینگتا ہوا ٹیبل کے نیچے سے نکل کر دروازہ سے ہوتا ہوا ورانڈے کی طرف جا رہا تھا۔

میں اس لمحے کے لیے بالکل چوکنا اور تیار تھا۔ قبل اس کے کہ شور و غل اور بڑھے اور سانپ سیدھا راستہ چھوڑ کر واپس پلٹ آئے، نہایت پھرتی سے دوڑ کر ہم نے جلدی سے دروازے کا دونوں پٹ بند کر دیا۔ اور وہیں دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا،

ہر کوئی حیرت سے ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔

"میں بحث میں جو دلیل پیش کر رہا تھا۔ اس کا ثبوت خود آپ لوگوں نے اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب بھی اگر مسز مکرجی نہیں مانتیں تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ کرنل اسمتھ نے کہا۔

"بحیثیت جج کے میں فیصلہ دیتا ہوں کہ بحث میں کرنل اسمتھ جیتے اور مسز مکرجی — مسز مکرجی کی طرف دیکھتے ہوئے — آپ ہار گئیں۔" مسٹر ہارٹ نے کہا۔ "کرنل اسمتھ آپ بالکل بجا فرما رہے تھے کہ عورتوں کے مقابلے میں مرد زیادہ خود اعتماد ہوتا ہے اور وہ مصیبت کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ میجر محمود نے اس کا مظاہرہ ابھی ابھی آپ لوگوں کے سامنے کیا ہے۔ ان کی جگہ اگر مسز مکرجی ہوتیں یا اور کوئی دوسری عورت ہوتی تو ایسے خطرے کے وقت بجائے اس کے کہ کوئی عملی کارروائی کرتیں بدحواس ہو کر چیخیں مارنے لگتیں۔ میجر محمود آپ سبھوں سے اپنا طے شدہ جرمانہ وصول کریں۔"

"قبل اس کے کہ میں یہ مان لوں کہ اس بحث میں کرنل اسمتھ کا نقطۂ نظر درست نکلا۔ وہ جیت گئے اور مسز مکرجی کی ہار ہوئی۔ کیا میں مسز مارٹن کی اجازت سے ان سے صرف ایک سوال پوچھ سکتا ہوں۔

سب کی نظریں مسز مارٹن پر جا پڑی جو تمام ہنگامہ اور شور و غل کے دوران نہایت اطمینان اور سکون سے چپ چاپ بیٹھی رہی تھیں۔

"مسز مارٹن۔ اجازت ہے؟

"ضرور میجر محمود، آپ جتنے سوالات مجھ سے کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے جواب دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا بلکہ عین خوشی!"

"ہم لوگوں کو آپ صرف اتنا بتا دیں کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا تھا کہ اس کمرے میں سانپ ہے؟"

کمرے میں بالکل خاموشی تھی۔ ہر کوئی مسز مارٹن کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

"اس طرح۔ میجر محمود کہ وہ سانپ چھت سے سیدھے ہماری ہی گود میں گرا تھا اور پھر ہمارے دونوں پیروں کے اوپر سے رینگتا ہوا ٹیبل کے نیچے چلا گیا تھا۔"

(پٹنہ سے نشر)

شہرت
سکندر علی وجد

شہد کی مکھی خوش خوش آئے
میٹھے میٹھے گیت سنائے
دل پر کاری زخم لگائے
آخر چپکے سے اُڑ جائے

(ڈکنسن کی انگریزی نظم کا اردو عکس)

(اورنگ آباد سے نشر)

جنازہ

قبرستان کے قریب پہنچ چکا ہے۔

لوگ خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ اربوں ہاتھوں میں پہنچ کر پرزہ پرزہ ہو چکی ہے۔

لوگ کورے کاغذ کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور خود ہی لوٹ رہے ہیں۔ پورا احتمال ہے کہ اڑاتے لوٹتے کوئی نہ کوئی سڑک کے بیچوں بیچ کسی گاڑی کے نیچے آجائے گا۔ دب کر کچل جائے گا پھر تمام لوگ کورے کاغذ کے پرزے اڑانے اور لوٹنے کا مشغلہ چھوڑ کر کچلے ہوئے آدمی کو مارنا شروع کر دیں گے۔

— بیہودے ..... ایسی بھی لاپروائی .....

اور پھر گاڑی والے سے کچلے ہوئے آدمی کی لاپروائی کے لیے معافی مانگیں گے۔ اس کی خوشامد کریں گے۔ موٹر والے کے چلے جانے کے بعد بغیر پوچھے ہوئے ایک دوسرے سے سوال کریں گے اور بغیر سنے ہوئے جواب دیں گے — پورا احتمال ہے کہ اس کے بعد پھر کورے کاغذ کے پرزے اڑانے اور لوٹ کر جیب میں رکھنے کے شغل میں مصروف ہو جائیں گے۔

ایک آدمی کئی گھنٹے سے ادھ جلی بیڑی، سگریٹ اور بدبوؤں کے درمیان بے نتیجہ معلق اکڑوں بیٹھا ہے۔ باہر حرامی، حرامزادے اور کتے بڑبڑاتی ہوئی بھیڑ دروازہ پیٹ رہی ہے۔ کچھ ہی دیر میں دروازہ ٹوٹ جائے گا۔ لوگ اسے کالر سے پکڑ کر کھینچیں گے اور پھر تمام باہر والے پہلے اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے متصادم ہو جائیں گے۔ کئی گھنٹوں یعنی کئی صدیوں تک ایک دوسرے پر وار کریں گے۔ پھر رونے لگیں گے۔

آنکھیں سوتی ہوئی بھی گھور رہی ہیں۔ لب ہلے بغیر چیخ رہے ہیں۔ کان بجے بغیر سن رہے ہیں۔ ہاتھ پیر دوڑے بغیر ہانپ رہے ہیں۔ آنکھیں سوتی ہوئی بھی پھٹ رہی ہیں۔ خواب میں اپنے بکھرے ہوئے عضو جوڑ رہی ہیں۔ صبح ہوتے ہی یہ لوگ اپنے آپ کو بکھیر دیں گے۔ اور بکھرے ہوئے ٹکڑوں میں سے کسی ایک کو تمام دن توڑیں گے۔ اور شام سے پہلے انہیں بھی بکھیر دیں گے۔ رات ڈھلتے ہوئے ڈیرے کی تلاش شروع کریں گے اور مرتے دم تک گھر نہیں پہنچیں گے۔ تکان سے دب کر راستے ہی میں کہیں رک جائیں گے۔ جانے پہچانے چہرے (ماں، بیوی، بہن، بھائی کسی کا بھی یا سب کا ہو سکتا ہے) تمتاتی ہوئی آنکھوں سے گھورتے ہوئے قریب آئیں گے۔ ان چہروں کے درمیان پسینے کی دیواریں تن جائیں گی۔ آنکھوں کے سامنے دھندلکا چھا جائے گا۔ اندوہناک گھٹن غصے میں تبدیل ہوگی اور یہ اپنا چہرہ جھنجھوڑنا شروع کر دیں گے۔ وقفے کے بعد کچھ دیر کے لیے شاید سو جائیں۔ خواب دیکھیں اور اپنے آپ کو جوڑیں اور صبح ہوتے ہی روزانہ کی طرح خود کو بکھیر کر چہار سمتوں میں روانہ ہونے پر مجبور ہو جائیں۔

روٹیاں صدیوں سے آدمی کو کھا رہی ہیں۔ آج تک کوئی ایسی روٹی تخلیق نہیں ہوئی جس کو آدمی نے کھایا۔ روٹی روٹی خشک آنکھوں سے سڑک پر پستانوں کو نگل رہی ہے۔ مزے لے کر کچ کچ کر رہا ہے۔ نگلتے نگلتے دانت گرا دے گا۔ بھری پری کو مسمار کرے گا اور آنکھوں سے روٹیاں پگھل کر ٹپکنے لگیں گی تو روتا ہوا بڑبڑائے گا۔

افسانہ

روزمرہ

شوکت حیات

———— ۲۷۰ کے اسکیل میں شادی کروں گا

خودکشی نہیں کروں گا ..... !

پھر حشیش خرید دے گا۔ دم لگا کر ڈگمگائے گا اور فقیروں کو ہاتھوں سے اور شاہوں کو جوتوں سے سلام کرے گا۔

جگ مگ دکانوں میں رات دن سے زیادہ روشن ہے۔ سقف میں دن رات سے تاریک ہے۔ باہر باہر چاروں طرف دیکھ رہا ہے۔ اپنے اندر نہیں جھانک رہا ہے۔ لازوال سناٹے کو نہیں پکڑ رہا ہے۔ چپ چاپ شور کر رہا ہے۔ چپ چاپ ٹھنڈی آگ اگل رہا ہے۔ بارش کی دعائیں کر رہا ہے۔ پانی برسے گا تو کہے گا۔

———— مجھے قحط میں روٹی کے بغیر مرنا پسند ہے لیکن بارش نہیں۔

اپنے جسم کو اچھالے گا، خود کھڑا رہے گا۔ خود کو نچلائے گا۔ اور جسم کو ساکت رکھے گا۔ اپنے آپ کو اوپر کھینچے گا اور خود نچلی سیڑھی پکڑے رہے گا۔ بیڑی پیئے گا اور سگریٹ کی مدح کرے گا۔ سگریٹ پیئے گا اور شراب سے اختلاط کرے گا۔ بھائی کو مارے گا اور دشمن کو بھائی کہے گا۔

خالی ہو جاؤ تو سب جان جاؤ گے۔ سب کچھ سمجھ جاؤ گے۔ اگر خود سے مہلت ملی۔ تمہاری ناکہ بندی نہیں ہوئی۔ بچ کر نکلے تب تو خالی ہو سکو گے اور خالی ہو سکے تب تو جان پاؤ گے۔ جان پاؤ گے بھی تو آسمان کی قبر تیار کر دو گے۔ آسمان کا کفن پہنو گے۔ اور آسمان کی نیند سو ؤ گے۔

درزیوں کے یہاں کھونٹیوں پر سوٹ کے بجائے آدمی ٹنگے ہیں۔ کھلونوں کی دکانوں کے شوکیس میں بچے پیٹ پکڑے بیٹھے ہیں اور ہنس رہے ہیں۔ ان کی ہنسی کے لعاب سے نت نئے کھلونے تیار ہو رہے ہیں۔ خریدار بوڑھے ہیں۔ تین پہیوں والی چھوٹی سائیکلوں پر بیٹھے ہیں۔ انھیں توڑتے ہیں اور نئی سائیکل خریدتے ہیں۔ پھر انھیں توڑتے ہیں۔ آخر میں ان کے پیسے ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنی چھڑی کو سائیکل بنائیں گے اور چھڑی ٹوٹ جائے گی تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بچوں کی طرف دیکھیں گے۔ پیریٹ پکڑ کر ہنستے ہوئے بچے اب بھی روئے گے نہیں۔

آدمی بیک وقت رو رہا ہے اور ہنس رہا ہے۔ روتے ہنستے بار بار گھڑی دیکھتا ہوا باتیں کر رہا ہے اور کھا رہا ہے۔ پھر کھانا چھوڑ کر خاموش ہو جاتا ہے۔ اپنے کچے ڈیرے سے نکلتا ہے اور سامنے کی کئی منزلہ اسکائی اسکریپر کے نچلے دروازے پر تالہ لگا دیتا ہے۔ اور جب اوپری منزلوں کے چھجوں پر گردنوں کی بھیڑ لگ جاتی ہے تو بولتا ہے۔

———— اب آؤ سالو نیچے.... !

———— رہو اوپر کتو....!

———— نیچے والوں سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں .....!

———— خبردار .....!

پھر رونا ہنسنا شروع کرتا ہے۔ پورا احتمال ہے کہ کچھ دیر بعد وہ خاموش ہو جائے گا۔ گھڑی دیکھتے دیکھتے اچانک جھٹکے سے گھڑی کھینچ کر زوروں سے سڑک کے کنارے پھینک دے گا۔ کلائی سے رستے ہوئے خون کو چوسے گا اور پھر انقلاب، انقلاب کے نعرے لگاتا ہوا سڑکوں کے چکر کاٹے گا۔

آدمی جیب میں ہاتھ ڈال رہا ہے۔ نکال رہا ہے۔ شیلف میں ہاتھ ڈال رہا ہے نکال رہا ہے۔ جیب خالی ہے۔ شیلف خالی ہے۔ پھر بھی وہ ہاتھ ڈال رہا ہے۔ اور اب وہ بیٹھ جائے گا۔ لڑھک جائے گا۔ سونے کی کوشش کرے گا۔ اٹھ کر بیٹھے گا۔ پھر سونے کی کوشش کرے گا۔ پھر اٹھے گا اور کمرے کے اندر ٹہلنا شروع کر دے گا۔ ٹہلتے ٹہلتے سر پٹکنے لگے گا۔ بند کمرہ چیخنے لگے گا۔ اس کی گردن دبوچنے لگے گا۔ ہانپتے ہوئے اچانک وہ بیٹھ جائے گا۔ لیٹے گا۔ سونے کی کوشش کرے گا۔ خواب دیکھنے کی ناکام سعی کرے گا۔

اندھے دودھ کا رنگ بتا رہے ہیں اور آنکھوں والے استعجابیہ "اچھا! اچھا!!" کہہ رہے ہیں۔ لوگ لقمہ منھ میں لیتے ہیں اور غصہ میں چینی اور نمک کے مرتبان زور سے پٹکتے ہیں۔ انگلیاں چاٹتے ہیں اور غصہ میں ان میں دانت کاٹ لیتے ہیں۔ خون نکلتا ہے تو بڑی امیدوں کے ساتھ اسے چوستے ہیں اور پھر نفرت کے ساتھ تھو تھو کرنے لگتے ہیں۔ کڑواہٹ، کسیلا پن، ترشی، مٹھاس، نمکین، زبان کوئی بھی ذائقہ محسوس نہیں کرتی..... لگتا ہے زبان کی جگہ منھ میں بے جان پلاسٹک ہے... سب ایک دوسرے کا منھ نوچنے لگتے ہیں۔

ان ہنگاموں سے دور ایک احتجاجی پیٹ پر پتھر باندھے زرد ہوتے ہوئے میدان میں بیٹھا چہچہاتے پرندوں کو دیکھتا ہے اور نیلگوں آسمان میں ڈوبتا ہے۔ ابھرتا ہے اور پھر ڈوبتا ہے۔ اس کے پورے وجود میں کیف و سرور کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اس آدمی نے لام میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ بھیڑ میں گم ہونے سے اسے نفرت رہی ہے۔ اشاروں پر ناچنے سے اسے ازلی بیر ہے۔ اس نے خارجی نظام کو انا کی ٹھوکر مار کر ان سب احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے جن پر اس کے اندر کی کائنات لبیک نہیں کہے۔ کچھ ہی دیر میں سنگسار کرنے والی پرچھائیوں کا ہجوم آکر اسے مار ڈالے گا۔ آدمی کے مرنے پر اس کے مغز سے ایسا تناور درخت اگے گا جس کی جڑیں کاٹے نہیں کٹیں گی اور جس کے پھلوں کا ذائقہ آنکھوں سے پتھر اگائے گا ———— وہ اگر نہیں مرا تو پاگل خانے بھیج دیا جائے گا۔ دماغ کی دھلائی کے بعد اسے پھر لام میں بھیجا جائے گا لیکن وہ نیلگوں آسمان کی طرف بھاگے گا، یہ طے ہے۔

کچھ لوگ سڑک پر چل رہے ہیں اور چلتے ہی جا رہے ہیں۔ کچھ لوگ بیٹھے ہیں اور مستقل بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ سڑک کو سلا رہے ہیں اور سڑک انھیں پکار رہی ہے۔

سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر نہیں ہونے کی طرح ہیں اور ایک بچہ سڑک کے بیچوں بیچ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ہاتھوں میں بم لیے ماں.... ماں ... چیخ رہا ہے۔

(پٹنے سے نشر)

شوکت حیات مہابیر بھون، مہندرو، پٹنہ ۶

لیونا اسٹانی کہتا ہے : "پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن پر دو سو ملین سے زیادہ انسان ایمان رکھتے ہیں آپ نے عظیم کارنامے انجام دیے۔ انسانوں کی آنکھوں کو نور ایمان سے روشن کیا تمام انسانوں کے برابر اور بھائی بھائی ہونے کا اعلان کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں نہ کوئی اختلاف کیا جا سکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں عظیم ترین کارنامہ اور عظیم ترین انقلاب برپا کیا۔ دین اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمیں قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اس میں ایسی آیات ملیں گی جو دین اسلام کی روحانی بلندی کا اعلان کرتی ہیں مثلاً قرآن کریم کا یہ فرمان ؛

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تتر بتر مت ہو۔"

۱۱-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
۱۲-۰۰ عالمی خبریں
۱۲-۰۵ پلیں ہلکی کلاسیکی موسیقی

منگل دریچہ
بدھ/جمعرات/جمعہ/اتوار
ملی نغمے
ہفتہ ملی لیے (I، III، V)

مشاعرہ (II، IV)
۱۲-۳۰ آخرِ شب بزم قوالی
۱۲-۵۰ پروگراموں کا خلاصہ
۱-۰۰ اختتام

اردو سروس

پہلی مجلس میڈیم ویو ۴۰۹ء۲ میٹر (۷۳۰ کلوہرٹز) میڈیم ویو ۴۰۳ء۲ میٹر (۷۴۰ کلوہرٹز)، شارٹ ویو ۳۰ء۲۵ میٹر (۹۹۱۲ کلوہرٹز)

صبح
۵-۴۳ سگنیچر ٹیون اور افتتاحیہ
۵-۴۵ صبح گاہی، حمد، نعت اسلام
شہدہ بھی اور نعتیہ کلام
جمعہ قرآن خوانی
معہ ترجمہ اور نعتیہ کلام
۶-۱۵ خبریں
۶-۲۵ اخباروں کی رائے
۶-۳۰ شہر صبا (علاوہ جمعہ)
جمعہ حرف آغاز
(مع وضاحتی نوٹ)
۷-۰۰ شمع فروزاں

۷-۰۵ پرانی فلموں سے
(جمعہ کو ۷ بجکر ۲۵ منٹ تک)
۷-۲۵ جمعہ گاندھی جی نے کہا
۷-۳۰ نوائے ساز
۷-۴۵ گزشتہ شب ۸-۴۵ کی دوبارہ نشریات
۸-۰۰ آپ کی فرمائش
۸-۲ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۲۵ آپ کی فرمائش
۹-۰۰ چلتے چلتے (علاوہ جمعہ/اتوار)
جمعہ/اتوار آؤ بچو!

۹-۱۵ آج کی بات (علاوہ جمعہ/اتوار)
۹-۲۰ دھرتی گاتی ہے
(علاوہ جمعہ/ہفتہ/اتوار)
جمعہ/اتوار
آؤ بچو! (آغاز ارتو کے)
ہفتہ حب الوطنی
(حب الوطنی کے نغمے)
۹-۳۰ خبروں کا خلاصہ
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی (علاوہ اتوار)
اتوار ہلکی کلاسیکی موسیقی
۱۰-۰۰ اختتام

دوسری مجلس میڈیم ویو ۴۰۹ء۲ میٹر (۷۳۰ کلوہرٹز) میڈیم ویو ۳۰ء۲۰ میٹر (۱ کلوہرٹز) شارٹ ویو ۱۶ء۱۳ میٹر (۱۷۸۰۵ کلوہرٹز)

دوپہر
۱-۵۸ سگنیچر ٹیون اور افتتاحیہ
۲-۰۰ پروگراموں کا خلاصہ
۲-۲ خبروں کا خلاصہ
پاینداہ انتخاب
I، III، V ۳ بجے تک
ملی قوالیاں
II، IV ۳-۳۰ بجے تک
منگل ہلکی گیت I، III، V
میری نظر میں: II، IV
بدھ احسن نظر
جمعرات دھوپ چھاؤں
جمعہ ہلکی کلاسیکی موسیقی
ہفتہ گیتا نگلی
I، III، V تازہ ریکارڈنگ
II، V لائبریری ریکارڈنگ
اتوار آپ کا خط ملا
۲-۲۴ بجے تک
۲-۳۰ پاینداہ انتخاب (I، III، V)
راگ رنگ II، IV
منگل الف و تسنیم

(I، II، IV)
یک سنگ: (III، V)
بدھ بزم خواتین
جمعرات پگھٹ (I، III، V)
یادیں بن گئیں گیت
(II، IV)
جمعہ گیت سے گیت
(I، III، V)
تیس منٹ (II)
گئے جو یادیں (IV)
ہفتہ بزم خواتین
اتوار گیتوں بھری کہانی (I)
محفل (II)
کہکشاں (III)
عرضیں (غیرفلمی IV)
رنگ محل (V) ۳-۲ بجے تک
۳-۰۰ پیر: رات ایک فلم کی (II)
مجھے یاد ہے ذرا ذرا (IV)
قوالیاں غیرفلمی (I، III، V)
منگل نئی نسل نئی روشنی

بدھ فلمی دنیا (I، III)
رنگا رنگ (II، V)
صدائے رفتہ (IV)
جمعرات ساریہ
جمعہ آواز دے کہاں ہے
(گزشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)
ہفتہ بھیّے تیّے
اتوار پکار تو کہیے (I)
قوالیاں (فلمی) (III)
قوالیاں (غیرفلمی) (II، IV)
رنگ محل (V)
(شروعات ۳-۲ بجے سے)
۳-۳۰ آپ کی پسند
۴-۰۰ اخباروں کی رائے
۴-۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۲ تبصرہ / پارلیمانی کارروائی پر
ہفتہ وار تبصرہ
۴-۲۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۵۰ خبریں
۵-۰۰ اختتام

تیسری مجلس میڈیم ویو ۴۰۹ء۲ میٹر (۷۳۰ کلوہرٹز) شارٹ ویو ۲۵ء۹۰ میٹر (۱۱۶۲۰ کلوہرٹز)

رات
۷-۵۸ سگنیچر ٹیون اور افتتاحیہ
۸-۰۰ خبریں
۸-۱ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۱۵ آبشار (سامعین کی درخواست
پر غیرفلمی غزلیں)
(علاوہ اتوار تعطیلات کے
روز ۸-۲۵ بجے تک)
(اتوار آواز دے کہاں ہے
۸-۲۵ بجے تک)
۸-۲۵ جہاں نما
(علاوہ اتوار، تعطیلات)
اتوار آواز دے کہاں ہے (مسلسل)
تعطیلات آبشار (مسلسل)
۸-۴۵ پیر کلام شاعر
منگل تقاریر
بدھ شہرنامہ پس منظر
جمعرات آپ کا خط ملا
جمعہ تقاریر
ہفتہ ریڈیو نیوز ریل
اتوار کتابوں کی باتیں (I، V)
دلی ڈائری (II، IV)

اقتصادی جائزہ (III)
اردو دنیا (V)
۹-۰۰ حسن غزل (علاوہ جمعرات)
جمعرات، ڈرامہ
(مسلسل ۹-۴۵ بجے تک)
۹-۱۵ پیر / بدھ
قوالیاں (غیرفلمی)
منگل علاقائی نغمے
جمعرات ڈرامہ (مسلسل)
جمعہ افسانہ (II، IV)
شہ پارے (I، III)
اوراقِ مصوّر (V)
ہفتہ نغمہ و ساز
اتوار کا جبرین کا رنگ
(ٹھمری/دادرا)
۹-۲ پیر: ایک راگ
کئی روپ (I)
ایک ہی فلم کے گیت (II)
شکریے کے ساتھ (III)
فنونِ لطیفہ (IV)
خواب زار (V)

منگل آئینہ (I، III)
سیچ (II)
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا (IV)
ماضی کے دیار (V)
بدھ کھیل کے میدان سے
(I، III)
مشاعرہ (II)
سائنس میگزین (IV)
نئی فلموں سے (V)
جمعرات ڈرامہ (مسلسل)
رات ۹-۴۵ بجے تک
جمعہ روبرو
(انٹرویو/مباحثہ)
ہفتہ نئی نسل نئی روشنی
اتوار رنگا رنگ (I، V)
حالِ ہمنشیں (II)
ادبی نشست (III)
اردو سروس ڈائجسٹ (IV)
۹-۴۵ جمعرات ساز بزم
۱-۰۰ خبریں
۱-۱۰ تعمیل ارشاد (علاوہ پہلا اتوار)
پہلا اتوار: مشاعرہ

بدھ یکم اپریل

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہرِ صبا: ہریش بھاردواج
فراق گورکھپوری کا کلام
ریتا گنگولی: امیر قزلباش کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: ستیش پرکاش قمر
شہنائی پر راگ بیراگی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: رومارانی بھٹاچاریہ
خیال اہیر بھیرو

دوپہر
۲-۳۰ بزم خواتین: اپنے شام و سحر
تقریر دسترخوان، غزل
۳-۰۰ فلمی دنیا: اپنوں کی نظر میں
ساگر سوری اور زبیر رضوی کے
درمیان دلیپ کمار پر بات چیت
نئی فلمیں: سبط اصغر رضوی

شب
۸-۴۵ شہرنامہ: سرینگر از ظفر معراج
۹-۰۰ حسنِ غزل: ہریش بھاردواج
ساحر ہوشیارپوری اور فنا نظامی کا کلام
۹-۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر: ٹی. این. لاؤ
ونگ کمانڈر شاہد درانی سے بات چیت
کھیلوں کا جائزہ
۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: ستیش پرکاش قمر
شہنائی پر راگ راگیشری
رومارانی بھٹاچاریہ
خیال مالکونس

جمعرات ۲ اپریل

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہرِ صبا: گھنشیام داس
مشیر جھنجھانوی اور حسن نعیم کا کلام
کرونا ابرول
عرش ملسیانی اور اقبال کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: جیا بسواس
ستار پر راگ رام کلی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
راجن مشرا ساجن مشرا: خیال دیسی
۱۰-۰۰ "بوند بوند لہو" ڈرامہ
تحریر افسر آذری
۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: جیا بسواس
ستار پر راگ چھایا نٹ
راجن مشرا ساجن مشرا
خیال چندر کونس اور ترانہ

جمعہ ۳ اپریل

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶-۳۰ حرفِ غزل
غزل کا خاص پروگرام معہ ترجمہ
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا
۷-۳۰ نوائے ساز: استاد شکور خاں
سارنگی پر راگ رام کلی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: شنو کھورانہ
خیال بھٹیار

شب
۸-۴۵ تقریر: تہذیب اور فنکار
(انتظار حسین) از ڈاکٹر گوپی چند نارنگ
۹-۰۰ حسنِ غزل: سری رام
نشور واحدی اور بشیر بدر کا کلام
۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: استاد شکور خاں
سارنگی پر راگ مارو بہاگ
شنو کھورانہ: خیال جے جے ونتی

ہفتہ ۴ اپریل

صبح
۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہرِ صبا: وندنا باجپئی
مجاز اور فیض کا کلام
برجو مہاراج: غالب اور شفق کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: زرین دارو والا
سرود پر راگ شیدا
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: رشید حسین خاں
خیال توڑی
۲-۳۰ بزمِ خواتین: یہ عادتیں کیسے چھوڑیں

زیادہ بولنے کی۔ تقریر از حمیدہ مسعود
گیت اور خطوں کے جواب

شب

۹-۰۰ حسنِ غزل: وندنا باجپئی
فراقؔ اور مخدوم محی الدین کا کلام

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: اظہارِ خیال
مباحثہ: کیا کچھ سوچا ہے۔ نوجوان باغی ہے
شرکا: میرا مشرا۔ کمال عبدالناصر
فرحانہ طیب
غزل اور خلوص نامہ

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی
زرین دارو والا: سرود پر راگ جوگ
رشید حسین خاں: خیال چندر کونس

اتوار ۵ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہرِ صبا: راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور کیفی اعظمی کا کلام
سریندر کور: جگر اور عرش ملسیانی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: سندھ رام جادھو
سندھوری پر بھیروی

۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)

۹-۲۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
اللہ جلائی بائی: ٹھمری، بھیروی، دادرا

۸-۴۵ کتابوں کی باتیں (کتاب پر تبصرہ)
از ڈاکٹر خلیق انجم

۹-۰۰ حسنِ غزل: راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور شکیل بدایونی کا کلام

۹-۱۵ گجرین کا ریے
اللہ جلائی بائی: ٹھمری

۹-۳۰ رنگا رنگ: ہیرو تن کی تلاش: ڈرامہ
تحریر: وی۔ ایم۔ آنند

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: سندھ رام جادھو
سندھوری پر راگ مالکونس اور دھن
روشن آرا بیگم: خیال زرتالی

پیر ۶ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہرِ صبا: نینا دیوی
امیر قزلباش اور جگر کا کلام
ایم۔ ایل ناگرہ
داغ اور بیدم شاہ وارثی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: پرکاش وڈھیرہ
بانسری

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی: شیلا دھر
خیال رام کلی

۸-۴۵ کلام شاعر: از دانش فرازی

۹-۰۰ حسنِ غزل: نینا دیوی
سوداؔ اور غالبؔ کا کلام

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: پرکاش وڈھیرہ
بانسری پر راگ درباری
شیلا دھر: خیال اڈانہ

۱۲-۰۰ عثمان خاں: ٹھمری، کھماج اور دادرا
سنیل بوس: ٹھمری تلنگ

منگل ۷ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہرِ صبا: ارملا ناگر
بانی ایم لے اور بشیر بدر کا کلام
امیتا بھٹ مشرا: نشور واحدی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: امبالال ستاری
وینا پر راگ اہیر بھیروی

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
سریکانت بھاکرے: خیال بھٹیار

دوپہر

۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرفِ آغاز (مختصر تقریر)
از آصف نقوی
گیت: گلوکار باگیشوری چکردھر
آج کے نوجوانوں کا ورثہ ــــ
جمہوریت: عبدالرشید خاں
ان سے ملیے (ملاقات)

شب

۸-۴۵ ہند میں تہذیبِ اسلامی کا ارتقاء
(قرآن کے تراجم اور تفاسیر)
تقریر: سلیم قدوائی

۹-۰۰ حسنِ غزل: ارملا ناگر
فراقؔ گورکھپوری اور داغؔ کا کلام

۹-۳۰ آئینہ (ادبی میگزین)
فانی بدایونی نمبر
پیشکش ڈاکٹر مغنی تبسم

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی
شمس الدین ڈیسائی فریدی
وینا پر راگ مالکونس
سریکانت بھاکرے: خیال کیدارہ

بدھ ۸ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہرِ صبا: اے ریش کمار
شمیم جے پوری اور شیر جھنجھانوی کا کلام
اوشا گرگ
ساحر بھوپالی اور نوح ناروی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: سکندر حسین اور پارٹی
شہنائی پر راگ جوگ

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی: سوتیا دیوی
خیال توڑی

دوپہر

۲-۳۰ بزمِ خواتین: یہ عادتیں کیسے اپنائیں
رشتوں کی پاس داری
تقریر از صادقہ زکی
غزل، کام کی باتیں

۳-۰۰ رنگا رنگ: "کوئی بات نہیں"
ڈرامہ: تحریر از سراج انور

۸-۴۵ پس منظر: تحریر: احمد معظم

۹-۰۰ حسنِ غزل: اے ریش کمار
مومنؔ اور غالبؔ کا کلام

۹-۳۰ مشاعرہ

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: سکندر حسین اور پارٹی
شہنائی پر راگ گوری
سوتیا دیوی: خیال راگیشری

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہرِ صبا: ولایت حسین ساگر
عرش ملسیانی اور مجازؔ کا کلام
شانتا سکسینہ
ذوقؔ اور اے، این ملّا کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: سروجیت کور
ستار پر راگ الہیہ بلاول

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی
سرفراز احمد: خیال بھٹیار

۹-۰۰ ڈرامہ "شکریہ یور آنر"
تحریر از بلراج حیرت

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: سروجیت کور
ستار پر راگ کافی
سرفراز احمد: خیال

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعتیہ کلام

۶-۳۰ حرفِ غزل
غالب پر خاص پروگرام معہ تفسیر

۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا

۷-۳۰ نوائے ساز: رام سروپ
سارنگی پر راگ للت

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی: شروتی۔ ڈبلیو
ساڈولیکر: خیال رام کلی

دوپہر

۲-۳۰ تیس منٹ

۸-۴۵

۸-۴۵ تقریر: ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(سوامی رام کرشنا) تقریر از شبیر احمد

۹-۰۰ حسنِ غزل: ودیا ناتھ سیٹھ
فانی اور داغ کا کلام

۹-۱۵ تازہ افسانہ: از کلام حیدری

۱۱-۰۵ بزمِ موسیقی: رام سروپ
سارنگی پر راگ جے جے ونتی
شروتی ڈبلیو ساڈولیکر: خیال کیدارہ

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہرِ صبا: ستیش بترا: امیر قزلباش
کا کلام، پشپا رانی: محمود شام کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: سنیل مکرجی: سرود پر
راگ الہیا بلاول

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی، خیال گن کلی

۲-۳۰ بزمِ خواتین، دیکھو ہم نے کیسے
بسر کی، (کام گار لڑکیوں سے بات
چیت پر مشتمل پروگرام)
ارستوش جوگندر سنگھ
گیت اور دسترخوان

۳-۰۰ چار سنئے

۸-۴۵ ریڈیو نیوز ریل

۹-۰۰ حسنِ غزل: ستیش بترا
غلام ربانی تاباں اور حسن کمال
کا کلام

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی، کرن ادبی میگزین
افسانہ: ابن کنول
کلام شاعر: شمش المحسن

دیگر شرکار: ریحانہ فرافشاری کہ پستار
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: سنیل کمرجی
راگ کوشی کانہڑا
ساندھیا مکرجی: خیال بہاگ
۱۲-۰۰ مشاعرہ

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ رام لزی پرگانے
۷-۳۰ نوائے ساز: منیر خان سرحدی
سارندہ پر لوک دھن
۹-۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: بیگم اختر
ٹھمری بھیرویں دادرا
۸-۴۵ دلی ڈائری: تحریر اقبال سنگھ
۹-۰۰ حسن غزل: اسعد امانت علی خان
غزل: ابن انشار
۹-۱۵ کبھن کارسے: بیگم اختر: ٹھمری
۹-۲۰ جمال ہم نشیں: پنجابی کی نئی نظم
پیش کش: جگتار
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۱۳ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: بیساکھی پر گانے
۷-۳۰ نوائے ساز: امرناتھ
ٹھمری توڑی بانسری پر
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: رجنی کانت وی
ڈیسائی: خیال گکبھ بلاول
۸-۴۵ کلام شاعر: از عقیل شاداب
۹-۰۰ حسن غزل: لچھمن داس سدھو
امیر مینائی اور غالب کا کلام
۹-۳۰ ایک ہی فلم کے گیت
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: امرناتھ
بانسری پر چندر کونس
رجنی کانت وی ڈیسائی
خیال جے جے ونتی
۱۲-۰۵ سلوچنا برہسپتی: ٹھمری اور دادرا

منگل ۱۴ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: قمر جہاں: جاں نثار اختر
اور شاذ تمکنت کا کلام
مہندر پال: فراق اور مخدوم کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: گوپال کرشن
وینا پر راگ دیسی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: ڈاکٹر سمتی مٹاٹکر
خیال نٹ بھیرو
۳-۰۰ رنگ شام: بھومیکا رنگ منچ کی
جانب سے کلچرل پروگرام
۸-۴۵ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی کا
ارتقار (ہند اسلامی قانون)
از ڈاکٹر طاہر محمود
۹-۰۰ حسن غزل: قمر جہاں: امیر احمد خسرو
اور شاذ تمکنت کا کلام
۹-۳۰ ہم مجبور ہیں: فیچر
تحریر: اے۔ ایس راقم علی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: گوپال کرشن
وینا پر راگ کونک
ڈاکٹر سمتی مٹاٹکر
خیال اور ترانہ شام کلیان

بدھ ۱۵ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: افروز بانو: شمیم جے پوری کا کلام
سنتیش بھوٹانی: اقبال، غالب
اور داغ کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی پر راگ ٹھمری توڑی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: پران ناتھ
خیال کومل رشب اساوری
۲-۳۰ بزم خواتین: عورتوں کے رسالے
تقریر: نور ظہیر
غزل اور خطوں کے جواب
۳-۰۰ فلمی دنیا: فنکار جو ہوئے پرائے
نور جہاں پر فیچر، فلمی صحافت سے
تقریر از زیڈ۔ کے۔ امروہوی
۸-۴۵ شہر نامہ: لکھنؤ: از عابد سہیل
۹-۰۰ حسن غزل: افروز بانو
خمار بارہ بنکوی اور پارسا
جے پوری کا کلام
۹-۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر: عزیز قریشی
فٹ بالر سے بات چیت
کھیلوں کا جائزہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی پر راگ درگا اور دھن
رام ناتھ: خیال بھوپالی

میڈیم ویو دہلی "الف" ۳۶۶۵۳ میٹر ۸۱۹ کلوہرٹز دہلی "ب" ۲۹۳۸۹ میٹر ۱۰۱۷ کلوہرٹز
دہلی "ج" ۲۱۹۶۲ میٹر ۱۳۶۸ کلوہرٹز دہلی "د" ۲۴۶۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوہرٹز
شارٹ ویو صبح ۰۰-۸ بجے تک ۸۹۵۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز صبح ۱۵-۸ سے ۱۵-۹ بجے تک ۴۲۱۹ میٹر ۷۱۱ کلوہرٹز
دوپہر ۳۱۵۱۵ میٹر ۹۶۳۰ کلوہرٹز شام ۴۵-۵ بجے تک ۴۲٫۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
شام ۶۰۰ بجے رات تک ۸۹۵۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز

دہلی "الف" عالمی خبریں (ہندی اور انگریزی): صبح ۰۰-۶
ہندی میں خبریں ۰۰-۸، ۰۰-۱۱، ۵-۱، ۱۰-۲
۰۰-۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶، ۵۰-۷ (علاقائی خبریں)
۴۵-۸، ۵۰-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱، اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دہلی "ب" ہندی میں خبریں: ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۰۰-۱، ۰۰-۲، ۲۰-۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں صبح ۳۰-۸، شام ۳۰-۷ ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے
دہلی "د" ہندی میں خبریں، شام ۳۰-۷ انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹
کھیل کود کی خبریں شام: ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دہلی الف

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھون
۶-۵ وِدیا کھیتی باڑی
۶-۳ کھیتی کی باتیں
۶-۳۵ رام چرت مانس
۶-۴۵ سوروسدھارا
۶-۵۵ آج کے پروگرام اور موسم
۷-۰۵ برج مادھوری (سوائے اتوار)
۷-۳ تیر پر سارل
۷-۴۵ وندگاں (سوائے پیر منگل)
۸-۳۰ اردو مجلس (روزانہ)
۹- اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر
۲-۲ لوک بہاری (سوائے اتوار)
۱۲-۱۵ سنگم سنگیت (سوائے اتوار)
۱۲-۳ عبوں کا پروگرام
(اتوار، منگل، جمعرات، جمعہ)
گرامیں بہنوں کا پروگرام
(مہ جمعہ)
۲ ایک ہی کلاکار (روزانہ)
۲-۲ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
۲-۲ موسم اور اختتام (اتوار ۳-۳)
۴-۱۵ مقامی اعلانات اور گمشدہ لوگوں
کے لیے پروگرام
۴-۳۰ گرام سنسار (روزانہ)

۷- کرشی جگت
۷-۳۰ پروگراموں کا خلاصہ، موسم
۷-۳۵ سائنٹیکل
۷-۴۵ وادیہ وادن
۱۱- وادیہ ورند
۱۱-۱ موسم اور اختتام

دہلی ب

صبح
۷- وندے ماترم
۷-۷ انگریزی میں پروگرام (روزانہ)
۷-۲ گیتکا (سوائے پیر)
۷-۳ سنگیت سوری
۸-۲ ۴-۸ بجے کا پروگرام
۹-۲ سمرن (سوائے جمعہ)
۱-۲ اختتام (اتوار ۱۱-)

دوپہر
۳-۱۰ موسم کا حال (انگریزی میں)
۴-۱۵ اسپورٹس سروس
۵-۵۰ اخباروں کی رائے
۵-۵۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
۶-۵ فوجی بھائیوں کے لیے پروگرام
۷- پنجابی پروگرام
۷-۳۰ سار سنگیت
۷-۴۵ اردو مجلس
۸-۱۵ سماچار درشن (اتوار بعد جمعہ)
ریڈیو سیریل (منگل، جمعرات، ہفتہ)
نیوز ریل اسپورٹس دہیر
۸-۲۵ سماچار پتروں سے
۹-۱۵ اسپاٹ لائٹ
(بعد میں سار سنگیت)
۹-۴۵ معزز موسیقی (اتوار کو ۱-۰۰)
۱۱-۰ موسم کا حال اور اختتام

دہلی د
یوو وانی

صبح
۷- آج کا پروگرام (ہندی)
۷-۰۵ بہر شتے
۷-۴۵ وگیان دردھا
۷-۵ وادیہ سنگیت / وادیہ وادن
۸-۰ شاستری سنگیت
۸-۲۵ وندگاں
۸-۳۰ معززی موسیقی
۹-۰ اختتام (اتوار ۱۰-)

شام
۶-۵۵ آج کا پروگرام
۷-۰۵ محفل
۷-۵ ینگ پاتھ (ہندی) (ہر سے منگل)
۸-۰۵ ان دی گرو (پوپ میوزک)
۸-۵۰ پاتھ (انگریزی) (منگل سے جمعہ)
۹- بزم
۱۱-۰ اختتام

بدھ یکم اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ دیپالی ناگ : گائن
۸-۴۰ اردو مجلس (روزانہ)
۱۱-۰۲ سدھیر گوتم : سنطور
۱۱-۳۰ دیپالی ناگ : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : ملیالم لوک گیت
۵-۴۰ سدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ جھلکی
۸-۱۵ وگیان آلوک
۹-۰۰ دیپالی ناگ : گائن
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپکی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
سدھیر گوتم : سنطور
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
اجیتا چوپڑہ : غزلیں
۳-۳۰ کے۔ اوما : گائن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
صلاح الدین احمد : غزلیں گیت
۹-۳۰ اسپورٹس میگزین

جمعرات ۲ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ پرکاش وڈھیرا - بانسری
۱۱-۰۲ او۔ پی۔ کپور : ٹھمری، دادرا
۱۱-۳۰ پرکاش وڈھیرا : بانسری

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۰ او۔ پی۔ کپور : ٹھمری
۹-۰۰ پرکاش وڈھیرہ : بانسری
۹-۳۰ علاقائی سنگیت کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ او۔ ایس تیاگ راجن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی
او۔ پی۔ کپور : ٹھمری، دادرا
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
ویربھان کے ہیرانندانی : سندھی گیت
۳-۳۰ او۔ ایس تیاگ راجن
کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
پشپا ہنس : گیت، غزل
۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۳ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ لکشمی شنکر : خیال بھٹیار
۱۱-۰۲ پنا لال چورسیہ : وائلن
۱۱-۳۰ لکشمی شنکر : خیال

دوپہر

۱۲-۰۲ پنا لال چورسیہ : وائلن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اولوکن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی ناٹک
۱۰-۳۰ ٹی۔ ایس راگھون : کرناٹک سنگیت

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
۷-۵۰ سنگم : تیلگو گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
بھوپندر سنگھ پارس : بھجن
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
ٹی۔ ایس راگھون : گائن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
سریندر کور : بھجن گیت
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۴ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ہیرا بائی بڑودکر : خیال
۱۱-۰۲ ، ۵-۴۰
اشوک کمار رائے : سرود
۱۱-۳۰ شوبھنا نائیر : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی لوک گیت

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ سدھ سنگیت
۹-۰۰ اشوک کمار رائے : سرود
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی : ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : کنڑ
۹-۱۰ لوک مادھوری : کشمیری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
سگم سنگیت
۳-۳۰ الیگزینڈر چارلس : گیت، غزل

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
شانتی ہیرانند : غزلیں
۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۵ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ اوماشنکر مشرا : ستار
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
نصیر احمد خاں : گائن
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ للیتا ناگ راجن
کرناٹک گائن
۱۲-۱۵ نورس : جھلکی
تحریر : آر کے شرما
پروڈکشن : دیناناتھ
۲-۳۰ 'چرن داس چور' ناٹک
تحریر : حبیب تنویر
۵-۰۲ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ للیتا ناگ راجن : کرناٹک سنگیت

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ سائنکی
۹-۰۰ اوماشنکر مشر : ستار
۹-۳۰ محفل
آشیش خاں : سرود
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
مرنالنی کانڈیکر : گائن
۷-۵۰ سنگم : آسامی گیت
۹-۱۰ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲ سگم سنگیت
۳-۳۰ اوماشنکر مشرا : ستار

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۶ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ظہور احمد خاں : وائلن
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت
۱۱-۰۲ مشتری بیگم : ٹھمری، دادرا
۱۱-۳۰ ظہور احمد خاں : وائلن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تامل لوک گیت
۱۲-۳۰ 'جیون کے دو روپ' ، ناٹک
تحریر : دیوراج دنیش
پروڈکشن : گوپال سکسینہ
گائن
۵-۰۲
۵-۴۰ سریش ماتھر : گائن

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ عثمان خاں : ٹھمری، دادرا
۹-۰۰ ظہور احمد خاں : وائلن

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر
۹-۴۵ سدھ سنگیت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
سرولیش ماتھر : گائن
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ اودھی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۳۰، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ مشتری بیگم : ٹھمری، دادرا

رات
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۷؍اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ الابومک : گائن
۱۱-۰۲ ستیش پرکاش قمر : شہنائی
۱۱-۳۰ رام اوتار : خیال

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : آسامی لوک گیت
۵-۰۰ گیان وگیان
۵-۴۰ الابومک : گائن

رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ نئے پرکاشن
۸-۳۰ رام اوتار : خیال
۹-۰۰ سدھ سنگیت
۹-۳۰ 'پرچھائیوں کا جنگل' ناٹک
تحریر : گرلیش بخشی
پروڈکشن : ستیندر شرت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
شجاعت خاں : ستار

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ ستیش پرکاش قمر : شہنائی
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہماچلی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ ملک ارجن منصور : خیال گوری

رات
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۸؍اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ سنتی شانکر : گائن
۱۱-۰۲ امرناتھ : بانسری
۱۱-۳۰ سنتی شانکر : گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : کنڑ لوک گیت
۵-۰۲ گائن
۵-۴۰ پریم ولبھ : طبلہ
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ 'نورس' جھلکی
تحریر : آر کے شرما
ہدایت : دینا ناتھ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ سنتی شانکر : گائن
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
منیر خاں : سارنگی

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ وندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
امرناتھ : بانسری
۹-۰۰ لوک مادھوری : میتھلی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ رکمنی سرینواسن : گائن

رات
۹-۳۰ یووا وانی سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۹؍اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ مصطفیٰ رضا : وچتر وینا
۱۱-۰۲ سلطان احمد خاں : گائن
۱۱-۳۰ مصطفیٰ رضا : وچتر وینا

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی لوک گیت
۵-۰۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ مصطفیٰ رضا : وچتر وینا
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر
۱۰-۲۰ وی ایس آئینگر : کرناٹک گائن

دہلی 'بی'

صبح
۷-۲۷ سنگیت سوربھی
میناکشی مکرجی : خیال
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : برج لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ وی ایس راما آئینگر : کرناٹک گائن

رات
۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۱۰؍اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ کرشنا لبنشٹ، بھارتی چکرورتی
گائن
۱۱-۰۲ درشن سنگھ : کلارنیٹ
۱۱-۳۰ کرشنا لبنشٹ، بھارتی چکرورتی
گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی لوک گیت
۵-۰۲ گائن
۵-۴۰ سدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اولوکن
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ سدھ سنگیت
۹-۳۰ 'ڈیتھ آف اے سیلزمین'
ملر جیمز کے ناٹک کا ہندی عکس
مترجم : للت سہگل
پروڈکشن : ستیندر شرت
۱۰-۳۰ آرکیلم : کرناٹک گائن

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
درشن سنگھ : کلارنیٹ
۷-۵۰ سنگم : تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ آر سرسوتی : گائن (کرناٹک)

رات
۹-۳۰ انگریزی تقریر

ہفتہ ۱۱؍اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ فردوس احمد خاں : سرود
۱۱-۰۲ غلام مصطفیٰ خاں : خیال
۱۱-۳۰ ایس این گلاٹی : وائلن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی گیت
۵-۰۲ گائن
۵-۴۰ بلدیو راج ورما : گائن

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتیتھی
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۰۰ ایس این گلاٹی : وائلن
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
مرحوم استاد امیر خاں کی ریکارڈنگ کا انتخاب

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
بلدیو راج ورما : گائن
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : گڑھوالی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲، ۴-۴۵، ۶-۴۵، ۸-۴۵
سنگم سنگیت
۳-۳۰ فردوس احمد خاں : سرود

رات
۹-۳۰ اور گیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۱۲ اپریل

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰ بھوپندر سنگھ . گائن

۹-۰۰ بال کاریہ کرم

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

محمود مرزا : ستار

۱۱-۰۲ یووا وانی سے

۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت

ٹی ایس سنکرن : بانسری

دوپہر

۱۲-۱۵ 'ساتویں آسماں کی سیر' جھلکی

تحریر : سراج انور

پروڈکشن : دینا ناتھ

۲-۰۳ 'ڈیتھ آف اے سیلز مین' . مارز جیمز کے ناٹک کا ہندی عکس

مترجم : للت سہگل

پروڈکشن : ستیندر شرت

۵-۰۲ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۵ ٹی ایس سنکرن : بانسری

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت

۸-۱۵ ساہتکی

۹-۰۰ بھگوان داس شرما . سنطور

۹-۰۲ سنگیت پتریکا

۱۰- چین

دہلی ' بے '

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

بھگوان داس شرما : سنطور

۷-۵۰ سنگم : اڑیہ گیت

۹-۱۰ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵

سگم سنگیت

۳-۳۰ بھوپندر سنگھ : گائن

رات

۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

۱۱-۳۰ عبدالسمیع خاں . سرود

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تیلگو لوک گیت

۱۲-۳۰ 'پرچھائیوں کا جنگل' ناٹک

تحریر : گریش بخشی

پروڈکشن : ستیندر شرت

۵-۲۰ گائن

۵-۴۰ اوم پرکاش چانسہ : ستار

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا

۸-۱۵ شری کرشن شرما : گٹار

۹-۰۰ سنگیت

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر

۹-۴۵ سدھ سنگیت

۱۰-۰۰ نارائن راؤ ویاس : گائن

دہلی ' بے '

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

انیتا رائے . گائن

۷-۵۰ سنگم . سندھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری : بھوجپوری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵

سگم سنگیت

۳-۳۰ انیتا رائے : گائن

رات

۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۱۴ اپریل

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰ اننت لال اور ساتھی : شہنائی

۱۰-۳۵ گائن

۱۱-۰۲ پریم لتا پوری : گائن

۱۱-۳۰ لیشونت دانی : بانسری

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : اڑیہ لوک گیت

۵-۰۵ گیان وگیان

۵-۴۰ اننت لال اور ساتھی : شہنائی

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل

۸-۱۵ وگیان وارتا

۹-۰۰ اننت لال اور ساتھی : شہنائی

۹-۳۰ 'چھ مہینے رک جاؤ' ناٹک

تحریر : اوم پرکاش

ہدایت : ستیندر شرت

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

بکل چٹرجی : گائن

دہلی ' بے '

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

چترا چکرورتی : گائن

پیر ۱۳ اپریل

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰ شری کرشن شرما : گٹار

۱۱-۰۲ اختر نواز : گائن

۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۲-۱۵ ، ۲-۴۰ ، ۴-۰۲ ، ۴-۲۵ ، ۶-۴۵ / ۸-۴۵
سگم سنگیت
۲-۳۰ چترا چکرورتی : گائن

رات

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۱۵ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ شفیع احمد خاں : گائن
۱۰-۳۵ گائن
۱۱-۰۲ اوماشوا : ستار
۱۱-۳۰ رمیش چندر جوشی : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : ملیالم لوک گیت
۲-۰۵ گائن
۴-۰۵ شفیع احمد خاں : گائن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ ساتویں آسمان کی سیر : جھلکی
تحریر : سراج انور
ہدایت : دینا ناتھ
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۰۰ شفیع احمد خاں : گائن
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ چیت دیو برمن : اسراج

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سودھی
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۲-۱۵ / ۲-۴۰ / ۴-۰۲ / ۶-۴۵ / ۸-۴۵
سگم سنگیت
۳-۳۰ جے۔ پریا : گائن

رات

۹-۳۰ یوواوانی سے انتخاب

لکھنؤ

لکھنؤ 'الف' ۲۹۳ میٹر ۱۰۲۲ کلوہرٹز — لکھنؤ 'ب' ۲۰۱ - ۹۲ میٹر ۳۲۰۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی انگریزی : ۷-۰۰ بجے (علاقائی خبریں)
ہندی : صبح ۸-۰۰ بجے، دوپہر ۱-۰۰ اور ۲-۰۱ کے، شام ۵-۰۹، شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۰ بجے
انگریزی : صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱-۳۰، شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے
سنسکرت : صبح ۷-۰۰ بجے اور شام ۶-۱۰ بجے
اردو : صبح ۸-۰۵ اور شب ۹-۱۵ بجے
نیوز لیٹر : ہندی : صبح ۹-۰۰ بجے — ضلع کی جھلکی : صبح ۹-۰۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں : دوپہر ۲-۳۰ بجے — پرادیشک سماچار : شام ۷-۰۲ بجے

روزانہ ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم / منگل دھونی
۶-۰۵ کرشی چرچا اور موسم کا حال
۶-۲۰ آرادھنا
۶-۳۵ گاندھی چرچا (جمعہ)
۶-۰۵ دیاردمد (جمعہ کے علاوہ)
۶-۵۵ آج کا کاریہ کرم اور موسم کا حال
۷-۰۵ مانس گان
۷-۱۵ آپ کے آس پاس، پیر (اتوار)
۷-۳۰ سنسکرت شکشا (پیر جمعرات)
تلگو شکشا (منگل، جمعہ، ہفتہ)
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ اردو پروگرام
۹-۰۱ اس پاس کے گیت (اتوار)
۹-۱۵ پتر کے اور دھیو واد (اتوار)
۹-۳۰ چٹکلے باں (اتوار)
۹-۴۵ بال سنگھ (اتوار)
۱-۳۰ رولوارے سنگیت سبھا (اتوار)
۱۱-۳۰ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۰ بارادری (اتوار)
۱۲-۰۱ ودیارتھیوں کیلئے (اتوار کے علاوہ)
۱۲-۳۰ کاریہ کرم مہلاؤں کیلئے (اتوار)
لے چلا گانے (پیر)
سب رس (جمعہ)
چتر پٹ سے (جمعرات جمعہ)

شب

۱-۰۱ آج اتوار ہے (اتوار)

گمرا بھل (پیر اور جمعرات)
گرہ لکشمی (منگل اور جمعہ)
راگ رنگ (ہفتہ)
۱-۲۵ لوک گیت (اتوار)
۱-۴۰ جوانوں کے لیے
۲-۰۲ دگیاں اور کسان
۲-۳۵ موسم کا حال اور اختتام

شام

۵-۰۰ یوواوانی ۵-۲۰ لوک گیت
۵-۲۰ مقامی اطلاعات اور موسم کا حال
۶-۰۰ گم شدہ افراد سے متعلق اطلاعات
۶-۱۵ شرک ریڈیو گوشٹھی (اتوار)
مزدور منڈل (اتوار کے علاوہ)
۶-۴۵ آج اور کل کے کاریہ کرم
۷-۰۵ کسانوں کے لیے (منگل، جمعہ کے علاوہ)
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی (منگل اور جمعہ)
۷-۲۰ دیش گان
۷-۳۵ لوک آنچل اتوار، منگل، جمعرات ہفتہ
رویندر سنگیت (پیر)
آؤ بچو (جمعہ)
بال گوپال (جمعہ)
۸-۰۰ ہندی تقریر (اتوار سے جمعرات)

۹-۳۰ انگریزی تقریر (اتوار، بدھ)
۹-۴۵ بھارت بھارتی (منگل)
۹-۵۰ گیت سنگیت (اتوار)
پریوار کلیاں پرستوتی (بدھ)
۱۰-۰۰ سانجھی (پہلے اور چوتھے پیر کو)
۱۱-۰۱ موسم کا حال اور اختتام

لکھنؤ 'ب'

صبح

۵-۵۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۷-۴۵ اختتام
۸-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۹-۳۰ اختتام
۹-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق (اتوار)

دوپہر

۱۲-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۲-۳۵ اختتام

شام

۵-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۵-۴۵ اثراتی پروگرام
(لکھنؤ اور نجیب آباد)
۶-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

شب

۱۱-۰۱ اختتام

بدھ یکم اپریل

صبح

۷-۱۵ اور رات ۸-۳۰ و ۱۰-۵۰
دھرم ناتھ مصرا : ٹھمری
۷-۴۵ سازِ غزل : غزلوں کا پروگرام
۸-۳۰ اردو پروگرام (روزانہ)
۹-۱۰ اور دوپہر ۱-۱۰ اور رات ۱۰-۳۰
گوپال چندر چکرورتی
ستار وادن

شام

۵-۴۵ اور شب ۸-۱۵
کرشنا کلے : گیت، بھجن

۹-۳۰ انڈیا ز ایکسپلوڈنگ نمبرس
انگریزی میں مباحثہ

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ کمل سنگھ : ٹھمری
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
محمد یعقوب : غزلیں
۹-۱۰ جیا بسواس اور ہمانشو بسواس
یگل گائن

شب

۸-۱۵ بیلا ساور : گیت، بھجن، غزل
۱۰-۳۰ علی حسین اور پارٹی

شہنائی پر پوریا کلیان

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ شیو کمار شرما
سنتور پر للت اور بھیروی
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
جمیل احمد : غزلیں
۹-۱۰ اور شب ۸-۳۰
شریمتی وینا سہسر بدھے : خیال

دوپہر

۱۲-۰۰ ڈی۔ پی۔ رشمی : گیت

شب

۸-۱۵ پریم جیت سنگھ : گیت، بھجن
۹-۳۰ "قرقی" ڈرامہ : مصنف : چیکوو
۱۰-۳۰ عبدالحلیم جعفر خاں
ستار وادن

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۱۰
ویریندر کمار ناتھ
سرود پر بسنت مکھاری
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰ و شام ۵-۴۵
لکشمی بائی راٹھور
گیت و بھجن

دوپہر

۱۲-۳۰ من بھاون : آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے

شب

۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵ اپریل

صبح

۷-۴۵ امر سنگھ اور پارٹی : شبد
۱۰-۳۰ رولوارے سنگیت سبھا

دوپہر

۱۲-۰۰ بارہ دری
۱-۱۰ آج اتوار ہے : جھلکی

شب

۵-۴۵ کرشنا کلے : گیت
۸-۰۰ پستک سمیکشا
۱۰-۰۰ بلرام پاٹھک : ستار وادن
۱۰-۳۰ بسوراج راج گورو : خیال

پیر ۶ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور شب ۱۰ — ۳۰
شریمتی سنتوش ناتھر: خیال

۹ — ۱۰ اور شب ۸ — ۳۰
رتن کمار سنہا: سرود وادن
طبلہ پر سنگت: روی ناتھ مصرا

شب

۴۵ — ۵ رویندر سنگیت
۸ — ۱۵ محمد حیات خاں اور پارٹی: نعتیں
۹ — ۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی تقریر
۹ — ۴۵ روی ناتھ مصرا: طبلہ وادن

منگل ۷ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ استاد عبدالکریم خاں: خیال
۷ — ۴۵ سوراج کور: بھجن
۹ — ۱۰ جتیندر ابھیشیکی: خیال

دوپہر

۱۰ — ۱۲ علی اکبر خاں: سرود
۳۰ — ۱۲ من بھاون: آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے

شب

۴۵ — ۵ اور ۸ — ۱۵
دیپ شری موہن
غزلیں، گیت اور بھجن
۸ — ۰۰ وشو سواستھیہ دِوَس
خاص پروگرام
۱۰ — ۰۰ منگل شب کی محفلِ موسیقی

بدھ ۸ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور دوپہر ۱ — ۱۰
بھانو پرتاپ بنرجی
وائلن وادن
۷ — ۴۵ سازِ غزل: غزلوں کا پروگرام
۹ — ۱۰ کرشن کانت کپور: خیال

دوپہر

۳۰ — ۱ استاد احمد جان تھرکوا
طبلے پر ایک تال

شب

۴۵ — ۵ ستیش چندر گپتا: گیت و بھجن
۸ — ۱۵ جیا گپتا: گیت اور بھجن
۸ — ۳۰ بیگم اختر: ٹھمری مانڈ
۱۰ — ۰۰ "دلہن ایک پہاڑی"، ڈرامہ
مصنفہ: شریمتی مردلا گرگ

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور دوپہر ۱۲ — ۱۰
ممتاز علی: خیال
۷ — ۴۵ شانتا شریواستو: گیت و بھجن
۹ — ۱۰ اور شب ۱۰ — ۳۰
شمشیر سنگھ: سرود وادن

شب

۴۵ — ۵ چترا مکھرجی: گیت اور بھجن
۸ — ۱۵ غزلیں
۹ — ۳۰ ڈراموں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور شب ۱۰ — ۳۰
کاشی ناتھ شنکر لوداس: خیال
۷ — ۴۵ اور ۱۲ — ۰۰ دوپہر
شبھرا لاہری: گیت اور بھجن
۹ — ۱۰ اور دوپہر ۱۲ — ۱۰
سنتوش کمار مصرا
سارنگی وادن

شب

۴۵ — ۵ اور ۸ — ۱۵
مہیش چندر اگروال
غزلیں، گیت اور بھجن
۸ — ۳۰ منن خاں: طبلہ وادن

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ استاد بڑے غلام علی خاں
ٹھمری، بھیروی
۷ — ۴۵ اور دوپہر ۱۲ — ۰۰ اور شام ۵ — ۴۵
افضل حسین نگینہ: نعت و غزل

دوپہر

۱۲ — ۱۰ نثار حسین خاں: خیال
۳۰ — ۱۲ من بھاون: آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے
۱ — ۱۰ راگ رنگ: عبدالحلیم جعفر خاں
ستار وادن

شب

۹ — ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۷ — ۴۵ دیپک بھٹاچاریہ: گیت و بھجن
۱۰ — ۳۰ ریواریہ سنگیت سبھا
۱۱ — ۳۰ رام نومی کاریہ کرم
لنک بھون ایودھیا سے ریلے

دوپہر

۱ — ۱۰ "آج اتوار ہے": کاہے مجاوت شور" جھلکی، مصنف: ڈاکٹر بی سی گپتا

شب

۴۵ — ۵ سگم سنگیت
۱۰ — ۰۰ امرناتھ اور پشوپتی مصرا
ٹھمری دلیں
۱۰ — ۳۰ بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی وادن

پیر ۱۳ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور دوپہر ۱۲ — ۱۰ اور شب ۸ — ۳۰
افضل حسین خاں نظامی: ٹھمری
۷ — ۴۵ اور دوپہر ۱۲ — ۰۰
بیلا ساؤر: غزلیں، گیت و بھجن
۹ — ۱۰ اور شب ۱۰ — ۳۰
اشوک گوسوامی: وائلن وادن
طبلہ پر سنگت
اودھ بہاری لال سریواستو

شب

۴۵ — ۵ رویندر سنگیت
۸ — ۱۵ یونس ملک: غزلیں
۹ — ۴۵ اودھ بہاری لال
طبلہ وادن

منگل ۱۴ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ رما کانت پاٹھک
پکھاوج وادن
۷ — ۴۵ سنیل سریواستو: گیت و بھجن
۹ — ۱۰ اور دوپہر ۱۲ — ۱۰
ملیش بہاری شرما
سرود وادن
پکھاوج پر سنگت
رما کانت پاٹھک

دوپہر

۳۰ — ۱۲ من بھاون: آپ کی پسند کے فرمائشی فلمی گانے

شب

۸ — ۱۵ موہن سنگھ: گیت اور بھجن
۱۰ — ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۵ اپریل

صبح

۷ — ۱۵ اور ۹ — ۱۰ و دوپہر ۱۲ — ۱۰
ڈی، وی مہاد آنے: خیال
۷ — ۴۵ سازِ غزل
غزلوں کا پروگرام

دوپہر

۱ — ۱۰ اور ۱۰ — ۳۰ شب
ستیش چندر: ستار وادن

شب

۴۵ — ۵ تنو شری مترا: گیت اور بھجن
۸ — ۱۵ وجے سروپ ڈالی
گیت اور بھجن
۹ — ۵۰ پریوار کلیان پر شنوتری

غزل

عشرت ظفر

میں موجِ گرد ہوں آئینہ تماشا کی
مرے وجود میں گم وسعتیں ہیں صحرا کی

خود اپنے آب کدوں سے نہ ہو سکی آگاہ
زمیں اڑتے ہوئے بادلوں کو دیکھا کی

رہا میں گو نگے چراغوں کی بستیوں میں مگر
مرے چہار طرف روشنی سی برسا کی

ضرور مجھ سے ہے واقف ترے بدن کی مہک
جو ہر کسی سے مرے گھر کی راہ پوچھا کی

پڑا ہے وقت تو بکھرے ہیں خال و خد عشرت
یوں ہی نہیں غزل اپنا مزاج بدلا کی

(لکھنؤ سے "نوائے نو" پروگرام میں نشر)

رامپور

۲۲-۲۲۰۳ میٹر (۱۰۱۸ کلو ہرٹز)

خبریں

انگریزی میں خبریں صبح ۶ بجے (دہلی سے) — علاقائی خبرنامہ صبح ۹ — انگریزی میں خبریں صبح ۱۰ — دوپہر ۱ — رات ۹
ہندی میں خبریں صبح ۵ بجے دوپہر ۱ اور ۱ — ضلع کی چٹھی صبح ۵-۹ — اردو میں خبریں صبح ۵ اور رات ۱۵-۹
شام ۵-۲۰ اور ۸-۴۵ — پرادیشک سماچار شام ۷

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم اور منگل دھونی
۶-۰ سوکس او
۶-۲ وندنا
۶-۲۵ گاندھی وچار (صرف جمعہ کو)
۶-۰ آج کا کاریہ کرم (پروگرام کی تفصیل)
۶-۰۵ آج کا چنتن (علاوہ جمعہ)
۷-۲۵ سگم سنگیت (علاوہ اتوار جمعہ)
۸-۰ لوک گیت (اتوار)
۸-۰ بال جگت (اتوار)

دوپہر

۱۲-۰ چترپٹ سنگیت (علاوہ صرف اتوار)
۱۲-۲۵ آپ کی چٹھی ملی (اتوار)
لے چلے گائے (بدھ)

— سوچنا اور کاریہ کرم وار
۱-۵ وگیان اور کسان
۲-۰ گرامین مہلاؤں کے لئے (اتوار)

شام

۶-۰ سمے سوچنا ئیں اور کاریہ کرم وار
۶-۲ یوواوانی (پیر منگل جمعہ ہفتہ اتوار)
کلاسیکل میوزک (بدھ جمعرات)
۶-۵ کرشی جگت
۷-۳ گرامین جگت (روزانہ)
۸-۰ پریوار کلیان پرستوتری (اتوار)
اردو پروگرام (پیر)
سواستھ سندیش
پیرنکا پروگرام (منگل)

انگریزی تقریر (بدھ)
۸-۳۳ ... (بدھ)
ہندی تقریروں کا سلسلہ پروگرام (پیر)
انگریزی تقریروں کا سلسلہ پروگرام (منگل)
راونشٹ سنگیت (بدھ)

صوبائی لوک اور سگم سنگیت کا سلسلہ پروگرام (جمعرات)
ہمارے اور ہمارے... کا سلسلہ پروگرام اور اردو ادب
کلاسیکی موسیقی کا سلسلہ پروگرام (ہفتہ)
۹-۴۵ آ-کی... پروگرام
۱۰-۰ کلاسیکل میوزک کے فنکاروں کی... پروگرام (منگل)

بدھ یکم اپریل

صبح

۷-۱۵ اور شام ۲۰-۶ بڑے غلام علی خاں: گائن
۷-۴۵ اور شام ۱۵-۸ طالب حسین سلطانی اور ساتھی سگم سنگیت
۸-۲۰ نعمت علی: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کی پسند (صرف بدھ)
۱-۱۰ مہلا جگت
۱-۳۰ سگم سنگیت

شام

۶-۵۰ کرشی جگت: ربیع کے اناجوں کا بھنڈارن
۷-۴۵ گرامین جگت: لکھو سنچائی پروگرام
۸-۰۰ علم اینڈ فیشن: انگریزی تقریر از ستیش چندر

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ سنسکرت ساہتیہ میں دوت کاویہ: تقریر

۷-۴۵ راگنی شرما: سگم سنگیت
۸-۲۰ مدن موہن برج واسی: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ اور شام ۲۰-۶ بسم اللہ خاں: شہنائی
۱-۳۰ آشا بھونسلے: سگم سنگیت

شام

۶-۵۰ کرشی جگت: پودوں کو لُو سے بچائیں
۷-۴۵ گرامین جگت: سنتولت آہار کیا ہے
۸-۱۵ زہرہ روشن: غزلیں

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱۰-۱ بھیم سین جوشی: گائن
۷-۳۰ کاویہ سوربھ: ڈاکٹر رام ناتھ پاٹھک اور ڈاکٹر چندر پرکاش سکسینہ (کو)
۷-۴۵ درپن (پریوار کلیان پروگرام صرف بدھ)
۸-۲۰ کسم گوبل: لوک گیت

دوپہر

۱-۳۰ سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یوواوانی
۶-۵۰ کرشی جگت، خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: جانوروں کو لُو سے بچائیں
۸-۰۰ جھلکی

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۷-۱۵ علاؤالدین خاں: سرود
۷-۴۵ جگجیت سنگھ، چترا سنگھ سگم سنگیت
۸-۲۰ رمیش راوت: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ)
۱-۱۰ جوانوں کے لئے (صرف ہفتہ)

شام

۶-۲۰ یوواوانی
۶-۵۰ کرشی جگت
۷-۴۵ گرامین جگت: پیرون شکشا کا مہتو
۸-۰۰ جاتی واد کی ابھیشاپ: تقریر ارڈی بھارتیہ
۸-۱۵ جگجیت سنگھ: سگم سنگیت

اتوار ۵ اپریل

صبح

۹-۱۰ بال جگت، ملاقات، خطوں کے جواب: بال سماچار لوک کتھا فریدہ بیگم، اور آؤ مل کر گائیں!

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کے لئے (صرف اتوار)
۱-۱۰ آپ کے آس پاس (صرف اتوار)
۱-۳۰ طلعت محمود: سگم سنگیت
۲-۲۵ گرامین مہلاؤں کے لئے شنشو کا آہار کیسے ہو؟ بچوں کے وکاس میں ماں اور باپ کا یوگ دان آؤ کے وجھن پدارتھ

شام

۶-۲۰ یوواوانی
۶-۵۰ کرشی جگت
۷-۴۵ گرامین جگت: خطوں کے جواب
۸-۰۰ پریوار کلیان پرشن وتری

(صرف اتوار)
۹-۳۰ منجو خاں اور ساتھی: جیاریہ
۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار)

پیر ۶ اپریل

صبح

۷-۱۵ ایم۔ آر۔ گوتم: گائن
۷-۴۵ اور دوپہر ۳۰-۱ اور شام ۱۵-۸ بیگم اختر: غزلیں
۸-۲۰ شکنتلا شریواستو: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہلا جگت

شام

۶-۲۰ یوواوانی
۶-۵۰ کرشی جگت: زائد میں ربیع فصلوں میں سلیک کام
۷-۴۵ گرامین جگت: بوند بوند سے بھرے سرو ور

شام

۸-۰۰ اردو پروگرام: میں اور میرا پیشہ، تقریر ڈاکٹر مقصود حسن غزل خوانی، پروفیسر وسیم بریلوی جگر مرادآبادی یادیں۔ تقریر برق زیدی
۹-۰۰ وادیہ ورند (صرف پیر)

منگل ۷ اپریل

صبح

۷-۱۵ اسد علی خاں: رودر وینا وادن
۷-۴۵ اور رات ۱۵-۸ فریدہ خانم: سگم سنگیت
۸-۲۰ لشی مشرا اور سکھیاں: لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ مہندر سنگھ: ستار
۱-۳۰ نتن مکیش: سگم سنگیت

شام

۶-۲۰ یوواوانی
۶-۵۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
۷-۴۵ گرامین جگت: گرامین سورکشا سمیتیاں
۸-۰۰ سواستھ سندیش (پترکا پروگرام)
۹-۴۵ وادیہ ورند (صرف منگل)

بدھ ۸ر اپریل

صبح

۱۵ -- ۷ اور شام ۲۰-۶
پروین سلطانہ: گائن

۴۵ -- ۷ اور رات ۱۵-۸
جمیل احمد: غزلیں

۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ میلا جگت

۴۰ - ۱ شیوا جی: سگم سنگ ت

شام

۵۰ - ۶ کرشی جگت: دیر سے گنے کی بوائی

۴۵ - ۷ گرامین جگت: کمزور طبقہ کے بہبود کی اسکیمیں

جمعرات ۹ر اپریل

صبح

۱۵ -- ۷ میگھ دوت میں ورنت بھارت
تقریر

۴۵ - ۷ اور رات ۱۵-۸
کنول سندھو: غزلیں

۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ منے خاں: طبلہ

۴۰ - ۱ کیلاش شریواستو: سگم سنگیت

شام

۲ - ۶ بدھ دیو داس گپتا: سرود

۵ - ۶ کرشی جگت

۴۵ - ۷ گرامین جگت: آنگن باڑی پروگرام کیا ہے؟

جمعہ ۱۰ر اپریل

صبح

۱۵ -- ۷ اور دوپہر ۱۰-۱
روشن آرا بیگم: گائن

۳۰ -- ۷ کادیہ سوربھ: ڈاکٹر رام سمیرن لال اور نریندر

۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۴۰ - ۱ راحت علی: نعتیہ کلام

شام

۲۰ - ۶ یووانی

۵۰ - ۶ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۴۵ -- ۷ گرامین جگت

۰۰ -- ۸ جھلکی

۱۵ - ۸ راحت علی، اوشا کھنڈن
سگم سنگیت

ہفتہ ۱۱ر اپریل

صبح ۱۵ - ۷ نکھل بنرجی: ستار

۴۵ -- ۷ اور رات ۱۵-۸
کملا سستا: غزلیں

۲۰ - ۸ لوک گیت

شام

۲۰ - ۶ یووانی

۵۰ - ۶ کرشی جگت: گرمیوں میں جتائی کیوں اور کیسے؟

۴۵ -- ۷ گرامین جگت: پریوار کلیان

۰۰ -- ۸ کمپیوٹر یگ: ایک بہری چرچا
تقریر

اتوار ۱۲ر اپریل

صبح

۱۵ -- ۷ شجاعت حسین خاں: گائن

الہ آباد

الہ آباد الف ۲۹۲/۴ میٹر ۱۰۲۶ کلوہرٹز
الہ آباد بے ۲۰۲/۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز

بدھ یکم اپریل

صبح
۷-۱۵، ۹-۱۰، دوپہر ۱۲-۳۰، ۱-۰۰
راگیشوری دیوی : ٹھمری، دادرا
۸-۳۰ اردو پروگرام (روزانہ)
دوپہر
۱۲-۳۰ گرہ لکشمی (خواتین کیلئے)
شام
۵-۱۵ آؤ بچو!
۹-۵۰ پریوار کلیان پر شنوتری
۱۰-۰۰ 'ذرا ذرا سی بات' ناٹک
تحریر : دنیش بھارتی

جمعرات ۲ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۸-۱۵ اور
۱۰-۳۰ نظیر احمد : سارنگی
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰
کلپنا بنرجی : سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ پنگھٹ : دیہی خواتین کیلئے
رات
۸-۰۰ سُور دیلا

جمعہ ۳ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۹-۱۰، رات ۱۰-۳۰
کملا بوس : خیال
۱۲-۳۰ گرہ لکشمی
رات
۸-۰۰ آپ اور آپکا گھر

ہفتہ ۴ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۹-۱۰، دوپہر ۱۲-۴۵
نرمل کمار رائے چودھری : ستار
۷-۴۵، رات ۸-۳۰
راشنکر سریواستو : سگم سنگیت
۸-۲۰، رات ۸-۱۵
بیگم اختر : گائن
شام
۵-۱۵ آؤ بچو
۸-۰۰ ہندی مباحثہ
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵ اپریل

صبح
۷-۱۵ آپکے آس پاس (ہفتہ وار فیچر)
۸-۲۰ سکھ بندھو : خیال
۹-۳۰ بال سنگھ
۱۰-۴۵ سکھ بندھو : خیال
بسم اللہ خاں اور ساتھی : شہنائی
کستوری امونکر : گائن
۱۲-۳۰ گھر پریوار
۱-۱۰ آج اتوار ہے
'سمجھ کا پھیر' ناٹکا
تحریر : شیلا شرما
رات
۸-۰۰ ہندی کی نو پرکاشت پستکوں کی سمیکشا
۸-۱۵ پرادیشک سماچار درشن
۹-۴۵ اپہار
بسم اللہ خاں اور ساتھی : شہنائی

پیر ۶ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۱۰-۳۰
منجو سندرم : خیال اور دادرا
دھروجی : ہارمونیم
۹-۱۰ بلرام پاٹھک : ستار
رات
۸-۰۰ راشٹر ایکتا کے سوتر دھار
مغل سمراٹ اکبر، انکی دھرم نرپیکشتا
نیتی اور صلح کل : تقریر از
وشمبر ناتھ پانڈے ایم پی
۹-۴۵ دینا ناتھ : خیال

منگل ۷ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، ۹-۱۰، رات ۸-۱۵
کنہیا لال اور ساتھی : شہنائی
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰، رات ۹-۴۵
کمار مکرجی : سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ پنگھٹ
شام
۵-۱۵ بال گوپال : دیہی بچوں کیلئے
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
سجاد حسین : ستار

بدھ ۸ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۸-۱۵
امرناتھ مشر : ٹھمری، خیال اور دادرا
آشوتوش بھٹاچاریہ : طبلہ
۷-۳۰ کنڑ شکشا
دوپہر
۱۲-۳۰ گرہ لکشمی
شام
۵-۱۵ آؤ بچو
۱۰-۳۰ گوپال چندر نندی : وائلن

جمعرات ۹ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۸-۱۵
کے ایل سود : جل ترنگ وادن
پردیپ کمار مکرجی : طبلہ
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰
گوپال مشرا : سگم سنگیت
رات
۹-۱۰ استاد فیاض خاں : خیال
۱۰-۳۰ مدھوسودن بھاکے : خیال

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۹-۱۰، رات ۱۰-۳۰
منیر خاتون بیگم : گائن
نند کمار مشرا : طبلہ
۸-۱۵ سوائے گندھرو : خیال
رات
۹-۳۰ 'طوطا مینا' لوک ناٹک
تحریر و پیشکش : ونود رستوگی

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح
۷-۱۵ پدماکر کلکرنی : گائن
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰
پربھا رائے : سگم سنگیت
۹-۱۰ سنسکرت کاریہ کرم
۱۲-۴۵ اوماڑے : دادرا
رات
۸-۱۵ ڈاگر بندھو : گائن
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۲ اپریل

صبح
۷-۱۵ آپکے آس پاس : فیچر
۹-۱۵ بچوں کیلئے دھنیہ واد
۹-۳۰ بال سنگھ
۱۰-۱۵ ترنگ
پیشکش : وپن شرما
جتیندر ابھیشیکی : خیال
مالنی راجورکر : خیال
۱۱-۳۰ رام نومی : شری کنک بھون، ایودھیا سے شری رام جنم اتسو کا آنکھوں دیکھا حال (ہندی)
دوپہر
۱۲-۳۰ گھر پریوار
۱-۱۰ آج اتوار ہے
'کاہے مچاوت شور' جھلکی
تحریر : ڈاکٹر بی سی گپتا
۱-۲۵ وانی جے رام : سگم سنگیت
رات
۹-۴۵ اپہار
نثار حسین خاں : خیال اور ترانہ

پیر ۱۳ اپریل

صبح
۷-۱۵، ۸-۲۰، ۹-۲۰، رات ۹-۴۵
(بقیہ ص ۴۲ پر)

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر "الف" ۳۳۳۱۶ میٹر ۸۷۳ کلو ہرٹز جالندھر "ب" ۳۲۴/۴۳ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹ر۶ میٹر ۱۴۳۰ کلو ہرٹز (شام ۱۰-۶ تا ۳۰-۶ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح (جالندھر الف)
۵-۵۵ وندے ماترم: منگل دھونی
۶-۰۵ پرتیکھا (پروگراموں کا خلاصہ)
۶-۱۰ آرادھنا: بھگتی سنگیت
۶-۳۰ موسم اور کھیتی باڑی
۶-۴۵ آسا دی وار (اتوار)
۸-۳۰ آپ کے اثر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا سنسکرت پروگرام
(پیر) اساراں دی راہ (منگل)
ساچار دین (منگل اور بدھ)
ترانے (جمعرات) تھا ڈی
چٹھی ملی (جمعہ)
۹-۱۵ بال جگت بچوں کے لیے
پروگرام (اتوار)

۹-۴۵ چان ریشماں ہفتہ وار دیہاتی
فیچر پروگرام
۹-۳ اختتام (۱۵-۱ اتوار)
دوپہر
۱۲-۳۰ ساری سنسار (اتوار و جمعرات)
۱۲-۴۵ کھیل جگت (پیر اور جمعہ)
۱-۰۵ فوجی بھائیوں کے لیے
۲-۰۰ موسم اور اس کی کھیتی
۲-۳۰ لوک گیت (مختلف گلوکار)
۲-۴۵ دھیمی رفتار میں سندی خبروں کا
نشریہ
شام
۵-۰۵ ہالواری، دیہاتی بہنوں کے لیے
پروگرام (پیر) پھلواڑی (بدھ)

بقیہ روزانہ پنجابی گیت
۳-۰۵ گوردوارہ وچار (روزانہ)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں
کا خلاصہ
۱-۶ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶-۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶-۳۰ دیہاتی پروگرام (روزانہ)
۹-۲۵ تبصرہ
(جالندھر ب)
شام
۶-۰۰ یوو وانی
۷-۰۰ تا ۸-۰۰ دیس پنجاب، پنجابی رنگ
رنگ پروگرام

بدھ یکم اپریل

صبح
۷-۳۰ استاد امیر خاں: خیال للت
اور بلاس خانی توڑی
۸-۲۰ منوہر لعل اروڑہ: غزلیں
۸-۵۰ لوک گیت
جسدیو کمار یملاجٹ
۹-۱۵ بھائی گوردیال سنگھ راگی اور
ساتھی: شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ نرملا ارون
خیال پوریا دھناشری
۱۲-۱۵ بھائی گوردیال سنگھ راگی اور
ساتھی: شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۳۰ قدم قدم پڑا پڑا
۷-۵۰ منوہر لعل اروڑہ: غزلیں
۸-۰۰ میری قلم دا دھرم
پنجابی میں تقریر
۸-۰۵ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ استاد امیر خاں
خیال آبھوگی اور درباری

جمعرات ۲ اپریل

صبح
۷-۳۰ پروین سلطانہ
خیال توڑی اور منگل بھیرو
۸-۲۰ اکبر علی جودھاں
لوک گیت
۸-۵۰ بھائی درشن سنگھ راگی اور ساتھی
شبد
۹-۱۵ نشتر کھنہ: غزلیں

دوپہر
۱۲-۰۰ پروین سلطانہ اور پربھا اترے
۱۲-۱۵ شبد
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لعل چند یملاجٹ: لوک گیت
۷-۴۰ لوک ریتی سماچار
۷-۴۵ نشتر کھنہ: غزلیں
۸-۰۰ سرجنا
پنجابی میں ہفتہ وار پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ پرادیشک سگم سنگیت کا نیشنل
پروگرام: وہوگان آسام کے
۱۰-۳۰ پروین سلطانہ: خیال کسی کلیان

جمعہ ۳ اپریل

صبح
۷-۳۰ حفیظ علی خاں
سرود پر راگ چندر بھاکر
۸-۲۰ بھجن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام
پھمن داس سندھو
۹-۱۵ ست سادھنا

دوپہر
۱۲-۰۰ امرت حسین خاں: ستار پر شدھ
سارنگ اور سر بہار پر مارو ا
۱۲-۳۰ گیت: کویتا دمن
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت: جگجیت کور
۷-۴۰ گیت اور لوک گیت
کویتا دمن اور شیلا شرما
۸-۰۰ سماجک روڑھیاں اور سنت
ساہتیہ: سنت پانڈو
ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک: بھاونا کیسکر
دوارا: بلرام دت شرما
۱۰-۱۵ جسبیر سنگھ جوسدل: لوک گیت
۱۰-۳۰ ذاکر راؤ ٹھوردھن
خیال ہمیر اور آنندی کیدار

ہفتہ ۴ اپریل

صبح
۷-۳۰ بدھ دتہ مکرجی
ستار پر راگ میاں کی توڑی
۷-۴۵ ملک ارجن منصور
خیال بہادری توڑی
۸-۲۰ سدھیر کوشل: غزلیں
۹-۱۵ محمد سلیم قوال اور ساتھی: کافی

دوپہر
۱۲-۰۰ ملک ارجن منصور
خیال جونپوری
۱۲-۱۵ گیت اور نغمہ
راجندر مہتہ اور نینا شاہ
۱۲-۳۰ لوک رنگ: پنجابی گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ گوبجن داس پردیسی: لوک گیت
۷-۴۰ محمد سلیم قوال اور ساتھی: غزلیں
۷-۵۰ سدھیر کوشل: غزلیں
۸-۰۰ پنجاب دے لوک ناچ: لڈی
پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ کمل ہنس پال: پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵ اپریل

صبح
۶-۴۵ آسا دی وار
بھائی امریک سنگھ راگی اور ساتھی
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں
۷-۳۰ استاد فیاض خاں: خیال بھاگر
للت، رام کلی اور دیسی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۹-۵۰ گیت: مدھو بالا چاولہ اور
سوبا نوچیٹرجی، شوبھا گورٹو
اور کورس
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر
۱۲-۰۰ کرنیل سنگھ: ٹھمری
۱۲-۱۵ شوبھا گورٹو: غزلیں
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳ دلبارا سنگھ مانگٹ اور ساتھی
لوک گیت

شام
۵-۱۵ جگموہن کور: لوک گیت
۷-۴۰ مدھو بالا چاولہ: کافی
۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو فیچر
پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۳۰ استاد فیاض خاں
خیال دیسی اور آلاپ راگ
درباری

پیر ۶ اپریل

صبح
۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت

۷-۳۰ امرناتھ: خیال چار کیشی اور سکندرا ادھیم
۸-۲۰ پریم پاٹھک: لوک گیت
۸-۵۰ سلوچنا چون اور گیتا دت گیت
۹-۱۵ بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڑی پسند: سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت
۱۲-۳۰ گیت (ہندی)
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ لوک گیت موہن سنگھ سوہنیا اور ساتھی

شام

۷-۳۰ گیت
۷-۵۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ سم کالین ہندی کہانی میں تناؤ ہندی میں تقریر ڈاکٹر کیرتی کیسر
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۲۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۰۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۰۰ سنگم سنگیت
۱۰-۱۵ گوردیو سنگھ کوتل
۱۰-۳۰ امرناتھ: خیال درباری

منگل ۷ اپریل

صبح

۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۲۰ رام نارائن: سارنگی پر توڑی
۸-۲۰ گوردیپ سنگھ: گیت
۸-۴۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ انل کمار: گیت اور غزل

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں (پرانی فلموں میں سے گیت)
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ لوک گیت امریک سنگھ چمک ڈھاڈی اور ساتھی

شام

۵-۰۵ پنجابی گیت: انل کمار

۵-۱۵ ارجن دیوانہ: لوک گیت
۷-۴۰ انل کمار اور گوردیپ سنگھ گیت اور غزل
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ ہندی میں کویتا پاٹھ پریم ابوہروی
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی شجاعت حسین خاں: ستار

بدھ ۸ اپریل

صبح

۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۳۰ دیوبرت چاندرائے ستار پر گجری توڑی
۸-۲۰ کافیاں: چھمن داس سندھو
۸-۵۰ امریک سنگھ ہرگوبند پوری لوک گیت
۹-۱۵ شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ رمیا اکولی: ٹھمری اور دادرا
۱۲-۱۵ چھمن داس سندھو کافی اور گیت
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ کلدیپ مانک: لوک گیت

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑا پڑا
۷-۵۰ شبد
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۱۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ دیوبرت چاندرائے ستار پر آلاپ درباری

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۶-۴۵ غزلیں: پریم پاٹھک
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۳۰ سنگیت پریچے
۷-۵۰ وادیہ ورند
۸-۲۰ جگجیت سنگھ جگا: لوک گیت

۸-۵۰ قوالی
۹-۱۵ سلیم اقبال: کافی

دوپہر

۱۲-۰۰ اوپکنگ: روی شنکر دوارا وادیہ ورند
۱۲-۱۵ سلیم اقبال: نعتیں
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ چندر شیکھر: لوک گیت

شام

۵-۱۵ گورمیت کور باوا اور ساتھی لوک گیت
۷-۳۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ سلیم اقبال: غزلیں
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۸-۳۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۱۵ جگجیت سنگھ جگا: لوک گیت
۱۰-۳۰ اے کانن: خیال باگیشری

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۶-۴۵ غزلیں
۷-۰۵ ست سادھنا
۷-۳۰ سیارام تیواڑی: آلاپ اور دھروپد: راگ الہیہ بلاول اور بھجن
۸-۲۰ اندرجیت سنگھ راہی: غزلیں
۸-۵۰ صوفیانہ کلام: جہانگیر محمد
۹-۱۵ پورن شاہ کوٹی: گیت اور غزل

دوپہر

۱۲-۰۰ سیارام تیواڑی: الاپ اور دھناشری: برندا بنی سارنگ
۱۲-۳۰ پنجابی گیت
۲-۲۰ اندرجیت سنگھ راہی: غزلیں
۲-۳۰ بلدیو سنگھ رندھاوا لوک گیت

شام

۵-۱۵ ریشماں: لوک گیت
۷-۳۰ پورن شاہ کوٹی اور ثروت حسین گیت اور غزل
۸-۰۰ مانیو سنگھ شوں کی پرتی مورتی رام دوارا ہندی میں تقریر: وی سی پانڈے
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ منموہن کور سندھو: لوک گیت

۱۰-۳۰ سیارام تیواڑی: الاپ اور دھمار: باگیشری اور ٹھمری پیلو

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ کلدیپ سنگھ پردیسی لوک گیت
۷-۳۰ ایم آر گوتم: خیال جونپوری
۸-۲۰ سیتا کوہلی: گیت اور غزل
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ چرنجیت کور: گیت اور غزل

دوپہر

۱۲-۰۰ ایم آر گوتم: ٹھمری
۱۲-۱۵ شوبھا گورٹو: غزلیں
۱۲-۳۰ پرومیلا بھی: لوک گیت
۱۲-۴۵ سیتا کوہلی: گیت اور غزل
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ بھان سنگھ ماہی: لوک گیت

شام

۵-۱۵ سریندر شندا: لوک گیت
۷-۴۰ چرنجیت کور اور سیتا کوہلی گیت اور غزل
۸-۱۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ سنگیت کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ گیت (ہندی)
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰۰ شاستریہ سنگیت
۱۲-۱۵ سنگم سنگیت
۲-۳۰ کرتار چند جوگی: بھنٹیاں

شام

۵-۱۵ گردھاری لال اور ساتھی بھنٹیاں
۷-۴۰ گیت

۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۳۰ شبد گائن

پیر ۱۳ ۱ اپریل

صبح
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۰۵ پنجابی گیت
۸-۲۰ گورچرن سنگھ گولہوڑ دھاڈی اور ساتھی: واراں
۸-۵۰ سگم سنگت

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲-۳۰ گیت (ہندی)
۲-۳۰ جوگا سنگھ جوگی اور ساتھی: کویشری

شام
۷-۴۰ سگم سنگیت
۸-۰۰ بیساکھی کا سانسکرتک سندیش ہندی میں تقریر ڈاکٹر پریم پرکاش سنگھ
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت: پریتی بالا
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

منگل ۱۴ ۱ اپریل

صبح
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۰۵ سیدہ بانو: لوک گیت
۷-۱۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۵۰ پنجابی گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ پرچھائیاں (پرانی فلموں سے گیت)
۲-۲۰ سگم سنگیت
۲-۳۰ منوہر سنگھ منوہر: لوک گیت

شام
۵-۰۵ پنجابی گیت
۵-۱۵ لوک گیت
۷-۴۰ شاستریہ سنگیت

روہتک

میڈیم ویو: ۲۴۰٫۲ میٹر ۱۲۴۸ کلو ہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۲۵ء۶ سے ۹.۰۵ تک (اتوار ۱۰.۹ تک)
دوسری مجلس: ۱۲.۲۰ سے ۳.۱۰ تک
تیسری مجلس: ۵.۲۰ سے ۱۰.۳۰ تک (ہفتہ رات گیارہ بجے تک)

بدھ یکم اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مبارک بیگم: غزلیں، نعتیں
۷-۲۵ فریدآباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
کندن لال شرما: گائن
۸-۲۰، ۲-۲۰ بلوان سنگھ میراثی اور چندربھان نمونہ: لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گائی بھگتی
۱-۰۰ کترنیں

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ ننھے منے

۸-۰۰ ہریانہ میں کھیتی باڑی کی نئی تکنیک
۸-۳۰ لیشپا ہنس، چندرکانت شبد اور بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'دھرم کرم'

جمعرات ۲ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
نندکشور، لوک سنگیت
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰ نرملا دیوی پنوں اور سنیتا ڈانگی لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان

۲-۲۰ نرملا دیوی پنوں اور سنیتا ڈانگی لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
سرگم، گیت اور غزلیں
وائلن وادن
۶-۱۰ اترپردیش کے لوک گیت
۸-۰۰ گھر آنگن
صحت اور خاندانی بہبود
۸-۳۰ ہری اوم ترن: بھجن
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۳ ۱ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
طلعت محمود: غزلیں
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
وزیر حسین خاں: سارنگی وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ دھرم پال پاوی اور اوم پرکاش: لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
'برے پھنسے سچ بول کر'
۶-۳۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۳۰ کرشنا شنڈے اور ساتھی: بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'کال گرل'
۹-۳۰ قوالیاں

ہفتہ ۴ ۱ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
صلاح الدین احمد: غزلیں
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ پنڈت ڈی وی پلسکر: گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ اومادت اور شہاب الدین جوگی و ساتھی لوک سنگیت

دوپہر ۱۲-۳۰ پھر سنیئے

۸-۰۰ نئی بستیوں کی منصوبہ بند تعمیر اردو میں تقریر از ایس۔این۔گاندھی
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کوتیا پاٹھ (ہندی)
۹-۳۰ ہندی میں پری چرچا
۱۰-۰۰ شریمتی بکل چٹرجی: گائن

بدھ ۱۵ ۱ اپریل

صبح
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ رتن لال دیپک: غزلیں
۸-۵۰ لوک گیت

محمد صدیق

۹-۱۵ بھائی سادھو سنگھ راگی اور ساتھی شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ شاستریہ سنگیت
۱۲-۱۵ رتن لال دیپک: غزلیں
۲-۲۰ سگم سنگیت
۲-۳۰ دھنا سنگھ رنگیلا: لوک گیت

شام
۷-۴۰ قدم قدم پڑا پڑا
۷-۵۰ بھائی سادھو سنگھ راگی اور ساتھی: شبد
۸-۰۰ میری قلم دا دھرم وا پپ کور لڑانہ
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۲۰ شاستریہ سنگیت

۱۰۰ ورندگان
۴۰-۱ اساتذہ کیلئے پروگرام

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
اسپورٹس کونیئر
۱۰-۶ برج کے لوک گیت
۰۰-۸ ہریانہ درشن
۳۰-۸ سدھا ملہوترہ : بھجن
۱۵-۹ ایک فلم سے 'کبھی کبھی'
۳۰-۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵/اپریل

صبح
۱-۷، شام ۴۵-۷
منجو بترہ : سگم سنگیت
۲۵-۷ بھوانی ضلع کی چٹھی
۳-۷ عبدالحلیم جعفر خاں . ستار
۸-۲ بال کنج : بچوں کیلئے پروگرام
پینے کا پانی اور ہماری صحت

دوپہر
۳-۱۲ ناری جگت
'آزادیٔ نسواں - کتنا سچ کتنا جھوٹ'
مباحثہ

شام
۳-۵ یوواسنسار
یوواؤں کی پسند
خطوں کے جواب
۱۰-۶ کشمیری لوک گیت
۰۰-۸ آج اتوار ہے
۳-۸ سموہ گان
۱۵-۹ ایک فلم سے 'بوبی'
۱۰۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۶/اپریل

صبح
۱-۷، شام ۴۵-۷
جعفر حسین خاں اور ساتھی : قوالیاں
۲۵-۷ کرنال ضلع کی چٹھی
۳۰-۷، رات ۱۰۰۰
غلام مصطفیٰ خاں : کلاسیکی موسیقی
۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲ مانگے رام میراثی اور
ماسٹر سورج : لوک سنگیت

دوپہر
۳۰-۱۲ ملے جلے گانے
۱۰۰ ورندگان

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
رفتارِ زمانہ
۰۰-۸ 'طرزِ جدید کی کھیتی باڑی'
انگریزی تقریر
۳۰-۸ لتا منگیشکر : غزلیں
۳۰-۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

منگل ۷/اپریل

صبح
۱۰-۷، شام ۴۵-۷
مدن لال شرما : سگم سنگیت
۲۵-۷ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ بیگم اختر : ٹھمری، دادرا
۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲ آشا اتا، انل شرما
اور دیپا ماتھر : لوک سنگیت

دوپہر
۳۰-۱۲ لائبریری سے انتخاب
۱۰۰ ورندگان

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
میری پسند کے گیت
ان سے ملیئے
۳۰-۶ گرامین سنسار
۰۰-۸ کلام شاعر (ہندی)
۳۰-۸ جسپال سنگھ : غزلیں
۱۵-۹ ایک فلم سے 'سنکوچ'
۳۰-۹ جمہوری نظام اور صدارتی طرزِ حکومت'
ہندی میں مباحثہ

بدھ ۸/اپریل

صبح
۱۰-۷ مہدی حسن : غزلیں
۲۵-۷ جیند ضلع کی چٹھی
۳۰-۷، رات ۱۰۰۰
راجندر کمار : بانسری وادن
۳۰-۸ اصغر حسین ششی شرما اور سکھیاں
لوک سنگیت

دوپہر
۳۰-۱۲ گاتی پنکتی
۱۰۰ کترنیں

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
پانی کی آلودگی
۱۰-۶ ننھے منے
۰۰-۸ ہندی تقریر
۳۰-۸ آشا بھونسلے : بھجن اور گیت
۱۵-۹ ایک فلم سے 'ہوس'
۳۰-۹ چرچا کا وشیہ ہے

جمعرات ۹/اپریل

صبح
۱۰-۷، شام ۴۵-۷
ہری سندھو : سگم سنگیت
۲۵-۷ کورکشیتر ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ چلتے چلتے
۳۰-۸، اور دوپہر ۳۰-۲ جگدیش چندر شرما
اور رام کمار سوہنیا : لوک سنگیت

دوپہر
۳-۱۲ ساز اور آواز
۱۰۰ ورندگان

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
شاستریہ سنگیت، سگم سنگیت
۱۰-۶ پنجابی گیت
۰۰-۸ گھرانگن
صحت اور خاندانی بہبود
۳۰-۸ سموہ گان
۱۵-۹ آپ کا خط ملا

جمعہ ۱۰/اپریل

صبح
۱۰-۷، شام ۴۵-۷
صابری برادران . قوالیاں
۲۵-۷ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ سری کانت باکرے : کلاسیکی موسیقی
۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲ کمل رانی اور
بلوان سنگھ پھول : لوک سنگیت
۳۰-۸ گاندھی چرچا

دوپہر
۳۰-۱۲ دھرتی کے گیت
۱۰۰ ورندگان

شام
۳۰-۵ یوواسنسار
۱۰-۶ مارواڑی گیت
۰۰-۸ وگیان کلب
۳۰-۸ خالد : غزلیں
۱۵-۹ ایک فلم سے 'ضمیر'
۳۰-۹ ناٹک

ہفتہ ۱۱/اپریل

صبح
۱۰-۷، شام ۴۵-۷
ملکہ پکھراج : غزلیں
۲۵-۷ سونی پت ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ بھیم سین جوشی : کلاسیکی موسیقی
۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲ جگو رام بالمیکی اور
سجن کمار و ساتھی : لوک سنگیت

دوپہر
۳۰-۱۲ پھر سنیئے
۴۰-۱ اساتذہ کیلئے پروگرام
'بچوں کی شخصیت کی ساخت میں تعلیمی
اداروں کا رول' تبادلہ خیال

شام
۳۰-۵ 'دو وقت کی روٹی' گیتوں بھری کہانی
۱۰-۶ پنجابی گیت
۳۰-۶ گرامین سنسار
۰۰-۸ ہریانہ درشن
۳۰-۸ شلیندر سنگھ : غزل اور گیت
۱۵-۹ ایک فلم سے 'جے وجے'

اتوار ۱۲/اپریل

صبح
۱۰-۷، شام ۴۵-۷
ویدیشی : سگم سنگیت
۲۵-۷ سرسا ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ جتیندر ابھشیکی : کلاسیکی موسیقی
۳۰-۸ بال کنج
ریلوے ٹکٹ کی کہانی
اتہاس کے جھروکے سے
سیاح 'مارکوپولو'

دوپہر
۳۰-۱۲ ناری جگت
'ٹھگ جلت رام چندر' فیچر
۱۰۰ کھلا آکاش

شام
۳۰-۵ یوواؤں کی پسند اور
خطوں کے جواب
۰۰-۸ آج اتوار ہے
۳۰-۸ شرما بندھو : بھجن
۱۵-۹ ایک فلم سے 'تلسی داس'
۳۰-۹ ناٹک

شملہ

۳۸۷/۶ میٹر ۷۷۳ کلوہرٹز

صبح ۴۵-۵ سے ۳۰-۷ ۷۶۰ کلوہرٹز

صبح ۴۵-۷ سے ۳۰-۹ اور ۴۵-۹ سے ۴۵-۴، ۴۵-۵ ۶۰۴۰ کلوہرٹز

شام ۰۰-۵ سے ۱۵-۶ اور ۰۰-۶ سے رات ۰۰-۱۲ ۳۲۲۳ کلوہرٹز

خبریں

ہندی: صبح ۰۰-۸، دوپہر ۰۰-۵، ۱۰-۲، شام ۰۵-۶ اور رات ۴۵-۸ — صرف ہفتہ کو رات ۱۰-۱۱

انگریزی: صبح ۱۰-۸، دوپہر ۰۰-۱، ۰۰-۲

رات ۰۰-۹ اور صرف ہفتہ ۰۵-۱۱

سنسکرت: صبح ۰۵-۷

اردو : صبح ۵۰-۸

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۲۰-۶ گیان وید اور بھگتی سنگیت

۵۵-۶ کھیتی باڑی

۱۰-۷ کلاسیکی موسیقی

۴۵-۷ پہاڑی سنگیت

۰۵-۹ فلمی موسیقی

دوپہر

۱۰-۱ فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام

۲۰-۲ موسم - کھیتی چرچا

۳۰-۲ سب رنگ

شام

۴۵-۶ علاقائی خبریں

۰۵-۷ کرشی جگت

۳۵-۷ گرامین یوواؤں کیلئے پروگرام

۰۰-۸ دھارا رے گیت

بدھ یکم اپریل

صبح

۱۰-۷ سلامنگلم سسٹرز کرناٹک سنگیت

۴۰-۷ جیون جیوتی

سبرامنیم بھارتی : تقریر

۳۵-۸ امر بھارتی 'رگ وید اور اس وقت کے سماج کی وید وستھا'

تقریر از ہری دت شرما

۰۵-۹ ایک فلم کے گیت

شام

۰۰-۵ ہماچل پروگرام

چمیالی، پنگوالی، کلوی پروگرام

۱۵-۶ دیہی خواتین کیلئے پروگرام

۱۵-۹ گھر آنگن

سلسلہ وار پروگرام

۰۰-۱۰ سامعین کی پسند پرنئے فلمی نغمے

جمعرات ۲؍ اپریل

صبح

۴۰-۷ دیش پیار کے گیت

۲۰-۸ پنجابی گیت

۳۵-۸ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت

۰۵-۹ ایک کلاکار

شام

۰۰-۵ ہماچل پروگرام

کنئری اور کانگڑی میں پروگرام

۳۰-۵ چنومنو پروگرام

۱۵-۹ سامعین کے خطوں کے جواب

جمعہ ۳؍ اپریل

صبح

۱۰-۷ پرارتھنا سبھا

۴۰-۷ جیون جیوتی 'رام دھاری سنگھ دنکر'

پیر ۱۳؍ اپریل

صبح

۱۰-۷ سموہ گان

۲۵-۷ فرید آباد ضلع کی چٹھی

۳۰-۷، رات ۱۰ بجے

سریش جی شری کھنڈے : کلاسیکی موسیقی

۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲ لال چند شرما اور بنواری لال : لوک سنگیت

۳۰-۱۲ ملے جلے گانے

۰۰-۱ ورندگان

۳۰-۵ یووا سنسار

جلیانوالہ باغ

۱۰-۶ پنجابی گیت

۴۵-۷ بھائی پیارا سنگھ اور ساتھی : شبد

۰۰-۸ 'مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں عوامی زندگی'، انگریزی تقریر

۳۰-۸ دوگانے

۱۵-۹ ایک فلم سے 'ایمان دھرم'

۳۰-۹ تقریروں کا نیشنل پروگرام

منگل ۱۴؍ اپریل

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

پرتبھا جین : سگم سنگیت

۲۵-۷ روہتک ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ پنڈت جسراج : کلاسیکی موسیقی

۲۰-۸، دوپہر ۲۰-۲ عبدالشکور اور ریتا وساتھی : لوک سنگیت

۳۰-۱۲ لائبریری سے انتخاب

۰۰-۱ ورندگان

۳۰-۵ میری پسند کے گیت

چھوت چھات - سماجی لعنت

۱۰-۶ مدھیہ پردیش کے لوک گیت

۰۰-۸ کلام شاعر

۰۰-۸ نور جہاں : غزلیں اور نظم

۱۵-۹ ایک فلم سے 'تلاش'

۳۰-۹ ہندی میں ادبی پروگرام

بدھ ۱۵؍ اپریل

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

اسلم صابری اور ہمنوا : قوالیاں

۲۵-۷ حصار ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ اور رات ۰۰-۱۰

غلام علی پرویز : کلاسیکی موسیقی

۲۰-۸، دوپہر ۲۰-۲ کوشلیا قادیان وسکھیاں اور رام نواس شرما : لوک سنگیت

دوپہر

۳۰-۱۲ گاتی پنکتی

۰۰-۱ کترنیں

شام

۳۰-۵ یووا سنسار

'نئی نسل اور حالات سے سمجھوتہ'

تبادلہ خیال

۱۰-۶ ننھے منے

۰۰-۸ 'ہریانہ میں آثار قدیمہ کی کھوج'

ہندی تقریر

۳۰-۸ چندرانی مکرجی : بھجن

۱۵-۹ ایک فلم سے 'جوانی دیوانی'

بقیہ الہ آباد

ہیرالال اور ساتھی : شہنائی

دوپہر

۲۰-۱، رات ۳۰-۱۰

نارائن راؤ پٹوردھن : خیال

رات

۱۵-۸ پاگل داس : پکھاوج

منگل ۱۴؍ اپریل

صبح

۱۵-۷، ۲۰-۸، ۱۰-۹ رات ۱۵-۸

دیپالی بنرجی : ٹھمری، دادرا

مٹھو مشرا : سارنگی پر سنگت

۴۵-۷، دوپہر ۱-۱، رات ۴۵-۹

الکا دیو : سگم سنگیت

رات

۰۰-۱۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۵؍ اپریل

صبح

۱۵-۷، ۱۰-۹، دوپہر ۲۰-۱، رات ۱۵-۸

نارائن لکشمن گنئے : خیال

رات

۰۰-۱۰ وشیش شنکھلا ناٹک

۳۰-۱۰ انورودھ راگ سنگیت

تقریر از نرنجنہ پراشر
9-05 قوالیاں
شام
5-00 ہماچل پروگرام لاہول سپتی، مہاسوی اور منڈیالی میں پروگرام
6-55 سامائیک چرچا
10-00 سامعین کی پسند پر پرانے فلمی نغمے

ہفتہ ۴ اپریل

صبح
8-20 دیش پیار کے گیت
8-30 انگریزی سبق
9-05 رس دھارا ملے جلے فلمی نغمے
شام
5-00 ہماچلی پروگرام جسیالی، بیگوالی سرموری اور بلاسپوری میں پروگرام
7-30 خاندانی بہبود کا پروگرام
9-15 ہم درشن علاقائی ریڈیو نیوز ریل
9-30 موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵ اپریل

صبح
8-20 آپ کی چٹھی آپکی فرمائیش
9-15 'دو دانوں' اسپاٹ ریکارڈنگ پر مبنی
9-45 سائنس پروگرام
11-00 یووا وانی
12-00 گیسو بھری کہانی
12-30 بال گوپال
3-00 ونیتا منڈل خواتین کیلئے پروگرام
شام
5-00 ہماچل پروگرام لاہول سپتی، کلوی اور کانگڑی پروگرام
7-35 خاندانی بہبود کا پروگرام
9-00 'من منفض' کہانی
9-30 گیت بہارا رے، فرمائشی گیتوں کا ہفتہ وار پروگرام

پیر ۶ اپریل

صبح
7-45 جیون جیوتی بیگم اختر، تقریر از ستیندر سیٹھی
9-05 پرانے فلمی نغمے
شام
5-00 ہماچل پروگرام کنری، مہاسوی اور منڈیالی میں پروگرام

9-15 جگیاسا - سوال و جواب کا پروگرام
9-30 نیشنل پروگرام - ہندی تقریر (دہلی سے ریلے)

منگل ۷ اپریل

صبح
7-55 سمے کی بات
8-20 ٹھمری، دادرا
8-35 پہاڑی لوک گیت
9-05 جھنکا فلمی نغمے
5-00 ہماچل پروگرام: لاہول سپتی، سرموری، اور بلاسپوری میں پروگرام
9-15 سائنس میگزین پروگرام
9-30 نیشنل پروگرام انگریزی تقریر
10-00 منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۸ اپریل

صبح
7-10 کرناٹک سنگیت ٹی آر مہالنگم: بانسری
7-40 جیون جیوتی 'جگدیش چندر بسو' تقریر از اشوک کمار
8-35 امرت بھارتی سنسکرت پروگرام 'سم وید اور رات کلائین' تقریر از درگادت شاستری
9-05 ایک فلم کے گیت
شام
5-00 ہماچل پروگرام دیالی، بیگوالی اور کلوی پروگرام
6-15 دیہی خواتین کیلئے
9-15 'انغا سپنا' جھلکی تحریر ونود رستوگی
9-30 جرسا کا دہسہ ہے
10-00 سامعین کی پسند پر نئے فلمی نغمے

جمعرات ۹ اپریل

صبح
8-20 دیش پیار کے گیت
8-30 حالی گیت
8-35 رنا کو گنگر: بات چیت
9-05 ایک کلاکار
شام
5-00 ہماچل پروگرام کنری اور کانگڑی پروگرام
5-30 جنوسو پروگرام

9-15 سامعین خطوں کے جواب
9-30 نیشنل پروگرام، فیچر

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح
7-10 پرارتھنا سبھا
7-40 جیون جیوتی 'نظیر اکبرآبادی' تقریر از کھیم راج گپتا
7-55 سمے کی بات
9-05 فلمی قوالیاں
5-00 ہماچل پروگرام لاہول سپتی، مہاسوی اور منڈیالی
6-55 سامائیکی
9-30 'دل کی بات' ہندی ڈرامہ تحریر: مختار الرحمن
11-00 سامعین کی پسند پر پرانے فلمی نغمے

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح
8-20 دیش پیار کے گیت
8-30 انگریزی سبق
9-05 'رس دھارا' ملے جلے فلمی نغمے
شام
7-40 اساتذہ کیلئے
9-15 ہم درشن علاقائی ریڈیو نیوز ریل (ہندی)
9-30 موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۲ اپریل

صبح
8-20 آپکی چٹھی آپکی فرمائش
9-45 سائنس پروگرام
11-00 'ابھیشپت گندھار' ہندی ڈرامہ تحریر: شنکر سیٹھی
12-00 'شیتل شیکھر' میگزین پروگرام
12-30 بال گوپال
3-00 ونیتا منڈل خواتین کیلئے
5-00 ہماچل پروگرام لاہول سپتی، کلوی اور کانگڑی پروگرام
7-35 خاندانی بہبود کا پروگرام
9-15 ہندی میں کتابوں پر تبصرہ
9-30 گیت بہارا رے ہماری گیتوں کا ہفتہ وار فرمائشی پروگرام

پیر ۱۳ اپریل

صبح 7-40 جیون جیوتی

جلیانوالہ باغ کے شہیدوں کو شردھانجلی
8-20 شبد
8-35 ساہتیہ ویلا اوتار سنگھ: کویتا پاٹھ
9-05 پرانے فلمی نغمے
شام
5-00 ہماچل پروگرام کنری، مہاسوی اور منڈیالی
9-15 ہم ترنگنی ہماچل پردیش اور ثقافتی ورثہ
9-30 نیشنل پروگرام: ہندی تقریر (دہلی سے ریلے)

منگل ۱۴ اپریل

صبح
7-55 سمے کی بات
8-20 ٹھمری، دادرا
8-35 اتر پردیش کے لوک گیت
9-05 جھنکا
شام
5-00 ہماچل پروگرام لاہول سپتی، سرموری اور بلاسپوری میں پروگرام
6-55 سامائیکی
9-15 ہماری وکاس یاترا ہماچل پردیش میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل
9-30 نیشنل پروگرام انگریزی تقریر
10-00 منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۵ اپریل

صبح
7-10 کرناٹک سنگیت ایم ایس سبالکشمی، گائن
8-35 امرت بھارتی تحریر: جگت رام شاستری
9-05 ایک فلم سے 'کرودھ'
شام
5-00 ہماچل پروگرام جسیالی، بیگوالی، کلوی پروگرام
6-15 دیہی خواتین کیلئے
9-15 گھر آنگن: سلسلہ وار ڈرامہ
10-00 سامعین کی پسند پر نئے فلمی نغمے

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۲۲۲ ۰۲ میٹر ۱۳۵۰ — جے پور (ب) ۴۱ ۳۹۱ ۲۳ میٹر ۷۲۶۵ کلو ہرٹز

اجمیر ۲۰۴۹ میٹر ۹۰۰ کلو ہرٹز — بیکانیر ۱۵۱ ۲ میٹر ۱۲۹۵ کلو ہرٹز

اودے پور ۲۹۹۰۹ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز، جودھپور ۵۹۳۰۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز ۲۵۰۱۹ میٹر ۱۱۹ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح 8-00، دوپہر 1-05، 2-25، شام 6-05

رات 8-45، (پیر منگل، جمعہ، اتوار) 11-00

انگریزی میں خبریں: صبح 8-10، دوپہر 12-30 (صرف اتوار) 1-00، 2-00، شام 6-00

رات 10-00 (پیر منگل، جمعہ، اتوار 11-00 بجے)

علاقائی خبریں: (ہندی) صبح 7-05، شام 5-00 (راجستھانی) شام 7-15

سندھی میں خبریں: صبح 10-00، شام 6-15

سنسکرت میں خبریں: صبح 9-00، شام 6-10، ہندی میں سماچار پتر: صبح 9-00

بدھ یکم اپریل

صبح

6-35 وندنا (روزانہ)

7-05 روپ ریکھا - موسم

7-10 کرساں ری بات - بازار بھاؤ (روزانہ)

7-30، 10-1 شاستریہ سنگیت

8-20 یترمل

ہندی کاویہ پاٹھ از منوج مشر

8-30 سگم سنگیت

10-9، 30-1

گرین لال ڈانگی و ساتھی: لوک گیت

1-05 کرشی لوک - موسم (روزانہ)

شام

5-05 یووا وانی

کوئیز پروگرام (انگریزی)

کوئیز ماسٹر: ایس ایل گاندھی

شرکاء: ایس اے ماتھر، ایس سہگل

اے کے پراگ، پشپا ماتھر

رم جھوک: راجستھانی لوک گیت

از سمیر گپتا

پریوار کلیان کی اور سے

'میٹھو نوشتا ہے' کہانی از بلونت

6-25 لوک دھن

7-25 ضلع کی چٹھی

7-30 کرشکوں کیلئے (روزانہ)

8-00 کھلا آکاش

9-30 'ہاتھی اور چاندی' ناٹک

تحریر: مینن بوایا

پیشکش: سکھ دیو سنگھ کپور

10-25 اللہ جلالی بائی: لوک گیت

جمعرات ۲ اپریل

صبح

8-30 شاستریہ سنگیت

10-9، 40-1

کانا رام اور ساتھی: لوک گیت

9-20 سگم سنگیت

دوپہر

1-1 مہیلا جگت

شام

5-05 یووا وانی

'اندھ وشنکوں اور کریتیوں کے انملن میں ناری کا یوگ دان'

تقریر از منجولتا شرما

ابھرتے سور

گوری بھٹاچاریہ: سگم سنگیت

گرام دیپ

6-25 لوک دھارا

6-50 سگم سنگیت

7-25 ضلع کی چٹھی

8-00 کھلا آکاش

8-15 راجستھلی

پرگتی رو ریاور: راجستھانی میں تقریر

'راجستھان میں روڈویز'

تقریر از راجندر بوڑا

9-20 سکھی اور تندرست انسان

10-30 شاستریہ سنگیت

جمعہ ۳ اپریل

صبح

8-30، 20-9 سگم سنگیت

10-9، دوپہر 30-1

بابو لال اندولیا اور ساتھی

لوک گیت

شام

5-05 یووا وانی

یووا پسند

جودھپور کیندر سے

رادھے شیام شرما: ستار

6-45 سگم سنگیت

7-25 ضلع کی چٹھی

7-30 کرشکوں کیلئے

دیہاتی ریڈیو گوشٹی

8-00 کھلا آکاش

10-30 راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

8-20 فتح کماری ویاس: لوک گیت

8-30 'مٹی کے اردگرد' کتھا لوک

تحریر: جگدیش چندر پالیٹا

9-10 فتح کماری ویاس: لوک گیت

9-20 سگم سنگیت

1-10 شاستریہ سنگیت

1-30 چلکو بائی اور ہمنوا: لوک گیت

شام

5-05 یووا وانی: پریسر

ابھرتے سور

شیکھر سکینہ: سگم سنگیت

'بڑے گھر کی بہو' کہانی از کاما پروہت

شلیندر ماتھر: گٹار وادن

6-25 لوک دھن

6-30 بال گوپال: سہیلیاں ری باڑی

7-25 ضلع کی چٹھی

8-00 کہکشاں: اردو پروگرام

8-15 ہندی تقریر

اتوار ۵ اپریل

صبح

7-10 دیش بھگتی گیت، موسم

7-30 شاستریہ سنگیت

8-20 سورگنگا

9-15 مکل، بچوں کیلئے پروگرام

10-00 سندھی پروگرام

فلمی و غیر فلمی ریکارڈ

دوپہر

12-00 مہیلا جگت: کاریہ شیل بہنوں کیلئے

12-30 'کیسے کیسے رشتے' جھلکی

تحریر: انل کے وششٹھ

1-10 آپ کی فرمائش - موسم

شام

5-05 یووا وانی: پتروتر

جیون ہنسنے کا نام

نوترنگ

8-00 انگریزی تقریر

9-15 پتر ولا: سامعین کے خطوط کے جواب

10-00 بھاونا: پتریکا پروگرام

راجستھانی بھاشا کا رنگ منچ

تقریر از ارجن دیو

'علاقہ ابھاوں کا' رپورتاژ

تحریر: برج موہن ویاس

کہانی از سویم پرکاش

ایڈیٹر: وودھ دکشت

10-30 شاستریہ سنگیت

پیر ۶ اپریل

صبح

7-30 شاستریہ سنگیت

8-20، 10-9، 30-1 لوک گیت

8-30، 20-9 سگم سنگیت

شام

5-05 یووا وانی

'دھرپان اور آسو واست'

تقریر از للیش کمار

ابھرتے سور: دیپک کمار پاریکھ

راگ رجگاری

روزگار سے متعلق اطلاعات

کہانی از کیلاش کھیا

۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
'وہاں نہ کھیلن دو گب گور'
تقریر: رام پال بھائی

منگل ۷ر اپریل

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ راجستھلی
باتاں ری پھلواری
راجستھانی کہانی از بلاقی شرما
۹-۱۰، ۱-۳۰
مینا چودھری اور ساتھی، لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
شام
۵-۰۵ یووا وانی، یووا پسند
بھید کا دکھ: کہانی از اوشا سرانا
ابھی بیاتی: شیو چرن یوگی
جتیندر نگم: بانسری وادن
۶-۲۵ کھیتی اور گھر: تقریر
۶-۳۵ مینا چودھری اور ساتھی: لوک سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۳ سندھی پروگرام
تنہا جی چٹھی ملی
سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
شجاعت حسین خاں: ستار

بدھ ۸ر اپریل

صبح
۷-۳۰، ۱۰-۱ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ پترمل
ہندی کاویہ پاٹھ: من موہنی
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۱۰ رتن کو دیر گہلوت: لوک گیت
۱-۳۰ کملے راموجاری: لوک سنگیت
شام ۵-۰۵ یووا وانی

انگریزی تقریر از سوشیل کمار سنگھ
رم جھوک: راجستھانی لوک گیت
از اسراؤ مل گوسائیں وال
پریوار کلیان کی اور سے
ایکا بھنیہ: اقبال رشید ٹونکی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ 'کیلوا' ناٹک
تحریر: سریندر کمار میڈتوال
۱۰-۳۰ مشری دیوی: لوک گیت

جمعرات ۹ر اپریل

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ رس دھارا
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
ریشم باقی رستوگی. لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
۱-۱۰ مہیلا جگت
شام
۵-۰۵ یووا وانی
'جی موڑ نہیں ہے' تقریر از
آشوتوش پائینی
ابھرتے سور
موہنی جوشی: سگم سنگیت
گرام دیپ
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۵۰ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
'ادھورا سپنا رو' از لکشمی نارائن رنگا
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۱۰ر اپریل

صبح
۷-۳۰، دوپہر ۱-۱ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۱
رام چندر تیرا تالی و ساتھی، لوک گیت
۹-۳۰ سگم سنگیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی

یووا پسند
جودھپور کیندر سے
حبیب الدین خاں: وائلن وادن
۶-۳۵ شاستریہ سنگیت
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ جھلکیاں
۱۰-۳۰ راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام
شاستریہ سنگیت پر مبنی

ہفتہ ۱۱ر اپریل

صبح
۷-۳۰، ۱۰-۹ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ 'پڑھا گنا' ہندی تقریر از
ڈاکٹر ایس ڈی کپور
۹-۲۰ سگم سنگیت
۱-۳۰ بھوانی سنگھ او ویروڈ، لوک گیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی: پریسر
ابھرتے سور
اجنتا چودھری: سگم سنگیت
'اور بھی درد ہیں محبت کے سوا'
گیتوں بھری کہانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال. سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام
۸-۱۵ ہندی تقریر

اتوار ۱۲ر اپریل

صبح
۷-۱۰ دلش بھگتی گان۔ موسم
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ مکل: بچوں کیلئے پروگرام
۱۰-۰ سندھی پروگرام
۱۰-۳۰ ناٹکوں کے نیشنل پروگرام کی
دوبارہ نشریات
پیشکش: راجندر بوہرا
کوی. کان دان کلیت درگا دان گوڑ
ستیہ نارائن سمن۔ محمد صدیق
دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت: کاریہ شیل بہنوں کیلئے
۱۲-۳۰ روفی استاد: جیا سنگھ ایس راٹھور
شام
۵-۰۵ یووا وانی: پتر وتر
جیون ہنسنے کا نام
نوترنگ
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ پترملا
سامعین کے خطوں کے جواب
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

پیر ۱۳ر اپریل

صبح
۷-۳۰، دوپہر ۱-۱ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰، ۱-۲۰
دھیراسین، لوک گیت
۸-۳۰، ۹-۲ سگم سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
'رچنا ساں ری رچناکر' تقریر از
برج موہن مدھر
۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ پیر شب کی محفل موسیقی

منگل ۱۴ر اپریل

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ راجستھلی، کاویہ مالا
راجستھانی کاویہ پاٹھ
ڈاکٹر نارائن سنگھ بھاٹی
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
چرنجی لال، لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
شام
۵-۰۵ یووا وانی (بقیہ ص ۵۳ پر)

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ ۹۱ء۳۸۳ میٹر ۶۲۱ کلو ہرٹز
بھاگلپور ۵ء۷ ۲۰ میٹر ۱۴۵۸۰ کلو ہرٹز
دربھنگہ ۴ء۲۳۱ میٹر ۱۲۹۶۰ کلو ہرٹز

خبریں

ھندی میں خبریں صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۲-۱۰، شام ۵-۶
رات ۸-۳۵ (۱۱-۰۵ صرف ہفتے کو)
اردو میں خبریں صبح ۸-۰۵، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱، دوپہر ۱-۱۰، رات ۹-۱ (۱۱-۰ صرف اتوار کو)

اردو پروگرام روزانہ صبح ۸-۳۵ سے ۹-۴۵ تک

بدھ یکم اپریل

صبح

۷ – ۳۰ اوررات ۱۰-۰۰ امین الدین ڈاگر: کلاسیکی موسیقی
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ انجلی پرساد ہلکی موسیقی
۹ – ۴۵ رس منجری

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

شام

۷ – ۴۰ ضلع کی چٹھی
۸ – ۳۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ بمل شری واستو: خیال
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ نرمل ڈے ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۸ – ۰۰ نئی دشائیں
۸ – ۳۰ لوک گیت

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ اوررات ۱۰-۰۰ کامیشور پاٹھک کلاسیکی موسیقی
۸ – ۲۰ الور: ہلکی موسیقی
۹ – ۴۵ رس منجری

دوپہر

۱ – ۱۰ منوج گوہا: گٹار
۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۸ – ۳۰ فلمی نغمے
۹ – ۳۰ سؤرگ کا کھنڈر: ڈرامہ از ونود رستوگی

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۶ – ۳۸ وندنا
۷ – ۱۰ مانس گان
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ جگدیش پانڈے ہلکی موسیقی
۹ – ۴۵ رس منجری

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۸ – ۰۰ ہندی میں ریڈیو ناول
۸ – ۳۰ کسی موضوع پر تقریر

اتوار ۵ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ اوررات ۱۰-۰۰ کرشنا رام اور ساتھی: شہنائی
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ سیتارام سنگھ
ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۱۰ آپ کی پسند

شام

۷ – ۴۵ بازار سجاؤ: مزاحیہ خاکہ از سیام موہن اشٹھانا
۸ – ۰۰ نویدن ہے: خطوں کا جواب
۸ – ۳۰ ہندی میں تقریر

پیر ۶ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ اوررات ۱۰-۰۰ پی کے سنزجی کلاسیکی موسیقی
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ پرتما سہائے ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۸ – ۰۰ انگریزی میں تقریر
۸ – ۳۰ لوک گیت
۹ – ۴۵ غزلیں

منگل ۷ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ دیو نارائن جھا، سرود کیدار سنگھ، طبلہ
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ مکند دت دواری: ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

شام

۷ – ۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ
۸ – ۳۰ تیرتھ سے
۹ – ۳۰ لیمپ پوسٹ: ڈرامہ از للت کشور

بدھ ۸ اپریل

صبح

۷ – ۳ اورشام ۱۰-۰۰ رام ریش مسر کلاسیکی موسیقی
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ سوریہ پرکاش دھاری سنگھ: ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۳ لوک گیت

ہلکی موسیقی

رات

۸ – ۰۰ پراگ: ہندی میں ادبی پروگرام
۸ – ۳۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۷ – ۳۰ برج بالا دیوی: ٹھمری بشیر احمد، طبلہ
۸ – ۲۰ اورشام ۵-۱۵ جینت کرشنا مورتی ہلکی موسیقی
۹ – ۴۵ رس منجری

دوپہر

۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۹ – ۰۰ نئی دشائیں
۹ – ۳ لوک گیت

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۷ – ۳ اوررات ۱۰-۰۰ کامیشور پاٹھک خیال؛ شمشیر بہادر، طبلہ
۸ – ۲ سمن کلیان پور: ہلکی موسیقی

دوپہر

۱ – ۱ ونود نارائن سنگھ گٹار
۱ – ۳۰ لوک گیت

رات

۹ – ۳۰ فلمی نغمے
۹ – ۳۰ سمنوئے تیرتھ راج گرہ فیچر: از حیتندر سنگھ

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۶ – ۳۸ وندنا
۷ – ۱۰ مانس گان
۸ – ۲۰ سومنا رائے ہلکی موسیقی
۹ – ۴۵ رس منجری
۱ – ۳ لوک گیت

شام

۵ – ۱۵ ستاتی سہائے ہلکی موسیقی
۸ – ہندی میں ریڈیو ناول
۸ – ۳۰ کسی موضوع پر تقریر

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۷ – ۳ اوررات ۱۰-۰۰ میناکشی داس

کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵ سپرا گپتا
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

دوپہر

۱-۱۰ آپ کی پسند

شام

۷-۴۵ ہندی میں مزاحیہ خاکہ

۸-۰۰ نویدان سے: خطوں کا جواب

پیر ۱۳ اپریل

صبح

۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰ روشن علی
سارنگی؛ پیارے حسین طبلہ

۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵ گوردچن سنگھ
ہلکی موسیقی

۹-۴۵ رس منجری

دوپہر

۱-۳ لوک گیت

شام

۷-۴۵ ہندی میں تقریر

۸-۰ انگریزی میں تقریر

۸-۳۰ لوک گیت

۹-۴۵ غزلیں

منگل ۱۴ اپریل

صبح

۷-۲۸ وندنا

۷-۱ مانس گان

۷-۳ ماؤسی چٹرجی، کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵ ارونا کماری
ہلکی موسیقی

دوپہر

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۷-۳۰ ضلع کی چٹھی

۸-۳۰ چترپٹ سے

بدھ ۱۵ اپریل

صبح

۷-۳۰ ست بھون پاٹھک: پکھاوج
مہیندر سنگھ: طبلہ
پرشوتم داس: پکھاوج

۸-۲۰ اور شام ۵-۱۵ ششی بھوشن

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف ۲۰۲۰۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز بھوپال ب ۲۱۳۰۲۲ میٹر ۲۲۳ کلوہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۵-۰۰ ۲۹۰ کلوہرٹز

صبح ۶-۰۰ سے ۹-۲ / ۹-۴۵

صبح ۹-۲۵ سے ۵-۱۵ ۵-۴۵ تا ۱۰-۰۰ کلوہرٹز

شام ۵-۲ سے ۱۰-۰۰ رات ۵۱۳ کلوہرٹز

رائپور ۳۰۳ میٹر ۹۸۵ کلوہرٹز گوالیار ۲۱۵ میٹر ۱۳۹۰ کلوہرٹز جبلپور ۲۵۵ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں صبح ۵-۰۰ - ۶-۱ (ریڈیو لیشک سماچار) دوپہر ۵-۱۰-۱ - ۲-۴۵ - ۲ شام ۵-۶ - رات ۴۵-۰۰
۱۰ - صرف سننے کو۔

انگریزی میں صبح ۱-۰۰ - ۱۰-۱ دوپہر ۰۰-۱۲ - ۱-۰۰ شام ۶-
رات ۹-۰۰ - ۱۱-۰۰ صرف سننے کو۔

بدھ یکم اپریل

صبح

۸-۲۰ ایس ایس گندھے: سگم سنگیت

۹-۳۰ رحمت علی خاں، سرود

دوپہر

۱۲-۳ مہیلا سبھا

شام

۵-۳۰ بوا دادی

۶-۵ ساہتیکی، کاویہ پاٹھ، سمپوں نینگ

۱۰-۵ رحمت علی خاں: سرود

۱۰-۳۰ نثار حسین خاں: خیال

رات

۸-۰۰ ساکشات کار: پرسد دھوکوی
سری رام سنگھ سے ڈاکٹر بہادر سنگھ
کی بات چیت

۱۰-۳۰ ملیکارجن منصور: خیال

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۸-۲۰ ٹی. پی. چٹرجی، سگم سنگیت

۸-۳ ملیکارجن منصور: خیال

۹-۱۰ کیلاش مشر: کاویہ پاٹھ

دوپہر

۲-۲۰ دیوی لال کشواہا: لوک گیت

سہائے: ہلکی موسیقی

دوپہر

۱-۳۰ لوک گیت

رات

۸-۰۰ پراگ: ہندی میں ادبی پروگرام

۸-۳۰ بھولے بسرے گیت

۱۰-۰۰ روی شنکر: ستار

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۸-۲ چمن بھارتی، غزلیں

۸-۳۰ سیا رام تیواری: دھروپد

۹-۳۰ نئی رچنا کاویہ پاٹھ: کیلاش گیوری

دوپہر

۲-۲۰ کرانتی جین، لوک گیت

رات

۸-۰۰ اردو پروگرام کہکشاں نئی تحقیق
سائنس پروگرام
کلام شاعر: امیر ہاشمی
افسانہ: ڈاکٹر اطہر راہی

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۸-۳۰ سدھا سپرے، خیال

دوپہر

۱۲-۲ مہیلا سبھا

رات

۸-۰۰ سرجنا میں کہانی۔ ڈاکٹر سریندر سہادھیا

دلتو نگم: کاویہ پاٹھ

اتوار ۵ اپریل

صبح

۹-۱۵ سندھی پروگرام

۹-۴۵ پنا لال کوشلی: ستار

دوپہر

۲-۲۰ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

رات

۸-۳۰ ہمارا گھر

پیر ۶ اپریل

صبح

۸-۳۰ عبداللطیف، سارنگی پر بیراگی بھیرو

دوپہر

۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام

۱-۴۰ عبداللطیف: سارنگی پر مدھوونتی

رات

۱۰-۳۰ نصیر امین الدین خاں ڈاگر
دھروپد مالکونس

منگل ۷ اپریل

صبح

۸-۳ ایک پروگرام میں گھر آنگن
کی خوشحالی
تقریر: فرحت جہاں
بچوں کی نظمیں، بچوں کے لئے کہانی
ڈاکٹر حامد حسین
مجھے کچھ کہنا ہے؟ والدین سے

۹-۱۰ اسماعیل دزو خاں: طبلہ

دوپہر

۱-۳۰ کاویہ دھارا: رام کشور

۱-۴۰ مالنی راجورکر: خیال

رات

۸-۰ یگ بودھ

۸-۱۵ ہندی تقریر: ماسکستناؤ اور اپچار
اشوک شریواستو

بدھ ۸ اپریل

صبح

۸-۲۰ شرملا ٹھویال: سگم سنگیت

۸-۳ خاں بندھو: خیال ترّوی

دوپہر

۱۲-۳۰ مہیلا سبھا

رات

۸ - ۰۰ ساہتیک کہانی: شریمتی مالتی جوشی

۱۰ - ۳۰ شمیم احمد: ستار

جمعرات ۹ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ وکیل احمد: غزلیں

۸ - ۳۰ نارائن راؤ ویاس: خیال

۹ - ۱۰ کادیہ پاٹھ · بابولال کدم

دوپہر

۱ - ۳۰ زرین دارووالا: سرود

۲ - ۲۰ لوک گیت: رجنی کھرنگ

رات

۸ - ۰۵ ہندی تقریر: سودر یہ نگری
کھجوراہو: نرملا پرشاد گپتا

۱۰ - ۰۰ نارائن راؤ ویاس: خیال

۱۰ - ۳۰ زرین دارووالا: سرود

جمعہ ۱۰ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ کے سیتا وستالکشمی: گیت، بھجن

۹ - ۱۰ نئی رچنا: کہانی: جگدیش ورما

دوپہر

۱ - ۳۰ نورتی بواسرنائیک · خیال

رات

۸ - ۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں، محفل
کیفی اعظمی سے ملاقات

ہفتہ ۱۱ را پریل

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

۲ - ۲۰ لوک گیت

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی

رات

۸ - ۰۰ وقت کی آواز

اتوار ۱۲ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ بال سبھا

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۱۰ - ۲۰ میرا درپے: ستار

طبلہ پر سنگت: فیاض احمد

دوپہر

۱ - ۳۰ میرا درپے: ستار

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی

رات

۸ - ۲۰ ہمارا گھر

پیر ۱۳ را پریل

صبح

۸ - ۳۰ الکادیو: خیال

۱ - ۱۰ درپن۔ خطوط پر مبنی پروگرام

۱ - ۳۰ ایس راجن: وائلن

۲ - ۲ چندر کلا سولی: لوک گیت

رات

۱۰ - الکادیو: خیال

۱۰ - ۳ این راجن وائلن

منگل ۱۴ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ اردو پروگرام آئینہ میں: فسادات کیوں
تقریر: عزیز قریشی
ہماری فلموں میں اردو کا معیاری کلام
تمثیلی تقریر: سلطانہ رفیع
دیس ودیس · بات چیت
غضنفر علی خاں، ڈاکٹر ایس کے جعفری

۹ - ۱۰ رام چتر ملک · دھمار

دوپہر

۱ - ۲۰ پرمود پانڈے کا دیہ دھارا

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ

۸ - ۱۵ یستک سمیکشا: مہیدر کمار مانو

بدھ ۱۵ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ کشن بھٹ: گیت، بھجن

۸ - ۳۰ رام داس منگرے: خیال

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی

۸ - ۰۵ ساہتیک کادیہ پاٹھ
ڈاکٹر مبیش سنتوشی

۱۰ - ۰۵ رام داس منگرے: خیال

۱۰ - ۳۰ علی احمد حسین: شہنائی

اندور

اسٹاور الف ۴۶۲٫۹۶ میٹر ۶۴۸ کلوہرٹز

اسٹاور ب ۱۸۹٫۳ میٹر ۱۵۸۶ کلوہرٹز

بدھ یکم اپریل

صبح

۸ - ۲۰ غلام علی: غزلیں

۹ - ۱۰ علی اکبر خاں
سرود پر عالم گیری

شام

۶ - ۳۰ لوک گیت

۹ - ۱۵ گھر پریوار پروگرام

جمعرات ۲ را پریل

صبح

۸ - ۲ راسندر شکلا گیت

۸ - ۳ ڈی۔ وی پلسکر خیال نوڑی

۹ - ۱ سدھ رام جادھو اور ساتھی
سندری وادن

شام

۵ - ۳ یونیورسٹی پروگرام
اسر یہ ڈاکٹر آر کے جھلانی

۸ - ۰۰ آمنے سامنے

جمعہ ۳ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ میا کیور · غزلیں

۸ - ۳ غلام مصطفےٰ خاں
گن کلی میں خیال

دوپہر

۲ - سار حسین خاں
شاستریہ سنگیت

رات

۹ - ۱۵ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۴ را پریل

صبح

۸ - ۲ نریندر پنڈت: سگم سنگیت

۸ - ۳ گریش راگ لسنت ملکھاری

۹ - ۱۰ ایم ایل بڑودیا
ستار پر راگ جونپوری

رات

۹ - ۱۵ مالو درشن

اتوار ۵ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ اسس ماس کا گیت

۹ - ۴۵ بچوں کیلئے

دوپہر

۱ - ۱۰ من بھاون

شام

۶ - ۳۰ الودودھ لوک گیت

پیر ۶ را پریل

صبح

۸ - ۲ کمدا لوکل گیت

۸ - ۳ ایس ایم تامبے ساستریہ سنگیت

۹ - ۱ لکشمی نارائن بنوا۔
یکھاوج پر یوتال

رات

۸ - ۰۰ براڈ کاسٹنگ سماچار درشن

منگل ۷ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ شالیندر بوگی · غزلیں

دوپہر

۲ - ۲ بھجن

شام

۶ - ۲ کلینا مزمدار · گیت

۸ - ۳۰ ایم آر گوتم: راگ شدھ کلیان

بدھ ۸ را پریل

صبح

۸ - ۲۰ اوم پرکاش شرما
گیت اور بھجن

۸-۲۰ حسین بخش ۔ خیال گن کلی

دوپہر

۱۲-۲۰ خواتین کیلئے

رات

۹-۲۰ ترنگ

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۸-۲۰ پروین سلطانہ غزلیں

۸-۳۰ سمن ڈانڈیکر
شاستریہ سنگیت

۹-۱۰ دیپک گروڑ
طبلہ پر تین تال

دوپہر

۲-۲۰ عابد حسین خاں ۔ غزل

رات

۸-۰۰ بترنیکا پروگرام

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۸-۲۰ اوسا مرواہ غزلیں

۸-۲۰ کمار گندھرو شاستریہ گائن

۹-۱۰ ملرام ناٹھک ۔ ستار وادن

دوپہر

۲-۲۰ قوالی

رات

۹-۱۵ نگراور ناگرک

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۸-۲۰ شیاملا کانونڈے گیت اور بھجن

۸-۳۰ ایرن رائے چودھری
راگ بھٹیار

دوپہر

۱-۱۰ رام داس مونگرے
راگ جاروکیشی

شام

۶-۲۰ ابھیشوری ویاس
سگم سنگیت

۹-۱۵ مالودرشن

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۸-۲۰ اسں ماسں کا گیت

۸-۳۰ مراٹھی پروگرام

۹-۱۵ سندھی پروگرام

دوپہر

۱۲-۳۰ گھر پریوار

۱-۱۰ من جاون

۲-۲۰ شوبھا گرتو ۔ ٹھمری

رات

۹-۱۵ آپ کا پترملا

پیر ۱۳ اپریل

صبح

۸-۲۰ جے شری تھتے
سگم سنگیت

۹-۱۰ ساونت رام کامٹے
کلارنیٹ وادن

شام

۶-۲۰ لوک گیت

۹-۱۵ وگیان جگت

منگل ۱۴ اپریل

صبح

۸-۲۰ تبلا ورما ، سگم سنگیت

۹-۱۰ آکاشوانی وادیہ ورند

دوپہر

۲-۲۰ بھجن

رات

۸-۰۰ یگ لودھ پروگرام

بدھ ۱۵ اپریل

صبح

۸-۳۰ منکور علی خاں
راگ وبھاس

۹-۱۰ ایم ایم گوڈبولکر
تارشہنائی پر راگ توڑی

دوپہر

۲-۰۰ نارائن راؤ ویاس
راگ گوڑ ملہار

شام

۶-۲۰ سلھا پنڈت
گیت اور بھجن

۸-۳۰ وامنک راؤ پٹوردھن
راگ للت گوری

۹-۳۰ ترنگ

۹-۴۵ من بھاون

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد : ۱۹۷/۲ میٹر — ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی : ۲۲۹/۹ میٹر — ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

[illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

[illegible]

بدھ یکم اپریل

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۰۰ ستیشی موہن
بھٹ : ستار

۷-۳۰ سب رنگ : اردو میں پروگرام
(روزانہ)

شام

۷-۳۰ اچھے گھر اچھے شیوا

۹-۳۰ پراگ

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۰۰ جتیندر ابھیشکی
خیال

شام

۵-۳۰ یووا وانی

۷-۳۰ اچھے گھر اچھے تیوار

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت

دوپہر

۱-۰۰ جی دناٹے : خیال

شام

۸-۱۵ مراٹھی میں بات چیت : ناٹک

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۸-۴۰ شور شلپ

دوپہر

۱-۰۰ کنکنا بنرجی : خیال

شام

۸-۱۵ اون ہاؤس : از نیلکنٹھ بوکمارے

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۵ اپریل

صبح

۹-۰۵ بال سبھا

۹-۴۰ ہندی میں پروگرام

پیر ۶ اپریل

صبح

۷-۱۵ منی لال ناگ : للت، خیال

شام

۸-۱۵ ہندوستانی جہاز رانی
مراٹھی میں تقریر

۱۰-۰۰ میناکشی مکرجی : خیال، باگیشری

منگل ۷ اپریل

صبح

۷-۱۵ جگدیش پرساد پنڈت : خیال

شام

۸-۱۵ ورلڈ ہیلتھ ڈے : تقریر (مراٹھی)

۱۰-۰۰ شجاعت حسین خاں: ستار

بدھ ۸ اپریل

صبح

۷-۱۵ مدھورام کرشنن: وائلن

شام

۹-۳۰ مباحثہ

۱۰-۰۰ اپنی اوڑر

جمعرات ۹ اپریل

صبح

۷-۱۵ پدما کر کلکرنی: خیال

شام

۸-۱۵ دھونی چترا

۱-۰۰ میرا پراچی: خیال باگیشری

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

دوپہر

۱-۰۰ ہیرابائی بڑودیکر: خیال ملتانی اور اسٹیج گیت

شام

۸-۱۵ ودنیانا بچی ناو لے والا مراٹھی میں تقریر

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح

۷-۱۵ لوک سنگیت

۸-۴۰ سورشلپ

دوپہر

۱۲-۳۰ رنگ محفل

شام

۸-۱۵ اون پاؤس: از نیلکنٹھ پکھارے

اتوار ۱۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ جے. ایل. راناڈے: خیال

۹-۰۰ علاقائی خبریں وخطوط (ہندی)

۹-۰۵ بال سبھا

۹-۴۵ ہندی میں پروگرام

دوپہر

۱-۰۰ بھگتی منڈل: خواتین کیلئے مراٹھی میں پروگرام

شام

۵-۳۰ یووا وانی

۱۰-۰۰ راگ رنگ: کلاسیکی گائن

پیر ۱۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ عبدالحلیم جعفر خاں: ستار

۸-۴۰ بھاؤ گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی گانے

۱-۰۰ فیاض احمد اور نیاز احمد خاں کلاسیکی گائن

شام

۸-۱۵ ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر مہاراشٹرا تیل سماج سدھارک

تقریر از گنگادھر پانتاونے

منگل ۱۴ اپریل

صبح

۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی: پرتیما سترا

۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ متر اسنگیت

۱-۰۰ کلاسیکی موسیقی

۱-۴۰ سگم سنگیت

شام

۱۰-۰۰ بکل چٹرجی: گائن

بدھ ۱۵ اپریل

صبح

۷-۱۵ شریپد کلکرنی کلاسیکی موسیقی

۸-۴۰ ٹھمری: دادرا

دوپہر

۱۲-۳۰ چترپٹ سنگیت

۱-۰۰ مالنی راجورکر: خیال

۱-۴۰ یگل گان

شام

۶-۳۰ گاؤں کے بھائیوں کے لئے

۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف وخوشخط تحریر کیجئے۔

سری نگر

میڈیم ویو　سری نگر الف۔ ۲۶۸۱۸ میٹر ۱۱۱۶ کلوہرٹز

شارٹ ویو　سری نگر ب ۴۱۰۳ میٹر ۷۸۹ کلوہرٹز

۴۹۱۱ میٹر　۶۱۱۰ کلوہرٹز　۹۱۵۴ میٹر　۳۲۷۷ کلوہرٹز

پہلی مجلس　صبح ۳۰-۶ سے صبح ۰۰-۱ تک

دوسری مجلس　صبح ۲-۱۱ سے رات ۰۵-۱۱ تک

(اتوار کو صبح ۳۰-۶ سے رات ۰۵-۱۱ تک مسلسل)

خبریں

علاقائی خبریں

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی: بھگتی سنگیت کا پروگرام

۶-۵۰ روشنی / گاشر اچھر برگزیدہ شخصیتوں کے زریں اقوال

۷-۱۵ کاشتکارن ہندہ خاطرہ (سوائے جمعہ)

۷-۳۰ زونہ ڈب: سلسلہ وار فیچر (سوائے ہفتہ)

۸-۲۰ گھرانوں کے لیے: گھرانوں کیلئے اردو میں پروگرام (اتوار)

نوبہ نو: یووانی سے انتخاب (پیر)

پنجابی پروگرام: منگل، جمعرات اور اتوار ۴ بجے شام

شش رنگ: ریڈیو ڈائجسٹ (بدھ)

گھرہ بارہ خاطرہ گھرانوں کیلئے کشمیری میں پروگرام: ہر جمعہ کو

مول شعار (ہفتہ I، II، IV)

حرف حرف (ہفتہ III، V)

۸-۳۵ پروہ (ہفتہ I، III اور V)

ذات تبرات (ہفتہ II اور IV)

۹-۰۵ ریڈیو ڈائری (سوائے منگل روزانہ)

میزان (منگل)

۹-۳۰ تونہ فرمائش۔ سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے (روزانہ اور ہر منگل کو رات کے دس بجے)

۱۰-۰۰ ریڈیو نیوز ریل (ہر اتوار کو)

۱۰-۱۵ ہونہار: بچوں کے لیے اردو پروگرام (ہر اتوار)

۱۱-۰۰ ثقافت

کشمیری میں کلچرل میگزین (اتوار I)

فلم میگزین (اردو) (اتوار II)

سنگیت میگزین (اتوار III)

فلم میگزین (کشمیری) (اتوار IV)

ثقافت: کلچرل میگزین (اردو) (اتوار V)

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ (سوائے اتوار روزانہ)

۱۲-۴۰ پراگ: ہندی میں پروگرام (اتوار I)

رسالو منزہ (اتوار II)

یمی چھیہ ذنان (اتوار III)

ایک آواز: فلمی گانوں کا پروگرام (اتوار IV)

کورس (اتوار V)

۱-۰۰ مغربی موسیقی

۱-۳۰ اور ۰۰-۳ فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام

۲ - ۲ کہکشاں: یوووانی سے انتخاب
(اتوار I)
سو نتزل: (اسٹوڈیو سے
باہر ریکارڈ کیا گیا پروگرام)
(اتوار II)
بزم شعار: کشمیری میں مشاعرہ
(اتوار III)
بات ایک فلم کی (اتوار V)
آش نہ گاش (دیہاتی سننے
والوں کیلئے (جمعہ)
۴ - ۰ پنجابی پروگرام (ہر اتوار)
۴ - ۳۰ ہی مال: خواتین کے لیے پروگرام
(کشمیری) (ہر اتوار)
پہاڑی پروگرام (ہر جمعرات)

شام

۵ . گوجری پروگرام (جموں سے ریلے)
۵ - ۲۵ گوجری پروگرام (جموں کیلئے ریلے)
۶ - ۱۵ گامی بھاین ہندہ خاطرہ
دیہاتی بھائیوں کے لیے پروگرام
۸ - ۰ وادی آواز: پاکستان اور پاکستانی
مقبوضہ کشمیر میں سننے والوں کیلئے
پروگرام) (جمعہ کو ایک گھنٹے کیلئے)
۸ - ۴ یراگاش: غیر نصابی تعلیمی پروگرام
(سوائے پیر اور جمعہ کے روزانہ)
سونتہ ولیور: (نئی تخلیقات
پر مبنی پروگرام (ہر پیر کو)
۸ - ۴۰ اس ہفتے کا خط (ہر پیر کو)
۸ - ۴۵ تو نہ چیٹھی واژ (کشمیری میں سامعین
کے خطوں کے جواب) ہر اتوار کو
اردو میں بات چیت (ہر پیر کو)
کشمیری میں بات چیت (ہر منگل کو)
خط کیلئے شکریہ (اردو میں خطوں
کے جواب (ہر بدھ کو)
کھیلوں کی دنیا (جمعرات I)
ہیلتھ فورم (جمعرات II اور IV)
کھیلن ہند دنیا (جمعرات III، V)
انگریزی میں بات چیت (ہر ہفتہ کو)

۹ - ۲۰ سلسلہ وار کھیل (ہر اتوار کو)
اردو اور کشمیری میں کھیل (ہر پیر کو)
حسن ماضی (آرکائیوز سے انتخاب)
(منگل I)
سائنس میگزین (اردو) منگل II
صدیوں پہلے (راج ترنگی پر مبنی
پروگرام) (منگل III)

سائنس میگزین (کشمیری) منگل IV
سنچیکا (ہندی میں پروگرام)
(منگل V)
منظر (تعمیر و ترقی پر مبنی پروگرام)
(سرینگر سے) بدھ I
ملاقات (مشہور شخصیات سے
ملاقات (بدھ II)
منظر (تعمیر و ترقی پر مبنی پروگرام)
(جموں سے ریلے) بدھ III
سنگرمال (کشمیری میں ادبی
پروگرام) بدھ IV
پتریکا: (ہندی میں پروگرام)
(بدھ V)
علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام
(جمعرات I)
فیچروں کا نیشنل پروگرام
(جمعرات II)
ودِ دھا (ہندی میں پروگرام)
(جمعرات III)
کھیلوں کا نیشنل پروگرام
(جمعرات IV)
ایک شام سنگیت کی (جمعرات V)
گفتگو: (اردو میں مباحثہ)
(جمعہ I)
رائے نرائے (کشمیری میں مباحثہ)
(جمعہ II)
ہم قلم (اردو میں ادبی پروگرام)
(جمعہ III)
اپنی دھرتی اپنا دیش (فیچر)
(جمعہ IV)
مشاعرہ: (اردو میں مشاعرہ
جمعہ V
میانی زندگی میون کار
(مشہور شخصیات کے ساتھ
ان کی زندگی اور فن کے بارے
میں گفتگو (ہفتہ I)
بزم سامعین (کشمیری)
ہفتہ II
محفل (مشہور شخصیات کے
ساتھ ان کی زندگی اور فن کے
بارے میں گفتگو (اردو)
(ہفتہ III)
بزم سامعین (اردو) ہفتہ IV
سنگیت رس (موسیقی کا پروگرام)

ہفتہ V
۱۰ - ۰۰ آپ کی فرمائش: سامعین کی
پسند پر فلمی گانے (بدھ اور اتوار کو)
زندہ پوشہ مال: موسیقی کا پروگرام
جمعرات III
محفل موسیقی (جمعہ I)
اسپورٹس میگزین (جمعہ II)
گاشہ تارکھ (مشہور کشمیری
شاعر پر فیچر) جمعہ III

بدھ یکم اپریل

صبح

۵ - ۰۷ صبح گاہی
ایم کے پنڈتا: نظم خوانی
۸ - ۰۰ پرتو خیال
بیگم اختر: غزلیں
۸ - ۲۰ پنجابی پروگرام
۱۱ - ۳۰ عبدالصمد شیخ اور ساتھی
چھکری اور روف

دوپہر

۱۲ - ۴۰ پراگاش
۲ - ۳۰ شاستریہ سنگیت

رات

۸ - ۳ کشمیری موسیقی
۸ - ۴۵ خط کیلئے شکریہ
اردو میں سامعین کے خطوں کے جواب
۹ - ۳۰ سطر سرینگر
۱ - ۰ آپکی فرمائش فلمی نغمے

جمعرات ۲ اپریل

صبح

۵ - ۰۷ صبح گاہی
استاد احمد قوال و ساتھی، قوالی
بھجن (ریکارڈ)
۸ - ۰۰ پرتو خیال
احمد حسین و محمد حسین۔ غزلیں
۸ - ۲ گھر بارہ خاطرہ
کشمیری میں گھرانوں کیلئے پروگرام
۹ - ۰۵ دلچسپ خبریں
۱۱ - ۳۰ غلام محمد ساز نواز و ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۴ - ۰۰ ہم کیاری

داستان (جمعہ IV، V)
یادتھ (کشمیری میں ڈائجسٹ)
ہفتہ II
امر سنگیت ہفتہ IV
کورس گانے ہفتہ V
۱۰ - ۳۰ بزم قوالی ہر جمعرات کو
شہر صدا: (سامعین کی
فرمائش پر غیر فلمی گانے
(ہر ہفتہ کو)

۴ - ۳۰ پہاڑی پروگرام

رات

۸ - ۳۰ کچھ پٹھ: سلسلہ وار فیچر
۸ - ۴۵ ہیلتھ فورم (کشمیری)
۹ - ۳۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۳ اپریل

صبح

۵ - ۰۷ صبح گاہی
ایچ آر مولنگا: نعت
پشپارینہ: بھجن
۷ - ۳ گاندھی کتھا
۸ - ۰ پرتو خیال
سیما شرما: غزلیں
۸ - ۲ پنجابی پروگرام
۱۱ - ۳ کشمیری موسیقی
اسد شاہ اور ساتھی

دوپہر

۲ - ۳ شاستریہ سنگیت
۴ - ۰۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام

۶ - ۱ ظہور احمد: غزل
۹ - ۳۰ گفتگو، اردو میں مباحثہ
۱۰ - ۰۰ داستان

ہفتہ ۴ اپریل

صبح

۵ - ۰۷ صبح گاہی
ایم اے تبت بقال، صوفیانہ موسیقی
پشپا ہس، نعت
۸ - ۰۰ پرتو خیال
محمد یعقوب: غزل
۸ - ۲۰ مولل شعار

۸-۳۵ 'پروہ' کشمیری میں بات چیت
مقرر : محمد امین پنڈت
۱۱-۳۰ ایم اے تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۴۰ پراگاش
۲-۱۵ غلام محمد شیخ بنڈہ پوری اور
ساتھی : گائن
۲-۳۰ شاستریہ سنگیت
۴-۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
۴-۳۰ رحمت اللہ خاں اور نسیم اختر
غزل

رات
۸-۴۵ انگریزی میں بات چیت
۹-۳۰ 'میانی زندگی میون کار'
پیش کش : اے کے رہبر
۱۰-۳۰ صوفیانہ موسیقی

اتوار ۵ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
پشپا بنس ، نعت
ایم اے تبت بقال : لیلا
۸-۰۰ راجندر کمار کا چرو : غزلیں
۱۰-۱۵ 'ہونہار' اردو میں بچوں کیلئے پروگرام
۱۱-۳۰ ڈراموں کا نیشنل پروگرام
'یہودی کی لڑکی' آغا حشر کاشمیری کے
اسٹیج ڈرامے کا کشمیری روپ

دوپہر
۱۲-۴۰ 'پراگ' ہندی نظم
۲-۱۵ 'ساز اور آواز'
۲-۳۰ 'کہکشاں' یووا وانی سے انتخاب
رات
۸-۳۰ 'پراگاش'
۸-۴۵ 'تو ہنز چٹھی واز' سامعین کے خطوں
کے کشمیری میں جواب
مسودہ : اقبال احمد مہجور
آواز : پی ایل رازداں
۹-۳۰ 'سندباد جہازی' مزاحیہ مزاح کا پروگرام
تحریر و پیشکش : پشکر بھان
۱۰-۰۰ 'آپکی فرمائش' فلمی نغمے

پیر ۶ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
جمیل احمد : نعت
۶-۵۰ روشنی
۷-۰۵ اندرا کا چرو : کشمیری سنگیت
۸-۰۰ سیما شرما اور شانتی کول
غزلیں
۹-۰۵ ریڈیو ڈائری - گیت اور غزل

دوپہر
۱۲-۱۵ اسکول براڈکاسٹ
ٹیچرز فورم
۲-۱۵ عبدالرزاق اور ساتھی
چھکری اور روف
۴-۳۰ اندرا کا چرو : غزلیں

رات
۸-۳۰ 'سونتہ ویوز' (موسیقی کا پروگرام)
۸-۴۵ 'اسلامی کلچر اور ہند آرین تہذیب'
اردو تقریر از پروفیسر مقبول احمد
۹-۳۰ 'الماس کنجہ' کشمیری ڈرامہ
تحریر : موہن لال آش

منگل ۷ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
کورس
۷-۰۵ آرتی تکو ، کشمیری سنگیت
۸-۰۰ آوک گنگولی اور جمیل احمد
غزلیں
۹-۰۵ میزان
۱۱-۳۰ عبدالخالق ، صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۴۰ بھجن
۲-۱۵ نسیم اختر اور آرتی تکو ، غزلیں
۴-۳۰ جی - ایم - ڈی بلپوری اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸-۳۰ 'پراگاش'
۸-۴۵ 'سام نوہ سرہ'
یوسف زلیخا محمود گامی سنز
کشمیری تقریر از غلام نبی خیال
۹-۳۰ 'حسن ماضی'
آرکائیوز سے انتخاب
۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے
۱۰-۳۰ بزم قوالی

بدھ ۸ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
حب الوطنی کے گانے
مشتاق حسین : سلام
۷-۰۵ راج بیگم اور اداین کول
کشمیری موسیقی
۸-۰۰ نور جہاں ، غزلیں
۸-۳۰ 'شش رنگ' ریڈیو ڈائجسٹ
۹-۰۵ ریڈیو ڈائری اور گیت و غزلیں
۱۱-۳۰ محمد منور مٹو اور ساتھی
کشمیری موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۳۰ شاستریہ سنگیت
۴-۳۰ عبدالاحد پرے : غزلیں
رات
۸-۳۰ پراگاش
۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ
سامعین کے خطوں کے جواب
۹-۳۰ 'ملاقات'
مشہور آرٹسٹ کشوری کول کے
ساتھ انٹرویو -
انٹرویور : زبیر رضوی
۱۰-۰۰ آپکی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

جمعرات ۹ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
چترا سنگھ : نظم خوانی
۷-۰۵ وی کے ملا اور کیلاش مہرہ
کشمیری موسیقی
۸-۰۰ اوشا ٹنڈن : غزلیں
۸-۲۰ پنجابی پروگرام
۹-۰۵ دلچسپ خبریں (جموں سے ریلے)
۹-۱۰ گیت اور غزل

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ (اردو)
۱۲-۴۰ عبدالاحد پرے ، غزلیں
۲-۱۵ علی محمد شیخ اور ساتھی : چھکری
۲-۳۰ شاستریہ سنگیت
رات
۸-۳۰ 'پراگاش'
۸-۴۵ ہیلتھ فورم
ڈاکٹر اے کے کول کے ساتھ انٹرویو

جمعہ ۱۰ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
علی محمد : نعت
۶-۵۰ 'گاشر اچھر'
۷-۰۵ سدھارتھ کول : کشمیری سنگیت
۷-۱۵ گاندھی کتھا
۸-۰۰ راحت علی : غزلیں
۸-۳۰ گھر بارہ خاطرہ
کشمیری میں گھرانوں کیلئے پروگرام
۱۱-۳۰ عبدالرشید حافظ اور ساتھی
کشمیری موسیقی

دوپہر
۱۲-۴۰ شنکر شمبھو قوال اور ساتھی
نعت اور منقبت

رات
۹-۳۰ 'رائے ترائے' کشمیری میں مباحثہ
۱۰-۰۰ اسپورٹس میگزین

ہفتہ ۱۱ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
منیر خاتون : نعت
۶-۵۰ گاشر اچھر
۷-۰۵ جلال گیلانی : کشمیری موسیقی
۷-۳۰ لوکہ باتھ
۷-۳۵ سازینہ
۸-۰۰ اقبال قریشی : غزلیں
۸-۲۰ مولل شعار
۸-۳۵ ذات بترات
۹-۰۵ ریڈیو ڈائری اور گیت و غزل

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۴۰ غلام محمد راہ : غزلیں
۲-۳۰ علی محمد شیخ اور ساتھی
چھکری اور روف
۴-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
چھکری اور روف۔
رات
۸-۳۰ پراگاش
۸-۴۵ انگریزی میں بات چیت

۹-۲۰ بزم سامعین (کشمیری)
۱۰-۳ 'شہر صدا'
غیر فلمی فرمائشی نغمے

اتوار ۱۲ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
نیلم ساہنی : شبد
۷-۰۵ غلام حسن صوفی : کشمیری موسیقی
۸- جگجیت سنگھ : غزلیں
۸-۲ گھرانوں کیلئے (اردو)
۱۰-۱۵ 'ہونہار' (اردو)
بچوں کیلئے ملاجلا پروگرام
۱۱-۲ 'لہراتے سائے' اردو ڈرامہ
تحریر : حامدی کاشمیری

دوپہر
۱۲-۴ 'رسالو منزرہ' میگزینوں سے انتخاب
۲-۱۵ ساز اور آواز
۲-۳۰ غزلیں
۴ - پنجابی پروگرام
۳-۴ 'وہی مال' کشمیری میں خواتین کے لیئے پروگرام

رات
۸-۳ پراگاشش
۹-۲ 'سندباد مجاہد' قسط ۲
طنز و مزاح کا پروگرام
پیشکش پشکر بھان
۱۰-۱۵ آپکی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

پیر ۱۳ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
صابر حسین : نعت
۷-۰۵ نسیم اختر اور راج بیگم
دوگانے
۸-۰۰ ریتا گنگولی : غزلیں
۸-۲۰ 'نوبہ نو' یووا وانی سے انتخاب
۹-۰۵ ریڈیو ڈائری اور گیت و غزل
۱۱-۳۰، دوپہر ۲-۱۵ غلام محمد درزی اور ساتھی : کشمیری موسیقی / چھکری
رات ۴ راج بیگم غزلیں

۸-۴۵ نئی منزلیں نئے نشانے 'معدنیت کے ذخیرے' دستاویزی پروگرام از فیاض رفعت

۱۰-۳۰ کشمیری لوک موسیقی

منگل ۱۴ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
کیلاش مہرہ اور ساتھی : نعت
۷-۰۵ رحمت اللہ خاں : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ اقبال قریشی : غزلیں
۸-۲۰ پنجابی پروگرام ۹-۰۵ میزان
۱۱-۳۰ رمضان جو اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈ کاسٹ
۱۲-۳۰ بھجن

۴-۳۰ عبدالصمد شیخ اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸-۳۰ پراگاشش
۸-۴۵ 'بوچھس اکھ خیال باون شیربان'
کشمیری میں بات چیت
از محمد زماں آزردہ
۹-۳۰ سائنس میگزین (اردو)
۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری نغمے

بدھ ۱۵ اپریل

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
محمد عبداللہ تبت بقال : نظم خوانی
۷-۰۵ غلام حسن صوفی
کشمیری موسیقی
۸-۰۰ اجیت کور : غزلیں
۸-۳۰ 'شش رنگ' ریڈیو ڈائجسٹ
۱۲-۴۰ راج بیگم : غزلیں
۲-۱۵ عبدالغنی مالونی اور ساتھی
چھکری
۸-۳۰ پراگاشش

بقیہ جے پور

۶-۲۵ کھیتی اور گھر : تقریر
۶-۳۵ چرنجی لال : لوک گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی .. ۸-۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ ہندی تقریر ۹-۳۰ سندھی پروگرام
۱۰-۰۰ نکھل چٹر جی : گائن

بدھ ۱۵ اپریل

صبح
۷-۳۰ / دوپہر ۱-۱۰
شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ پریل
اوشارانی، ہیشوری، ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰، ۹-۲۰ سگم سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت

دوپہر
۱-۳۰ چندریکھا شرما، لوک سنگیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی ۲۵-۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ 'پاگل قوم' ناٹک
تحریر : دھیان الیس تو مارا جا
پیشکش : سکھ دیو سنگھ کپور
۱۰-۳۰ علاؤ الدین لنگا اور ساتھی
لوک گیت

بقیہ :- کولانڈا

پرچھائیاں دیکھیں۔
سب طرف سے مایوس ہو کر میں نچلے طبقے کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ ان کے یہاں خدمات و احساسات زیادہ شدید ہیں۔ ان کے دل و ذہن میں زیادہ اضطراب ہے۔ اور وہ مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں منہمک ہیں۔ وہ باہم اشتراک سے کام کر رہے ہیں اور ان کے یہاں منافقت بھی نہیں ہے، وہ چاہتے ہیں کسی طرح اس شعلے کا حل نکلے۔ ان لوگوں نے میری باتوں کو زیادہ توجہ سے سنا اور لائحہ عمل بھی تیار کیا۔ سب سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔
بالآخر ایک دن ہم لوگوں نے طے کیا کہ سب ایک ساتھ جنگل کی جانب کوچ کریں اور چل کر دیکھیں کہ اس جانب جانے والے پھر واپس کیوں نہیں آتے۔
حالانکہ جنگل کا راستہ بہت پُرخطر تھا۔ سرِ شام خوفناک آوازیں آنی شروع ہو جاتیں اور ایسا محسوس ہوتا کہ ہزاروں عفریت آپس میں ٹکرا رہے ہوں۔
لیکن ان سارے خطرات سے بے پرواہ ہو کر ہم نے جنگل کی سمت کوچ کا پروگرام بنا لیا۔
ہمارا قافلہ جنگل کی سمت چل پڑا۔ ہم بہت اندر تک گھستے چلے گئے لیکن ہمیں کہیں کوئی نشان تک نہیں ملا جنگل بالکل سنسان تھا۔ ہم یہ سوچ رہے تھے کہ آخر یہاں آنے والے کہاں چلے جاتے ہیں کہ ہماری نظر لاتعداد پنجروں پر پڑی۔ بے شمار ہڈیوں کے ڈھانچے بکھرے ہوئے تھے۔ ہماری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ان کے جسم سے گوشت غائب تھا۔ کسی کی شناخت ممکن نہ تھی۔ مگر ہمیں یقین تھا کہ یہ ہماری بستی کے ہی افراد ہیں۔ انھوں نے یہاں آ کر اپنی جان گنوا دی۔ پتہ نہیں وہ کون سی کشش تھی جو انھیں یہاں تک لائی اور لقمۂ اجل بنا گئی ــــ اس کے بعد کافی تلاش و جستجو کے باوجود ہمیں کچھ نہیں ملا۔ کسی ذی روح کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔
ہم بالکل مایوس ہو گئے اور واپسی کا قصد کیا۔ ــــ جنگل سے باہر نکل کر ہم نے بستی کی راہ لی لیکن دور سے ہی ہمیں آگ کی سرخ سرخ زبان لہراتی ہوئی دکھائی دی جو ہمارے گھروں کو کاغذ کی طرح چاٹ رہی تھی ــــ پوری بستی دھند کی چادر میں گم ہو چکی تھی ــــ (پٹنہ سے نشر)

رضوان احمد
ایڈیٹر عظیم آباد ایکسپریس باقر گنج ــ پٹنہ (بہار)

دوردرشن لکھنؤ

چینل ۴- ۶۲/۲۵ میگاہرٹز (تصویر)
چینل ۱۱--- ۶۷/۷۵ میگاہرٹز (آواز)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

شام ۶- ۶ چوپال (دیہی عوام کے لیے پروگرام) (سوائے اتوار اور منگل) اتوار کو ننھے بچوں کے لیے ۶- بجے سے منگل کو ۶-۳۰ کا منگار سبھا (مستی مزدوروں کے لیے) ۹ سماچار ۹-۱۰ کل کے پروگرام ۹- اختتام

ہفتہ وار نشر ہونے والے پروگرام

اتوار

شام ۶- بجے سے (بچوں کیلیے) ۶-۳۰ چیتا سیکل (مہینہ بھر کے پروگراموں کی تفصیلات) ۶-۴۰ اور ۸-۱۵ مدر کچھ ۸-۱۰ رداصیاں وین ۹- کل کے پروگرام اور اختتام

پیر

... آپ کا سواستھ / سواستھ سمپدا ۸-۱۵ ایف ڈی

فلم ۳ ، سرسوتی چندر ہی اردو ادبی میگزین پروگرام، ۵-۸ مختصر فلم ۸-۱۵ آنچل ۹-۳ آبشار

منگل

شام ۶- گھر چوبارہ (خواتین کے لیے) ۳ ، کلا اور کرتی ۲۵، لوک سنگیت اور رتیہ ۸-۱۵ دوردھارا/ دلستن مدیشن ۳ ، ناٹک

بدھ

شام ۶- کھیل جگت ۳- سرگم (کلاسیکل پروگرام) ۸-۱۵ آپ کی ڈاک ۳- صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے (ٹیلی فلم) آنچل

جمعرات

شام ۶- یوگ ابھیاس / ایہی ایہی بات ۳- یووادرشن (نوجوانوں کے لیے) ۸-۱۵ آنچل / حالات حاضرہ ۳ ، ۸ چتہار (فلمی رقص اور موسیقی)

جمعہ

شام ۶- پھلواری (بچوں کے لیے) ۳- ، اردو پروگرام

(اردو ادبی میگزین پروگرام) ۸-۱۵ سانسکرتی وی ایں ایف / انگیاں جگت

ہفتہ

شام ۶- گھرکی دسار علاقائی فیچر فلم ۳-۱۰ اسرتے کلاکار ایبار، مرتبہ ۸-۱۵ ، ۹ پرگتی کی اور ۳-۸ ٹی وی دستاویزی فلم ۲۵ ، ۹ انگریزی فلم سیریل

خصوصی پروگرام

بدھ یکم اپریل

شام ۸-۳۰ نوٹنکی

جمعرات ۲ اپریل

شام ۷-۳۰ یوادردرشن
مشرق اور مغرب کا ملن
سازو آواز : گلوکاری

جمعہ ۳ اپریل

شام ۸-۱۵ سائنس کی دنیا
۸-۳۰ گنجن : ہلکی موسیقی

ہفتہ ۴ اپریل

شام ۷-۳۰ رقص ۸-۱۵ پرگتی کی اور ترقی کی سمت فلمز ڈویژن کی فلم ۸-۳۰ ٹی وی ڈاکومنٹری فلم

بدھ ۸ اپریل

شام ۸-۳۰ ترنگ (اسکٹ)

جمعرات ۹ اپریل

شام ۷-۳۰ یووادرشن : نوجوانوں کے لیے پروگرام (ان کا کہنا ہے)

جمعہ ۱۰ اپریل

شام ۸-۱۵ دگیان اور جن جیون ۸-۳۰ گنجن : ہلکی موسیقی

ہفتہ ۱۱ اپریل

شام ۷-۰۰ اور ۷-۳۰ اور ۸-۱۵ علاقائی فیچر فلم ۱۰-۸ آمنے سامنے

منگل ۱۴ اپریل

شام ۷-۳۰ امروائی ۸-۱۵ فلمز ڈویژن کی فلم ۸-۳۰ ناٹک

دوردرشن سرینگر

بینڈ ۱ ۶۲/۲۵ ایم ایچ زیڈ (تصویر)
چینل ۵ ۶۷/۷۵ ایم ایچ زیڈ (آواز)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

شام ۷-۰۰ سے ۷-۳۰ تک دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) ۸-۰۰ سے ۸-۱۵ تک خبریں (ڈی ہیڈ) ۸-۱۵ سے ۸-۱۷ تک پروگراموں کا خاکہ ۹-۴۵ سے ... تک خبریں (اردو) ۱۰-۰۰ بجے پروگراموں کا اختتام پیر تا جمعرات بچوں کے لیے تعلیمی پروگرام صبح ۱۱-۰۰ سے ۱۱-۲۰ تک

خصوصی پروگرام

بدھ یکم اپریل

شام ۷-۳۰ ڈوگری پروگرام ۷-۴۵ ہلکی پھلکی موسیقی ۸-۵۰ ترقیاتی منصوبوں پر مبنی پروگرام

جمعرات ۲ اپریل

شام ۸-۱۷ فلمی نغمے ۹-۰۰ حالات حاضرہ ۹-۳۰ دستاویزی فلم

جمعہ ۳ اپریل

شام ۷-۰۰ شہری ذمہ داری پر مبنی پروگرام ۹-۱۵ صحت سے متعلق اردو میں پروگرام

ہفتہ ۴ اپریل

شام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی ۷-۴۵ ایک نغمہ ۸-۱۷

سلسلہ وار انگریزی فلم

اتوار ۵ اپریل

صبح کی محفل ۱۱-۰۰ بجے بچوں کے لئے کشمیری میں پروگرام باس ۱۱-۳۰ کشمیری موسیقی ۱۱-۵۰ یونی ورسٹی کے لئے ۱۲-۱۰ انتخاب شام ۶-۰۰ نوجوانوں کیلئے کشمیری میں پروگرام ۶-۳۰ کشمیری موسیقی ۶-۵۰ ردگار ملیش ۱۰-۰۰ اور ۱۰-۹ پیچر فلم

پیر ۶ اپریل

شام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی ۷-۴۵ سائنسی معلومات ۸-۱۷ فلمی نغمے ۸-۵ اردو میں کھیلوں سے متعلق پروگرام ۹-۲۰ معروف شخصیات سے انٹرویوز

منگل ۷ اپریل

شام ۷-۳ کشمیری موسیقی ۷-۴۵ دستاویزی فلم ۸-۱۷ ناظرین کے خطوط کے جوابات ۸-۴۰ سلسلہ وار انگریزی فلم ۹-۳۰ ہلکی پھلکی موسیقی

بدھ ۸ اپریل

شام ۷-۲۰ ڈوگری پروگرام ۷-۴۵ ہلکی پھلکی موسیقی ۸-۵ ترقیاتی منصوبوں پر مبنی پروگرام ۹-۱۵ اردو میں ادبی میگزین پروگرام

جمعرات ۹ اپریل

شام ۷-۲۰ کشمیری موسیقی ۷-۴۰ دستاویزی فلم ۸-۱۷ فلمی نغمے ۹-۰۰ حالات حاضرہ ۹-۲۰ دستاویزی فلم

جمعہ ۱۰ اپریل

شام ۷-۰۰ گوجری پروگرام ۷-۳۰ نعتیہ پروگرام (کشمیری)

۷-۵۰ ہمارے واقفی ۸-۱۷ گھرانوں کے لئے اردو میں پروگرام ۸-۵۰ انتخاب ۹-۱۵ صحت کے متعلق پروگرام (اردو)

ہفتہ ۱۱ اپریل

شام ۷-۰۰ بچوں کے لئے اردو میں پروگرام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی ۷-۴۵ ایک نغمہ (انتخاب) ۸-۱۷ سلسلہ وار انگریزی فلم ۸-۵۰ کشمیری میں مزاحیہ پروگرام

اتوار ۱۲ اپریل

صبح ۱۱-۰۰ بچوں کے لئے کشمیری میں پروگرام ۱۱-۳۰ کشمیری موسیقی ۱۱-۵۰ ڈرامہ ۱۲-۴۰ انتخاب شام ۶-۳۰ نوجوانوں کے لئے کشمیری میں پروگرام ۷-۰۰ بجے اور ۱۷-۸ پر فیچر فلم ۱۰-۰۰ انتخاب

پیر ۱۳ اپریل

شام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی ۷-۴۵ بڑھتے قدم (ٹی وی این ایف) ۸-۱۷ فلمی نغمے ۸-۵ اردو میں کھیلوں سے متعلق پروگرام ۹-۲ معروف شخصیات سے انٹرویو پر مبنی پروگرام

منگل ۱۴ اپریل

شام ۷-۲۰ دستکاریاں اور کشمیری کاریگر ۸-۱۷ ناظرین کے خطوط کے جوابات ۸-۴۰ دوسرے کیندروں سے انتخاب ۹-۱۵ موسیقی کا پروگرام (ایک فنکار)

بدھ ۱۵ اپریل

شام ۷-۳۰ ڈوگری پروگرام ۷-۴۵ ہلکی پھلکی موسیقی ۸-۱۷ سلسلہ وار اردو کھیل ۸-۵۰ ترقیاتی منصوبوں پر مبنی پروگرام ۹-۱۵ ادبی میگزین پروگرام (کشمیری)

پشپا پاگدھرے، کلاسیکی موسیقی کی فنکارہ
کے ساتھ آکاشوانی پٹنہ کے لیے ابھے رشمی انٹرویو کرتے ہوئے۔

فلم اداکار ماسٹر میور
وودھ بھارتی سے خصوصی جے مالا پروگرام پیش کرتے ہوئے۔

عباس داؤد والا اور لینا داؤ دالا کے ساتھ میناکشی ڈیسائی (بائیں)، احمد آباد سے نشر خواتین کے پروگرام میں
بین المذاہبی شادی کے موضوع پر انٹرویو کرتے ہوئے۔

غلام نبی ڈولوال مشہور لوک گائیک اور شاعر
دوردرشن سرینگر کے ایک پروگرام میں۔

سندر لال اور سنتوش کماری، جنھوں نے ایک روپے خرچ سے شادی کی، کے ساتھ
کے جی سنہا آکاشوانی روہتک کے 'چلتے چلتے' پروگرام میں انٹرویو کرتے ہوئے۔

'صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے'،
دوردرشن لکھنؤ سے ٹیلی کاسٹ ناٹک کا ایک منظر۔

اردو مجلس آکاشوانی دہلی

(دائیں سے) خورشید عالم خان، وزیر مملکت برائے تجارت "گاندھی اور پسماندہ طبقے" کے زیر عنوان تقریر پیش کی۔ ڈاکٹر موجید اختر اپنی چند نظمیں پیش کیں۔
سید سبط رضی، ممبر پارلیمنٹ نے تقریر "نیتاجی سبھاش چندر بوس کا جذبہ ایثار" پیش کی۔ شیخ عبداللہ "انکم ٹیکس اور ہماری اقتصادیات" کے زیر عنوان تقریر نشر کی گئی۔
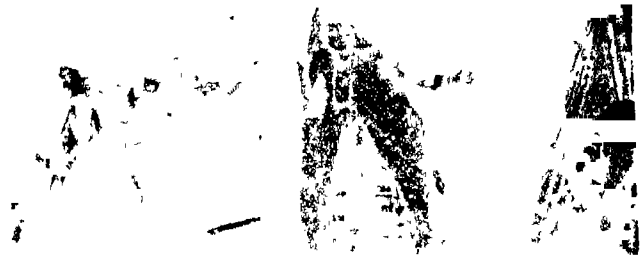
▲ "خواب خواب۔ زندگی" کے زیر عنوان آکاشوانی اورنگ آباد سے نشر فیچر کے شرکاء (دائیں سے)
خان مقیم خان، منور علی رضوی، ایم ایم ظفر، محی احمد، راجندر شندے، کبیر احمد، شائستہ پروین اور بشر نواز۔

▲ گورنمنٹ ہائی اسکول، چھباکی طالبات مدعو سامعین کے روبرو آکاشوانی شملہ کی جانب سے
منعقدہ ایک پروگرام میں ایک لوک رقص پیش کرتے ہوئے۔

▲ آؤمل بیٹھیں، ہفتہ وار مسلسل اردو پروگرام کے شرکاء (دائیں سے)
اظہر افسر (نواب)، خدیجہ فضل اللہ (بیوی)، موہن سنہا (پرساد بھائی) اور صبغت اللہ (چاچا)

◀ دوردرشن کیندر سمبل پور سے ٹیلی کاسٹ ناٹک "دریودھن ارجنگا" کا ایک منظر۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals
P.T.I Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

رخسانہ جبیں

موج در موج صدف میرا سمندر ہوگا
اور وہ کوئی کہن سالہ شناور ہوگا

دھوپ نکلے گی تو وہ لمحہ بھی آئے گا ضرور
جب میرا سایہ میرے قد کے برابر ہوگا

جھانک کے پانی میں دیکھا تھا جسے سنگ بدست
اب بھی وہ عکس سرِ سطحِ سمندر ہوگا

پی لیا میں نے ترازہر بھی آخر سورج
کیوں نہ ہر موئے بدن برگِ گلِ تر ہوگا

ہاں وہ آمادۂ گفتار ہوا ہے لیکن
اب میرے پاس کوئی پھول نہ پتھر ہوگا

شبیب رضوی

وہ خود شناس حقیقت سے ناشناس لگے
یہ ایسا ہے کہ سمندر کو جیسے پیاس لگے

نگاہِ حسن، ہر اک آن بے قیاس لگے
کبھی وہ یاس لگے اور کبھی وہ آس لگے

وہ خود گیا تھا تو یادیں بھی ساتھ لے جاتا
وہ جتنا دور ہے اتنا ہی میرے پاس لگے

ہے تیز دھوپ مری راہ میں کئی دن سے
اک اجنبی بھی کئی دن سے پاس پاس لگے

کسی کا ذکر مری داستانِ ہستی میں
کسی جدید کہانی کا اقتباس لگے

ہجومِ طنزِ نگاہی، انا کے قامت پر
جراحتوں کا مہکتا ہوا لباس لگے

یہ اور بات کہ پابندِ صبر ہوں پھر بھی
فرات کا ہے تقاضا کہ مجھ کو پیاس لگے

شبیب اپنی علامت بنو کہ آج یہاں
فسردہ چہرے سے ہر شخص دیوداس لگے

پرتپال سنگھ بیتاب

نہ دے پختہ عمارت اک کھنڈر دے
میں بے گھر ہوں مجھے بھی کوئی گھر دے

اگر ہوں راستے پر، مطمئن کر
اگر بے سمت ہوں راہِ سفر دے

میں مستقبل میں جینا چاہتا ہوں
گرفتِ حال اگر آزاد کر دے

نہ دے اونچائی میرے قد کو بے شک
مری ہر شاخ کو لیکن ثمر دے

فرشتہ میرے حصے کا عطا کر
مجھے بھی میرے ہونے کی خبر دے

لڑوں گا کوئی طاقت سامنے ہو
میرے ہاتھوں میں بھی تیغ و سپر دے

نظر ہے منتظر نس نس ہے بیتاب
صدف مجھ کو کیا ہے تو گہر دے

احسن رضوی

خون آلودہ ہوئے پاؤں کے تلوے کتنے
اب کے موسم میں ملے راہ میں کانٹے کتنے

میں کڑی دھوپ کا راہی تھا ٹھہرتا کیسے
گو کہ رستے میں ملے زلف کے سائے کتنے

کچی نیندوں سے جگایا گیا مجھ کو اکثر
میری آنکھوں میں رہے خواب ادھورے کتنے

اب تو غیروں سے مراسم ہی مجھے راس آئیں
کام آئے ہیں میرے خون کے رشتے کتنے

آج اک عمر گذر جانے پہ یہ سوچتا ہوں
میں نے پورے کیے جیون کے تقاضے کتنے

رات ماضی کے جھروکوں سے ہوا آتی تھی
دل کی دیوار پہ لرزاں رہے سائے کتنے

قطب الدین قطب

تیرا خیال دل سے نہ جائے تو کیا کروں
رہ رہ کے تیری یاد ستائے تو کیا کروں

کرتا ہوں ضبط آہ و فغاں کو بہت مگر
اک دن کہیں وہ لب پہ جو آئے تو کیا کروں

میں تجھ کو بھول جاؤں یہ ممکن نہیں کبھی
تو ہی اگر مجھے ہی بھلائے تو کیا کروں

یہ سوچتا تھا اشک بہاؤں نہ اب کبھی
تیرا فراق مجھ کو رُلائے تو کیا کروں

مدت سے راہ دیکھتا تھا نامہ بر کی میں
مجھ سے تیرا پیام چھپائے تو کیا کروں

نیشنل پروگرام

برج بھوشن لال کابرہ کا گٹار وادن : ۱۸ اپریل رات ساڑھے نو بجے

برج بھوشن لال کابرہ اپنے تخیل کی لسدبرواری اور تخلیقی صلاحیتوں کے سبب ملک کے نمایاں فنکاروں میں شمار کیے جاتے ہیں گو کہ گٹار بھارتی کلاسیکی نغموں کے لیے نہایت محدود سا ہے اس کے باوجود انھوں نے اسے اب اعلی مرتبہ دلایا ہے۔

روایاتی اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہو کر بھی برج بھوشن گٹار پر ستار اور بین انگ دلکش انداز میں پیش کرتے ہیں

برج بھوشن کے فن پر ان کے بڑے بھائی سودگر دامودر لال کابرہ اور والد گوردھن لال کابرہ کے فن کا اثر نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

برج بھوشن کو نامور سرود نواز استاد علی اکبر خاں سے رہنمائی حاصل کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔

کے ایس گوپال کرشنن کا بانسری وادن : ۲۵ اپریل رات ساڑھے نو بجے

کے ایس گوپال کرشنن کا تعلق تریویندرم سے ہے۔ بانسری وادن کی تربیت نو سال کی عمر میں ہی اپنے پتا کے کرشنا ماراتیا اتر سے حاصل کرنا شروع کر دی تھی اور بعد میں کے راگھو وراتیر سے بھی موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ انگلیوں کے استعمال کا ان کا اپنا ایک انداز ہے گوپال کرشنن آل انڈیا ریڈیو تریویندرم کے اسٹاف میں شامل ہیں۔

منگل شب کی محفل موسیقی

بالاچندر ناکود کا گائن : ۲۸ اپریل رات ۱۰ بجے

بالاچندر ناکود، کرانا گھرانا کے مشہور فنکار ارجن ناکور کے بیٹے ہیں۔ ۳ سال کی عمر میں ہی انھوں نے اپنے والد سے ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کا علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ ریاض اور جذبے نے انھیں بلندی عطا کی ہے۔ شیریں آواز کے مالک بالاچند کے فن کی انفرادیت الاپ کا حسین انداز اور بلند تانیں ہیں۔ اپنی کم عمری کے باوجود وہ کرناٹک اور آندھرا پردیش میں مقبول فنکار کی حیثیت سے کافی شہرت رکھتے ہیں۔

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ ارسے ۳۰ اپریل ۱۹۸۱ء ——— ۲۶ چیتر سے ۱۰ بیساکھ ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۸

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ دس روپے

(ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق — 'ہندوستانی سائنس آزادی کے بعد'

موضوع پر ایک تقریر حال ہی میں آکاشوانی ڈبروگڑھ سے نشر کی گئی۔

چیف ایڈیٹر ——— گیان سنگھ ——— فون ۳۸۲۲۴۹

ایڈیٹر ——— سراج احمد ——— فون ۳۸۲۲۵۴

ہندوستان اور پڑوسی ممالک

دیوان بریندر ناتھ
مدیر اعلیٰ پریس ایشیا انٹرنیشنل

ہندوستان کی قومی سیاست کے کچھ بنیادی اصول ایسے ہیں جن پر پوری قوم کو مکمل اتفاق رہا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان اصولوں کی بنیاد ہمارے قومی مزاج، قومی کلچر، قومی تاریخ اور ان بنیادی حقائق پر قایم ہے جن سے کوئی بھی ہندوستانی کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ پڑوسی ممالک سے اچھے تعلقات کی ضرورت اور اس کے لیے مسلسل کوشش، ایسی ہی ایک قومی حقیقت ہے جس سے نہ کسی پارٹی کو اختلاف ہو سکتا ہے اور نہ کسی فرد کو۔ پڑوسی ملکوں سے ہندوستان کے تعلقات کو ہم دو زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک عوامی اور غیر سرکاری سطح پر تعلقات کا ہے اور دوسرا سرکاری نوعیت کے اقدامات اور رابطے کا۔

اس بات چیت میں ہم صرف ان ملکوں سے تعلقات کا ذکر کر رہے ہیں جنھیں برصغیر ہندوستان کا حصہ کہا جا سکتا ہے یا جنھیں عام طور پر جنوبی ایشیا کے ممالک کا نام دیا جاتا ہے جہاں تک ان ملکوں کے درمیان عوامی سطح پر باہمی روابط کا تعلق ہے، وہ کسی بھی طرح سے وضاحت طلب نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آج بھی تقریباً ایک ہزار افراد روزانہ سرحد پار کر کے اپنے عزیزوں اور دوستوں سے ملنے آتے جاتے ہیں۔ کسی بھی دوسرے ملک کے ساتھ اتنے بڑے پیمانے پر نہ ہندوستان کی آمد و رفت ہے اور نہ پاکستان کی۔ ہندوستان اور نیپال کے درمیان تو خیر سرحدیں چونکہ کھلی ہیں اس لیے یہ حساب بھی ممکن نہیں ہے کہ کتنے لوگ ہر روز سرحد پار کرتے ہیں ایک سے دوسرے کے ملک جاتے ہیں جبکہ آپ جانتے ہی ہوں گے ہندوستان اور نیپال کے درمیان ایک دوسرے ملک کے شہریوں کو نہ ویزا کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ پاسپورٹ کی۔ یہی صورت حال بھوٹان اور ہندوستان کے درمیان ہے۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان بھی غیر سرکاری قسم کی آمد و رفت اتنی ہی بڑی ہے جتنی کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خطوں کے تبادلے کا بھی یہی عالم ہے۔ کچھ سیاسی وجوہ کی بنا پر ڈاک کی شرح میں غیر معمولی بلکہ میں تو کہوں گا نامناسب اضافے کے باوجود ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہر مہینے تقریباً ڈھائی سے لے کر تین لاکھ تک خطوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ ان تمام حقائق پر اظہار حیرت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہندوستان اور پاکستان میں ایسے شہریوں کی تعداد کم از کم ڈھائی تین کروڑ تک پہنچتی ہے جن کے عزیز و اقارب سرحد کے دونوں طرف آباد ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ رشتے کسی بھی قسم کے سیاسی یا وقتی اختلاف سے بنیادی طور پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ ہماری تہذیب، تمدن اور کلچر بھی ان ہی رشتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ آج بھی کوئی بھی ہندوستانی کسی غیر ملک میں ہوگا تو اسے فوراً یہ احساس ہوگا کہ غیر ملکی برصغیر کے لوگوں میں آسانی سے فرق محسوس نہیں کر سکتے۔ برطانیہ اور کچھ دوسرے ملکوں میں جب نسلی امتیاز پسند، رنگ دار، تارکین وطن کو اپنے تشدد کا نشانہ بناتے ہیں تو وہ اپنی فسطائی ذہنیت کا اندازہ کرتے وقت ہندوستانی، پاکستانی یا بنگلہ دیشی میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ وہاں کے جنوبی ایشیائی تارکین وطن بھی متحد ہو کر اس بدترین قسم کے نسلی تعصب کے خلاف برسر پیکار ہیں۔

یہ تو خیر دور کی بات رہی، لیکن پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں ہی جب میں پچھلے دنوں گیا تو پہلا سوال یہ پوچھا جاتا تھا کہ میں ہندوستانی ہوں یا پاکستانی؟ برطانیہ، امریکہ، افریقہ مغربی ایشیا، اور دوسرے ملکوں میں جب مقامی لوگ ہندوستانیوں کو پاکستانی موسیقاروں مہدی حسن اور صابری برادران کے فن پر سر دھنتے دیکھتے ہیں تو ان کی اتنی ہی حیرت ہوتی ہے جتنی کہ اس بات پر کہ پاکستانی باشندے ہندوستانی فلموں کے شیدائی ہیں۔ لباس، خوراک، سنگیت ادب اور فن کی دنیا میں تو کوئی غیر ملکی آسانی سے امتیاز کر ہی نہیں سکتا ہندوستان اور بنگلہ دیش کے مشترک رشتوں کی ایک منہ بولتی مثال تو یہی ہے کہ دونوں کے قومی نغمے ایک ہی شاعر رابندرناتھ ٹیگور کی دین ہیں ... ـہ کے دیکھئے عبوری سطح پر تو اشتراک کے سر ... دی پہلو نظر ہی نہیں آتا۔ لیکن ایک سوال آسانی سے پوچھا جا سکتا ہے کہ سرکاری سطح پر ان رشتوں کی حالت کیا ہے؟ میرے خیال میں اس سوال کو نہ نظر انداز کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس پر پریشان ہونے کی۔ کچھ تاریخی وجوہات کی بنا پر بعض غیر ملکی طاقتیں ہمارے ملکوں کے درمیان کافی حد تک غلط فہمیاں پھیلانے میں کامیاب رہی ہیں ان ہی غلط فہمیوں کا اظہار جنوبی ایشیائی ملکوں کے باہمی سیاسی اختلافات کی صورت میں وقتاً فوقتاً نمایاں ہوتا رہا ہے۔ لیکن یہ بات اطمینان بخش ہے کہ پچھلے چند برسوں میں سیاسی سطح پر ہی صورت حال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان اب تعلقات پچھلے تین برس کی نسبت کہیں بہتر نظر آتے ہیں۔ اس بحث میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اختلافات کی وجوہ کیا تھیں، لیکن اسی سال اپریل میں وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی کے دورے کے درمیان یہ واضح ہو گیا کہ اتفاق کی بنیادیں، اختلاف کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع، گہری اور پائیدار ہیں۔ نسبتاً بڑے اور سیاسی طور پر پہلے ملک کی حیثیت سے ہندوستان کا یہ فرض تھا کہ باہمی دلچسپی کے مسائل میں وہ بنگلہ دیش جیسے پڑوسی کے ساتھ فراخدلی کا مظاہرہ کرے۔ اس اصول پر عمل درآمد کی بہترین مثال فراخا براج کے تنازعے کے خوش آئند خاتمے کو کہا جا سکتا ہے۔ ملک بعض حلقوں میں حکومت پر تنقید بھی کی گئی ہے کہ یہ سمجھوتہ بنگلہ دیش کو کچھ زیادہ ہی مراعات دیتا ہے، لیکن ہندوستان ایسے مسائل کو چند لاکھ مکعب فٹ پانی کے پیمانے سے نہیں ناپ سکتا ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ دیرپا نقطہ نظر سے جنوبی ایشیا کے ملکوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ایک دوسرے کے قریب آئیں اور مکمل آزادی اور خود مختاری کے احترام کی بنا پر باہمی تعاون کو فروغ دیں۔ اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان نے بنگلہ دیش کو غذائی مشکلوں پر فوری قابو پانے کے لیے غیر مشروط طور پر ڈھائی لاکھ ٹن اناج دینے کی پیشکش کی ہے۔ ہندوستان کو خوشی ہے کہ اس پیش کش کا بنگلہ دیش میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔

حال ہی میں جب مجھے بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ پروفیسر شمس الحق سے ملنے کا اتفاق ہوا تو ان کی زبان سے یہ سن کر مسرت ہوئی کہ ان کی حکومت بھی جنوبی ایشیا کے ملکوں کے درمیان باہمی تعلقات کو فروغ دینے پر اتنا ہی زور دے رہی ہے جتنا کہ ہندوستان۔ صدر ضیاء الرحمٰن نے بذات خود یہ کہا ہے کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات کی خصوصی اور تاریخی نوعیت پر ماضی قریب کی کوئی غلط فہمی اثر انداز نہیں ہو سکتی اور دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کی مساوات اور آزادی کا مکمل احترام کرتے ہوئے ہر ممکن شعبے میں تعاون کرنا چاہیے۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بھی سرکاری سطح پر پچھلے دو برسوں میں تعلقات میں جو اصلاح ہوئی ہے،

اسے تسلی بخش کہا جا سکتا ہے۔ ان دو برسوں کے عرصے میں دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے معاملات میں مکمل عدم مداخلت کے اصول پر عمل کیا۔ دونوں حکومتیں اس بات پر اظہار اطمینان بھی کر چکی ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب افسوسناک تنازعوں یا غلط فہمیوں کا ذکر بہت کم کیا جاتا ہے اور دوستی اور تعاون پر زور بہت زیادہ دیا جاتا ہے۔ لیکن، موجودہ صورت حال کو کافی یا مکمل ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہاں پر ہم سیاسی اختلافات یا پرانی یا تاریخی نوعیت کے حل طلب مسائل کا ذکر چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ لیکن ایک عام شہری کی حیثیت سے کچھ تکلیف دہ سوال ضرور اٹھائے جا سکتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ افسوسناک سوال یہ ہے کہ آج بھی ہمارے ملکوں کے درمیان اتنے قریبی تعلقات کے باوجود بعض اعتبار سے ہم یورپ اور امریکہ کے ملکوں کی نسبت ایک دوسرے سے دور ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ڈھاکہ سے کوئی تار کلکتہ یا دہلی بھیجا جاتے تو وہ عموماً براہ راست نہیں آتا، بلکہ لندن یا ہانگ کانگ کے راستے ہی آتا ہے ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان خبروں کی ترسیل کے ذرائع ہمارے ملکوں کی خبر رساں ایجنسیاں نہیں ہیں۔ یہ ستم ظریفی ہے کہ دہلی والوں کو یہ جاننے کے لیے کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے اور راولپنڈی یا کراچی والے ہندوستان کے حالات برطانوی، امریکی اور فرانسیسی خبر رساں ایجنسیوں اور نشریاتی اداروں ہی کے محتاج رہتے ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ اگر اور نہیں تو کم از کم ذرائع نشر و اشاعت کے معاملے میں تو ہم براہ راست تعلقات قایم کر ہی لیں۔

برصغیر کے ملکوں کے درمیان ڈاک و تار کی شرحیں تقریباً اتنی ہی ہیں جتنی کہ یہاں سے ہزاروں میل دور واقع مغربی اور یوروپی ملکوں کے درمیان ہیں، ان ملکوں میں کروڑوں افراد ایسے رہتے ہیں جو سرحد پار اپنے عزیزوں سے محض اس لیے خط و کتابت نہیں کر پاتے کہ وہ اتنے مہنگے ڈاک خرچ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بڑی آسانی کے ساتھ اس صورت حال کو بہتر بنانے کی طرف بھی قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔

پچھلے دنوں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ویزا کی سہولتوں میں خوش آئند اضافہ ہوا ہے، لیکن دونوں طرف ویزا کے طلب گاروں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے موجودہ سہولیات بھی خاصی ناکافی معلوم ہوتی ہیں۔ تجارت کے معاملے میں بھی دونوں ملک اسی وقت معنی خیز طریقے سے آگے بڑھ سکیں گے جبکہ غیر سرکاری سطح پر بھی تجارتی لین دین کی سہولت کو بحال کر دیا جائے۔ ان تمام مسائل کا حل آسان بھی ہے اور غیر پیچیدہ بھی۔ بڑے مسائل کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے اگر روزمرہ کی عوامی زندگی سے وابستہ ان ہی مسئلوں کو حل کر دیا جائے تو پڑوسی ملکوں کے درمیان عین وہی مراسم قایم ہو سکتے ہیں جو ہمارے قومی مفاد کے آئینہ دار ہیں اور جن سے کروڑوں عوام کی امنگیں اور امیدیں بھی وابستہ ہیں۔ (اردو سروس سے نشر)

ادب و شخصیت

دکن کا ایک شاعر
نصرتی

ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی

عادل شاہی حکومت دکن کی ان یادگار زمانہ حکومتوں میں سے ایک ہے جسے تاریخ کبھی بھی بھلا نہیں سکتی۔ بہمنی سلطنت کے خاتمے پر دکن میں پانچ دیسی ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ ان ہی میں سے یہ بھی ایک تھی۔ علم و ادب کی خدمت میں بھی قطب شاہی سلطنت کے شانہ بشانہ چلتی رہی۔ حسن اتفاق یہ کہ ان دونوں ریاستوں کے والیان ریاست بھی بنفس نفیس ادب ذوق شخصیتیں تھیں۔ بعض تو صاحب دیوان بادشاہ تھے۔ شاہ سے لے کر ایک عام آدمی تک علم و ادب کی خدمت میں سرشار تھا۔ یہ ریاست اپنے قیام ہی سے علم و ادب اور شعر و شاعری کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ تھوڑے ہی دنوں میں زبان ادبی و تخلیقی سطح پر استعمال ہونے لگی تھی درباروں میں دکھنی زبان سے دلچسپی رکھنے والوں کا ایک خاص مقام حاصل تھا۔ نصرتی بھی ان ہی کے دربار کا ایک شاعر تھا جسے ملک الشعراء کا خطاب دیا گیا تھا۔ نصرتی بیجاپور کے معززین میں سے تھا محمد نصرت نام اور نصرتی تخلص تھا۔ اس کا سن پیدائش تحقیق نہیں ہو سکا البتہ اس کا سن وفات ۱۶۷۴ء ہے۔ نصرتی کے والد شاہی سلحداروں میں سے تھے۔ ایک شعر میں وہ اس طرح کہتا ہے ؎

کہ تھا مجھ پدر سو شجاعت مآب
قدیم یک سلح دار جمع رکاب

غالب ہی کی طرح نصرتی کا خاندان سپہ گری سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے بھی ایک اتفاق کہیئے کہ غالب بھی اپنی شاعری سے مشہور ہوئے اور نصرتی بھی دربار سے متعلق ہو کر شعر و سخن کے میدان میں اپنے کرتب دکھانے لگا۔ اس کی قدرت کلامی اور طبیعت کی روانی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو شعر و سخن کا فطری چسکا تھا۔ نصرتی اپنے عہد کا ایک زبردست قادر الکلام شاعر تھا۔

اس کے عہد کے تقریباً تمام شعرا اس کی موجودگی میں ماند پڑ چکے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو بادشاہ کا شاگرد ہی ظاہر کرتا تھا۔ دراصل اس کی شاہی عقیدتمندی اور انکساری ہی تھی جیسا کہ عام رواج تھا کہ شاہوں کی تعریف سے زبان سوکھے نہ پائے ؎

بحمد للہ کیا مجھ بڑے بخت آج
نہ استاد کوئی مجھ علی شہ کے باج

نصرتی اپنے خاندان کا پہلا شخص ہے جو اپنی شاعری کے زور سے دربار تک رسائی حاصل کر سکا۔ جب علی عادل شاہ ۱۶۵۶ء میں تخت پر بیٹھا تو اس نے اپنے دربار میں نصرتی کو طلب کیا اور عزت بخشی چنانچہ وہ اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتا ہے ؎

بلا بھیج بندے کو اس حال میں
نظر کر مرے بے بہا مال میں

پرکھتا چلیا یو رتن سربسر
تھکے دیکھ پارکھ یو اہل نظر

نصرتی نے بڑی عمر پائی تھی۔ اس نے محمد عادل شاہ سے لے کر سکندر عادل شاہ کے زمانے تک تین عہد دیکھے تھے۔ دکنی شاعروں میں اس قدر زور بیاں والا شاعر کم ہی ہوگا۔ اس نے زبان کے برتنے میں حد درجہ محنت کی اور اپنی شاعری میں فارسی اور اردو کو یکجا کیا اور دکھنی زبان میں شگفتگی پیدا کی۔ اس کی تصنیف میں گلشن عشق، علی نامہ، تاریخ اسکندری اور ایک دیوان ہے جو غزلیات قصائد، مخمس اور رباعیات پر مشتمل ہے۔ گلشن عشق نصرتی کی پہلی تصنیف ہے (۱۰۶۸ ہجری ۱۶۵۷ عیسوی)۔ یہ بے حد مقبول اور مشہور عشقیہ مثنوی ہے جس میں منوہر اور مدمالتی کے معاشقے کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی گلشن عشق کی بدولت نصرتی اہل بیجاپور سے متعارف ہوا عوام اور خواص میں ہر جگہ پہچانا جانے لگا۔ اس کی مقبولیت

کی وجہ سے عوام الناس اس کو "میاں نصرتی" کے لاڈلے نام سے پکارنے لگے تھے۔ علی عادل شاہ کے دربار میں جیسے ہی اس کی رسائی ہوئی اس کے حوصلے بڑھ گئے۔ پھر کیا تھا ــــ اس نے جوش میں طبع آزمائی کی اور دکھنی زبان کو مالامال کر دیا۔

گلشن عشق میں اس نے عشقیہ کیفیات، واردات قلبی اور جذبات کی عکاسی جس عمدہ طریقے سے کی ہے اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اردو کی عام عشقیہ مثنویوں کی طرح اس میں بھی حمد، نعت، منقبت، مناجات، مدح گیسو دراز، مدح بادشاہ وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔ قصہ میں دیو پری اور طلسمات سے مدد لی گئی۔ اس مثنوی میں نصرتی کا کمال یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ اس نے ہر عنوان کی جگہ اشعار سے کام لیا ہے جس قدر بھی عنوانات اس میں ہیں وہ اشعار ہی کی شکل میں ہیں۔ اگر ان تمام اشعار کو ایک ساتھ ترتیب دے دیا جائے تو وہ ایک قصیدہ بن جاتا ہے جس سے پورا قصہ واضح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے۔ نصرتی نے اس مثنوی میں منوہر و مدمالتی اور چندرسین و چنپاوتی کے قصوں کو انتہائی خوبصورتی سے جوڑا ہے۔ اگرچہ کہ بعض جگہ بے جا طوالت ہو گئی ہے لیکن یہ طوالت اس کی طبیعت کی روانی اور اس کے جوش کو ظاہر کرتی ہے جس سے مثنوی میں ایک خاص فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ دوران قصہ، معمولی معمولی جزئیات اور جذبات کو انتہائی عمدگی اور دلکشی کے ساتھ بیان کرتا ہے جس سے اس کی علمیت اور روز بیان کا پتہ چلتا ہے۔ نصرتی کی اور ایک خوبی یہ ہے کہ جس رنگ کی مثنوی ہے اسی رنگ میں حمد لکھتا ہے۔ چنانچہ گلشن عشق ایک عشقیہ مثنوی ہے لہٰذا اِس کی حمد میں بھی وہی شوخی کو استعمال کیا ہے جبکہ علی نامہ جو کہ رزمیہ مثنوی ہے اس کی حمد بھی رزمیہ شان رکھتی ہے۔ گلشن عشق کے مطالعہ سے اس زمانے کی تہذیبی سماجی، معاشی اور اخلاقی قدروں کا پتہ چلتا ہے

علی نامہ، نصرتی کی رزمیہ مثنوی ہے اگرچہ کہ یہ ایک ادبی دبستان ہے لیکن تاریخی واقعات کو حد درجہ کمال صحت کے ساتھ اس طرح بیان کیا جس طرح ایک مورّخ اپنا فریضہ انجام دیتا ہے۔ رزمیہ واقعات کے بیان کرتے میں اس نے انتہائی قادر الکلامی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے قصائد میں رزم و بزم کی کیفیت اور جنگ جدال کا نقشہ انتہائی شاعرانہ انداز میں پیش کیا۔ گلشن عشق کی طرح علی نامے میں بھی وہی طریقہ کار اختیار کیا یعنی ہر ایک عنوان شعر کی شکل میں بیان کیا اور جب تمام اشعار کو ایکجا کر دیا جائے تو وہ "لامیہ" قصیدہ ہو جاتا ہے جس سے پوری مثنوی کا سارا متن واضح شکل میں سمجھ میں آجاتا ہے۔ علی نامہ اس کی شاہکار مثنوی ہے۔ اس مثنوی میں شاہی دربار کی شان و شوکت، بادشاہ کا رعب و جلال اور جنگ و جدال کا نقشہ کھینچا ہے۔ علی نامہ کو اگر علی عادل شاہ ثانی کی ادبی تاریخ کہا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا۔ اس میں بیجاپور کی سیاست، شاہی دربار کی آن بان، بادشاہ کا جاہ و حشم، امراء و رئیسوں کے آداب اور رعایا کی اپنے بادشاہ سے محبت و خلوص نظر آتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس میں بیجاپور کی نامور شخصیتیں اور ان کے کارنامے بھی درج ہیں۔ چنانچہ نصرتی خود اس طرح کہتا ہے ؎

کتا ہوں سخن مختصر بے گمان
کہ یوں شاہ نامہ دکن کا ہے جان

یہ چونکہ رزمیہ مثنوی ہے اس میں جنگوں کی کیفیات، فوج کشی کے مقابلے، لشکر آرائی، میدان جنگ کی تفصیلات فوجوں کے کوچ، جنگ کی تیاری، فتح و شکست کا بیان نوبت و نقاروں کی گھن گرج کو انتہائی شاعرانہ انداز میں پیش کیا۔ قاری کے سامنے ان مناظر کی تصویر عمدگی کے ساتھ ابھرتی نظر آنے لگتی ہے ہر واقع کو انتہائی تسلسل اور روانی کے ساتھ اس طرح پیش کیا کہ دکنی زبان کا کوئی بھی شاعر اس درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ ادبی اعتبار سے یقیناً علی نامہ شاہ نامہ دکن کہلانے کا مستحق ہے اس لیے کہ اس سے دکھنی زبان و ادب میں کافی اضافہ ہوا۔ بقول عبد المجید صدیقی، علی نامہ کو نری شاعری نہیں بلکہ ایک ایک زندہ تاریخ اور شاہ نامہ دکن کہنا چاہیے جو اردو ادب کا نیا سرمایہ ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دکھنی زبان تو الگ ٹھہری خود اردو میں نصرتی کے زمانے تک کسی نے رزم نامہ نہیں لکھا۔

تاریخ اسکندری، نصرتی کی تیسری تصنیف ہے۔ اس کو گلشن عشق اور علی نامے کے مقابلے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ دراصل اس کی تصنیف کے زمانے میں۔ عادل شاہی سلطنت زوال آمادہ بن چکی تھی۔ علی عادل شاہ کی وفات کے بعد اس کے لڑکے سکندر کے دور حکومت میں بدنیت اور ہوس کاروں نے سلطنت کے استحکام پر کوئی توجہ نہیں دی اور یہ کمزور ہوتی چلی گئی۔ جس کا عملی نتیجہ یہ نکلا کہ نصرتی کا وہ پہلا سا جوش و خروش اور وہ جذباتی ولولہ نہیں رہ سکا۔ اگرچہ کہ یہ بھی ایک رزمیہ مثنوی ہی تھی لیکن وہ بات پیدا نہیں کر سکا۔ پھر بھی میدان جنگ کے مناظر تیر اندازی و نیزہ بازی کے واقعات بے مثل بیان کئے ہیں۔ شاعر ہونے کے ناطے میدان جنگ کی مرقع نگاری اتنی عمدہ کی ہے کہ قاری سب کچھ دیکھ اور سمجھ سکتا ہے بالخصوص لڑائی کے آخری مرحلے کے واقعات سے شاعر کی بلند حوصلگی اور اس کی جنگی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔

نصرتی نے علاوہ ان تینوں مثنویوں ایک دیوان بھی چھوڑا ہے جس میں غزلیات، قصائد مخمس ہجو اور رباعیات بھی ہیں۔ اس کے قصائد بھی بہت معرکۃ الآراء ہیں۔ رزمیہ قصائد میں مضامین کی بلندی اور اعلیٰ قسم کے خیالات ملتے ہیں۔ اس قصائد تسلسل بیان، واقعہ نگاری جذبات نگاری کی وجہ سے بے حد قابل تعریف ہیں۔ یہ قصائد اس عہد میں لکھے گئے تھے کہ زبان بھی اپنے بنیادی مراحل طے کر رہی تھی۔ اس کے تمام قصائد انتہائی عالیشان ہیں اس کی تشبیہیں نہایت زوردار ہیں۔ مدح کے عام مضامین بھی ایسے جوش سے بیان کیا ہے کہ ایسی مثال بہت بعد تک نہیں ملتی اور نہ اس کے بعد کا کوئی دوسرا شاعر اس رنگ کو ترقی دے سکا۔ دکھنی اردو میں بالخصوص قصیدہ گوئی میں اس کا پایہ بہت بلند ہے۔ شوکت الفاظ علوئے مضامین اور زور بیان جو قصیدے کے خاص صفات ہیں وہ نصرتی کے قصائد میں بخوبی پائے جاتے ہیں۔ علی نامہ کا قصیدہ، قصیدہ ملناؔ اپنے شوکت الفاظ اور قوت بیان کے لحاظ سے اس کا شاہکار قصیدہ مانا جاتا ہے۔ اس طرح قصیدہ چرخیہ بھی اپنے مذہبی جوش عقیدت کے لحاظ سے بڑا خاص ہے۔ غزل کے میدان میں بھی نصرتی کسی سے پیچھے نہیں۔ غزل کے مزاج کے مطابق نصرتی نے عورت ہی کو غزل کا موضوع بنایا جنسی و جسمانی کیفیات کو بڑے ہی لطف کے ساتھ بیان کیا ہے دراصل نصرتی کی زبان ٹھیٹ دکھنی ہے بلکہ اتنی ادق ہے کہ آسانی سے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ نصرتی خود اپنے کلام قدر سمجھتا تھا اور اسے اس بات پر فخر تھا کہ اس نے دکھنی زبان کو سنوارا اور ایسی رنگ آمیزی کی جو اس سے پہلے تقریباً ناپید تھی۔ دکھنی ایک بے مایہ اور بے حقیقت زبان تھی۔ اس میں اس نے جان ڈالی اور اسے سزاوار تحسین بنایا۔ نصرتی خود کہتا ہے ؎

سزاوار تحسین ہے یو شعر آج
نہ کوئی رکھ سکے بات حاسد کے باج

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی
صدر، شعبۂ اردو، یشونت مہاودیالیہ
(ناندیڑ)

یہ بات ــــ اس وقت کی ہے جبکہ خلافتِ اسلامیہ کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ، بستر مرض الموت پر دراز، اپنے محبوب حقیقی سے وصل کی خاطر بے چین و بے قرار ہیں۔ تمام عزیز و اقارب کا گھیرا لگا ہوا ہے۔

ان کی صاحبزادی مکرم جناب عائشہ صدیقہؓ بھی پاس بیٹھی اپنے والدِ محترم کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔

یک بیک بے چینی کچھ زیادہ بڑھی۔

حضرت عائشہؓ اپنے بابا کی پیشانی اقدس سے پسینہ پونچھنے لگیں ــــ اتنے میں خلیفۃ المسلمین نے آنکھ اٹھا کر جناب عائشہؓ کو دیکھا اور فرمایا۔

"بیٹی! جب میرا دم نکل جائے تو جس کپڑے میں اس وقت میں ہوں اسی کپڑے میں مجھے دفن کر دینا۔ مجھے نئے کپڑے کا کفن دینے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ کپڑا کسی غریب بیوہ کے بدن ڈھانپنے کے کام آئے۔" (پٹنہ سے نشر)

تاریخ و سیاست

مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سیکولر نظریہ

جے کے کھلر

تاریخِ ہند میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کو "شیرِ پنجاب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مورخوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ لقب مہاراجہ رنجیت سنگھ کو اس لیے دیا گیا ہے کیوں کہ انھوں نے گیارہ سال کی عمر میں ایک ایسا شیر مارا تھا جس کا شکار اس وقت کا کوئی نواب مہاراجہ نہ کر سکا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنی جواں مردی اور شجاعت سے سرزمینِ پنجاب میں ایک ایسا گھاٹ قائم کیا تھا جہاں شیر اور بکری ایک وقت پانی پی سکتے تھے۔ ایک ایسا نیا پنجاب جہاں چالیس سال کے عہدِ حکومت میں ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ رحم دل اتنے کہ ایک شخص کو بھی سزائے موت نہیں سنائی گئی۔ جہاں ہر انسان بلا امتیاز مذہب و ملت عزت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ رنجیت سنگھ ایک ایسے شیر تھے جنھوں نے پنجاب کو ۸۰۰ سال کے بیرونی حملوں اور اندرونی تشدد سے نجات دلوائی تھی۔ زمین میں تعمیر شدہ کنویں بھی کاشتکاروں کی ملکیت قرار دے دیے گئے تھے۔ حتیٰ کہ کاشتکار کا نام بھی کنووں پر لکھوا دیا گیا تھا۔ غیر حاضر جاگیردار کا اس زمین سے تعلق ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا تھا۔ لگان صرف ۱/۴ تھا۔ پنجاب کی خوشحالی کا راز رنجیت سنگھ کی یہ اقتصادی پالیسی تھا جس کے متعلق مورخوں نے بہت کم لکھا ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ بہت کم سمجھا ہے۔

مورخوں پر چوٹ کرتے ہوئے اپنی نظم 'رنجیت سنگھ' میں اردو کے شاعر 'ناداں' فرماتے ہیں۔

تیرے مورخ
تیری حکومت کے روز و شب کو
ہزار آنکھوں سے دیکھ بیٹھے
مگر شکستِ نظر کا ماتم
بڑا ہوا ہے صفوں میں ان کی
یہ بھید اب تک نہیں کھلا ہے
کہ تیری تنو برکس ستارے کی آرزو تھی

دراصل مہاراجہ رنجیت سنگھ کا مطالعہ ہمیشہ پرکشش موضوع رہا ہے۔ رنجیت سنگھ کی کامیابی کا راز وہ جنگیں نہیں تھیں جن سے انھوں نے پشاور، جموں، کشمیر، ملتان، قصور، اٹک، لداخ جیسے صوبے اپنی سلطنت میں شامل کر لیے تھے۔ بلکہ وہ سلوک تھا جو ہارے ہوئے نوابوں کے ساتھ روا رکھا گیا۔ مہاراجہ ایک تحریک تھے جو دوسروں کے نقطۂ نظر کو برداشت کرنا سکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست خوردہ دشمنوں کے ساتھ بھی نرم دلی کا برتاؤ کیا گیا۔ ان کے بیوی بچوں کو عزت کے ساتھ دربار میں جگہ دی گئی۔ ان پڑھ ہوتے ہوئے بھی درویشوں اور صوفیوں کو عزت بخشی۔ مندروں، گوردواروں اور مسجدوں کو عطیے دیے۔

مسلمان رنجیت سنگھ کی ایک بہت بڑی طاقت تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آٹھ سو سال کے حملوں سے پنجاب کے مسلمانوں نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا تھا۔ اور یہی وجہ ہے رنجیت سنگھ کی چالیس سالہ حکومت سے مسلمانوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ مہاراجہ نے شاہی ملازمتوں میں مسلمانوں کو بڑے سے بڑے عہدوں پر فائز کیا۔ فقیر عزیز الدین مہاراجہ کے وزیر خارجہ تھے۔ فقیر امام الدین سکھوں کے سب سے اہم قلعے، قلعے گوبندگڑھ کے قلعہ دار تھے۔ بعد میں وہ امرتسر کے گورنر مقرر ہوئے۔ فقیر نور الدین شہر کے کوتوال تھے۔ شاید ہی دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا بادشاہ ہو جس نے شہر کے کوتوال کو اپنی گرفتاری کا ایک کھلا اجازت نامہ دیا ہو۔ ایک خط کی شکل میں کہ اگر مہاراجہ خود بھی کوئی غلطی کریں تو ان کی گرفتاری میں کوئی گریز نہ کیا جائے۔ یہ تحریر وہی بادشاہ لکھ سکتا ہے جو اپنی رعایا کے ساتھ غیر معمولی انصاف روا رکھتا ہو۔

صوفیوں کے مداح عالموں اور فقیروں اور درویشوں کے دل دادہ ادیبوں اور شاعروں کے سرپرست اور فرقہ پرستی سے بالاتر رنجیت سنگھ جہاں گوردوارے میں ہر روز گرنتھ صاحب کی بانی سنتے تھے وہاں کھلے عام اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بادشاہی مسجد لاہور میں نماز بھی پڑھتے تھے۔ وشوا ناتھ کے مندر بنارس میں جہاں ۲۲ من سونا دیا تھا وہیں کوروکشیتر کے سرسوتی کے مندر کو بہت بڑی رقم بطور امداد دی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ کوہ نور ہیرا جگن ناتھ پوری کے مندر میں محفوظ رکھا جائے۔ گرو گرنتھ صاحب کے حکم کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انھوں نے اپنی سرکار میں مذہب کو حاوی نہیں ہونے دیا۔

پروفیسر نربندر کمار سنہا کے بیان کے مطابق رنجیت سنگھ کوئی عارضی سیاستدان شاطر جنگ یا مہم جو نہ تھا۔ بلکہ حضرت محمد کے بعد حضرت عمر کو اور کارل مارکس کے بعد لینن کو جو مقام حاصل ہے وہی درجہ گرو گوبند سنگھ کے بعد رنجیت سنگھ کو حاصل ہے۔

رنجیت سنگھ نے ایک روندی ہوئی قوم کو ایک نئی عزت اور توقیر بخشی تھی۔ انھوں نے ملک کو صدیوں کا کھویا ہوا وقار واپس دلوایا۔ مساوات کا حامی۔ قومی یک جہتی کا علمبردار اور سیکولرزم کا مداح رنجیت سنگھ آج بھی عام لوگوں، کسانوں، محنت کشوں اور کاشت کاروں کے دلوں میں زندہ ہے۔

بقول فقیر وحید الدین، رنجیت سنگھ کی یاد آج بھی لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے۔ اور ان کی مقبولیت ملکوں کی حدوں کو پار کرتی ہوئی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ روس کے بادشاہ نے دو مرتبہ رنجیت سنگھ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ فرانس کے حکمراں نے بھی ایک وفد لاہور اسی غرض سے بھیجا تھا۔ برما، سری لنکا اور نیپال کے سفیر تو لاہور دربار میں موجود رہتے تھے۔ غیر ملکی سیاحوں کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب ایک خوشحال ملک تھا۔ جہاں تمام مذاہب کے ماننے والے پرامن زندگی بسر کرتے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ ہماری عظیم تاریخ کے ایک اہم باب ہیں اور ان سے ہندوستان کی عظیم روایت وابستہ ہیں۔

(اردو مجلس آل انڈیا ریڈیو دہلی سے نشر)

آج فکر و فلسفہ کے آئینے میں

سگمنڈ فرائیڈ

ڈاکٹر حامد کاشمیری

سگمنڈ فرائیڈ ۱۸۵۶ء میں موراویا میں فری برگ کے مقام پر پیدا ہوا۔ اور ۸۳ سال کی عمر میں لندن میں ۱۹۳۹ میں انتقال کر گیا۔ ۱۸۷۳ء میں فرائیڈ نے ویانا کی یونیورسٹی میں طب میں داخلہ لیا۔ اُسے شروع ہی سے طب کے معالجاتی پہلو سے زیادہ طبی تحقیق میں دلچسپی تھی اس نے کئی برس تک Von - Banecke کی نفسیاتی لیبارٹری میں کام کیا۔ اس کے بعد وہ دماغی امراض کے کلینک سے وابستہ رہا۔ وہ اس میدان میں مزید تحقیقی کام جاری نہ رکھ سکا۔ کیونکہ اس کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ اور شادی کرنے کے بعد اس کی مالی مشکلوں میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے علم الاعصاب کے ماہر کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا۔ اور ۱۸۸۵ء میں پیرس میں Jean Charcot کی رہنمائی میں اس نے ہسٹریا کی نفسیاتی نقطۂ نظر سے اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ لیکن اس میدان میں اسے صحیح رہنمائی اور تحریک ویانا کے مشہور ماہر طب اور مفکر جوزف کے ہاتھوں ملی۔ جس نے اس پر انکشاف کیا کہ اس نے ہسٹریا کے مریضوں کو ہپناٹزم کے تحت دبی ہوئی خواہشوں کے بے روک اظہار سے تندرست کیا ہے۔ چنانچہ فرائیڈ نے ہسٹریا پر دو کتابیں لکھیں۔

اس نے اس شعبے میں اپنی تحقیق جاری رکھی۔ اور ہپناٹزم کو ترک کر کے Free Association کے طریقے کو اختیار کیا اس طریقے سے اسے مریض کی اس ذہنی حالت کو صحیح طور پر سمجھنے کا موقعہ ملا جس کی بنا پر وہ اپنی دبی ہوئی خواہشوں کے اظہار سے کتراتا ہے۔ اور معالج تک اپنی ذہنی کیفیتوں کو منتقل کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ اور یہیں سے اسے اپنے نفسیاتی کارنامے یعنی تحلیل نفسی کا سراغ مل گیا۔

۱۸۹۷ء کو اس نے تحلیل نفسی کے طریقے کو خود اپنے لاشعوری کوائف کے مطالعہ کے لیے استعمال کیا۔ اس طرح سے اس نے انسان کے شعوری عوامل اور لاشعوری محرکات کی شناخت کے لیے راستہ ہموار کیا اس سے کئی ذہنی گتھیوں اور امراض مثلاً نیوراتٹ، دماغی عارضے، آزار پسندی نرگسیت وغیرہ کو سمجھنے میں مدد ملی، یہ بات پہلی بار سامنے آگئی کہ انسانی شخصیت کی تعمیر و تشکیل اور اس کے شعوری برتاؤ کے تعین میں صرف شعور کا عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ لاشعور بھی اپنا رول ادا کرتا ہے۔

۱۹۰۰ء میں فرائیڈ کی معرکۃ الآرا کتاب "خوابوں کی توضیحات - "The Interpretation of Dreams" منظر عام پر آئی ۱۹۰۳ء میں "Theory of Sex" چھپی اور اس کا انگریزی ترجمہ ۱۹۱۰ء میں کیا گیا۔ اس کے بعد بھی وہ ادب، علم الانسان اور مذہب کا تحلیل نفسی کے نقطۂ نظر سے مطالعہ کرتا رہا۔ فرائیڈ کا یہ انکشاف کہ بچوں کے حرکات و سکنات کے پیچھے بھی جنسی جبلت کی کارفرمائی ہوتی ہے، کافی دیر تک نزاع اور اختلاف کا موضوع بنا رہا۔ مگر وہ اس سے دست بردار نہیں ہوا اس نے اپنی ساری عمر اسی موضوع کے مختلف پہلوؤں کی تحقیق کے لیے وقف کی۔ اس کی لگن اور محنت اکارت نہ گئی۔ آہستہ آہستہ اس کے کارناموں کو سراہا جانے لگا۔ ۱۹۳۰ء میں اس کو گوئٹے پرائز ملا۔ ۱۹۳۶ء میں وہ رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب ہوا۔

فرائیڈ ایک طاقتور دماغ کا مالک تھا۔ اس نے نفسیات کے علم میں حیرت انگیز اضافے کئے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے انسانی شخصیت کے نامعلوم گوشوں میں لاشعوری محرکات کو دریافت کیا۔ "A General Introduction to Psycho analysis" میں لکھتا ہے "ذہنی عوامل بنیادی طور پر لاشعوری ہوتے ہیں۔ اور وہ جو شعوری ہوتے ہیں ایک زندہ اور مکمل نفسیاتی وجود ہی کے علیحدہ شدہ عوامل اور حصے ہیں"

فرائیڈ کی اس تحقیق نے موجودہ صدی کے دانش وروں اور مفکروں کو چونکا دیا۔ اس کی رو سے انسان کو ایک نئے مناظر میں اپنے نفسیاتی عوامل اور پیچیدگیوں کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ اور وہ انسانی قدروں تہذیبی اور اخلاقی تصورات کا از سر نو جائزہ لینے کی طرف مائل ہوا۔

فرائیڈ کے نظریے کے مطابق انسان کا شعوری برتاؤ اور فکر و عمل بنیادی طور پر ایک طاقت ور اور وحشی جنسی جبلت (Sex instinct) کے تابع ہے انسان بچپن ہی سے اس جبلت کی تسکین کے لیے بے چین رہتا ہے۔ اور مختلف ذرائع کی تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہ بھی وجہ ہے کہ لڑکا ماں سے اور لڑکی باپ سے نسبتاً زیادہ وابستگی محسوس کرتی ہے۔ اسی بنا پر فرائیڈ نے سوفوکلز کے ڈرامے ایڈیپس کمپلیکس میں بچے کی منقسم شخصیت کے اس میلان کی نشاندھی کی ہے۔ اور وہ اسے ایڈیپس کمپلیکس کہتا ہے۔

بچہ جوں جوں بڑا ہونے لگتا ہے وہ شعوری یا لاشعوری طور پر اس جبلت کی فراوانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے دل میں نت نئی خواہشیں جنم لیتی ہیں۔ لیکن خارجی زندگی میں اخلاقی پابندیاں اور معاشرتی اور قانونی ضابطے ان پر روک لگاتے ہیں۔ یہ خواہشیں دب جاتی ہیں۔ لیکن مر نہیں جاتیں۔ یہ وقتی طور پر شعور کی سطح سے نیچے اتر کر لاشعور کی تاریک گہرائیوں میں جمع ہوتی رہتی ہیں۔ اور موقع پاتے ہی انا (ego) اور فوق الانا (super ego) کے دباؤ یا احتساب سے بچ کر شعور کی سطح پر آتی ہیں اور تسکین کے ذرائع تلاش کرتی ہیں۔ اگر ان کچلی جنسی خواہشوں کو لاشعور سے ابھرنے کا موقع نہ ملے تو یہ کسی وقت طوفانی شدت کے ساتھ شعور پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ اور ایک نارمل انسان کو ذہنی توازن سے محروم ہونے کا خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ مگر یہ عام طور پر نہیں ہوتا کیونکہ یہ خوں شدہ آرزوئیں برابر صورت بدل کے لاشعور سے شعور کی سطح پر آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ نتیجے میں تہذیب یا فکر میں اہم کارنامے صورت پذیر ہوتے ہیں۔ فنون لطیفہ بھی جنسی جبلت کے ارتقائی اظہار سے معرض وجود میں آتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ انیسویں صدی کے اواخر میں یورپ کے بعض ادیبوں اور مفکروں مثلاً پو، کیر کے گارڈ، ترلبو طارمے اور دوستوویکی، نے تخلیق فن کے بعض لاشعوری محرکات مثلاً خواب، دباؤ، گھٹن، ذہنی اختلال، ایذا پسندی محرومی اور کرب کو دریافت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم موجودہ صدی میں فن کے لاشعوری محرکات کی کھوج کا سہرا فرائیڈ کے سر ہے۔ حالانکہ اُس نے سترھویں جنم دن کی تقریب پر اعتراف کیا ہے "شاعروں اور مفکروں نے مجھ سے پہلے لاشعور کی دریافت کی ہے۔ میں نے صرف وہ سائنسی طریقہ معلوم کیا جس سے لاشعور کا مطالعہ ممکن ہو سکے۔ فرائیڈ کے نزدیک یہ جبلت انسان کی تخلیقی قوت کی آماجگاہ ہے آرٹ

ایسی جبلت کا علامتی اظہار ہے جس طرح انسان دن کے خوابوں یا نیند میں خوابوں کے ذریعہ اپنی ناکام آرزوں شخصی میلانوں اور دبی دبی خواہشوں کی تکمیل کرتا ہے۔ اسی طرح فنکار بھی اپنے خوابوں اور ناتمام آرزوں کی تکمیل تخلیق فن کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ اپنی شخصیت کا استحکام کرتا ہے۔ اور نیورائیت کا شکار ہونے سے بچ جاتا ہے۔ فرائیڈ نے یہ صاف طور پر نہیں لکھا ہے کہ جنسی خواہش کس پیچیدہ ذہنی عمل کے تحت فن کی صورت اختیار کرتی ہے۔ ادب کی قدروں کی تعین کا مسئلہ بھی اس کے دائرۂ مطالعہ سے خارج رہا۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ فنکار لاشعوری تجربات کے اظہار کے ضمن میں شعوری اور ذہنی قوتوں سے خاطر خواہ کام لیتا ہے۔ اور اس طرح سے نئی حقیقتوں کی تخلیق کرتا ہے۔ آرٹ خارجی حقیقتوں سے زیادہ قیمتی پائیدار اور جاندار حقیقتیں خلق کرتا ہے۔ اور اس طرح سے اس کی انفرادیت قایم ہو جاتی ہے۔ فرائیڈ نے لکھا ہے۔

"ادیب دن کے خوابوں میں تبدیلیاں پیدا کر کے اور ان کا بھیس بدل کر ان کے انانیتی کردار میں نرمی اور رچاؤ پیدا کرتا ہے اور اپنے خوابوں کے اسلوب اظہار میں خالص ہیئتی یعنی جمالیاتی مسرّت کو بطور رشوت پیش کرتا ہے۔"

فرائیڈ کے نظریات کا ادب پر گہرا اثر پڑا۔ ادب میں معنوی اور ہیئتی اعتبار سے گہرائی اور تہہ داری کے نادیدہ امکانات کی تلاش ہونے لگی اور تعین کے مسئلے پر نئی روشنی پڑنے لگی۔ جن فنکاروں کے یہاں لاشعوری محرکات کی کارفرمائی ملتی ہے ان کی ہمہ گیریت اور خلاقی کو تسلیم کیا گیا۔ اردو میں ۱۹۳۰ء کے بعد فرائیڈین نظریات مقبول ہونے لگے۔ شعراء میں راشد اور میراجی نے جنسی مسائل پر نظمیں لکھیں، ناول میں عصمت نے "ٹیڑھی لکیر" میں شمن کا اہم کردار تخلیق کیا۔ جو نفسیاتی توجہ کا متقاضی ہے۔ بعض ناقدوں مثلاً سلیم احمد اور پروفیسر شبیہ الحسن وغیرہ نے فرائیڈ میں تحلیل نفسی کی رو سے بعض شعراء کے نفسیاتی مطالعے پیش کیے اور دلچسپ نتائج برآمد کیے۔ راقم نے غالب کے تخلیقی سرچشمے میں غالب کی شخصیت اور تخلیقی ذہن کے پس پردہ لاشعوری محرکات کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی ہے۔ انگریزی ادب میں فرائیڈین نظریات کو خاصی مقبولیت ملی۔ لارنس، جیمز جوائس اور ہکسلے نے جنسی موضوعات پر لکھا۔ نقادوں میں رابرٹ گریوز، ہربرٹ ریڈ اور ایڈمنڈ ولسن نے فرائیڈ کے نظریات سے استفادہ کیا۔ ان ناقدوں کے یہاں فنکار کی نفسیاتی زندگی کی پیچیدگیوں کی روشنی میں اس کی تخلیقات کی تعین کی کوشش ملتی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ادب کی دنیا میں فرائیڈ کے نظریۂ جنس اور تحلیل نفسی کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ لیکن اسے

ص ۲۵ پر ←

خواتین کے لیے

غیر ضروری رسم و رواج صرف خواتین ہی ختم کر سکتی ہیں

تزئین احسان اللہ

رسم و رواج کا رشتہ انسانی زندگی کے ساتھ کچھ اس طرح بندھ گیا ہے کہ شادی ہو یا غم یہ معاشرے کا ایک لازمی جزو بن گئی ہیں کسی قوم کی سماجی اور تہذیبی ترقی کا اندازہ ان کے یہاں رائج رسم و رواج و روایات سے کیا جا سکتا ہے ہمارے اتنے وسیع و عریض ملک میں ہر قصبہ اور ہر صوبہ میں الگ الگ رسم و رواج پائے جاتے ہیں اور کہیں کہیں پر تو ان پر اتنی پابندی سے عمل کیا جاتا ہے جیسے مذہبی قوانین کا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان میں کافی تبدیلیاں ہوتی جاتی اور اکثر ہم اس سے سماج کی بدلتی ہوئی قدروں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اکثر گھروں میں پیدائش سے لے کر موت تک رسومات کا ایک سلسلہ سا نظر آتا ہے۔ ایک صاحب سے اس بارے میں بات ہوئی تو ان کا کہنا ہے کہ یہ سب کی سب عورتوں کی بنائی ہوئی ہیں اور وہ اس پر پابندی سے عمل کرنا چاہتی ہیں اگر مرد اس سے اختلاف کریں تو سماج اور برادری کا حوالہ دے کر وہ اس کو برقرار رکھنے پر بضد رہتی ہیں۔

خیال ہوتا ہے کہ چونکہ پہلے زمانہ میں عورتوں کی زندگی صرف گھر تک محدود تھی مرد باہر معاش کے سلسلے میں باہر مصروف رہتے تھے تعلیم کا رواج تھا نہ باہر نکلنے کا۔ عورتوں نے وقت گذارنے کے لیے اور آپسی میل جول بڑھانے کے لیے یہ دلچسپیاں پیدا کر لیں۔ جو کہ زمانے کے ساتھ ساتھ زندگی کا ایک حصہ بن گئی۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر رسمیں بہت خوبصورت اور دلچسپ ہوتی ہیں اور آپسی خلوص و محبت بڑھاتی ہیں اس طرح رسومات کی ایک الگ سماجی اہمیت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اگر انسانی زندگی پر بوجھ یا مصیبت بن جاتی ہیں تو ان کو ختم کر دینا ہی ضروری ہے۔ آج جب عورتوں میں بیداری پیدا ہو گئی ہے ان کو ان رسومات کے فضول ہونے کا اور اس میں وقت اور روپیہ کی بربادی کا احساس ہونے لگا ہے اور وہ ان سے دامن بچاتی نظر آتی ہیں۔

بچے کی پیدائش ایک خاندان کے لیے خوشی کا موقعہ ہوتا ہے۔ گانے بجانے ہوتے ہیں اور چھوٹی موٹی تقریب کا اہتمام ہوتا ہے اپنی حیثیت کے موافق خوشی کا اظہار اچھا ہے مگر یہاں بھی کچھ رسمیں ایسی ہوتی ہیں جو پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔ ایک رسم یہ ہے کہ بچے کے ننھیال سے کپڑے اور دوسرے لوازمات آتے ہیں۔ اکثر قرض ادھار کر کے اس کو پورا کیا جاتا ہے مگر پھر بھی اگر کوئی کمی رہ گئی ہو یا پسند کے موافق نہ ہوں تو ان کو شرمندہ کیا جاتا ہے کہنا پڑتا ہے کہ یہ سب کرنے والی عورتیں ہی تو ہیں۔ میرے خیال میں رسم وہ ہی اچھی ہے جس میں روپیہ کا بے جا اسراف نہ ہو اور کسی کی تضحیک و تذلیل نہ ہو۔

جہیز اس دور کی سب سے فضول رسم اور ایک لعنت ہے جو ہمارے سماج کے ماتھے کا بدنما داغ ہے اس پر نہ جانے کتنی معصوم دوشیزائیں قربان ہوتی رہتی ہیں اس رسم کو بھی عورتوں نے بڑھاوا دے رکھا ہے۔ اگر وہ اس کے خلاف خلوص و محبت کے ساتھ ڈٹ جائیں تو بہت آسانی سے ان کو ختم کر سکتی ہیں۔

وہ یہ طے کر لیں کہ اپنے بیٹے کی شادی پر جہیز کا مطالبہ ہرگز نہ کریں تو باہمی سمجھوتے سے یہ رواج آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ آج ہم کو ہر روز خبریں ملتی ہیں کہ لڑکیاں جہیز کم ملنے پر سسرال والوں اور خصوصاً ساس کے ظلم و ستم کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ افسوس یہ ہوتا ہے کہ عورت پر ظلم کرنے والی بھی عورت ہی ہے اگر ملک کی ساری تعلیم یافتہ لڑکیاں فیصلہ کر لیں کہ وہ جہیز کے بغیر شادی کریں گی اور اپنے بھائیوں کے لیے بھی وہ اسی بات پر عمل کریں۔ اور اپنے والدین کو آمادہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ تکلیف دہ رسم ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔

شادی کے موقع پر بڑی خوبصورت رسمیں ہر جگہ الگ الگ طریقے سے منائی جاتی ہیں ڈھولک پر سہاگ کے گیت مہندی مانجھا آرسی مصحف وغیرہ مگر اس کے ساتھ ہی کچھ ایسے رواج بنا رکھے ہیں جو اس خوبصورت ماحول کو تکلیف دہ بنا دیتے ہیں۔ اکثر جگہ پہناونی کی رسم ہے لڑکی والے لڑکے والوں کے سارے خاندان کو کپڑے دیتے ہیں اور اکثر جگہ زیور بھی۔ اب اگر وہ مرضی کے موافق نہ ہوا تو دلہن بے چاری کو سسرال میں ہزار طعنے سننا پڑے اور شادی میں جو بے لطفی ہوئی وہ الگ۔ روپیہ کی بربادی اور زیر باری ان رسموں کو پورا کرنے میں ضرور ہوتی ہے عورتوں کی بنائی ہوئی ان فضول اور غیر ضروری رسموں کو خود ہی ختم کر سکتی ہیں۔ کیونکہ کوئی اگر ان پر نہ چل سکا تو خواتین ہی اس کو سب سے زیادہ مطعون کرتی ہیں۔ رسم و رواج وہ ہی اچھے جو خوشی اور خلوص کے ضامن ہوں جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو اور نہ ہی افراط بے جا کا جس سے ناکامی و دشواری کا شکار ہونا پڑے۔

(لکھنؤ سے نشر)

کسی بھی چیز کے وجود میں آنے سے پہلے، چاہے وہ پینٹنگ ہو موسیقی ہو یا کوئی کہانی یا نظم ہو، ایک مرکزی خیال کا ہونا لازمی ہے۔ اُسی مرکزی خیال سے ایک پلان مرتب کیا جاتا ہے اور وہی مرکزی خیال کسی کہانی، نغمہ، یا تصویر کی صورت میں منظر عام پر آتا ہے۔

فلم بھی کسی مرکزی خیال سے شروع ہو کر کئی منزلوں سے گذرتی ہوئی اختتام پر پہنچتی ہے۔ فلم کی ان منزلوں کو طے کرتے وقت دو باتوں کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ وہ ہے وقت اور پیسہ۔ اس لیے کوشش رہتی ہے کہ فلم کو بنانے کے لیے جو باتیں بہت ضروری ہیں ان کا خاکہ اچھی طرح بنا لیا جائے اس سے پہلے کہ فلم کی پروڈکشن شروع ہو۔ فلم میں منظر، آواز، فوٹوگرافی، موسیقی وغیرہ کے استعمال کے بارے میں اسی خاکے میں تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ فلم کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے جس چیز کا ہونا، سب سے پہلے لازمی ہے اسے منظر نامہ کہتے ہیں۔

منظر نامہ خاکے سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور اسی منظر نامے کے بارے میں چند باتیں آپ کو بتائیں گے۔ خاکہ صرف ایک آؤٹ لائین ہے اور منظر نامہ اسی خاکے کا تفصیل سے بیان۔ خاکہ تو صرف یہ بتائے گا کہ فلم میں کیا کیا چیزیں درکار ہیں۔ لیکن منظر نامہ تو وہ دستاویز ہے جس پر ساری فلم کا دار و مدار ہوتا ہے منظر نامے میں باقاعدہ ہدایات درج ہوتی ہیں کہ فلم بنے گی۔ کیسے کس کس دور سے گذرے گی کس سین کو کیسے ابھارا جائے گا۔ موسیقی کا استعمال کہاں پر اور کیسے ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

فلم دیکھتے وقت ہمارا اس بات کی طرف دھیان نہیں جاتا کہ فلم بنی کیسے۔ ہم پردے پر چلتی ہوئی تصویروں کو آپسی باتوں یعنی مکالموں کو موسیقی کو اور منظر نامے کو دیکھنے میں اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ شاید یہ جاننے کا شوق کہ فلم بنی کیسے یا بنتی کیسے ہے۔ بالکل بھول جاتے ہیں۔ اور بھلا کیوں نہ ہو۔ ہمیں آم کھانے سے غرض ہے نہ کہ پیڑ گننے سے ویسے بھی فلم بنانا ایک آرٹ ہے، جس کو سیکھنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں لیکن پھر بھی ٹریننگ نامکمل رہ جاتی ہے۔

اور اب جب کہ ہم اس دور سے کافی آگے نکل چکے ہیں۔ جب خاموش فلمیں بنتی تھیں یعنی وہ فلمیں جس میں آواز کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے ظاہر ہے وہ فلمیں موسیقی سے بھی محروم رہ جاتی تھیں۔ لیکن ایک چیز تب بھی اتنی ہی ضروری تھی جتنی اب ہے۔ وہ ہے منظر نامے کی اہمیت۔ فرق اتنا ضرور ہے کہ تب منظر نامے میں اس بات کی طرف دھیان دینا ضروری نہیں تھا کہ آواز کا استعمال کہاں پر اور کیسے ہوگا۔ اس وقت صرف چلتی پھرتی تصویروں سے اور چہروں کے تاثرات کے اتار چڑھاؤ کے ذریعے ہی اپنے جذبات کی ترجمانی کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اب آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ آجکل کے دور میں جس میں پچھلے چند سالوں کا ذکر ضروری ہے۔ آواز اور اس کا استعمال فلم کا ایک بہت اہم جز بن گیا ہے۔

ایک لمبی سی کہانی کو یا ایک ناول کو کیسے تین گھنٹے یا اس سے بھی کم وقت کی فلم میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس سب کا دار و مدار منظر نامے میں دیے گئے ان نقطوں پر ہوتا ہے جن کو کتاب میں لکھے گئے الفاظ کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے مثلاً اگر کہانی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو تھپڑ مارا۔ اس منظر کو بیان کرنے سے پہلے ایسا کرنے کی ضرورت کے بارے میں بھی کہانی لکھنے والوں نے کافی کچھ لکھا ہوگا اور پھر غصے کا وہ منظر جب تھپڑ مارنے کی ضرورت آ پڑی ہوگی اور اس کے بعد یہ بیان کرنا کہ تھپڑ مارنے کے بعد دونوں پر کیا بیتی۔ یہی سب منظر نامے میں سین کے ذریعے دکھائی جاتا ہے اور کرداروں کے ذریعہ آپ تک پہنچایا جاتا ہے۔ کہاں پر موسیقی کا استعمال ہوگا۔ کہاں صرف خاموشی رہے گی۔ ان سب کا ذکر تفصیل سے منظر نامے میں ہوگا اور ڈیڑھ گھنٹے کا لکھا ہوا صفحہ ایک یا دو منٹ میں فلمایا جاتا ہے۔

کسی بھی سین کو باریکی سے بیان کیا جاتا ہے جس سے منظر نامہ کافی لمبا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ڈرائنگ روم کا سین ہے تو منظر نامے میں کمرے کے بارے میں، اس میں رکھی ہوئی ہر ایک شے کے بارے میں اور اُن چیزوں میں کس پر کیمرہ فوکس کرنا ہے۔ کسے نظر انداز کرنا ہے۔ یہ سب بڑی خوبی سے بیان کیا جانا چاہیئے تاکہ ڈائرکٹر اسی حساب سے ان سینوں کو فلمائے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ منظر نامے میں لکھی ہوئی ہدایات پوری طرح سے سمجھ میں نہیں آتیں۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کیونکہ کہانی کار کچھ خیالات، کچھ حادثوں کو ایسے بیان کرتا ہے کہ منظر نامہ لکھنے والے کو لفظوں کی جگہ اشاروں سے کام لینا پڑتا ہے۔ ایسے موقعوں پر بھی منظر نامہ لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن منظر نامے کا لمبا ہونا، ایک ایک چیز کو باریکی سے بیان کرنا فلم بنانے میں دشواری پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اگر ڈائرکٹر چاہے تو ان ہی تفصیلی نکتوں کو بہت اچھے ڈھنگ سے استعمال کرتا ہے۔ ہر ایک نقطے کی اپنی اہمیت ہے اور منظر نامہ لکھتے وقت ایک ایک لفظ کو تولا جانا ضروری ہے۔ یہ بھی احساس ہونا چاہیئے کہ کون سی بات

فطری لگے گی اور کون سی مصنوعی"۔ منظر نامہ نگار کے بارے میں جان بورمین امریکہ میں فلموں کے ڈائرکٹر کہتے ہیں کہ" میں منظر نامہ لکھنے والے کے تابع نہیں ہوں، کیونکہ جب میں کوئی بہت اچھا منظر نامہ پڑھتا ہوں تو اُس وقت مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں، وہ دوسرے کا کیا ہوا کام ہے اس میں میرا کوئی حصّہ نہیں"۔ اس کے برعکس فریڈ زانیمن جو آسٹریلیا میں فلمیں بناتے ہیں کہتے ہیں کہ لکھنے والے کا سب سے بڑا کنٹری بیوشن یہی ہے کہ اس کے منظر نامے کے بغیر شاید فلم شروع ہی نہ ہو پاتے۔

کہانی کار کہانی لکھتے وقت اپنے خیالات کی رو میں بہہ کر لفظوں کو کاغذ پر اتارتا جاتا ہے اس کے ذہن میں جوں جوں خیال آتے جاتے ہیں۔ کہانی کا ڈھانچہ بھی ویسا ہی بنتا جاتا ہے اگر کسی کہانی میں بے ترتیبی ہو۔ جس کی طرف لکھنے والے نے دھیان نہ دیا ہو تو پڑھتے وقت اگر کہیں سے سلسلہ بھی ٹوٹ جائے تو ہم پچھلے صفحوں کو اُلٹ کر اس سلسلے کو پھر سے بحال کر لیتے ہیں۔ کتاب ہمارے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لیے اس بات کا خدشہ نہیں رہتا کہ کہانی میں اگر کسی کردار کی موجودگی یا غیر موجودگی ہمیں کھل رہی ہے تو ہم کتاب بند کر دیں یا شاید دوبارہ پڑھیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کہانی کار نے اس طرح کہانی کو ڈھال کر کیا کہنے کی کوشش کی ہے۔

اس قسم کی کہانی پر اگر منظر نامہ لکھا جائے تو عیاں ہے کہ لکھنے والے کو کتنی باریکی سے کہانی پڑھنی پڑے گی۔ ایسے حالات میں منظر نامے میں اس بات کی طرف خاص دھیان دینا پڑے گا کہ سلسلہ اسی طرح بحال رہے تاکہ دیکھنے والے اکتا نہ جائیں۔ منظر نامے میں سین ایسے ترتیب دینے پڑتے ہیں تاکہ ایک سین نکل جانے کے بعد دوسرا سین آنے تک ایک خاص خیال دیکھنے والوں میں رہے کیونکہ اس میں کتاب کی طرح صفحے پلٹے نہیں جا سکتے۔ ہاں ایک فائدہ ضرور ہے کہ کسی ایک منظر کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے اسے دو یا تین بار سکرین پر دکھایا جا سکتا ہے۔

اگر ڈائرکٹر کہانی کے صرف ان نکتوں کو لے جس سے وہ اپنا نقطۂ نظر پیش کر سکے تو منظر نامہ لکھنے والے کو ویسی ہی ہدایات دی جائیں گی۔ ایسے موقعوں پر وہ خود کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے نہ کہ کہانی کو یا کہانی کار کے نقطۂ نظر کو۔ اور فلم بناتے وقت بھی وہ منظر نامے سے کئی منظر رد کرے گا اور وہ یوں کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنی امیج آپ کے سامنے ابھارنے کی کوشش کرے گا۔

لیکن کوئی دوسرا ڈائرکٹر اسی منظر نامے کو ہو بہو فلمائے گا۔ کیونکہ اُسے اس بات کا احساس رہتا ہے کہ کہانی کار نے جس بات کو دماغ میں رکھ کر کہانی لکھی ہے اور جس بات کا خیال منظر نامے میں باریکی سے رکھا گیا ہے۔ اسے وہی خیال اسی صورت میں لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ایسے ڈائریکٹر کہانی خود ایک یا دو بار پڑھ کر یہ بات منظر نامہ لکھنے والے پر واضح کر دیتے ہیں کہ منظر نامہ کہانی کی ہو بہو تصویر ہو۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ڈائریکٹر کہانی میں جو تبدیلیاں لاتا ہے وہ سب کچھ کہانی پڑھے بغیر اور اس پر عمل کیے بغیر نہیں کر سکتا۔ کہانی لکھنے والے اور ڈائریکٹر کے بیچ جو سب سے اہم جزو ہے وہ ہے منظر نامے کا۔ اسی کے ذریعہ وقت کا اندازہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال اور مختلف زاویوں کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔

منظر نامے کی اہمیت اس بات سے واضح ہو جائیگی کہ فلم کے لیے کہانی کوئی اور لکھتا ہے اور منظر نامہ کوئی اور۔ یہ بالکل ضروری نہیں کہ دونوں ایک ہوں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی ہوں لیکن اگر ایک نہ ہوں تو اُس صورت میں منظر نامہ لکھنے والا ہی اُس کہانی کو آپ تک منظر نامے کے ذریعے پہنچائیگا۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ فلم بناتے وقت ڈائریکٹر کہانی کے مرکزی خیال سے ہٹ کر یا تو اسے دوسرا ہی موڑ دے یا اُسے کسی اور ہی اختتام پر لے آئے۔ ایسا کئی بار اس لیے کرنا پڑتا ہے کہ تماش بین کون ہیں؟ لیکن کہانی میں تبدیلی کہانی کار سے صلاح و مشورہ کر کے ہی اور اُس کی رضامندی ملنے پر ہی لائی جا سکتی ہے۔

منظر نامے کی اہمیت کے بارے میں مختلف ڈائرکٹروں کے مختلف خیالات ہیں۔ سسپنس فلموں کے مشہور ہدایت کار الفریڈ ہیچ کاک کا کہنا ہے کہ جب منظر نامہ ختم ہو جاتا ہے۔ میری فلم بھی ختم ہو جاتی ہے لیکن ایک اور مشہور امریکی ڈائریکٹر انتھونی مام کا کہنا ہے کہ منظر نامہ پڑھنے کے بعد میں لوکیشن پر جاتا ہوں اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر اگر ضرورت ہوئی تو میں منظر نامے میں ردّ و بدل کرتا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ فلم تصویروں کا ایک سلسلہ ہے۔ جس میں باتوں کے بجائے تصویروں یا منظر پر دھیان دینا چاہیئے۔ بقول ان کے باتیں تھیٹر کے لیے مخصوص ہیں، نہ کہ فلم کے لیے۔

منظر نامہ لکھنے والے کے لیے بہت سی باتوں کی جانکاری ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر منظر نامہ لکھنے والا خود بھی کہانی کار ہو یا لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو ہو سکتا ہے وہ کسی اور کی کہانی پر منظر نامہ لکھتے وقت اگر محسوس کرے تو کہانی کار سے صلاح کر کے وہ کہانی میں یا تو تبدیلی لائے یا جانکار ہونے پر یہ بات بھی واضح کر دے کہ یہ تبدیلی کیوں ضروری ہے اور اس سے فلم کیسے بہتر بن سکتی ہے اس کے لیے اس بات کی واقفیت بھی ہونا ضروری ہے کہ وہ ڈائیلاگ کی اہمیت جانتا ہو۔ ڈائیلاگ لکھنے کے بعد ان کی ادائیگی ہی ان کو کافی حد تک مقبول بنانے میں مدد دیتی ہے۔ اس لیے منظر نامے میں یہ بات اچھی طرح سے واضح ہو جانی چاہیئے کہ یہ ڈائیلاگ کہاں پر، کس ماحول میں اور کس انداز میں ادا کیے جائیں گے۔ ضروری ہے کہ منظر نامہ لکھنے والا ان باتوں سے بخوبی واقف ہو۔

آج کے دور میں فلموں میں فوٹوگرافی کی طرف بہت دھیان دیا جاتا ہے اور پچھلے ایک دو سالوں میں دیکھا گیا ہے کہ فوٹوگرافی کافی حد تک آگے بڑھ گئی ہے۔ فوٹوگرافی میں کیمرے کے زاویے، کیمرے کو موو (Move) کرنے کے طریقے ان کی ضرورت اور ان کے استعمال کے بارے میں اب باقاعدہ فلم اور ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں تربیت دی جاتی ہے۔ اس لیے کیا یہ ضروری نہیں کہ منظر نامہ لکھنے والا فوٹوگرافی کی سائنس سے پوری طرح واقف ہو تاکہ لکھتے وقت اس کے ذہن میں ہر سین کے بارے میں یہ خیال پوری طرح واضح ہو کہ اس کو کیسے فلمایا جائے گا۔ کیمرے کے زاویے کیسے ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

ان سب باتوں کی جانکاری ہونے پر ہی فلم میں ایک تاثر پیدا ہو سکے گا۔ ایک سلسلہ جاری رہ سکے گا منظر نامہ لکھنے والے کو ایڈیٹنگ کے بارے میں بھی پوری جانکاری ہونی چاہیئے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کون سے منظر کے بعد منظر تبدیل ہوگا۔ کون سا منظر کہاں پر کٹ ہوگا۔ کس منظر کی لمبائی کتنی اور کس کی چھوٹی ہوگی۔ منظر اتنا لمبا بھی نہ ہو کہ دیکھنے والے اکتا جائیں اور اتنا چھوٹا بھی نہ ہو کہ سین پوری طرح جم نہ پائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ منظر نامہ لکھنے والا فلم کے ساتھ شروع سے آخر تک وابستہ رہتا ہے۔ وہ فلم کا ایک ایسا ستون ہے جس پر پوری فلم کا دار و مدار ہوتا ہے۔ (سرینگر سے نشر)

مخمور سعیدی

کتنے نادیدہ علاقوں کی سیاحت کی ہے
ہم نے جب خود سے گزر جانے کی ہمت کی ہے

دل نہ ٹھہرا کسی عالم میں کہ ہم نے تاعمر
دوڑتے بھاگتے لمحوں کی رفاقت کی ہے

مرکزِ دید و دل کوئی نہ تھا اپنے سوا
ہم نے خود اپنے ہی خوابوں سے محبّت کی ہے

منتظرِ موسمِ گل کے تھے وہاں بھی کچھ لوگ
جلتے صحرا کی ہواؤں نے روایت کی ہے

اس کے آنے کی خبر سُن کے دیارِ جاں میں
خونِ دل سے در و دیوار کی زینت کی ہے

جی لیے ایسی فضا میں بھی کہ جینا تھا محال
زندگی! ہم نے بہت تری مروّت کی ہے

جس کو مخمورؔ تعلق کی خلش کہتے ہیں
زخم خوردہ یہ طبیعت اسی لذّت کی ہے

زندگی

توہم پرستی کی جڑیں

ڈاکٹر ایس اے رضوی

مشہور مثل ہے کہ وہم کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا یہ جانتے ہوئے بھی وجہ کچھ بھی ہو ہر شخص کسی نہ کسی وہم میں مبتلا نظر آتا ہے کوئی کم تو کوئی زیادہ ایسا کیوں ہے اس کی بنیاد کیا ہے یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے

انسان فطری طور پر ان تمام چیزوں کو جس سے اسے نقصان پہنچتا ہے منحوس سمجھتا ہے اور جو کامیابی اور فائدہ کا باعث ہوتی ہیں انھیں شبھ سمجھا جاتا ہے کسی چیز کا حاصل ہونا یا نہ ہونا انسان کی اپنی قابلیت اور کامیابی پر منحصر ہوتا ہے لیکن عام طور پر جب کوئی چیز نہیں ملتی تو انسان اسے اپنی تقدیر کی خرابی سمجھ کر صبر کر لیتا ہے کچھ لوگ کسی دنیاوی چیز کے بیچ میں آ جانے کو ناکامی کی وجہ تصور کرتے ہیں. جب حالات موافق نہیں ہوتے تو لوگ اپنے ستارے گردش میں بتاتے ہیں یا کسی نجومی کی صلاح پر کسی ایک ستارے کے اثر کو ہی صحیح مان لیتے ہیں. کچھ کسی جانور یا چڑیا کے راستے میں مل جانے کو اس کی وجہ قرار دیتے ہیں. بالکل انھیں سب باتوں کی طرح بہت منحوس بات دُم دار ستارے کا ظاہر ہونا ہے یہ جس سال نظر آتا ہے اُسے کسی بڑے آدمی کی موت، جنگ، خون خرابہ وبائی بیماری کے پھیلنے کا سال سمجھا جاتا ہے. یہی توہم پرستی ہے.

ان میں سے اگر کسی کے آبا و اجداد کے ساتھ کوئی چیز منحوس ثابت ہو گئی تو یہ سلسلہ آنے والی نسلوں میں چلتا رہتا ہے اور وہ چیز ہمیشہ کے لیے منحوس بن جاتی ہے. سائنسی نظریہ رکھنے والے ایسا نہیں سمجھتے اور ہر بات کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں. جیسے دُم دار ستارے کے بارے میں سائنسی ماہروں کا خیال ہے کہ یہ محض ستاروں کی ایک لمبی قطار ہے اور جب یہ سورج سے بہت نزدیک آ جاتی ہے تو دُم کی شکل میں دکھائی دیتی ہے. چاند اور سورج گرہن کی گھڑیاں خراب سمجھی جاتی ہیں اور ماضی میں اگر کچھ حاملہ عورتوں کے گرہن دیکھنے پر یا اس دوران سو جانے پر کٹے اعضاء کے بچے پیدا ہوئے تو ہمیشہ کے لیے حاملہ عورتوں کو گرہن پڑنے پر باہر نہیں نکلنے دیا جاتا اور سونے بھی نہیں دیا جاتا جبکہ سائنس نے یہ ثابت کر دیا کہ گرہن محض چاند زمین اور سورج کے بیچ عکس کا ایک تماشہ ہے جو کچھ مخصوص صورتوں میں ممکن ہوتا ہے.

ڈر ہر انسان کا ایک نفسیاتی پہلو ہے. خوف وہ چاہے کسی قسم کا ہو اور کسی وجہ سے ہو انسان کو وہ کام کرنے سے روکتا ہے جس سے اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو کبھی کبھی وہم بھی ڈر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں. جیسے رات کے سناٹے میں قبرستان سے گذرتا ہوا تنہا انسان بدروحوں کے وجود کے بارے ضرور سوچتا ہے اس بیچ میں جب وہ ان خیالات کو دل میں سموئے ہوئے چلا جا رہا ہو اور اچانک اس کے پاوں کے پاس آگ جل اٹھے تو وہ اسے بھوت یا چڑیل سمجھ کر چیخ پڑے گا اور ڈر کر بھاگے گا یہ آگ کیوں کر پیدا ہوتی جانے کی کوشش نہیں کریگا جبکہ اس قسم کی آگ اکثر ہڈیوں سے نکلے ہوئے فاسفورس کے آکسیجن میں جلنے سے پیدا ہوتی ہے. بالکل اسی طرح رات میں پیڑ کے نیچے سونے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ پیڑ پر رہنے والی شئے سونے والے کو پریشان کر سکتی ہے اکثر سونے والے کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوتا ہے اور وہ اسے کسی آسیب سے تعبیر کرتا ہے. اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بلا اس کا گلا دبا رہی ہے لیکن اس کی صحیح وجہ رات میں پیڑ سے کافی مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ برآمد ہونا ہو سکتی ہے ڈراونے خواب دکھائی دینا بھی اکثر کسی جسمانی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن آدمی ان خوابوں کو حقیقت سمجھ کر وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے.

اس کے برعکس جب کامیابی ملتی اور فائدے ہوتے ہیں تو انگوٹھی میں لگے نگ سے لے کر کسی درخت پرند یا جانور کا مل جانا اس کا باعث سمجھا جاتا ہے جس طرح راستے میں نیل کنٹھ چڑیا کا مل جانا آنکھ کا پھڑکنا پیپل یا برگد کے نیچے سے گذرنا اچھی بات ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے. نے ان سب باتوں کو بتایا ہے اور نے بتایا کہ اس یقین اور اعتقاد کو کہتے ہیں جس میں انسان کی کامیابی میں کسی جانور پیڑ پرند یا دیوی دیوتاؤں اور سر کا کرم جوڑ دیا جاتا ہے اس لیے انسان ایسی چیزوں کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور انھیں بہت عزت دیتا ہے. اس فطرت انسانی کو کہتے ہیں نے اسے یوں بیان کیا ہے کہ وہ سماجی رسمیں اور قانون ہیں جن میں کچھ اَن دیکھی طاقتوں کا دخل مانا جاتا ہے اور ان میں بھوت پریت جنات کی طاقت بھی شامل مانی جاتی ہے ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ جو شخص ان قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے یہ غیبی طاقت اس کو ضرور کچھ نہ کچھ سزا دیتی ہے اس لیے کسی بات کی کامیابی کے لیے ان طاقتوں کو پہلے سے خوش کرنا ضروری مانا جاتا ہے شادی بیاہ کی رسمیں بھی وہم ہیں. جیسے دولہا کا گھوڑی پر چڑھا کر ہاتھ میں لوہے کی کسی چیز کو لینا دولہا. دلہن کو گھر جانے سے پہلے کسی پیر کی قبر یا درگاہ سے ہو کر گزرنا. محض غیبی طاقتوں کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں. اسی طرح پیدائش ہونے پر بچے کا پچھاوا نکالنا سوپ میں چراغ جلانا بچے کے ماتھے پر کالا ٹیکا لگانا سب اسے بڑی باتوں اور آفتوں سے بچانے کے لیے کیا جاتا ہے ایسا اہم بن جاتا ہے کہ غیبی طاقتوں کو خوش کیے بغیر خوشی اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کچھ لوگ تو جہالت میں اس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان طاقتوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے ہاتھ پیر ماتھے یا جسم کے مختلف حصوں پر کچھ حروف یا تصویریں کھدوا لیتے ہیں. کسی مہینے کی تاریخ دن یا وقت کا اچھا یا برا ہونا بھی وہم کے علاوہ کچھ نہیں جیسے انگریز ۱۳ کے ہندسے کو برا مانتے ہیں اس لیے کوئی اچھا کام مہینے کی ۱۳ ویں کو نہیں کرتے کسی تاریخ یا دن کے اچھا ماننے کا سبب کسی بزرگ کی اس تاریخ کو کسی پیڑھی میں کامیابی ہو سکتی ہے اسی طرح سے خراب دن وہی مانا جاتے گا جب کسی کو بہت سخت صدمہ یا نقصان اٹھانا پڑا ہو. یہ سلسلہ پیڑھی در پیڑھی چلتا چلا آ رہا ہے اور کوئی اس کی صحیح وجہ دریافت کرنا نہیں چاہتا.

کبھی کبھی انسان بیمار نہ ہوتے ہوتے بھی بیمار ہونے کے وہم میں مبتلا رہتا ہے. تمام طبی تجربے جب کوئی مرض ثابت نہیں کر پاتے تو ڈاکٹر ایسے مریض کو Psyeic کہتے ہیں ایسے مریض روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں دماغی الجھن برابر پریشان رہنا

کسی گہرے صدمے کا ہونا ہر بات میں مسلسل ناکامی اعصاب کی کمزوری فکرمند رہنا وغیرہ اس کا سبب ہو جاتی ہیں۔ ایسے مریضوں کا علاج دیہاتوں میں جہالت کے سبب کسی آسیب یا سایے کو دور کر کے کیا جاتا ہے۔ جس میں دیوی دیوتاؤں پر جانوروں کی قربانی سادھوؤں کی جھاڑ پھونک پیروں کے تعویذ گنڈے سبھی شامل ہیں۔ بھوت یا چڑیل اتارنے میں ایسے باتیں کی جاتیں ہیں جن سے اچھا خاصا انسان پاگل بن جاتا ہے۔ جب کہ اس کا میڈیکل علاج ممکن ہے اور بڑے بڑے نفسیاتی مراکز میں باقاعدگی سے اس کا علاج ہوتا ہے۔

موجودہ سائنسی دور میں بھی اگر انسان توہم پرستی پر یقین رکھتا ہے تو یہ بڑے تعجب کی بات ہے اگر ہم وہم سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو کسی چیز پر یقین کرنے سے پہلے سائنسی طریقوں سے اس کی چھان بین کر لیں ایسا کرنے سے بہت سے وہم و گمان خود بخود ہی دور ہو جائیں گے اور ان کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔

(لکھنؤ سے نشر)

ڈاکٹر ایس۔ اے رضوی
۸ موتی لال بوس روڈ۔ نیا گاؤں لکھنؤ

غزل

ساغر مہدی

مطلعِ صبح پہ چھائی ہے سیاہی کیسی
شہر رہ رہ کے یہ لیتا ہے جماہی کیسی

قرضِ جاں آج چکا دونگا مگر یہ تو بتا
زندگی میں نے ترے ساتھ نباہی کیسی

ایک قطرے میں نظر آتا ہے سارا عالم
ایک ذرے میں ہے پوشیدہ تباہی کیسی

مدتیں گذریں وہ گھر چھوڑ چکا ہے پھر بھی
ان دریچوں میں ہے بیتاب نگاہی کیسی

کتنی محدود تھیں مظلوم سروں کی فصلیں
قتل گاہیں تھیں مگر لامتناہی کیسی

کس قدر کاٹ ہے خاموش لبی میں ساغر
جنگ بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی کیسی

(اردو سروس سے)

نوجوانوں کے لیے

احتجاج - ابتہاج کے لیے

خسرو متین خسرو

احتجاج کیا ہے؟

سب سے پہلے ہمارے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے۔ اس سوال کا جواب پانے کے لیے جب ہم تاریخ انسانی کے صفحات الٹتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا احتجاج کرنے والا ایک فرشتہ تھا۔ جسے آج ہم ابلیس یا شیطان کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جب حضرت آدم کو خاک سے پیدا کیا اور ان میں اپنا نور پھونکا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ میری اس تخلیق کو سجدہ کرو تمام فرشتوں نے اپنے مالکِ حقیقی کے حکم پر لبیک کہا اور حضرت آدم کے آگے سجدہ ریز ہو گئے۔ مگر ایک فرشتے نے اسے اپنی شان کے خلاف سمجھا اور احتجاج کیا کہ میں آگ سے بنا ہو کر خاک کے پتلے کو کیونکر سجدہ کروں۔

اس واقعے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ احتجاج کے لیے عقل و شعور کا ہونا ناگزیر ہے۔ جب ایک فرشتہ جس کا کام ہی صرف خدا تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور عبادت الٰہی میں مشغول رہنا ہے، اپنی عقل و فہم کی کسوٹی پر اس بات کو پرکھ سکتا ہے کہ کون سی بات اس کے مزاج اور معیار کے منافی ہے اور کون سی نہیں تو انسان جسے کہ اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے، جسے خود فرشتوں نے سجدہ کیا اور جو کہ خدا کا نائب کہلاتا ہے کیوں کر نہ احتجاج کا خوگر ہوگا۔

دیگر انسانی جذبوں کی طرح احتجاج بھی انسان کی سرشت میں شامل ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جذبہ اس میں عہد طفولیت سے ہی نظر آتا ہے۔ بچہ جب ماں کی گود میں ہوتا ہے اور اسے بھوک یا پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے تو وہ زور زور سے رونے اور چیخنے چلانے لگتا ہے۔ بعض مرتبہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب اس کی پسند کا کوئی کھلونا یا کوئی دوسری چیز اس سے چھین لی جاتی ہے تو وہ اپنے پیر زمین پر پٹکنے لگتا ہے اور جب وہ کھلونا یا وہ چیز اسے مہیا کر دی جاتی ہے تو اس میں ایک نمایاں تبدیلی رونما ہوتی ہے اور وہ ہشاش بشاش نظر آنے لگتا ہے۔

یہی بات نوجوان نسل پر بھی صادق آتی ہے لیکن یہاں احتجاج کے طریقہ کار میں فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ احتجاج اس کی فطرت میں شامل ہے اور وہ اس کے لاشعور کا جزو لاینفک بن جاتا ہے لیکن سنِ بلوغت کے ساتھ اس میں سمجھ داری اور اپنے بزرگوں اور بڑوں کا پاس لحاظ کرنے کا جذبہ جاگنے لگتا ہے اس کی صدائے احتجاج میں تھوڑی سی تبدیلی آجاتی ہے۔ اس کا بے چین ذہن نفسیاتی اور ذہنی آسودگی کی خاطر نت نئے فیشن تراشتا ہے۔ آج کل ہم بڑے شہروں میں، خاص طور سے ان شہروں میں جو پوری طرح مغربیت کا شکار ہو چکے ہیں، نوجوانوں کو ایک عجیب سے ذہنی خلفشار کا شکار دیکھتے ہیں۔ ان کے لباس اور گفتار سے ایک عجیب لاابالی پن کا اظہار ہوتا ہے یورپ سے ایک ہپی ازم کی تحریک شروع ہوئی۔ وہ وہاں مادہ پرستی کے خلاف ایک احتجاج تھی۔ معاشی سہولتوں نے مادی ضرورتوں کی تکمیل تو ضرور کرائی لیکن ان کے ذہنی سکون کو چھین لیا۔ انھوں نے ایک ایسی تصوراتی دنیا بنائی جہاں مادیت کی جگہ روحانیت تھی چرس اور گانجے کے دھوئیں میں ڈوبا ہوا یہ ماحول انھیں لباس اور اپنے جسم کی طرف سے لاپرواہ کرنے لگا۔

نوجوان نسل کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ ہر نئی چیز کی طرف تیزی سے دوڑتی ہے اور اسے گلے لگاتی ہے۔ مغربی تہذیب سے بیزار جب یہ ہپی نوجوان ہمارے ملک آئے تو یہ ہماری نوجوان نسل کے لیے ایک نئی چیز تھی۔ نتیجہ کے طور پر یہاں ہپی ازم تیزی کے ساتھ مقبول ہونے لگا اور ملک کا ہر دوسرا نوجوان، ڈھیلے ڈھالے لباس، چہروں پر عجیب سی مونچھوں بڑے بڑے بال رکھ کر اپنی تہذیب سے بغاوت کرتا نظر آنے لگا۔

کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کے لیے اس قوم کی نوجوان نسل ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی بھی ملک سے وابستہ انقلاب کی کہانی اٹھا کر دیکھ لیجیے، اس ملک و قوم کے نوجوان طبقے نے اس انقلاب کو اپنے کاندھوں پر اٹھایا ہوگا۔ آج کا نوجوان ایک عجیب سی ذہنی اور نفسیاتی کشمکش کا شکار ہے۔ امیری اور غریبی کی خلیج دن بہ دن گہری ہوتی جا رہی ہے۔ اعلیٰ اور مناسب تعلیم کے باوجود روزگار کے مواقع فراہم نہیں ہوتے۔ نوجوان اور تعلیم یافتہ نسل کی اس کمزوری کا فائدہ آج کی گندی سیاست خوب اٹھاتی ہے۔ نوجوان طبقے کے جذبات کو برانگیختہ کرکے اس سے ملک میں ہڑتالیں کرائی جاتی ہے۔ تعلیمی اداروں کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور احتجاجی جلسے اور جلوس احتجاج برائے احتجاج کا مصداق ہوتے ہیں۔ ان کا نظریہ قطعی طور پر تخریبی ہوتا ہے نا کہ تعمیری۔ یہ سیاسی لوگ اپنے مفاد کی خاطر ملک کی سالمیت اور فرقہ وارانہ جذباتی ہم آہنگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ سرکار خواہ کتنے ہی اچھے کام کیوں نہ کرے مخالف سیاسی جماعتیں اس کی مخالفت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں۔ یہ احتجاج برائے احتجاج نہیں ہے تو اور کیا ہے۔؟

اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ناخواندہ طبقہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اپنا آئیڈیل تصور کرتا ہے۔ اسکول اور کالج کے نوجوان جس راہ پر چلتے ہیں یہ بھی ان کے پیچھے ہو جاتا ہے چاہے وہ جلسے جلوس اور ہڑتالوں کا میدان ہو یا فیشن پرستی کی جگمگاتی دنیا۔ میں نے ایسے ہی ایک ناخواندہ نوجوان سے جب یہ سوال کیا کہ وہ مظاہروں اور ہڑتالوں میں دیگر لوگوں کے ساتھ کیوں شامل ہوتا ہے؟ اس کے پیش نظر کیا مقاصد ہیں جن کے حصول کے لیے وہ اس قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے۔؟ میرے اس سوال پر وہ خاموش ہو گیا اور پھر کچھ دیر بعد بولا۔ مقصد تو مجھے معلوم نہیں لیکن دوسرے لوگ ایسا کرتے ہیں تو میں بھی شریک ہو جاتا ہوں اور وقت کٹ جاتا ہے۔ اسی طرح ایک فیشن پرست نوجوان سے بڑے بڑے بالوں اور لمبی مونچھوں کے بارے میں استفسار کیا تو وہ بھی کوئی واضح جواب نہ دے سکا۔ بس دوسرے لوگ ایسا کرتے ہیں تو ہم کرتے ہیں ان دونوں باتوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارا آج کا نوجوان اپنے سامنے کوئی مقصد یا پروگرام نہیں رکھتا۔ وہ صرف کچھ کرنا چاہتا ہے۔ نتیجہ کچھ بھی نکلے اس کی اسے پرواہ نہیں۔

ایک سرکش اور منہ زور ندی جس طرف سے گذرتی ہے تباہی اور بربادی کا بازار گرم کر دیتی ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتی کہ اس کی راہ میں خس و خاشاک کا ڈھیر ہے یا کسی غریب کا جھونپڑا۔ وہ ہر شے کو بہا لے جاتی ہے، لیکن اس سرکش اور منہ زور ندی پر جب مناسب باندھ لگا دیے جاتے ہیں تو یہی نسل انسانی کے لیے باعث رحمت بن جاتی ہے۔ اس کے مزاج کو تخریب کے بجائے تعمیری بنا دیا جاتا ہے۔ نوجوان نسل بھی ایک چڑھتی ہوئی سیڑھی کی طرح جاتا ہے۔ نوجوان نسل بھی ایک چڑھتی ہوئی اور سرکش ندی کی طرح ہے۔ اس کی رگوں میں نیا خون جوش مارتا ہے جو اسے ہر وقت سرگرم عمل رہنے کی تحریک دیتا ہے۔

جس طرح ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں، اسی طرح احتجاج بھی مثبت اور منفی دو طرح کا ہوتا ہے۔ نوجوانوں کی اس ذہنی بے راہ روی اور بے ہنگم طریقہ کار کو اگر ایک صحیح راہ پر لگا دیا جائے تو اس کے بہت سے مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ احتجاج برائے تعمیر ملک کی گندی سیاست اور سماجی ڈھانچے میں ایک صاف ستھرا انتظام حکومت قایم کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ بلیک مارکیٹنگ منافع خوری، رشوت ستانی، فرقہ وارانہ فسادات اور نفرت و تعصب کی ان دیواروں کو نوجوان نسل کی قوت سے باآسانی زمین بوس کیا جا سکتا ہے۔

ارباب حکومت اور ہمارے رہنماؤں کا فرض ہے کہ نوجوان نسل کی اس قوت کو محسوس کریں، اور ایسے جامع اور مفید پروگرام مرتب کریں جن کو نوجوان طبقے کے ذریعہ باآسانی پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے تاکہ ملک و قوم دیگر ممالک کی طرح ترقی کی راہ پر تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔ دنیا کے ایسے بہت ممالک ہمارے سامنے موجود ہیں جنھوں نے نوجوانوں کی صحیح سمت پر ڈال کر چند برسوں میں ہی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہاں نوجوان نسل کا بھی یہ فرض ہو جاتا کہ ان میں سے کچھ نوجوان آگے بڑھیں اور احتجاج برائے احتجاج کے محدود دائرے سے نکل کر احتجاج برائے تعمیر کو اپنائیں۔

ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے، ابھی اسے ترقی کی راہ میں بہت آگے بڑھنا ہے دیہاتوں کی بات چھوڑیئے، شہروں میں بھی ابھی ایسی بہت سی جگہا ہیں موجود ہیں جہاں پینے کو صاف ستھرا پانی مہیا نہیں۔ رہنے کو مکان نہیں چلنے کو صاف اور ہموار گلیاں نہیں اور روشنی اور ہوا کا معقول انتظام نہیں۔ اگر نوجوان نسل چاہے تو ان تمام کاموں میں رضاکارانہ طور پر حکومت کا ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں اخباروں میں متعدد ایسی خبریں شائع ہوئی کہ یونیورسٹی اور کالج کے طلبا نے گاؤں میں میں جا کر رفاعی کام انجام دیے۔ انھوں نے گاؤں میں میں جا کر سڑکیں تعمیر کیں جنھوں نے گاؤں کا ناطہ براہ راست شہروں سے جوڑ دیا۔ جب نئی نسل اور نوجوان طبقہ اس طرح کے کارنامے انجام دے گا تو یقیناً ان دیہاتوں میں بھی نئی روشنی اور ترقی کی راہیں ہموار ہوں گی جہاں ابھی تک وسائل کے فقدان کے باعث جہالت اور پسماندگی اپنا ڈیرہ جمائے ہوتے تھی۔ گاؤں کے لوگوں کو اپنی مصنوعات بازار تک لانے میں آسانی ہو گی۔ انھیں اپنی چیز کے اچھے دام ملیں گے تو معاشی خوشحالی کا ایک نیا دور جنم لے گا اور گاؤں کا نوجوان بھی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے گا اور پھر ایک ایسا ہندوستان وجود میں آئے گا جس کے خواب باپو اور نہرو نے بنے تھے۔ جہاں کے نوجوانوں کا جذبۂ احتجاج تعمیری ہوگا نہ کہ احتجاج برائے احتجاج۔

(اردو سروس سے نشر)

ایک دانشور

روشنی

بشیر شاہ

اور ماہر طب نے لکھا ہے: "شراب ایک ایسی تلوار ہے جس کی دھار میں ایک میٹھا زہر بھرا ہے۔ یہ زہر جب زندگی کی شریانوں میں لہو بن کر دوڑنے لگتا ہے تو خودکشی کے دریچے وا ہوتے ہیں۔ اور آدمی ہلاکت کی دہلیز پہ کھڑا نظر آتا ہے۔ گاندھی جی نے کہا تھا۔ اپنے نفس پر قابو رکھو اور شراب سے پرہیز کرو۔ نہیں تو یہ تمہارے ساتھ ساتھ سارے معاشرے کو لے ڈوبے گی۔ کون نہیں جانتا کہ آفتاب نبوت طلوع ہونے سے قبل عرب کے ریگ زاروں میں کھجور کی شراب کے دریا بہتے تھے۔ رقص و سرود کی محفلیں شباب پر تھیں اور فسق و فجور زندگی کا ایک لازمی حصہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ رسول مقبول نے شراب کی مذمت کی اور تلقین کی کہ اپنی عافیت چاہتے ہو تو شراب سے پرہیز کرو۔ مشہور فلسفی افلاطون نے کہا تھا "رات کو جب لوگ مصروف مے نوشی ہوتے تھے میں روغن زیتون کے ساتھ اپنا خون جلاتا اور کائنات کے سربستہ رازوں سے نقاب ہٹانے کی کوشش کرتا۔" جدید طب کی رو سے جسم کے علاوہ، شراب ذہنی صلاحیتوں کو بھی زنگ لگاتی ہے۔ ایک ماہر نفسیات نے شراب کی بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ جو شراب کے عادی ہیں اصل اپنے آپ پر اپنی صلاحیتوں پر کوئی بھروسہ نہیں رکھتے۔ اوّل اوّل وہ شراب کا سہارا لیتے ہیں لیکن بعد میں ان کا وجود، ان کی ساری زندگی سہاروں کی محتاج ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں سے خود اعتمادی اور خود بینی کنی کترا کر نکلتی ہے۔ ایک دوسرے ماہر طب کا خیال ہے کہ شراب پینے والا اوّل اوّل تو شراب کو پی لیتا ہے۔ لیکن پھر ایک مرحلہ وہ بھی آتا ہے کہ جب پینے والے کو شراب پی جاتی ہے۔ چنانچہ جگر، دماغ، اور معدہ کو شراب ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی ہے۔ ایک چینی مفکر نے کہا تھا کہ شراب پی کر بظاہر آپ فرار کی راہ پر جا نکلتے ہیں۔ اپنے آپ سے، اور آس پاس سے تھوڑی دیر کے لیے مکت ہونے میں کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ لیکن کہاں تک آپ بھول جاتے ہیں کہ آپ کے پاؤں اسی زمین پر کھڑے ہیں اور اپنے ہی اردگرد میں پیوست۔ جسم اور ذہن کے علاوہ شراب آپ کی آمدن پر بھی شب خون مارتی ہے۔ آپ کی جیب اجازت نہ دے تو جلد ہی آپ کے لیے نت نئے مسایل کھڑا کر دیتی ہے۔ اور اس طرح آپ کے گھر کے پُرسکون ماحول میں ایک دراڑ پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ اس دانشور اور ماہر طب کی بات پر ایمان لانا ہی پڑتا ہے کہ جس نے کہا تھا شراب وہ تلوار ہے جس کی دھار میں ایک میٹھا زہر بھرا ہے۔ یہ زہر جب زندگی کی شریانوں میں لہو بن کر دوڑنے لگتا ہے تو خودکشی کے دروازے وا ہوتے ہیں اور آدمی ہلاکت کی دہلیز پر کھڑا نظر آتا ہے۔

(سری نگر سے نشر)

غالب ۔ کتنا جدید؟

وثیق کھوکر

غالب کو ابدیت اس کی شاعری نے بخشی۔ سو ڈیڑھ سو سال کے اس طویل عرصہ میں غالب کا کلام عوام کے دل و دماغ میں اس طرح بس گیا ہے کہ اب زمانہ کتنے ہی رنگ کیوں نہ بدلے غالب کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ حقیقت میں غالب کی شاعری کسی ایک عہد کے لیے مخصوص نہیں۔ وہ تو ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے کیونکہ اس میں فطری طور پر زمانے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ان تمام مسائل سے ہم آہنگ ہونے کی وہ تمام تر خوبیاں موجود ہیں جو کسی آفاقی شاعری کا طرۂ امتیاز ہوتی ہیں۔

حقیقت ہے کہ اردو میں جب غزل کی ابتدا ہوئی تو ہمارے اساتذہ نے فارسی شاعری کی ہی تقلید کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حُسن و عشق کے چرچے ہماری شاعری میں عام ہوگئے۔ اور ہمارے ذہن رفتہ رفتہ ایسے مضامین سے ایک خاص لذت محسوس کرنے لگے۔ غالب ان عظیم فنکاروں میں ایک سے ایک تھے جنھوں نے باغ اردو میں نئے نئے پھول کھلائے اور غزل فکر و نظر کی دولت سے مالا مال ہوگئی۔

غالب کو تنگنائے غزل کی شکایت تھی جس کا ذکر یہاں وہاں ان کے کلام میں ملتا ہے اور پھر وہ اس انداز سے غزل سرا ہوئے کہ یارانِ نکتہ داں بھی ان کی انفرادیت کے قائل ہوگئے حالانکہ فرماتے ہیں ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

غالب انیسویں صدی کے شاعر تھے لیکن اس سے انکار نہیں کہ ان کے کلام میں ہم عصر شعراء کی رہنمائی کے لیے بہت کچھ موجود ہے۔ اس لیے روایت سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے بھی غالب سے استفادہ حاصل کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

غالب ایک زبردست فن کار تھے۔ طول طویل مضامین کے بیکراں سمندر کو شعر کے کوزے میں باندھنے کا کام آسان بات نہیں ہے اور غالب اس میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو۔

کسی ایسے شخص کا تصور کیجیے جو بچپن ہی میں سایۂ پدری سے محروم ہوچکا ہے اور جس کی تعلیم و تربیت کا تمام تر بوجھ غریب ماں کے کاندھوں پر ہے۔ دنیا کی ساری مصیبتیں اور صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وہ اپنے نونہال کی تعلیم و تربیت کرتی ہے اور ایک دن وہ بچہ ملک کا مایہ ناز شہری بن جاتا ہے۔ ماں اپنے لال کی شادی رچا کر اپنے آخری فریضہ سے بھی سبکدوش ہوجانا چاہتی ہے۔ وہ وقت بھی آتا ہے اور ماں خوشی سے پھولی نہیں سماتی اور اچانک وہ ایک حادثے کا شکار ہوجاتی ہے۔ شہنائی بجتی ہے۔ شادی ہوتی ہے۔ لیکن ہر ہر مقام پر صرف ایک ہی کمی محسوس ہوتی ہے۔ یعنی ماں!

اب ذرا اس شخص کی دلی کیفیت کا اندازہ لگائیے۔ اس شعر کو پڑھیے اور اس حقیقی لذت کو محسوس کیجیے جسے غالب نے گل و بلبل کے پیرائے میں بیان کیا ہے ؎

آئی بہار گلشن گل سے بھرا ہے لیکن
ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل

آج کے شاعر کی طرح غالب کو بھی

ع "یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات"

کی شکایت تھی چنانچہ وہ اپنے آپ کو 'عندلیب گلشن ناآفریدہ' سے موسوم کرتے ہیں۔ ہمارے بیشتر جدید شعراء بھی آج ناقدری کا شکار ہیں جس کی جھلک نمایاں طور پر ان کے کلام میں دکھائی دیتی ہے۔ ملاحظہ ہو کمار پاشی کا یہ شعر ؎

توڑ کر نکلا میں ساری بندشیں
لوگ بولے فن نہیں کرتب ہوا

جدید غزل میں نئے اور غیر مانوس الفاظ کی آمیزش اور پیچیدہ مضامین کو باندھنے کا چلن عام ہے۔ غالب کے کلام سے بھی بعض ایسی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جو صرف مہمل گوئی کے دائرے تک ہی محدود ہیں ؎

ٹوٹی دریا کی کلائی زلف الجھی بام میں
مورچہ مخمل میں دیکھا آدمی بادام میں

جبکہ اس کے برعکس جدید شعراء ایسے کلام کو اپنے فن کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہیں ؎

شیشے کی سلائی میں، کالے بھوت کا چڑھنا
بام لکڑی کا گھوڑا، نیم کانچ کی گولی

(بشیر بدر)

غالب کے ایسے متعدد اشعار آج بھی موجود ہیں جن تک ایک عام ذہن کی رسائی محض اس وجہ سے نہیں ہوسکی کہ وہ ان کے دیوان میں شامل نہیں ہیں اور غالب نے انھیں محض اس لیے خارج از دیوان کر دیا تھا کہ بقول غالب وہ ان کے شایان شان اور معیار کے مطابق نہ تھے لیکن آج جب ہماری نظر بعض اشعار پر پڑتی ہے تو وہ پوری طرح آج کے مزاج سے میل کھاتے ہیں ؎

اسد کو بوریے میں دھر کے پھونکا موج ہستی نے
فقیری میں بھی باقی ہے شرارت نوجوانی کی

آج کے شاعر کی طرح غالب نے بھی بانکے ٹیڑھے قافیوں کا استعمال بخوبی کیا ہے۔ جس کا اندازہ ہم ان کی اس غزل سے لگا سکتے ہیں جو ان کے دیوان میں شامل نہیں ہے۔ ؎

سمجھا اُسے یہ وضع چھوڑے
جو چاہے کرے پہ دل نہ توڑے
تقریر کی اس کی حالت مت پوچھو
معنی ہیں بہت و لفظ تھوڑے
نذر مژہ کر دل جگر کو
چیرے ہی سے جائیں گے یہ پھوڑے
عاشق کو یہ چاہیے کہ ہرگز
اندوہ وفا سے منھ نہ موڑے
جاتے ہیں رقیب کو خط اس کے
کاغذ کے دوڑتے ہیں گھوڑے

جہاں تک نئے لفظوں کے استعمال کا سوال ہے جدید غزل میں بول چال کے عام الفاظ کا استعمال شدت سے ہو رہا ہے جو وقت کا اہم تقاضا بھی ہے اور ضرورت بھی۔ غالب نے بھی آج کے شاعر کی طرح اپنے وقتی تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو دو اشعار جو ایک قصیدہ سے ماخوذ ہیں اور مسٹر میکلوڈ گورنر پنجاب سے منسوب ہیں جسے غالب نے دہلی میں ریل کی ایک افتتاحی تقریب کے بعد شکایتی لہجے میں تحریر کیا تھا۔

آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا اژدہام
اخبار ایک 'لدھیانہ' میں میری نظر پڑی
تحریر ایک جس سے ہوا بندہ تلخ کام

اب ہم عصر شعراء کا نمونہ کلام بھی ملاحظہ ہو جس میں انھوں نے رائج الوقت الفاظ استعمال کیے ہیں ؎

ہائے یہ انتظار کے لمحے
جیسے سگنل پہ رک گئی ہو ریل

اخبار کے صفحات پہ کیا ڈھونڈ رہے ہو
چہروں پہ لکھی ہوئی تاریخ جہاں ہے

(جاں نثار اختر)

تنہائی اور بے بسی کے احساس کے علاوہ 'زندگی کے احساس کا غم جو نئی غزل میں دیکھنے کو ملتا ہے وہ پرانے انسان کے غم سے بالکل الگ ہے۔ ہمارے دلوں میں محبت اور دوستی، ایثار و قربانی کا جذبہ بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ وہ صرف رہ و رسم تک ہی باقی ہے۔ تہذیب جدید کی انحطاط زندگی کے اس احساس نے انسان کے غم کو جس طرح شدید سے شدید تر بنا دیا ہے اس کی مثالیں نئے شاعروں کی طرح غالبؔ کے کلام میں بھی موجود ہیں۔ ہاں لفظوں اور طرز بیان میں فرق ضرور ہے ؎

غم ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک (غالبؔ)

یہ کیا طلسم ہے جو رات بھر سسکتا ہوں
یہ کون ہے جو دلوں میں جلا رہا ہے مجھے
(ساقی فاروقی)

جدید غزل سے اور بھی ایسے ان گنت اشعار بطور ثبوت پیش کیے جا سکتے ہیں جو اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہمارے شاعر کا نیا ذہن آج بھی غالبؔ سے اثر قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ملاحظہ ہوں چند اور مثالیں ؎

سایہ میرا مجھ سے مثل دُود بھاگے ہے اسدؔ
پاس مجھ آتش بجاں کے کس سے ٹھہرا جائے ہے
(غالبؔ)

بتی بجھی تو کمرے سے باہر چلا گیا
مجھ سے زیادہ تیز مرا سایہ دوڑ کر
(طلحہ رضوی برق)

منظر اک بلندی پر ہم اور بنا سکتے
عرش سے پرے ہوتا کاش کے مکاں اپنا (غالبؔ)

قریب ماہ سے آگے نکل رہے ہیں لوگ
خلا میں ڈوب کے چلنا ہے چل رہے ہیں لوگ
(باقر مہدی)

آخر میں بس اتنا ہی عرض کروں گا کہ غالبؔ نے اردو شاعری میں فکر و فن کا جو معیار زمانے کو بخشا ہے۔ یقین ہے کہ وہ آئندہ بھی کئی صدیوں تک اسی طرح زمانے کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ بقول ظفر صہبائی ؎

عجب آزاد و خود آگاہ اک فن کار تھا غالبؔ
مزاج فکر و فن کا اک نیا معیار تھا غالبؔ
اسے ہم یاد کرتے ہیں تو دل یہ گنگناتا ہے
'ہوئی مدت کے غالبؔ مر گیا پر یاد آتا ہے'

(آکاشوانی اندور سے نشر)

دشینت کھوکر

۱۶۰/۲ جونا رسالہ، اندور ۴ (ایم پی)

مزاح

گر تو بُرا نہ مانے

آر-ایل پاٹھک

صبح کے یہی کوئی آٹھ نو کا وقت رہا ہوگا۔ عبادت چچا جیسے ہی ٹہلنے کے لیے گھر سے باہر نکلے ویسے ہی سامنے سے آتے سائیکل پر سوار ناصر میاں کے نواسے سے جا ٹکرائے دیکھتے ہی دیکھتے منہ کے بل نیچے آ گرے اور ان کے چاروں طرف ایک اچھی خاصی بھیڑ جمع ہو گئی۔ دو چار آدمیوں نے آگے بڑھ کر بمشکل چچا کو اٹھا کر کھڑا کیا۔ پھر مزاج پوچھنے لگے۔ "کہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی، بڑے میاں"؟

چچا نے ایک نظر وہاں جمی بھیڑ پر ڈالی اور بولے۔ "برا نہ مانیں تو عرض کروں۔ بھلا یہ تو بتائیں کہ بلا وجہ اتنی بھیڑ کیوں اکٹھی ہے یہاں پر۔ اجی صاحب! جائیے جائیے اطمینان سے جائیے اپنے اپنے گھر۔ ابھی ہم کہیں جانے والے نہیں۔ کیوں زحمت اٹھا رہے ہو یونہی"؟

پھر ناصر میاں اپنے نواسے سے مخاطب ہوئے۔ لوگ باگوں نے یہی سوچا بس اب آئی اس کی شامت۔ چچا ضرور اب اسے آڑے ہاتھوں لینگے مگر نہیں صاحب ہوا بالکل اس کے برعکس۔ چچا نے اس لڑکے کی کمر پر ہاتھ رکھا اور بولے "چھوٹے میاں برا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔ جوانی ملی ہے برخوردار سو تو ٹھیک ہے مگر ایک بات یاد رکھو۔ زمین کی طرف دیکھ کر چلا کرو۔ نہیں تو ایک روز ٹھوکر کھانی پڑے گی۔ میاں یہ باتیں تجربے کی ہیں۔ کبھی ہم بھی تھے تمہاری عمر میں۔ بس بالکل تمہاری طرح ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار گھوما کرتے تھے ہم بھی۔ آئے۔ ہائے۔ وہ بھی کیا زمانہ تھا ظالم۔ آج بھی ایک دم تازہ ہے ذہن میں۔ کمبخت بوڑھے بھی ہو گئے مگر بھلائے نہیں بھولتا۔

ایک دم سفید ململ کا کرتا اور چوڑی دار پاجامہ اور ساتھ میں منہ میں دبا پان کا ایک بیڑا۔ واہ واہ کیا کہنے جیسے ہی گھر سے باہر قدم رکھتے کہ پیچھے سے امی جان جھٹ بلا لیتیں دلہن امی بھی۔ جھٹ بازو سے پکڑ کر پردے کی اوٹ میں لے جاتیں اور ڈبیا سے کاجل نکال کر کان کے پیچھے کی طرف ایک کالا نشان لگا دیتیں اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگتیں "ہاں صدقے۔ چشم بد دور وغیرہ"۔ ہدایتیں دیتیں "برخوردار باہر لڑکوں پر نیچی نگاہ کر کے چلا کرو۔ گلی محلہ اپنا ہی ہے"۔

تب تو ان کی ہدایتوں پر بڑا غصہ آتا۔ ہم کہتے۔ "آپ بھی ایک ہی ہیں امی ..... بھلا ہم کوئی کمسن دوشیزہ ہیں جو نظریں جھکا کر چلا کریں۔ اجی ہم ٹھہرے جوانمرد دیکھتے نہ کل ہی آپ کی ہدایت پر عمل کیا تھا۔ ایک تو پیر کے انگوٹھے میں چوٹ لگ گئی اور دوسرے ..... بڑھ کے پیڑ کی جھکی ڈال سے سر ٹکرایا تو جھنا کر رہ گیا ..... یہ تو خدا کا شکر ہے جو خون نہیں نکلا"۔

ہماری بات سنتے ہی دلہن امی نے بُرا سا منہ بنایا اور کہنے لگیں "دیکھو میاں ویسے تو تم جو چاہو سو کرو۔ مگر میاں یہ یاد رکھو کہ بڑے بوڑھوں کے قول کی حقیقت تو بعد میں ہی معلوم پڑتی ہے۔ پھر کبھی یاد کرو گے ہمیں"۔

بس وہ دن گیا کہ دلہن امی نے ہمیں کالا ٹیکا لگانا بند کر دیا اور ساتھ ہی چشم بد دور کہنا بھی۔ اچانک آئی اس تبدیلی کا ہمیں اُس وقت تو کوئی احساس نہیں ہوا مگر آج عمر کی چند ایک سیڑھیاں چڑھ جانے کے بعد اور زندگی کے کچھ شیریں کچھ تلخ اوراق پلٹتے پلٹتے سب جان گیا ہوں اور اب سچ مچ یاد کرتا ہوں دلہن امی کو اور ان کی باتوں کو"۔

ایک بار پھر نظر گھما کر سامنے والی بھیڑ کو دیکھا اور بولے "ارے میاں حیرت میں کیوں پڑ گئے۔ اگر اس روز ہم نے دلہن امی سے بات کرنے سے پہلے ان کی بات پر "برا نہ مانیں" کا لیبل لگا دیا ہوتا تو غیر مناسب بات بھی مناسب ہو جاتی"۔

پرانے وقتوں میں "گستاخی معاف" یعنی "بُرا نہ مانیں" جیسا فقرہ ایک محاورے کی حیثیت رکھا کرتا تھا

اور آدمی کے اخلاق کو ظاہر کرتا تھا۔ لیکن ہمارا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ اب اس فقرے کا استعمال مطلب براری کے لیے ہونے لگا ہے اور اس فقرے کی آڑ میں دوسروں کو خوب بیوقوف بنایا جاسکتا ہے۔ اپنی کوئی بھی بات کہنے سے پہلے اگر آپ یہ جملہ کہہ دیں کہ بھئی اگر آپ برا نہ مانیں تو عرض کروں" تو یقیناً آپ کو فتح حاصل ہوگی اور کسی بھی صورت میں آپ کو منہ کی نہیں کھانی پڑے گی۔ مثال کے طور پر میرے بیٹے کے ایک دوست ہیں، بلدیو کرشن۔ ایک دن ہمارے یہاں آئے۔ کچھ ادھر ادھر کی ہانکنے کے بعد اصل مدعا بیان کرنے میں دیر نہیں لگی انھیں۔ نہایت ادب اور تہذیب کے لہجے میں بولے "چچا جان اگر آپ بُرا نہ مانیں تو ایک بات کہوں"

ہم نے لڑکے کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر سوچنے لگے کہ آج اچانک بلدیو کرشن جیسا اُجڈ لڑکا یکایک اتنا تہذیب یافتہ کیسے بن گیا۔ پھر ہم نے دوسری طرح سے سوچا کہ بھئی ہو کیوں نہیں آخر ہے تو ہمارے برخوردار کا ہم عمر دوست۔ ارے بھئی صحبت کا اثر تو ہوتا ہی ہے۔ دو سال سے دونوں ایک ساتھ ہیں

"بلا خوف کہو، بلدیو بیٹا" ہم نے کہا "ارے ہم نے کبھی آج تم میں اور اپنے منوج میں کوئی فرق بھی سمجھا ہے کیا؟"

ہماری بات سُن کر بلدیو کی باچھیں کھل گئیں۔ وہ بولا "چچا جان مجھے آپ سے یہی اُمید تھی۔ وہ... وہ بات یہ ہے چچا جان کہ مجھے کچھ روز کے لیے آپ کا سکوٹر درکار ہے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میری بڑی بہن چترا کی شادی عنقریب ہے اور بازار سے سامان وغیرہ لانے میں دقت پڑتی ہے"

لیجئے صاحب مرتا کیا نہ کرتا چاہتے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکوٹر ان صاحب زادے کے حوالے کرتے ہمیں دیر نہ لگی۔

ارے...... ارے کیا کہا "صاف صاف منع کردیتے"

خوب۔ اجی صاحب چھوڑیئے میری جگہ اگر آپ بھی ہوتے اور کوئی آپ سے ایسے ہی نہایت معصومیت سے "بُرا نہ مانیں" کی چاشنی میں کونین کی کڑوی گولی بھی پیش کرتا تو آپ چُوں نہ کرتے اور کڑوی گولی کھا کر بھی یہی کہتے "واہ صاحب کیا کہنے۔ کونین اور وہ بھی اتنی شیریں، اتنی ذائقہ دار سبحان اللہ لطف آگیا تو" کیا سمجھے!

مگر ہائے ری قسمت "بُرا نہ مانیں" جیسی معصومیت اور تہذیب کا جادو دیر تک نہ چلا۔ ایک ہفتہ ختم..... نہیں۔ ... اب تو پورے دو ہفتے ہی ہو لیے مگر بلدیو صاحب کے یہاں سے سکوٹر آج تک نہیں لوٹا۔

ادھر ہماری آنکھیں اپنے اکلوتے سکوٹر کو دیکھنے کو بے تاب تھیں اور اُدھر..... ادھر بیگم صاحبہ کا غصہ دیکھتے ہی بنتا تھا۔ جب تک بھن بھنانے لگتیں، ہائے ہائے ایسی بھی کیا فراخدلی ہوئی۔ چار دن ہوئے تھے نیا سکوٹر لئے کہ پکڑا دیا ایک نو سکھیئے کے ہاتھ میں۔ جناب میں نے تو کیسے کیسے بمشکل رقم جُٹا کر سکوٹر خریدا تھا۔ خدا نہ کرے کہیں کچھ ہو گیا تو۔ مجھے تو ضرور دال میں کچھ کالا لگتا ہے تبھی تو شرم کے مارے شکل نہیں دکھائی اس کمبخت نے۔

خاک پڑے ایسے نئے زمانے پر۔ اب تو بیگم نے بھی الٹی میٹم دے دیا ہے۔ "تم دونوں بیٹھے رہو میں جاتی ہوں اس کے گھر"

عین اسی وقت شیطان کو یاد کیا اور شیطان حاضر بڑی حلیمی سے بولا "انکل بُرا نہ مانیں سکوٹر لوٹانے میں دیر ہوگئی۔ وہ..... وہ بات یہ تھی کہ جس روز سے میں آپ کا سکوٹر لے کر گیا اسی روز سے ویسے کا ویسا آنگن میں پڑا ہے میں نے سوچا آنگن میں ہی رہنا ہے اسے تو یہاں کیا اور وہاں کیا۔ ہوا یہ کہ گھر پہنچتے ہی اس کا پٹرول ختم ہوگیا دوسرا آگے کا ٹائر پنکچر ہوگیا اور نہ جانے کیسے کمبخت کلچ وائر بھی ٹوٹ گئی۔

بلدیو کی بات سنتے ہی ہمارا تو دل بیٹھنے لگا مگر حالت ہو گئی تھی سانپ جیسی کھائیں تو کوڑھی اور چھوڑیں تو جگ ہنسائی۔

اب آپ ہی بتائیں اس نامُراد "بُرا نہ مانیں" نام کی گولی سے ایسے گھائل ہوتے کہ اُف تک نہ کرسکے۔

ایک اور مثال لیجئے۔ ہمارے پڑوس میں رہتے ہیں رام ناتھ کپور صاحب۔ انھیں ایک بار کسی کی شادی پر جانا پڑا۔ انھیں معلوم تھا کہ ہم نے ایک نیا گرم سوٹ سلوایا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ گرم سوٹ ان کی آنکھوں میں کھٹک گیا ہو آتے ہی پہلے تو مسکا لگاتے رہے اور نئے سوٹ کی تعریف کے پل باندھتے رہے بیگم صاحبہ کے ہاتھ کے بنے شامی کباب کے قصیدے پڑھتے رہے۔ پھر جھٹ کام کی بات پر آگئے اور بیگم صاحبہ سے بولے "اگر آپ برا نہ مانیں تو آج بھائی صاحب کا نیا سوٹ لے جاؤں۔ میں نے اپنا ڈرائی کلیننگ کے لیے دیا تھا۔ اس مردوئے نے ابھی تک لوٹایا ہی نہیں اس لیے"

ہم دیکھتے رہے اور سوٹ حضرت کے سپرد ہوگیا۔ بارات جاکر لوٹ آئی مگر سوٹ کا کہیں اتا پتا نہیں جب ہم نے زور دیا تو بولے "اگر آپ بُرا نہ مانیں تو کہوں... بھائی صاحب ویسے تو میرے پاس سوٹ بہت ہیں آپ کی دعا سے وہ... وہ بات یہ تھی کہ ہم آپ کو اپنا ہی سمجھتے ہیں اسی لیے بے تکلفی سے آپ کا سوٹ لے لیا تھا مگر آپ اس شرارتی بنٹو کو تو جانتے ہی ہیں۔ کمبخت نے تھوڑی سی آئس کریم لگا دی اور ذرا سا کافی کا کپ چھلکا دیا سوٹ پر۔ کچھ دھبے پڑ گئے تھے اسی لیے ڈرائی کلیننگ کے لیے دے دیا ہے۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر ایسی بے احتیاطی ہو ہی جایا کرتی ہے۔ آپ برا نہ مانیں"

(اردو مجلس سے نشر)

فسادی

اندر سروپ دت نادآن

تھا سر پہ سورج
مگر اندھیرا
نہ جانے آکر کہاں سے میرے قریب کوندا
پھر ایک نیزہ
نگاہِ قاتل کی آگ پی کر
ہوا میں اچھلا
صدائے قاتل کی گھن گرج نے
پھر آبروئے سکوت لوٹی
"تجھے نہ چھوڑوں گا آج زندہ!"
"مجھے فسادی سمجھ کر شاید ہوا ہے تیرا مزاج برہم
مگر میں مفسد نہیں ہوں بھائی........"
مرے تکلم سے درد پھوٹا
"تو کون ہو تم؟"
زبانِ قاتل سے تیر چھوٹا
"میں شہرِ محنت کا ما مکیں ہوں
میں راندۂ محفل سخن ہوں
میں گیت گاتا ہوں زندگی کے
لسز کی عظمت کے روشنی کے
میں شہرِ ذلت کی ہر گلی سے گزر چکا ہوں
میں اس خدا کو بھی جانتا ہوں
جو تیرے نیزے میں جلوہ گر ہے
وہ شخص بھی ہے مری نظر میں
جو تیرے اندر
محبتوں کے چراغ لے کر
نہ جانے کب سے بھٹک رہا ہے
وہ نیک انساں
جو میرے گیتوں کا دیوتا ہے....."
ابھی ادھورا تھا گیت میرا
کہ چشم قاتل سے اشک ڈھلکے
ہوئے حمائل مرے گلے میں وہ دست و بازو
جو شہرِ ذلت کی آبرو تھے......
ہزار بل کھا کے رہ گیا وہ مہیب نیزہ
خدائے وحشت نے ڈرتے ڈرتے یہ آدمیت کا جشن دیکھا
عظیم سورج کی روشنی میں ہوا اضافہ!

(اردو سروس سے نشر)

سراج انور

بہت پرانے زمانے کی بات ہے کہ ایک بادشاہ تھا۔ اس زمانے کے بادشاہ زیادہ تر بیوقوف ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔ ایک دن اس کے وزیر فرماں بردارخاں نے اسے بتایا کہ پڑوس کی ریاست سون پور کے لوگ بہت مالدار اور عقلمند ہیں۔ وہاں کی زمین سے سونا نکلتا ہے ہر شخص خوش حال اور امیر ہے۔ بادشاہ یہ سُن کر بہت پریشان ہوا کہ اس کے ملک میں سونے کی گنگا بہہ رہی ہے اور وہ اس بات سے بے خبر ہے۔ چونکہ وہ خود بیوقوف تھا اس لیے عقل مندوں سے اسے سخت نفرت تھی۔ وہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں اس سے زیادہ عقل مند کوئی نہیں نہیں ہے۔ اِسی لیے ایک دن وہ ہاتھی پر سوار ہوکر سون پور پر حملہ کرنے کے لیے چل پڑا۔ سون پور والوں کو خبر ملی تو وہ بڑے گھبرائے۔ بے چارے سیدھے سادے اور شریف لوگ تھے۔ ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ آپس میں سر جوڑ کر بیٹھے کہ کیا کریں؟ ان میں ایک آدمی تھا جس کا نام تو تھا بدھوخاں لیکن جو تھا بہت عقل مند۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ وہ گھبرائیں نہیں۔ بادشاہ شہر کے دروازے کے قریب آئے گا تو وہ خود اس سے بات کرلے گا۔ بچّو! جب بادشاہ وہاں آیا تو اس نے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور بدھوخاں نے اسے تھوڑا سا کھول رکھا ہے۔ بدھوخاں نے کہا۔ حضور جہاں پناہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ جواب ملا۔ احمق! تمھیں معلوم نہیں کہ ہم حملہ کرنے تشریف لائے ہیں۔ سُنا ہے تم لوگ بہت عقلمند ہو اور عقلمند لوگ ہمیں پسند نہیں ہیں۔ بدھوخاں نے عاجزی کے ساتھ جواب دیا ــــ حضور! اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی کہ اتنی بڑی فوج ساتھ لائے ــــ خود ہی ٹہلتے ہوئے آجاتے بادشاہ ہنس کر بولا۔ گدھے آدمی! ہم صرف ہاتھی پر ہی ٹہلنے نکلتے ہیں۔ ہم تمہارے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجانے آئے ہیں۔! یہ سُن کر بدھوخاں نے زمین سے دو اینٹیں اٹھا کر بادشاہ کو دے دیں اور بولا ــــ لیجئے شوق فرمایئے! بادشاہ کو حیرت ہوئی کہ یہ آدمی بھلا کس طرح عقل مند ہوسکتا ہے۔ اس نے کہا ہم اندر داخل ہوں گے دروازہ کھول دو۔ اس پر بدھوخاں نے گھبرا کر جواب دیا کہ حضور صرف تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر آئیں۔ پورا دروازہ کھل گیا تو ہمارے شہر کی ساری ہوا باہر نکل جائے گی ــــ بادشاہ کو بڑا تعجب ہوا ــــ بولا کیا بکتے ہو تم، بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ بدھوخاں نے جواب دیا، حضور! کئی بار ایسا ہوچکا ہے۔ بعض دفعہ تو سانس لینا مشکل ہوگیا تھا ــــ بادشاہ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ خاموشی سے ہاتھی کو آگے بڑھا لایا۔ اندر آکر دیکھا تو کچھ لوگ جلدی جلدی ایک کھیت کے چاروں طرف دیوار بنارہے تھے ــــ بادشاہ نے بدھوخاں سے پوچھا کہ آخر اتنی گھبراہٹ کیوں ہے ان لوگوں کو۔ بدھوخاں نے جواب دیا۔ بندہ پرور گھبراہٹ کی بات ہی ہے۔ یہ لوگ کھیت کے چاروں طرف دیوار بنارہے ہیں۔ اگر دیوار نہ بنائی گئی تو چڑیاں آکر کھیت چُگ جائیں گی۔ ہمارے پانچ سو پچپن نمبر کے دادا نے ایسی دیوار نہیں بنائی تھی۔ جب چڑیاں ان کا کھیت چُگ گئیں تو انھوں نے کہا تھا ــــ اب پچھتائے کیا ہوت۔ جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔ تب سے سرکار ہم دیوار ضرور بناتے ہیں۔ یہ بات سُن کر بادشاہ نے بہت بُرا منہ بنایا اور دل میں سوچنے لگا کہ فرماں بردارخاں وزیر بھی گدھا ہی ہے بھلا ان عقل کے کورے لوگوں کو عقل مند کہہ رہا تھا ــــ کچھ دور چلنے کے بعد دیکھا کہ ایک آدمی اپنے کتّے کی دُم پر ہاتھ پھیر رہا ہے۔ بدھوخاں سے جب اس حرکت کی وجہ پوچھی تو اس نے ادب سے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت وہ اپنے کتّے کی دُم سیدھی کررہا ہے۔ اُسے بارہ سال ہوگئے ہیں ہاتھ پھیرتے ہوئے۔ آج ضرور سیدھی ہو جائے گی۔

بچّو! اب تو بادشاہ اتنا ہنسا کہ اس کی بھاری توند کے ہلنے سے ہاتھی بھی ہلنے لگا۔ کچھ دور آگے چل کر دیکھا تو ایک آدمی مکان کی چھت پر بیٹھا ایک طرف زور سے پھونکیں مار رہا تھا۔ جب اُس کے بارے میں پوچھا تو بدھوخاں نے کہا۔ حضور اس کی ہوائی چکی دس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ پھونکیں مارکر اس کی پنکھڑیوں کو چلا رہا ہے۔ آج ہوا کم چل رہی ہے۔ اس لیے بے چارے کو محنت کرنی پڑرہی ہے۔ بادشاہ کی آنکھیں حیرت کی وجہ سے پھیل گئیں۔ آگے چل کر اس نے دیکھا کہ ایک عورت کسی کو کوس رہی ہے۔ مگر نظر کوئی نہیں آرہا۔ آخر ایک کالی سی چیز پھُدک کر دیوار پر جا بیٹھی اور عورت نے اسے ہاتھ پھیلا کر پھر کوسنا شروع کر دیا۔ بادشاہ نے غور سے دیکھا تو وہ ایک کوّا تھا اس نے عورت سے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے۔ کوّے نے کیا کیا ہے جو تو اُسے کوس رہی ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ حضور بادشاہ سلامت یہ کوّا میری

روٹی اٹھاکر دیوار پر جا بیٹھا ہے اور کائیں کائیں کرتا ہے ہے۔ اب میں نے سیڑھی ہٹالی ہے۔ دیکھتی ہوں کہ کس طرح نیچے آتی ہے؟ بادشاہ نے پوچھا کہ سیڑھی کا کیا قصہ ہے۔ وہ کہنے لگی کہ حضور سیڑھی دیوار سے لگی رہتی ہے۔ یہ اس کے ڈنڈوں سے پھدک پھدک کر نیچے اترتا ہے اور روٹی اٹھاکر لے جاتا ہے۔ جب سیڑھی ہی نہ ہوگی تو کس طرح نیچے آئے گا؟ — بچو! یہ سُننا تھا کہ بادشاہ کا ہنسی کے مارے بُرا حال ہوگیا۔ سوچنے لگا کہ سون پور آنا تو بیکار ہی گیا۔ جو لوگ اتنے گدھے ہوں وہ بھلا دولت مند کیسے ہوں گے! خواہ مخواہ اتنا بڑا خرچ بھی برداشت کرنا پڑا۔ دل ہی دل میں افسوس کرتا ہوا وہ اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے بہت سارے آدمی جمع ہیں اور ان میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ درخت پر چڑھے ہوئے ایک آدمی کو کیسے نیچے اُتارا جائے؟ بدھوخاں اور بادشاہ کو دیکھ کر وہ لوگ خاموش ہوگئے اور بدھوخاں سے کہنے لگے کہ لالہ دمڑی مل کا لڑکا چوتی لال درخت پر چڑھ گیا ہے لیکن اب اُسے نیچے اترنا نہیں آتا۔ بتاؤ کس طرح اسے نیچے اتاریں۔ بدھوخاں نے کہا کہ یہ کون سا مشکل کام ہے۔ ایک موٹا سا رسّا لاؤ اور اس کا ایک سرا لڑکے کی طرف اچھال کر اس سے کہو کہ وہ اسے اپنی کمر سے کس کر باندھ لے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور بادشاہ دلچسپی سے بدھوخاں کی کارروائی کو دیکھنے لگا۔ بدھوخاں نے دمڑی مل کے لڑکے چوتی لال سے کہا کہ وہ مضبوطی سے رسّے کو پکڑلے۔ اس کے بعد بدھوخاں نے لوگوں سے کہا کہ وہ زور لگا کر رسّے کو کھینچیں — یہ دیکھ کر بادشاہ سے نہ رہا گیا۔ اس نے جلدی سے کہا۔ "ارے سنو! احمقو! اس طرح تو یہ لڑکا نیچے گرے گا اور مر جائے گا۔ یہ تم کیا کر رہے ہو—؟" بدھوخاں نے بڑے ادب سے جواب دیا۔ جہاں پناہ لڑکا بھلا کس طرح مر سکتا ہے۔ میں نے اسی ترکیب سے ایک بار اسی لڑکے کو کنویں سے نکالا تھا!

بچو! یہ سنتے ہی بادشاہ نے اپنا سر پیٹ لیا اور بولا — دیکھو بیوقوف آدمی! ہم سے ہمارے وزیر فرماں بردار خاں نے کہا تھا کہ تم لوگ بڑے عقل مند اور دولت والے ہو۔ تمہارے شہر کی دیواریں سونے کی ہیں تمہارے کھیتوں میں سے سونا اُگتا ہے۔ وہی ہمیں حملے کے لیے اُکسا کر یہاں لایا تھا۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ تم سے بڑے بے وقوف شاید پوری دنیا میں کہیں نہ ہوں گے پورا شہر گدھوں سے بھرا ہوا ہے۔ لہٰذا اب ہم جاتے ہیں۔ اب کبھی نہ آئیں گے۔

بدھوخاں یہ سُن کر مسکرایا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک چھوٹی سی پڑیا ہاتھی کی سونڈ میں ڈال دی کچھ دیر بعد ہاتھی تڑپنے لگا اور اس کے تڑپنے سے ہاتھی کا ہودہ بھی نیچے گر پڑا اور اسی کے ساتھ بادشاہ بھی — اس نے گھبرا کر کہا — کیا کر رہے ہو تم، تم نے تو ہمیں نیچے گرا دیا — بدھوخاں ہنسا اور اس نے اشارہ کیا تو مکانوں اور چھتوں سے کئی سو تیر انداز کمانیں تان کر کھڑے ہوگئے۔ ان کا نشانہ بادشاہ تھا۔ یہ حالت دیکھ کر بادشاہ کے ہوش اُڑ گئے اُسے پریشان دیکھ کر بدھوخاں نے کہا۔ سنئے عالی جاہ! آپ ایک کاغذ پر فرمان لکھ کر دیں کہ کسی کو نہ ستائیں گے۔ کسی دوسرے شہر پر حملہ نہ کریں گے اور لوگوں کی دولت کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں گے تو صرف اس شرط پر آپ کی جان بچ سکتی ہے۔ آپ خود امن سے رہیں اور دوسروں کو بھی امن سے رہنے دیں۔ ہم بے وقوف نہیں ہیں بادشاہ سلامت ہم نے جان بوجھ کر آپ کو بے وقوف بنایا ہے۔ ہاتھی کی سونڈ میں لال چیونٹیاں ڈال دیں اسی لیے وہ تڑپ اُٹھا۔ اب اگر آپ ہمارے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجائے بغیر ہی جانا چاہیں تو ٹھیک ہے۔ ورنہ ہمارے تیر انداز آپ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ہم تو بادشاہ سلامت دو وقت کی روٹی اور سکون چاہتے ہیں۔ کیوں کہ یہی دنیا میں سب سے بڑی دولت ہے۔ اب بولیے آپ کیا چاہتے ہیں۔

بچو! بادشاہ پر ان باتوں کا بہت اثر ہوا۔ اُس نے بدھوخاں کو اسی وقت اپنا وزیر اعظم بنا دیا اور فرماں بردار خاں کو گدھوں کے اصطبل میں بند کر کے واپس چلا گیا۔ اس طرح ایک عقل مند انسان نے ایک ظالم اور بے وقوف بادشاہ سے نہ صرف اپنے شہر کو بچایا بلکہ اُسے بھی ایسا سبق سکھا دیا جو اس نے پوری زندگی ہمیشہ یاد رکھا۔

(آکاشوانی بھوپال سے نشر)

سراج النور
ایشیا فوٹو اسٹوڈیو
اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی۔۶

باتیں جن سے زندگی سنورتی ہے

قیوم خضر

امام عبد اللہ ابن مبارک کا ایک واقعہ تاریخ میں محفوظ ہے اور اہلِ دنیا کو دعوتِ فکر و عمل دے رہا ہے کہ وہ حج بیت اللہ شریف کے لیے اپنے ایک ملازم خاص کے ساتھ روانہ ہوئے، جب قریب حدودِ سرزمینِ مکہ مکرمہ پہونچے تو دیکھا کہ ایک میلی کچیلی، دبلی پتلی غریب لڑکی کوڑے سے ایک مُردار پرندے کو اٹھاکر بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی پھٹی پرانی چادر کے ایک کونے سے باندھ رہی ہے۔

جنابِ عبد اللہ ابن مبارکؒ نے یہ منظر دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے۔ ملازم خاص کو سواری روکنے کا حکم دیا، اُترے اور اس لڑکی کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے، پھر بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا:۔

"لڑکی! تم مُردار پرندے کو کیوں اٹھاکر اپنی چادر میں باندھ رہی ہو؟ کیا تم نہیں جانتی ہو کہ مذہبِ اسلام نے مردار کا کھانا حرام قرار دیا ہے"

لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"بابا! میرا ایک ہی بھائی ہے جو کئی دنوں کے فاقے سے اس قدر نڈھال ہوگیا ہے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا دو بھر ہے، سوچتی ہوں کہ اسی کو اُبال کر اپنے بھائی کو کھلاؤں تاکہ اس کی جان بچ سکے"

اس لڑکی کی زبان سے ان فقروں کو سنکر عبد اللہ ابن مبارکؒ اس کے پاس زمین پر بیٹھ گئے اور ملازمین کو حکم دیا کہ خراسان واپس جانے میں جتنے کم سے کم دِرہم کی ضرورت ہو اتنا رکھ کر باقی کل درہم اس لڑکی کے حوالے کر دو تاکہ اس کو فاقے سے نجات ملے اور اس کا بھائی اس پونجی سے کوئی ایسا کام کرے کہ آئندہ ضروریاتِ زندگی پوری ہو سکے۔

ملازم نے عرض کیا۔

"حضرت! ہمارے پاس صرف اُتنے دِرہم ہیں کہ ہم لوگ حج کے فرائض کی ادائیگی کے بعد گھر واپس ہو سکیں"

حضرتِ عبد اللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا:

"ہمارا حج تمام ہوچکا درہم اس لڑکی کے حوالے کر دو۔ اب ہم خراسان واپس لوٹ جائیں گے"

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

آبلہ پا

شفق

ان دنوں میرے ساتھ ایک عجیب سی بات ہونے لگی ہے۔

میں جب بھی گھر سے باہر قدم نکالتا ہوں، مجھے اپنے چہرے پر بہت سی چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے۔ جب اس سرسراہٹ سے پیچھا چھڑانے کے لیے میں اپنا چہرہ مسلتا ہوں تو مجھے اپنے ہاتھ میں کچھ عجیب سی شے کے لگ جانے کا احساس ہوتا ہے۔ مگر جب میں ہاتھ دیکھتا ہوں تو کچھ بھی نہیں۔ تمام دن گھر واپس آنے تک چیونٹیوں کی سرسراہٹ جاری رہتی ہے، میں چہرہ مسلتا رہتا ہوں، جھاڑتا رہتا ہوں، روز یہ سوچتا ہوں کہ گھر جاکر آئینہ دیکھوں گا، کیا کوئی بیماری ہو رہی ہے؟ مگر یہ کیسی بیماری ہے جو گھر سے قدم باہر نکالتے ہی شروع ہوتی ہے اور گھر میں قدم رکھتے ہی ختم۔

مگر میں آئینہ نہ دیکھ سکا کہ یا تو بجلی فیل رہتی اور لالٹین کی مدہم روشنی میں گھٹن کا احساس شدید ہو جاتا، یا بھول جاتا، بیوی سے اس کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ وہ بہت وہمی ہے اُس کے اندیشے وبال جان بن جائیں گے۔ مگر کیا یہ بیماری صرف مجھے ہوئی ہے؟ میں نے دفتر میں نظر دوڑائی، سب کے سب اپنے کام میں مصروف تھے۔ اُنگلیاں ٹائپ رائٹر کے کی بورڈ پر دوڑ رہی تھیں، کھلے ہوئے قلم فائلوں پر رینگ رہے تھے، ہونٹ ہل رہے تھے۔

نہیں یہ کوئی وبا نہیں ہے ورنہ دوسرے بھی اس کا شکار ہوتے اور کوئی نہ کوئی اس کا ذکر ضرور کرتا۔ سب کتنے انہماک سے اپنے کام میں مصروف ہیں اور میں...

تب ہی ایک ہاتھ دھیرے دھیرے اٹھا، تھوڑی پر گیا، پھر گال کی طرف پھر پیشانی کی طرف..... پھر دوسرا ہاتھ اچانک گال پر پڑا، چٹاخ کی آواز پر ساری نظریں اُس کی طرف اُٹھیں تو وہ شرمندہ ہو گیا۔ کیا کروں بھائی نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ ہر وقت چہرے پر چیونٹیاں سرسراتی رہتی ہیں۔

چیونٹیاں...... اُنھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، آنکھیں تصدیق طلب انداز میں ایک دوسرے سے ملیں اور قلم بند کر کے میز پر رکھ دیا گیا، ٹائپ رائٹر کی کھٹ کھٹ بند ہو گئی اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ شروع ہو گئی۔

مجھے تاریخ یاد نہیں، یہی کوئی پندرہ بیس دن ہوا ہوگا یا شاید اس سے زیادہ، میں تو یہ سمجھ کر خاموش تھا کہ ممکن ہے خون کا فساد ہو، یا واقعی کچھ چیونٹیاں گرمی سے گھبرا کر قمیص میں چھپ جاتی ہوں اور پھر.....

مگر آج تک چہرے پر ایک چیونٹی بھی نہیں ملی، ہاتھ میں کچھ لگتا ضرور ہے مگر کیا نظر نہیں آتا۔

کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ پورا چہرہ اس کی زد میں آجاتا ہے جیسے اچانک مکڑی کا جالا منہ پر آ گیا ہو۔

مکڑی کا جالا..... نہیں..... مگر آپ ٹھیک کہتے ہیں، ہاتھ میں کچھ لگتا بھی ہے مگر پتہ نہیں چلتا۔ ضرور مکڑی کا جالا ہی رہتا ہوگا۔

فضا صاف ہے سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے، گلیاں اور شاہراہیں روشن ہیں، پھر یہ مکڑی کے جالے کہاں سے آ رہے ہیں؟ رات کا وقت ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ مکڑیاں وافر مقدار میں جالے بُن رہی ہیں اور چلتے پھرتے آدمی اس سے ٹکرا رہے ہیں مگر دن کے وقت اس سات منزلہ عمارت کے کشادہ کمرے میں....

انھوں نے مکڑیوں کی تلاش میں دیواروں پر نظریں دوڑائیں۔ ڈسٹمپر کی ہوئی چکنی بے داغ چھت اور پوری رفتار سے گھومتے ہوئے پنکھے، اس سال بارش نہیں ہوئی ہے، نہ جانے کون کون سی بلائیں ہم پر نازل ہوں گی۔

گھر گیا تو بیوی غور سے میرا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

کچھ دنوں سے آپ کو کیا ہو گیا ہے، چہرہ دھندلا دھندلا لگ رہا ہے، آنکھیں حلقوں میں دھنسی جا رہی ہیں اور چہرے پر جالا سا..... آپ ڈاکٹر کو کیوں نہیں دکھاتے؟

یہ کیسے ہو سکتا ہے، دفتر جاتے وقت میں روز آئینے میں بال سنوارتا ہوں، مجھے تو کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔

اس وقت ذرا آئینہ دیکھئے تو....

میں نے آئینہ دیکھا تو خوف کی ٹھنڈی ٹھنڈی لہریں رگوں میں دوڑنے لگیں، بلب کی روشنی کچھ مدھم سی تھی اس لیے ٹھیک سے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ چہرے پر واقعی جالے ہیں یا بڑھاپے نے اچانک شب خون مارا ہے اور اس کے پنجے نظر آ رہے ہیں، مگر آنکھوں میں وحشت اور ابھری ہوئی گالوں کی ہڈیاں....

میں نے اس بیماری کا ذکر بیوی سے نہیں کیا کہ وہ خوفزدہ ہو جائے گی، مگر اس رات بالکل نیند نہیں، یہ کیا ہو رہا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔ میں تنہا نہیں ہوں میرے چاروں طرف ذمہ داریوں کے ٹیلے ہیں، جن کے درمیان مشکل سے راستہ بناپاتا ہوں، میرے بعد وہ ٹیلے پھیل کر پہاڑ بن جائیں گے اور ان کے درمیان گھرے ہوئے بیوی، بچے اور بوڑھی ماں.....

راستے مسدود پہاڑ بلند اور سر پر قہقہہ لگاتا ہوا سورج.....

میونسپلٹی کا انتظام بھی ٹھیک نہیں ہے۔ گلیوں اور سڑکوں پر لگے ہوئے گندگیوں کے انبار فضا میں زہر گھول رہے ہیں ایسے میں بیماریاں پھیلیں گی اور کیڑے مکوڑے گھروں میں گھس کر سوتے ہوئے لوگوں پر حملہ آور ہوں گے..... ہم بہت بے حس ہو گئے ہیں یہ بے حسی ہمیں شہر خموشاں میں پہنچا کر دم لے گی۔

صبح میں نے غور سے آئینہ دیکھا۔ ممکن ہے کہ اب تک آفس جانے کی جلدی میں، میں صرف سر کے بال دیکھتا رہا ہوں۔ اگر چہرہ دیکھتا تو بہت پہلے ہی بنید اڑ گئی ہوتی مگر کیا میری طرح دوسروں نے بھی اس پر غور نہیں کیا تھا؟ دفتر پہنچا تو دبی دبی سرگوشیاں اور آنکھوں میں وہم کے سائے دیکھ کر پریشان ہو گیا، کیا آج سب نے آئینہ دیکھا ہے؟

نہیں..... آج احمد نگر میں ایک واردات ہو گئی ہے، جب رات ہو گئی تھی، لوگ دن بھر کے تھکے ماندے اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے اور نیند کی دیوی ان کے پپوٹے سہلا رہی تھی، اچانک شاہ صاحب کی چیخ سُن کر وہ اٹھ بیٹھے، وہ چیخ رہے تھے..... آ رہے ہیں وہ چلے آ رہے ہیں..... رک جاؤ، واپس چلے جاؤ..... نہیں رکتے۔ چلے آ رہے ہو، میں کہتا ہوں واپس جاؤ، اپنی ڈولیاں لیتے جاؤ..... پھر بڑھے آ رہے ہو..... نہیں رکو گے تو میں راستے میں لیٹ جاتا ہوں، مجھ پر چڑھ جاؤ، روند ڈالو مگر..... میں تمہیں محلے میں داخل ہونے نہیں دوں گا۔

وہ تمام رات چیختے رہے، اپنی لاٹھی زمین پر پٹکتے رہے اور صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ ان کا پورا بدن بڑے بڑے آبلوں سے ڈھکا ہوا ہے اور وہ مر چکے ہیں.....

وہ مر گئے ..... میں نے خوف سے آنکھیں بند کرلیں، اور وہ اپنی ڈولیاں لیے ہوئے محلے میں داخل ہوگئے، میں زیرلب بڑبڑایا، پھر نظروں کے سامنے کئی چہرے ابھرے، بیوی کا اداس چہرہ، بچوں کے کھلے ہوئے پھول سے چہرے اور ماں کا مرجھایا ہوا چہرہ ..... تو میں نے آنکھیں کھول کر، غور سے اپنے گرد پھیلے ہوئے چہروں کو دیکھا۔ سب جانے پہچانے چہرے ہیں مگر کیا پتہ انھوں نے کس کا بھیس بدلا ہو، یا کھنڈروں اور ویرانوں میں خیمہ لگائے رات کی آمد کے منتظر ہوں۔

گھر پہنچا تو بیوی ہاتھ میں چھڑی لیے پوری کمرے میں دوڑتی پھر رہی تھی، بچے پلنگ پر کھڑے چیخ رہے تھے۔

کیا ہوا، یہ کیا ہنگامہ ہے ؟

ہنگامہ ..... آپ کے جاتے ہی جانوروں نے حملہ کردیا ہے، بیوی میرے پاس آگئی، چھچھوندر، چوہے بلوں سے نکل کر گھر میں پھیل گئے ہیں، گلہریاں درختوں سے اُتر کر کاٹنے دوڑ رہی ہیں، چیونٹے چیونٹیاں کھانے کے برتنوں میں گھس گئی ہیں۔

تب میں نے غور سے زمین پر دیکھا، چوہوں اور گلہریوں کا انداز بڑا جارحانہ تھا۔ دُمیں سیدھی تنی ہوئی اور آنکھوں میں خونی پیاس، وہ جھپٹ جھپٹ کر بیر پر منہ مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ خدا کی پناہ میں اچھل کر دور ہٹ گیا۔ کیا یہ پاگل ہوگئے ہیں، آہٹ پر بھاگ جانے والے اس طرح ..... میں نے بیوی کے ہاتھ سے چھڑی لے لی، تم پلنگ پر چڑھ جاؤ، میں دیکھتا ہوں۔

میں نے زمین پر چھڑی بجائی تو وہ بجائے بھاگنے کے اُچھل کر حملے کرنے لگے۔ مگر جب دو چار چھڑی کی زد میں آتے تو ان کا جوش سرد پڑنے لگا۔ گلہریاں چیختی ہوئی درختوں پر چڑھ گئیں، چوہے بلوں میں واپس چلے گئے۔

پھر بچے پلنگ سے اترے اور بل بند کرنے کی مہم شروع ہوئی، اینٹ پتھر کے ٹکڑے جو ملا بلوں میں ٹھونس کر مضبوطی سے بلیں بند کی گئیں اور جب ہم اس کام سے فارغ ہوئے تو اچانک کان کھڑے ہوگئے، رات کے سناٹے میں دور سے قدموں کی چاپ اُبھر رہی تھی۔

وہ آرہے ہیں ..... چلے آرہے ہیں ..... میں نے خوفزدہ نظروں سے اونگھتے ہوئے بچوں کو دیکھا، وہ شب خون مارنے نکل پڑے ہیں، اب کیا ہوگا ؟ گھر آتے ہی جانوروں کی یلغار کی گھر گیا۔ اور ان سے بچنے کی تدبیریں بھی نہیں کی، نیم کی ٹہنیاں بھی نہ توڑ سکا کوئی تعویز بھی نہ لے سکا، اب تو وہ شاہ صاحب نہیں جو دافع بلیات تھے جنھیں آنے والے خطروں کی خبر قبل ہی ہوجاتی تھی اور وہ چیخ چیخ کر سب کو خبردار کردیتے تھے۔

کیا بات ہے۔ آپ اچانک اتنے بدحواس کیوں ہوگئے ؟

دھیرے بولو ..... میں نے سرگوشی کی، تم قدموں کی آوازیں سُن رہے ہو۔

اس نے کان کھڑے کیے، ہاں قدموں کی آوازیں ہیں، نائٹ شو فلم دیکھنے والے اپنے گھر جارہے ہیں، اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے ؟

میں نے بے بسی سے بیوی کو دیکھا، اسے کیسے بتاؤں کہ یہ کس کے قدموں کی آوازیں ہیں، رات کون سا حادثہ ہوا ہے، کس نے ہماری سرحد روندی ہے، ان کے آنے کے بعد دروازے دشمن بن جاتے ہیں خود بخود کھل کر ان کا استقبال کرتے ہیں۔ ڈولیاں دروازے پر رکھی رہتی ہیں، اور وہ جتنے افراد کو چاہتے ہیں ڈولیوں میں سوار کردیتے ہیں اور پھر ......

کب تک کھڑے رہیں گے جاکر سوجائیے صبح دفتر بھی جانا ہے، بیوی جماہی لے کر بولی اور اپنے بستر میں لیٹ کر آسمان میں ادھورے چاند کو دیکھنے لگی۔ میں نے دوڑ کر دروازے کی کنڈی مضبوطی سے بند کی سوتے ہوئے بچوں کو دیکھا پھر آسمان تکتی ہوئی بیوی کو،

قدموں کی چاپ نزدیک آتی جارہی تھی۔

میرے کان اپنے دروازے سے لگے رہے، آنکھیں بچوں کی نگراں، دل زور زور سے دھڑکتا رہا اور میں بیچ آنگن میں کھڑا خوف سے کانپتا رہا۔

پھر پڑوس کے دروازے پر دستک ہوئی تو میں بیوی کو جھنجھوڑ رہا تھا۔ اُٹھ جاؤ خدا کے لیے اٹھ جاؤ، بچوں کو لے کر کمرے میں چھپ جاؤ، ڈولیاں آگئی ہیں، میں نے پہلی دستک سُن لی ہے۔ کیسی ڈولیاں ...... کیسی دستک .... بیوی جھنجھلاہٹ ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔

میری بات مان لو، بتیاں جلتی چھوڑ کر بچوں کو کمرے میں لے جاؤ، خدا کے لیے جلدی کرو میں نے ببلو کو گود میں اٹھالیا اور کمرے میں جانے لگے تو اس نے بھی روبی کو اٹھالیا اور کمرے میں آگئی، آخر آپ کس سے خوفزدہ ہیں ....

تب ہی پڑوس میں رونے کا شور اٹھا، قدموں کی چاپ ابھری اور دور جانے لگی۔

رونے کی آواز سن کر بیوی پریشان ہوگئی، میں جا کر دیکھوں بے چارے کیوں رو رہے ہیں ؟

خبردار ...... دروازے سے باہر قدم مت نکالنا۔ میں نے بیوی کا ہاتھ پکڑ لیا، اُن کا کوئی بھروسہ نہیں، وہ پھر لوٹ بھی سکتے، صبح ہونے دو، تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا اس وقت سوجاؤ، میں جاگتا رہوں گا۔

مگر جب بیوی بضد ہوگئی تو اسے سب کچھ بتانا پڑا۔ چھپانے سے کیا حاصل کہ صبح ان کے شب خون کی خبریں گلی گلی کانوں میں سرگوشیاں کر رہی ہوں گی، بہتر ہے وہ خود بھی ہوشیار رہے، خطرے کے تدارک کی تدبیریں کرے۔

اس نے دونوں بچوں کو سینے سے لگا لیا اور چپ چاپ بستر پر چلی گئی، مگر دیر تک اس کا شانہ ہلتا رہا۔

صبح ہوئی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ساری بلیں کھلی رہیں ہیں اور چوہے ان میں سے جھانک رہے ہیں

ایسا کرو چولہا تخت پر لے آؤ، سارے برتن اور ضروری چیزیں اس پر رکھ لو، آج پھر یہ جانور شرارت کریں گے، خبردار بچوں کو نیچے مت اُترنے دینا میں دفتر سے واپسی پر انھیں مارنے والی دوا لیتا آؤں گا۔

کیا آپ تجہیز و تکفین میں شریک نہیں ہوں گے محلے کی بات ہے۔

ہاں مجھے شریک ہونا چاہیے، مگر مجھے بہت دیر ہوجائے گی اور ان دنوں دفتر سے چھٹی ملنا مشکل ہے ... رات کا منظر نظروں میں پھر کر پریشان کر رہا تھا، وہ محلے میں داخل ہوگیے ہیں، پڑوس تک پہنچ گئے ہیں، میرے گھر میں آسکتے ہیں اور لوگوں کو دفتر جانے کی جلدی ہوسکتی ہے پھر میں کیا کروں گا ...... اچھا میں دفتر جاتے ہوئے پرسا دیتا جاؤں گا، تم بچوں کا خیال رکھنا۔

اس دن منہ پر لپٹنے والے جالے صاف نظر آرہے تھے، بڑے بڑے جالے اچانک کسی موڑ پر نمودار ہوتے اور چہروں پر چھا جاتے، جن میں ننھی زہریلی مکڑیاں رینگ رہی تھیں وہ چہروں پر مسلا کر پھوٹتی اور رمنٹوں میں آبلے پڑ جاتے، دفتر پہنچتے پہنچتے میرے چہرے پر کئی آبلے نکل آئے تھے جن میں بڑی سوزش تھی مگر یہ دیکھ کر دل کو دل کو تقویت ہوئی کہ آبلے صرف میرے منہ پر ہی نہیں پڑے سب کے منہ پر ہیں، سب پریشان ہیں۔

اس دن دفتر پہنچا تو سب ہی پریشان تھے۔

حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں جب گھر پہنچا تو چوہے اور گلہریاں ...... رات کو دروازے کی کنڈیاں اور .....

یہ بہت پرانی خبر ہے آج کی خبر مجھ سے سنو، رات مشرقی سرحد کے قریب

رات مشرقی سرحد پر ہیلا نالے کے قریب ایک عجیب سی مخلوق دیکھی گئی ہے، بہت قدآور اور تنومند و جسیم، جس کے پیر دو ستون معلوم ہورہے تھے۔ مگر موٹی گردن پر مرغ کی طرح چہرہ، بہت لمبی چونچ ــــ جس سے بہت تیز کراہ نکلتی تھی۔ نائٹ شو فلم دیکھ کر گھر جانے والوں کو وہ نظر آئے، ایک دو نہیں، پچاسوں اور وہ شہر میں داخل ہورہے تھے۔ میں نے دھڑکتے ہوئے دل کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اب ہم نہیں بچ سکتے۔ کوئی نہیں بچا سکتا کہ دشمن چاروں سرحدوں پر پیش قدمی کر رہے ہیں، راستے مخدوش ہوگئے ہیں گھر کی زمین دشمن بن گئی ہے، گھریلو جانور خون کے پیاسے ہوگئے اور دن قہر کی لپیٹ میں ہے۔

سُنو، شہر کے سارے کتے پاگل ہوگئے ہیں، انھوں نے مالکوں کی گردنیں پھوڑ دیں ہیں اور راہ گیروں پر حملے کر رہے ہیں، دیر سے دفتر پہنچنے والی کی سانس پھول رہی تھی، ہم بالکل غیر محفوظ ہوگئے ہمیں اجتماعی چھٹی لینی چاہیے

کہ ہمارے گھر گھیرے ہوئے ہیں بچے آنگن میں کھیل رہے ہیں اور بلائیں گھات میں ہیں ایسے میں ہم بچ بھی گئے تو کیا فائدہ، جب ہماری راہ دیکھنے والا کوئی نہ ہوگا۔

مگر صاحب نے ایسی کسی بھی بات کو افواہ یا وہم قرار دے کر نوٹس جاری کردی، چوبیس گھنٹے کی غیر حاضری کو برطرفی سمجھا جائے، احکامات سخت ہیں بارش نہیں ہوئی ہے اس لیے دوسرے شعبے پوری طرح مستعد رہیں۔ چھٹی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وہ گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے شہر سنسان ہو رہا تھا سپاہی ہاتھوں میں بڑی لاٹھیاں اور کاندھوں پر جال رکھے گشت کر رہے تھے، کنڈی کھٹکھٹانے کے بہت دیر بعد دروازہ کھلا، اور بیوی کا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر سمجھ گیا کہ گھر کی قیامت اپنی جگہ پر ہے۔

جلدی کیجیے، پلنگ پر چڑھ جائیے، .... دوپہر تک گلہریاں اور چوہے پریشان کرتے رہے، پھر بلوں سے سانپ نکلے اور چوہوں کو نگل گئے اور اب بلوں سے آدھے دھڑ سے باہر نکلے، بچوں پر نظریں جمائے ہیں ....

باہر کی کیا خبر ہے؟

باہر کی مت پوچھو، ان سانپوں کی فکر کرو ابھی ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہیں اس لیے یہ صرف دیکھ رہے ہیں جب بھوک لگے گی تو ..... چھڑی مجھے دو، نہیں چھڑی سے نام نہیں چلے گا دور سے ان پر بڑے بڑے پتھر پھینکے جائیں تاکہ ان کی کمر ٹوٹ جائے پھر یہ بے ضرر کیچوے بن جائیں گے اور آسانی سے مار کھا جائیں گے۔

مگر وہ مجھ سے زیادہ تیز تھے، میرا ارادہ بھانپ کر بلوں میں سمٹ گئے، صرف ان کی چمکیلی آنکھیں نظر آرہی تھیں، اب ان کے پاس جاکر بلوں کو بند کرنا زیادہ خطرناک تھا اور رات آرہی تھی، دن تو دیکھے بھالے دشمنوں کی نظر ہوتا ہے، ان سے بچاؤ کی تدبیریں ہوتی ہیں مگر رات ..... قدموں کی چاپ اور موت کی دستک، آج تو دو طرفہ حملہ ہوگا، ایک سے بچے تو دوسرے سے ڈھیر ہو جائیں گے پھر کیا کیا جائے .... میں نے بے بسی سے ہاتھ ملے، شاہ صاحب تم بھی نہیں ہو کہ ہماری حفاظت کرتے،

تب ان کی کہی ہوئی بھولی بسری بات دماغ میں گونج گئی اور میری آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں، اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی، ہمیں یہی کرنا ہوگا، ہم اس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ گر بیوی نے پس و پیش کیا، چھپر پر بھلا کیسے رہا جا سکے گا، ہمارے تو چھت بھی نہیں ہے، اگر نیچے گر پڑے تو ..... مگر نہیں، آپ ٹھیک کہتے ہیں نیچے خطرہ زیادہ ہے۔

پڑوسی اپنی پریشانی بھول کر ہنسنے لگے، کیا تم لوگ پاگل ہو گئے ہو؟

نہیں تم لوگ بھی چھپروں پر چڑھ جاؤ کہ نیچے سانپ ہیں پاگل کتے ہیں اور وہ دروازے جو بلاؤں کو خوش آمدید کہتے ہیں، گھر خالی دیکھ کر بلائیں لوٹ جائیں گی، ہم اسی طرح بچ سکتے ہیں، ہنسو نہیں، میری بات سنو کہ .....

ہنستے ہوئے ہونٹ ساکت ہو گئے، آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں ہوئیں، وہ سب بھی چھپروں پر چڑھ گئے اور رات بہت جلد اتر آئی۔ بڑھتی ہوئی آواز کے ساتھ قدموں کی آوازیں بھی بڑھتی جا رہی تھیں، دروازے کھل رہے تھے بلائیں آنگنوں میں گھس رہی تھیں ..... پھر گلی کے دوسرے کنارے سے کراہ نما چیخ گونجی اور بھاری قدموں سے گلی کا دل دہلنے لگا، ڈولیاں اٹھ رہی تھیں، ڈولیاں آرہی تھیں، قدموں کی چاپ بڑھ رہی تھی، دل کنپٹیوں میں دھڑک رہا تھا اور ہم دم سادھے سب کچھ دیکھ رہے تھے، سن رہے تھے۔

پھر کتوں کے شور کے ساتھ صبح ہوئی تو ہم نے خدا کا شکر ادا کیا ہم نہ صرف زندہ ہیں بلکہ بلاؤں کو بھی ناکام لوٹنے پر مجبور کر دیا، ہم اسی طرح ہر مسئلہ حل کریں گے .... مگر جب نیچے نظر گئی تو موٹے موٹے سانپ نظر آتے جو پھن پھیلائے دیوار کے سہارے چھپر پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے، گلی میں پاگل کتوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا اور سورج نکل رہا تھا۔ آسمان چیلوں سے ڈھکا ہوا تھا جو بڑی کریہہ آوازیں نکال رہی تھیں، ہم نیچے نہیں اتر سکتے گلی میں وہ نہیں سکتے، ہم اسی چھپر پر محفوظ ہیں، یہ تو ہم نے اچھا کیا تھا کہ کھانے پینے کی چیزیں اوپر رکھ لیں تھیں، گرمی ہے تو کیا ہوا۔ سلامتی تو ہے۔

تب کسی کی نظر سورج پر گئی اور وہ خوف سے چیخ پڑا۔ وہ دیکھو سورج کے بیچ سیاہ نقطہ ابھر رہا ہے۔ شاید طوفان آرہا ہے۔

طوفان نہیں گرہن ہے۔ بہتر ہے نظریں نیچی رکھیں،

وہ سیاہ نقطہ دھیرے دھیرے بڑا ہو رہا تھا، سورج کی روشنی پھیکی پڑتی جا رہی تھی۔ گلہریاں چیخ رہی تھیں کتے شور مچا رہے تھے اور چیلوں کی کریہہ چیخوں سے کان پڑی آوازیں نہیں سنائی دے رہی تھیں

طوفان آرہا ہے، بھاگو ورنہ سب اڑ جائیں گے

ارے چیلیں نیچے اتر رہی ہیں ان کی تیز اور نکیلی چونچیں کھلی ہوئی ہیں اور آنکھوں میں خونی پیاس ہے، یہ ضرور ہم پر حملہ کریں گی۔

نیچے سانپ دُم کے بل کھڑے ہو کر چھپر تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

چیلیں اپنے چنگل سمیٹے، چونچ کھولے جھپٹی آرہی ہیں۔

اندھیرا بڑھتا جا رہا ہے

اور طوفان کا شور کہیں قریب ہی سنائی دے رہا ہے۔ (پٹنہ سے نشر)

کیسا منحوس دن تھا وہ۔

صبح سے اقبال دلہن نے رو رو کر آنکھیں سُجا لی تھیں۔ اتنا تو وہ زندگی میں کبھی نہ روئی تھیں گھر سے رخصت ہو کر آئیں تب بھی نہیں۔ دو بچوں کی ولادت ہوئی تب بھی نہیں۔ گوہر نواب نے خاندانی رکھ رکھاؤ برقرار رکھنے کے لیے طوائفوں سے دل بہلایا تب بھی نہیں۔ مگر اس دن وہ ہوا، جس کا انھوں نے کبھی خواب بھی نہیں دیکھا تھا۔ گوہر نواب نے گلزار کو لا کر ان کے سر پر بٹھا دیا تھا۔ اگر وہ اقبال دلہن پر سوت بھی لے آتے تو شاید انھیں اتنی تکلیف نہ ہوتی کیونکہ سوت بہر حال ایک شریف گھرانے کی آبرو ہوتی ہے۔ مگر اس دن انھیں اپنی سخت توہین محسوس ہو رہی تھی۔ افسوس انھیں اس کا نہ تھا کہ ایک بازاری عورت ان کے ہم مرتبہ بن گئی تھی۔ دکھ تو اس بات کا تھا کہ وہ ایک طوائف کے ہم پلہ سمجھی گئیں تھیں۔

طوائفیں کس نے نہ رکھی تھیں۔ خود ان کے ابا مرحوم دو تین مہینے کے بعد موسم کی طرح طوائف بھی بدل دیا کرتے تھے اور بھائی جان کیسے گبرو جوان تھے۔ سارے شہر کی طوائفیں ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اس دربار کی رسائی کے لیے تو مشتری کو خودکشی کا ڈرامہ بھی رچانا پڑتا تھا۔

سسرال والے بھی بڑی آن بان کے لوگ تھے محل سرائے سے ملحق ایک کشادہ مکان 'گلستاں' صرف طوائفوں کی سرپرستی کے لیے بنوایا گیا تھا خوبصورت اور نوعمر طوائفیں، گلستاں میں آکسیجن بن کر داخل ہوتیں اور کاربن ڈائی آکسائڈ بنا کر نکال دی جاتیں۔ محل سرائے اور گلستاں کے درمیان اونچی اور مضبوط دیوار تھی۔ ایسا دبدبہ اور وقار تھا اس دیوار کا کہ کسی نے ہلانے کی ہمت نہ کی تھی دن بھر گلچھرے اڑتے۔ دعوتوں۔ مشاعروں اور بازیوں کی محفلیں گرم ہوتیں مگر رات بیاہتا کے پہلو میں بسر ہوتی ایک سے ایک بڑھ کر ذہین، پری وش، مہذب اور خوش گلو طوائفیں آئیں مگر اس اصول اور وضع داری کو ترک کرنے کا حوصلہ کسی کو نہ ہوا۔

اقبال دلہن خوبصورتی میں تو ہزاروں میں ایک تھیں گھرانا بھی دولتمند تھا۔ خاندان بھی معزز تھا۔ مگر خدا جانے فقیر کی بددعا تھی یا آسمانی قہر کہ سلیقہ اور نفاست کے قریب سے بھی گذر نہ ہوا تھا۔ بڑے بڑے بال ایسے کس کر باندھتیں کہ اچھی خاصی صورت چھوہارا بن جاتی تھی۔ سونے جاگنے اور روزمرّہ کے اوقات بھی مقرر نہ تھے۔ بس دل کی غلام تھیں شادی کے بعد کچھ دن تو گوہر نواب بیوی کے آس پاس پھرتے رہے۔ بعد میں تو بس اتنا تعلق رہ گیا کہ دونوں بچوں کی ولادت کی ذمّہ داری سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

اقبال دلہن بیویوں کے چونچلوں سے بھی ناآشنا تھیں۔ اندر ہی اندر کڑھتی رہیں مگر اس کا اظہار اَنا اور خود داری کے خلاف تھا۔

عورت کے لیے یہ سکھ بھی کیا کم ہے کہ وہ بلا شرکت

افسانہ

مورچہ

ڈاکٹر قمر جہاں

غیرے گھر کی ملکہ بنی رہے۔ اقبال دلہن نے محل سرائے کی اونچی اونچی دیواروں، ڈھنڈھار سے کمروں اور سونی سونی چھتوں سے سمجھوتا کرلیا۔ ویسے وقت گذاری کے لیے بچے ہی کیا کم تھے۔ عجب الجھے الجھے اور بے چین دن تھے ایسے ہی ایک دن بچوں نے آکر خبر دی کہ گلستاں میں کچھ عورتیں مہمان آئی ہیں۔ اقبال دلہن کا دل دھک سے رہ گیا دل میں ایک ٹیس سی اٹھی جیسے کچھ ٹوٹ گیا ہو، کچھ چبھ رہا ہو۔ دل کی آگ آنسو بن کر آنکھوں تک آئی مگر اقبال دلہن پلکیں پٹپٹا کر آنسو پی گئیں۔ بھلا بچے کیا سوچیں گے۔ اور ایک دن تو یہ ہونا ہی تھا۔

یہ خاندان کی روایت تھی۔ ان کے میکے اور سسرال کی تو ہر عورت نے اس صراط کو پار کیا تھا۔ پھر وہ کیوں ڈگمگا رہی ہیں؟ شاید اس لیے کہ وہ مشاہدہ تھا، یہ تجربہ، وہ جگ بیتی تھی، یہ آپ بیتی۔ وہ کہانیاں تھیں، یہ حقیقت۔ گوہر نواب کا بیشتر وقت گلستاں کی نذر ہونے لگا۔ اقبال دلہن کچھ اور خاموش ہوگئیں۔ کچھ اور اجڑی اجڑی رہنے لگیں۔ کچھ اور بکھر کر رہ گئیں۔ محل سرائے کے در و دیوار ان کے دل کی طرح اجاڑ اور ویران منھ پھاڑے کھڑے رہتے تھے۔ وہ اپنا دکھ کہتیں بھی تو کس سے۔ بہر حال رو پیٹ کر صبر کرلیا۔ گوہر نواب بس ضرورت سے ہی محل سرائے میں داخل ہوتے ضروری بات کرتے اور بات کرتے کرتے ہی کوئی ضروری کام یاد آجاتا۔ ہوا کے جھونکے کی طرح آتے اور جاتے۔ دن بھر جائیداد کے بکھیڑے نپٹاتے۔ گئی رات چوروں کی طرح آتے اور تھکن سے چور سو جاتے۔ کبھی کبھی دلہن کے دل میں پیار بھی جاگتا کہ وہ گوہر نواب کو اپنے ساتھ کھانا کھلائیں ان کے ہاتھ پیر دبائیں اور اپنی مسکراہٹوں میں ان کی ساری تھکن نچوڑ لیں مگر گوہر نواب کی بے رخی کی آگ میں یہ جذبہ بھی جل جاتا اور وہ رات بھر گیلی لکڑی کی طرح سلگتی رہتیں۔

ایک ماہ جیسے تیسے گذر گیا۔ اقبال دلہن کو صبر آگیا اور اس منحوس صبح کو وہ بچوں کا دلار کر رہی تھیں کہ ڈیوڑھی کی طرف ایک نور سا چمکا اور گوہر نواب کے پیچھے روشنی کا ایک پیکر سہم کر وہیں کھڑا ہوگیا۔ گوہر نواب نے پلٹ کر شاید آنکھوں ہی آنکھوں میں حوصلہ بڑھایا۔ روشنی کا پیکر متحرک ہوا اور جگمگاتا ہوا ایک ہاتھ پیشانی تک جاکر ٹھہر گیا۔ "خوش رہو۔ کون ہیں یہ؟" اقبال دلہن نے جواب اور سوال ایک ساتھ داغ دیے۔

"گلزار ہے۔ یہیں رہے گی۔" گوہر نواب نے جواب کے ساتھ اپنا فیصلہ بھی سنا دیا۔

"تو پھر مجھے گلستان پہنچا دیجیے۔" اقبال دلہن غم و غصّے سے پاگل ہوگئیں۔

یہ پہلا شدید ٹکراؤ تھا اور اقبال دلہن کو ایسا لگا جیسے وہ آخری بار اپنا دامن جھاڑ کر بیٹھ گئی ہوں۔ پھر تو آنسوؤں کی ایسی جھڑی لگی کہ اقبال دلہن کا سارا وجود پانی بن گیا۔ جیسے کوئی بار بار آنکھوں میں پسی ہوئی مرچیں ڈال دیتا تھا۔ کبھی سوچتیں کہ بچوں کو سمیٹ کر میکے چلی جائیں۔ مگر عقل سمجھاتی کہ یہ تو پہلا حملہ ہے اگر مورچہ چھوڑ دیا تو غنیم قابض ہوجائیگی۔

رات تک پھوڑے سوجھ گئے۔ ناک چھل گئی چہرہ ستّ گیا مگر اقبال دلہن کے دل کی آگ نہ بجھی۔ پھر وہ پہلی رات۔ اُف۔ وہ آوارہ روح کی طرح صحن اور کمروں کے چکّر کاٹتی رہیں۔ بار بار وہ اونچی دیوار کے پاس ٹھٹھک کر کھڑی ہو جاتیں۔ اور سر اٹھا کر اسے دیکھتیں۔

یہ دیوار محل سرائے ہی کی نہیں، ان کے جذبات کی بھی محافظ تھی۔ مگر کتنی کمزور تھیں یہ دیوار۔ اس رات یہ دیوار بھی گر گئی اور گوہر نواب گلزار کے پاس تھے۔ اقبال دلہن کے جذبات تصوّرات کی صورت اختیار کر رہے تھے۔ اب گلزار کی طرف پیار سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اب وہ اس کی سیاہ دراز زلفوں کی شان میں قصیدہ پڑھ رہے ہوں گے۔ اب وہ...... اُف...... اقبال دلہن اس سے آگے کچھ نہ سوچ سکیں۔ تقریباً دوڑتی ہوئی اپنے بستر تک پہنچیں اور نیم جان ہوکر گر پڑیں رو رو کر آنکھیں بھی خشک ہوچکی تھیں۔ ایک جلن تھی جو رُواں رُواں پھونکے دے رہی تھی۔

دو دن تک گلزار کمرے کے باہر نہ دکھائی دی۔ گوہر نواب کا سامنا ہوتا تو اقبال دلہن ہوا کی طرح اپنا رخ بدل لیتیں۔ تیسرے دن جالا صاف کرنے کا بانس لیے ہوئے گلزار ایک کمرے میں دکھائی دے گئی۔

"اونھ! طوائف گرہستن بننے چلی ہے۔" انھوں نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

چوتھے دن انھوں نے محل سرائے میں نیا فرنیچر آتے دیکھا۔ پانچویں دن کمروں میں پردے پڑنا شروع ہوگئے۔ گلزار برقعہ اوڑھ کر گوہر نواب کے ساتھ نکلتی اور شام تک لدی پھندی واپس آتی۔ اقبال دلہن ایک کباڑ کی طرح کمرے میں پڑی رہتیں۔ اندر ہی اندر کھولتی رہتیں مگر پھوٹ بہنے کا کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔

ایک دن دونوں بچے ٹافی کے دو ڈبے اور رنگین کتابیں لے کر بھاگتے ہوئے اقبال دلہن کے پاس آئے۔

"امّی۔ امّی، یہ انھوں نے دیے ہیں۔" دور کھڑی گلزار سہمی سہمی مسکراتی رہی۔

"ان سے کہو یہ حرام کی کمائی بازار میں لٹائیں۔ میرا گھر گندہ نہ کریں۔" پل کے پل میں ٹافیاں اور پھٹے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے صحن میں بکھر گئے۔ اقبال دلہن نے گلزار کی آنکھوں میں موتیوں کی چمک صاف طور پر دیکھ لی۔ اتنے دن میں پہلی بار جیسے زخموں پر مرہم لگ گیا۔ آنسوؤں کا پہلا چھینٹا ہی ان کی روح کو سیراب کر گیا۔ پھر تو یہ روز کا تماشا بن گیا۔ اقبال دلہن نے بازار اور کوٹھوں سے متعلق جملے بازی کا سارا خزانہ خالی کر دیا مگر گلزار نہ معلوم کس مٹی کی بنی تھی۔

بڑی بڑی حیران آنکھوں سے شرفا کے روزمرّہ کا تماشہ دیکھتی اور اپنے کام میں لگ جاتی۔ بارہا اس نے اقبال دلہن سے قریب ہونے کی کوشش کی مگر جب بھی وہ یہ خلیج پار کرنے کی کوشش کرتی۔ راہ کی کھائیاں اسے اور لہولہان کر دیتیں ہاں گوہر نواب کا سلوک اور پیار بھرے دو جملے پل بھر میں اس کے زخم بھر دیتے اور پھر وہ فاصلے طے کرنے میں لگ جاتی۔

دھیرے دھیرے اقبال دلہن نے گلزار کے وجود کو ایک پالتو جانور کی حیثیت سے قبول کرلیا تھا جو نفرت اور حقارت کے باوجود گھر کی چار دیواری کا ایک حصّہ بن جاتا ہے اگر وہ تھوڑی دیر تک گلزار کو نہ دیکھتیں تو ایک بے چینی سی محسوس کرتیں۔ گلزار کہاں ہے؟ کیا کر رہی ہے؟ اتنی دیر سے دکھائی کیوں نہیں دی؟ محل سرائے سے باہر تو نہیں گئی؟ کون دیتا ان کے سوالوں کے جواب اور وہ کمروں اور صحن کے ان گنت چکّر لگاتیں۔ بار بار جھنجھلاتیں۔

"کمبخت جیسے مر گئی۔ نہ دکھائی دیتی ہے نہ آواز سنائی دیتی ہے۔"

اور پھر گلزار کئی دنوں تک دکھائی نہ دی تو ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہوگئیں۔ گوہر نواب خاموشی کے ساتھ آتے جاتے دکھائی دیتے۔ بچے بھی سہمے ہوئے اور خاموش رہتے۔ محل سرائے پر قبرستان کی سی خاموشی اور سوگواری چھائی رہتی۔ اقبال دلہن نے بہت خاموشی سے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا کہ گلزار کا وجود، دیواروں، کمروں اور چھتوں کی طرح محل سرائے کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

شدید گھٹن کے بعد یہ خاموشی ٹوٹی تو ایک طوفان سامنے تھا۔ گوہر نواب چلا رہے تھے۔

"نالی کے کیڑوں کو صاف ہوا لگے تو وہ مر جاتے ہیں۔ تم اسی گندگی میں زندہ رہ سکتی ہو۔ دور ہو جاؤ میرے سامنے سے" وہ گلزار کا ہاتھ پکڑ کر محل سرائے کی ڈیوڑھی تیزی سے لے جا رہے تھے۔ اور گلزار؟ وہ تو بے بسی کا ایک ایسا پیکر تھی جسے سولی پر چڑھنے کے بعد آدمی کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہ رہ جائے۔ اقبال دلہن کانپ کر رہ گئیں۔ وہ ہنستی کھلکھلاتی گلزار کہاں رہ گئی۔ بچوں کے ساتھ کھیلتی ہوئی، کمروں میں پردے لگاتی ہوئی چھتوں کا جالا لیتی ہوئی اور اقبال دلہن کے کڑوے کسیلے جملوں کو مسکرا کر برداشت کرتی ہوئی۔ ان کے تمام جسم میں چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ گوہر نواب کے خلاف نفرت کا لاوا ابلنے لگا وہ برق کی طرح کوندیں اور شعلے کی طرح لپک کر ڈیوڑھی پر کھڑی ہوگئیں۔

"خبردار گوہر نواب! گلزار کو ہاتھ نہ لگائیے گا۔ آپ مرد عورتوں کو صرف بستر کی زینت سمجھنے والے کبھی کسی عورت کی قدر نہیں کر سکتے!"

وہ گلزار کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اپنے کمرے کی طرف چل دیں۔

(لکھنؤ سے نشر)

ڈاکٹر قمر جہاں
شعبہ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی۔ وارانسی

غزل

خورشید افسر بسوانی

اسے بھی آج چراغوں کے ساتھ جلنے دے
وہ موم ہے، تو ذرا موم کو پگھلنے دے
میں، صرف میں، ہی تری جستجو کا حاصل ہوں
تو مجھ کو دیکھ زمانے کو ہاتھ ملنے دے
نہ دے سہارا مگر اتنی بے نیازی کیا
سنبھل رہا ہے اگر کوئی تو سنبھلنے دے
ہماری فکر کی شاخوں میں لوچ کافی ہے
ہمارے باغ پہ پتھر چلیں تو چلنے دے

(اردو سروس سے)

افسانہ

دھوپ ڈھلنے کے بعد

فریدہ نسرین

اتنا یاد نہیں آتا کہ اس روز بات کی شروعات کیونکر ہوئی تھی کہ اتنا بڑا جھگڑا کھڑا ہوگیا شاید چھوٹی چھوٹی چنگاریاں بہت پہلے سے اکٹھا ہو رہی تھیں۔ بس شعلہ بھڑکنے کی دیر تھی۔ اور اس دن شعلہ بھڑک اٹھا تھا امی جان گھر میں نہیں تھیں امی جان ہوتیں تو شاید یہ جھگڑا ہونے سے بچ جاتا لیکن سویرے ہی سویرے امی جان ممانی کے یہاں چلی گئی تھیں۔ اسلم بھائی انھیں لینے آتے تھے۔ ممانی نے کسی ضروری کام سے امی جان کو بلوا بھیجا تھا۔ میں ابا جان کو کھانا کھلا کر اوپر بھابی کے کمرے میں آ بیٹھی تھی۔ بھابی اور میں خوش گپیوں میں مشغول تھے تبھی ابا جان اور بھیا کی تیز تیز آواز کانوں میں پڑی۔ بھابی تو نہیں پر میں بھاگ کر نیچے آئی۔ ابا جان اور بھیا ایک دوسرے سے الجھے تھے اس سے پہلے بھی ابا جان اور بھیا میں اکثر بحثیں ہوا کرتی تھیں لیکن آج کا منظر کچھ اور ہی تھا۔ بحث تکرار میں بدل چکی تھی ابا جان کی آنکھیں غصے سے سرخ تھیں تیز تیز بولنے کی وجہ سے ان کی سانس اوپر نیچے ہو رہی تھی لیکن وہ تھے کہ بولے ہی جا رہے تھے۔

"شرم نہیں آتی تجھے بیوی کی کمائی کھائے گا۔ کھلا پہنا نہیں سکتا تھا تو بیاہ ہی کیوں کیا تھا۔ ڈوب مر۔"

بھیا بہت ہی نرم لہجے میں کہہ رہے تھے "ابا جان آخر نوکری کرنے میں برائی کیا ہے۔ وقت بدل گیا ہے۔ پہلے ایک کماتا تھا دس بیٹھ کر کھاتے تھے لیکن بڑھتی مہنگائی اور وقت کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے اب یہ ضروری ہے کہ ہم سب مل کر کمائیں۔ آج ہزاروں عورتیں نوکری کر رہی ہیں۔ آپ کی بہو بھی کرے گی تو اس میں کون سی برائی ہے!"

لیکن بھیا کی باتوں کا ابا جان پر بالکل ہی الٹا اثر ہوا وہ لال پیلے ہو کر چیخے۔

"اپنی فلاسفی اپنے تک ہی رکھو۔ بیٹا باپ کو پڑھانے چلا ہے چار حرف پڑھ لیا تو خود کو افلاطون سمجھ بیٹھے!"

بھیا اب تک ضبط کئے ہوئے تھے لیکن ابا جان انھیں طیش دلا رہے تھے آخر وہ بھی غصے سے بول اٹھے۔

"ہاں کھلا پلا نہیں سکتا۔ میری بیوی ہے جو چاہوں گا کراؤں گا ہمارے بیچ دخل دینے والے آپ کون ہوتے ہیں؟"

"ہاں...... ہاں جو جی چاہے کرو۔ آج سے میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں...... جا دور ہو جا میری نظروں سے۔ میں تیری شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔"

پوری طاقت سے ابا جان گرجے تھے "ٹھیک ہے آج سے آپ میری شکل نہیں دیکھیں گے" اور بھیا پیر پٹکتے تیزی سے اوپر چلے گئے۔

میں سہمی سی وہیں کھڑی رہی۔ چھوٹی بہن جو ابھی کچھ دیر پہلے اسکول سے لوٹی تھی اور کھانا کھا رہی تھی ابا جان اور بھیا کو یوں غصے میں بھرا دیکھا تو ڈر سے رونے لگی میں اسے چپ کرانے آگے بڑھی تھی تو ابا جان کی نظر مجھ پڑی۔ تبھی ابا جان نے گرج کر کہا تھا۔ "کہاں مر گیا مردود اکمل؟ اس سے جا کر کہو کہ اپنی ماں کو بلا لائے۔"

میں اکمل کو بلانے اوپر پہنچی۔ اکمل سب سے اوپری چھت پر پتنگ اڑا رہا تھا۔ میں نے وہیں سے اسے آوازیں دینا شروع کیں۔ اسے بلا کر جیسے ہی میں نے نیچے جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے۔ بھیا کی آواز سنائی دی میرے قدم وہیں ٹھٹھک گئے۔

بھیا بھابی سے کہہ رہے تھے چلو بالکل ابھی چلو اپنے پہننے کے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں لیکر فوراً تیار ہو جاؤ۔ میں اب یہاں ایک منٹ بھی نہیں رک سکتا۔ بھابی پھٹی پھٹی آنکھوں سے بھیا کو دیکھ رہی تھیں۔

"یا اللہ امی جان جلد لوٹ آئیں۔" میں نے دل میں دعا مانگی۔

اکمل امی جان کو لے کر آ گیا تھا۔ امی جان نے برقعہ اتار کر الگنی پر ٹانگا اور ابا جان کے پاس جا کر کہنے لگیں "کس لیے بلایا ہے لڑکے نے تو ہولا دیا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہے۔ امی جان ایک ہی سانس میں بولتی گئیں۔ شاید ان کی نظر ابا جان کی سرخ آنکھوں اور غصے سے تمتماتے چہرے پر

نہیں پڑی تھی۔

ابا جان تخت پر سیدھے لیٹے چھت پر لگے پنکھے کو گھور رہے تھے۔ امی جان نے انھیں یوں پنکھے کو گھورتے دیکھا تو پوچھا، پنکھا چلا دوں؟

"نہیں..... کوئی ضرورت نہیں۔" ابا جان کا پارہ چڑھ گیا تھا۔

"اس سے کہہ دو چلا جائے یہاں سے۔"

"کون چلا جائے؟ کہاں چلا جائے؟" امی جان نے حیرت سے پوچھا۔

وہی جس کی تم ہر دم وکالت کیا کرتی ہو۔ وہی تمہارا لاڈلا سپوت۔ جو بیوی سے نوکری کروائے گا۔ میں کہتا تھا کہ پڑھی لکھی لڑکی گھر میں نہ آنے پائے پر لاڈلے بیٹے کی ضد اور اماں جان کی وکالت۔ آخر ہوا نہ وہی جس کا مجھے اندیشہ تھا۔ بھلا شریفوں کے یہاں کبھی ایسا ہوا ہے۔ شرافت رہ ہی کہاں گئی ہے۔ شریف گھرانوں کی عورتیں جن کے ناخن بھی نامحرم نہیں دیکھ سکتے تھے آزادانہ سڑکوں اور بازاروں میں ٹہلنے لگیں۔ دور کہاں جاؤں اپنے صاحب زادے ہی بیوی کو بے نقاب لئے گھومتے ہیں۔

ابا جان اور بھیا کے خیالات میں کبھی یکجائی نہیں ہو پائی۔ ابا جان فرسودہ اور دقیانوسی خیالوں کے تو بھیا وقت کے ساتھ چلتے ہوئے نئے خیالات اور نئی روشنی کے حامی تھے۔ یہی دونوں کے ٹکراؤ کی خاص وجہ تھی وقتاً فوقتاً ابا جان اور بھیا ایک دوسرے سے الجھ ہی پڑتے تھے کتنے ہی ایسے موقعے آئے تھے جب ابا جان اور بھیا الجھ پڑے تھے۔ لیکن امی جان ہی ایسی تھیں جو اب تک کسی طرح باپ بیٹے میں مصالحت کرا دیا کرتیں۔ دونوں کی بھلی بری باتیں سنتیں، غصے سہتیں۔ ابا جان اور بھیا کئی کئی دنوں تک گھر میں کھانا نہیں کھاتے۔ خود امی جان بھی اس غم میں کھانا نہ کھاتیں۔

"آخر بات کیا ہے" امی جان نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔ اور تب سمجھ میں آیا کہ جھگڑا ہوا کیوں۔ بات صرف اتنی تھی کہ بھابی نے ایک مقامی ڈگری کالج میں لیکچررشپ کے لیے درخواست دی تھی۔ اور ان کا انٹرویو لیٹر آیا تھا جو اتفاق سے ابا جان کے ہاتھوں میں پڑ گیا تھا۔

اور بھیا چلے گئے تھے۔ ہفتوں ہم سب بھیا اور بھابی کے لوٹ آنے کی دعائیں مانگتے رہے۔ انتظار کرتے رہے کہ بھیا اور بھابی لوٹ آئیں گے خود ابا جان کو بھی ایسی ہی امید تھی کہ ان کا بیٹا واپس لوٹ آئے گا۔ ان سے معافی مانگے گا۔ وہ دل ہی دل میں شاید سوچا کرتے اب اس کا خط آئے گا وہ لکھے گا ابا جان مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دیجئے میں آپ سے بے حد شرمندہ ہوں! اور ایک دن خود ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے گا۔ حالانکہ بظاہر ابا جان ہم سب کے سامنے یہی کہتے تھے۔ اونہہ..... کسے پرواہ ہے اس کی چلا گیا تو چلا جائے۔ صاحب زادے سوچ رہے ہوں گے کہ ان کے جانے سے ہم سب بھوکوں مر رہے ہوں گے۔ پھر خود کو ہی تسلی دیتے ہوئے کہتے، کوئی بات نہیں ایک نہ ایک دن لوٹ آئے گا۔ آخر سسرال میں کتنے دنوں رہے گا۔ لیکن ایک دن خبر ملی کہ بھیا نے الگ مکان لے لیا۔ بھابھی اس انٹرویو میں شامل ہوئی تھیں اور اتفاق سے ان کا اپائنٹمنٹ بھی ہو گیا۔ بھیا کے لوٹ آنے کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا تھا۔ وہ ابا جان جن کا رعب دادا، دادی، امی، بوا، سب پر تھا بیٹے سے مات کھا گئے تھے۔

بھیا اور بھابی کے جانے کے بعد گھر بدل گیا ابا جان اور امی جان میں اب صرف بے حد ضروری ہی باتیں ہوتیں۔

ابا جان اپنا زیادہ وقت باہر ہی گذارتے۔ رات ۸ بجے دوکان بند کرنے کے بعد رات گئے تک دوستوں میں بیٹھے رہتے۔ دن کو کھانا کھانے آتے تو کھانا کھا کر اخبار و رسائل میں سر کھپاتے رہتے یا پھر سوتے۔ امی جان گھر کے کاموں سے فرصت پا کر گھر کے پچھواڑے بنائے اپنے باغیچے کی دیکھ بھال میں مصروف ہو جاتیں کبھی گھاس کوڑا صاف کرتیں تو کبھی پودوں میں پانی دیتیں۔ اکمل اور گڑیا اسکول چلے جاتے، میں تنہا رہ جاتی اور بور ہوتی۔ لیٹے لیٹے پرانے رسائل پڑھا کرتی۔ بھیا کے جانے کے بعد نئے رسالے کہاں سے ملتے۔ جب ابا جان گھر میں نہ ہوتے تو چھت پر چلی جاتی اور منڈیر پر کھڑے ہو کر انجو سے باتیں کرتی۔ انجو میری سہیلی جو پڑوس میں ہی رہتی ہے۔ اور بی۔ اے کر رہی ہے۔ بھیا نے اپنی ضد سے مجھے کسی طرح ہائی اسکول کروا دیا تھا لیکن اب پڑھنے کا کیا سوال تھا۔ انجو اسی کالج میں پڑھتی ہے جس میں بھابی لیکچرر ہیں۔ میں منڈیر پر کھڑی انجو کے کالج سے لوٹنے کا انتظار کیا کرتی۔ وہ بتاتی

اری شبی آج تیری بھابی گلابی ساڑی پہن کر آئی تھیں کل ہری تو پرسوں نیلی سچ بڑی پیاری لگتی ہیں۔ کبھی بتاتی تیری بھابی نے ٹی وی سیٹ لیا ہے تو کبھی بتاتی تیرے بھیا فریج خریدنے والے ہیں۔ انجو ساری رپورٹ دیا کرتی میں بھی اس سے کرید کرید کر پوچھتی، بھابی بھی شاید اس سے گھر کا حال پوچھا کرتی تھیں۔ ایک روز انجو بتا رہی تھی کہ تیری بھابی نے کہا ہے کہ 'شبانہ سے کہنا وہ گھر میں پڑھتی رہا کرے کتابیں نہ ہوں تو میں بھیج دوں،' اور ڈھیر ساری باتیں۔

کئی دنوں سے انجو سے ملاقات نہیں ہوئی تھی جلدی جلدی گھر کے کاموں میں نپٹا کر انجو کے انتظار میں میں چھت پر کھڑی ہوئی آج ساڑھے گیارہ تک ہی اس کا کلاس ہے بارہ بجے کی چلچلاتی دھوپ میں کھڑی میں انجو کو پکار رہی ہوں۔ انجو شاید میرے ہی انتظار میں بیٹھی تھی۔ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی منڈیر پر آ کھڑی ہوئی آتے ہی بولی شبی منہ میٹھا کراؤ تو ایک خوشخبری سناؤں..... تمہارے بھتیجہ ہوا ہے۔"

بھیا اور بھابی کا بیٹا۔ میں خوشی سے چلا اٹھی لیکن جلدی میری آنکھیں چھلک آئیں۔ میں امی جان کو خبر دینے نیچے اتری ہی تھی کہ سامنے سے ابا جان آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اری اجل کی امی کہاں ہو ادھر تو سنو۔ آج ابا جان کے منہ سے خلاف معمول بھیا کا نام سن کر تعجب ہوا۔ ورنہ بھیا کے جانے کے بعد سے ابا جان انھیں صاحب زادے کہہ کر ہی یاد کیا کرتے تھے۔ ابا جان کی آواز امی جان کے کانوں میں پڑ چکی تھی وہ تیزی سے ابا جان کے پاس آ کھڑی ہوئیں۔ ابا جان کہہ رہے تھے لو منہ میٹھا کرو، ہم دادا/دادی' بن گئے۔ ابا جان کے ایک ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا۔ دوسرے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ مجھے سمجھتے دیر نہ لگی کہ یہ بھیا کا خط ہے آج ابا جان کی امید پوری ہوئی تھی ان کے بیٹے نے انھیں ایک خط بھیجا تھا۔ ابا جان کے چہرے سے خوشیاں پھوٹی پڑ رہی تھیں۔ مجھ پر نظر پڑتے ہی ابا جان بولے۔ ارے چپ چاپ اُدھر کیا کھڑی ہے لے مٹھائی کھا اکمل اور گڑیا کہاں ہیں؟ سنو تم سب شام کو تیار رہنا ہم اپنے راجہ بیٹے کو دیکھنے چلیں گے۔ اور پھر امی جان سے دھیرے سے کہا تھا بہو سے کہنا وہ آ کر گھر میں ہی رہے آخر وہ کالج جائے گی تو بچے کو کون دیکھے گا۔

(لکھنؤ سے نشر)

فریدہ نسرین

۴۹۳ - دریاباد - الہ آباد

بقیہ : سگمنڈ فرائیڈ

جامع نظریہ قرار دینا مناسب نہیں۔ تخلیق فن کا عمل ایک ہزار شیوہ پیچیدہ عمل ہے۔ اس لیے فرائیڈ کے بعد آنے والے ماہرین نفسیات نے نفس انسانی اور آرٹ کی دیگر جہتوں کی طرف توجہ دلائی، ایڈلر نے آرٹ اور تہذیب کے بنیادی محرکات میں احساس کمتری کا سراغ لگایا۔ یونگ نے فنکار کے لاشعور کو محض گم گشتہ جنسی آرزوں کا گنجینہ ہی نہیں، بلکہ اجتماعی تہذیبی' اور جمالیاتی تجربات اور تصورات کا ایک غیر منقسم خزانہ قرار دیا۔ ادیبوں میں Roger Fry نے "The Artist and Psycho-Analysis" (جو ۱۹۲۴ء میں چھپی) یہ دعویٰ کیا کہ آرٹ کو نا تمام جنسی آرزوؤں کی تکمیل کا ذریعہ قرار دینا اس کی ترکیبی صورت گری اور معنویت سے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ بہر حال فرائیڈ کے نظریات سے اختلاف کی گنجائش کے باوجود یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ اس نے انسانی ذہن اس کی فطرت اور اس کے خارجی برتاؤ کے نادیدہ پہلوؤں کی نقاب کشائی کی ہے اور ساتھ ہی تخلیق فن کے بعض حیرت انگیز محرکات کی نشان دہی کی ہے۔

(سرینگر سے نشر)

افسانہ

خوابوں کے جزیرے

نجمہ شاد

ساری تنخواہ تو رحیمو نے اپنی گھروالی کی ہتھیلی پر رکھ دی! اور کہنے لگا کہ لے بھئی! جن جیزوں کی ضرورت ہو لاکر گھر میں ڈال دینا! ورنہ بنیا اُدھار نہ دے گا۔

خدا خدا کر کے اج تو مہاجن کے چکر سے نجات ملی ہے۔ اور دل کو سکون نصیب ہوا ہے۔

اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی گھروالی! عیدن کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا کہ لے اسے ہاتھوں میں ڈال دے! چاندی کی چوڑیاں جو کہ لال چیتھڑے میں لپٹی ہوئی تھیں!

اسے عیدن کی طرف اچھال دیا! اور فاتحانہ انداز میں مسکرا کر اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا! سانولے سلونے گداز ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے ترنگ میں آکر کہنے لگا کہ بڑے چاؤ سے یہ تیرے لیے خریدا تھا لیکن! وقت کے تقاضہ نے یہ تیرے ہاتھوں سے چھین کر مجبوریوں کے ہاتھوں میں ڈال دیا!

اور اتنے دنوں یہ ساہوکار کی تجوری میں بند رہی، اس کیلئے ہم نے محنت مزدوری کر کے پیسے اکٹھے کیے، اور جمع بٹور کر پورے پچھتر روپے اس کے سود بھرے ہیں، اور سود مول دے کر اُسے ساہوکار کے پنجوں سے چھڑا کر ہی دم لیا!

اب جان میں جان آئی! اس کے لیے ہم دن رات خدا سے دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میاں ہماری آبرو تیرے ہاتھ ہے! عیدن کا یہ بوجھ ہمارے سر سے اتار پھینک ورنہ! اس کے میکے والے اور زمانے والے یہی کہیں گے کہ جورو کی چوڑیوں کو بھی بیچ کھایا۔ لیکن اللہ میاں نے ہماری ابرو رکھ لی اس کا احسان ہے! تیرے سامنے اور دنیا والوں کے سامنے سرخرو کیا۔

اور یہ کہتے ہوئے! اس نے آسمان پر نگاہیں چند ساعتوں تک اوپر کیے رہیں اور اپنے آپ بڑبڑاتے ہوتے اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے ہوئے شکر ہے اللہ کا مالک بڑا کارساز ہے، کہتے ہوئے اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کیا! اس کے چہرے سے اطمینان اور سکون جھلک رہا تھا!

چمکتی ہوئی چاندی کی دودھ جیسی چوڑیوں کو عیدن بڑی مسرتوں کے ساتھ سانولے سلونے گداز ہاتھوں میں جلدی جلدی پھنسا رہی تھی! تاکہ دوبارہ پھر کہیں یہ ساہوکار کی تجوری میں قید نہ ہو جائے چھماتی چوڑیوں بھری بھری کلائی میں بار بار گھما گھما کر دیکھ رہی تھی اور مسرتوں سے کھلی جا رہی تھی! اور پھر جلدی جلدی!

پیتل کے لوٹے کو جھم جھماتے ہوئے چمکدار بنا کر اس نے خوب رگڑ رگڑ کر جمائیں جمائیں ملا۔

اور کوئیں سے پانی نکال کر لوٹے میں بھر کر اُس نے رحیمو کے آگے ڈال دیا! گیلی لکڑیوں کو پھونک پھونک جیسے تیسے توے پر روٹی ڈال کر کہا کہ جلدی سے ہاتھ منہ دھو ڈالو۔

آج تیل کا پراٹھا بنایا ہے! گڑ بھی منگا لیا ہے۔ نیا گڑ اور پراٹھا، کھانے میں مزہ آجائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ گڑ کی لال چائے بھی تیار کر لیا ہے۔ ہم چائے پراٹھا کھائیں گے تم گڑ پراٹھا کھا لینا۔ شیشی سے تھوڑا سا ڈالڈا گڑ میں ملا کر اُسے گوندھنے لگی!! اور رکابی کے ایک کنارے لگاتے ہوئے کہنے لگی کہ لو اٹھو جلدی سے روٹی ٹھنڈی ہو جائے گی!

دونوں میاں بیوی کھاتے جاتے! اور باتیں کرتے ہوئے نہال ہو رہے تھے! زرد رنگ کی چُنری میں عیدن کا سانولا سلونا چہرہ کھل رہا تھا، جیسے بسنت بہار کی دیوی خوشیوں میں جھوم اٹھی ہو عیدن نے صلاح دیتے ہوئے کہا کہ دیکھو نا! منا کو آج تیز بخار ہے۔ منی بھی سست پڑی ہے۔ کہہ رہی تھی کہ اماں! جب ابا آجائیں تو میرے لیے چوڑیاں لانے کو کہنا! لال لال چوڑیاں منگوا دینا! کئی دنوں سے میری جان ہلکان کیے ہوئی ہے۔

اور اپنی سونی کلائیوں کو دکھا کر کہتی ہے کہ اتنی چوڑیاں دلا دو نا! اسے سمجھا بجھا کر بہلا دیا ہے کہ ابا آجائیں تو ضرور لانے کو کہیں گے! تو یاد دلا دینا! منا کی جیسی پھیل کر رہ گئی ہے اور پھٹ بھی گئی ہے۔

روتے روتے منا سو گیا ہے۔ تھپک تھپک کر اُسے سُلا دیا ہے۔ اور وہ یہ کہتی ہوئی خیالوں کی دنیا میں کھو گئی! صبح منا کو تیز بخار چڑھ آیا تھا

اس نے جلدی جلدی کام سے فرصت پا کر منا کو کندھے پر ڈال کر ایک ہلکی سی چادر اس پر ڈال دی! کہ ہوا نہ اثر کرے اور کنڈی چڑھا کر تالا ڈال دیا اور اپنے میلے آنچل میں چابی کو باندھ کر اپنی نند کے پاس جا کر بولی! بوبو ذرا منی کا خیال رکھیو ہم ذرا منا کو ہسپتال لے جا کر ڈاکٹر کو دکھا دیں! جب تک ہم واپس نہ ہولیں تب تک منی کو اپنے پاس ہی رکھیو، اور ذرا اس کا خیال رکھیو ــــ اور جلدی جلدی بوسیدہ آنچل میں کچھ پیسے باندھے جو کہ کرایہ سے بچ رہے تھے جوڑ کر اُسے چھپا کر ساڑی میں ٹھونس لیا ــــ اور بس کے انتظار میں کھڑی ہو گئی! کئی بسیں آئیں! مسافروں سے ٹھسم ٹھس تھیں! پاس سے گزر گئیں! عیدن ہاتھ دیکھاتی رہی اور بسیں گزرتی رہیں! خدا خدا کر کے ایک بس رُکی لیکن وہ بھی بھری پڑی تھی! عیدن بس کے انتظار میں تھک کر چور ہو رہی تھی!

مسافروں کی ریل پیل میں وہ بس پر چڑھ گئی! کنڈیکٹر نے جھلاتے ہوئے کہا کہ جگہ خالی نہیں ہے! اتر جاؤ! اس پر عیدن نے کنڈیکٹر سے گڑگڑاتے ہوئے عاجزی کے ساتھ کہا کہ کنڈیکٹر بابو ہم کھڑے ہی کھڑے جائیں گے! میرا یہ بیمار ہے! بخار سے جل رہا ہے۔ ہسپتال جانا ہے۔ دیر ہو سے دوائی نہیں ملیگی! ڈاکٹر بابو چلے جائیں گے تو پھر کام نہ بنے گا! میرے بچے کے اوپر ترس کھاؤ بھیا!

کنڈیکٹر اس کی عاجزی پر پگھل گیا! وہ بڑی مشکل سے اُسے کھڑے رہنے پر مجبور کیا! اور پھر تھوڑی سی جگہ بنا دی! وہ بھاری بوجھ اور بھیڑ کی دھکم پیل سے دبی جا رہی تھی! جیسے تیسے وہ ہوسپٹل کے پاس اتر گئی! تھی تو وہ گاؤں کی ہی رہنے والی لیکن اس کا میکہ قصبہ میں تھا! اس لیے وہ سوجھ بوجھ رکھتی تھی گاؤں میں ایک نیم حکیم خطرۂ جان والے مقولے ثابت تھے۔

وہ دوائیاں لے کر ہوسپٹل سے بوجھل قدموں کے ساتھ واپس آرہی تھی! اس کے واپسی کرایہ کے بعد سے اس کے پاس کل ایک روپیہ کا کرارہ نوٹ بچ رہا تھا! اس نے آج تہیہ کر رکھا تھا کہ آج وہ کچھ نہ کچھ ضرور خرید کر کھائے گی، وہ کب تک اپنی آرزوؤں کا گلا گھونٹتی رہے!

وہ جب بھی شہر آتی ہے دوکانوں میں سجی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا کرتے تھے! کبھی تازہ تازہ بھنے ہوئے چنے، کبھی تازہ تازہ بھنی ہوئی مونگ پھلیاں! کبھی سوندھی سوندھی خوشبو والی اور کوئی چیزیں! خاص کر دہی بڑے اور چاٹ کو دیکھ کر اس کا دل ہی مچل اٹھتا۔ خاص کر ایسے موقع پر تو وہ اور بھی بے کل ہو اٹھتی تھی اور تڑپ کر رہ جاتی!

آج اس کی گود میں بچہ تھا! اوٹ ڈور میں بیٹھی ہوئی وہ کافی تھک چکی تھی! گود میں بیمار بچہ اور وہ خود بھی بوجھل تھی! جب وہ دواؤں کو لے کر نکل رہی تھی تو چنے والا آگے بڑھ چکا تھا! اور سامنے ٹھیلے پر رس بھری کالی کالی جامنیں بھری پڑی تھیں! اور جامنوں والا ہانک لگا رہا تھا! ڈھائی روپے کلو! جامنیں لے جائے! کھائے موج منائے!

کالی کالی رس بھری جامنوں کو دیکھ کر اس کا دل تڑپ اٹھا اور اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لیکن قیمت سن کر اس کے

ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے کہ اتنی مہنگی جامنوں کو لے کر کیا کرنا ہے۔ اتنے پیسوں میں تو سیب خریدے جا سکتے ہیں! انار مل سکتے ہیں! وہ پھل فروشوں کے پاس پہنچی! دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ سیب پانچ روپے کلو! انار آٹھ روپے کیلو! آٹھ روپے کیلو انگور! اور اسی طرح ساری قیمتیں آگ کے مول ہو رہی تھیں! ہر پھلوں کو ہ پھلوں پر ترجیح دیتی ہوئی وہ آگے بڑھ رہی تھی!

لیکن وہ کچھ نہ خرید سکی۔

وہ دل ہی دل میں سوچتی کہ ایک روپے میں تو منّا کے لیے نپل اور بسکٹ آ سکتے ہیں! منّا کے لیے دودھ بھی لینا ہے۔ پھل خرید کر کھانے سے منّا کے لیے نپل کس طرح آ سکتے ہیں! منی کے لیے لال لال چوڑیاں کس طرح آ سکتی ہیں! منّا بخار میں بھن رہا ہے روٹی کس طرح کھائے گا! دودھ بھی تو ضروری ہے۔ کہیں روٹی کھا لینے سے بخار اور تیز چڑھ گیا تو!۔

اور وہ یہ کہہ کر اپنے منّا کا گال اپنے گالوں سے ملایا تو منّا بخار میں بھن رہا تھا! اُف میرا لال! کیسا بخار میں جل رہا ہے۔

یہ کہہ کر اس نے منّا کو اپنے سینے سے بھینچ لیا!

اسے دور سے کسی کی آواز کانوں میں گونجی! اور وہ اپنے کیے ہوئے وعدوں کو یاد کر کے تڑپ اٹھی! جب وہ ہوسپٹل جانے لگی تھی تو اسکے سات سال کے یتیم دیور نے بڑی عاجزی کے ساتھ کہا تھا کہ بھابی شہر جاؤ گی تو میرے لیے پنسل اور کاپی ضرور خرید کر لا دو گی۔

مولوی صاحب بولے ہیں کہ کل اگر کاپی اور پنسل نہیں لایا تو تجھے دھوپ میں مرغا بنا کر اُلٹا ٹانگ دوں گا! اس خوف سے کریمو کا دل ہل گیا تھا! اگر کل پنسل کاپی نہیں آ سکی تو پھر میری خیر نہیں!

سچ مچ اُسے جمعراتی کی طرح مرغا بنا کر دھوپ میں ڈال دیں گے۔ کتنا رویا تھا جمعراتی بیچارہ! لیکن مولوی صاحب نے اُسے نہیں چھوڑا! اور اسے مارتے مارتے ادھ موا کر دیا تھا! کریموں نے مولوی صاحب سے وعدہ لے لیا تھا کہ بھیا کو تنخواہ ملتے ہی ضرور پنسل اور کاپی بھیا لا دیں گے۔ لیکن عیدن نے جب رنگ برنگی مٹھائیوں کو شوکیس میں سجی ہوئی دیکھا تو طبیعت مچل گئی۔ اس کے کیے ہوئے وعدے ڈانوا ڈول ہونے لگے!

اور اس نے دل میں کہا کہ آج تو وہ کسی نہ کسی طرح ضرور مٹھائی کھائے گی! ہر چیزوں کے لیے ترستے ترستے تو عمر بیت گئی اب کیا لے کر کھائیں خاک! پہلے تو ایک اکیلی جان تھی اب تو کئی جانیں ہو گئیں! کہاں تک دل کو ترسا ترسا کر رکھا جائے اور وہ ان ہی خیالوں میں الجھی ہوئی! وہ مٹھائی کی دوکان پر جا پہنچی! تو اسپنج کے رس میں ڈوبے ہوئے رس گلوں کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ارمانوں کی طرح اس کے دل میں ہل چل مچا رہے تھے! کتنے دن ہو گئے ان رس گلوں کو کھائے ہوئے! اماں کے گھر گئی تھی تو ماموں نے لا کر دیا تھا۔ اُسے کھائے ہوئے بھی کئی سال گزر گئے اور پھر وہ آگے بڑھی تو وہ شوکیش کے پاس پہنچ چکی تھی۔

رس میں ڈوبے ہوئے رس گلے اس کے دل میں ہیجان برپا کر رہے تھے! وہ بے ساختہ مچل اٹھی! اور قیمت دریافت کیا اور للچائی نظروں سے اُسے گھورنے لگی! قیمت ایک روپے چار آنے! اُف! جیسے کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو— وہ تڑپ کر وہاں سے کھسک گئی! اس کی مٹھی میں دبا ہوا ایک روپے کا نوٹ پھڑپھڑانے لگا! لیکن اس کی خواہشوں کا دم گھٹ گیا۔

اور وہ اپنے پیارے بیٹے منّا کے دودھ کے لیے نوٹ کو مٹھی میں دبا کر آگے چل دی! منی کی گول گول بھری کلائی اسکی نظروں میں گھوم گئی! پیارے پیارے ہاتھوں میں سنہرے چمکتی ہوئی چھماتی لال لال چوڑیاں!

اُف کتنے پیارے لگیں گے اس کے ہاتھ اسے کو پہن کر! گورے گورے بھرے بھرے ہاتھ۔

پھر وہ خوابوں کے جزیرے سے واپس لوٹ آئی! اور دل ہی دل میں کہنے لگی کہ منّا کے ابا کو سوکھی کھانسی ستائے ہوئے ہے! ملائی کھانے سے بلغم تر ہو کر چھٹ جاتے ہیں! ان کو ملائی لے جا کر کھلا دیں گے! ان کے دم سے تو جہاں روشن ہے! اللہ نہ کرے جو انھیں کچھ ہو گیا تو پھر کیا ہوگا! اور پھر وہ اس وہم سے کانپ اٹھی! اور خیالوں کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی! اور ساری خواہشوں کا گلا گھونٹ کر اُس خواہش کو برقرار رکھا!۔ اور آگے بڑھنے لگی۔ لیکن اس کے کیے ہوئے وعدے اُسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کر رہے تھے! کریمو! بھابی! دیکھو شہر جاؤ گی تو میرے لیے کاپی اور پنسل ضرور لیتی آؤ گی! ورنہ مولوی صاحب میری کھال اُدھیڑ کر رکھ دیں گے! کریمو کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر عیدن کانپ اٹھی تھی! اور اس نے کریمو کو پیار سے تھپ تھپا کر کہا تھا کہ اطمینان رکھو ضرور لا دیں گے! تم منی کو بہلا کر رکھو گے! اس کا ضمیر پکار پکار کر اُسے جھنجھوڑ رہا تھا! وہ غفلت سے جلد ہی بیدار ہو گئی! اور اس کا ضمیر اُسے مطمئن کر گیا۔ اُسے کریمو سے کیے ہوئے وعدے یاد آ گئے! جو کہ اٹل تھے!

وہ خدا کے خوف سے کانپ اٹھی! وہ ایک یتیم اور بن ماں کے بچے سے وعدہ کر چکی تھی! اس کی فریاد اس کے ذہن کو ہتھوڑے لگا رہی تھی، اس نے کتنی معصومیت اور دل فگاری کے ساتھ آنکھوں میں آنسو بھر کر اس سے التجا کی تھی!!

اور وہ سنبھل گئی! اور ہر خواہشوں پر کریمو کی خواہش غالب آ گئی۔

وہ اپنی ساری خواہشوں کو دفن کر کے اپنا کیا ہوا وعدہ وفا کر کے مطمئن تھی! اور دل میں اسے وسوسے جو آ رہے تھے کہ کریمو غریب آج مفت میں پٹ جائیگا تو یتیم بیچارا کریمو بھائی کے آسرے پر جینے والا۔ بچہ روئے گا تو ضرور اس کی فریاد گونجے گی اور اس کی آہ عرش پر جائے گی! اور پھر اس کی آج ماں ہوتی باپ ہوتے تو ایسا نہ کرتے وہ اپنے بچے کی خواہش کو ضرور پورا کرتے۔

اور اس کا پھر دل دہل اٹھا کہ کریمو کی آہ اس کے بھائی کو لگے گی اس کی کمائی پر اس کا اثر پڑے گا! میری جان پر بنے گی! اُسے وہم کے ہیولے ڈسنے لگے! اور اس نے منّا کو زور سے بھینچ لیا! منی کی کلائی اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگی! اور وہ اُف کر کے کانپ اٹھی! اور اس کی مٹھی میں بھینچا ہوا نوٹ پھڑپھڑاتا ہوا ڈھیلا پڑ چکا تھا! اور وہ اس نوٹ کو لے کر اسٹیشنری کی دوکان پر جا کر ایک عدد کاپی ایک عدد پنسل اور ایک عدد ربڑ خرید چکی تھی! اور خرید کر وہ اپنے ضمیر کے بوجھ سے اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی! اور وہ پھر خواہشوں کے جنگل سے بھٹکی ہوئی سیدھے اپنے گھر کو چل دی۔

منّا کا بخار ہلکا پڑ چکا تھا! منی چوڑیوں کی ضد چھوڑ کر ماں سے لپٹ گئی! کریمو کھوئی کھوئی معصوم نگاہوں سے امیدوں کے دیے روشن کیے خواہشوں کی لو کو تیز کر کے اپنے بھابی کی طرف دیکھ رہا تھا! جن کے ہاتھوں میں اس کی آشاؤں کا دیا جگمگا رہا تھا! کریمو مسرت سے کھل اٹھا! اور اپنی بھابی سے لپٹ گیا!

عیدن نے کریمو کے ہاتھوں میں پنسل وغیرہ دے کر مسرت سے اُسے دیکھا! اور اپنی فاتح مسکراہٹوں کے ساتھ پھر خوابوں کے جزیروں میں لوٹ گئی— (پٹنہ سے نشر)

غزل

حسن نعیم

کوئی بہار کا جھونکا تو کیا سنوارے گا
ببول ہوں، مجھے دست خزاں نکھاریگا

یہ بادباں، یہ ہوائیں، یہ ناخدا، سب ہیچ
افق کے پار کوئی اور ہی اتاریگا

وہ بے وفا تو یہ دنیا ہے سخت ناہنجار!
بچھڑ کے ان سے کہاں روز و شب گذاریگا

یہ حادثہ جو بھنور بن کے یوں ڈبوتا ہے
گہر بنا کے مجھے ایک دن ابھاریگا

ابھی خیال کی لو ہوں، خلا میں رہتا ہوں
کوئی تو دل میں مرا نقش جاں اتاریگا

لباس شعر میں جب ان کی جستجو ٹھہری
مرا وجود انھیں حشر تک پکاریگا

نعیم فن کا جنوں ہے تو باخبر ہوں میں
زمانہ سینکڑوں آشوب سے گذاریگا

1980ء میں ہم نے
جو بُنیادیں ڈالی تھیں
آیئے، 1981ء میں
اُن پر عمارت تعمیر کریں

1980ء میں سرپٹ بھاگتے سکّے کے پھیلاؤ کو روکا گیا اور کوئلے، بجلی، صنعتی اشیاء، نیز اناج کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔

اب وقت ہے کہ ان فائدوں کو مضبوط کریں اور اس سے پیشتر کہ سماج کا کوئی طبقہ قومی خزانے میں سے زیادہ حصّہ طلب کرے پیداوار کو مزید بڑھائیں۔

سخت محنت اور خود پر قابو
ہمارا مقولہ ہونا چاہیئے

davp 80/454

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو ۴۲۷ء۳ میٹر (۷۰۲ کلوہرٹز) — میڈیم ویو ۲۸۰ء۱۴ میٹر (۱۰۷۱ کلوہرٹز)

شارٹ ویو ۴۸ء۱۰ میٹر (۶۱۱۶ کلوہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو ۴۲۷ء۳ میٹر (۷۰۲ کلوہرٹز) — میڈیم ویو: ۲۸۰ء۱۴ میٹر (۱۰۷۱ کلوہرٹز)

شارٹ ویو: ۳۱ء۰۱ میٹر (۹۶۷۵ کلوہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو ۲۰۲ء۱ میٹر ۲۰ کلوہرٹز — شارٹ ویو ۹۱ء۱۱ میٹر ۳۲۹۵ کلوہرٹز

مقررہ پروگراموں کے لیے "آواز" یکم اپریل کا شمارہ دیکھئے

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح

۵-۱۰ صبح گاہی: قوالیاں (اتوار، منگل، جمعرات)

۶-۲ شہر صبا: امرجیت
شکیل اور موہندر جویڑہ، راجیش کمار اوج اور ساغر نظامی کا کلام

۷-۲۰ نوائے ساز: الیاس خاں
ستار پر راگ سرپردہ

۶-۲۲ کلاسیکی موسیقی: استاد نثار حسین خاں: خیال اور ترانہ جونپوری

شب

۸-۴۵ آپ کا خط ملا

۹-۰۰ "دوریاں"، ڈرامہ
تحریر: انور عظیم

۱۱-۰۵ الیاس خاں: ستار پر راگ اڈانہ
استاد نثار حسین خاں: خیال پوریا

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام

۶-۳۰ حرف غزل
غالب پر خصوصی پروگرام معہ تشریح

۷-۱۵ گاندھی جی نے کہا

۷-۳۰ نوائے ساز: گوپال مشرا
سارنگی پر گن کلی

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی: مانک ورما
خیال اہیر بھیرو

شب

۸-۴۵ تقریر: تہذیب اور فنکار
(عبداللہ حسین) از باقر مہدی

۹-۰۰ حسن غزل: ولایت حسین ساگر
عرش ملسیانی اور مجاز کا کلام

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: گوپال مشرا
سارنگی پر راگ ہمیر بہاگ
مانک ورما: خیال شدھ کلیان

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: کمل ہنس پال
ساغر نظامی اور پورن سنگھ ہنر کا کلام
نذیر احمد آکاش: حسن نعیم کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: نندلال گھوش
سرود پر توڑی

۹-۲۲ کلاسیکی موسیقی: محمد حسین سرہنگ
خیال گن کلی

دوپہر

۲-۳۰ بزم خواتین: ڈاکٹر سے ملاقات
از محترمہ ڈاکٹر ایل سرلوا ستوا
گیت، دسترخوان

شب

۹-۰۰ حسن غزل: کمل ہنس پال
غزل واجد علی شاہ اور غالب

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: فیچر
نوجوان امتحان سے پہلے
پیشکش: سنیل کمار، گیت

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: نندلال گھوش
سرود پر راگ درباری
محمد حسین سرہنگ: خیال باگیشری

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۶-۳۰ شہر صبا: مدن بالا سندھو
فاخرا اور کیفی کا کلام
مہدی حسن: غزلیں

۷-۳۰ نوائے ساز: بھجن سوپوری
سنطور پر راگ بسنت مکھاری

۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: بینا پانی مشرا
ٹھمری بھیروی اور دادرا

۸-۴۵ اقتصادی جائزہ
از پروفیسر اولاد احمد صدیقی

۹-۰۰ حسن غزل: مہدی حسن: غزل

۹-۱۵ گجرین کا ریبے
بینا پانی مشرا: ٹھمری

۹-۳۰ ادبی نشست: مباحثہ: "سمرتا"
از صلاح الدین پرویز
شرکاء: ایس، آر، فاروقی، بلراج کومل، دیویندر اسر، محمود ہاشمی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بھجن سوپوری
راگ پوریا کلیان

پیر ۲۰ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: امرجیت
شکیل اور شاذ تمکنت کا کلام
غلام صادق خاں
عرش ملسیانی اور شکیل کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: دنکر راؤ
بانسری پر راگ بلاول

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: منور علی خاں
خیال اور ترانہ جونپوری

شب

۸-۴۵ کلام شاعر: از پروفیسر نثار الرحمٰن منصور

۹-۰۰ حسن غزل: عنایت
فانی اور مومن کا کلام

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: دنکر راؤ
بانسری پر درباری اور کوشک دھنی
منور علی خاں: خیال درباری

۱۲-۰۵ شرافت حسین خاں: ٹھمری کھماج
مشتری بیگم: ٹھمری پیلو

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۶-۳۰ شہر صبا: کرونا ابرول
شمیم جے پوری
اشٹیلے والٹر: (غزل)
حفیظ جالندھری اور میر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: ضیا محی الدین ڈاگر
وینا پر راگ امیر للت

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: لکشمی شنکر
خیال بھٹیار

دوپہر

۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
"خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ ہے": تقریر از حمید ربانی
نئے آہنگ نئے فنکار
نوجوان گلوکار اقبال احمد خاں سے ملاقات، خلوص نامہ

شب

۸-۴۵ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی کا ارتقاء (حدیث اور ہندوستانی تراجم)
از - بدر الدین

۹-۰۰ حسن غزل: کرونا ابرول
عرش ملسیانی اور اقبال کا کلام

۹-۳۰ آئینہ: (ادبی میگزین)
جدید نظم نمبر پیشکش عبید صدیقی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ضیا محی الدین ڈاگر
وینا پر راگ نندکیشوری
لکشمی شنکر: خیال مارو بہاگ

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: جگدیش سہگل
عزیز وارثی اور نشور واحدی کا کلام
سیما شرما: سکندر علی وجد اور خلیل الرحمٰن اعظمی کا کلام

۳۰-۷ نوائے ساز
اننت لعل اور پارٹی
شہنائی پر راگ درباری
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: لطافت حسین
خاں: خیال گجری توڑی

دوپہر
۳۰-۲ بزم خواتین: کیا آپ نے سوچا ہے
آپ کا کوئی دوست نہیں (مباحثہ)
شرکاء: پروین طلحہ / سروج بخشی
غزل: سشما بھٹناگر
کام کی باتیں
۴۵-۸ پس منظر: از ذہین نقوی
۰۰-۹ حسن غزل: سیما شرما
میر تقی میر اور شیر جھنجھانوی کا کلام
۳۰-۹ سائنس میگزین: ایڈیٹر محمد خلیل
انٹرویو از عبدالکلام پدما بھوشن
ایڈیٹوریل - سائنسی مزاج
سائنس کی خبریں
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: اننت لال اور پارٹی
شہنائی پر راگ بہاگ
لطافت حسین خاں
خیال مالی گورا

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح
۳۰-۶ شہر صبا: اوما گرگ
نوح ناروی اور جگر کا کلام
راجندر کمار کا چرو
بشیر بدر اور حسن نعیم کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: دیب برت چودھری،
ستار پر راگ بسنت مکھاری
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: کرشنا بشٹ اور
بھارتی چکرورتی: خیال گن کلی

شب
۴۵-۸ آپ کا خط ملا

۰۰-۹ تیسرائے کے باہر: ڈرامہ
تحریر- کرشن چندر

۰۵-۱۱ بزم موسیقی
دیب برت چودھری
ستار پر راگ دشیشوری
کرشنا بشٹ اور بھارتی چکرورتی
خیال مالکونس

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح
۴۵-۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۳۰-۶ حرف غزل
غزل کا خاص پروگرام معہ تشریح
۲۵-۷ گاندھی جی نے کہا
۳۰-۷ نوائے ساز: حفیظ اللہ خاں
راگ نوہر توڑی
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: ایل کے، پنڈت
خیال اہلیہ بلاول

شب
۴۵-۸ تقریر: ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(سوامی وویکانند)
از: ڈاکٹر شمیم حنفی
۰۰-۹ حسن غزل: سدیش سنہا
شکیل اور نیتر آثمی کا کلام
۱۵-۹ تازہ افسانہ
جوگندر پال
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: رام نومی
سارنگی پر پوریا کلیان
ایل کے پنڈت: خیال بھوپ

ہفتہ ۲۵ اپریل

صبح
۴۵-۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۳۰-۶ شہر صبا: شانتی ہیرانند
کیفی اعظمی اور حامد کا کلام
محمد ابراہیم صدیقی
امیر قزلباش اور غالب کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: بدھ دیو داس گپتا
راگ بھیرو بہار
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: کمل سہگل اور
کویتا سہگل: خیال توڑی

دوپہر
۳۰-۲ بزم خواتین: کچھ اہم سوالات
کیا آپ بچوں کی خواہشات کی عزت
کرتے ہیں: تقریر جینتی دتہ
گیت، خطوں کے جواب

شب
۰۰-۹ حسن غزل: شانتی ہیرانند
قدیر اور سراج لکھنوی کا کلام
۳۰-۹ نئی نسل نئی روشنی: کھیلوں کی دنیا
کھلاڑیوں سے ملاقات، کھیلوں کا
جائزہ (پیشکش: فیروز بخت احمد)
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: بدھ دیو داس گپتا
سرود پر راگ کیدارہ
کمل سہگل اور کویتا سہگل
خیال راگیشری

اتوار ۲۶ اپریل

صبح
۳۰-۶ شہر صبا: جمیل احمد
جاں نثار اختر اور امیر قزلباش کا کلام
سندر پوپیندر
رضا امروہوی اور امیر قزلباش کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: چنتامنی جین
جل ترنگ پر راگ بھیرو
۳۲-۹ ہلکی کلاسیکی موسیقی
ٹھمری بھیروی اور دادرا

شب
۴۵-۸ دلی ڈائری: تحریر کے آر پانڈے
۰۰-۹ حسن غزل: جمیل احمد
حسرت موہانی اور داغ کا کلام
۱۵-۹ کجرن کا ریے: گرجا دیوی
ٹھمری مشر کھماج
۳۰-۹ اردو سروس، ڈائجسٹ
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۲۷ اپریل

صبح
۴۵-۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۳۰-۶ شہر صبا: راحت علی
قمر قریشی اور شمیر انصاری کا کلام
شوبھنا راو: فیض اور ذوق کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: پرکاش این سکسینہ
بانسری پر راگ نٹ بھیرو
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی
پنڈت جسراج: خیال حجاز

شب
۴۵-۸ کلام شاعر: از سید حرمت الاسلام
۰۰-۹ حسن غزل: راحت علی
حسرت موہانی اور ظفر کا کلام
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: پرکاش این سکسینہ
بانسری پر راگ جوگ
پنڈت جسراج: خیال پوریا کلیان
۰۵-۱۲ محمد وزیر: ٹھمری کھماج اور دادرا
کمل سدھو: ٹھمری

منگل ۲۸ اپریل

صبح
۳۰-۶ شہر صبا: پریتی بلبیر سنگھ
شمیم جے پوری اور بی کے پوری کا کلام
اندرا دانش
عزیز وارثی اور امیر احمد خاں کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: اسد علی خاں
وینا پر راگ بھوپال توڑی
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: جیوتسنا بھولے
خیال اہیر بھیرو

دوپہر
۰۰-۲ نئی نسل نئی روشنی
تقریر: آج کے نوجوانوں کا رویہ
سیکولرازم از محمد طالب
غزل، کہانی، حرف آغاز

شب
۴۵-۸ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی
کا ارتقاء — ہندوستانی مذاہب
اور اسلام
از عمادالحسن آزاد فاروقی
۰۰-۹ حسن غزل: پریتا بلبیر سنگھ
غالب کا کلام
۰۵-۱۱ بزم موسیقی: اسد علی خاں
وینا پر راگ جے ونتی
جیوتسنا بھولے: خیال اور بہاگ

بدھ ۲۹ اپریل

صبح
۴۵-۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۳۰-۶ شہر صبا: محمد یعقوب
پارس لے جے پوری اور خمار بارہ بنکوی
کا کلام: نیلم ساہنی
جاں نثار اختر اور رفعت سروش کا کلام
۳۰-۷ نوائے ساز: ولایت حسین
شہنائی پر راگ بھیروں
۳۲-۹ کلاسیکی موسیقی: گنگا بنرجی
خیال اور ترانہ بھٹیار

دوپہر
۳۰-۲ بزم خواتین
خواتین کا مشاعرہ
۰۰-۳ رنگارنگ پروگرام کی
ڈرامہ "چراغ تلے"
تحریر: فکر تونسوی

دھلی

میڈیم ویو

دہلی الف ۳ ۳۶۶ء۶ میٹر ۸۱۹ کلو ہرٹز

دہلی ب ۲۹۴ء۹ میٹر ۱۰۱۷ کلو ہرٹز

دہلی ج ۲۱۹ء۶۳ میٹر ۱۳۶۸ کلو ہرٹز

دہلی د ۲۴۶ء۹ میٹر ۱۲۱۵ کلو ہرٹز

شارٹ ویو

صبح ۰۰-۸ تک ۱۵ء۹۱ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز

صبح ۸-۱۵ کے بعد ۱۹ء۴۴ میٹر ۱۱۰۷ کلو ہرٹز

دوپہر ۱۵ء ۳۱ میٹر ۹۶۳۰ کلو ہرٹز

شام ۵-۴۵ تک ۱۹ء۴۴ میٹر ۱۱۰۷ کلو ہرٹز

شام ۶-۰ سے رات تک ۱۵ء۹۱ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز

خبریں

دھلی الف: عالمی خبریں، ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۲½-۶ انگریزی: صبح ۲½-۶ تا ۵-۶

ہندی میں خبریں: ۰۰-۸، ۵۰-۱۱، ۱۰-۲، ۰۰-۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶،

۵۰-۷ (علاقائی خبریں) ۴۵-۸، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)

انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶

اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱ اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)

پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دھلی ب: ہندی میں خبریں: ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۱۰-۲ (دھیمی رفتار سے)

۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)

پنجابی میں خبریں: صبح ۳۰-۸ شام ۳۰-۷ ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے

دھلی د: ہندی میں خبریں: شام ۳۰-۷

انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹

کھیل کود کی خبریں: شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم اپریل دیکھئے

جمعرات ۱۶ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۱۱-۳۲

گوپال کرشن: وچترووینا

۸-۴ اردو مجلس (روزانہ)

۱۱-۰۲ شبیر احمد خاں: گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی: بنگلہ لوک گیت

شام

۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۴ بال کاریہ کرم

۸-۱۵ ہندی میں تقریر

۸-۳ شفیع احمد خاں: گائن

۹- ضمیر احمد خاں: ٹھمری، دادرا

۹-۳۰ نیشنل اسپورٹس میگزین

۱۰-۰۰ گوپال کرشن: وچترووینا

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

الیس وی رمنی: گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

ضمیر احمد خاں: ٹھمری

۷-۵۰ سنگم: مراٹھی

۹-۱۰ لوک مادھوری، برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲ سگم سنگیت

۳-۳۰ کرناٹک سنگیت

الیس وی رمنی: گائن

۶-۴۵، ۸-۴۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۱۷ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ شنوکھورانہ: گائن

۱۱-۰۲ وجے کمار: بانسری

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی: مراٹھی لوک گیت

۵-۲۰ شنوکھورانہ: گائن

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ ڈاکٹروں کی رائے میں

۸-۳۵ سگم سنگیت

۹-۰۰ شنوکھورانہ: گائن

۹-۳۰ 'امیدوں سے آگے' ناٹک

تحریر: کانتی دیو

پروڈکشن: دیناناتھ

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ سنگیت سوربھی: ٹھمری

۷-۵۰ سنگم: تیلگو گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵

سگم سنگیت

۳-۳ کرناٹک سنگیت

کوشلیا راجہ رام: وینا

۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۱۸ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ غلام تقی خاں: گائن

۱۱-۰۲ سی این بنرجی: ستار

۱۱-۲۰ سنیتا سکینہ: گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی: گجراتی لوک گیت

۵-۲۰ گائن

۵-۴۰ غلام تقی خاں: گائن

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا

۸-۱۵ آج کے اتتق

۸-۳۰ ٹھمری

۹-۰۰ غلام تقی خاں: گائن

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

برج بھوشن کابرہ: گٹار

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وریندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

پیارا سنگھ: تار شہنائی

۷-۵۰ سنگم: کنڑ

۹-۱۰ لوک مادھوری: ڈوگری لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲، ۶-۴۵، ۸-۴۵

سگم سنگیت

۳-۳۰ جگدیش موہن: جلترنگ

۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۱۹ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ رومارانی بھٹاچاریہ: گائن

۹-۰۰ بال کاریہ کرم

۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

۱۱-۰۲ یووا وانی سے

۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت

گومتی وشوناتھن: گائن

دوپہر

۱۲-۱۵ 'کوی سمیلن کی ادھیکشتا' جھلکی

تحریر: وشنو کھنہ

پروڈکشن: ممتا گپتا

۲-۳۰ 'امیدوں سے آگے' ناٹک

۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۵ کرناٹک سنگیت

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت

۸-۱۵ ساہتکی

۹-۰۰ رومارانی بھٹاچاریہ: گائن

۹-۳۰ محفل

۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ وریندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

ڈی. آر. پروتیکر: سورمنڈل

۷-۵۰ سنگم : آسامی گیت
۹-۱۵ اپنی نگری
دوپہر
۲-۱۵/۳-۰۲-۴
پرکاش سدھو اور ساتھی : شبد
۳-۳۲ رومارانی بھٹاچاریہ : گائن
شام
۶-۴۵/۶-۴۵-۸ پرسار گیت
۹-۳۲ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۰ اپریل

دہلی 'الف'
صبح
۸-۱۰ پیوش بنوار : سنطور
۱۱-۰۲ لکشمن پرساد چوبے : دھرپد
۱۱-۳۰ پی ڈی سپت رشی : وائلن
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تامل گیت
۱۲-۳۰ 'چھ مہینے رک جاؤ' ڈرامہ
تحریر : اوم پرکاش
پروڈکشن : ستیندر شرت
۵-۰۲ گائن
۵-۳۰ پیوش بنوار : سنطور
رات
۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ لکشمن پرساد چوبے : دھرپد
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۳۲ تقاریر کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سبدھ سنگیت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
حفیظ احمد خاں : گائن
دہلی 'بے'
صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
جگدیش موہن : گائن
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
اودھی لوک گیت
دوپہر
۲-۱۵/۳-۰۲-۴
اوماگرگ : گیت
۳-۳۰ جگدیش موہن : گائن
شام
۶-۴۵/۶-۴۵-۸

روبیندر گرور : گیت اور بھجن
۸-۳۲ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۲ ہندی تقریر

منگل ۲۱ اپریل

صبح دہلی 'الف'
۸-۱۰
غلام حسین خاں : گائن
۱۰-۳۲ گائن
۱۱-۰۲ آرالیس کمبوج : وچترو وینا
۱۱-۳۰ زندہ حسن : ٹھمری، دادرا
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : آسامی گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۳۰ غلام حسین خاں : گائن
۵-۵۰ سبدھ سنگیت
رات
۸-۰۰ ادو لوک منڈل
۸-۱۵ ان سے ملئے
۸-۳۲ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ روبی گھوش : سرود
۹-۳۲ 'اگلا قدم' ڈرامہ
تحریر : پرشانت پانڈے
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
رام چندر مشرا : سارنگی
دہلی 'بے'
صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۲ روبی گھوش : سرود
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت
۲-۱۵/۳-۰۲-۴
چترسین : بھجن
۲-۳۲ زندہ حسن : ٹھمری، دادرا
شام
۶-۴۵/۶-۴۵-۸
سندر پنڈیر : غزلیں
۸-۳۲ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۲ تقاریر کا نیشنل پروگرام : انگریزی

بدھ ۲۲ اپریل

دہلی 'الف'
صبح
۸-۱۰ منی رام : گائن

۱۰-۳۲ گائن
۱۱-۰۲ سرشٹھا سین : ستار
۱۱-۳۲ منی رام : گائن
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : کنڑ گیت
۵-۳۰ ٹھمری، دادرا
۵-۴۰ سبدھ سنگیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
رات
۸-۰۰ 'کوی ستیلن کی ادھیکشتا' ڈرامہ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۲ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ نرنجن پرساد : بانسری
دہلی 'بے'
صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
شرشٹھا سین : ستار
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہریانوی لوک گیت
دوپہر
۲-۱۵/۳-۰۲-۴
اے۔ ریش کمار : غزلیں
۳-۳۲ اندرا مورتی : گائن
شام
۶-۴۵/۶-۴۵-۸
ایرا نگم : بھجن
۸-۳۲ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ دیگر اسٹیشنوں سے انتخاب

جمعرات ۲۳ اپریل

دہلی 'الف'
صبح
۸-۱۰ وجے شنکر چٹرجی : اسراج
۱۰-۳۲ گائن
۱۱-۰۲ مالتی گرلانی : گائن
۱۱-۳۰ وجے شنکر چٹرجی : اسراج
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : بنگلہ گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۲۰ گائن
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۲ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۲ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
'یہودی کی لڑکی'
آغا حشر کاشمیری کے اسٹیج ناٹک کا ریڈیو عکس
ترتیب و ہدایت : ارل کمار چھپال
۱۰-۳۲ کرناٹک سنگیت
سرسوتی بالا سبرامنیم : گائن
دہلی 'بے'
صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
ٹھمری، دادرا
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : برج لوک گیت
۲-۱۵/۳-۰۲-۴
سیجندہ آزاد : گیت
۳-۳۰ سرسوتی بالا سبرامنیم، کرناٹک گائن
شام
۶-۴۵/۶-۴۵-۸
کرونا ابرول : بھجن
۹-۳۲ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۴ اپریل

دہلی 'الف'
صبح
۸-۱۰ شرافت حسین خاں : گائن
۱۰-۳۲ اردو مجلس ۸-۴۰
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ شیام گوپی رائے چودھری : سرود
۱۱-۳۰ شرافت حسین خاں : گائن
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی
شام
۵-۲۰ شیام گوپی رائے چودھری : سرود
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
رات
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ ادو لوک
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ شرافت حسین خاں : گائن
۹-۳۲ ہندی ناٹک
۱۰-۳۲ کرناٹک سنگیت

وشالم وینکٹا چلم : وینا

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ رام نارائن : سارنگی
۷-۵۰ سنگم : تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۴-۰۲
اوم پرکاش کپور : غزلیں
۳-۳۰ وشالم وینکٹا چلم : کرناٹک وینا

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵
شانتا سکسینہ : گیت، بھجن
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی فیچر
۱۰-۰۰ اے ڈیٹ ود یو

ہفتہ ۲۵ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ کیشو راگھوناتھ تیلنگاونکر : گٹار
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ گوری کوپا : گائن
۱۱-۳۰ ستار وادن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی گیت
۵-۰۲ کیشو راگھوناتھ تیلنگاونکر : گٹار
۵-۵۰ سدھ سنگیت

رات

۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ اس سپتاہ سنسد میں
۹-۰۰ سدھ سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
کے ایس گوپال کرشنن : بانسری

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
رادھے راج : گائن
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۴-۰۲
پشپا رانی : گیت، بھجن
۳-۳۰ رادھے راج : گائن

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵
محمد یعقوب : غزلیں
۸-۳۰ دس ویک ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ اور گیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۶ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ امرنا رائے چودھری : خیال
ہیرالال : طبلہ
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ اسد علی خاں : بین
پرشوتم داس : طبلہ
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
شوبھا رنگاچاری : گائن
۱۲-۱۵ 'لوک جھونک' جھلکی
۲-۳۰ 'ونش ورکش' بھیرپا کے ناول کا
پیش کش : راج کمار پرساد
۵-۲ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
شوبھا رنگاچاری : گائن

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتکی
۹-۰۰ پرشوتم داس : پکھاوج
۹-۳۰ جتیندر پرتاپ : ستار
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
شیوناتھ پرساد : شہنائی
۷-۵۰ سنگم : اڑیہ گیت
۹-۱۵ اپنی نگری
۳-۱۵ / ۴-۰۲
افضل اقبال اور ساتھی : قوالیاں

۳-۳۰ امرنا رائے چودھری : خیال

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۷ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ گردیو سنگھ : سرود
۱۱-۰۲ چندر کانت پنڈت : خیال
۱۱-۳۰ سندر لال گندھرو : بانسری
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تیلگو گیت
۱۲-۳۰ 'اگلا قدم' ناٹک
تحریر : پرشانت پانڈے
۵-۲۰ گائن
۵-۴۰ گردیو سنگھ : سرود

رات

۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ نصیرالدین خاں گورے : گائن
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر
۹-۴۵ سدھ سنگیت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
سلوچنا برہسپتی : خیال

دہلی 'بے'

۷-۳۲ سنگیت سوربھی
شیو پوجن مشرا
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۴-۰۲
انیما داس گپتا : رابندر سنگیت
۳-۳۰ نصیرالدین خاں گورے : گائن

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵
محمد حیات خاں و ساتھی : قوالیاں
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۲۸ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ راجندر پرسنا : بانسری

۱۱-۰۲ پریم پرکاش جوہری : گائن
۱۱-۳۰ بھیم سنگھ : کلارنیٹ

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : اڑیہ لوک گیت
۵-۰۰ گیان وگیان
۵-۴۰ راجندر پرسنا : بانسری

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ راجندر پرسنا : بانسری
۹-۳۰ 'بھیتر کا آدمی' شرون کمار کی
کہانی کا ریڈیو عکس
پروڈکشن : ممتا گپتا
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
بھال چندر ناکود : گائن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
نور محمد : خیال
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۴-۰۲
کرناٹک سنگیت
۳-۳۰ نور محمد : خیال

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵
برلش بھاردواج : بھجن
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۲۹ اپریل

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ کمل سہگل، کویتا سہگل
گائن
۱۱-۰۲ ظفر احمد خاں : ستار
۱۱-۳۰ بینا پانی مشرا : خیال

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : ملیالم لوک گیت
۵-۴۰ کمل سہگل، کویتا سہگل

گائن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ 'لوک جھونک' جھلکی
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۰ سندیش سیکشا
۹-۰۰ کمل سہگل، کویتا سہگل
گائن
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ علی اکبر خاں
سرود پر راگ جے جے ونتی اور منجوار کماچ

صبح دہلی 'ب'
۷-۳۰ وندنا ۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ظفر احمد خاں؛ ستار
۷-۵۱ سنگم: گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت
۳-۱۵، ۴-۰۲ پریم ناتھ: غزلیں
۳-۳۰ آر کے سوریہ نارائن، وینا
۶-۴۵، ۸-۴۵
آسا سنگھ مستانہ: شبد
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ دیگر مراکز سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۳۰ اپریل

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ میرا دیش پانڈے: گائن

۱۱-۰۲ وشنو پرسنا اور ساتھی: شہنائی
۱۱-۳۰ میرا پی دیش پانڈے: گائن
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۰ سندیش سیکشا
۹-۰۰ میرا دیش پانڈے، گائن
۹-۳۰ 'مانو جاتی کی سیوا میں وگیان' فیچر
تحریر و پیشکش: موہی پی لومبا
۱۰-۳۰ ایم جی سوامی ناتھن: گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی، ٹھمری
۷-۵۰ سنگم، مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری: برج لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
کان موتی ہار، سندھی گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
ایم جی سوامی ناتھن، گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
دینا ناتھ: بھجن
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ انگریزی تقریر

لقیہ:- اردو سروس

شب
۸-۴۵ شہر نامہ: کلکتہ
از: فاروق شفیق
۹-۰۰ حسنِ غزل: نیلم ساہنی
سیماب اور اقبال کا کلام
۹-۳۰ نئی فلموں سے
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ولایت حسین
شہنائی پر راگ کلاوتی
کنکنا بنرجی: خیال مالکونس

جمعرات ۳۰ اپریل

صبح
۶-۳۰ شہر صبا: اقبال بانو

فانی اور فیض کا کلام
ہلال احمد: حسن نعیم اور مخدوم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: رئیس خاں
ستار پر راگ توڑی میں پرکار
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: جمیل خاں
خیال بیراگی

شب
۸-۴۵ آپ کا خط ملا
۹-۰۰ "بڑا دفتر" ڈرامہ
تحریر- عزیز قریشی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: رئیس خاں
ستار پر راگ درباری
جمیل خاں: خیال ہیم کلیان

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف: ۲۹۰، ۱۰۳۴ میٹر، ۴۷۰ کلو ہرٹز
(صبح ۵-۵۵ سے ۴۵-۷ تک اور شام ۵-۱۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب: ۶۰، ۴۹، ۳ میٹر، ۴۰۰ ۲۲۰۵ کلو ہرٹز
لکھنؤ ب: ۴۸، ۹۱ میٹر (۴۸۸۰ کلو ہرٹز) صبح ۳۰-۸ تا ۳۰-۹

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۶-۲ انگریزی: صبح ۲-۶ تا ۰۵-۶
ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸ بجے دوپہر ۰۵-۱ اور ۱۰-۲ شام ۰۵-۶ شب ۴۵-۸ اور ۰۵-۱۱
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸ بجے، دوپہر ۰۰-۱ اور ۰۰-۲، شب ۰۰-۹ اور ۰۰-۱۱ بجے
سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷ بجے، شام ۱۰-۶ بجے
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ بجے، شب ۱۵-۹ بجے
نیوز لیٹر ہندی: صبح ۰۰-۹ بجے
ضلع کی چٹھی: صبح ۰۵-۹ بجے
اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۳۰-۲ بجے
پرادیشک سماچار: شام ۲۰-۷ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم اپریل دیکھئے

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح
۷-۱۵ بھیم سین جوشی: خیال اور ٹھمری
۸-۳۰ اردو پروگرام (روزانہ)

دوپہر
۱۲-۱۰ اور شب ۳۰-۱۰
سیتا سرن سنگھ: خیال
۵-۴۵ سونی بنرجی: گیت اور بھجن
۸-۱۵ کملا پوری: غزلیں
۹-۳۰ جنپد کی جھانکی

شام
۵-۴۵ اور ۱۵-۸ انجنا چٹرجی
گیت اور بھجن
۸-۰۰ مہابیر جینتی: خاص پروگرام

۹-۳۰	رکشا بندھن، ڈرامہ مصنف: ہری کرشن پریمی ترجمہ: وجے بوس

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح
۷-۱۵ اور دوپہر ۱۰-۱۲
ٹی۔ کے۔ سنگھیتکیہ
ستار وادن
۷-۳۰ سورویلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ گنڈفرانڈے کا سہو
تقریر: پورنیما ریس
۹-۱۰ اور شب ۳۰-۸، ۳۰-۱۰
سریندر شنکر اوستھی: خیال
۱۲-۰۰ گوپال چکرورتی
گیت اور بھجن

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح
۷-۱۵ اور دوپہر ۱۰-۱
رام شنکر داس پاگل داس
پکھاوج وادن
۷-۴۵ رنجیت کمار سین گپتا
گیت اور بھجن
۹-۱۰ سنسکرت: پروگرام

دوپہر
۱۲-۰۲ استاد امیر خاں: خیال بلاس خانی
۱-۳۰ علی حسین اور ساتھی
شہنائی پر بھیروی
۸-۰۰ ہری سمواد
۸-۱۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۹ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ آپ کے آس پاس: فیچر

۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵ مسیحی بھجن

۱۰ - ۳۰ رویوار یہ سنگیت سبھا

دوپہر

۱۲ - ۰۰ بارہ دری

۱ - ۱۰ آج اتوار ہے: جھلکی

شب

۸ - ۱۵ پرادیشک سماچار درشن

۱۰ - ۰۰ برہمانند گوسوامی خیال اور ٹھمری

۱۰ - ۳۰ بہادر خاں: سرود پر چندرکونس

پیر ۲۰ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ دوپہر ۱۰ - ۱۲ اور شب ۱۰ - ۳۰ سوپربھات پال: سرود وادن

۷ - ۴۵ دیوش اگنیہوتری گیت اور بھجن

۹ - ۱۰ اور شب ۹ - ۴۵ بی۔ سی۔ بلکر: خیال

شام

۵ - ۴۵ رویندر سنگیت

۸ - ۳۰ عزت حسین خاں: ستار

۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی تقریر

منگل ۲۱ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۰ - ۱۲ پریم سنگھ کنوٹ: خیال

۹ - ۱۰ نکھل بنرجی: ستار پر جونپوری

شام

۵ - ۴۵ موہنی ورما: گیت اور بھجن

۸ - ۱۵ یوگانتر سندر: گیت اور بھجن

۹ - ۴۵ بھارت بھارتی

۱۰ - ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۲ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۰ - ۱۲

امانت پاٹھک: بانسری

۷ - ۴۵ ساز غزل: غزلوں کا خاص پروگرام

۹ - ۱۰ فیاض احمد اور نیاز احمد خیال جونپوری

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سنسکرت گیتم

شام

۵ - ۴۵ شیلپی رائے: گیت اور بھجن

۸ - ۱۵ منوج سرواستو: گیت اور بھجن

۹ - ۵۰ پرلوار کلیان پرشنوتری

۱۰ - ۰۰ سواولمبن: فیچر آشالام ترپاٹھی

۱۰ - ۳۰ بالا صاحب پونچھ والے: خیال

جمعرات ۲۳ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ ۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۳۰ گوپال چندنندی: وائلن وادن

دوپہر

۱۲ - ۱۰ منور علی خاں: خیال ٹھمری توڑی

شام

۵ - ۴۵ رتیندر موہن بنرجی گیت اور بھجن

۸ - ۱۵ درگیش مائتر: گیت اور بھجن

۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام: فیچر

جمعہ ۲۴ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵، ۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۳۰ سکندر حسین اور پارٹی شہنائی وادن

۷ - ۳۰ سرو بالا: ہندی میں نظم خوانی

دوپہر

۱۲ - ۱۰ پروین سلطانہ: خیال اہیر بھیرو اور بھجن

شب

۸ - ۳۰ رام نرائن: سارنگی وادن

۹ - ۳۰ گول چکور کی کہانی: ڈرامہ مصنف: عمیق حنفی

ہفتہ ۲۵ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۰ - ۱۲ مثا سین: خیال

۹ - ۱۰ سنسکرت پروگرام

دوپہر

۱ - ۱۰ راگ رنگ

وِمل مکھرجی: ستار وادن

شب

۷ - ۳۰ یووا وانی

۸ - ۰۰ وکاس یاترا

۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام کے۔ ایس۔ گوپال کرشنن بانسری وادن

اتوار ۲۶ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ آپ کے آس پاس: فیچر

۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵ محمد دنیازی: غزلیں

۱۰ - ۳۰ رویوار یہ سنگیت سبھا

دوپہر

۱۲ - ۰۰ بارہ دری

۱ - ۱۰ آج اتوار ہے: ابھی رہی مہمان نوازی جھلکی: مصنف: دیشں بھارتی

شب

۸ - ۱۵ پرادیشک سماچار درشن

۱۰ - ۰۰ بالا چندرن: وینا پر شنکرابھرن

۱۰ - ۳۰ ملک ارجن منصور خیال جیت کلیان

پیر ۲۷ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور شب ۸ - ۳۰ شریمتی سہاشنی: خیال

۹ - ۱۰ اور شب ۹ - ۴۵، ۱۰ - ۳۰ غلام وارث: ستار وادن

دوپہر

۱۲ - ۱۰ احمد جان تھرکوا: طبلہ وادن

شام

۵ - ۴۵ رویندر سنگیت

۸ - ۱۵ کونیکا مکھرجی: گیت اور بھجن

۱۰ - ۰۰ ساہتیکی

منگل ۲۸ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ پنا لال گھوش: بانسری پر بھیروی

۷ - ۴۵ رگھو ونش سنگھ: بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام میرا بھی زمانہ تھا: ہا: چوک مختصر افسانہ: رنگ غزل

۹ - ۱۰ بھیم سین جوشی: خیال للت

دوپہر

۱۲ - ۱۰ جی این بالاسبرامنیم: توڑی

شام

۵ - ۴۵ باشوبی مترا: گیت اور بھجن

۸ - ۱۵ وندنا گپتا: گیت اور بھجن

۹ - ۳۰ سنسکرت پروگرام

۱۰ - ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۹ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۰ - ۱۲ مقصود علی: ستار وادن

۷ - ۴۵ ساز غزل: غزلوں کا خاص پروگرام

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: طرحی نشست

۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۳۰ مالویکا کانن: خیال بیراگی

شب

۸ - ۱۵ سگم سنگیت

۸ - ۳۰ برجو مہاراج: سگم سنگیت

۹ - ۳۰ انگریزی تقریر

۱۰ - ۰۰ کنڈیا: ڈرامہ مصنف: ڈاکٹر سدھو ناتھ کمار

۱۰ - ۵۰ ڈی۔ آر۔ پاروتیکر وینا پر بھوپالی

جمعرات ۳۰ / اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۰ - ۱۲ نوابو خاں اور پارٹی شہنائی وادن

۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۳۰ دلدار خاں: سارنگی وادن

شام

۵ - ۴۵ اقبال عالم: گیت اور بھجن

۸ - ۰۰ پرمپرا سنسکرتی اور سمنوئے کی بھاؤنا: ہندی تقریر

۹ - ۳۰ بالا مرلی کرشنن: پنتو برالی

رامپور

۳۳۶ میٹر ۸۹۱ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی: صبح ۶-۰۰ تا ۶-۰۲ انگریزی: صبح ۶-۰۲ تا ۶-۰۵

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰، شام ۶-۰۵، رات ۸-۴۵

ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰ ضلع کی چٹھی: صبح ۹-۰۵ پرادیشک سماچار: شام ۷-۲۰

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۲-۰۰، رات ۹-۰۰ اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰ اور رات ۹-۱۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھونی

۶-۰۵ وندنا

۶-۳۵ آج کا چنتن

۶-۴۵ سنو کسانو!

۷-۳۰ چترپٹ سنگیت (صرف اتوار کو)

۸-۲۰ لوک گیت

۸-۳۰ اردو پروگرام (لکھنؤ سے ریلے)

۹-۱۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲-۳۰ چترپٹ سنگیت
(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)

۱۲-۴۵ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)

۲-۲۰ چترپٹ سنگیت

شام

۶-۰۰ پروگرام کا خلاصہ

۶-۱۰ مقامی اطلاعات

۶-۱۵ چترپٹ سنگیت

۶-۳۰ یوواوانی
(بدھ اور جمعرات کے علاوہ)

۷-۰۰ کرشی جگت

۹-۳۰ چہار بیت (صرف اتوار کو)

۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح

۷-۱۵ سنسکرت میں چمپو کاویہ
تقریر: رماکانت ترپاٹھی

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ گیتیکا

۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵ شاستریہ سنگیت

شام

۶-۳۰ ریڈیو رپورٹ

۷-۰۰ کرشی جگت: نصل چکر؛ بھینٹ وارتا
سنلت آہار کیا ہے: تقریر

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح

۷-۱۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۳۰ کاویہ سوربھ: کشن سرس اور بدن مہیمکتا

۷-۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ کو)

۱-۱۰ گرامین مہلاؤں کیلئے
کھیلوں سے بچوں کا وکاس: بھینٹ وارتا
بھوجن کی پوشٹکتا ختم نہیں ہونے دیں
بھینٹ وارتا
گرمیوں کی فصلیں کیا گائیں: بھینٹ وارتا

شام

۷-۰۰ کرشی جگت (خطوں کے جواب)

۷-۴۵ جھلکی (صرف جمعہ کو)

۸-۰۰ سگم سنگیت

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح

۷-۱۵ اور رات ۸-۱۵ شاستریہ سنگیت

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ کو)

۱-۱۰ جوانوں کیلئے (صرف ہفتہ کو)

شام

۷-۰۰ کرشی جگت، تقریر

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۷-۱۵ شاستریہ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کیلئے (صرف اتوار کو)

۱-۱۰ آپ کے آس پاس (صرف اتوار)

شام

۷-۰۰ کرشی جگت، گنے کی فصل میں فصل کی
حفاظت: بھینٹ وارتا
گرامین روزگار یوجنا: بھینٹ وارتا

۷-۴۵ پریوار کلیان پرشن اتری (صرف اتوار)

۸-۰۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ چہار بیت (صرف اتوار)

۹-۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار)

پیر ۲۰ اپریل

صبح

۷-۱۵ ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۴۵ سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ مہلا جگت

شام

۷-۰۰ کرشی جگت: پری سموار

۷-۴۵ اردو پروگرام
سائنس کی ایجادات اور ہماری زندگی
تقریر: پروفیسر جلال الدین
وٹامین اور ہماری خوراک
تقریر: اشتیاق حسین
شکر کا استعمال: تقریر
پروفیسر ال کمار سکسینہ
سائنس دور پر کلام
قیصر خاں استاد رام پوری

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۷-۱۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ گیتیکا

شام

۷-۴۵ سواستھ سندیش (صرف منگل)

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
سگم سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ آپ کی پسند (صرف بدھ)

۱-۱۰ مہلا جگت

شام

۶-۳۰ ناٹک

۷-۰۰ کرشی جگت: مرچ کی کھیتی
بھینٹ وارتا

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۱۵ ایک پری چرچا
تقریر چندر بھان پانڈے

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ گیتیکا

شام

۶-۳۰ ریڈیو رپورٹ

۷-۰۰ کرشی جگت، بھینٹ وارتا

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح

۷-۱۵ دوپہر ۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
شاستریہ سنگیت

۷-۳۰ کاویہ سوربھ
اوماکانت شرما اور شار دا پرا شر

دوپہر

۱-۱۰ گرامین مہلاؤں کیلئے
بچوں کی صفائی سندرتا کی پہلی سیڑھی
بھینٹ وارتا

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
گرمیوں میں مرغیوں میں ہونے والی
بیماریاں: بھینٹ وارتا

۸ - ۰۰ گورو تیغ بہادر کا جیون درشن
وارتا: ڈاکٹر سوچیت گوئندی

ہفتہ ۲۵ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور رات ۸ - ۱۵
شاستریہ سنگیت

۷ - ۴۵ سگم سنگیت

۷ - ۰۰ کرشی جگت: ہری کھاد کی بوائی اور
پلٹائی: بھینٹ وارتا

۷ - ۴۵ ریڈیو نیٹر کا پروگرام
کہانی: ادت ساہو
میرے خط: تقریر: ایشور سرن سنگھل
کاویہ پاٹھ: ڈاکٹر اومیلیش

اتوار ۲۶ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ رات ۸ - ۱۵ شاستریہ سنگیت

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت: ربیع کے اناج کا
وگیانک بھنڈار

بھینٹ وارتا
گرامیہ وکاس یوجنائیں، بھینٹ وارتا

۸ - ۰۰ سگم سنگیت

پیر ۲۷ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ دوپہر ۱ - ۴۰ اور رات ۸ - ۱۵
شاستریہ سنگیت

۷ - ۴۵ سگم سنگیت

دوپہر

۱ - ۱۰ مہیلا جگت

۷ - ۰۰ کرشی جگت: دھان کی جاتیاں اور گن
بھینٹ وارتا

۷ - ۴۵ اردو پروگرام: میں اور میرا پیشہ
تقریر: صداقت حسین ایڈوکیٹ
چیا لاہور مکتب تعلیم میں
شوق اثری
مرزا غالب کے کلام سے میرے
پسندیدہ اشعار

منگل ۲۸ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ دوپہر ۱ - ۱۰ اور رات ۸ - ۱۵
شاستریہ سنگیت

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰ سگم سنگیت

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت، خطوں کے جواب
گرامین وکاس میں سہکاریتا کا
یوگ دان: بھینٹ وارتا

بدھ ۲۹ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ اور رات ۸ - ۱۵ شاستریہ سنگیت

۷ - ۴۵ سگم سنگیت

دوپہر

۱ - ۱۰ مہیلا جگت

شام

۶ - ۳۰ ناٹک

۷ - ۰۰ کرشی جگت: گنے کی فصل کی دیکھ
ریکھ: بھینٹ وارتا
لگھو سینچائی پروگرام: بھینٹ وارتا

۸ - ۰۰ دی میٹرز فار دی پروگریس آف ویکر
سیکشن آف سوسائٹی
سید علی طاہر رضوی،
کمشنر مراد آباد کے ساتھ انٹرویو
انٹرویو: شرافت یار خاں

جمعرات ۳۰ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۱۵ پاتنجلی کا مہابھاشیہ: ایک ادھین
تقریر: سریندر کمار شرما

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتیکا

۱ - ۴۰ اور رات ۸ - ۱۵
شاستریہ سنگیت

شام

۶ - ۳۰ ریڈیو رپورٹ

۷ - ۰۰ کرشی جگت: ادرک کی کھیتی
بھینٹ وارتا

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر الف ۳۴۳.۶ میٹر - ۸۷۳ کلوہرٹز   جالندھر ب ۴۲۷.۴ میٹر - ۷۰۲ کلوہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹.۴۶ میٹر - ۱۴۴۰ کلوہرٹز   (شام ۶.۱۰ سے ۶.۴۲ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح   جالندھر الف

۵ - ۵۵ وندے ماترم منگل دھونی

۶ - ۰۵ پریچے: پروگراموں کی تفصیل

۶ - ۱۰ آرادھنا: بھگتی سنگیت

۶ - ۴۰ موسم اور کھیتی باڑی پروگرام

۶ - ۴۵ آسا دی وار (اتوار)

۸ - ۴۰ آپ کے اگر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا: سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی رائے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور ہفتہ)
ترانے (جمعرات) تہاڈی چیٹھی ملی
(جمعہ)

۹ - ۱۵ بال جگت: بچوں کے لئے پروگرام
(اتوار)

۹ - ۴۵ جان رشماں: بھرت دار کھیتی
سمبندھی پروگرام

۹ - ۳ اختتام (اتوار کے علاوہ)

۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش (اتوار)

۱۱ - ۱۵ اختتام (صرف اتوار)

دوپہر

۱۲ - ۳ ناری سنسار (اتوار اور جمعرات)

۱۲ - ۴۵ جیون جاچ (پیر اور منگل)

۱ - ۰۵ فوجی بھائیوں کے لئے

۲ - ۰ موسم اور وانت کھیتی

۲ - ۳۰ لوک گیت (چیدہ چیدہ فنکار)

۲ - ۴۵ دیہی گتی سے ہندی میں سماچار بلیٹن

شام

۵ - ۰۵ بال واڑی دیہاتی بچوں کیلئے پروگرام
پھلواڑی (بدھ) باقی دنوں
میں پنجابی گیت

۵ - ۳۰ گورمانی وچار (روزانہ پروگرام)

۶ - ۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں
کی تفصیل

۶ - ۱۰ پرادیشک سماچار (پنجابی)

۶ - ۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)

۶ - ۳۰ دیہاتی پروگرام

۹ - ۲۵ تبصرہ (اردو)

جالندھر ب

شام

۶ - ۰ یووادانی: یوکوں کیلئے پروگرام

۷ - ۰ دیس پنجاب: پنجابی رنگارنگ پروگرام

۸ - اختتام

جمعرات ۱۶ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۳۰ روی شنکر: ستار پر اہلیہ بلاول
اہیر للت: نٹ بھیرو اور بھٹیار

۸ - ۲۰ لوک گیت: ملکھی رام

۸ - ۵۰ قوالیاں

۹ - ۱۵ ہربجن لال: بھجن

۱۲ - ۰۰ روی شنکر: ستار پر پٹ دیپ

۱۲ - ۱۵ ہربجن لال: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت: سرب جیت

۷ - ۴۰ لوک رچی سماچار

۷ - ۴۵ ہربجن لال: کافیاں

۸ - ۰۰ سرجنا: پنجابی میں ثقافتی پروگرام

۸ - ۲۰ سگم سنگیت

۹ - ۲۰ اکھل بھارتیہ کھیل پروگرام

۱۰ - ۳۰ روی شنکر: ستار پر راگ پوریا
کلیان، یمن
بنگلا کیترین ہیمنت اور سیا

جمعہ ۱۷ ؍ اپریل

صبح

۷ - ۳۰ بھیم سین جوشی: خیال میاں کی

ٹوڑی اور ٹھمری جوگیا اور بھیروی
۸-۲۰ گیت : کویتا دمن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام : پورن شاہ کوٹی
۹-۱۵ گیت : نریندر کور

دوپہر
۱۲-۰۰ بھیم سین جوشی : خیال پوریا دھناسری اور شدھ سارنگ
۱۲-۳۰ مسیحی بھجن
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت : ہردیو سنگھ خوشدل
۷-۴۰ گیت : نریندر کور اور بھیم سین
۸-۰۰ شاکشا تکار : شری سوم ناتھ کے ساتھ بھینٹ وارتا
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۲۰ نور بھی نور : ہندی ناٹک از ایڈون داس واقف
۱۰-۱۵ سوداگر مل کول اور ساتھی : بھینٹاں
۱۰-۳۰ بھیم سین جوشی : خیال یمن درباری اور آبھوگی

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح
۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ لوک گیت : سرجیت پتیجہ
۷-۱۵ غزلیں : ایم : ایل ناکڑہ
۷-۳۰ وسنت راؤ دیش پانڈے خیال نٹ بھیرو اور ٹھمری نرملا دیوی اور ہیرا دیوی مشرا
۸-۲۰ میراں گاندھی : گیت
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ بھجن

دوپہر
۱۲-۰۰ پکھاوج اور طبلہ وادن
۱۲-۱۵ گیت : ایم ایل ناکڑہ
۱۲-۳۰ لوک رنگ : پنجابی گیت
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت : جسبیر سنگھ کملا
۷-۴۰ غزلیں
۷-۵۰ میراں گاندھی : گیت
۸-۰۰ پنجاب دا لوک ناچ بھنگڑہ از وریام مست
۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ اکھل بھارتیہ سنگیت کاریہ کرم

اتوار ۱۹ اپریل

صبح
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں : نیلم ساہنی
۷-۳۰ غلام مصطفیٰ خاں : خیال رام کلی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ ہندی گیت : سنیل کمار جگموہن بخشی اور روجے مجمدار

دوپہر
۱۲-۰۰ غلام مصطفیٰ خاں : خیال پوریا
۱۲-۱۵ غزلیں : نیلم ساہنی
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت : نریندر ببیا
۷-۴۰ منا ڈے : گیت
۷-۴۵ جاگرت : پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۳۰ غلام مصطفیٰ خاں خیال راجیشوری کونس

پیر ۲۰ اپریل

صبح
۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ گیت اور غزل : سیتا سمن اور سربت حسین
۷-۳۰ سرفراز حسین خاں : خیال للت
۸-۲۰ کماری رنجنا : لوک گیت
۸-۵۰ چندرکانتا : بھجن
۹-۱۵ لکشمی بائی راٹھور : گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند (سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲-۳۰ گیت (ہندی)
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۴۰ چندرکانتا : گیت
۷-۵۰ گیت اور غزل : لکشمی بائی راٹھور بیگم اختر اور زرینہ خاتون

۸-۰۰ پیداوار بڑھانے کے آیورویدک طریقے ہندی میں تقریر : ڈاکٹر وائے این شاستری
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ کماری رنجنا : لوک گیت
۱۰-۳۰ سرفراز حسین خاں : خیال چھایا نٹ اور ترانہ جھنجوٹی

منگل ۲۱ اپریل

صبح
۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ سوندر سنگھ پردیسی : لوک گیت
۷-۱۵ شانتی ہیرانند : غزلیں
۷-۳۰ او۔ پی۔ کپور : ٹھمری اور دادرا
۷-۴۵ ششی موہن بھٹ : ستار پر سدھ سنگیت
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ دیپک چٹرجی : گیت اور بھجن

دوپہر
۱۲-۰۰ پرچھائیاں : پرانی فلموں سے سنگیت
۲-۲۰ غزلیں
۲-۴۰ لوک گیت : رنبیر سنگھ رانا

شام
۵-۱۵ پورن چند وڈالی اور ساتھی : لوک گیت
۷-۴۰ گیت اور غزل : شانتی ہیرانند اور کورس
۸-۱۰ کویتا پاٹھ
۸-۳۰ سگم سنگیت
۱۰-۱۰ رام چندر مشرا : سارنگی وادن

بدھ ۲۲ اپریل

صبح
۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ سگم سنگیت
۷-۳۰ بہاری لال : کلارنٹ پر جون پوری
۷-۴۵ افضل حسین خاں : ٹھمری اور دادرا
۸-۲۰ سیوارام مسکین : بھجن
۸-۵۰ لوک گیت : رجنی دیوی
۹-۱۵ سروپ سنگھ سروپ : شبد

۱۲-۰۰ افضل حسین خاں : ٹھمری اور دادرا
۱۲-۱۵ سیوارام مسکین : غزلیں
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۴۰ قدم قدم پڑا پڑا

۷-۵۰ سروپ سنگھ سروپ : گیت
۸-۰۰ میری قلم دا دھرم : پنجابی وارتا ڈاکٹر سرجیت سنگھ سیٹھی
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ بہاری لال : کلارنٹ پر شدھ کلیان
۱۰-۴۵ وی۔ جی۔ جوگ : وائلن

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح
۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ پشپا ہنس : پنجابی گیت
۷-۲۰ غزلیں
۷-۳۰ دلباغ سنگھ ، گلبرگ سنگھ : خیال ٹوڑی
۷-۴۵ وی جی جوگ وائلن پر راگ ہنڈول بہار
۸-۲۰ رنجیت کور : لوک گیت
۸-۵۰ قوالی
۹-۱۵ اجیت کور : شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ وی جی جوگ : وائلن پر [illegible] دیسی ، شدھ سارنگ اور بھیروی
۱۲-۱۵ اجیت کور : گیت اور غزل
۲-۲۰ غزلیں
۵-۱۵ شوکت علی مالتوئی : لوک گیت
۷-۴۵ اجیت کور : غزلیں
۸-۲۰ اردو میں ساہتیک پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۲۰ ناٹکوں کا اکھل بھارتیہ کاریہ کرم
۱۰-۲۰ دلباغ سنگھ گلبرگ سنگھ : خیال درباری
۱۰-۴۵ وی جی جوگ : وائلن پر راگ جوگ کونس

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح
۶-۴۵ شبد
۷-۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی : شبد
۷-۳۰ وزیر چند چترا : ستار پر رام کلی
۸-۲۰ بھجن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام
۹-۱۵ بھگتی سنگیت
۱۲-۰۰ وادیہ ورند آرکسٹرا

ششنکر شاستری
۲ - ۲۰ نعتیں

شام

۵ - ۵ شبد
۵ - ۱۵ لوک گیت
۷ - ۴۰ سریندر کور اور ساتھی: شبد
۸ - ۰۰ ویکلی وِنود: ہندی میں وارتا
ستیہ نند بنسل
۸ - ۱۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰ - ۳۰ وزیر چند چترا: ستار پر یمن کلیان

ہفتہ ۲۵ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۰۵ سورن ہاوا: لوک گیت
۷ - ۱۵ کسم بلودکر: گیت اور غزل
۷ - ۳۰ شری گریش: خیال بسنت بکھاری
۸ - ۲۰ پنجابی گیت
۸ - ۵۰ شبد
۹ - ۱۵ بی ایس نارنگ: غزلیں

دوپہر

۱۲ - ۰۰ شری گریش: خیال میاں کی سارنگ
۱۲ - ۱۵ کسم بلودکر: گیت اور غزل
۱۲ - ۳۰ گوردیپ سنگھ: لوک گیت
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۵ پنجابی گیت
۵ - ۱۵ رمیش رنگیلا اور ساتھی: لوک گیت
۷ - ۴ بی ایس نارنگ: غزلیں
۷ - ۵۰ شبد
۸ - ۱۰ پنجابی گیت
۸ - ۲۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ سنگیت کا اکھل بھارتیہ کاریکرم
کے ایس گوپال کرشن
بانسری وادن

اتوار ۲۶ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ آسا دی وار: بھائی بخشیش سنگھ
راگی اور ساتھی
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ شوبھا گورٹو: غزلیں
۷ - ۳۰ این راجم: وائلن پر راگ دیسی
۱ - ۲۰ مسیحی بھجن
۸ - ۵۰ رام کرشن چند لیشری: ہندی گیت
۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲ - ۱۰ این راجم: وائلن پر نیلا مبری
۱۲ - ۱۵ رام کرشن چند لیشری: غزلیں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ نوراں: لوک گیت
۷ - ۴۰ رام کرشن چند لیشری: گیت
۷ - ۴۵ جاگرت: پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار
فیچر پروگرام
۸ - ۰۰ انگریزی میں تقریر
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۰۰ شبد کائن
۱۰ - ۳۰ این راجم
وائلن پر راجیشوری کا نبرڑہ

پیر ۲۷ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ شانتا سکسینہ: غزل اور گیت
۷ - ۳۰ آئرن رائے چودھری
خیال دیسی
۸ - ۲۰ برنیک سنگھ رانا
لوک گیت
۸ - ۴۰ سنسکرت وچ چھپیاں نویاں
پستکاں: پستک سمیکشا
۸ - ۵۰ گھنشام داس: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ تہاڈی پسند
(سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت)
۱۲ - ۳۰ گیت (ہندی)
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ گیت: شانتا سکسینہ اور گھنشام داس
۸ - ۰۰ نو پرکاشن (ہندی پستک سمیکشا)
ڈاکٹر لکشمی نارائن
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰ - ۱۵ ہربھجن سنگھ ناہل اور ساتھی
لوک گیت
۱۰ - ۳۰ آئرن رائے چودھری
خیال بہاگ

منگل ۲۸ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۰۵ سیتا کوہلی: لوک گیت
۷ - ۱۵ سری رام: غزلیں
۷ - ۳۰ سنیل مکرجی: سرود پر راگ
نٹ بھیرو
۸ - ۲۰ سگم سنگیت
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ چندر کانت: کافیاں

دوپہر

۱۲ - ۰۰ پرچھائیاں (پرانی فلموں سے گیت)
۲ - ۲۰ غزلیں
۲ - ۳۰ نہالا رام اور ساتھی: لوک گیت

شام

۵ - ۱۵ سورن لتا: لوک گیت
۷ - ۴۰ بلونت بنسل اور سری رام
گیت اور غزل
۸ - ۰۰ اردو میں تقریر
۸ - ۱۰ غزلیں
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی میں وارتالاپ

بدھ ۲۹ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ سگم سنگیت
۷ - ۳۰ بھگوان داس سینی: خیال اہیر بھیرو
۷ - ۴۵ برج نارائن: سرود پر توڑی
۸ - ۲۰ دلجیت سنگھ: بھجن
۸ - ۵۰ پیارا سنگھ جلال آبادی: لوک گیت
۹ - ۱۵ شبد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ برج نارائن: سرود پر شدھ سارنگ
۱۲ - ۱۵ شبد
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ قدم قدم پڑا پڑا
۷ - ۵۰ شبد
۸ - ۰۰ میری قلم دا دھرم: پنجابی وارتا
کلونت سنگھ ورک
۸ - ۱۰ پنجابی گیت
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰ - ۳۰ بھگوان داس سینی
خیال شام کلیان

جمعرات ۳۰ر اپریل

صبح

۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۳۰ سیا بہاری سرن: جل ترنگ
راگ بیراگی
۷ - ۴۵ افضل حسین خاں: ٹھمری اور دادرا
۸ - ۲۰ سریندر سنگھ سمی: لوک گیت
۸ - ۴۰ ترنشے: ایس ایس شرما
۸ - ۵۰ کرتار سندھو: گیت
۹ - ۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی: کافی

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سوہن لال: ہارمونیم پر ٹھمری
۱۲ - ۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی
۲ - ۲۰ غزلیں
۲ - ۳۰ سوہن سنگھ سیتل ڈھاڈی اور
ساتھی: واراں

شام

۵ - ۱۵ بنارسی سنگھ گوہا: لوک گیت
۷ - ۴۰ لوک رُوچی سماچار
۷ - ۴۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی: غزلیں
۸ - ۰۰ سرجنا: پنجابی میں ادبی پروگرام
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۱۰ - ۳۰ سیا بہاری سرن
جل ترنگ پر راگ یمن
۱۰ - ۴۵ افضل حسین خاں
ٹھمری اور دادرا

خط و کتابت کرتے وقت اپنا
پتہ صاف و خوشخط
تحریر کیجئے۔

روہتک

میڈیم ویو ۴۷-۲۶۲ میٹر ۱۱۴۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۶-۲۵ سے ۸-۵۰ بجے تک (اتوار ۹-۱۰ تک) دوسری مجلس ۱۲-۳۰ سے ۳-۱۰ تک

تیسری مجلس ۵-۳۰ سے ۱۰-۰۶ تک (ہفتہ اتوار ...۱۱ بجے تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ وندنا

۶-۵۵ کھیتی کی باتیں

۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۷-۵۰ ارچنا (بھگتی سنگیت)

۸-۴۰ سب رس

دوپہر

۱-۱۰ آپ کی فرمائش (اتوار کے علاوہ)

۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ

(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)

۲-۲۰ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

۶-۱۰ پرادیشک سنگیت (بدھ کے علاوہ)

۶-۳۰ گرامین سنسار (دیہاتی پروگرام)

۷-۳۰ اطلاعات

۷-۴۵ سنگیت سریتا

۹-۱۵ ایک فلم سے (جمعرات کو آپ کا خط ملا)

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح

۷-۱۰، ۷-۴۵

سمتا باجپائی: سگم سنگیت

۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰

لال چند، سلطان سنگھ: لوک سنگیت

۱۲-۳۰ ایک رنگ

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار - سرگم

۶-۱۰ پنجابی گیت

۶-۳۰ بالک منڈلی

۸-۰۰ گھر آنگن

صحت اور خاندانی بہبود کا پروگرام

۸-۳۰ لکشمی شنکر: شبد

۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح ۷-۱۰ جین بھجن

۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰

رویندر دیو: ستار وادن

۸-۲۰، ۲-۲۰ لکشمن سنگھ، اور رام سروپ دساقی: لوک سنگیت

۸-۳۰ عیسیٰ مسیح گاندھی جی کی نظر میں

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

۶-۱۰ گجراتی گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

۷-۴۵ مسیحی بھجن

۸-۰۰ کھیل جگت

۹-۱۵ 'بھگوان مہاویر' تقریر

۹-۳۰ 'تیسرے پہر کی دھوپ' ناٹک

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

پشپا رانی: سگم سنگیت

۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ نیاز احمد، فیاض احمد

کلاسیکی گائن

۸-۳۰، دوپہر ۲-۲۰ کرشنا ہنس وسکھیاں

اور ماسٹر سورج: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر نٹے

۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام

اپاہجوں کی تعلیم کا مسئلہ

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

۶-۱۰ سندھی گیت

۶-۳۰ آکاشوانی گاؤں میں

۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۳۰ سموہ گان

۹-۱۵ ایک فلم سے 'ستجورانی'

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

رینو راجہ جین: سگم سنگیت

۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ نواب خاں: طبلہ وادن

۷-۵۰ ہریانوی بھگتی سنگیت

۸-۲۰ بال کنج

'ایسٹر کی کہانی'

دوپہر

۱۲-۳۰ بزم خواتین

۱-۰۰ کھلا آکاش

۲-۲۰ سورج بھان سانگی اور

سوم لتا گرو ور: لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

یوواؤں کی پسند

خطوں کے جواب

۶-۱۰ پنجابی گیت

۶-۳۰ آپ کی پسند

۸-۰۰ آج اتوار ہے

۸-۳۰ شیلا دھر: غزلیں

۹-۱۵ ایک فلم سے 'شاندار'

۹-۳۰ فیچر

پیر ۲۰ اپریل

صبح ۷-۱۰، شام ۷-۴۵

جمیل احمد: غزلیں

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰

این وی پٹوردھن: کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ منشی رام اور

میر سنگھ: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یووا سنسار

۶-۱۰ برج کے لوک گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

۸-۰۰ دیہی ترقی' انگریزی تقریر

۸-۳۰ مہندر سنگھ: شبد

۹-۱۵ ایک فلم سے 'ہم کسی سے کم نہیں'

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۷-۱۰، ۷-۴۵

رتیش چندر دت: سگم سنگیت

۷-۲۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ وسنت راؤ دلش پانڈے

کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ تارا وتی دیسا اور سکھیاں،

دھرم پال: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ میری پسند کے گیت

۶-۱۰ اتر پردیش کے لوک گیت

۶-۳۰ پنگھٹ

۸-۰۰ پنجابی کویتا پاٹھ

۸-۳۰ پریتی گھوش: گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'جے امبے ماں'

۹-۳۰ 'بجر تالیں اور تالہ بندی'

انگریزی مذاکرہ

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵

فریدہ خانم: غزلیں

۷-۲۵ مہندر گڑھ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰٫۰۰
دلیپ سنگھ رانا : بانسری وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ مانگے رام زرگر اور
رگھوبیر سنگھ وساتھی : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں
شام
۵-۳۰ ہندی کا اخبار یووا سنسار
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ ڈاکٹر کی رائے میں 'جوڑوں کا درد'
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'جنون'

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مانک لال ورما : سگم سنگیت
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ شنکر داس وساتھی
اور چمن لال : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۰۰ ورندگان
شام
۵-۳ سرگم
۶-۱۰ راجستھانی لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
بالک منڈلی
۸-۰۰ گھر آنگن
۸-۳۰ یونس ملک : غزلیں
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
کنول سدھو : شبد اور غزلیں
۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی
۷-۳، رات ۱۰٫۰۰
ونے کمار : ستار وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ منگل ناتھ وساتھی اور
رام نواس شرما : لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی جی کے پریہ بھجن

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان
شام
۵-۳۰ پترکا
۸-۰۰ وکاس کلب
۸-۳۰ محمد رفیع، نیلم ساہنی، جگجیت سنگھ
چترا سنگھ : شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے
'من جیتے جگ جیت'

ہفتہ ۲۵ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سیما شرما : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشن راؤ شنکر پنڈت
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ ستو رام وساتھی اور
ولی ارچنا وساتھی : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیے
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
شام
۵-۳۰ 'گھر' : ڈرامہ
۶-۱۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ حبیب نظامی . قوالی
۹-۱۵ ایک فلم سے
'صاحب بی بی اور غلام'

اتوار ۲۶ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
کملا اڈیاور : سگم سنگیت
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد علاؤالدین خاں
سرود وادن
۷-۵۰ بھگتی سنگیت
۸-۲۰ بال کنج
کالا چور' ڈرامہ

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ پریم سنگھ، دیپا ماتھر
لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند
خطوں کے جواب
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ آپکی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۹-۱۵ ایک فلم سے 'وہ میں نہیں'

پیر ۲۷ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مہندر کپور : سگم سنگیت
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰٫۰۰
سنگھ بندھو : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پیارے لال ساگی
اور رام کمار شرما : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان
شام
۵-۳۰ یووا سنسار
ہماری فلمیں
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ ایک فلم سے
'علی بابا چالیس چور'

منگل ۲۸ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
رما ڈونگرے : سگم سنگیت
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ پنڈت اونکار ناتھ ٹھاکر
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ نفع سنگھ وساتھی اور
شکنتلا دھیمہ : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان
شام
۵-۳۰ وشراب-ایک دشمن' تقریر
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ پنگھٹ

۸-۰۰ ہریانوی کویتا پاٹھ
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'انصاف'
۹-۳۰ سائنس میگزین

بدھ ۲۹ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
اجیت کور : سگم سنگیت
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰٫۰۰ مہیش باجپائی
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ رسال سنگھ جوگی اور
چانند : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں
شام
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ ننھے منے
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ تقریر
۸-۳۰ شاردا : گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'استاد'

جمعرات ۳۰ اپریل

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
لکشمی نارائن پراشر : سگم سنگیت
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ راجندر کمار،
پریم سنگھ، امید سنگھ : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان
شام
۵-۳۰ یووا سنسار۔
سرگم
۶-۱۰ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ بالک منڈلی
۸-۰۰ گھر آنگن
۸-۳۰ جگدیش سنگھ ٹھاکر
گیت
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

شملہ

۳۸۷.۶ میٹر ۷۷۴ کلوہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ، ۴۷۶۰ کلوہرٹز
صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ اور ۹-۴۵ سے ۴-۴۵ ۵-۳۵ ، ۶۰۲۰ کلوہرٹز
شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۹-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلوہرٹز

خبریں

ہندی: صبح ۸-۰۰ دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ رات ۸-۴۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰
انگریزی: صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۰۰ ، ۲-۰۰ رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۰۵
سنسکرت: صبح ۷-۰۰ اردو صبح ۸-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۵ گیان وندو اور وندنا
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ سامائکی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی
۹-۳۰ اختتام
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۲۰ اختتام (سوائے اتوار)
۱-۱۰ فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام
۲-۳۰ کھیتی چرچا اور موسم
۲-۳۰ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
لاہول سپتی (اتوار، منگل، جمعہ)
کنٹری پروگرام (پیر، جمعرات)
چھابانگی پروگرام (بدھ، ہفتہ)
۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر، جمعہ)
سرموری پروگرام (منگل، ہفتہ)
چنومنو (جمعرات)
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی / پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل، ہفتہ)
خواتین کیلئے (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۴۵ علاقائی خبریں
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
۱۰-۳۰ اختتام
(بقیہ منگل ہفتہ کو ۵-۱۱ بجے)

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح
۷-۴۰ دلیش گان
۷-۴۵ سالیگرام اور روی کانت شرما پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار
رات
۸-۰۰ دھارا سے گیت
رجنی کماری اور سہیلی
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۱۰-۰۰ ہندی میں بات چیت

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح ۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ رام سرن شرما، پہاڑی سنگیت
۷-۵۵ سنئے کی بات
۸-۲۰ سنگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل
شام
۵-۰۵ خبریں - لوک گیت
'ہمیں چھوڑنا ہی ہوگا جاتی پاتی کا بھید'
تقریر
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹی
۸-۰۰ دھارا رے گیت
رام سرن شرما
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سنگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی ڈرامہ
۱۰-۰۰ من بھاون

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح
۷-۴۰ گیت
۷-۴۵ ایشور داس شرما، روشنی دیوی پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ سیاحوں کیلئے
۸-۳۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا
شام
۵-۳۰ 'جنگلات کی دین' تقریر
۷-۳۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۸-۰۰ دھارا سے گیت
ایشور داس اور راج کماری
۸-۲۵ فلمی موسیقی
۹-۱۵ علاقائی ریڈیو نیوز ریل
۱۰-۰۰ انگریزی بات چیت

اتوار ۱۹ اپریل

صبح
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے پروگرام
شام
۶-۵۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۲۵ گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ قانون اور ونیکتی

پیر ۲۰ اپریل

صبح
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ لچھی رام، پریم سنگھ اور ساتھی پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا
۹-۰۵ بھولے تیرے گیت
شام
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت،
صحت کے بارے میں تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
لچھی رام، بدھی دیوی اور ساتھی
۸-۱۵ اسپورٹس نیوز ریل
۸-۲۵ دلیش گان
۹-۳۰ ہندی بات چیت
۱۰-۰۵ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۱ اپریل

صبح
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چٹکلا
شام
۶-۵۵ سامائک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹی
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سنگم سنگیت
۹-۱۵ ہماری وکاس یاترا
۹-۴۵ سنگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۲ اپریل

صبح ۷-۴۰ جیون جیوتی

۷-۴۵ پرس رام تومر کلو دیوی وساتھی
پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ سگم سنگیت
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۶-۱۵ خواتین کیلئے پروگرام
۶-۵۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
پرس رام تومر، نریش کیشپ ساتھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۵ آپکے انورودھ پر

جمعرات ۲۳ راپریل

صبح

۷-۴۰ دلیش گان
۷-۴۵ ربھا تھایا : پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۵-۰۵ سلسلہ وار ڈرامہ، گاؤں کی بات،
خبریں، لوک گیت
۶-۱۵ خبریں، لوک گیت،
'بات ہماری آپ کی' ڈرامہ
تحریر : اونکار لال بھاردواج
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
پرتھی چند سرکیک
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا

جمعہ ۲۴ راپریل

صبح

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ ترنگ
۷-۴۵ ہیت رام تنوار : پہاڑی سنگیت
۷-۵۵ سینے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام

۵-۰۰ 'گھاٹی گھاٹی اپنا جیون' بات چیت
۶-۱۵ خبریں، لوک گیت،
جنگلات سے متعلق تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہندی تقریر
۱۰-۰۰ من بھاون

ہفتہ ۲۵ راپریل

صبح

۷-۴۵ لکشمی بہل، رن دیپ سنگھ تومر
پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ سیاحوں کیلئے
۸-۳۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا

شام

۵-۰۰ چمبا پانگی پروگرام
'ہماچل میں وکاس کاریہ' تقریر
لوک گیت، خبریں
۵-۳۰ خبریں، فرمائشی لوک گیت
۶-۰۰ خالی اسامیوں کیلئے اعلانات
۶-۰۵ خبریں، لوک گیت
'لشیلے پدارتھ' تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ فلمی موسیقی
۹-۱۵ ہیم درشن
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۶ راپریل

صبح

۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یوواوانی
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے

شام

۶-۵۵ خاندان کی بہبود کا پروگرام
۷-۳۵ گیت
۸-۰۰ دھارا رے گیت
شکنتلا شرمن اور ساتھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ شرم سنسار
۹-۳۰ گیت پہاڑا رے

پیر ۲۷ راپریل

صبح

۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ رام لال ٹھاکر، شانتا بھاسکر
۸-۲۰ دلیش گان
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'چھوٹا پریوار' تقریر
۶-۱۵ ایکتا کے پرتیک یہ تیرتھ' رِوالسر'
تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
رام لال ٹھاکر، ششی کلا شرما
۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۳۵ دلیش گان
۹-۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۸ راپریل

صبح

۷-۴۰ سنگیت
۷-۴۵ دیارام : پہاڑی سنگیت
۷-۵۵ سے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی موسیقی
۹-۰۵ چنیکا
۵-۰۵ 'مچھلی کا دل' ڈرامہ
۶-۱۵ 'بیماریوں کی جڑ گندگی' تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت : دیارام
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۹-۳۰ انگریزی بات چیت
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۹ راپریل

صبح

۷-۱۰ کرناٹک موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ ہیت رام، شانتی وشٹ
پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۵-۰۰ خبریں، لوک گیت
'میری کلپنا میں پریوار' تقریر
۵-۳۰ خبریں، لوک گیت،
'باتیں ہماری آپکی' روپک
۶-۱۵ دیہاتی خواتین کیلئے
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر

جمعرات ۳۰ راپریل

صبح

۷-۴۰ دلیش گان
۷-۴۵ کملیش شرما، رام سنگھ ورما
پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۵-۰۰ خبریں، لوک گیت
'کچھ ان کے بارے میں' تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
کملیش شرما اور
ایس آر پانڈے وساتھی
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۱۰-۰۰ شامِ غزل

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال: الف ۲/۲ ۲ میٹر ۱۳۸۵ کلو ہرٹز — بھوپال: ب ۳/۲۴۳ ۲ میٹر ۱۲۳۳ کلو ہرٹز

صبح ۵-۳۵ سے ۷-۴۵، ۴۹۹۰ کلو ہرٹز

صبح ۸-۳ سے ۹-۲۰/۹-۴۵ - ۹

صبح ۹-۳۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام } ۷۱۸۰ کلو ہرٹز

شام ۵-۳۰ سے ۱۲-۰۰ رات ۳۳۱۵۰ کلو ہرٹز

رائے پور: ۳۰۵/۹ میٹر ۹۸۱ کلو ہرٹز — گوالیار: ۲۱۶/۴ میٹر ۱۳۹۶ کلو ہرٹز

جبلپور: ۲۵۳/۲ میٹر ۱۱۷۹ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، ۹-۵ (پرادیشک سماچار)

دوپہر ۱-۰۱، ۲-۰۱، ۲-۴۵، شام ۵-۶

رات ۸-۴۵ (۱۱-۵ صرف ہفتے کو)

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱، ۱-۰۰

دوپہر ۱۲-۰۰، ۱-، شام ۶ -

رات ۹-۰۰ (۱۱- صرف ہفتے کو)

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ وینا رانی: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ سمتی مشالکر: شاستریہ سنگیت

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: راج کمار

دوپہر

۲ - ۲۰ وملا دیوی: لوک گیت

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۷ - ۱۵ گرام لکشمی: دیہی عورتوں کا پروگرام

۸ - ۰۰ ہندی تقریر: ہندی غزل میں سماجک بیچار دھارا: ڈاکٹر شیام بھٹناگر

۱۰ - ۰۰ کے لال سود: جل ترنگ

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ تربھون ناتھ دوبے: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ اوم پرکاش چورسیہ: شاستریہ سنگیت

۹ - ۱۰ ساماجک شانتی وِیوستھا اور بھگوان مہاویر

تقریر: اکشیے کمار جین

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۸ - ۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں

میرے زمانے کا بھوپال: مظفر علی خاں

گھر کے چراغ: مدھیہ پردیش میں تحقیق کے امکانات

تقریر: از شمیم احمد

۱۰ - ۳۰ اوم پرکاش چورسیہ: شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ رودر دت دوبے: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ مشر بندھو: خیال جونپوری

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

۷ - ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام کونپل کے ساتھ

۸ - ۰۰ چتر دیکا: پریچرچا: کیا بدھو جیوی ورگ سماج سے کٹا ہوا ہے؟

لکشمی نارائن دوبے: دھیان سنگھ تومر راجہ، رام پرکاش پاٹھک

کیلاش پنت، راجیش جوشی

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۹ - ۴۵ اردو دوپہر ۳۰-۱ ایس ایل ناگھن، وائلن

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۸ - ۳۰ ہمارا گھر

پیر ۲۰ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ سبھاش چندر گپتا: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ ایس سی آر بھٹ اور کے جی گنڈے: خیال

دوپہر

۱ - ۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام

۲ - ۲۰ وملا شریواستو: لوک گیت

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

۱۰ - ۰۰ ایس سی آر بھٹ اور کے جی گنڈے: شاستریہ گائن

۱۰ - ۳۰ سدھو رام یادو: سندری وادن

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۷ - ۳۰ ہیرا دیوی مشر: اپ شاستریہ سنگیت

۸ - ۲۰ نارائن ارکوڈے: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: آئینہ

کیا اردو کی ترقی کیلئے فارسی رسم الخط ضروری ہے؟ شمس الرحمٰن فاروقی ڈاکٹر فدا عباس کے درمیان بات چیت

دوپہر

۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: اندرا مشر

۱ - ۴۰ ہرگووند سونی اور ساتھی: لوک گیت

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ

۸ - ۱۵ جنگلو ناٹے آنکڑے

ہندی تقریر: کے سی دوبے

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ کسم بڑودکر: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ جتیندر ابھیشیکی: خیال

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

۱ - ۴۰ کسم بڑودکر: سگم سنگیت

رات

۸ - ۰۰ ساہتیک کہانی: شیام دیاس

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ منور خاں: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ دیا شنکر: شہنائی

۹ - ۱۰ شوبھا رام شریواستو: کاویہ پاٹھ

دوپہر

۱ - ۳۰ منور خاں: سگم سنگیت

۲ - ۴۰ جگدیش سنگھ ٹھاکر: لوک گیت

رات

۸ - ۰۰ ہندی تقریر

۱۰ - ۳۰ نینا دیوی: اپ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ سمارائے: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ شاستریہ سنگیت: خیال للت

۹ - ۱۰ نئی رچنا: کاویہ پاٹھ، رمیش نیما

دوپہر

۱ - ۳۰ سمارائے: سگم سنگیت

رات

۸ - ۰۰ کہکشاں پروگرام: تہذیب اور اردو

بات چیت: از پروفیسر شمس الدین احمد و مشتی رضوی

کلام شاعر: حسن نعیم

۱۰ - ۳۰ منی شنکر ناگ: ستار

ہفتہ ۲۵ اپریل

صبح

۸ - ۳۰ وی ڈی بروے: شاستریہ سنگیت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

رات

۷ - ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام کونپل کے ساتھ

اتوار ۲۶ اپریل

صبح

۸ - ۲۰ بال سبھا

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۹ - ۴۵ سبدھ سنگیت

دیانند دیوگندھرو: گائن

۱۰ - ۲۰ ایم ایس گوپال کرشن: وائلن وادن

۸
رات
۸-۳۰

پیر ۲۷ اپریل

صبح
۸-۲۰ لکشمی ڈی واڈیکر؛ سگم سنگیت
۸-۳۰ ضیا معین الدین ڈاگر؛ وینا وادن

دوپہر
۱-۱۰ درپن؛ خطوط پر مبنی پروگرام

رات
۰-۳۰ ضیا معین الدین ڈاگر؛ وینا وادن

منگل ۲۸ اپریل

صبح
۷-۳۰ شیش کماری شاہ: گائن
۲-۱ رلش پال ورما؛ سگم سنگیت
۸-۳۰ اردو پروگرام؛ آئینہ؛ بزم سخن

دوپہر
۱۲-۴۵ شیش کماری شاہ: وینا
۱-۱۰ رام کرشن شرما؛ کاویہ دھارا
۱-۴۰ تیجرام بھارتی اور ساتھی؛ لوک گیت

رات
۸- یگ بودھ
۸-۱۵ ہندی تقریر
پی ایس گوڑ

بدھ ۲۹ اپریل

صبح
۸-۲۰ اوشا شرما؛ سگم سنگیت
۸-۳۰ وی۔ جی۔ جوگ؛ وائلن

دوپہر
۱۲-۳۰ مہیلا سبھا
۱-۳۰ اوشا شرما؛ سگم سنگیت

رات
۸-۰ ساہتیکی؛ وینگ وارتا؛ شرد کھشاری
۱۰-۰۰ عبداللطیف خاں؛ خیال
۱۰-۳۰ وی۔ جی۔ جوگ؛ وائلن

جمعرات ۳۰ اپریل

صبح
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳ ایس۔ این۔ سونی؛ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ کاویہ پاٹھ

جودھپور

اودے پور ۲۹۲٫۶ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز۔ [illegible] میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱۱-۰۵، ۱-۱۰، ۲-۴۵، ۲-۲، شام ۵-۰۰، ۵-۵، ۶-۱۰، ۷- ، رات ۸-۴۵
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۵-۰۰ بجے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار)، ۱-۰۰، ۲-۰۰ شام ۶-۰۰، رات ۹-۰۰
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۰ بجے)
صوبائی خبریں (ہندی) صبح ۹-۰۵، شام ۷-۰۵ (راجستھانی) شام ۷-۱۵
سندھی میں خبریں: صبح ۸-۴۰، شام ۶-۱۵
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰
ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ منگل دھونی۔ وندے ماترم
۶-۳۵ وندنا
۷-۰۵ روپ ریکھا اور موسم
۷-۱۰ کرساں ری بات بازار بھاؤ (روزانہ)
۷-۲۰ رامائن پاٹھ
۷-۳۰ ساماییکی
۸-۵۰ رس دھارا (سوائے اتوار)
سور گنگا (اتوار)
۱۰-۱۵ اختتام (سوائے ہفتہ، اتوار)
(ہفتہ کو ۹-۵۰ اور اتوار ۱۰-۳۰
۱۱-۰۰)
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۳-۱۰ اختتام

شام
۵-۰۵ یووا وانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۳۰ اختتام (بدھ، جمعرات، جمعہ)
۱۱-۱۰ اختتام (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار)

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح
۶-۳۵ وندنا (روزانہ)
۷-۱۰ کرساں ری بات بازار بھاؤ
(روزانہ)

۱-۳۰ شوبھنا گوندسپرے؛ سگم سنگیت
۲-۳۰ رتن بائی گھوڑنگ؛ لوک گیت

شام
۵-۳۰ یووا وانی؛ ترنوں کی پسند
۸-۰۰ دیو گھڑا جیہ کی کہانی
ہندی تقریر: ڈاکٹر سریش مشر
۱۰-۰۰ ایس۔ ایل۔ سونی؛ شاستریہ سنگیت

۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
تقریر از فرح آفریدی
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح
۸-۲۰ سگم سنگیت
۹-۱۰ سنیہ لتا شرما، لوک گیت

دوپہر
۱-۳۰ سکھ رام گجراتی، لوک گیت

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۳۵ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۹-۳۰ 'پلاسٹس پھولتے ہیں' ناٹک
تحریر: راجندر سکسینہ
۱۰-۰۰ راجستھانی گیتوں کا پروگرام

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ نرائن لال، لوک گیت
۸-۳ 'پنجرے میں قید' ناٹک

دوپہر
۱-۳۰ کپور چند: لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لیئے
۸-۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۱۹ اپریل

صبح
۷-۱۰ دیش بھگتی گان
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام

دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت

۸-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ / ۱-۴۰
افروز بانو: لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت
مہاویر کا سندیش۔ تقریر از
شانتا بھاناوت
گیت
پریوار کلیان کی جانب سے

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھارا
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

'ہم پیشہ جیون ساتھی میری نظر میں'
تقریر

گیت
آپکی خوبصورتی کے دشمن۔

شام

۵.۰۵ یووادانی
۷.۲۵ گیت
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ انگریزی تقریر
۱۰.۰۰ پتریکا پروگرام
کہانی از جیٹھ مل سونی
کاویہ پاٹھ از چندر پرکاش دیول
فلمی نرمان - ایک
تاونیکی ضرورت،
تقریر از میگھ راج مکل

پیر ۲۰ر اپریل

صبح

۸.۲۰ لوک گیت
۹.۱۰ رضیہ بانو : لوک گیت

دوپہر

۱۲.۳۰ راجستھانی گیت
۱.۱۰ پنالال چھیپا : بانسری وادن

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۲۵ لوک دھن
۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ کھلا آکاش
۸.۱۵ راجستھلی
'باجا مانیلو باج'، گپ باز
۹.۲۵ گیت

منگل ۲۱ر اپریل

صبح

۹.۱۰ پشپا ویاس ، لوک گیت

دوپہر

۱.۱۰ سہیلیوں کی باڑی
۱.۳۰ پشپا ویاس، لوک گیت
۱.۵۰ کرشی لوک

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۲۵ کھیتی اور گھر
۶.۳۵ پشپا ویاس : لوک سنگیت

۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ کھلا آکاش
۹.۱۵ ملے جلے گانے
۹.۳۰ سندھی پروگرام
۱۰.۰۰ رام چندر مصرا : سارنگی

بدھ ۲۲ر اپریل

صبح

۷.۳۰ شاستریہ سنگیت
۸.۲۰ پریمل
ہندی کاویہ پاٹھ از جگدیش دمل
۸.۳۰ سگم سنگیت
۹.۱۰ سوہنی دیوی : لوک گیت

دوپہر

۱.۱۰ شاستریہ سنگیت
۱.۳۰ بابولال رانا اور ساتھی ۔ لوک گیت
۱.۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۲۵ لوک دھن
۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ کھلا آکاش
۹.۳۰ 'بھولے بھٹکے'، ناٹک
از پریم چند گوسوامی
۱۰.۳۰ سوہنی دیوی : لار بھجن

جمعرات ۲۳ر اپریل

صبح

۷.۳۰ بڑے غلام علی خاں
شاستریہ سنگیت
۸.۳۰ شاستریہ سنگیت
۹.۱۰ احمد خاں : لوک گیت
۹.۲۰ سگم سنگیت
۱.۱۰ مہیلا جگت
'آپ اپہار لینے جا رہی ہیں؟' تقریر
از اوشا ماتھر

گیت
پریوار کلیان کی اور سے
۱.۳۰ احمد خاں ، لوک گیت
۱.۵۰ کرشی لوک - موسم

شام

۵.۰۵ یووادانی

۶.۲۵ لوک دھارا
۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ کھلا آکاش
۸.۱۵ راجستھلی
'سنگیت روسر لوار سگو یو سادھاک
بڑے غلام علی خاں' تقریر
۸.۲۵ ایک ہی کلاکار
آج کی ودھان سبھا میں
گوپال پروہت
۹.۲۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰.۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۲۴ر اپریل

صبح

۷.۳۰ شاستریہ سنگیت
۸.۳۰ سگم سنگیت
۹.۱۰ روی پرکاش ناگ
لوک گیت

دوپہر

۱.۱۰ شاستریہ سنگیت
۱.۳۰ رام کرن سانورا : لوک گیت
۱.۵۰ کرشی لوک

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۳۵ شاستریہ سنگیت
۶.۴۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸.۰۰ کھلا آکاش
۱۰.۰۰ راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام
شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۲۵ر اپریل

صبح

۷.۳۰ شاستریہ سنگیت
۸.۲۰ پریم نارائن اور ساتھی
لوک گیت
۸.۳۰ منتھن - بھومی ہین کسان سارتھک
ہل کی آپیکشا ۔ نیو جک
و بجے دیکشت
۹.۱۰ پریم نارائن اور ساتھی
لوک گیت
۹.۲۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱.۱۰ شاستریہ سنگیت
۱.۳۰ مہیش چندر اور ساتھی
لوک گیت

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۳۰ بال گوپال - سہیلیاں ری باڑی
۷.۲۵ ضلع کی چٹھی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
۸.۱۵ ہندی تقریر
۹.۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۲۶ر اپریل

صبح

۷.۱۰ دلیش بھگتی گان - موسم
۷.۳۰ شاستریہ سنگیت
۸.۲۰ سُور گنگا
۹.۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام
۱۰.۰۰ سندھی پروگرام

دوپہر

۱۲.۰۰ مہیلا جگت (کاریہ شیل بہنوں کیلئے)
'مہک محنتی ہاتھوں کی' (ورکنگ ورش)
اسپاٹ ریکارڈنگ پر مبنی پروگرام
گیت
کیا آپ کا بیٹا جھوٹ بولتا ہے؟

شام

۵.۰۵ یووادانی
۷.۳۰ کرشکوں کیلئے
۸.۰۰ انگریزی تقریر
۹.۱۵ پتر ملا ، سامعین کے خطوط کے جواب
۱۰.۳۰ شاستریہ سنگیت

پیر ۲۷ر اپریل

صبح

۸.۲۰ موہن سنگھ : لوک گیت
۹.۲۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱.۱۰ شاستریہ سنگیت
۱.۳۰ لوک گیت
۱.۵۰ کرشی لوک - موسم

شام

۵.۰۵ یووادانی
۶.۲۵ لوک دھن

۶-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
'پرگتی رو واو رو' تقریر
'راجستھان میں شکشا'
تقریر از اندر نارائن موتھا
۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ پیر شب کی محفل موسیقی

منگل ۲۸ اپریل

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ رس دھارا
۸-۳۰ راجستھلی - کاویہ مال
راجستھانی کاویہ پاٹھ از
موہن پروہت تیاگی
۹-۱۰ نندو دیوی : لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۲۰ نندو دیوی : لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ نندو دیوی : لوک گیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۳۰ سندھی پروگرام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
سمیر کمار

بدھ ۲۹ اپریل

صبح
۷-۱۰ کرساں ری بات - بازار بھاؤ
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۱۰ مشرالال کلاونت : لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ کیلاش چندر شرما : لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
۹-۳۰ 'ریت کا آنچل' ناٹک
تحریر : ہری رام اچاریہ
۱۰-۳۰ مشرالال کلاونت : لوک گیت

جمعرات ۳۰ اپریل

صبح
۸-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ رام گوپال مشرا : لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت
'کیا آپ چھٹیوں میں گھومنے جارہی ہیں'
تقریر از ہنس مکھی اگروال
گیت
پریوار کلیان کی اور سے

دوپہر
۱-۳۰ رام گوپال مشرا : لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ نرمان کے سوُر
۶-۵۰ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
۸-۱۵ راجستھلی
'ادھورو سپنا رو آج جاک ارمنو'
تقریر از اونکار پارک
۹-۳۰ ہندی کوی گوشٹھی
شرکاء : ڈاکٹر ہریش،
نند کشور اچاریہ، جگ مندر نائل
کرشنا کلپت
بشیر احمد

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد ۱۹۷٫۲ ۱۵۲۱ کلوہرٹز
پربھنی ۲۲۹٫۱ ۱۳۰۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی ۸-۰۰ صبح ۶-۰۵ شام ۸-۴۵ رات
مراٹھی (علاقائی خبریں) ۷-۰۵ صبح پونہ ۷-۰۰ بجے شام (بمبئی) دوپہر ۲-۰۰ تا ۲-۰۵ (اورنگ آباد سے)
مراٹھی (مرکزی خبریں) ۸-۳۰ صبح ۱-۳۰ دوپہر ۸-۰۰ رات
انگریزی ۸-۱۰ صبح ۹-۰۰ رات ۹-۰۰ بجے رات
اردو ۱-۰۵ دوپہر ۹-۱۵ رات

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ وندے ماترم
۶-۳۵ امرت دھارا
۶-۴۰ پروگرام کا خلاصہ (بزبان مراٹھی)
۶-۴۵ کسانوں کے لئے پروگرام
۶-۵۰ سورانجلی
۸-۲۵ ضلع کی چٹھی
۹-۰۵ اختتام

شام
۵-۳۰ یووا وانی (نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۵-۰۵ پریس کی رائے
۵-۵۵ روزگار سماچار
۶-۰۰ مقامی اعلانات
۶-۱۰ پروگرام کی تفصیل (بزبان مراٹھی)
۶-۳۰ کسانوں کے لئے پروگرام (بزبان مراٹھی)
۷-۰۳ آپکے گھر آپکے شیوار
۸-۰۳ مدھو گندھ ۱۰-۳۰ اختتام

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح
۷-۱۵ شرتی سادھولیکر : خیال
۸-۴۰ ساز سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ فلمی نغمے
۱-۰۰ شرتی سادھولیکر : خیال
۱-۴۰ وادیہ لہری
۵-۳۰ یووا وانی (مراٹھی)

شام
۶-۱۵ لوک سنگیت
۸-۱۵ دھونی چتر
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ناٹک
۱۰-۰۰ عثمان خاں : ستار

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح
۷-۱۵ گاندھی وندنا
۸-۳۰ ناشیہ سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی نغمے
۱-۰۰ کلاسیکی موسیقی
۱-۴۰ سگم سنگیت

شام
۶-۳۰ کامگار جگت
۷-۳۰ ورتا وشیش
۸-۱۵ مراٹھی تقریر
۹-۳۰ 'گومشٹور باہوبلی' مراٹھی میں فیچر
پیش کش : شریمتی اوشا بھڑے
۱۰-۰۰ الکادیوی : خیال

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح
۷-۱۵ علاقائی موسیقی کا پروگرام
۸-۴۰ سروپ شلپ

دوپہر
۱۲-۳۰ رنگ محفل
۱-۰۰ ایم ایس گپتا : وائلن

۱-۳۰ آہنگ وانی

شام

۶-۱۵ لوک سنگیت

۸-۱۵ اون پاؤس : مراٹھی فیچر

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۷-۱۵ اجے چکروتی : خیال

۸-۳۰ بھاؤ گیت

۹-۰۵ بال سبھا : بچوں کیلئے مراٹھی پروگرام

۹-۳۰ ہندی میں پروگرام

دوپہر

۱۲-۳۰ ناٹیہ سنگیت

۱-۰۰ بھگنی منڈل : خواتین کیلئے مراٹھی میں

۱-۳۰ سموہ گان

شام

۶-۱۵ کیرتن

۸-۱۵ سپریم سنسکار : مراٹھی میں خطوں کے جواب

۹-۳۰ آپ کی اوڑ

مراٹھی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

۱۰-۰۰ چھترپتی شیورائے ، مراٹھی فیچر

پیش کش : گنونت تھوراٹ

پیر ۲۰ اپریل

صبح

۶-۵۰، ۷-۴۰، ۸-۰۰

انا صاحب موتے ، بھگتی گیت

۷-۱۵ پنّالال گھوش : بانسری

۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۱-۰۰ میرا بنرجی : خیال

۱-۳۰ وادیہ لہری

شام

۶-۱۵ گجانن راٹھور اور ساتھی

بنجارہ گیت

۶-۳۰ کسانوں کیلئے مراٹھی میں پروگرام

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر

۱۰-۰۰ پنّالال گھوش ، بانسری پر

راگ یمن

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۷-۱۵ ایس اے مدھوکر : خیال

۸-۳۰ ناٹیہ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ مشرا سنگیت

۱-۰۰ اوشا پارکھ : خیال

۱-۳۰ سگم سنگیت

شام

۷-۳۰ ورتا وشیش

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۸-۳۰ مدھو گندھ

۹-۳۰ جھلکی

۱۰-۰۰ رام چندر شرما : سارنگی

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۷-۱۵ سدھ رام جادھو اور ساتھی

سندری وادن

۸-۴۰ ٹھمری

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۱-۰۰ ڈی وی پلسکر : خیال

۱-۳۰ ٹیگل گان

شام

۶-۱۵ سکھ دیو سنگھ بھاگاوی اور ساتھی

الیسراج وادن

۸-۱۵ تقریر

۹-۳۰ ساحتہ (مراٹھی زبان میں)

۱۰-۰۰ آپ کی اوڑ

مراٹھی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح

۷-۱۵ بڑے غلام علی خاں : ٹھمری

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۱-۰۰ بڑے غلام علی خاں : خیال

۱-۳۰ وادیہ لہری

شام

۸-۱۵ دھونی چتر

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ناٹک

جمعہ ۲۴ اپریل

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

۸-۳۰ اوشا ملک : ناٹیہ سنگیت

۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۱-۰۰ مانک ورما : ٹھمری

۱-۳۰ اوشا ملک : سگم سنگیت

شام

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۹-۳۰ مراٹھی میں فیچر

۱۰-۰۰ عثمان خاں : ستار پر راگ بھوپ

ہفتہ ۲۵ اپریل

صبح

۷-۱۵ رتنا کلکرنی : پاڑا

۸-۴ سروپ شلپ

۱۲-۳۰ جے شری راؤ دیو : غزل

۱-۰۰ جی آر بھرے بوا : خیال

شام

۶-۵ لوک سنگیت

۸-۳۰ مدھو گندھ

۹-۳۰ کے ایس گوپال کرشن : بانسری

اتوار ۲۶ اپریل

صبح

۷-۱۵ اوشا چیلکتی : ٹھمری

۹-۰۵ مراٹھی میں بچوں کا پروگرام

۹-۳۰ ہندی پروگرام

۱۰-۰۰ مراٹھی میں خواتین کا پروگرام

رات

۸-۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب

۱۰-۰۰ راگ رنگ

کلاسیکی موسیقی کے فرمائشی گیت

پیر ۲۷ اپریل

صبح

۷-۱۵ بدھ دتیہ مکرجی : ستار وادن

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۱-۰۰ فیاض خاں : خیال

رات

۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۸ اپریل

صبح

۷-۱۵ غلام مصطفیٰ خاں : پہاڑی ٹھمری

رات

۱۰-۰۰ بال چندر کاکوڑ : کلاسیکی گائن

بدھ ۲۹ اپریل

صبح

۶-۳۰ وندے ماترم

دوپہر

۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گانے

رات

۹-۳۰ پراگ

مراٹھی میں ادبی میگزین پروگرام

۱۰-۰۰ آپکی اوڑ ، مراٹھی میں فرمائشی گیت

جمعرات ۳۰ اپریل

صبح

۶-۳۵ امرت دھارا

دوپہر

۱۲-۳۰ ہندی فلمی نغمے

۱-۰۰ گوتم : خیال

رات

۸-۱۵ دھونی چتر

۹-۳۰ ششی موہن بھٹ : ستار وادن

اجے چکروتی

خیال ولمبی

غزل

تحریر انجم

نکلے ہیں پہلی بار ندی کے سفر میں لوگ
شاید اسی سے ڈوب رہے ہیں بھنور میں لوگ

اک سایہ دار پیڑ تھا وہ بھی نہیں رہا
ٹھہریں گے اب کہاں پہ بھری دوپہر میں لوگ

آب و ہوا کو اپنے موافق نہ کر سکے
صدیوں سے مبتلا ہیں یہاں دردِ سر میں لوگ

دن بھر تو لوگ کرتے ہیں شیشے کا کاروبار
اور رات کاٹ دیتے ہیں پتھر کے گھر میں لوگ

جب بھی کیا حساب تو حاصل سفر رہا
کچھ بھی تو پا سکے نہ یہاں عمر بھر میں لوگ

اپنے نگر میں لوگ پرائے ہوئے ہیں جب
انجم رہیں گے کیسے پرائے نگر میں لوگ

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر "الف" ۔ ۸ء۳۸۰ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز — شارٹ ویو سری نگر "ب" ۔ ۲ء۴۱ میٹر ۴۸۴۰ کلو ہرٹز
۱ء۴۹ میٹر ۶۱۱۰ کلو ہرٹز ۹۱ء۳۴ میٹر ۳۲۷۷ کلو ہرٹز
پہلی مجلس ۔ صبح ۵۵ء۵ سے ۶ بجے ۔ ۱ بجے تک
دوسری مجلس ۔ صبح ۳ ۔ ۱ سے رات ۳ ۔ ۱۱ بجے تک (پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ)
صبح ۳ ۔ ۱ سے رات ۵ ۔ ۱۱ بجے تک (بدھ اور ہفتہ) — اتوار کو ۵۵ء۵ سے رات ۵ ۔ ۱۱ بجے تک

خبریں

کشمیری میں خبریں: صبح ۴۵ء۷ شام ۲۵ء۷ کشمیری میں علاقائی خبریں: صبح ۲۵ء۹ اور شام ۳۰ء۷
اردو میں خبریں: صبح ۵ء۸ دوپہر ۲ء۱ رات ۱۵ء۹ اردو میں علاقائی خبریں: صبح ۳۰ء۹ شام ۳۰ء۶
انگریزی میں خبریں: صبح ۸ دوپہر ۳۰ء۲ شام ۶ رات ۹ اور ۱۱
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷ لداخی میں علاقائی خبریں دوپہر ۲ء۱ — دلچسپ خبریں (علاقائی) صبح ۵ء۹

جمعرات ۱۶ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
مشتاق حسین : نعت
۷.۰۵ کشمیری سنگیت
۸.۰۰ سرلا کپور : غزلیں
۸.۲۰ پنجابی پروگرام
۱۱.۲۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
۰۰ء۴ کے کے جالا اور کانتا شرما
غزلیں

رات

۸-۴۵ 'کھیلن ہندو دنیا'
۹-۲۰ 'وودھا' ہندی پروگرام
۱۰ ـ بزم قوالی

جمعہ ۱۷ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
بی آر مونگا : نعت
۷-۱۵ گاندھی کتھا

دوپہر

۱۲-۴۰ راج بیگم : غزلیں
۴.۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات

۹-۲۰ 'ہم قلم' اردو ادبی پروگرام
'ترقی پسند ادب نئے تناظر میں'
مختصر افسانہ از رتن سنگھ
کلام شاعر از رفیق راز

۱۰-۰۰ 'گاشتہ تارکھ'
نامور شعراء پر کشمیری میں فیچر
۱۰-۲۰ صوفیانہ موسیقی

ہفتہ ۱۸ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
نظم خوانی
۷.۰۵ کشمیری سنگیت
۷.۲۰ 'لوکہ باتھ'
۷-۳۵ سازینہ
۸.۰۰ راحت علی : غزلیں
۸.۲۰ 'حرف حرف'
زحال مسکیں مکن تغافل
حضرت امیر خسرو کی غزل کی تشریح
مقرر : میر غلام رسول نازکی
۸-۳۵ 'پروہ'
'اونتی ورمن، کشمیر کے عظیم بادشاہ
کشمیری میں بات چیت
۹-۱۰ گیت اور غزل
۱۱-۲۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۲-۱۵ فلمی دوگانے
۲-۳۰ چکری اور روف

رات

۸-۴۵ انگریزی بات چیت
۹-۲۰ 'محفل' اردو
۱۰-۲۰ 'شعر صدا'

اتوار ۱۹ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی : شبد
۸.۰۰ چترا سنگھ : غزلیں
۹-۱۰ گیت اور غزل
۱۰.۰۰ ریڈیو نیوز ریل
۱۱-۲۰ گلیلی، کشمیری ناٹک

دوپہر

۱۲-۴۰ 'یم چھوناں'
۲-۱۵ 'ساز اور آواز'

رات

۹-۲۰ 'سندباد جہازی' قسط ۳
کشمیری میں سلسلہ وار کھیل
از پشکر بھان
۱۰-۱۵ 'آپ کی فرمائش'
فلمی نغمے

پیر ۲۰ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
علی محمد : نعت
۸.۰۰ چترا سنگھ : غزلیں
۸.۲۰ 'نوبہ نو' یووا وانی سے انتخاب
۱۱-۲۰ کشمیری موسیقی

دوپہر

۱.۰۰ مغربی موسیقی
۲-۱۵ چکری
۳.۰۰ چکری اور روف
۴-۲۰ نسیم اختر : غزلیں

رات

۸-۲۰ 'سونتہ ویور'
۸-۲۰ اس ہفتے کا خط
۸-۴۵ 'موسم بہار'
اردو تقریر از علی محمد لون
۹-۲۰ 'انقلاب' کشمیری ناٹک
تحریر : غلام نبی شاہد
۱۰-۲۰ 'پھر سنیے'

منگل ۲۱ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
ریتا کول : نعت
۸.۰۰ صلاح الدین احمد : غزلیں

۸-۲۰ پنجابی پروگرام
۱۱-۲۰ غلام محمد قالین باف اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۴۰ غزلیں (کشمیری)

رات

۸-۴۵ 'سائنسک دنیا'
شری کے کے ڈی فاروقی کے ساتھ انٹرویو
انٹرویور : اے کے رہبر
۹-۲۰ 'صدیوں پہلے'
راج ترنگنی سے اقتباسات پر مبنی پروگرام
۱۰.۰۰ 'تو نہ فرمائش'
سامعین کی فرمائش پر کشمیری نغمے

بدھ ۲۲ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
آرتی ٹکو : نظم خوانی
۸.۰۰ نیلم ساہنی : غزلیں
۱۱.۰۰ کشمیری موسیقی

دوپہر

۱۲-۴۰ غزلیں
۱.۰۰ مغربی موسیقی
۲-۲۰ شاستریہ سنگیت

رات

۸-۲۰ 'پراکاش'
'سائنی سیاست لداخی گیمپے' تقریر
۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ
تحریر : بشیر شاہ
۱۰.۰۰ آپ کی فرمائش
فلمی نغمے

جمعرات ۲۳ اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی
راج بیگم اور نسیم اختر : دوگانے
۸.۰۰ غزلیں
۸-۲۰ پنجابی پروگرام
۱۱-۲۰ کمال بٹ : صوفیانہ موسیقی

رات

۸-۴۵ 'ہیلتھ فورم'
ڈاکٹر کے ایل چودھری کے ساتھ
ایس کے بھان کا انٹرویو
۹-۲۰ نیشنل پروگرام : ڈرامہ

'یہودی کی لڑکی'

۱۰-۳۰ بزم قوالی

جمعہ ۲۴ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

آرتی ٹکو: نعت

۷-۱۵ گاندھی کتھا

۹-۱۰ گیت اور غزل

۱۱-۳۰ کشمیری موسیقی

دوپہر

۱۲-۳۰ نعت اور منقبت

۲-۱۵ کشمیری غزلیں

۲-۳۰ شاستریہ سنگیت

۴-۰۰ صوفیانہ موسیقی

۴-۵۰ چکری اور روف

رات

۹-۳۰ اپنی دھرتی اپنا دیش

۱۰-۰۰ 'داستان'

ہفتہ ۲۵ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

سیما شرما: بھجن

۷-۳۰ لوکہ باتھ

۷-۴۰ سازینہ

۸-۰۰ محمد یعقوب: غزلیں

۸-۳۰ 'مولل شعار'

مسودہ اور پیشکش

ڈاکٹر مرغوب بانہالی

۱۱-۳۰ رمضان جواد و ساتھی، صوفیانہ موسیقی

۲-۱۵ فلمی دوگانے

۳-۳۰ ، ۴-۳۰

چکری اور روف

رات

۸-۴۵ 'لداخ اور لداخ کے لاما'

تقریر از پروفیسر ایس این دھر

۱۰-۰۰ امر سنگیت

۱۰-۳۰ 'شعر صدا'

اتوار ۲۶ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی: شبد اور بھجن

۶-۵۰ روشنی

مسودہ: فیاض رفعت

آواز: ایس اے رحمان

۸-۰۰ ریتا گنگولی: غزلیں

۱۱-۳۰ 'باہو رنگی'

دوپہر

۲-۱۵ ساز اور آواز

۳-۰۰ پنجابی بھائیوں کیلئے

رات

۹-۳۰ اردو میں سلسلہ وار ڈرامہ

پیر ۲۷ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

منیر خاتون بیگم: بھجن

۸-۰۰ ظہور احمد: غزلیں

۱۱-۳۰ کشمیری موسیقی

۱-۰۰ مغربی موسیقی

۴-۳۰ کشمیری غزلیں

رات

۸-۴۵ 'ہماری خارجہ پالیسی اور تیسری دنیا'

تقریر از ایس پی ساہنی

۹-۳۰ 'قرطبہ کے مہمان'

کشمیری ڈرامہ از اختر محی الدین

۱۰-۳۰ کشمیری لوک سنگیت

منگل ۲۸ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

لیلا کورس

۸-۰۰ جمیل احمد: غزلیں

۱۱-۳۰ محمد عبداللہ تاری اور ساتھی

صوفیانہ موسیقی

رات

۸-۴۵ 'امتحان - سرٹیفکیٹ نہ ناجائز طریقہ'

کشمیری میں تقریر از محمد ایوب توانہ

بدھ ۲۹ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

شبیر حسین، نعت

۸-۰۰ محی الدین: غزلیں

رات

۸-۴۵ خط کیلئے شکریہ

مسودہ بشیر شاہ

۹-۳۰ 'پتریکا' ہندی پروگرام

دوردرشن بمبئی

ممبئی چینل ۴: ۶۲/۲۵ میگا ہرٹز (تصویر)

بینڈ ۱: ۶۷/۷۵ (آواز)

پونا چینل ۵: ۱۷۵/۲۵ (تصویر)

بینڈ ۳: ۱۸۰/۷۵ (آواز)

[illegible]

شام ۷-۰۰ مراٹھی ۹-۰۰ ہندی ۱۰-۰۰ انگریزی

شام ۴-۰۰ اوابچ کاریکرم ۳-۱۱ اختتام (اتوار چھوڑ کر)

صبح ۹-۱۰ سے ۱۱ شیڈ چتروالی (اسکول دوردرشن)

سہ پہر ۲-۰۰ سے ۲-۲ صبح کے اسباق کا دوبارہ ٹیلی کاسٹ (پیر سے اور جمعہ کو)

[illegible]

اتوار

صبح ۹-۰۰ جھک جیپ ، بچوں کا پروگرام (انگریزی) ۳-۹ فلم سیریل ۱- پرتھا اور بتیا ۴- ایشیا ہیکی آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک ۵-۱۱ اختتام شام ۶-۱۹ اور ۷-۳۰ ہندی فیچر فلم ۹-۰۰ یوگ اور سواستھ ۹-۳۰ سائنس سیریز

پیر

شام ۴-۳۰ ساسانگرمای (بچوں کا پروگرام، گجراتی) ۷ گجراتی موسیقی ۷-۰۰ آمچی ماتی آپلے مالے (دیہاتی پروگرام) ۴۲-۷ گیان دیپ (ماسٹروں کیلئے) تعلیمی پروگرام ۸-۰۰ یووادرشن (نوجوانوں کا پروگرام مراٹھی) ۳-۸ اسپورٹس راؤنڈ اپ (کھیل کود) ۹ واپسٹ اور آگڈ ورڈ ۴-۹ ورت چتر

منگل

شام ۲-۶ کلیل (بچوں کا پروگرام مراٹھی) ۷ مراٹھی موسیقی ۱-۷ کامگار وشو (ل مزدوروں کیلئے) ۴۲-۷ وسیان وگیان (روز کی سائنس) ۸-۰۰ یووادرشن گجراتی [illegible]

بدھ

شام ۳۰-۶ سے ۶ گھر (عورتوں کیلئے مراٹھی) ۷-۰۰ مسلم ۷-۱ آمچی ماتی آپلے مالے (دیہاتی پروگرام) ۴۲-۷ دھان دیپ (ماسٹروں کیلئے) [illegible] سنگیت ۳-۸ یگ سدھا [illegible] انگریزی [illegible] ۹-۱ پارسی جات [illegible] (ادبی پروگرام گجراتی) [illegible] / ناٹیہ سنگیت [illegible] ۳-۱۰ اتہاس پروگرام اطلاعات و تبصرہ (مراٹھی میں [illegible]) گجراتی [illegible] ہندی میں [illegible] انگریزی میں [illegible]

جمعرات

شام ۲-۶ گھر پٹھان (عورتوں کا پروگرام، گجراتی) [illegible] ویدل ماڑ (عورتوں کا پروگرام ہندی) [illegible] لوک سنگیت ۱-۷ کامگار وشو (ل مزدوروں کیلئے) ۴۲-۷ ہندی موسیقی مراٹھی موسیقی ۸-۰۰ ڈرامہ ۹-۱ چپا پیت (ملی گانوں کا پروگرام) ۹-۴۲ مخصوص اعلان ۹-۵ ٹھاک

جمعہ

شام ۲-۶ کھیل کھلونے (بچوں کا پروگرام ہندی) ۷-۰۰ سنگم سنگیت ۱-۷ آمچی ماتی آپلے مالے دیہاتی پروگرام ۴۲-۷ وسیان دیپ (ماسٹروں کیلئے تعلیمی پروگرام) / گیان دیپ ۸-۰۰ کرینا نگن (کھیل کود پروگرام) ۳۰-۸ فلم ۹-۱ پھول کھلے ہیں گلشن گلشن [illegible] اقرار کی ساتھے [illegible] گجرا [illegible] ۹-۲۵ [illegible] ۱۰-۱ رقص اور موسیقی کا پیش پروگرام

ہفتہ

شام ۶-۰۰ اور ۴۲-۶ علاقائی فیچر فلم مراٹھی [illegible] علاقائی فیچر فلم مراٹھی زبان کے علاوہ [illegible] ۳-۹ اور ۴۲-۷ ڈرامہ (مراٹھی / گجراتی / ہندی) [illegible] ۸-۰۰ چیکشا چتر والا کن / ناٹیہ والا کن ۹-۱ آن دی فیلڈ آف دی فیلڈ / کلاسیکی موسیقی ۳-۹ واتر پش / سائنس فورم / پردھانی [illegible]

دوردرشن کلکتہ

چینل ۴: ۶۲/۲۵ میگا ہرٹز (تصویر)

بینڈ ۱: ۶۷/۷۵ میگا ہرٹز (آواز)

خبریں

بنگالی میں خبریں ۸-۰۰ (رات) انگریزی میں خبریں ۹-۲ (رات)

[illegible]

شام ۶-۳۰ آج کے پروگرام ۵۵-۶ کل کے پروگراموں کی جھلک، اتوار کو آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک

[illegible]

اتوار

شام ۶-۳۲ جانے انجانے (بچوں کے لیے پروگرام) ۶-۲۵ [illegible] ۱۰-۸-۳۰ ۹ بنگالی فیچر فلم

پیر

شام ۶-۳۲ سیریل فلم انگریزی ۲۵-۷ صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام / ساکشاتکار ۸-۱ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۸-۳ راسد سنگیت / شاستریہ سنگیت / ڈوالس کنسرٹ

منگل

شام ۶-۳۲ اور ۵-۶ بچوں کے لیے ۷ ڈرامہ ۸-۱ سار سنگیت / پارلیمنٹ ریویو / سنگیت ۸-۲ ساہتیہ سنسکرتی

بدھ

شام ۶-۳۲ اتنا ارستہ / بھجن / ووڈ لیبر ۶-۲۵ پہاڑی علاقوں کے لیے پروگرام / ضلعوں سے ۷-۵ سنگم سنگیت / راسد سنگیت / ادھونک / رابندر سنگیت / لوک گیتی ۷-۲ ٹاک تو کہے بے دیکھن دشہری ذمہ داری ۷-۲۵ کسانوں کے لیے ۸-۰ بزم قوالی / شام غزل / پھول کھلے ہیں گلشن گلشن / آمدی ۸-۳ ناظرین کا فورم / ناظرین کا نظریہ اور ان کے خطوں کے جواب ۸-۵ فلم

جمعرات

شام ۶-۳۲ بچوں کے لیے ۷ صنعتی مزدوروں کے لیے ۷-۲۵ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۸-۴۰ چترمالا

جمعہ

شام ۶-۳۲ بچوں کے لیے (انگریزی) ۷ نوجوانوں کے لیے پروگرام ۷-۳۰ فلم ۸-۱۰ کرنٹ افیئرز / ریویوز ۸-۳۵ رقص اور موسیقی کا اسپیشل پروگرام

ہفتہ

شام ۶-۳۰ بنگالی کوئز ۱۰-۷ [illegible] ۸-۱۰ ۹-۳۰ ہندی فیچر فلم

جمعرات ۳۰ر اپریل

صبح

۶-۳۵ صبح گاہی

مشتاق حسین: نعت

۸-۰۰ سرلا کپور: غزلیں

۲-۳۰ رمضان جواد و ساتھی

صوفیانہ موسیقی

رات

۸-۴۵ 'کھیلن ہند دنیا'

۹-۳۰ ایک شام سنگیت کی

۱۰-۳۰ بزم قوالی

(دائیں سے) وقار خلیل (حیدرآباد)، آفاق احمد، جہانقدر چغتائی، محبوب۔ راہی (آکولہ) اور سراج انور (دہلی)، بچوں کی ادبی محفل میں۔

بچوں کی 'ادبی محفل'

یکم مارچ ۱۹۸۱ء کو شام ½ ۶ بجے آکاشوانی بھوپال نے مدعو بچوں اور بزرگوں کے روبرو بچوں کی ایک ادبی محفل منعقد کی۔ اس محفل میں بیرونی و مقامی شاعروں اور ادیبوں نے بچوں کو کہانیاں و نظمیں سنائیں، بچوں کے ادب کی فلاح اور فروغ کے نقطۂ نظر سے اس پروگرام کو سامعین کی جانب سے سراہا گیا۔

ادبی محفل کے ننھے منّے سامعین

راج بیگم اور ساتھی
آکاشوانی پٹنہ کی جانب سے منعقد لوک موسیقی کی محفل میں کشمیری لوک موسیقی سے سامعین کو محظوظ کیا۔

کامنا جوشی
آکاشوانی اندور کی ایک محفل موسیقی میں ناٹری گیت پیش کرتے ہوئے۔

Regd. No. D-(C)39
Awaz
16th. April 1981
Licensed (U-) to post without pre-payment at C.P.S.O. New Delhi

ڈپٹی منسٹر اطلاعات ونشریات کماری کمد بین جوشی، آکاشوانی راجکوٹ کے دفتر میں اسٹیشن ڈائریکٹر شریمتی وسو بہن بھٹ، ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (ویسٹ)، آر سی بھسنو رمٹھ اور فارم ریڈیو آفیسر آر جی پانڈے کے ساتھ۔

اردو سروس کے پاکستانی سامعین، یونس کاشانی اور دیبا رضا — محفل، پروگرام میں۔ اراکین اردو سروس کے ساتھ بات چیت کے لمحے

"اسلام اور بھارتیہ سنسکرتی" کے زیرعنوان آکاشوانی دہلی سے نشر مذاکرے کے شرکا (دائیں سے) شری آئی کے گجرال، ڈاکٹر گوپال سنگھ، پروفیسر ایم ایس اگوانی اور شری ضیاء الرحمٰن انصاری

ڈاکٹر پی ایس مینی، میڈیکل کالج روہتک کے ساتھ جے ایل بترہ۔ جسمانی طور پر معذور لوگوں کے علاج اور نوآبادکاری کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے۔
یہ پروگرام آکاشوانی روہتک سے نشر کیا گیا۔

دینا ناتھ رفیق — (دائیں)
سرحدی ضلع پونچھ کے ۸۰ سالہ بزرگ استاد اور شاعر جنھوں نے نامور ادیب کرشن چندر کو تعلیم دی — موصوف کے ساتھ کے کے نیر انٹرویو کرتے ہوئے۔ ساتھ میں چودھری غلام حسین ضیا (پروڈیوسر) کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals, P.T.I. Building, Second Floor, New Delhi-110001. Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

آواز
50

غزلیں

فرحت قادری

گزشتہ رات عجب حادثہ ہوا گھر میں
میں چپ تھا، سایہ مرا بولتا رہا گھر میں
نکلتا کیسے کہ باہر سلگتی آنکھیں تھیں
تمام رات ٹھٹھرتا ہی رہ گیا گھر میں
تمام شہر پہ چھائی ہوئی ہے تاریکی
کسی خسیس نے سورج چھپا لیا گھر میں
ہر ایک شخص خلا ہی کی بات کرتا ہے
نہ جانے آئی ہے کس سمت کی ہوا گھر میں
چٹختی ہی رہیں چاروں طرف کی دیواریں
بڑے سکون سے بیٹھا رہا خدا گھر میں
بھرے مکان میں طوفاں کے بعد کوئی نہ تھا
بھٹک رہی تھی بس اِک بے اثر دعا گھر میں
کسی نے آگ بجھائی نہ میری بات سُنی
جُھلس کے رہ گئی آخر میری صدا گھر میں

رمز عظیم آبادی

جب سارا شہر خواب کی گہرائیوں میں تھا
کچھ روشنی کا عکس بھی پرچھائیوں میں تھا

جب تک کہ یہ زمین کی گہرائیوں میں تھا
شیشے کا روگ سنگ کی رعنائیوں میں تھا

شاید ہتھیلیوں کی لکیریں بدل گئیں
کچھ بات ہے جو وہ بھی تماشائیوں میں تھا

جوئے رواں فراغتِ صحرا نمودِ گل
کیا کیا طلسم خاک کی انگڑائیوں میں تھا

نسلوں کو میرا نقشِ قدم خود بنائے گا
چلنے کا حوصلہ مری پسپائیوں میں تھا

شہروں میں سوندھی سوندھی وہ مٹی کی بو کہاں
ساون حسین گاؤں کی انگنائیوں میں تھا

بستر پہ اپنے جلتا رہا پھول سا بدن
شعلوں کا رقص شام کی پروائیوں میں تھا

ابھرا تو رمز روکشِ تاریخ بن گیا
وہ شہر جو زمین کی گہرائیوں میں تھا

ظہیر صدیقی

لہو کا کھیل وہاں پر گناہ ہو تو کہو
وہ شہر واقعی شہر پناہ ہو تو کہو
خود اپنی ذات سے اپنی نباہ ہو تو کہو
چراغ اجنبی لو سے سیاہ ہو تو کہو
اسے تو عجز کی بستی میں سر جھکانا پڑا
اب اس کے بعد کوئی کج کلاہ ہو تو کہو
ہیں زیرِ آب چٹانیں جہاز کے لوگو
کہیں پہ روشنی انتباہ ہو تو کہو
ہنوز راکھ کے ملبے میں کچھ ہیں استادہ
جواں گھروں پہ تمہاری نگاہ ہو تو کہو
یہ موڑ ترکِ تعلق کا جان لیوا ہے
سوائے اس کے مگر کوئی راہ ہو تو کہو
ظہیر شہرتِ فن چاہتا ہے فنکار و
جھکے گا وہ بھی کوئی بارگاہ ہو تو کہو

سلطان اختر

تاریکیٔ زوال سرِ شام سو گئی
مجھ سے لپٹ کے گردشِ ایّام سو گئی
صحرائے جاں میں غم کے اندھیرے تھے خیمہ زن
خوشیوں کی دھوپ لے کے میرا نام سو گئی
چمکا لبِ افق پہ نہ سورج شراب کا
نشے کی دھوپ چھاؤں تہہِ جام سو گئی
اب کے بھی یوں ہی قرب کا موسم گذر گیا
بے آب و رنگ ہی طلبِ خام سو گئی
ابھرا ہی تھا کہ ڈوب گیا آفتابِ شوق
آغاز ہی میں حسرتِ انجام سو گئی
دل ڈوبنے لگا تو کوئی شے نہ آئی کام
امیدِ صف شکن بھی لبِ بام سو گئی
اب کے لہو میں لو نہ چلی اضطراب کی
یخ بستہ ہو کے موجِ شرر فام سو گئی

قوس صدیقی

کہاں تلاش کروں، کس سے میں پتا مانگوں
میں اپنے پاس ہوں ایسی کوئی صدا مانگوں

ہے کوئی ایسا جو اپنا خدا مجھے دے دے
دعا تو مانگ چکا حسنِ مدعا مانگوں

طلب، طلب ہے کہ آداب جستجو ہے شرط
تجھے تلاش کروں تجھ کو تا کجا مانگوں

جہاں بھی جاؤں ملے اندھے فاصلوں کا حصار
جو مجھ کو پاس سے دیکھے وہ دیوتا مانگوں

بدل چکا ہے بہت ہی مسافرت کا مزاج
قدم قدم پہ کوئی نقشِ گمشدہ مانگوں

یہ کس مقام پہ ہے میرا لمحۂ تاباں
کرشمۂ نقش کفِ دست بے عصا مانگوں

کھڑا ہوا ہوں دورا ہے پہ زیستا بدست
اب اور اس کے سوا کون سی سزا مانگوں

شمیم پھلواری

ارضِ گیتی کا یہ تاریخی تسلسل کیا ہے
آنکھ والو! یہ تغیر یہ تبدل کیا ہے

صبح کا ذکر کرے یا نہ کرے کوئی مگر
رات کو رات ہی کہنے میں تامل کیا ہے

ڈوب جانے ہی پہ کچھ لوگ تلے بیٹھے ہیں
ورنہ طوفانِ حوادث سے تغافل کیا ہے

شاخِ گل پر جو یہ لہرائے تو گلشن جھومے
سوکھی ٹہنی پہ مگر نغمۂ بلبل کیا ہے

قاتلوں پر کہیں در پردہ عنایت تو نہیں
بسملوں کے لیے یہ درسِ تحمل کیا ہے

وہ تو کہیے کہ رجائی ہے طبیعت اپنی
ورنہ اس دور میں جینے کا توسل کیا ہے

اِس اندھیرے میں اجالا بھی تو کچھ گھول شمیم
ورنہ شاعر کا تخیل بھی تخیل کیا ہے

دوردرشن نیشنل پروگرام

اے نلانئنا ائیر — مانک ورما — نرملا ارون

اے نرائنا ائیر کا گوٹو وادیم

نرائنا ائیر کا جنم موسیقاروں کے خاندان میں ہوا۔ سات سال کی عمر میں ہی انھوں نے اپنے والد وائلن وروان اپا دیئر سے موسیقی کی تعلیم حاصل کی اور گیارہ سال کی عمر میں ڈاکٹر ایل متھیا کی زیر نگرانی گوٹو وادیم سیکھنا شروع کیا۔

۱۹۴۲ سے ۱۹۶۹ تک آل انڈیا ریڈیو میں بطور لائٹ میوزک پروڈیوسر خدمات انجام دیں۔

۱۹۶۷ میں تال ناڈو سنگیت ناٹک سنگم کی جانب سے کلاسکھانی کا خطاب اور ۱۹۸۱ میں مدراس میوزک اکیڈمی کی جانب سے اعزار دیا گیا۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

مدراس	۲۲ر اپریل	رات ۴۵-۸
کلکتہ	یکم مئی	رات ۳۵-۸
دہلی	۸ر مئی	رات ۴۵-۸
بمبئی	۱۵ر مئی	رات ۱-۱۰

مانک ورما کا گائن

شریمتی مانک ورما کو موسیقی کی صلاحیتیں اپنی ماں سے ورثے میں ملی ہیں جو ایک مشہور فنکار تھیں۔ سات سال کی عمر میں انھوں نے اپا صاحب وپے سے موسیقی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ کرانہ گھرانا کے فنکاروں سریس بابو ملنے اور استاد عنایت خاں سے انھوں نے مزید تعلیم حاصل کی۔

اپنی سریلی اور شیریں آواز کے لیے مانک ورما کافی مشہور ہیں۔ انھوں نے اپنا ایک منفرد انداز اپنایا ہے۔ کلاسیکی موسیقی کی گائیکی کے طور پر انھیں ٹھمری، اسٹیج گیتوں وغیرہ پر مکمل عبور حاصل ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی	۲۴ر اپریل	رات ۱۰-۱۰
مدراس	یکم مئی	رات ۴۵-۸
کلکتہ	۸ر مئی	رات ۳۵-۸
دہلی	۱۵ر مئی	رات ۴۵-۸

نرملا ارون کا گائن

نرملا ارون ملک کی صف اول کی ہلکی کلاسیکی موسیقی کی گائیکہ ہیں۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے پٹیالہ گھرانہ کے فنکار عبدالرحمٰن خاں سے حاصل کی۔ شیریں آواز کی مالک نرملا ارون نے ٹھمری اور دادرا میں خصوصی مہارت حاصل کی ہے جن کو بہت خوبصورت انداز میں پوربی اور پنجاب کے امتزاج کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ غزل گائیکی میں انھیں انفرادی حیثیت حاصل ہے

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی	۲۴ر اپریل	رات ۴۵-۸
بمبئی	یکم مئی	رات ۱۰-۱۰
مدراس	۸ر مئی	رات ۴۵-۸
کلکتہ	۱۵ر مئی	رات ۳۵-۸

آکاشوانی نیشنل پروگرام

امرناتھ — سدھیشور مکرجی — اشیش خاں

امرناتھ کا گائن : ۲ر مئی رات ساڑھے نو بجے

امرناتھ کا شمار استاد امیر خاں کے نمایاں ترین شاگردوں میں کیا جاتا ہے۔

امرناتھ کئی برس سے آل انڈیا ریڈیو کے اسٹاف میں شامل رہے ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے ۱۸ سال تک تروینی کلا سنگم کے شعبہ موسیقی کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور آج کل آپ بھارتیہ کلا کیندر میں ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کی تعلیم دے رہے ہیں۔

امرناتھ لوچ دار شیریں آواز کے مالک ہیں اور خیال بہترین مہارت اور عمدگی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

سدھیشور مکرجی، نذرالاسلام کے گیت ۱۰ر مئی رات ساڑھے نو بجے

سنگیت اچاریہ سدھیشور مکرجی کا شمار بنگال کے مقبول فنکاروں میں کیا جاتا ہے۔ موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد گجیندر مکرجی اور بڑے بھائی رتنیشور مکرجی سے حاصل کی۔ اس کے بعد انھوں نے ملک کے متعدد مشہور موسیقاروں سے اسباق موسیقی حاصل کیے۔ دیش بھگتی گیتوں اور نذرالاسلام کے گیتوں کے ماہر فنکار کی حیثیت سے وہ نذرالاسلام کے بہت قریب تھے اور ۱۹۲۸ء سے ان کے شاگرد رہے۔ ۱۹۴۲ء سے وہ آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہیں۔

اشیش خاں کا سرود وادن : ۹ر مئی رات ساڑھے نو بجے

اشیش خاں مشہور سرود نواز علی اکبر خاں کے صاحبزادے اور مشہور عالم استاد علاءالدین خاں کے پوتے ہیں۔ سرود نوازی انھوں نے پانچ سال کی عمر میں ہی اپنے دادا سے سیکھنا شروع کر دیا تھا۔

اشیش خاں کے ہاتھوں میں ساز جذبۂ شوق اور مہارت کا ذریعہ اظہار بن جاتا ہے۔ راگوں کی گہرائیوں کی کھوج، نفیس زیر و بم اور جذباتی کشش ان کے فن کی خصوصیات ہیں۔

وہ صرف ایک اچھے موسیقار بلکہ اچھے کمپوزر بھی ہیں۔ اپنے فن کی داد انھیں ملک اور بیرون ملک ہر جگہ ملی ہے۔ ۱۹۷۸ سے کیلکتہ (کلکتہ) میں وہ "علاءالدین اسکول آف پرفارمنگ آرٹس" چلا رہے ہیں۔

منگل شب کی محفل موسیقی

سدیپ کمار مترا کا سرود وادن

۵ر مئی رات دس بجے

سدیپ کمار مترا کا شمار فنکاروں کی جوان نسل میں کیا جاتا ہے۔ ۱۰ سال کی عمر میں انھوں نے اپنے بڑے بھائی پردیپ کمار مترا سے کلاسیکی موسیقی کے ابتدائی اسباق حاصل کیے۔ اور بعد میں گوالیار گھرانہ کے مشہور ستار نواز ڈاکٹر مہندر سنگھ سے تعلیم حاصل کی۔

سدیپ کمار مترا نے پراگ سنگیت سمتی الٰہ آباد سے سنگیت پربھاکر کی سند بھی حاصل کی ہے۔

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء — ۱۱ سے ۲۵ بیساکھ ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ — شمارہ ۹

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے — سالانہ دس روپے

(ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق: 'پنجاب کے قبائلی رقص و سنگیت' کے موضوع پر ایک تقریر گذشتہ دنوں آکاشوانی جالندھر سے نشر کی گئی

چیف ایڈیٹر — گیان سنگھ — فون ۳۸۲۲۴۹

ایڈیٹر — سراج احمد — فون ۳۸۲۲۵۴

تاریخ و سیاست

ہند اور مغربی ایشیا

پروفیسر ظہیر مسعود قریشی

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ بابا آدم کو جنت بدر کرکے سنگلدیپ یعنی لنکا کے پہاڑوں پر پھینکا گیا تھا جبکہ اماں حوا کو عرب کے ریگزاروں میں۔ اس کے بعد ان دونوں نے ایک دوسرے کو ڈھونڈھ نکالا۔ اس طرح گویا برصغیر ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کا آغاز اس وقت ہوا جب انسان نے سطح ارضی پر پہلا قدم رکھا۔

مغربی ایشیا کا خطہ اپنے دامن میں بلوچستان کے صحرا سے وادیٔ نیل کے وسیع علاقے کو سمیٹے ہوئے ہے۔ محل وقوع کے اعتبار سے جزیرۂ ارض یعنی ایشیا، یورپ اور افریقہ کے بیچوں بیچ واقع ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ خطہ ابتدائے آفرینش سے ہی دنیا کے تہذیبی مرکزوں کے درمیان روابط کے سلسلے کی اہم کڑی مانا جاتا ہے۔ ویسے بھی انسانی تاریخ میں اس خطے کو منفرد حیثیت حاصل ہے کیوں کہ انسانی تہذیب نے دریائے دجلہ اور فرات کی خوبی وادی میں جنم لیا۔ یہ خطہ شام، بابل اور مصر جیسی گوناگوں اور عظیم تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے تین عالمگیر مذہبی تحریکوں نے یعنی یہودیت، عیسائیت اور اسلام نے اس خطے میں جنم لیا اور تمام عالم میں وحدانیت کا ڈنکا بجایا۔ یوروپی غلبہ کے دوران سامراجی تسلط میں اس علاقے کو بڑی اہمیت حاصل تھی اور تیل کی دریافت کے بعد یہ خطہ دنیا میں مال و دولت کا اہم مرکز بن گیا۔

پچیسویں صدی قبل از مسیح میں جب سندھ کے دہانے پر تہذیبی گہما گہمی بڑھی تو ہندوستان اور مغربی ایشیا کے درمیان مراسم کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ چنانچہ چوبیسویں صدی قبل مسیح بابل کی ایسی مہموں کا پتہ چلتا ہے جن کا نصب العین وادی سندھ کو زیر نگوں کرنا یا اس سے ثقافتی تعلقات قائم کرنا تھا۔ ایک محقق کی رائے میں ۱۳۵۸ سال قبل مسیح ایک فرعونی مہم کے آثار بنگال میں پائے جاتے ہیں۔ ان قیاس آرائیوں میں کیا حقیقت ہے اور کیا افسانہ یہ نہیں کہا جاسکتا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان اور مغربی ایشیا کے درمیان کافی گہرے تجارتی تعلقات تھے۔ آریائی مذہبی عقائد کا بابل کے علماء کو بخوبی اندازہ تھا اور کئی کتبوں میں مترا، ورونا اور اندر جیسے دیوی دیوتاؤں کے نام کندہ ملتے ہیں۔ دوسری صدی عیسوی میں الاسکندریہ میں ایک ہندوستانی نوآبادی کا پتہ ملتا ہے اور مصر کے بطلیموس اور موریہ سمراٹوں کے درمیان سفارتی تعلقات کا ثبوت فراہم ہے۔ علمی سطح پر ان تعلقات کا لب لباب فن معالجہ ہے جس کی شہادت اس بات سے ملتی ہے کہ ہندوستان سے یونان تک کے وسیع خطے میں جادو ٹونے کی جگہ علم طب نے لے لی اور پھر یونانی طب نے اس علم کو پوری طرح فروغ دے کر عربوں کے سپرد کر دیا، اس پر ہندوستانی آیورویدکی چھاپ پوری طرح ملتی ہے۔

ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کا سنہری زمانہ وہ تھا جب فتح مکہ کے بعد اسلام تسخیر عالم کے ارادے سے نکلا اور دریائے سندھ کے کنارے پہنچ گیا۔ جب بغداد میں عباسی خلافت کی نیو رکھی گئی تو عربوں میں ایک زبردست علمی تحریک نے جنم لیا جو ملک ملک سے علمی خزانے دریافت کرکے ان کو عربی میں منتقل کرنے لگے۔ اپنیشد، رامائن، پنچ تنتر اور مہابھارت جیسی کتنی مقدس اور ادبی کتابیں عربی میں ترجمہ ہوگئیں۔ مگر اس وقت عربوں کو اپنے علمی سرمائے کو فروغ دینے کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی کیوں کا ان کا نصب العین اپنی علمی فوقیت کا سکہ جمانا تھا۔ ان کو ضرورت تھی علم فلکیات، علم ریاضی جغرافیہ اور علم طب کو فروغ دینے کی تاکہ وہ دنیا کی تہذیب کے وارث بن جائیں۔ علم فلکیات میں ہندوستان کا شاید ہی ایسا کوئی کام ہوگا جس سے انھوں نے استفادہ نہ حاصل کیا ہو۔ آریہ بھٹ اور برہم گپت کے نام سب عرب عالموں کو ازبر تھے۔ ریاضیات میں انھوں نے ہندوستان سے صفر کا تصور حاصل کیا اور اس کی اشاعت تمام عالم میں کردی علم طب میں یونان ہند سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھا پھر بھی عرب اطبائے آیورویدی علماء کے سینکڑوں ترجمے حاصل کیے تاکہ وہ یونانی

طب کے بنیادی اصولوں پر ناقدانہ نظر ڈال سکیں۔ اسی طرح انھوں نے ایرانی اور یونانی جغرافیائی تصورات کو ہندوستانی جغرافیائی کتابوں کی روشنی میں جانچا۔

ظاہر ہے اس دور میں ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم میں ہندوستان حاصل کرنے والوں میں سے تھا۔ حالانکہ بدھ مت اور ہندوستانی دیومالا نے فلسفیوں اور صوفیوں کو بھرپور طور پر متاثر کیا لیکن اس کا اثر ہندوستان میں صوفی طریقۂ فکر پر بہت زیادہ گہرا پڑا اور خود ہندوستان میں بھگتی تحریک کا آغاز ہوا جو مغربی ایشیا سے آنے والی ہوا کی مرہون منت ہے۔ جہاں ایک طرف ابو العلاء المعری جیسے نامور مصنف کی یہ خواہش تھی کہ اس کو دفن کرنے کے بجائے ندر آتش کیا جائے۔ وہاں شنکر، رامانج اور بادھو جیسے کئی علما نے ہندو دھرم کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور بھگتی تحریک مساوات اور بھائی چارے کا علم بلند کر کے تمام ملک میں پھیل گئے۔ اُس دور میں عربی اور فارسی کی تعلیمات کا چرچا گھر گھر تھا اور ہندوستان نے لاتعداد عالموں اور فاضلوں کو جنم دیا جنھوں نے ان دونوں تہذیبی درثوں کی آبیاری کی اور علم و فضل کے میدان میں اعلیٰ شہرت حاصل کی۔ علمی اور تہذیبی لین دین کا یہ سنہری زمانہ اس وقت ختم ہوا جب مغلوں کی آمد کے بعد ہندوستانی حکومت کے تعلقات مغربی ایشیا سے برائے نام رہ گئے اور ادھر بغداد میں عباسی خلافت زوال پذیر ہوگئی۔ حالانکہ تجارتی تعلقات پوری شد و مد سے جاری رہے لیکن اب مغربی ایشیا میں وہ علمی اور تہذیبی سرگرمی باقی نہیں بچی تھی، جو ہندوستان سے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتی یا ہندوستان کو کچھ علمی دین عطا کرتی۔ بس صرف جامعہ ازہر جیسے علمی ادارے ہندوستان اور مغربی ایشیا میں بچ رہے تھے جہاں منقولات پر تحقیق اور تبصرے کا سلسلہ جاری تھا ورنہ معقولات اس وقت انحطاط پذیر ہوگئے تھے جب عربوں اور فارسیوں کی سیاسی کمر ٹوٹ گئی تھی۔ اُس دور میں دینیات، علم کلام، فنون لطیفہ اور تاریخ دانی میں بہت کام ہوا مگر مغربی ایشیا اِن سے نابلد رہا۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ مشرق میں مغرب کے تسلط کا آغاز جس واقعہ سے ہوا وہ بھی ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کی غمازی کرتا ہے۔ ہند کی تلاش میں واسکوڈی گاما جب راس امید کا چکر کاٹ کر مشرقی افریقہ کے سواحل کی مالندی نامی بندرگاہ پہنچا تو اس کی ملاقات مشہور ماہر جہاز رانی احمد ابن ماجد سے ہوئی جس نے اس کے جہاز کی رہنمائی قبول کرلی اور اسے لیکر کالی کٹ پر لنگر انداز ہوگیا۔ ابن ماجد جس نے جہازرانی اور جغرافیہ پر تقریباً چالیس کتابیں اور کتابچے لکھے تھے لاشعوری طور پر ایک ایسے عمل میں مغرب کا معین بن گیا جس کی گرفت میں جلد ہی پورا مشرق آگیا۔ سامراجیت کے خلاف جدوجہد کے دوران ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کی تجدید ہوئی۔ سب سے پہلے جزیرہ عرب کی وہابی تحریک نے مشرقی ہند کے کاشتکاروں کو برمایا پھر جمال الدین افغانی جیسی شہرہ آفاق شخصیت نے مشرق کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک میں شریک ہونے کے لیے پورے علاقے کے لوگوں کو بیدار کیا۔ بیسویں صدی میں ہندوستان اور عرب ممالک میں قومی تحریک کا عروج ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ ان ممالک کے قوم پرست رہنماؤں میں افہام و تفہیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ مصری رہنما سعد زغلول نے مہاتما گاندھی کی سول نافرمانی کی تحریک سے بھرپور استفادہ حاصل کیا۔ پنڈت نہرو نے مصطفیٰ النحاس اور ابو شادی جیسے رہنماؤں سے ذاتی تعلقات بڑھائے۔ کانگریس کے متعدد اجلاسوں میں مغربی ایشیائی تحریکوں کے وفود کی آمد و رفت ہونے لگی۔ اس طرح ہند اور مغربی ایشیا کے درمیان مراسم کی نئی بنیاد استوار ہوگئی۔

ہندوستان نے آزادی کے بعد ایشیائی کانفرنس میں نئے مراسم کی تعمیر اور تجدید کا سلسلہ شروع کیا۔ انڈونیشیا پر ڈچ حملہ آوروں کی مذمت کے لیے جو کانفرنس طلب کی گئی اس نے ان نئے رشتوں کو مضبوط بنایا اور ایشیا کے مستقبل کے بارے میں ہند اور مغربی ایشیا کے ممالک کے تعاون کی اہمیت کا اندازہ لگانے کا موقع فراہم کیا۔ اس کے بعد تو اقوام متحدہ کے شعبوں میں اس نئے مراسم کا جادو جلنے لگا۔ کوریا کے مسئلے کو لیکر ہند اور مغربی ایشیا کے ممالک نے جس نئی فکر کو اپنایا اس سے نہ صرف بین الاقوامی مسائل پر نئی روشنی پڑی بلکہ بین الاقوامی ناوابستگی پالیسی ایشیا میں اتنی مقبول ہوئی کہ ایشیائیوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ اب ان کی تقدیر ان کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۹۵۶ء میں انگلستان، فرانس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا گویا کہ جلتی آگ میں ہاتھ جھلسا لیا۔ سامراجیت کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی یہ آخری رسم ان کے لیے مایوس کن ثابت ہوئی کیونکہ ہندوستان اور مغربی ایشیا کے تعاون سے پیدا شدہ ناوابستگی کی وہ تحریک جس نے بانڈونگ میں بلوغت کا جشن منایا تھا، اتنی مضبوط ہوچکی تھی کہ اس کے مغربی سامراج وادیوں کے لیے ایشیا میں سیاسی ریشہ دوانی کی گنجائش باقی نہیں بچی تھی۔

ہند اور مغربی ایشیا کے درمیان تعاون کی بہت سی صورتیں تھیں مگر ان میں فلسطین کا مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ عرب ممالک کی نگاہ میں تو اسرائیل کا قیام مغربی سامراج کا گڑھ بنانے کے لیے کیا گیا تھا۔ مگر ہندوستان کی انسانیت پرست قومی تحریک اور گاندھی اور نہرو جیسے رہنما اصولی طور پر فلسطینیوں کی ان کے ملک سے بے دخلی اور ایک بین الاقوامی فرقہ کی ریاست قائم کرنے کے تصور کی تائید کرنے سے یکسر قاصر تھے۔ چنانچہ بین الاقوامی سطح پر سفارتی اور سیاسی ریشہ دوانیوں کے خلاف ہندوستان نے برابر عربوں کو حق بجانب گردانا اور اقوام متحدہ میں فلسطینیوں کے حق منوانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس طرح ہند اور مغربی ایشیا کے سیاسی تعلقات میں نظریاتی ہم آہنگی اور سیاسی تال میل پیدا ہوگیا، جو ان کے درمیان پائیدار رشتوں کی بنیاد ہے۔

اس درمیان عالمی سطح پر دو ایسی اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں جنہوں نے ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کو نئی نہج عطا کی اور ان کے درمیان تعاون کو نیا موڑ دیا۔ ایک طرف تو ہندوستان میں منصوبہ بند سماجی اور اقتصادی ترقی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملک میں تکنیکی تعلیم اور صلاحیت میں اضافہ ہوگیا اور ہمارے ماہرین ہندوستان اور مغربی ایشیا میں ترقیاتی منصوبوں کی ذمہ داری سنبھالنے کے لائق ہوگئے۔ دوسری طرف مغربی ایشیا میں تیل کی دریافت اور دنیا میں تیل کے بڑھتے ہوئے استعمال نے مغربی ایشیا کے ممالک کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ اس نئی صورتِ حال میں نظریاتی تال میل اور سیاسی یکجہتی میں اضافہ ہوگیا کیونکہ اب ترقیاتی اور تعمیری کاموں میں ہند اور مغربی ایشیا کے درمیان تعاون کی ضرورت بڑھ گئی۔

ہندوستانی تکنیکی ہنرمندی اور مغربی ایشیا کے سرمائے کے امتزاج سے تیسری دنیا کی شکل بدل سکتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان نے خلیج کے ممالک میں اپنے ماہرین کو بھیجنا شروع کر دیا تاکہ وہ ترقیاتی کاموں میں اپنا حصہ نبھا سکیں۔ اور دوسری طرف ان ممالک نے ہندوستان کے ترقیاتی پروجیکٹوں میں سرمایہ کاری کے لیے مستعدی کا ثبوت پیش کرنا شروع کر دیا۔

تیسری دنیا کے سامنے جو عالمی اقتصادی نظام کے مستقبل کا نقشہ ہے انھوں نے اسے متحدہ اقوام اور خاص طور سے تجارت اور ترقی کی کانفرنس کے روبرو پیش کیا، اس نئے نظام کی بنیاد دو طرفہ تجارت کے رجحان کو بڑھانا ہے تاکہ مالی امداد اور تجارت پر مغرب کی اجارہ داری کو ختم کر دیا جائے۔ اس اندازِ فکر کا بہت گہرا اثر ہند اور مغربی ایشیا کے تجارتی تعلقات پر پڑا۔ پچھلے دس برس میں ہمارے درمیان تجارتی لین دین کی رفتار آٹھ دس گنے تک بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ جہاں ہندوستانی فرموں نے مغربی ایشیا میں تعمیری پروگراموں میں حصہ لیا وہاں مغربی ایشیا کے ممالک نے ہندوستانی تعمیری پروجیکٹوں کے لیے سرمایہ مہیا کیا۔ لیبیا میں غات ہوائی اڈے کی تعمیر ہندوستانی ہنرمندی کی غمازی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کالندی پروجیکٹ کے لیے مناسب شرائط پر قرضہ کویت کا مرہون منت ہے۔ ان تعلقات کا سب سے خوش گوار اثر تو یہ ہے کہ تیل کی کساد بازاری کے باوجود تیل کی برآمد کرنے والے ممالک ہندوستان کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔

ہند اور مغربی ایشیا کے درمیان مراسم کی تاریخ مشرق میں ایک نئے دور کے آغاز کی آئینہ دار ہے۔ فرانسیسی انقلاب کے دوسو سال بعد ایران میں اسی پیمانے کا انقلاب آیا جس نے مغرب کے گڑھ پنچایتوں کے منصوبے چکنا چور کر دیئے۔ یہ انقلاب اس نئے عالمی اقتصادی نظام کے قیام کی جانب نشان راہ ہے جس میں دنیا کی اقتصادی سیاسی سربراہی اور اجتماعی تنظیم میں مشرق و مغرب کو انصاف پر مبنی برابر کا حصہ ملے گا۔ اور اس طرح انسانی تہذیب کے یہ اولین نمائندے بالآخر دنیا میں اپنا جائز مقام دوبارہ حاصل کرلیں گے ہند اور مغربی ایشیا کے مراسم کی اس طویل تاریخ میں کتنے ایسے ہی عوامل اور محرک ہیں جن کا لب لباب اس نئے دور کا مژدہ ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

خود غرضی

پروفیسر امیر الحسن عابدی

علاج کے مختلف طریقے ہوتے ہیں مگر سب کا مقصد ایک ہے اور وہ یہ کہ انسان کو تندرست اور صحت مند رکھا جائے۔ اسی طرح تمام مذاہب کا جو بظاہر الگ الگ دکھائی دیتے ہیں، مقصد ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ حقیقت کی تلاش کرکے اس تک پہنچا جائے۔ آج ہم صرف رسم و رواج اور ظاہری رسموں کو مذہب کا نام دیتے ہیں، لیکن صاحبانِ دل و دماغ سب ہی اس سے انکار کر چکے ہیں، اس کو ایک بڑے شاعر نے کہا ہے ؎

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

مذہب درحقیقت انسانیت اور اخلاقی قدریں ہیں۔ پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں"۔ یعنی انسان کو کامل بناؤں اور انسانیت کو معراج تک پہنچاؤں۔ اخلاق اور مذہب کی روح ایثار ہے جو خود غرضی کی ضد ہے اور خود غرضی دراصل تنگ نظری کا دوسرا نام ہے۔

مشہور ہے کہ حضرت عمرؓ جب سفر کرتے تھے تو آدھے راستے آپ اونٹ پر بیٹھتے تھے اور غلام پیدل چلتا تھا، اور آدھا راستہ غلام اونٹ پر بیٹھ کر چلتا تھا اور حضرت عمرؓ پیدل چلتے تھے۔ حضرت علیؓ اپنی خلافت کے زمانے میں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے "یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ میں اپنا پیٹ بھر لوں، جب کہ دوسرے لوگ بھوکے رہے ہوں"۔ سچا مذہب یہ ہے کہ انسان اور انسانیت کی قدر و منزلت کی جائے اور انسانوں کی برابری اور مساوات کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ نیز بندہ اور بندہ نواز کے فرق کو بالکل اٹھا دیا جائے۔

تمام مصلحین، پیغمبروں، نبیوں اور بڑے بڑے انسانوں نے یہ سبق دیا ہے کہ ہم انسان کی عزت کریں نیز مذہبی تفریق اور ذات پات کو اپنے دل و دماغ میں نہ گھسنے دیں۔

گورو نانک، کبیر، اور تمام بھگتی تحریک کے شاعروں اور رہنماؤں نے انسان دوستی، ایثار، وسعتِ نظر، وسیع المشربی کو بہتر سے بہتر انداز میں ہمارے سامنے رکھا ہے۔ نیز خود غرضی اور تنگ نظری کو بڑی تحقیر سے دیکھا اور پیش کیا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ وغیرہ کے یہاں بھی تمام انسان بلا تفریق مذہب و ملت ایک ہیں، نیز انھوں نے انسانیت اور وحدت انسانیت کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا کلام سکھ مذہب کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ وحدت کی معمولی مثال ہے۔

صوفیوں اور عارفوں کے یہاں محبت اور احساس کا جذبہ اتنا کارگر تھا کہ اگر لکڑی کو کاٹا جائے تو بعض کو اس سے بھی تکلیف ہوتی تھی۔ یعنی ایذا رسانی اور تکلیف پہنچانا ان کے یہاں سب سے بڑا جرم تھا۔

اللہ والوں نے توحید اور محبت پر خاص طور سے زور دیا ہے، جس کا اصل مقصد انسان میں وحدت، برادری اور الفت پیدا کرنا ہے۔ اگر وحدت الوجود کو پورے طور سے سمجھ لیں اور اس کے قائل ہو جائیں تو دوست دشمن کا فرق جاتا رہے گا نیز محبت کی وجہ سے ہم دوسروں کا اپنے سے بھی زیادہ خیال رکھیں گے۔

فارسی اور اردو شاعری میں کفر، بت، زنار، ہندو، رند، خرابات وغیرہ جیسے الفاظ بڑے اچھے معنوں میں استعمال کیے گئے ہیں۔ اس طرح ہمارے سچے شعرا نے آپس کے میل ملاپ کو بہت بڑھاوا دیا ہے، نیز ان کے یہاں کسی قسم کا امتیاز نہیں ملتا۔

ایک دوسرے کو سمجھنا اور سمجھانا، افہام و تفہیم، ایک دوسرے کے تہواروں اور جشنوں کو اپنانا اور انھیں پوری طرح سے حصہ لینا بہت ضروری ہے، جس سے غلط فہمی، شبہات، غیریت اور اجنبیت وغیرہ جیسی مہلک بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ شہنشاہ اکبر نے صلح کل اور دین الٰہی کی پالیسی اس لیے اختیار کی تھی۔ آپ نے مہابھارت، رامائن اور سنسکرت کے دوسرے شاہکاروں کو بڑی توجہ سے فارسی میں ترجمہ کروایا۔ مہابھارت کے ترجمہ کا نام "رزم نامہ" ہے۔ اس پر ابوالفضل نے ایک اہم مقدمہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان فارسی ترجموں کا مقصد یہ ہے کہ لوگ دوسروں کے مذہبی خیالات اور نقطہ نظر کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔ نیز اپنی کمزوریوں سے واقف ہوں۔

شاہجہاں بادشاہ کے زمانے میں، شاہزادہ دارا شکوہ نے اس ہم آہنگی اور وحدت فکری اور تناسب روحی کو اور آگے بڑھایا۔ آپ نے چھ مہینے میں نگمبود گھاٹ پر بیٹھ کر پچاس اپنشدوں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کیا۔ نواب آصف الدولہ کے زمانے میں لکھنؤ سے ایک اطالوی اس فارسی ترجمہ کو یورپ لے گیا، جس سے مغرب والوں کی آنکھیں کھل گئیں اور مستشرقین نے وید اور سنسکریت کا مطالعہ زور شور سے شروع کر دیا۔

دارا شکوہ نے جوگ بسنت کو بھی پھر سے فارسی میں اپنی نگرانی میں ترجمہ کروایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کا ایک غیر معمولی کارنامہ مجمع البحرین ہے، جس کا شاید خود سنسکرت میں ترجمہ کرکے سمدر سنگم نام رکھا تھا۔ اس کتاب میں آپ نے کوشش کی ہے کہ مختلف مذہبی اصطلاحوں کو ہم آہنگ طریقے سے پیش کریں۔ مثلاً آپ نے بتلایا ہے کہ برہمن، بشن اور مہیش وہی ہیں جنھیں جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کہا گیا ہے، اوستھت، سین، سکھوپت اور ستریا وہی ہیں جنھیں ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت کہا جاتا ہے۔ ایک طرف آپ ملا شاہ بدخشاں اور سرمد شہید کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو دوسری طرف بابا لال دیال سے معرفت کے نکتے معلوم کرتے ہیں۔ اگر ایک طرف درویشوں اور صوفیوں سے فیض حاصل کرتے ہیں تو دوسری طرف سنیاسیوں اور سادھوؤں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

سترھویں صدی عیسوی کی ایک اور غیر معمولی شخصیت مہامتی پران ناتھ ہیں جنھوں نے تمام مذاہب خاص کر اسلام اور ہندو مذہب میں ہم آہنگ اور وحدت روحی کو تلاش کرکے ہم لوگوں کو انسانیت اور انسان دوستی کا راستہ دکھلایا ہے۔ آپ ایک عالمگیر محبت، روحانی برادری اور انسانی وحدت میں یقین کامل رکھتے تھے۔ آپ عرب ممالک میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے علما

صفحہ ۱۳ پر

کنہیالال کپور بحیثیت مزاح نگار

رام لال نابھوی

مثل مشہور ہے کہ رونا اور رلانا سب کو آتا ہے لیکن ہنسنا اور ہنسانا سب کو نہیں آتا۔ اسی لیے سنجیدہ، خاموش، متین، اور غمگین لوگوں کو مفکر فلسفی اور عارف سمجھا جاتا ہے۔ طنز و مزاح اردو ادب کی ایک مشکل ترین صنف ہے اس کی مثالیں تبسم، ہنسی، قہقہہ، پیروڈی، تحریف، پھبتی، تمسخر، تنقیص، تضحیک، استہزا، ہزلیات، بذل، پھکڑپن، فحاشی، ریختی لطیفہ اور ضلع جگت ہیں۔

خالص مزاح پیدا ہوتا ہے کیا نہیں جاتا۔ عین اسی طرح جس طرح محبت ہو جاتی ہے۔ کی نہیں جاتی۔ اس میں اسلوب بیان کے ساتھ مشاہدہ۔ باریک بینی اور نظر کا نفسیاتی ہونا ضروری ہے۔ مزاح قوت اظہار کا مرہون منت ہوتا ہے۔ یہ بے معنی ہنسی کا نام نہیں بلکہ گہرے عرفان ذات یا معاشرہ کے شعور سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وقت کے ترنم پر رقص کرتا ہے۔ مزاح زندگی کے المیہ پر قابو پانا سکھاتا ہے۔ اس کا عمل دراصل ناہمواری کی پیداوار ہے۔ مزاح کا مطلب کسی کردار کو مسخ کرنا یا اس کو سماج میں ہدف ملامت بنانا نہیں ہوتا۔ ادب کا مقصد افادیت ہے اور مزاح سے اہل قلم یہی کام لیتے ہیں۔ مقصد کے بغیر مزاح کی تخلیق ناممکن ہے۔ سوسائٹی کے مروجہ قواعد اور ضوابط سے انحراف مزاح پیدا کرتا ہے۔ مزاح نگاری زندگی کی ناہمواریوں کو اس طرح کریدتا ہے کہ مسرت شگفتگی اور لطافت میسر آتے اور ہمدردی پیدا ہو۔ اس میں اہانت کا پہلو نہیں ہوتا۔ بلکہ گہرائی اور غور و فکر کی فضا میں اصلاح کا پہلو پنہاں ہوتا ہے۔ مزاح صرف ہنسنے یا قہقہہ لگانے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ کچھ سوچنے پر بھی مجبور کرتا ہے۔ مزاح جمود کے لیے ایک مہمیز کا کام دیتا ہے۔ یہ وہ فن ہے جو ریاضت چاہتا ہے۔ ظرف چاہتا ہے اور حوصلہ مانگتا ہے۔ مزاح کا راستہ بہت پرخطر اور پرخار ہے۔ ذرا لغزش ہوئی اور مزاح نگار خود منہ دکھلانے کے قابل نہیں رہتا طبعاً خوش مزاج خوش گفتار۔ ذکی اور سریع الفہم۔ بات سے بات نکالنے والے اور بات میں بات ڈالنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ مزاح نگار تنقیص۔ تنقید۔ دل آزاری سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مزاح نگار انگلیوں پہ گنے جا سکتے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ جب انسان نے ترقی کی منزلیں طے کیں اور کائنات کے وحشی عناصر کو قابو میں کیا تو ہنسنے کا عمل وجود میں آیا۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ دنیا کی ذی روح چیزوں میں صرف انسان ہی ایک ہنسنے والا جانور ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ انسان اس لیے اشرف المخلوقات ہے کہ وہ ہنستا ہے اور حس مزاح رکھتا ہے۔

کنہیالال کپور، احمد شاہ بخاری پطرس کے شاگرد تھے اور کرشن چندر کے رفیق۔ کرشن چندر سے خوب چھیڑ چھاڑ رہتی تھی ان ہی کے ایما پر طنز و مزاح میں لکھنا شروع کیا۔ لاہور کی ادبی محفلوں نے ان کے فن کو جلا بخشی اور پھر ان کے قلم نے وہ جولانیاں دکھائیں کہ آپ کا شمار چوٹی کے مزاح نگاروں میں ہونے لگا

طنز و مزاح پر مبنی ان کی پہلی تصنیف 'سنگ و خشت' ۱۹۴۲ء میں شائع ہوئی اور اس کے بعد شیشہ و تیشہ، چنگ و رباب، نوک نشتر، بال و پر، نرم گرم، گرد کارواں، گستاخیاں' نازک خیالیاں اور کامریڈ شیخ چلی وجود میں آئیں۔ پہلا مضمون جس نے ادبی دنیا کو چونکایا۔ "غالب جدید شعراء کی ایک مجلس میں" تھا۔

کپور صاحب کی مزاح نگاری میں مکالمے ہیں، تمثیل نگاری ہے، ڈرامائی انداز ہے، چست فقرے ہیں، تازگی اور شگفتگی ہے، فطرت شناسی ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا قریب سے مطالعہ ہے، لطافت ہے، علمیت ہے۔ مشاہدات و تجربات میں گہرائی و گیرائی ہے، رنگینی ہے۔ نزاکت۔ لچک اور شوخی ہے مزاح متنوع اور رنگا رنگ ہے۔

ڈاکٹر محمد حسن رقم طراز ہیں "کنہیالال کپور کا فن طنز و مزاح کی ایک نئی جہت کا نام ہے ہنگامی موضوعات سے کسی قدر بے نیاز ہو کر وہ انسانی فطرت کے دلچسپ اور متضاد پہلوؤں کی نکتہ رسی سے مزاح پیدا کرتے ہیں۔"

لیجیے کنہیالال کپور منکر نکیر اور انکم ٹیکس والوں سے آپ کی ملاقات کراتے ہیں:

"منکر نکیر اور محکمۂ انکم ٹیکس کے انسپکٹروں میں یہی فرق نہیں کہ منکر نکیر مرنے کے بعد حساب مانگتے ہیں اور موخر الذکر مرنے سے پہلے بلکہ یہ کہ منکر نکیر صرف ایک بار حساب مانگتے ہیں اور انکم ٹیکس کے انسپکٹر بار بار۔ نیز یہ کہ منکر نکیر گناہوں کا حساب لیتے وقت ثواب کو نظر انداز نہیں کرتے مگر انکم ٹیکس تجویز کرنے والے صرف گناہوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ثواب سے انھیں کوئی سروکار نہیں۔"

دیکھا آپ نے موازنہ کتنا دلچسپ ہے۔ تبسم کی ایک ہلکی ہلکی لہر اٹھتی ہے اور اٹھتی چلی جاتی ہے۔ آئیے اب آپ کو کپور صاحب کی خود ساختہ جدید شعراء کی ایک مجلس میں لے چلیں جہاں غالب ایک سوال کرتے ہیں:

"آپ کو قافیہ اور ردیف ترک کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔"

کنہیالال شاعر کی زبان سے جواب دیتے ہیں "اس کی وجہ مغربی شعراء کا اثر نہیں بلکہ ہماری طبیعت کا فطری تقاضا ہے جو زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح شعر و ادب میں بھی آزادی کا جویا ہے۔ اس کے علاوہ دور جدید کی روح۔ انقلاب، کشمکش، تحقیق۔ تجسس، تعقل پرستی اور جدوجہد ہے۔ ماحول کی اس تبدیلی کا اثر ادب پر منحصر ہے۔ قدیم شاعری ناقص ہونے کے علاوہ روح میں وہ لطیف کیفیت پیدا نہیں کر سکتی ... قدیم شعراء بقول مولانا آزاد "حسن و عشق کی حدود سے باہر نہ نکل سکے" اور ہم جن میدانوں میں گھوڑے دوڑا رہے ہیں نہ ان کی وسعت کی انتہا ہے اور نہ ان کے عجائب و لطائف کا شمار۔"

سوال و جواب قرینے اور سلیقے سے سپرد قلم ہوئے ہیں۔ خوبصورت انداز سے قدیم اور جدید شاعری کا موازنہ کیا گیا ہے۔ کپور صاحب نے طرزِ نگارش سے تبسم کی ہی نہیں سوچ اور فکر کی کیفیت بھی پیدا کی ہے۔

چلتے چلتے کپور صاحب کے شعراء سے بھی ملتے چلیے۔ "اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے" میں رقمطراز ہیں "یہ تو وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ اپنے وطن میں مچھر زیادہ ہیں یا شاعر۔ مگر بہرحال دونوں کافی تعداد میں ہیں۔ مچھروں اور شاعروں میں اس لیے بھی مطابقت ہے کہ دونوں شمع روشن ہونے پر بھنبھنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنے وطن میں ادباء کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انھیں کوئی شریف آدمی محلے میں مکان کرائے پر نہیں دیتا۔ کوئی شخص ان کے ساتھ اپنی لڑکی کا رشتہ طے کرنا نہیں چاہتا مگر پھر بھی ان کا کافی احترام کیا جاتا ہے ..... صرف ایک چیز اپنے وطن میں نہیں اور وہ ہے خوبصورت عورتیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے ہمارے راجاؤں، نوابوں اور شعراء کو خوبصورت عورتیں

لانے کے لیے پیرس اور لندن جانا پڑتا ہے۔"

واہ! واہ۔ کپور صاحب نے کس چابک دستی سے شعراء اور ادباء پر ہی نہیں راجاؤں اور نوابوں پر بھی پھبتی کس ڈالی۔

شعراء حضرات سے ملاقات ہوئی تو افسانوی دنیا کیوں پیچھے رہے۔ چنانچہ کپور صاحب "جمود" میں ایک افسانہ نگار سے کہلواتے ہیں۔ " نہیں یہ بات نہیں۔ دراصل میں تب تک افسانہ نہیں لکھ سکتا جب تک میرے اعصاب پر کوئی نہ کوئی چیز سوار نہ ہو جائے۔ شروع میں بقول اقبال عورت سوار تھی۔ چنانچہ میں نے عورت کی زلف سے لے کر ٹخنے تک ہر موضوع پر افسانے لکھ ڈالے۔ جب عورت نیچے اتری تو فرائیڈ سوار ہو گیا۔ اب میں نے شعور اور لاشعور کی بھول بھلیاں پر لکھنا جو شروع کیا تو دوسروں کی بات تو الگ رہی خود میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ کہ لکھ کیا رہا ہوں۔ فرائڈ صاحب رخصت ہوئے تو کارل مارکس لپک کر سوار ہو گئے۔ اب دن رات بھونچال، ہڑتال، سرخ سویرا، سرخ دوپہر۔ سرخ ستارا ایسے موضوعات پر لکھنے لگا۔ کچھ عرصے کے بعد جب کارل مارکس تشریف لے گئے تو اعصاب کی کرسی خالی ہو گئی۔ اب میں انتظار کر رہا ہوں کہ کوئی شخص آئے۔ اس کرسی پہ بیٹھے اور میں لکھنا شروع کروں۔"

کیا انداز ہے طرز مخاطب کا کہ بڑے بڑے مفکروں کے کارناموں کا ذکر بھی ہو گیا اور ادب میں جمود کے طاری ہونے کی وجہ بھی بتادی۔ اسے پڑھ کر ایک خاص قسم کی ہنسی کا احساس ہوتا ہے۔

کپور صاحب کے ہاں زبان و بیان کی ندرت بھرپور ہے۔ چنانچہ "سنانے کے مرض" میں فرماتے ہیں۔ " ایک دن گھر میں میں نہایت تیزی سے ڈاکٹر کے ہاں جا رہا تھا۔ آپ سڑک کے کنارے کھڑے تھے۔ جوں ہی مجھے آتا دیکھا۔ لپک کر سائکل پکڑ لیا۔ میں نے لاکھ معذرت چاہی مگر آنحضرت نے تب تک آگے بڑھنے نہ دیا جب تک مطلع سے مقطع تک ایک ایک شعر دوبارہ سہ بارہ پڑھ کر نہ سنا لیا ہو۔"

کپور صاحب کی ادبی شخصیت بڑی قد آور تھی۔ مزاج میں بے تصنع سادگی تھی۔ آپ صحیح معنوں میں باغ و بہار تھے۔

(جالندھر سے نشر)

فلم

عورت۔ فلم میں

پروین طلعہ

سماج میں عورت کی کیا جگہ ہے اور وہ کیا بن سکتی ہے یہ بہت حد تک منحصر ہے اس بات پر کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور فلمیں اسے کس طرح پیش کرتی ہیں یعنی ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعہ ہی زیادہ سے زیادہ لوگوں کے خیالات پر اثر ڈالا جا سکتا ہے اگر کوئی ملک لوگوں کے سوچنے کے انداز میں تغیر لانا چاہتا ہے تو ان ہی ذرائع کا سہارا لیتا ہے۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور فلم ہی وہ ذریعہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں تک پہنچتا ہے اور بہت آسانی سے اپنی چھاپ لوگوں پر ڈالنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

ہند میں فلم انڈسٹری کوئی نئی انڈسٹری نہیں۔ پہلی بولتی فلم 'عالم آرا' سے اب تک فلم انڈسٹری ایک طویل سفر طے کر چکی ہے۔ اور ہندوستان میں نہیں بلکہ دنیا میں عورت ۱۹۳۲ء سے لے کر اب تک کئی مرحلوں سے گذرتی ہوئی ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے۔ جہاں وہ مرد سے کسی طرح کم نہیں۔ پھر بھی فلموں میں اس کی تصویر بالکل نہیں بدلی۔ دیویکا رانی سے لے کر پروین بابی تک فلموں میں عورت کا رول ایک خوبصورت گڑیا کا ہی رہا۔ یاد رہے میں یہاں اداکاری کی صلاحیت کا ذکر نہیں کر رہی ہوں۔ بات اس وقت اس روپ کی ہے جس روپ میں فلم بنانے والوں نے آج تک عورت کو دکھایا۔

میں مانتی ہوں کہ شروع شروع میں بھی یعنی ۱۹۴۰ء کے آس پاس کئی ایسی کہانیاں لے کر فلمیں بنائی گئی جن کے ذریعہ سماج کے ان قوانین کو کھوکھلا دکھایا گیا جن سے عورت کی تذلیل ہوتی تھی۔ کچھ فلموں میں جہاں جہیز کے خلاف آوازیں اٹھائی گئی اور اچھوت یا بیوہ کی شادی کے مسئلے پر غور کیا گیا، وہاں ایسی بھی فلمیں بنیں اور اب بھی بن رہی ہیں جن میں طوائف کی زندگی پر ہمدردی سے بھرپور نظر ڈالی گئی۔ ان وقتوں کے لیے یہ بھی ایک ترقی یافتہ قدم تھا جہاں کہ ان فلموں میں عورت کی لاچارگی کو فوکس میں لاکر سماج میں ہمدردی اور ترس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور مرد کے ہاتھوں ہی عورت کو پستی سے اٹھتا دکھایا گیا۔ ان فلموں کا پیغام عورت کو ایک نارمل انسان دکھانے کا نہیں بلکہ یہ سکھانے کا تھا کہ عورت رحم اور ترس کی مستحق ہے اور آج چالیس سال بعد کے زمانے میں اتنے تغیرات آچکے ہیں اور عورت کے معاشی اور سماجی حالات بھی بڑی تیز رفتاری سے بدل چکے ہیں۔ ہماری فلموں میں عورت کی تصویر کا وہی ایک رخ رہا جو چالیس سال پہلے تھا۔

آج بھی عورت ایک خوبصورت گڑیا بن کر ہماری اسکرین پر آتی ہے۔ ایسی گڑیا جو صرف ہیرو کے لیے ہی زندہ رہتی ہے اور ہیرو ہی کے لیے مر جاتی ہے۔ اس کا اپنا وجود ہی نہیں ہوتا، وہ نازک اور کمزور ہوتی ہے، اپنی عزت بھی خود نہیں بچا سکتی ہیرو ہی آکر اسے ولن سے بچاتا ہے کیونکہ ہیرو مرد ہے اور مرد بہادر اور مضبوط ہوتا ہے۔

پچھلے پچیس سالوں میں اکثر ایسی فلمیں بنیں جن میں عورت کا مرد کے مقابلے میں زیادہ اہم رول ہوا۔ مگر ان فلموں میں بھی عورت کو بس صبر اور برداشت کی مورتی دکھانے کی کوشش کی گئی۔ یا شوہر پرستی یا ماں بننے کی آرزو میں عورت کو دیوانہ دکھایا گیا۔ اکثر فلموں میں شرابی اور بدکار شوہر کی پرستش کروا کر عورت کو سماج کی نظروں میں ذلیل کیا گیا۔

آج کل کچھ نئی لہر کی فلمیں بن رہی ہیں مگر انمیں بھی عورت کا وہ پہلو نہیں اجاگر کیا جا رہا ہے جس کی آج کے سماج کو شدید ضرورت ہے۔ نئی لہر کی فلموں میں بھی نیا پن عورت کے جسم کو بے باک انداز سے پیش کرنے تک محدود ہے۔ شاید ہی کوئی فلم ایسی ہوگی جس میں ایک خود دار اور خود اعتماد عورت کے خیالات کی عکاسی کی گئی ہو۔ کچھ ہی ایسی فلمیں بنی ہیں جیسے مدر انڈیا، بیتیتا کا دمبری جن میں عورت نے اپنے الجھے ہوئے حالات کا حل اپنے جسم کے بجائے اپنے دماغ سے نکالا اور کچھ حد تک اپنے بل سے اپنے مسائل کو سلجھایا۔

فلموں میں عورت کا رول اس کے جسم تک محدود رکھنے کی بیماری صرف اس ملک کی فلمی صنعت تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں زیادہ تر ملکوں کی فلموں میں عورت کا رول یہی رہا۔ کچھ ملکوں کی فلموں میں دھیرے دھیرے تبدیلی آرہی ہے۔ اکثر اپنے ملک کی آزادی میں لڑنے والی عورتوں پر فلمیں بنتی ہیں۔ مگر ایسی فلمیں انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

شہر شہر

حیدر آباد کی قدیم عمارتیں

شمیم عارف

حیدر آباد ایک خوبصورت اور تاریخی شہر ہے جو اس وقت آندھرا پردیش کا صدر مقام ہے محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۰ء میں اس شہر کی بنیاد گولکنڈہ میں رکھی۔ پہلے پہل حیدر آباد کا نام بھاگ نگر تھا حیدر آباد ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔ یہاں کی قدیم عمارتیں اپنی ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان قدیم عمارتوں کی طرز تعمیر گنگا جمنی کہی جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ کہیں پر مغلیہ طرز تعمیر کی عمارتیں ہیں تو کہیں پر آصف جاہی اور جمنی طرز تعمیر کی چھاپ دکھائی دیتی ہے۔

اس شہر کی خوبصورت عمارتیں دراصل قطب شاہی دور کی مرہون منت ہیں کیونکہ اس دور میں اس شہر کی مختلف خوبصورت عمارتوں کی تعمیر نے حیدر آباد کو منفرد مقام عطا کیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

اس دور کے بادشاہوں کے ذوق لطیف کا ثبوت ہے کہ آج ہر تاریخی اور قدیم عمارت اپنا انفرادی حسن اور خوبصورتی رکھتی ہے جسے کوئی ایک بار دیکھے تو ہزار بار دیکھنے کو جی چاہے۔ میں یہاں چند مشہور قدیم عمارتوں کا ذکر کروں گی جس سے اس شہر کی خوبصورتی قایم ہے۔ تو لیجئے سب سے پہلے چارمینار کے بارے میں کچھ سنئے۔ یہ عمارت ۱۵۹۱ء میں بنائی گئی جب اس شہر کی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ اس وقت کے فرمان روا سلطان محمد قلی کے ذہن میں غالباً تعزیہ ہوگا جو اس نے اس طرز پر اس عمارت کو تعمیر کیا۔ چارمینار جیسا کہ نام سے ظاہر ہے چاروں طرف چار میناروں پر مشتمل ہے جو پتھر کی بنائی ہوئی چار سمتوں شمال جنوب مشرق اور مغرب پر بنائی گئی ہیں یہ عمارت پتھر اور چونے سے بنائی گئی ہے۔ اس کی بنیاد میں چاروں طرف چار چبوترے بنے ہیں جسکی لمبائی ۶۰ فٹ اور چوڑائی ۴۲ فٹ ہے۔ اس کی کمانیں ۴۰ فٹ بلند ہیں اوپر جانے کے لیے سیڑھیاں بھی بنائی گئی ہیں اس کے میناروں کی بلندی کمانوں سے ۸۰ فٹ ہے جو چار منزلوں میں منقسم ہے اس کی چھت پر ایک مسجد بھی بنائی گئی ہے اور ایک چھوٹا سا مدرسہ بھی ہے جس پر 'یا حافظ' کندہ ہے یا حافظ کے اعداد سے سنہ ۱۱۶۰ ہجری بنتا ہے جو اس کی سن تعمیر ہے زمین سے میناروں کی بلندی ۱۸۰ فٹ ہے چارمینار کی بلندی پر سے سارے شہر کا نظارہ با آسانی کیا جا سکتا۔

چارمینار کے پہلو ہی میں حیدر آباد کی سب سے بڑی عبادت گاہ مکہ مسجد واقع ہے ۱۶۱۴ء میں تعمیر ہوئی۔ مکہ مسجد اسلامی فن تعمیر کا ایک بے مثال شہ پارہ ہے جو دکن کے فرمان رواؤں کی شان و شوکت کا مظہر ہے۔

اگرچہ مکہ مسجد کی تعمیر کا آغاز محمد قطب شاہ ششم کے دور میں ہوا لیکن اس کی تکمیل اورنگ زیب کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اور مکہ مسجد کا نام اورنگ زیب ہی کا دیا ہوا ہے اس سے قبل اس کا نام بیت العتیق تھا۔

مکہ مسجد کی لمبائی ۲۲۵ فٹ اور چوڑائی ۱۸۰ فٹ اور بلندی بہتر فٹ ہے۔ اس وقت اس مسجد کی لاگت تقریباً آٹھ لاکھ روپے آئی تھی۔ اس مسجد میں وقت واحد میں دس ہزار اشخاص نماز پڑھ سکتے ہیں ایک روایت کے مطابق قطب شاہ حکمراں نے مکہ معظمہ سے بطور خاص مٹی منگوا کر اس کی اینٹیں بنوا کر مکہ مسجد کی سامنے والی بیچ کی کمان میں پتھر کی بندش کے ساتھ جڑوا دیا ہے ویسے یہ عمارت خالص پتھر کی بنی ہوئی ہے۔

سامنے کے آنگن میں چار سنگ مرمر کے تخت بنے ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ جو سیاح اس تخت پر ایک بار بیٹھتے ہیں وہ اس شہر کو دیکھنے دوبارہ ضرور آتے ہیں۔ آنگن کے جنوبی حصے میں آصف جاہی حکمرانوں کے مزار بنے ہوئے ہیں جو ان حکمرانوں کی شان و شوکت کی یاد دلاتے ہیں۔ یہاں ایک خاص قسم کا رعب طاری رہتا ہے دکن کی عمارتوں کا تذکرہ گولکنڈہ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا مورخین کے مطابق گولکنڈہ قلعہ کو ورنگل کے راجہ نے بہمنی حکمراں محمد شاہ بہمنی کے دور میں تعمیر کروایا تھا بہمنی دور حکومت کے زوال کے بعد گورنروں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا محمد قلی بھی دکن کا ایک گورنر تھا اس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کرتے ہوئے گولکنڈہ کو اپنا پایہ تخت بنا لیا تھا۔ اس نے ہی اس قلعے کے اطراف فصیلیں تعمیر کیں مسجد صفا بنائی گئی ہے محلات اور باغات لگوا کر اس نئی بستی کا نام محمد نگر رکھا۔ اس کے بعد بادشاہوں نے پتھر اور چونے کی مدد سے گولکنڈہ کی دیواروں اور فصیلوں کو مضبوط کیا۔

اس قلعہ کی بلندی ۴۰۰ فٹ ہے قلعہ کے اطراف دیواروں کی لمبائی ۵ میل ہے جس پر ۸۷ برج بنے ہوئے ہیں جن کی لمبائی ۵۰ فٹ سے ۶۰ فٹ تک بتائی جاتی ہے۔ دیواروں میں جو گرینائٹ کا پتھر استعمال کیا گیا ہے کہیں کہیں ایک ایک پتھر ایک ایک ٹن بھی پایا جاتا ہے۔ یہ قلعہ آٹھ مضبوط دروازوں پر مشتمل ہے جن کے نام یہ ہیں فتح دروازہ بنجاری دروازہ، ہین جیرو دروازہ، بہمنی دروازہ، جمال دروازہ، موتی دروازہ، مکہ دروازہ اور نیا قلعہ دروازہ اس وقت قلعہ میں داخل ہونے کے لیے فتح دروازہ استعمال کیا جاتا ہے ایک زمانے میں گولکنڈہ ہیروں کی مشہور ترین مارکیٹ بنا ہوا تھا۔ دنیا کا سب سے قیمتی ہیرا کوہ نور گولکنڈہ سے نکالا گیا تھا۔ کوہ نور کے بعد سے گولکنڈہ کے ہیروں کی شہرت ساری دنیا میں آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔ اس زمانے میں یہاں ہیروں کو تراشا اور پالش کیا جاتا تھا۔

گولکنڈہ کے ہی آس پاس کٹورہ حوض والا حصار اور قطب شاہی گنبدیں واقع ہیں پرانے شہر میں منجلی بیگم کی حویلی قدیم سالار جنگ میوزیم چو محلہ مال لواہ پیلس فلک نما پیلس اور پرانی حویلی جیسی قدیم اور خوبصورت تاریخی عمارتیں موجود ہیں جن کی موجودگی نے حیدر آباد کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے۔

(حیدر آباد سے فشر)

تاریخی جھروکے سے یہ منظر دیکھیے

قیوم خضری

خلیفہ ہارون الرشید بصد شاہانہ جاہ و جلال شہر رقہ میں مقیم تھا کہ امام علم حدیث عبداللہ ابن مبارک کی آمد کی خبر مشہور ہوئی، شہر کے جس فرد کو یہ خبر ملی وہ حضرت عبداللہ ابن مبارک کے استقبال و زیارت کی خاطر دوڑ پڑا، آن کی آن میں شہر کا شہر خالی ہو گیا۔

ہارون الرشید جس محل میں قیام پذیر تھا، وہ محل بھی حاضر باشوں سے قریب قریب خالی ہو گیا اور خلیفہ تنہا رہ گیا۔ ہجوم عام کا یہ عالم تھا کہ زیارت امام کی خاطر لوگ ٹوٹے پڑتے تھے، نجانے کتنے سروں کے عمامے گر پڑے، نجانے کتنے پاؤں کی جوتیاں ٹوٹ گئیں، نجانے کتنے لوگ ایک دوسرے سے اس طرح ٹکرائے کہ ان کے بدن چھل گئے۔ ہارون الرشید کی ایک کنیز بھی بالاخانے سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ شہر خراسان کے مرد صالح، عالم باعمل عبداللہ ابن مبارک نے اس شہر کو اپنے قدم مبارک سے سرفراز فرمایا ہے کنیز نے بے ساختہ کہا:

"اصل بادشاہی اسے کہتے ہیں، نہ کہ ہارون الرشید کی بادشاہی کہ حاجبوں، مصاحبوں، اہل کاروں اور فوجی افسروں کے بغیر لوگ جمع ہی نہیں ہوتے۔"

(پٹنہ سے فشر)

لداخ کی عبادت گاہیں

اکبر لداخی

آج کی اس نشست میں لداخ کی تمام عبادت گاہوں کا ذکر کرنا تو ناممکن ہے اور نہ ہی مطلوب۔ کیونکہ لداخ میں بھی ملک کے دوسرے حصّوں کی طرح مختلف عقیدوں اور مذہبوں اور فرقوں کے لوگ بستے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں نے اپنی آبادی کے تناسب سے مالی حالات، حکومت وقت کی سرپرستی اور حالات کی مناسبت سے ہر گاؤں اور قصبوں میں بلکہ محلوں اور گلیوں اور ذاتی مکانوں میں جاذب نظر فنی اور تاریخی اہمیت سے بھرپور اہم عبادت گاہیں تعمیر کی ہیں۔

عموماً گنپوں کے سوا دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں میں فن تعمیر، سنگ تراشی، مصوّری یا مجسمہ سازی کی کوئی نادر یا قابل بیان بات نظر نہیں آتی۔ سچ تو یہ ہے کہ مساجد اور امام باڑے عموماً گاؤں کے عام مکانوں سے بہت کم مختلف ہیں۔ حال ہی میں جو چند ایک مساجد بنی ہیں وہ یا تو کشمیری طرز پر ٹین کی چھت کی وجہ سے جیسے دراس کی جامع مسجد یا سبز رنگ کی گنبد کی وجہ سے جیسے کرگل اور ترتھوں کے مساجد اپنے ماحول میں نمایاں نظر آتے ہیں ورنہ اور کوئی امتیاز نہیں۔ تاریخی طالمہ سے لیہہ (LEH) کی جامع مسجد جو لیہہ بازار کے سرے پر واقع ہے ماسٹے کی مسجد جو شاہ ہمدان سے منسوب ہیں یا ژنگسی کا "ماتم برا" اور مہوشوت یفان کا امام باڑہ اہمیت کا حامل ہے اور ان میں چند آثار قدیمہ ہیں۔ لیہہ میں کالی دیوی کا مندر لداخ بھر میں پختہ اینٹ سے چنی ہوئی واحد عمارت ہے۔ لداخ بھر میں تین گرجا گھر ہیں۔ لیہہ گرجا گھر سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ اپنے دامن میں لیے ہے۔ لیہہ میں ایک گوردوارہ اور ایک نیا مندر بھی ہے۔ لداخ کی اکثریت نہ صرف بدھ مت کی پیروکار ہے بلکہ تبتی طرز کے بدھ مت کے ماننے والے ہیں اسی لیے آج لداخ کی ثقافت منفرد ہے تبت پر چینی غلبہ کی وجہ سے آج ساری دنیا میں لداخ ہی ایک ایسی سرزمین رہ گئی ہے۔ جہاں تبتی روایات طرز اور رسومات پر عمل کرنے والے نہ صرف تمام اہم فرقوں۔ سرخ، زرد، سفید، بلکہ ان سے پیدا شدہ باقی تمام شاخوں کے ماننے والے لوگ بستے ہیں۔

میں اپنی اس گفتگو میں صرف اہم مقامات کی نشاندھی اور تعارف پر ہی اکتفا کروں گا۔

لداخ میں تاریخی اور اہم گنپوں کی تعمیر کا آغاز راجہ نستی نمگل کے عہد سے ہوتا ہے۔ بزرگ لیہہ میں سب سے اونچی چوٹی پر اڑ موکھر اور مندر، لوڑا اور انچین زنگپو کے عہد کے تمام گنپے اس دور کی یادگار ہیں۔ کشی نمگل کے بعد سے تمام لداخی راجوں نے اپنے نام کے آخری حرف کے طور پر لفظ نمگل رکھنا چاہا۔ جدید تحقیق نے بلا خوف تردید یہ بات ثابت کی ہے کہ لوڑا اور رنچن زنگپو کے عہد میں زنکار کے گنپوں کے علاوہ جن بردان گنپہ نمایاں ہے اور جو فن تعمیر کے نقطہ نگاہ سے الچی کی طرح ہے چھوڑ کر سب سے پہلے تھیسکے گاؤں میں نیرما محلے میں جو آجکل بالکل کھنڈر بن چکا ہے اس کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ اور پھر الچی، گرہ خالگو اور صومدو اور الچی کے گنپے الچی حیوس کور کے بارے میں سب سے تفصیلی کام، پروفیسر ڈیوڈ سنیل گورا اور ان کے معاون تادیش سکورلسکی نے کیا ہے۔ ان کی کتاب پہلی جلد جو چار سال پہلے منظر عام پر آئی۔ - Cultural Heritage of Laddakh ہے اس میں الچی کی فنی، تاریخی اور ثقافتی اہمیت پر اتنا لکھا ہے کہ باقی تمام گنپے پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور ان کی اہمیت دھندلی ہو جاتی ہے نو سو سال پرانا یہ گنپہ سو میٹر کے لگ بھگ زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہموار زمین پر دریا سندھ کے کنارے واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ لوڑا اور رنچن زنگپو نے بہت سارے بھکشوں کو سرینگر جو اس زمانے میں فنون لطیفہ کا مرکز تھا۔ مصوّری، ثقافتی، مجسمہ سازی، کشیدہ کاری اور کھدائی کی تعلیم کے لیے بھیجا واپسی پر انھوں نے ان گنپوں کی سجاوٹ میں فن کا وہ حسن و معنی آفریں مظاہرہ کیا کہ آج بھی وہ ویسے ہی تر و تازہ لگتے ہیں۔ اور کوئی ان کا مد مقابل اب تک پیدا نہ ہوگا دید منتر کی کتاب سے پہلے الچی کی اتنی شہرت نہیں تھی۔ ورنہ ڈاکٹر فرینکے سا مورخ، ترچی سا بالغ نظر، پیشک سا محقق اور مارکو لو سا صاحب فکر، الچی مہوس کو رکو نظر انداز نہ کرتے۔ الچی کی حالیہ شہرت میں مرحوم صنم نوربو صاحب کا بھی حصّہ ہے۔ انھوں نے ہی آتم جیت سنگھ کی توجہ اس اہم مرکز کی طرف دلائی تھی۔ جس کا انھوں نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے۔ ماضی میں الچی کے ساتھ ایک المیہ رہا ہے کہ وہاں مستقل طور پر دوسرے گنپوں کی طرح لامے نہیں رہتے اس لیے سردیوں میں چھت سے برف اتارا نہیں جاتا۔ نتیجے میں پانی ٹپکنے کی بنا پر شاہکار تصویریں خراب ہو چکی ہیں۔ یہ گنپہ باہر سے قطعی جاذب نظر نہیں اور گنپوں کی طرح نہ تو پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور نہ ہی عمارت کئی منزلہ۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی آپ کی آنکھیں لازوال نقش و نگاری، ماہرانہ رنگوں کی آمیزش، نازک عمدہ باریک اور حسین خطوط، رنگوں میں ناقابل یقین چمک اور کھدائی کا کام دیکھ کر حیران ہو جاتی ہیں۔ اور جتنی بار جائیں اتنا ہی زیادہ ان کاریگروں کی ذہانت کا قابل ہونا پڑتا ہے اور جس چابک دستی، توازن، آہنگ اور بصیرت سے گیارہویں بارہویں صدی میں بھگوان بدھ کے مختلف ادوار کے مختلف روپ، خود لوڑا اور راجہ نستی نمگل کی تصاویر دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ گنپہ کی عمارت تین حصّے میں ہے دو کھنگ یعنی اسمبلی ہال جہاں عبادت کرتے ہیں۔ لاکھنگ یعنی مندر اور صومو ارژیق یعنی عمارت ثالثہ۔ اس گنپے کے باہر ایک درخت ہے جو اپنی قسم کا سارے لداخ میں واحد ہے۔ کہتے ہیں یہ رنچن زنگپو کے ہاتھ کا عصا تھا۔ الچی کی دریافت از سر نو دریافت سے لوگوں کو یہ ترغیب ملی ہے کہ اب لوگ سپول گاؤں کے اوپر کی گپھا میں جو پرانے گنپے ہیں جنگ کے مد مقابل دریائے سندھ کے پار جفا رہیں ان کی فنی مذہبی اور تاریخی، اہمیت کو جان گئے ہیں۔ اور ان کا تحفظ

کر رہے ہیں۔ ایلچی کی تاریخی اہمیت ایک ہے اور ہمس کی دوسری۔ ہمس گمپہ نہ صرف ماضی سے ہی لدّاخ کا مشہور گمپہ ہے۔ بلکہ لدّاخ کے راجاؤں کا اسی گمپہ کے مرید ہونے کے ناطے لدّاخ کے راجگان کا ہمس گمپہ سے ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ ایک عہدنامے کی رو سے ہمس کی خوشی غمی میں راجہ لدّاخ اور راجہ لدّاخ کی خوشی غمی میں ہمس گمپہ کا ساتھ دینے کا معاہدہ ہوا ہے۔ اور اس پر آج بھی عمل پیرا ہیں ہمس گمپہ نہ صرف غیر منقولہ جائیداد کی وجہ سے بلکہ شاہراہ عام سے دور اور پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے وزیر زور آور سنگھ کے حملوں سے ہمیشہ بچتا رہا۔ اس لیے یہاں ماضی کے آثار تمام گمپوں سے زیادہ ہیں۔ اور بھکشو بھی زیادہ تعداد میں رہتے ہیں۔ لدّاخ میں بدھ مت کے ماننے والوں کی اکثریت اسی گمپہ کے پیرو ہیں۔ ہمس گمپہ چونکہ دور سے نظر نہیں آتا اس لیے آپ جب تک بالکل گمپہ کے پاس نہ پہنچیں اس کے جاہ و جلال بلندی، عظمت قدآوری کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہمس میں جہاں ان گنت چاندی اور سونے کی مورتیاں اور ستوپے ہیں وہاں کئی ایک اہم تاریخی اور مذہبی آثار بھی ہیں۔ ویسے ماضی میں ہمس کا کالا خزانہ نامی کمرہ ہر اقسام کی اشیاء کے ذخیروں سے بھرا پڑا تھا۔ جس میں کئی ایک نادر نایاب، اور قیمتی آثار بھی شامل ہیں اور اس خاص کمرے کا تالا ہمس کے بڑے لامہ اور راجہ لدّاخ کے نمائندہ دونوں کی موجودگی میں کھولا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ گورو سمبھاوا کا وہ تھنگکا ہے جسے ہر بارہ سال کے بعد درشن کے لیے کھولتے ہیں۔ موتی، چاندی، سونا اور دوسرے قیمتی پتھروں کو کمخواب اور زربفت میں جس نزاکت، فن کاری اور خوبصورتی سے پرو دیا گیا ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ امسال بارہ جون کو پھر بارہ سال پورے ہوتے ہیں ہمیس کی اہمیت کا اندازہ یوں کیجیے کہ آج جہاں گورو نانک کے پیروکار خالصہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ گوروجی وہاں گئے تھے اور گورو سمباوا کی تصویریں ان کی ہیں وہاں سے بہت سال پہلے نکولس نامی معروف سیاح ہمس میں ایک کتاب کی تلاش میں آیا تھا جس میں حضرت عیسیٰ کا ہمس جانے کا ذکر تھا۔ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں جو ہمس کا منیجر تھا۔ اس نے سوچا کہ انگریزوں کی حکومت تو ہے ہی اگر کہیں ایسا لکھا دیکھا تو وہ گمپہ کو اپنا مقدس مقام قرار دیں گے، ہڑپ کر جائیں گے۔ اسی خوف سے کتاب کو سرے سے ہی غائب کر دیا گیا۔

ہمس کے تحت کئی ایک گمپے ہیں جن میں سب سے اہم ہمس ہی لیہہ کے گرد و نواح میں واحد گمپہ ہے۔ جہاں کا سالانہ تہوار گرمیوں میں ہوتا ہے ۱۹۴۷ء تک جتنے بھی ملازم اور صاحب عزت یاتری آتے تھے ان کا اور ان کی سواری کے جانوروں کا سارا خرچہ گمپہ سے ملتا تھا۔ اصل میں تمام میلے گرمیوں میں ہی منعقد ہوتے تھے لیکن ۱۸۴۲ء سے جب سے ڈوگرہ راج کا نمائندہ وزیر وزارت گرمیوں میں لیہہ میں اپنا دفتر رکھتا تھا سرکاری ملازموں کی نہ صرف تعداد بڑھ جاتی تھی بلکہ وزیر وزارت کے نام پر اور خرچے کا بہانہ کر کے لوگوں پر بے حد مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ اس لیے انھوں نے ان میلوں کو سردیوں کے دنوں میں تبدیل کیا۔ آج تک یہ خیال تھا کہ سردی کے دن بے کاری کے دن ہوتے ہیں اس لیے سردیوں میں یہ میلے لگتے ہیں۔ یورو گمپہ جو سرینگر سے لیہہ جاتے ہوئے راستے پر سب سے پہلے یوں دکھائی دیتا ہے جیسے دیوی دیوتاؤں نے ساری زمین اور پہاڑوں کو کاٹ کے بیچ ویرانے میں اپنے ہی ہاتھوں سے ایک عظیم اور انوکھی عمارت کھڑی کر دی ہے، اسی گمپے کی شاخ ہے۔ اور راجہ جمیانگ کے عہد کے بعد کی تعمیر ہے۔ کیونکہ اس فرقہ کے بڑے لامہ کو پہلی بار مانسرور سے ایوکلوں کے پرکھوں نے خصوصی طور پر جم یانگ نمبگل کی بیماری کی شفاعت کے لیے بلایا تھا اور اسی کے ساتھ فیانگ گمپہ اور اس فرقہ کا اثر لدّاخ میں شروع ہوا تھا۔ آج بھی لدّاخ کے معروف اُمراء و رؤسا کے خاندانوں میں سے واحد ایوکلوں خاندان ہی اس گمپے کے پیروکار ہیں اور اس خاندان کی طرف سے پیش کردہ نذرانے و تبرکات آج بھی فیانگ گمپہ میں موجود ہیں۔

ابھی تو نئے محل کے دو منزلہ بھگوان بدھ کی اس لازوال مورتی کا ذکر ہوا جو تبتیا کے سات کے سات اصولوں کا نہ صرف مجسمہ ہے بلکہ فن ملمع کاری بلکہ تانبے اور پیتل کی ایک بے نظیر یادگار بھی۔ اس کی تعمیر کے لیے نیپال سے کاریگروں کا ایک خاندان لایا گیا تھا۔ جن کی اولادیں آج بھی چلنگ گاؤں میں موجود ہیں۔

تفصیل سے راجگان لدّاخ کے ستوک محل میں ذاتی عبادت گاہ کا ذکر بھی نہ ہو سکا جہاں اتنے نادر نایاب تھنگکے کی اور دوسری اشیاء ہیں کہ دیکھنے والا دنگ رہ جائے اور لدّاخ کے ثقافتی ورثے پر فخر کرے اور پھر سب سے جاذب نظر اور سب سے دلفریب، سب خوبصورت مصوّروں اور تصویر لینے والوں کا محبوب گمپہ ٹھیکسے، لیہہ سے ۱۸ کلومیٹر دور جنوب کی طرف ایک پہاڑی پر ایک حسین خواب کی طرح یہ ناقابل یقین شاہکار اپنی نظر میں ساری وادی کی وسعتیں سموئے کھڑا ہے۔ ساری عمارت جو مختلف طبقات پر مشتمل ہے۔ اور پھر لاموں کے چھوٹے رہائشی مکانات پر ایک اونچائی کی طرف رخ کیے یوں مل گئے ہیں۔ کہ دور سے الگ ہونے کا گمان تک نہیں ہوتا۔ یقین جانیے دیکھتے ہی دیکھتے دیو مالائی عمارت کی سی کیفیت دیکھنے والوں کے ذہن میں جنم لیتی ہے جیسے کہ وہ خوابوں کی دنیا میں ہو۔ اس گمپہ کی ایک شاخ دسکیت گمپہ نوبراہ میں ہے۔ اصل پرانا ٹھیکسے کا گمپہ وہاں سے چھ میل دور پاس کے نالے شاغمو میں ہے۔ زرد فرقے کا سب سے بڑا گمپہ ہی نہیں، روایتی معیار سے لدّاخ کے بڑے لاموں میں ٹھیکسے کا تو دوسرے درجے پر ہیں۔ پچھلے سال اس گمپہ میں ایک اور وسیع بلند اور قابل دید مندر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی اس سال دلائی لامہ کے دست مبارک سے رسم افتتاح کی توقع ہے۔ ریزونگ گمپہ اور اس کی شاخ سم تن منگ گمپہ جو کہ نوبراہ وادی میں ہے کا ذکر اس لیے نہیں کر رہا ہوں کہ ان کی اہمیت کم ہے، سچ جانیے عبادت، ریاضت، صفائی اور سادگی کا جہاں تک سوال ہے یہ دونوں گمپے بہت ہی مشہور ہیں۔ یہاں کے لامے ایک خاص لنگر سے کھاتے ہیں، سخت پرہیز کرتے ہیں۔ اگر کہیں ان میں سے کسی کو کام سے باہر جانا ہو تو گمپہ سے اپنا مقررہ راشن لے کر جاتا ہے۔ کہیں باہر کھانے کی اجازت نہیں۔ آج سے ایک سو دس سال پہلے ایک عام شخص اور اس کے بیٹے نے ریزونگ گمپہ تعمیر کیا تھا جو لولوچھو نامی ندی جو لیہہ سرینگر شاہراہ عام سے گذرتی ہے۔ اسی نام کا گاؤں جو چار مکانوں پر مشتمل ہے سے تیرہ چودہ کلومیٹر اندر جا کر پہاڑوں کے اس درے کے آخر میں یہ پرسکون گمپہ اپنے دامن میں سکیا موتی، جوترا اور بھگوان بدھ کے دوسرے روپ سے متعلق مورتیوں اور تھنگکس سے بھرا انکسوری سے یوں گم سم کھڑا ہے جیسے کہ کوئی یوگی

تپسیا کر رہا ہو یا ان ویرانوں میں کوئی فقیر چلہ کاٹ رہا ہو اس گمپہ کے گرد و نواح میں جنگلی جانوروں کی بستیاں اس بات کی دلالت کرتی ہیں کہ اہنسا پرمودھرما پر یہاں کس سختی سے عمل ہوتا ہے۔ اب اگر گرمیوں کے دن نہ ہوں تو خود چوکور، رام چوکور، ہرن، بھیڑیا۔ لومڑی اور دوسرے جانور دیکھ سکتے ہیں۔ گفتگو طول پکڑ گئی اور تسلی نہ ہوئی۔ اختتام پر اگر شائقین تاریخ، عاشقان دینیات، ماہران آثار قدیمہ، اور فنون مصوری ثقافتی اور سنگ تراشی کے طلبہ کو دعوت تحقیق دوں اور ایک ایسی دریافت کا ذکر کروں جو غیر معروف ہے مگر تاریخ ساز ہے گمنام ہے مگر حقیقت ہے۔ اور ساری ریاست بلکہ ملک کی تاریخ میں ایک نیا باب ہو سکتا ہے۔ لیہہ سے تین دن کی مسافت کے بعد کاکی النگشت کے نالے سے زانکار کی طرف ہے ایک پراسرار ویرانے میں اس سے بھی زیادہ پراسرار ایک غار ہے اور اس غار میں صدیوں سے واچوک چمن مویعنی خیو لنگ یوں براجمان ہے جیسے سارا ماحول ساری فضا محض اس تخلیق کے خاطر بنی ہو آس پاس اور درجنوں ہر طرف سلنگ ایک عجیب فطری فضا اور درمیان میں اصل سنگ ہیں کہ ناقابل یقین اور عجیب جادوئی سماں پیدا کرتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ سال ہا سال سے لوگوں کے نذر کیے ہوئے پرانے سکے وغیرہ آج بھی وہاں موجود ہیں۔ اس کے زائرین میں عام لوگوں کے علاوہ ریاستی اور مرکزی سرکار کے نہایت ذمہ دار افسران شامل ہیں۔ اور وہ اس ماحول فضا اور اس مسافیت اور قدرتی حسن سے بے حد متاثر ہیں

(سرینگر سے نشر)

چوڑیاں

مدثر بانو

چوڑیاں پہننے کا رواج قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ مختلف قبیلوں کی عورتیں مختلف قسم کی چوڑیاں استعمال کرتی تھیں۔ صدیوں پرانی روایات، گیتوں اور دوہوں میں ہم کو چوڑیوں کے اکثر ذکر ملتے ہیں۔ پتھر کے زمانے کی کھدائیوں، غاروں، تصویروں اور چٹانوں کے نقوش اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ عورتیں اپنی زیبائش میں اضافے کے لیے چوڑیوں کا استعمال بڑے ہی شوق سے کرتی تھیں۔ مختلف طریقوں اور مختلف چیزوں کی بنی چوڑیاں ہفتہ واری بازار، عرس اور میلوں میں بکتی تھیں گاؤں اور دیہات کی عورتیں دل میں بڑے ہی ارمان لیے میلوں اور ٹھیلوں میں جاتیں اور اپنی اپنی پسند کی چوڑیاں اور بناؤ سنگھار کی چیزیں خریدتیں۔

ابتدائی دور میں ہاتھوں کی سجاوٹ اور خوبصورتی کے لیے درختوں کے خوبصورت پھولوں کے گجرے بنائے جاتے جو ہاتھوں اور بازوؤں میں باندھے جاتے اور کان کے بالے بھی قدرتی پھولوں کے گجرے بنا کر استعمال کیے جاتے۔ جانوروں کا شکار کرنے کے بعد مختلف طریقوں سے ہڈیوں کی کانٹ چھانٹ کی جاتی ہاتھوں اور گلے کے ہار بنا کر استعمال کیے جاتے۔ ہاتھی دانت، مختلف درختوں اور پودوں کے بیج یا پھل سکھا کر درختوں کی چھالوں کے گودے کو دھاگے کے طور پر استعمال کرتے اور ان بیجوں کو موتی کے طور پر ان میں پروے جاتے جو بازار میں بکتے یا عورتیں خود ہی گھر میں بنا لیتی تھیں۔

جیسے جیسے زمانہ ترقی کی منزلیں طے کرتا گیا سنگھار کے مختلف طریقے ایجاد ہو گئے اور ساتھ ہی ساتھ خوب مقبول بھی ہوتے اور ہاتھوں ہاتھ لیے گئے۔ غوطہ خور جب سمندر کی بے پایاں و بے شمار قدرتی دولت، سیپی، موتی اور گھونگوں سے واقف ہوتے تو چوڑیوں میں سچے موتی خاص خوبی و خاص انداز سے جڑے جانے لگے۔ سیپی کو مختلف شکلیں دے کر ہاتھوں میں پہنا جانے لگا۔ اور وہی موتی و سیپی، انگوٹھی، گلے کی مالا، پازیب، بچھوے اور کانوں کے بالے کے طور پر استعمال ہونے لگے۔ ان کے نام بھی مختلف ہوتے ہیں گوٹ، کڑے، کنگن، دست بند یا بازو بند، پہونچیاں، جہانگیری اور ہاتھوں کے مختلف جڑاؤ زیور۔

راجہ مہاراجہ، مہارانیاں اور راجکمار گلے کی مالائیں اور بازو بند استعمال کرتے جن میں ہیرے جواہرات اور قیمتی پتھر اور زمرد عجیب عجیب تراش خراش کے ساتھ استعمال کرتے۔

مغل بادشاہوں اور شہنشاہوں کے محلّات میں استعمال ہونے والے زیورات اور چوڑیاں خاص کاریگروں سے بڑی خوبصورتی سے بنائی جاتیں۔ ان چوڑیوں میں قیمتی ہیرے، سچے موتی اور جواہرات مختلف ڈیزائن تیار کروا کر بنائے جاتے جن کے نام بھی شہزادوں اور شہزادیوں اور بیگمات کے نام پر رکھے جاتے۔ جیسے جہانگیری، پکھراج وغیرہ مغل شہزادیاں و بیگمات خاص خاص موقعوں پر پہننے کے لیے سونے اور چاندی کی نازک ترین چوڑیاں، کنگن، پہونچیاں تیار کرا دیتیں اور اپنے لباس کے رنگوں کے لحاظ سے اسی رنگ کے یاقوت و جواہرات استعمال کرواتیں جو دیکھنے میں بہت اچھے لگتے۔ دور دور سے نقاش بلاتے جاتے جو نازک جال بناتے اور ان میں موتی جڑے جاتے۔

اس زمانے کے مشہور کاریگروں نے کمال کی حد تک خوبصورت چوڑیوں کے لیے ایسے ایسے نازک نقش و نگار و میناکاری کے نمونے تیار کیے جاتے جو ابھی تک دیکھنے میں نہیں آتے۔ ملکہ نورجہاں کے زیورات نوادرات کے طور پر میوزیم میں دیکھے جا سکتے ہیں لیکن وہ بھی اب نظر نہیں آتے۔ ان نقوش اور ماہرین زیورات سازی کے پیچھے ان خوبصورت اور معصوم شہزادیوں کی پسند اور نازک مزاجی کا اندازہ ہوتا ہے۔

طلائی کام۔ سنہری و روپہلی تاروں سے سونے کے خوبصورت کڑوں پر اس طرح نگ اور سنہری ستارے جڑے جاتے کہ انھیں دیکھ کر یہ گمان ہونے لگتا جیسے ستارے جھلملا رہے ہیں۔ بادلے اور منقش تاروں سے جو سنہری اور روپہلی چمک دمک کیے ہوئے ہوتے موٹے کڑوں پر اسی نزاکت سے ہیرے اور زمرد جڑے ہوتے کہ دیکھنے والے کو ایسا لگتا کہ کئی چراغ روشن ہو گئے ہوں۔ سر شام محلات میں جب فانوس روشن کیے جاتے تو رات کی تاریکی میں گوہر آبدار عجیب سماں پیش کرتے۔ الماس و یاقوت و نگینے زیورات کی شان اور بڑھا دیتے۔ چوڑیاں کی کھن کھناہٹ کڑوں کی آواز اور شہزادیوں کے معصوم قہقہے ایک ترنم پیدا کر دیتے۔ شاہی محلات کی دلچسپی کے لیے سال میں ایک دفعہ مینا بازار لگتا جہاں ہر چیز کے دام چکائے جاتے۔ سامان زیادہ تر خواتین کے لیے ہی ہوتا۔

عام طور پر کانچ کی چوڑیاں ہر رنگ ہر وضع اور ہر سائز کی ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں مختلف ڈیزائن میں باریک سے باریک جن پر پوت لگائی جاتی ہے بازاروں میں ملتی ہیں۔

آج کل چوڑیوں کے نام اکثر فلموں کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ جیسے بابل کی گلیاں، جگنو، ریشم کی ڈوری، نیلا آسمان، ڈولی، کورا کاغذ وغیرہ وغیرہ۔ عام طور پر چوڑیاں مختلف ناموں سے پہچانی جاتی ہیں جیسے۔ سونابائی، طلائی کام کی چوڑی، ہرچھپا چوڑی۔ کانی بلوّر، حیدر آبادی گوٹ۔ مسالے کے لوٹ وغیرہ۔

ہندوستان میں مختلف مقامات چوڑی سازی کے لیے مشہور ہیں۔ جیسے حیدر آباد، نگوں، قیمتی پتھروں اور مسالے کی چوڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ لاک کے گوٹ بھی یہاں تیار کیے جاتے ہیں آجکل کٹ ورک کے گوٹ جن میں بڑے بڑے نگ استعمال ہوتے ہیں بہت مقبول ہو رہے ہیں چوڑیوں کے لیے دوسرا مقام راجستھان ہے۔ یہاں لاک کی چوڑیاں و گوٹ تیار ہوتے ہیں جن پر مختلف رنگوں اور پینٹ سے ڈیزائن ڈالے جاتے ہیں۔ اسطرح مارواڑ بھی چوڑیوں کیلئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ راجستھانی و مارواڑی چوڑیاں زیادہ تر مارواڑی اور راجستھانی خواتین استعمال کرتی ہیں۔ بنجارن عورتیں اکثر ہاتھی دانت کی بنی چوڑیاں پلاسٹک و سیلولائیڈ کی چوڑیاں پہنتی ہیں جو کہنیوں تک پہنی جاتی ہیں۔

چوڑیوں کا استعمال و انتخاب ہاتھوں کی جلد، رنگت اور بناوٹ کے لحاظ سے کیا جائے تو یہ سونے پر سہاگے کا کام کرتی ہیں۔ سڈول ہاتھ خوبصورت تصور کیے جاتے ہیں جن میں مناسب رنگ و مناسب ناپ کی چوڑیاں بہت ہی بھلی لگتی ہیں۔ گوری رنگت والی جلد پر ہلکے و گہرے دونوں رنگ اچھے لگتے ہیں۔ گندمی رنگ پر ہلکے رنگ بھلے لگتے ہیں۔

ہاتھوں کی خوبصورت کو دوبالا کرنے کے لیے مہندی کے حسین و سرخ گل بوٹے اور بھی بہار دیتے ہیں۔ لمبی لمبی مخروطی انگلیوں کی سجاوٹ مہندی سے دوبالا ہو جاتی ہے۔

خوشی کے موقعوں پر مہندی کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ شادی بیاہ، عید، تہوار اور مختلف تقریبات میں مہندی کا استعمال خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جشن میں ایک

دلکشی، شادی بیاہ کے موقعوں پر مہندی لگوانے کے لیے خاص عورتیں آتی ہیں۔ جو مہندی لگانے کا خاص اہتمام کرتی ہیں۔ خوبصورت ہاتھوں اور پیروں کو انوکھے انداز سے حسن بخشا جاتا جن پر خوبصورت لورنگی چوڑیاں اور مختلف بیل بوٹوں کے گوٹ خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ شادی بیاہ کے وقت بڑے بڑے بٹوں میں خاص مسالے ڈال کر مہندی ایک دن پہلے بھگوئی جاتی اور تمام رات مہندی لگانے کا پروگرام چلتا۔ گیت گائے جاتے۔ ڈھولک پر تھاپ پڑتی اور مہندی لگانے کی رسم ہوتی اور تمام مہمانوں میں مہندی تقسیم ہوتی۔

مہندی کے لیے گجرات مارواڑ اور راجستھان مشہور ہیں۔ وہاں کی خواتین مہندی کی سرخی کو گہرا کرنے کے لیے مختلف چیزیں مہندی میں ملاتی ہیں۔ چاندی کی خاص قسم کی خوبصورت نازک کاڑیاں بنوائی جاتی ہیں۔ جن کی مدد سے بہت ہی خوشنما ڈیزائن ہاتھوں اور پاؤں پر ڈالے جاتے ہیں۔ یہ مہندی دو دن تک ہاتھوں پر بغیر دھوئے رکھی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ مہندی کا رنگ گہرا کرنے کے لیے مہندی کو املی اور چائے کی پتی کے اوٹنے ہوئے پانی میں لگانے سے دو گھنٹے پہلے بھگویا جاتا ہے۔ کتھا بھی استعمال کیا جاتا ہے ڈیزائن ڈالنے کے بعد لیمو اور شکر کا پانی لگایا جاتا ہے تاکہ مہندی ہاتھوں سے جھڑ نہ جائے ناخن سرخ کرنے کے لیے بجائے نیل پینٹ لگانے کے تھوڑا سا لائف بوائے صابن کا چورا کر لیجئے اس میں تھوڑا سا چونا ملائیے اور ناخنوں پر لگائیے جب چونا سوکھ جائے تب ناخن پر سے ہٹا دیجئے۔ اس پر بھیگی ہوئی مہندی لگائیے ناخن بہت سرخ ہو جاتے ہیں نیل پینٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

مدثرہ بانو ایم اے، ایم ایڈ
مکان نمبر ۴-۲۶-۲۳-۱ شاہ بازار اورنگ آباد دکن

شمع فروزاں

کبیر احمد جائسی

"زیادہ مال و اسباب اکثر فتنوں اور کلفتوں کا سبب ہوتا ہے" حضرت علیؓ کے اس ارشاد میں زیادہ کا لفظ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ حضرت علیؓ نے مال اور اسباب کو فتنے اور پریشانیوں کا سبب قرار نہیں دیا بلکہ ان کی زیادتی کو سبب بتایا ہے۔ غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے کتنی سچی اور حکیمانہ بات چند الفاظ میں بیان فرمادی ہے۔ مال و اسباب اور ان کی ضرورت کا احساس لازمۂ زندگی ہے۔ اگر مناسب مقدار میں انسان کو مال و اسباب حاصل نہ ہوگا تو وہ اپنے سماج کے لیے بھی درد سر ہوگا اور خود اپنی ذات کے لیے بھی۔ سماج کے لیے تو یوں کہ وہ ہر شخص کا دست نگر ہو کر در در پر گدائی کرتا گھومے گا اور اپنے لیے یوں کہ وہ مال و اسباب فراہم کرنے کی تگ و دو میں اپنا جو وقت صرف کرتا ہے اگر اس کو مناسب مقدار میں مال و اسباب ملے ہوتے تو وہ یہی وقت سماج کی بھلائی اور خدا کی عبادت میں صرف کر سکتا تھا۔ اس لیے مال و اسباب بذات خود نہ کوئی بُری چیز ہیں اور نہ ہی فتنہ و فساد کا سبب بنتے ہیں۔ البتہ مال و اسباب کی زیادتی ضرور فتنہ و فساد کا سبب بنتی ہے جس کی جکڑ بندیوں میں گرفتار ہو کر انسان نہ دین کا رہ جاتا ہے اور نہ ہی دنیا کا۔ اس کو صرف ایک ہی دھن رہتی ہے کہ کسی بھی طرح ہو، کسی کا حق مار کر ہو، کسی کو بھی نقصان پہونچا کر ہو اس کے مال و اسباب میں اضافہ ہوتا جائے۔ مال و اسباب کی محبت اس کو اعلیٰ انسانی جذبات سے عاری کر دیتی ہے وہ نہ کسی کا بیٹا رہ جاتا ہے نہ باپ، شوہر رہ جاتا ہے نہ بھائی، نہ عزیز نہ رشتہ دار، اس کا ناطہ صرف مال و اسباب سے جڑ کر رہ جاتا ہے اور مال و اسباب کی دنیا اس کو اس طرح گرفتار کر لیتی ہے کہ وہ اپنے سے باہر کی وسیع اور رنگا رنگ دنیا کی طرف سے نگاہیں پھیر کر اپنی لالچ اور خواہشوں کی دنیا کا اسیر ہو کر رہ جاتا ہے اس لیے انسان کو مال کی زیادتی اور فراوانی سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ خدا انسان کو اتنا مال و اسباب دے کہ وہ دوسروں کا دست نگر نہ ہو مگر مال و اسباب کی اتنی فراوانی بھی نہ ہو کہ اس کی محبت میں گرفتار ہو کر دنیا اور عاقبت دونوں کو فراموش کر دے۔

ضیاء الدین نخشبی نے ایک حکایت بیان کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد تھا جو ستّر سال سے خدا کی عبادت میں مصروف تھا۔ اتنے طویل عرصہ تک عبادت کرنے کے بعد اس کو ایک حاجت پیش آئی اور اس نے خدا سے حاجت روائی کی دعا کی جو قبول نہ ہوئی اس پر وہ اپنے نفس سے بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ اے نفس اگر تیری عبادت و ریاضت میں خلوص ہوتا تو میری دعا ضرور قبول ہو گئی ہوتی وہ اپنے نفس پر پیچ و تاب کھانے لگا اور اس پر سختی کرنے لگا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس پیغام بھیجا کہ اس زاہد سے جا کر کہہ دو کہ نفس پر ایک گھنٹہ کا عذاب ستّر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ نخشبی کی اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو صرف عبادت و ریاضت ہی میں اپنے آپ کو مشغول نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اپنے نفس کا بھی جائزہ لیتے رہنا اور اس پر سختی کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کا نفس اس کے قابو میں رہے اور اس کی عبادت و ریاضت واقعی عبادت و ریاضت بن جائے۔ اگر کسی انسان کی عبادت و ریاضت واقعی عبادت و ریاضت نہیں بنتی تو وہ اس کے وجود کے لیے ایک طرح سے ہلاکت ہوگی۔ یعنی وہ دنیا کی تمام لذتوں، خوشیوں، آرام و آسائش سے تو ضرور منہ موڑ لے گا مگر اس کی عبادت و ریاضت کا جو اصل مقصد و منشا ہے اس تک نہ پہونچ سکے گا۔ یعنی اس کی تمام عبادت و ریاضت بے کار جائے گی اور وہ ان حلال چیزوں سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا جن کو برتنے کی اجازت خدا نے دی ہے۔ اس لیے انسان کو ہر ہر لمحہ اپنے نفس کا احتساب کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کی ظاہری عبادت و ریاضت اس کی ہلاکت کا سبب نہ بنے۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ:- خود غرضی

سے گفتگو کی۔ آپ راجستھان میں سفر کر رہے تھے کہ کہیں اذان کی آواز سنی جس سے آپ بے حد متاثر ہوئے۔ آپ نے ۱۶۹۴ء میں انتقال کیا۔ آپ کے ماننے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں جنہیں مسلمان بھی ہیں جو پران ناتھی کہلاتے ہیں نیز ان کی کتاب مقدس کا نام قلزم شریف ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب مختلف مذاہب کے موتیوں کو وحدت کی مالا میں پرو جاتا ہے، تب لوگوں کو ان کے صحیح معنوں کا پتہ چلتا ہے" وہ اسمیں ہرگز یقین نہیں رکھتے تھے کہ کوئی ایک مذہب دوسرے سے بلند اور بالاتر ہے۔

ہماری دھرتی پر لاکھوں برس سے رشی، منی، پیغمبر مصلح آتے رہے ہیں اور یہ ملک تمام عالمی مذاہب کا ایک خوبصورت سنگم ہے، جہاں طرح طرح کے رنگ ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ ایک ہم آہنگی اور تناسب بھی ہے، جسے ہم وحدت فی الکثرت کہتے ہیں۔ ہماری تہذیب ایک ملی جلی تہذیب ہے جس میں تمام مذاہب اور قوموں کے اثرات ملتے ہیں۔

جس سرزمین کو کرشن جی، رامچندر جی، حضرت بدھ، جین منیوں، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور گرونانک جیسی عظیم ہستیوں نے پاک و صاف کیا ہو، ہمارا بھی فرض ہوتا ہے کہ ہم اس کے حسن و نکھار میں اضافہ کریں۔ اپنی خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو ترک کر کے اپنے سماج کو ایک ایسا گلدستہ بنائیں جو پوری دنیا کے لیے مثال ہو اور سب اس پر رشک کریں۔

(اردو مجلس دہلی سے نشر)

طنز و مزاح

کلرکوں کی کانفرنس

ہاشم عظیم آبادی

جب حاضرین جلسہ کی چیخ و پکار انتہا کو پہنچ گئی۔ تو ایک مرئل سے حضرت ڈائس پر تشریف لائے۔ اور آتے ہی انھوں نے اس طرح لب کشائی فرمائی جیسے دم توڑتا ہوا مریض کچھ وصیت کرنے کی کوشش کرے۔ وہ بولے "میں ایک عرصہ سے کوشاں تھا کہ کلرک بھائی یکجا ہو کر اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ بچار کریں۔ اس کوشش میں مجھے ایک حد تک کامیابی ضرور ہوئی ہے مگر اس کو کیا کہا جائے کہ ابھی تک بہت سارے حضرات تشریف نہ لا سکے ہیں۔ پھر بھی میں آپ کو زیادہ زحمت انتظار نہ دوں گا ...... بلکہ لیجئے جلسہ کی کارروائی شروع ہی کر رہا ہوں ..... جی ہاں، سب سے پہلے میں جناب بھکاری سے درخواست کروں گا کہ وہ تشریف لا کر اظہار خیال فرمائیں ...... ارے لاحول ...... کیسی بھول ہوئی مجھ سے۔ ابھی تک صدر کے انتخاب کا خیال ہی نہ آیا ..... مگر سوال یہ ہے کہ صدارت کے لیے نام پیش کروں تو کس کا۔ کیونکہ اس کانفرنس کی صدارت کے لیے اپر ڈویزن کے جس کلرک کا چناؤ کیا گیا تھا۔ انھوں نے شرکت سے معذوری کا اظہار فرمایا ہے۔ آج ان کے یہاں ڈلیوری ہونے والی ہے ...... لہٰذا اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو میں ہی صدارت کا اہم فرض انجام دوں ... (آوازیں :۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں، بس جلسے کی کارروائی جلد شروع ہو .... انتظار کرتے کرتے حلیہ بگڑنے لگا ہے۔

ہاں تو اب میں بحیثیت صدر محترم مسٹر بھکاری سے درخواست کروں گا کہ وہ جلد از جلد تشریف لائیں۔ یہ رہا مائک۔

بھکاری صاحب گہر افشانی فرماتے ہیں :۔

" دوستو، بزرگو اور بھائیوں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اب ہمارے اندر بھی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہمیں اس بات کا احساس ہو چلا ہے کہ ہمارا شمار گئے گذرے لوگوں میں ہے۔ بلکہ ہم اپنی زندگی کو جانور کی زندگی سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھے کہ اگر صحیح معنوں میں کسی کی حالت ناگفتہ بہ ہو سکتی ہے تو وہ ہماری ہی مظلوم ہستی کہ جس پر آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں۔ دور کیوں جائیے۔ میں خود اپنی بات کہتا ہوں۔ ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا میں۔ بڑے چاؤ چوچلے سے میری پرورش ہو رہی تھی۔ جوان ہوئی، شادی ہوئی اور پھر کلرک کی لعنت کا پھندا گلے میں پڑا۔ ایک غریب کلرک کو جو تنخواہ ملتی ہے وہ ظاہر ہے۔ تاہم ایک طرف آمدنی محدود اور دوسری طرف اولاد کی فراوانی۔ تادم تقریر یہ خاکسار دس بچوں کا باپ ہے لوگ کہتے ہیں بڑے خوش نصیب ہو۔ مگر کوئی مسخرا یہ نہیں دیکھتا کہ آمدنی کتنی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ صبح سے شام تک کھٹنے کے بعد بھی وہی ملتا ہے جو ملنا چاہیے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پیسے کم اور خرچ کی صورت زیادہ۔ تو مجبوراً ہر ماہ کی پندرہ تاریخ ہی سے بیوی اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے واسطے ادھر سے ادھر قرض لینے کی نوبت آ جاتی ہے۔ کبھی ان کے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں تو کبھی اُن سے توقع کر رہا ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے میرا نام بھکاری رکھ چھوڑا ہے۔ جانے دیجئے دنیا والے مذاق اڑانے پر آ جاتے ہیں لیکن کسی کی مجبوری پر غور نہیں کرتے ..... میری سمجھ میں نہیں آتا یارو، کہ ہم کلرک بھائی اس قدر اللہ کی رحمت سے کیوں دور ہیں کہ بغیر قرض کے ہانڈی نہیں چڑھتی۔

اب جناب چڑچڑے صاحب تشریف لائیں جناب صدر نے پکارا۔

چڑچڑے صاحب کی صورت پر چڑچڑے پن کے آثار اس قدر نمایاں تھے کہ دور ہی سے دیکھ کر کوئی اس کا اندازہ کر لے۔ انھوں نے مائک کے سامنے کھڑے ہو کر دو چار مرتبہ زور زور سے ہیلو ہیلو کہا اور جب یقین ہو گیا کہ ان کی آواز پھیل رہی ہے تو یوں گویا ہوئے۔

" میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ کچھ احباب میرا نام سن کر مسکرا رہے ہیں۔ تو یہ آپ کا حق ہے۔ میں اسے چھین تو نہیں سکتا لیکن اگر کوئی انصاف سے کام لے تو یہ میرا دعویٰ ہے کہ ہم سو فی صدی کلرک بھائی چڑچڑے مزاج کے ہو ہی جاتے ہیں۔ اب اس چڑچڑے پن سے فائدہ اٹھا کر کوئی کسی کا نام ہی ایسا نامعقول رکھ دے تو اس کا کیا علاج۔

میں خود اپنے ہی متعلق عرض کروں۔ میں پڑھنے کے زمانے میں اس قدر ہنس مکھ اور ہنسوڑ تھا کہ میرے کالج کے احباب نے میرا نام "گل خنداں" رکھ چھوڑا تھا۔ لیکن فلک کج رفتار کو میرا یہ ہنسوڑ پن پسند نہ آیا۔ اور زندگی بھر رلانے کے لیے ایک ہی گردش میں اس نے مجھے کلرک بنا چھوڑا۔ شادی تو آپ کی دعا سے ہو ہی چکی تھی۔ کلرکی میں آنے کے بعد جس تاریخ کو دو روپیہ سالانہ increment ملا اسی روز اہلیہ محترمہ نے اعلان کیا کہ خیر و خوبی سے ان کا پاؤں بھاری ہے۔ تو میں نے ہی کیا پورے گھر والوں نے کہا کہ یہ پہلا موقعہ increment فال نیک ہے۔ لیکن چند ہی روز بعد دفتر کے ایک کام میں بلنڈر ہو جانے کے باعث چھ سال کے لیے میرا increment روک دیا گیا لیکن اس چھ سال کے عرصۂ طویل میں اللہ پاک نے مجھے increment فرزندی سے محروم نہ رکھا۔ غرضکہ اس قلیل آمدنی میں خرچ کی رفتار جس تیزی سے بڑھی اس کا اندازہ کلرک بھائی کر سکتے ہیں۔ اور خاصکر وہ جو کثیر الاولاد ہیں ..... تو بھائیوں سب سے پہلے میرے چہرے کی آب و تاب رخصت ہوئی۔ پھولا ہوا کلہ پچکنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہوا۔ جو روز بروز بڑھنے لگا۔ یہ تو لازمی امر تھا۔ دفتر میں رہیے تو بڑے بابو سے جھک جھک۔ صاحب سے تو تو میں میں۔ گھر میں رہیے تو یہ فکر کہ چنتے منے کی اسکول کی فیس ادا کرنی ہے۔ بنئے کا تقاضا سر پر ہے دودھ والا کہیں دودھ دینا بند نہ کر دے۔ مکان مالک الگ دھمکا رہا ہے ..... تو یہ ہے ہماری زندگی۔ ہم کسی کام کے نہیں رہے۔ ہماری زندگی اور کولہو کے بیل کی زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے ..... تو آج یہی ہمیں سوچنا ہے کہ ہم کون سا ایسا رویہ اختیار کریں کہ ہماری حالت سدھرے۔ ہمارے بعد ہماری اولاد اور ہماری بیواؤں کی زندگی چین سے بسر ہو۔ (چونک کر) ..... ارے معاذ اللہ، یہ تو غضب ہی ہو جاتا ابھی۔ بات یہ ہے کہ صاحب بہادر کے لڑکے کو ٹیوشن پڑھانے کا وقت ہو گیا ہے۔ دیر ہو جانے پر صاحب کی پھٹکار سننے کی نوبت آ جاتی ہے ..... آخر کریں تو کیا کریں۔ یہ کلرکی ہی تو روزی کا ٹھیکرا ہے"۔

صاحب صدر نے پکارا "اب گھسیٹا بابو تشریف لائیں"۔

گھسیٹا بابو کی تقریر ملاحظہ ہو :۔

" سب سے پہلے میں جناب صدر سے معذرت طلب کروں گا کیونکہ اس کانفرنس کی شرکت کے لیے مجھے دو گھنٹہ قبل ہی آ جانا چاہیے تھا۔ لیکن مجبوری یہ ہوئی کہ جس مہاجن سے میں نے روپے قرض لے رکھے ہیں، عین وقت پر آ گیا بارے میرا اشارہ پا کر اہلیہ نے اسے کہلا دیا کہ وہ گھر میں نہیں

ہیں دو گھنٹے بعد آئیں گے۔ یہ سن کر وہ مہاجن کمبخت دروازے ہی پر دھونی رما کر بیٹھ گیا۔ اب میں گھر سے نکلوں تو کیوں کر۔ جب دو گھنٹے تک میں بقول اہلیہ گھر واپس آتا دکھائی نہ دیا تو وہ مردود نہ جانے کیا کیا بکتا ہوا وہاں سے سدھارا اور میں بگٹٹ بھاگا کانفرنس میں شرکت کے لیے آ رہا ہوں۔ لہٰذا امید قوی ہے کہ جناب صدر میری اس مجبوراً تاخیر کو نظر انداز فرمائیں گے...... اور چوں کہ آج صبح ہی سے پیٹ میں مروڑ اور کچھ ہیضے کے بھی آثار ہیں اس لیے زیادہ دیر تک تقریر نہ کر سکوں گا۔ اس کے علاوہ اس مہاجن کی صورت میرے خیالات کی روانی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ اب مجھے یہ فکر ستا رہی ہے کہ اس کانفرنس سے واپسی کے بعد کہیں وہ مہاجن دروازے ہی دھونی رمائے ملا تو میں گھر کے اندر کیسے داخل ہو سکوں گا..... پھر بھی بحیثیت مقرر کے اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے ہم کلرکوں کی مجبوریوں اور بے چارگیوں کا..... بھائیو! رونے کا مقام ہے، خدا کی قسم پندرہ تاریخ کے بعد ہی سے ہم کلرک بھائی دوسروں کے دست نگر بن جاتے ہیں۔ ہم سوچتے بہت ہیں۔ لیکن کچھ کر نہیں پاتے میں اس وقت سب کلرک بھائیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ خدا گواہ ہے کہ ہم کلرک لوگ فضول خرچی کو راہ نہیں دیتے۔ بلکہ ہم لوگ اس قدر سوچ بچار سے کام لیتے ہیں کہ اگر سگریٹ کا شوق بھی کریں گے تو دوسروں سے مانگ کر۔ سینما بھی اسی حالت میں جاتے ہیں جب کوئی ہمیں لے جائے۔ ہماری کفایت شعاری کا یہ عالم ہے کہ سگریٹ کے ڈبہ میں بیڑی رکھ کر اپنا بھرم قایم رکھتے ہیں۔ پھر بھی ہماری حالت جس قدر ناگفتہ بہ ہے وہ جناب صدر کی توجہ اگر ہمارے حالت زار پر رہی تو انشاء اللہ ہم بہت جلد اپنی مشکلات پر قابو پا سکیں گے اور کلرک کہلانے پر بھی افسروں کی طرح ٹھاٹ سے زندگی گذار سکیں گے۔"

"اب جناب "حواس باختہ" تشریف لائیں"، جناب صدر نے پکارا۔

حواس باختہ صاحب نے جو اپنا نام سنا تو وہیں سے چلائے "جی" ابھی آیا سر۔

پنڈال کے سارے کلرک ہنسنے لگے۔ یہ حضرت تو واقعی اسم بامسمیٰ نکلے۔ شاید انھوں نے خبطگی میں یہ سمجھا کہ انھیں ان کے خدائے مجازی یعنی صاحب بہادر نے پکارا...... جب وہ اپنے حواس میں آئے تو مائک کے پاس آ کر بولے "دوستو! میں کلرک کیا، کلرک ابن کلرک ہوں۔ لیکن لعنت بھیجتا ہوں اس کلرکی پر جس نے مجھے نہ تو دنیا ہی کا رکھا اور نہ دین کا..... دنیا کا اس لیے نہیں کہ دفتر میں دن رات گھسنے کے باوجود اپنی بہت ساری ضروریات تک پورا کرنے کا اہل نہیں۔ میری زندگی بس مشینری زندگی ہے۔ فرق صرف یہی ہے کہ ایک مشین بچہ پیدا نہیں کر سکتی اور میں ایسا کر سکتا ہوں... جی چاہتا ہے کہ سب چھوڑ کے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو

مگر پھر یہ خیال آتا ہے کہ آخر میں اس طرح اپنے بال بچوں کو چھوڑ کیسے دوں۔ وہ بیچارے میرے سہارے سہارے جیتے ہیں..... اور دین کا اس لیے نہیں رہا کہ بار افکار سے طبیعت نماز، روزہ اور تلاوت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتی۔ قسم ہے آپ حضرات کے سروں کی کہ اگر طبیعت پر جبر ڈال کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو خضوع اور خشوع کا فقدان رہتا ہے۔ ٹھیٹھ لفظوں میں یوں سمجھیے کہ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا..... لیکن اب انشاء اللہ وقت آ گیا ہے کہ ہم سارے مشکلات کا حل نکال لیں۔ اور اس کلرکی کی لعنتی زندگی کے باعث جس قدر ہم مصیبت کا شکار رہے ہیں اسی قدر ہماری زندگی شاندار اور باعث فخر ہو..... خدا کی قسم اگر جناب صدر کی توجہ اسی طرح ہم پر رہی تو وہ دن دور نہیں کہ ہمارا مستقبل شاندار اور درخشاں نظر آئے۔

"اب جناب صاف گو صاحب تشریف لا کر اظہارِ خیال فرمائیں"، جناب صدر نے پکارا۔

"دوستو۔ جناب صدر کا مجھ پر یہ احسان عظیم ہے کہ انھوں نے مجھے بھی اسی نام سے یاد کیا جس نام سے مجھے دنیا والے یاد کرتے ہیں۔ گویا صاف گوئی ایک فعل حماقت ہے جس کا میں شکار ہو رہا ہوں۔ یوں ہر شخص واقف ہے کہ میرا نام نور محمد ہے لیکن میری صاف گوئی نے مجھے اس حد تک پہنچایا ہے کہ جناب صدر نے بھی مجھے صاف گو کے نام سے یاد فرمایا۔ بہرحال تقریریں تو میں نے بہت سنیں۔ کلرک بھائیوں نے اپنا اپنا دکھڑا بیان کیا۔ اپنی تنگدستی اور مفلسی پر روشنی ڈالی۔ زمانہ کی ناسازگاری کے خوب خوب رونا روئے لیکن کسی نے ابھی تک اس بات پر روشنی نہیں ڈالی کہ ہماری حالت ایسی کیوں ہے۔ کیا یہ خدائی لعنت ہے کہ کلرک ہوتے ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ جی نہیں۔ میں یہ بانگ دہل کہہ سکتا ہوں کہ ہم سارے کلرک جو جناب صدر کے سامنے اپنے حالات اور اپنی پریشانیوں کا رونا رو رہے ہیں اس کے ذمہ دار زیادہ تر وہ خود ہیں۔ وہ خود ہی ایسے حالات پیدا کرتے ہیں کہ عمر بھر اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔ معاف کیجیے گا۔ میں ذرا صاف گوئی سے کام لے رہا ہوں۔ میرے کہنے کی غرض یہ ہے کہ ہمارے کلرک بھائی کچھ بھی دور اندیشی کو راہ نہیں دیتے اور کبھی بھی ان کی یہ کوشش نہیں ہوتی کہ خرچ آمدنی کے مطابق ہو۔ اکثر و بیشتر احباب تو ایسے شوقین ملیں گے کہ محدود آمدنی کے باوجود دوسری شادی پہلی بیوی کی موجودگی میں رچا لیتے ہیں۔ ایسا کیوں۔ کیا یہ حماقت اور کم عقلی نہیں ہے...... (آواز:۔ بیٹھ جائیے بیٹھ جائیے۔ ہم لوگ ایسی مہمل تقریر سننا نہیں چاہتے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے..... مارو۔..... مارو.....

جناب صدر مداخلت کرتے ہیں۔

"ارے بھائیو۔ یہ آپ لوگ مارو مارو جو چلا رہے ہیں تو کس کو مارنا چاہتے ہیں۔ اپنے ہی ایک مظلوم بھائی کلرک کو جس کا قصور صرف یہ ہے کہ آپ کی کمزوریوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جناب صاف گو نے جو کچھ بھی فرمایا وہ میرے خیال میں قابل غور ہے۔ دوسری شادی کے متعلق جو ابھی جناب صاف گو نے اشارہ کیا ہے وہ تو مجھ پر مجھ پر بیتی ہے۔ میں بھی قلیل آمدنی کے باوجود صرف اولاد کی خاطر دوسری شادی کے چکر میں پڑ گیا۔ لیکن فطرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ دوسری بیوی کا گھر میں قدم رکھنا تھا کہ میری پہلی بیوی کا بانجھ پن جاتا رہا۔ اور پھر جو دونوں بیویوں کے درمیان بچہ کشی کا مقابلہ شروع ہوا تو بس اللہ دے اور بندہ لے..... غالباً میرے دوست صاف گو پر بھی یہ ہی حادثات گذرے ہیں۔ جس کی طرف ابھی ابھی آنجناب نے اشارہ کیا ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ لوگ ان کی باتیں سننے کو تیار نہیں۔ بلکہ اور الٹا اس غریب کو مارنے کی دھمکی دی جا رہی ہے...... تو اے بھائیو۔ جب آپ حضرات جناب صاف گو کی تقریر سننا نہیں چاہتے تو اب میں ہی اپنی صدارتی تقریر شروع کرتا ہوں.... یعنی ابھی جتنی تقریریں ہو چکی ہیں۔ ان سے مجھے قطعی اتفاق ہے لہٰذا انھیں باتوں پر روشنی ڈال کر آپ کا وقت برباد کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ ہاں اس ضمن میں دو چار باتیں ضرور عرض کروں گا، چاہے وہ کڑوی کیوں نہ معلوم ہوں۔ یعنی ہم سارے کلرک بھائی کلرک کو اتنا برا نہ سمجھیں جتنا کہ ہم لوگ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ذریعہ ہے روزی حاصل کرنے کا اور حقیقت یہ ہے کہ روزی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ہم لوگ اس کا صحیح مصرف نہیں جانتے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چادر کی لمبائی کے مطابق پاؤں نہیں پھیلاتے۔ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں۔ پہلے سے اپنا بجٹ بنا کر نہیں رکھتے اندھا دھن خرچ کرتے ہیں۔ سینما دیکھتے ہیں۔ خواہ مخواہ بھی ادھار لیا کرتے ہیں۔ ایک بیوی کے رہتے دوسری بیوی بیاہ کر لاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عمر بھر جھک مارتے ہیں اور الٹا کلرکی کو برا کہتے ہیں۔ اپنی اولاد کو ایسی ناقص تعلیم دلاتے ہیں کہ وہ غریب سوائے کلرکی کے کچھ اور نہ کر سکے.....

"ارے معاذ اللہ!..... بھائیوں ابھی ابھی مجھے یہ پرزہ ملا ہے۔ میری اہلیہ نے لکھا ہے کہ صاحب بہادر میرے گھر آئے تھے۔ اور مجھے نہ پا کر واپس چلے گئے"۔ بات یہ ہے بھائیو کہ میں نے اس کانفرنس میں شرکت کے لیے اور ساتھ ہی اہتمام کے خیال سے دفتر میں ایک درخواست بھیج دی تھی کہ میری خوش دامن اچانک ہیضہ کر کے انتقال کر گئی ہیں... تو وہ ہی غالباً صاحب بہادر میرے گھر از راہ اخلاق پرسے کو آئے ہوں گے۔ یقین ہے کہ حقیقت حال سے واقفیت ہو گئی ہوگی..... میرے اللہ! اب کیا ہوگا۔ لعنت ہے اس کانفرنس پر جس کی وجہ سے میری نوکری خطرے میں پڑی..... یارو، اب جلسہ برخاست کرتا ہوں۔ اگر صاحب کے عتاب سے بچ گیا اور میری روزی کا ٹھیکرا نہ ٹوٹا تو پھر کل انشاء اللہ ریزولیوشن بھی پاس ہو جائیں گے۔ فی الحال میں اپنے کو اور سبھی کلرکوں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(پٹنہ سے نشر)

حیوانات میں رنگ اور انکی اہمیت

محمد عبدالوحید

حیوانات کے جسم کی سب سے نمایاں اور جاذب توجہ خصوصیات ان کا رنگ ہے۔ گو تمام حیوانات کے رنگ دلکش نہیں ہوتے لیکن اکثر گروہ ایسے بھی ہیں جو اپنے رنگوں کی وجہ سے ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں حیوانات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے رنگوں کا مطالعہ جتنا دلچسپ ہے اتنا ہی اہم بھی ہے۔ کیوں کہ خوش نما رنگ محض شعراء اور ادیبوں کے جمالیاتی ذوق کی تسکین ہی نہیں کرتے بلکہ رنگوں کی ترقی یافتہ شکلیں اور کاملیت قدرت کے ایک خاص مظہر یعنی توافق کا باعث بنتے ہیں۔

رنگوں کی پیدائش کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ سفید نور کے راستے میں مخصوص قسم کے مادے خارج ہو جاتے ہیں جنھیں لون کہا جاتا ہے۔ لون نور سے مخصوص رنگوں کی شعاعوں کو جذب کر لیتے ہیں اور بقیہ کو منعکس ہونے دیتے ہیں۔ مثلاً ہیموگلوبن (Haemoglobin) میں جس کے باعث خون کا رنگ سفید نظر آتا ہے یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ صرف سرخ رنگ کی شعاعوں کو منعکس کرتا ہے اور بقیہ تمام کو جذب کر لیتا ہے۔

رنگوں کی پیدائش کا دوسرا سبب جسم کی اپنی سطح ہے جس پر روشنی پڑنے سے نور کی شعاعیں منعطف ہو کر مختلف رنگوں میں بٹ جاتی ہیں جیسے کسی شیشے کے ذریعہ حیوانات میں رنگ لون کی موجودگی اور ان کی ترتیب یا سطح کی غیر شفافیت کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

لونی ذرات حیوان کے بیرونی جسمی خلیوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان خلیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو سادہ لونی خلیے جس سے جانور میں مستقل رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے لون بردار خلیے جن کی ساخت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ جانور اپنا رنگ بدل سکتا ہے۔ مثلاً گرگٹ۔ ان خلیوں میں لانبے شعاعی ریشے جلد کی سطح کے متوازی پائے جاتے ہیں جب ریشے ڈھیلے ہوتے ہیں تو لونی ذرات کسی قدر اندر کی طرف چلے جاتے ہیں اور جانور کا رنگ مدھم پڑ جاتا ہے لیکن جب ان ریشوں میں انقباض یا سکڑاؤ واقع ہوتا ہے تو لونی ذرات اوپر آ جاتے ہیں اور اس کا رنگ نمایاں ہو جاتا ہے۔

حیوانات میں رنگوں کی تقسیم ان کے مقاصد کے لحاظ سے کی گئی ہے مثلاً ۱۔ پوشیدہ رنگ ۲۔ خوش نما رنگ ۳۔ آگاہ کرنے والے رنگ ۴۔ دھوکا دینے والے رنگ ۵۔ امتیازی رنگ یا نشانات ۶۔ صنفی رنگ۔

پوشیدہ رکھنے والے رنگ وہ ہیں جو حیوانات کو ماحول کے ہم رنگ بنا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے دشمنوں کی نظروں سے محفوظ رہ سکیں یا پھر اپنے شکار کی گھات میں اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ مثلاً قطب شمالی کا خرگوش اور لومڑی۔ خرگوش برف کے مانند اپنے سفید رنگ کے باعث دشمنوں سے محفوظ رہتا ہے اور لومڑی اپنے رنگ کی بدولت باآسانی شکار کر لیتی ہے۔

ایک ہی نوع کے افراد میں بعض اوقات مقام یا موسم کے لحاظ سے رنگوں میں تبدیلی ہو جاتی ہے مثلاً (Heath Moths)۔ یہ ایک قسم کے پتنگے ہیں جن کے سُودے جنھیں عام زبان میں کمل کے کیڑے کہا جاتا ہے بیل یا درخت پر ہوتے ہیں تو ان کا رنگ سبز ہوتا ہے لیکن وہ سُودے جو زمین میں گر جاتے ہیں خاکی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بہت ہی دلچسپ مثال ایک قسم کے (Hippolyte) سمندری جھینگے کی ہے جس کے لونی خلیوں میں پیلے اور لال لونی ذرات پھیلے رہتے ہیں اور جن کے ملاپ سے یہ جھینگا اپنے ماحول کے مطابقت میں رنگ بدلتا رہتا ہے۔ یعنی جب یہ ہرے ہرے سمندری پودوں پر جاتا ہے تو ہرا ہو جاتا ہے اور بھوری گھاس کے قریب بھورا دکھائی دیتا ہے اور سرخ الجی کے نزدیک سرخ نظر آتا ہے یہ سب کچھ بیداری میں ہوتا ہے اور شب میں یہ ہلکا نیلگوں رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

ماحول کا اثر رنگ اور ظاہری خصوصیات پر اس قدر گہرا پڑتا ہے کہ ہم بعض جانوروں کے رنگ اور ان کی وضع قطع دیکھ کر بڑی حد تک ان کے ماحول کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ہرن اور اونٹ کا ہلکا بھورا رنگ ان کے ریگستانی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ شیر چیتے اور جیتل یا گورخر کے دھاری دار جسموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی وطنیت جنگل ہے۔ مدارینی جنگلات کی چڑیاں خواہ کسی نوع سے تعلق رکھتی ہوں۔ اکثر ہری نظر آتی ہیں۔

خوش نما رنگ میں چند کیڑے پتنگے کھانے والے جانوروں کی مثالیں بھی آ سکتی ہیں۔ مثلاً بعض قسم کی مکڑیاں جو پھلوں کے درخت پر رہ کر خوش نما پھولوں کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور اس طرح ایسے کیڑوں اور پتنگوں کو شکار بناتی ہیں جو شہد کی تلاش میں پھولوں پر منڈلاتے رہتے ہیں۔

آگاہ کرنے والے رنگ زہریلے اور بدذائقہ جانوروں میں بہت ہی نمایاں اور عموماً سرخ یا پیلے ہوتے ہیں۔ ان رنگوں کا نمایاں ہونا بہت ہی ضروری ہے تاکہ وقت پر پہچان لیے جائیں۔ ان رنگوں کی بدولت جاندار حملوں سے محفوظ رہتے ہیں بعض اوقات رنگوں سے جذبات یا غصے کی کیفیت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک چھوٹا سا پتنگا Smee ہے جس کے پچھلے بازو پر آنکھ کی مانند ایک دھبہ ہوتا ہے جو اگلے بازو سے ہمیشہ ڈھکا رہتا ہے۔ لیکن جب یہ پتنگا غصے میں ہوتا ہے تو اس کے اگلے بازو اس طرح اٹھ جاتے ہیں کہ وہ مخصوص نشان بہت نمایاں ہو جاتا ہے۔ ناگ سانپ بھی پھن پھلا کر اپنے مخصوص عینک نما نشان کو واضح کرتا ہے تو اس کے غصے آور ہونے کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

فریب دینے والے رنگ وہ ہیں جن کے ذریعہ جاندار یا تو بے جان چیزوں کے مشابہ نظر آتے ہیں یا دوسرے قسم کے جانوروں کی مانند پہلی صورت میں رنگ انھیں پوشیدہ رکھنے کا فعل انجام دیتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں جانور دوسرے ایسے جانوروں کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں جو یا تو بہت ہی زہریلے اور خطرناک ہوں یا پھر بدذائقہ اور بے کار مقصد صرف اپنے دشمنوں کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔

امتیازی نشانات یا رنگ وہ ہیں جو ایک ہی نوع کے افراد میں شناخت کے لیے یکساں طور پر پائے جاتے ہیں مثلاً ٹراوٹ مچھلی کے بائیں حصے پر لال اور نارنجی دھبے ہوتے ہیں گو مجموعی طور پر اس کا رنگ پوشیدہ رکھنے والا رنگ ہوتا ہے۔ اس طرح ٹمہ اوپر سے دیکھنے پر اس کی اوپری سطح پانی سے ملتے جلتے ہلکے نیلگوں رنگ کی نظر آتی ہے اور نیچے سے دیکھنے پر اس کا بطنی حصہ کس قدر کھلے ہوئے رنگ کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن ایک ہی سطح پر رہنے والی اس کی ہم جنس مچھلیاں بازو کے لال اور نارنجی دھبوں سے اُسے تمیز کر لیتی ہیں۔

صنفی رنگ میں عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ نر تو بہت ہی شوخ اور نمایاں رنگ لیے ہوتے ہوتے ہیں لیکن مادائیں

بالکل سادہ رنگ والی ہوتی ہیں۔ اس کی اکثر مثالیں ہمارے مشاہدے میں آتی رہتی ہیں۔ مثلاً گھریلو چڑیا لال مینا مختلف قسم کی بطخیں مور اور دوسرے چرندے۔ نر کے شوخ اور خوش رنگ ہونے کا مقصد تو صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ مادہ کے سادہ رنگ اسے بڑی حد تک حفاظت میں مدد دیتے ہیں۔ خصوصاً اس زمانے میں جب کہ اُسے انڈوں پر بیٹھنا پڑتا ہے اور بچوں کے بڑے ہونے تک ان کے شوخ رنگ کا ظاہر نہ ہونا بھی اس لیے ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کی نظروں سے کسی حد تک بچے رہیں۔

رنگوں سے تحفظ اور آگاہ کرنے کے علاوہ بھی بہت سے اہم کام نکلتے ہیں مثلاً بعض ادنیٰ قسم کے حیوانات خاص خاص مقام پر پر رنگوں کے دھبے لیے ہوتے ہیں جو عصبی نظام سے متعلق ہوتے ہیں یہ دھبے روشنی کو جذب کر سکتے ہیں اور اس طرح آنکھ کا فعل انجام دیتے ہیں۔

اب تک جو کچھ رنگوں کے متعلق کہا گیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رنگ اور رنگوں کے یہ تغیرات نہ صرف فرد کی بقا اور تحفظ میں مدد دیتے ہیں بلکہ نوع کی بقاء میں بھی ان کو بڑا دخل ہے۔ کشمکش حیات یا تنازع البقاء میں صرف وہی انواع باقی رہتی ہیں جو ماحول کے مطابق اپنے میں توافق پیدا کر سکیں اس لحاظ سے رنگوں کا توافق بھی حیوانات کی زندگی میں بہت اہم ہو جاتا ہے۔

(حیدرآباد سے)

زندگی زندگی

لباس اور بدلتا سماج

ساجدہ نبی

لباس انسان کی زندگی کا آئینہ ہوتا ہے جب ہم کسی شخص سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے اس کے لباس پر نظر پڑتی ہے اور اس کی گفتگو و اخلاق سے اس شخص کے بارے میں ایک رائے قایم کر لیتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں بہت ہی مختصر کپڑے پہنے جاتے تھے لیکن رفتہ رفتہ تہذیب و تعلیم کے ساتھ ساتھ لباس کی ضرورت اور اس کی وضع قطع میں تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ تبدیلی ایک فطری ضرورت ہے جو کچھ وقت گذرنے کے بعد عمل میں آتی ہے۔ لباس پر بدلتے سماج کا اثر بہت نمایاں ہوتا جا رہا ہے لباس میں زیبائش کا پہلو بہت نمایاں ہوتا ہے۔ جس وقت ہم کوئی کپڑا خریدتے ہیں تو اس میں ہماری پسند کا پورا دخل ہوتا ہے کہ کس رنگ کا کپڑا خریدنا چاہیئے اس کے بعد نمونے پر ہم غور کرتے ہیں اس طرح لباس تیار ہونے تک کئی منزلوں سے گذرنا ہوتا ہے۔ جب ہم اس لباس کو پہنتے ہیں اس وقت اور لوگوں کی رائے اس لباس کے متعلق جو ہوتی ہے اس کے بعد ہمیں پوری طرح مسرت ہوتی ہے کہ جو لباس ہم نے اپنے لیے تیار کروایا ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

سماج میں اتنی تیزی سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں کہ ہم انھیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ تعلیم کے عام ہونے کے ساتھ ساتھ ہر فرد میں یہ احساس پوری طرح اجاگر ہو گیا ہے کہ وہ اس ملک کا ایک شہری ہے اور اس کا ملک کی ہر ترقی میں پورا حصہ ہونا چاہیے۔ آج لڑکیاں بھی لڑکوں کے برابر تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوکریاں کرتی ہیں۔ پہلے لڑکیوں کے لباس میں زیبائش کا پہلو نمایاں ہوتا تھا مگر اب رفتہ رفتہ یہ چیز بہت کم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ہم زمانۂ قدیم سے لباس کی ہسٹری پر ایک نظر ڈالیں تو یہ معلوم ہوگا کہ پہلے جو لباس تیار ہوتا تھا وہ قیمتی اور چمکدار ہوتا تھا۔ لڑکیوں کے کپڑے بہت محنت سے مہینوں میں تیار ہوتے تھے جس پر پھول بیل زری کا کام بنایا جاتا تھا۔ قیمت بھی بہت ہوتی تھی۔ خاندان کی بزرگ خواتین بیٹھ کر یہ لباس تیار کرتی تھی۔ تب اگر کسی خاندان میں شادی بیاہ ہونے والی ہو تو مہینوں پہلے لباس کی تیاری ایک اہم کام ہوتا تھا۔ مگر اب تو بدلتے سماج میں خاندان مختصر ہو گئے ہیں۔ گھر میں چند افراد ہوتے ہیں۔ ماں باپ اور دو یا تین بچے۔ ماں بھی اب زیادہ تر گھرانوں میں نوکریاں کرتی ہیں۔ اس طرح لباس کا سلسلہ بہت سادہ اور آسان ہو گیا ہے۔ لڑکے عموماً پتلون بش شرٹ اور خاص طور سے جینز پہننے لگے ہیں۔ لڑکیوں کے لباس پر بھی سماج کی تبدیلی کا اثر کافی ہوا ہے۔ اب ہمارے اسکولوں اور کالج میں جو لباس نظر آتا ہے وہ بہت سادہ ہوتا ہے لیکن ایک چیز خاص ہے کہ لباس میں تبدیلی بہت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ فلم میگزین ہو سکتے ہیں۔ فیشن کا اثر سب سے زیادہ لباس پر ہوتا ہے۔ جس کو ہر لڑکا و لڑکی قبول کرتا ہے۔ اسمیں کچھ تو ایسے فرد ہوتے ہیں جن کا اثر اس سوسائٹی یا گروپ میں بہت زیادہ ہو۔ اس طرح اگر ایک طالب علم جو اپنے گروپ کا لیڈر ہے ایک خاص لباس پہنتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھی اس لباس کو دیکھ کر فوراً اس کی نقل کرتے ہیں۔ لباس کی قیمت اس کے پہننے والے کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ بعض لوگوں پر کوئی خاص لباس بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس کی نقل کرتے ہیں وہ اکثر اس چیز پر غور نہیں کرتے کہ ہم بھی بالکل اسی وضع قطع کا لباس تیار کر رہے ہیں تو یہ ہم پر اچھا لگے گا یا نہیں۔ اب آج کل لڑکیوں میں لمبی قمیضوں کا بہت فیشن ہے۔ یہ قمیضیں لمبے قد والی لڑکیوں پر تو اچھی لگتی ہیں لیکن چھوٹے قد والی لڑکیوں پر بہت بری معلوم ہوتی ہیں۔ اس طرح بھیڑ چال لباس میں چل رہی ہے۔ کالجوں میں کچھ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر Jeans بھی پہنی جا رہی ہے۔ ہمارے کالجوں میں باہر کے طالبات بھی کافی تعداد میں آ رہے ہیں اس کی وجہ سے ان کے لباس کا اثر ہمارے یہاں بھی قبول کیا جا رہا ہے۔ یہ لباس ہماری تہذیب کو دیکھتے ہوئے موزوں نہیں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی ایک طرح کے لباس

سمندر کی فطرت

جمیل الیاس

دہکتی ہوئی آنکھ
شاید سمجھتی ہے
اس کی حرارت سے پانی
بخارات بن کر
بہت دور تک آسمانوں میں اڑ جائیگا
اور پانی کی دیوار کٹ جائیگی

○

ابھی تم سمندر کی فطرت سے واقف نہیں ہو
چلی جاؤ ساحل سے
تم میری جانب نہ آؤ
تمہاری رفاقت سے ڈر ہے
توانا حسیں جسم
پانی کی گہرائیوں میں اتر کر
کسی روز گل جائیگا
اور میں پھر کبھی یوں
سمندر کی سطح رواں پر
کہاں چل سکوں گا

(اردو سروس سے نشر)

کی ہوا چل جاتی ہے تو ہر شخص اس کی اندھی تقلید کرتا ہے۔

ہندوستان میں مردوں کا لباس آزادی کے بعد پتلون و بش شرٹ یا سوٹ ہے اور عورتوں کا خاص لباس ساڑی ہے۔ لڑکیاں شلوار اور تنگ پائجامہ پہن رہی ہیں یہ لباس ہمیں کالجوں دفتروں اور بازاروں میں نظر آ رہا ہے موجودہ زمانے میں ایک خاص تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ اب لباس میں قیمتی کپڑے استعمال نہیں ہو رہے ہیں اور جو حدیں مقرر تھیں خاص و عام آدمی کے لباس میں وہ بہت حد تک ختم ہو گئی ہیں۔ اب ایک صاحب فرد حیثیت کا لباس اور ایک عام آدمی کا لباس تقریباً ایک ہی کپڑے کا بنا ہوتا ہے۔

موجودہ زمانے کی مہنگائی کے ساتھ لباس سادہ اور سستا ہونے لگا ہے۔ کھادی جو ایک معمولی کپڑا سمجھی جاتی تھی اب اس کا استعمال بہت اچھی طرح سے ہو رہا ہے۔ اس کام میں ہمارے مل مالکان بھی بہت مدد دے رہے ہیں۔ ریشمی اور قیمتی لباس اب عورتوں نے بھی پہننا کم کر دیا ہے۔

انسان کی شخصیت کا اندازہ پہلے تو اس کے قیمتی لباس سے ہوتا تھا۔ لیکن اگر شخص قابل، تعلیم یافتہ ہے تو اس کا لباس سادہ لیکن بہت ہی مناسب ہوگا لباس کی سادگی اور یکسانیت قومی یکجہتی میں بہت مدد دے رہی ہے۔ ہم جب سفر کرتے یا بازار میں ہوتے ہیں تو مردوں کا لباس عموماً پتلون قمیص اور عورتوں کا ساڑی۔ لڑکیوں کا شلوار قمیص ہوتا ہے۔ ہم ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں اور اگر ضرورت پڑ جائے تو ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ شلوار قمیص خاص طور سے پنجابی عورتیں پہنتی تھیں لیکن اب تو ہر لڑکی برابر شلوار پہن رہی ہے۔ اسی طرح تنگ پجامہ تو عموماً مسلم خواتین کا لباس تھا مگر اب فیشن میں آنے کے بعد ہر لڑکی تنگ پائجامہ پہن رہی ہے۔ لباس کی یہ تبدیلی بہت خوش گوار ہے جس پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔

(اردو سروس سے نشر)

افسانہ

پتھرائی آنکھوں کا خواب

عائشہ صدیقی

جانے کب سے وہ شہروں شہروں خاک اڑاتا پھر رہا تھا۔ اُسے تو لگتا تھا کہ صدیاں بیت گئی ہیں اس طرح بھٹکتے ہوئے کسی نے کبھی اس سے نہ پوچھا کہ وہ کیوں اکیلا ہے کب سے تنہا ہے۔ انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں کوئی اپنا آپ ہی سمیٹ کر رکھ لے تو بڑی بات ہے۔ ایک ایک قطرہ کا حساب کون رکھ سکتا ہے کسی زمانہ میں وہ غائب ہو جاتا ہے تو مہینوں نظر نہ آتا۔ ایسے موقعوں پر لوگ یہی سوچتے "ہو گیا ہوگا کسی حادثہ کا شکار" روز ہی بستیوں میں طوفان اٹھا کرتے ہیں۔ کبھی ویرانے آبادیوں کو نگل لیتے ہیں کبھی ہرے بھرے جنگلوں میں آگ بھڑک اٹھتی ہے اُن میں کون کس کے چنگل میں پھنس گیا اس کی پرواہ کہاں تک کی جا سکتی ہے لیکن وہ تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد یقین کی طرح سامنے آ کھڑا ہو جاتا۔

وہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا۔ کھڑا ہے تو جیسے پتھر بن گیا۔ چل رہا ہے تو سامنے کوئی سنگ میل نہیں۔ کبھی ٹکٹکی باندھے کسی عورت کو تکتا رہتا۔ گھنٹوں بیت جاتے اور وہ یوں ہی بے حس و حرکت کھڑا رہتا۔ ہاں میلی میلی آنکھوں میں چمک بڑھ جاتی جیسے بہت سے جگنوؤں نے بسیرا کر لیا ہو تہہ در تہہ آئی ہوئی دھول میں سے ایک معصوم چہرہ جھانکنے لگتا ہاں ایک سرگوشی اس کے پھڑپھڑاتے لبوں پر ابھرتی اور تب ہی گندی گالیوں کی بوچھار اس پر برسنے لگتی کچھ کٹھور ہاتھ دھکیل کر اسے خوابوں کی دنیا سے پرے پھینک دیتے اس کی زبان گنگ ہو جاتی۔ وہ حیرت سے منہ کھولے ایک ایک کو تکتا جیسے اپنا قصور پوچھ رہا ہو لیکن سب اُسے دوڑاتے ہوئے یوں بستی کے باہر کھدیڑ آتے جیسے وہ کوئی مرکھنا سانڈ ہو جو انسانوں کے بیچ گھس آیا ہو۔ وہ پھولی پھولی سانسیں لیے بھاگا جاتا اور تھک کر کہیں گر جاتا۔ جب وہ آنکھیں کھولتا تو دیکھتا کہ کسی مضبوط پیڑ کو تھامے کھڑا ہے۔ ایسے موقعوں پر اس میں ہمیشہ ایک عجیب احساس جاگتا۔ اُسے لگتا ابھی تھوڑی دیر پہلے جو اس کا پیچھا کر رہے تھے وہ جنگلی درندے تھے اور وہ جس سخت تنے سے چپٹا ہوا ہے اس میں ایک انوکھی ٹھنڈک اور حس ہے۔

اپنے بکھرے بکھرے جسم کو سمیٹ کر وہ کسی گوشے میں بیٹھ جاتا اور گھٹنوں منہ نہ اٹھاتا۔ کبھی بستی کے قریب ہی کسی ایسے ویران کونے میں پناہ لے لیتا جہاں کسی کی نظر اس پر نہ پڑے اور جہاں سے وہ زندگی کے اجالو سے چہرہ روشن کیے لوگوں کو گذرتا ہوا دیکھ سکے۔ وہ دیکھتا رہتا دیکھتا رہتا اور پھر اس کے اندر محبت کا دریا جوش مارتا اور اسے بہا کر کسی انسان کے سامنے لے آتا وہ ہاتھ پھیلا کر کسی راہ چلتے لڑکے کو باہوں میں بھر لیتا۔

"ابے ہٹ"

"میرا بھیا۔ جانے کب سے تجھ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔"

غزل

ظہیر انور

ڈرا رہی ہے یہاں خود مری صدا مجھ کو
نہ راس آئے گی اس شہر کی ہوا مجھ کو

چلو کہ ٹوٹ کے کوئی تو چاہتا ہے یہاں
لگا رہا ہے گلے روز حادثہ مجھ کو

میں ایک دیوتا مندر میں آگ کے تھا، مگر
پجاری کون تھا ایسا، جو پوجتا مجھ کو

لگا ہوں شاخ میں جب تک تو ذائقہ کیا دوں
ثمر شناس کوئی آ کے توڑتا مجھ کو

کچھ اس طرح سے ہوئے اب کے شل مرے بازو
بچا بھنور سے، کناروں نے آلیا مجھ کو

پڑا ہوا ہوں خوشی کی گود میں کب سے
ملے گا کب وہ صداؤں کا سلسلہ مجھ کو

برس رہی ہے بہر گام تشنگی انور
ملا ہے کیسے سمندر کا راستہ مجھ کو

"چل بھاگ۔ بڑا آیا بھائی بن کر۔ سارے کپڑے گندے کر دیے صورت دیکھی ہے کبھی اپنی؟"

روز یہی لوگ اُسے دھکے دے کر گزر جاتے اور وہ منہ کھولے کھڑا حسرت سے انھیں دیکھتا رہ جاتا۔ اور "کیسی ہے میری صورت" وہ ٹوٹے ہوئے آئینہ کے ٹکڑے کو ہر طرف سے گھما کر دیکھتا اور ہر طرف سے ایک ہی شبیہ ابھرتی معصومیت اور نرمی سے عاری دھول سے اٹا ہوا چہرہ میلی میلی ویران آنکھیں وحشت سے پھٹی ہوئی وہ آئینہ دور اچھال دیتا اور تب فضا میں بڑی دل دوز چیخیں سنائی دیتیں۔

"یہ میں نہیں ہوں۔ میرا چہرہ کون لے گیا۔۔ میرا چہرہ۔ میرا چہرہ۔"

ادھر کئی برس سے اس میں ایک خاص تبدیلی ہوگئی تھی اس نے لوگوں سے بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔ اب وہ دن میں کہیں نظر بھی نہ آتا تھا ایسا لگتا تھا روشنیوں سے خوفزدہ ہو۔ جب دن تیز دھوپ میں تپ کر دھواں دھواں اندھیروں میں ڈوب جاتا سڑکوں پر رواں دواں ہجوم چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ کر گھروں میں بٹ جاتا سارے دروازے بند ہو جاتے تو اس کا تنہا وجود ہی سڑکوں پر بھٹکتا رہ جاتا۔ رات گئے تک وہ تنہا مارا مارا پھرتا۔ کبھی سنسان شاہراہوں پر کبھی تاریک گلیوں میں وہ منہ اٹھا اٹھا کر روشن دانوں سے پھوٹتی ہوئی روشنی کو تکا کرتا۔ گھروں کا طواف کرتا دروازوں پر دستک دیتا اور جب کوئی آواز جواب میں نہ ابھرتی تو پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتا۔ اس کی چیخ اتنی بھیانک ہوتیں کہ لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیتے۔ وہ اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتا۔ دیواروں سے ٹکریں مارتا اور خود کو لہو لہان کر لیتا ہر چوٹ کے ساتھ ایک تیز چیخ فضا میں ابھرتی وہ زور زور کر سب کو مدد کے لیے بلاتا۔

"مجھے بچالو۔ مجھے بچالو۔ میں مر جاؤں گا۔ سب مجھے چھوڑ چلے گئے کہاں۔ دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے۔"

کوئی ہاتھ اسے بچانے کو آگے نہ بڑھتا ہاں اُس خون کے بارے میں لوگ اکثر سرگوشیاں کرتے تھے۔ اس کا نام کیا ہے وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اسکے خاندان والے کہاں ہیں۔ دماغی توازن ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی سوال کا تسلی بخش جواب نہ دے پاتا تھا یا شاید ان سوالوں نے ہی اس کا دماغی توازن بگاڑ دیا تھا۔ اس کی راتوں کی نیند اڑا دی تھی۔ وہ سوچا کرتا لیکن سمجھ نہ پاتا کہ کس طرح ان کو مطمئن کرے۔ وہ پوری بستی سے مایوس ہو چکا تھا ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جو اس کے درد کو سمجھ سکے جو اسے سہارا دے اس کی آواز سُن کر ہی لوگ اپنے گھروں کی کھڑکیاں بند کر لیتے جیسے وہ زبردستی اندر گھس آئے گا۔ جاڑے کی سرد راتوں میں وہ ٹھٹھرتا پھرتا اور کوئی سائبان اس پر سایہ نہ کرتا ——

شاید وہ موسم کی سرد ترین رات تھی لیکن یخ بستہ ماحول سے زیادہ اسے لوگوں کی سرد مہری جان لیوا لگ رہی تھی۔ آج تو اس کی آواز پر کوئی کھڑکی تک بند ہونے کی آواز نہ آئی۔ شاید وہ اس کے وجود سے ہی منکر ہو گئے تھے یا شاید اسے انسانوں سے الگ کوئی مخلوق سمجھ کر اس کی طرف سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔

وہ لگاتار لوگوں کے دروازے کھٹکھٹا رہا تھا۔ بار بار گھروں کی کال بیل بجا کر بے رحم سناٹے کو مجروح کرتا رہا چیخ چیخ کر سب کو پکارتا رہا۔ شاید وہ ساری رات یہی کرتا لیکن اچانک شروع ہو جانے والی بارش نے اسے قریب کی عمارت کے پورٹکو میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ سامنے نظر آنے والی کھڑکی سے دودھیا روشنی باہر جھانک رہی تھی اس نے دھکا دے کر بھرے ہوئے پٹوں کو کھول دیا کھڑکی کے قریب ہی اُلجھے اُلجھے بالوں والا ایک بچہ سر جھکائے اپنے کھیل میں مصروف تھا سامنے کے پلنگ پر ایک عورت جو صورت اور لباس سے آیا نظر آرہی تھی بے خبر سو رہی تھی اس نے ہولے سے بچے کو آواز دی۔

یہاں آؤ۔

بچے نے چونک کر سر اٹھایا اور مسکرا کر کھڑکی کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

مجھے پہچانتے ہو؟ اس نے ہزاروں لوگوں سے پوچھا ہوا سوال پھر دہرایا۔

'ہاں' بچے کی آنکھ اور چمک اٹھیں۔

"کون ہوں میں۔ بتاؤ میرا نام کیا ہے" ساری زندگی کی بے تابی کو جیسے زبان مل گئی ہو۔

"تم آدمی ہو" بچے نے بڑی خود اعتمادی سے جواب دیا۔

"میں آدمی ہوں۔ آدمی۔ تم نے مجھے پہچان لیا کتنے سمجھ دار ہو تم" خوشی سے اس کی آنکھیں چھلک آئیں۔ مجھ سے دوستی کرو گے؟ اس نے اپنا میلا کچیلا ہاتھ آگے بڑھایا جسے بچے نے بے تکلفی سے تھام لیا۔ "تمھارے گھر میں سب لوگ سو گئے؟"

"نہیں ابھی کوئی نہیں سویا۔ وہ تو میں نے لائٹ بجھا دی تھی" یہ کہہ کر وہ پیچھے جھکا اور ایک بٹن دبایا چھوٹا سا گھروندہ روشنی سے جگمگانے لگا "میرا گھر تو یہ ہے۔ سیتا رضیہ اور ڈولی سب جاگ رہی ہیں۔ احمد اور اشوک کیرم کھیل رہے ہیں"

"تمھارے گھر میں اتنے سے بہت لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں میرا مطلب ہے احمد اور اشوک ایک گھر میں۔؟"

"کیوں ساتھ کیوں نہیں رہ سکتے۔ دونوں ایک ہی طرح کے تو ہیں دیکھنے میں پھر ایک رہ سکتا ہے تو دوسرا بھی رہ سکتا ہے میں تو سب کو ایک ہی میز پر کھانا دیتا ہوں۔ ارے تم ایسے کیا دیکھ رہے ہو اچھا اب سمجھا۔ یہ ہندو اور مسلمان اور عیسائی ہیں اس لیے تمھیں تعجب ہو رہا ہے۔

نہیں بھائی۔ میرے گھر میں سب ایک ساتھ رہتے ہیں بڑوں کی طرح تھوڑی۔

اور ہاں دیکھو۔ یہ کونے میں مالی کھڑا ہے۔ یہ برتن صاف کرنے والی ہے"

"یہ سب کہاں سوئیں گے؟"

"یہیں ان سب کے ساتھ۔ جتنی دیر جس کا جو کام ہوتا ہے وہ کرتا ہے پھر سب مل کر کھاتے ہیں اور رہتے ہیں"

وہ بچے کا ہاتھ تھامے کھڑکی سے سر ٹکائے اس گھروندے کو دیکھ رہا تھا جس میں ایک پوری دنیا آباد تھی۔ ذات، مذہب، حیثیت اور دشمنی سے الگ ایک نرالی دنیا۔

کیا تم مجھے بھی رہنے کا ٹھکانا دو گے؟ میرا کوئی گھر نہیں، کوئی رشتہ دار نہیں۔ میرے بھائی بہن، ماں، باپ سب پتا نہیں کہاں کھو گئے ہیں اکیلا رہ گیا ہوں" اس نے اپنے درد کو اس چھوٹے سے انسان کے سامنے انڈیل دیا۔

"ہاں ہاں! کیوں نہیں جتنے لوگوں کے پاس گھر نہیں ہیں میں ان سب کے رہنے کا انتظام کر سکتا ہوں یہ کہہ کر اس نے کھٹا کھٹ پلاسٹک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جوڑ کر بہت سے کمرے کھڑے کر دیے ایک کمرہ تم لے لو۔ باقی میں دوسرے رہیں گے اور ہاں چلو میں تم کو سب سے ملا دوں۔ شیلا تمھاری بہن بن جائے گی احمد کو بھائی بنا لینا۔ موٹی مس ڈسی سوزا کو ممی کہہ کر بلاتا"

خوشی سے اس کی آنکھیں بھر آئیں اس نے بے اختیار ان چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چوم لیا۔

"میں برسوں سے نہیں سویا ہوں اس دنیا کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے میری بے خواب آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا زمین پر برپا ہونے والے طوفان نے ایسے تباہ کر دیا ہے اور مجھ جیسے بے سہارا لوگوں کو کوئی چھت سایہ نہ دے گی۔ میرے بہادر شہزادے تم اپنی دنیا کو چاروں طرف پھیلی زہریلی ہواؤں سے بچا کر رکھنا۔ ایسے پھیلاتے جانا بڑھاتے جانا اپنے ہاتھوں سے سجاتے جانا مجھے یقین ہے اس پر تمھاری ہی حکومت ہوگی۔ تمھارے جیسے انسانوں کا ہی راج ہوگا۔ آج مجھے کتنے سکون کی نیند آئے گی۔ اس کی جلتی ہوئی بے خواب آنکھیں آپ ہی آپ بند ہونے لگیں اور وہ کھڑکی کی چوکھٹ سے سر ٹکا کر گہری نیند سو گیا اپنے ادھورے سپنوں کو لو سے اپنی مں سجانے کے لیے۔۔۔ ——

(آکاش وانی لکھنؤ سے براڈکاسٹ)

افسانہ

ٹکڑے ٹکڑے سچ

الیاس فرحت

جب وہ اپنے محلے میں داخل ہوا تو ایک مکان پر مردوں، عورتوں اور بچوں کی بھیڑ لگی ہوئی دیکھی۔ اس نے حیران ہو کر مکان کے احاطے پر لٹکے ہوئے بورڈ پر نگاہ دوڑائی "جیوتشی بابا" اپنا ہاتھ دکھا کر پوری زندگی کے اگلے پچھلے حالات معلوم کیجیے۔ مفت بالکل مفت، پھر یہ موقع نہیں ملے گا"۔ بورڈ پڑھ کر وہ مسکرا دیا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک طنز بھری مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ سوچنے لگا۔ لوگ اپنی آئندہ زندگی کے حالات جاننے کے لیے کتنے بے چین ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آئندہ بھی ان کی زندگی میں وہی کچھ ہوگا جو آج ہو رہا ہے ماضی سے اچھا حال نہیں ہو سکتا اور جب حال ہی گھسٹتا ہوا چل رہا ہے تو مستقبل تو لڑکھڑائے گا ہی —— پھر اس کے دل میں بھی اپنا مستقبل جاننے کی خواہش تلملانے لگی اس نے اپنا ہاتھ دیکھا۔ میلا اور کھردرا ہاتھ۔ نہ جانے اس کی اپنی قسمت میں کیا لکھا ہے۔ بس یہی ٹھوکریں، اذیتیں، کرب اور بے چینی، لعنت ہے ایسے ہاتھ پر۔ اس نے اپنے آپ پر ملامت کی اور اس بھیڑ میں شامل ہو گیا —— ایک لمبی قطار مردوں اور عورتوں کی۔ مکان کے سامنے کمرے پر پردہ پڑا ہوا تھا اور ایک شخص

جو دربانی کے فرائض انجام دے رہا تھا باری باری ایک مرد اور ایک عورت کو اندر جانے کے لیے چھوڑ رہا تھا۔ اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اور سیاہ پردے کے پیچھے جیسے اس کی قسمت مقید تھی اور پھڑ پھڑا رہی تھی۔ وہ دم بخود کھڑا رہا۔

اس کا نمبر آتے ہی وہ اندر چلا آیا۔ جیوتشی بابا خوبصورت قالین پر گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اس وقت وہ کسی خاتون کا ہاتھ دیکھ رہے تھے اور رازداری میں اسے کچھ سمجھانے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔ خاتون حامی بھرتے ہوئے بار بار گردن ہلا رہی تھی۔ عورت کے رخصت ہوتے ہی وہ ان کے قریب پہنچ گیا اور اپنا سیدھا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ جیوتشی بابا کچھ دیر تک بڑی عجیب و غریب کیفیت میں اس کا ہاتھ دیکھتے رہے۔ کبھی انھوں نے آنکھیں پھیلا دیں اور کبھی بھنوؤں کو سکیڑ لیا کبھی گہری سوچ میں غرق ہو گئے اور کبھی بہت بُرا سا منہ بنا کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگے —— پھر ایک دم اس کا ہاتھ اپنی لکڑی سے پرے دھکیل دیا اور فیصلہ کن انداز میں کہنے لگے "تم تو عرصہ ہوا مر چکے ہو اب تمہارا ہاتھ کیا دیکھوں"۔ —— "بابا" اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی اور وہ تیزی سے باہر آ گیا۔ اس کا سر چکرانے لگا اس کے دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہو گیا اور وہ بار بار کسی دیوار کا سہارا لے کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا —— اس کے ذہن میں آگ لگ گئی اور شعلوں کی لپٹوں میں جیوتشی بابا کا یہ جملہ ننگے قہقہے لگانے لگا۔ تم تو عرصہ

ہوا مر چکے ہو، تم تو عرصہ ہوا مر چکے ہو.... تم تو...... اور وہ پاگلوں کی طرح سڑک پر دوڑنے لگا —— میں مر چکا ہوں.... میں مر چکا ہوں..... ہاں ہاں میں مر چکا ہوں۔ ابھی ابھی بابا نے مجھے یہی بتلایا ہے۔ میں تو عرصہ ہوا مر چکا ہوں۔ پھر یہ کون ہے اس نے اپنے آپ کو چھو کر دیکھا... یہ کون ہو سکتا ہے۔ یہ میں تو نہیں ہو سکتا۔ یہ یقیناً میرا سایہ ہوگا جو بھوت بن کر اس دنیا میں پھر رہا ہے —— اس کا جی چاہا کہ زور زور سے چلّا کر لوگوں سے کہے کہ وہ مر چکا ہے۔ اب اس بے جان لاش کو اس طرح مت چھوڑو.... اس کو فوراً دفن کر دو... اس پر خوب مٹی لاد دو تاکہ وہ پھر باہر نہ نکل پائے... ورنہ .... ورنہ ساری دنیا میں تباہی آ جائے گی۔ مردہ انسانوں کو اس طرح آزادی سے زندہ انسانوں میں بسنے نہیں دینا چاہیے.... مجھے دفن کر دو.... لوگوں مجھے دفن کر دو... وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور راستہ چلتے لوگوں نے اسے پاگل سمجھنا شروع کر دیا —— وہ جھینپ کر رہ گیا.... ارے اس کو جھینپنا کیسے آ گیا۔ اس کو شدت کی پیاس محسوس ہونے لگی۔ اس کو لگا جیسے اس کا سارا بدن آگ کی لپٹوں میں آ گیا ہے۔ اس نے دوڑ کر میونسپلٹی کے نل سے منہ لگا لیا اور غٹا غٹ پانی پینے لگا.... خوب پانی پینے کے بعد اس کو چائے پینے کی خواہش ہوئی لیکن اس کی جیب میں تیس پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ چائے پی لیتا۔ اس نے اپنی اس خواہش کا گلا گھونٹ دیا اور سیدھا اپنے گھر چلا آیا۔ گھر کے تمام لوگ کہیں مہمان گئے ہوئے تھے۔ دیوان خانے میں اس کے والد کے کھنکارنے کی آواز آئی اور وہ چپ چاپ دبے قدموں آ کر اپنے بستر میں دبک گیا —— ایک خیال اس کے دل و دماغ میں برابر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔ عرصہ ہوا وہ مر چکا ہے.... وہ مر چکا ہے —— اُس کو زمین میں دفن ہونا چاہیے ان ہی خیالات میں اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ خواب میں اپنا جنازہ اٹھتا ہوا دیکھنے لگا۔ اس کا اپنا جنازہ .... بڑی دھوم دھام سے اٹھتا ہوا جنازہ.... لیکن یہ کیا.... اس کے اپنے جنازے کو وہ خود کندھا دے رہا تھا —— اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ جنازے کے چاروں طرف وہ ہی اکیلا تھا۔ ہر چار طرف اس کا کندھا تھا جنازے کے اندر بھی اس لاش تھی اور جنازے کے باہر بھی وہی کندھا دے رہا تھا اُس کے جنازے میں سوائے اس کے اور کوئی شریک بھی نہیں تھا کتنی عجیب میت تھی اس کی —— کچھ شور سن کر وہ بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ گھر کے لوگ مہمانی سے واپس آ گئے تھے اور زور زور سے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس کی طبیعت جھنا گئی اور اس کا جی چاہا کہ اٹھ کر ایک ایک کی خبر لے لیکن وہ بس کروٹ بدل کر رہ گیا۔ اس گھر میں اس کو اپنی حیثیت کا پوری طرح اندازہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کسی کو ذرا بلند

آواز میں بات بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ایک بی۔اے پاس بے کار نوجوان ہے۔ اور بے کار نوجوان اپنی لاش خود ہی ڈھوتا پھرتا ہے..... غصّے سے اس کے دماغ کی رگیں تن گئیں مگر وہ ضبط کر کے رہ گیا۔ اتنے میں بھڑ سے دروازہ کھلا اور اس کی بڑی بہن شاہدہ کمرے میں گھس آئی اور اس کو سوتا جان کر ایک طرف کونے میں کپڑے تبدیل کرنے لگی۔ کپڑے بدلتے ہوئے وہ کوئی فلمی گیت گنگنا رہی تھی — وہ سوچنے لگا۔ پتہ نہیں اس کی بہنوں کو کس بات کی خوشی کا احساس ہے کہ ہر دم ہنستی اور گنگناتی رہتی ہیں۔ اس کو مسکرائے تو ایک زمانہ گذر گیا تھا۔ وہ تو جیسے اس جان لیوا خطرناک نفسا نفسی کے دور میں مسکرانا بھول ہی گیا تھا۔ وہ کیوں نہیں مسکراتا۔ اس کو کسی بات پر ہنسی کیوں نہیں آتی۔ اس کی بہنیں جن کی عمریں

تیس تیس اور پینتیس سالوں سے تجاوز کر رہی تھیں اور کسی کی شادی کا ابھی تک کوئی ٹھکانا نہیں تھا بالکل نوجوان پندرہ سولہ سال کی لڑکیوں کی طرح ہر دم کھلکھلا کر ہنستی رہتی ہیں۔ اس کو واقعی اپنی بہنوں کی انجان خوشیوں پر حیرت تھی۔ وہ بے حد حساس تھا۔ وہ جانتا تھا کہ بڑی بہن شاہدہ کی اب شادی نہیں ہو سکتی اور اگر غلطی سے ہو بھی گئی تو کسی بوڑھے کھوسٹ سے ممکن ہے ہو جائے۔ جو تین بیویاں پہلے سے ہی ہڑپ کر چکا ہو۔ شاہدہ اپنی اس عمر عزیز کو آرزوؤں کے قبرستان میں دفنا چکی ہے۔ اب کوئی تمنا لہک کر انگڑائی نہیں لے سکتی۔ اس وقت تو وہ پگھلی ہوئی موم بتی کا ڈھیر تھی جس پر کوئی پروانہ نہیں منڈلا سکتا۔ ہاں چیونٹیاں البتہ چاٹ سکتی ہیں۔ دیمک کھا سکتی ہے۔ اب وہ راکھ کا ایک ڈھیر تھی لیکن وہ خوب ہنستی تھی، خوب مسکراتی تھیں۔ بالکل پھلجڑی کی طرح پھوٹ پڑتی تھی۔ آخر کس بل بوتے پر۔ کس امید پر — امید۔ اونھ ..... اس نے رضائی میں تڑپ کر کروٹ بدلی اور اس کی سوچ کا سلسلہ چلتا رہا ..... امید تو محض ایک دھوکہ ہے کھلا ہوا فریب ہے جو انسان اپنے کو دیتا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ شاہدہ کو آج تک کیا ملا۔ پھٹے ہوئے کپڑے اور سوکھی ہوئی روٹیاں۔ اس کا جی چاہا کہ اٹھ کر شاہدہ کو بتا دے کہ زندگی یہ نہیں ہے جو تو گذار رہی ہے۔ زندگی اور بہت کچھ ہے ذرا چار دیواری سے نکل کر دیکھ تیری آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی —— دنیا میں ہزاروں رنگ بکھرے ہوئے ہیں اور تو ایک میلا سا رنگ لے کر قناعت کر گئی، آخر ایسی قناعت کا سبق تجھ کو کس نے پڑھایا۔ ارے یہ قناعت نہیں موت ہے موت۔ ایک بھیانک موت جس میں آدمی گھل گھل کر تپ دق کے مریض کی طرح مر جاتا ہے۔ محض کل کی آس پر۔ اور اندھی امید پر۔ یہ آس اور یہ امید کچھ نہیں ہے محض بہلاوے ہیں۔ ان کے کوئی معنی نہیں —— مگر شاہدہ ایسی بے خبر تھی۔ جیسے اس نے دوسرا رنگ دیکھا ہی نہیں۔ بس ایک ہی دائرے میں محدود ہو کر رہ گئی، ارے دنیا میں سینکڑوں دائرے ہیں اور ہر دائرے میں ایک نئی دنیا آباد ہے —— وہ آپ ہی آپ تلملا کر رہ گیا۔ وہ

سخت نالاں تھا اس دنیا سے اور دنیا والوں سے ——

اس کو اس بات کا بہت دکھ تھا کہ یہاں اس کے جیسے سوچنے سمجھنے والے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ ایک بے فکر اور آزاد زندگی کا طالب تھا لیکن وہ دیکھ رہا تھا کہ اس دنیا میں کوئی بھی بے فکر اور آزاد نہیں —— اوپر سے لے کر نیچے تک سب ہی پابند تھے کسی نہ کسی بات کے۔ کسی نہ کسی کے واسطے ...... اس کا جی چاہا کہ شاہدہ سے اب پوچھ ہی لے لیکن اتنے میں اس کی دوسری بہنیں بھی کمرے میں داخل ہو گئیں اور وہ وہیں بستر میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ وہ سب آتے ہی کھلکھلا کر ہنسنے لگیں اور ایک دوسرے سے مذاق کرنے لگیں۔

مبارک ہو باجی، بابا نے کہا ہے کہ آپ کے پانچ بچے ہوں گے۔ "پانچ" یہ منجھلی خالدہ کی آواز تھی اور وہ اس بہن کو بھی جانتا تھا جس کی عمر بتیس سال سے اوپر تھی اور جو ابھی تک کنواری تھی۔

تیرے لیے بھی تو آٹھ کا عدد بتایا ہے۔ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں۔ اور باجی شرما کر ہنس پڑیں۔ دیکھ خالدہ اگر میرا پہلا لڑکا ہوا اور تیری لڑکی تو ہم آپس میں رشتہ کر لیں گے آں، آجکل کی ساس بہوؤں کا کوئی بھروسہ نہیں۔ میں ساس رہوں گی اور میری بھانجی میری بہو۔ میں اس کو بہت اچھا اور آرام سے رکھوں گی۔ "نہیں باجی" خالدہ نے بات کاٹ دی بچپن کے رشتے کچھ ٹھیک نہیں ہوتے۔ کون جانے اگر میری لڑکی نے تمہارے لڑکے کو پسند نہیں کیا تو۔ سب بعد میں دیکھا جائے گا۔ میں تو ایسی شادی کے بالکل خلاف ہوں۔ میں تو اپنی لڑکی کو پوری آزادی دوں گی کہ وہ جہاں چاہے اور جس سے چاہے شادی کر لے۔

دیکھو بہت پچھتاؤ گی" باجی نے ناراضگی سے کہا۔ اتنے میں چھوٹی راشدہ بولی۔ باجی میرے لیے بھی نو کا عدد بتایا ہے مگر یہ کیا کہ سب کے سب پیدا ہوتے ہی مر جائیں گے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ——'

ارے روتی کیوں ہے۔ باجی نے اسے سمجھانا چاہا۔ ہم دونوں اپنا ایک ایک بچہ تمہیں دیدیں گے۔ کیوں خالدہ۔

نا بھئی۔ خالدہ نے تنک کر کہا۔ میں اپنا بچہ کسی کو نہیں دینے والی۔

تو بڑی کٹھور ہے۔ باجی غرائیں

"آپ کچھ بھی کہیں" —— "بے وقوف لڑکیاں" اس نے کروٹ بدلی اور کھانستا ہوا اٹھ بیٹھا۔ اب وہ شاید مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ بابا نے اس کو جیتے جی مار ڈالا اور یہ لڑکیاں ..... اس کے اٹھتے ہی بہنوں نے اس کو بڑی حقارت سے دیکھا اور پاؤں پٹکتی ہوئی باہر نکل گئیں۔ وہ ان نظروں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ خدا کسی کو تین بہنوں پر بھائی نہ بنائے اور بنائے بھی تو ان کے جوان ہونے تک اس کو بیکار نہ رکھے۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ یہ تینوں اس سے کیا چاہتی ہیں۔ وہ جس دنیا کے خواب

دیکھ رہا تھا وہ دنیا تین سو روپیوں کی کلرکی میں نہیں تھی۔ وہ بہت اونچا جانا چاہتا تھا جہاں کسی بات کی کوئی کمی نہ ہو جہاں سب ایک جیسے ہوں۔ کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہ ہو۔ کوئی کسی کے سامنے جھکتا نہ ہو سب برابر ہوں۔ ایک دوسرے کے برابر۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اب تک کوئی ملازمت قبول نہیں کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس میں اس کو اپنے باس کا ماتحت بن کر رہنا ہوگا —— ماتحت۔ اور اس کو جیسے اس لفظ سے چڑ تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے بی اے کیا ہے لیکن محض بی۔ اے کر لینے سے کیا ہوتا ہے۔ ایک ڈگری ہی تو ملتی ہے اور یہ ڈگری کوئی عالیشان بلڈنگ نہیں ہوتی جس کے اندر وہ آرام و سکون سے رہ سکتا ہے ڈگری کوئی شاندار کار نہیں ہوتی جس میں بیٹھ کر وہ ہواؤں کے دوش پر اڑتا۔ یہ ڈگری کسی حسینہ کا دوشالہ نہیں ہوتی جس کو اوڑھ کر وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا وہ محض جی رہا تھا۔ اس کو جینے کی کوئی خواہش بھی نہیں تھی۔ وہ تو آج مر جانا چاہتا تھا —— اپنی اس زندہ لاش کو ڈھوتے ڈھوتے وہ خود بھی تنگ آچکا تھا۔ اس کو غم تھا تو اس بات کا کہ وہ اس زمانے کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ وقت کی نبض پر اس کو ہاتھ رکھنا آتا ہی نہیں تھا — اس کی خواہش تھی کہ وہ واقعی مر جائے اس کا اپنا یہ وجود ختم ہو جائے۔ اس کے سوچنے سمجھنے کی موجودہ قوت سلب ہو جائے اور پھر وہ دوسرا جنم لے ایک جنم جس میں وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھ سکے۔ اور اسی طرح اپنے آپ کو ڈھال لے —— لیکن ایسا معجزہ ہونا اس کو نظر نہیں آتا تھا ..... پھر ایک خیال اس کے ذہن میں کوندے کی طرح مہک گیا اور وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا گھر سے باہر نکل گیا —— باہر شام کی زندگی اپنے پورے شباب پر تھی۔ مغرب میں سورج کا لال گولہ بس لڑھکنے کو ہی تھا۔ فضا میں پرندے اپنی بھرپور آواز میں چہچہا رہے تھے اور پر لطف زندگی کے گیت گا رہے تھے۔ دنیا کا ہر آدمی کسی نہ کسی فکر میں ڈوبا ہوا رہنے کے باوجود بھی اپنی زندگی میں مست تھا، ہنس رہا تھا۔ مسکرا رہا تھا قہقہے لگا رہا تھا۔ جبراً ہی سہی۔ لیکن خود کو قطعی آزاد اور بے فکر ظاہر کر رہا تھا۔ شاید اسی کا نام زندگی ہے۔ اسی کو جینا کہتے ہیں۔ اس نے بھی ارادہ کر لیا کہ وہ عرصہ ہوا مر چکنے کے باوجود زندہ ہو کر دکھائے گا۔ وہ بھی جی لے گا۔ چاہے اس کو جبراً ہی مسکرانا کیوں نہ پڑے — اس نے اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھا۔ اور اس کو بڑی حیرت ہوئی کہ اب ان لکیروں میں زندگی کی رمق محسوس ہونے لگی تھی وہ خود کو زندہ محسوس کرنے لگا۔ وہ خوشی سے چلا اٹھا لوگوں وہ پھر سے زندہ ہو گیا ہے۔ اب کوئی بابا اسے جیتے جی مردہ نہیں کہہ سکتا۔ وہ جی کر بتائے گا اور بھرپور جی کر بتلائے گا —— اس نے اپنے گھر کا رخ کیا تاکہ وہاں بھی اس شاندار زندگی کا پیغام پہنچا دے۔

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

الیاس فرحت
۵۲ مہاراشٹر۔ ڈی این این سی سی
ناندیڑ۔ ۴۳۱۶۰۲

خط و کتابت کرتے وقت
اپنا خریداری / ایجنسی نمبر ضرور تحریر کریں
اس سے آپ کے خطوں کے جواب دینے میں آسانی ہوگی۔

افسانہ

اسرار گاندھی

ٹرین تیزی سے مجھے اس شہر کی طرف لیے جا رہی ہے جہاں میرا گھر ہے۔ میری بیوی ہے۔ میرے بچے ہیں۔ اور آفس ہے۔ لیکن اس وقت میں ان تمام چیزوں سے پرے ہٹ کر اپنے دماغ میں بچھے احساسات کے چیس بورڈ پر قدروں کی اس بساط کو سیدھا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو اچانک الٹ گئی ہے۔

الٹی ہوئی اس بساط کے نیچے سے بار بار ایک چہرہ ابھرتا ہے ابھر کر مسکراتا ہے۔ میں شدید چبھن محسوس کرتا ہوں۔ میرے پنجے اس چہرے کی طرف بڑھتے ہیں وہ چہرہ پھر غائب ہو جاتا ہے۔

اور میں کئی مہینوں پیچھے چلا جاتا ہوں۔ اس دن وہ اچانک میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ اور میں بہت دیر میں پہچان سکا تھا کہ یہ وہی ہے جو اب سے کوئی بیس برس پہلے اچانک ایک رات نہ جانے کہاں کھو گیا تھا۔

ہاں ان دنوں اس سے سب عاجز تھے۔ اس کے ماں باپ، میرے ماں باپ اور محلے والے۔ کتنا عجیب تھا وہ۔ کیسی کیسی حرکتیں کرتا تھا۔ ہر کوئی اس سے ڈرتا تھا۔ وہ جدھر چاہتا چلا جاتا تھا۔ جو دل چاہے کرتا تھا۔

میرے ماں باپ اس کے ماں باپ اور نہ جانے کون کون مجھے اس کے ساتھ رہنے اور گھومنے کو منع کرتے تھے۔ میں بھی سوچتا تھا کہ لوگوں کی بات مان لوں مگر جب وہ میرے گھر آجاتا تو میں سب کچھ بھول کر اس کے ساتھ ہو لیتا۔ شراب خانے رنڈی کے کوٹھے پر جوئے کے اڈے پر اور نہ جانے کہاں ..... کہاں .....

میری پیٹھ پر اب بھی مار کے نشان موجود ہیں۔ ہم لوگوں نے بھی تو حد کر دی تھی۔ شاید اسوقت سورج غروب ہو چکا تھا جب میں نے اور اس نے ایک برقعہ پوش لڑکی کو ایک کھنڈر کے سامنے چھیڑ دیا تھا۔ اف! میرے خدا ——— وہ لڑکی اس کی بچازاد بہن نکلی تھی جسے وہ نقاب میں پہچان نہ سکا تھا مجھ پر تو گھڑوں پانی پڑ گیا تھا مگر وہ ——— ایک بے شرمی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی تھی۔

کیا وہ اب بھی ایسا ہی ہوگا ———؟

شاید ہاں ———!

یا شاید نہیں ———!!

اب تو اس کے چہرے پر داڑھی ہے لیکن آنکھوں کے فلور پر خباثت تو اب بھی رقص کر رہی ہے میں ابھی یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے مجھے بڑھ کر لپٹا لیا تھا پھر وہ آوازیں جو اب سے بیس برس پہلے اچانک خلاء میں گم ہوگئیں تھیں دوبارہ اپنے وجود کا احساس دلانے لگیں تھیں۔

"..... یار جب میں ماں باپ کی لعنت ملامت سے عاجز آگیا تو گھر سے بھاگ نکلا۔ بہت دنوں تک اِدھر اُدھر بھٹکتا رہا پھر گھاٹ لگ گیا۔"

"اوہ! لیکن تم کرتے کیا ہو ———؟"

"تمہاری طرح کلرک نہیں ہوں" اس کی مسکراہٹ بڑی تیکھی تھی۔

"ہاں ہاں ٹھیک کہتے ہو۔ کلرک بننے کے لیے بھی پڑھا لکھا ہونا ضروری ہوتا ہے" میں نے بھی ڈارٹ گن چلائی۔

"لیکن پیسہ حاصل کرنے کے لیے پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں ہے" اس کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔

چند لمحوں کے لیے ہم دونوں خاموش ہوگئے لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے اسے پھر کرید اتھا۔

"کسی مسجد میں پیش امام ہو؟" اس بار میری نظریں اس کے داڑھی پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"نہیں"

"کیا بزنس کر رہے ہو؟"

"ہاں یوں ہی سمجھ لو" بڑی معنی خیز مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی تھی۔

چند لمحوں کے لیے پھر خاموشی چھا گئی تھی اور پھر وہی بولا۔

"چلو کہیں گھوم آئیں"

"چلو چلتے ہیں۔ بس ذرا قمیض بدل لیں"

میں اس کے سامنے ہی قمیض بدلنے لگا تھا پھر جب اس کی نگاہیں میری ننگی پیٹھ پر پڑی تھیں تو وہ بے ساختہ ہنس پڑا تھا۔

"یار کیوں نہ آج بھی ...... سورج ڈوبنے کے بعد ......"

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا اور ہم دونوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے تھے۔

ہم دونوں دیر تک ادھر ادھر گھومتے رہے تھے اور پھر وہ گھومتے گھومتے ایک شراب خانے کے سامنے رک گیا تھا۔

"چلو اندر چلو" وہ میرے رکے قدم دیکھ کر بولا تھا۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گا"

"کیوں؟ کیا چھوڑ دی؟"

"ہاں"

"کب سے"

"مرتے وقت میرے ماں باپ نے مجھ سے پھر کبھی نہ پینے کا وعدہ لیا تھا"

اور تم نے وعدہ کر بھی لیا تھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

وعدہ نہ کرتا تو اور کیا کرتا . . . وہ زور سے ہنس پڑا تھا "قسمیں ... وعدے ... ایمانداری .. کیا اب بھی کوئی معنی رکھتے ہیں" وہ پھر ہنس پڑا۔ اس بار ہنسی میں طنز کی تیز پھوار شامل تھی۔

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا وہ مجھے کھینچتا ہوا شراب خانے کے اندر لیتا چلا گیا ———

تھوڑی دیر بعد ہم لوگ پھر سڑک پر تھے۔

اس کے بعد دوسرے دن بھی یہی ہوا تھا تیسرے دن بھی پھر یہی دس پندرہ دنوں تک ہوتا رہا تھا لیکن ایک دن اچانک وہ پھر کھو گیا تھا۔ بالکل بیس برس پہلے کی طرح لیکن اس بار نہ مجھے حیرت ہوئی تھی نہ کسی اور کو۔

ٹرین اب بھی تیزی سے مجھے اس شہر کی طرف لیے جا رہی ہے جہاں میرا گھر ہے۔ میری بیوی ہے میرے بچے ہیں میرا آفس ہے لیکن میں ان سب سے پرے ہٹ کر اپنے دماغ میں بچھے احساسات کے چیس بورڈ پر قدروں کی اس بساط کو سیدھا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جو آج صبح اچانک اس وقت الٹ گئی تھی جب میری ایک عزیزہ مجھے بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ ایک بزرگ کے دیدار کرانے لے گئی تھیں۔

اور پھر جب میں نے اس بزرگ کے دیدار کیے تھے تو ایک گرم گرم سی کیل میرے دماغ میں ٹھک کر گھس گئی تھی اور گھس کر میرے پورے وجود کو روندنے لگی تھی۔

یہ بزرگ وہی تھے جو اب سے چند مہینوں پہلے بیس برس پہلے کی طرح غائب ہوگئے تھے۔

(آکاشوانی لکھنؤ سے نشر)

افسانہ

سچّائی کا پروانہ

ظہیر کیفی امروہوی

تنبولن تائی بڑھیا ہو چکی تھیں، ان کے سر کے بال روئی کے گالوں کی طرح سفید تھے، وہ خود بھی دودھ کی ملائی جیسی اجلی تھیں اسی لیے تو بوڑھی ہو کر بھی ان کی خوب صورتی باقی تھی ہاتھ پاؤں پر جھریاں تو ضرور تھیں لیکن وہ اتنی عمر میں بھی بہت چست اور تندرست دکھائی دیتی تھیں۔ تنبولن تائی کے کوئی اولاد نہیں تھی، وہ کبوتر، بلیاں اور طوطے پالتی تھیں اور ان سے دل بہلاتی تھیں۔ تنبولن تائی کے گھر کے آنگن میں نیم کا بڑا سا پیڑ تھا جس میں طرح طرح کے پرندے بسیرا کیے رہتے تھے۔ کوّے، اس وقت تو بہت ہی زور سے کائیں کائیں کرنے لگتے جب صبح ہی صبح کوئی بندر بھی نیم کے پیڑ پر چڑھ آتا تھا، کوّوں کی کائیں کائیں سن کر تنبولن تائی اپنی چوکی پر سے اٹھتیں اور اپنے کاتے ہوئے سوت کے اٹیرن کو نچاتے ہوئے بندر کو للکارتیں، عجیب سی آوازیں اپنے پوپلے منھ سے نکالتیں ——— "دُر ... دُر ... دُر ..... !!!"

لیکن بندر ایک ڈال سے دوسری شاخ پر چھلانگ لگا جاتا، اس پر تنبولن تائی آنگن کے اس طرف چلی جاتیں جہاں پر انھوں نے بکریوں اور ان کے بچوں کے لیے ایک چھوٹا سا گھر بنا رکھا تھا، وہاں سے وہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے سمیٹ کر بندر کی طرف اچھالتیں، مگر بندر چڑیوں اور کبوتروں کی آوازوں سے سہما سہما کبھی ادھر جاتا، کبھی دوسری طرف اچھلتا، کوّوں کی کائیں کائیں سے تنبولن تائی بھی گھبرا جاتیں انھیں ڈر لگتا کہ کہیں بندر غصے میں ان کے چہیتے کبوتروں اور طوطوں کو نہ پکڑ لے، وہ پھر اپنے طور پر بندر کو بھگانے کی کوشش کرتیں ——— "دُر ... دُر ... دُر ... !!!"

لیکن بندر تنبولن تائی کی کسی آواز پر کان نہ دھرتا، تب تنگ آ کر تنبولن تائی، تنبولی تائے کو پکارتیں ———

"اجی دیکھیو! یہ ناس مارا، میرے کبوتروں اور طوطوں کو کہیں گھائل نہ کر دے ——— !"

تنبولی تائے لمبے چوڑے آدمی تھے، ہاتھ میں ایک پھٹا بانس لے کر وہ اسے پھٹ پھٹاتے ہوئے بندر کو للکارنے لگتے ——— بندر بوکھلا کر اپنی نکٹی چپٹی ناک سے غراتا ہوا پڑوس کے پردھان چاچا کی چھت پر چھلانگ لگا جاتا۔ تنبولن تائی اطمینان کی سانس لے کر تنبولی تائے سے کہتیں ——— !

"اجی یہ ناس پیٹا کیوں مارا مارا پھرے ہے، ذرا ذرا سی چڑیاں تک اپنا گھر، اپنا گھونسلا بنا کر رہتی ہیں مگر یہ بے گھر، بے در، گھر گھر، منڈیر منڈیر نامراد مارا مارا پھرے ہے ..... ؟"

تنبولی تائے کی ہنسی چھوٹ جاتی، وہ اس بات پر نہیں ہنستے تھے کہ بندر کا کوئی اپنا گھر کیوں نہیں ہوتا بلکہ وہ تنبولن تائی کی سادگی پر ہنس پڑتے تھے وہ کہتے ——— !

"بی بی! تم بندر سے اتنی ڈرتی کیوں ہو .... ؟ کیا تم نہیں جانتیں، بندر اتنی چالاکی جتانے کے لیے ہی تو "خُر خُر" کرتا ہے اگر ایسا نہ کرتے تب تو کوئی بھی اس پر ڈنڈا دے مارے، میں تو یہ جانوں ہوں کہ بندر ہی ایک ایسا جانور ہے جیسے کبھی پٹتا تم نے نہیں دیکھا ہوگا ——— ہے نا آخر چالاک ——— ؟"

تنبولن تائی ہُنکارا بھرتے ہوئے تنبولی تائے کی بات سمجھنے کی کوشش کرتیں ..... !!

ایک دن تنبولن تائی جب صبح سویرے سو کر اٹھیں تو پھر وہی کوّوں کی کائیں کائیں ان کے کانوں میں پڑی وہ سمجھ گئیں، ضرور آج پھر نیم کے پیڑ پر بندر چڑھ آیا ہے اور ان کے چہیتے پرندوں کو گھائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے!

تنبولن تائی نے اپنے کاتے ہوئے سوت کا اٹیرن اٹھانے کے لیے خود کو ذرا جھکایا تو وہ دھک سے رہ گئیں، ان کا چرخہ اوندھا پڑا ہوا تھا، سوت کی پونیوں کی چنگیر ہی غائب تھی تو بھلا اٹیرن وہاں کیسے ہوتی، اتنا ہی نہیں تنبولی تائے نے اپنے پیسوں کی جو تھیلی انھیں حفاظت سے رکھنے کو دی تھی وہ بھی غائب تھی، تنبولن تائی کا ماتھا ٹھنکا، وہ سمجھ گئیں ضرور اس نامراد بندر کی کرتوت ہے وہ بڑبڑائیں ——— !

"مُوا ——— مُردار ——— چور اچکا، گھر کا نہ گھاٹ کا، ڈھیر سے اناج کا ..."

تنبولی تائے نے جو تنبولن تائی کو بڑبڑاتے دیکھا تو پوچھنے لگے "بی بی! کسے کوس رہی ہو صبح ہی صبح ..... ؟"

"اجی اور کون ہوگا ——— !" تنبولن تائی نے اپنے پوپلے منھ سے جواب دیا "وہی ہے نامراد، آج تو غضب ڈھا گیا ہے میرا چرخہ اوندھا کر گیا، چنگیر اور اٹیرن لے بھاگا اور وہ تمھاری پیسوں کی تھیلی بھی ..... "

"کیا کہا ... ؟" تنبولی تائے چونک کر بولے، لیکن پھر جیسے سمجھ گئے کہ بندر نے ہی یہ سب اُتھل پتھل مچائی ہے۔ انھوں نے پھٹا ہوا بانس پھڑ پھڑایا، پر بندر نے کوئی آواز، کوئی آہٹ تک نہیں کی، تنبولی تائے غرائے۔ "خررر ... خر ... خررر ... خر ——— !!"

کوّوں نے کائیں کائیں سے کان کھانے شروع کر دیے، کبوتروں نے اپنے پر پھڑ پھڑائے، چڑیوں نے بھی "چیں چیں چیں، چوں چوں چوں" کر کے صبح ہی صبح شور مچا دیا۔ پڑوس کے بچے، بوڑھے، عورتیں اور لڑکیاں ایک ایک کر کے تنبولن تائی کے آنگن میں اکٹھے ہو گئے، تنبولن تائی ہر آنے والے سے فریاد کر رہی تھیں ——— !

"میرا تو ناک میں دم کر دیا ہے اس نامراد نے، جب دیکھو چڑھ آتا ہے میرے نیم پر، جیسے اس کے باوا کی جاگیر ہے میرا نیم ——— !"

"ہوا کیا تنبولن تائی ——— ؟" پردھان چاچا نے پوچھا۔

"بھیا ہوتا کیا ——— ؟ اب تو ہر روز، وقت بے وقت آ دھمکتا ہے نامراد، پہلے تو میری چڑیوں ہی کا جینا دوبھر کر رکھا تھا مگر آج تو مُوا مردار میرا سب کچھ لے گیا ... !"

"کون لے گیا؟ کیا لے گیا تنبولن تائی ——— ؟" منگو تیلن نے پوچھا۔

تنبولی تائے بتانے گئے "اجی کیا بتائیں منگو! آج تو غضب ہی کر دیا ہے اس نے، اٹیرن، چنگیر تو لے ہی گیا تھا خیر، وہ تو میری ساری جمع پونجی والی تھیلی بھی لے گیا مردود ——— !"

اچانک نیم کے پیڑ میں سے کوئی چیز دھم سے نیچے گری، سب ہی نے چونک کر دیکھا ——— ایک تھیلا تھا، تنبولی تائے اس پر جلدی سے جھپٹے۔ لیکن جب انھوں نے اسے ٹٹول کر دیکھا تو اس کے اندر سے کتابوں اور کاپیوں کے سوا کچھ نہ نکلا ..... تنبولن تائی نے دکھ بھرے لہجہ میں کہا ——— !

"ہائے ہائے، وہ نامراد کسی بچے کا بستہ بھی اڑا لایا" کئی گھنٹے تک سب نے تنبولن تائی کی اٹیرن اور

چنگیر کو جگہ جگہ ڈھونڈا، نیم کے پیڑ کی ایک ایک شاخ اور ڈال پر تلاشں کیا مگر کہیں بھی یہ سامان ہاتھ نہ آیا، پرندوں کے گھونسلوں سے تنبولی تایا کے پیسوں کی تھیلی ملنے کی امید بھی جاتی رہی، تھک ہار کر سب اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے تنبولن تائی اپنے گھر کے چوڑے چکلے آنگن میں جھاڑ دے کوڑا کرکٹ صاف کرتے ہوئے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگیں ——!

"ڈھائی گھڑی کا ہیضہ آوے اسے جو میری اٹیرن لے گیا ہو . . . !"

تنبولی تایا نے اب انھیں ٹوکا "بی بی، جو ہوا، اسے بھول جاؤ، غلطی تو تمہاری بھی ہے، اٹیرن اور چنگیر تو معمولی چیزیں ہیں، تھیلی میں تو میرے ڈھائی سو روپے تھے . . . !"

تنبولن تائی لاجواب ہو کر چپ ہو گئیں ——!

تنبولن تائی نے اپنے ہاتھوں سے نیم کے پیڑ کو سینچا تھا، ان کے بڑے بوڑھوں نے اسے بویا تھا۔ اس لیے اس نیم کے پیڑ سے انھیں بڑی گہری محبت تھی، اس کی گھنی چھاؤں میں انھوں نے گرمیوں کی دوپہریں آرام سے گذاری تھیں اس کی نمولیوں کو وہ بڑے چاؤ سے چوستی رہی تھیں —— جب نیم کے پتے زرد ہو کر گرنے لگتے تھے تو وہ بڑی عجیب نظروں سے اسے تکا کرتی تھیں —— اور جب اس پر نئے نئے سبز پتے پھر آنے لگتے تو وہ دل ہی دل میں خوش ہونے لگتیں۔ نیم پر بور آجانے پر وہ اس کو سمیٹتیں، پھر اس کا کاجل کڑوے تیل میں تیار کر کے بانٹا کرتی تھیں، دور دور سے لوگ تنبولن تائی سے نیم کا کاجل یونہی مفت لے جاتے۔ تنبولن تائی نے دوا دارو کے لیے نیم کی کسی شاخ، کسی ٹہنی کو توڑا ہو تو توڑا ہو، لیکن کبھی کسی ڈال، کسی بڑی شاخ کو نہیں کاٹا تھا، جب کہ کئی بار تنبولی تائے نے چاہا تھا کہ اسے جڑ سے ہی اکھاڑ کر پھنکوا دیا جائے، کئی بار انھوں نے خود ہی نیم کے تنے پر کلہاڑی تانی، لیکن ہر بار تنبولن تائی نے انھیں روک روک لیا تھا، کبھی تنبولی تائے سے جھگڑنے بھی لگ جاتی تھیں ——!

نیم ان کی سنسان اور ویران زندگی میں کسی انسانی وجود سے کم نہ تھا، ایسا لگتا تھا کہ نیم کا پیڑ ان کی تنہائی، ان کی اداس زندگی کا ساتھی ہے، لیکن آج —— جبکہ تنبولن تائی خود بے حد بوڑھی اور کمزور ہو چکی تھیں، اسی نیم کے پیڑ کو کٹوانے پر تیار ہو گئی تھیں، جس پر ان کے چہیتے کبوتر، طوطے کوّے، چیلیں، فاختائیں، گلہریاں، چڑیاں اور جانے کون کون سے رنگ برنگے پرندے بسیرا کیے ہوئے تھے ——

آخر تنبولن تائی کو یکایک کیا سوجھی . . . . ؟؟

تنبولی تائے مزدوروں کو گھر میں لے آئے تھے قریب تھا کہ وہ لوگ نیم پر اپنی کلہاڑیاں چلانے لگے۔ اسی لمحے تنبولن تائی کے پاس بدھان چاچا آئے اور بولے "تنبولن تائی! تم جس وجہ سے نیم کا یہ برسوں پرانا یادگار پیڑ کٹوا رہی ہو، اس کی وجہ تمہاری اٹیرن اور چنگیر ہے، جنھیں بندر لے اڑا تھا . . . . ؟"

ہاں ہاں بھیا ——! "تنبولن تائی بولیں "میرا تو ناک میں دم کر رکھا تھا اس موئے بندر نے" اسی لیے سوچا کہ نہ نیم ہوگا نہ نامراد وہ بندر ہی آئے گا ——"

"اور اگر وہ پھر بھی آتا رہا تو . . . ؟" بدھان چاچا نے سوال کیا تو تنبولن تائی ذرا دیر کے لیے سوچنے لگیں . . . . . !

تب ہی بدھان چاچا نے انھیں خوش خبری سنائی —— "تنبولن تائی! تمہاری اٹیرن، چنگیر اور تنبولی تائے کے روپوں کی تھیلی مل گئی ہے . . . . . !"

"کیا سچ —— ؟" تنبولی تائے چیخے۔

"ہاں ——!" بدھان چاچا بولے "تنبولی تائی! ایک بچہ تمھیں تلاش کرتے کرتے یہاں آیا ہے اور وہ یہ سب سامان بھی ساتھ میں لایا ہے ——"

"مگر اس کے پاس یہ سب سامان آیا کہاں سے؟ کیا بندر نے اسے دیا . . . ؟" تنبولن تائی نے بچوں کی طرح خوش ہو کر پوچھا۔

تنبولی تائے قہقہہ مار کر ہنسنے لگے۔ بدھان چاچا بھی بچوں کی طرح کھی کھی کر کے ہنسنے لگے ——!

ایک دس بارہ سال کا لڑکا تنبولن تائی کو ان کا سامان دے کر بولا۔!

"تنبولن تائی! میرا بستہ مجھے واپس کر دیجیے ——!"

تنبولن تائی کے جھریوں بھرے چہرے پر خوشی کی لہر سی دوڑ گئی، پوپلے منہ سے پوچھنے لگیں "میرے بچے! کیا یہ سب سامان وہی نامراد بندر لے گیا تھا، جو تمہارا بستہ میرے نیم پر ٹانگ گیا تھا . . . . ؟"

"جی نہیں تنبولن تائی!" لڑکا جلدی سے بولا "ہوا یوں تنبولن تائی! بندر میرا بستہ لے گیا، اور میرا کتا آپ کی اٹیرن، چنگیر اور روپوں کی تھیلی، پھر اسی نے آپ کے گھر کا سراغ مجھے بتایا!"

"پر بیٹے! یہ ڈھیر سارے روپلے پا کر بھی تم نے بے ایمانی نہیں کی؟"

تنبولی تائے اور بدھان چاچا نے لڑکے کو حیرت اور محبت سے دیکھا!

لڑکا بولا۔ "ان روپوں سے کہیں زیادہ قیمتی میری کتابیں اور کاپیاں ہیں، جن کے بغیر میں امتحان میں کیوں کر پاس ہو سکتا ہوں —— ؟"

"شاباش! شاباش میرے بچے!!"

تنبولن تائی نے لڑکے کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔ اور پھر مزدوروں کو نیم کاٹنے سے منع کہلوا دیا ——!!

(اردو مجلس دہلی سے نشر)

ظہیر کیفی امروہوی
اندرلوک، سرائے روہیلہ
اے ۲۲/۳/۳ بی، دہلی ۳۵

افسانہ

یہاں اس بڑے ہال میں مختلف علاقوں کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ شام سے پہلے کچھ لوگوں نے یہاں ایک بڑی دری لا کر بچھا دی تھی جو گرد سے اٹی ہوئی تھی اور جسے اگر ذرا بھی چھیڑا جاتا تو گرد کا ایسا طوفان اٹھتا کہ شکلیں پہچانی نہیں جاتیں، سو دری بچھانے والوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ اسے جھاڑے بغیر بچھا دی جائے۔ دری جب پورے فرش کو اپنے احاطے میں نہیں لے سکی تو کہیں سے ترپال اور چھوٹی دریاں بچھا دی گئیں۔

رات آئی تو سڑک کی طرف کی کھڑکیاں بند کر دی گئیں موسم گرم تھا اس لیے سڑک کی کھڑکیاں بند کر دینے سے پنکھوں سے بھی گرم گرم ہوا آنے لگی۔

میری طرح ہر شخص اس بڑے فرش پر حسبِ مقدور بستر بچھا کر لیٹا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ ایک بڑے دریا میں بہت سارے بجرے الگ الگ تیر رہے ہیں۔

ہال میں بلب ہیں، مرکری ٹیوب ہیں، لیکن ایسی روشنی کرنا خلافِ مصلحت ہے کیونکہ باہر سڑک پر ہیبت کا تسلط ہے۔ ہاں ہال کے باہر ایک بڑی چھت پر دو تین باتھ روم بنے ہیں جن میں ہلکے پاور کے بلب جل رہے ہیں۔ ان ہلکے پاور کے بلب کی روشنی میں، ہال میں لیٹے ہوئے لوگ خود کو دیکھ سکتے ہیں، اور بہت ہی پاس لیٹنے والوں کو دیکھ سکتے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ذرا فاصلے پر ہیں ان کے تو موہوم سے خدوخال نظر آتے ہیں اور بس۔

یہ بھی غنیمت ہے کہ اسی مدھم روشنی میں آس پاس کے لوگ نظر آجاتے ہیں، ورنہ مجھ جیسے لوگ جو ہر گھڑی کے بعد کبھی باتھ روم جانے کے لیے بستروں سے گزرنے کے درمیان ضرور کسی نہ کسی پر گر پڑتے، کسی نہ کسی کو کچل دیتے، جس کے نتیجے میں چیخ و پکار اور ہنگامہ کھڑا ہوتا، جس کے لیے یہ رات اپنے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ کر سختی سے منع کر رہی ہے۔

دن کے وقت ان اطراف میں آہ و بکا اور نعرے سنائی دے رہے تھے اور آسمان کی طرف بے تابانہ بھاگتا ہوا آگ کا لشکر دکھائی دیا تھا۔ اب یہ رات خاموش ہے، لیکن جب دن چیختا ہوا دن بھیانک تھا، اسی طرح یہ سناٹے میں ڈوبی

حالات

احمد یوسف

ہوئی رات بھی بھیانک ہے۔ باہر سڑک پر بھاری بھرکم گاڑیاں محوِ خرام ہیں۔ ان کی سست رفتاری اور بھی ہولناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔

ہم یہاں اسی ہال میں ہیں کہ جس کی سڑک کی جانب کی ساری کھڑکیاں بند ہیں، لیکن ہم خلاؤں میں گھورتے ہوئے وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں جو سڑک پر ہو رہا ہے۔ ابھی ایک گاڑی رکی، پھر یکے بعد دیگرے کئی ایک گاڑیاں رکیں۔ پھر اُن میں سے خاکی وردیاں باہر گردن نکالتی ہیں اور بھاری بوٹوں سمیت سڑک پر کود جاتی ہیں — اور

اب وہاں بوٹوں کی دھمک ہے اور اسلحوں کا شور ہے۔ ان شور مچاتے اسلحوں سے ہر قسم کے شور کو فنا کی گھاٹ اتارنے کا کام لیا جاتا ہے۔

مسئلہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ مگر دراصل ہم یہاں نہیں ہیں۔ ہم گزرے ہوئے دن کے درمیان کھڑے آنے والے دن کے متعلق سوچ رہے ہیں۔

کیا ہوا تھا؟ مختصر سا جواب یہ ہے کہ کچھ ہوا ضرور تھا، اور اگر کچھ نہ ہوا ہوتا تو پھر ہم یہاں کیونکر ہوتے۔

ہماری نظروں کے آگے اتنے مناظر ہیں کہ کسی نئے منظر کی طرف نگاہ اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی، یوں بھی ہال میں ہر وجود سیاہی کے نقاب میں لپٹا ہے، اس لیے دیواروں پر جا بجا بکھری ہوئی تصویریں، چھت کی نقاشیاں اور دروازوں کا رنگ و روغن خاک نظر آئے گا۔

مجھے باتھ روم جانے کی ضرورت ہو رہی ہے — بہت سنبھل سنبھل کر ہال کے باہر آتا ہوں۔ واپسی میں اُسی طرح لوگوں سے بچتا بچاتا اپنے بستر پر بیٹھتا ہوں۔ پتہ چلا کہ ایک تکیہ غائب ہے۔ میری بیوی مجھ سے بخوبی واقف ہے، اس لیے اس نے میرے بستر میں دو تکیے لپیٹ دیے تھے۔ ایک تکیہ میرے سر کے نیچے ہوتا ہے اور دوسرا پہلو میں۔ پہلو میں تکیہ نہ لگاؤ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ دل کسی پہاڑی سے لڑھکتا جا رہا ہے۔ یہ تکیہ گویا اسی گرتے ہوئے دل کو تھام لیتا ہے۔

پانی میں مٹکے سے پی چکا ہوں۔ بڑے سے مٹکے میں پانی رکھا ہے اور پاس ہی المونیم کا مگ۔ اس کے برابر ایک تپائی پر کچھ پلاسٹک کے گلاس رکھے ہیں۔

اب میرے پاس صرف ایک تکیہ رہ گیا ہے، یوں میں اپنے ہاتھ سے پہلو والے تکیے کا کام لیتا ہوں۔

اس پرانی حویلی میں دوسری طرف عورتوں اور بچوں کے سونے کا انتظام کیا گیا ہے۔ میری بیوی اور بچے وہیں ہیں۔

نیند نہیں آ رہی ہے۔ دل و دماغ بے طرح بوجھل ہے۔ یہ جو اس فرش پر یہاں سے وہاں لوگ اپنے اپنے جزیروں میں آباد ہیں، ان میں میری طرح اور لوگ بھی ہوں گے جنھیں نیند نہیں آ رہی ہو گی۔ ویسے کہا جاتا ہے کہ نیند تو دار پر بھی آ جاتی ہے۔

جب آبادی میں بھیڑیے نکل آتے ہیں تو لوگ جنگلات کی طرف بھاگتے ہیں۔

نیند نہیں آ رہی ہے۔ کیا کیا جائے؟ سر پر چلتے ہوئے پنکھے کو دیکھا جائے۔ بیکار۔ دیواروں پر ٹنگی تصویروں کو دیکھا جائے۔ عبث۔ چھت کے نقش و نگار کو دیکھا جائے۔ فضول۔ آخر کیا کیا جائے۔ وہ بلب جو ایک فاصلے پر ٹمٹما رہے ہیں وہ تو محض اس لیے ہیں کہ ہم ہال سے باہر نکلتے وقت اور ہال میں داخل ہوتے وقت کسی سے ٹکرا نہ جائیں، کسی کو کچل نہ دیں۔ اسی مدھم سے اجالے میں پڑھنے پڑھانے کا سوال بھی نہیں اٹھتا۔

میرے اڑوس پڑوس میں جو لوگ اپنے اپنے بستر پر دراز ہیں اُن کے متعلق کوئی دو ٹوک بات نہیں کی جا سکتی۔ وہ سو رہے ہیں یا وہ جاگ رہے ہیں؟ پھر سبھوں کے دل بھی تو بہت بھرے ہوئے ہیں جب دل بہت بھرے ہوں تو بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے، ایک دفتر کو سمیٹنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

گھڑیال دیر تک منادی دیتا رہا۔

ایک شخص باتھ روم سے نکل رہا ہے۔ شاید مجھے بھی باتھ روم جانے کی حاجت ہے۔

لیٹے ہوئے لوگوں سے بچتا بچاتا میں پھر باتھ روم کی طرف جاتا ہوں۔ وہاں سے نکل کر مٹکے کا پانی پیتا ہوں کچھ دیر چھت پر کھڑا آسمان کا رنگ دیکھتا ہوں، وہاں بڑی رونق تھی۔

اب کے بستر پر پہنچ کر یہ خبر ملتی ہے کہ بستر کی چادر اور دوسرا تکیہ بھی غائب ہے۔ یہاں کتنے ہی لوگ ایسے ہوں گے جو بغیر تکیے کے لیٹے اس انتظار میں ہوں گے کہ کوئی تکیے والا اٹھے تو پھر اسی کا تکیہ غائب کیا جائے۔ اس نیم تاریک سے کمرے میں کسی چیز کا تلاش کرنا بھی تو ممکن نہیں پھر اس ہال کا ایک سرا ایسا بھی ہے جہاں روشنی ہی نہیں پہنچتی ہے۔ اور اگر غائب شدہ چیزوں کی تلاش شروع کی جائے تو کیا پتہ کہ یہ جو دری بچھی ہے یہ بھی کہیں نہ غائب ہو جائے۔

اب میرا ایک بازو میرے پہلو میں ہے اور دوسرا سر کے نیچے۔

پپوٹے بھاری ہو چکے ہیں اور جمائیاں آ رہی ہیں۔ یہاں کتنے ہی لوگ ایسے ہوں گے جو میری ہی طرح ان کیفیتوں سے دوچار ہوں گے، مگر پھر بھی سو نہیں رہے ہوں گے، کیوں کہ نیند کا مزا تو اُس وقت ہے جب دل کو مکمل سکون ہو اور اسی بات کا یقین ہو کہ ہم محفوظ ہیں۔

یہاں تو ہمہ وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی آواز دے رہا ہے۔ "جاگتے رہو۔ جاگتے رہو" سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ہم جاگ ہی رہے ہیں تو پھر یہ صدائیں کیوں بلند کی جا رہی ہیں۔

یہ لوگ جو اسی وسیع و عریض ہال میں لیٹے ہیں، مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ اُن میں سے بیشتر کو میں پہچانتا بھی نہیں۔ ہمارا اور اُن کا صرف ایک درد کا رشتہ ہے۔ درد ہمارے اور اُن کے درمیان ایک قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتا ہے۔

کچھ ہوا تھا۔ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔

یہاں سبھی لوگ یا تو سو رہے ہیں یا سونے کا سوانگ بھر رہے ہیں۔ کوئی خراٹا بھی نہیں لیتا۔ اگر کسی طرف سے کوئی آہ بھی نکلتی ہے تو اس طرح جیسے سیاہ چادر اوڑھ کر نکلی ہو۔ بے پردہ آہوں کا نکلنا بھی خطرے سے خالی نہیں کہ راہ میں چور لٹیرے اور رہبر بستے ہیں۔

دماغ بھرا ہے، پپوٹوں پر بڑا بوجھ ہے، آنکھیں جل رہی ہیں، اور ان سے کبھی کبھی آنسو کے دو چار قطرے بھی نکل جاتے ہیں۔

میرا ایک بازو پہلو میں ہے اور دوسرا سر کے نیچے۔ میں جاگ رہا ہوں کہ اس ہال میں جہاں اب تک میری ایک چادر اور دو تکیے غائب ہو چکے ہیں، کہیں کوئی میرا بازو بھی نہ کاٹ لے کہ آخر وہ بھی تو تکیے کا کام دے رہا ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

گھنٹے والے بابا

انجم عثمانی

ہر روز کی طرح سورج زمین اور دیواروں کے نچلے حصّوں کو چھوتا ہوا مولسری کے اس پرانے درخت کی چوٹی پر واپس پہنچ چکا ہے جس سے میں پیٹھ لگائے خاموش کھڑا ہوں اور جو میری پیدائش سے بہت پہلے سے اس پرانی عمارت کے صحن کے بیچ اُگا ہوا ہے۔

میرے سامنے ایک ایسا منظر ہے جسے میں نہ جانے کتنی بار دیکھ چکا ہوں اور جس میں ایک دن میں بھی موجود ہوں گا مگر جسے میرے علاوہ سب دیکھ رہے ہوں گے۔ بہت سے لوگ جمع ہو چکے ہیں اور دھیرے دھیرے اس چارپائی کی طرف بڑھ رہے ہیں جس پر گھنٹے والے بابا اپنی سفید داڑھی اور معنی خیز مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ کبھی نہ اٹھنے کے لیے لیٹے ہوتے ہیں اور میں، مولسری کے درخت سے پیٹھ لگائے دیکھ رہا ہوں کہ پرانی آبادی کی اس وسیع و بلند عمارت کی چوٹی پر لٹکے گھنٹے میں سے کب آواز برآمد ہوتی ہے، اچانک میرا دل خدشے اور غم سے بھر جاتا ہے اور میں سوچنے لگتا ہوں کہ آج پیتل تانبے اور کئی دیگر معدنیات سے مرکب اس معلق گھنٹے سے آواز کیسے نکلے گی کہ گھنٹے والے بابا کے ہاتھ میں موسلی نہیں ہے اور وہ بجائے عمارت کی چوٹی پر موجود ہونے کے عمارت کے صحن میں پلنگ پر دراز ہیں اور مجمع کے درمیاں گھرے ہوئے ہیں۔

مجھے وہ دن یاد آنے لگے جب ہمارا معصوم بچپن اس خطرے سے لرز جایا کرتا تھا کہ اگر گھنٹے کی ٹن ٹن سنائی نہ دی تو سب کچھ ٹھہر جائے گا، نہ چاند نکلے گا، نہ صبح ہوگی۔ لیکن خدشہ ہمیشہ غلط ثابت ہوتا اور گھنٹے کی ٹن ٹن کے ساتھ چاند بادلوں سے یوں جھانکنے لگتا جیسے کوئی دوست دور کھڑا مسکرا رہا ہو۔ انتظار کی پرکوفت گھڑیاں ختم ہو جاتیں اور ہم گھنٹے والے بابا کے ممنون ہوتے کہ انھوں نے ہمیں انتظار کی مزید کوفت سے بچا لیا۔

قدیم ترین آبادی کے وسیع و بلند عمارت کی چوٹی پر لکڑی کی دو بلیوں کے درمیان لٹکے ہوئے اس گھنٹے سے آبادی کے تمام کاموں کا اتنا گہرا رشتہ ہے کہ اگر چند سیکنڈ بھی بروقت اس کی آواز سنائی نہ دے تو ہر لمحہ جامد محسوس ہونے لگے۔

یہ گھنٹہ ہر قسم کے اعلان کے لیے استعمال کیا جاتا۔ عید کے چاند کا اعلان ہو یا ساعتوں کا، صبح کی آمد کی اطلاع ہو یا کسی کی موت کی، یہ گھنٹہ ہی آبادی کے لوگوں کو باخبر کرتا اور عرصے سے گھنٹے والے بابا کی موسلی سے بیشتر اہم کاموں کا آغاز و اختتام معلوم ہوتا۔ اوقات کی نشاندھی کے علاوہ ان سب اعلانات کے لیے بھی استعمال ہوتا جو آبادی کے بیشتر لوگوں سے متعلق ہوتے۔ جب کبھی یہ بے وقت بج اٹھتا تو لوگ بھاگ بھاگ کر عمارت کے اس نچلے حصّے میں جمع ہو جاتے گھنٹے والے بابا سے استفسار کرنے لگتے کہ گھنٹہ کیوں بج اٹھا اور بابا کے چہرے کے تاثرات انھیں بتا دیتے کہ چاند نکلا ہے یا کسی کی نماز جنازہ پڑھنی ہے۔

بچپن میں ہماری طرح شاید آبادی کے ہر معصوم دل میں یہ خواہش ہچکولے لگاتی کہ وہ بھی گھنٹہ بجائے مگر بابا تو زینہ بند رکھتے پھر کیسے اوپر جا کر اپنی خواہش کی تکمیل کی جا سکتی تھی بابا ہمیشہ گھنٹے تک پہنچنے والے واحد زینے کا دروازہ بند رکھتے سوائے اس رات کے جب عمارت کی چھتوں سے لوگ چاند کو آسمان پر ایسے تلاش کرتے جیسے ماں اپنی کھوئی ہوئی اولاد کو یا اَن جانے صحرا میں بھٹکا ہوا پیاسا پانی کو۔ اس رات بابا زینہ اندر سے بند نہ کرتے اور آبادی کے نہ جانے کتنے لوگ جن میں بچّوں کی تعداد زیادہ ہوتی گھنٹے کے اِرد گرد جمع ہو جاتے اور باری باری سے موسلی ہاتھ میں لے کر گھنٹہ پیٹتے چنانچہ بہت دیر تک گھنٹہ رک رک کر بجتا رہتا اور کسی پُرشور، ولولہ انگیز موسیقی کا لطف دیتا۔ اس رات گجر کی آواز سے بستی کا چپّہ چپّہ گونجنے لگتا، بازاروں اور گلی محلّوں میں لوگوں کی چہل پہل بڑھ جاتی، بچّے اپنے نئے کپڑوں اور شیرینی کے لیے مچلنے لگتے، عورتیں زور زور سے باتیں کرتی ہوئی گھروں کے کام جلدی جلدی نپٹانے لگتیں۔ دالانوں اور باورچی خانوں میں چوڑیوں کی کھنک گونجنے لگتی، چاند آسمان سے اُتر کر ہونٹوں پر مسکن بنا لیتا، کچّی چھتوں کے نیچے رہنے والے معصوم اپنے آنسو پونچھ ڈالتے اور مسکراہٹوں کے اس جھرمٹ میں جگہ بنانے لگتے جس سے وہ سارے سال محروم رہتے یا رکھے جاتے تھے۔ ہم بھی اس مجمع میں شامل ہوتے اور گھنٹہ بجا کر محسوس کرتے کہ آج کا چاند ہماری ہی وجہ سے نکلا ہے۔

کبھی کبھی ہم سوچتے کہ آخر بابا سال میں بہت سی بار گھنٹی بجا کر چاند کیوں نہیں نکال دیتے کہ ایک مرتبہ کے بجائے کئی بار ہمیں نئے کپڑے پہننے کو اور بہت سی مٹھائیاں کھانے کو ملیں۔ اپنی اس خواہش کا اظہار ہم نے کئی دفعہ بابا سے کیا بھی مگر انھوں نے کبھی اس پر دھیان نہ دیا اور ہمیشہ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ ہمارے معصوم گال کو تھپتھپا کر زینے کی طرف بڑھ گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

بابا نے گھنٹہ بجانے میں کبھی بھی ایک منٹ ادھر سے اُدھر نہیں کیا۔ تیخ کر دینے والی ہواؤں کی راتیں ہوں یا جھلسا دینے والی شعاعوں کے دن گھنٹے کی آواز سے لوگ اپنے بھولے ہوئے کاموں کو بروقت یاد کر پاتے اور زندگی کے معمولات انجام دیتے۔ ایسا محسوس ہوتا کہ اگر بستی میں اس پرانے گجر کی آواز نہ گونج اٹھے تو ہر کام معطل ہو جائے گا، نہ سورج نکلے گا نہ غروب ہوگا، نہ لوگ کسی کو مٹی دینے جمع ہوں گے اور نہ گلے ملنے۔

ہمیں تعجب ہوتا کہ بابا کو وقت کی اتنی پہچان کیسے ہے کہ کبھی ایک دو منٹ بھی ادھر سے ادھر نہیں ہوتا مگر ان کی ہئیت دیکھ کر تعجب دم توڑ دیتا کہ وہ اور گھنٹے کی آواز اس طرح ایک دوسرے میں سما چکے تھے کہ ان کے اور گھنٹے کی آواز کے درمیان کوئی فرق محسوس نہ ہوتا۔ جب وہ گھنٹہ نہیں بھی بجا رہے ہوتے تو بھی ایسا لگتا کہ وہ ابھی معلق گھنٹے کے اوپر لٹکی موسلی اٹھا کر گھنٹہ بجانا شروع کر دیں گے۔ انھیں دیکھ کر گونج جسم اختیار کرتی محسوس ہوتی وہ مختلف اطلاعات کے لیے گھنٹہ بجانے میں اتنے ماہر ہو چکے تھے کہ ایک ہی گھنٹہ سے مختلف موقعوں مختلف قسم کی آوازیں پیدا کر سکتے تھے اور ان کے بجانے کے انداز سے ہی لوگوں کے دل حسب موقع کبھی خوشی سے جھومنے لگتے اور کبھی آنکھیں نم ہو جاتیں۔

میری طرح بہت سوں کو ان کا نام معلوم نہیں تھا ممکن ہے ان کا کوئی نام رہا ہی نہ ہو کہ دنیا میں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو اپنی پہچان کے لیے کسی مخصوص رشتے کے بندھن کی محتاج نہیں ہوتیں، ہو سکتا ہے کہ گجر کی گونج کی طرح وہ بھی ہر موقع کے مطابق روپ دھارن کرنے کے لیے صلاحیت رکھتے ہوں۔ ویسے ان کا نام معلوم کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوتی تھی کہ گھنٹے کی آواز ہی ان کی پہچان تھی اور سب ہی لوگ میری طرح ان کو گھنٹے والے بابا کہہ کر یاد کرتے تھے۔

ساری عمر ان کے یہی کام سپرد رہا کہ وہ بروقت اعلان سے نہ چوکیں اور انھوں نے ہمیشہ اپنی ذمّہ داری کو

آمنہ شوکت

نادان سلمیٰ! ایک طویل خاموشی کے بعد تمہارا خط موصول ہوا یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ میری اتنی صاف گوئی کے باوجود تم نے اپنے خط میں انھیں دیرینہ جذبات سے کام لیا ہے جن کا اب میرے پاس خاموشی کے علاوہ کوئی جواب نہیں لیکن چند جملے جو شاید تم نے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوتے لاشعوری طور پر تحریر کیے ہیں ان سے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ آج میرا قلم خود اپنے فرائض کی ادائیگی پر مائل ہے۔

سلمیٰ! دنیا میرے بارے میں جو بھی کہے کہنے دو۔ لیکن خدا کے لیے تم مجھے غلط سمجھنے کی کوشش نہ کرو۔ ورنہ محبت کا لفظ ایک بے معنی اور عورت ایک حسین دھوکہ بن کر رہ جائے گی" میں اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہوں" یہ تم کہہ رہی ہو۔ ہاں کہہ سکتی ہوں۔ لیکن یہ جملہ لکھنے سے پہلے کاش تم اپنے دل ہی سے سوال کر لیتیں تو بہتر تھا۔

سوچو تو اس جملے سے میرے دل کو کتنی چوٹ پہنچی ہوگی اور کیوں؟ یہی نا کہ میں تمہیں حاصل نہ کر سکا۔ میں وہ نہ کر سکا جو تم چاہتی تھیں۔ میں بزدل تھا۔ ڈرتا تھا اور اب ڈھونگ رچا کر ہر ایک سے اپنی معصومیت کا اظہار کر رہا ہوں۔ دنیا والوں سے کہہ رہا ہوں۔ دیکھو میں ناکام محبت ہوں۔ میں ٹھکرایا گیا ہوں۔ مجھے محبت سے نفرت ہے مجھے ہر اس عورت سے نفرت ہے جو جوان ہے اور بھولی بھی اور جس سے کبھی کبھی بھی محبت کی گئی ہو۔ جس کی ایک لغزش سے آج میں تنہا ہوں۔ آوارہ اور بے فکر انسان کی سی زندگی گذار رہا ہوں۔ جسے نہ تو اب تمہاری ضرورت ہے نہ کسی ساتھی کی۔ کیوں؟ انھیں خیالات کا پس منظر تو تھا جس کو لکھتے وقت اپنے سامنے رکھ کر تم نے خط میں صرف ایک ہی جملے میں ادا کر دیا۔ شکریہ اور بار بار شکریہ تمہاری ہمدردی کا۔ مگر میری ناصحا یہ تو بتاؤ کہ ایسے لوگوں کو کیا کہا جائے جو ایک نامعلوم مدت دوسروں کے جذبات سے کھیلتے رہیں۔ اور اپنی محبت کا یقین بار بار رو کر مسکرا کر دلاتے رہے۔ ایک دوسرے جدا نہ ہونے کی قسمیں سو سو بار کھاتے رہے۔ جو جدائی کے نام سے کانپ اٹھتے تھے۔ جن کا قول تھا عورت مرد کی زندگی کا صرف ایک جز اور عورت مجسم ایک محبت ہے جس کی باتوں میں رس تھا سنگیت تھا۔ جس کی آنکھوں میں دنیا کے لازوال احساسات کی محبت چمک رہی تھی۔ عہد و پیماں پر بسائی ہوئی محبت کی حسین اور نرالی دنیا جس کی بنیاد دو معصوم دلوں کی ہم آہنگی پر قائم تھی کیا وہ کبھی ٹوٹ سکتی تھی۔ محبت ایک بھیانک دھوکہ۔ جذبات کی آنکھ مچولی موت بن سکتی تھی قسمیں جھوٹی ہو سکتی تھیں اور وہ کانوں میں گونجتے ہوئے الفاظ کہ عورت مجسم محبت ہے فریب میں ڈھل سکتے تھے؟ نہیں یقیناً نہیں۔ لیکن سلمیٰ ہوا۔ اور سب کچھ ہوا۔ صرف اس لیے کہ وہ جھوٹ تھا۔ خواب تھا۔ اس کی بنیاد کھوکھلی تھی۔ وہ محبت نہیں ایک فریب تھا۔ ایک گناہ تھا عظیم گناہ وہ گناہ جس میں انسان سب کچھ کھو بیٹھتا ہے سلمیٰ سب کچھ۔ اس کی زندگی پھیکی۔ اس کی مسکراہٹیں بے کیف۔ اس کا دل ویران اور امنگیں، آرزوئیں۔ موت کی سی خاموشی میں تحلیل ہو کر رہ گئیں۔ اور آج اس کا وجود خود اس کے لیے ایک بوجھ بن کر رہ گیا ہے لیکن اب بھی اسے زندہ رکھنے کی کوشش جاری ہے۔ اب بھی اس کے دل پر نشتر زنی کی مشق ہو رہی ہے جس کے زخموں سے خون کا آخری قطرہ تک رِس رِس کر نکل چکا ہے۔ اس کو جھوٹی تسلیوں اور ہمدردیوں سے بہلایا جا رہا ہے۔ اس کی خاموشی پر اسے مجرم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس پر انسانیت محبت اور سماجی اصولوں کے خلاف بغاوت کا الزام لگایا جا رہا ہے دوسروں کی زندگی برباد کر کے دور سے تماشا دیکھنے والا سماج کی عزت، سماج کی آبرو، سماج کی جان، لہو کی حرارت، انسانیت کا علمبردار، معصومیت کا پیکر اور ہمدرد سمجھا جاتا تھا۔ کیوں؟ کس لیے؟ یہ کون پوچھے۔ اس لیے کہ وہ عورت ہے۔ معصوم ہے۔ بنت مریم ہے مگر سلمیٰ تم اس عورت کو اپنے نظریے کے مطابق کیا کہو گی؟ آج وہی عورت ایک شریف اور باعزت شوہر کی وفادار بیوی، ایک اونچے گھرانے کی بہو اور سماج کی وفادار اور فرماں بردار بیٹی کی حیثیت رکھتے ہوئے ایک بار پھر انھیں حسین دھوکے کا سہارا لے کر ایک بھٹکے ہوئے مسافر کو راہ دکھانے کی کوشش کرے تو اس کی فطرت کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھو سلمیٰ میں اور صرف میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں۔ دنیا اور سماج نہیں۔ ان کی نظروں سے گرنے کی کوشش نہ کرو۔ ورنہ شاید تم ان کے غضب کا مقابلہ نہ کر سکو گی۔ تم اس آگ کو بجھانے کی کوشش نہ کرو جو صرف ایک غریب کی جھونپڑی ہی جلا رہی ہے۔ نہیں تو ممکن کیا یقین ہے کہ سلمیٰ تمہاری یہ احمقانہ کوشش ایک جھونپڑی کی آگ بجھانے کے بجائے ساری بستی کو خاک کر ڈالے گی اور پھر اس وقت شاید تم اپنے آپ کو بھی نہ بچا سکو گی۔ تم سب کچھ بھول جاؤ سب کچھ۔ اس لیے کہ تم کو زندہ رہنا ہے اور زندگی کے نشیب و فراز سے گذر کر اس مقام تک پہنچنا ہے جہاں عورت، عورت نہیں سماج کی ماں بن جاتی ہے اور جس سے سماج جنم لیتا ہے۔ رہا میں۔ میں تو سماج سے نکالا ہوا ایک کمزور انسان ہوں۔ سلمیٰ یہ میرا آخری خط ہے ایک گم کردہ منزل کا جو دور ایک نامعلوم سمت کو جا رہا ہے۔ ممکن ہے اس کے سکون کی آخری منزل بھی ادھر ہی ہو۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور بس!

(لکھنؤ سے نشر)

اس طرح نبھایا کہ غلطی کا امکان تک شرمندہ رہا۔۔۔ مگر آج، نہ جانے کیسے بابا عمارت کے صحن میں بنے مخصوص چبوترے پر بچھے پلنگ پر یوں دراز تھے کہ گھنٹہ بجانے کا ہوش نہ تھا اور میں، مولسری کے قدیم درخت سے پیٹھ لگائے اس منظر کو دیکھ رہا تھا جس میں ایک دن میں بھی موجود ہوں گا لیکن جسے میرے علاوہ سب دیکھ رہے ہوں گے۔

عمارت کے صحن میں جمع بہت سے لوگ ہمیشہ کی طرح آج بھی گھنٹے کی اس مخصوص آواز کے منتظر تھے جس سے ایسے موقعوں پر کسی کی آخری رسوم کا آغاز ہوتا تھا۔۔۔ اور ایک بار پھر مجھ میں کہیں اندر بچپن سے موجود خدشہ ابھر آیا کہ گھنٹے کی آواز نہ آئی تو سب کچھ ٹھہر جائے گا مگر ہمیشہ کی طرح آج بھی یہ خدشہ غلط ثابت ہوا اور گھنٹے کی مخصوص آواز گونج اٹھی جبکہ گھنٹے والے بابا آج عمارت کے صحن میں چارپائی پر خاموش اٹھائے جانے کے لیے لیٹے ہوئے تھے۔

گھنٹے کی ٹن ٹن کے ساتھ مجمع یکایک لنلانے سے صفوں میں تبدیل ہو گیا اور چند لمحوں بعد بابا کو جلد کاندھوں پر لادا آبادی سے باہر اس بستی کی طرف لے گیا جہاں کے لوگ کسی گجر کی آواز پر جمع نہیں ہوتے ۔۔۔ اور میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ منظر ہمیشہ کی طرح جوں کا توں ہے، گھنٹے کی آواز اسی طرح گونج رہی ہے جبکہ گھنٹے والے بابا کے ہاتھ میں موسل نہیں ہے اور وہ آبادی سے باہر لے جاتے جا چکے ہیں۔ (اردو سروس سے)

اردو سروس

پہلی مجلس میڈیم ویو ۴۲۸ میٹر (۷۰۰ کلوہرٹز) سپر میڈیم ویو ۲۷۳ میٹر (۱۰۰۱ کلوہرٹز) شارٹ ویو ۴۸ میٹر (۶۱۱۰ کلوہرٹز)

صبح

۵-۴۲ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۵-۴۵ صبح گاہی: حمد، نعت، سلام
شبد کیرتن اور نعتیہ کلام
جمعہ قرآن خوانی
معہ ترجمہ اور نعتیہ کلام
۶-۱۵ خبریں
۶-۲۵ اخباروں کی رائے
۶-۳ شہر صبا (علاوہ جمعہ)
جمعہ حرف آغاز
(مع وضاحتی نوٹ)
۷- شمع فروزاں

۷-۰۵ پرانی فلموں سے
(جمعہ کو، گیارہ بجے تک)
۷-۲۵ جمعہ گاندھی جی نے کہا
۷-۳ نوائے ساز
۷-۳۵ گذشتہ شب ۸-۴۵ کی دوبارہ نشریات
۸- آپ کی فرمائش
۸-۲۰ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۲۵ آپ کی فرمائش
۹- چلتے چلتے (علاوہ جمعہ/اتوار)
جمعہ/اتوار آؤ بچو!

۹-۱۵ آج کی بات (علاوہ جمعہ/اتوار)
۹-۲۰ دھرتی گاتی ہے
(علاوہ جمعہ/ہفتہ/اتوار)
جمعہ/اتوار
آؤ بچو! (آغار اور لوگ)
ہفتہ حب وطنی
(حب الوطنی کے نغمے)
۹-۳ خبروں کا خلاصہ
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی (علاوہ اتوار)
اتوار ہلکی کلاسیکی موسیقی
۱- اختتام

دوسری مجلس میڈیم ویو ۴۲۸ میٹر (۷۰۰ کلوہرٹز) میڈیم ویو ۲۰ میٹر (۱ کلوہرٹز) شارٹ ویو ۱۰۱ میٹر (۲۸۰۵ کلوہرٹز)

دوپہر

۱-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۲-۰۰ پروگراموں کا خلاصہ
۲-۰۲ خبروں کا خلاصہ
پیر ہنگاوا انتخاب
I، III، V ۳ بجے تک
فلمی قوالیاں
II، IV ۲-۳۰ بجے تک
منگل بھکتی گیت I، III، V
میری نظر میں: II، IV
بدھ حسن نظر
جمعرات دھوپ چھاؤں
جمعہ ہلکی کلاسیکی موسیقی
ہفتہ گیتا نجلی
I، III، V گانہ ریکارڈنگ
II، IV لائبریری ریکارڈنگ
اتوار آپ کا خط
۲۷ ۲ بجے تک
۲-۳ پیر ہنگاوا انتخاب (I، III، V)
راگ رنگ: II، IV
منگل، قلم و تبسم

(I، II، IV)
یک رنگ: (III، V)
بدھ بزم خواتین
جمعرات پگڈنڈی (I، III، V)
یادیں بن گئیں گیت
(II، IV)
جمعہ گیت سے گیت
(I، III، V)
تیس منٹ (II)
بچھے جو یاد ہیں (IV)
ہفتہ بزم خواتین
اتوار گیتوں بھری کہانی (I)
محفل (II)
گلستاں (III)
غزلیں: (غیر فلمی IV)
رنگ محل (V) ۲-۳ بجے تک
۳- پیر رات ایک مسلم کی (II)
مجھے یاد ہے ذرا ذرا (IV)
قوالیاں غیر فلمی (I، III، V)
منگل نئی نسل نئی روشنی

بدھ فلمی دنیا (I، III)
رنگا رنگ (II، V)
صدائے رفتہ (IV)
جمعرات ساریہ
جمعہ آواز دوست کہاں ہے
(گذشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)
ہفتہ پھر نیپے
اتوار کچھ تو کہیے (I)
قوالیاں (فلمی) (III)
قوالیاں (غیر فلمی) (II، IV)
رنگ محل (V)
(شروعات ۳-۲ بجے سے)
۳-۳ آپ کی پسند
۴- اخباروں کی رائے
۴-۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۳ تبصرہ / پارلیمانی کارروائی پر
ہفتہ وار تبصرہ
۴-۳۵ آپ کی پسند (مسلسل)
۴-۵ خبریں
۵- اختتام

تیسری مجلس میڈیم ویو ۴۲۷ میٹر، کلوہرٹز شارٹ ویو ۱۹۱۵ میٹر ۲۲۹ کلوہرٹز

رات

۷-۵۸ سگنیچر ٹیون اور اناؤنسمنٹ
۸-۰۰ خبریں
۸-۱ پروگراموں کا خلاصہ
۸-۱۵ آبشار (سامعین کی درخواست پر غیر فلمی غزلیں/نغمے)
(علاوہ اتوار تعطیلات کے روز ۸-۴۵ بجے تک)
اتوار: آواز دوست کہاں ہے
۸-۴۵ بجے تک)
۸-۴۵ جہاں نما
(علاوہ اتوار، تعطیلات)
اتوار آواز دوست کہاں ہے (مسلسل)
تعطیلات: آبشار (مسلسل)
۸-۴۵ پیر کلام شاعر
منگل تقاریر
بدھ شہر نامہ/پس منظر
جمعرات آپ کا خط ملا
جمعہ تقاریر
ہفتہ ویڈیو ریڈیو ریل
اتوار کتابوں کی باتیں (I)
ملاقاتیں (II، IV)

اقتصادی جائزہ (III)
اردو دنیا (V)
۹- حسن غزل (علاوہ جمعرات)
جمعرات ڈرامہ
(مسلسل ۸-۴۵ بجے تک)
۹-۱۵ پیر/بدھ
قوالیاں (غیر فلمی)
منگل علاقائی نغمے
جمعرات ڈرامہ (مسلسل)
جمعہ ساز (II، IV)
نغمہ پارے (I، III)
اوراق مصور (V)
ہفتہ نغمہ و ساز
اتوار کا جیرن کا ریلے
(ٹھمری/دادرا)
۹-۳ پیر ایک راگ
کئی روپ (I)
ایک ہی فلم کے گیت (II)
شکریہ کے ساتھ (III)
فنون لطیفہ (IV)
خواب زار (V)

منگل آئینہ (I، III)
نیچر (II)
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا (IV)
ماضی کے دیار (V)
بدھ کھیل کے میدان سے
(I، III)
مشاعرہ (II)
سائنس میگزین (IV)
نئی فلموں سے (V)
جمعرات ڈرامہ (مسلسل)
رات ۸-۴۵ بجے تک
جمعہ روبرو
(انٹرویو/مباحثہ)
ہفتہ نئی نسل نئی روشنی
اتوار رنگا رنگ (I، V)
حال ہمنشیں (II)
ادبی نشست (III)
اردو سروس ڈائجسٹ (IV)
۹-۴۵ جمعرات ساز یہ
۱۱-۰۰ خبروں کا خلاصہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
۱۲-۰ عالمی خبریں
۱۲-۰۵ پیر ہلکی کلاسیکی موسیقی

منگل ادریہ
بدھ/جمعرات/جمعہ/اتوار
فلمی نغمے
ہفتہ فلمی نغمے (I، III، V)

مشاعرہ (II، IV)
۱۲-۳۰ آخر شب
۱۲-۵۸ پروگراموں کا خلاصہ
۱- اختتام

جمعہ یکم مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی: بشیر احمد اور ساتھی
نعتیہ کلام
۶-۳۰ حرف غزل
غزل کا خاص پروگرام معہ تشریح
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا (جمعہ)
۷-۳۰ نوائے ساز: فردوس احمد
سرود پر راگ للت
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
بینا پانی مشرا: چارو کیشی

شب

۸-۴۵ تقریر: تہذیب اور فن کار
(احمد ندیم قاسمی)
از ڈاکٹر قمر رئیس
۹-۰۰ حسن غزل: محمد ظفر
اصغر گونڈوی اور میر کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی: فردوس احمد
سرود پر راگ درباری
بینا پانی مشرا
خیال مالکونس اور ترانہ
شرکاء: مہر وجعفر، رمیش رشی کلپ
صبا ناہید
غزل، خلوص نامہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
رمیش پریم: راگ کونسی کانہڑا
منور علی خاں: خیال

اتوار ۳ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا: راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور کیفی اعظمی کا کلام
برجو مہاراج: فیض اور میر کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: پریم جین
گٹار پر سندھی بھیرویں
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
ایرن رائے چودھری
ٹھمری بھیرویں اور دادرا

شب

۸-۴۵ کتابوں کی باتیں
از: شہباز حسین
۹-۰۰ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
جاں نثار اختر اور شکیل بدایونی کا کلام
۹-۱۵ کجری بن کا ریلے
شرافت حسین خاں: ٹھمری
۹-۳۰ رنگا رنگ: ڈرامہ "دو نقل نما عقل"
تحریر: آر۔ کے۔ شرما

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: شانتی ہیرانند
حمید لکھنوی اور مشیر جھنجھانوی کا کلام
ہریش بھارد واج
ساحر بھوپالی اور فنا نظامی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: رمیش پریم
وچتر وینا پر راگ دیسی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
منور علی خاں: کلاسیکی گانا

شب

۹-۰۰ حسن غزل
شانتی ہیرانند: آل رضا کا کلام
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی
کیا یہ سچ ہے: نوجوان گمراہ ہے (مباحثہ)

پیر ۴ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا: اینا ملوتڑا
جگر مرادآبادی کا کلام
ستیش بھوٹانی، صبا افغانی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز: جیت ولو برمن
اسراج پر راگ بھٹیار
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
مالتی پانڈے: خیال دیسی

شب

۸-۴۵ کلام شاعر: از امر چند قیس

۹ — ۰۰ حسن غزل: انیتا ملواڑ
شکیل اور نسیم جے پوری کا کلام
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: چیت دیو برمن
اسراج پر راگ درباری
مالتی پانڈے: خیال کیدارہ

منگل ۵ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ — ۳۰ شہر صبا: سعادت بن اشرف
داغ، بجیا لعل وحشت اور صبا افغانی
کا کلام
ششی لتا ورک: نیر آتشی کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: پنا لعل چورسیا
وائلن پر راگ بیراگی
۹ — ۳۲ ایم۔ آر۔ گوتم: خیال شوخ بھیروں

دوپہر
۲ — ۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرف آغاز: از مجیب احمد
گیت، آج کے نوجوانوں کا ورثہ
بنیادی حقوق
تقریر: کماری نجم العارف
ان سے ملیے

شب
۸ — ۴۵ ہند میں تہذیب اسلامی کا ارتقاء
(علوم اسلامی اور ہندوستانی شیعہ
علماء) تقریر از پروفیسر کلب علی
۹ — ۰۰ حسن غزل: ششی لتا ورک
ذوق، مصحفی اور فانی کا کلام
۹ — ۳۰ آئینہ (ادبی میگزین) نثر لطیف نمبر
پیشکش از ڈاکٹر امیر اللہ شاہین
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: پنالال چورسیا
وائلن پر راگ دیو
مالنی رجنیکر: خیال مالکونس

بدھ ۶ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی
۶ — ۳۰ شہر صبا: مہندر پال: غزلیں
اجیت کور: غالب، فیض احمد فیض
اور سکندر علی وجد کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: ولایت اینڈ سانی
شہنائی پر راگ بھیرو
۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی
شکور علی خاں: خیال بیراگی

دوپہر
۲ — ۰۰ فلمی دنیا: ملاقات، فلمی شخصیت
سے ملاقات، نئے چہرے
تقریر پدمنی کولہاپوری پر
از فاروق ارگلی

شب
۸ — ۴۵ پس منظر: تحریر از بہار برنی
۹ — ۰۰ حسن غزل: مہندر پال: غزلیں
۹ — ۳۰ کھیل کے میدان سے
ایڈیٹر کے بی کنگڑ
ہاکی کو سدھاریں کیسے (مباحثہ)
شرکا: کے۔ جی۔ ککڑ
آئی ایم مہاجن، گیان سنگھ
کھیلوں کا جائزہ
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: ولایت حسین خاں
شہنائی پر کلاوتی
شکور علی خاں: خیال چندر پربھا

جمعرات ۷ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ — ۳۰ شہر صبا: شانتی ماتھر
عزیز وارثی اور ایم۔ ایل ملہوترہ
کا کلام: بشیر احمد
غلام ربانی تاباں اور ظفر کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: عبدالحلیم جعفر خاں
ستار پر راگ نٹ بھیروں
۹ — ۳۰ کلاسیکی موسیقی: سلوچنا برج ویدی

شب
۹ — ۰۰ سوہنی مہیوال: ڈرامہ
تحریر رمیش پال
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: عبدالحلیم جعفر خاں
ستار پر راگ چندر کونس

جمعہ ۸ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی
قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی: عثمان خاں اور ساتھی
نعتیہ کلام
۶ — ۳۰ حرف غزل
غزل کا خاص پروگرام مع تشریح
۷ — ۳۰ نوائے ساز: اشوک رائے
سرود پر راگ بلاس خانی توڑی
۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی: میرا کھرواڈکر

شب
۸ — ۴۵ تقریر: ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(سوامی دیانند سرسوتی)
از اوصاف علی
۹ — ۰۰ حسن غزل: افضل حسین نگینہ
علیم، مومن خاں مومن کا کلام
۹ — ۱۵ تازہ افسانہ: از اقبال متین
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: اشوک رائے
سرود پر راگ کروانی
میرا کھرواڈکر: خیال

ہفتہ ۹ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالیاں
۶ — ۳۰ شہر صبا: سیما شرما: غزلیں
مجید نیازی: شوکت پردیسی کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: ضیا محی الدین خاں
ڈاگر، وینا پر راگ توڑی
۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی: رشید حسین خاں
خیال توڑی اور ترانہ
۹ — ۰۰ حسن غزل: سیما شرما: غزلیں
۹ — ۳۰ نئی نسل نئی روشنی
(کرن کا ادبی میگزین پروگرام)
افسانہ: حسن نجمی سکندر پوری
کلام شاعر: مجیب الرحمٰن
دیگر شرکا: انجم عثمانی، ناظرہ نور
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: ضیا محی الدین خاں ڈاگر
وینا پر راگ مالکونس
رشید حسین خاں: خیال چندر کونس

اتوار ۱۰ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
اسلم صابری قوال اور ہمنوا
۶ — ۳۰ شہر صبا: احمد حسین
جگر اور فیض کا کلام
بیگم اختر: جلیل مانکپوری کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: چنتامنی جین
راگ جیسنکار (جلترنگ پر)
۹ — ۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: ایرا بھویر
ٹھمری بھیروی اور دادرا

شب
۸ — ۴۵ دلی ڈائری: از ایچ۔ آر۔ لوتھرا
۹ — ۰۰ حسن غزل: احمد حسین
ذوق اور میر کا کلام
۹ — ۱۵ گجر بن کا ریلے
اے کانن، ٹھمری ملنگ
۹ — ۳۰ جمال ہم نشیں
کشمیری ادب ۱۹۶۰ کے بعد
پیشکش از علی محمد لون
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی
موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۱۱ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی: قوالی
۶ — ۳۰ شہر صبا: بیلا ساویر
مجاز اور قیصر قلندر کا کلام
اقبال احمد صدیقی: عمر انصاری اور
اختر شیرانی کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: برج بھوشن لعل کابرہ
گٹار پر راگ بلاول
۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی: موجود حسین خاں
خیال دیسی
۸ — ۴۵ کلام شاعر: از محمد لیسین
۱۱ — ۰۵ بزم موسیقی: برج بھوشن لعل کابرہ
گٹار پر راگ کھماج
موجود حسین خاں: خیال جوگ

منگل ۱۲ مئی

صبح
۵ — ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ — ۳۰ شہر صبا: وینا ناتھ: جاں نثار اختر
اور ساحی: کوثر کا کلام
اندرا لکشمی سگھ: محمد عثمان عارف کا کلام
۷ — ۳۰ نوائے ساز: ایس۔ این۔ گلاٹی
وائلن پر سندھی بھیرویں
۹ — ۳۲ کلاسیکی موسیقی: وجے کچلو اور راجی کچلو
آلاپ اور خیال للت
۲ — ۰۰ نئی نسل نئی روشنی: رنگ شام
رنگا رنگ پروگرام
پیشکش موسیکا آرکسٹرا
۸ — ۴۵ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی
کا ارتقاء (تصوف اور ہندوستانی تہذیب)

ازصباح الدین۔ اے۔ رحمٰن

۹-۰۰ حسن غزل: دینا ناتھ
بشیر بدر اور شاذ تمکنت کا کلام

۹-۳۰ فیچر، ٹورسٹ: تحریر کے۔ آر۔ خان

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: ایس۔ این۔ گلاٹی
وائلن پر راگ مالکونس
وسیمے چکلو اور دروی چلو
آلاپ اور خیال بہاگ

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: ماسیرا نگم
اختر شیرانی اور عرش ملسیانی کا کلام
سرینیدر کار: عزیز وارثی اور رام کرشن
مضطر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: جگناتھ اور پارٹی
شہنائی پر راگ کومل بھیروں

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: اوماڈے۔ خیال
بلاس خانی توڑی

۳-۰۰ رنگارنگ: ہیروں کی تلاش
تحریر: وی۔ ایم۔ آنند

۸-۴۵ شہرنامہ: پٹنہ۔ از رضوان احمد

۹-۰۰ حسن غزل: ایرانگم
سکندر علی وجد اور اختر انصاری کا کلام

۹-۳۰ مشاعرہ: شرکا: مشتاق علی شاہد
چندر بھان خیال۔ قاضی سلیم
کیلاش ماہر۔ بشیر بدر۔ کمال احمد صدیقی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: جگناتھ اور پارٹی
شہنائی پر راگ چندرکونس
اوماڈے: خیال راگیشری

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: بلونت بنسل
مجاز اور فیض کا کلام
چاندرانی: مجروح اور جگر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
سرشتہ آئین: ستار

۹-۰۰ ڈرامہ، دیواریں: تحریر کمار پاشی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
سرشتہ آئین: ستار

(بقیہ ص ۳۴ پر)

سیڈیم ویو۔ دہلی "الف" ۳۶۶٫۳ میٹر ۸۱۹ کلوہرٹز   دہلی "ب" ۲۹۴٫۹ میٹر ۱۰۱۷ کلوہرٹز
دہلی "ج" ۲۱۹٫۲۲ میٹر ۱۳۶۸ کلوہرٹز   دہلی "د" ۲۴۶٫۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوہرٹز
شارٹ ویو صبح ۸ بجے تک ۸۹٫۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز صبح ۸-۱۵ سے ۱۲ بجے تک ۴۲٫۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
دوپہر ۲۱٫۸۵ میٹر ۱۳۷۳۰ کلوہرٹز   شام ۴-۴۵ تک ۴۲٫۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
شام ۶ بجے رات تک ۸۹٫۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز

دہلی "الف" عالمی خبریں (ہندی اور انگریزی): صبح ۶-۰۰
ہندی میں خبریں: ۸-۰۰، ۱۱-۰۰، ۱-۰۵، ۱۰-۲
۵-۰۰ (صوبائی خبریں) ۶-۰۵، ۷-۰۵ (علاقائی خبریں)
۸-۴۵، ۵-۰۰، ۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۱۲-۰۰ سنسکرت میں خبریں صبح ۰۰-۷، شام ۶-۱۰
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰، دوپہر ۱-۵۰ اور رات ۹-۱۵ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۱-۴۰

دہلی "ب": ہندی میں خبریں: ۲-۴۵ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، ۱۰-۰۰، ۱-۰۰، ۲-۰۰، ۲-۲۰ (دھیمی رفتار سے)
۴-۰۰، ۶-۰۰، ۹-۰۰، ۱۱-۰۰ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں: صبح ۸-۳۰، شام ۷-۳۰، ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۹-۰۰ بجے
دہلی "د" ہندی میں خبریں، شام ۷-۳۰، انگریزی میں خبریں، رات ۹-۱۵
کھیل کود کی خبریں: شام ۷-۰۰ (ہندی) رات ۸-۰۰ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دہلی الف

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم، منگل دھونی
۶-۰۵ وندنا، کھیتی باڑی
۶-۳ کھیتی کی باتیں
۶-۳۵ رام چرت مانس
۶-۴۵ سور دھارا
۶-۵۵ آج کے پروگرام اور موسم
۷-۰۵ برج مادھوری (سوائے اتوار)
۷-۳۰ نیر پرساد
۷-۴۵ وندگان (سوائے پیر، منگل)
۸-۴۰ اردو مجلس (روزانہ)
۹-۰۰ اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر
۲-۰۰ لوک بھارتی (سوائے اتوار)
۱۲-۱۵ سنگم سنگیت (سوائے اتوار)
۱۲-۳ بچوں کا پروگرام
(اتوار، منگل، جمعرات، جمعہ)
گرامین بچوں کا پروگرام
(بدھ، جمعہ)
۲-۰۰ ایک ہی کلاکار (روزانہ)
۲-۲ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
۴-۳ موسم اور اختتام (اتوار ۳-۳۰)
۶-۱۵ مقامی اطلاعات اور گم شدہ لوگوں
کے لیے پروگرام
۶-۲۰ گرام سنسار (روزانہ)
۷-۰۰ کرشی جگت
۹-۳۰ پروگراموں کا خلاصہ، موسم
۷-۳۵ سانسکی
۷-۴۵ وادیہ وادن
۱۱-۰۰ وادیہ وندہ
۱۱-۱ موسم اور اختتام

دہلی ب

صبح
۶-۰۰ وندے ماترم
۷-۰۰ انگریزی میں پروگرام (روزانہ)
۷-۲ گیتکا (سوائے پیر)
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
۸-۲ ۳-۰۰ بجانی پروگرام
۹-۳۰ سرس (سوائے بدھ)
۲-۱ اختتام (اتوار ۱۱)

دوپہر
۳-۱۰ موسم کا حال (انگریزی میں)
۳-۱۵ اسپورٹس سروس
۵-۵۰ اخباروں کی رائے
۵-۵۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
۶-۰۵ فوجی بھائیوں کے لیے پروگرام
۷-۰۰ پنجابی پروگرام
۷-۳۰ سار سنگیت
۷-۴۵ اردو مجلس
۸-۱۵ سماچار درشن (اتوار، بدھ، جمعہ)
ریڈیو نیوز ریل (منگل، جمعرات، جمعہ)
نیوز ریل اسپورٹس ریویو
۸-۲۵ سماچار پتروں سے
۹-۱۵ اسپاٹ لائٹ
(بعد میں سار سنگیت)
۹-۴۵ مغربی موسیقی (اتوار کو ۱۰-۰۰)
۱۱-۰۵ موسم کا حال اور اختتام

دہلی د
یووا وانی

صبح
۷-۰۰ آج کا پروگرام (ہندی)
۷-۰۵ بھیرتھے
۷-۴۵ وگیان وروا
۷-۵۰ وادیہ سنگیت / وادیہ وادن
۸-۰۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۵ وندگان
۸-۳۰ مغربی موسیقی
۹-۰۰ اختتام (اتوار ۱۰)

شام
۶-۵۵ آج کا پروگرام
۷-۰۵ محفل
۷-۰۵ یُک باتھ (ہندی) (پیر سے جمعرات)
۸-۰۵ ال وی گرد (پیپ میوزک)
۸-۵۰ باتھ (انگریزی) (منگل سے جمعہ)
۹-۰۰ رمز
۱۱-۰۰ اختتام

جمعہ یکم مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ راجن مشرا، ساجن مشرا
گائن

۱۱-۰۲، ۵-۴۰
گھاسی رام نرمل: جلترنگ
۱۱-۳۰، رات ۹-۰۰
راجن مشرا، ساجن مشرا: گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی: مراٹھی لوک گیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اولوکن
۸-۳۰ سنگم سنگیت
۹-۳۰ گنگا چیل کے پنکھ، لکشمی نندن بورا
کے ناٹک کا ریڈیو عکس
پروڈکشن: ستیندر شرما
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
گھاسی رام نرمل: جلترنگ
۷-۵۰ سنگم: تیلگو
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۱-۱۵، ۲-۰۲، ۴-۰۰
مادھو چپل: گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
نریندر کور: گیت، بھجن

ہفتہ ۲ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۲-۲۰، ۵-۴۰
وی جی جوگ: وائلن
۱۱-۰۲ بلونت رائے ورما: ستار
۱۱-۳۰ لکشمن پرشاد جے پور والے
خیال

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
گجراتی لوک گیت
۵-۰۵ سدھ سنگیت
رات
۸-۰۰ سوواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ اس سپتاہ سنسد میں
۹-۰۰ سدھ سنگیت

دہلی 'بی'

صبح
۷-۳۰ شوبھا گرتو : ٹھمری، دادرا
۷-۵۰ سنگم : کنڑ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : کشمیری لوک گیت
دوپہر
۳-۱۵ / ۴-۰۲
ایس میوہ دیوی : بھجن
۳-۳۰ ملونت رائے ورما : ستار
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
جمیل احمد : عرلس
۹-۰۲ اور گیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۳ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ نینا دیوی ، ٹھمری، دادرا
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
احمد رضا : وچتر وینا
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
جی وٹیدھی ، گائن
دوپہر
۱۲-۱۵ 'نیا ڈرامہ' جھلکی
تحریر : راج کمار داغ
۲-۳۰ 'یہودی کی لڑکی'
ترتیب و ہدایت : ارمل کمار چھپیال
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
جی وٹیدھی ، گائن
رات
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ نینا دیوی : ٹھمری، دادرا
۹-۳۰ محفل : آتیش خاں

دہلی 'بی'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ ایم آر گوتم : گائن
۷-۵۰ سنگم : آسامی گیت
۹-۱۰ اپنی نگری
دوپہر
۳-۱۵ / ۴-۰۲
جمیل شمسی قوال وساتھی : قوالیاں
۳-۳۰ نینا دیوی : ٹھمری، دادرا
شام
۶-۴۵ / ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۴ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ / رات ۸-۱۵
چندن رائے : سرود
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ ، ۵-۲۰
کشوری امونکر : خیال
۱۱-۳۰ مشتاق علی خاں : ستار
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تامل لوک گیت
۱۲-۳۰ 'بھیتر کا آدمی' شرون کمار کی کہانی
کا ریڈیو عکس
ترتیب و ہدایت : ممتا گپتا
۵-۵۰ سدھ سنگیت
رات
۸-۰۰ سوواستھ رکشا
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ سدھ سنگیت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

دہلی 'بی'

۷-۲۰ سنگیت سوربھی
اپرنا چکرورتی ، گائن
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : اودھی لوک گیت
دوپہر
۳-۱۵ / ۴-۰۲
ستر گھوش رائے : رابندر سنگیت
۳-۳۰ مانک راؤ چرکر : خیال مدھونتی

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
ارمل وڈھیرا : گیت، غزل
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۵ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ ، ۱۱-۳۰
کاشمی شنکر : گائن
۱۰-۳۰ گائن
۱۰-۵۰ ٹھمری، دادرا
۱۱-۰۲ ڈی آر پاروتیکر : وچتر وینا
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی :
آسامی لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۳۰ رام نارائن : سارنگی
۵-۵۰ ، رات ۹-۰۰
سدھ سنگیت
رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ نئے پرکاشن
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ 'ایک اوناسنسار' ناٹک
تحریر : منی مدھوکر
ہدایت : ایس ایس کپور
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
سدیپ کمار متر : گٹار

دہلی 'بی'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
رام نارائن : سارنگی
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ
۹-۱۰ لوک بھارتی
ہماچلی لوک گیت
دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
اجیت کمار بنرجی : بنگلہ گیت
۳-۳۰ مونی داس : سرود
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
حبیب پینٹر اور ساتھی
قوالیاں

۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ

بدھ ۶ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ کیلاش پنوار : ستار
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ ٹھمری، دادرا
دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : کنڑ لوک گیت
۵-۳۰ ٹھمری، دادرا
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت
رات
۸-۰۰ 'نیا ڈرامہ' جھلکی
تحریر : راج کمار داغ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۰ سنسد سمیکشا
۹-۰۰ ٹھمری، دادرا
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

دہلی 'بی'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ نثار حسین خاں : خیال
۷-۵۰ سنگم ، گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : ہریانوی لوک گیت
دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
سورشری : ورندگان
۳-۳۰ چمپا نارائن ، گائن
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
سریندر کور ، گیت
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ اسپورٹس میگزین

جمعرات ۷ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ تیج پال سنگھ : خیال
۱۰-۳۰ ، ۵-۲۰
پروین سلطانہ : گائن
۱۱-۰۲ جوئے شری واستو : وائلن
دوپہر
۱۲-۳۰ تیج پال سنگھ : خیال

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸-۱۵ 'ٹیگور کا جیون درشن' تقریر
۸-۳۰ سندسمیکشا
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام
نذر الاگیتی
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
وسنتا سندرم : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
جوائے شری واستو : وائلن
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری : برج لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
سنندہ گھوش : رابندر سنگیت
۳-۳۰ وسنتا سندرم : کرناٹک گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پشپا ہنس : بھجن
۹-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ

جمعہ ۸ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ مادھوری مٹو : گائن
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ ایکناتھ سرولکر : خیال
۱۱-۳۰ ظہور احمد : وائلن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : مراٹھی لوک گیت
۵-۳۰ مادھوری مٹو : گائن
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ اولوکن
۸-۳۰ سندسمیکشا
۹-۰۰ مانو کلیان میں ریڈ کراس کی بھومیکا'
تقریر
۹-۳۰ 'پوسٹ مارٹم' ناٹک
تحریر : ریوتی سرن شرما

ہدایت : وینا ناتھ
۱۰-۳۰ جلجا کماری : وینا

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ظہور احمد خاں : وائلن
۷-۵۰ سنگم : تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری :
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
بجالی مکھرجی : گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
جلجا کماری : وینا

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
منموہن پہاڑی : گیت، بھجن
۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۹ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۵-۲۰
لیشس پال : گائن
۱۰-۳۰ گائن
۱۱-۰۲ بسم اللہ خاں اور ساتھی
شہنائی وادن
۱۱-۳۰ چھجو رام : گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
گجراتی لوک گیت

۵-۵۰، رات ۹-۰۰
سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ اس سپتاہ سندسمیں

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
بسم اللہ خاں اور ساتھی : شہنائی
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری :
گڑھوالی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
گنگا کرشن ملہوترہ : گیت
۳-۳۰ اجے کمار کھنہ : ستار

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
چندر منی چودھری : غزلیں
۸-۳۰ دس ویک ان پارلیمنٹ
۹-۳۰ اوگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۱۰ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ راس بہاری دتہ : ستار
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
لکشمن کرشن راؤ پنڈت : گائن
۱۱-۰۲ یوواوانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
ایل سبرامنیم : وائلن

دوپہر
۱۲-۱۵ 'صلح کل' جھلکی
تحریر : گوپی ناتھ وتمت
ہدایت : ممتا گپتا
۲-۳۰ 'پوسٹ مارٹم' ناٹک
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت

رات
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ پریم ولبھ : طبلہ
۹-۳۰ سنگیت پتریکا
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ وِرندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
این آر شہانے : گائن
۷-۵۰ سنگم : اڑیہ گیت
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
مدھر لتا بھٹناگر : بھجن

دوپہر
۳-۳۰ این آر شہانے : گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۱۱ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۵-۲۰، رات ۹-۰۰
بال جی چترویدی : گائن
۱۰-۳۰، ۱۱-۳۰
غلام مصطفٰی خاں : گائن
۱۱-۰۲ بھجن لال : سرود

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی : تیلگو گیت
۱۲-۳۰ 'ایک بونا سنسار' ناٹک
تحریر : منی مدھوکر
ہدایت : ایس ایس کپور
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ اشوک کمار اور ساتھی : شہنائی
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
ہندی تقریر
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
اوما شنکر مشرا : ستار

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
بھجن لال : سرود
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
چندر شری رائے : بنگلہ گیت
۳-۳۰ اشوک کمار و ساتھی
شہنائی

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
اوشا سیٹھ : گیت، بھجن
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۱۲ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۱۱-۳۰، رات ۹-۰۰
پرکاش این سکسینہ ، بانسری

۱۰-۳ رادھے شیام ، طبلہ

۱۱-۲، ۵-۲۰، رات ۸-۳۰
بے نظیر بیگم ، ٹھمری، دادرا

دوپہر

۱۲-۲ لوک بھارتی ، اڑیہ لوک گیت

۵-۵ گیان وگیان

۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل

۸-۱۵ وگیان وارتا

۹-۳ 'اپنی اپنی کھڑکی' ناٹک
تحریر وہدایت : کے ایس دگل

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
ستیہ اگروال : گائن

دہلی 'ب'

۷-۲ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
اجیت سنگھ پٹیل ، گائن

۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۲-۲۰، ۴-۰۰
ایم پاروتی ، کرناٹک سنگم سنگیت

۳-۳۰ اجیت سنگھ پٹیل ، گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
امینہ برقی ، غزلیں

۹-۳۰ نیشنل پروگرام ، انگریزی تقریر

بدھ ۱۳ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ریتا گنگولی ، ٹھمری، دادرا

۱۰-۳۰، رات ۸-۳۵
سبدھ سنگیت

۱۰-۵۰ ٹھمری

۱۱-۲ گنگو بائی ہنگل ، گائن

۱۱-۳۰ چنتامنی جین ، جلترنگ

۱۲-۰۲ لوک بھارتی ، ملیالم لوک گیت

۵-۲، رات ۹-۰۰
ریتا گنگولی ، ٹھمری، دادرا

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'صبح کل' جھلکی
تحریر : گوپی ناتھ وتسمت
ہدایت : ممتا گپتا

۸-۱۵ وگیان آلوک

۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
ستیہ دیو پوار ، وائلن

دہلی 'ب'

۷-۲ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
چنتامنی جین ، جلترنگ

۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری
مالوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۳-۲۰، ۴-۰۰
پشپا بھوٹانی ، سندھی گیت

۳-۳ گومتی سوراهن ، گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
پرکاش کور : شبد

۹-۳۰ یووا وانی سے انتخاب

جمعرات ۱۴ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۱۱-۳۰، رات ۹-۰۰
پارتھ داس ، ستار

۱۰-۳۰ ٹھمری، دادرا

۱۱-۰۲ پنڈت جسراج : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
کشمیری لوک گیت

۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ 'کہاں تک پوری کریں دوستوں کی امنگیں'
تقریر

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر

'بن پانی سب سون'
تحریر : ویریندر گوئل
پیشکش : ستیا ناتھ اوستھی

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
سدھا کرشنا چار ، گائن

دہلی 'ب'

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

۷-۵۰ سنگم : مراٹھی

۹-۱۰ لوک مادھوری
برج لوک گیت

۳-۱۵، ۴-۰۲
سریتا جنا : گیت

۳-۳۰ سدھا کرشنا چار ، گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
امیتا پرشرا : گیت ، بھجن

۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۱۵ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۵-۲۰، رات ۸-۳۵
سبیتا دیوی ، گائن

۱۰-۳۰، ۱۱-۰۲
کرشن راؤ شنکر پنڈت ، گائن

۱۱-۰۲ دنیش کمار پربھاکر ، وائلن

۱۲-۰۲ لوک بھارتی ، مراٹھی لوک گیت

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں

۹-۰۰ سبدھ سنگیت

۹-۳۰ 'اب کھونچو' ناٹک
تحریر : کانتی دیوی
ہدایت : دینا ناتھ

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
ڈی کوتیا ، گوٹو وادیم

دہلی 'ب'

۷-۲ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
دنیش کمار پربھاکر : وائلن

۷-۵۰ سنگم : تیلگو

۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

۳-۱۵، ۳-۳۰، ۴-۰۲
شریف احمد : غزلیں

۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
ڈی کوتیا : گوٹو وادیم

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
بھائی اقبال سنگھ اور بھائی گرچرن سنگھ
ساتھی : شبد

۹-۳۰ انگریزی پروگرام

بقیہ : اردو سروس

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی ، قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی : بشیر احمد اور ساتھی
نعتیہ کلام

۶-۳۰ حرف غزل ، غزل کا خاص پروگرام
معہ تشریح

۷-۳۰ نوائے ساز : شرن رانی

سرود پر راگ اہیر بھیروں

۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی : سوم تیواڑی
خیال اہیر بھیروں

۸-۴۵ تقریر : تہذیب اور فنکار (منیر احمد شیخ)
از ابوالکلام قاسمی

۹-۰۰ حسن غزل : محمد اسماعیل (ر جے پور)
داغ دہلوی کا کلام

۱۱-۰۵ بزم موسیقی : شرن رانی : سرود پر راگ
جے جے ونتی ، سوم تیواڑی : خیال درباری

آواز کی قیمت

فی کاپی —— ۵۰ پیسے سالانہ —— ۱۰ روپے
دو سال —— ۱۸ روپے تین سال —— ۲۵ روپے

لکھنؤ

لکھنؤ الف ۲۹۸ و ۱۰۰۶ میٹر/۲۹۸ کلوہرٹز لکھنؤ ب ۲۰۱ ۹۲۶ میٹر/۳۳۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی انگریزی : ۷ بجے (عالمی خبریں)
ہندی : صبح ۸ بجے دوپہر ۱ اور ۱-۲ بجے شام ۶-۵ شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۵ بجے
انگریزی : صبح ۸-۱ دوپہر ۱ شب ۹ اور ۱۱ بجے
سنسکرت : صبح ۷ بجے اور شام ۶-۱ بجے
اردو صبح ۸-۵ اور شب ۹-۱۵ بجے
بور لیٹر : ہندی : صبح ۹ بجے ضلع کی چٹھی : صبح ۹-۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں : دوپہر ۲ بجے پرادیشک سماچار : شام ۷-۲ بجے

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم / منگل دھونی
۶-۵ کرشی چرچا اور موسم کا حال
۶-۲۰ آرادھنا
۶-۳۵ گاندھی چرچا (جمعہ)
۶-۵۰ وچار دھن (جمعہ کے علاوہ)
۶-۵۵ آج کا کاریہ کرم اور موسم کا حال
۷-۵ مانس گان
۷-۱۵ آپ کے آس پاس : پیر (اتوار)
۷-۲ سنسکرت شکشا (پیر، جمعرات)
نلگوشکا (منگل، بدھ، ہفتہ)
۸-۲ لوک گیت
۸-۲۰ اردو پروگرام
۹-۱ اِس پاس کے گیت (اتوار)
۹-۱۵ بتر کیلئے دھنے وار (اتوار)
۹-۲ بیسکھڑیاں (اتوار)
۹-۴۰ بال سنگھ (اتوار)
۱-۲ روپوار سنگیت سبھا (اتوار)
۱۱-۲ اختتام

دوپہر
۱۲-۰۰ ماداوری (اتوار)
۱۲-۱۰ ودیارتھیوں کیلئے (اتوار کے علاوہ)
۱۲-۲ کارپتیل مہلاؤں کیلئے (اتوار)
لے بجلے گانے (پیر)
سب رس (منگل)
چتر پٹ سے (جمعرات، جمعہ)
۱-۱۰ آج اتوار ہے (اتوار)

گھر آنگن (پیر اور جمعرات)
گرہ لکشمی (منگل اور جمعہ)
راگ رنگ (ہفتہ)
۱-۲۵ لوک گیت (اتوار)
۱-۲ جوانوں کے لیے
۲-۲ وگیان اور کسان
۲-۳۵ موسم کا حال اور اختتام

شام
۵-۰۰ یوواوانی ۵-۲ لوک گیت
۵-۲ مقامی اطلاعات اور موسم کا حال
۶ گم شدہ افراد سے متعلق اطلاعات
۶-۱۵ شہری ریڈیو گوشٹھی (اتوار)
مزدور منڈل (اتوار کے علاوہ)
۶-۴۵ آج اور کل کے کاریہ کرم
۶-۵ کسانوں کے لیے
(منگل جمعہ کے علاوہ)
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی (منگل اور جمعہ)
۷-۲ دیس گان
۷-۳۵ لوکائتن اتوار، منگل جمعرات ہفتہ
روپ بندھ سنگیت (پیر)
آؤ بچو (بدھ)
بال گوپال (جمعہ)

شب
۸ ہندی تقریر (اتوار سے جمعہ تک)

۹-۲ انگریزی تقریر (اتوار، بدھ)
۹-۳۵ بھارت بھاسق (منگل)
۹-۵ گیت سنگیت (اتوار)
پربوار کلیاں پہ ستوتری (بدھ)
۱-۰ ساتھی (پہلے اور چوتھے پیر کو)
۱۰-۱۱ موسم کا حال اور اختتام

لکھنؤ ب

صبح
۵-۵۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۷-۳۵ اختتام
۸-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

۹-۲ اختتام
۹-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق (اتوار)

دوپہر
۱۲ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۲-۳۵ اختتام

شام
۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق
۵-۴۵ اتراتی پروگرام
(لکھنؤ اور محب آباد)
۶-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

شب
۱۱-۱ اختتام

جمعہ یکم مئی

صبح
۷ - ۱۵ علی اکبر خاں : سرود : امیر بھیرو
۷ - ۲۰ پرادیشک سماچار (روزانہ)
۷ - ۴۵، شام ۵-۴۵ اور ۸-۱۵
سبھاتا چکرورتی : گیت ، بھجن اور غزلیں
۸ - ۲۰ اردو پروگرام (روزانہ)
۹ - ۱۰ سنندا پٹنائک : خیال جونپوری

دوپہر
۱۰ - ۱۲ وجے راگھوراؤ : بانسری پر میاں کی توڑی

شب
۸ - ۲۰ اللہ رکھا : طبلے پر روپک تال
۹ - ۲۰ بڑے حضور : ڈرامہ
مصنف : کرن لکھنوی
۱۰ - ۲۰ استاد امیر خاں : خیال درباری

ہفتہ ۲ مئی

صبح
۷ - ۱۵ ڈی وی پلسکر : خیال جونپوری
۷ - ۴۵ اور دوپہر ۱۲ - ۰۰
شمبھوناتھ ورما
گیت ، بھجن اور غزلیں

دوپہر
۱ - ۱۰ اشوک کمار رائے : سرود وادن

شام
۵ - ۴۵ ریتا بنرجی : گیت اور بھجن
۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۳ مئی

صبح
۷ - ۴۵ اور شام ۵-۴۵
شیل نگم : گیت ، بھجن اور غزلیں

دوپہر
۱ - ۱۰ آج اتوار ہے : بال کی کھال : جھلکی
مصنف : ونود رستوگی

شب
۸ - ۰ پلنگ سیکٹا
۸ - ۱۰ پرادیشک سماچار
۹ - ۲۰ پولیس پبلک ریلیشنس
انگریزی میں مباحثہ
۱۰ - احمد رضا۔ دچتر ونیا برسری رچی
۱۰ - ۲۰ برہمانند گوسوامی : خیال

پیر ۴ مئی

صبح
۷ - ۱۵ اور ۱۰ - ۹ شب ۱۰ - ۲۰
گنیش پرساد مصرا : ٹھمری اور خیال
۷ - ۴۵ اور دوپہر ۱۲ - ۰۰
پی۔ پی۔ شی : گیت اور بھجن

دوپہر
۱۰ - ۱۲ ایس بالاچندرن : پلوی

شب
۸ - ۲۰ اور ۹-۴۵
اکبر حسین : طبلہ سولو
۱۰ - ۰۰ ساہتیکی : پتریکا پروگرام

منگل ۵ مئی

صبح
۷ - ۱۵ پرکاش چندر گوسوامی : طبلہ سولو
۷ - ۴۵ کلپنا لیلے : گیت اور بھجن
۹ - ۱۰ وگیان چرچا

دوپہر
۱۰ - ۱۲ جی۔ سی۔ چکرورتی : ستار وادن
طبلہ پر سنگت : پرکاش چندر گوسوامی

شب
۸ - ۰۰ سنسکرت پروگرام
۹ - ۴۵ بھارت بھارتی
۱۰ - ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۶ مئی

صبح
۷ - ۱۵ بی آر ساٹھاولے ، ٹھمری
۹ - ۱۰ علی اکبر خاں : سرود پر کونسی بھیرو

دوپہر
۱۲ - ۱۰ جی این بالاسبرامیم : توڑی
۱ - ۱۰ اور شب ۸ - ۳۰
باگیشوری دیوی : ٹھمری ، دادرا

شام
۵ - ۴۵ اور ۸-۱۵ : چندر پرکاش مصر
گیت اور بھجن
۹ - ۲۰ دی ایجیڈ اینڈ ڈیئر پرابلمس
انگریزی مباحثہ
۱۰ - ۲۰ بدھادتیہ مکھرجی
ستار پر چاندنی کلیان

جمعرات ۷ مئی

صبح
۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۲ - ۰۰
رام دلارے۔ کلارینٹ وادن
۹ - ۱۰ پنڈت جسراج : خیال بٹ بھیرو

شام
۵ - ۴۵ اور ۸-۱۵ : ممتا سین
گیت ، بھجن اور غزلیں

شب
۹ - ۲۰ علاقائی موسیقی کا نیشنل پروگرام
۱۰ - ۲۰ استاد علاء الدین خاں
سرود پر للتا گوری

جمعہ ۸ مئی

صبح
۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱۲-۱۰ اور شب ۱۰-۳
الیاس خاں : ستار وادن
طبلہ پر سنگت : منن خاں
۷ - ۴۵ اور شب ۸ - ۱۵
انعام اللہ اور پارٹی
نعتیں اور غزلیں
۹ - ۱۰ استاد امیر خاں : خیال للت

شب
۸ - ۲۰ منن خاں : طبلہ سولو
۹ - ۴۰ بکھراؤ : ڈرامہ

مصنف: جوالا پرساد "کیسر"
ترجمہ: اودھ بہاری لال

ہفتہ ۹ مئی

صبح

۷-۱۵ گرجا دیوی: ٹھمری، جیروی

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰ اور شام ۵-۴۵
نرملا گرگ: گیت، بھجن اور غزلیں

دوپہر

۱۰-۱۲ کے۔ جی گنڈے: خیال

۱۰-۱ راگ رنگ: سرسوتی راٹے
خیال: شدھ سارنگ

شب

۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
انیتا گوالڑ: گیت اور بھجن

۲-۹ اردو پروگرام: ادبی فیچر
سلام مچھلی شہری کے فن اور شخصیت پر
ادبی فیچر۔ تحریر: شاہ نواز قریشی

دوپہر

۱-۱۰ آج اتوار ہے۔ جھلکی

شب

۸-۱۵ پراونشل سماچار درشن

۹-۰۵ گیت سنگیت

۱۰-۰۰ منی لال ناگ: ستار وادن

۱۰-۳۰ لکشمی شنکر: خیال

پیر ۱۱ مئی

صبح

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
منوہر سوروپ: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: مذاکرہ
اردو افسانہ ۱۹۵۰ء کے بعد
شرکاء: حیات اللہ انصاری، رام لعل
محترمہ صبیحہ انور اور عابد سہیل

۹-۱۰ اور شب ۹-۴۵
سبھاش رائے
بانسری وادن

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

۸-۳۰ اور ۱۰-۳۰
لتا راؤ: ٹھمری، کھماج اور ترانہ
کلائی: ساف کرنک سیکٹ

۱۰-۰۰

منگل ۱۲ مئی

صبح

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
میرا بچپن زمانہ تھا: عیش بلیغ
بات چیت: چرن سرن ناز
رنگ تغزل

۹-۱۰ وگیان چرچا

۹-۱۵ پنڈت جسراج: خیال بھیرئی بھجن

شام

۵-۴۵ اور ۸-۲۰
سوبھا دیکشت: گیت اور بھجن

۸-۰۰ سنسکرت پروگرام

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۷-۴۵ ساز غزل۔ غزلوں کا خاص پروگرام

۲-۱ اردو پروگرام: محفل ظرافت
بچنا مو حال ہے
مان زمان میں تیرا مہمان
مزاحیہ بات چیت: کلدیپ اختر
مزاحیہ کلام: آفتاب لکھنوی

۹-۱۰ اور شب ۱۰-۳۰
گنگا دھر راؤ تیلنگ۔ خیال

دوپہر

۱-۱۰ جیا و تحواس: ستار وادن

شام

۵-۴۵ سرش سریواستو: گیت اور بھجن

۸-۳۰ بیگم اختر: ٹھمری مصر مانڈ

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۷-۲۵ پرم جیت سنگھ: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام: حسرت موہانی
شخصیت اور فن: فیچر
تحریر: ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی

۹-۱۰ اور شب ۱۰-۳۰
ستیش چندر
ستار وادن

شام

۵-۴۵ اور ۸-۱۵: روپالی گھرجی
گیت اور بھجن

۹-۳۰ ڈراموں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۷-۴۵ اور شب ۸-۱۵
محمد ظفر: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ماضی اور حال کے آئینے میں
رائے بریلی: بات چیت ایل۔ ایچ نقوی
کلام شاعر: قاسم نقوی
ادبی تراشے

۹-۱۰ اور شب ۸-۳۰، ۱۰-۳۰
سریندر شنکر اوستھی: خیال

شام

۵-۴۵ ول پنت: گیت اور بھجن

۱۰-۰۰ آمنے سامنے

رائے پور

۳۳۲-۶۶ میٹر (۹۰۱ کلو ہرٹز)

خبریں

انگریزی میں خبریں صبح ۸ و بجے (عالمی خبریں) | علاقائی سماچار: صبح ۹-۰ | انگریزی میں خبریں صبح ۸ و بجے رات ۹
ہندی میں خبریں صبح ۸ بجے ۸-۱۵، ۱۰-۲ | ضلع کی خبریں صبح ۹-۵ | اردو میں خبریں صبح ۵-۸ اور رات ۹-۱۵
شام ۵-۹ رات ۸-۴۵ | پانچ سماچار شام ۷-

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم اور منگل دھول
۶-۵ سوانسا ور
۶-۷ وندنا
۶-۲۵ گاندھی وچار (صرف جمعہ کو)
۶-۵ آج کا کاریہ کرم (پروگرام کی جھلکیاں)
۶-۵۵ آج کا پنچانگ (علاوہ جمعہ)
۷-۲۵ سگم سنگیت (علاوہ اتوار و جمعہ)
۸-۲ لوک گیت (اتوار)
۲- بال جگت (اتوار)

دوپہر

۱۲-۳ چتر پٹ سنگیت (علاوہ ہفتہ و اتوار)
۱۲-۴۵ آپ کی پسند (اتوار)
لے جلے کارے کرم

سوچنا ہم کا کاریہ کرم و دیش
۵ کسان اور کسان
۶ گرامین سلاو کے لیے (اتوار)

شام

۶-۱ اسمانیہ سوچنائیں اور کاریہ کرم و دیش
۶-۷ ودیار تھی پروگرام (منگل و جمعہ اتوار)
کلاسیکل میوزک (علاوہ جمعرات)
۶-۵ رنگ منچ
۷-۳ گرامین جگت (روزانہ)
۹ یوا کلاکار پرستوتی (اتوار)
اردو پروگرام (پیر)
اوستھ سندیش
ینتا پکا پروگرام (منگل)

انگریزی تقریر (بدھ)
۸-۳۳ سمبدھ سمیک (سب سلسلہ سیتی بیٹی)
ہندی تقریروں کا نیشنل پروگرام (پیر)
انگریزی تقریروں کا نیشنل پروگرام (منگل)
راؤ شنگ سنگیت (بدھ)
سہانی ٹوک اور سگم سنگیت کا نیشنل پروگرام
(سوائے جمعرات)
پیر اور سندرلال کا نیشنل پروگرام ہندی اور پنجابی
کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام (ہفتہ)
۹-۴۵ آپ کی پسند (فرمائشی فلمی گانوں کا پروگرام) (اتوار)
۱ ودھیا کلاسیکل میوزک کے کلاکاروں کی محفل
کا پروگرام (منگل)

جمعہ یکم مئی

صبح

۷-۱۵ اور رات ۸-۱۵
نثار حسین خاں: طبلہ وادن

۷-۳۰ کاویہ سوربھ: موہ لت ساتھی
اور راج کمار فرما

۷-۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ کو)

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰ گرامین مہلاؤں کے لئے

۱-۴۰ سوروپ کمار متزا گٹار وادن

شام

۶-۳۰ یووا وانی (روزانہ سوائے بدھ اور جمعرات)

۷-۴۵ جھلکی

۸-۰۰ پشپا ہنس: سگم سنگیت

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۷-۱۵ اور ۸-۱۵ پر
سیتا سرن سنگھ: گائن

۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰ پر
محمد رفیع: گیت اور بھجن

۸-۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ سب رس (صرف ہفتہ کو)

۱-۱۰ جوانوں کے لئے (صرف ہفتہ کو)

۷-۴۵ وصیت اور اسرار دھیکار: تقریر

اتوار ۳ مئی

صبح

۱۵ - ۷ پنڈت روی شنکر : ستار
۲۰ - ۸ گیان وتی سکسینہ اور سکھیاں
لوک گیت
۱۰ - ۹ بال جگت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ آپ کے لئے (صرف اتوار کو)
۱۰ - ۱ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)
۴۵ - ۷ پریوار کلیان پرشن وتری
(صرف اتوار کو)
۰۰ - ۸ بیگم اختر : غزلیں
۱۵ - ۸ برادشک سماچار درشن
(صرف اتوار کو)
۳۰ - ۹ نظام الدین اور ساتھی : چہار بیت
۴۵ - ۹ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

پیر ۴ مئی

صبح

۱۵ - ۷ ، دوپہر ۳۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
افضال حسین نظامی : گائن
۴۵ - ۷ جگ موہن : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت
۴۵ - ۷ اردو پروگرام ، تصویر بدلتی ہیں
فیچر تصنیف : نفیس صدیقی
پیشکش : فراست یار خاں
معاون : محمد علی متیح
۰۰ - ۸ جگجیت سنگھ : غزلیں

منگل ۵ مئی

صبح

۱۵ - ۷ اور رات ۱۵ - ۸
شجاعت حسین خاں : گائن
محفوظ علی خاں : طبلہ
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
سی - ایچ - آتما : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا
۴۰ - ۱ راجندر پرسنا
۴۵ - ۷ سواستھ سندیش ، پتریکا پروگرام

بدھ ۶ مئی

صبح

۱۵ - ۷ بیگم اختر
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
مبارک حسین : نعت ، غزلیں
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ آپ کی پسند (صرف بدھ کو)
۱۰ - ۱ مہیلا جگت
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے
منور علی خاں : خیال

شام

۳۰ - ۶ ناٹک
۴۵ - ۷ انگریزی : تقریر

جمعرات ۷ مئی

صبح

۱۵ - ۷ بھوبھوتی ، تقریر : بسنت رائے رستوگی
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
شیلندر سنگھ : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت
۱۰ - ۱ گیتیکا
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
شیام گوپی رائے چودھری : سرود

شام

۴۵ - ۷ لیجئے پرسنئے (صرف جمعرات کو)

جمعہ ۸ مئی

صبح

۱۵ - ۷ اور دوپہر ۴۰ - ۱
کنکنا بنرجی : ٹھمری بھیروی
۳۰ - ۷ کاویہ سوربھ : ڈاکٹر برجیندر اوستھی
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گرامین مہیلاؤں کے لئے

شام

۴۵ - ۷ جھلکی
۰۰ - ۸ بیلا ساوریہ : سگم سنگیت
۱۵ - ۸ رگھوناتھ سیٹھ : بانسری وادن

ہفتہ ۹ مئی

صبح

۱۵ - ۷ عبداللطیف خاں : ستار وادن
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
مہدی حسن : غزلیں
۲۰ - ۸ لوک گیت
۴۵ - ۷ نئے پرکاشن : پستک سمیکشا
ڈاکٹر شنو اگروال
۱۵ - ۸ پنڈت شیورام : ہارمونیم

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۱۵ - ۷ شیو شنکر مشرا : طبلہ وادن
۲۰ - ۸ لوک گیت
۰۰ - ۹ بال جگت

رات

۰۰ - ۸ دیش گان
۳۰ - ۹ نظیر احمد اور ساتھی : چہار بیت

پیر ۱۱ مئی

صبح

۱۵ - ۷ ، دوپہر ۳۰ - ۱ اور شام ۱۵ - ۸
روشن آرا بیگم
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
پشپا پگ دھرے : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

شام

۴۵ - ۷ اردو پروگرام : خواتین اور ذہنی سکون
ایک مباحثہ ، شرکاء
مصور حسین ، ملکہ قمر آرا
سدرشن سکسینہ اور کرن دھون

منگل ۱۲ مئی

صبح

۱۵ - ۷ سسر کنا دھر چودھری : وائلن وادن
۴۵ - ۷ سمن دیوگن : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
جیابوس ، ہمانشو وشواس : ستار
بانسری اور یگل بندی

رات

۰۰ - ۸ پرتو مکرجی
سگم سنگیت

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۱۵ - ۷ نکھل بنرجی : ستار وادن
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
انجنا ماتھر : گیت ، بھجن
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
پربھا اترے : گائن
۰۰ - ۸ سامئیک پرسنگ
(لکھنؤ سے سیدھے)

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۱۵ - ۷ کلہن کی راج ترنگنی
تقریر : ڈاکٹر انپورنا مشرا
۴۵ - ۷ اوشا سیٹھ : سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
شیو کمار شرما : سنتور وادن

رات

۰۰ - ۸ موتی بیگم : غزلیں

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۱۵ - ۷ ، دوپہر ۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
پروین سلطانہ : خیال
۳۰ - ۷ کاویہ سوربھ : برج راج پانڈے
اور رام ناتھ سمن
۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گرامین مہیلاؤں کے لئے
۴۵ - ۷ جھلکی
۰۰ - ۸ محمد احمد اور ساتھی : نعت اور قوالی

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیے اس طرح ہم آپ کے خطوں کا جواب جلد از جلد دے سکیں گے۔

گورکھپور

میڈیم ویو ۳۳۰٫۰۰ میٹر ۹۰۹ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی اور انگریزی صبح ۶-
ہندی میں خبریں: صبح ۸ دوپہر ۵-۱ ۱۰-۲ ۲-۳۵ ۲-۰ (دھیمی رفتار سے) رات ۸-۴۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱ دوپہر ۱-۰ رات ۹-
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵ دوپہر ۵-۱
سنسکرت سماچار صبح ۷-

پرادیشک سماچار صبح ۷-۲ شام ۳-۰
راجیہ کی چیٹھی صبح ۹- ضلع کی چیٹھی صبح ۹-۵
سماچار پتروں سے شام ۸-۲۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھونی
۶-۵ (شگن سنگیت)
۶- آج کا کاریہ کرم
۷- بھکتی گیت
۷-۴۵ لوک دھنیں (لوک سنگیت)
۷-۵۰ ..... کا انس گان
۸-۰۰ سٹوڈیو کاسٹ اور کنٹریل بولیت
خاتون کے لیے

۹-۱ اختتام (اتوار)
دوپہر
۲-۱ گیت گنگن رسیلے گائے
۲-۲ لوک رنگ
۳-۱ اختتام
شام
۵-۱۵ چترپٹ سے
۸-۰ استھانیہ سوچنائیں اور موسم کا حال
۸-۱۵ پروائی

۹-۴۵ دیش منگل گان
۹-۰ کھیتی باڑی
۷-۳۰ پرادیشک سنگیت
۷-۴۵ سامایکی
۸-۴۵ سنگیت سدھا
۹-۳۰ گیت بھری دھن سنگیت
۱۰-۱۵ اسپاٹ لائٹ
۱۱-۳ اختتام (منگل اور ..... کو)

ہفتہ وار پروگرام

اتوار
صبح
۷-۲ شاستریہ سنگیت
۸-۱ گیت سنگیت
۸-۲ بیرسلا
۸-۴۵ وادیہ وادن
۹-۱ لوک دیپ سماچار
۹-۵ بچے ۵ سے ۸ سال کے بچوں کے لیے
(I، III اور V اتوار)
بالکوں ۹ سے ۱۴ سال کے بچوں کے لیے
(II اور IV اتوار)
دوپہر
۱۲-۲۵ وادیہ وادن
۱-۰ اوکاش کیسں
شام
۵-۳ بال واڑی
۵- اردو میں تقریر
۸- راگ رنگ
۹-۲ اندرجیت (سامعین کی پسند کے فلمی گیت)

پیر
صبح
۷-۲ سنسکرت شکشا
۷-۴۵ سور سرتا
۸-۳ ..... (I، III اور V پیر ہندی) (II اور IV پیر اردو)
۸-۳ شاستریہ سنگیت / سنگیت پریما
دوپہر
۱-۲ ودیارتھیوں کے لیے
۱-۱ فلمی گیت (فلمی گیت)
شام
۵-۰ انگن
۸- ہندی میں تقریر
۸-۱۵ اسپورٹس ریویو
۹-۳ نیشنل پروگرام: ہندی میں تقریر
۹-۳۰ شاستریہ سنگیت

منگل
صبح
۷-۳ کرد شکشا
۷-۴۵ سماچار درشن
۷-۵۵ دیش گان
۸-۲ سنگیت پریما
۱۲-۱ ودیارتھیوں کے لیے
۱-۱ ایک ہی کلاکار
۱-۲ گرہ لکشمی
شام
۵-۳ گرام جگت
۸- انگریزی میں تقریر
۸-۱ راگ رنگ
۹-۳ نیشنل پروگرام: انگریزی میں تقریر
۹-۴۵ بھارت بھارتی
۱-۰ منگل سنگ کی مثل کا ستھی

بدھ
صبح
۷-۳ کرد شکشا
۷-۴۵ سور سرتا
۸-۳ درود سنگیت
۸-۳ پرادیشک سماچار درشن
۸-۴۵ سنگیت پریما
۲-۱ ودیارتھیوں کے لیے
۲-۳ ..... کاریہ کرم
۱-۱ سنسکرت گیت
۱-۲ فلمی گیت
۲-۲ گیت گنگن (رسیلے گائے)
۲-۳ لوک رنگ
۵-۳ گرام جگت
۸- اردو میں تقریر
۸-۱ راگ رنگ
۹-۳ ناٹک / روپک

جمعرات
صبح
۷-۳ سنسکرت شکشا
۷-۴۵ سور سریتا
۸-۲ سنگیت پریما
۱-۲ ودیارتھیوں کے لیے
۱-۱ سوئے بھرے ..... گیت
۵-۲ آنگن
۸- ہندی میں تقریر
۸-۱ راگ رنگ
۹-۲ پرادیشک اور لوک سنگیت کا نیشنل پروگرام (پہلی جمعرات)

جمعہ
صبح
۷-۳ گاؤں کی چرچا
۷-۴۵ سور سریتا
۸-۳ سنگیت پریما
۱-۲ ودیارتھیوں کے لیے
۱-۱ ایک ہی طرح سے آپ کی پسند
۱-۲ گرہ لکشمی
۵-۳ گاؤں کی اور
۸- سادھو پشن
۸-۱ راگ رنگ
۹-۳ ناٹک
۱-۰ اپ شاستریہ سنگیت

ہفتہ
صبح
۷-۲ کرد شکشا
۷-۴۵ سور سریتا
۸-۲ سنسکرت کاریہ کرم
رات
۸- ہندی پرواد I
اردو مباحثہ III
..... II اور IV
گیت V
۸-۱۵ اپ شاستریہ سنگیت
۹-۳ موسیقی کا نیشنل پروگرام

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر "الف" ۳۴۳٫۶ میٹر ۸۷۳ کلوہرٹز جالندھر "ب" ۴۲۷٫۴ میٹر ۷۰۲ کلوہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹٫۶ میٹر ۱۴۳۰ کلوہرٹز (شام ۱۰-۶ تا ۳۰-۶ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح (جالندھر الف)
۵-۵۵ وندے ماترم، منگل دھونی
۶-۵ پرتیکھے (پروگراموں کا خلاصہ)
۶-۱۰ آرادھنا، بھکتی سنگیت
۶-۳۰ موسم اور کھیتی باڑی
۶-۴۵ آساں دی وار، (اتوار)
۸-۳ آپ کے آنگن میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا، سنسکرت پروگرام
(پیر) اساراں دی راہ (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور جمعہ)
تراشے (جمعرات)، تہاڈی چٹھی ملی (جمعہ)
۹-۱۵ بال جگت: بچوں کے لیے پروگرام (اتوار)

۹-۴۵ چانن رشمیاں: ہفتہ وار دیہاتی پروگرام
۹-۳ اختتام (۱۵-۱۱ اتوار)
دوپہر
۱۲-۳۰ رس مسار (اتوار و جمعرات)
۱۲-۴۵ ہمارا خالق (پیر اور جمعہ)
۱-۵ فوجی بھائیوں کے لیے
۲-۰ موسم اور اُنت کھیتی
۲-۳ لوک گیت (مشترکہ گلوکار)
۲-۴۵ دھیمی رفتار میں ہندی خبروں کا نشر
شام
۵-۰ اتوار، دیہاتی بچوں کے لیے پروگرام (پیر) پھلواڑی (بدھ)

بعد روزانہ پنجابی گیت
۵-۳ گوردوانی وچار (روزانہ)
۶-۰ مقامی اطلاعات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۱۰ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶-۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶-۳۰ دیہاتی پروگرام (روزانہ)
۹-۲۵ تبصرہ (جالندھر ب)
شام
۶- یووانی
۷- تا ۸- دیس پنجاب، پنجابی میں رنگ رنگ پروگرام

جمعہ یکم مئی

صبح
۶-۴۵ بھجن
۷-۱۵ سیتا کوہلی: گیت اور غزل
۷-۳۰ مہندر سنگھ: ٹھمری
پنڈت روی شنکر: ستار پر راگ
بلاس خانی توڑی
شبد
۸-۳۰
۸-۵۰ صوفیانہ کلام: مرتقی قوال اور ساتھی
۹-۱۵ لچھمن داس سندھو: کافیاں
دوپہر
۱۲-۰۰ مہندر سنگھ: ٹھمری
پروین سلطانہ: خیال سالگ ورالی ٹوڑی
۱۲-۳۰ لچھمن داس سندھو: غزلیں
۲-۲۰ غزلیں
شام
۵-۰۵ گیت
۵-۱۵ لال چند یملا جٹ: لوک گیت
۷-۴۰ لچھمن داس سندھو اور سیتا کوہلی
لوک گیت اور غزل
۸-۰۰ بھارتیہ سنسکرتی کی دین
مہاراشٹر کی ہندی میں تقریر
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ مردہ باد زندہ باد: ہندی میں ناٹک
ڈرامہ نویس: منوہر بھاٹیہ
۱۰-۱۵ جسبیر سنگھ خوشدل: لوک گیت
۱۰-۳۰ مہندر سنگھ: ٹھمری
پنڈت روی شنکر: ستار

ہفتہ ۲ مئی

صبح
۷-۰۵ چندر کانتا کپور: لوک گیت
۷-۱۵ اٹل کار: گیت اور غزل
۷-۳۰ ایس۔ کے۔ دتا ستار پر راگ
اہیر للت
۸-۲۰ ارچنا رائے: بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ یش پال: غزلیں
دوپہر
۱۲-۰۰ ایس کے۔ دتہ ستار پر راگ
شدھ سارنگ
۱۲-۱۵ پورن شاہکوٹی: گیت اور غزل
۱۲-۳۰ لوک رنگ: پنجابی گیت
۲-۲۰ غزلیں
۲-۳۰ لوک گیت: منشی خاں
شام
۵-۱۵ امرجیت سنگھ گورداسپوری

۷ - ۴۰ اینا رائے: بھجن

۷ - ۵۰ لیش پال: غزلیں

۸ - ۰۰ پنجابی میں تقریر

۸ - ۱۰ پنجابی گیت

۸ - ۴۰ سگم سنگیت

۹ - ۴۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۳ مئی

صبح

۷ - ۰۵ پنجابی گیت

۷ - ۱۵ شوبھا گورٹو: غزلیں

۷ - ۴۰ علی حسین اور ساتھی
شہنائی پر راگ بھیروی

۸ - ۲۰ مسیحی بھجن

۸ - ۵۰ گیت (ہندی)

دوپہر

۱۲ - ۰۰ علی حسین اور ساتھی
شہنائی پر راگ بلاس خانی

۱۲ - ۱۵ گیت: مدھو بالا چاولہ
سہانہ چیٹرجی: شوبھا گورٹو اور کورس

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ اکبر علی جودھاں: لوک گیت

۷ - ۴۰ مدھو بالہ چاولہ: کافی

۷ - ۴۵ جاگرت: پنجابی میں سلسلہ وار
گھریلو فیچر پروگرام

۸ - ۰۰ انگریزی میں تقریر

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۱۰ - ۲۰ مشتاق حسین خاں: راگ کھماج
ترانہ اور ٹپہ

پیر ۴ مئی

صبح

۷ - ۰۵ پنجابی گیت

۷ - ۱۵ انیتا تلواڑ: گیت

۷ - ۴۰ بینا پانی مشرا: خیال اہیر بھیرو

۸ - ۲۰ گوردیو سنگھ کوئل: لوک گیت

۸ - ۵۰ مینا کپور: گیت اور غزل

۹ - ۱۵ غزلیں

دوپہر

۱۲ - ۰۰ تہاڈی پسند: سننے والوں کی پسند کے
پنجابی گیت

۱۲ - ۴۰ کرشنا وڈیلا: انیتا تلواڑ، پرتیما چیٹرجی
اور گیتا دت: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ نریندر پنڈت: سلوچنا چانن اور گیتا دت
گیت اور غزل

۸ - ۰۰ سماجک روڑھیاں ورسنت ساہتیہ

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۴۰ پنجابی میں ناٹک

۱۰ - ۱۵ منموہن کور سدھو: لوک گیت

۱۰ - ۴۰ ملک ارجن منصور: خیال سوانی نٹ

منگل ۵ مئی

صبح

۷ - ۰۵ کرتار چند جوگی: لوک گیت

۷ - ۱۵ احمد حسین اور محمد حسین: غزلیں

۷ - ۴۰ مالویکا کانن: خیال توڑی

۸ - ۲۰ سگم سنگیت

۸ - ۵۰ پنجابی گیت

۹ - ۱۵ نریندر کور: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ پرچھائیاں (پرانی فلموں سے گیت)

۲ - ۲۰ غزلیں

۲ - ۴۰ لوک گیت: نار سنگھ پنچھی
اور دھرم سنگھ سیکھوں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت: مہندر جیت سیکھوں

۷ - ۴۰ گیت اور غزل: نریندر کور
احمد حسین اور محمد حسین

۸ - ۰۰ جمہوری نظام میں پنچائتوں کا کردار
اردو میں تقریر۔ نرنجن سنگھ

۸ - ۲۰ کویتا پاٹھ: شری یاکم

۸ - ۴۰ سگم سنگیت

بدھ ۶ مئی

صبح

۷ - ۰۵ کمل ہنس پال: پنجابی گیت

۷ - ۲۵ غزلیں

۷ - ۴۰ پرشوتم داس مہتہ: ستار پر راگ جونپوری
امرناتھ: خیال جاروکیشی

۸ - ۲۰ پنجابی گیت

۸ - ۵۰ لوک گیت: سریندر چھندا

۹ - ۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی

دوپہر

۱۲ - ۰۰ شوبھا گورٹو: ٹھمری اور دادرا

۱۲ - ۱۵ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

۲ - ۴۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ قدم قدم پڑا پڑا

۷ - ۵۰ بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

۸ - ۰۰ پنجابی تقریر

۸ - ۱۰ پنجابی گیت

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۴۰ آپ کی فرمائش

۱۰ - ۴۰ پرشوتم داس مہتہ
ستار پر راگ پوریا
امرناتھ: خیال سمیندر مدھیم

جمعرات ۷ مئی

صبح

۷ - ۰۵ شبد

۷ - ۱۵ نریندر گپتا: غزلیں

۷ - ۴۰ سیارام تیواڑی: الاپ اور دھرپد
الہیہ بلاول اور بھجن

۸ - ۲۰ پرو ملا پنچی: لوک گیت

۸ - ۵۰ قوالی

۹ - ۱۵ راج کمار: کافی

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سیارام تیواڑی: الاپ دھرپد
برندا بنی سارنگ

۱۲ - ۱۵ راج کمار: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ جگسیر جاہل ساہنے والیہ اور ساتھی
لوک گیت

۷ - ۴۰ لوک روچی سماچار

۷ - ۴۵ راج کمار: غزلیں

۸ - ۰۰ سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام

۸ - ۴۰ سگم سنگیت

۹ - ۴۰ پرادیشک سنگیت کا نیشنل پروگرام
نذرل گیت (نذر اسلام کے)

۱۰ - ۴۰ سیارام تیواڑی: الاپ اور دھرپد
راگ باگیشری اور ٹھمری پیلو

جمعہ ۸ مئی

صبح

۷ - ۰۵ ست سادھنا

۷ - ۱۵ بھجن

۷ - ۴۰ سوہن سنگھ: خیال بہادری توڑی

۸ - ۲۰ بھجن

۸ - ۵۰ صوفیانہ کلام: برکت سدھو

۹ - ۱۵ غزلیں: صلاح الدین احمد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ لچھمن سنگھ: طبلہ پر چھپ تال
شوکمار اور برج بھوشن کابرہ
گٹار اور سنطور پر راگ اہیر بھیرو

۱۲ - ۴۰ صلاح الدین احمد: غزلیں

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ جگموہن کور: لوک گیت

۷ - ۴۰ بدم دتہ مکرجی: ستار پر راگ یمن
اور مشر کافی

۸ - ۰۰ سم کالین ہندی ناٹک میں تناؤ
ہندی میں تقریر

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۴۰ ہندی میں ناٹک

۱۰ - ۱۵ برکت سدھو: لوک گیت

۱۰ - ۴۰ سوہن سنگھ: خیال غارا کانہڑہ

ہفتہ ۹ مئی

صبح

۶ - ۴۵ شبد

۷ - ۵ لوک گیت: کلدیپ مانک

۷ - ۱۵ نیلم ساہنی: غزلیں

۷ - ۴۰ سیل مکرجی: سرود پر راگ نٹ بھیرو

۸ - ۲ ایم۔ ایل۔ ناکڑہ: گیت

۸ - ۵۰ پنجابی گیت

۹ - ۱۵ بھیم سین اور کویتا دمن: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰ گمانن راؤ جوشی: دامن پر راگ
بھوپ بلاسی اور دیسی

۱۲ - ۱۵ ایم۔ ایل۔ ناکڑہ: غزلیں

۱۲ - ۴۰ سعیدہ بانو: لوک گیت

۱۲ - ۴۵ کرشنا کلے: وینا بخشی اور موہن مہتہ
گیت اور غزل

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۰۵ پنجابی گیت

۵ - ۱۵ گوردیپ سنگھ: لوک گیت

۷ - ۴۰ نیلم ساہنی اور کویتا دمن
گیت اور غزل

۸ - ۰۰ پنجابی میں تقریر

۸ - ۱۰ پنجابی گیت

۸ - ۴۰ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۶ - ۴۵ آسادی وار

۷ - ۰۵ پشپارانی اور پرکاش سدھو

پنجابی گیت

۷ - ۱۵ غزلیں

۷ - ۳ بسم اللہ خاں اور ساتھی

شہنائی پر راگ للت پنچم

بھیرو بہار، جوگیا ہنڈول اور للت

۸ - ۲۰ مسیحی بھجن

۸ - ۵۰ گیت (ہندی)

۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲ - ۰ بسم اللہ خاں اور ساتھی

شہنائی پر راگ بھیم پلاسی

۱۲ - ۱۵ پشپارانی مہرکاش سدھو

اور نریندر کور: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۰۵ پنجابی گیت

۵ - ۱۵ گورمیت کور باوا اور ساتھی

لوک گیت

۷ - ۴۰ پرکاش کور اور نریندر کور: گیت

۷ - ۴۵ جاگرت: پنجابی میں سلسلہ وار گورلو

فیچر پروگرام

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۱۰ - ۳ امجد علی خاں: سرود پر راگ کوشی کانہڑ

باگیشری اور للت دھونی

پیر ۱۱ مئی

صبح

۶ - ۴۵ بھجن

۷ - ۰۵ پنجابی گیت

۷ - ۱۵ سی۔ایل۔وی: غزلیں

۷ - ۳۰ رتناکر ویاس: سرود پر راگ نٹ بھیرو

۸ - ۲۰ کشمیر سنگھ سدھو: لوک گیت

۸ - ۵۰ دینا ناتھ: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سہاگوں پسند: سننے والوں کی فرمائش

پر پنجابی گیت

۱۲ - ۳۰ سی۔ایل۔ولی: کافیاں

۲ - ۲ غزلیں

۷ - ۴۰ غزل اور ملاقاتی کافی: سی۔ایل۔ولی

اور دینا ناتھ

۸ - ۰۰ شاکساہکار: ہندی میں وارتالاپ

ڈاکٹر بی۔ایس۔پاٹھک

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ پنجابی میں ناٹک

۱۰ - ۱۵ محمد صدیق: لوک گیت

۱۰ - ۳۰ رتناکر ویاس: سرود پر راگ

چندرا نندن

منگل ۱۲ مئی

صبح

۶ - ۴۵ شبد

۷ - ۰۵ گردھاری لال اور ساتھی: بھینٹاں

۷ - ۱۵ غزلیں

۷ - ۳۰ رام نارائن: سارنگی پر راگ توڑی

۸ - ۲۰ لکشمی شنکر: گیت

۸ - ۵۰ پنجابی گیت

۹ - ۱۵ سریندر کوہلی: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ پرچھائیاں: پرانی فلموں کے گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۰۵ پنجابی گیت

۵ - ۱۵ جگجیت سنگھ زدیری

لوک گیت

۷ - ۴۰ لکشمی شنکر اور سریندر کوہلی

گیت اور غزل

۸ - ۱۰ غزلیں

۸ - ۲۰ کویتا پاٹھ (پنجابی)

۸ - ۳۰ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ راشٹریہ ایکتا میں ٹکشاکی بھومیکا

ہندی میں وارتالاپ

۱۰ - ۰۰ شریمتی سمترا گپتا: سارنگی وادن

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۷ - ۰۵ پنجابی گیت

۷ - ۱۵ لکشمی بائی راٹھور: گیت

۷ - ۳۰ غلام احمد قادری: ستار پر راگ

اہیر بھیرو انت لال: شہنائی پر راگ للت

۸ - ۲۰ غزلیں

۸ - ۵۰ گورچرن سنگھ گوہلوڑ ڈھاڈی

اور ساتھی: واراں

۹ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ انت لال: شہنائی پر راگ ملہار

۱۲ - ۱۵ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ قدم قدم بڑھائے جا

۷ - ۵۰ بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

۸ - ۰۰ پنجابی میں تقریر

۸ - ۱۰ پنجابی گیت

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ آپ کی فرمائش

۱۰ - ۳۰ غلام احمد قادری: راگ چندرکونس

اور ریتا گنگولی: ٹھمری

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۷ - ۰۵ پنجابی گیت

۷ - ۱۵ ارملا ناگر: غزلیں

۷ - ۳۰ بسوراج راجگورو: خیال دیسی

۸ - ۲۰ ہردیو سنگھ خوشدل: لوک گیت

۸ - ۵۰ قوالی

۹ - ۱۵ پریم جگیاسو: بھجن

دوپہر

۱۲ - ۰۰ استاد بڑے غلام علی خاں

ٹھمری بھیروی

۱۲ - ۱۵ پریم جگیاسو: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۰۵ پنجابی گیت

۵ - ۱۵ رچھپال سنگھ پال: لوک گیت

۷ - ۴۰ لوک رچی سماچار

۷ - ۴۵ پریم جگیاسو: غزلیں

۸ - ۰۰ پری مل: ہندی میں ساہتک

پروگرام

۸ - ۳۰ سگم سنگیت

۹ - ۲۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام

۱۰ - ۱۵ ہردیو سنگھ خوشدل: لوک گیت

۱۰ - ۳۰ استاد بڑے غلام علی خاں

خیال کیدار

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۶ - ۴۵ اندر نارائن: غزلیں

۷ - ۰۵ ست سادھنا

۷ - ۱۵ بھجن

۷ - ۳۰ لطیف احمد صدیقی: سارنگی پر

راگ میاں کی توڑی

۸ - ۲۰ اوشارانی: شبد

۸ - ۵۰ جاگیر محمد: صوفیانہ کلام

۹ - ۱۵ پشپا ہنس: گیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ منی پرشاد: خیال جاردکیشی

۱۲ - ۳۰ چندرکانتا: گیت

۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۰۵ اوشارانی: گیت

۵ - ۱۵ نریندر ربیا: لوک گیت

۷ - ۴۰ شرافت حسین خاں: خیال آنندی

۸ - ۰۰ بھوجن سمبندھی ہماری غلط دھارنائیں

ہندی میں تقریر

ڈاکٹر جے۔ایس۔پروتھی

۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۹ - ۳۰ ہندی میں ناٹک

۱۰ - ۱۵ پریتی بالا: لوک گیت

۱۰ - ۳۰ لطیف احمد صدیقی

سارنگی پر راگ ماردا

غزل

پرکاش فکری

دکھوں سے قرب کا سودا نہ رکھنا
سفر کی راہ میں صحرا نہ رکھنا
رقابت پر اتر آئے گی کالک
بدن اپنا بہت اجلا نہ رکھنا
ڈبوئے گی تجھے موجوں کی چاہت
قدم اپنا سرِ دریا نہ رکھنا
نہ لکھنا کوئی بھی حرف و حکایت
ورق دل کا مگر سادہ نہ رکھنا
تری پہچان جو مبہم بنا دے
شریکِ جاں کوئی ایسا نہ رکھنا
ہے رستہ صدا سنسان لیکن
کسی آسیب کا دھڑکا نہ رکھنا
اسی میں منعکس ہوگا وہ فکری
یقیں کا آئینہ دھندلا نہ رکھنا

(گورکھپور سے)

روہتک

میڈیم ویو ۲۴۲٫۴ میٹر ۱۲۴۰ کلو ہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۶٫۲۵ سے ۹٫۰۵ تک (اتوار ۱۰-۹ تک)
دوسری مجلس: ۱۲-۳۰ سے ۱۰-۲ تک
تیسری مجلس: ۵-۳۰ سے ۱۰-۰۰ تک (ہفتہ رات گیارہ بجے تک)

جمعہ یکم مئی

صبح
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
کندن لال شرما : گائن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
بلوان سنگھ، امید سنگھ : لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی جی کی سوانح حیات سے

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
'کوا چلا ہنس کی چال' کہانی
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
'فرید آباد ضلع میں کھیتی باڑی کی سہولیات'
۷-۴۵ وی ایچ ساگر : سگم سنگیت
۸-۰۰ کھیل کے میدان سے
۸-۳۰ ایم ایس سبالکشمی : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تھوڑی سی بیوفائی'
۹-۳۰ قوالیاں

ہفتہ ۲ مئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
اندر ناتھ : سگم سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ جیا بسواس، ہمانشو بسواس
ستار اور بانسری پر ٹنگل بندی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ شکنتلا ڈانگی و ساتھی اور
منشی رام : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر بھی
۱-۳۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
'پرائمری کلاسوں میں تعلیم موسیقی کی
اہمیت' تقریر

شام
۵-۳۰ فلمی کوئیز
۶-۱۰ گجراتی گیت
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ مناؤ سے گیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
امرناتھ : گائن

اتوار ۳ مئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مدن لال شرما : سگم سنگیت
۷-۲۵ کوروکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ علی اکبر خاں : سرود
۸-۲۰ بال کنج

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
'ہندی فلموں میں خاتون' مذاکرہ
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ ہردھیان سنگھ، انل شرما و ساتھی
لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب
۶-۱۰ سندھی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
آپ کی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ دلیپ کمار راشٹے
۹-۱۵ ایک فلم سے 'لو اسٹوری'
۹-۳۰ 'خط بنام تار' جھلکی

پیر ۴ مئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
راج کمار رضوی : سگم سنگیت
۷-۲۵ مہندر گڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
گنگا پرشاد پاٹھک : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ پشپا سینی و ساتھی
اور نرملا دیوی بہنوں و ساتھی
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
رفتارِ زمانہ
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ 'صحت عامہ کے مسائل'
انگریزی تقریر
۸-۳۰ سمووگان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ریڈ روز'
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : تقریر

منگل ۵ مئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
جیوتی چوہدری : سگم سنگیت
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد احمد جان تھرکوا
طبلہ وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سنتوش کماری اور
ستیہ دیو سانگ : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ پنگھٹ (دیہی خواتین کیلئے)
۸-۰۰ کلام شاعر (ہندی)
۸-۳۰ بھائی ترلوچن سنگھ : شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'میرا قصور کیا ہے'
۹-۳۰ 'قومی تعمیر، ہڑتالیں اور تالہ بندی'
ہندی میں تبادلہ خیال

بدھ ۶ مئی

صبح
۷-۱۰ ارملا ناگر : سگم سنگیت
۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ پرکاش وڈھیرا : بانسری وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سروپ لال سانگی اور
ساتھی، پریم سنگھ، چاند سنگھ
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کتھرنیں

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
'اپاہج اور معاشرہ' تبادلہ خیال
۶-۳۰ گرامین سنسار
۷-۴۵ ششی لتا درک : سگم سنگیت
۸-۰۰ 'رابندر ناتھ ٹیگور کے ادب میں عالمی
بھائی چارے کا تصور'
ہندی تقریر
۸-۳۰ سنیتا دیوی : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ہرجائی'

جمعرات ۷ مئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مدھو بالا سکینہ : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سنیتا گریوال اور
منگل ناتھ و ساتھی : لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
سرگم
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار : بالک منڈلی

۸-۰۰ گھر آنگن
صحت اور خاندانی بہبود
۸-۳۰ منبر، گیت
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۸ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سپرابوس، سگم سنگیت
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی
گھاسی رام نرمل، جلترنگ وادن
۸-۲، دوپہر ۲-۲۰
سمیر سنگھ راٹھی اور چندر لال
لوک سنگیت
۸-۳۰ 'گاندھی جی اور نئی نسل' تقریر

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳ یووا سنسار
ادبی میگزین
۶-۱۰ راجستھانی لوک گیت
۶-۳ گرامین سنسار
۸- وگیان کلب
۸-۳ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'دوج کا چاند'
۹-۳ ڈرامہ

ہفتہ ۹ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
محمد حیات اور ہمنوا: قوالیاں
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کلاسیکی موسیقی
بہادر خاں، سرود وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ منگت خاں قریشی اور
ہردھیان سنگھ، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ بچپن سنیئے
۱-۰ ورندگان
۱-۳۰ اساتذہ کیلئے

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
گیتوں بھری کہانی
۶-۱۰ اترپردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ خالد، غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'آرام'
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
آشیش خاں، سرود

اتوار ۱۰ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
یگل بھاردواج، سگم سنگیت
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ پروین سلطانہ، کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ بال کنج (بچوں کیلئے پروگرام)

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
'پہلی جنگ آزادی میں خواتین'
تقریر از ڈاکٹر ہری سنگھ

شام
۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور
خطوں کے جواب
۶-۱۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ امبرکمار، سدھا ملہوترہ
بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'لیڈیز ٹیلر'
۹-۳۰ 'جہاں من ہے' ڈرامہ
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۱۱ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مکیش، غزلیں
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ استاد امیر خاں، کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سورج مل و ساتھی اور
ماسٹر سورج، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
پہلی جنگ آزادی
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۸-۰۰ 'زندگی میں طنز و مزاح کی اہمیت'
تقریر از ڈاکٹر آر ایس سنگھ
۸-۳۰ اوشا سیٹھ، بھجن

منگل ۱۲ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
بلرام گپتا، سگم سنگیت
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ بسم اللہ خاں اور ساتھی
شہنائی وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ ٹیک چند جوہان و ساتھی
اور ملک رام، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ میری پسند کے گیت
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'انکھین دیکھی'
۹-۳۰ ہندی ادبی میگزین

بدھ ۱۳ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
برکشن سنگھ، شبد
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
شبیر خاں، سارنگی وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
سنتوش ساہیوال و ساتھی اور
چاند سانورے، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ 'ہریانہ کا ہتھ کرگھا ادیوگ'
ہندی تقریر
۸-۳۰ کے ایل سہگل
۹-۱۵ ایک فلم سے

جمعرات ۱۴ رمئی

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
منجو سیال، لوک سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۸-۲۰، اور دوپہر ۲-۲۰ تارا چند اور
سوشیل و ساتھی، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۳۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ سرگم
۶-۱۰ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ 'تو اور اس سے بچاؤ'
۸-۳۰ ملکہ پکھراج، نغمہ، غزل
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۱۵ رمئی

صبح
۷-۳۰، شام ۷-۴۵
روناسیلے، سگم سنگیت
۷-۲۵ کوروکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳ استاد بڑے غلام علی خاں
کلاسیکی موسیقی
۸-۲ سبھی کور اور ساتھی، لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
ادبی میگزین
۶-۱۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۳۰ بالاجی و اجیندر سنگھ، شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ماں کی سوگند'
۹-۳۰ 'تیسرے پہر کی دھوپ' ڈرامہ

شملہ

۲۸۷٫۶ میٹر ۷۷۳ کلو ہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ۴۷۶۰ کلو ہرٹز

صبح ۷-۴۵ سے ۹-۲۴ اور ۹-۴۵ سے ۴-۴۵، ۵-۴۵ ۶۰۲۰ کلو ہرٹز

شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۶-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ۳۲۲۳ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۱۰، شام ۵-۶ اور رات ۸-۴۵ - صرف ہفتہ کو رات ۱۱-۱۰

انگریزی: صبح ۸-۱، دوپہر ۱-۱۱، رات ۹-۲ اور صرف ہفتہ ۵-۱۱ سنسکرت صبح ۷-۰۵ اردو صبح ۸-۰۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۲ گیان وند اور سگم سنگیت
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۱ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت

۹-۰۵ فلمی موسیقی
دوپہر
۱-۱ دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام
۲-۲ موسم - کھیتی چرچا
۲-۳ سر رنگ

شام
۶-۴۵ علاقائی حسن
۷-۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے پروگرام
۸- دھارا رے گیت

جمعہ یکم مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وند
'ویدوں سے' تقریر از دواکر دت
۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۳۰ ترنگ
۷-۵۵ سننے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل
شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'بڑھتے قدم'، تعلیم کی ترقی بارے گفتگو
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'تپ دق سے بچاؤ' بات چیت
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام خبریں، خطوں کے جواب، لوک گیت
۶-۵۵ سامائک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
شنکا سمادھان
کھیتی باڑی کی خبریں
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ 'گاؤں میں بجلی لگانے کا پروگرام'
تقریر از آر ایس ایس چوہان
۹-۳۰ 'نئی روشنی' ہندی ناٹک
تحریر: آر سی شرما
۱۰-۰۰ من بھاون
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

قلمکار حضرات

اپنی تخلیقات براہ کرم ہمیں اشاعت کے لیے ارسال نہ کریں۔
'آواز' میں صرف وہی تخلیقات شائع کی جاتی ہیں جو نشریہ کے بعد ہمیں ریڈیو اسٹیشنوں سے موصول ہوتی ہیں۔

ہفتہ ۲ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وند
'درشن سے' تقریر از کشور رام شرما
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ گیت
۸-۲۰ 'سیاحوں کیلئے' تقریر از نریندر کمار شرما
۹-۰۵ رس دھارا
شام
۵-۰۵ چمبا پانگی پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵-۳۰ سرموری پروگرام
خبریں، لوک گیت، میلے ٹھیلے میں پریوار
تیرتھ استھان 'مارکنڈیہ'، تقریر
۷-۰۰ کرشی جگت
خبریں، بازار بھاؤ، موسم
خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۳۰ اساتذہ کیلئے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ فلمی موسیقی
۹-۱۵ ہیم درشن، علاقائی ریڈیو نیوز ریل

اتوار ۳ مئی

صبح
۶-۲۰ گیان وند 'گیتا' سے
تحریر: ڈاکٹر بھیم دت کالے
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ اس ماس کا گیت
۷-۵۵ سننے کی بات
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ 'اِن دنوں' انٹرویوز پر مبنی پروگرام
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
'من کی کمزوری کیوں' بات چیت
۱۰-۰۵ یووا وانی
۱۱-۰۰ ہندی ناٹک
دوپہر
۱۲-۰۵ گیتوں بھری کہانی
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے
میرا جیون، گھر سنسار، گیت
۵-۳۰ کلوی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'بچوں کا وکاس اور پریوار' تقریر
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب اور فرمائشی لوک گیت
۷-۰۰ کرشی جگت: بات چیت، خبریں گیت سنگیت، بازار بھاؤ اور موسم
۷-۳۵ 'سوپان' ریڈیو میگزین
خاندانی بہبود پر خصوصی پروگرام
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ من منتھن
کہانی از وجے سرسوتی
۹-۳۰ گیت پہاڑاں رے
فرمائشی پہاڑی گیت

پیر ۴ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وند
'اپنشدوں سے' تحریر: نیل منی اپادھیائے
۷-۳۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۲۵ پہاڑی بھاشا کا کویتا ساہتیہ
'کانگڑی کویتا' تقریر: دلیسراج ڈوگرا
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۵-۰۰ کنتری پروگرام، خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام: خبریں، لوک گیت
'چھوٹا پریوار کیوں؟' تقریر
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام: خبریں، لوک گیت
'ترقی کے بڑھتے قدم' تقریر
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
آج کی بات، گیت، سلسلہ وار ناٹک
شنکر نے گلایا
۸-۱۵ نیوز ریل یا اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ سوال جواب کا پروگرام
۹-۳۰ ہندی بات چیت
۱۰-۰۰ انگریزی فیچر

منگل ۵ مئی

صبح ۶-۳۵ گیان وند اور وندنا

'بائبل سے' تقریر از ایچ سی داہی
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۵ سہتے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۲۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چٹکلا

شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام : خبریں، لوک گیت
گندم کی بجائی اور درخت لگانا
۵-۳۰ سرموری پروگرام : لوک گیت،
خبریں، وقت کی مانگ اور آپسی میل جول
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب،
فرمائشی لوک گیت
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ شنکاسمادھان، بازار بھاؤ، موسم
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
آج کی بات اور گیت
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۶ مئی

صبح
۶-۴۵ وندنا اور گیان وندو
'اپنشدوں سے' تقریر از رام کمار
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ رات ۸-۲۵
سگم سنگیت
۸-۲۵ امرجارتی
یجروید کا ادبی مقام
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام
۵-۰۵ چمبا پانگی پروگرام : خبریں، لوک گیت
صحت کے بارے میں بات چیت
۵-۳۵ کلوی پروگرام : خبریں، خطوں کے
جواب، فرمائشی لوک گیت
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ دیہاتی خواتین کیلئے
کام کاج کی باتیں، گیت

صحت سے متعلق بات چیت
۶-۵۵ رو شبد
خاندانی بہبود سے متعلق انٹرویو پر مبنی
۷-۰۵ کرشی جگت : جانکاری کی باتیں
خبریں، گیت سنگیت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر
نئی فلموں سے نغمے

جمعرات ۷ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو
'مہابھارت سے' تقریر از سروج ترا
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ دلنشیں گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار

شام
۵-۳۰ چنوتی پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
کام کاج کی باتیں، گیت
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا

جمعہ ۸ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو
'ویدوں سے' تقریر از بلدیو سنگھ
۷-۱۰ پریرنا سبھا
۷-۴۰ ترنگ
۷-۵۵ سہتے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام : لاہول سپتی
خبریں، لوک گیت

'گاؤں میں تعلیم' بات چیت
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام : خبریں، خطوں
کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام : خبریں، لوک گیت
اس ماس کے کھیتی باغبانی کے کام
۶-۵۵ سامائیک چرچا
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
شنکاسمادھان، خبریں، بازار بھاؤ، موسم
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
کام کی باتیں، گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہندی تقریر
۹-۳۰ 'چڑھتا سورج، ڈھلتی شام' ناٹک
تحریر : للتی کپور
۱۰-۰۰ من بھاون
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

ہفتہ ۹ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو
'بودھ درشن سے' تقریر از شانتی بھکشو
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دلنشیں گان
۸-۳۰ انگریزی سبق
۹-۰۵ رس دھارا

شام
۵-۰۰ چمبا پانگی : خبریں، لوک گیت،
بے روزگاری کا حل
اروگ اور شودھن
۵-۳۰ سرموری پروگرام
خبریں، خطوں
کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام : خبریں، لوک گیت
اور انٹرویو پر مبنی پروگرام
۶-۵۵ گیت
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ خاندانی بہبود کا پروگرام
۷-۴۰ اساتذہ کیلئے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ فلمی موسیقی
۹-۱۵ ہیم درشن علاقائی ریڈیو نیوز ریل

اتوار ۱۰ مئی

صبح
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹-۰۵ فلمی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یوواوانی
۱۱-۰۰ 'کچھ سفیدی کچھ سیاہی' ہندی ناٹک
تحریر : ریوتی سرن شرما

دوپہر
۱۲-۰۰ غزلیں
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے، گھر سنسار، گیت
'پتی پتنی کے سمبندھ' بات چیت

شام
۵-۳۰ کلوی پروگرام
خبریں اور لوک گیت
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
لوک گیت، خبریں
۷-۰۵ کرشی جگت : بات چیت،
گیت سنگیت
خبریں، بازار بھاؤ
۷-۳۵ 'گاؤں گاؤں سے' انٹرویو پر مبنی
خاندانی بہبود کا پروگرام
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۸-۳۵ وادیہ ورند
۹-۱۵ انگریزی بات چیت
۹-۳۰ گیت پہاڑاں رے
فرمائشی پہاڑی گیتوں کا پروگرام

پیر ۱۱ مئی

صبح
۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو
'قرآن مجید سے' تقریر از صابر حسین
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ادبی پروگرام
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام

۵-۰۰ کنڑی پروگرام، خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت

۵-۳۰ مہاسوی پروگرام، خبریں، لوک گیت' وقت کی مانگ اور قومی یکتا

۶-۱۵ منڈیالی پروگرام خبریں، لوک گیت

'وقت کی مانگ اور میری رائے میں پریوار'

۶-۵۵ خاندانی بہبود کا پروگرام

۷-۰۵ کرشی جگت

۷-۲۵ گرامین یوواؤں کیلئے آج کی بات، گیت

۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس

۸-۲۵ دلش گان

۹-۱۵ 'لاہول سپتی کے گرامین دیوتا' تقریر از بلرام

۹-۳۰ ہندی تقریر

۹-۴۵ سگم سنگیت

۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۱۲ مئی

صبح

۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو

'بلیکی رامائن' سے: تقریر از ڈاکٹر اسینیو

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی

۷-۴۰ گیت، خاندان کی بہبود پر مبنی

۷-۵۵ سمے کی بات

۸-۲۰ ٹھمری، دادرا

۸-۳۵ علاقائی سنگیت

۹-۰۵ چٹکا

شام

۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام، خبریں، لوک گیت 'گھاٹی گھاٹی اپنا جیون' تقریر

۵-۳۰ سرموری پروگرام

۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام، خبریں، لوک گیت 'فالتو وقت میں کیا کریں' گفتگو

۶-۵۵ سامانیک چرچا

۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے، کام کاج کی باتیں پہاڑی گیتوں پر مبنی کہانی

۸-۱۵ سگم سنگیت

۸-۲۵ سب رس

۹-۱۵ وگیان جگت

۹-۴۵ سگم سنگیت

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو

'درشن' سے تقریر از سالیگرام

۷-۱۰ کرناٹک سنگیت

۷-۴۰ جیون جیوتی

۸-۲۰، رات ۸-۲۵ سگم سنگیت

۸-۳۵ امر بھارتی

'آتھر وید' تقریر از ڈاکٹر مان سنگھ

۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام

۵-۰۰ چمبا یانگی پروگرام؛ خبریں، لوک گیت، باغبانی کے کام کاج

۵-۳۰ کلوی پروگرام: خبریں، لوک گیت 'سماج میں عورتوں کا استحصال' تقریر

۶-۱۵ دیہاتی خواتین کیلئے

سلسلہ وار ڈرامہ 'چاچی'، گیت

۷-۰۵ کرشی جگت

۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے

۹-۱۵ 'پاکٹ' ہندی جھلکی

تحریر کلا ٹھاکر

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی

۷-۴۰ دلش گان

۸-۲۰ پنجابی گیت

۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر، بات چیت

۹-۰۵ ایک کلاکار

شام

۸-۱۵ نغلس

۸-۲۵ بھگتی سنگیت

۹-۳۰ انگریزی فیچر

۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۶-۳۵ وندنا اور گیان وندو

'ویدوں' سے تقریر از دواکرت

۸-۲۰، رات ۸-۲۵ سگم سنگیت

۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۲-۳۰۲ میٹر ۱۳۵۶ ۔ جے پور (ب) ۲۲۱۹۱۳ ۲۳۶ میٹر ۱۲۶۹ کلوہرٹز

اجمیر ۲۵،۰۲۹ میٹر ۳۰۰۶ کلوہرٹز ۔ بیکانیر ۱۵، ۲۱ میٹر ۳۱۵ ۴۵ کلوہرٹز

اودے پور: ۶۰۲۲۶ میٹر ۱۱۲۵ کلوہرٹز، جودھپور ۵۶۴۰۹ میٹر ۱۳۵ کلوہرٹز ۲۵۰،۱۶ میٹر ۱۱۹۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸، دوپہر ۰۵-۱، ۱۰-۲، ۴۵-۲، شام ۰۵-۶

رات ۴۵-۸ (پیر منگل، ہفتہ، اتوار ۰۵-۱۱ بجے)

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، دوپہر ۰۰-۱۲ (صرف اتوار) ۰۰-۱، ۰۰-۲، شام ۰۰-۶

رات ۰۰-۹ (پیر منگل، ہفتہ، اتوار ۰۰-۱۱ بجے)

صوبائی خبریں: (ہندی) صبح ۵۰-۶، شام ۰۰-۷ (راجستھانی) شام ۱۵-۷

سندھی میں خبریں: صبح ۰۰-۸، شام ۱۵-۶

سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۸، شام ۱۰-۶، ہندی میں سماچار پتر: صبح ۰۰-۹

جمعہ یکم مئی

۶-۳۵ وندنا (روزانہ)

۷-۱۰ کرساں ری بات (روزانہ)

۸-۳۰، شام ۶-۴۵ سگم سنگیت

۹-۱۰، دوپہر ۱-۳۰ لوک گیت

دوپہر

۱-۱۰، رات ۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یووا وانی

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ کسانوں کیلئے دیہاتی ریڈیو گوشٹھی

۸-۰۰ کھلا آکاش آپ نے پوچھا تھا

۹-۳۰ ناٹک: ماہانہ شرنکھلا

۱۰-۰۰ راجستھانی گیتوں کا فرمائشی پروگرام

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۷-۳۰، دوپہر ۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰/۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰ لوک گیت

۸-۴۰ 'احساس' ہندی کتھالوک از راجندر سکینہ

دوپہر

۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یووا وانی

۶-۲۵ لوک دھن

۶-۳۰ بال گوپال - سہیلیاں ری باڑی

۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ کرشکوں کیلئے

۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام

۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۳ مئی

صبح

۷-۰۵ روپ ریکھا - موسم

۷-۳۰ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ سورگنگا

۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام

(۱) اس مہینے کا گیت - بول اور گیت

(۲) سنستھا کا پروگرام - نوجیون کیندر

۹-۰۵ محفل

رات

۹-۱۵ ہندی میں بات چیت

۱۰-۰۰ من بھاون

پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

ہیتی اسکول گنگوری بازار، جے پور
(۳) بال کلاکار
ہرش وردھن، بھجن
(۴) ڈاکٹر ذاکر حسین - ایک پریچے،
تقریر از سریش جوشی
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
فلمی وغیر فلمی ریکارڈ
دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت: کاریہ شیل مہلاؤں کیلئے
'ہم سفر جیون ساتھی میری نظر میں'
تقریر از ڈاکٹر بی ساکھلا
گیت
کہانی وڈمبنا از ساوتری دیوی
شام
۵-۰۵ انگریزی تقریر
لیتک سمیکشا - موہن مکرجی
۱۰-۰۰ 'بھاؤنا' ساہتیہ کاروں کی ایک شام
شرکا - وشنو پربھاکر، کرتار سنگھ دگل، رشی بخشی، کمار وکل، سید اسد علی، پرتھوی راج مونگا، کلونت کوڈھر، ڈاکٹر ماجدہ اسد
ایڈیٹر: وجے دیکشت

پیر ۴ مئی

صبح
۸-۲۰، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۲۰ راجستھانی گیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
'بولتی عمارتیں'
تحریر دواری کیشن بھاردواج
۸-۱۵ راجستھلی
'راجستھان رو سانسکرتک وکاس 'بیکانیر'
تقریر از اے وی کمل
۹-۲۵ گیت

منگل ۵ مئی

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ راجستھلی - باتاری پھلواری
راجستھانی کہانی از موہن آلوک
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
لوک گیت
دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ 'کھیتی اور گھر' تقریر
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
'انیکتا کی مالا میں ایکتا کے موتی 'مدراس'
تحریر: بی ایل مینا ریہ
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ سندھی پروگرام
تنہا جی چٹھی ملی - خطوں کے جواب
الیشو شرادادپوری: سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
سریپ کمار مشرا

بدھ ۶ مئی

صبح
۷-۳۰، دوپہر ۱-۱۰
شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ [illegible]
۹-۱۰ لوک گیت
دوپہر
۱-۲۰ لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
ون ابھلاؤ اور بانیاں - پیاد ورشا'

تحریر: اوپی گپتا
۹-۳۰ 'اور کڑیاں ٹوٹ گئیں' ناٹک
تحریر: اوتار دیپک
۱۰-۴۵ سگم سنگیت

جمعرات ۷ مئی

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۵۰ دیوا وانی: کاویہ انیش
سنسکرت کاویہ پاٹھ از دھلاناتھ شاستری
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
لوک گیت
۱-۱۰ مہیلا جگت
'ٹنکرتی' رابندرناتھ ٹیگور کی کہانی کا ڈرامائی عکس از شانتا گپتا
گیت
پریوار کلیان کی جانب سے
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۵۰ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
گھر میں سائنس - کھانا پکانے کی گیس
تقریر از آر پی سکینہ
۸-۱۵ راجستھلی
سنگی کو تیارو تالوں کوی 'ٹیگور'
تحریر: برج موہن سیوت
۹-۱۵ گیت
۹-۰۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰-۳۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۸ مئی

صبح
۸-۳۰، ۹-۲۰
سگم سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
شام
۵-۰۵ یوواوانی

۶-۲۵ شاستریہ سنگیت
۶-۴۵ سگم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
آپ نے پوچھا تھا
۹-۳۰ 'بھوبیٹی' ناٹک
تحریر: رتیکانت چودھری

ہفتہ ۹ مئی

صبح
۸-۲۰، ۹-۱۰
لوک گیت
۸-۳۰ 'پڑھائی' ہندی تقریر
از راجندر کمار اچاریہ
دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال - سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۱۰ مئی

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام
اس ماس کا گیت
'بچوں کی عدالت' ناٹک از شیام سنگھ
بال کلاکار، کماری پلوی، لوک گیت
دلچسپ شوق جو شان بڑھاتے ہیں
'پرانے سکوں کا سنگرہ'
تقریر از اے کے رلے
گیت
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام

تقریر
مول چند : سگم سنگیت
۱۰-۲۰ راجستھانی کوی گوشٹھی
شرکا: لکشمن سنگھ رسونت،
پریم لتا جین، کسم جوشی، بھنور لال شرما
سنچالن : راجندر بوہرا
دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت، کلپنا شیل بہنوں کیلئے
'پریوار کا دوسرا پہیہ - روزگار کی اور'
تقریر از جگت نارائن شکلا
گیت
'دوسروں سے آشائیں نہ رکھیں'
تقریر از لکشمی شرما
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۷-۲۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۹-۱۵ پترملا
۱۰-۲۰ شاستریہ سنگیت

پیر ۱۱ مئی

صبح
۷-۲۰، ۸-۲۰، ۱۰-۱
لوک گیت
۸-۲۰ سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۲۰ راجستھانی گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۱۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۲۰ شاستریہ سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
بولتی عمارتیں 'چتوڑ گڑھ'
تحریر: امر چند جین
۸-۱۵ راجستھلی
'رچنا سانگی' تقریر از وجے دان دیتھا
۹-۲۵ گیت

منگل ۱۲ مئی

صبح
۷-۲۰ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ راجستھلی
راجستھانی کاویہ پاٹھ
از گنگا پرشاد شاستری
۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰
لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت
دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باتیں
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۳۵ لوک سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
انیکتا کی مالا میں ایکتا کے موتی 'اڑیسہ'
تحریر : ایس سی پنت
۹-۲۰ سندھی پروگرام
ناٹک

بدھ ۱۳ مئی

صبح
۷-۲۰، دوپہر ۱-۱۰
شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ 'پریمل'
ہندی کاویہ پاٹھ از امبیکا دت چترویدی
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت
دوپہر
۱-۲۰ لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
ون اجاڑ اور ہانیاں 'سوکھا اور جل بانی'
تحریر اوپی پاریکھ
۹-۲۰ 'تب پھر' ناٹک
تحریر : ایشور چندر
جگتی سنگیت
۱۰-۰۰
۱۰-۲۰ راجستھانی گیت
۱۰-۴۵ سگم سنگیت

بمبئی الف - ۲۸۷٫۴ میٹر ۱۰۴۴ کلو ہرٹز   بمبئی ب - ۵۲۷٫۶ میٹر ۵۵۸ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

بمبئی الف
صبح
۶-۵۵ وندے ماترم
۶-۵۸ منگل دھونی
۷-۰۵ ارچنا
۷-۱۵ موسم کا حال
پروگرام کا خلاصہ
سگم سنگیت
۷-۵۵ ہلکی پھلکی ہندوستانی موسیقی
۸-۰۵ [illegible]
۹-۰۵ خصوصی اعلان
۹-۳ اختتام
دوپہر
۱۲-۰۵ گیت گنجن
۲-۳ موسم کی خبریں
۴-۱۵ اسپورٹس سروس
۵-۰۵ ڈیلی راؤنڈ اپ

۵-۵۵ خصوصی اعلان و ایڈ پروگرام
شام
۶-۰۵ مقامی خبریں
۶-۲۰ کورس
۷-۰۵ بزم اردو
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سماچار پتروں سے
۹-۱۵ [illegible]
۱۱-۰۱ موسم کی خبریں
۱۱-۱۱ اختتام
بمبئی ب
صبح
۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھونی
۶-۰۵ منگل پربھات
۶-۳۵ [illegible]
۸-۱۵ ضلع وار تبصرہ
۸-۴۰ کوکنی پروگرام

۸-۴۰ [illegible]
۱۰-۲ اختتام
۲-۱۱ [illegible]
۳-۱۰ [illegible]
دوپہر
۱۲-۴۰ [illegible]
۲-۰۵ اختتام
شام
۶- [illegible]
۶-۱۵ [illegible]
۶-۳ کامگار سبھا
۷-۱ [illegible]
۸-۱۵ کوکنی پروگرام
۸-۳۵ [illegible]
۸-۴۵ [illegible]
۱۰-۱۱ [illegible]
۱۱-۱۱ اختتام

جمعرات ۱۴ مئی

صبح
۷-۲۰، رات ۱۰-۲۰
شاستریہ سنگیت
۷-۵۰ دیووانی کتھا کو بعدی
سنسکرت کہانی از رام سروپ
۹-۱۰ لوک گیت
۹-۲۰، شام ۶-۵۰
سگم سنگیت
۱-۱۰ مہیلا جگت
'اچار کا موسم ہے' تقریر از
پدم بھٹناگر
گیت
پریوار کلیان کی اور سے
۱-۲۰ لوک گیت ۱-۵۰ کرشی لوک
شام ۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھارا
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
گھر میں وگیان 'پریشر کوکر'
تقریر از سنشا ہونڈا
۸-۱۵ راجستھلی : ونود وارتا

باجاں ماٹیلو باج
سیلن باج
کرن کلوت
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰-۲۰ شاستریہ سنگیت

جمعہ ۱۵ مئی

صبح
۷-۲۰، ۸-۲۰، ۹-۲۰
سگم سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۱۰
لوک گیت
۱-۱۰ شام ۶-۲۵
شاستریہ سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
آپ نے پوچھا تھا
۹-۲۰ 'شلاکھ' ناٹک
تحریر : بھگوان اٹلانی

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد: ۱۹۷٫۲ میٹر — ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی: ۲۲۹٫۹ میٹر — ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی ۰۰-۷ صبح، ۵-۷ شام، ۴۵-۱۰ رات — اردو ۳۵-۷ (اورنگ آباد) — انگریزی ۰۰-۸ صبح، ۰۰-۹ رات، ۰۰-۱۰ رات

راشٹریہ سماچار (مراٹھی) ... صبح ... (سانگلی) — مراٹھی (علاقائی خبریں) ۰۰-۸ صبح، ۰۰-۲ دوپہر، ۰۰-۷ شام — اردو ۰۰-۱ دوپہر، ۰۰-۹ رات

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶ - ۰۰ وندے ماترم

۶ - ۰۵ امرت دھارا

۶ - ۰۰ پروگرام کا خلاصہ (مراٹھی)

۶ - ۳۰ کسانوں کے لئے پروگرام

۶ - ۵۰ سورا کل

۸ - ۲۵ ضلع کی خبریں

۹ - ۰۵ [illegible]

شام

۵ - ۰۳ یووانی (نوجوانوں کے لئے پروگرام)

۵ - ۵۰ بھیس کی راہ

۵ - ۵۵ روزگار سماچار

۶ - ۰۰ مقامی اطلاعات

۶ - ۰۱ پروگرام کی تفصیل (مراٹھی)

۶ - ۰۳ کسانوں کے لئے پروگرام (مراٹھی)

۳ - ۰۰ آپلے گھر آپلے شوار

۳ - ۰۰ مدھوگندھ

۳ - ۰۱ اختتام

جمعہ یکم مئی

صبح

۷ - ۱۵ گاندھی وندنا (جمعہ)

۷ - ۳۰ سب رنگ: اردو پروگرام (روزانہ)

۸ - ۴۰ ناٹیہ سنگیت (جمعہ)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (جمعہ)

۱ - ۰۰ کنکنا بنرجی، خیال

۱ - ۴۰ سگم سنگیت

شام

۶ - ۳۰ کامگار جگت

۷ - ۳۰ آپلے گھر آپلے شوار

۸ - ۱۵ مراٹھی میں تقریر

۹ - ۳۰ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کا راجیہ کے عوام کے نام پیغام

۱۰ - ۰۰ مراٹھی میں فیچر

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۷ - ۱۵ لوک سنگیت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ رنگ محفل (ہفتہ)

۱ - ۰۰ کلاسیکی میوزک

شام

۸ - ۱۵ اون پاؤس: مراٹھی سیریل فیچر (ہفتہ)

۸ - ۳۰ مدھوگندھ (ہفتہ)

۹ - ۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام (ہفتہ)

اتوار ۳ مئی

صبح

۷ - ۱۵ ڈاکٹر ذاکر حسین پر مراٹھی میں تقریر

۹ - ۰۵ مراٹھی میں بچوں کے لئے پروگرام (اتوار)

۹ - ۴۰ ہندی میں پروگرام (اتوار)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ ناٹیہ سنگیت (اتوار)

۱ - ۰۰ مراٹھی میں بہنوں کے لئے پروگرام (اتوار)

۱ - ۴۰ ییگل گان

شام

۵ - ۳۰ یووانی (نوجوانوں کے لئے مراٹھی میں پروگرام)

۷ - ۳۰ آپلے گھر آپلے شوار

۸ - ۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب

۹ - ۳۰ میری پسند (فرمائشی گیتوں کا پروگرام)

پیر ۴ مئی

صبح

۷ - ۱۵ سندری وادن

دوپہر

۱۲ - ۳۰ فلمی گانے (پیر)

شام

۶ - ۱۵ لوک سنگیت (پیر)

۸ - ۱۵ مراٹھی میں تقریر

۹ - ۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی میں تقریر

۱۰ - ۰۰ شسٹی بھوشن: ستار

منگل ۵ مئی

صبح

۷ - ۱۵ اور دوپہر ۱ - ۰۰ سرلا بھنڈے: ٹھمری

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مشر سنگیت (منگل)

۱ - ۴۰ سگم سنگیت

شام

۶ - ۳۰ دیہاتیوں کے لئے پروگرام (منگل)

۸ - ۱۵ مراٹھی میں تقریر

۱۰ - ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۶ مئی

دوپہر

۱ - ۰۰ مالیکارجن منصور: خیال

رات

۹ - ۳۰ نیٹ کے غار

مراٹھی میں فیچر

جمعرات ۷ مئی

صبح

۷ - ۱۵ نارائن راؤ ویاس: خیال

۷ - ۳۰ لوک بھوجی وارتا پتر

۸ - ۴۰ ساز سنگیت

شام

۱۲ - ۳۰ فلمی گانے (جمعرات)

۱ - ۰۰ زرین دارو والا: سرود

۱ - ۴۰ وادیہ لہری (جمعرات)

۵ - ۳۰ نوجوانوں کے لئے پروگرام (جمعرات)

۸ - ۱۵ دھونی چتر (جمعرات)

۸ - ۳۰ مدھوگندھ

۹ - ۳۰ پرادیشک لوک اور سگم سنگیت کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۸ مئی

دوپہر

۱ - ۰۰ کنکنا بنرجی: خیال

۱ - ۴۰ سگم سنگیت

شام

۶ - ۱۵ کامگار جگت

۷ - ۲۰ وارتا وشیش

۸ - ۱۵ مراٹھی تقریر: ازدھوانی پردھن

۹ - ۳۰ مراٹھی ڈرامہ

۱۰ - ۰۰ بدھ پورنیما کے موقع پر مراٹھی فیچر

ہفتہ ۹ مئی

صبح

۷ - ۱۵ مراٹھی تقریر: ڈاکٹر مسرنیدر برلینگے

۸ - ۴۰ سورشلپ

دوپہر

۱ - ۰۰ مالینی راجورکر: خیال

۱ - ۴۰ ابھنگ وانی

شام

۶ - ۱۵ لوک سنگیت

۷ - ۱۰ بازار بھاؤ

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت

۸ - ۴۰ بھاؤ گیت

دوپہر

۱ - ۴۰ سوگان

شام

۵ - ۳۰ نوجوانوں کے لئے پروگرام

۶ - ۱۵ کرتن

۷ - ۳۰ آپلے گھر آپلے شوار

۸ - ۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب

۸ - ۳۰ مدھوگندھ

۹ - ۳۰ آپ کی پسند

۱۰ - ۰۰ مراٹھی فیچر

پیر ۱۱ مئی

صبح

۷ - ۱۵ بلرام پاٹھک: ستار

۸ - ۴۰ شبد گندھ

دوپہر

۱ - ۰۰ پروین سلطانہ خیال منگل بھیرو اور ٹھمری

۱ - ۴۰ وادیہ لہری

شام

۸ - ۱۵ مراٹھی میں تقریر از ڈاکٹر آر۔ ایس۔ جگداپی کر

۹ - ۳۰ ہندی میں تقریر

۱۰ - ۰۰ پروین سلطانہ خیال

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال 'الف' ۰۲۰۰۱۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز بھوپال 'ب' ۲۲۱۳۰۳ میٹر ۱۲۳۳۵ کلوہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۷-۴۵ ، ۹۹۰۰۰ کلوہرٹز

صبح ۸-۲۰ سے ۹-۲۰/۹-۴۵
صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام] ۷۱۸۰ کلوہرٹز

شام ۵-۳۰ سے ۱۱-۰۰ رات، ۳۱۵ کلوہرٹز

رائے پور: ۲۰۰ء۹۱ میٹر ۹۸۰ کلوہرٹز گوالیار ۲۱۵ء۸۱ میٹر ۱۳۹۰ کلوہرٹز جبلپور: ۲۰۰ء۲۵۵ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، ۵-۰۰، ۹ (پرادیشک سماچار) دوپہر ۰۵-۱، ۱-۰۲، ۲-۴۵ شام ۰۵-۶، رات ۸-۴۵ (۱۱-۰۵ صرف ہفتے کو)

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۱۰-۰۰ دوپہر ۱۲-۰۰، ۱-۰۰ شام ۶-۰۰ رات ۹-۰۰ (۱۱-۰۰ صرف ہفتے کو)

جمعہ یکم مئی

صبح

۸-۲۰ اردو دوپہر ۱-۲۰
رام کشن چندریشری: سگم سنگیت

۸-۳۰ اردو دوپہر ۱-۴۰
دی۔ آر۔ شونیکر: وائلن

۹-۱۰ نئی رچنا
کاویہ پاٹھ: مہیش شریواستو

۲-۲۰ سریش تیواڑی: لوک گیت

شام

۵-۳۰ یووا وانی: فرنوں کی پسند

۸-۰۰ اردو پروگرام: کہکشاں
میں اور میرا گھر: بات چیت
ٹھاکر نارائن سنگھ: کلام شاعر

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۸-۲۰ سریش کالکر: سگم سنگیت

۱-۴۰ سگم سنگیت

شام

۶-۱۵ کامگار جگت

۷-۱۰ بازا بھاؤ

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۸-۳۰ دھوگندھ

۹-۲۰ مراٹھی ڈرامہ

۱۰-۰۰ دتا چوگولے: بانسری

۸-۳۰ اردو دوپہر ۱-۴۰
مجید خاں: کلارینٹ

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۲-۲۰ نرملا نلو سے اور سہیلیاں: لوک گیت

رات

۷-۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام
کونپل کے ساتھ

۸-۰۰ چتر دیکا: پری چرچا
ہمارا لوک چترو چترکار
للت بنرجی: این پرشاد
سورج پرکاش: امیندر باجپئی

اتوار ۳ مئی

صبح

۸-۲۰ بال سبھا

۹-۱۵ سندھی پروگرام

۱۰-۰۰ ششو لوک

۱۰-۲۰ اردو دوپہر ۱-۴۰
عبدالصمد خاں: سارنگی وادن

۲-۲۰ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

شام

۵-۴۰ یووا وانی: آج کے کلاکار

۸-۳۰ ہمارا گھر

پیر ۴ مئی

صبح

۸-۲۰ شیام کار: سگم سنگیت

۸-۳۰ ایم۔ آر۔ گوتم: خیال بہادری توڑی

دوپہر

۱-۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام

۱-۴۰ اور رات ۱۰-۰۰
پی شیام سندر ناٹڈو: ستار

۲-۲۰ لوک گیت: کرجیش شریواستو

رات

۸-۱۵ یہ جیون ہے

۱۰-۳۰ (ایم۔ آر۔ گوتم: خیال

منگل ۵ مئی

صبح

۷-۳۰ آپ شاستریہ سنگیت
اے۔ کے۔ کوکجے: ٹھمری

۸-۲۰ سگم سنگیت: آشا لتا رمن

۸-۳۰ اردو پروگرام آئینہ: گھر آنگن
بچوں کیلئے افسانہ
ڈاکٹر شفیع فرحت
بچوں کیلئے نظم: ظفر صہبائی
تقریر: بچوں کی تربیت میرے خیال میں
تقریر: مجھے کچھ کہنا ہے، استادوں سے
مس خیہنا عمرانی

۹-۱۰ شیو کمار شرما: سنتور

دوپہر

۱-۱۰ رمیش کاشو: کاویہ دھارا

۱-۴۰ شو کمار شرما: سنتور

۲-۲۰ لوک گیت: رام سیوک کھرارے

شام

۵-۳۰ یووا وانی: روپک آج کے کلاکار

رات

۸-۰۰ یگ بودھ

۸-۱۵ ہندی تقریر: مدھیہ پردیش میں کھنچ سپتی کلاکاس، پرکاش ماتھر

بدھ ۶ مئی

صبح

۸-۲۰ اشوک کمار شرما، سگم سنگیت

۸-۳۰ امجد علی خاں: سرود پر امیر بھیرو
ذاکر حسین: طبلہ

دوپہر

۱۲-۳۰ مہلا سبھا

۱-۴۰ اور رات ۱۰-۰۰
ریک لال اندھاریا: خیال

۲-۳۰ پتر لکھیں لوک گیت سنیں

منگل ۱۲ مئی

صبح

۷-۱۵ اوشا چپلکر: کافی ٹھمری

۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت

دوپہر

۱-۰۰ رگھوناتھ سیٹھ
بانسری پر راگ للاوتی اور مشر پیلو

۱-۴۰ سگم سنگیت

شام

۷-۳۰ وارتا وشیش

۸-۱۵ مراٹھی تقریر

۹-۳۰ مدعو سامعین کے روبرو منعقد کئے گئے پروگرام کی رپورٹ

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۷-۱۵ علی اکبر خاں: سرود پر راگ توڑی

۸-۴۰ برکت علی خاں

دوپہر

۱-۰۰ کمار گندھرو: خیال میاں ملہار

۱-۴۰ لگل گان

شام

۸-۱۵ اردو میں تقریر

۹-۳۰ مباحثہ

۱۰-۰۰ آپ کی پسند
(مراٹھی فرمائشی گیتوں کا پروگرام)

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۷-۱۵ جگدیش پرساد پنڈت: خیال بھوپیش

۸-۲۰ لوک رنجنی وارتا پتر

دوپہر

۱-۰۰ ایس۔ جی۔ دیشپانڈے اور
وی آر او تھاولے: خیال

شام

۶-۱۵ لوک سنگیت

۹-۳۰ ہندی میں فیچر

۱۰-۰۰ بھیم سین جوشی: خیال درباری اور ٹھمری

جمعہ ۱۵ مئی

دوپہر

۱-۰۰ نثار حسین خاں: خیال گجری توڑی

شام

۵ - ۲۰ یووا وانی : ترنوں کی پسند

رات

۸ - ۰۰ ساہتیک کہانی : شریمتی گرجا سکسینہ

۱۰ - ۲۰ امجد علی خاں : سرود
ذاکر حسین : طبلہ

جمعرات ۷ مئی

صبح

۸ - ۲۰ بیٹے شری ترڑے : سگم سنگیت

۸ - ۳۰ لکشمی شنکر - خیال بھٹیار

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ : نارائن شریواستو

دوپہر

۱ - ۴۰ لکشمی شنکر : خیال

۲ - ۲۰ کرشنا اراوت : لوک گیت

رات

۷ - ۱۵ گرام لکشمی : دیہی عورتوں کا پروگرام

۱۰ - ۲ اپ شاستریہ سنگیت : لکشمی شنکر

جمعہ ۸ مئی

صبح

۸ - ۲۰ مشتاق حسین : غزلیں

۸ - ۲ سشما سنگھ : خیال للت

۹ - ۱۰ نئی رچنا : کاویہ پاٹھ
پرکاش چندر مشر شیلیش

دوپہر

۱ - ۴۰ سشما سنگھ : خیال دھوماد سارنگ

۲ - ۲۰ لوک گیت : وندنا سکسینہ

شام

۵ - ۲۰ یووا وانی : ترنوں کی پسند : کھیل پتریکا

۶ - ۴۰ شریک جگت

رات

۸ - ۰۰ اردو پروگرام : کہکشاں
نئی سمتیں : کچھ ڈھوپ کے چھتوں کے بارے میں : ڈاکٹر حفیظ احمد
تقریر : خواجہ میر درد : حیدر عباس رضوی
غزل : خواجہ میر درد : جگدیش سکھ ٹھاکر

۱۰ - ۰۰ علی اکبر خاں : سرود

ہفتہ ۹ مئی

صبح

۸ - ۲۰ نرملا شرما : گیت بھجن

۸ - ۲۰ اور دوپہر ۴۰ - ۱
پدما تلگندوار : ستار پر رام کلی اور گوڑ سارنگ

۱۲ - ۲۰ مہیلا سبھا

۲ - ۲۰ لوک گیت : وشو کرما کس

شام

۵ - ۲۰ یووا وانی : چینا کے سور

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۸ - ۲۰ بال سبھا

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۹ - ۴۵ سبدھ سنگیت : روی شنکر

۱۰ - ۲۰ ڈاگر بندھو : دھروپد دھمار

دوپہر

۱ - ۴۰ روی شنکر : ستار پر رام کلی

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی : ان سے ملئے

۶ - ۴۰ شریک جگت

رات

۸ - ۳۰ ہمارا گھر

۹ - ۳۰ سینو رین : ناٹک
مصنف : لیلا شریواستو
پیش کش : مینا کشی مشر

پیر ۱۱ مئی

صبح

۸ - ۲۰ میرا بہرنے : سگم سنگیت

۸ - ۴۰ اور رات ۰۰ - ۱۰
رحمان خاں اور ساتھی : شہنائی وادن

دوپہر

۱ - ۱۰ دیپک : خطوط پر مبنی پروگرام

۱ - ۴۰ اور رات ۳۰ - ۱۰
سنگیتا کمٹالے : خیال

۲ - ۲۰ لوک گیت : سشیلا شرما

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی : چترپٹ سنگیت
بیت بازی

رات

۸ - ۱۵ یہ جیون ہے

منگل ۱۲ مئی

صبح

۷ - ۳۰ اپ شاستریہ سنگیت : سعید خاں

۸ - ۲۰ سگم سنگیت : کانتا آنند

۸ - ۳۰ اردو پروگرام آئینہ ہیں : رفتار
تمثیلی تقریر

ہماری آج کی غزل گائیکی
متین سعید

بات چیت : دیس بدیس
الطاف مشہدی اور اشتیاق طارق
تقریر : جمہوریت جہات کس لئے
ڈاکٹر حمید قریشی

۹ - ۱۰ اور دوپہر ۴۰ - ۱
نکھل بنرجی : ستار

دوپہر

۱ - ۱۰ کاویہ دھارا : انل کمپاریہ

۱ - ۴۰ کانتا آنند : گیت بھجن

۲ - ۲۰ برج کشور نائیک : لوک گیت

رات

۸ - ۰۰ یک بودھ

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۸ - ۲۰ نارائن آر گوڑے : سگم سنگیت

۸ - ۳۰ ایل - وی - مسلگاؤنکر
خیال : دیشکار
سارنگی پر سنگت : سردار خاں

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہیلا سبھا

۱ - ۴۰ اور رات ۳۰ - ۱۰
نذیر حسین خاں : سارنگی

رات

۸ - ۰۰ ساہتیکی

۹ - ۳۰ ترنگ : وردیشی سدھی
مصنف اور پیشکش : اقبال مجید

۱۰ - ۰۰ ایل - وی مسلگاؤنکر : خیال

جمعرات ۱۴ مئی

صبح

۸ - ۳۰ شاردا پرشاد بھٹ : سرود

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ : اودھ شریواستو

دوپہر

۱ - ۴۰ اور رات ۰۰ - ۱۰
دھیانیش خاں : سرود

۲ - ۲۰ لوک گیت : ششی کرن سکسینہ

رات

۸ - ۰۰ ساٹھ کے دہے میں بھارتیہ لوگ
ہندی تقریر

۱۰ - ۳۰ شاردا پرشاد بھٹ : ٹھمری دادرا

جمعہ ۱۵ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور دوپہر ۳۰ - ۱
پورنیما بنرجی : سگم سنگیت

۸ - ۴۰ اے - کے - داس گپتا : سرود

۹ - ۱۰ نئی رچنا کہانی : نشاو باس

۲ - ۲۰ لوک گیت : ہریداس پینٹر

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی : ترنوں کی پسند
کھیل پتریکا

۸ - ۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
تقریر : انگریزی دور حکومت کا بھوپال
نتھو لال سکسینہ : انتخاب : محمد علوی
گھر کا چراغ

۱۰ - ۰۰ ترنگ : انوکھی جوڑ
ایس اطہر علی : پیشکش : کملا سکسینہ

۱۰ - ۳۰ ایس کے داس گپتا : سرود

غزل

کرشن بہاری نور

ذہنِ فن کار میں سوئے ہوئے پیکر جاگے — جانے کس شکل میں اب کون سا پتھر جاگے
ایک ہی بت کی پرستش ہو زمانے بھر میں — اب اگر جاگے تو ایسا کوئی آذر جاگے
مقصدِ زیست ہو کچھ بھی یہ سزا لگتی ہے — روح خوابیدہ رہے جسم برابر جاگے
ایک ہی خواب نے ہر خواب سے محروم کیا — انتظار آپ کا ایسا تھا کہ شب بھر جاگے
یہ حقوق اور فرائض کی ہے کیسی تقسیم — چند قطروں کے لیے سارا سمندر جاگے
کس کو آرام کی خواہش نہیں ارمان نہیں — میں بھی سو لوں جو ذرا میرا مقدر جاگے

ہم ہی تنہا نہ ہوئے ترکِ تعلق کے بعد
نورؔ وہ خود بھی مری نیند اڑا کر جاگے

(آکاشوانی لکھنؤ سے)

اندور

اندور 'الف' ۱۹۰۲۱۴ میٹر ۶۴۸ کلوہرٹز
اندور 'ب' ۱۸۹۰۳ میٹر ۱۵۸۴ کلوہرٹز

جمعہ یکم مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
لکشمی کانت جوشی؛ گیت اور بھجن

۸ - ۲۰ اور رات ۸ - ۳۰
دی۔ ایس۔ کھیر؛ شاستریہ سنگیت

دوپہر

۲ - ۰۰ پرشوتم راجو یدیا؛ پکھاوج پر چوتال

رات

۹ - ۳۰ صوبائی محفل؛ میناکشی وشواس
شاستریہ سنگیت

ہفتہ ۲ مئی

صبح

۷ - ۴۵ ایک اپوگی گریشم کا بین گتی ودھی
پہاڑوں کی سیر؛ تقریر؛ ایم۔ ایل۔ دتہ

۸ - ۳۰ دلشاد خاں؛ خیال

دوپہر

۲ - ۰۰ معین الدین خاں، سارنگی پر دھن

شام

۶ - ۲۰ مدھوسُودن شاستری؛ غزل اور بھجن

۸ - ۰۰ آلٹرنیٹ سورسیس آف انرجی
بایو گیس
انگریزی تقریر؛ ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر
دیش پانڈے

۸ - ۳۰ پروین سلطانہ اور دلشاد خاں
خیال پوریا کلیان

اتوار ۳ مئی

صبح

۸ - ۳۰ مراٹھی پروگرام؛ اندور رائیل پلٹن وستو
راج باڑہ۔ تقریر۔ میجر ایم۔ ایم
جگدلے۔ کویتا پاٹھ۔ آر۔ وی۔ سوہنی

دوپہر

۱۰ - ۱ من بھاون

رات

۹ - ۳۰ ایک اور سوال، ناٹک از لیلا ریجائن

۱۰ - ۰۰ استاد امیر خاں؛ خیال مال کونس

پیر ۴ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
چندرا بالا راول؛ گیت، بھجن اور غزل

۸ - ۳۰ رات ۱۰ - ۰۰
پنوار بندھو؛ دھرد پد گائن
اہیر بھیرو (صبح) رات مال کونس

دوپہر

۲ - ۰۰ رات ۸ - ۳۰
ایشو لال موتی لال راٹھور
طبلہ پر ایک تال اور جھپتال (رات)

رات

۹ - ۳۰ وگیان جگت

منگل ۵ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور ۶ - ۲۰
کندرا بخشی؛ گیت، بھجن

دوپہر

۲ - ۰۰ ہارمونیم، پیانو؛ راگ مشرا پیلو

شام

۶ - ۳۰ سندھی گیت

۹ - ۱۰ کلیانی رائے؛ ستار پر دھن

بدھ ۶ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
ابھے نائک؛ گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ عابد حسین خاں؛ راگ کھٹ میں خیال

دوپہر

۲ - ۰۰ اننت لال اور ساتھی
شہنائی پر بھیروی

رات

۸ - ۳۰ منور علی خاں؛ خیال بہاگ

۹ - ۳۰ رویندر رجنتی
کی پورو سندھیا کو انہی کی کیرتی کا
ہندی ریڈیو روپانتر
روپانترکار رادھا کرشن
پیشکش؛ پرکاش جوشی

۹ - ۴۵ من بھاون

جمعرات ۷ مئی

صبح

۷ - ۴۵ سائنس میگزین پروگرام

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
کرتار سنگھ؛ شبد

۹ - ۱۰ اور دوپہر ۲ - ۰۰
گنگا داس پجاری؛ وائلن پر توڑی

شام

۵ - ۳۰ وشو ودیالین پروگرام
تقریر؛ از ڈاکٹر پی۔ ڈی۔ بھارگو

۸ - ۳۰ دیو بخش نپوار؛ خیال پوروی

جمعہ ۸ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
الطاف حسین خاں اور ساتھی؛ غزلیں

۸ - ۳۰ ڈاکٹر فیاض الدین
ڈاکٹر ظہیر الدین، راگ للت میں دھرپد

۹ - ۱۰ اور رات ۸ - ۳۰
اروند پاریکھ؛ ستار وادن

رات

۹ - ۱۵ نگر اور ناگرک

ہفتہ ۹ مئی

۷ - ۴۵ چکتسا وگیان کا نیا ایام؛ اسپورٹس میڈیسن
تقریر؛ آر۔ ایس۔ مہتا

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
افضل حسین جے پور والے؛ غزلیں

۹ - ۱۰ بہادر خاں؛ سرود پر اہیر بھیرو

دوپہر

۲ - ۰۰ اور رات ۸ - ۳۰
اے۔ کانن؛ شاستریہ سنگیت

رات

۸ - ۰۰ کینسر آف یوٹرس، انگریزی
تقریر؛ از ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ دویدی

۹ - ۱۵ مالوہ درشن

اتوار ۱۰ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اس ماس کا گیت

۹ - ۰۰ اپنا دیش

۹ - ۴۵ بچوں کے لیے

شام

۶ - ۲۰ سور مالا؛ سگم سنگیت کا خاص پروگرام

۹ - ۱۰ آپ کا پتر

۹ - ۳۰ ہندی ناٹک؛ از لیلا شریواستو
پیشکش؛ میناکشی مشر

۱۰ - ۰۰ راجندر سنگھ؛ وائلن پر ابھوگی

پیر ۱۱ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
کلپنا موجمدار؛ سگم سنگیت

۸ - ۳۰ اور رات ۱۰ - ۰۰
شاستریہ سنگیت

۹ - ۱۰ اور دوپہر ۲ - ۰۰، رات ۱۰ - ۳۰
دی۔ ایم۔ اگنی ہوتری؛ ہارمونیم وادن

رات

۹ - ۱۵ سائنس میگزین

منگل ۱۲ مئی

صبح

۸ - ۲۰ اور شام ۶ - ۲۰
چندر سین اپا جی اور ساتھی؛ بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام

۹ - ۱۰ اور دوپہر ۲ - ۰۰
امیش پارکھی؛ کلارینٹ پر بھاس
(صبح) اور دھن (دوپہر)

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ پروگرام

۹ - ۳۰ ماسک سیریل ناٹک

بدھ ۱۳ مئی

صبح

۸ - ۲۰ ناجو گودریج؛ گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ اور رات ۸ - ۳۰
بیگم اختر؛ ٹھمری اور دادرہ (بھیروی)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ خواتین کے لئے

۲ - ونائک وو بہار، تار شہنائی پردیس

۱ - ۲ اور شام ۳۰ - ۶ : لوک گیت

رات

۲ - ۹ ترنگ "ود یشی اسدھی"

پیشکش : اقبال مجید

جمعرات ۱۴ رمئی

صبح

۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶

پرکاش پار نیر کر : گیت اور بھجن

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲ رات ۳۰ - ۸

ڈبلیو۔ جی۔ جوگ

وائلن وادن

۲۰ - ۵ دشو ودیالین پروگرام

سمنوت گرائین وکاس پروگرام

سماج سیوی سنگٹھن کا ایک دان

تقریر : شریمتی کرشنا اگروال

رات

۰ - ۸ پترکا

۱۵ - ۹ دو دیدھا

۰۰ - ۱۰ آشا چاند ورکر

راگ کلاوتی میں خیال

جمعہ ۱۵ رمئی

صبح

۴۵ - ۷ پرارتھنا سبھا

۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶

بندو خاں : غزلیں

۱ - ۹ اور رات ۲۰ - ۸

ہری پرساد چورسیا

بانسری پر للت اور مشر اپیلو (رات)

دوپہر

۰۰ - ۲ کالنگ وہ جے : وادیہ ورند

پیشکش پنالال گھوش

۲۰ - ۲ اور شام ۲۰ - ۶ : لوک گیت

رات

۱۵ - ۹ نگر اور ناگرک

رباعیات

قاسم صہبا جمیلی

نورِ عینِ نبیؐ راشد کی صدا
بے تیغ و سناں مرد مجاہد کی صدا
جب فرض کو پہناتا ہے کوئی زنجیر
جھنکار سے آجاتی ہے عابد کی صدا

اجداد کی کوششوں سے شاہد بن جائیں
اور ان کی شہادتیں مشاہد بن جائیں
یارب ! علی اصغر سے عطا ہوں بچے
جو گود میں ماؤں کے مجاہد بن جائیں

قبروں کا شہیدوں کی مجاور ہونا
آسان ہے اور سہل ہے زائر ہونا
اس پیر کا طواف کربلا کیا معنی
آیا نہ جسے ابن مظاہر ہونا

پلٹے نظر

(جمعہ IV)
مشاعرہ: (اردو میں مشاعرہ
جمعہ V
میانی زندگی میون کار
(مشہور شخصیات کے ساتھ
ان کی زندگی اور فن کے بارے
میں گفتگو (ہفتہ I)
بزم سامعین (کشمیری)
ہفتہ II
محفل (مشہور شخصیات کے
ساتھ ان کی زندگی اور فن کے
باتوں میں گفتگو (اردو)
(ہفتہ III)
بزم سامعین (اردو) ہفتہ IV
سنگیت رس (موسیقی کا پروگرام)
ہفتہ V

۱ — ۰۰ آپ کی فرمائش - سامعین کی
پسند کے فلمی گانے (جمعہ اور اتوار کو)
نندہ پوش مال، موسیقی کا پروگرام
جمعرات III
محفل موسیقی (جمعہ I)
اسپورٹس میگزین (جمعہ II)
گاشہ تارک (مشہور کشمیری
شاعر پر فیچر) جمعہ III
داستان (جمعہ IV، V)
یادِ جمہ (کشمیری میں ڈائجسٹ)
ہفتہ II
امر سنگیت ہفتہ IV
کورس گانے ہفتہ V

۳ — ۱۰ بزم قوالی ہر جمعرات کو
شہر صدا: (سامعین کی
فرمائش پر غیر فلمی گانے
(ہر ہفتہ کو)

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر الف - ۲۶۸۰۱۰ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز
شارٹ ویو سری نگر ب ۹۱۱۰۳ میٹر ۴۸۷۰ کلو ہرٹز
۴۹۰۱۰ میٹر ۶۱۱۰ کلو ہرٹز ۹۱۰۵۹ میٹر ۳۲۷۷ کلو ہرٹز

پہلی مجلس - صبح ۶-۳۰ سے صبح ۱۰-۰۰ تک
دوسری مجلس - صبح ۱۱-۳۰ سے رات ۱۱-۰۵ تک

(اتوار کو صبح ۶-۳۰ سے رات ۱۱-۰۵ تک مسلسل)

خبریں

صبح
۷ — ۰۰ سنسکرت میں خبریں
۷ — ۲۵ کشمیری میں خبریں
۸ — ۰۰ انگریزی میں خبریں
۸ — ۰۵ اردو میں خبریں
۹ — ۰۰ ہندی میں خبریں
دوپہر
۱ — ۰۵ اردو میں خبریں
۲ — ۰۰ انگریزی میں خبریں
شام
۶ — ۰۰ انگریزی میں خبریں
۶ — ۲۵ کشمیری میں خبریں
رات
۹ — ۰۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۰ اردو میں خبریں
۱۱ — ۰۰ انگریزی میں خبریں

علاقائی خبریں

صبح ۹ — ۰۵ ڈوگری میں خبریں
۹ — ۳۰ اردو میں خبریں ۹ — ۱۵ کشمیری میں
دوپہر ۲ — ۱۰ لداخی میں خبریں
۳ — ۴۰ کشمیری میں خبریں ۴۵ — ۷ اردو میں

روزانہ سرگرمیاں — پروگرام

صبح
۶ — ۳۵ صبح گاہی: بھگتی سنگیت کا
پروگرام
۶ — ۵۰ روشنی: گاشرا چھیر
برگزیدہ شخصیتوں کے زریں اقوال
۷ — ۱۵ کاشتکارن ہندہ خاطرہ
(سوائے جمعہ)
۷ — ۳۰ زونہ ڈب: سلسلہ وار فیچر
(سوائے ہفتہ)
۸ — ۲ گھرانوں کے لیے، گھرانوں
کیلئے اردو میں پروگرام (اتوار)
نو رنگ: یووانی سے انتخاب
(پیر)
پنجابی پروگرام: منگل جمعرات
اور اتوار ۴ بجے شام
شش رنگ: ریڈیو ڈائجسٹ
(بدھ)
گھرہ بارہ خاطرہ
گھرانوں کیلئے کشمیری میں
پروگرام: ہر جمعہ کو
مول شعار (ہفتہ I، II، IV)
حرف حرف (ہفتہ III، V)
۸ — ۲۵ پردہ (ہفتہ I، III اور V)
ذات سرات (ہفتہ II اور IV)
۹ — ۵ ریڈیو گزارش (سوائے منگل اتوار)
میزان (منگل)
۹ — ۳۰ نوبہ فرمائش، سامعین کی
فرمائش پر کشمیری گانے، ڈرامہ اور
ہر منگل کو رات کے دس بجے)
۱ — ۰۰ ریڈیو نیوزریل (ہر اتوار کو)
۱۰ — ۱۵ ہونہار: بچوں کے لیے اردو
پروگرام (ہر اتوار)
۱۱ — ۰۰ ثقافت
کشمیری میں کلچرل میگزین (اتوار I)
فلم میگزین (اردو) (اتوار II)
سنگیت میگزین (اتوار III)
فلم میگزین (کشمیری) (اتوار IV)
ثقافت: کلچرل میگزین (اردو)
(اتوار V)
دوپہر
۱۲ — ۰۰ اسکول براڈکاسٹ
(سوائے اتوار روزانہ)

۱۲ — ۴۰ پراگ، ہندی میں پروگرام
(اتوار I)
رسالو حمزہ (اتوار II)
بی چھیتہ ونان (اتوار III)
ایک آواز: فلمی گانوں کا پروگرام
(اتوار IV)
کورس (اتوار V)
۱ — ۰۰ مغربی موسیقی
۱ — ۳۰ اور ۳ — ۰۰
فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام
۲ — ۳ کہکشاں: یووانی سے انتخاب
(اتوار I)
سو شرن: (اسٹوڈیو سے
ماہر ریکارڈ کیا گیا پروگرام)
(اتوار II)
بزم ستار: کشمیری میں مشاعرہ
(اتوار III)
مات ایک علم کی (اتوار IV)
آتش بکاش دیہاتی سننے
والوں کیلئے (جمعہ)
۴ — ۰۰ پنجابی پروگرام (ہر اتوار)
۴ — ۳۰ بی مال، خواتین کے لیے پروگرام
(کشمیری) (ہر اتوار)
پہاڑی پروگرام (ہر جمعرات)
شام
۵ — گوجری پروگرام (خبروں سے پہلے)
۵ — ۲۵ گوجری پروگرام (خبروں کیلئے ریلے)
۶ — ۱۵ گامی بھاین ہندہ خاطرہ
دیہاتی بھائیوں کے لیے پروگرام
۸ — وادی آواز پاکستان اور پاکستانی
مقبوضہ کشمیر میں سننے والوں کیلئے
پروگرام (جمعہ کو ایک گھنٹے کیلئے)
۸ — ۳۰ پراگاش غیر نصابی تعلیمی پروگرام
(سوائے پیر اور جمعہ کے روزانہ)
سوستہ ولور (سی تحقیقات
پر مبنی پروگرام (ہر پیر کو)
۸ — ۴۰ اس ہفتے کا خط (ہر پیر کو)
۸ — ۴۵ تو ہنر بطی واز: کشمیری میں سامعین
کے خطوں کے جواب) ہر اتوار کو
اردو میں بات چیت (ہر پیر کو)
کشمیری میں بات چیت (ہر منگل کو)
خط کیلئے شکریہ (اردو میں خطوں
کے جواب (ہر بدھ کو)
کھیلوں کی دنیا (جمعرات I)
سیلتہ فورم (جمعرات II اور III)
کھیلن ہند دنیا (جمعرات III، V)
انگریزی میں بات چیت (ہر ہفتہ کو)
۹ — ۳۰ سلسلہ وار کھیل (ہر اتوار کو)
اردو اور کشمیری میں کھیل (ہر پیر کو)
حسن ماضی (آرکائیوز سے انتخاب)
(منگل I)
سائنس میگزین (اردو) منگل II
صدیوں پہلے (راج ترنگنی پر مبنی
پروگرام) (منگل III)
سائنس میگزین (کشمیری) منگل IV
سنچیکا (ہندی میں پروگرام)
(منگل V)
منظر (تعمیر و ترقی پر مبنی پروگرام)
(سرینگر سے) بدھ I
ملاقات (مشہور شخصیات سے
ملاقات (بدھ II)
مسطر (تعمیر و ترقی پر مبنی پروگرام)
(جموں سے پہلے) بدھ III
سنگرمال (کشمیری میں ادبی
پروگرام) بدھ IV
یتریکا (ہندی میں پروگرام)
(بدھ V)
علاقائی موسیقی کا قومی پروگرام
(جمعرات I)
فیچروں کا قومی پروگرام
(جمعرات II)
ود وحا (ہندی میں پروگرام)
(جمعرات III)
کھیلوں کا قومی پروگرام
(جمعرات IV)
ایک شام سنگیت کی (جمعرات V)
گفتگو (اردو میں مباحثہ)
(جمعہ I)
رائے نرائے (کشمیری میں مباحثہ)
(جمعہ II)
ہم قلم (اردو میں ادبی پروگرام)
(جمعہ III)
اپنی دھرتی اپنا دیش (فیچر)

جمعہ یکم مئی

صبح
۶ — ۳۵ صبح گاہی
کمال بٹ اور ساتھی: لل واکھ
۸ — ۰۰ یعقوب خاں: غزلیں
۸ — ۳۰ گھر بارہ خاطرہ
۱۱ — ۳۰ کشمیری موسیقی
دوپہر
۱۲ — ۴۰ نعتیں اور منقبت
رات
۹ — ۳۰ 'گفتگو'
'پریس اور اجارہ داری کا مسئلہ'
اردو مباحثہ
شرکا: محمد سعید ملک، بخشی غلام علی
نندہ لال واتل اور فیاض رفعت

ہفتہ ۲ مئی

صبح
۶ — ۳۵ صبح گاہی
افروزہ بیگم: نعت اور بھجن
۸ — ۰۰ نیلم ساہنی: غزلیں
۸ — ۲۰ 'مول شعار'
تحریر اور پیشکش: پی این پشپ
۱۰ — ۹ گیت اور غزل
شام
۹ — ۳۰ 'میون زندگی میون کار'
ایک مشہور شخصیت کے ساتھ گفتگو
پیشکش: اسد کے رہبر
۱۰ — ۳۰ 'شہر صدا'
سامعین کی فرمائش پر غیر فلمی گانے

اتوار ۳ مئی

صبح
۶ — ۳۵ صبح گاہی
شبد
محی الدین خاں: بھجن
۶ — ۵۰ 'روشنی'
تحریر: فیاض رفعت
۷ — ۰۵ علی محمد: غزلیں
۸ — ۰۰ شانتا سکینہ: غزلیں
۹ — ۱۰ غلام سراج خاں، گیت وغزل
۱۱ — ۰۰ 'یہودی کی لڑکی' اردو ڈرامہ
دوپہر
۱۲ — ۴۰ پراگ: ہندی گیتوں کی تشریح
رات
۹ — ۳۰ 'بہار کے جھونکے' قسط نمبر ۱
ریڈیائی روپ: علی محمد لون

پیر ۴ مئی

صبح
۶ — ۳۵ صبح گاہی
نعت
آشا شنڈن: بھجن
۷ — ۰۵ آرتی ٹکو: غزلیں
۸ — ۰۰ بشیر احمد: غزلیں
۹ — ۱۰ بشیر احمد اور اوشا شنڈن
گیت اور غزل
۱۱ — ۳۰ محمد ابراہیم لون اور ساتھی
چھکری اور روف
دوپہر
۲ — ۱۵ محمد ابراہیم: چھکری
۴ — ۳۰ غلام محی الدین خاں اور نینا سپرو
غزلیں
رات
۸ — ۴۵ 'اقبال کی شاعری میں اسلامی تصورات'
اردو بات چیت
۹ — ۳۰ 'کالے چہرے' اردو ڈرامہ
تحریر: آفاق احمد

منگل ۵ مئی

صبح ۶ — ۳۵ صبح گاہی

رحمت اللہ خاں اور ساتھی
لیلا - بجن - کورس
۶-۵۰ 'روشنی'
تحریر : فیاض رفعت
۷-۰۵ نسیم اختر - غزل
۸-۰۰ اقبال احمد صدیقی : غزلیں
۱۱-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۲-۱۵ غلام نبی وگے : غزلیں
۴-۳۰ حبیب اللہ بمبو اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸-۴۵ 'سام نوہ سترہ' قسط نمبر ۲
کرشن سداماں چرت پرمانند سند'
کشمیری بات چیت
ڈاکٹر بھوشن لال کول

بدھ ۶ مئی

صبح
۶-۳۵ شجاعت حسین خاں : نعت
بھجن
۷-۰۵ ایم کے ینڈتا . غزل
۸-۰۰ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
غزل
۸-۲ شش رنگ (ریڈیو ڈائجسٹ)
۹-۱ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
گیت اور غزل
۱۱-۳۰، دوپہر ۲-۱۵، ۴-۰۰
محمد عبداللہ تارہ بلی اور ساتھی
کشمیری موسیقی

دوپہر
۲-۳ پروین سلطانہ : نظم خوانی
رات -
۹-۳۰ 'منظر'
'سیاح کہاں ٹھہریں'
فیچر از محمد شفیق

جمعرات ۷ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
راج بیگم : نظم خوانی
۷-۰۵ نرملا دیوی : غزلیں
۸-۰۰ الکا دیو : غزلیں

۹-۱۰ ایم ایل نکرہ : گیت اور غزل
۱۱-۳۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۲-۱۵ عبدالصمد صوفی : غزلیں
۴-۰۰ کرانتی کانت جوشی اور کانتا شرما
ڈوگری دوگانہ

رات
۸-۴۵ کھیلوں کی دنیا
۱۰-۳۰ بزم قوالی

جمعہ ۸ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
عزیز احمد خاں وارثی اور ساتھی
قوالی
۷-۰۵ غلام حسن صوفی : غزلیں
۸-۰۰ مہندر چوپڑہ : غزلیں
۱۱-۳۰ نذیر احمد بٹ اور ساتھی
کشمیری موسیقی

دوپہر
۲-۱۵ غلام محمد راہ : غزلیں
۴-۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات
۹-۳۰ 'سرکیولر روڈ پروجیکٹ تہ سرینگر'
کشمیری میں مباحثہ
۱۰-۳۰ کشمیری میں ہلکے پھلکے گانے

ہفتہ ۹ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
کسم ٹرودکر، مہندر پال : نظم خوانی
۷-۰۵ اندرا کا چرو : غزلیں
۷-۳۵ سازینہ
۸-۰۰ شوبھا گورتو : غزلیں
۸-۳۰ 'مولل شعار'
تحریر و پیشکش : پی این لٹمپ
۹-۱۰ شوبھا گورتو : گیت
۱۱-۳۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۲-۳۰، ۴-۰۰
عبدالرحیم بٹ اور ساتھی

چھکری اور روف
۴-۳۰ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات
۸-۴۵ انگریزی بات چیت

اتوار ۱۰ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
بھائی کرتار سنگھ راگی و ساتھی
شبد - بھجن - نعت
۷-۰۵ کیلاش مہرہ : غزلیں
۸-۰۰ سلیم اقبال : غزلیں
۹-۰۵ گیت اور غزل
۱۱-۳۰ 'میٹھا پانی' اردو ڈرامہ
تحریر : کرتار سنگھ دگل

دوپہر
۲-۳۰ غزلیں
رات
۹- 'بہار کے جھونکے'
ریڈیائی روپ : علی محمد لون

پیر ۱۱ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
پی آر مونگا : نعت
۷-۰۵ راج بیگم : کشمیری موسیقی
۸-۰۰، ۹-۱۰
یونس ملک : غزلیں
۱۱-۳۰، دوپہر ۲-۱۵، ۴-۰۰
غلام رسول شیخ پمپوش اور ساتھی
کشمیری موسیقی
۴-۳۰ راج بیگم اور حمزہ داس
غزلیں

رات
۸-۴۵ 'سمینٹ فیکٹری' اردو فیچر
۹-۳۰ 'شوو کہ کریہ تھنہ' کشمیری کھیل
تحریر : ثناء اللہ میر

منگل ۱۲ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
غلام نبی شیخ - لیلا
سلام - کورس

۷-۰۵ شمیمہ دیو اور کیلاش مہرہ
دوگانے
۸-۰۰ بیگم اختر : غزلیں
۸-۲۰ پنجابی پروگرام
۹-۰۵ 'میزان' ادبی اصناف پر فکر و نظر
۹-۱۰ بیگم اختر : غزلیں
۱۱-۳۰، ۲-۳۰، ۴-۰۰
کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۴-۳۰ حسینہ اختر اور ساتھی
چھکری اور روف

رات
۸-۴۵ 'بوچھس اکہ خیال باون شیریان'
کشمیری تقریر از قوام الدین قیصر

بدھ ۱۳ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
شبیر حسین : نظم خوانی
۷-۰۵ غلام نبی شیخ : غزلیں
۸-۰۰ نینا دیوی : غزلیں
۹-۱۰ نینا دیوی اور ششی لتا ورک
گیت اور غزل
۱۱-۳۰، ۲-۱۵، ۴-۰۰
غلام محمد ناز اور ساتھی
چھکری اور روف
۴-۳۰ او - این - کول اور نسیم اختر
غزلیں

رات
۹-۳۰ 'ملاقات'
کشوری کول کے ساتھ انٹرویو

جمعرات ۱۴ مئی

صبح
۶-۳۵ صبح گاہی
صلاح الدین احمد : نعت
۷-۰۵ ششی چوپڑہ : غزلیں
۸-۰۰ نرملا دیوی : غزلیں
۹-۱۰ راجکمار رضوی : گیت اور غزل
۱۱-۳۰، ۲-۳۰،
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۲-۱۵ ششی چوپڑہ غزلیں
(بقیہ ص ۴۵ پر)

دوردرشن لکھنؤ

چینل : ۴ — ۲۵ر۶۲ میگاہرٹز (تصویر)
بینڈ : ۱ — ۷۵ر۶۷ میگاہرٹز (آواز)

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۰۰-۷ چوپال (دیہی عوام کے لیے پروگرام) (سوائے اتوار اور منگل) اتوار کو ۳۰-۶ سے ننھے منے بچوں کے لیے اور منگل کو ۰۰-۷ کامگار سبھا، صنعتی مزدوروں کے لیے ۷۵-۷ کل کے پروگرام ۰۰-۸ سماچار ۳۰-۸ ۱۹ اختتام جمعرات کو ۳۵-۹ پر، بدھ اور ہفتہ کو ۰۰-۱۰ بجے

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

شام ۳۰-۶ ننھے منے (بچوں کیلئے) ۵۰-۶ سپتاہیکی (ہفتہ بھر کے پروگراموں کی تفصیلات) ۰۰-۷ اور ۱۵-۸ ہندی فیچر فلم ۱۰-۸ ذرا دھیان دیں ۳۰-۹ کل کے پروگرام اور اختتام

پیر

شام ۳۰-۷ آپ کا سواستھ (I'، III' ،V) سواستھ سیوا (II' ،IV) ۴۵-۷ ورت چتر ۱۵-۸ آج کل حالات حاضرہ ۳۰-۸ سرسوتی (ہندی ادبی پروگرام) ۰۰-۹ اپہار

منگل

شام ۳۰-۷ گھر چوبارہ (عورتوں کے لیے) ۱۵-۸ ٹی وی ڈاکومنٹری / آپ اور قانون ۳۰-۸ سنت وانی / امروانی ۴۵-۸ ناٹک

بدھ

شام ۳۰-۷ کھیل جگت ۱۵-۸ آپ کی ڈاک ۳۰-۸ سرگم (کلاسیکی موسیقی) ۰۰-۹ نوٹنکی ۳۰-۹ انگریزی سیریل فلم ۰۰-۱۰ اختتام

جمعرات

شام ۳۰-۷ لوگ ابھیاس ۱۵-۸ آج کل (حالات حاضرہ) ۳۰-۸ یووادرشن (نوجوانوں کے لیے پروگرام) ۰۰-۹ ذرا دھیان دیں ۰۵-۹ چترہار ۳۵-۹ اختتام

جمعہ

شام ۳۰-۷ پھلواری بچوں کے لیے پروگرام ۱۵-۸ وگیان جگت / برگتی کی اور ۳۰-۸ اردو پنج (اردو ادبی پروگرام) ۰۰-۹ گنجن (ہلکی موسیقی)

ہفتہ

شام ۳۰-۷ گھر کی دنیا ۱۵-۸ علاقائی فیچر فلم لوک سنگیت و رقص ۳۰-۸ رقص ۰۰-۹ انگریزی فلم ۰۰-۱۰ اختتام

خصوصی پروگرام

جمعہ یکم مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: دیہی ناظرین کے لیے پروگرام: گنے کی فصل کی حفاظت کیسے کریں: زرعی سہولتوں سے کیسے فائدہ اٹھائیں ۰۰-۹ گنجن: گیت، غزل اور بھجن

ہفتہ ۲ مئی

شام ۱۵-۸ لوک سنگیت و رقص پاوربی ۳۰-۸ رقص ۰۰-۹ انگریزی فلم شیکسپیر کا ڈرامہ

بدھ ۱۳ مئی

رات ۰۰-۹ بندھوجی

دوردرشن سرینگر

بینڈ ۱ ۲۵ر۶۲ ایم ایچ زڈ (تصویر) چینل ۳ ۷۵ر۶۷ ایم ایچ زڈ (آواز)

خبریں اور روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

پیر تا جمعرات بچوں کے لیے تعلیمی پروگرام صبح ۰۰-۱۱ سے ۲۰-۱۱ تک
شام ۰۰-۷ سے ۳۰-۷ تک دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) ۰۰-۸ سے ۱۵-۸ تک خبریں (کشمیری) ۱۵-۸ سے ۱۷-۸ تک پروگراموں کا خلاصہ ۴۵-۹ سے ۰۰-۱۰ تک خبریں (اردو) ۰۰-۱۰ بجے پروگراموں کا اختتام

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

صبح ۰۰-۱۱ بامس (بچوں کے لیے کشمیری میں پروگرام) ۳۰-۱۱ چھکری (علاقائی موسیقی) ۰۵-۱۱ الو یورسٹی کے لیے انتخاب ۱۰-۱۲ انتخاب / ڈرامہ
دوسری مجلس: شام ۰۰-۶ یادیں (نوجوانوں کے لیے کشمیری پروگرام) ۳۰-۶ چھکری (علاقائی موسیقی) ۵۰-۶ روزگار ٹیلیس ۰۰-۷ اور ۱۵-۸ فیچر فلم

پیر

شام ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۴۵-۷ کاتنات (ترقیاتی منصوبوں پر مبنی) ۰۰-۸ نقش ولعہ (علمی لیے) ۰۰-۸ کھیل اور کھلاڑی (میگزین پروگرام) ۳۰-۹ روبرو (انٹرویو پر مبنی)

منگل

شام ۳۰-۷ ہمارا ماحول / چکری ۰۰-۸ آپ اور ہم (حلقہ پر مبنی) ۳۰-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۳۰-۹ ہلکی پھلکی موسیقی

بدھ

شام ۳۰-۷ ڈوگری پروگرام ۴۵-۷ ہلکی پھلکی موسیقی ۰۰-۸ جہاد (سلسلہ وار ڈرامہ) ۰۵-۸ سی مسر لبس (ترقیاتی منصوبوں پر مبنی) ۱۵-۹ آنند (ادبی میگزین پروگرام) / (کشمیری ادبی میگزین پروگرام)

جمعرات

شام ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۳۰-۷ شوں / گام / ہوم سائنس ۰۰-۸ نقش ولعہ (علمی لیے) ۳۰-۹ حالات حاضرہ ۳۰-۹ ہلکی پھلکی موسیقی ہستیاں

جمعہ

شام ۰۰-۷ گوجری پروگرام ۳۰-۷ قوالی (اردو) ۰۰-۸ ہمارے فرائض (شہری ذمہ داری کا پروگرام) ۱۰-۸ گھرانوں کے لیے (اردو) ۳۵-۸ حبا ماں ۱۵-۹ تندرستی ہزار نعمت (صحت سے متعلق پروگرام)

ہفتہ

شام ۳۰-۷ شگوفے (بچوں کے لیے اردو پروگرام) ۳۰-۷ چھکری (علاقائی موسیقی) ۴۵-۷ ایک نغمہ ۱۰-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۵۰-۸ انگن (اردو میں ڈائجسٹ پروگرام)

بقیہ سرینگر

جمعہ ۱۵ مئی

صبح
۳۵-۶ صبح گاہی
راحت علی : نعت
۰۵-۷ جلال گیلانی : غزلیں

رات
۴۵-۸ ہیلتھ فورم
ڈاکٹر ایم ایم مقبول سے انٹرویو
انٹرویور : ایس کے جان
۳۰-۱۰ بزم قوالی

۰۰-۸ ریتا گنگولی : غزلیں
۳۰-۱۱، ۳۰-۲
سی محمد جام اور ساتھی
چکری اور روف
۱۵-۲ آشا گھول : غزلیں
۰۰-۴ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
رات 'گاشہ اچھر' کشمیری فیچر
۰۰-۱۰
۳۰-۱۰ صوفیانہ موسیقی

پرامیلا جوشائی ــ کنڑ فلم اداکارہ
آکاشوانی بنگلور سے کنڑ فلمی گیتوں کا پروگرام پیش کرتے ہوئے ۔

فلم گلوکار لیسوداس (بائیں) کے ساتھ
آکاشوانی ہماجی کے لیے وِنکٹا گوڈ کھنڈی انٹرویو کرتے ہوئے ۔

'چھٹی یوجنا کی پرتھمکتائیں'
کے زیر عنوان نشر مباحثے کے شرکاء
(دائیں سے)
پی ایچ ویشنو، ایڈوائزر پلاننگ کمیشن
ایس کے سنگل ــ اکنامک ٹائمز
پروفیسر مدھو ڈنڈوتے ــ ممبر پارلیمنٹ
سی ایم پانی گراہی ــ ممبر پارلیمنٹ
یہ مباحثہ آکاشوانی دہلی کے 'چرچا کا وشیہ ہے' پروگرام میں نشر کیا گیا ۔

آشا کول اور راجندر کاچرو
اردو سروس کے لیے کشمیری گیت ریکارڈ کراتے ہوئے ۔

کشمیر میں موسم سرما کے کھیل ــ
گلمرگ کے مقام پر اسکینگ کے ایک مبتدی کے ساتھ محمد شفیق ریڈیو کشمیر سرینگر کے لیے انٹرویو کرتے ہوئے ۔

Regd. No.D-(C)39

AWAZ
1st. May 1981

Lice. U-23) to p without
prep t at CPSO, w Delhi

عزیز احمد وارثی اور ہمنوا

اسلم صابری اور ہمنوا

بزم قوالی

۱۱ر مارچ ۱۹۸۱ء کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ممبران کی دلبستگی کے لیے قوالی کی ایک محفل منعقد کی گئی۔ اس محفل ساز و آواز میں ملک کے نمایاں قوالوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ پیش ہیں اسی بزم قوالی کی چند تصویری جھلکیاں

جعفر حسین اور ہمنوا

پربھا بھارتی اور ہمنوا

▲ نامور سرود نواز رنتا کر ویاس آکاشوانی احمد آباد کی جانب سے منعقد کلاسیکی موسیقی کی ایک محفل میں۔

▲ مدر ٹریسا کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں ان کے ساتھ شیخ محمد عبداللہ وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر، بیگم عبداللہ اسپورٹس کمپلیکس جموں میں۔ اس تقریب کی ریڈیو رپورٹ، ریڈیو کشمیر جموں سے نشر کی گئی۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals, P.T.I. Building, Second Floor, New Delhi-110001. Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad.

شوق مرزاپوری

دل کو جاں دادۂ بہار کیا — یوں خزاں کو گلے کا ہار کیا
جس کو سمجھے تھے باعثِ تسکیں — اس نے بے صبر و بیقرار کیا
آگیا جو خیال بھی دل میں — میں نے اس کو خیالِ یار کیا
اس نے تو اور کھو دیا ہم کو — جس کا کچھ ہم نے اعتبار کیا
لُٹ گئے جب تو کھل گئیں آنکھیں — ہم کو غفلت نے ہوشیار کیا
تو بھی آئی نہ ہجر میں اے موت — ہم نے تیرا بھی انتظار کیا
درد سے پھر دہی چمک اٹھا — جس نے خنجر کو آبدار کیا
اے غرض کیا غضب کیا تو نے — باصفا دل کو پُر غبار کیا
بڑھ گئی حد سے جب پریشانی — دل نے خود رفعِ انتشار کیا

اس نے پوچھی نہ ایک بات اے شوق
ہم نے جس کے لیے ہزار کیا

اظہار عابد

سنبھال اب مجھے نے تیری سمت آتا ہوں — پَروں کو توڑ کے گرتا ہوا پرندہ ہوں
جب آگیا ہوں تیرے ہاتھ رکھ حفاظت سے — میں اپنے عہدِ مثالی کا ایک سکہ ہوں
چھوئے گی کیا نگہہِ ارضِ کم سواد مجھے — سمندروں کی طرح اپنی دھن میں رہتا ہوں
نہ جانے وقت کے ہاتھوں میں کب سمٹ جاؤں — بساطِ خاک پہ یعنی ہوا کا خیمہ ہوں
پھر اس کے بعد نشاں تک نہ پاؤ گے میرا — سیاہیوں کے افق پر ابھی سویرا ہوں
بکھرتا جاتا ہوں، جتنا وہ جوڑتا ہے مجھے — عجیب شکل میں اندر سے ٹوٹا پھوٹا ہوں

نگاہ مجھ سے چُراتا ہے کس لیے عابد
الگ سمجھ نہ مجھے خاک ہی کا ماوا ہوں

خیال رامپوری

اس کی آنکھیں ہائے رے ہائے — نیند بھی جانے آئے نہ آئے
موتی پانی اولے آگ! — دور کا بادل کچھ برسائے
آنے والا کوئی نہیں — کس کا رستہ دیکھا جائے
ہم بھی ہیں اک برہنہ پا — کوئی کانٹا چبھ تو جائے
اس کا پانا ایسا ہے — سایہ جیسے ہاتھ نہ آئے
ہائے یہ گونگے بہرے لفظ — خط کیا اس کو لکھا جائے

یہ مانا وہ بت ہے خیال
کچھ تو کہہ کر دیکھا جائے

تسنیم فاروقی

گنگنائیں گی جب آنکھیں تو مچل جاؤ گے
جسم جاگے گا تو لمحوں میں پگھل جاؤ گے
تم نہ موسم تھے، نہ قسمت تھے نہ تاریخ نہ دن
کس کو معلوم تھا تم یوں بھی بدل جاؤ گے
لغزشیں راہ کی ہمدرد ہوا کرتی ہیں
ٹھوکریں کھا کے کسی روز سنبھل جاؤ گے
زر کا پتھراؤ ہے جسموں کے حسیں میلے ہیں
ہر طرف بھیڑ ہوس کی ہے کچل جاؤ گے
میری آواز در و بام سے ابھرے گی ضرور
دیکھنے جب بھی کبھی تاج محل جاؤ گے
زندگی روٹھ گئی اس کی گلی میں تسنیم
تم کو جانا ہے، نہیں آج تو کل جاؤ گے

برہان شوق روش

جلوے سنوارتی ہے عنم دل کی آرزو
یہ تیرا حسن ہے کہ یہ محفل کی آرزو
ہے مجھ سے بھی حسین ترے سائل کی آرزو
آ دل میں آ کے دیکھ مرے دل کی آرزو
اک معنی ناتمام کہ ہستی کہیں جسے
منزل کبھی بنی کبھی منزل کی آرزو
چھائی ہوئی ہے صحنِ گلستاں میں ہر طرف
پھولوں کا رنگ بن کے عنادل کی آرزو
دشواریِ حیات کو آساں بنا دیا
طوفاں سے کھیلتی رہی ساحل کی آرزو
پائے طلب کو دوریِ منزل کا غم نہیں
منزل سے بھی حسین ہے منزل کی آرزو
زنجیر پائے شوق کچھ ایسی چمک اٹھی
زیور بنی ہے طوق و سلاسل کی آرزو
منزل سرِ روِش آ کے وہیں ختم ہو گئی
ٹکرا گئی ہے دل سے جہاں دل کی آرزو

ملک زادہ منظور احمد

جب ترا غم مری پلکوں پہ سنور جاتا ہے — چہرۂ گردشِ ایام اتر جاتا ہے
تیری پاکیزہ نگاہی کا تصرف توبہ — درد کا کوئی بھی لمحہ ہو گزر جاتا ہے
مانعِ دید نہیں تابشِ رخسارِ جمال — عشق خود شدتِ جذبات سے ڈر جاتا ہے
دیکھ کر بزم گہِ دہر میں انجامِ طرب — نشۂ بادۂ گلرنگ اتر جاتا ہے
جب سے میخانہ کا بدلا ہے پرانا دستور — لے کے خود پیرِ مغاں شیخ کے گھر جاتا ہے

زندگی کتنی ہے وابستۂ نیرنگِ جمال
وہ سنورتے ہیں تو احساس سنور جاتا ہے

اس بار لکھنؤ

غزلیں

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ر سے ۳۱ر مئی ۱۹۸۱ء ——— ۲۶ر بیساکھ سے ۱۰ر جیسٹھ ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۱۰

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ دس روپے

——— (ڈاک خرچ بذمہ ادارہ)

اس شمارے میں

سرورق 'بچوں کی مصوری' کا ایک نمونہ
مضمون اندرونی صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

چیف ایڈیٹر ——— گیان سنگھ ——— فون ۳۸۲۲۴۹
ایڈیٹر ——— سراج احمد ——— فون ۳۸۲۲۵۴

سری ڈی کے جیارمن کا گائن : ۱۶ر مئی رات ساڑھے نو بجے

سری جیارمن کا تعلق موسیقاروں کے گھرانے سے ہے۔ موسیقی کی تعلیم بچپن میں ہی انھوں نے اپنی بہن ڈی کے پٹامل سے حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ موسیقی کے ایک وسیع خزانے کے مالک جیارمن اپنی گائیکی کے منفرد انداز اور جذباتی کشش کے لیے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ اپنے فن کا عوامی مظاہرہ وہ گذشتہ چالیس برس سے ملک کے مختلف خطوں میں منعقد موسیقی کی محفلوں میں کرتے چلے آرہے ہیں۔ انھیں متعدد خطابات اور اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔

آلوک کمار چیٹرجی کا گائن : ۲۳ر مئی رات ساڑھے نو بجے

آلوک کمار چٹرجی کا شمار عصر حاضر کے ملک کے ابھرتے ہوئے فنکاروں میں کیا جاتا ہے۔ یہ ان فنکاروں میں سے ہیں جن کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے یہ پیشن گوئی کی جا سکتی ہے کہ آنے والا کل ان کا ہوگا۔ موسیقی کی ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے والد دسرتھی چٹرجی سے حاصل کی اور اس کے بعد جنن پرکاش گھوش اور جیمنی گنگولی سے تربیت حاصل کر کے اپنے فن کو جلا بخشی۔

گہری، گمک دار آواز کے مالک آلوک کمار بتدریج راگوں کی گہرائیوں کی تہوں کو کھولتے ہیں اور مختلف تانوں اور سرگم کا امتزاج کرتے ہوئے ان کی نفاست اور اصل روح کو برقرار رکھتے ہیں۔

آج کل وہ "وسوا بھارتی" سے منسلک ہیں اور بطور لیکچرار (موسیقی) خدمات انجام دے رہے ہیں۔

منگل شب کی محفل موسیقی

ارون کانت سیوک کا گائن : ۲۶ر مئی رات دس بجے

اوائل عمری سے ہی ارون کانت کو موسیقی سے لگاؤ تھا۔ یشونت پروہت اور بابو لال گندھرو کی زیر نگرانی تربیت حاصل کر کے انھوں نے خود کو ایک منجھے ہوئے فنکار کے روپ میں ڈھال لیا۔ استاد امیر خاں نے ان کے اندر چھپے ہوئے فنکار کو پہچان لیا اور ان کو مزید تربیت دی۔ ارون کانت نے ملک کی متعدد موسیقی کی محفلوں میں شرکت کی ہے۔

بچوں کی مصوری

غیاث قریشی

ہمارے بچوں کے لیے مصوری کا فن ایک دوست جیسا ہو جس سے وہ مسرت و انبساط حاصل کریں اپنے غم اور خوف کو دور کریں، جب الفاظ ان کا ساتھ نہ دیں تو مصوری ہی ان کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرے اور زندگی کی حقیقتیں آشکارا کرے۔ مشہور مفکر وکٹر لان فیلڈ کے یہ خیالات بچوں کے بارے میں ہیں۔ بچے مصوری کو ایک خوشگوار تجربہ سمجھتے ہیں۔ وراثت اور ماحول بچے کی تعلیم و تربیت کا اہم جز ہیں۔ ایک بہتر قسم کے بیج کو اگر مناسب زمین اور ماحول میسر نہ ہو تو اس کی نشو و نما نہیں ہو سکتی اس کے برخلاف ناقص بیج کو بھی زمین اور بہتر ماحول میسر ہو تو یقیناً وہ پھل پھول سکتا ہے۔ بچے پھول کی طرح نازک ہوتے ہیں ان کا ذہن اختراعی ہوتا ہے وہ نت نئے تجربات کرنا چاہتے ہیں ان تجربات کے لیے انھیں مناسب ماحول اور سامان فراہم کیا جائے تو بہتر سے بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ بچے قومی سرمایہ ہیں ان کی نگہداشت، تعلیم و تربیت اور ان کی صحت کے سلسلے میں بہت سے کام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر سیدین کا خیال ہے کہ تعلیمی نظریہ کے دو اہم پہلو ہیں ایک تعلیم اور معاشرتی زندگی کا گہرا ربط اور دوسرے تعلیم کے ذریعہ انسانی قدروں کی حفاظت اور ان کی بقاء۔ تعلیم کے ذریعہ ہر فرد کی ذہنی و اخلاقی صلاحیت کو اس طرح ابھارا جائے کہ وہ خود اپنی زندگی کو تابندہ بنائے اور ساتھ ہی ملک و ملت کی خدمت کے لیے بھی مفید ثابت ہو سکے۔ چنانچہ جدید تعلیمی نصاب کی تدوین میں اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور آرٹ کی تعلیم کی ضرورت و اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ آرٹ کی تعلیم کے سلسلے میں مدرس کا کردار اہم ہوتا ہے وہی بچے کو مختلف ذرائع ابلاغ (میڈیم) سے واقف کراتا ہے۔ اس کی تخلیق کی مناسب ستائش کے علاوہ تعمیری تنقید کرتا ہے۔ بچے کا ذہن تخلیقی ہوتا ہے آپ کھیلتے ہوئے بچے کا بغور مشاہدہ کریں تو محسوس ہوگا کہ بچہ کس طرح کھیل میں نئی سے نئی بات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ اسے سینے بڑی دلچسپ باتیں سنائے گا۔ حقیقت پسند کہانیاں سنا کر اس کی معلومات میں اضافہ کیجیے، اس کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھاریے

بچوں کی نفسیات ایک جدید علم ہے اس شعبہ میں جو تحقیقات ہوئی ہیں وہ بے شمار تصنیفات کی شکل میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ وہ بچے جن کی فطرت سے کوئی آگاہ نہ تھا اب ان کی زندگی کا ہر پہلو مشاہدے اور تحقیق میں آ چکا ہے۔

بچوں کی مصوری کے مختلف مدارج ان کی عمر اور تخلیقی صلاحیتوں کے پیش نظر کیے گئے ہیں۔ تخلیقی صلاحیت کا آغاز عموماً ۲ تا ۵ سال کی عمر میں ہوتا ہے اس عمر میں بچہ انسان کی تصویر بنائے تو صرف ایک دائرہ سر کے لیے اور محض دو چار لکیریں ہاتھ اور پیر کے لیے بنا دے گا۔ ممی اور ڈیڈی کی تصویر میں صرف سر کے دائرہ میں کچھ فرق کرے گا۔ دراصل یہ عمر ہی بے معنی لکیریں کھینچنے کی عمر ہوتی ہے۔ یہ بے معنی لکیریں ہی اس کے اظہار خیال کا ذریعہ اور تسکین و مسرت کا ایک عمل ہیں۔ وہ رنگ کی ایک لکیر کھینچ کر بھی مسرت محسوس کرے گا۔ بچوں کی بے معنی لکیریں تحقیق کا موضوع بنی ہوئی ہیں اور اس میں معنی تلاش کیے جا رہے ہیں۔

دوسرا دور ۵ تا ۷ سال کی عمر کا وہ دور ہے جب بچہ پہلی اور دوسری جماعت میں زیر تعلیم ہوتا ہے اس عمر میں وہ اشکال اور اشاریت کو کچھ کچھ سمجھ پاتا ہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ موٹر یا کسی سواری کی تصویر شوق سے بنائے گا۔ موٹر کے چاروں پہیے دکھلائے گا۔ اس کی تصویروں میں ایک چیز سے دوسری کا ربط کم ہی ہوگا اور نہ پیش منظر و پس منظر کا فرق۔ سڑک کے منظر میں وہ ہوائی جہاز بھی دکھائے گا چاہے وہ موٹر کے نیچے ہی کیوں نہ ہو۔ دو رنگوں سے تیسرا رنگ بنا لے گا۔ چھ سالہ لڑکی کا دانت گر گیا۔ اسے تصویر بنانے کے لیے کہا گیا اس نے منہ کی تصویر بنائی جو معمول سے بڑی تھی۔ اوپر اور نیچے دانت دکھلائے درمیان میں زبان مگر دانت کی دونوں قطاروں میں ایک دانت ٹوٹا ہوا دکھایا۔ اظہار جذبات کا ایک طریقہ ہے اس نے پورے جسم میں صرف منہ ہی کو اہمیت دی۔

تیسرا گروپ ۷ سے ۹ سال کی عمر کا ہوتا ہے جب کہ بچہ تیسری اور چوتھی جماعت میں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ یہ اشاریت کا دور ہے پچھلے دور کی نسبت زیادہ تفصیلات تصاویر میں دکھائی جاتی ہیں۔ رنگوں کا استعمال موزوں ہوتا ہے۔ سبز درخت، نیلا آسمان، لال پھول، چاکلیٹی زمین وغیرہ۔ انسانی شکل میں وہ سر، جسم، ہاتھ اور ٹانگیں بنائے گا۔ آنکھ، ناک اور منہ کے فرق کو ظاہر کرے گا۔ "میرا خاندان" اس عنوان پر تصویر بنائے تو خود کو بھی پیش کرے گا۔ والدین کو اپنے سے بڑا دکھائے گا اگرچہ جسم غیر متوازن ہوگا۔ خود سے بڑی بہن یا بھائی ہو تو اسے بھی والدین سے چھوٹا ہی دکھائیگا۔

چوتھا گروپ ۹ سے ۱۱ سال تک کا جبکہ بچے پانچویں چھٹی جماعت میں زیر تعلیم ہوتے ہیں۔ یہ اظہار حقیقت کی ابتدا ہوتی ہے۔ گاؤں یا شہر کے منظر میں گھر آگے پیچھے نہیں بلکہ الگ الگ بنائے جائیں گے۔ راستہ الگ، ندی بھی علیحدہ۔ اگر گھر کے اندر کی کوئی چیز دکھانی ہو تو جیسے دیواریں کانچ کی ہیں اندر کی چیزیں نظر آئیں گی۔ ریڈیو، بجلی کا بلب اور سوئچ بھی دکھایا جائیگا صرف وہی چیزیں جو اسے پسند ہیں باقی نظر انداز کر دے گا۔

پانچواں گروپ ۱۱ سے ۱۴ سال جب بچے ساتویں سے آٹھویں، نویں میں زیر تعلیم ہوں یہ حقیقت کے اظہار و فروغ کا دور ہوتا ہے اس عمر میں بچہ بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے۔ اس کی تصویریں حقیقت سے قریب ہوتی ہیں بعض بچے حقیقت کی بجائے خیالی اور جذباتی انداز کی تصویریں بھی بناتے ہیں ان کی تصویروں میں بڑی بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ پیش کش کا انداز آج کے جدید آرٹ کا سا ہوتا ہے اس سلسلہ میں پکاسو کی تصویر "آئینہ کے سامنے لڑکی" ایک اچھی مثال ہے۔ اس عمر کے گروپ کے بچے اپنے محسوسات کے اظہار کے لیے نئے نئے ذرائع (میڈیم) کی کھوج میں رہتے ہیں اس وقت انھیں مناسب و موزوں رہبری کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں اظہار جذبات کے وسائل مہیا کیے جائیں ان کی بنائی ہو تصاویر پر ستائش کے ساتھ ساتھ تعمیری تنقید بھی کی جائے۔ انھیں دیہی اور گھریلو

صنعت کے سلسلہ میں تخلیقی طرح اندازی (ڈیزائن) کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس طرح بچوں کی صلاحیتوں سے استفادہ خوشحال معاشرہ کے لیے فال نیک ہوگا۔

بچوں کی تصویروں کو دیکھنا، سمجھنا اور بقول شخصے پڑھنا خود ایک مسرت بخش کام ہے۔ بچوں کی سادگی، بے ساختگی، معصومیت ان کی تصویروں میں جھلکتی ہے ان کے جذبات کیا ہیں۔ اپنے ماحول کو دیکھنے اور سمجھنے کی ان کی صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ تصویر کشی دراصل ان کی تربیت ہی کا ایک حصہ ہے اپنے خیال اور محسوسات کو وہ کس طرح اور کس رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ لکیروں کی نزاکت اور حسن، شکل اور بناوٹ کا انداز، گہرے اور پھیکے رنگوں کا فرق، ان سب کا ایک دوسرے سے رشتہ یہ سب وہ تجربات سے جان سکتے ہیں برت سکتے ہیں۔ بچے اپنی تخلیقات میں جن جذبات و احساسات کو پیش کرتے ہیں وہ اندازہ بڑوں کا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے بڑوں کی مصوری بچوں کی مصوری سے مختلف ہوں ہے بلکہ یوں سمجھئے یہ بچوں کی مصوری کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف تصویری مقابلے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ دہلی کے ہفت روزہ "شنکرس ویکلی" کا مقابلہ بین الاقوامی نوعیت کا مقابلہ ہوتا ہے۔ پنڈت نہرو کو بھی اس سے دلچسپی تھی۔ ۱۴ر نومبر کو "بچوں کا دن" کے سلسلہ میں بھی تصویری مقابلے ہوتے ہیں۔ برسر موقع عنوان دیگر تصاویر بنائی جاتی ہیں ۱۴ر نومبر کو بچوں کی مصوری سے مزین ڈاک ٹکٹ بھی اجرا ہوتے ہیں۔ مہاراشٹر میں ڈائرکٹوریٹ آف آرٹ کی جانب سے ضلع پریشدوں کے زیر انتظام ۱۴ر نومبر کو ریاست بھر میں تصویری مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ بہتر تخلیقات کی نمائش ہوتی ہیں۔ رقمی انعام اور توصیفی سرٹیفکٹ دیئے جاتے ہیں۔ ڈرائنگ اور پینٹنگ کا سامان بنانے والی بعض کمپنیاں بھی تصویری مقابلوں کا انتظام کرتی ہیں اور اپنی مصنوعات انعام کی شکل میں تقسیم کرتی ہیں۔

آج بچوں کی مصوری، دانشوروں کے مطالعہ کا اہم موضوع بن گئی ہے۔ بچوں کے متعلق مشہور فلسفی، ادیب شاعر اور مصور خلیل جبران کے خیالات ملاحظہ فرمائیے۔

"تمہارے بچے تمہارے اپنے نہیں ہیں
یہ تو اللہ تعالیٰ کی خود نمائی کی آرزو کا نتیجہ ہیں
وہ تمہارے ذریعہ آتے ہیں لیکن تم میں سے نہیں
گرچہ وہ تمہارے ساتھ رہتے ہیں لیکن پھر بھی
وہ تمہاری املاک نہیں ہیں۔
تم انھیں اپنی محبت دے دو لیکن اپنا فرض نہ دو کیونکہ
ان کے پاس ان کے اپنے فرائض ہیں۔
تم ان کی پرورش و پرداخت کا خیال بھلے ہی کرو، لیکن انھیں
اپنے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش نہ کرو
تم ایک ایسی کمان ہو جس کے ذریعہ تیر (بچے)، چھوڑا جاتا ہے
دیکھو تم اپنے اس تیر کو پوری قوت کے ساتھ چھوڑو
تاکہ یہ دور تک اور تیز رفتاری کے ساتھ جاسکے۔"

آخر میں ندا فاضلی کے اس شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا ؎

اے شام کے فرشتو! ذرا دیکھ کے چلو
بچوں نے ساحلوں پہ گھروندے بنائے ہیں

(اورنگ آباد ریڈیو سے نشر)

غیاث قریشی امیر منزل، شاہ بازار اورنگ آباد دکن۔

معصومیت کے نام

مصور سبزواری

خوش رہو پھولو پھلو پھول سے پیارے بچو
اپنی دھرتی کے ہو تم چاند ستارے بچو

کتنے معصوم ہو تم، من کے ہو کتنے اجلے
تم میں دن اپنے خدا جیسے گذارے بچو

خلد کے واسطے کیا رنگ بچا ہوگا کوئی
تم نے دنیا میں سبھی رنگ اتارے بچو

اتنی بھولی ہے شرارت بھی تمہاری کہ کبھی
کوئی پھولوں کی چھڑی تم کو نہ مارے بچو

کتنی امیدیں ہیں سب لوگ یہاں تم سے لگائے
تم بنو بڑھ کے بزرگوں کے سہارے بچو

کہہ کے 'منّے'، مجھے پکڑے مری انگلی کوئی
ہنس کے کوئی مرے بچپن کو پکارے بچو

تم میں زندہ رہیں ہم لوگ یہی حسرت ہے
سارے اوصاف ہمارے ہوں تمہارے بچو

اپنی مسکان سے بھر دیجیو موتی ہم میں
ہم ہیں بھیگی ہوئی پلکوں کے کنارے بچو

ہے مصوّر کی دعاؤں کا انوکھا تحفہ
گانٹھ میں باندھ لو اس نظم کو سارے بچو

(اردو سروس سے نشر)

باتیں جن سے زندگی سنورتی ہے

قیوم خضر

قرونِ اولیٰ کا ایک واقعہ

ایک روز خلیفۂ دوئم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ مسجد میں بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے کہ صحابیٔ رسولؐ جناب ابی ابن کعب تشریف لائے اور سلام مسنون پیش کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔

خلیفۃ المسلمین جناب عمر ابن الخطابؓ نے سلام کا جواب دینے کے بعد اُبَی ابن کعبؓ سے دریافت فرمایا کہ "تقویٰ" کسے کہتے ہیں؟

جناب ابی ابن کعبؓ نے عرض کیا:

"امیر المومنین! آپ کو کبھی کسی ایسے تنگ راستے سے گذرنے کا اتفاق ہوا ہے جس کی دونوں جانب خاردار جھاڑیاں ہوں؟"

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

"ایسے راستوں سے گذرنے کے مواقع مجھے بارہا پیش آئے ہیں۔"

جناب کعب نے پوچھا: "امیر المومنین! ایسے مواقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟"

امیر المومنین نے جواب دیا:

"ایسے مواقع پر میں اپنے دامن کو سمیٹ لیتا ہوں اور اس احتیاط سے بچتے ہوئے گذرتا ہوں کہ دامن کانٹوں سے الجھ نہ جائے۔"

جناب ابی ابن کعب نے برجستہ کہا:

"امیر المومنین! بس "تقویٰ" اسی کو کہتے ہیں۔"

(پٹنہ سے نشر)

سن ہجری

مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی

ہجری سن کا باقاعدہ آغاز یکم جولائی ۶۲۲ء سے ہوا۔ اس سے پہلے عرب میں کوئی دس قسم کے سن عارضی طور پر رائج تھے۔ عرب کے علاوہ دوسری ترقی یافتہ قوموں میں یہودی، رومی اور ایرانی سن کا رواج تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں میں حساب کتاب کا کوئی باقاعدہ نظام قایم نہیں تھا۔ کچھ اہم اور مشہور واقعات سے اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ اسلام کے ظہور کے بعد بھی عرصہ دراز تک مسلمانوں نے کسی ایک سن کے متعین کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلامی کیلنڈر اسی طریقہ پر چلتا رہا۔

آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے دور میں سرکاری حسابات اور مراسلت کے لیے باقاعدہ تاریخ لکھنے کی ضرورت محسوس کی اور حضرات صحابہ کرام میں کسی ایک سن کے متعین کرنے کا مشورہ ہوا۔

اسلامی تاریخ میں ایک نہیں بلکہ بہت سے اہم واقعات تھے جو اسلامی کیلنڈر کی بنیاد بنائے جا سکتے تھے۔ مثلاً اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ ــــ جس طرح عیسائیوں نے شمسی کیلنڈر کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو بنایا ــــ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا اہم واقعہ قمری اور اسلامی کیلنڈر کا آغاز بن سکتا تھا لیکن امت مسلمہ کا مزاج جس کے لیے محمدی یا محمڈن کی جگہ مسلم کا لفظ پسند کیا گیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام تر عقیدتوں اور محبتوں کے باوجود شخصیت پرستی کے انداز کو اختیار کرنے کے لیے تیار نہ تھا

حدیبیہ کی صلح اور مکہ کی فتح اسلامی تاریخ کے اہم واقعات ہیں۔ صلح حدیبیہ جس کو قرآن نے فتح مبین کہا ہے فتح مکہ کا پیش خیمہ تھی اور فتح مکہ اسلام کے سیاسی غلبہ کی تکمیل اور اسلام کے سیاسی اقتدار کا نشان تھی۔ اور فی الحقیقت یہ دونوں واقعات بھی ہجرت نبوی کے نتائج میں شامل ہیں عظمت اسلامی کی ابتدا کے لیے تاریخ کو ہجرت رسول ہی کی طرف لوٹنا پڑتا ہے۔

اسی طرح اعلان نبوت اور غزوۂ بدر جیسے اہم واقعات کو نظر انداز کرتے ہوئے صحابہ کرام میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نظر انتخاب ہجرت کے واقعہ پر آکر ٹھہری۔

ہجرت کا واقعہ جب خدا کے محبوب آخری پیغمبر اپنا پیارا وطن مکہ چھوڑ کر ان اصولوں کی خاطر جن پر اسلامی زندگی کی بنیاد ہے مدینے چلے گئے تھے۔

ہجرت کے اس واقعہ کو قرآن مجید کی سورۃ براۃ میں بیان کیا گیا ہے اور سورہ براۃ مکہ کی فتح کے بعد نازل ہوئی اسلام کے مکمل غلبہ کے بعد

ہجرت نبوی کی اخلاقی فتح مندیوں کو یاد دلانا اس کے سوا اور کیا معنی رکھتا ہے کہ اس سیاسی غلبہ کی روح در اصل اخلاقی غلبہ ہے۔ سیاسی اور صرف سیاسی انقلاب کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک اسلام کا اخلاقی پیغام اس کی بنیاد میں شامل نہ ہو۔ اور یہی وہ جوہری فرق ہے جو اسلامی اور غیر اسلامی انقلاب میں خط فاصل کھینچتا ہے۔

سطحی نظر میں ہجرت کا واقعہ رسول پاک اور آپ کے صحابہ کی مظلومیت اور بے بسی کی یادگار ہے لیکن فی الحقیقت یہ واقعہ اسلام کی فتح مندی کی عظیم الشان یادگار ہے۔ مسلسل تیرہ سال تک اسلام تلواروں کے سائے میں اپنے اخلاقی اصولوں کا پرچار کرتا رہا۔ ایک طرف مادی قوت و طاقت کا ایک طوفان تھا اور دوسری طرف اسلام کی اخلاقی برتری تھی۔ لات و عزیٰ کے پجاری اپنی ظاہری اکثریت پر نازاں تھے تو اسلام کے مٹھی بھر وفادار خدا کی طاقت پر بھروسہ کیے ہوئے تھے تلوار اور اخلاق کی کشمکش کے سائے میں وہ قلب و ذہن تیار کیے جا رہے تھے جنھیں آگے چل کر دنیا کی قیادت اور امامت کی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنا تھا۔ مکہ کے مصائب نے اہل اسلام کے اخلاقی اوصاف کی آبیاری کی تھی، ان میں صبر، ایثار اور جذبۂ قربانی پیدا کیا تھا ان کا ایمان مصائب کی بھٹی میں نکھر آیا تھا۔ کسی تحریک یا دعوت کو جاندار بنانے کے لیے یہ ہمیشہ قدرتی انتظام رہا ہے۔ آخر اس کھرے سونے کی چمک نکھر آئی۔ مدینہ کے لوگ دیوانہ وار اس دولت کی طرف کھنچنے لگے۔ اور انھوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی کہ آپ مدینہ آئیں اور ہماری قیادت فرمائیں۔ جنگ بعاث کے بعد مدینہ میں قیادت کا خلا پیدا ہو چکا تھا۔ اب تک یہودی اقلیت میں ہونے کے باوجود اوس اور خزرج جیسے بڑے قبیلوں کو آپس میں لڑا کر اکثریت پر حاکم بنے ہوتے تھے اہل مدینہ ان کی اس چال کو بھانپ چکے تھے اور ان کو ایسے قائد کی ضرورت تھی جو ان کے لیے نظریاتی اتحاد کی بنیاد فراہم کر سکے اور اسی کے ساتھ ایک ایسی شخصیت ہو جو ان کو باہم جوڑے اور ان کی مشترکہ قائد بن سکے یہ دونوں چیزیں نظریہ اور شخصیت انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں مل گئیں اور انھوں نے لبیک کہ کر اسے قبول کر لیا۔

اس طرح یہ ہجرت مظلومی کی نہیں بلکہ مدینے کی فتح کی یادگار ہے اور عائشہ صدیقہ کے الفاظ میں مدینہ کو تلوار نے نہیں قرآن نے فتح کیا۔ کسی قوم کی خوش اقبالی کا اندازہ لگانے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے کن واقعات کی یاد اپنے ذہنوں اور اپنے سماج میں تازہ رکھنا چاہتا ہے۔ یادگار کے لیے واقعہ کا انتخاب اس قوم کی ذہنی افتاد کا پتہ دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اس تجویز پر کہ اسلامی کیلنڈر کی بنیاد ہجرت مدینہ کو بنایا جائے تمام صحابہ کرام نے اتفاق کیا۔ کسی مسئلہ پر صحابہ کا اتفاق دینی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی حیثیت پیغمبرانہ ہدایت کی ہو جاتی ہے۔

آنحضرت کی ہجرت کا واقعہ اگرچہ یکم ربیع الاول مطابق ۱۳ر ستمبر ۶۲۲ء میں پیش آیا تھا لیکن عرب قدیم زمانے سے سال کا پہلا مہینہ محرم کو قرار دیتے تھے اس لیے حضرت عمرؓ نے سن ہجری کا آغاز ربیع الاول کے بجائے تین مہینے پیچھے محرم کے مہینے سے کیا۔

ہجری سن اس حقیقت کو روشن کرتا ہے کہ خدا پرستی کی بنیاد پر اخلاق اور کردار کی طاقت سے دلوں اور روحوں کا فتح کرنا تلواروں کے زور پر جسموں پر غلبہ حاصل کرنے سے زیادہ دور رس اثرات رکھتا ہے۔ پندرہویں صدی ہجری کی طرف اٹھتے ہوئے ہمارے قدموں کا رخ یہی ہونا چاہیئے۔ (جالندھر سے نشر)

فارسی خانہ۔ دار العلوم دیوبند (یوپی)

جواہر لال نہرو

سیّد رحمت علی

جواہر لال نہرو جو سونے کا چمچہ منھ میں لے کر پیدا ہوئے اعلیٰ تعلیم یافتہ دنیا کے ممتاز فرد بنکر ہندوستان لوٹے، ذہن دولت عزت خدا کے فضل سے سب کچھ موجود تھا لیکن انھوں نے آرام وآسائش کے بجائے اپنے لیے جہدِ مسلسل کا راستہ چن لیا اور مادر وطن کی آزادی کے لیے سر سے کفن باندھ کر میدان جنگ میں کود پڑے مہاتما گاندھی کی جوہر شناس نظر نے جواہر کی اہمیت کو بھانپ لیا اور انھیں ایک ایسے راستہ پر لگا دیا جو قدم قدم پر مصیبت قید و بند اور لاٹھی گولی سے ہوتا ہوا ملک کو آزادی کی منزل تک پہنچانے والا راستہ تھا۔ موتی لال نہرو کے فرزند دلبند جواہر لال نہرو جو ہندوستان کے معمار اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں آسودگی اور خوش حالی کے سارے وسائل کی موجودگی کے باوجود اپنے لیے پھولوں کی سیج کے بجائے پر خار راستہ کو اپنایا کیوں کہ وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ خود تو محل میں رہیں اور ہندوستانی عوام قعر مذلت کے دلدل میں پھنسے رہیں۔

ہمارا ملک ہندوستان جو دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے یہ کبھی برطانوی سامراج کی غلامی کی بندھنوں میں جکڑا ہوا تھا برطانیہ اس بات پر گھمنڈ کیا کرتا تھا کہ اس کے حدود و مملکت میں کہیں سورج غروب نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ تھی کہ جنوب مشرقی ایشیا اور دوسرے علاقے برطانیہ کی نو آبادیاں بن گئی تھیں اور ان ملکوں کے عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے دوسری عالمی جنگ سے پہلے برطانیہ کے نو آبادیاتی علاقہ اس کے اپنے علاقہ سے ۱۲۰ گنا بلجیم سے ۷۷ گنا ہالینڈ سے ۶۰ گنا پرتگال سے ۳۳ گنا اور فرانس سے ۲۱ گنا زیادہ تھے نہ صرف برطانیہ بلکہ دوسرے سامراجی ملک توسیع پسندی اور دوسرے ملکوں کو ہتھیا کر اپنی نو آبادیات کو بڑھانے میں لگے ہوئے تھے ہندوستان کبھی اس کی لپیٹ میں تھا لیکن ہندوستان کے باوقار عوام نے ۱۸۵۷ء میں یہاں جنگ آزادی کا آغاز کیا آزادی کی لڑائی مختلف مرحلوں سے گذرتی رہی آزادی کے متوالے نہ صرف قید و بند دار و رسن بلکہ پھانسی کے پھندوں پر جھومتے رہے ان کے سر میں صرف ایک سودا سمایا ہوا تھا کہ ہم اپنا پیدائشی حق آزادی حاصل کر کے رہیں گے مہاتما گاندھی نے جب آزادی کی لڑائی کی رہنمائی شروع کی تو جواہر لال نہرو جو دور اندیش سیاست داں ہی نہیں بلکہ ایک قد آور اسٹیٹسمین کی حیثیت رکھتے تھے انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے دور غلامی میں غیر ملکی غیروں کی محکومی نے ہماری حقیقت کو درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے اس کے خلاف لڑائی کے لیے للکارتے ہوئے جواہر لال نہرو نے متعدد بار کہا کہ دنیا کی کوئی منحوس طاقت ہمیں آزاد ہونے سے نہیں روک سکتی سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے موقع پر انگریز سامراج نے جواہر لال کو نشانہ بنا کر انھیں جاں سے ختم کر ڈالنے کی کوشش کی لیکن اللہ جس کو رکھے بھلا اسے کون چکھے کے مصداق لاٹھی گولی اور پھانسی کے جھولتے ہوئے پھندے جیل کے سنگلاخ دروازے جواہر لال اور ان کے لاتعداد ساتھیوں کے حوصلوں کو پست نہ کر سکے جواہر لال نہرو نے جو ملک کی سیاسی آزادی کے بعد ہمارے پہلے وزیر اعظم بنے انھوں نے آزادی سے بہت عرصہ پہلے ۱۹۳۳ء میں کہا تھا کہ جب ہمارا ملک آزاد ہوگا تو ہمارا ملک ایک سوشلسٹ ملک ہوگا ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی آزاد اور غیر جانبدار ہوگی اس ملک کے رہنے والے ہندو مسلم سکھ پارسی عیسائی سب برابر کے شہری ہوں گے اور سکولرزم کے راستہ پر گامزن ہم مادر وطن کی تعمیر نو کا کام کریں گے۔

۱۹۳۶ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے لکھنؤ اور فیض پور کے خطبۂ صدارت میں جواہر لال نے کہا تھا کہ دنیا دو کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے ایک کیمپ سامراج اور فاشزم کا ہے اور دوسرا سوشلزم اور قومی آزادی کے لیے جہد کرنے والے ممالک پر مشتمل ہے جواہر لال نے کہا کہ قومی آزادی کے لیے ہندوستان کی جد و جہد اس عظیم لڑائی کا ایک اٹوٹ حصہ ہے جو مظلوم قوموں کی آزادی کے لیے ساری دنیا میں جاری ہے انھوں نے بتایا کہ فاشزم اور سامراجیت کا گٹھ جوڑ ایک سنگین خطرہ ہے فیض پور کانگریس کے اجلاس میں جواہر لال نہرو نے کہا فاشسٹ جارحیت یورپ اور باقی دنیا پر قبضہ کرنے اور سیاسی سماجی آزادی کو کچل ڈالنے کے ارادہ سے ساری دنیا کو جنگ کے شعلوں میں لپیٹنے کے سامان کر رہے ہیں انھوں نے کہا تھا کانگریس کو اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ ترقی پسند قوموں اور دنیا کے عوام کے ساتھ مل کر ہی اس عالمی خطرہ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارے ملک نے اپنے گلے سے غلامی کے پھندے کو نکال پھینکا اور جواہر لال نہرو ملک کے پہلے وزیر اعظم بنے تو انھوں نے کہا کتنی مدت گذری ہم نے اپنی تقدیر بدلنے کا عہد کیا تھا اب وقت آگیا ہے جب مکمل طور سے نہ سہی پھر بھی بڑی حد تک ہم اس عہد کو پورا کریں گے آج رات ٹھیک بارہ بجے جب دنیا سو رہی ہو گی ہندوستان ایک نئی زندگی اور آزادی کی فضاؤں میں آنکھ کھولے گا۔

ہندوستان کی آزادی سے چند سال پہلے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء رات کے بارہ بجے جب نئے سال کو خوش آمدید کہا جا رہا تھا جواہر لال نہرو نے انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کی حیثیت سے راوی کے کنارے ترنگا جھنڈا لہرایا اور اعلان کیا تھا کہ تحریک آزادی کا مقصد مکمل آزادی ہے اس اجلاس میں ایک عہد نامہ منظور کیا گیا اور طے کیا گیا کہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کو ملک کے گوشہ گوشہ میں عوام جلوس اپنے پیدائشی حق آزادی حاصل کرنے کا اعلان کریں اس دن کو یوم آزادی قرار دیا گیا جواہر لال نے جب تقدیر بدلنے کی بات کی تھی تو انکا اشارہ ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء کے واقعات اور عہد ناموں کی طرف تھا ملک کو آزادی ملی لیکن بٹوارہ کی شکل میں جواہر لال نہرو نے کہا کہ ملک تقسیم ہو چکا ہے پاکستانی ہمارے بھائی ہیں ہم نہ صرف پاکستان بلکہ اپنے پڑوسیوں اور ساری دنیا سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں ہم نے اپنے ایک دشمن غلامی کو پچھاڑ دیا ہے اب دوسرے دشمن غریبی سے نبرد آزما ہونا ہے ملک کی قسمت کو بنانے کے لیے جواہر لال نہرو نے نظم منصوبہ بند طریقہ کار کو اپنایا اور ملک کو سکولرزم اور سوشلزم کے راستہ پر گامزن کر دیا بڑی طاقتیں ہندوستان اور ایشیا کے دوسرے نو آزاد ملکوں کو فوجی معاہدوں میں جکڑنے کے لیے پھندے پھینکنے شروع کر دیے لیکن جواہر لال نہرو نے غیر جانبدار خارجہ پالیسی اور پنچ شیل کے زریں اصول پیش کرتے ہوئے ہندوستان کے وقار کو اتنا اونچا کر دیا کہ مضطرب دنیا کی نظریں ہندوستان کی طرف لگیں جواہر لال نہرو نے ہمارے ملک اور قوم کے دل و دماغ میں بیٹھا دیا کہ جمہوریت سکولرزم سوشلزم اور آزاد غیر جانبدار خارجہ پالیسی کے چار ستونوں پر ہندوستان کا قصر عالیشان کھڑا ہے ان میں سے کسی بھی ستون کو کمزور ہونے نہیں دیا جانا چاہیے جب کبھی اندرون ملک یا بیرون ملک ہماری ان بنیادی پالیسیوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی اپنے خلاف تخصص مذہب و ملت ساری قوم جو واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آزادی کی قیمت کیا ہے اس آزادی کے حاصل کرنے کے لیے ہمارے اسلاف نے جی جان کی بازی لگائی ہے اور اس ملک کی تعمیر نو کے لیے جواہر لال نہرو نے جس راستہ کا تعین کیا ہے اس سے انحراف نہیں کیا جا سکتا۔

(آگے صفحہ ۲۲ پر)

ملازم پیشہ عورتوں کے مسائل

ڈاکٹر ذیشان فاطمی

یوں تو ہر انسان کی زندگی مختلف قسم کے مسئلوں سے ہمیشہ گھری رہتی ہے لیکن عورتوں کی زندگی شاید مسئلوں اور الجھنوں سے کچھ زیادہ ہی دو چار رہتی ہے بالخصوص ہندوستانی عورتوں کی زندگی۔ جن حالات میں ہندوستانی عورتیں صدیوں سے جی رہی ہیں وہ بڑے ہی تلخ اور صبر آزما ہیں۔ عورتوں کی صف میں اگر ملازم پیشہ عورتوں کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو شاید ہی ان کی زندگی کا کوئی لمحہ مسئلوں سے خالی نظر آئے۔

ہندوستانی معاشرے میں عہدِ قدیم سے ہی عورتیں گھر کی زیب و زینت بنی رہیں، وہ گھر کی مالکن تھیں، بچوں کی مائیں تھیں، چہیتی بیویاں تھیں، شفیق بہنیں اور نندیں تھیں لاجونتی بہویں تھیں اور ان پر نگرانی رکھنے والی ساسیں بھی، غرض بہت سارے رشتوں میں بندھی یہ عورتیں گھر کی چہار دیواریوں میں مقید تھیں۔ آج بھی کثیر تعداد میں ہندوستانی عورتیں باہری دنیا سے بے خبر گھر کی چہار دیواریوں میں انھیں رشتوں میں اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ مگر اب حالات پہلے سے کچھ مختلف ہوتے جا رہے ہیں۔ عورتوں کے لیے تعلیم کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ لڑکیوں میں پڑھنے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ ہوش مند اور ذہین عورتیں اب اپنے آپ کو صرف گھر کی زیب و زینت بنائے رکھنا پسند نہیں کرتیں۔ وہ سماجی اور ملکی زندگی میں ایک موثر کردار ادا کرنا چاہتی ہیں۔ پہلے کے مقابلے میں ایک نمایاں تبدیلی یہ ہو رہی ہے کہ پہلے جہاں ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کی ذمہ داری سو فی صد مردوں نے لے رکھی تھی آج وہاں یہ ذمہ داری رفتہ رفتہ عورتوں کے کاندھوں پر منتقل ہوتی جا رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی تعلیم کے سبب (میری مراد اس تعلیم سے نہیں ہے جو کچھ عورتیں شوقیہ طور پر ڈگریاں حاصل کرنے کے لیے پا رہی ہیں) گھر کی منجملہ ذمہ داریوں کے احساس کے نتیجے میں اور معاشی الجھنوں سے اپنے گھر والوں کو نجات دلانے کی غرض سے بہت ساری پڑھی لکھی عورتیں مختلف قسم کی ملازمتیں اختیار کرتی نظر آ رہی ہیں۔ ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق ملک میں تقریباً ۶ لاکھ عورتیں پڑھانے کے کام میں، ۲۰ لاکھ مریضوں کی دیکھ بھال میں، ۱۲ ہزار علاج معالجہ میں، ۲ ہزار پانچ سو وکالت میں، ایک ہزار سات سو انجینئرنگ میں اور اٹھارہ ہزار عورتیں سائنسی ترقیات کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ان کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد ٹیلی فون آپریٹر، ریسپشنسٹ، ٹائپسٹ اور کلرک جیسے عہدوں پر کام میں لگی ہے۔ تعمیراتی کام، کھیتوں اور کل کارخانوں میں مصروف عورتیں ان کے علاوہ ہیں۔

ملازم پیشہ عورتوں کی تعداد میں افزونیت سماجی اور ملکی زندگی میں موثر کردار ادا کرنے کی ان کی خواہش اور اقتصادی الجھنوں سے نبٹنے کے لیے ان کی جدوجہد یقیناً ملک کے مستقبل کو خوش گوار بنانے کی ضامن ہیں مگر اس جدوجہد نے ان عورتوں کے مسائل میں اور بھی اضافے کر دیے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ملازم پیشہ عورتیں اب گھر کی مالکن نہیں، بچوں کی مائیں نہیں، چہیتی بیویاں نہیں، شفیق بہنیں اور نندیں نہیں، لاجونتی بہویں اور ساس نہیں۔ وہ اب بھی ایسے رشتوں میں بندھی گھروں میں پرانی ذمہ داریاں اسی طرح نبھا رہی ہیں جس طرح وہ پہلے نبھاتی تھیں مگر اب ان کی ملازمتوں سے متعلق بہت ساری ذمہ داریاں اور آگئی ہیں اور انھیں ذمہ داریوں نے ان کے مسائل اور بڑھا دیے ہیں۔ اگر غور سے ان کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو ان کے مسائل کا بخوبی علم ہو سکتا ہے۔

گھر پر جن مسائل کا سامنا ہر ذمہ دار عورت کو کرنا پڑتا ہے وہ سارے مسائل ملازم پیشہ عورتوں کو بھی درپیش ہوتے ہیں۔ ان میں چند اہم مسائل ہیں، گھر کی خانہ داری کا مسئلہ، شوہر کی ناز برداریوں کا مسئلہ، ساس، سسر اور والدین اگر ہوں تو ان کی خدمت کا مسئلہ، بچوں کی پرورش کا مسئلہ، ان کے کپڑوں کی صفائی کا مسئلہ، بچوں کی تعلیمی ذمہ داریاں اور مہمانوں کی خاطر تواضع کا مسئلہ، ان ذمہ داریوں کو انجام دینے میں ملازم پیشہ عورتوں کا اچھا خاصہ وقت اور اچھی خاصی انرجی ختم ہوتی ہے۔

گھر کے ان مسئلوں کے علاوہ انھیں اپنے کام سے متعلق بہت ساری ذمہ داریوں کو بھی انجام دینا پڑتا ہے انھیں وقت پر دفتر، کالج، اسکول یا جہاں کہیں بھی وہ کام کرتی ہوں پہونچنا ہوتا ہے، ملازمت کے اوقات میں پوری توجہ دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔ کام کے سلسلے میں ان کا سابقہ مختلف قسم کے لوگوں سے ہوتا رہتا ہے۔ ان تمام لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا، ان کی باتوں کو سننا، ان کی مدد کرنا اور ان کے مسائل کو حل کرنا ملازم پیشہ خواتین کیلئے لازمی ہوتا ہے ایسی صورت میں انھیں اپنی شخصیت کو مختلف خانوں میں بانٹنا ہوتا ہے جو بذاتِ خود ایک انتہائی دشوار مسئلہ ہے۔

ملازم پیشہ عورتیں چونکہ حتی الامکان اس بات کی کوشاں رہتی ہیں کہ وہ اپنی گھریلو اور ملازمت کی انجام دہی میں ایک قسم کا توازن برقرار رکھیں اس لیے انھیں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور زیادہ تر تکالیف اپنی ذات پر جھیلنی پڑتی ہیں۔ اس کے باوجود انھیں کچھ ایسے مسئلوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جو دوسروں کی تنگ نظری، غلط فہمی، فرسودہ روایات اور غلط توقعات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

ایسے گھروں میں جہاں لوگ دقیانوسی خیالات کے ہوتے ہیں، وہاں ملازم پیشہ عورتوں کی مجبوریوں کو سمجھا نہیں جاتا۔ آفس، کالج یا اسکول کے لوگ جب ان عورتوں سے ملنے ان کے گھروں میں آتے ہیں تو گھر کے لوگ ان کا آنا پسند نہیں کرتے۔ ایک طرف ان سے ملنا ناگزیر دوسری طرف گھریلو ماحول کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے ملنا مزید دشوار پریشانیوں کا پیش خیمہ۔ اب وہ کریں تو کیا کریں۔ نتیجتاً ان کا ذہنی تناؤ بڑھنے لگتا ہے جس کے بڑے مضر اثرات ہوتے ہیں۔ ملازمت سے چونکہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے لوگ ان کی ملازمت کو تو برداشت کر لیتے ہیں لیکن کام ہی کے سلسلے میں اگر ان عورتوں کو باہر ٹور پر جانا پڑے، یا اکثر و بیشتر میٹنگ میں شریک ہونا ہو تو گھر کے لوگ اسے قطعی پسند نہیں کرتے، میں ان گھروں کی بات نہیں کرتی جہاں کے لوگ روشن دماغ ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر گھروں میں ملازم پیشہ عورتیں طنز و مزاح کا شکار بنائی جاتی ہیں۔

ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ ملازم پیشہ عورتوں سے ان کے رشتہ داروں، دوستوں اور گھر کے لوگوں کے توقعات کچھ بڑھ جاتے ہیں۔ گھر کی دوسری کوئی بہو یا بیٹی اگر ملازمت نہیں کرتی اور گھریلو ذمہ داریوں کی انجام دہی میں بھی کوتاہیاں کرتی ہیں تو اس کی طرف انگلیاں نہیں اٹھتیں مگر بدقسمتی سے اگر کوئی ملازم پیشہ بہو یا بیٹی اپنی بے پناہ

مصروفیت اور ذہنی انتشار کے سبب کوئی بھول کر بیٹھے تو کافی چہ میگوئیاں ہوتی ہیں۔ ہمارے سماج میں گرچہ رفتہ رفتہ تبدیلیاں آرہی ہیں مگر ابھی بھی لوگوں کے نظریات بدلے نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں ملازم پیشہ عورتیں ذہنی تناؤ اور کشمکش کا شکار رہتی ہیں۔

مسئلوں میں سب سے اہم مسئلہ ان کے تبادلوں یعنی ٹرانسفر کا۔ اگر ان کی ملازمت ٹرانسفر یبل ہے تو تبادلہ ہونے کی صورت میں ان کی پریشانیاں کافی بڑھ جاتی ہیں خاص طور پر جہاں ان کے شوہر اگر ایسی ملازمت میں ہوں جس میں تبادلہ نہیں ہوتا ہو یا وہ کسی تجارت یا ایسے پروفیشن میں ہوں جہاں تبادلہ کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہو تو پریشانی پورے خاندان کے لیے ہو جاتی ہے۔ وہ تنہا دوسری جگہ رہ نہیں سکتیں، اپنے گھر کے سبھی افراد کو لے جا نہیں سکتیں چنانچہ خاندانی انتشار کا خطرہ انھیں عجیب کشمکش میں ڈال دیتا ہے۔

ملازمت کے مسئلوں میں ہی ایک اہم مسئلہ رات کی ڈیوٹی کا ہوتا ہے اگرچہ عورتوں کے لیے رات میں کام کرنے کی ممانعت ہے لیکن کچھ اداروں میں یہ رواج اب بھی جاری ہے۔ مثلاً ہسپتال، ٹیلیفون اکسچنج اور ایرلائنز میں۔ رات کی ملازمت Preservation of women hood کے اصول کے منافی ہے پھر انھیں رات میں ملازمت کرنی پڑتی ہے جس کے اثرات ان کی صحت اور خاندانی زندگی پر پڑتے ہیں۔

ملازم پیشہ عورتوں کا ایک اور اہم مسئلہ ان کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ چونکہ ہمارا سماج آج بھی پرانی روش پر چل رہا ہے اور آج بھی ہمارے سماج میں کھلے دل و دماغ والے لوگ کم اور مریض ذہن کے لوگ زیادہ ہیں اس لیے بہت ساری ملازمتوں میں عورتوں کو مخصوص قسم کے تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مسئلہ کی طرف کمیٹی آن دی اسٹیٹس آف ویمن ان انڈیا" نے ۱۹۷۴ء میں خاص طور سے توجہ مبذول کرائی تھی۔ کمیٹی سفارشات پر جلد از جلد عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے

ملازم پیشہ عورتیں حد درجہ مصروف رہتی ہیں اس لیے ان کے جسم اور دماغ پر ایک قسم کا دباؤ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ انھیں آرام کرنے کے مواقع نہیں ملتے رات میں پوری نیند نہیں آتی۔ کام کی دشواریوں گھریلو الجھنوں اور سماجی پریشانیوں کے سبب ان کا ذہنی تناؤ دنوں دن بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اس لیے رفتہ رفتہ ان کی صحت گرنے لگتی ہے وہ تکان کا شکار ہوتی ہیں۔ ان کی بیماریوں کی شرح بھی زیادہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کے کام کے اوقات میں مزید کمی کے لیے قانون میں مناسب ترمیمات کرے اور ایسی عورتوں کے Medical Checkup کے لیے بھی خاص انتظامات کرے۔ مگر اہم ذمہ داری اس گھر کے لوگوں کی ہے جس گھر کی ملازم پیشہ عورتیں فرد ہوتی ہیں۔ مد چننہ سے

شمع فروزاں

شمیم حنفی

حقوق اور فرائض ـــــ حیاتِ انسانی کے یہی دو رُخ انسان کے فکر و عمل کی حدوں کا تعین کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو حالات کی ناسازگاری کے باعث ایسے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں جن کا حل تنہا اُن کی کوششوں سے ممکن نہیں۔ معاشرے کے اُن افراد کی محبت اور تعاون کے مستحق ہوتے ہیں جنھیں اللہ دوسروں کی مدد کرنے کے وسائل سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور وہ لوگ جنھیں وسائل کی یہ دولت حاصل ہوتی ہے، اگر مستحق لوگوں پر یہ دولت صرف نہیں کرتے تو اپنے فرائض اور ذمہ داری سے غفلت برتتے ہیں اور اس طرح گناہ اور بدی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس طرح فرائض اور حقوق کے درمیان ایک ناگزیر رشتہ قائم ہو جاتا ہے یعنی ہر شخص اپنے فرائض کی ادائگی دوسروں کے حقوق کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اسی لیے ایک عالمِ دین کا یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ مدد کرنے والا دراصل حاجتمند کے وجود کا محتاج ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو دست سوال بلند کرتے ہیں یا ہماری امداد کے مستحق ہوتے ہیں ہمارے لیے موجب تکریم ہیں۔ ہماری مدد ان کی حاجت کا محتاج ہے اور ان کی پریشاں حالی ہمیں اعلیٰ فرائض کی ادائیگی کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ پس انھیں کمتر سمجھنا اور حقارت کی نظر سے دیکھنا یا اپنی استطاعت پر غرور کرنا نادانی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ:

نیکی اس کام میں ہے کہ اپنی ضرورتوں کے باوجود اپنی دولت، محبت اور نرمی کے ساتھ صرف کی جائے
ان لوگوں پر جو ہمارے (محتاج) اقربا ہیں
جن کا کوئی سرپرست نہیں
جو لاچار اور معذور ہیں
جو بے گھر بار ہیں
اور جو اپنی مجبوریوں کے باعث دوسروں کی مدد کے طالب ہوتے ہیں۔

یہ پیغامِ ربانی اسلام کے روحانی اور عملی نظام کی دستاویز ہے اور اس کی بنیاد اُن قدروں پر ہے جو رحم و سخاوت، نیکی و انصاف، عدل و مساوات سے عبارت ہیں۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور اچھا معاشرہ وہی ہے جہاں افراد باہمی اخلاص و تعاون کی بنیاد پر اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق سے غافل نہ ہوں۔ وہ لوگ جو صرف اپنے نفس کی غلامی اور اپنے عیش و آرام کے حصول کو اقدارِ اعلیٰ کی اشاعت و خدمت پر ترجیح دیتے ہیں انھیں اشرف المخلوقات سمجھنا تو دور رہا انسان کہنا بھی توہینِ انسانی ہے۔ چوپائے جس سطح پر زندگی گزارتے ہیں اس میں اگر خود غرضی اور اپنے ذاتی عیش و آرام کے لیے دوسروں سے بے تعلقی نظر آئے تو حیرت کی بات نہیں کیونکہ انسان کو فہم و فراست، تہذیب و شائستگی کی جو دولت میسر آئی ہے وہ اُسے دوسرے جانداروں سے ممتاز حیثیت عطا کرتی ہے۔ یوں اُنس و یگانگت اور امداد باہمی کے جذبے سے بہت سے جانور بھی عاری نہیں، پھر محض آپ اپنے میں مگن اور دوسروں سے بے نیاز یا دوسروں کی ضرورت و حاجت سے بے تعلق جانوروں کی سطح پر زندگی گزارنے والے انسانوں کو انسان کہنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ تہذیب نام ہے اس راستے کا جو انسان کو نفس پروری اور خود غرضی کے اندھیروں سے نکال کر زندگی کی اعلیٰ قدروں تک لے جاتا ہے۔ اسی طرح انسان ان نیکیوں سے بہرہ ور اور اُن فرائض سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے جن کی وضاحت کلامِ الٰہی میں جابجا کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی فرد معاشرے میں رہ کر اپنی ہر ضرورت کی تکمیل دوسروں کی مدد اور اعانت سے بالکل بے نیاز ہو کر نہیں کر سکتا۔ قدم قدم پر اشتراک و تعاونِ باہمی کی منزلیں درپیش ہوتی ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا بھی غلط ہوگا کہ باہمی تعاون کا معاملہ کسی تجارت کا معاملہ ہے جہاں ہر شخص صرف اپنی ضرورت کی بنیاد پر دوسرے سے تعلق رکھنے پر مجبور ہو۔ اصل تعاون اور حقیقی اشتراک وہی ہے جس کی بنیاد بے غرضی ہو۔ یہی بے غرضی اللہ کی نظر میں اس کے نیک بندوں کو سرفراز کرتی ہے اور انسانی معاشرے میں باہمی اخوت اور محبت کی روشنی کو عام کرتی ہے۔ بے غرضانہ فرائض کی ادائیگی پر اسلام نے جو زور دیا ہے اس سے اس سوال کی وضاحت بھی ہوتی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو کاروبارِ دنیوی یا حیاتِ مادی کے تقاضوں سے بے نیاز ہونے کی اجازت کبھی نہیں دیتا۔ یہ اسلام اور اس کے ماننے والے، دونوں کا امتیاز ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

جدید طریقہ تعلیم
نظری و سمعی طریقہ

آئی ایس ناتھن

ملک کو آزادی ملے ۲۴ برس گذر گئے اس عرصہ میں بلاشبہ ہمارے ملک نے تقریباً ہر میدان میں قابل ذکر ترقی کی ہے۔ مگر بعض میدانوں میں اس حد تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی جس حد تک ملک کو ضرورت ہے۔ تعلیم ان میں سے ایک ہے۔

اعداد و شمار کے اعتبار سے ہمارے ملک میں تعلیم کا تناسب ۳۰ فی صد سے آگے نہیں بڑھا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی ملک کی آبادی کا دو تہائی حصہ تعلیم کی دولت سے محروم ہے۔ ملک کے ماہرین تعلیم نے تعلیم کے فروغ اور خاص طور پر جدید طریقہ تعلیم کی ضرورت پر بے حد زور دیا ہے۔ اور موجودہ نصاب تعلیم کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مدارس کے موجودہ نصاب کی خرابی یہ ہے کہ بچہ جماعت میں ایک مورت کی طرح بیٹھا نصاب کی تکمیل کا پابند ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور جماعتوں میں اکثر تشریحی طریقہ اپنایا جاتا ہے جس سے طلبا میں دلچسپی پیدا نہیں ہوتی۔ انہیں مضامین کی تدریس اگر نظری و سمعی آلات کو استعمال کرتے ہوئے کی جائے تو طلبا میں دلچسپی اور انہماک بڑھایا جا سکتا ہے اور ذہن میں غور و فکر تحقیق کی صلاحیت جاگ اٹھتی ہے، اس طرح طلبا میں چھپی ہوئی فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

روزانہ جماعتوں میں پیش آنے والے تدریسی مسائل کی یکسوئی جدید آلات نظری و سمعی (تعلیمی ٹکنالوجی) کے بروقت استعمال سے ہو سکتی ہے۔ محققین کے لئے یہ قابل توجہ موضوع بن گیا ہے۔ اس کی موزونیت عملی میدان کے ہر پہلو میں عیاں ہے۔

موجودہ دور میں تشریحی تعلیم کی بہ نسبت مشاہداتی تعلیم کو فوقیت دی گئی ہے اور یہ موثر بھی ثابت ہوئی ہے۔ تعلیمی ٹکنالوجی سے یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے اس مقصد کے لئے ذیل کے اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔ اور ذریعہ تعلیم میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔

ریڈیو ایک بہترین ذریعۂ تعلیم بن سکتا ہے۔ آج کل ریڈیو پر کئی معلوماتی پروگراموں کے علاوہ مختلف مضامین مثلاً سائنس، باغبانی، زراعت، طب اور مختلف لسانی اسباق نشر کئے جاتے ہیں۔ ریڈیو نہ صرف ایک دل بہلانے کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں ہر طبقہ کے لئے یہ ایک اہم چیز بن گئی ہے ریڈیو مختلف دلچسپیاں رکھنے والوں کے لئے خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ سب کے لئے بھی اس کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔

ٹیلی ویژن تو ہمارے ملک میں ابھی عام نہیں ہوا لیکن دن بدن یہ بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔ اور توقع ہے کہ مستقبل میں اس کو وسیع پیمانے پر تعلیمی مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا۔ اس کا استعمال اگر مختلف معلوماتی پروگراموں کے لئے اور آنکھوں دیکھے حالات کے ساتھ ان مناظر کے ذریعے بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ ہزارہا لوگوں کو ان واقعات سے واقفیت کرائی جا سکتی ہے مدارس میں اور ہسپتالوں میں اس سے کئی عمدہ معلوماتی اور سبق آموز پروگرام دلچسپ پیرائے میں دکھلائے جا سکتے ہیں۔

کئی تعلیمی اداروں میں ساؤنڈ پروجکٹرس اور سٹل پروجکٹرس کا استعمال کیا جا رہا ہے مثلاً زراعت سے متعلق معلومات، مختلف فصلوں کی کاشت کے اصول، زراعتی جدید آلات کا استعمال، مختلف قسم کے کھادوں کا استعمال، بیجوں کی قسمیں، اور ان کے لئے موزوں آب و ہوا وغیرہ کے بارے میں دیہی عوام کو واقفیت دلائی جاتی ہے دیہی عوام چوں کہ زیادہ تر تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پڑھ کر نہیں معلوم کر سکتے اس لئے پروجکٹرس اور ٹیلی ویژن تعلیم کا بہترین ذریعہ بن سکتے ہیں۔ کیوں کہ انہیں چلتی پھرتی تصویروں کو دیکھنا متعجب و دلچسپ ہوتا ہے اس کے علاوہ دیہی عوام کو مختلف بیماریوں کے لئے احتیاطی تدابیر ان کے پھیلنے کے وجوہات اور ان کے تدارک کے بارے میں بھی واقف کروایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں انہیں کوئی معلومات حاصل نہیں رہتیں، اس قسم کے کئی تعلیمی فلم مختلف زبانوں میں فلمائے جا رہے ہیں جو عوام میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں عوام اس سے مستفید ہوتے ہیں جس کی وجہ اس کی اہمیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

کالجوں اور مدارس میں مختلف قسم کے سلائڈس اندرونی و بیرونی ساختوں کو واضح کرنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں کیوں کہ محض اشکال و چارٹس میں وہ اصلیت نہیں پائی جاتی جیسے کہ خون کے جیسے، خوردبینی عضویات کی ساخت، ملیریا اور ٹائیفائیڈ کے جراثیم کے حیاتیاتی دور وغیرہ کی قدرتی ساخت بتلائی جا سکتی ہے۔ ان سلائڈس کا مشاہدہ خوردبینوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جس سے طلبا مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ورنہ محض اسباق کی تشریح اور اشکال کشی سے انہیں صحیح واقفیت نہیں ہو سکتی اور نہ وہ ٹھیک طور پر اس کا تصور کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ وہ سب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں۔

اپیڈیوسکوپ بھی نہایت چھوٹے اجسام کے مشاہدے کے لئے مفید ہوتا ہے جن کے ذریعے اشیاء کی جسامت کی تکبیر ہوتی ہے اور ساخت واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے اس کے ذریعے سلائڈس یا فلم کے بجائے راست Specimen کو دیکھا جا سکتا ہے۔

فلائی گراف کے ذریعے مختلف قسم کے تصاویر چسپاں کر کے کہانیوں اور واقعات کے منظر پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اگرچہ کہ اکثر مدارس میں کئی جدید آلات فراہم کئے گئے ہیں لیکن ان کا مکمل استعمال ہو نہیں پاتا۔ جس کے کئی وجوہات ہیں۔ جیسے کہ نصاب کی زیادتی۔ ان آلات کے استعمال کی سہولتوں کا نہ ہونا۔ اساتذہ کی ان آلات کے استعمال سے ناواقفیت اور اساتذہ کا تربیت یافتہ نہ ہونا۔

لہٰذا زیادہ سے زیادہ اساتذہ کو ان آلات کے صحیح استعمال کی تربیت دی جانی چاہئے۔ اور اس بات پر زور دیا جانا چاہئے کہ ان کے استعمال سے مدرس کی اہمیت میں کسی طرح کی بھی کمی نہیں ہوتی اور نہ موقف میں تبدیلی آتی ہے۔ بلکہ پڑھائی میں کافی حد تک ان آلات سے مدد ملتی ہے۔

کن آلات کا استعمال کیا جانا چاہئے اور کن طریقوں کو اپنانا چاہئے کہ مختلف قسم کی دلچسپیاں رکھنے والے طلبا کے لئے یہ قابل فہم، دلچسپ اور آسان ہو جائے کیوں کہ طلبا کی دلچسپیاں اور قابلیتیں ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہوتی ہیں لہٰذا تعلیم بھی اسی نسبت سے دی جانی ضروری ہے۔

بعض سرکاری و غیر سرکاری ادارہ جات و محکمہ جات بھی بڑے پیمانے پر عوام کو صنعت و حرفت زراعت، حفظان صحت کے اصول۔ اور سیاسی و معاشی حالات کے بارے میں معلومات کی خاطر ان نظری و سمعی آلات کا استعمال کر رہے ہیں۔

ملک میں ایسے جدید سائنس اور ٹکنالوجی کے ترقیات سے بھرپور فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ کیونکہ معاشی ترقی، سماج کی خوش حالی اور عوام الناس کی تعلیم کے لئے قدیم طریقہ تعلیم کی بہ نسبت نظری و سمعی تعلیم زیادہ کارگر ہوتی ہے۔

(حیدرآباد سے نشر)

حاملہ عورت کی صحت

ڈاکٹر میناکشی رنجن

عورت کا شمار صنف نازک میں کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس نازک شے کو ایسے نازک دور سے بھی گذرنا پڑتا ہے جسے ہم زندگی اور موت کی کشمکش کا دور کہتے ہیں اور یہ دور ہر عورت کی زندگی میں اس وقت آتا ہے جب عورت ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد ماں بننے کا خوبصورت خواب اپنی آنکھوں میں سجانے لگتی ہے۔

ماں ۔ سہ حرفی یہ لفظ ہزاروں قربانیوں کا مرکز ہے نو مہینے کی چھوٹی سی مدت میں انسان سے انسان پیدا ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ماں کہنا جتنا آسان ہے ماں بننا اتنا ہی مشکل۔

عورت ماں بننے کی حقدار اسی وقت سے ہو جاتی ہے جب اس کے شکم میں پہلے دن حمل ٹھہرتا ہے۔ کوئی عورت حاملہ ہے کہ نہیں اس بات کا اندازہ اس قدرتی نظام سے لگایا جاتا ہے جسے حیض کہتے ہیں اس کے علاوہ کچھ علامات ایسی بھی ہیں جو حمل کی تصدیق کرتی ہیں۔ مثلاً چکر آنا۔ دل متلانا، الٹی ہونا وغیرہ وغیرہ۔

جب اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ عورت حاملہ ہے تو ہمیں اس کی صحت کی طرف خاص دھیان دینا چاہیے۔ کیونکہ بچے کا تندرست پیدا ہونا ماں کی تندرستی پر ہی منحصر ہے اور ماں کی صحت خوراک پر۔

حمل کے دوران کچھ عورتوں کے منہ کے ذائقے میں تبدیلی آجاتی ہے اور وہ ایسی چیزیں کھانے کے لیے للچاتی ہے جو یا تو نقصان دہ ہوتی ہیں یا پھر عام غذا میں نہیں مل پاتیں۔ مثلاً سوندھی مٹی۔ کچے پھل کے ٹکڑے کڑی مرچ وغیرہ۔

کچھ حاملہ عورتوں کی بھوک بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ کھاتی رہتی ہیں جس سے ان کا وزن ایک دم بڑھ جاتا ہے اور جو بعد میں نقصان دہ ہوتا ہے۔ قاعدے سے پورے حمل کے دوران عورت کا وزن ۱۶ سے ۲۰ پونڈ تک بڑھنا چاہیئے اور وہ بھی اس طرح کہ آخری چھ مہینوں میں دو چار پونڈ ہر مہینے بڑھتا رہے اگر کسی مہینہ کسی وجہ سے وزن ۵ پونڈ سے زیادہ بڑھ جائے تو چپ بی (کاربوہائی ڈریٹ CHO) اور نمک کا استعمال کم کر دینا چاہیے۔ عام طور پر حاملہ عورت کو صبح اٹھتے ہی کرکرے بسکٹ کے ساتھ ہلکی چائے یا کافی لے لینی چاہیے، اور پھر آٹھ نو بجے کے بعد ناشتہ کرنا چاہیے جس میں ایک پاؤ دودھ۔ تین مکھن لگے ڈبل روٹی کے پیس دو انڈے۔ پاؤ پلیٹ دلیہ یا بھنے ہوئے چنے یا اڈلی اور ایک کپ پھلوں کا رس موسم کے حساب سے لینا چاہیے۔

دوپہر کا کھانا ایک دو بجے کے قریب کھا لینا چاہیے جس میں اچار روٹی، ایک کٹوری دال۔ ایک کٹوری کم مسالے میں پکی سبزی، پاؤ پلیٹ چاول ایک کٹوری دہی پنیر یا مکھن کی ایک چھوٹی ٹکیہ شامل ہو ساتھ ہی کوئی ایک پکا ہوا پھل بھی کھانا چاہیے۔

رات کی غذا میں جو ۸-۹ بجے کے درمیان لینی چاہیے ان چیزوں کا شامل ہونا ضروری ہے مثلاً چار روٹی ایک کٹوری سبزی، سلاد اور ایک چھوٹی کٹوری کسٹرڈ یا دودھ سے بنی ہوئی کوئی چیز۔ وہ عورتیں جو گوشت کھاتی ہیں مچھلی اور کلیجی کا استعمال سبزی کی جگہ کر سکتی ہیں

صحت مند حاملہ عورت کے لیے اس کی غذا میں کچھ چیزوں کا زیادہ تعداد میں ہونا ضروری ہے مثلاً پروٹین کیلشیم وٹامنس اور لوہا وغیرہ۔

پروٹین سے مراد ایسی غذا سے ہے جس میں مچھلی انڈے دودھ اور پنیر و گوشت شامل ہو۔ دودھ تو بہت ضروری ہے۔ جو کم سے کم تین پاؤ روز ہونا چاہیے

وٹامن اے۔ صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ جو دودھ، مکھن، پنیر، ہری سبزیوں سے ملتا ہے۔ اس کی کمی سے پیدا ہونے والے بچے کی صحت پر کافی اثر پڑتا ہے۔

وٹامن 'بی' ہمیں انکر پھوٹے ہوئے چنے گیہوں، ہری سبزیوں میں ملتا ہے جو صحت کے لیے بہت ضروری ہے'

وٹامن 'سی' خون بنانے میں مدد کرتا ہے اس کی کمی سے مسوڑے اسپنج کی طرح ہو جاتے ہیں اور ان میں سے خون نکلنے لگتا ہے اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سنترے لیموں، ٹماٹر اور ہری سبزی کا استعمال کرنا چاہیے۔ آنتوں سے کیلشیم کو جسم میں جذب کرنے کے لیے وٹامن 'ڈی' بہت ضروری ہے اور یہ مکھن، دودھ انڈے میں ملتا ہے۔ یہ سورج کی روشنی سے بھی ملتا ہے۔

حاملہ عورت کی اچھی صحت کے لیے اسے Folic Acid بھی لیتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ اس کی کمی سے بار بار حمل ضائع ہو جاتا ہے یا پھر بچہ معذور پیدا ہوتا ہے۔

لوہا۔ گوشت، انڈے اور ہری سبزیوں میں ہوتا ہے اور خون بنانے کے لیے بہت ضروری ہے اس لیے حاملہ عورت کو اپنی صحت برقرار رکھنے کے لیے لوہا کا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ ہمارے خون میں پائے جانے والے ہیموگلوبن Hb کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ عورت کے خون میں ہیموگلوبن کی کتنی کمی ہے اس بات کا اندازہ خون کی جانچ سے لگایا جاتا ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے حاملہ عورت کو ڈاکٹری مشورے کے بعد Iron کی گولیوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

پیٹ میں بڑھنے والے بچہ کو پنپنے کے لیے کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے جو وہ اپنی ماں سے حاصل کر سکتا ہے۔ اس لیے ماں کو کیلشیم سے بھرپور چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے مثلاً دودھ، انڈا، پنیر، دہی وغیرہ۔

ڈاکٹری اصولوں کے مطابق بچہ اپنی ماں سے ۸-۹ گرام کیلشیم کھینچ لیتا ہے، لیکن آخری چار ہفتوں میں بچے کی ہڈیوں کے بڑھنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے جس سے وہ اس تھوڑی سی مدت میں ۱۶ - ۱۷ گرام کیلشیم حاصل کر لیتا ہے، اگر حاملہ عورت کی خوراک ہی کیلشیم کی کمی ہوتی ہے تو بچے میں سوکھے کی بیماری ہو جاتی ہے اور پھر ماں کو بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے کیونکہ اس کے کیلشیم کے ذخیرے میں کمی آجاتی ہے اور اس وجہ سے اس کی ٹانگوں میں اینٹھن شروع ہو جاتی ہے ہڈیاں پتلی ہونے لگتی ہیں اور تھکن محسوس ہونے لگتی ہے۔ ماں کی صحت کے ساتھ ساتھ بچے کی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور وہ چھوٹے ڈیل ڈول کے ہوتے ہیں کیلشیم کی کمی کا اندازہ ہمیں عورت کی حالت دیکھ کر ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی کمی سے عورت کو بھوک کم لگتی ہے۔ پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے اور وزن کم ہونے لگتا ہے۔

حاملہ عورت کو غذا کے علاوہ اچھی صحت قایم رکھنے کے لیے آرام اور کھلی ہوا میں گھومنا پھرنا ضروری ہے۔ شروع کے سات مہینے حاملہ عورت کو اپنے روزمرہ کے کام میں رکاوٹ یا رد و بدل نہیں کرنا چاہیئے۔ صبح شام تفریح کے لیے جانا بھی ضروری ہے۔

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا پیٹ صاف رہے اور وہ ہضم نہ ہونے والی چیزوں سے گریز کرے، موسم کے اعتبار سے ڈھیلے اور صاف کپڑے پہنے چاہیئے دن میں کم سے کم ایک بار نہانا ضرور چاہیئے۔ غسل کے دوران اسے اپنے پوشیدہ اعضاء کو بھی اچھی

طرح صاف کرنا چاہیے۔ شروع کے اور آخری تین مہینوں میں عورت کو مرد کے ساتھ ازدواجی تعلقات نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی لازمی ہے کہ وہ اچھے اور پُرسکون ماحول میں رہے اور تفکرات و خوف سے محفوظ رہے۔ زیادہ دوڑ دھوپ کا کام نہیں کرے اور نہ ہی وزنی چیزیں اٹھائے۔ اسے اپنے دانت آنکھیں اور بال اچھی طرح صاف رکھنے چاہیئے۔

ہر حاملہ عورت کو باقاعدہ طریقے سے ہسپتال جاکر اپنی صحت کا معائنہ کرانا چاہیے کیونکہ کبھی کبھی ان دنوں عورت کو ایسی بیماری ہوجاتی ہے جسے Toxaemu کہتے ہیں اس میں خون کا دوران بڑھ جاتا ہے پیروں پر ورم آجاتا ہے اور عورت کو دورے پڑنے لگتے ہیں جس سے ماں اور بچے دونوں کی جان خطرے میں پڑجاتی ہے حمل کے دوران اس بیماری کی جتنی جلدی پتہ لگ جائے اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ اس کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ پیٹ کے اندر بچہ الٹا ہے یا سیدھا اس بات کا بروقت پتہ لگ جانے پر ماں اور بچے کو خطرے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اور بھی کئی بیماریاں اگر حمل کے دوران پتہ لگ جائیں تو ۹۰ فیصد ٹھیک ہوسکتی ہیں اور حاملہ عورت کو صحت یاب رکھا جاسکتا ہے۔

حاملہ عورت کو Tetanus سے بچنے کے لیے Tetanus Toxoid کے تین ٹیکے لگوانے چاہیئے۔ جو پانچویں مہینہ سے شروع ہوتے ہیں اور ڈیڑھ مہینے کے وقفے سے لگتے ہیں۔ دوران حمل خون، پیشاب، وزن، بلڈ پریشر وغیرہ کی جانچ نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ وہ عورت جو Diabetes کی مریضہ ہے یا جسے گردے کی بیماری ہے اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ جسمانی طور سے کمزور پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی عورت کو Syphilis کی بیماری ہوجاتی ہے جسکا پتہ لگانا بہت ضروری ہے کیونکہ اس بیماری کے دوران اگر عورت حاملہ ہوجاتی ہے تو بچہ یا تو مرا ہوا پیدا ہوتا ہے یا پھر کمزور اور معذور ہوتا ہے۔

حمل کے شروع کے تین مہینوں میں جہاں تک ہوسکے دواؤں کا استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کچھ دوائیں مثلاً نیند کی گولیاں الٹی روکنے کی گولیاں، سردرد کی گولیاں کونین وغیرہ کے اثر سے پیدا ہونے والا بچہ معذور یا نابینا پیدا ہوتا ہے۔ کچھ Antibiotics جیسے Tetracycline کے لینے سے بچے کی ہڈیاں اور دانت ہمیشہ کے لیے کمزور ہوجاتے ہیں، دانت پیلے اور ٹیڑھے میڑھے نکلتے ہیں۔ بچے کی بڑھت رک جاتی ہے۔ اسی طرح Sulpha drugs کی گولیوں سے بچے کو پیلیا ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ کمزور عورت سے پیدا ہونے والا بچہ یا تو مرا ہوا پیدا ہوتا ہے یا پھر قبل از وقت پیدا ہوجاتا ہے۔ عورت کی صحت مکان کی نیو کی طرح ہے اگر نیو کمزور ہوگی تو مکان یقیناً کمزور ہوگا۔

(اردو مجلس دہلی سے نشر)

انشائیہ

یاد

سہیل بیابانی

انسان دیگر مخلوقات کی بہ نسبت زیادہ سمجھ دار واقع ہوا ہے۔ یہ سمجھداری اسے محض یونہی عطا نہیں ہوئی یہ کریڈٹ تو اس کے ذہن کو جاتا ہے گویا اس میں دیگر مخلوقات کی بہ نسبت سوچنے، سمجھنے اپنے تجربات اور مشاہدات کو پرکھنے اور یاد رکھنے کا مادہ دوسروں سے پایا جاتا ہے۔ یہی اس کی صفت اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز اور افضل تر کر دیتی ہے۔ اس اعتبار سے یاد کو ہماری زندگی کا جز کہنا چاہیے۔

جب یاد کی بات ہی چل نکلی ہے تو اس کی اقسام پر بھی گفتگو کرلی جائے۔ یادِ الٰہی، خیر اسے جانے دیجئے یہ سن رسیدہ افراد کا مشغلہ ہے۔ عموماً نوجوان تو دوسری "یاد" میں گرفتار رہتے ہیں۔ یادِ ماضی اور یادِ وطن ہر طبقہ اور سن کے افراد پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یادِ محبوب عاشقوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ یادداشت کے بھنور میں یاد کسی شکستہ کشتی کی طرح ہر وقت ہچکولے کھاتی رہتی ہے اور یادوں کی تاریک گپھاؤں میں ان گنت خواب انگڑائیاں لینے لگتے ہیں۔

تنہائی میں "یادوں کی بارات" کبھی خوش آئند تصورات میں پہنچا دیتی ہے تو کبھی مہیب اور پریشان کن پرچھائیاں بن بن کر انسان کی بے چینی میں اضافہ کردیتی ہے کبھی یاد پھانس بن کر دل میں ٹیس پیدا کرنے لگتی ہے تو کبھی کبھی یاد فکر و تردّد اور پریشانیوں کا سبب بن جاتی ہے اسی لیے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

کر رہا تھا غمِ دوجہاں کا حساب
آج تم یاد بے حساب آئے

یادِ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

آواز ۱۶ رمئی ۱۹۸۱ء

گذرے ہوئے حسین دنوں کی یاد جینا اجیرن کر دیتی ہے لیکن اسے کیا کیجئے یہی بیتے دنوں کی یادوں کی دھنک ہی انسان کا سرمایہ حیات بھی کہی جاسکتی ہے ؎

گلی گلی میں تری یادوں کی دھنک پھیلی ہے
ترا وجود فضا میں بکھر گیا جیسے

بوڑھے لوگ جوانی میں جو کچھ کر گذرتے بڑھاپے میں انھیں یادوں کے سہارے جئے جاتے ہیں۔ یادوں کی سرسبز و شاداب وادی میں جواں دلوں کی دھڑکن صاف سنائی دیتی ہے۔ عاشق کو جہاں محبوب کی ہر ہر ادا اور ہر بات پسند اور عزیز ہوتی ہے۔ اسی کے سہارے وہ ماضی کے شیریں لمحات کو حال کی بے رحم سنگینی اور تلخی کے لمحات میں یاد کر کے خوش ہولیتا ہے ؎

ہے یاد ان ہی ہونٹوں کا ذائقہ
ہاتھوں میں اب بھی اس کے پسینے کی باس ہے

"یاد" کا تعلق اردو شاعری کے عاشق سے بہت گہرا اور دیرینہ ہے۔ اس ضمن کچھ اشعار پیش کرتا ہوں، محبوب کبھی بھی وعدہ وفا نہیں کرتا اس بات کا عاشق کو احساس ہے وہ پھر بھی اسے شرمندہ کرنے کی خاطر کہتا ہے ؎

ہم آئیں گھر مگر آئیں گے ضرور
تم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ نہیں یاد کرو

کبھی کبھی عاشق دوعالم کو بھلا کر اس کی یاد میں سودائی بن جاتا ہے ؎

دوعالم کو بھلادیں کیوں نہ اختر
کہ اس کی یاد سے معمور ہے دل

تری یاد میں ہوا جب سے گم ترے گمشدہ کا یہ حال ہے
کہ نہ دور ہے نہ قریب ہے، نہ فراق ہے نہ وصال ہے

عاشقِ صادق اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ؎

تمہاری یاد کے جب زخم بھرنے لگتے ہیں
کسی بہانے تمہیں یاد کرنے لگتے ہیں

کبھی کبھی احتجاجی رو لیے کو اپنا کر اسے کہنا پڑتا ہے

کس طرح دل سے بھلا بیٹھے ہماری یاد کو
اسطرح پردیس جا کر بے وفا کیوں ہو گئے

تنہائی اور وہ بھی ہجر کی رات کی تنہائی بڑی اذیت ناک اور صبر آزما ہوتی ہے اس کی کیفیت کسی عاشق سے ہی پوچھئے ایسے میں اگر اسے محبوب کی یاد آجائے تو خدا ہی حافظ ؎

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
ہم کو عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

جب اس کی طبیعت زیادہ گھبرانے لگتی ہے تو وہ خیالِ یار کی چادر تان لیتا ہے ؎

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

عاشق کو سخت جانی کے بعد صبحِ امید کا سورج بھی دیکھنا ہے اس لیے وہ یادوں کی کسک کو کسی طور کم کرنے کی کوشش کرتا ہے ؎

جب تجھے یاد کر لیا صبح مہک مہک گئی
جب ترا غم جگا لیا، رات مچل مچل گئی

ایک اور شعر پیشِ خدمت ہے ؎

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہاتھ میں تیرا ہاتھ نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

آخر کار جیسے تیسے شام کو صبح میں تبدیل کرنے کے مجبور ہو جاتا ہے وہ عاشق۔ جسے دعا کرنے کا سلیقہ تک نہیں پھر بھی مجبوراً دعا مانگنے لگتا ہے۔

آیئے ہاتھ اٹھائیں ہم بھی
ہم جنھیں رسمِ دعا یاد نہیں
ہم جنھیں سوزِ محبت کے سوا
کوئی بت، کوئی خدا یاد نہیں

چلیے صاحب! یاد کی آگ میں جلنے والے عاشقِ صادق کا حالِ زار تو آپ نے ملاحظہ کر ہی لیا اب ہم حقیقی دنیا کی طرف آتے ہیں۔ ایک صاحب کی یادداشت بہت کمزور تھی کسی بات کو یاد رکھنا ان کے لیے جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا لیکن ان کی بیوی بڑی چالاک واقع ہوئی تھی وہ ہر وقت انھیں گھر سے نکلتے وقت ٹوکتی چشمہ لے لیا؟ رومال لے لیا یا بھول گئے ——؟

اس سلسلہ میں ایک دو لطیفے بھی سنتے چلیے ایک اسی قسم کے بھلکڑ صاحب کو ایک عجیب و غریب واقعہ سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ گھر سے نکل کر بس اسٹاپ تک کا راستہ پار کر رہے تھے کہ اس دوران انھیں کئی راہگیروں نے راستہ روک کر کہا کہ صاحب آپ کو لیٹر ڈراپ کرنا ہے انھیں راہگیروں کی اس حرکت پر سخت حیرانی ہوئی انھوں نے پوسٹ بکس نظر آتے ہی خط سپردِ ڈاک کیا اس کے باوجود ایک صاحب نے انھیں روک کر کہا۔ صاحب! آپ کو لیٹر ڈراپ کرنا ہے اس پر انھوں نے جھلا کر کہا وہ تو میں ابھی کر چکا ہوں راہگیر نے کہا آپ بلاوجہ غصہ ہو رہے ہیں اب آپ اپنے کوٹ کی پشت پر لگی سلپ نکال دیجئے جس پر لکھا ہے "انھیں لیٹر ڈراپ کرنا ہے براہ کرم یاد دلا دیجئے۔"

اسی قسم کا ایک واقعہ اور سنئے، ایک صاحب لاکر میں اپنی بیوی کے زیورات رکھنے گئے۔ لیکن غلطی میں وہ زیورات کا بکسہ رکھنے کے بجائے پان کا بنڈل لاکر رکھ گئے گئے ۔ ایک پروفیسر صاحب کا لطیفہ بھی کافی مشہور ہے پروفیسر صاحب ایک ہاتھ میں چھتری لیے دوسرے ہاتھ میں بیوی کا سینڈل کاغذ میں لپیٹے ممکنہ عجلت میں بس میں سوار ہو گئے اس پر ایک منچلے شاگرد نے کہا۔ پروفیسر صاحب نے کمال کر دیا کر دیا اب ان کی مسز گھر سے باہر نکل ہی نہ پائے گی۔ حالانکہ انھیں سینڈل موچی کے پاس چھوڑنا تھا وہ بھول گئے یہی نہیں واپسی پر وہ کافی تھک چکے تھے فوراً بستر پر دراز ہونا چاہتے تھے لیکن انھوں نے چھتری کو مسہری پر "لٹا دیا" اور خود چھتری کی جگہ کمرے کے کونے میں کھڑے ہو گئے۔ اس قسم کے غائب دماغ حضرات کے کئی لطیفے مشہور ہیں۔ ویسے بھی آئے دن ان لوگوں سے سابقہ رہتا ہے۔ جن کی یادداشت تو اچھی ہے انہاک کے عالم میں اگر وہ کوئی بات بھول جائیں تو کوئی حرج نہیں جیسے نیوٹن اپنی شادی کی تاریخ بھول گیا تھا۔ لیکن وہ مریض ڈاکٹر کے لیے بھی عذاب بن جاتے ہیں جن کی یادداشت کمزور ہے۔ ایک مریض ڈاکٹر کے پاس گیا اس نے ڈاکٹر سے کہا۔ مجھے کچھ یاد نہیں رہتا، میرا حافظہ بے حد کمزور ہے میرا علاج کیجئے ۔ ڈاکٹر نے معائنہ کیا اور دوا تجویز کرنے کے بعد اس سے فیس طلب کی اس نے فوراً کہا "کاہے کی فیس مجھے کچھ یاد نہیں۔"

کبھی کبھی یاد نہ رکھنے اور بھول جانے کی عادت بڑی مفید ثابت ہوتی ہے جیسے آپ کسی سے قرض لیں اور پھر لوٹانا بھول جائیں۔ میرے ایک دوست ہیں جنھیں بھول جانے کا مرض ہے لیکن وہ کبھی کبھی مصلحتاً معصوم بن کر اپنے بھول جانے کا تذکرہ کر کے سامنے والے شخص کو مطمئن کر دیتے ہیں۔

ایک مفکر نے کہا ہے "جسے یاد رکھنا ہے اسے بھول جاؤ اور جسے بھول جانا ہو اسے یاد رکھو اسطرح تمہاری یادداشت درست رہ سکتی ہے" یہ مشورہ کس حد تک درست ہے اور مفید ثابت ہو سکتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہاں اس سلسلے میں ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ ایم۔ اے کی ایک طالبہ جو میری ہم جماعت تھی وہ رات بھر لسانیات کے امکانی جوابات رٹتی رہی لیکن امتحان حال میں وہ تمام جوابات بھول گئی اسے حروف متحرک نظر آنے لگے اور وہ چکرا کر گر پڑی۔

کاروباری معاملات میں یادداشت کو بڑا عمل دخل ہوتا ہے ذرا سی بھول سینکڑوں کا نقصان کر دیتی ہے۔ نجی زندگی میں اطاعت گذار شوہر پہلی تاریخ پر بیوی کی مہینے بھر کی فرمائشی مطلوبہ اشیاء رکھ کر کر اس کی نذر کر دینے ہی میں اپنی عافیت سمجھتا ہے۔ ویسے بیوی کو یادداشت کی کمی کہیں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اٹھتے بیٹھتے شوہر کو یہ بات یاد دلاتی رہتی ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔

غرض کہ ہر عمر میں یاد ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی چھوٹا بچہ جب گھر سے سودا لینے لینے نکلتا ہے تو راستے بھر خریدنے والی اشیاء کو دوہرا دوہرا کر یاد کرتا جاتا ہے اسی طرح سچا عاشق محبوب کے جھوٹے وعدوں کو یاد کیے جاتا ہے اور ماتحت افسر کی جھڑکیوں کو۔

مجھے گفتگو کے لیے دس منٹ دیے گئے ہیں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے اب اس شعر پر اپنی اس گفتگو کو ختم کرتا ہوں ؎

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

(آکاشوانی اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

سہیل بیابانی
مکان نمبر ۹۷-۶-۴ نیا مونڈا روڈ، اورنگ آباد ۴۳۱۰۰۱

غزل

سلیم شیخ

فنا کے بعد بھی باہر نہ خاکداں سے گئے
لباسِ جسم تو بدلے مگر نہ جاں سے گئے

کھڑا ہوا تھا مخالف سپاہِ جنگ کے بیچ
جدھر سے تیر چلے میرے درمیاں سے گئے

زمانہ آکے جن کو یہاں کر رہا ہے تلاش
انھیں تو اک زمانہ ہوا یہاں سے گئے

ہوا کے دوش پہ اب کے رکے رہے بادل
نہ ہو کے دشت سے گذرے نہ گلستاں سے گئے

نہ کوئی در تھا نہ روزن ہی گنبدِ شب میں
تو پھر نکل کے اسیرانِ شب کہاں سے گئے

زباں تھی پاس تو لفظوں کی قید و بند میں تھے
حصارِ لفظ کے ٹوٹے تو ہم زباں سے گئے

تم اپنی شمع بھی گل کر کے سو رہو سلیم
بساط اٹھا کے ستارے بھی آسماں سے گئے

(احمد آباد سے)

عمومیت کیا ہے

سید محمد ساجد

عمومیت لفظ کا استعمال ہم سب ہی اکثر و بیشتر کیا کرتے ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ عمومی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عمومی لفظ ایک پیچیدہ نفسیاتی خیال ہے جس کی تشریح دراصل بہت مشکل ہے۔ اس مشکل مسئلہ کا انکشاف اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ ایک طرف عام لوگ عمومیت کو محض آسان سمجھ کر اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ عمومی مانتے ہیں اور ایسا تسلیم کرتے ہیں کہ سماج کے زیادہ تر لوگ عمومی ہیں اور دوسری جانب ماہر نفسیات کی نظر میں ایک بھی مکمل عمومی انسان کی تلاش مشکل ہے۔ امریکہ کے ذہنی ہسپتال کے ایک ممتاز صدر کا کہنا ہے کہ:

"کسی بھی شہر کے تمام عمومی انسانوں کو اُس شہر کے محض ایک کمرہ میں جمع کیا جا سکتا ہے۔"

عام لوگوں کے خیال اور ماہرین نفسیات کے خیال میں اس تضاد سے ظاہر ہے کہ عمومیت دراصل ایک پیچیدہ خیال ہے۔ اس کی تشریح کے لیے دو طرح کے نظریات اپنائے جا سکتے ہیں۔ ایک تو ذہنی امراض کا نظریہ اور دوسرا ماحول یا حالات کا نظریہ۔

ذہنی امراض سے متعلق نظریہ کے مطابق عمومیت کا انحصار مختلف قسم کے ذہنی امراض سے ہے مثلاً! ہیسٹریا، اعتقامی مرض (Obsession) افتراق (Dis Sociation) وغیرہ

دوسرے لفظوں میں عمومی فرد وہ ہے جو ان تمام ذہنی امراض سے محفوظ ہو اور غیر عمومی فرد وہ ہے جو ایک یا ایک سے زیادہ ذہنی امراض کا شکار ہو۔ واضح رہے کہ بعض ذہنی امراض معمولی اور سہل ہوتے ہیں۔ اس طرح کے مرض میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں اُن کا تعلق حقیقی دنیا سے ٹوٹتا نہیں ہے اور نہ اُن کے تفہیمی، ہیجانی اور حرکی تنظیم میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنی معاشی زندگی بسر کرنے اور اپنے بچوں کی پرورش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، مگر اُن میں کچھ ایسی صفت، فعل یا کردار کا مظاہرہ مستقل طور پر ہونے لگتا ہے جو اکثریت میں نہیں دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً اعتقان یعنی Obsession کا شکار ہونا۔ اس میں شک وشبہ کی علامت نمایاں طور پر دیکھی جاتی ہے۔ رات کے وقت بستر پر جانے کے بعد اُسے شک ہوتا ہے کہ شاید دروازہ بند کرنا وہ بھول گیا۔ وہ دروازہ کو پھر جا کر دیکھتا اور بستر پر آجاتا ہے۔ مگر پھر شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید دروازہ کھلا رہ گیا ہے۔ اس طرح بار بار دیکھنے کے بعد بھی اُسے چین نہیں ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس شخص کا یہ فعل غیر عمومی ہے۔ واضح رہے کہ اس طرح کا شک وشبہ ایک دو بار عمومی افراد میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے عمومیت اور غیر عمومیت کے درمیان محض مقدار کا فرق ہے۔

بعض ذہنی امراض کافی شدید اور مرکب ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مرض میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں اُن کا تعلق حقیقی دنیا سے ختم ہو جاتا ہے اور وہ ایک خیالی دنیا میں رہنے لگتا ہے۔ صحیح اور غلط کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ مریض کے کردار اور حالات کے درمیان موافقت نہیں ہوتی ہے۔ مریض خوشی کی خبر سن کر رو سکتا ہے اور غم کی خبر سن کر ہنس سکتا ہے۔ اِس طرح بعض مریض شک وشبہ کے سبب گھر نہیں چھوڑتا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار نہ ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی غیر عمومیت اور عمومیت کے درمیان مقدار اور قسم دونوں کا فرق ہوتا ہے۔

دراصل یہ نظریہ ایک آفاقی نظریہ ہے کیونکہ تمدن کے اثرات سے یہ نظریہ مبرّا ہے۔ عمومیت اور غیر عمومیت کی تفہیم کسی بھی تمدن کے افراد پر صادق ہوتی ہے۔ ایک ہیسٹریا کا مریض چاہے جس تمدن کا باشندہ ہو اُسے لازمی طور پر غیر عمومی کہا جائے گا اور جو فرد کسی بھی ذہنی مرض کا شکار نہیں ہے اُسے ہر تمدن میں عمومی حیثیت حاصل ہوگی۔

عمومیت کے دوسرے نظریے کے مطابق ماحول یا حالات کی بنا پر عمومیت یا غیر عمومیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ جو کردار یا فعل حالات کے مطابق ہوتا ہے اُسے عمومی کہا جاتا ہے اور جو حالات کے موافق نہیں ہوتا ہے اُسے غیر عمومی کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی فرد معاشرے کے معیار کے مطابق کردار کرتا ہے تو وہ عمومیت کا حامل ہے اور جو معاشرہ کے معیار کے خلاف کرتا ہے وہ غیر عمومیت کا۔ مثلاً! ہندوستانی تمدن میں سلام کرنے کا معیاری طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ جوڑ کر سلام کیا جائے۔ لیکن کوئی فرد اگر اس معیاری طریقہ کے خلاف ورزی کرتا ہے اور کسی دوسرے طریقے کو اپناتا ہے جیسے ملتے وقت زبان نکالنا یا بوسہ لینا تو اُسے غیر عمومی کہا جائے گا۔

مگر عمومیت کے اس نظریہ کو آفاقی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور دوسرے معاشرہ میں غیر عمومی۔ مثلاً! ہم جنسوں کے درمیان جنسی تعلقات کا قائم کرنا مشرقی تمدن میں غیر عمومی فعل ہے جب کہ معاشرے کے کچھ حصّوں میں اس فعل کو عمومی فعل قرار دیا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ سماجی اور تمدنی اثرات کے سبب عمومیت اور غیر عمومیت کا مسئلہ اور بھی پیچیدہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی غرض سے ہم یہاں چند کسوٹیوں کا ذکر کرنا چاہیں گے جن کی بدولت ہم یہ سمجھ سکیں کہ عمومیت کیا ہے اور غیر عمومیت کیا۔

بعض ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ جو فعل، چیز یا کردار لوگوں کی اکثریت کے موافق ہوتا ہے وہ عمومی ہوتا ہے۔ (مثلاً ہندوستانی مردوں کی اوسط اونچائی ۵ فٹ سے ۵½ فٹ ہوتی ہے۔ چنانچہ عمومی فرد وہ ہے جس کی اونچائی کم سے کم ۵ فٹ اور زیادہ سے زیادہ ۵½ فٹ ہو۔ ظاہر ہے اس سے کم یا زیادہ قد کے لوگ غیر عمومی ہیں)۔ اس طرح ذہانت کے اعتبار سے جن لوگوں کی ذہانت ۹۰ سے ۱۱۰ I.Q. تک ہوتی ہے عمومی کہے جاتے ہیں۔ اور اس سے کم یا زیادہ ذہانت والے غیر عمومی۔ اس لحاظ سے کند ذہن اور تیز ذہن یا جینیس بھی غیر عمومیت کے صف میں آتے ہیں۔ پھر بھی محض اس نظریہ کے بنا پر عمومیت اور غیر عمومیت کی شناخت بعض وقت مشکل ہو جاتی ہے۔

کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ عمومیت میں سماجی فلاح شامل ہے۔ چنانچہ جو فرد اپنی انفرادی فوائد کے ساتھ ساتھ سماجی فلاح کی فکر کرتا ہے اُسے عمومی کہتے ہیں۔

عمومی فعل کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ وہ بدلتے ہوئے حالات کے موافق ہو۔ ایک فرد اگر بدلتے ہوئے حالات کے موافق اپنے فکر و خیالات میں تبدیلی لاتا ہے تو وہ غیر عمومی حیثیت رکھتا ہے اور اگر وہ بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ نہیں دیتا تو وہ غیر عمومی شخصیت کا مالک ہے۔

ظاہر ہے کہ عمومیت کی مختلف کسوٹیاں ہیں۔ کسی ایک کسوٹی کی مدد سے عمومیت کی صحیح شناخت ممکن نہیں ہے۔ اس کا ایک سبب تمدنی فرق ہے اور دوسرا سبب عمومیت کی بدلتی ہوئی تفہیم۔ کل تک جس فعل کو عمومی جانا جاتا تھا۔ وہی آج عمومیت کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ مثلاً! قدیم ہندوستانی تمدن میں عریانیت ایک غیر عمومی بات کہی جاتی تھی مگر جدید دور میں عریانیت و جسمانی نمائش کو قریب قریب عمومی حیثیت مل چکی ہے۔ پھر مسلم معاشرہ میں عورتوں کا بے پردہ ہونا، اسکول و کالج میں تعلیم حاصل کرنا یا کسی ادارہ میں ملازمت کرنا بلاشبہ ایک غیر عمومی بات تھی مگر موجودہ معاشرے میں یہی عمومیت کی حد تک پہنچ گیا ہے۔

عمومیت کی شناخت یہ بھی ہے کہ عمومی افراد بلا وجہ اور بلا ضرورت فکر و تردد سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر انھیں کسی وجہ سے فکر و تردد ہوتا بھی ہے تو اس کے اسباب کو وہ جانتے ہیں اور اس کو دور کرنے کی کوششیں بھی کرتے ہیں مگر غیر عمومی فرد میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔

مگر عمومیت کی اس کسوٹی کا استعمال بھی بڑی ہوشیاری کے ساتھ کرنا ہوگا۔ بعض اوقات اس بنا پر غلط نتیجے اخذ ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً! دورِ جدید میں معاشی، سیاسی اور سماجی بحران کے سبب انسان کے اکثریت بالعموم اور نوجوانوں کی اکثریت بالخصوص رنج و غم، فکر و تردد، اور ذہنی تناؤ کی شکار ہوتی ہوئی نظر آتی جس کا مظاہرہ کہیں ہپی کی شکل میں، کہیں سیاسی و معاشی انقلاب کی شکل میں اور کہیں اخلاقی پستی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذہنی تناؤ کو غیر عمومیت سمجھ بیٹھنا بڑی بھول ہوگی۔

آخر میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ذہنی امراض کی بنا پر عمومیت یا غیر عمومیت کی تشریح زیادہ آسان ہے اور یہ تشریح آفاقی حیثیت کی حامل ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

اردو کے تین اہم مزاح نگار

قدوس جاوید

ادبی اظہار کی وہ صورت جسے نثر کہتے ہیں۔ داستان، ناول، افسانہ اور ڈرامہ سے قطع نظر لطافت، شگفتگی اور دل گدازی کے اعتبار سے اپنے اور بھی کئی جلوے رکھتی ہے اور ہر جلوہ ایک جداگانہ صنف کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً انشائیہ خاکہ اور طنز و مزاح وغیرہ۔

یوں طنز و مزاح معنوی و کیفیاتی اعتبار سے کسی صنف کی پابند نہیں۔ ادبی اظہار کی خواہ کوئی بھی صورت ہو شعری یا نثری۔ شاعر یا نثر نگار کے مزاج اور مذاق کی نسبت سے اس میں طنز و مزاح کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ نثری داستان اور مثنویوں میں واقعات کردار اور ماحول کے تعلق سے لطف، دلچسپی اور دلکشی کے ایسے عناصر کثرت سے ملتے ہیں جن سے قاری کے ذوقِ مزاح کی تسکین ہوتی ہے۔ سب رس، داستانِ امیرِ حمزہ، طلسم خیال، آرائشِ محفل، فسانۂ عجائب اور باغ و بہار جیسی داستانیں اور قطب مشتری سیف الملوک و بدیع الجمال، گلزارِ نسیم اور سحر البیان جیسی مثنویاں، مزاح کے نمونوں سے بھری پڑی ہیں۔ اسی طرح پریم چند، عزیز احمد اور قرۃ العین حیدر کے ناولوں کرشن، بیدی اور عصمت کے افسانوں۔ انجم خاتیوری پرکاش پنڈت، حامد اللہ افسر اور حبیب تنویر کے ڈراموں میں مزاحیہ عناصر جا بجا ملتے ہیں۔ ہر چند کہ ان داستانوں، ناولوں، افسانوں اور ڈراموں کا مقصد مزاح نگاری نہیں۔۔۔

اردو میں باضابطہ طور پر طنز و مزاح کی ابتدا غالب کے خطوط کی بے تکلفی، شوخی، رنگینی، برجستگی و بے ساختگی، بذلہ سنجی اور تخیل کی پرکاری لطیف اور دانشورانہ ظرافت کی ایک ایسی دنیا تخلیق کرتی ہیں جس کی مثال اردو میں کیا عالمی ادبیات میں کم ملتی ہے۔ غالب کے بعد ڈپٹی نذیر احمد کے یہاں مزاح نگاری کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں ان کا کردار مرزا ظاہر دار بیگ ایک لافانی مزاحیہ کردار ہے۔ ایک ایک کردار جو اپنے عہد کے زوال آمادہ معاشرہ کی مضحکہ خیز لیکن عبرتناک زندہ حقیقتوں کا محرک استعارہ ہے، لیکن طنز و مزاح کو ایک با اثر اور با وقار فن کے طور پر برتنے کا سلسلہ باقاعدہ طور پر "اودھ پنچ" سے شروع ہوتا ہے۔ گرچہ چکبست اور ڈاکٹر خورشید الاسلام وغیرہ نے "اودھ پنچ" کے مزاح کو کم معیار اور غیر متوازن قرار دیا ہے لیکن اودھ پنچ کی مزاحیہ تخلیقاتِ اردو طنز و مزاح کے ارتقاء کی راہ میں سنگِ میل ثابت ہوئیں، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اودھ پنچ کے نمائندہ مزاح نگاروں میں منشی سجاد حسین، رتن ناتھ سرشار، نواب سید محمد آزاد، احمد علی شوق، منشی جوالا پرشاد برق، مرزا مچھو بیگ ستم ظریف وغیرہ کی تصنیفات کا ذکر کیے بغیر اردو مزاح کی کوئی بھی تاریخ مرتب نہیں ہو سکتی۔ اودھ پنچ نے اردو زبان کو چند ایسے لافانی کردار دیے ہیں جن کا موازنہ کسی بھی زبان کے مزاحیہ کرداروں سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر سجاد حسین کے حاجی بغلول، رتن ناتھ سرشار کے خوجی اور میاں آزاد وغیرہ تو ایسے کردار ہیں جن کا محض ذکر ہی آج بھی سنجیدہ سے سنجیدہ محفل کو زعفران زار بنا دینے کے لیے کافی ہے۔

اودھ پنچ کے بعد کے دور میں سلطان حیدر جوش، مہدی افادی، قاضی عبد الغفار، ظفر علی خان، سجاد انصاری وغیرہ نے اردو میں مزاح نگاری کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ لیکن اب تک مزاح نگاری صنفی اعتبار سے اپنی پہچان نہیں کروا سکتی تھی۔ صحیح معنوں میں تیسری دہائی کے بعد اردو میں طنز و مزاح کا ایک مستقل صنف کی حیثیت سے فروغ ہوا۔ کیونکہ وقت اور حالات کے پیشِ نظر، دیگر اصناف کے برعکس طنز و مزاح کے پردے میں اصلاح اور تعمیر کی باتیں زیادہ

قطعہ

صابر شاہ آبادی

کوئی زبان و علم ہو، نعمت ضرور ہے
ہر درسگاہ اپنی جگہ بزم طور ہے
استاد علم و فن کا ہر اک فیض جاریہ
تاریکیٔ حیات میں مینار نور ہے

(گلبرگہ سے نشر)

آسانی کے ساتھ بھی جا سکتی تھیں۔ اکبر کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری اس کی بہترین مثال ہے۔ نثر میں ملا رموزی، فلک پیما، فرحت اللہ بیگ، حاجی لق لق، شوکت تھانوی اور عظیم بیگ چغتائی کے طنزیہ و مزاحیہ مضامین نے مسکراہٹوں کے شبنم سے نامساعد حالات کی تمازت ختم کرنے کی کوشش کی، لیکن جن فنکاروں سے اردو مزاح نگاری کی آبرو قائم ہے ان میں رشید احمد صدیقی، پطرس بخاری اور کنہیا لال کپور اہم ہیں۔ طنز و مزاح کو فکری و معنوی خوبیوں کے ساتھ پیش کرنے کا جیسا سلیقہ رشید احمد صدیقی کے یہاں ملتا ہے کسی اور کے یہاں نہیں۔ رشید احمد کی تصنیفات، مضامین رشید، آشفتہ بیانی میری اور گنج ہائے گراں مایہ کے مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ رشید احمد صدیقی کا فن محض طنز کرنے یا ہنسنے ہنسانے کا فن نہیں ہے بلکہ ان کی طنز میں عارفانہ شان اور مزاح میں دانشورانہ قلندری ملتی ہے۔ چنانچہ رشید صاحب کے مضامین اور خاکوں میں الفاظ، محاورات اور قول محال کے منفرد اور انوکھے استعمال کی وجہ سے مزاح کی جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی اہمیت تو مسلم ہے لیکن رشید احمد صدیقی کے مزاح کی تہہ میں گہرائی تک اتر کر دیکھیں تو فکر و معانی کا ایک دریا بہتا ہوا نظر آئے گا۔ مثلاً ان کے مضمون "گواہ" کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

"کوئی واقعہ بجائے خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا اس کی حیثیت کا تمام تر انحصار گواہ پر ہے۔ گواہ ڈکیتی کو صرف سرقہ میں تبدیل کرا سکتا ہے اس طرح جس طرح بے حیائی آرٹ میں منتقل کی جا سکتی ہے۔"

"گواہ" سے اقتباس

اور واقعہ یہ ہے کہ رشید احمد صدیقی بنیادی طور پر ایک مفکر اور فلسفی ادیب ہیں۔ ادب و ثقافت علوم و فنون سیاست و تاریخ پر ان کی گہری نظر ہے۔ اس کا اندازہ اُن کے مضمون آمد میں آورد کے اس اقتباس سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے۔

"یہ بھی کیا ضروری ہے کہ مضمون کو اس کے عنوان سے نسبت ہو، آخر ایک روشن خیال تعلیم یافتہ بیوی کو ہندوستانی شوہر سے کیا نسبت ہے اس بارہ خاص میں مضمون نگار اور ہندوستانی شوہر آرٹ کا بہترین نمونہ ہیں اور آرٹ نام ہے عقلمندوں کی جہالت کا۔"

(آمد میں آورد سے اقتباس)

شباب اور مفلسی کا اجتماع اتنا ہی بے کیفیت ہے جیسا بے مرچوں کا سالن یا بے تمباکو پان، مانا کہ مرچ اور تمباکو مضر صحت ہیں لیکن تندرستی کا مصرف تحفظ تندرستی نہیں بلکہ اس سے لطف اندوز ہونا ہے۔"

(ارہر کا کھیت سے اقتباس)

اگر بغور جائزہ لیا جائے مطالعہ اور مشاہدہ کی وسعت اور بے پناہ تخلیقی قوت کی بنا پر رشید احمد کا موازنہ ابوالکلام آزاد کے ساتھ کیا جا سکتا ہے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ مولانا آزاد نیرنگ خیال اور غبار خاطر میں اپنے عالمانہ و دانشورانہ افکار و خیالات کا اظہار شگفتہ دلنشین اور پُر لطف نثر میں تو کرتے ہیں لیکن ان میں طنز و مزاح کی وہ کیفیت نہیں جو ایک طرف تو غالب کے بیان اور دوسری طرف رشید احمد کے یہاں ملتی ہے۔ رشید احمد ہی کی طرح پطرس بخاری بھی اردو مزاح نگاری کے ایک اہم ستون ہیں۔۔۔ پطرس نے رشید صاحب کے مقابلے میں بہت کم لکھا لیکن جو کچھ لکھا اس کمال کے ساتھ کہ ہر شخص ان کی مزاح نگاری کا قائل ہو گیا۔ مضامین پطرس کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ طنز و مزاح کے فنی منصب سے آگاہ ہیں۔ اس لیے ان کے یہاں طنز اور مزاح کا ایک توازن کے ساتھ پیش کرنے کا ایسا سلیقہ نظر آتا ہے جو کم طنز و مزاح نگاروں کے یہاں ملتا ہے۔ پطرس چونکہ ہندوستانی تہذیب و تمدن، علوم و فنون کے ساتھ ساتھ مغربی ادبیات اور ثقافت پر بھی اچھی نظر رکھتے تھے۔ اس لیے ان کے طنز و مزاح میں ایک نیا انداز اور نیا لب و لہجہ نظر آتا ہے اور یہ صفت رشید احمد صدیقی کے یہاں بھی نہیں۔ پطرس کی زبان صاف ستھری، دھلی دھلائی ہے۔ تعلیل لفظی اور واقعہ نگاری اور فضا سازی سے ایک مخصوص مزاحیہ ماحول پیدا کرنے میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دراصل پطرس طنز و مزاح کے سارے کارگر حربے بڑی ہوشیاری اور چابکدستی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ اُن کا حربہ تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ پطرس کی مزاح نگاری بنیادی طور پر واقعات کی مزاح نگاری ہے، وہ واقعات کو اس طرح ابھارتے ہیں کہ طنز و مزاح کے پہلو از خود کھل آتے ہیں۔ پطرس اسلوب بیان یا زبان کے چٹخارے سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ اپنے تیز تر مشاہدہ اور باریک بینی کی مدد سے واقعات کو کچھ اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ پڑھنے والے پر انبساط کی ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اپنے مضمون "مرحوم کی یاد میں" کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"آخر بائیسکل پر سوار ہوا۔ پہلا ہی پاؤں چلایا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی مردہ ہڈیاں چٹخا چٹخا کر اپنی مرضی کے خلاف زندہ ہو رہا ہے۔ گھر سے نکلتے ہی کچھ تھوڑی سی اترائی تھی اس پر بائیسکل خود بہ خود چلنے لگی لیکن اس رفتار سے جیسے تارکول زمین پر بہتی ہے۔۔۔"

اسی طرح "میں ایک میاں ہوں"، "سویرے جو کل میری آنکھ کھلی" اور "کتے" وغیرہ مضامین میں بھی پطرس اس طرح واقعات کو ابھار کر مزاح پیدا کرتے ہیں۔ پطرس کے یہاں سیاسی، سماجی، اصلاح کی کار فرمائی کم نظر آتی ہے۔ وہ واقعات کے ساتھ ہی موازنہ مبالغہ اور کردار سے مدد لے کر اپنے فن کو مسرت حظ و انبساط اور شوخی سے آراستہ کرتے ہیں اور ان سب کے نتیجے میں مزاح کی ایک ایسی صورت نظر آتی ہے جو دوسرے کے یہاں ناپید ہے۔ رشید اور پطرس کے بعد کنہیا لال کپور اردو کے ممتاز طنز و مزاح نگار قرار دیئے جانے کے مستحق ہیں۔ رشید اور پطرس کے مقابلے میں کپور کی پہچان کا بنیادی سبب ان کا گہرا تنقیدی شعور، زندگی سے ان کی قربت، مطالعے اور مشاہدے کی وسعت، بات سے بات پیدا کرنے کی صلاحیت ہندوستانی تہذیب و تمدن سے ان کی گہری وابستگی، ان کی طبیعت کی شگفتگی، لہجے کی برجستگی، اسلوب کی بے تکلفی اور ان کی جملہ بازی ہے۔ پطرس کے مقابلے میں کنہیا لال کے یہاں کے عناصر زیادہ ہیں لیکن ان کی طنز میں رشید احمد صدیقی کی طرح وجود کی گہرائی تک گھاؤ کرنے والی نشتریت نہیں۔ جو کام رشید احمد صدیقی طنز سے لیتے ہیں، وہی کپور مزاح سے لیتے ہیں، لیکن اس بات میں ان کا درجہ پطرس سے کم تر ہی ہے لیکن بات سے بات پیدا کر کے طنز و مزاح کی کیفیت پیدا کرنے میں کپور، رشید اور پطرس سے کمتر نظر نہیں آتے۔ ایک اچھے طنز و مزاح نگار کی طرح کپور بھی محض ہنستے ہنساتے نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ ہماری فکر کو بھی بیدار کرتے ہیں۔

(سری نگر سے نشر)

سبحان انجم

درد دل کی دوا نہیں دیتا — زہر ہی کیوں پلا نہیں دیتا
ہر خوشی دائمی نہیں ملتی — ساتھ غم بھی سدا نہیں دیتا
وہ، جو برسوں سے ہم کو چھوڑے ہیں — دل انھیں کیوں بھلا نہیں دیتا
یا الٰہی یہ لوگ کیسے ہیں — کوئی اپنا پتا نہیں دیتا
مستحق لوگ چپ ہی رہتے ہیں — ہر سوالی صدا نہیں دیتا
کچھ بھروسہ بھی شرط ہے ساقی — ہر کوئی تو دغا نہیں دیتا
وہ بڑا ہی رحیم ہے انجم
جو خطا پر سزا نہیں دیتا

(ڈاکا شوانی جلگاؤں سے)

جدید شاعری میری نظر میں

رضا نقوی واہی

گذشتہ زمانے میں اودھ کے بانکوں نے اپنی وضع قطع کے ذریعے "چونکا دینے" کی جو روایت قائم کی تھی اُسے دورِ جدید میں، ہپّی ازم نے کافی حد تک آگے بڑھایا۔ بانکے جب نخاس یا چوک کی گلیوں میں اس شان سے گزرتے کہ جاڑوں کی سرد شام ہے۔ جسم پر ڈھاکے کی ململ کا انگرکھا، ایک پیر میں چُست مہری کا اور دوسرے میں چوڑی مُغرّق لگا خالتہ دار پاجامہ، سر پر چوگوشیہ ململی ٹوپی، بھویں صاف، مونچھوں کا ایک حصّہ استرے سے منڈا ہوا اور دوسرا حصہ بچھو کے ڈنک کی طرح اوپر چڑھا ہوا ہے، تو دیکھنے والے اس چونکا دینے والی نرالی شان کو دیکھ دیکھ کر عش عش کیا کرتے تھے۔ آج کے بانکوں نے جنھیں جدید زبان میں ہپّی کہا جاتا ہے، زمانے کے لحاظ سے لباس و قماش میں کچھ تبدیلیاں کر لی ہیں، لیکن چونکا دینے کا عمل ان کی ہر ادا سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔

چونکا دینے کا یہ فیشن اس صدی کی چھٹی دہائی میں، حریمِ شعر میں درّانہ گھس آیا اور تقریباً دس برسوں تک جدید شاعری کا لیبل لگا کر نٹ بازی کے کرتب دکھلاتا رہا۔ اس فیشن نے اس دور میں اردو شاعری کی جتنی بے حرمتی کی اور غریب قاری اور سامع کے دماغ کو جتنے برقی جھٹکے دیے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی ہے۔

۱۹۶۸ء کے اوائل میں جب میرا ایک شعری مجموعہ "نشتر و مرہم" — زندہ دلانِ حیدرآباد نے شائع کیا، تو تقریبِ اجرا کے موقع پر مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ میں اپنے ایک نوجوان دوست کے ساتھ جنھوں نے ان دنوں فیشن کے طور پر جدید شاعری شروع کی تھی، حیدرآباد پہنچا۔ اس وقت وہاں جدید شاعری کے ایک علمبردار احمد ہمیش، رہا کرتے تھے۔ بعد میں وہ پاکستان چلے گئے۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ میرے ساتھ ایک نئے شاعر بھی آئے ہیں، تو وہ اپنے دو نوجوان حلقہ بگوشوں کے ہمراہ ہماری قیام گاہ پر تشریف لائے۔ جب اندر داخل ہونے لگے تو سب سے پہلے میری نظریں ایک بہت لانبے اور موٹے چیرچل برانڈ سگار سے ٹکرائیں، اور اس کے بیک گراؤنڈ میں ایک دُبلا، پتلا، منحنی چہرہ نظر آیا جس کے ہونٹوں میں وہ سگار اینٹی ایئر کرافٹ گن کے دہانے کی طرح چپکا ہوا تھا۔ ایک نامور جدید شاعر کے اس چونکا دینے والے ڈرامائی عمل سے متاثر ہوئے بغیر میں نہ رہ سکا۔

کمرے میں آتے ہی وہ بڑی شانِ بے نیازی سے آرام کرسی پر دراز ہو گئے۔ سگار بجھا ہوا تھا۔ جسے جلایا، پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے۔ کچھ رسمی باتیں کرنے کے بعد وہ میرے دوست کے ساتھ راز و نیاز کی گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ میں تو تھوڑی بہت سن سکا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اپنے علاقے میں واپس جاکر میرے دوست جدیدیت کی تبلیغ میں لگ جائیں اور اس تحریک کو فعال بنائیں۔ شاعری کرتے وقت ایسی ایسی تراکیب استعمال کی جائیں، جن سے قاری یا سننے والا چونک پڑے، خواہ اشعار میں کوئی مفہوم ہو یا نہیں۔ کچھ دیر کے بعد میں نے احمد ہمیش سے فرمائش کی کہ وہ اپنا کلام سنائیں۔ انھوں نے بجھے ہوئے سگار کو دوبارہ سلگایا۔ دو کش لینے کے بعد پہلے تو دھیمے دھیمے سروں میں کچھ گنگنانے لگے۔ اس کے بعد بہ آوازِ بلند دہک دہک کر ترنم سے کچھ پڑھنے لگے۔ جو میری فہم سے بالاتر تھا۔ دو تین منٹ تک یہ عمل جاری رہا۔ پھر خاموش ہو گئے۔ سگار کے مزید دو تین کش لینے کے بعد انھوں نے مجھ سے پوچھا "کہیے کیا خیال ہے؟" میں نے کہا "آپ کا ترنم لاجواب ہے" سوال کیا — "اور نظم؟" میں نے جواب دیا "ایک لفظ بھی پلّے نہیں پڑا" خفا ہو گئے۔ کہنے لگے۔ "آپ پرانے دور کے لوگ ہمیشہ نئے لوگوں سے تعصب برتتے ہیں" وغیرہ وغیرہ

یہ وہ پُر آشوب زمانہ تھا جب ہر موزوں طبع نوجوان، جدید غزلیں، اور ہر ناموزوں طبع نوجوان، نثری، معرّی یا آزاد نظمیں دھڑاکے سے لکھ رہا تھا۔ کھردرے اور سنسنی خیز اظہار کو اپنایا جا رہا تھا، زبان کی شکست، غیر سنجیدہ رویہ اور آدابِ فن کا عدمِ احترام عام ہو رہا تھا، یکسانیت، یک رنگی، سپاٹ پن، اس طرح در آیا تھا کہ بعض ادبی رسائل کے صفحات بدرنگ ہو رہے تھے۔ ایسی شاعری وہ حضرات کر رہے تھے جو اپنی نااہلی یا ناموزونیتِ طبع کی تلافی اور سستی شہرت کے لیے کوئی آسان راستہ ڈھونڈ رہے تھے، لکھنے والوں کے عجزِ بیان، سہل انگاری، لفظ و آہنگ پر ریاض سے گریز کا یہ آسان راستہ تھا۔

مثال کے طور پر اس دور میں کہے جانے والے چند اشعار آپ بھی سنتے چلیں۔

چمک چمکار نے شب شیرنے کے
ترے محکم الف انجیرنے کے

(ظفر اقبال)

بوڑھی چیلیں مدتوں اٹکھیلیاں کرتی رہیں
اپنا میر کارواں اکثر جواں مارا گیا

(شمس الرحمٰن فاروقی)

سورج کو چونچ میں لیے مرغا کھڑا رہا
کھڑکی کے پردے کھینچ دیے رات ہو گئی

(ندا فاضلی)

غرورِ عشق کی کھسیانی بلّی
غمِ جاناں کا کھمبا نوچتی ہے
جس شخص کے بدن پر بہت بال ہو گئے
ہم اس کے اختلاط سے پامال ہو گئے

(کرشن موہن)

لیکن نقلی یا جدید شعرا کی اس لاتعداد بھیڑ میں چند ایسے بھی فنکار موجود تھے، جو اِن بے راہ رَوں کو دیکھ رہے تھے اور کبھی کبھی اُدب کر بطورِ احتجاج ایسے اشعار کہہ جاتے تھے۔

کیوں سر کھپا رہے ہو مضامین کی کھوج میں
کر لو جدید شاعری لفظوں کو جوڑ کر

(محمد علی)

توڑ کر نکلا میں ساری بندشیں
لوگ بولے فن نہیں کرتب ہوا

(کمار پاشی)

بہرحال یہ زمانہ شہابِ ثاقب کی طرح اپنی چمک دمک دکھلا کر جلد ہی فضائے بسیط میں تحلیل ہو گیا اور اس صدی کی ساتویں دہائی آتے آتے گرد آلود فضا صاف ہونے لگی، فکر و فن کے آفتاب پر بے راہ روِ جدیدیت سے جو گرہن سا لگ گیا تھا وہ چھٹنے لگا اور نیا ذہن نئے عزم و حوصلے سے اپنی کرنیں بکھیرنے لگا۔ آج اُن نئے ناموں کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہے، جن کی دو دو چار چار غزلیں یا نظمیں رسائل کے ایک ایک شمارے میں شائع ہوا کرتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ بازار میں جعلی سکّہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا۔ اور ایسا ہوا بھی۔ اب

ادھر نئی شاعری میں جو نکھار، جو ندرت اور طرح داری آئی ہے وہ تجربہ کی شدت، فکر کی رسائی اور مشاہدہ کی گہرائی کا نتیجہ ہے۔ غزل ہو یا نظم ان میں ایک سرشاری، کیف، شیرینی اور سپردگی کی سی کیفیت پائی جاتی ہے، اور میری نظروں میں اردو شاعری کے لیے یہ نیک فال ہے۔ اس وقت نظموں کے اقتباسات پیش کرنے کا موقع نہیں۔ آئیے خوش فکر جدید شعرا کی غزلوں کے بعض اشعار سنا کر اس گفتگو کو ختم کر دوں۔

بسمل کے تڑپنے کا اداؤں میں نشہ تھا
میں ہاتھ میں تلوار لیے جھوم رہا تھا
(عادل منصوری)

شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے آج
(ناصر کاظمی)

انشا جی اٹھو کوچ کرو اس شہر میں دل لگانا کیا
وحشی کو سکوں سے کیا مطلب جوگی کا نگر میں ٹھکانا کیا
(ابن انشا)

اس شہر بے چراغ میں جائے گی تو کہاں
آ اے شب فراق تجھے گھر ہی لے چلیں
(ناصر کاظمی)

دن گزرتا ہے اجالوں کی توقع کرتے
رات زخموں کی مدارات میں کٹ جاتی ہے
(خورشید احمد جامی)

مصرف کے بغیر جل رہا ہوں
میں سونے مکان کا دیا ہوں
(گوپال متل)

گئے تھے لوگ تو دیوارِ قہقہہ کی طرف
مگر یہ شورِ مسلسل ہے کیسا رونے کا
(شہریار)

ہر ایک سمت ہے آسیب مرگ چھایا ہوا
میں اپنے جسم کو لے کر کہاں نکل جاؤں
(کمار پاشی)

فکر تعمیر دل کی وہ یہیں آجائے گا...
بن گیا جس دن مکاں اس دن مکیں آجائیگا
(ظفر اقبال)

لوگ ہی آن کے یکجا مجھے کر جاتے ہیں
ریت کی طرح بکھر جاتا ہوں تنہائی میں
(ظفر اقبال)

موسیٰ بھی آج نیل کے طوفاں میں بہہ گئے
یہ کس کی جستجو میں نئے سامری چلے
(باقر مہدی)

نہ اب ہے آب میں موتی نہ خاک میں سونا
مری طرح ہوئے خالی یہ بحر و بر بھی کیا
(بانی)

صدیوں کا خون پی کے ابتک وہی ہے پیاس
دھرتی پکارتی ہے ابھی تک لہو لہو
(مظہر امام)

وہ خشک ہونٹ ریت سے نم مانگتے رہے
جن کی تلاش میں کئی دریا اتر گئے

ریل کی آہنی پٹریوں کی طرح
ساتھ چلتا ہے اور بولتا تک نہیں
(بشیر بدر)

بے سبب گہرے سمندر میں نہ اترا ہوگا
دوستو اس کا کسی درد سے رشتہ ہوگا

نا امیدوں کی بجائے رکھو طوفاں سے شمیم
رات کا رنگ اور بھی گہرا ہوگا

اپنے سب منظر لٹا کر شام رخصت ہوگئی
تم بھی اب واپس چلو، ہم بھی اپنے گھر چلے
(شمیم فاروقی)

جسم کے زخم تو سب نے دیکھے روح کا گھاؤ دکھائے کون
سب مصلوب کے نوحہ خواں ہیں درد صلیب اٹھائے کون
اپنی لاش کے سرہانے ہم بیٹھے قاتل قاتل چیخیں
ہم کو میں نے ہی مارا ہے میں کو دار چڑھائے کون
(شفیع مشہدی)

میرے پیچھے آنے والو اور اندھیرا لانے والو
میں بھی کترا کر نکلا تھا راہ کا پتھر جوں کا توں ہے

ہم اپنے گھر کو بچائیں کہ دل نشینوں کو
بجھائیں آگ کہ باہر کریں مکینوں کو
(ظہیر صدیقی)

اک اور زخم لگا اپنی بدگمانی پر
وہ جب میری رائے سے اختلاف نہ کرسکا

میرے تلوؤں نے تو کانٹوں کی رفاقت چن لی
کچھ نہیں راہ میں اب پاؤں رگڑنے والو

میری بے چینی سے قائم تھا میرے گھر کا سکوں
مطمئن ہوں میں تو سارا گھر پریشانی میں ہے
(سلطان اختر)

اگر جدید شاعری ایسے اشعار کا نام ہے تو یقیناً ادب کا سرمایہ بڑھ رہا ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

طلعت محمود

ان چند گلوکاروں میں سے ہیں جن پر ہماری موسیقی کو عرصے تک ناز رہے گا، نغمگی کا ایسا جادو ہے ان کی آواز میں، ایسا سوز اور درد ہے ان کے گلے میں، لفظوں کی سادہ مگر دلنشیں ادائیگی کا ایسا خوبصورت انداز ہے، لہجے کی ایسی مٹھاس ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ دھیمے دھیمے سروں میں، ہلکی ہلکی نرم نرم آواز میں اثر آفرینی کے شعلے بھر دینا انہی کا حصہ ہے۔ ایک طویل عرصہ ہوا طلعت کو گاتے ہوئے، مگر ان کا انداز ان کا لہجہ اور ان کی طرز ادا نہیں بدلی۔ دنیا بدل گئی مگر طلعت نہیں بدلے، ان کی وضع داری اور انفرادیت روز اول کی طرح باقی ہے۔ انھوں نے اپنے منفرد انداز اور اپنے مخصوص صوتی حسن کی حفاظت بڑی احتیاط سے کی ہے۔ وقت کے ساتھ انھوں نے اپنے فن کو بدلنے نہیں دیا اور کسی بھی قسم کا سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اپنی اس وضع داری فن پرستی اور انانیت کی انھیں خاص قیمت چکانی پڑی، مگر طلعت نے کبھی اس کی پرواہ نہیں کی۔

طلعت اپنی ادا، اپنی وضع، اپنی جذباتیت، اپنی روایات، اپنی وضع داری اور اپنی مخصوص کج کلاہی کے ساتھ سربلند کئے رہے۔

طلعت کی آواز دنیا کی بسیط فضاؤں میں گذشتہ چار دہائیوں سے گونج رہی ہے، وقت بدل گیا، لوگوں کی پسند اور ناپسند کے پیمانے بدل گئے۔ مگر طلعت نے خود کو بدلنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے ٹوٹ جانا پسند کیا، جھکنا پسند نہیں کیا۔

آج بھی طلعت کے نغمے کانوں میں وہی رس گھولتے ہیں، وہی شہد ٹپکاتے ہیں۔ اور دل کے تاروں کو اس طرح جھنجھوڑتے ہیں، جس کے کہ ہم گذشتہ چالیس برس سے عادی ہیں۔

طلعت اتنے بڑے فن کار ہیں، اتنے عظیم گلوکار ہیں کہ ان کی ہمسری کا دعویٰ بہت کم لوگ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے ان کی ناقدری بھی اتنی کی ہے کہ شاید ہی کسی کلاکار کی کی ہوگی۔ لگ بھگ بیس برس سے طلعت گوشہ نشینی پر مجبور ہیں۔ ہمارے موسیقاروں نے جیسے انھیں بھلا کر رکھ دیا ہے۔ اچھی آوازوں کی کساد بازاری کے اس دور میں بھی کسی کو ان کی یاد نہیں آتی۔

لیکن کسی کی عظمت کا فیصلہ کوئی موسیقار یا فلمساز نہیں کرتا، بلکہ وقت کرتا ہے۔ اور وقت نے اپنا فیصلہ طلعت کے حق میں کب کا دے دیا ہے۔

طلعت محمود کی پیدائش لکھنؤ کے ایک باذوق اور فن کے دلدادہ گھرانے میں ہوئی۔ طلعت کا رجحان شروع ہی سے دنیا داری کی طرف کم اور شعر و نغمے کی طرف زیادہ تھا، انھیں غزلیں یاد کرنے اور گنگنانے کا بے حد شوق تھا۔ آہستہ آہستہ ان کی گنگناہٹ گیتوں کی شکل میں ڈھلنے لگی۔ اور ان کی آواز اپنے دوستوں کے حلقے میں مقبول ہوتی گئی طلعت کا غم پسند اور جذباتی مزاج اردو غزل کے ساتھ پوری

نغمے کا سفر

اردو سروس کا سلسلہ

طلعت محمود

ایس ایم شارق

طرح ہم آہنگ تھا۔ اس لیے انھوں نے اپنے لیے یہ ہی میدان منتخب کیا۔ اور اساتذہ فن کی چنیدہ غزلیں پرائیوٹ محفلوں میں سنانے لگے۔ لیکن طلعت کا فن ایک وسیع و عریض دنیا، اور بسیط فضاؤں کا متلاشی تھا، ان کی آواز کو ایک شہر کی چند محفلوں کے اندر محدود نہ رہنا تھا بلکہ شہروں شہروں ملکوں ملکوں میں لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچنا تھا۔ باہر کی دنیا سے طلعت کا پہلا تعارف ریڈیو لکھنؤ کے ذریعے ہوا۔

لیکن طلعت محمود کی بے چین طبیعت کو صرف ریڈیو پروگراموں سے قرار آنے والا نہیں تھا۔ وہ تو مزید وسعت اور پنہائیوں کے متلاشی تھے وہ تو پورے ملک میں اپنی آواز کا جادو جگانا چاہتے تھے۔ اور اس کے لیے فلم سے بہتر کون سا ذریعہ ہو سکتا تھا۔ اس لیے طلعت نے دنیائے فلم میں قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔ اور کلکتہ کی راہ لی۔ کلکتہ اس وقت اردو فلموں کا خاصہ بڑا مرکز تھا۔ فضلی برادران جیسے فلمساز کلکتہ ہی میں تھے۔ طلعت کلکتہ پہنچے تو وہاں کی دنیائے موسیقی نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ پہلا گیت ۱۹۴۱ء میں صدابند ہوا۔ گیت تھا "یہ سب دن ایک سماں ہیں"۔

اس وقت ہندوستان میں کندن لال سہگل کا طوطی بول رہا تھا۔ طلعت بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے، اور ان کے گیتوں پر سہگل کے انداز کا گہرا اور نمایاں اثر تھا۔ مگر طلعت ایک فن کار تھے، آہستہ آہستہ انھوں نے اپنا راستہ الگ بنا لیا۔ ان کی اپنی شناخت بن گئی۔ طلعت شروع سے غزل کے دلدادہ تھے۔ فلموں میں بھی غزل ہی نے ان کو شہرت بخشی۔

طلعت کے کمال اور فنی اظہار کے لیے کلکتہ کا دامن بھی تنگ ثابت ہوا۔ اور وہ زیادہ وسیع دنیا کے متلاشی ہو گئے۔ نئی منزلوں کی تلاش انھیں کشاں کشاں بمبئی لے آئی۔

طلعت کلکتے میں اپنے قدم جما چکے تھے۔ مگر بمبئی میں نئے تھے۔ اور کلکتہ کلکتہ تھا، بمبئی بمبئی تھی۔ یہاں طلعت سے پہلے محمد رفیع اور ہیمنت کمار جیسے فن کار موجود تھے۔ ایسے ماحول میں طلعت کو ایک بڑے بریک کی ضرورت تھی اور یہ موقع طلعت کو عظیم موسیقار نوشاد نے دیا۔

فلم تھی "بابل"، ایک ملاحی گیت تھا۔ اس گیت کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں طلعت کی سنگت کے لیے رفیع نے بھی اپنی آواز دی تھی۔

"بابل" میں طلعت کے کئی گیت تھے، گیت بہت مقبول ہوئے، بس پھر طلعت کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔ "بابل" میں طلعت محمود کی آواز نوشاد نے دلیپ کمار کے لیے استعمال کی تھی، عرصے تک طلعت اور دلیپ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم رہے۔ اور طلعت موسیقار نوشاد کے پسندیدہ گلوکار بنے رہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے موسیقاروں نے بھی طلعت کے اندر چھپے جوہروں کو پہچانا اور انھیں بھرپور موقع دیا۔

یکے بعد دیگر فلمیں ملتی گئیں، اور کامیابی طلعت کے قدم چومتی گئی، چراغ سے چراغ جلتا رہا اور طلعت کے نغموں کے قمقموں کی قطار دور تک روشن ہو گئی۔

دلِ ناداں، آرزو، ایک گاؤں کی کہانی، سونے کی چڑیا، ترانہ، لالہ رخ، داغ، دیوداس، ٹیکسی ڈرائیور، شمع جہاں آرا، حقیقت اور مرزا غالب، یہ صرف چند نام ہیں ان مقبول فلموں کے جنھیں طلعت کی آواز نے مالا مال کیا تھا۔

طلعت محمود نے پورے بیس برس تک پردہ سیمیں پر حکمرانی کی۔ پھر وقت بدل گیا۔ وقت کے ساتھ موسیقی کا مزاج بھی بدلا۔ طلعت بدلے ہوئے میلانات کے ساتھ خود کو بدلنے کو تیار نہ تھے۔ اس لیے گوشہ نشین ہو گئے۔

کندن لال سہگل، مکیش، ایس ڈی برمن، اور محمد رفیع جیسی بے مثل آوازوں کو ہم نے کھو دیا ہے، اب صرف ان کی یادیں اور ان کے صدابند گیتوں کا سرمایہ ہمارے پاس باقی ہے۔ لیکن طلعت کی پُرسوز آواز ہمارے درمیان موجود ہے۔ پھر بھی ہم نے اسے بھلا رکھا ہے۔ ان کی آواز آج بھی دل کے تاروں کو چھو سکتی ہے، روح کی گہرائیوں میں اتر سکتی ہے اور آج جبکہ پھر سے اچھے گیتوں کا عہد لوٹ آیا ہے طلعت کی آواز کا بہترین استعمال ہو سکتا ہے۔ لیکن انھیں کوئی موقع دینے کو تیار نہیں، ہم نے انھیں جیتے جی فراموش کر دیا ہے۔

گیتوں کے بدلتے ہوئے مزاج اور سنگیت کے تبدیل شدہ رجحان کے علاوہ بھی طلعت محمود کی گوشہ نشینی کی کئی وجوہات ہیں۔

روشن اور مدن موہن طلعت کے بڑے دلدادہ تھے، یہ دونوں اچھے موسیقار اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حسن لال بھگت رام بھی نہیں رہے۔ انل بسواس خود ہی ریٹائر ہو گئے۔ سی رام چندر جے دیو اور سجاد کے پاس اب کام نہیں لیکن نوشاد اور خیام جیسے موسیقاروں کو تو طلعت کو موقع دینا چاہیے۔

نوشاد نے دوبار کوشش بھی کی، فلم 'آدمی' میں طلعت کو محمد رفیع کے ساتھ گوایا۔ پھر 'پالکی' میں بھی وہ تمام گانے طلعت سے ہی گوانا چاہتے تھے، مگر بعض وجوہات کی بنا پر ایسا نہ ہو سکا۔

"جہاں آرا" طلعت کی آخری اہم فلم تھی۔ اس کے گیت آج بھی زندہ جاوید ہیں۔

گلوکاری کے علاوہ طلعت محمود نے اداکاری پر بھی توجہ کی۔ وہ خوبصورت اور وجیہہ تھے۔ ہدایت کار کاردار نے انھیں اپنی فلم "دلِ ناداں" میں ہیرو بنا دیا۔ مگر یہ فلم چل نہیں سکی۔ طلعت نے تقریباً آٹھ فلموں میں اداکاری کی۔ یہ فلمیں تھیں۔ دلِ ناداں، وارث، ڈاک بابو، رفتار، دیوالی کی رات، ایک گاؤں کی کہانی، لالہ رخ اور سونے کی چڑیا۔ لیکن طلعت محمود اداکار کے طور پر کامیاب نہیں ہو سکے اس لیے انھوں نے اداکاری کا خیال ترک کر کے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف اور صرف گلوکاری کی طرف لگانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے اسی ریاض، یکسوئی اور مستقل مزاجی کا نتیجہ تھا کہ انھیں بے پناہ مقبولیت اور شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ اور ان کے گیت آج بھی ہر سو گونج رہے ہیں۔

طلعت نے اپنے عہد کے سب ہی مشہور موسیقاروں کی ہدایت میں گیت گائے ہیں، حسن لال بھگت رام، کھیم چند پرکاش، انل بسواس، بلونتی رانی سے لے کر نوشاد، سچن دیو برمن، سی رام چندر، چترگپت اور جے دیو تک اور روشن اور مدن موہن سے لے کر شنکر جے کشن تک سبھی ان کے فن اور ان کے کمال کے معترف رہے ہیں۔

جب تک سورج کی تمازت، چاند کی نرم چاندنی اور ستاروں کی ٹھنڈی چھاؤں، پھولوں کی خوشبو اور ہواؤں کی مہک باقی رہے گی۔ تب تک گیت اور سنگیت کی چاہت بھی لوگوں کے دلوں میں موجود رہے گی، اور جب تک یہ چاہت رہے گی تب تک طلعت محمود کی آواز بھی اپنی بھرپور غنائیت اور سوز و گداز کے ساتھ باقی رہیگی۔

(اردو سروس سے نشر)

مزاح

بھائی صاحب اسکور کیا ہے؟

حامد ربانی

جس طرح آج تک یہ معمہ حل نہیں ہو سکا کہ آیا اس عالم ناپائدار میں چوزہ پہلے آیا یا انڈا۔ اسی طرح آج تک بڑے بڑے سائنسداں اس بات کا پتہ لگانے میں بری طرح ناکام ثابت ہوئے ہیں کہ آیا اس سرائے فانی میں پہلے حضرت انسان نے قدم رنجہ فرمایا یا کرکٹ کی ابتدا پہلے ہوئی۔ کچھ ماہرین ارضیات کی ناقص رائے یوں ہے کہ حضرت انسان نے جب پہلے پہل اس کرۂ ارضی کو اپنے قدموں سے مشرف کیا تو جس چیز پر سب سے پہلے اس کی نظر پڑی وہ کرکٹ کے وکٹ تھے اور یہ تمام دنیا کرکٹ پلے گراؤنڈ تھی۔ اور کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ نظام شمسی کے کسی اور سیارے پر کرکٹ ٹیسٹ میچ ہو رہا تھا کہ وہاں کے کسی عمران خان نے چھکا جو مارا تو گیند باؤنڈری سے باہر تھی۔ چنانچہ ایک صاحب گیند ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس عالم خاکی کی طرف آنکلے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ اور آج تک جانے کا نام نہیں لیا۔ لیجئے حل ہو گیا وہ معمہ جس کو آج تک کوئی سمجھ نہ سکا یعنی حضرت انسان کی ابتدائے آفرینش کب ہوئی اور کیسے ہوئی؟ آخر بڑی دیر کے بعد اس خاک کے پتلے نے اپنی اصلیت پہچان ہی لی۔ یہی وجہ ہے کہ کرکٹ آج شہرت اور مقبولیت کی جس بلندی پر ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ دنیا کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے دن میں کئی بار کرکٹ کی ثنا خوانی اتنی پابندی سے ہوتی ہے کہ کیا کسی مذہبی فریضہ کی ہوگی — کیا مجال کہ کرکٹ کی عالمی خبروں میں ذرا بھی بھول چوک ہو جائے —

آئے دن بڑے بڑے شہروں میں کرکٹ میچ ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب کسی خاص بڑے شہر میں کوئی میچ ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے شہر کے تمام راستے کرکٹ گراؤنڈ ہی کی طرف جاتے ہوں۔ میلوں تک لگی لمبی لمبی قطاروں کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے جیسے غربت، افلاس، بے روزگاری، مہنگائی نام کی کوئی چیز نہیں رہی۔ گویا اقتصادیات اور کرکٹ کا آپس میں گہرا تعلق ہو۔ شہر کا شہر کرکٹی بخار کی زد میں ہوتا ہے۔ پولیس کے ڈنڈے بھی لوگ شیر مادر سمجھ کر پی جاتے ہیں۔ دراصل کرکٹ آج کے انسان کی بنیادی ضرورت اور پیدائشی حق ہے جو حکومت اپنے عوام کی یہ بنیادی ضرورت پوری نہیں کر سکتی۔ اس حکومت کو برسر اقتدار رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔

ابھی پچھلے دنوں ہندو پاکستان کے درمیان ٹیسٹ میچ ہوئے۔ ان میچوں کے جراثیم جہاں جہاں تک پہونچے وہاں کے لوگوں کو فلیو کی طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کیا بابو کیا نواب۔ کیا بچہ۔ کیا بوڑھا۔ کرکٹ کے اس فلیو سے محفوظ نہ رہ سکے۔ سب کی آخری خواہش بس یہی تھی کہ کوئی انھیں یہ بتا دے کہ اسکور کیا ہے۔ گویا انھیں اگر اسکور کا پتہ نہ چل سکا تو شاید ان کا کئی پاؤنڈ وزن کم ہو جائیگا آج کل اسکول کے بچوں کا تو یہ حال ہے کہ کتابوں کے بجائے ان کے ہاتھوں میں کرکٹ بیٹ زیادہ نظر آتے ہیں۔ جس طرح مچھلی کا بچہ پیدا ہوتے ہی تیرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں انسان کا بچہ پیدا ہوتے ہی کرکٹ کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ آخر خدا کو بھی تو منہ دکھانا ہے اگر کرکٹ نہ کھیلا تو وہاں کس منہ سے جائیں گے۔ اور آپ یقین کیجئے ہم پر اس سے برا وقت کبھی نہیں آتا جب ہمارے شہر میں کرکٹ ٹیسٹ میچ شروع ہوتے ہیں۔ ایسے موقعے پر ہم تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً تمام دوستوں سے ملنا جلنا بند کر دیتے ہیں۔ ہر ایک سے یوں منہ چھپاتے پھرتے ہیں جیسے ہم نے کوئی بہت بڑا جرم کیا ہو۔ گھر کے ریڈیو کو مقفل کر دیتے ہیں۔ مبادا کوئی پڑوسی اسکور نہ پوچھ بیٹھے۔ پچھلے دنوں ہی کی بات ہے۔ میچوں کا موسم تھا۔ چاروں طرف کرکٹ کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ کمنٹری کے گھن گرج سے شہر کے در و دیوار لرز رہے تھے اور یہ ہمارا بالکل ذاتی خیال ہے کہ اگر پبلک کی کمنٹری سننے کی یہ بری عادت نہ بدلی تو ان شاء اللہ کچھ ہی سالوں میں شہر کی بہت سی بلڈنگیں کمنٹری کے جھٹکوں سے شہید ہو جائیں گی — تو ہم عرض کر رہے تھے کہ اس گھن گرج کے عالم میں ہم جیسے لاچار و ناچار انسان جو کرکٹ کا نام سنتے ہی لرز جاتے ہیں۔ ریڈیو ٹھیک کرنے والے کی دوکان سے اپنا منی ٹرانسسٹر ٹھیک کرا کر لا رہے تھے اور یہ محض حسن اتفاق تھا یا ہماری بدنصیبی کہ ایسے حالات میں ہم اپنا ٹرانسسٹر لے کر باہر نکلے۔ گویا ہم خود ہی لوگوں کو دعوت دے رہے تھے کہ آؤ ہم سے اسکور پوچھو۔ ہم نے اپنے اس منی ٹرانسسٹر کو یوں چھپا رکھا تھا جیسے وہ ہماری ملکیت نہ ہو۔ بلکہ کسی کا چرا کر لا رہے ہوں۔ ظاہر ہے ہمیں خطرہ صرف اس بات کا تھا کہ خدانخواستہ اگر کسی نے ہم سے اسکور پوچھ لیا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اور اسکور پوچھنے کا بھوت ہر آدمی پر اس بری طرح سوار تھا کہ بنی نوع انسان کا شاید ہی کوئی فرد اس سے بچا ہوا ہو۔ کبھی کبھی تو ہم گائے بھینسوں سے بھی کترا کر چلتے تھے۔ کیا بھروسہ کہیں یہ بھی نہ ہم سے اسکور پوچھ بیٹھیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ کرکٹ میچوں کے دنوں میں تو ہمارا ناطقہ ہی بند ہو جاتا ہے۔ خدا کی یہ وسیع و عریض زمین ہمارے اوپر تنگ ہو جاتی ہے چاروں طرف دشمن ہی دشمن دکھائی دیتے ہیں جس گلی جس دکان اور جس مکان سے گذرو بس ایک ہی صدا سنائی دیتی ہے — "بھائی صاحب! اسکور کیا ہے؟ — "انکل! اسکور کیا ہے؟" سبزی خریدنے جاؤ تو سبزی فروش اسکور پوچھے بغیر سبزی دینے کو تیار نہیں۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہماری دور رس نگاہیں، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دور بار نگاہیں مستقبل کی دنیا کو صاف صاف دیکھ رہی ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب کرکٹ کلچر اپنے عروج پر ہوگا۔ انسانی ارتقاء کے ماہرین جب ہزار دو ہزار سال گذرنے کے بعد کوٹلہ فیروز شاہ اور دوسرے پلے گراؤنڈز کی کھدائی کریں گے، تب انھیں معلوم ہوگا کہ انسانی ارتقاء کی تہذیب نہ صرف یہ کہ اسٹون ایج (حجری دور) سے گذری ہے۔ بلکہ کرکٹ ایج سے بھی گذری ہے۔ شاہ سرخیوں میں ایسی خبریں چھپا کریں گی کہ دلی کے فلاں گراؤنڈ سے تین ہزار سال پرانا ایک کرکٹ بیٹ برآمد ہوا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ وہی بیٹ ہے جس سے انڈین ٹیم کے کپتان نے ویسٹ انڈیز کی ٹیم کو ایک گھمسان کے مقابلے میں شکست دی تھی۔ یہ کرکٹ کلچر جس طرح سے آج پرورش پا رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کلچر زندگی کے ہر شعبہ کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا بلکہ ہماری ناقص رائے تو یہاں تک ہے کہ اگر لوگ بہت پہلے ہی کرکٹ کی اہمیت کو جان لیتے تو دنیا کی دو خوفناک جنگیں ہرگز نہ لڑی جاتیں اور لاکھوں انسان کتے بلیوں کی طرح مرنے سے بچ جاتے۔

مختلف ملکوں میں جس طرح سبز انقلاب، سفید انقلاب، اور سرخ انقلاب لائے جاتے ہیں اب صرف ایک انقلاب لانا باقی رہ گیا ہے اور وہ ہوگا کرکٹ انقلاب۔ جس کے نتیجے میں عوام الناس کو اور عوام الناس کی آل اولاد کو یہ فائدہ ہوگا کہ کرکٹ بیٹ، وکٹ اور گیندیں لکڑیوں کے بھاؤ تول کر بیچی جایا کریں گی تاکہ ایندھن کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور کرکٹ شائقین کو مہنگائی کی شکایت کا موقع بھی نہ مل سکے ہند و پاکستان کے درمیان حال ہی میں کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچوں سے یہ بات پوری طرح ثابت ہو گئی ہے کہ کرکٹ ہی دونوں ملکوں کے درمیان امن اور دوستی کی گارنٹی ہے۔ برسوں پرانی تلخی کرکٹ کے صرف چند میچوں سے دور ہو گئی۔ یہ کرکٹ ہی تھا جس نے دلی سے لے کر لاہور تک سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اور کروڑوں لوگوں کے دلوں پر اپنی کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ دنیا کے وہ تمام جغرافیائی اور علاقائی جھگڑے جو ابھی تک یو. این. او کے ایجنڈے میں شامل ہیں ان کا حل بھی صرف اور صرف کرکٹ کے ٹیسٹ میچوں میں مضمر ہے۔ اب یو. این. او کو مختلف ملکوں میں اپنی امن فوج کے دستے رکھنے کی بجائے کرکٹ ٹیسٹ میچوں کا انتظام کرنا ہوگا تاکہ روڈیشیا، جنوبی افریقہ اور فلسطین جیسے مسائل حل ہو سکیں اور دنیا کی فوجوں کو تباہ کن ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے بجائے امن عالم کے واحد نشان اور عالمی بھائی چارہ

(آگے صفحہ ۵۲ پر)

افسانہ

وفادار

قطب اللہ

رجّے جب شہر میں آیا تھا تو یہ خیال تھا، یہاں بڑا پیسہ ہے بھیڑ بھاڑ گھنی آبادی مصروفیت یہاں ایک آدمی دوسرے کو جانتا بھی نہیں اس کے پیسے اور کاروبار سے کسی کو کیا سروکار گاؤں میں تو ہر آدمی کا کچا چٹھا سب کی زبان پر ہوتا ہے۔ دوسری بات شہر میں لوگ پڑھے لکھے ضرور ہیں مگر گرہستی میں گاؤں والوں کی طرح اس کی نگرانی اور حفاظت میں جان نہیں دیتے رہتے ہیں لیکن جب شہر میں قدم رکھا تو اُسے سخت مایوسی ہوئی گھر گرہستی کی بات تو اور رہی یہاں بکس اور ٹرنکوں میں دو دو تالے لگے ہیں بڑی مضبوط تجوریاں گھروں میں ہوتی ہیں جسے کھولنا پہاڑ توڑنے سے کم نہیں۔

ایک دن وہ شہر کی ایک سنسان سڑک پر ایک عورت کا ہینڈ بیگ چھین کر بھاگا تھا۔ مقصد میں تو کامیاب ہو گیا مگر جب اُسے کھول کر دیکھا تو اس میں سنیما کے دو ٹکٹ ایک پانچ کا نوٹ اس کے علاوہ لپ اسٹک چھوٹا سا ایک آئینہ میلا سا ایک رومال بھی رکھا تھا۔ رجّے نے پانچ روپیہ کا نوٹ تو جیب میں رکھا اور ایک بھدّی سی گالی دے کر سامان گومتی میں پھینک دیا۔ دوسرے دن گومتی کے پل پر شام کے وقت ایک خوبصورت لڑکی نظر آئی۔ تنہا ہاتھوں میں کچھ کتابیں لیے چل رہی تھی رجّے کی آنکھوں میں اُس وقت چمک پیدا ہو گئی جب اس کی سروی گردن پر نظر پڑی ایک خوبصورت سونے کی چین اس کو دعوت دے رہی تھی کانوں میں دو خوبصورت سنہرے بندے بھی پہن رکھے تھے جس کے نگ جگمگا رہے تھے شاید یہ ہیرے کے ہوں

تھوڑی دور تک وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا مگر جب دیکھا کہ وہ حضرت گنج کی طرف بڑھ رہی ہے اور خطرہ کا کچھ احساس کر کے رکشا کرنا چاہتی ہے تو بغیر وقت ضائع کیے موقع کا فائدہ اٹھا کر گلے کی زنجیر نوچ کر نو دو گیارہ ہو گیا، لڑکی چیخ رہی تھی مگر وہ گومتی کے کنارے لگے گھاس پھونس کا سہارا لے کر غائب ہو گیا تھا۔

اس دن بھی قسمت نے اس کے ساتھ مزاق کیا، کمبخت وہ سنہری چین بھی نقلی تھی وہ جھنجھلا گیا، شہر میں کوئی چیز اصلی بھی ہے؟ جو دیکھو وہ نقلی ہے۔ پہننا اوڑھنا، بات چیت کا ڈھنگ بھی نقلی ہے۔ پہلے دن خوبصورت گوری گوری لڑکیوں اور عورتوں کو قیمتی ساریوں اور زیورات میں ملبوس دیکھ کر اس کی آنکھیں چوندھیا گئیں تھیں۔ سوچا تھا بہت جلد یہ سب اپنے پاس کھنچ کر آ جائیں گی لیکن دو دن کے تجربے کے بعد اسے ہنسی آ رہی تھی۔ ہر چیز تو یہاں نقلی ہے۔ حسن و جوانی بھی نقلی ہے۔ نقلی بال، نقلی چہرے، نقلی بھویں، نقلی ٹانگیں، نقلی دانت، ہو نہ ہو انسانوں کے دل بھی نقلی ہیں۔

آج وہ دو دن سے بھوکا تھا اس سے پہلے شہر آتے وقت اس نے ٹرین میں ایک دیہاتی کی گٹھری ماری تھی جس میں چوڑے اور اصلی گھی کے لڈّو بندھے تھے اس کے سہارے تین دن اس نے گزارا کیا اور اب تک کمائی کچھ نہیں ہو پائی تھی۔ دو کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ اب اسے اپنے ہم پیشہ افراد کی تلاش ہوئی۔ وہ دانے دانے کا محتاج تھا ان سے رابطہ قائم کیے بنا کچھ ہونے والا نہیں تھا، ایک دارو کے اڈّے پر جا نکلا اس کی تجربہ کار نگاہوں نے دھوکا نہیں کھایا تین چار رنداروں کو پہچان لیا پاس گیا بات چیت کی تو پتہ چلا کہ وہ شہر کے لیے کسی طرح بھی فٹ نہیں وہ ابھی بہت پیچھے ہے اس کے ہم پیشہ لوگ نئے نئے طریقے اپنا چکے ہیں ان کے پاس اچھے قسم کے آلات ہیں جو پلک جھپکتے ہی شیشہ اور تجوریاں کاٹ دیتے ہیں کچھ لوگوں کے پاس تو گاڑیاں تک ہیں گٹھری مارنے اور زنجیر کھینچنے کا کام نہیں کرتے اس میں کچھ مزا نہیں رہا یہ لوگ تو فیشن بنا کر چلتے ہیں کوئی بھانپ نہیں سکتا بنکوں اور دکانوں سے رقم لے کر چلتے ہوئے سیٹھوں کو لوٹنے میں بڑا فائدہ ہے۔

رجّے کو ان لوگوں نے بڑی حقارت سے دیکھ کر دھتکار دیا اس کا وجود ان لوگوں کو کسی حلوائی کی دکان پر خارش زدہ کتے سے زیادہ نہیں لگا۔ وہ چپ چاپ واپس لوٹ آیا۔ اب سوال تھا کہ کہاں جائے۔ گاؤں تو واپس جا نہیں سکتا پولیس بہت پریشان کرنے لگی تھی۔ کچھ دنوں اس پیشہ کو ترک کر کے اس نے مزدوری بھی کی تب بھی اسے تھانہ پر بلایا جاتا تھا۔ علاقہ میں چوری کہیں بھی ہو بید سے اس کی پیٹھ لال کی جاتی تھی۔ غصہ میں جھنجھلا کر اس نے شہر کی راہ لی اور طے کر لیا اس پیشہ کو چھوڑنا نہیں ہے جیب نہ کرنے پر بھی میری ہی ہڈی توڑی جاتی ہے تو کرنے میں کیا شرم۔

شام ہو چلی تھی سڑکوں پر جہاں جہاں بلب لگے تھے روشن ہو چکے تھے باقی جگہوں پر اندھیرا تھا وہ پیٹ کی آگ بجھانے کی کون سی جتن کرے؟ کل دوپہر سے پیٹ میں ایک دانہ نہیں گیا تھا اور اب ۲۴ گھنٹے ہونے کو آ رہے تھے وہ بھوکا تھا۔ صرف نل کا پانی پی پی کر اب تک زندہ تھا۔ ریلوے اسٹیشن سے جہاں وہ سویا کرتا تھا آج بھگا دیا گیا تھا، جھاڑو لگانے والا جمعدار اس سے پیسے مانگ رہا تھا ہر سونے والا اس کو ایک مخصوص رقم دیتا ہے لیکن اس کے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی اس لیے وہاں سے بھگا دیا جمعدار بولا تھا سالے چور لگتے ہو اب ادھر کبھی منھ نہ دکھانا ورنہ پولیس میں لے چلوں گا۔ وہ چپ چاپ کندھے پر انگوچھا ٹھیک کرتا ہوا چلا آیا۔ اس وقت جہاں وہ کھڑا تھا سامنے ایک کرانا کی دکان تھی۔ سیٹھ شاید جانا چاہتا تھا دروازے بند کیے جا رہے تھے پرانے دروازہ پر بڑی مشہور کمپنی کے کئی ایک مضبوط تالے سجا دیے گئے۔ سیٹھ کو ایک آدمی اسکوٹر پر پیچھے بٹھا کر لے کر چلا گیا۔ اب اس دکان میں بچا ہی کیا ہوگا صرف دھنیا نمک اور مرچ کے۔

بھوک اس کی بہت تیز ہو گئی تھی شہر میں ہزاروں ہوٹل تھے بازار کھانے پینے کے سامان سے بھرا پڑا تھا۔ مگر مفت تو کوئی چیز نہیں ملتی۔ تو کیا بھیک مانگے؟

نہیں نہیں اس سے تو مر جانا اچھا ہے۔

وہ کھڑے کھڑے اکتا گیا اور ایک طرف کو یوں ہی چلنے لگا۔ پیدل چلا ہی نہیں جا رہا تھا کتنا پانی پیا جائے اب تو خالی پانی بھی پیٹ میں کانٹے کی طرح چبھنے لگا تھا۔

سامنے چوراہے پر تین چار کانسٹبل کھڑے تھے وہ ٹھٹھک گیا حالانکہ وہ لوگ اُسے کیا جانیں لیکن پھر اس نے سوچا نہیں نہیں ان لوگوں کے سایہ سے بھی جتنا دور رہا جائے بہتر ہے وہ راستہ کاٹ کر بغل کی ایک گلی میں ہو لیا۔ بڑی دیر تک اندھیری تنگ گلی میں چلتا رہا پھر ایک کشادہ سڑک پر نکل آیا۔ سڑک کی دوسری طرف ایک پارک تھا اور پارک کے اس پار ایک کالونی تھی وہ سڑک پار کر کے پارک کے اندر چلا گیا ایک خالی بنچ پر بیٹھ گیا سامنے کالونی کے فلیٹوں میں روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ ریڈیو پر گانے بج رہے تھے ٹیلی ویژن سے کسی نیتا کی تقریر آ رہی تھی۔ اس علاقے میں سکون اور خوش حالی تھی۔

رجّے اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا کب تک اس طرح زندہ رہا جا سکتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہوگا یہاں اس پیشہ میں دال گلنے والی نہیں

گاؤں جا نہیں سکتا پھر اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ کچھ اور کیا جائے۔ وہ لیٹ گیا آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔ ٹھیک ہے صبح دیکھا جائے گا۔ لیکن نیند نہیں آئی پیٹ میں جو آگ دہک رہی تھی۔ وہ اُٹھ بیٹھا۔ اب کالونی میں سناٹے کا راج تھا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن چیخ پکار کر خاموش ہو چکے تھے۔ بہت سے گھروں میں اندھیرا ہو گیا تھا۔ اس کی رگیں پھر پھڑکنے لگیں اور نہ جانے کہاں سے اس میں طاقت عود کر آئی۔ وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا۔ اور دھیرے سے کالونی میں ٹہل گیا۔ گھروں کے دروازے بند تھے کوئی چوکیدار گشت پر تھا اس کے سیٹی کی آواز سنائی پڑ رہی تھی۔ کسی کسی گھر میں کتّے پلے تھے جو سایہ دیکھ کر جھپٹ پڑنے کو تیار کھڑے تھے اس نے کالونی کے سب سے کنارے والے فلیٹوں کا رُخ کیا وہاں اشوک کے گھنے درخت کھڑے تھے وہ پیڑوں کے نیچے اندھیرے میں کھڑے ہو کر ایک فلیٹ جو بہت پاس میں تھا اس کی بو سونگھنے لگا یہاں کتے تو نہیں تھے لوگ بھی سو رہے تھے

باہری دروازہ کو بند ہے اس نے دروازہ کا رخ کیا۔ دھکا دے کر دیکھا تو وہ بھی مضبوطی سے بند تھا البتہ چہار دیواری پر نہ تو تار لگے تھے اور نہ ہی شیشے کے ٹکڑے لیکن کافی اونچی تھی۔ اس نے ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں چاروں طرف کا جائزہ لیا ہر طرح سے جب اطمینان ہو گیا تو وہ آہستہ سے ایک پیڑ پر چڑھ گیا اور ایک شاخ جو چہار دیواری سے بہت قریب تھی اس کے سہارے دیوار پر اور پھر پلک جھپکتے ہی اندر صحن میں کھڑا تھا۔ رجے کے جسم کا ایک ایک رواں حساس ہو گیا تھا۔ خطرہ کو بھانپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن جب اطمینان ہو گیا کہ گھر کے مکیں جاگ نہیں رہے ہیں تو ایک گہری اطمینان کی سانس لی لیکن اس کا یہ اندازہ غلط نکلا گھر میں ایک کمرہ میں روشنی ہو رہی تھی وہ پھر ایک بار دیوار سے چپک کر جہاں ذرا اندھیرا تھا اس کمرہ کا جائزہ لینے لگا اس کمرہ میں بھی کوئی نہیں اس میں برتن اور چولھا صاف نظر آ رہا تھا شاید باورچی خانہ تھا۔ اس نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ آہستہ سے عقبی دروازے کی سٹکنی اندر سے کھول دی اب وہ آسانی سے باہر نکل سکتا تھا۔ باورچی خانہ میں کوئی نہیں تھا۔ بیڈ روم میں ہلکی نیلی روشنی پھیلی تھی مسہری پر ایک جوڑا بے ترتیبی سے پڑا سو رہا تھا۔ بغل میں ایک ٹیبل فین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پھینک رہا تھا دونوں میاں بیوی بڑی گہری نیند میں تھے۔ اس نے اس چھوٹے سے فلیٹ کا جلدی جلدی جائزہ لینا شروع کیا۔ اُن میاں بیوی کے علاوہ فلیٹ میں تیسرا کوئی نہیں تھا۔ بیڈ روم میں اس نے جلدی سے الماری جو کھلی تھی اس کے خانوں اور چھوٹے موٹے ڈبوں کو کھول کھول کر دیکھ لیا نقدی یا زیور نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ بہ مشکل دو تین پُرانی ساڑیاں اور کرتے اور پاجامے جگہ جگہ سے پھٹے تھے مل گئے۔

اس نے میاں بیوی کو غور سے دیکھا خاص کر عورت کو، شاید کوئی قیمتی زیور پہنے ہو مگر اس کا گلا ناک ہاتھ سب خالی تھے عورت اچھے شکل وصورت کی تھی مرد کا عورت کے ہاتھ پر اس کی چوڑیوں کو چھو رہا تھا۔ پنکھے کی ہوا سے عورت کے بال بکھر کر چہرے پر پھیل رہے تھے۔ دو ایک لٹیں اس کے شوہر کے شانوں پر بکھر گئی تھیں شاید دونوں بہت تھکے تھے اس لیے کہ بہت بے خبری کے عالم میں سو رہے تھے اسے اب ذرا اطمینان ہوا پیٹ کی آگ بھڑک رہی تھی تھوڑی دیر کے لیے مدھم پڑنے کے بعد اب پھر مشتعل ہو رہی تھی وہ باورچیخانہ میں آ گیا لیکن اس کے کان بیڈ روم کی طرف تھے ذرا سی کھٹ پٹ ہو کہ نو دو گیارہ ہو لے باورچی خانہ میں کوئی خاص برتن نہیں نظر آئے سوائے دو تین اسٹیل کی تھالیاں اور دو ایک پیتل کے بھگونے۔ اس نے سارے برتن الٹ پلٹ ڈالے مگر کھانے کو بھی کوئی چیز نہیں ملی نعمت خانہ پر چینی کی پیالیوں کے درمیان کوئی چیز ڈھکی نظر آئی اس نے جلدی سے اٹھا کر دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی ایک اسٹیل کے پیالے میں کھیر ڈھکی رکھی تھی۔ اسے لے کر وہ بیڈ روم کے پاس دروازے پر دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا تاکہ میاں بیوی پر نظر رہے اور جلدی جلدی کھیر کھانے لگا۔ ساتھ ساتھ منصوبہ بھی تیار کر رہا تھا۔ کیا کیا سامان یہاں سے لے جائے یہاں تو کچھ بھی نہیں۔ پھر طے کیا چلو یہیں پرانی ساڑیوں میں پیتل کے بھگونے اور اسٹیل کی تھالیاں لپیٹ کر لیتا چلوں۔ سالے بالکل بھِنیچر لگتے ہیں۔ ایک دمڑی بھی نہیں بنتے ہیں افسر۔ وہ کھیر کھاتا جا رہا تھا اور میاں بیوی پر گہری نظریں جما کر ہر آنے والے خطرے کے لیے تیار بھی تھا۔ کھیر میں کچھ ترشی کا بھی احساس ہوا مگر اتنی فرلداربی تھی اور بھوک اتنی سخت لگی تھی کہ اس کی پروا کیے بغیر سب چٹ کر گیا وہ پیالے کو انگلیوں سے پوچھ کر چاٹ رہا تھا کہ اسے عجیب سی غنودگی کا احساس ہوا۔ اس کی پلکیں بھاری ہونے لگیں ہاتھوں پیروں میں جان نہیں رہی اور اسٹیل کا پیالہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر جھناک سے فرش پر گر پڑا وہ بھاگنا چاہتا تھا مگر قدم اٹھے بھی نہیں لیکن پھر اسے اطمینان ہو گیا کیونکہ میاں بیوی میں سے کوئی نہیں جاگا۔ وہ اسی جگہ بیٹھ گیا اس نے سوچا شاید زیادہ دیر تک بھوکا رہنے کے بعد پیٹ میں جو تھوڑا سا گیا تھا اس کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے وہ اسی جگہ بیٹھ گیا آنکھیں بند ہونے لگیں پنکھے کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا لگی اور وہیں ٹانگیں پسار کر سو گیا۔

صبح ۱۰ بجے قریب پوری لیبر کالونی ڈی بلاک میں ۸ نمبر فلیٹ کے سامنے بھیڑ لگائے کھڑی تھی اندر جانے کی کسی میں ہمت نہیں تھی پولیس کی گاڑیاں جن پر وائرلیس کے ایریل بلند ہو رہے تھے بھاگ دوڑ کر رہی تھیں۔ فلیٹ کے اندر پولیس کے اعلیٰ افسران ہی جا رہے تھے۔ ایک فوٹو گرافر اندر کی تصویریں کھینچ رہا تھا۔ شہر کے مشہور اخبار کے ایک صحافی نے مع اپنی بیوی کے خودکشی کر لی تھی۔ دونوں کی لاشیں مسہری پر پڑیں تھیں۔ بغل میں پنکھا چل رہا تھا لگ رہا تھا دونوں گہری نیند میں ہیں۔ پاس کے ٹیبل پر ڈائری تھی جس میں تحریر تھا۔ اخبار میں سال بھر سے تالا بندی ہے بیکاری نے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ ایک ایک پیسہ بچا کر رکھا تھا ختم ہو چکا ہے۔ بیوی کے زیورات بک چکے ہیں اب اگلے ماہ فلیٹ کا کرایہ بجلی کا بل کہاں سے ادا ہو گا۔ مزدور یونین کا سکریٹری ہونے کے ناطے کوئی کام دینے کو تیار نہیں ہم دونوں تین دن سے فاقہ کر رہے ہیں۔ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا اچھا نہیں لگتا آج رما کا منگل سوتر بیچ کر کچھ قرضہ تھا اسے چکا دیا ہے باقی پیسے کی رما نے کھیر بنائی ہے اس میں زہر ملایا ہے رما کھیر بہت اچھا پکاتی ہے مجھے بہت پسند ہے اور اب ہم دونوں کھا کر اطمینان سے سو رہے ہیں۔

خبردار ڈسٹرب نہ کیجیے گا۔

نوجوان جوڑے کی موت پر ساری کالونی اداس تھی، پولیس رپورٹ تیار کر رہی تھی۔ مگر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ تیسرا کون ہے جوان کے ساتھ اپنی زندگی نچھاور کر دی۔ پیچھے سے کوئی بول پڑا

گھر کا پُرانا وفادار نوکر ہو گا بھائی۔

(آکاشوانی لکھنؤ سے نشر)

بقیہ: جواہر لال نہرو

جواہر لال نہرو کو ہندوستانی عوام پر اتنا بھروسہ تھا کہ وہ یہ کہا کرتے کہ ہندوستان کے عوام ہی ہندوستان کی قسمت کے مالک ہیں انھوں نے ہندوستان سے تعلق رکھنے والوں سے کہا کہ آرام حرام ہے کام کرو محنت کرو اور مادر وطن کو خوش حالی کی منزل تک لے چلو۔

جواہر لال نہرو کی شخصیت ایک نور کی حیثیت رکھتی ہے جب تک وہ زندہ رہے اس سے نہ صرف ہندوستان نے بلکہ ساری دنیا نے فیض حاصل کیا جب وہ ساادی طور پر دنیا میں نہ رہے تب بھی ان کے افکار آج بھی نہ صرف ہمارے لیے بلکہ ساری دنیا کے لیے افکار عالیہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

جواہر لال نہرو نے ہندوستان اور ہندوستانی عوام سے محبت کی کہ وہ مرنے سے پہلے یہ وصیت کر چکے تھے کہ ان کی خاک کو ہندوستان کی دریاؤں اور ہندوستان کی دھرتی میں بکھیرنا اور اس طرح جواہر لال نہرو مر کر بھی ہندوستان کے چپہ چپہ میں سما گئے۔

(حیدرآباد سے نشر)

افسانہ

سریندر پرکاش

پریم چند کی کہانی کا ہوری اتنا بوڑھا ہو چکا تھا کہ اس کی پلکوں اور بھوؤں تک کے بال سفید ہو گئے تھے۔ کمر میں خم پڑ گیا تھا اور ہاتھوں کی نسیں سانولے کھردرے گوشت میں سے ابھر آئی تھیں۔

اس اثنا میں اس کے ہاں دو بیٹے ہوئے تھے جو اب نہیں رہے۔ ایک گنگا میں نہا رہا تھا کہ ڈوب گیا۔ اور دوسرا پولیس سے مقابلے میں مارا گیا۔ پولیس کے ساتھ اس کا مقابلہ کیوں ہوا۔ اس میں کچھ ایسی بتانے لائق بات نہیں۔ جب بھی کوئی آدمی اپنے وجود سے واقف ہوتا ہے اور اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی بے چینی محسوس کرنے لگتا ہے تو اس کا پولیس کے ساتھ مقابلہ ہو جانا قدرتی ہو جاتا ہے۔ بس ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ بھی ہوا تھا — اور بوڑھے ہوری کے ہاتھ ہل کے ہتھے کو تھامے ہوتے ایک بار ڈھیلے پڑے، ذرا کانپے اور پھر ان کی گرفت اپنے آپ مضبوط ہو گئی۔ اس نے بیلوں کو ہانک لگائی اور ہل کا پھل زمین کا سینہ چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

ان دونوں کی بیویاں تھیں اور آگے ان کے پانچ بچے تین گنگا میں ڈوبنے والے کے اور پانچ پولیس مقابلے میں مارے جانے والے کے۔ اب ان کی پرورش کا بار ہوری پر آن پڑا تھا۔ اور اس کے بوڑھے جسم میں خون زور سے گردش کرنے لگا تھا۔

اس دن آسمان سورج نکلنے سے پہلے کچھ زیادہ ہی سرخ تھا۔ اور ہوری کے آنگن کے کنویں کے گرد پانچوں بچے ننگ دھڑنگ بیٹھے نہا رہے تھے۔ اس کی بڑی بہو کنویں میں سے پانی نکال نکال کر ان پر باری باری انڈیل رہی تھی اور وہ اچھلتے ہوتے اپنا پنڈا ملتے پانی اچھال رہے تھے — چھوٹی بہو بڑی بڑی روٹیاں بنا کر چنگیری میں ڈال رہی تھی، اور ہوری اندر کپڑے بدل کر پگڑی باندھ رہا تھا۔ پگڑی باندھ کر اس نے طاقچے میں رکھے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا، سارے چہرے پر لکیریں پھیل گئیں تھیں۔ اس نے قریب ہی ٹنگی ہوئی ہنومان جی کی چھوٹی سی تصویر کے سامنے آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر سر جھکایا اور پھر دروازے میں سے گذر کر باہر آنگن میں آ گیا۔

"سب تیار ہیں؟" اس نے قدرے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہاں باپو —!" سب بچے ایک ساتھ بول اٹھے،

بہوؤں نے اپنے سروں پر پلّو درست کیے اور ان کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ ہوری نے دیکھا ابھی کوئی بھی تیار نہیں۔ سب جھوٹ بول رہے تھے — اس نے سوچا جھوٹ ہماری زندگی کے لیے کتنا ضروری ہے۔ اگر بھگوان نے ہمیں جھوٹ جیسی نعمت نہ دی ہوتی تو لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگ جاتے۔ ان کے پاس جینے کا کوئی بہانہ نہ رہ جاتا ہم پہلے جھوٹ بولتے ہیں اور پھر اسے سچ ثابت کرنے کی کوشش میں دیر تک زندہ رہتے ہیں۔

ہوری کے پوتے پوتیاں اور بہوئیں۔ ابھی، ابھی بولے ہوئے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں پوری تندہی سے جٹ گئیں۔ جب تک ہوری نے ایک کونے میں پڑے کٹائی کے اوزار نکالے۔ اور اب وہ سچ مچ تیار ہو چکے تھے۔

ان کا کھیت لہلہا اٹھا تھا، فصل پک گئی تھی اور آج کٹائی کا دن تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی تہوار ہو سب بڑے چاؤ سے جلد از جلد کھیت پر پہنچنے کی کوشش میں تھے کہ انھوں نے دیکھا کہ سورج کی سنہری کرنوں نے سارے گھر کو اپنے جادو میں جکڑ لیا ہے۔

ہوری نے انگوچھا کندھے پر رکھتے ہوئے سوچا۔ کتنا اچھا سمے آ پہنچا ہے۔ نہ اہلمد کی دھونس، نہ بنیئے کا کھٹکا نہ انگریز کی زور زبردستی اور نہ زمیندار کا حصہ۔ اس کی نظروں کے سامنے ہرے ہرے خوشے جھوم اٹھے۔

"چلو باپو—" اس کے بڑے پوتے نے اس کی انگلی پکڑ لی۔ باقی بچے اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئے بڑی بہو نے کوٹھری کا دروازہ بند کیا اور روٹیوں کی پوٹلی سر پر رکھی؛

بجرنگ بلی کا نام لے کر سب باہر کی چاردیواری والے دروازے میں سے نکل کر گلی میں آ گئے اور پھر دائیں طرف مڑ کر اپنے کھیت کی طرف بڑھنے لگے۔

گاؤں کی گلیوں گلیاروں میں چہل پہل شروع ہو چکی تھی۔ لوگ کھیتوں کو آ جا رہے تھے سب کے دلوں میں مسرت کے انار پھوٹتے محسوس ہو رہے تھے۔ سب کی آنکھیں پکی فصلیں دیکھ کر چمک رہی تھیں۔ ہوری کو لگا جیسے زندگی کل سے آج ذرا مختلف ہے۔ اس نے پلٹ کر اپنے پیچھے آتے ہوئے بچوں کو دیکھا، وہ بالکل ویسے ہی لگ رہے تھے، جیسے کسان کے بچے ہوتے ہیں، سانولے مریل سے — جو جیپ گاڑی کے بھونپوں کی آواز اور موسم کی آہٹ سے ڈر جاتے ہیں — بہوئیں ویسی ہی تھیں جیسی کہ غریب کسان کی بیوہ عورتیں ہوتی ہیں۔ چہرے گھونگھٹوں میں چھپے ہوتے اور لباس کی ایک ایک سلوٹ میں غریبی جوؤں کی طرح چھپی بیٹھی۔

وہ سر جھکا کر پھر آگے بڑھنے لگا۔ گاؤں کے آخری مکان سے گذر کر آگے کھیت تھے۔ قریب ہی رہٹ خاموش کھڑا تھا۔ نیم کے درخت کے نیچے ایک کتا بے فکری سے سویا ہوا تھا۔ دور طویلے میں کچھ، گائیں بھینس چارہ کھا کر پھنکار رہے تھے۔ سامنے دور دور تک لہلہاتے ہوئے سنہری کھیت تھے، ان سب کھیتوں کے بعد ذرا دور۔ جب یہ کھیت ختم ہو جائیں گے اور پھر چھوٹا سا نالہ پار کر کے الگ تھلگ ہوری کا کھیت تھا۔ جس میں جھونا پک کر انگڑائیاں لے رہا تھا۔

وہ سب پگڈنڈیوں پر چلتے ہوتے دور سے ایسے لگ رہے تھے جیسے رنگ برنگے کیڑے سوکھی گھاس پر رینگ رہے ہوں — وہ سب اپنے کھیت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جس کے آگے تھل تھا، دور دور تک پھیلا ہوا تھل

جس میں کہیں ہریالی نظر نہیں آتی تھی۔ بس بے جان بھوری بے جان مٹی تھی، جس میں پاؤں رکھتے ہی دھنس جاتا تھا۔ اور مٹی یوں بھربھری ہو گئی تھی جیسے اس کے دونوں بیٹوں کی ہڈیاں چتا میں جل کر پھول بن گئیں تھیں اور پھر ہاتھ لگاتے ہی ریت کی طرح بکھر جاتی تھیں۔

وہ تھل دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا۔ ہوری کو یاد آیا کہ پچھلے پچاس برسوں میں وہ دو ہاتھ آگے بڑھ گیا تھا ہوری چاہتا تھا، جب تک بچے جوان ہوں وہ تھل اس کے کھیت تک نہ پہنچے، اور تب تک وہ خود کسی تھل کا حصہ بن چکا ہوگا

پگڈنڈیوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اور اس پر ہوری اور اس کے خاندان کے لوگوں کے حرکت کرتے ہوتے ننگے پاؤں.....

سورج آسمان کی مشرقی کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھ رہا تھا۔

چلتے چلتے ان کے پاؤں مٹی سے اَٹ گئے تھے۔ کئی اردگرد کے کھیتوں میں لوگ کٹائی کرنے میں مصروف تھے وہ آتے جاتے کو رام، رام کہتے اور پھر کسی انجانے جوش اور ولولے کے ساتھ ٹہنیوں کو درانتی سے کاٹ کر ایک طرف رکھ دیتے۔

انھوں نے باری، باری نالہ پار کیا۔ نالے میں پانی نام کو بھی نہ بہہ رہا تھا۔ اندر کی ریت ملی مٹی بالکل خشک ہو چکی تھی اور اس پر عجیب و غریب نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ پانی کے پاؤں کے نشان تھے۔ اور سامنے لہلہاتا ہوا کھیت نظر آ رہا تھا۔ سب کے دل بلیّوں اچھلنے لگے فصل کٹے گی تو ان کا آنگن بھوس سے بھر جائے گا اور کوٹھری اناج سے۔ پھر کھٹیا پر بیٹھ کر بھات کھانے کا مزہ آئے گا کیا ڈکاریں آئیں گی پیٹ بھر جانے کے بعد۔ ان سب نے ایک ہی بار سوچا۔

اچانک ہوری کے قدم رک گئے ـــــ وہ سب بھی رک گئے۔ ہوری کھیت کی طرف حیرانی سے دیکھ رہا تھا وہ سب ہوری کو اور کبھی اپنے کھیت کو دیکھ رہے تھے۔ کہ اچانک ہوری کے جسم میں جیسے بجلی کی سی پھرتی پیدا ہوئی۔ اس نے چند قدم آگے بڑھ کر بڑے جوش سے آواز لگائی۔

"ابے کون ہے... ے... ے ـــــ ؟"

اور پھر سب نے دیکھا کہ اُن کے کھیت میں پکی ہوئی فصل میں کچھ بے چینی کے آثار تھے۔ اب وہ سب ہوری کے پیچھے تیز تیز قدم بڑھانے لگے۔ ہوری پھر چلایا۔

"ابے کون ہے رے ـــــ بولتا کیوں نہیں ـــــ کون فصل کاٹ رہا ہے میری ـــــ ؟"

مگر کھیت میں سے کوئی جواب نہیں ملا ـــــ اب وہ قریب آ چکے تھے۔ اور دوسرے کونے پر درانتی چلنے کی سراپ، سراپ کی آواز بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔ سب قدرے سہم گئے، ہوری نے پھر ہمت کر کے للکارا۔

"کون ہے حرام کا جنا ـــــ بولتا کیوں نہیں ؟" اور اپنے ہاتھ میں پکڑی درانتی سونت لی۔

اچانک کھیت کے پرلے حصّے میں سے ایک ڈھانچہ سا ابھرا اور جیسے مسکرا کر انھیں دیکھنے لگا ہو۔ پھر اس کی آواز سنائی دی،

"میں ہوں ہوری کاکا ـــــ بجوکا!" اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی درانتی ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

سب کی مارے خوف کے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی ان کے رنگ زرد پڑ گئے۔ اور ہوری کے ہونٹوں پر گویا سفید پیپڑی سی جم گئی۔ کچھ دیر کے لیے وہ سب سکتے میں آ گئے اور بالکل خاموش کھڑے رہے۔ وہ کچھ دیر کتنی تھی ـــــ ؟ ایک پل، ایک صدی یا پھر ایک یُگ۔ اس کا ان میں سے کسی کو اندازہ نہیں ہوا ـــــ جب تک کہ انھوں نے ہوری کی غصّہ میں کانپتی ہوئی آواز نہ سنی انھیں اپنی زندگی کا احساس نہ ہوا۔

"تم..... بجوکا.... تم ـــــ ارے تم کو تو میں نے اپنے کھیت کی نگرانی کے لیے بنایا تھا۔ بانس کی پھانکوں سے۔ اور تم کو اس انگریز شکاری کے کپڑے پہنائے تھے جس کے شکار میں میرا باپ ہانکا لگاتا تھا۔ اور وہ جاتے ہوئے خوش ہو کر اپنے پھٹے ہوئے خاکی کپڑے میرے باپ کو دے گیا تھا۔ تیرا چہرہ میرے گھر کی بے کار ہانڈی سے بنا تھا اور اس پر اسی انگریز شکاری کا ٹوپا رکھ دیا تھا ارے تو بے جان پتلا میری فصل کاٹ رہا ہے؟"

ہوری کہتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اور بجوکا لگاتار ان کی طرف دیکھتا ہوا مسکرا رہا تھا ـــــ جیسے اس پر ہوری کی کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا ہو۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے انھوں نے دیکھا کہ فصل ایک چوتھائی کے قریب کٹ چکی ہے۔ اور بجوکا اس کے قریب، درانتی ہاتھ میں لیے کھڑا مسکرا رہا ہے ـــــ وہ سب حیران ہوتے۔ کہ اس کے پاس درانتی کہاں سے آ گئی ـــــ وہ کئی مہینوں سے اسے دیکھ رہے تھے بے جان بجوکا دونوں ہاتھوں سے خالی کھڑا رہتا تھا۔ مگر آج .... آج وہ آدمی لگ رہا تھا ـــــ گوشت پوست کا ان جیسا آدمی۔ یہ منظر دیکھ کر ہوری تو جیسے پاگل ہو اٹھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے ایک زوردار دھکا دیا ـــــ مگر بجوکا تو اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلا۔ البتّہ ہوری اپنے ہی زور کی مار کھا کر دور جا گرا ـــــ سب لوگ چیختے ہوئے ہوری کی طرف بڑھے۔ وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا ـــــ سب نے اسے سہارا دیا۔ اور اس نے خوفزدہ ہو کر بجوکا کی طرف دیکھتے ہوتے کہا۔

"تو.... تو مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہو چکا ہے بجوکا! مجھ سے....؟ جس نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اپنی فصل کی حفاظت کے واسطے۔"

بجوکا حسبِ معمول مسکرا رہا تھا، پھر بولا ـــــ "تم خواہ مخواہ خفا ہو رہے ہو ہوری کاکا۔ میں نے تو صرف اپنے حصّہ کی فصل کاٹی ہے۔ ایک چوتھائی ـــــ"

"لیکن تم کو کیا حق ہے میرے بچوں کا حصّہ لینے کا تم کون ہوتے ہو ؟"

"میرا حق ہے ہوری کاکا ـــــ کیونکہ میں ہوں۔ اور میں نے اس کھیت کی حفاظت کی ہے۔"

"لیکن میں نے تو تمہیں بے جان سمجھ کر یہاں کھڑا کیا تھا۔ اور بے جان چیز کا کوئی حق نہیں ہوتا ـــــ، تمہارے ہاتھ میں درانتی کہاں سے آ گئی ـــــ ؟"

بجوکا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا "تم بڑے بھولے ہو، ہوری کاکا۔ خود ہی مجھ سے باتیں کر رہے ہو اور خود ہی مجھے بے جان کہتے ہو۔ ؟"

"لیکن تم کو یہ درانتی اور زندگی کس نے دی۔ ؟ میں نے تو نہیں دی تھیں۔

"یہ مجھے آپ سے آپ مل گئی ـــــ جس دن تم نے مجھے بنانے کے لیے بانس کی پھانکیں چیری تھیں، انگریز شکاری کے پھٹے پرانے کپڑے پہنائے تھے۔ گھر کی بے کار ہانڈی پر میری آنکھیں، ناک، کان اور منہ بنایا تھا ـــــ اسی دن ان سب چیزوں میں زندگی کلبلا رہی تھی، اور یہ سب مل کر میں بنا، اور میں فصل کٹنے تک یہاں کھڑا رہا ـــــ اور ایک درانتی میرے وجود میں آہستہ آہستہ نکلتی رہی ـــــ اور جب وہ فصل پک گئی وہ درانتی میرے ہاتھ میں تھی۔ لیکن میں نے تمہاری امانت میں خیانت نہیں کی ـــــ میں آج کے دن کا انتظار کرتا رہا ـــــ اور آج جب تم اپنی فصل کاٹنے آئے ہو ـــــ میں نے اپنا حصّہ کاٹ لیا۔ اس میں بگڑنے کی کیا بات ہے ـــــ ؟" بجوکا نے آہستہ آہستہ سب کہا۔ تاکہ ان سب کو ان کی بات اچھی طرح سمجھ میں آ جائے۔

"نہیں یہ سب نہیں ہو سکتا۔ یہ سب سازش ہے میں تمہیں زندہ نہیں مانتا۔ یہ سب چھلاوا ہے۔ میں پنچایت سے اس کا فیصلہ کراؤں گا ـــــ تم درانتی پھینک دو ـــــ میں تمہیں ایک تنکا بھی لے جانے نہیں دونگا۔" ہوری چیخا۔ اور بجوکا نے مسکراتے ہوئے درانتی پھینک دی۔

گاؤں کے چوپال پر پنچایت لگی ـــــ پنچ اور سرپنچ سب موجود تھے۔ ہوری اپنے پوتے اور پوتیوں کے ساتھ بیچ میں بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ مارے غم کے مرجھایا ہوا تھا اس کی دونوں بہویں دوسری عورتوں کے ساتھ کھڑی تھیں ـــــ اور بجوکا کا انتظار تھا ـــــ آج پنچایت نے اپنا فیصلہ سنانا تھا۔ مقدمہ کے دونوں فریق اپنا اپنا بیان دے چکے تھے۔

آخر دُور سے بجوکا خراماں خراماں آتا دکھائی دیا۔ سب کی نظریں اُس طرف اٹھ گئیں۔ وہ ویسے ہی مسکراتا ہوا آ رہا تھا۔ جوں ہی وہ چوپال میں داخل ہوا۔ سب غیر ارادی طور پر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے سر تعظیماً جھک گئے۔ ہوری یہ تماشہ دیکھ کر تڑپ ہی تو اٹھا۔ اسے لگا جیسے بجوکا نے سارے گاؤں کے لوگوں کا ضمیر خرید لیا ہے، وہ اپنے آپ کو تیز پانی میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا بے بس آدمی محسوس کرنے لگا۔

آخر سرپنچ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ ہوری کا سارا وجود کانپنے لگا ـــــ اس نے پنچایت کے فیصلہ کو مجبوراً قبول کرتے ہوتے فصل کا چوتھائی حصّہ بجوکا کو دینا منظور کر لیا اور پھر کھڑا ہو کر اپنے پوتوں سے کہنے لگا۔

"سنو ـــــ یہ شاید ہماری زندگی کی آخری فصل ہے ابھی تمھیں کھیت سے کچھ دوری پر ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اپنی فصل کی حفاظت کے لیے پھر کبھی بجوکا نہ بنانا ـــــ اگلے برس جب ہل چلیں گے ـــــ بیج بویا جائے گا اور بارش کا امرت کھیت میں سے کونپلوں کو جنم دے گا تو مجھے بانس سے باندھ کر کھڑا کر دینا ـــــ بجوکا کی جگہ پر ـــــ

میں تب تک تمہاری فصلوں کی حفاظت کرونگا، جب تک ہل آگے بڑھ کر کھیت کی مٹی کو نگل نہیں لے گا، اور تمہارے کھیتوں کی مٹی بھُربھُری نہیں ہو جائے گی — مجھے وہاں سے ہٹانا نہیں — وہیں رہنے دینا — تاکہ جب لوگ دیکھیں تو انھیں یاد آئے کہ بجوکا نہیں بنانا — کہ بجوکا بے جان نہیں ہوتا — آپ سے آپ اسے زندگی مل جاتی ہے اور اس کا وجود اس کو درانتی تھما دیتا ہے اور اس کا فصل کی ایک چوتھائی پر حق ہو جاتا ہے۔"

ہوری نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اپنے کھیت کی طرف بڑھنے لگا، اس کے پوتے اور پوتیاں اس کے پیچھے تھے، اور پھر اس کی بہویں ان کے پیچھے گاؤں کے دوسرے لوگ سر جھکاتے چل رہے تھے۔

کھیت کے قریب پہنچ کر ہوری اچانک گرا اور ختم ہو گیا — اس کے پوتے اور پوتیوں نے اسے ایک بانس سے باندھنا شروع کیا — اور باقی سب لوگ یہ تماشہ دیکھتے رہے — بجوکا نے اپنے سر پر رکھا شکاری ٹوپا اتار کر سینے کے ساتھ لگا لیا اور اپنا سر جھکا دیا۔

سریندر پرکاش
۲۲/۱۱۴ ایم ای ایس کالونی
کالینا - بمبئی ۴۰۰۰۹۸

بقیہ: بھائی صاحب اسکور کیا ھے

کی آخری امید کرکٹ کے بیٹ اور وکٹوں سے مسلح کیا جائے اور جب کبھی امن عالم کو خطرہ لاحق ہو یا دنیا کی کوئی بھی بڑی طاقت اپنے بحری بیڑے کو حرکت دینے کی دھمکی دے تو یو۔ این او فوراً ہی اپنے اسٹیج سے خیر سگالی ٹیسٹ میچوں کا انتظام کرے۔ دروغ برگردن راوی جب چاند پر پہلا انسان پہونچا تو بتایا جاتا ہے کہ خفیہ طور پر وہ اپنے ساتھ ایک کرکٹ وکٹ بھی لے کر گیا تھا جس کو باقاعدہ وہاں نصب کیا گیا تھا۔ تاکہ اگر چاند کی زمین مخلوق اشرف المخلوقات کے خیر سگالی کے اس کل کائناتی نشان کو دیکھے تو فوراً ہی ابن آدم کے غریب خانے پر ٹیسٹ میچ کھیلنے کا پروگرام بنائے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس مخلوق نے بھائی چارے کا یہ عظیم نشان دیکھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اڑن طشتریوں کے ذریعہ انھوں نے میچ کے بارے میں سلسلہ جنبانی شروع کی ہے لیکن ابھی تک شاید انھیں کوئی مناسب پچ دکھائی نہیں دی۔ کبھی وہ اسے نیوزی لینڈ میں ڈھونڈتے ہیں تو کبھی کسی اور براعظم میں۔ کون جانے کب ان کو کوٹلہ فیروز شاہ کا پلے گراؤنڈ دکھائی دے جائے اور پھر برصغیر اور چاند کی مخلوق کا ایک زبردست ٹیسٹ میچ ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا اور کسی نے ہم سے اسکور پوچھ لیا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ ہمیں تو ابھی سے اسی بات کا غم کھائے جا رہا ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

دو روٹی کی قیمت

معین شاھد

للّو چپراسی میرے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

"صاب! ابھی کبھی غیر حاضری نہیں ہوگی۔ صاب! آپ مجھے معاف کر دیں۔"

"تم روزانہ یہی کہا کرتے ہو۔ اور روزانہ ہی کوئی نہ کوئی غلطی کرتے ہو۔ کبھی تو آفس وقت پر نہیں آتے ہو۔ کبھی کوٹھی پر بلاتا ہوں تو غائب ہو جاتے ہو۔ میں تمہیں نوکری سے برخاست کر دوں گا۔ سمجھے۔" میں اس پر چیخا۔ وہ تھر تھر کانپنے لگا اس کی تھر تھراہٹ اور اس کے جسم کی کپکپی ڈر اور خوف کی وجہ سے تھی یا سردی کی تیز و تند بھیانک لہر کی وجہ سے؛ اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ میں نے اسے بغور دیکھا۔ وہ ایک معمولی سی قمیص پہنے ہوئے تھا۔ اور کھدر کا پائجامہ۔

میں نے اس سے پوچھا "تم نے وہ سرکاری گرم کوٹ اور پینٹ کیا کیا۔؟"

میرے اس سوال سے معاً اس کی کپکپی اور تھرتھراہٹ دور ہو گئی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو مٹمٹاتے ہوئے کہا۔

"مائی باپ! اب آپ سے کیا چھپاؤں۔ آپ حاکم ہیں آپ میرے مالک ہیں۔ میری چھوکری کو لڑکا ہوا ہے نا اسپتال میں۔ اسپتال میں ڈاکٹرنی سو روپے مانگ رہی تھی۔ اس کی حالت غیر تھی مائی باپ۔ میں نے وہ گرم کوٹ اور پینٹ بیچ دیا اور بیچ کر چھوکری کی جان بچا لی۔"

میں دیکھا کہ اس کی پلکوں پر آنسوؤں کے قطرے لرز رہے ہیں جسے وہ مجھ سے چھپا کر اپنی قمیص کی آستین سے پوچھنا چاہتا تھا۔ میں نے دانستہ اپنی نظریں فائلوں پر جما دیں تاکہ مزید اسے اپنی مفلسی اور بدنصیبی کا احساس نہ ہو اور اسے مزید ندامت اور پشیمانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ للّو چپراسی غریب ہے تو کیا۔ ایک غریب کی خودداری اور شرافت بھی تو کمبخت بعض اوقات عود کر آتی ہے۔ جسے وہ اپنی بیش بہا پونجی کی طرح بچائے رکھتا ہے۔ اور اب جو للّو چپراسی کی چھتنار پلکوں پر آنسوؤں کے چند قطرے کے روپ میں، ایک سیٹھ کی بھاری بھرکم تجوری کی طرح اٹکی ہوئی تھی۔ اور جسے وہ زمین پر گرا کر اس بچی ہوئی پونجی کی عزت کو خاک میں ملانا نہیں چاہتا تھا۔ سو میں نے اسے مہلت دی کہ وہ اس پونجی کو سنبھال کر رکھ لے۔ اور میں چند منٹوں تک اپنی نظریں نیچی کیے فائلوں کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔

"کل تم نے شراب بھی ضرور پی ہوگی۔ گرم کوٹ اور پینٹ کے کچھ پیسے تم نے ضرور بچائے ہوں گے۔ اس پالے میں کیا تمہیں سردی نہیں معلوم ہوتی ہے؟"

"صاب! سردی تو خوب معلوم ہوتی ہے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کو سرکاری گرم کوٹ اور پینٹ پہنے دیکھتا ہوں میں چاہتا ہوں اس وقت صاب میں اپنی آنکھوں کو پھوڑ دوں۔ اور اسی لیے صاب! اب میں آپ سے کیا چھپاؤں تھوڑی سی لے لیتا ہوں۔ پی لینے کے بعد صاب کچھ بھی معلوم نہیں پڑتا۔ دنیا لاکھ کچوکے لگائے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔"

پھر اس نے ذرا رک کر کہا "آجکل صاب! سرکاری شراب خانہ بند ہو جانے کی وجہ سے خالص دیسی شراب ملتی ہے، پیسہ کم اور نشہ زیادہ۔

میں نے اس سے مزید کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں اس سے اور کچھ پوچھوں گا تو پھر وہ اپنی زندگی کے تمام رازوں کو میرے سامنے کھول کر رکھ دے گا۔ اور تب میں آفس میں کام نہ کر سکوں گا۔ میرا سارا دن للّو چپراسی کے دیے ہوئے اور دکھ درد کی نذر ہو جائیگا۔

میں نے آخری بار اسے ڈانٹا "جا۔ آفس میں کام ٹھیک سے کر۔"

لیکن وہ ہاتھ جوڑے میرے سامنے کھڑا رہا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اب عرض مدعا کرنے والا ہے۔ وہ میری اس کمزوری کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ کہ صاحب کا دل بڑا ہی کمزور ہے دیالو ہے۔ میری بپتا کو سن کر ان کا دل پسیج جاتا ہے۔ جب جب صاحب مجھ پر خفا ہوتے ہیں میرا کام بنا ہے۔ اسی لیے وہ کھڑا رہا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اب کیا کہنے والا ہے۔

"صاب! مہینہ کا آخری ہے صاب! چھوکری کیلئے

دوالانی ہے۔ سر۔ کچھ سر۔"

میں حسبِ معمول پھر بگڑا۔ "تو کیا میرے لیے مہینہ کا آخری ہفتہ نہیں ہے۔ اور پھر تم نے یہ ہر مہینہ مجھ سے روپے مانگنے کا یہ کون سا طریقہ سیکھ لیا ہے۔

کیا میں تیرے لیے کوٹھی سے جیب میں روپے لے کر چلتا ہوں"

وہ پھر کچھ نہیں بولا ـــــ اور سر نہوڑا کر آفس سے جانے لگا۔ یہ اس کا معمول تھا۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پانچ روپے کا ایک نوٹ نکالا۔ گھنٹی بجائی۔ بڑے بابو آئے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں نوٹ دیتے ہوئے کہا: "للو چپراسی کو دیدیجئے"

بڑے بابو نوٹ لے کر مسکرائے۔ وہ بھی جانتے تھے کہ آج للو چپراسی کو ڈانٹ پڑی ہوگی اور کوئی سزا ملنے کے عوض اسے یہ نوٹ انعام کے طور پر دیا جا رہا ہے۔ بڑے بابو ہمیشہ اس بات پر تعجب کرتے کہ عجب نئے صاحب آئے ہیں۔ ان سے آفس میں کسی کرمچاری کا دکھ دیکھا ہی نہیں جاتا۔ میرے اس رویے سے میری بیوی بھی پریشان تھی۔ اسے اس بات پر حیرانی تھی کہ مجھ میں نہ تو وہ افسرانہ شان ہے اور نہ وہ حاکمانہ رعب و دبدبہ جو اس کے ابا جان میں ابھی باقی ہے۔ میرے سسر آئی اے ایس افسر تھے۔ پانچ سال قبل ہی ریٹائر ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا بنگلہ ہزاری باغ میں بنوا لیا تھا۔ اور وہ اسی بنگلے میں اپنی اہلیہ کے ساتھ زندگی گذار رہے تھے۔ ان کے دو لڑکے تھے اور ایک لڑکی، ایک لڑکا امریکہ میں ڈاکٹر تھا اور دوسرا بحرین میں جاکر بس گیا تھا۔ رشیدہ مجھ سے بیاہی ہوئی تھی جسکی شادی چھ سال قبل ہوئی تھی۔ جب رشیدہ کے والد ریٹائر نہیں ہوئے تھے۔ رشیدہ چونکہ افسر شاہی ماحول کی پروردہ تھی اس لئے شروع شروع میں اسے میرا اس طرح رہنا کھٹکتا۔ اپنے دوستوں، غریب رشتہ داروں اور اسٹاف کے ساتھ میرے بے تکلفانہ مراسم اسے ایک آنکھ بھی نہیں بھاتے۔ اس نے ایک روز مجھ سے کہا۔

"آپ ڈائرکٹر ہیں۔ کلاس ون افسر آپ اپنے کو ذرا بھی ریزرو نہیں رکھتے۔"

"رشیدہ! ریزرویشن میری زندگی کے لیے موت ہے میں کسی سے بھی ریزرو نہیں رہ سکتا۔ میں کسی سے بھی ریزرو نہیں رہ سکتا۔ میں نے تو دوسروں سے صرف پیار کرنا سیکھا ہے۔ میرا دروانہ ہر ایک کے لیے کھلا ہوا ہے۔" میں نے اسے جواب دیا۔

"آپ کا یہ لاابالی پن اور لاپرواہ زندگی آپ کو لے ڈوبے گی۔ آپ افسر ہیں افسر کی طرح رہنا سیکھئے۔"

"مجھے افسر کی طرح رہنا مت سکھاؤ رشیدہ۔ جو افسر اپنے اوپر ہمیشہ اپنی افسری کا نقاب ڈالے رہتا ہے تو اس کے اندر کا انسان مر جاتا ہے۔ وہ ہنسنا بھی چاہتا ہے تو اس کے ہونٹوں پر مصنوعی مسکراہٹ رہتی ہے۔ میں اپنے آپ کو قتل کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے زندہ رکھو۔ کہ میں ایک افسر کے علاوہ ایک بھائی ایک بھائی ایک شوہر، ایک دوست، ایک رشتہ دار اور ایک انسان بھی تو ہوں۔" میں ذرا جذباتی ہوگیا۔

"جو افسر یا جو شخص اپنے سماج سے ہر وقت ہر جگہ ریزرو رہتا ہے تو جانتی ہو کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنے باپ۔ اپنے خاندان کے افراد سے بھی ریزرو رہنے لگتا ہے۔ اور تب اس وقت کا وجود ایک محدود دائرہ میں سمٹ کر رہ جاتا ہے۔ تنہائی کا کرب بھی نہیں سہہ سکتا۔"

پھر میں نے ذرا مسکرا کر، اس کی پیشانی پر جھومتی ہوئی لٹوں کو سنوارتے ہوئے کہا۔ "خود سپردگی کی کیفیت میں جو لذت اور آسودگی ہے، وہ خودنگری ہے، اجتناب اور احتیاط میں کہاں ـــــ"؟

رشیدہ بولی: "میرے ابا کو دیکھئے۔ انھوں نے اپنی ساری زندگی کس افسرانہ اور حاکمانہ شان سے گذاری۔ کیا مجال کہ کوئی اسٹاف یا کوئی چپراسی ان کے سامنے چھینک بھی لے۔ حتیٰ کے گھر کے لوگ بھی ان کے سامنے بات کرنے کی جرارت نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آفس سے گھر آتے تھے تو در و دیوار کو بھی سانپ سونگھ جایا کرتا تھا۔"

رشیدہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔

مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس، اپنی افسرانہ شان حاکمانہ درشتگی، اکھڑپن، خشک مزاجی اور اپنے اسٹاف نیز احباب اور غریب رشتہ داروں کے ساتھ اپنے کٹھور رویے کے لیے بدنام تھے۔ انھوں نے آج تک کسی پر رحم کرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ ایک ضلع کے کلکٹر بھی رہ چکے تھے۔ اس دور میں پورا ضلع ان کے بے رحمانہ سلوک کا شاکی تھا۔ انھوں نے آج تک نہ تو اپنے کسی غریب رشتہ دار کو آنکھ لگایا اور نہ کسی غریب ساتھی کو۔ ہاں البتہ حکومت میں ان کی فرض شناسی اور سرکار پرستی کا بڑا شہرہ تھا۔

ایک بار میں رشیدہ کو رخصتی کرانے سسرال گیا۔ بنگلہ میں عجب دہشت اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ایک خارش زدہ، بدشکل کتا باہر پورٹیکو میں بیٹھا ہوا تھا۔ جو مجھے دیکھ کر بھونکنے لگا کتے کے بھونکنے کی آواز سن کر مسٹر فہیم اللہ باہر نکلے۔ ان کے منہ میں سگار کا آخری حصہ آہستہ آہستہ ان کی زندگی کے باقیماندہ لمحوں کی طرح جلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ انھوں نے جب مجھے دیکھا تو کتے کو خاموش کیا اور پھر مجھے اندر لے گئے۔ اندر بڑے حال میں ایک صاحب دیہاتی وضع کے بیٹھے ہوئے تھے۔ تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ رشیدہ کے اپنے چھوٹے خالو ہیں جو نزدیک کے کسی دیہات میں رہتے ہیں۔ میں نے ان میں اپنائیت محسوس کی۔ بڑے خلیق اور ملنسار دکھائی دیے، میں نے ان کی خیریت دریافت کی۔ ان کے گھر والوں کا حال معلوم کیا۔ ان کے بچے اور بچیوں کے بارے میں تفصیل سے پوچھا تھوڑی ہی دیر کے بعد کھانے کا وقت ہوگیا۔ میرے قبلہ مجھے ڈائننگ روم میں لے جانے کے لیے آئے۔ میں نے خالو ابا کو بھی کھانے کیلئے لے جانا چاہا۔ تو اس وقت میرے قبلہ مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس نے بڑی حقارت آمیز آنکھوں سے انھیں گھورتے ہوئے کہا۔

"ان کو چھوڑیئے وہ بعد میں کھالیں گے۔" یہ بات مجھے بہت بری لگی۔ میں نے دل میں سوچا۔ یا اللہ میں کس بداخلاق گھرانے میں پھنس گیا۔ جہاں رشتہ ناطہ، برادری اور بھائی چارگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ریٹائر ہونے کے بعد مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس کی اکڑفوں باقی ہے۔ میں اس کے بعد کبھی بھی سسرال نہیں گیا۔

میں نے رشیدہ کو مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس کے گھر سے نکال کر ایک نیا ماحول عطا کیا

کے گھرانے سے نکال کر ایک نیا ماحول عطا کیا۔ ایک نئی زندگی سے روشناس کرایا۔ جہاں افسریت، حاکمیت کے عوض محبت، شرافت اور انسان دوستی کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ میں رشیدہ کو وہ آرام و آسائش نہیں پہنچا سکا جو اسے اپنے باپ کے ہاں حاصل تھی۔ اسے مہینہ کے آخر میں کوٹھی کا خرچ بڑی مشکلوں سے چلانا پڑتا۔ کیونکہ ہماری کوٹھی بیچ شہر میں واقع تھی۔ دیہات سے جو بھی اپنے پرائے شہر آتے وہ ہمارے ہی مہمان ہوتے۔ روزانہ ہی کوئی نہ کوئی مہمان ہمارے دسترخوان پر ضرور ہوتا۔ میری کوٹھی احباب اور غریب رشتہ داروں سے بھری رہتی۔ بےچاری رشیدہ پریشان پریشان رہتی۔ اسے بسا اوقات اپنی پڑوسن سے قرض لینا پڑتا۔

ایک روز جب آفس سے اپنی کوٹھی آیا۔ تو دیکھا کہ رشیدہ رو رہی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کے ابا کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور ابھی ابھی ٹیلیگرام آیا ہے۔ رشیدہ کو لے کر میں ہزاری باغ پہنچا۔ بنگلہ کے اندر جب داخل ہوا تو وہی ہو کا عالم۔ صرف بنگلہ کا پرانا خارش زدہ کتا بڑی بھیانک آواز میں رو رہا تھا۔ رشیدہ کے ساتھ جب کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ ساس سرہانے بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہم لوگوں کو دیکھ کر وہ بین کرنے لگیں اور چھاتی پیٹنے لگیں۔ مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس کی میت بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی۔ اور ان کی نعش پر نہ تو کوئی رونے والا تھا اور نہ اگربتی اور لوبان جلانے والا۔ میں نے فوراً شہر کے محلوں میں جاکر اپنے کچھ شناساؤں کو جاکر اس کی اطلاع دی۔ لوگ آتے اور پھر تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا۔ جب میت قبرستان لے جائی جا رہی تھی تو کاندھا دینے والوں میں مسٹر فہیم اللہ آئی اے ایس کا نہ تو کوئی اپنا رشتہ دار تھا اور نہ کوئی دوست اور نہ کوئی ادنیٰ چپراسی ـــــ صرف میرے چند جاننے والے شریک تھے۔ ان کے جنازہ میں البتہ ان کا پرانا خارش زدہ کتا ضرور شریک تھا جو بےچارہ کاندھا تو نہیں دے سکتا تھا لیکن جو اپنی برسوں کی وفاداری نبھانے کے لیے قبرستان کی طرف جنازہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ شاید وہ اپنے مالک کی دو روٹی کی قیمت چکانے گیا تھا جو اسے صبح و شام ملتی تھی۔

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

دلدل کے مسافر

شمیم صادقہ

ٹ کی منتظر تھی ۔۔۔
خوش تھی، اس کے اندر کھلنڈر پن اور
ا۔ ایک خود فراموشی اور ایک

شرتی تھی اور نہ اتنی امیڈیل۔
ل ایک ہنگامہ تھی۔ اور آج یہ سارے ہنگامے کس قدر یاد آرہے تھے ـــــ جیسے فراج مانگ رہے ہوں ـــــ

جب وہ پڑھتی تھی اس کی ایک مخصوص عادت تھی، روش پہ ٹہلنے کی۔ اس دن وہ یوں ہی ٹہل رہی تھی کہ محلے کے شیام نے اس کی طرف دیکھ کر پرزہ پھینکا تھا ـــــ اسے حیرت نہیں ہوئی تھی، کیونکہ کئی روز سے وہ دیکھ رہی تھی۔ شیام اس کے گھر کے گرد چکر لگایا کرتا ہے۔ اس لیے بغیر کسی حیرت کے اس نے پہلے شیام کو دیکھا، پھر پرزہ کو، پھر جیسے ہی وہ پرزہ اٹھانے کو جھکی، وہ تیزی سے بھاگ گیا ـــــ اس کی چال میں خوف بھی تھا اور عدم اعتماد بھی فریب بھی اور چھچھلاپن بھی ـــــ اسے بڑی کراہیت محسوس ہوئی اور اس نے پرزہ بغیر پڑھے ہی پھاڑ کر پھینک دیا ـــــ

اسے دیدی یاد آئیں جو اس کی آئیڈیل تھیں۔ وجیا ـــــ جنکی ہر ایک حرکت کو طلسماتی محویت کے ساتھ دیکھا کرتی تھی ـــــ مگر یہ طلسم ان کی شادی کے ہنگاموں میں یکبارگی ٹوٹ گیا ـــــ آخر وہ اتنی شانت اور گمبھیر کیسے ہیں۔ اور دنئے بھیا کی تصویر اس کی آنکھوں کے گرد پھرنے لگتی۔ اس کا گھر اتنا دقیانوسی نہیں تھا کہ کوئی کسی سے باتیں کرے یا نری ہو جاتے تو کوئی عنوان بھی ہو ـــــ مگر اس نے دیدی کی آنکھوں میں جو انجانی کیفیت دیکھی تھی، وہ کیا تھا ـــــ انھوں نے تو دنئے بھیا کا نام تک نہ لیا اور ایک نئی زندگی میں ڈوب کر رہ گئیں!

کمرے میں کوئی نہ تھا ـــــ نیما نے پہلی بار آئینے میں خود کو دیکھا، "کیا یہ میں ہوں؟" ـــــ کتنی پیاری لگ تھی وہ؟

لوگ کہا کرتے تھے وہ بالکل اپنی ماں کی طرح ہے ـــــ ماں! ـــــ

اس نے ایک کسک سی محسوس کی ـــــ اسے رخصت کرتے ہوئے کتنا رو رہی تھیں۔ حالانکہ انھوں نے اسے کبھی ویسا پیار نہیں دیا تھا ـــــ وہ تو اپنے پاپا ہی کی لاڈلی تھی ـــــ شاید اسی لیے جب بھی ماں کی پاپا سے لڑائی ہوتی وہ اسے اپنی ناراضگی کے اظہار کا وسیلہ بنا لیتیں۔ مگر ایسا کیوں؟ ۔ وہ براہ راست بھی تو اپنے غصے کا اظہار کر سکتی تھی ـــــ؟ خوف کی وجہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ جسمانی ذہنی معاشی، سماجی! ـــــ مگر شاید خوف کا احساس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ مذہبی تحفظ کی دیواریں توڑ کر بھی داخل ہو جاتا ہے گویا انسان کسی بھی لیبل کو، کبھی بھی کلی طور پر قبول نہیں کرتا ہے۔ باطن کا کوئی نہ کوئی حصہ کھلا رہ جاتا ہے ـــــ اور پھر وقت کی کوئی کروٹ اسی کھلے حصے کی سرچ لائٹ بن جاتی ہے ـــــ شاید اسی لیے اس نے کبھی ماں اور پاپا کو اکھٹے کھل کر ہنستے ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ کبھی اس گھر کو سمجھ ہی نہیں سکی، جہاں اس کی زندگی کا بہترین حصہ بیت گیا۔ جیسے سب کے سب پرچھائیوں میں جیا کرتے ہوں۔ ڈم لائٹ! ـــــ نہ صاف نظر آئے اور نہ بالکل اندھیرا ہی ہو ـــــ اور شخصیت کے استحکام کی تمنا تلوار کی دھار جیسی ہوتی ہے۔ آدمی اپنا اعتراف چاہتا ہے، ہر کسی سے، خصوصاً اس سے، جس سے وہ خود مرعوب ہو، اور اگر وہ اعتراف نہ کر سکے تو کسی سے بھی، اور یہ کسی کی طلب میں تلوار بے نیام جیسے انا اکثر ڈھلان سے گرتی ہی چلی جاتی ہے نیچے ـــــ نیچے ۔ اور نیچے ـــــ

اجے اور وجے! ـــــ پتہ نہیں کیسے ہوں۔ ناموں میں یکسانیت مگر اندر اندر سمتوں کا فاصلہ۔ وہ کتنے عجیب سے دن تھے۔ ہنگامہ ہی ہنگامہ۔ سمت نا آشنا۔ منزل ناشناس۔ لڑکیاں اس قدر بن سنور کے آئیں جیسے بیوٹی کانٹیسٹ میں آتی ہوں ـــــ یوں اسٹائل سے باتیں کرتیں جیسے موضوع کی نہیں، صرف آواز کی اہمیت ہو ـــــ لڑکے بھی اس طرح زور زور سے باتیں کرتے جیسے مخاطب سے زیادہ دوسروں کو متاثر کرنا چاہتے ہوں ـــــ اونچی آواز میں ایک دوسرے کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے وہ حیرت سے دیکھا کرتی ـــــ ان کے ذہن کا معیار کیا ہے؟ سبجیکٹ میٹر یا صرف آواز ـــــ ان کے درمیان دوستی کا رشتہ ہے یا دشمنی کا ـــــ

کچھ ہی عرصہ بعد، کیڑے کی طرح ایک خیال اس کے اندر در آیا۔ وہ اس قدر ان فٹ کیوں ہے؟ ـــــ جیسے بسنت، خود زرد پتوں کی شکل میں ٹوٹ کے بکھر جاتا ہے، مگر اپنے المیہ کا اعتراف کن کن سے چاہتا ہے ـــــ اس لیے اس نے بھی ہجوم کے رنگ کو اپنا لیا ـــــ حالانکہ ان خصوصیتوں کا تعلق فطرت سے ہوتا ہے۔ اکتسابی مزاج گملے میں لگائے ہوئے بیلے کے پودے کی طرح ہوتا۔ جس کی سفیدی پہ ہلکا پیلا پن بھی ہوتا ہے اور پنکھڑیوں میں ٹھٹھرن بھی ـــــ مگر یہ پودا، سیزن آتے ہی اس طرح پھولوں سے بھر جاتا ہے جیسے فطری غذا اسے ضرورت سے زیادہ ملی ہو ـــــ شاید اسی لیے وہ ان میں مل کر، ان سے نمایاں بھی ہونا چاہتی تھی ـــــ جشن ہو، یا فیشن یا ذہانت یہ شعوری کوشش جیسے چیلنج بن گئی ہو ـــــ دیکھتے ہی دیکھتے ہواؤں میں اڑنے لگی ـــــ اس کے قدم زمین چھوڑ چکے تھے ـــــ اور جس کے قدم سطح سے اکھڑ جائیں اس کی سمت یا منزل اتفاق اور صرف اتفاق ہوتی ہے ـــــ اندر سے وہ بہت بزدل اور سمٹا ہوا، گملے میں لگا ہوا بیلے کا پودا ہی تھا ـــــ اس لیے اس نے آسمان کی بلندیوں کا کبھی رخ نہیں کیا۔ وہ جانتی تھی، زمین اور آسمان کے بیچ خلا بھی، جہاں دم گھٹتا ہے۔ اس لیے غافل ہوتے ہوئے وہ ہوشیار بھی تھی۔

پھر اس نے محسوس کیا۔ جدھر سے وہ گذرتی ہے لوگ مڑ کے دیکھے بغیر نہیں رہتے۔ ہر شخص اس سے باتیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جس سے وہ ذرا سی گفتگو کر لیتی، وہ خود کو خوش نصیب سمجھ کے اِترایا اِترایا پھرتا ہے، غرض کہ خود پرستی کی چکاچوند سی تھی۔ مگر اکتسابی کیفیت تو دھند ہوتی ہے۔ اس لیے یہ دھند ذرا کم ہوئی تو اس نے محسوس کیا اجے اور وجے دونوں ہی سنجیدگی کے ساتھ اس پہ فدا ہیں ـــــ اور اسے لگا جیسے اپنے اندر کی حکومت کی وہ ملکہ عالیہ ہو۔ دونوں ہی کا جذبہ اسے بے حد قیمتی لگتا ـــــ وہ ان کے بیچ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی تھی ـــــ اگر اجے اسے پکچر کی دعوت دیتا تو وہ اسے بخوشی قبول کر لیتی اور یہ چاہتی کہ وجے کو اس کا پتہ نہ چل سکے ـــــ اور اگر وجے کے ساتھ شاپنگ سینٹر کا رخ کرتی تو پہلے ہی سے یہ ضرور پتہ کر لیتی کہ اس وقت اجے کی مصروفیت کیا ہے ـــــ وہ بازار کی طرف تو نہیں جائے گا ـــــ اسی خود فراموش سی دانش وری میں دو سال بیت گئے ـــــ مگر ان دونوں سے اس کی دوستی اب بھی ویسی ہی تھی ـــــ وہی سیر و تفریح اور وہی ناشناخت آنا۔ مگر وقت کے اندر گذرتے لمحوں کا وزن ہوتا ہے۔ اور ان لمحوں نے ہی اس سے سوال کیا ـــــ وہ خود کسے چاہتی؟ ـــــ کون اس

کی دنیا ہے ___ ؟ ___ مگر انترآتما نے کوئی جواب نہ دیا
دل کے سناٹوں سے ہار کے اس نے ذہن کو ٹٹولنا چاہا۔
لجے بہت اسمارٹ، بہت دولتمند اور باوقار ہے
وہ اسے بہت چاہتا ہے۔ ایک بار کہہ رہا تھا۔ "نیما اگر تم
نہیں ملیں تو میں قسم سے جان دے دونگا"۔
اور وہ ہنس پڑی تھی ___ اس کی ہنسی بالکل نقلی تھی
مگر یہ صرف وہی جانتی تھی ___ ورنہ اس کی ہنسی میں بڑی
بے ساختگی اور کھنک تھی۔ پھر اس نے وجے کے متعلق بھی
سوچا تھا ___ اس کا ہر ایک انداز کس قدر انوکھا ہے ___
اس کی باتوں میں کتنی گہرائی اور سنجیدگی ہے ___ شاندار
کیریر اور پُرکشش شخصیت ___ اس نے کتنی دفعہ کہا تھا
"نیما میں تمہیں زندگی کے کسی غلط پل میں بھی بھول نہیں
سکتا" اور وہ پلکیں نیچے گرا کے مسکرا دی تھی ___ جیسے شرما
گئی ہو۔ اسے یہ ساری ادائیں آ گئی تھی۔
اس نے دونوں کی فیصلہ کن باتوں کو بالکل ایزی وے
میں لیا تھا۔ جیسے بالکل عام سی روزمرہ کی بات ہو۔
مگر جب تقاضا شدید ہونے لگا تو اس کی طمانیت
الجھن کا روپ لینے لگی تھی ___ "میں یہ فیصلہ کس کے حق میں
کروں؟" ___ مگر وہ کوئی بھی فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ
اتفاقاً راکھی کا تہوار آ گیا اور اس نے بلا ارادہ بغیر کچھ سوچے
سمجھے ہی اجے کو دعوت دے ڈالی ___ اور جب وہ آیا تو
اس نے اسے راکھی باندھ دی ___ یہ بغیر سوچی ہوئی اسکی
ایک غیر شعوری حرکت تھی۔ کہ اجے بھی گھبرا گیا ___ مگر دوسرے
ہی لمحے یہ گھبراہٹ زائل ہو گئی ___ اس نے خوشی خوشی مٹھائی
کھائی اور اپنے کلائی کی گھڑی پہنا دی جیسے منگنی کی انگوٹھی
پہنا رہا ہو ___
"کیا وہ اجے کو بھائی بنا کر وجے سے شادی کرنا چاہتی
ہے؟" اس نے خود سے سوال کیا ___ مگر اس کے اندر
کوئی جواب نہ تھا ___ وہ اندر سے اور بھی خوفزدہ ہو گئی اور
قصداً وجے کو بھی اگنور کرنے لگی۔
پھر ایک عجیب بات ہو گئی تھی ___ وجے کو فارن
اسکالرشپ مل گئی اور وہ لندن چلا گیا ___ روایتی عاشقوں
کی طرح نہ تو اس نے انتظار کرنے کا عہد کرایا۔ اور نہ عملی
چاہنے والوں کی طرح اسے بھی ساتھ لے گیا ___ اور وہ
اس کے چلے جانے کے بعد خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی
جیسے ایک بوجھ اتر گیا ہے۔ وہ بشاش بھی تھی اور خوش
بھی ___
مگر یہ خوشی بھی ڈھلتی دھوپ جیسی تھی۔ ہفتہ دو ہفتہ
بعد ہی وہ عجیب سا خلا محسوس کرنے لگی ___ ایک واہیات
سی بے کاری اور بوریت "واٹ ٹو ڈو" ؟ ___ ویسے وجے
نے لندن پہنچ کر خط لکھا تھا۔ اور اس نے فراخدالی کے
ساتھ جواب بھی دیا تھا۔ پھر جواب آیا اور پھر اس نے بھی
لکھا ___ مگر یہ سلسلہ بھی بہت جلدی ساتھ چھوڑ گیا ___ وہ
آہستہ آہستہ اوبنے لگی ___ پہلے تو جتنی دیر وہ اس کا خیال بھی
ایک عجیب سی سرشار کیفیت طاری رہتی ___ مگر اب اسے
وجے کی رائیٹنگ دیکھتے ہی جھلاہٹ ہونے لگتی اور بغیر پڑھے
ہی پھاڑ دیتی ___ پھاڑتی رہی ___ ایسے ہی ایک بار پھٹے
ہوئے ٹکڑوں کی رنگینی نے اسے بتایا تھا کہ وجے نے شادی
کر لی ہے۔ "گوڈ بلیس یم" ___ اس نے بزرگوں کی طرح
دعا دی تھی اور ہنس پڑی تھی۔
اس دن وہ کچھ ضروری شاپنگ کر رہی تھی کہ اسے
اجے نظر آ گیا ___ اور وہ یوں خوش ہوئی تھی جیسے ہفت
اقلیم کی دولت مل گئی ہو ___ کافی ہاؤس میں بیٹھ کر اس سے
بہت ساری باتیں کی۔ پھر کل ملنے کا وعدہ بھی کیا تھا اور ملی
بھی تھی ___ آہستہ آہستہ اس کی بشاشت لوٹ آئی تھی
وہ اجے کے ساتھ پہلے کی طرح گھومنے لگی تھی۔ کچھ دنوں
بعد وہ برسر روزگار بھی ہو گیا تھا ___ انہیں دنوں اس
کے گھر والوں نے ایک رشتہ منتخب کیا تھا۔ اور جب گھر
کے لوگ اکٹھے بیٹھ کر لڑکے والوں کی باتیں کرتے تو وہ ایک
انجانی اور نا فہم سی خوشی محسوس کرتی ___ وہ ایک عجیب
احساس تھا جس کی وضاحت اس کے لیے ممکن نہ تھی ___
خوف کی وجہ سے بھی اور ندامت سے بھی۔
اسے وہ شام بھی اچھی طرح یاد تھی جب وہ اجے
سے ملنے گئی تھی تو وہ ایک اِن لینڈ لیٹر لیے سنجیدگی کے
ساتھ کچھ سوچ رہا تھا۔ اس نے کہا تھا۔
"نیما ___ ہیر از اے پرابلم ___ چاچا جی نے
ایک رشتہ بھیجا ہے"۔ اس کے لہجے میں بڑی شادابی تھی
پھر اس نے مصنوعی اداسی کے ساتھ کہا تھا "تم کہو تو
تمہارے پتا جی سے بات کروں" ___
حالانکہ جملہ بھی کھوکھلا تھا اور آواز کا ارتعاش
بھی رسمی۔ پھر بھی وہ نروس ہو گئی تھی اور جلدی سے
بول اٹھی تھی۔
"نہیں اجے تم یہی رشتہ کر لو ___ میرے گھر والوں
نے ایک بہت اچھا رشتہ ڈھونڈ رکھا ہے" ___
اور اجے نے یکبارگی خوش ہو کر کہا تھا ___
"گڈ ___ اور یہ لڑکی اکلوتی ہے اس لیے میں بھی
یہ رشتہ چھوڑنا نہیں چاہتا" ___
دونوں ہنس پڑے ___ اجے نے چاچا کو منظوری
کا خط لکھا۔
"ہاؤ فنی!" ___
دونوں کی نظریں ایک ساتھ ٹیبل پر پڑے فوم کے
ایک گلابی پھول پر پڑیں جس پر ہرے راما ہرے کرشنا کا
مونوگرام پیسٹ کیا ہوا تھا۔ ___
معاً اس نے محسوس کیا کہ آج ساری یادیں، بغیر
کسی کسک اور ٹیس کے اس کے ذہن سے آزاد ہو گئی ہیں
اب وہ بشاش سی صرف اور صرف اپنے پتی کی منتظر تھی!!!

(پٹنہ سے نشر)

شمیم صادقہ
شعبہ اردو۔ گورنمنٹ ویمنس کالج
مریم منزل گردنی باغ پٹنہ ۸۰۰۰۰۲

اے دخترِ چناب

غلام رسول اسیر

فطرت نے تم کو بخش دیا حسنِ ماہتاب
اے دخترِ چناب سُن، اے دخترِ چناب
سر اپنا جھکاتا ہے ترے در پہ آفتاب
اے دخترِ چناب سُن، اے دخترِ چناب

چوٹی سے تا کمر ہے تری زلفِ مشکبار
چھوتے ہیں تیرے گال کو گیسوئے تابدار
سینے سے ہے عیاں ترا اٹھتا ہوا شباب
اے دخترِ چناب سُن، اے دخترِ چناب

ماتھا ہے یا کہ ہے یہ کوئی لعل بدخشاں
ہو کیوں نہ لب پہ کوثر و تسنیم کا گماں
چہرہ تمہارا ہے کہ ہے کشمیر کا گلاب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

میں جانتا ہوں تو نے کبھی پی نہیں شراب
آنکھوں سے ہے ٹپکتا مگر نشہ بے حساب
عاشق تمہارے دیکھتے ہی ہو گئے خراب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

لگتا ہے دیکھ آئی ہو ہر دشت ہر چمن
سونگھا ہے تو نے غالباً ہر پھول کا بدن
جاری ہے تیری نوکِ زبان پہ شہد ناب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

رہتی ہو چشم شوق میں ہر شام ہر سحر
ہے عام تیری دعوتِ نظارگی ادھر
ہر آن اپنا جلوہ دکھاتی ہو بے حساب
اے دخترِ چناب سن اے دخترِ چناب

ہر شخص اپنے ذوقِ نظر سے ہے بہرہ ور
ہوتی ہے بات آکے یہیں پر تو مختصر
میرے لیے جو جیسے کوئی دل نشین کتاب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

کہتے ہیں تیرے جد کے ہیں اسم "شہ فرید"
ہر شب تیری برات ہو ہر روز روزِ عید
واللہ "فرید آباد" ہے تیرا حسین خطاب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

ہوتا تھا تیرے شوق کو اس دل میں جائے گیر
مشکل ہے یہ کہ ہوں میں کسی اور کا اسیر
اپنی جگہ ہو تم بھی حسینوں میں لاجواب
اے دخترِ چناب سن، اے دخترِ چناب

(سری نگر سے)

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو ۴۲۷،۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز) — میڈیم ویو: ۲۸۰،۴ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو ۴۸،۱۷ میٹر (۶۱۲۰ کلو ہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷،۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز) — میڈیم ویو: ۲۸۰،۴ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو: ۳۱،۱ میٹر (۹۶۰۵ کلو ہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو ۴۲۷،۴ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز — شارٹ ویو: ۹۱،۵ میٹر ۳۲۹۵ کلو ہرٹز

مقررہ پروگراموں کے لیے "آواز" یکم مئی کا شمارہ دیکھئے

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: جمیل احمد: غزلیں
مدھو رانی: شکیل اور فراق کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: اسعد علی خاں
وینا پر راگ بلاس خوانی توڑی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
شرافت حسین خاں: خیال للت

۹-۰۰ حسن غزل: جمیل احمد: غزلیں

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: فیچر
معذور کام گر۔ معذور افراد پر ڈاکیو
میںٹری فیچر پیشکش: ایس۔ ایم۔ ساجد
گیت
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہیں
ہتھیار بنانے والوں کے نام
تقریر: مزاحیہ انداز میں
از مراد کرہانی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: اسعد علی خاں
وینا پر راگ شنکرا
شرافت حسین خاں: خیال شدھ کلیان

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالی: افضال اقبال اور پھوڑا

۶-۳۰ شہر صبا: اقبال قریشی
داغ اور میر تقی میر کا کلام
رونا لیلیٰ: ظفر اور فیض کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: بھجن سوپوری، سنطور

۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی: کمل سنگھ
ٹھمری بھیرویں، دادرا

۸-۴۵ اقتصادی جائزہ
تحریر: ایس اطہر رضا بلگرامی

۹-۰۰ حسن غزل: اقبال قریشی
زبیر رضوی اور شاذ تمکنت کا کلام

۹-۱۵ کرکٹ کار یے: افضال حسین (جے پور)

۹-۳۰ ادبی نشست: افسانہ: کور سین
کلام: شاہد ماحولی
دیگر شرکاء: ڈاکٹر عتیق اللہ/صادقی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بھجن سوپوری: سنطور
سلامت علی خاں: خیال

پیر ۱۸ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: بدھ پور نیما پر خاص گانے

۷-۳۰ نوائے ساز: اللہ الدین
راگ سالگ براری

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سریندر سنگھ
تیج پال سنگھ: خیال جونپوری

۸-۴۵ کلام شاعر: از اختر سعید

۹-۰۰ حسن غزل پشپا ہنس: جگر کا کلام

۹-۳۰ شکریہ کے ساتھ: ڈرامہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: اللہ الدین
اسراج پر راگ مالد بھاگ
سریندر سنگھ، تیج پال سنگھ
خیال ابھوگی

منگل ۱۹ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: بتن دیوانہ: جگر کا کلام
کاجل بنوجی
مجاز اور جاں نثار اختر کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: این۔ راجم
وائلن پر راگ دیسی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: سیارام تیواڑی
راگ دیسی میں دھمار

۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی۔ آج کے نوجوانوں
کا ورثہ: بین الاقوامی شعور
تقریر از فرور بخت احمد
نیا آہنگ نئے فنکار: نوجوان گلوکار
مونی دیا سے بات چیت: خلوص نامہ

۸-۴۵ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی کا
ارتقا (ہند کا اسلامی معاشرہ)
از پروفیسر مشیر الحق

۹-۰۰ حسن غزل: بین دیوانہ
داغ دہلوی کا کلام

۹-۳۰ آئینہ (ادبی میگزین)
ن۔ م۔ راشد
پیشکش: شمس الحق عثمانی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی۔ این راجم
وائلن پر راگ جوگ
سیارام تیواڑی
راگ جے جے ونتی میں دھمار

بدھ ۲۰ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: سریندر کور: غزلیں
حفیظ احمد خاں: دلی دکنی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: جگدیش پرساد قمر اور
پارٹی: شہنائی پر راگ میاں کی توڑی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: پروین سلطانہ
خیال للت

۳-۰۰ فلمی دنیا: اپنوں کی نظر میں
کرشنا اور ثریا سعید کے مابین
راجکمار پر بات چیت
نئی فلمیں از پروانہ ردولوی

۸-۴۵ پس منظر: تحریر ایم۔ کے۔ مہتاب

۹-۰ حسن غزل: سریندر کور: غزلیں

۹-۳۰ کھیل کے میدان سے: ایڈیٹر کا انٹرویو
انٹرویو: کھیلوں کا جائزہ

۱۱-۵ بزم موسیقی: جگدیش پرساد قمر اور پارٹی
شہنائی پر راگ یمن
پروین سلطانہ: خیال مالکونس

جمعرات ۲۱ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: صلاح الدین احمد: غزلیں
کرونا ابرول: عرش ملسیانی اور
ساغر نظامی کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: بدھ آدتیہ مکرجی
ستار پر راگ للت

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: مالویکا کانن
خیال دیسی توڑی

۸-۴۵ آپ کا خط ملا

۹-۰۰ سرائے کے باہر: ڈرامہ
تحریر کرشن چندر

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: بدھ آدتیہ مکرجی
ستار پر راگ درباری
مالویکا کانن: خیال

جمعہ ۲۲ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام

۶-۳۰ حرف غزل: غزلوں کا خاص پروگرام
مع تشریح

۷-۳۰ نوائے ساز: رادھیکا موہن موئترا
سرود پر بھیرویں

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: شفیع احمد: کلاسیکی گانا

۸-۴۵ تقریر: ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(کرشنا مورتی) از ڈاکٹر وحید اختر

۹-۰ حسن غزل: نسیم بانو
فانی اور خمار بارہ بنکوی کا کلام

۹-۱۵ تازہ افسانہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: رادھیکا موہن موئترا
سرود پر راگ کیدارہ

شفیع احمد : خیال

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
۶-۲۰ شہر صبا : مدھو بالا سدھو : غزلیں
ایم۔ایل۔ناگرہ : قمر بدایونی اور
پارسا جے پوری کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : مصطفیٰ رضا
وچترو وینا پر راگ بیراگی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : مانک ورما
خیال اہیر بھیروں
۹-۰۰ حسن غزل : مدھو بالا سدھو : غزلیں
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی : کھیلوں کی دنیا
اسپورٹس میگزین
پیشکش : مکیش کوشک
کھیلوں پر منیجر : کھیلوں کا جائزہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : مصطفیٰ رضا
وچترو وینا پر راگ سری رنجن
مانک ورما : خیال شیام کلیان

اتوار ۲۴ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : پریتا بلبیر سنگھ : غزلیں
غلام علی : فراق اور حسن نعیم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : گھاسی رام نرمل
جل ترنگ پر دیہاس
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
مہادیو پرساد : ٹھمری اور دادرا
۹-۰۰ حسن غزل : غلام علی
داغ دہلوی کا کلام
۹-۱۵ گرہن کاریے : بھیم سین جوشی
ٹھمری
۹-۳۰ اردو سروس ڈائجسٹ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۲۵ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی
قوالی : محمود نظامی اور ہمنوا
۶-۳۰ شہر صبا : منی خاتون بیگم
ذوق اور شفیق کا کلام

مہندر سنگھ : راج بلدیو راج اور
اختر رضوی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : سدھ رام جادھو اور
پارٹی : سندری پر بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : نثار حسین خاں
خیال نٹ بھیروں
۸-۴۵ کلام شاعر : از ندا فاضلی
۹-۰۰ حسن غزل : منی خاتون بیگم
قدیر لکھنوی کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : سدھ رام جادھو اور
پارٹی : سندری پر راگ مالکونس
اور دھن
نثار حسین خاں : خیال چندر کونس

منگل ۲۶ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : سیما شرما : سکندر علی وجد
اور خلیل الرحمٰن اعظمی کا کلام
طلال احمد : حسن نعیم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : وی۔جی۔جوگ
وائلن پر راگ توڑی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : لکشمی شنکر
خیال بیراگی اور ترانہ
۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرف آغاز (مختصر تقریر) غزل
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
حضرت آدم کے نام
تقریر مزاحیہ انداز میں
از شاہدہ پروین، کہانی
۸-۴۵ تقریر : ہند میں تہذیب اسلامی کا
ارتقا (مسلم دانشوروں کی قومی خدمت)
از پروفیسر آل احمد سرور
۹-۰۰ حسن غزل : سیما شرما
میر اور منیر جھنجھانوی کا کلام
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : وی۔جی۔جوگ
وینا پر راگ جے جے ونتی
لکشمی شنکر : خیال چندر کونس

بدھ ۲۷ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا : دو دیا ناتھ ، غزلیں
مبارک بیگم : اقبال اور فیض کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : دیا شنکر اور پارٹی

شہنائی پر بیراگی
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : نسیم احمد خاں
خیال للت
۸-۴۵ شہرنامہ : حیدرآباد
از صلاح الدین نیر
۹-۰۰ حسن غزل : دو دیا ناتھ سیٹھ غزلیں
۹-۳۰ سائنس میگزین
ایڈیٹر : ایم۔اے۔قریشی
ایڈیٹوریل : توانائی کا بحران
تقریر : زلزلوں سے تحفظ
از کے۔ڈی۔سریواستو
سائنس نیوز
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : دیا شنکر اور پارٹی
شہنائی پر راگ جوگ
نسیم احمد خاں خیال پوریا

جمعرات ۲۸ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : سری رام ، غزلیں
نیلم ساہنی ، غزلیں
۷-۳۰ نوائے ساز : مشتاق علی خاں
ستار پر بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : لطافت حسین خاں
آلاپ اور خیال توڑی
۸-۴۵ آپ کا خط ملا
۹-۰۰ ڈرامہ : خوشی کی تلاش
تحریر : پریم پاٹھک
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : مشتاق علی خاں
ستار پر راگ جے جے ونتی
لطافت حسین خاں
آلاپ اور خیال شاہانہ

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی : نعتیہ کلام
۶-۳۰ حرف غزل : غزلوں کا خاص پروگرام
مع تشریح
۷-۳۰ نوائے ساز : جوتن بھٹا چاریہ
سرود پر راگ جوگ
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : کشوری اموںکر
خیال جونپوری
۸-۴۵ تقریر : تہذیب اور فنکار (جمیلہ ہاشمی)
از ڈاکٹر محمد حسن

۹-۰۰ حسن غزل : سرلا کپور
شفق اور شعور عریانی کا کلام
۹-۱۵ اوراق مصور ۹-۳۰ روبرو
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : جوتن بھٹا چاریہ
سرود پر راگ درباری
کشوری اموںکر : خیال اور ترانہ

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
۶-۳۰ شہر صبا : امینہ برنی ، غزلیں
راحت علی : قمر قریشی اور منیر انصاری
کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : احمد رضا
راگ ست بھیروں وچترو وینا پر
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : جگدیش پرساد
خیال بھٹیار
۹-۰۰ حسن غزل : راحت علی
حسرت موہانی اور ظفر کا کلام
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی : اسٹیڈیو مشاعرہ
شرکا : ظفر مرادآبادی، پروین زیدی
رعنا سحری، آصف نفر ظفر نگری
انیس بیگم، انور حسین انور
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : احمد رضا
وچترو وینا پر راگ مالکونس
جگدیش پرساد : خیال وجینتی

اتوار ۳۱ مئی

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : مینو پرشوتم
فراق اور درد کا کلام ، ستیش سر
داغ اور غلام ربانی تاباں کا کلام
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
مہندر سنگھ ، ٹھمری بھیروں
راجیش کماری بہو : دادرا بھیروں
۲-۳۰ رنگ محل : ڈرامہ
سوکھا درخت : تحریر اقبال مید
۸-۴۵ تقریر : اردو دنیا
از عتیق الرحمٰن صیفی
۹-۰۰ حسن غزل : ستیش سر
حسن کمال اور فراق کا کلام
۹-۱۵ گرہن کاریے : برجو مہاراج
ٹھمری اور دادرا
۹-۳۰ رنگارنگ : ڈرامہ "ہیلو ہوم"
تحریر : صغرا مہدی

دہلی

میڈیم ویو

دہلی الف ۳۶۶ء۳ میٹر ۸۱۹ کلو ہرٹز
دہلی ب ۲۹۴ء۹ میٹر ۱۰۱۷ کلو ہرٹز
دہلی ج ۲۱۹ء۳ میٹر ۱۳۶۸ کلو ہرٹز
دہلی د ۲۴۶ء۹ میٹر ۱۲۱۵ کلو ہرٹز

شارٹ ویو

صبح ۸-۰۰ تک ۱۵ء۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز
صبح ۸-۱۵ کے بعد ۱۹ء۴۱ میٹر ۷۱۱۰ کلو ہرٹز
دوپہر ۱۵ء۴۱ میٹر ۷۶۳۰ کلو ہرٹز
شام ۵-۴۰ تک ۱۹ء۴۱ میٹر ۷۱۱۰ کلو ہرٹز
شام ۶ سے رات تک ۱۵ء۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز

خبریں

دہلی الف: عالمی خبریں: ہندی: صبح ۶-۰۰ تا ۲ء½-۶ انگریزی: صبح ۲ء½-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں: ۸-۰۰، ۵-۱۱، ۱-۰۰، ۲-۰۰، ۰۵ (صوبائی خبریں) ۶-۰۵،
۷-۵۰ (علاقائی خبریں)، ۸-۴۵، ۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۱۲-۰۰ سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰، دوپہر ۱-۵۰ اور رات ۹-۱۵ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۱-۴۰

دہلی ب: ہندی میں خبریں: ۲-۴۵ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، ۱۰-۰۰، ۱-۰۰، ۲-۰۰ (دھیمی رفتار سے)
۴-۰۰، ۶-۰۰، ۹-۰۰، ۱۱-۰۰ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں: صبح ۸-۳۰، شام ۷-۳۰ ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۹-۰۰ بجے

دہلی د: ہندی میں خبریں: شام ۷-۳۰
انگریزی میں خبریں: رات ۹-۱۵
کھیل کود کی خبریں: شام ۷-۰۰ (ہندی) رات ۸-۰۰ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم مئی دیکھئے

ہفتہ ۱۶ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۷-۱۰ مشتاق حسین خاں: گائن
۸-۴۵ اردو مجلس (روزانہ)
۱۰-۳۰، ۲-۱۱
مالویکا کانن: گائن
۱۱-۳۰ کلیان چند لہری: ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی: گجراتی لوک گیت
۵-۲۰ مشتاق حسین خاں: گائن
۵-۵۰ سبد سنگیت

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ مشتاق حسین خاں: گائن
۹-۰۰ پورن کمار ورما: طبلہ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: موسیقی

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
مختار احمد: سرود
۷-۵۰ سنگم: کنسرٹ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ڈوگری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰
پاروتی بربھاری: لوک گیت
۳-۳۰ مختار احمد: سرود

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

صلاح الدین احمد: گیت و غزل
۹-۳۰ اور گیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۱۷ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ مصطفےٰ رضا: وچترا وینا
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
کے کرشنا سوامی: گائن

دوپہر

۱۲-۱۵ 'یم دوتی' جلکی
تحریر: سریش الوکھا
۲-۳۰ 'اب کنو نچو'
تحریر: کاشی دلو

پروڈکشن دینا ناتھ
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
کے کرشنا سوامی گائن

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ مصطفےٰ رضا: وچترا وینا
۹-۳۰ محفل
۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
وسندرا پنڈت: گائن
۷-۵۰ سنگم
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰
رمیش ڈانگی: وائلن
۳-۳۰ مصطفےٰ رضا: وچترا وینا

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۱۸ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ نصیر احمد خاں: گائن
۱۰-۳۰ سبد سنگیت
۱۱-۰۲ ملک ارجن منصور: گائن
۱۱-۳۰ سبد سنگیت
۱۱-۴۵ ٹھمری، دادرا

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
تامل لوک گیت
۱۲-۳۰ 'اپنی اپنی کھڑکی' ناٹک
تحریر و پیشکش: کے ایس دگل
۵-۲۰ نصیر احمد خاں: گائن
۵-۵۰ ضمیر احمد خاں: طبلہ

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ ٹھمری اور دادرا
۸-۳۰ 'بدھا اور سجاتا'
تقریر از کرشن مراری سریواستو
۹-۰۰ نصیر احمد خاں: گائن
۹-۳۰ نیشنل پروگرام
دھرم اور اس کے مانویہ سندربھ (۴)
'بودھ دھرم'
تقریر از ڈاکٹر گووند چندر پانڈے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
اشوک کمار رائے: سرود

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی
غلام دستگیر خاں: ستار
۷-۵۰ سنگم: سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
اودھی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۲۰
نصیر احمد: غزلیں
۳-۳۰ غلام دستگیر خاں: ستار

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
این اے آکاشی: غزلیں
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۱۹ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ دیپالی ناگ : گائن
۱۰-۳۰ ساز سنگیت
۱۱-۰۲ میرا بنرجی : گائن
۱۱-۳۰ ہری سنگھ اور ساتھی : شہنائی

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : آسامی لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۲۰ دیپالی ناگ : گائن
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ ہندی تقریر
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۰۰ دیپالی ناگ : گائن
۹-۳۰ 'لکیریں اور گھیرے' ، ناٹک
تحریر : گریش بخشی
پروڈکشن : ستیندر شرت
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
وی بی دیوالنکار : شہنائی
ایم وی شولاپورکر : کلارنٹ
یگل بندی

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ گوہر علی : وائلن
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
دیویندر سنگھ : شبد
۳-۳۰ گوہر علی خاں : وائلن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
چندرکانت گندھرو : بھجن
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۲۰ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ دیوبرت چودھری : ستار
۱۰-۳۰ نیاز احمد، فیاض احمد : گائن
۱۱-۰۲ ، ۵-۲۰
سنیل کمار بوس : ٹھمری، دادرا
۱۱-۳۰ دیوبرت چودھری : ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : کنڑھ لوک گیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'یم دوتی' جھلکی
تحریر : سریش اوکھا
پروڈکشن : گوپال سکسینہ
۸-۱۵ وگیان آلوک
۸-۳۰ 'بسنت جی نکٹ ہے' تقریر
۹-۰۰ دیوبرت چودھری : ستار
۹-۲۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
سرفراز حسین خاں : گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
نیاز احمد، فیاض احمد : گائن
۷-۵۰ سنگم : گجراتی
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
گلزار احمد : منڈولن پردھن
۳-۳۰ لکشمی چندرن : وینا

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
گھنشام داس : گیت و غزل
۹-۳۰ یووا وانی سے انتخاب

جمعرات ۲۱ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ، ۱۱-۲۰ ، رات ۹-۰۰
سمی منا تنکر : گائن
۱۰-۳۰ سبدھ سنگیت
۱۱-۰۲ ، ۵-۲۰
اجیت سنگھ : وچترا وینا

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
بنگلہ لوک گیت
۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ
۵-۲۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ 'بیتے دنوں کی منورنجک یادیں' تقریر
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ نیشنل اسپورٹس میگزین
۱۰-۰۰ سنگیت
۱۰-۳۰ اندرا وینکٹا رتنم : کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی
بھاسکر بوس : سرود
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
لینا مترا : گیت
۳-۳۰ اندرا وینکٹا رتنم : کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
ودیا ناتھ سیٹھ : گیت، بھجن
۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۲ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ ، ۱۱-۲۰
اتیندر کمار موئترا : سرود
۱۰-۳۰ ساز سنگیت
۱۱-۰۲ ، ۵-۲۰
سوم تیواری : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
مراٹھی لوک گیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۰۰ سوم تیواری : گائن
۹-۳۰ 'سوریہ استک' جے پی داس کے
اڑیہ ناٹک کا ریڈیو عکس
مترجم : کانتی دیو
پیشکش : رام گوپال بجاج
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
کے آر جے راما ائیر : گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ونود کمار : گائن
۷-۵۰ سنگم : تامل گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ ، ۴-۰۲
لجیا بھاٹیہ : ادھنک گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
کے آر جے راما ائیر : گائن

شام

۶-۴۵ ، ۸-۴۵
وی ایچ ساگر : غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی فیچر

ہفتہ ۲۳ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ شمس الدین فریدی ڈیسائی
رودر وینا
۱۰-۳۰ کمار گندھرو : گائن
۱۱-۰۲ ، رات ۸-۳۰
پربھا دیوی : ٹھمری، دادرا
۱۱-۳۰ نندا نائیر : ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی گیت
۵-۲۰ شمس الدین فریدی ڈیسائی
رودر وینا
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات

۸-۰۰ آج کے اتتھی
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
آلوک کمار چٹرجی : گائن

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
کسار گندھرو : گائن
۷-۵۰ سنگم : ملیالم
۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی لوک گیت

دوپہر
۲-۱۵، ۴-۰۲
مونیکا داس : اڑلیی گیت
۳-۳۰ گھنشیام داس پربھاکر : جلترنگ

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
امرجیت : گیت، غزل
۹-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۴ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ حفیظ احمد خاں : گائن
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
لکشمی راما سوامی : گائن

دوپہر
۱۲-۱۵ 'بیماری کا علاج'، جھلکی
تحریر : اروناکپور
۲-۳۰ 'سوریہ استک'، جے پی داس کے اڑیہ ناٹک کا ریڈیو عکس
مترجم : کانتی دیو
پیشکش : رام گوپال بجاج
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
لکشمی راما سوامی : گائن

رات
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ ہرشنکر بھٹاچاریہ : ستار
۹-۳۰ شاستریہ سنگیت کی ریکارڈنگ
پنڈت جسراج : گائن
اروند پاریکھ

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
جین کمار جین : سنطور
۷-۵۰ سنگم : اڑیہ
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
مہتاب فریدی قوال اور ساتھی
قوالیاں
۳-۳۰ جین کمار جین : جلترنگ
۳-۴۵ ہرشنکر بھٹاچاریہ : ستار

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیرز

پیر ۲۵ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۵-۲۰
دیاشنکر اور ساتھی : شہنائی
۱۰-۳۰ استاد عبدالکریم خاں : گائن
۱۱-۲ عقیل احمد خاں : گائن
۱۱-۳۰ استاد احمد جان تھرکوا : طبلہ

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ 'لکیریں اور گھیرے'
تحریر : گریش بخشی
پروڈکشن : ستیندر شرت
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ چنی لال اندوریہ : سرود
دیاشنکر اور ساتھی : شہنائی
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر
'اپنی دھرتی اپنے دیش' ہریانہ
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
منی پرساد : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
استاد عبدالکریم خاں : گائن
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
کرشنا چوہدری : بھجن
۳-۳۰ عقیل احمد خاں : گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
اندر نارائن : گیت، غزل
۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۲۶ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱، ۵-۲۰، رات ۹-۰۰
محمود مرزا : ستار
۱۰-۳۰، ۱۱-۳
سدھ سنگیت
۱۱-۴۵ ٹھمری

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
ڑیہ لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۵ سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ فلم چرچا
۸-۳۰ ٹھمری، دادرا
۹-۰۰ محمود مرزا : ستار
۹-۳۰ 'فیصلہ' ناٹک
تحریر : پرتاپ سہگل
پروڈکشن : بھارت رتن بھارگو
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
ارون کانت سیوک : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۰ وجینتی بھٹاچاریہ : گائن
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
کرناٹک سنگیت
جے سورن لتا : کنڑ گیت

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
جگدیش سہگل : گیت، بھجن
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۲۷ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۵-۲۰، اور رات ۹-۰۰
شرافت حسین خاں : گائن
۱۰-۳ سار سنگیت
۱۱-۲ مانک راؤ رائے چورکر : گائن
۱۱-۳ وشوجیت رائے چوہدری : سرود

دوپہر
۱۲-۲ لوک بھارتی
ملیالم لوک گیت
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ 'بیماری کا علاج'، جھلکی
تحریر : ارون کمار
۸-۱۵ 'پرگتی شیل بھارت اور نہرو جی'، فیچر
از ڈاکٹر راجندر مہیشوری
۹-۳ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰- سنگیت سبھا
پرکاش وڈھیرا : بانسری

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت
۳-۱۵، ۴-۰۲
چندر کانت گپتا : بھجن
۳-۳۰ پربھاکر راؤ : گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
کاجل بنرجی : گیت، غزل
۹-۳۰ دیگر اسٹیشنوں سے انتخاب

جمعرات ۲۸ مئی

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰، ۱۱-۳۰
گوپال کرشن : وچترووینا
۱۰-۳۰ ٹھمری، دادرا
۱۱-۰۲، ۵-۲۰

لورتی لواسرنائیک : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

بنگلہ لوک گیت

۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۲۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ کسان تک پوری کریں : سلسلہ تقاریر 'پڑوسیوں کی مانگیں' (۵)

۸-۳۰ ٹھمری

۹-۰ نیشنل پروگرام

'جیون کا انتم چھور' : ناٹک

آکاشوانی کا سالانہ انعام کونکنی ناٹک کا ہندی ریڈیو عکس

تحریر : پینڈریک نارائن نائیر

پروڈکشن : دینا ناتھ

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

لورتی لواسارنائیک : گائن

۷-۵ سنگم : مراٹھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵ / ۲-۴

پوربی سین : رابندر سنگیت

۳-۳۰ جانکی سبرامنیم : گائن

شام

۶-۴۵ / ۸-۴۵

محمد حیات خاں اور ساتھی : قوالیاں

۹-۳ انگریزی تقریر

جمعہ ۲۹ مئی

صبح — دہلی 'الف'

۸-۱۰، ۲۰-۵

مہندر شرما : گائن

۱۰-۳۰ ساز سنگیت

۱۱-۰۲ پریما اترے : گائن

۱۱-۳۰ این این گھوش : ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

مراٹھی لوک گیت

۵-۵۵ گرو سوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ ادوکن : ڈاکٹروں کی رائے میں

۸-۳۰ ٹھمری، دادرا

۹-۰۰ مہندر شرما : گائن

۹-۳۰ 'آئینے گھر آ کیا ہے' مدھوسدن کالیکر کے مراٹھی ناٹک کا ہندی ریڈیو عکس۔

تحریر : گنگا دھر براہنبے

پروڈکشن : تیندر شرما

۱۰-۲ کرناٹک سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

این این گھوش : ستار

۷-۵۰ سنگم

۹-۱۰ لوک مادھوری

راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۲۰-۴

جے شری امود : گیت

۳-۳۰ کرناٹک سنگیت

وشالم وینکٹا چلم : گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

سدیش سنہا : غزلیں

۸-۳۰ ٹوڈے ان پارلیمنٹ

۹-۳۰ انگریزی تقریر

ہفتہ ۳۰ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۲۰-۵، رات ۹-۰۰

شفیع احمد خاں : گائن

۱۰-۳۰ پریم پرکاش : دلربا

۱۱-۰۲ وجے شری منور کر : گائن

۱۱-۳۰، ۵۰-۵

سدھ سنگیت

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

گجراتی لوک گیت

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا

۸-۱۵ آج کے اتتھی

۸-۳۰ ٹھمری

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اندرنیل بھٹاچاریہ

دہلی 'ب'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

اوم پرکاش : دلربا پردھن

۹-۱۰ لوک مادھوری

کشمیری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۲-۴

کملا شری واستو : بھجن

۳-۳۰ سدھ سنگیت

۳-۴۵ ٹھمری، دادرا

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

دنیش کمار پربھاکر : غزلیں

۸-۳۰ اورگیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۳۱ مئی

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، رات ۹-۰۰

یعقوب علی خاں : سرود

۹-۰۰ بال کاریہ کرم

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

واسو دیو دلیس پانڈے : گائن

۱۱-۰۲ یووا وانی سے

۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت

دوپہر

۱۲-۱۵ لوک جھنک، سیتارام من موجی سے جھلکی

۲-۳۰ 'آئینے گھر آ کیا ہے'، مدھوسدن کالیکر کے مراٹھی ناٹک کا ہندی ریڈیو عکس

مترجم : گنگا دھر براہنبے

ہدایت : ستیندر شرما

۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ

۵-۲۵ کرناٹک سنگیت

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت

۸-۱۵ ساہتیکی

۹-۳۰ غلام سراج خاں اور غلام صادق خاں : گائن

۱۰-۰۰ چین

دہلی 'ب'

صبح

۷-۲۰ ورندگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

غلام سراج خاں اور غلام صادق خاں : گائن

۷-۵۰ سنگم

۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۲۰-۴

ممتا چکرورتی : راجستھانی

۳-۳۰ یعقوب علی خاں : سرود

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

پرسار گیت

۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

غزل

وحید کلیم

لہروں کا پیچ و تاب یہ تیور بھی دیکھیے — کیا چاہتا ہے آج سمندر بھی دیکھیے

میرا وجود ایک معمہ سہی مگر — چہرے پہ جو لکھا ہے وہ پڑھ کر بھی دیکھیے

کرتا ہے دوسروں کے لیے کون روشنی — اک دن جلا کے خود کا کبھی گھر بھی دیکھیے

سجتے ہیں کیسے لفظ نکھرتی ہے کب غزل — شعروں میں اپنا خون سمو کر بھی دیکھیے

آنکھیں کبھی کبھی ہیں نظاروں کو دیکھ کر — آئینے کیسے بنتے ہیں پتھر بھی دیکھیے

تخلیق فن کا آج تقاضا ہے اے کلیم

دل میں چراغ درد جلا کر بھی دیکھیے

(اردو سروس سے)

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف: ۲۹۳٫۰۱ میٹر، ۱۰۲۰ کلوہرٹز
(صبح ۵-۵۵ سے ۷-۴۵ تک اور شام ۵-۱۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب: ۶۰٫۲۴ میٹر، ۴۹۸۰ کلوہرٹز
لکھنؤ ب: ۴۱٫۴۸ میٹر (۷۲۳۰ کلوہرٹز) صبح ۸-۳۰ تا ۹-۳۰

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۶-۰۰ تا ۶-۲ ۱/۲ انگریزی: صبح ۶-۲ ۱/۲ تا ۶-۰۵
ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰ بجے، دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰، شام ۶-۰۵، شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰ بجے، دوپہر ۱-۰۰ اور ۲-۰۰، شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰ بجے، شام ۶-۱۰ بجے
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰ بجے، شب ۹-۱۵ بجے
نیوز لیٹر: ہندی: صبح ۹-۰۰ بجے
ضلع کی چٹھی: صبح ۹-۰۵ بجے
اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۲-۳۰ بجے
پرادیشک سماچار: شام ۷-۲۰ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم مئی دیکھئے

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۲۰ پرادیشک سماچار
(گورکھپور سے روزانہ)
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
شبھ اشیل شرما: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: خواتین کے لئے
بچوں کی شخصیت ابھرنے دیجئے
بات چیت: محترمہ رقیہ قدوائی
نظم: افسانہ: ڈاکٹر قمر جہاں
خطوں کے جواب
۹-۱۰ ایم آر گوتم: خیال رام کلی

دوپہر

۱-۱۰ راگ رنگ: سبھدا پنڈارکر
دلربا وادن

شام

۵-۴۵ چاند رائے: غزلیں
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۳۰ آپ کے آس پاس: فیچر
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
کیلاش شریواستو
گیت، بھجن اور غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: تیری آنکھوں کے دیئے
ڈرامہ: تحریر، عطیہ پروین
پیش کش، اما چکبست

دوپہر

۱-۱۰ آج اتوار ہے: جھلکی

شب

۸-۰۰ وشو سنچار دوس

پیر ۱۸ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ دوپہر ۲-۰۰ اور شب ۸-۱۵
ونود چٹرجی، غزلیں، گیت، بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام
شعری نشست
شرکاء: وقار ناصری، عارف نجمی
سردار ضیاء، رفیق الزماں، رونق رنا

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

۱۰-۰۰ بدھ جینتی: خاص پروگرام

منگل ۱۹ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
اندر نرائن: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
میرا بھی زمانہ تھا
قیصر باغ: تقریر، صباح الدین عمر
ہمارے پروگرام آپ کی رائے
سامعین کے خطوں سے ترتیب
دیا ہوا پروگرام
۹-۱۵ سنیل بنرجی: خیال، دیوگری بلاول

شب

۸-۰۰ سنسکرت پروگرام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۰ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ ساز غزل
۸-۳۰ اردو پروگرام: نغمہ، حالات حاضرہ
ادبی اور تہذیبی سرگرمیوں پر تبصرہ
شوکت عمر: رنگ تغزل
۹-۱۰ سنگھ بندھو: تیج پال سنگھ اور
سریندر سنگھ: خیال

دوپہر

۱۲-۰۰ سنسکرت گیتم
۱-۱۰ سرن رانی: سرود وادن
کشن مہاراج: طبلہ پر سنگت

شب

۸-۱۵ بہار کھرے: گیت اور بھجن
۸-۳۰ سندھیا مکرجی: ٹھمری پیلو
۹-۳۰ میسیج آف سیکولرازم اینڈ ریجیس
کوائگزیٹنس: امیر خسرو
انگریزی تقریر: از عمیق حنفی
۱۰-۳۰ سرسوتی رانے: خیال، حسن کلیان

جمعرات ۲۱ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اقبال احمد صدیقی: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: حکایت ہستی
مل مزدور، ملوں میں کام کرنے
والے مزدوروں سے کی گئی ملاقاتوں
پر مبنی پروگرام
ترتیب و پیش کش: محمد علی موج
۹-۱۰ اور شب ۱۰-۳۰
ایم ڈی سرگی رشی، وائلن وادن
روی ناتھ مصرا: طبلہ پر سنگت

شام

۵-۴۵ ارچنا سنگھ: غزلیں
۸-۰۰ پستک پریچے
۹-۳۰ جن پد کی جھانکی

جمعہ ۲۲ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۳۰ سور ویلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
مکتا چٹرجی: گیت اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ماضی اور حال کے آئینے میں
لکھیم پور کھیری: بات چیت
کلام شاعر: انجم ملیح آبادی
ادبی تراشہ
۹-۱۰ اور شب ۸-۳۰
شریمتی سوشیلا مصرا: خیال

شب

۱۰-۳۰ سدھ رام جادھو اور پارتی
سندری وادن

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
پیارے میمی: غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے لئے
بچوں کا نغمہ
ایک کہانی: محترمہ عائشہ صدیقی
کیا تمہیں معلوم ہے؟
معلوماتی بات چیت
خطوں کے جواب
۹-۱۰ دنے کمار: ستار پر توڑی
۱-۱۰ راگ رنگ: استاد واجد حسین خاں

طبلہ سولو
ڈاکٹر سمتی مٹاٹکر : خیال

شب

۸ – ۰۰ وکاس یاترا
۹ – ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۴ مئی

صبح

۷ – ۱۵ سبدھ سنگیت : بھیم سین جوشی
بھجن، بھیرویں
۷ – ۳۰ آپ کے آس پاس : فیچر
۷ – ۴۵ اور شام ۵ – ۴۵
افضل حسین خاں نظامی
گیت، بھجن اور غزلیں
۸ – ۳۰ اردو پروگرام : ریاست کے آدیواسی
جونساری قبیلے کے رہن سہن اور
رسم رواج پر مبنی : فیچر
پیش کش : شفاعت علی

دوپہر

۱ – ۱۰ آج اتوار ہے : عادت سے
جھلکی، مصنف : راجیو گرگ

شب

۸ – ۱۵ پرادیشک سماچار درشن
۹ – ۳۰ فیڈرل ٹو فیڈر سکس
انگریزی میں مباحثہ
۱۰ – ۰۰ حفیظ احمد خاں : خیال چھایانٹ
۱۰ – ۳۰ ہری پرساد چورسیا
بانسری پر ہنس دھونی

پیر ۲۵ مئی

صبح

۷ – ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ – ۴۵ اور دوپہر ۱۲ – ۰۰
شاہین سلطانہ : نعت اور غزلیں
۸ – ۳۰ اردو پروگرام : شہری کی ڈائری
رام پور میں چاربیت کے اکھاڑے
تحریر و پیش کش : جناب شرافت علی خاں
۱۰ – ۹ اور شب ۸ – ۳۰
موتی لال بھٹ : خیال

شام

۵ – ۴۵ رویندر سنگیت
۸ – ۱۵ الطاف حسین : غزلیں
۹ – ۴۵ اور ۱۰ – ۳۰
شہید خاں : سرود وادن

منگل ۲۶ مئی

صبح

۷ – ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ – ۴۵ پلماداس : بھجن
۸ – ۳۰ اردو پروگرام : میگزین پروگرام
ہندوستان کی امن پسندی اور
اقوام عالم، عہد وسطیٰ میں
از ڈاکٹر سلام سندیلوی
کلام شاعر : بسنت کار بسنت
رنگ تغزل

شام

۷ – ۲۰ یووا وانی
۹ – ۴۵ بھارت بھارتی
۱۰ – ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۷ مئی

صبح

۷ – ۱۵ سبدھ سنگیت
کلنگ وجے : وادیہ ورند
۷ – ۴۵ ساز غزل : غزلوں کا خاص پروگرام
۸ – ۳۰ اردو پروگرام : محفل ظرافت
بچنا محال ہے : چندہ مانگنے
والوں کی حکمت عملی سے
مزاحیہ تقریر
جناب اظہر مسعود رضوی
مزاحیہ کلام
۱۰ – ۹ اور شب ۱۰ – ۳۰
غلام صابر قادری
سارنگی وادن
۱ – ۱۰ مالویکا کانن : خیال

شام

۵ – ۴۵ سرلا سنہا : گیت اور بھجن

۸ – ۱۵ پنڈت جواہر لال نہرو کی یوم وفات پر مبنی خاص پروگرام

۹ – ۳۰ ون کنٹری ون پیپل
پارٹس کمبائن تھرو آرٹس
انگریزی کی تقریر
۱۰ – ۰۰ انام دند : ڈرامہ
مصنف : شریمتی سروجنی نرائن

جمعرات ۲۸ مئی

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت

۷ - ۴۵ پریم سنگھ کنوٹ: گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: نوائے رفتگاں
مرحوم ادیبوں اور شاعروں کے
پرانے ریکارڈوں سے ترتیب
دیا ہوا پروگرام

۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۳۰
اشوک گوسوامی: وائلن وادن

شام

۷ - ۳۰ یووادانی

۹ - ۳۰ جیون کا انتم چھور: ڈرامہ
آکاش وانی ۱۹۸۰ء کے مقابلے
میں اوّل انعام یافتہ
کوکلتی ناٹک کا ہندی ریڈیو عکس

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت

۷ - ۳۰ سوردیا، ہندی میں نظم خوانی

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ماضی اور حال کے آئینے میں
بستی، تقریر: ڈاکٹر اختر بستوی
کلام شاعر

۱۰ - ۹ سنتوش کمار مصر، سارنگی وادن
طبلہ پر سنگت: غلام سرور

۱۰ - ۱۲ مکیش بہاری شرما، سرود وادن
طبلہ پر سنگت: دھنیش کمار

شام

۵ - ۴۵ کے۔ کے کپور، غزلیں

۱۰ - ۳۰ لکشمن کرشن راؤ شنکر پنڈت
خیال اور ٹھمری

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت

۷ - ۴۵ اور دوپہر ۱۲ - ۔۔
ہردیال منگو ترا: گیت، بھجن اور غزلیں

۸ - ۳۰ اردو پروگرام، شعری نشست
شرکاء، عمر انصاری، سید نزلب افسر
چودھری پر بھان شنکر سروش اور

رامپور

۳۳۶ء۷ میٹر ۸۹۱ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی: صبح ۶-۰۰ تا ۶-۲½ انگریزی: صبح ۶-۲½ تا ۶-۵

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰، شام ۶-۰۵، رات ۸-۴۵

ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰ ضلع کی چھٹی: صبح ۹-۵ پرادیشک سماچار: شام ۷-۲۰

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۲-۰۰، رات ۹-۰۰ اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰ اور رات ۹-۱۵

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵ - ۵۵ وندے ماترم منگل دھونی

۶ - ۰۵ وندنا

۶ - ۳۵ آج کا چنتن

۶ - ۴۵ سنو کسانو!

۷ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (صرف اتوار کو)

۸ - ۲۰ لوک گیت

۸ - ۳۰ اردو پروگرام (لکھنؤ سے ریلے)

۹ - ۱۰ بال جگت (صرف اتوار کو)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ چترپٹ سنگیت
(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)

۱۲ - ۴۵ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)

۲ - ۲۰ چترپٹ سنگیت

شام

۶ - ۰۰ پروگرام کا خلاصہ

۶ - ۱۰ مقامی اطلاعات

۶ - ۱۵ چترپٹ سنگیت

۶ - ۳۰ یووادانی
(بدھ اور جمعرات کے علاوہ)

۷ - ۰۰ کرشی جگت

۹ - ۳۰ چہار بیت (صرف اتوار کو)

۹ - ۴۵ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۷ - ۴۵ شوبھا ماتھر، سگم سنگیت

۸ - ۲۰ کشن کمار: لوک گیت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ سبارس (صرف ہفتہ کو)

۱ - ۱۰ جوانوں کے لئے (صرف ہفتہ کو)

شام

۶ - ۳۰ یووادانی (سوائے بدھ جمعرات کے روزانہ)

۷ - ۔۔ کرشی جگت
جپسم یا پائی رائٹس کا استعمال کب
اور کیسے؟ تقریر

شارب لکھنوی

۹ - ۱۰ بھیم سین جوشی: ملت مٹیار خیال

۱ - ۱۰ راگ رنگ: استاد بڑے غلام علی
خاں، ٹھمری

شام

۵ - ۴۵ مدھولیکا ترویدی: غزلیں

۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

۷ - ۳۰ آپ کے آس پاس: نیچر

۷ - ۴۵ دینا سہسر بدھے: گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام

۱ - ۱۰ آج اتوار ہے: جھلکی

۵ - ۴۵ معراج نشاط: غزلیں

۹ - ۳۰ مین اینڈ دی یونیورس
انگریزی تقریر

۱۰ - ۰۰ محمود مرزا: ستار پر غارا جھنجھوٹی

۱۰ - ۳۰ نثار حسین خاں: خیال

اتوار ۳۱ مئی

صبح ۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت

اسٹیٹ بینک کے ذریعہ ادھیوں
کو پر شکشن، ھینٹ وارتا

۷ - ۴۵ یہ بھی سماج کے انگ ہیں
تقریر۔ ڈاکٹر چندگپت

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۷ - ۳۰ چترپٹ سنگیت (بھولے بسرے گیت)
(صرف اتوار کو)

۸ - ۲۰ انوپم شریواستو، لوک گیت

۹ - ۱۰ بال جگت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ آپ کے لئے۔ جھلکی (صرف اتوار کو)

۱ - ۱۰ آپ کے آس پاس (صرف اتوار کو)

۱ - ۳۰ چترپٹ سنگیت

۲ - ۳۵ گرامین مہلاؤں کے لئے

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت، خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ پریوار کلیان پرشن وتری (صرف اتوار)

۹ - ۳۰ تصویر میاں اور ساتھی۔ چہار بیت

پیر ۱۸ مئی

صبح

۷ - ۴۵ بی۔ ایل۔ شکلا، سگم سنگیت

۸ - ۲۰ نوتن سکسینہ: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۳۰ اور رات ۸ - ۱۵ بجے
غلام علی خاں: گائن

شام

۷ - ۔۔ کرشی جگت

۷ - ۴۵ اردو پروگرام: شعری نشست
شرکاء: ڈاکٹر ماہر چاندپوری
گوہر عثمانی، بہار تسلیمی
رونق بدایونی، اظہر عنایتی
رئیس رامپوری، ماسٹر فدا حسین
اور نسیم رزاق

منگل ۱۹ مئی

صبح

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰
کرشن کمار کپور: بھجن

۸ - ۲۰ شوبھا جیت ناگر، لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتیکا

۴۰ - ۱ استاد امیر خاں: شاستریہ سنگیت

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۴۵ - ۷ سواستھ سندیش

پتریکا پروگرام (صرف منگل کو)

۱۵ - ۸ محمد یاسین خاں: طبلہ وادن

بدھ ۲۰ مئی

صبح

۴۵ - ۷ ریتا شرما: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ سروج ماتھر: لوک گیت

دوپہر

۳۰ - ۱۲ آپ کی پسند (صرف بدھ کو)

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

غلام حسین خاں: گائن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: گنے میں اس وقت کیا کریں؟

ٹریکٹر کی چھوٹی خرابیاں خود دور کریں

۰۰ - ۸ تقریر

جمعرات ۲۱ مئی

صبح

۴۵ - ۷ پنڈت راج جگناتھ: تقریر

۲۰ - ۸ کرشن چند شرما اور ساتھی: لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

رام جی لال شرما: پکھاوج وادن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: پھلدار پودوں کو لگانے سے پہلے خرچ: گھریلو صابن بنائیے

۰۰ - ۸ محمد یعقوب: غزلیں

جمعہ ۲۲ مئی

صبح

۳۵ - ۷ کاویہ سوربھ: مہندر پرتاپ اور سریندر موہن مشرا

۴۵ - ۷ درپن: پریوار کلیان پروگرام (صرف جمعہ کو)

۲۰ - ۸ سرس کول: لوک گیت

دوپہر

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

سیتا سرن سنگھ: گائن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: خطوں کے جواب

سکھے گائیں کی دیکھ بھال

۰۰ - ۸ یونس ملک: غزلیں

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح

۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸

موتی بیگم: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ من موہن برج واسی: لوک گیت

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت

۱۵ - ۷ ۱۵ ویں صدی ہجری

تقریر: عبدالحلیم خاں

۱۵ - ۸ پنا لال گھوش: بانسری وادن

اتوار ۲۴ مئی

صبح

۲۰ - ۸ آر۔ بی۔ ترپاٹھی: لوک گیت

دوپہر

۴۰ - ۱ چتر پٹ سنگیت

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت

۰۰ - ۸ جعفر حسین قوال اور ساتھی

سگم سنگیت

۳۰ - ۹ محمد احمد خاں اور ساتھی: چہار بیت

پیر ۲۵ مئی

صبح

۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸ بجے

شیام موہن: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ رمیش راوت: لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

۴۰ - ۱ عبدالوحید خاں: گائن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت

کرشی پتریکا پروگرام

۴۵ - ۷ اردو پروگرام

بدایوں میں منعقد فانی پر سیمینار کا خلاصہ، مصنف: دل کش بدایونی

کویتا پاٹھ

۱۵ - ۸ استاد عبدالفرید خاں: گائن

منگل ۲۶ مئی

صبح

۴۵ - ۷ سنیل ملک: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ وینا شرما اور سکھیاں: لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا

۴۰ - ۱ سودیپ کار مترا: گٹار وادن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۰۰ - ۸ شجاعت حسین خاں: غزلیں

۱۵ - ۸ نثار حسین: طبلہ وادن

بدھ ۲۷ مئی

صبح

۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸

شیلا گل واری: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ اوما شنکر پنچ: لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ مہیلا جگت

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

استاد بڑے غلام علی خاں

شاستریہ سنگیت

جمعرات ۲۸ مئی

صبح

۴۵ - ۷ سنسکرت ساہتیہ میں اپما النکار

تقریر: بھگوان داس شاستری

۲۰ - ۸ ملک چند شرما اور ساتھی

لوک گیت

دوپہر

۱۰ - ۱ گیتیکا

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

دھرم ناتھ مترا: گائن

شام

۰۰ - ۸ سدھارانی شرما

سگم سنگیت

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۳۰ - ۷ کاویہ سوربھ۔ رمیش چند ترویدی

اور مہاشویتا چترویدی

۲۰ - ۸ لوک گیت

دوپہر

۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸ بجے

بھیم سین جوشی: گائن

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: خطوں کے جواب

۰۰ - ۸ سخاوت حسین خاں: سگم سنگیت

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۴۵ - ۷ وریندر کمار: سگم سنگیت

۲۰ - ۸ پریم شیل بھٹناگر: لوک گیت

شام

۰۰ - ۷ کرشی جگت: آکاش وانی کا ڈلیر [?]

۴۵ - ۷ تقریر: اوشا اگروال

۰۰ - ۸ محبوب جعفر خاں

۱۵ - ۸ شیو کمار شرما: ہری پرساد چورسیا

برج بھوشن کابرا

سنتور، بانسری، گٹار

اتوار ۳۱ مئی

صبح

۲۰ - ۸ مردولا سکسینہ، الوپم شریواستو

لوک گیت

دوپہر

۴۰ - ۱ چتر پٹ سنگیت

۰۰ - ۸ نئی کہکشاں [?]

غزل

ہارون شاقی

روح تنہا تھی جسم تنہا تھا — میرا ہمزاد مجھ سے بچھڑا تھا

جس پہ الزام قتل ہے لوگو — قاتلوں کو اسی نے دیکھا تھا

بٹ گیا ہوں ہزار حصوں میں — جو ملا جس کو اس کا حصہ تھا

دشمنی راس آ گئی مجھ کو — دوستی کا مگر ارادہ تھا

بھاگتا پھر رہا تھا میں جس سے — میرے پیچھے وہ میرا سایہ تھا

لاکھ شاقی بڑا بنا لیکن

دوسروں کی نظر میں چھوٹا تھا

(گورکھپور)

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر الف ۳۴۴۶ میٹر - ۸۷۳ کلو ہرٹز
چنڈی گڑھ ۲۰۹۶ میٹر - ۱۴۳۰ کلو ہرٹز
جالندھر ب ۳۴۷۴۳ میٹر - ۱۰۲ کلو ہرٹز
(شام ۱۰ - ۶ سے ۳۴ - ۶ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح **جالندھر الف**

۵ - ۵۵ وندے ماترم (منگل دھونی)
۶ - ۰۵ پریچے: پروگراموں کی تفصیل
۶ - ۱۰ آرادھنا: بھگتی سنگیت
۶ - ۴۰ موسم اور کھیتی باڑی پروگرام
۶ - ۴۵ آسا دی وار (اتوار)
۸ - ۴ آپ کے اگر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا: سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی راتے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور ہفتہ)
ترانے (جمعرات) تہاڈی چٹھی ملی
(جمعہ)
۹ - ۱۵ بال جگت: بچوں کے لئے پروگرام
(اتوار)
۹ - ۴۵ جانن رشماں: ہفتہ وار کھیتی
سمبندھی پروگرام
۹ - ۳ اختتام (اتوار کے علاوہ)
۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش (اتوار)
۱۱ - ۱۵ اختتام (صرف اتوار)

دوپہر

۱۲ - ۳ ناری سنسار (اتوار اور جمعرات)
۱۲ - ۴۵ جیون جاچ (پیر اور منگل)
۱ - ۰۵ فوجی بھائیوں کے لئے
۲ - ۰۰ موسم اور انت کھیتی
۲ - ۳۰ لوک گیت (چیدہ چیدہ فنکار)
۲ - ۴۵ دیہی گتی سے ہندی میں سماچار بلیٹن

شام

۵ - ۰۵ بال واڑی (دیہاتی بچوں کیلئے پروگرام
پھلواڑی (بدھ) باقی دنوں
میں پنجابی گیت
۵ - ۳۰ گورمانی وچار (روزانہ پروگرام)
۶ - ۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں
کی تفصیل
۶ - ۱۰ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶ - ۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶ - ۳۰ دیہاتی پروگرام
۹ - ۲۵ تبصرہ (اردو)

جالندھر ب

شام

۶ - ۰۰ یودا دانی: یووکوں کیلئے پروگرام
۷ - ۰۰ دیس پنجاب: پنجابی زنگارنگ پروگرام
۸ - ۰۰ اختتام

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۰۵ لوک گیت: ملکھی رام
۷ - ۱۵ پریم پاٹھک: غزلیں
۷ - ۳۰ کستوری لال: وائلن پر راگ بیرو
بھجن
۸ - ۲۰
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ یوگیش پربھجہ: غزلیں

دوپہر

۱۲ - ۰۰ کستوری لال، وائلن پر راگ
شدھ سارنگ
۱۲ - ۱۵ دیپک چٹرجی: گیت اور غزل
۱۲ - ۳۰ لوک رنگ: لوک گیتوں کا پروگرام
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت
۷ - ۳۰ یوگیش پربھجہ: غزلیں
۷ - ۵۰ سروجنی مراٹھے، گیت
۸ - ۰۰ پنجابی میں تقریر
۸ - ۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ کسم ٹھودکر: گیت اور غزل
۷ - ۳۰ ایم۔ آر۔ گوتم: خیال جونپوری
۸ - ۲۰ مسیحی بھجن
۸ - ۵۰ گیت (ہندی)

دوپہر

۱۲ - ۰۰ امجد علی خاں: سرود پر راگ ہیمنت
۱۲ - ۱۵ گیت اور غزل: کسم ٹھودکر
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت: جوگا سنگھ جوگی اور ساتھی
کویشری
۷ - ۲۰ کسم ٹھودکر: گیت
۷ - ۴۵ جاگرت: پنجابی میں سلسلہ وار گھریلو فیچر
پروگرام
۸ - ۰۰ انگریزی میں وارتا
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۰۰ شبد گائن
۱۰ - ۳۰ بالے خاں: ستار پر راگ
یمن کلیان

پیر ۱۸ مئی

صبح

۶ - ۴۵ سگم سنگیت
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ رام کرشن چندیشری: غزلیں
۷ - ۳۰ کیشب چندر: خیال دیسی اور
نکھل بنرجی (ستار پر خیال ہنڈیار)
۸ - ۲۰ لوک گیت: لال چند یملا جٹ
۸ - ۵۰ گیت: مہندر پال
۹ - ۱۵ سگم سنگیت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ تہاڈی پسند
سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت
۱۲ - ۳۰ گیت اور غزل: مہندر پال
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۴۰ گیت اور غزل: رام کرشن چندیشری
اور بلونت بنسل
۸ - ۰۰ وگیان ونود: اشوک بلاٹو دوارا
ہندی میں ہلکی پھلکی وارتا
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰ - ۱۵ لوک گیت: سریندر سنگھ پردیسی
۱۰ - ۳۰ کیشب چندر: خیال مالکونس
نکھل بنرجی (ستار) راگ سوہنی

منگل ۱۹ مئی

صبح

۶ - ۴۵ سگم سنگیت
۷ - ۰۵ ہنس راج اور ساتھی: بھینٹیں
۷ - ۱۵ شانتا سکسینہ: گیت اور غزل
۷ - ۳۰ شری وینکٹیش (بانسری پر گجری توڑی)
۸ - ۲۰ غزلیں: شری رام
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ کافیاں: چندر کانت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ پرچھائیاں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ ہمت سنگھ جگا: لوک گیت
۷ - ۴۰ گیت اور غزل
شانتا سکسینہ اور شری رام
۸ - ۰ اردو میں تقریر (جدید)
۸ - ۱۰ غزلیں
۸ - ۲۰ ہندی میں کویتا پاٹھ
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳ وگیان جگت
سائنس میگزین پروگرام

بدھ ۲۰ مئی

صبح

۶ - ۴۵ سگم سنگیت
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ کافیاں: چندر کانت
۷ - ۳۰ برہم سروپ سنگھ
وچتر وینا پر راگ رام کلی
۸ - ۲۰ لوک گیت: رجنی دیوکی
۹ - ۱۵ شبد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ شیو کمار شرما: سنتور پر راگ کلاوتی
۱۲ - ۱۵ شبد
۲ - ۲۰ سگم سنگیت

شام

۷ - ۴۰ قدم قدم پڑا اٹھرا
۷ - ۵۰ گیت
۸ - ۰ اجو کی کسوٹی اُتے عزت
گورنام سنگھ شیر دوارا پنجابی میں وارتا
۸ - ۲۵ سگم سنگیت

۳۰ - ۹ آپ کی فرمائش
۳۰ - ۱۰ برہم سروپ سنگھ
وچتر وینا پر راگ جے جے ونتی

جمعرات ۲۱ مئی

صبح

۴۵ - ۶ گوربچن سنگھ بچن۔ شبد
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ غزلیں: شانتی ہیرانند
۳۰ - ۷ پرکاش وڈھیرہ: بانسری وادن
۲۰ - ۸ لوک گیت: سنت سنگھ بندرا
۵۰ - ۸ قوالی
۱۵ - ۹ ودیا ساگر رام پال: بھجن

دوپہر

۰۰ - ۱۲ وسنت راؤ دیش پانڈے
خیال نٹ بھیرو
۱۵ - ۱۲ غزلیں: شانتی ہیرانند
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ لوک گیت: راویل سنگھ گابا
۴۰ - ۷ لوک رچی سماچار
۴۵ - ۷ قوالیاں
۰۰ - ۸ سرجنا: پنجابی میں ثقافتی پروگرام
۳۰ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ اسپورٹس میگزین کا نیشنل پروگرام
۰۰ - ۱۰ کوی گوشٹھی (ہندی)
۳۰ - ۱۰ پرکاش وڈھیرہ
بانسری پر راگ آبھوگی کانہڑہ

جمعہ ۲۲ مئی

صبح

۴۵ - ۶ غزلیں: سری رام
۰۵ - ۷ ست سادھنا
۱۵ - ۷ انیتا تلوار
۳۰ - ۷ شریلو کالیکر: خیال پربھات بھیرو
۲۰ - ۸ ستونت سنگھ: بھجن
۵۰ - ۸ صوفیانہ کلام
پورن چند وڈالی اور ساتھی
۱۵ - ۹ کرتار سندھو: شبد

دوپہر

۰۰ - ۱۲ استاد نثار حسین خاں
خیال گورو دھنی توڑی
سوائی گندھرو: خیال آساوری
گجری توڑی اور پوریا دھناشری
۳۰ - ۱۲ غزلیں: سری رام
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ لوک گیت: پورن شاہ کوٹی
۴۰ - ۷ ستونت سنگھ: غزلیں
۵۰ - ۷ پنجابی گیت
۰۰ - ۸ پنجاب میں شویت کرانتی
ڈاکٹر کہر سنگھ دوارا پنجابی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ ہندی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ لوک گیت: لوراں
۳۰ - ۱۰ شریلو کالیکر: خیال شدھ سارنگ

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح

۴۵ - ۶ گیت اور غزل: لکشمی بائی راٹھور
۰۵ - ۷ لوک گیت: ہریش دگلیا اور ساتھی
۳۰ - ۷ شام لال (شہنائی) راگ رام کلی
۲۰ - ۸ مہندر سنگھ نگینہ: شبد
۵۰ - ۸ پنجابی گیت: پرکاش کور اور راجندر ربجن
۱۵ - ۹ مادھوری ما: بھجن

دوپہر

۰۰ - ۱۲ شام لال (شہنائی)
راگ مدھمات سارنگ
۱۵ - ۱۲ مادھوری ما: گیت
۳۰ - ۱۲ بنارسی سنگھ پھل: لوک گیت
۴۵ - ۱۲ گیت اور غزل: سہانہ چیٹرجی
لکشمی بائی راٹھور، بیگم اختر اور
زرینہ خاتون
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ لوک گیت: وینا سوڈھی
۴۰ - ۷ مہندر سنگھ نگینہ: گیت
۵۰ - ۷ گیت: پرکاش کور
۰۰ - ۸ آ تو چک دیاں نظراں وچ
ڈاکٹر تیج ونت سنگھ دوارا پنجابی وارتا
۱۰ - ۸ پنجابی گیت
۳۰ - ۸ سگم سنگیت

اتوار ۲۴ مئی

صبح

۰۵ - ۷ پنجابی گیت: نریندر ربیبا
۱۵ - ۷ نرملا ارون: غزلیں
۳۰ - ۷ غلام مصطفیٰ خاں
خیال رام کلی
۲۰ - ۸ مسیحی بھجن
۵۰ - ۸ گیت
۱۵ - ۱۰ آپ کی فرمائش

دوپہر

۰۰ - ۱۲ غلام مصطفیٰ خاں
خیال پوریا دھناشری
۱۵ - ۱۲ غزلیں: نرملا ارون
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ کرتار سنگھ چمن ڈھاڈی اور ساتھی
واراں
۴۰ - ۷ گیت: بھوپندر پال کور
اور گوردیو سنگھ مستانہ
۴۵ - ۷ چاکرت: پنجابی میں سلسلہ وار
گھریلو فیچر پروگرام
۰۰ - ۸ انگریزی میں تقریر
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۰۰ - ۱۰ شبد گائن
۳۰ - ۱۰ غلام مصطفیٰ خاں
خیال راجیشوری کونس

پیر ۲۵ مئی

صبح

۴۵ - ۶ بھجن
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ سگم سنگیت
۳۰ - ۷ دیپک چیٹرجی: خیال الہیہ بلاول
رام نارائن: سارنگی پر راگ گجری توڑی
۲۰ - ۸ رنجیت کور
۱۵ - ۹ جھلکی: طنز و مزاح کا پروگرام

دوپہر

۰۰ - ۱۲ تہاڈی پسند: سننے والوں کی فرمائش
پر پنجابی گیت
۳۰ - ۱۲ گیت (ہندی)
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۴۰ - ۷ گیت اور غزل
سریندر کور اور آسا سنگھ مستانہ
۰۰ - ۸ چھٹی پنچ ورشیہ یوجنا میں وکاس کے لکش
ہندی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ پنجابی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ لوک گیت: سورن لتا
۳۰ - ۱۰ دیپک چیٹرجی: خیال پوریا کلیان
امرت حسین خاں
سربہار پر راگ باگیشری

منگل ۲۶ مئی

صبح

۴۵ - ۶ شبد
۰۵ - ۷ لوک گیت: ہربھجن سنگھ نامل اور ساتھی
۱۵ - ۷ گیت اور غزل: لکشمی ٹھکر
۳۰ - ۷ موسیٰ کاظمی: خیال اور ترانہ توڑی
اور بھیروی
۲۰ - ۸ گیت
۵۰ - ۸ پنجابی گیت
۱۵ - ۹ غزلیں: چاند رائے

دوپہر

۰۰ - ۱۲ پرچھائیاں
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۱۵ - ۵ لوک گیت: جوگندر کار ساجن
۴۰ - ۷ گیت اور غزل
چاند رائے اور نریندر پنڈت
۰۰ - ۸ اردو تقریر
۱۰ - ۸ غزلیں
۳۰ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ پنجابی میں بھینٹ وارتا

بدھ ۲۷ مئی

صبح

۴۵ - ۶ بھجن
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ گیت اور غزل: سیتا کوہلی
۳۰ - ۷ کمار گندھرو: خیال دیسی
۲۰ - ۸ بھجن
۵۰ - ۸ لوک گیت: ہرنیک سنگھ رانا
۱۵ - ۹ شبد

دوپہر

۰۰ - ۱۲ بسم اللہ خاں اور وی۔ جی۔ جوگ
شہنائی اور وائلن
راگ جونپوری اور بھیروی
۱۵ - ۱۲ شبد
۲۰ - ۲ غزلیں

شام

۴۰ - ۷ قدم قدم پڑا پڑا
۵۰ - ۷ گیت

۸-۰۰ پنجابی میں وارتا
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ ایرا رائے چودھری: خیال بہاگ

جمعرات ۲۸ مئی

صبح

۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ ڈی۔کے۔ مترا (ستار) بھیروی
ملک ارجن منصور
خیال بہادری توڑی
۸-۲۰ لوک گیت: ستیش چندر
۸-۵۰ قوالی
۹-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی

دوپہر

۱۲-۰۰ استاد محمد حسین خاں
خیال ملتانی
۱۲-۱۵ محمد شریف قوال اور ساتھی: نعت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت: رنجنا
۷-۴۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ محمد شریف قوال اور ساتھی
۸-۰۰ طلاق: اردو میں پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ ناٹکوں کا نیشنل پروگرام
۱۰-۳۰ ڈی۔کے۔ مترا (ستار پر راگ یمن
ملک ارجن منصور: خیال گوڑ ملہار

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۶-۴۵ غزلیں: احمد حسین اور محمد حسین
۷-۰۵ ست سادھنا
۷-۱۵ شبد
۷-۳۰ اوم پرکاش: کلارنٹ پر راگ رام کلی
۸-۲۰ بھجن
۸-۵۰ صوفیانہ کلام: صادق علی متوئی
۹-۱۵ گیت: گھنشیام داس

دوپہر

۱۲-۰۰ شری گریش: خیال
۱۲-۳۰ خیال اور لوک گیت
احمد حسین اور محمد حسین

۲-۲۰ سگم سنگیت

شام

۵-۱۵ لوک گیت: لکھبیر سنگھ لکھی
۷-۴۰ روشن آرا بیگم: خیال شدھ کلیان
۸-۰۰ نو پرکاشن: ڈاکٹر دھرم پال مینی
دوارا ہندی میں پستک سمیکشا
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت: سریندر سنگھ سمن
۱۰-۳۰ اوم پرکاش: کلارنٹ پر راگ مالکونس

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ لوک گیت: سورن باوا
۷-۱۵ نریندر گپتا: غزلیں
۷-۳۰ بلبیر سنگھ کلسی: خیال دیسی
شرن راتی: سرود پر راگ نٹ بھیرو
۸-۲۰ بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ پیارے لال: بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ بلبیر سنگھ کلسی: خیال بھیم پلاسی
۱۲-۱۵ گیت اور غزل: سروجنی مراٹھے
۱۲-۳۰ لوک رنگ: لوک گیتوں کا پروگرام
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت: سلکھن سنگھ نرالا
۷-۴۰ پیارے لال: غزلیں
۷-۵۰ گیت
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۳۱ مئی

صبح

۷-۰۵ پنجابی گیت: بھیم سین اور کویتا دمن
۷-۱۵ غزلیں: ایم۔ایل۔ ناکڑہ
۷-۳۰ این۔ راجم۔ وائلن پر راگ دیسی
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ گیت (ہندی)

دوپہر

۱۲-۰۰ این۔ راجم۔ وائلن پر راگ نیلامبری
۱۲-۱۵ گیت: ایم۔ایل۔ ناکڑہ

روهتک

میڈیم ویو ۴۷ر۲۶۲ میٹر ۱۱۴۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۶-۲۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۹-۱۵ تک) دوسری مجلس ۱۲-۳۰ سے ۳-۱۰ تک

تیسری مجلس ۵-۳۰ سے ۱۰-۳ تک (ہفتہ اتوار ۱۱ بجے تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ وندنا
۶-۵۵ کھیتی کی باتیں
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چیٹھی
۷-۵۰ ارچنا (بھگتی سنگیت)
۸-۴۰ سب رس

دوپہر

۱-۱۰ آپ کی فرمائش
(اتوار کے علاوہ)
۱-۴۰ اسکول براڈ کاسٹ
(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)
۲-۲۰ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
۶-۱۰ پرادیشک سنگیت
(بدھ کے علاوہ)
۶-۳۰ گرامین سنسار (دیہاتی پروگرام)
۷-۳۰ اطلاعات
۷-۴۵ سنگیت سریتا
۹-۱۵ ایک فلم سے
(جمعرات کو آپ کا خط ملا)

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۷-۱۰ شام ۷-۴۵
مہدی حسن: غزلیں
۷-۲۵ مہندر گڑھ ضلع کی چیٹھی
۷-۳۰ روی شنکر۔ ستار وادن
۸-۲، دوپہر ۲-۲۰ جیا لال سانگی اور
سنیتا ملک و ساتھی، لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر سنئے
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
قومی اعزاز یافتہ اساتذہ کیساتھ گفتگو

شام

۵-۳۰ 'ہماچل پردیش' فیچر
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ آکاشوانی گاؤں میں
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ناچ!'
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۷-۱ شام ۷-۴۵
سریندر سنگھ بیدی: سگم سنگیت
۷-۳۰ پنڈت جسراج
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ بال کنج
۱۲-۳۰ ناری جگت
'اپاہجوں کیلئے ترقی سہولیات'
۲-۲ گیاندر سنگھ ناگر، اور
بھیم سنگھ و ساتھی۔ لوک سنگیت
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ سوہن سنگھ سیتل ڈھاڈی اور ساتھی
۷-۴۰ گیت: کویتا دمن
۷-۴۵ جاگرت: پنجابی میں سلسلہ وار
گھریلو فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ این۔ راجم وائلن پر راگ باگیشری کانہڑہ

شام

۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب

۶-۱۰ برج کے لوک گیت

۸-۰۰ آج اتوار ہے

۸-۳۰ بھائی دیویندر سنگھ اور ساتھی شبد

۹-۱۵ ایک فلم سے 'نانک نام جہاز ہے'

۹-۳۰ 'ہریانہ کے سانگی' فیچر

پیر ۱۸ رمئی

صبح

۷-۱۰ بھگتی سنگیت

۷-۲۵ سرسہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
راجن مشرا اور ساجن مشرا
کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ شری کرشن شرما اور دری بل ویاس: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ رفتار زمانہ

۶-۱۰ پنجابی گیت

۷-۴۵ مدھورانی، سنیلم ساہنی، مبارک سنگھ گیت

۸-۰۰ 'ہندی سنیما میں نئی لہر' انٹرویو

۹-۱۵ ایک فلم سے 'آنگن کی کلی'

۹-۳۰ نیشنل پروگرام: تقریر

منگل ۱۹ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
شیلا رما چندرن: سگم سنگیت

۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ سسر کنا دھر چودھری وائلن وادن

۸-۳۰، دوپہر ۲-۲۰ رتن لال، ششی شرما و ساتھی: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ چٹکلا

شام

۵-۳۰ میری پسند کے گیت

۶-۱۰ سندھی گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

۸-۰۰ کلام شاعر (پنجابی)

۸-۳۰ جگموہن: گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'احساس'

۹-۳۰ 'ابلاغ عامہ اور ترقی پذیر ممالک' انگریزی میں تبادلہ خیال

۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۲۰ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
طلعت عزیز: سگم سنگیت

۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
راس بہاری دتہ: ستار وادن

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ راج بالا سنگیتا راٹھی اور جیون لال ملک: لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پنکتی

۱-۰۰ کترنیں

شام

۵-۳۰ 'بیگانی شادی میں' خصوصی پروگرام

۸-۰۰ ڈاکٹر کی رائے میں 'کھانسی'

۸-۳۰ سموہ گان

۹-۱۵ ایک فلم سے 'دیوار'

۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

جمعرات ۲۱ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سورج پرکاش گروور: سگم سنگیت

۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
لیلاوتی، اصغر حسین: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ایک رنگ

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار: سرگم

۶-۱۰ راجستھانی لوک گیت

۸-۰۰ گھر آنگن

۸-۳۰ او۔پی۔کپور: غزلیں

۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۲۲ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
اسلم خاں: سگم سنگیت

۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ اور رات ۱۰-۰۰
غلام صادق خاں: کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰ انل شرما اور ساتھی لوک سنگیت

۸-۳۰ گاندھی جی اور قومی یکجہتی

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

۶-۱۰ ڈوگری گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار
نشہ خوری اور صحت

۸-۰۰ وکاس کلب

۸-۳۰ پامیلا سنگھ: بھجن

۹-۱۵ ایک فلم سے 'شرط'

۹-۳۰ جنسی تعلیم اور خاندانی منصوبہ بندی تبادلہ خیال

ہفتہ ۲۳ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
منہر: سگم سنگیت

۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ گربچن دیوی: گائن

۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سورکیشا گرودرا، جگدیش چند چوہان اور ساتھی ہریانوی سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر ملیے

۱-۴۰ اساتذہ کیلئے

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

۶-۱۰ پنجابی گیت

۸-۰۰ ہریانہ درشن

۸-۳۰ پربھا ساگر: گیت اور غزلیں

۹-۱۵ ایک فلم سے فلم 'جدائی'

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۴ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مگن لوکیا: سگم سنگیت

۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ بلو خاں عارفی طبلہ وادن

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت
'راجا رام موہن رائے' تقریر
'خودکشی کیوں' تبادلہ خیال

۲-۲۰ بلبیر سنگھ، آشا لتا لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواؤں کی پسند اور خطوں کے جواب

۶-۱۰ اتر پردیش کے لوک گیت

۸-۰۰ آج اتوار ہے

۸-۳۰ لکشمی شنکر: شبد

۹-۱۵ ایک فلم سے 'وقت کی دیوار'

۹-۳۰ ناٹک

پیر ۲۵ رمئی

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
گووند پرشاد جے پور والے سگم سنگیت

۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی

۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
سریش جی شری کھنڈے کلاسیکی موسیقی

۸-۳۰، دوپہر ۲-۲۰ دھرم پال مادی کنگلا دھیمہ: لوک گیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

ہم کیا پڑھتے ہیں ؟

۱۰-۶ مدھیہ پردیش کے لوک گیت

۰۰-۸ نیم حکیم خطرہ جان

انگریزی تقریر

۳۰-۸ قلندر آزاد : قوالیاں

۱۵-۹ ایک فلم سے 'نصیبہ'

۳۰-۹ نیشنل پروگرام : تقریر

منگل ۲۶ مئی

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

آشا گپتا ، سگم سنگیت

۲۵-۷ جیند ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ شیش پرکاش قمر

شہنائی وادن

۳۰-۸، دوپہر ۲۰-۲ سوریہ بھان ساگی، رام بائی اور ساتھی ، لوک سنگیت

دوپہر

۳۰-۱۲ لائبریری سے انتخاب

۰۰-۱ ورندگان

شام

۳۰-۵ میری پسند کے گیت

۱۰-۶ پنجابی گیت

۰۰-۸ کلام شاعر (ہریانوی)

۳۰-۸ سمودگان

۱۵-۹ ایک فلم سے 'خاندان'

۳۰-۹ سائنس میگزین

بدھ ۲۷ مئی

صبح

۱۰-۷ دیش پیار کے گیت

۲۵-۷ کورکشیتر ضلع کی چٹھی

۳۰-۷، رات ۰۰-۱۰

پنالال سونگی : کلاسیکی موسیقی

۳۰-۸، دوپہر ۳۰-۲

رام چند، نند کشور

لوک سنگیت

دوپہر

۳۰-۱۲ گاتی چہکتی

۰۰-۱ کسترنیں

شام

۳۰-۵ 'نیشنلسٹ اور پنڈت نہرو' تقریر

۰۰-۸ پنڈت نہرو کی شخصیت اور کردار، ہندی تقریر

۳۰-۸ من موہن پہاڑی : بھجن

۱۵-۹ ایک فلم سے 'نیا دور'

۳۰-۹ چرچا کا وشیہ ہے

جمعرات ۲۸ مئی

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

سرلیش جی، شری کھنڈے

سگم سنگیت

۲۵-۷ مہندر گڑھ ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ چلتے چلتے

۳۰-۸، دوپہر ۲۰-۲ جگے سنگھ و ساتھی

ولی اور حینا : لوک سنگیت

دوپہر

۳۰-۱۲ ساز اور آواز

۰۰-۱ ورندگان

شام

۳۰-۵ یوواسنسار

ستار وادن

لوک گیت

۱۰-۶ کشمیری لوک گیت

۳۰-۶ گرامین سنسار

۰۰-۸ گھر آنگن

'حمل کے دوران کن باتوں کا دھیان ضروری ہے ؟'

۳۰-۸ بیگم اختر : غزلیں

۱۵-۹ آپ کا خط ملا

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

مینو پرشوتم : سگم سنگیت

۲۵-۷ سونی پت ضلع کی چٹھی

۳۰-۷، رات ۰۰-۱۰

کندن لال شرما

کلاسیکی موسیقی

۲۰-۸ دوپہر ۲۰-۲

لال چند، منشی رام : ہریانوی سنگیت

۳۰-۸ گاندھی پرارتھنا

دوپہر

۴۰-۱۲ دھرتی کے گیت

۰۰-۱ ورندگان

شام

۳۰-۵ یوواسنسار

ادبی میگزین

۱۰-۶ پنجابی گیت

۰۰-۸ کتابوں پر تبصرہ

۳۰-۸ چندرانی مکرجی : بھجن

۱۵-۹ ایک فلم سے 'بندش'

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

ہری ہرن : سگم سنگیت

۲۵-۷ سرسہ ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ ولایت خاں : ستار وادن

۲۰-۸، دوپہر ۲۰-۲ راجیش بھوسلہ اور بھگوان سنگھ میراثی : لوک سنگیت

دوپہر

۳۰-۱۲ پھر سنیے

۰۰-۱ ورندگان

۳۰-۱ اساتذہ کیلئے پروگرام

شام

۳۰-۵ یوواسنسار

'جیب کترا' ناٹک

۱۰-۶ گجراتی گیت

۰۰-۸ ہریانہ درشن

۳۰-۸ شمع بانو : گیت

۱۵-۹ ایک فلم سے 'او بے وفا'

اتوار ۳۱ مئی

صبح

۱۰-۷، شام ۴۵-۷

رمیش چندر دت ، سگم سنگیت

۲۵-۷ فرید آباد ضلع کی چٹھی

۳۰-۷ منور علی خاں

کلاسیکی موسیقی

۳۰-۸ بال کنج

دوپہر

۳۰-۱۲ ناری جگت

'چادر سے باہر' جھلکی

۰۰-۱ کھلا آکاش

شام

۳۰-۵ یوواؤں کی پسند

خطوں کے جواب

۱۰-۶ پنجابی گیت

۳۰-۶ آپ کی پسند

۰۰-۸ آج اتوار ہے

۳۰-۸ شیلا دھر : غزلیں

۱۵-۹ ایک فلم سے 'ہم پانچ'

۳۰-۹ ہریانہ کی صنعتی ترقی ، فیچر

غزل

صدیق مجیبی

شاید انا کا قہر دلِ خود نگر میں تھا
ہر "قطرۂ لہو" مرا جیسے بھنور میں تھا
پیتا رہا میں اس کے تخاطب کے زہر کو
برسوں کی دوستی کا تعلق نظر میں تھا
آچوم لیں اے سنگ ملامت تجھے کہ تو
اک صاحبِ کمال کے دستِ ہنر میں تھا
صیاد بادلوں کے نہ آیا وہ دام میں
اجلے پروں میں شب کا پرندہ سفر میں تھا
اک تودۂ سیاہ ہوں بے برگ و بے نمود
میں بھی گھنا درخت کبھی رہ گزر میں تھا
گر جانتے مجیبی تو کرتے کبھی نہ ہم
وہ معتبر گناہ جو عرضِ ہنر میں تھا

(اردو سروس سے)

شملہ

۶۲۸.۷۳ میٹر ۴۷۷ کلوہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۳۰ ، ۶۰.۷۴ کلوہرٹز
صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ اور ۹-۴۵ سے ۴-۴۵ ، ۵-۴۵ ، ۶۰۲۰ کلوہرٹز
شام ۵-۰۰ سے ۶-۱۵ اور ۶-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلوہرٹز

خبریں

ہندی صبح ۸-۰۰ دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱۰ شام ۶-۰۵ رات ۸-۴۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰
انگریزی صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۰۰ ، ۲- رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۰۵
سنسکرت صبح ۷-۰۰ اردو صبح ۸-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۵ گیان وندو اور وندنا
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ سامائیکی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی
۹-۳۰ اختتام
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۲۰ اختتام (سوائے اتوار)
۱-۱۰ فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام
۲-۳۰ کھیتی چرچا اور موسم
۲-۳۰ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
لاہول سپتی (اتوار، منگل، جمعہ)
کنتری پروگرام (پیر، جمعرات)
چمبایانگی پروگرام (بدھ، ہفتہ)
۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر، جمعہ)
سرموری پروگرام (منگل، ہفتہ)
چنومنو (جمعرات)
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی / پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل، ہفتہ)
خواتین کیلئے (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۶-۴۵ علاقائی خبریں
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ دھارا رے گیت
۱۰-۳۰ اختتام
(ہفتہ منگل ہفتہ کو ۱۱-۰۵ بجے)

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح
۷-۱۰ گیت
۸-۲۰ سیاحوں کیلئے 'کلو کی سیر'
۹-۰۵ رس دھارا
شام
۵-۳۰ سرموری پروگرام: خبریں، لوک گیت
'ترقیاتی کاموں میں پنچایتوں کا حصہ'
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام: خبریں، لوک گیت
'شادی کی ٹھیک عمر' تقریر

اتوار ۱۷ مئی

صبح
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
دوپہر
۱۲-۰۰ مشاعرہ
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ گھر سنسار
صحت بارے بات چیت، گیت
شام
۵-۳۰ کلوی پروگرام خبریں،
'پڑھی لکھی ماں اور بچوں کا پالن' تقریر
لوک گیت
۷-۳۵ سوپان: خاندانی بہبود پر مبنی ریڈیو پترلیکا پروگرام
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ آتم رکھشا سمبندھی قانون

پیر ۱۸ مئی

صبح
۷-۴۰ جیون جیوتی: 'بھگوان بدھ' تقریر از ملک ٹھاکر
۸-۳۵ ادبی پروگرام
ہندی ساہتیہ کے امر یاتر
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۵-۰۰ کنتری پروگرام: خبریں، لوک گیت
ہمارے مہاپرش: مہاتما بدھ۔ تقریر
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام: خبریں، لوک گیت
یگ پرش حضرت علی اور مہاتما بدھ۔ تقریر
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام، لوک گیت، خبریں
'شادی کی عمر' بات چیت
۸-۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸-۲۶ دلیش گان
۹-۱۵ جگیاسا
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۱۹ مئی

صبح
۷-۴۰ خاندانی بہبود پر مبنی گیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام: خبریں، لوک گیت
'خواتین اور گھریلو دوائیں' تقریر
۵-۳۰ سرموری پروگرام، خبریں، لوک گیت
'ایک ماں کے تجربات' تقریر
۸-۱۵ ، ۹-۴۵
سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ منزل کی جانب بڑھتے قدم
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۲۰ مئی

صبح
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۸-۳۰ ، رات ۸-۲۵
سگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت
شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
ایک ماں کے تجربات: بات چیت
۶-۱۵ دیہی خواتین کیلئے
کام کی باتیں، گیت
کھیتی باڑی کے ضروری کام کاج
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۱۰-۰۰ نئی فلموں سے فرمائشی گیت

جمعرات ۲۱ مئی

صبح
۷-۴ دلیش گان
۸-۲ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر: بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار
شام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۱۰-۰۰ ہندی بات چیت

جمعہ ۲۲ مئی

۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۴۰ ترنگ، کویتا پاٹھ
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام
۵۔۰۵ لاہول سپتی پروگرام: خبریں، لوک گیت
'سائنس کی دین' بات چیت
۸۔۱۵ سگم سنگیت
۸۔۳۵ وادیہ وِرند
۹۔۳۰ سلسلہ وار ڈرامہ
۱۰۔۰۰ من بھاون
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

هفته ۲۳ مئی

صبح
۷۔۳۰ گیت
۸۔۲۰ سیاحوں کیلئے
۹۔۰۵ رس دھارا
شام
۵۔۰۰ چبا پانگی پروگرام، خبریں، لوک گیت
'خالی وقت میں کیا کریں' تقریر
۵۔۳۰ سرموری پروگرام: خبریں، لوک گیت
'ناری اور سماج' تقریر
۷۔۳۵ خاندانی بہبود پر مبنی پروگرام
۸۔۲۵ فلمی موسیقی
۹۔۱۵ ہیم درشن: علاقائی ریڈیو نیوز ریل

اتوار ۲۴ مئی

صبح
۷۔۳۰ اس ماس کا گیت
۸۔۲۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹۔۰۵ پہاڑی دھن
۹۔۱۵ ان دنوں
۹۔۳۰ ساز اور آواز
۹۔۴۵ وگیان اور جیون
۱۱۔۰۵ ہندی ڈرامہ
دوپہر
۱۲۔۳۰ بال گوپال
۳۔۰۰ خواتین کیلئے
گیت، گھر سنسار
'مہاراجہ رنجیت سنگھ اور دلیش پریم کی بھاونا' تقریر
شام
۵۔۳۵ کلوی پروگرام: خبریں، لوک گیت
'میری رائے میں پیار' تقریر
۹۔۱۵ گھر سنسار
۹۔۳۰ گیت پہاڑاں رے
پہاڑی گیتوں کا پروگرام

پیر ۲۵ مئی

صبح
۷۔۳۰ جیون جیوتی
۸۔۲۰ ادبی پروگرام
۹۔۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۵۔۰۵ مہاسوی پروگرام: خبریں، لوک گیت
'جانوروں کی دیکھ ریکھ' بات چیت
۶۔۱۵ منڈیالی پروگرام
خبریں، لوک گیت، بات چیت
انشورنس پر مبنی پروگرام
۸۔۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸۔۲۵ دلیش گان
۹۔۱۵ انگریزی تقریر
۹۔۳۰ ہندی بات چیت
۹۔۴۵ سگم سنگیت
۱۰۔۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۶ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو، بھگتی سنگیت
۷۔۳۰ سنگیت
خاندانی بہبود پر مبنی پروگرام
۷۔۵۵ سننے کی بات
۸۔۲۰ ٹھمری، دادرا
۸۔۳۵ علاقائی سنگیت
۹۔۰۵ چٹکلا
شام
۵۔۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، لوک گیت، بات چیت
۵۔۳۰ خبریں، لوک گیت
باغبانی سے متعلق گفتگو
۶۔۱۵ بلاسپوری پروگرام: خبریں، لوک گیت
'وقت کی پکار' بات چیت
۸۔۱۵ سگم سنگیت
۸۔۲۵ سب رس
۹۔۱۵ خاندان کی بہبودی
۹۔۴۵ سگم سنگیت

بدھ ۲۷ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو اور بھگتی سنگیت
۷۔۱۰ کرناٹک سنگیت
۷۔۳۰ جیون جیوتی
۸۔۲۰ ،شام ۸۔۲۵
سگم سنگیت
۸۔۳۵ استانگیکر، گیتا پاٹھ
۹۔۰۵ ایک فلم کے گیت
شام
۵۔۰۵ چبا پانگی پروگرام، خبریں، لوک گیت
'میری رائے میں پیار' بات چیت
۵۔۳۵ کلوی پروگرام، خبریں، لوک گیت
'روگوں سے بچاؤ'
۶۔۱۵ دیہی خواتین کیلئے
'تب اور اب' بات چیت
گیت
'چاچی' سلسلہ وار ڈرامہ
۸۔۱۵ سماچار درشن
۹۔۱۵ ہماچل ڈائری
۹۔۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰۔۰۰ آپ کے انورودھ پر
فرمائشی گیتوں کا پروگرام

جمعرات ۲۸ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو اور بھگتی سنگیت
۷۔۳۰ دلیش گان
۸۔۲۰ پنجابی گیت
۸۔۳۵ ریڈیو ڈاکٹر: بات چیت
۹۔۰۵ ایک کلاکار
شام
۵۔۰۵ کنٹری پروگرام: خبریں، لوک گیت
سلسلہ وار ڈرامہ
۵۔۳۰ چنو منو پروگرام
۶۔۰۰ اس ماس کا گیت
۶۔۵۵ پہاڑی دھن
۸۔۱۵ غزلیں
۸۔۲۵ بھگتی سنگیت
۹۔۱۵ آپ کا پتر ملا
۹۔۳۰ نیشنل پروگرام: ڈرامہ

جمعہ ۲۹ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو اور بھگتی سنگیت
۷۔۱۰ پراتھنا سبھا
۷۔۳۰ ترنگ، کویتا پاٹھ
۷۔۵۵ سننے کی بات
۸۔۲۰ ،رات ۸۔۲۵
سگم سنگیت
۸۔۳۵ کلاسیکی موسیقی
شام
۵۔۰۵ لاہول سپتی پروگرام: خبریں، لوک گیت
انشورنس پر مبنی پروگرام
۵۔۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت اور ڈرامہ
۶۔۱۵ منڈیالی پروگرام
خبریں، لوک گیت اور کوی گوشٹھی
۶۔۵۵ سامانیک چرچا
۸۔۱۵ سماچار درشن
۹۔۳۰ 'بوڑھے کی موت' ڈرامہ
تحریر: وشنو شرما
۱۰۔۰۰ من بھاون
پرانی فلموں سے گیت

هفته ۳۰ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو اور بھگتی سنگیت
۷۔۳۰ گیت
۸۔۳۰ دلیش گان
۹۔۰۵ رس دھارا
شام
۵۔۰۵ چبا پانگی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'بھٹیات کا جن جیون' بات چیت
۵۔۳۵ سرموری پروگرام
خبریں، لوک گیت اور ڈرامہ
۶۔۱۵ بلاسپوری پروگرام
خبریں، لوک گیت اور روپک 'نیا جنم'
۷۔۳۰ اساتذہ کیلئے
۸۔۱۵ سگم سنگیت
۸۔۲۵ بھگتی سنگیت
۹۔۱۵ ہیم درشن، علاقائی ریڈیو نیوز ریل

اتوار ۳۱ مئی

صبح
۶۔۲۰ گیان وندو اور وندنا
۷۔۳۰ اس ماس کا گیت
۸۔۲۰ آپ کی چٹھی آپ کی فرمائش
۹۔۰۵ پہاڑی دھن
۹۔۱۵ ان دنوں

(باقی ص ۵۳ پر)

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۲۰۳-۴ میٹر ۱۴۷۶ کلو ہرٹز، اجمیر ۴۹۷-۵ میٹر ۶۰۳ کلو ہرٹز
جے پور (ب) ۲۳۶-۴ میٹر ۱۲۷۹ کلو ہرٹز، بیکانیر ۲۱۵-۱ میٹر ۱۳۹۵ کلو ہرٹز
اودے پور ۲۶۶-۶ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز، جودھپور ۵۴۴-۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۲-۱۰، ۲-۴۵، شام ۵-۰۰، ۶-۰۵، ۷-۰۰، رات ۸-۴۵
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۵ بجے)

انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار) ۱-۰۰، ۲-۰۰ شام ۶-۰۰، رات ۹-۰۰
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۰ بجے)

صوبائی خبریں (ہندی): صبح ۹-۰۵، شام ۷-۰۵ (راجستھانی) شام ۷-۱۵

سندھی میں خبریں: صبح ۸-۴۰، شام ۶-۱۵

سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰

ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ منگل دھونی: وندے ماترم
۶-۳۵ وندنا
۷-۰۵ روپ ریکھا اور موسم
۷-۱۰ کرساں ری بات: بازار بھاؤ (روزانہ)
۷-۲۰ راماین پاٹھ
۷-۳۰ سامائیکی
۸-۵۰ رس دھارا (سوائے اتوار)
سور گنگا (اتوار)
۱۰-۱۵ اختتام (سوائے ہفتہ، اتوار)
(ہفتہ کو ۹-۵۰ اور اتوار ۱۰-۳۰
۱۱-۰۰)
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۳-۱۰ اختتام

شام

۵-۰۵ یوواوانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۳۰ اختتام (بدھ، جمعرات، جمعہ)
۱۱-۱۰ اختتام (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار)

ہفتہ ۱۶ مئی

۶-۳۵ وندنا
۷-۱۰ کرساں ری بات
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ لوک گیت
۸-۳۰ کتھا لوک
'اور شام ڈھل گئی' ہندی کہانی از
ایش چندر سنہا
۹-۱۰ لوک گیت
۹-۳۰ سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یوواوانی (روزانہ)
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال - سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کہکشاں (اردو پروگرام)
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۱۷ مئی

صبح ۷-۳۰، رات ۱۰-۳۰
شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ سور گنگا
۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
کویتا پاٹھ - سگم سنگیت
۱۰-۳۰ اس ماس کا گیت
الیش نوتر پروگرام
بال کلاکار: یوگیش کمار گوئل کا ستار وادن
'جنگل کا راجہ' بدکہانی از ایس گلگوریہ
'گھر مل جائے اللہ دیرے کا چراغ'
بچوں کے وچار: 'شرکا'
سرگو گوئل اور سلیل مشرا

دوپہر

۱۲-۳۰ مہیلا جگت، کاریہ شیل بہنوں کیلئے
'ہم پیشہ ساتھی میری نظر میں'
تقریر از اعنا جسونت سنگھ
گیت
آپکی سندرتا کے دشمن - اسھوپڑی جھریاں'
تقریر از نرمل ملہوترہ
'میک اپ' سدھا جوہر

شام

۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'مائنڈ یور ٹاسٹ' انگریزی تقریر
از ڈاکٹر ایف ایس کے برار
۹-۱۵ پتر ملا، سامعین کے خطوں کے جواب
۱۰-۰۰ مجھر: پتریکا پروگرام
ایڈیٹر: راجندر بوہرا
'نام چیز رنگ کری' تقریر، رجویر سنگھ سوں
پرسودن رتنو، کاویہ پاٹھ
'راجستھانی ساہتیہ میں بوتی راشٹریہ آتما' تقریر

پیر ۱۸ مئی

صبح

۷-۳۰، دوپہر ۱-۱۰، شام ۶-۳۰
شاستریہ سنگیت
۸-۳۰، شام ۶-۴۵
سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام

۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش - بولتی عمارتیں
'فتح پور سیکری' تقریر از ہری سنگھ راٹھور
۸-۱۵ راجستلی
'پرگتی راہ پاوڑہ' تقریر
'راجستھان میں سنچائی اور کرساں'
تقریر از کشل راج سندھوی
۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ پیر شب کی محفل موسیقی

منگل ۱۹ مئی

صبح

۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ رس دھارا
۸-۳۰ راجستلی، باتاں ری پھلواری
راجستھانی کہانی از چیتن سوامی
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
لوک گیت
۹-۲۰، شام ۶-۴۵
سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ 'کھیتی اور گھر' تقریر
۶-۳۵ لوک سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
انیکتا کی مالا میں ایکتا کے موتی'
'اترپردیش' تقریر از محفوظہ بانو
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ سندھی پروگرام

بدھ ۲۰ مئی

صبح

۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ پریل
شری رام بجائی: ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰، ۹-۲۰، رات ۱۰-۴۵
سگم سنگیت
۹-۱۰ لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ لوک سنگیت
شام
۵-۰۵ یووانی
۶-۲۵ فلمی سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
'وٹامن کی کمی کے روگ' تقریر از
ڈاکٹر ایس کے چوہان
۹-۱۵ فلم سنگیت
۹-۳۰ مہری لکیر، ناٹک
تحریر : کلیم الدین تجلی عثمانی
۱۰-۳۵ راجستھانی گیت

جمعرات ۲۱ مئی

صبح
۷-۳۰، ۸-۳۰، رات ۱۰-۳۰
شاستریہ سنگیت
۷-۰۵ دیووانی
'یجروید کے برہمن گرنتھ' تیتریہ
تقریر از ڈاکٹر آر سی دویدی
۸-۳۰ رس دھارا
۹-۱۰، ۱۰-۴۰، ۱
لوک گیت
۹-۲، ۶-۵۰
سگم سنگیت
دوپہر
۱-۱۰ میلا جگت
'نوجات ششوؤں میں پائے جانے والے
روگ' تقریر از ڈاکٹر لیلا دھر اگروال
گیت
پریوار کلیان کی اور سے
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۴۵ نرمان کے سوَر، ورت روپک
۸-۰۰ کھلا آکاش 'گھر میں وگیان'
'وناکلاون اور ریفریجریٹر'
تقریر از وی کے پانڈا
۸-۱۵ راجستھلی 'ادھورا سپنا رو
آن جان سے ریوں'
ہرونت سنگھ دیوڑا

۹-۱۵ گیت
۹-۳۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۲۲ مئی

صبح
۷-۳۰، ۱۰-۱۰، شام ۶-۳۵
شاستریہ سنگیت
۸-۲، ۹-۲، شام ۶-۴۵
سگم سنگیت
۹-۱، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
شام
۶-۲۵ مرووانی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸ کھلا آکاش
آپ نے پوچھا تھا
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳ نیشنل پروگرام، فیچر

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح
۷-۳۰ دوپہر ۱-۱
شاستریہ سنگیت
۸-۲، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
۸-۲ منتھن : سامعین کے خیالات پر مبنی
موضوع 'مدھیم ورگ پریشان کیوں؟'
ترتیب : وجے دکشت
۹-۳۰ سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ فلم سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال : سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کہکشاں : اردو پروگرام
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۲۴ مئی

صبح
۷-۳۰، رات ۱۰-۳۰
شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ سور گنگا
۹-۱۵ مکمل بچوں کا پروگرام
اس ماس کا گیت
'سچی مترتا' کہانی از برجھول سونیوال
پیتروں کے اتر
جودھپور کیندر سے
دوپہر
۱۲-۰۰ میلا جگت
۱۲-۳ 'سنی استاد' کرپک مزاحیہ ہلکی
تحریر : سے سنگھ السن راٹھور
۱۲-۴۵ فلم سنگیت
۱-۱ آپ کی فرمائش
شام
۶-۲۵ فرمائشی پروگرام
۷-۲۵ گیت
۷-۳ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'نہرو کنٹری یوتھ ٹورز ورلڈ میں'
انگریزی تقریر
۹-۱۵ پنترلا

پیر ۲۵ مئی

صبح
۷-۳، دوپہر ۱-۱ : شاستریہ سنگیت
۸-۲، ۹-۱۰، ۱-۳۰
لوک گیت
۸-۳۰، ۹-۲، شام ۶-۴۵
سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
'بولتی عمارتیں' جامع مسجد'
تحریر : شیولال گپتا
۸-۱۵ راجستھلی 'رچنا سانئی رچنا کار'
از لال نتھمل جوشی
۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ بیسر ترتب کی محفل موسیقی

منگل ۲۶ مئی

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ رس دھارا
۸-۳۰ کاویہ مالک
پورن شرما : راجستھانی کاویہ پاٹھ
۹-۱۰، ۱۰-۴۰، شام ۶-۳۵
لوک گیت
۹-۲، ۶-۴۵
سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ چترپٹ سنگیت
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
شام
۶-۲۵ کھیتی اور گھر
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
'انکیتا کی مالائیں ایکتا کے موتی' بہار'
تقریر از ڈاکٹر دیوی لال پالیوال
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ سندھی پروگرام
'سیں ہندو این سارنائیں'
تقریر از ڈاکٹر ڈی۔ بلوانی
سگم سنگیت

بدھ ۲۷ مئی

صبح
۷-۳۰، ۱-۱۰
شاستریہ سنگیت
۸-۲ کوی وانی
۸-۳۰، ۹-۲، رات ۱۰-۴۵
سگم سنگیت
۹-۱۰، ۱-۳۰
لوک سنگیت
دوپہر
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
۲-۲ وودھالیہ پرسارن
فلم سنگیت
۲-۴۰ فلمی سموگان
شام
۶-۲۵ لوک دھن

۶-۳۰ اپنی چلیا اپنا دیس: فلم سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
وٹامن کی کمی سے ہونے والے روگ
'بیری بیری'، تقریر ڈاکٹر ارون کمار جین
۹-۱۵ فلم سنگیت
۹-۳۰ آدم خور، ناٹک
تحریر: ستیندر پاریکھ
۱۰-۰۰ ناٹک - بھکتی سنگیت
۱۰-۳۰ راجستھانی گیت

جمعرات ۲۸ مئی

صبح
۷-۲۰، رات ۱۰-۳۰
شاستریہ سنگیت
۷-۵۰ دلوا وانی
'برش کے ولشیدھ میں پرانیہ پکش چیتن'
تقریر رام چندر شاستری
۸-۲۰ رس دھارا
۸-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۴۰
لوک گیت
۹-۲۰، شام ۵-۶
سگم سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ چترپٹ سنگیت
۱-۱۰ مہیلا جگت
'موسم سے رد کشن سیل کا'، تقریر از
سدھا جوہری
گیت
پرپوا کلیاں کی اور سے
۱-۵۰ کرشی لوک

شام
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۳۵ نرمان کے سوَر
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش، گھر میں وگیان
'بجلی کا ہیٹر' تقریر موہن لال ماتھر
۸-۱۵ راجستھلی: تقریر
باجا ماٹیلو باج - بھاسنگ باج
تروک گوئل
۹-۱۵ گیت

۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۲۹ مئی

صبح
۶-۲۰، ۷-۳۵، ۶
شاستریہ سنگیت
۱۰-۹، ۳-۱
لوک گیت
۹-۲۰، ۶-۴۵
سگم سنگیت

دوپہر
۱-۵۰ کرشی لوک

شام
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی پروگرام
۸-۰۰ کھلا آکاش
آپ نے پوچھا تھا
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ 'اگلے موڑ تک'
جے سنگھ الیس راٹھور

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح
۷-۲۰، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
۸-۳۰ ہندی کہانی

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت

شام
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ مال گوپال
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کہکشاں: اردو پروگرام
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۳۱ مئی

صبح
۷-۱۰ قومی ترانے
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۹-۱۰ 'مکل' بچوں کیلئے
اس ماس کا گیت
کہانی
بال کلاکار
پدھ کتھا

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف، ۲/۲ ۲ میٹر ۱۵ ۱۴ کلو ہرٹز   بھوپال ب، ۳/۳ ۲۲۳ میٹر ۱۳۴۳ کلو ہرٹز
صبح ۵-۴۵ سے ۷-۴۵، ۴۹۹۰ کلو ہرٹز
صبح ۸-۳۰ سے ۹-۲۰/۹-۴۵ - ۹
صبح ۹-۴۵ سے ۵-۱۵/۵-۴۵ شام } ۷۱۸۰ کلو ہرٹز
شام ۵-۳۰ سے ۱۲-۰۰ رات ۳۳۱۵۰ کلو ہرٹز
رائے پور: ۵/۹ ۳ میٹر ۹۸۱ کلو ہرٹز   گوالیار ۲۱۶/۴ میٹر ۱۳۹۶ کلو ہرٹز
جبلپور ۲۵۴/۲ میٹر ۱۱۷۹ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۸-۵/۸-۹ (پرادیشک سماچار)
دوپہر ۱-۰۱، ۲-۴۵، ۲-۰۱، شام ۵-۶
رات ۸-۴۵ (۸-۵۱ - ۱۱ صرف ہفتے کو)
انگریزی میں خبریں صبح ۱-۱۰، ۱-۰
دوپہر ۱۲-۰۰، ۱-۰۰، شام ۶-۰۰
رات ۹-۱۰ - ۱۱ صرف ہفتے کو

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح
۸-۲۰ قیصر حسان [illegible]
۸-۳۰ سجن لال [illegible] بھٹ خیال بت
۹-۱۰ [illegible]
[illegible]
۱۲-۳۰ مہیلا سبھا
۱-۴۰ سجن لال سر ہم بھٹ خیال
۲-۲۰ لوک گیت: بھگوان داس تمرہ
شام
۵-۳۰ یووا وانی: اپنی پسند

اتوار ۱۷ مئی

صبح
۸-۲۰ بال سبھا
۹-۱۵ سندھی پروگرام
۹-۴۵ سیدھ سنگیت: محمود مرزا ستار
۱۰-۰۰ ششو لوک
دوپہر
۱-۴۰ محمود مرزا: ستار
شام
۶-۴۰ شرمک جگت

پیر ۱۸ مئی

صبح
۸-۲۰ سگم سنگیت: منور مالال
۸-۴۰ بالا صاحب پوچھ والے: خیال
طبلہ: رام سوروپ رتو نیہ
دوپہر
۱-۴۰ آر. ڈی. بگرٹر: بانسری

ہے مہمان
۱-۰۰ سندھی میں بچوں کیلئے خصوصی پروگرام
دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت
'ہم ہمیشہ جیون ساتھی'، تقریر
نکہت
دوپہر
'پڑوسی ہو تو ایسا' انیل کے وشنٹ
شام
۶-۳۵ راجستھانی غیر ملکی پروگرام
۷-۲۵ گیت
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ لا فارلے مین
'ہندو ڈائورس لا'
انگریزی تقریر از نیت رام شرما
۹-۱۵ خط ملا
سامعین کے خطوں کے جواب

۲ - ۲۰ لوک گیت: گھنشیام داس

رات

۱۰ - ۰۰ بودھ سنسکرتی کا تیرتھ سانچی
روپک: ڈاکٹر مہابیر سنگھ

۱۰ - ۳۰ بالا صاحب پونچھ والے: خیال
طبلہ: رام سوروپ رتونیہ

منگل ۱۹ رمئی

صبح

۷ - ۳۰ اور دوپہر ۱۲ - ۴۵
اپ شاستریہ سنگیت: ریتا گنگولی

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: آئینہ میں مباحثہ
کالا دھن: حسن مسعود
ڈاکٹر نصرت بانو روحی، اسرار مسعود

۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: چاند مل جین

۱ - ۴۰ غلام مصطفےٰ خاں: خیال بھوپال توڑی

۲ - ۲۰ لوک گیت: رتن لال کیشوا

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ

بدھ ۲۰ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ اور ۳۰ - ۸
سگم سنگیت: نیلا پربھا پونس

۸ - ۳۰ اور رات ۱۰ - ۰۰
کسم نگریا: ستار

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہیلا سبھا

۱ - ۴۰ اور رات ۱۰ - ۳۰
پروین سلطانہ: خیال

رات

۸ - ۰۰ وارتا: ودیشوں میں بودھ دھرم
وملا گیان

جمعرات ۲۱ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ ، ۱ - ۳۰ ، اور رات ۱۰ - ۳۰
سگم سنگیت: ارمیلا س گپتا

۸ - ۳۰ اور ۱ - ۴۰
کار گنگر مہرو: خیال

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: ہری جوشی

۲ - ۲۰ لوک گیت: سیتا رام تیواری اور ساتھی

رات

۷ - ۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام

جمعہ ۲۲ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: وجے رگھون اپادھیائے

۸ - ۳۰ اور ۱ - ۳۰
بلرام پاٹھک: ستار

۹ - ۱۰ نئی رچنا: شلپہ بھدوریا

۲ - ۲ لوک گیت: ارونا ورما اور سہیلیاں

رات

۸ - ۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
افسانہ: اطہر صابری
کلام شاعر: وقار واثقی، آتش باز

۱۰ - ۳۰ شاستریہ سنگیت: بلرام پاٹھک
ستار پر سدھا صبری
طبلہ: لطیف احمد

ہفتہ ۲۳ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ ترپتی شاہ: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ اور ۱ - ۴۰
امرناتھ: خیال

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہیلا سبھا

۲ - ۲۰ لوک گیت: موتی رام سہگائے اور ساتھی

رات

۷ - ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام
کونپل کے ساتھ

۸ - ۰۰ امرتا

اتوار ۲۴ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ بال سبھا

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۱۰ - ۰۰ ششو لوک

۱۰ - ۲۰ کے۔ آر۔ سرنگے: وائلن
طبلہ: ستیش بھٹ

۱ - ۴۰ کے۔ آر۔ سرنگے: وائلن وادن

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

رات

۸ - ۳۰ ہمارا گھر

۹ - ۳۰ ناٹک - کب تک
مصنف اور پیشکش: میناکشی مشر

پیر ۲۵ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ مینا سنگھ: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ مالویکا کانن: خیال

دوپہر

۱ - ۱۰ درپن: خطوط پر مبنی پروگرام

۲ - ۲۰ لوک گیت: سدھا شریواستو

شام

۵ - ۳۰ یووا وانی: ترنوں کی پسند

رات

۸ - ۱۵ یہ جیون ہے

۱۰ - ۳۰ اما شنکر مشر: ستار

منگل ۲۶ رمئی

صبح

۷ - ۳۰ اپ شاستریہ سنگیت: برجو مہاراج

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: ونود رنجن اپادھیائے

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: آئینہ میں، بزم سخن
گوہر جلالی، بخشیار ضیا
قیصر محمود، نور محمد یاس

۹ - ۱۰ منور علی خاں: خیال، ٹھمری

دوپہر

۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: بابو لال قدم

۱ - ۴۰ منور علی خاں: خیال

۲ - ۲۰ لوک گیت: خوب چند ساغری

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ

۸ - ۱۵ ہندی تقریر: بھارتیہ شلپ کلائیں
کرشن، آر ڈی ترویدی

بدھ ۲۷ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: اوشا انادار

۸ - ۳۰ مادھو انڈیکر: خیال دیشکار

۱۲ - ۳۰ مہیلا سبھا

۱ - ۳۰ سگم سنگیت: اوشا انادار

۱ - ۴۰ جگناتھ اور ساتھی: شہنائی

رات

۸ - ۰۰ ہمارے ادھیوگک تیرتھ اور جواہر لال نہرو
وارتا: پی۔ سی۔ مودی

۹ - ۳۰ باکھو لیکا درد: ناٹکا
تحریر: پروفیسر نومین ڈیوڈ
میناکشی مشر

۱۰ - ۳۰ شاستریہ سنگیت: مادھو انڈیکر
خیال، شنکرا

جمعرات ۲۸ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: سپریہ بوس

۸ - ۳۰ جگدیش پرشاد: خیال

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: وجے نند کمار تیواری

دوپہر

۱ - ۴۰ نشاط خاں: ستار پر للت

۲ - ۲۰ لوک گیت: بنسی لال مہوبیا اور ساتھی

رات

۷ - ۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کے پروگرام

۸ - ۰۰ ہندی تقریر
مکتی بودھ کی رچنا سنسار
ڈاکٹر پربھاکر شروتریئے

۱۰ - ۳۰ جگدیش پرشاد: ٹھمری

جمعہ ۲۹ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: سبھاش چندر گپتا

۸ - ۳۰ امیر خاں: خیال

۹ - ۱۰ نئی رچنا: جیسے کمار شیتل

دوپہر

۲ - ۲۰ لوک گیت: داموندر پرشاد سونی

رات

۸ - ۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
تقریر: ذاکر حسین اپنے اقبال کی نگاہ میں
محمد عرفان انصاری
شعر و نغمہ: رقیب اور اردو شاعری
عشرت رشید

۱۰ - ۰۰ ترنگ: بات دس لاکھ کی
مصنف: پدما گونڈوار
پیشکش: کملا سکسینہ

۱۰ - ۳۰ امیر خاں: خیال پوریا کلیان

ہفتہ ۳۰ رمئی

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: نرملا دیش پانڈے

۸ - ۳۰ کلیانی رائے: ستار

(باقی ص ۵۴ پر)

ا ـ سور

اندور الف ۹،۴۶۲،۲۰ میٹر ۶۴۸ کلو ہرٹز
اندور ب ۱۸۹۶۳ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

ہفتہ ۱۶ر مئی

صبح
۸-۲۰ ششی کلاورک : غزلیں
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۰۰
ایس جی راجویدیہ : پکھاوج وادن
۸-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰
وسندھرا کومکلی : شاستریہ سنگیت

شام
۵-۲۰ یونیورسٹی پروگرام
ڈاکٹر وجیندر آر شاستری
انگریزی تقریر

اتوار ۱۷ر مئی

صبح
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
ہیرالال دانپور : غزلیں
۸-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰
جگدیش پرساد پنڈت
راگ گجری توڑی اور
خیال جے جے ونتی
۹-۱۰ ، رات ۸-۳۰
بسم اللہ خاں وساتھی : شہنائی

پیر ۱۸ر مئی

صبح
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
ریوتی ہاروامودھن : گیت/بھجن
۸-۲۰ ، دوپہر ۱-۱۰
نا[illegible] راؤ شیودھن : شاستریہ گائن
۲-۰۰ کالنگ وجے : وادیہ ورند

رات
۸-۳۰ ڈی این پنگاؤنکر
دلربا پر پوریا کلیان

منگل ۱۹ر مئی

صبح ۸-۲۰ اس ماس کا گیت

دوپہر
۲-۲۰ عبدالحمید : ٹھمری

شام
۶-۲۰ سوُر مالا
۱۰-۰۰ نرملا دیوی اور لکشمی شنکر
لیگل گان

بدھ ۲۰ر مئی

صبح
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
پی این سنگھ : گیت اور بھجن
۸-۳۰ ، رات ۸-۳۰
پربھا اترے ، راگ لبنت مکھاری
راگ کلاوتی
۹-۱۰ پنالال گھوش : بانسری پر توڑی

جمعرات ۲۱ر مئی

صبح
۸-۲۰ جگدیش ٹھاکر : غزلیں
۹-۱۰ ، رات ۸-۳۰
ریش تاگڑے
وائلن پر گن کلی اور یمن کلیان

شام
۶-۲۰ رام کرشن چندلیشری : غزلیں
۶-۳۰ سندھی گیت
۹-۱۵ یاسین خان : جلترنگ وادن

جمعہ ۲۲ر مئی

صبح
۸-۲۰ مینو پرشوتم : غزل
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۰۰
دیوبرت چودھری
ستار پر اہیر بھیرو اور دھن

دوپہر
۱۲-۳۰ خواتین کیلئے
۲-۲۰ ، شام ۶-۲۰
ساتونا دیاس : بھجن اور گیت

ہفتہ ۲۳ر مئی

صبح
۸-۳۰ ، رات ۸-۳۰
استاد بڑے غلام علی خاں : دادرا ، ٹھمری
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۲۰
آکاشوانی وادیہ ورند

دوپہر
۱۲-۳۰ گرام لکشمی

شام
۵-۳۰ 'آزادی کے بعد لوک ساہتیہ اور نئی دشا'
تقریر راز رام نارائن اپادھیائے

اتوار ۲۴ر مئی

صبح
۵-۰۰ گرو تیغ بہادر کے شبد
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
اسلم صابری اور ساتھی : غزلیں
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۰۰
منیر خاں ، سارنگی پر دلپسند کار اور دھن

رات
۹-۳۰ ڈاکٹر این راجم : وائلن وادن

پیر ۲۵ر مئی

صبح
۸-۳۰ ، رات ۸-۳۰
امتیاز احمد راگ للت میں خیال
اور خیال باگیشری
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۰۰
جی پی مشرا : سرود پر دھن
اور راگ اہیر بھیرو

دوپہر
۱-۱۰ مہندر شرما : شدھ سارنگ میں
خیال

شام
۶-۲۰ کمل ہنس پال : بھجن

منگل ۲۶ر مئی

صبح
۸-۲۰ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ مراٹھی پروگرام

دوپہر
۱۲-۲۰ گھر پریوار
۲-۲۰ ہیرادیوی مشرا : گائن

رات
۱۰-۰۰ استاد علاؤالدین خاں
سرود پر چھایانٹ

بدھ ۲۷ر مئی

صبح
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
اماراتی دیولیا : گیت اور بھجن
۹-۱۰ دوپہر ۲ رات ۸-۳۰
برج بھوشن لال کابرہ
ستار پر بھٹیار ، مانڈ اور درباری
۸-۳۰ پی این بروے : خیال

جمعرات ۲۸ر مئی

صبح
۸-۲۰ ، شام ۶-۲۰
وی آر ولی ودیکر : سگم سنگیت

دوپہر
۲-۰۰ پنڈت شیورام
ہارمونیم وادن

شام
۶-۳۰ سندھی گیت
۹-۱۵ پنڈت روی شنکر : ستار وادن

جمعہ ۲۹ر مئی

صبح
۸-۲ ، شام ۶-۱۵
انامیکا تیواری : گیت/بھجن
۸-۳۰ راجا کالے : خیال
۹-۱۰ ، رات ۸-۳۰
دیویندر مردلیشور : بانسری پر
راگ للت اور جے جے ونتی

ہفتہ ۳۰ر مئی

صبح
۸-۲۰ اوما گرگ : گیت
۸-۳۰ ریش ناڈکرنی
خیال بیراگی بھیرو
۹-۱۰ ، دوپہر ۲-۰۰
اوما شنکر مشرا : ستار پر
راگ دیس اور شدھ سارنگ

دوپہر
۱۲-۳۰ گرام لکشمی

رات
۹-۱۵ وودھا پروگرام

حیدرآباد

۴۴۷/۵ میٹر ۶۷۰ کلوہرٹز ۲۵۶/۴ میٹر ۱۱۷۰ کلوہرٹز

خصوصی پروگرام

اتوار

صبح

۲۵ - ۸ یوواوانی : گلدستہ
(نوجوانوں کے خطوں پر مبنی پروگرام)

۳۰ - ۹ بچوں کے لئے

دوپہر

۳۰ - ۲ بہنوں کے لئے

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : ورائٹی پروگرام

۳۰ - ۹ نیرنگ : ڈرامہ اور غزلیں

پیر

صبح

۴۰ - ۸ یوواوانی : نغموں کی دنیا

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : کھیلوں پر تبصرہ
خطوں کے جواب، فلمی گانے

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
ہم آپ اور وہ
کلام شاعر بزبان شاعر، غزلیں

منگل

صبح

۲۵ - ۸ یوواوانی : تقریر

شام

۳۰ - ۵ آہنگ : ادبی میگزین پروگرام

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
صنعتی مزدوروں کے لئے پروگرام
مزاحیہ خاکہ ، ڈھولک کے گیت

بدھ

صبح

۲۵ - ۸ یوواوانی : شہرنامہ نوجوانوں کی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام

دوپہر

۳۰ - ۲ طلبار کے لئے پروگرام

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : ورائٹی پروگرام

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
خطوں کے جواب
آؤ مل بیٹھیں، ہفتہ وار مزاحیہ
پروگرام، نئی کہانی اور غزلیں

جمعرات

صبح

۲۵ - ۸ یوواوانی : یونیورسٹی کے طلبا کیلئے

دوپہر

۳۰ - ۲ اسکول طلبار کے لئے

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : میری پسند
(فلمی گانوں پر مبنی پروگرام)

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
اپنی نگری اپنے لوگ
آپ کی پسند (فلمی گانے)
سائنس پر تقریر

جمعہ

صبح

۴۰ - ۷ ایشور اللہ : قرات کلام پاک اور
نعت شریف

۴۰ - ۸ یوواوانی : تقریر

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : سائنس میگزین پروگرام

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
اس ہفتہ کی ڈائری
ڈاکٹر سے ملاقات : قوالیاں

ہفتہ

صبح

۲۵ - ۸ یوواوانی : فلمی قوالیاں

شام

۳۰ - ۵ ترنگ : ڈرامہ

۳۰ - ۹ نیرنگ : ناولوں کی دنیا
افکار عالیہ، لطیفے ہی لطیفے
گیت اور غزلیں

سری نگر

میڈیم ویو سری نگر الف - ۲۶۸/۸ میٹر ۱۱۱۶ کلوہرٹز
شارٹ ویو سری نگر ب - ۶۱/۷۳ میٹر ۴۸۶۰ کلوہرٹز
۴۹/۱۰ میٹر ۶۱۱۰ کلوہرٹز ۹۱/۵۴ میٹر ۳۲۷۷ کلوہرٹز

پہلی مجلس - صبح ۳۰-۶ سے صبح ۰۰-۱۰ تک
دوسری مجلس - صبح ۳۰-۱۱ سے رات ۰۵-۱۱ تک
(اتوار کو صبح ۳۰-۶ سے رات ۰۵-۱۱ تک مسلسل)

خبریں

صبح		
۰۰ - ۷	سنسکرت	
۴۵ - ۷	کشمیری	
۱۰ - ۸	انگریزی	
۵۰ - ۸	اردو	
۰۰ - ۹	ہندی	
دوپہر		
۵۰ - ۱	اردو	
۰۰ - ۲	انگریزی	
شام		
۰۰ - ۶	انگریزی	
۲۵ - ۶	کشمیری	
رات		
۰۰ - ۹	انگریزی	
۱۵ - ۹	اردو	
۰۰ - ۱۱	انگریزی	

علاقائی خبریں

صبح	
۰۵ - ۹	دلچسپ خبریں
۲۰ - ۹	اردو
۲۵ - ۹	کشمیری
دوپہر	
۱۰ - ۲	لداخی
۳۰ - ۷	کشمیری
۴۵ - ۷	اردو

ہفتہ ۱۶ مئی

صبح

۱۵ - ۷ کاشتکارن ہندہ خاطر

۳۵ - ۷ سازینہ

۰۰ - ۸ غزلیں

۳۵ - ۸ 'یروہ'
ماٹھ - کشیر ہند مولدون لکھارنی
کشمیری تقریر از بدری ناتھ کلا

۱۰ - ۹ گیت اور غزل

۱۵ - ۲ فلمی دوگانے

رات

۴۵ - ۸ انگریزی بات چیت

۳۰ - ۹ محفل

۰۰ - ۸ شنکرداس گپتا : غزلیں

۱۰ - ۹ شاکر حسین اور ببیلا ساویر
گیت اور غزل

۰ - ۱۱ سنگیت میگزین

۳۰ - ۱۱ 'لاخیر' کشمیری کھیل
تحریر : ریاض ماہر

۳۰ - ۲ 'بزم شعار' شرکا
مشعل سلطانپوری، جی اے گاشس
ایم ایل کنول ، فاروق فیاض ،
رفیق ریاض، محمد یوسف، محمد امین شکیل

رات

۳۰ - ۹ 'بہاروں کے جھونکے'
آئی الیس ترگنوی کے ناول کا ریڈیائی
عکس از محمد علی لون

اتوار ۱۷ مئی

صبح

۵۰ - ۶ روشنی
تحریر : فیاض رفعت
آواز : محمد امین

۰۵ - ۷ آرتی تکو غزلیں

پیر ۱۸ مئی

صبح

۰۵ - ۷ غلام قادر وانی : غزلیں

۰۰ - ۸ منیر خاتون بیگم : غزلیں

۱۰ - ۹ چندرکانت اور منیر خاتون بیگم
گیت اور غزل

۳۰ - ۴ غلام قادر وانی اور راج بیگم
غزلیں

۸-۳۰ 'سونتہ ویور'
موسیقی کا پروگرام
۸-۴۵ 'حسن وعشق' اردو مضمون
تحریر : زیڈیو خاں
۹-۳۰ 'معمارِ اعظم'
بنک البیبن کے مشہور کھیل
'ماسٹر بلڈر' کا اردو ریڈیو شکل
از شاہنواز احمد شینگ

منگل ۱۹ مئی

صبح
۷-۰۵ جلال گیلانی : غزلیں
۸-۰۰ مہندر چوپڑہ اور سمن کلیانپور
غزلیں
۱۱-۳۰، ۲-۳۰، ۴-۰۰
شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۱۲-۰۰ 'سرینگر سے پہلگام تک'
چھٹی اور ساتویں جماعت کے طلبا کیلئے
اردو بات چیت از ایس این کاچرو
۲-۱۵ اندرا کاچرو : غزلیں
رات
۹-۳۰ 'صدیوں پہلے'
راج ترنگنی پر مبنی پروگرام

بدھ ۲۰ مئی

صبح
۷-۰۵ نسیم اختر : غزلیں
۸-۰۰ محمد یعقوب : غزلیں
۹-۱۰ محمد یعقوب، طلعت عزیز
گیت اور غزل
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
چھٹی اور ساتویں جماعت کیلئے
'سرسید احمد خاں' اردو فیچر
تحریر : تقی علی خاں
۴-۳۰ نسیم اختر اور ہردے ناتھ توشخانی
غزلیں
رات ۹-۳۰ 'منظر'
فیچر پروگرام، جموں سے ریلے

جمعرات ۲۱ مئی

صبح
۷-۰۵ ایم کے پنڈتا : غزلیں
۸-۰۰ کمد کلکرنی اور ہرلش بھاردواج
غزلیں
۹-۱۰ شجاعت حسین خان
گیت اور غزل
۱۱-۳۰، ۲-۳۰، ۴-۳۰
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
'مادہ' تحریر : محمودہ احمد
۴-۰۰ کیاری
ڈوگری اور پنجابی گیت
رات
۸-۴۵ 'کھیلیں بند دنیا'
تحریر و پیشکش : منظور احمد خاں
۱۰-۳۰ بزم قوالی

جمعہ ۲۲ مئی

صبح
۶-۵۰ گاشہ اچھیر
تحریر : ابدال مہجور
۷-۰۵ ریتا کول : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
غزلیں
۸-۲۰ گھر بارہ خاطرہ
۹-۱۰ راجندر مہتہ اور نینا مہتہ
گیت اور غزل
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
آٹھویں جماعت کے طلبا کیلئے اردو میں
پروگرام
۲-۱۵ عبدالاحد پرے : غزلیں
۴-۰۰ استاد رمضان جو اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
رات
۹-۳۰ اپنی دھرتی اپنا دیش
۱۰-۰۰ داستان

ہفتہ ۲۳ مئی

صبح
۶-۵۰ گاشہ اچھیر
تحریر : ابدال مہجور
۷-۰۵ ظہور احمد : غزلیں
۷-۳۵ سازینہ
۸-۰۰ فریدہ خانم : غزلیں
۸-۲۰ مول شعار
تحریر و پیشکش : پی این لشمپ
۸-۳۵ ذات ہنرات
۹-۱۰ فریدہ خانم : گیت اور غزل
۱۱-۳۰، ۲-۳۰، ۴-۳۰
محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
رات
۸-۴۵ انگریزی بات چیت
۱۰-۰۰ امر سنگیت
۱۰-۳۰ شہر صدا
سامعین کی فرمائش پر غیر فلمی نغمے

اتوار ۲۴ مئی

صبح
۶-۵۰ 'روشنی'
تحریر : فیاض رفعت
۷-۰۵ کیلاش مہرہ : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ اقبال احمد صدیقی : غزلیں
۸-۳۰ گھرانوں کیلئے
ڈاکٹر مقبول احمد سے گفتگو
۹-۱۰ کیلاش مہرہ، اقبال احمد صدیقی
گیت اور غزل
۱۰-۰۰ ریڈیو نیوزریل
۱۱-۰۰ فلم میگزین (کشمیری)
۱۱-۳۰ 'بہورنگی' (ورائٹی پروگرام)
دوپہر
۲-۳۰ سوہنرل
رات
۹-۳۰ 'تہ وتیہ زکھ نکان' کشمیری میں کھیل
تحریر : اختر محی الدین
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش
سامعین کی فرمائش پر فلمی نغمے

پیر ۲۵ مئی

صبح
۶-۵۰ گاشہ اچھیر
۷-۰۵ راج بیگم : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ بشیر احمد : غزلیں
۸-۲۰ 'نو بہ نو' یووانی سے انتخاب
۹-۱۰ بشیر احمد اور سیما شرما
گیت اور غزل
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۱۵ ٹیچرز فورم
'اسکول ایکسٹنشن' اردو مباحثہ
۴-۳۰ راج بیگم اور غلام نبی ڈگے
غزلیں
رات
۸-۳۰ سونتہ ویور (موسیقی کا پروگرام)
۸-۳۰ اس ہفتے کا خط
۸-۴۵ 'لداخ میں فروغ اسلام' اردو تقریر
از محمد امین پنڈت
۹-۳۰ 'مالس رازہ' کشمیری کھیل
تحریر : ایچ کے بھارتی

منگل ۲۶ مئی

صبح
۷-۰۵ وجے کمار ملا : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ شیلا دھر : غزلیں
۱۱-۳۰، ۲-۳۰، ۴-۰۰
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۱۵ نسیم اختر : غزلیں
رات
۸-۴۵ 'یم چھ سون توجہ منگان'
معذور شخصیات کیلئے کشمیری فیچر
پیش کش : اے کے رہبر
۹-۳۰ سائنس میگزین (کشمیری)

بدھ ۲۷ مئی

صبح
۶-۵۰ گاشہ اچھیر
تحریر : ابدال مہجور
۷-۰۵ اومکار ناتھ کول : کشمیری موسیقی
۸-۰۰ شمیمہ دیو : غزلیں
۹-۱۰ شمیمہ دیو اور راحت علی
گیت اور غزل
دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۴-۳۰ اومکار ناتھ کول اور سونیتا کول
غزلیں
رات
۸-۴۵ 'خط کیلئے شکریہ'
۹-۳۰ سنگریال
کشمیری میں ادبی پروگرام

جمعرات ۲۸ مئی

صبح
۶-۵۰ روشنی

تحریر : فیاض رفعت

۷-۰۵ ششی چوپڑہ : کشمیری موسیقی

۸-۰۰ وطلا دیوی : غزلیں

۱۱-۳۰ تا ۲-۳۰

غلام محمد قالین باف اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ کوئیز (اردو)
آٹھویں جماعت کے طلبا کیلئے

۱۲-۱۵ غلام محمد راہ : غزلیں

۴-۰۰ کیاری
جموں اور لداخ کی موسیقی

رات

۸-۴۵ ہیلتھ فورم
تحریر اور پیشکش : مفتی بشیر

۱۰-۳۰ بزم قوالی

جمعہ ۲۹ مئی

صبح

۶-۵۰ گاشہ راچھر
تحریر : ابدال مہجور

۷-۰۵ محمد خلیل اور ساتھی : قوالی

۸-۰۰ سندھیا مکرجی : غزلیں

۹-۱۰ ششی لتا اور کرک : گیت اور غزل

دوپہر

۱۲-۰۰ 'غذا کیسے ہضم ہوتی ہے ؟'
آٹھویں جماعت کے طلبا کیلئے سبق
تحریر : ڈاکٹر خورشید عالم

۱۲-۳۰ نعتیں اور منقبت

۲-۱۵ محمد خلیل اور ساتھی : قوالی

۴-۰۰ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات

۹-۳۰ اپنی دھرتی اپنا دیش

ہفتہ ۳۰ مئی

صبح

۷-۰۵ نرملا دیوی : کشمیری موسیقی

۸-۰۰ سخاوت حسین خاں : غزلیں

۸-۲۰ حرف حرف

۸-۳۵ 'پردہ'
کشمیری تقریر از : عبدالاحد

۹-۱۰ سخاوت حسین خاں اور خالد
گیت اور غزل

۱۰-۳۰ تا ۲-۳۰

کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ

رات

۸-۴۵ انگریزی بات چیت

۹-۳۰ سنگیت رس

اتوار ۳۱ مئی

صبح

۷-۰۵ رحمت اللہ خاں : غزلیں

۸-۰۰ مشتاق حسین : غزلیں

۸-۳۰ گھرانوں کیلئے

۹-۱۰ مشتاق حسین اور راجیت کور
گیت اور غزل

۱۱-۰۰ ثقافت : اردو ادبی پروگرام

دوپہر

۱۲-۰۰ حسن آواز
فلمی نغموں کا پروگرام

۱۲-۳۰ کورس گیت

۲-۱۵ بات ایک فلم کی

رات

۹-۳۰ 'پتہ وتھہ روز پکان' سلسلہ وار کشمیری کھیل
تحریر : الیس این زتشی

بقیہ :- شملہ

۹-۳۰ ساز اور آواز

۹-۴۵ وگیان اور جیون

۵-۱۰ یووا وانی

۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ

۱۱-۳۰ کوی گوشٹھی : شرکا
ڈاکٹر اوم پرکاش ، سارسوت
پرمانند شرما ، ستیندر شرما
جتیر سنگھ ، اوتار سنگھ ، سرینواس
شری کانت

دوپہر

۱۲-۳۰ بال گوپال

۲-۰۰ خواتین کیلئے پروگرام ، گھر سنسار
گیت - 'ہم نے کیا پایا' ، تقریر

شام

۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام

دوردرشن بمبئی

نمبر چینل ۴ ۶۲/۲۵ میگا ہرٹز (تصویر)
بینڈ ۱ ۶۶/۷۵ (آواز)
پونا چینل ۵ ۱۶۵/۲۵ (تصویر)
بینڈ ۳ ۱۷۰/۷۵ (آواز)

شام ۳-۷ مراٹھی ۹-۰۰ ہندی ، انگریزی
شام ۴-۷ ادا پیے کاریکرم ۳-۱۱ اختتام (اتوار ہفتہ ۔)
صبح ۳-۲ ۔ ۱۱ تیسید چتروال ، اسکول دوردرشن
سہ پہر ۲-۳ صبح کے اسباق کا دوبارہ ٹیلی کاسٹ
(پیر ، منگل اور جمعہ کو)

اتوار

صبح ۹- میک بیپ بچوں کا پروگرام (انگریزی) ۹-۳ فلم سیریل - ایر تھمالی پرتماہ ۱۰-۴ ستاہیکی آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک ۵ ۱۱ اختتام شام ۱۷ اور ۴۲ بہندی پیوسلم ۱-۹ یوگ اور سواستھ ۲ ۹ سائنس سیریز

پیر

شام ۳-۷ سانٹاکروز (بچوں کا پروگرام گجراتی) ، گجراتی موسیقی ۱-۷ آبی ای ٹی پے مالے (دیہاتی پروگرام) ۴۲-۷ گیان دیپ (اسکولوں کیلئے) تعلیمی پروگرام ۔ یوا درشن (نوجوانوں کا پروگرام مراٹھی) ۳-۸ اسپورٹس اوڈاپ (کھیل کود) ۱ ۹ واسٹ ارواڈنڈ ۴-۹ ورت ہیر

منگل

شام ۱-۷ کھیل (بچوں کا پروگرام مراٹھی) ۔ مراٹھی موسیقی ۱-۷ کامگار وشو (مزدوروں کیلئے) ۴۲-۷ وگیان درشن ، سائنس ۔ یوا درشن گجراتی (۲ ، ۵ منگل)

یووادرشن ہندی (۱، ۳ منگل) ۴۰ دسم سیریز ۹-۱۰ پریکھا (ہندی پروگرام) (۲، ۴ منگل) / ستیہ شلا ہندی ادبی پروگرام (۱، ۳، ۵ منگل) ۴۰-۹ آؤ کھیلیں (ڈریس میکنگ) ۱-۱ موسیقی کا پروگرام (ہندی) (۱ منگل) / رقص (۲ منگل) شام غزل (۳ منگل) بزم قوالی (۴ منگل) / کرناٹک موسیقی (۵ منگل)

بدھ

شام ۳-۷ سدا بہار گھر (عورتوں کیلئے مراٹھی) ۷-۰۰ سلسلہ ۱۰-۷ آبی ای ٹی پے ملے دیہاتی پروگرام ۴۲-۷ دسمان میدان (اسکولوں کیلئے) (۱، ۳، ۵ بدھ) لوک کلاوید مالے (۲، ۴ بدھ) ۹-۱۰ سنگیت ۳-۸ یگ مرانڈ (نوجوانوں کا پروگرام انگریزی) (۱، ۳، ۴ بدھ) ۹-۱ پارسی جات (۲، ۴ بدھ) چکرویو (ادبی پروگرام گجراتی) (۲ بدھ) ناٹیہ سنگیت (۵ بدھ) ۱-۳ پیکل پروگرام ، حالات حاضرہ پر تبصرہ (مراٹھی میں ۲، ۵ بدھ) گجراتی (۳ بدھ) ہندی میں (۱ بدھ) انگریزی میں (۴ بدھ)

جمعرات

شام ۳-۹ گھر بیٹھاں (عورتوں کا پروگرام گجراتی) (جمعرات ۱، ۳، ۵) دملہ مار (عورتوں کا پروگرام ہندی) (جمعرات ۲، ۴) ۷-۰۰ لوک سنگیت ۱-۷ کامگار وشو (مزدوروں کیلئے) ۴۲-۷ ہندی موسیقی مراٹھی موسیقی ۸-۰۰ فلم ۱-۹ چھایا گیت (فلمی گانوں کا پروگرام) ۴۲-۹ مخصوص اعلان ۵-۹ تماشہ

جمعہ

شام ۳-۹ کھیل کھلونے (بچوں کا پروگرام ہندی) ۷-۰۰ سگم سنگیت ۱-۷ آبی ای ٹی پے ملے دیہاتی پروگرام ۴۲-۷ دسمان دیپ (اسکولوں کیلئے تعلیمی پروگرام) گیان دیپ ۱۰-۸ کریڈا نگن (کھیل کود پروگرام) ۴۰-۸ فلم ۱-۹ پھول کھلے ہیں گلشن گلشن (حصہ ۳-۲) ہمارا ساتھی (حصہ ۱) گلدستہ (حصہ ۵) ۴۵-۹ ورتہ چتر ۱-۱ رقص اور موسیقی کا پیشل پروگرام

ہفتہ

شام ۹- اور ۴۲-۷ علاقائی فیچر فلم مراٹھی (ہفتہ ۲، ۳) علاقائی فیچر فلم مراٹھی سال کے علاوہ (ہفتہ ۳) ۹-۳ اور ۴۲-۷ ڈرامہ (مراٹھی / گجراتی / ہندی) (ہفتہ ۱) ۸-۰۰ چتر والا کی راشیہ والا کی ۱۰-۹ آن دی ہیلتھ آف دی ہیلتھ کلاسیکی موسیقی ۳-۹ واتریش (سائنس وغیرہ / پبلک ہیلتھ)

کے لیے پروگرام / ساکت تکار ۱-۸ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۴-۸ رابندر سنگیت / شاستریہ سنگیت / ڈانس کنسرٹ

دوردرشن کلکتہ

چینل ۳ ۶۲/۲۵ میگا ہرٹز (تصویر)
بینڈ ۱ ۶۶/۷۵ میگا ہرٹز (آواز)

بنگالی میں خبریں ۸-۰۰ (رات) ، انگریزی میں خبریں ۹-۲ (رات)

شام ۳-۶ آج کے پروگرام ۵۵- کل کے پروگراموں کی جھلک ، اتوار کو آئندہ ہفتے کے پروگراموں کی جھلک

اتوار

شام ۳۲-۶ جانے انجانے (بچوں کے لیے پروگرام) ۲۵-۶ ۱۰-۸-۲۰-۹ بنگالی فیچر فلم

پیر

شام ۳۲-۶ سیریل فلم انگریزی ۲۵-۷ صنعتی مزدوروں

منگل

شام ۳۲-۶ اور ۵-۶ بچوں کے لیے ۰۰-۷ ڈرامہ ۱-۸ مارسنگیت / پارلیمنٹ ریویو / سنگیت ۲۰-۸ ساہتیہ سنسکرتی

بدھ

شام ۳۲-۶ آپا رسپتہ / بچوں / فوٹو فیچر ۳۵-۶ پالی گتھا دیہی علاقوں کے لیے پروگرام / ملوں سے ۵-۷ سگم سنگیت رابندر سنگیت / ادھونک / ماہالیق / لوک گیتی ۲۰-۷ لاک تو بچے دیکھیں ، شہری ذمہ داری ۲۵-۷ گھرانوں کے لیے ۱-۸ بزم قوالی / شام غزل / پھول کھلے ہیں گلشن گلشن ۴۰-۸ ناظرین کا فورم / ناظرین کا نظریہ اور ان کے خطوں کے جواب ۵-۸ فلم

جمعرات

شام ۳۲-۶ بچوں کے لیے ۵-۷ صنعتی مزدوروں کے لیے ۲۵-۷ اسپورٹس راؤنڈ اپ ۲۰-۸ چترمالا

جمعہ

شام ۳۲-۶ بچوں کے لیے (انگریزی) ۰۰-۷ نوجوانوں کے لیے پروگرام ۳۰-۷ فلم ۱۰-۸ کرنٹ افیئرز / ریویو ۳۵-۸ رقص اور موسیقی کا اسپیشل پروگرام

ہفتہ

شام ۳۰-۶ علاقائی کو تز ۷-۱۰ ۰۰-۸ ۳۰-۹ ہندی فیچر فلم

۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام

۸-۱۵ سماچار درشن

۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی

۹-۱۵ جھلکی

۹-۳۰ گیت بہاراں رے
فرمائشی گانے

خبریں ، لوک گیت ، خطوں کے جواب

۵-۳۰ کلوی پروگرام
خبریں ، گیت ، تقریر

۶-۰۰ بھارتی دھن

۶-۱۵ کانگڑی پروگرام

دوردرشن لکھنؤ

چینل ۲۱- ۲۵/۴۷۱ میگاہرٹز تصویر، بینڈ ۱۱ – ۵/۴۷۵ میگاہرٹز آواز

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۰۰-۷ چوپال (دیہی عوام کے لئے پروگرام) (سوائے اتوار اور منگل کے) اتوار کو ۳۰-۶ سے ننھے منے بچوں کے لئے اور منگل کو ۰۰-۷ کامگار سبھا: صنعتی مزدوروں کے لئے، ۵۰-۷ کل کے کاریہ کرم ۰۰-۸ سماچار ۳۰-۹ اختتام، جمعرات کو ۴۵-۹ پر اور بدھ اور ہفتہ کو ۰۰-۱۰ بجے

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

شام ۳۰-۶ ننھے منے (بچوں کے لئے پروگرام) ۵۰-۶ سپتاہکی (ہفتہ بھر کے پروگراموں کی تفصیل) ۰۰-۷ اور ۱۵-۸ ہندی فیچر فلم ۱۰-۸ ذرا دھیان دیں، ۳۰-۹ کل کے پروگرام، اختتام

پیر

شام ۳۰-۷ آپکا سواستھ / سواستھ سمپدا
۴۵-۷ درت چتر ۱۵-۸ آج کل حالات حاضرہ
۳۰-۸ سرسوتی (ہندی ادبی پروگرام) ۰۰-۹ اپہار
۴۵-۹ اختتام

منگل

شام ۳۰-۷ گھر چو بارہ (عورتوں کے لئے) ۱۵-۸ ٹی وی ڈاکیومنٹری/ آپ اور قانون/ اور دھا ثقافتی سرگرمیوں پر مبنی پروگرام) ۳۰-۸ سنت وانی/ امروانی ۴۵-۸ ناٹک

بدھ

شام ۳۰-۷ کھیل جگت ۱۵-۸ آپ کی ڈاک ۳۰-۸ سرگم (کلاسیکی موسیقی) ۰۰-۹ نوٹنکی: صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے (سلسلے وار ناٹک) ۳۰-۹ انگریزی سیریل فلم ۰۰-۱۰ اختتام

جمعرات

شام ۳۰-۷ یوگ ابھیاس/ رہبر ریکھا ۱۵-۸ آج کل (حالات حاضرہ) ۳۰-۸ یووادرشن (نوجوانوں کے لئے پروگرام) ۰۰-۹ ذرا دھیان دیں ۰۵-۹ چتر ہار ۴۵-۹ اختتام

جمعہ

شام ۳۰-۷ پھلواری، بچوں کے لئے پروگرام ۱۵-۸ وگیان جگت ریڈیو گیتی کی اور اور جن جیون ۳۰-۸ اردو پنج (اردو ادبی پروگرام) ۰۰-۹ گنجن (ہلکی موسیقی)

ہفتہ

شام ۳۰-۷ گھر کی دنیا ۱۵-۸ علاقائی فیچر فلم/ لوک سنگیت و رقص/ آج کے اتھتی ۳۰-۸ رقص/ پھر دیکھئے/ اپہار ۰۰-۹ انگریزی فلم ۰۰-۱۰ اختتام

خصوصی پروگرام

ہفتہ ۱۶ر مئی

شام ۱۵-۸ لوک سنگیت و رقص، ۳۰-۸ رقص، ۰۰-۹ انگریزی فلم

اتوار ۱۸ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال، موقع کی ہوشیاری، کپاس کی بوائی ۵۰-۷ آپ کا سواستھیہ: پلاسٹک سرجری، ایک کرشمہ

منگل ۱۹ر مئی

شام ۰۰-۷ کام گار سبھا: ہمارے بیچ محنت اور صنعت کے وزیر مزدوروں کے سوالوں کے جواب دیں ۵۰-۷ گھر چو بارہ یشودھا (سنگیت ناٹک)

بدھ ۲۰ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: نعت/ بھجن، دھان کی اجتماعی پودھ خانہ اسکیم اور دھان کی قسموں کا انتخاب

جمعرات ۲۱ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: نئی بات نیا چلن، ادرک اور ہلدی کی بوائی شہد کی مکھیوں کی دیکھ بھال

جمعہ ۲۲ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: تمباکو کی کٹائی، جوٹ کی فصل کی دیکھ بھال اور گنے کے کھیتوں میں سینچائی اور ٹاپ ڈریسنگ ۳۰-۷ پھلواری: ناٹک، ٹوٹے پنکھ

ہفتہ ۲۳ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: کرشی پرشنوتری، بوجھو تو جانیں سواستھ چرچہ ۳۰-۷ گھر کی دنیا: موسم گرمی کا، جلد کی دیکھ بھال سافٹی آئس کریم

پیر ۲۵ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: مسائل اور حل، دھان کی فصل، بیج اور کھاد کا مسئلہ، گرامین سماچار ۳۰-۷ سواستھیہ سمپدا
۴۵-۷ درت چتر

بدھ ۲۷ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: مانسن پریوگ، پھول گوبھی کی کھیتی کمزور طبقہ کے لئے ترقی اسکیم، پشو پالن

جمعرات ۲۸ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: گرہ باٹیکا (پھلدار پیڑ کیسے لگائیں) نئے لان کیسے لگائیں، امداد بیجوں کا سنکلن، صابن اور تیل کیسے بنائیں

جمعہ ۲۹ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: دھان کے صحت مند پودے کیسے لگائیں، گنے کی دیکھ بھال: بیلوں کا کچا چٹھا

ہفتہ ۳۰ر مئی

شام ۰۰-۷ چوپال: کوی گوشٹھی ۳۰-۷ گھر کی دنیا، شاعرہ سے انٹرویو، لوک گیت ۱۵-۸ لوک سنگیت اور نرتیہ

طبلہ پر سنگت: سین چودھری

۳۰-۱۲ مہلا سبھا
۴۰-۱ کلیانی رائے: ستار پر گوڑ سارنگ
طبلہ پر سنگت: سین چودھری
۲۰-۲ لوک گیت: لکشمی رونیکے اور سہیلیاں

شام

۳۰-۵ یووا وانی: اپنی پسند

رات

۰۰-۸ سرجنا کاویہ گوشٹھی، ایگل شریواستو راجیندر سرنی، دیواکر گپتا پرکاش ڈوگرے، ہری شنکر اگروال

اتوار ۳۱ر مئی

صبح

۲۰-۸ بال سبھا
۱۵-۹ سندھی پروگرام
۴۵-۹ سیدھ سنگیت: ڈی۔ بی۔ پلسکر
۰۰-۱۰ ششو لوک
۲۰-۱۰ اردو مجھے پر ۴۰-۱۰
پنالال گھوش: بانسری وادن

شام

۴۰-۶ ٹرک جگت
۴۰-۸ ہمارا گھر
۳۰-۹ آنگن دیپ: ناٹک
مصنف: شیام ویاس
پیشکش: مینا کشی شر

شانتا سکسینہ

بھائی ھربنس سنگھ راگی وساتھی

افضال اقبال قوال اور ساتھی

اسٹیلے والز اور ساتھی

اوشا ٹنڈن

نہار ساھنی

بھگتی سنگیت کی محفل ۔ آکاشوانی دہلی

ہندوستانی عوام خواہ کسی مذہب کسی عقیدے کے پیرو ہوں لیکن سنگیت ان کا مشترکہ سرمایہ ہے ۔ یہ وہ جذبہ ہے جس کی جڑیں صدیوں سے ہندوستانیوں کی روح کی گہرائیوں میں موجود ہیں۔ قوالی ہو یا بھجن۔ شبد ہو یا نعت ۔ خوشی کے لمحے ہوں یا غم کی گھڑی ۔ سنگیت ہر جگہ ہے۔

گذشتہ دنوں آکاشوانی دہلی کی جانب سے ماؤلنکر ہال میں بھگتی سنگیت کی ایک محفل کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کے نمایاں فن کاروں نے ہزاروں سامعین کے روبرو اپنے فن کے جوہر دکھائے ۔

▲ محمد یونس سلیم ـــــ جن کی ایک تقریر گذشتہ دنوں آکاشوانی دہلی کی اردو مجلس سے نشر کی گئی۔

میر واعظ مولوی محمد فاروق ـــــ سلسلۂ تقاریر "حقوق وحق پرستی" کی افتتاحی تقریر کی ریکارڈنگ کے لیے ریڈیو کشمیر سرینگر کے اسٹوڈیو میں۔ ◀

(اوپر) کستور با مشرا
دور درشن کیندر رسمبل پور سے رقص پیش کرتے ہوئے۔

(اوپر دائیں)
'ہند میں اردو زبان کے فروغ کی کوششیں'
کے موضوع پر اردو سروس سے نشر مذاکرے کے شرکا،
(دائیں سے) شہباز حسین، اندر کمار گجرال، شمس الرحمٰن فاروقی اور محمود ہاشمی۔

(دائیں)
نیشنل پروگرام میں 'قانونی ڈھانچے کی اصلاح'
کے موضوع پر نشر مباحثے کے شرکا،
(دائیں سے) شیو پوجن سنگھ ـ سینئر ایڈووکیٹ، سپریم کورٹ
دانیال لطیفی ـــــ سینئر ایڈووکیٹ، سپریم کورٹ
آر این مشرا ـ سابق چیف جسٹس، پٹنہ اڑیسہ۔

یکم جون
50
پیسے
اشاعت کا ۴۶واں سال
JAMIA NAGAR

اس بار اردو سروس سے غزلیں

حبیب ہاشمی

خودی فروخت نہ کریوں نہ عرضِ حال بڑھا
ہر ایک در پہ نہ تو کاسۂ سوال بڑھا
خیالِ خام ہے اے دل قرارِ جاں کا سراغ
صعوبتوں کی ڈگر ہے کفِ فعال بڑھا
ہر ایک سمت ہے پھیلا غبارِ بے ہنری
یہی ہے وقت کہ تو کشورِ کمال بڑھا
بروزِ حشر ترا فن قصاص مانگے گا
حریفِ تیغ بکف سامنے ہے ڈھال بڑھا
یہ بوند بوند تبسم کا سلسلہ مت توڑ
نواحِ شب میں چراغوں کا کچھ جلال بڑھا
قدم قدم پہ تری نفرتیں تلاش میں ہیں
یہاں خلوص ہے کچھ وقفۂ وصال بڑھا
تمام لوگ ہی تحریرِ درد پڑھ لیں گے
ہنسی لبوں پہ سجا رونقِ جمال بڑھا
کسی بھی جرم کی اس جا سزا نہیں ملتی
لبوں سے قرضِ مسرت کا یرغمال بڑھا
حبیبؔ ڈھونڈ سفر کے لیے نئی سمتیں
بقدرِ طبعِ غزل رفعتِ خیال بڑھا

ابراہیم ہوشؔ

دل ہے وہاں جہاں کوئی دل آشنا نہیں
ان کو یہ شکوہ ہے میں نے کبھی کچھ کہا نہیں
طے کر کے دل کا زینہ وہ اک قطرہ خون کا
سب اس سے لو لگائے ہیں کشتی بھنور میں ہے
آتا نہیں ہے یاد کہ کتنے زمانے سے
کل اس نے باتوں باتوں میں پوچھا مرا مزاج
جس سمت لوگ کان لگاتے ہیں اسطرف

یہ وہ زمین ہے جس میں کبھی کچھ اُگا نہیں
مجھ کو گلہ انھوں نے کبھی کچھ سنا نہیں
پلکوں کی چھت تک آیا تو لیکن گرا نہیں
سب باخدا ہیں کوئی یہاں ناخدا نہیں
دل میں کسی طرح کا بھی طوفاں اٹھا نہیں
کیا اس میں بھید تھا یہ ابھی تک کھلا نہیں
سناٹا چیختا ہے کہ کوئی صدا نہیں

کڑیاں یہ تیرگی کی کٹیں تو کسی طرح
اے ہوشؔ دل جلاؤ جو گھر میں دیا نہیں

وقار ناصری

یوں پگھلتے کب شرارے ریت میں
چھپ گئے ہیں چاند تارے ریت میں
زندگی کے دشت میں چلتے ہوئے
دفن ہو جائیں گے پیارے ریت میں
لے رہا تھا دو رنگ لہریں سراب
تھے کہاں پانی کے دھارے ریت میں
جان مشکل سے بچی اس بار تو
مر گئے آندھی کے مارے ریت میں
مل گئے ذرّوں میں ذرّوں کی طرح
ریت کے ٹیلے تھے سارے ریت میں
اور دریاؤں پہ پہرا بڑھ گیا
ہائے پانی جب پکارے ریت میں
اب کہاں وہ قافلے وہ محملیں
دب گئے ہیں سب بچارے ریت میں

فاروق بخشی

پھر نہ جُڑ پاؤں مجھے اتنا بکھر جانے دے
زندگی آج ہر اک حد سے گزر جانے دے
راستہ لمبا ہے اور پاؤں تھکن کے قیدی
آرزو راہ میں کچھ دیر ٹھہر جانے دے
یاد کی ریت سے پلکوں میں جلن ہوتی ہے
میری آنکھوں میں سمندر کو اتر جانے دے
چند محلوں میں بھلا قید رہے گی کب تک
روشنی آج تو گھر گھر میں بکھر جانے دے
وہ میری راہ میں دہلیز پہ جلتا ہوگا
ہو چلی شام مجھے لوٹ کے گھر جانے دے
وقت کی دھوپ جھلس دے، ذرا اس سے پہلے
میری خوشبو کو ہواؤں میں بکھر جانے دے

جمیلہ گپتا

کوئی ہمیں بتلائے کس طرح جیا جائے
پھر گنبدِ عالم میں گونجے گی صدا میری
دیوانوں چلے آؤ صحراؤں سے گلشن میں
تھا باعثِ ناکامی میرا ہی دلِ ناداں
ہر لمحہ جنوں مانگے اک عالم تنہائی
بے رنگ کھلونے ہیں اس دور کے دامن میں

حالاتِ زمانہ پر جب غور کیا جائے
اسی مہرِ خموشی کو گر توڑ دیا جائے
تاریخ جنوں کو اب اک موڑ دیا جائے
کیوں تیری جفاؤں کو الزام دیا جائے
جب تیرے خیالوں کی دنیا میں جیا جائے
خونِ دلِ مضطر سے کچھ رنگ دیا جائے

چپ رہیے جمیلہؔ کچھ کہنے سے بھی کیا حاصل
افسانہ ادھورا ہی اب چھوڑ دیا جائے

ذکیہ انجمؔ

انسان حقیقت میں معمّے کی طرح ہے
یہ دور ہے بپھرے ہوئے طوفان کی مانند
سب رنگ زمانے کے دکھائی نہیں دیتے
اس دور کا آدم ہے خداوندِ سیاست
ہر عہد میں، ہر چیز بدلتی رہی لیکن
حالات کی اس دھوپ میں اک خاص تصور

دیکھو تو بظاہر یہ فرشتے کی طرح ہے
ہر گھر یہاں مٹی کے گھروندے کی طرح ہے
سورج وہ مسافر ہے جو اندھے کی طرح ہے
معصوم بھی اتنا ہے کہ بچے کی طرح ہے
اک دردِ محبت ہے، جو پہلے کی طرح ہے
پھولوں کے مہکتے ہوئے سائے کی طرح ہے

انجمؔ! یہ شرف کم تو نہیں، یہ دلِ ویراں
اب بھی کسی شاداب جزیرے کی طرح ہے

نیشنل پروگرام دوردرشن

نیشنل پروگرام آکاشوانی

بسم اللہ خاں : شہنائی وادن

عصر حاضر کے شہنائی نوازی کے استاد فنکار بسم اللہ خاں کا تعلق شہنائی نوازوں کے ایک مشہور خاندان سے ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں استاد علی بخش خاں سے حاصل کی۔ ۱۴ سال کی عمر سے ہی انھوں نے محفلوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

ایک قدیم ساز شہنائی کو محفل کی سطح پر لا کر درون ملک اور بیرونی ممالک میں مقبولیت دلانا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کے لیے ہندوستانی موسیقی ہمیشہ بسم اللہ خاں کی شکر گزار رہے گی۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

کلکتہ	۲۲ مئی	بمبئی	۵ جون
دہلی	۲۹ مئی	مدراس	۱۲ جون

ایل ویدیاناتھن، ایل سبرامنیم، ایل شنکر: وائلن وادن، ۲۰ جون رات ساڑھے ۹ بجے

کرناٹک موسیقی کے میدان میں تینوں بھائی وائلن شلث کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ابتدائی تربیت اپنے والد وی لکشمی نارائنا ایر سے حاصل کی۔ تینوں بھائی بھارت اور غیر ممالک میں اپنے فن کا مظاہرہ متعدد بار کر چکے ہیں اور اپنے روایتی انداز، باریک تکنیکی مہارت فن کی لطافت اور "سودھرما" کے حوالے کے سبب خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے وائلن وادن کے کئی لانگ پلے ریکارڈ بھی تیار ہو چکے ہیں۔

نرملا اروڑا کا گائن:

۱۳ جون رات ساڑھے نو بجے

نرملا اروڑا ملک کی صف اول کی ہلکی کلاسیکی موسیقی کی گلوکار ہیں۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے پٹیالہ گھرانے کے فنکار عبدالرحمٰن خاں سے حاصل کی۔ شیریں آواز کی مالک نرملا اروڑا نے ٹھمری اور دادرا میں خصوصی مہارت حاصل کی ہے۔ جنھیں وہ بہت خوبصورت انداز میں پوربی اور پنجاب رنگ کے امتزاج کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ غزل گائیکی میں انھیں امتیازی مقام حاصل ہے۔

ایم ڈی راماناتھن کا گائن

ایم ڈی راماناتھن کا تعلق سنت تیاگ راجا کی گرو شیشیہ پرمپرا سے ہے اور کرناٹک موسیقی کے افسانوی کردار ٹائیگر ورداچاریہ کے شاگرد رہے ہیں۔ عصر حاضر کے وہ تنہا فنکار ہیں جنھوں نے اپنے استاد کی روایت اور انداز کو باقی رکھا ہے۔

راماناتھن کو ان کی فنکاری کے صلے میں متعدد اعزازات اور خطابات سے نوازا گیا ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

مدراس	۲۲ مئی
کلکتہ	۲۹ مئی
دہلی	۵ جون
بمبئی	۱۲ جون

اوما شنکر مشرا کا ستار وادن

اوما شنکر مشرا کا جنم ۱۹۳۱ میں موسیقاروں کے ایک گھر میں ہوا۔ ستار میں ان کی حوصلہ افزائی ان کے والد پنڈت ہری پرساد مشرا نے کی۔ ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کرنے کے بعد پنڈت روی شنکر سے بھی اسباق موسیقی حاصل کیے۔

۱۹۴۸ سے اوما شنکر موسیقی کی اہم محفلوں، آل انڈیا ریڈیو کے سنگیت سمیلن اور نیشنل پروگرام میں اپنا فن پیش کرتے آ رہے ہیں۔ انھوں نے اپنا ایک انفرادی انداز فروغ دیا ہے۔ ان کی موسیقی اپنی شیرینی کے سبب مقبولیت رکھتی ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

بمبئی	۲۲ مئی
مدراس	۲۹ مئی
کلکتہ	۶ جون
دہلی	۱۲ جون

وی ایس شرما: کچی پوڑی رقص

تین سو سال پہلے آندھرا پردیش کے ایک گاؤں کچی پوڑی میں رقص کے ایک نئے انداز کا آغاز وشنو بھکتی تحریک کے ایک حصے کے طور پر ہوا۔ یہ رقص صرف مردوں کے لیے ہی مخصوص سمجھا جاتا تھا۔

وی ایس شرما کا تعلق کچی پوڑی گاؤں کے روایتی رقاصوں کے ایک خاندان سے ہے جنھوں نے اس رقص کی اصل روح کو ابھی تک قائم و دائم رکھا ہے۔ ان کا شمار اس انداز رقص کے نمایاں فنکاروں میں کیا جاتا ہے۔ بھینے میں انھیں خصوصی مہارت حاصل ہے زنانے کردار پیش کرنے میں انھیں ملکہ حاصل ہے۔

دوردرشن ٹیلی کاسٹ

دہلی	۲۲ مئی
بمبئی	۲۹ مئی
مدراس	۵ جون
کلکتہ	۱۲ جون

آواز

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

یکم سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء — ۱۱ سے ۲۵ جیشٹھ ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ ——— شمارہ ۱۱

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے — سالانہ دس روپے

——— (ڈاک خرچ بذمہ ادارہ) ———

اس شمارے میں

سرورق جہانگیر اور نورجہاں
اس تاریخی رومان سے متعلق ایک مضمون ملاحظہ فرمائیں

چیف ایڈیٹر — گیان سنگھ — فون ۳۸۲۲۴۹
ایڈیٹر — سراج احمد — فون ۳۸۲۲۵۴

سرورق

کتنی حقیقت کتنا افسانہ
جہانگیر اور نورجہاں کا رومان

مہرالنساء

جہانگیر اور نورجہاں کے عشق کی داستان کافی مشہور ہے۔ اور اکثر لوگوں کے ذہن میں یہ تاثر ہے کہ جہانگیر نورجہاں کے عشق میں اس حد تک گرفتار تھا کہ نہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں بلکہ امور سلطنت میں بھی نورجہاں اس پر حاوی تھی۔ اس کے ساتھ جہانگیر کے متعلق یہ تاثر بھی ہے کہ وہ ایک شرابی اور آرام پسند انسان تھا۔ اور اس نے سلطنت کے کاموں میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ دونوں تاثرات غلط ہیں اور تاریخی حقیقتوں کی روشنی میں انھیں تسلیم کرنا دشوار ہے۔

نورجہاں کی ابتدائی زندگی کے بارے میں یہ داستان عام ہے کہ وہ ایک ایرانی شخص مرزا غیاث بیگ کی لڑکی تھی۔ جو کہ اکبر کے عہد حکومت میں ہندوستان آیا تھا۔ اکبر کے دربار میں اسے ملازمت بھی مل گئی۔ اور وہیں نورجہاں جو اس وقت مہرالنساء کے نام سے جانی جاتی تھی جہانگیر یا اس وقت کے شہزادہ سلیم سے ملی۔ ان کی پہلی ملاقات کے بارے میں یہ افسانہ مشہور ہے کہ مینا بازار کے موقع پر سلیم نے مہرالنساء کو دیکھا تھا اور وہیں اس کو دل دے بیٹھا تھا۔ اس پر شہنشاہ اکبر نے اس صورت حال سے پریشان ہو کر مہرالنساء کی شادی ایک ایرانی سردار علی قلی استجلو سے کر دی۔ یہ شادی ۱۵۹۴ء میں ہوئی۔ آگے چل کر علی قلی استجلو شیر افگن کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس داستان کے مطابق سلیم اس شادی سے ناخوش تھا۔ اور اس نے تخت پر بیٹھنے کے بعد شیر افگن کو قتل کرنے اور مہرالنساء سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کا موقع اسے ۱۶۰۷ء میں ملا۔ اس وقت شیر افگن بردوان کا جاگیردار تھا۔ اس کے خلاف بعض الزامات کی تحقیقات کے لیے بنگال کے گورنر قطب الدین خاں کو جہانگیر نے بھیجا۔ لیکن بعض غلط فہمیوں کے بنا پر شیر افگن اور قطب الدین خاں میں جنگ ہو گئی۔ اور اس جنگ میں شیر افگن مارا گیا۔ کچھ افراد نے اس جنگ کے لیے جہانگیر کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اور یہاں تک کہا ہے کہ جہانگیر نے جان بوجھ کر شیر افگن کا قتل کروایا۔ تاکہ مہرالنساء سے شادی کر سکے۔

اس پوری داستان کا بینی پرساد نے اپنی کتاب 'ہسٹری آف جہانگیر' میں تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ لیکن مستند تاریخ سے اس کا کوئی تعلق نہیں جہاں تک حقیقت کا سوال ہے۔ وہ صرف اتنی ہے کہ نورجہاں کے والد مرزا غیاث بیگ نے ہندوستان پہنچ کر اکبر کے دربار میں ملازمت اختیار کی تھی۔ اور نورجہاں کی شادی شیر افگن کے ساتھ ہوئی تھی۔ لیکن یہ الزام غلط ہے کہ سلیم اس وقت مہرالنساء سے محبت کرتا تھا۔ یا تخت نشینی کے بعد اس نے اپنے راستے سے شیر افگن کو ہٹا دیا تاکہ نورجہاں سے شادی کی اپنی پرانی آرزو کو پورا کر سکے۔

یہ بات درست ہے کہ شیر افگن کی موت کے بعد مہرالنساء شاہی دربار میں لائی گئی۔ لیکن اس کا سبب یہ تھا کہ اس کے خاندان کے افراد مغلیہ سلطنت کے اہم عہدوں پر فائز تھے۔ اور اس کا شاہی دربار میں آنا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ شاہی محل میں جہانگیر کی نظر نورجہاں پر پڑی اور تب اس نے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ابتدا میں نورجہاں اس کے لیے تیار نہیں ہوئی۔ لیکن چار سال کے بعد ۱۶۱۱ میں اس نے جہانگیر سے شادی کر لی۔ اور اس کے بعد اسے نور محل اور تب نورجہاں کا خطاب ملا۔

جہاں تک مستند تاریخوں کا سوال ہے شہزادہ سلیم اور مہرالنساء کی ملاقات یا محبت یا شیر افگن کے قتل کی سازش میں جہانگیر کے "قصے" کا ذکر کسی بھی ہم عصر کتاب میں نہیں ملتا۔ اور نہ ہی شاہ جہاں کے زمانے میں لکھی ہوئی کتابوں میں اس کا تذکرہ ہے۔ حالانکہ شاہ جہاں اور نورجہاں کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ ہوتا تو شاہ جہاں کے درباری مورخین اس کا تذکرہ ضرور کرتے۔ کیونکہ انھیں لوگوں نے جہانگیر کے عہد حکومت میں نورجہاں کے سیاست پر اثر کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ شاہ جہاں کے زمانے میں لکھی گئی معاصر جہانگیری جس میں جہانگیر کی شہزادگی کے زمانے کا تفصیلی بیان ہے۔ اور جو شاہ جہاں کے

اشارے پر لکھی گئی ہے۔ اس میں اس واقعہ کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہانگیر کے زمانے میں ہندوستان آنے والے کسی بھی یورپی سیاح نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا ہے Sir Thomas Roe کے علاوہ بھی کئی سیاح ہندوستان آئے۔ اور پھر شاہ جہاں کے حکومت میں اور بھی کئی سیاح ہندوستان آئے۔ ان سبھوں نے سفرناموں میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حالانکہ وہ اکثر بازاری گپوں اور غیر مستند باتوں کو بھی اپنے سفرناموں میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ انھوں نے جہانگیر اور شاہ جہاں کے متعلق بھی بہت ساری افواہوں اور غلط باتوں کو اپنے سفرناموں میں لکھا ہے۔ لیکن اس واقعہ کا تذکرہ ان کے سفرناموں میں کہیں نہیں ملتا۔

جہانگیر نے اپنے سوانح عمری "تزک جہانگیری" میں اس واقعہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جہانگیر اپنے متعلق لکھتے ہوئے بہت ہی ایمانداری اور سچائی کے ساتھ حقیقتوں کا بیان کرتا ہے۔ اس نے اپنی اچھائی اور برائی دونوں ہی صاف صاف بیان کی ہے۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ مہرالنساء سے اپنی وابستگی کو چھپانے کی وہ کوئی کوشش کرتا۔ شادی کے بعد نورجہاں کے لیے اپنے جذبات بیان کرتے ہیں وہ اکثر مبالغے کی حد تک چلا جاتا ہے۔ اور ایسے ہی بعض اقتباسات کو غلط طور پر پیش کر کے بعض افراد یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جہانگیر امور سلطنت میں بھی نورجہاں کے زیر اثر تھا۔

یہ صحیح ہے کہ جہانگیر نے نورجہاں کو بعض غیر معمولی اعزاز بخشے۔ مثال کے طور پر جہانگیر کے ساتھ نورجہاں کا نام سکوں پر شامل کیا گیا۔ وہ خود بھی دربار میں جہانگیر کے ساتھ موجود رہتی۔ ایسے اختیارات اور کسی مغل ملکہ کو حاصل نہیں ہوئے۔ نہ کبھی پہلے عطا کیے گئے تھے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ جہانگیر نورجہاں کے زیر اثر تھا۔ بلکہ حقیقت یہ تھی کہ اسے نورجہاں پر مکمل اعتماد تھا۔ جہانگیر کا عہد حکومت اس کے بڑے لڑکے خسرو کی بغاوت سے شروع ہوا۔ اس میں بعض اہم امیروں نے مثلاً راجہ مان سنگھ اور مرزا عزیز کوکا نے خسرو کا ساتھ دیا۔ دوران حکومت میں جہانگیر کو اپنے دوسرے لڑکے خرم یا شاہ جہاں کی بغاوت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور آخری دنوں میں مہابت خاں جیسے اہم امیر نے بغاوت کی۔ اس وجہ سے جہانگیر کو ایسے شریک کار کی ضرورت تھی۔ جس پر وہ اعتماد کر سکے۔ اور جو سیاسی کشمکش کے اس ماحول میں اس کے ساتھ وفاداری نبھائے۔ اس معاملے میں نورجہاں پر اس کا اعتماد کرنا فطری تھا۔ کیونکہ نورجہاں خود بھی جہانگیر کے بدولت ہی ایک اہم مقام حاصل کر سکی تھی۔ اور وہ اس کو دھوکا نہیں دے سکتی تھی۔ اس لیے جہانگیر نے امور سلطنت میں اس کو بھی کسی حد تک شریک رکھا۔ اس کے علاوہ جہانگیر جیسے نفیس مزاج انسان کے لیے نورجہاں ایک اچھی رفیق بن سکتی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جہانگیر اور نورجہاں کے آپسی تعلقات اس قدر قریب کے تھے

(آگے صفحہ ۱۹ پر)

ادب و شخصیت

ظریف لکھنوی

اطہر مسعود رضوی

انیسویں صدی کے ربع ثالث تک اردو ادب میں مزاح کی کوئی مضبوط اور باقاعدہ روایت نہیں تھی۔ سودا، میر، رنگین، انشاء اور مصحفی وغیرہ کے اگرچہ اس صنف میں خاصے نمونے ہیں لیکن ان میں سے کسی کی حیثیت باقاعدہ مزاح نگار کے طور پر مسلم نہیں ہے۔ مزید برآں طوائف الملوکی اور سیاسی طور پر ملکی حالات کی ابتری مزاح سے زیادہ طنز کی متقاضی تھی۔ اسی لیے اس دور کے مزاح پارے جو ہمیں ملتے ہیں ان میں طنز کا عنصر غالب ہے البتہ آپس کی چپقلشوں اور شخصی ہجویات میں مزاح طنز پر غالب نظر آتا ہے۔ ہاں رنگین اور انشاء کی جودت طبع سے جو ریختی عالم وجود میں آئی تھی اس کو جان صاحب نے باقاعدہ برتا اور ایک دیوان یادگار چھوڑا۔

انیسویں صدی کے ربع آخر میں مزاح نگاری کی طرف باقاعدہ توجہ کی گئی اور سنہ ۱۸۷۷ء میں منشی سجاد حسین کے زیر اہتمام "اودھ پنچ" کے اجراء سے یہ روایت مضبوط تر ہونے لگی۔ انگریزی سامراج نیز انحطاط پذیر معاشرے کے اندر قدرتی طور پر پیدا ہونے والی برائیوں کے خلاف احساسات بیدار ہونا شروع ہوئے اور سماجی دباؤ سیاسی عقوبت کے خوف سے طنز کے نشتر کو شیرینی میں زیادہ سے زیادہ لپیٹ کر پیش کرنے کا رجحان بڑھنے لگا۔

اسی فضا میں سید مقبول حسین ظریف نے لکھنؤ کے محلہ مولوی گنج میں ۲۴ فروری ۱۸۷۰ء کو آنکھیں کھولیں۔ سن تمیز کو پہنچے تو گھر میں علم و ادب کا چرچا دیکھا۔ والد سید فضل حسین خود بھی ذی علم بزرگ تھے اور بڑے بھائی صفی لکھنوی کی محبت کا فیض فراواں تھا گھر میں علم و فضل کے ساتھ ظرافت اور بذلہ سنجی کا بول بالا تھا۔

ظریف کی طبیعت میں ظرافت بچپن سے ہی تھی ان کے والد واجد علی شاہ کے بھائی نواب مرزا سلیمان قدر کی سرکار میں ملازم تھے۔ نواب موصوف کی ڈیوڑھی پر ایک مکتب تھا جس میں واثق لکھنوی درس دیا کرتے تھے واثق کو طویل غزلیں کہنے اور قافیہ پیمائی کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ یہاں تک کہ غزل کہنے بیٹھتے تو لغت سامنے رکھ لیتے۔ انھوں نے ایک غزل جس کا قافیہ حق، دق وغیرہ تھا اور ردیف "زمیں کے تلے" اس دعوے کے ساتھ سنائی کہ کوئی قافیہ چھوٹنے نہیں پایا تھا۔ ظریف بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے دست بدستہ عرض کیا کہ ایک قافیہ رہ گیا ہے اور یہ شعر فی البدیہہ کہہ کر سنایا ؎

فشار قبر ہوا جب کہ ایک مردے پر
پھٹا جو پیٹ صدا آئی بھق، زمیں کے تلے

۱۸۷۷ء دو ٹھوس قسم کے اصلاحی اقداموں کا سال تھا یعنی "اودھ پنچ" کا اجراء اور سر سید کے کالج کا علی گڑھ میں قیام اور اتفاق سے اسی سال ظریف کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ انھوں نے اردو فارسی اور عربی گھر پر پڑھنا شروع کی۔ ابتدائی ہندی اور سنسکرت اپنے ایک پڑوسی رتن لال سے سیکھی ضرورت بھر کی انگریزی بھی پڑھی لیکن علم کی اصل دولت انھیں مطالعہ کتب اور اہل علم حضرات کی صحبت سے حاصل ہوئی۔

صفی، ثاقب، محشر، آرزو وغیرہ کے زمانے میں اردو شاعری دور ابتلا سے گذر رہی تھی۔ فرسودہ خیالات، بے مقصد قافیہ پیمائی، زبردستی کی مضمون آفرینی، رکیک جذبات کا اظہار وغیرہ خصوصیات اردو بالخصوص لکھنؤ کی اردو شاعری کا طرۂ امتیاز ہو کر رہ گئی تھی صفی لکھنوی نے اصلاح سخن کی غرض سے ۱۸۸۸ء میں اپنے گھر پر ہفتہ وار شعری نشستوں کا اہتمام کیا تھا۔ ان نشستوں میں شرکت سے ظریف کی شاعرانہ صلاحیتوں کو اچھی طرح بروئے کار آنے کا موقع

ملا۔ کہتے ہیں مزاحیہ رنگ اور تخلص "ظریف" اختیار کرنے کا مشورہ صفی نے ہی دیا تھا اور ان کے ظریفانہ کلام پر اصلاح بھی وہی دیتے تھے۔

۱۸۸۹ء میں ایک عالیشان مشاعرہ منعقد ہوا جس میں مصرعہ طرح تھا ؎

تمنا ہے کسی کی تیغ ہو اور اپنی گردن ہو

کسی بڑے مشاعرے میں ظریف نے اپنی پہلی مزاحیہ غزل اسی طرح میں پیش کی۔ اس غزل میں ان عیوب پر جن کا پہلے سرسری طور پر ذکر ہو چکا ہے۔ سخت چوٹیں کیں۔ غزل کا مطلع تھا ؎

گرہ ہو گتھیاں ہوں، پیچ و خم سے جس کا الجھن ہو
یہی مضمون جو ملتا ہے تو زلفیں کیوں ہوں پھر سن ہو

مزاح نگاری کے لیے خواہ وہ نثر میں ہو یا نظم میں لفظ اور اس کی مزاج شناسی لازمی ہے۔ زبان و بیان پر جب تک کامل قدرت حاصل نہ ہو اور مشاہدے اور مطالعے میں زبردست وسعت اور تنوع نہ ہو اس وقت تک کسی مزاح نگار کا پھکڑپن سے ہٹ کر ادب کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ ظریف میں یہ خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

ظریف کو ملازمت اور مشاعروں میں شرکت کی بدولت اندرون و بیرون ملک سیاحت کا جو موقع ملا اس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ انھوں نے پانچ دفعہ عراق کا سفر بھی کیا جہاں لگ بھگ چار سال مقیم رہے۔ ان کی معرکتہ الآرا نظم "سیاحت ظریف" عراق کے دوسرے سفر کی یادگار ہے۔ یہ نظم زبردست مشاہدے اور تجربے کا نچوڑ ہے اس کا ایک بند سامعین کی نذر ہے ؎

لو بیوی پاندان کا ڈھکنا بھی گر گیا
آفت پڑے جہاز پہ کتھا بھی گر گیا
توبہ ہے میرے بچے کا بوا بھی گر گیا
اے لو، نگوڑے طوطے کا پنجرا بھی گر گیا
کشتی میں قیمچی رہ گئی ہے ہے غضب ہوا
بٹیا کی ٹوپی بہہ گئی ہے ہے غضب ہوا

اسی طرز کے ۹ بند اس نظم میں شامل ہیں جو اس بات کے گواہ ہیں کہ زبان پر بھی ظریف کو کتنا ملکہ حاصل تھا۔

ظریف کے مزاح میں ان کے پیش رو ظرافت نگاروں سے کہیں زیادہ تنوع ہے ان کے دیوان "دیوانہ جی" کے تقریباً پانچ سو صفحات میں ہر مذاق کی تفریح و تسکین کا وافر مواد ملتا ہے۔

ظرافت کے لیے طنز مضبوط بنیاد کا کام کرتا ہے۔ ظریف نے اصلاح ادب اور اصلاح معاشرہ کے اہم مقاصد کے پیش نظر اس رنگ کو اپنایا تھا اس لیے ان کی شاعری بنیادی طور پر طنزیہ شاعری ہے۔ لیکن ان کی بیشتر نظمیں ایسی ہیں جو طنز کے عنصر سے ظرف نظر کرنے کے بعد بھی مزاح نگاری کا اعلیٰ نمونہ قرار پاتی ہیں گی۔ اس کی بہترین مثال ان کا مسدس "شامت الکشن" ہے جس میں مختلف طبقوں کے افراد ان کے عادات و اطوار اور طرز گفتار کی جتنی سچی عکاسی کی گئی اس کی مثال اردو میں ملنا مشکل ہے۔

ظریف کے تذکرے کے ساتھ ان کی نظم "شعر آشوب" کا ذکر آنا بھی ضروری ہے اس نظم میں انھوں نے مشاعروں کی افراط میں فنکارانہ صلاحیتوں کی کمی، علم کے فقدان، داد کی ہوس وغیرہ پر سخت نکتہ چینی کی ہے اس نظم کے بیشتر مقامات سنجیدہ ہیں لیکن وہ حصہ جس میں ایک دیہاتی مشاعرے کا ذکر کیا گیا ہے، مزاح سے بھرپور ہوں گے۔ یہ بند بہتوں کو ازبر ہوں گے ؎

بھائی مولا بکس جس بستی میں ہم آباد ہیں
اس جگہ ساعر بڑے بڑھیا ہیں ماد رجاد ہیں
ان سبھوں میں سیکھ بدلو اک جگت استاد ہیں
ان کو ہر موکے کی گجلیں منہ جبانی یاد ہیں
جس جگہ استاد نے دو دیں گجلیں جھاڑ دیں
ساعروں نے ہو کے سرمندہ بیاجیں پھاڑ دیں

نام تو ہے سیکھ بدلو اور تکھلس ہے بدل
کیا کہیں اللہ کا ہے ان کے اوپر کیا پھجل
کا پھیے ایسے ملاتے ہیں وہ بڑھیا او ڈبل
ایک گھنٹے میں کہو سو سیر کی کہہ دیں گجل
مجبور کر دیں وہ کہیں پڑھنے جو بیٹھیں سام سے
کانپتے ہیں اور ساعر لوگ ان کے نام سے

یہ سمائس میں ابھی دلوے گئے تھے پار سال
ایک حکانی گجل ایسی سنائی بے مثال
حاکم اور تے سیل دار ایسے ہوئے سن کر نہال
دیدیا تمغا انھیں سونے کا چھٹ ہے کیل وکال
اور جو ساعر سمائس میں گئے بھس ہو گئے
بس جگت استاد بدلو گول مڈلس ہو گئے

لکھنؤ میں ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء کو ایک مشاعرہ ہوا تھا۔ مشاعرے کے دعوت نامے کی زبان نہایت عجیب و غریب تراکیب اور غیر مانوس عربی الفاظ سے بھری ہوئی تھی۔ ظریف کو اصلاح کا فوراً خیال آیا اور انھوں نے ایک چھوٹا موٹا ناٹک کھیل ڈالا۔ مشاعرے کے دن اپنے ایک ملازم کے سر پر بڑا سا پگڑ باندھا اور ایک بہنگی میں کئی لغت رکھ کر اسے مشاعرہ گاہ کے باہر یہ سمجھا کر بٹھا دیا کہ جب میں پکاروں تو تم فوراً بہنگی لا کر اندر رکھ دینا۔ ظریف کے پڑھنے کی باری آئی تو انھوں نے آواز لگائی "ابو القوامیس" اور ملازم بہنگی لے کر جو داخل ہوا تو ایک قہقہہ پڑا۔ ظریف نے کہا اتنے سارے لغت دیکھیے تب جا کر رقعے کا مطلب سمجھ میں آیا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے ایک قطعے میں اُس طرز کا مضحکہ اڑایا اور پھر خود بھی ایک غزل اسی رنگ میں پڑھی پوری محفل ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئی۔ غزل کا مطلع تھا ؎

لما الدعا اثر جب مری زباں میں نہیں
کہ طول باع بعرض سخن بیاں میں نہیں

ظریف کے پڑھنے کا بھی خاص انداز تھا۔ تحت اللفظ پڑھتے تھے اور کلام سناتے وقت ان پر بلا کی سنجیدگی طاری رہتی تھی۔ ثقہ افراد کی سی وضع قطع اس پر سے چہرے پر متانت برستی ہوئی اور نظم ہے کہ زعفران کا کھیت جسے سن کر کوئی بھی صاحب ذوق خندہ بے محابا کا نذرانہ پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شیخ ممتاز حسین عثمانی نے دوسری بار "اودھ پنچ" ۱۹۱۵ء سے نکالنا شروع کیا تھا۔ اس دوسرے دور کے مقبول و ممتاز ترین مزاح نگار ظریف تھے۔ اسی سال ظریف اور ان کے کچھ ساتھیوں نے مل کر تفریح الاحباب کلب بھی قایم کیا تھا۔

ظریف کی شاعری کے پیچھے اصلاح کا عزم محکم کارفرما تھا ان کا شعور پختہ تھا اور وہ اپنے چہار جانب پھیلی ہوئی چیزوں اور پیش آنے والے واقعات و حوادث میں ظرافت کا پہلو اسی طرح ڈھونڈ نکالتے تھے۔ جس طرح ایک چابک دست شاعر اثر انگیزی کشید کر لیتا ہے۔ ان کا کلام زندہ رہنے والا ہے اس لیے کہ اس کی بنیادیں خلوص و صداقت پر استوار ہیں۔

۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء کو تقریباً ۶۸ سال کی عمر میں سید مقبول حسین ظریف نے وفات پائی اور محلہ کھجوہ لکھنؤ ایک باغ میں دفن ہوئے۔ ان کی وفات پر صفی لکھنوی نے اپنی دلی کیفیات کا اظہار یوں کیا ؎

جو اٹھ نہ سکتا تھا بے سہارے وہ شور حشر اٹھا کے اٹھا
ستم ظریفی تو کوئی دیکھے ہنسانے والا رلا کے اٹھا

(لکھنؤ سے نشر)

اظہر مسعود رضوی
ادبستان
دین دیال روڈ۔ لکھنؤ ۳

دھرم اور اسکے 'مانو سندھرب'
ہندی سلسلۂ تقاریر

'اِسلام'

پروفیسر مشیر الحق

آج سے چودہ سو برس پہلے عرب کے ایک شہر مکہ میں ایک بچہ پیدا ہوا، گھر والوں نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کے معنی ہیں ایسا شخص جسکی تعریف کی جائے۔ ۴۰ برس کی عمر میں حضرت محمد صاحب نے پہلی بار یہ محسوس کیا کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا خود ان سے گفتگو کر رہا ہے۔ اور انھوں نے اعلان کیا کہ انھیں اللہ نے اس بات پر مقرر کیا ہے کہ وہ دنیا والوں کو اسکی طرف بلائیں۔ جو کچھ اللہ آپ سے کہتا تھا اسے لکھ لیا گیا اور اس کتاب کو قرآن کہتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ اس دنیا کا ایک مالک ہے عربی میں اسے اللہ کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی اور دیوی دیوتا کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ اپنے پیغام کو ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں کسی نہ کسی طرح بھیجتا رہا۔ جو لوگ اس کے پیغام کو لے کر آتے ہیں انھیں رسول یا پیغمبر کہا جاتا ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آیا وہ ایک نہ ایک دن مرے گا۔ اور ایک وقت ایسا آئے گا جب سب لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ اور اس زندگی میں انھوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے مطابق انھیں اچھا یا بُرا بدلہ ملے گا۔

اسلام عربی کا لفظ ہے، جس کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ اسلام کا ایک مطلب ہے امن اور شانتی دوسرا مطلب ہے جھک جانا۔ اپنی ذات، اپنے خیالات، اپنی مرضی ہر چیز کو اپنے پالن ہار اور اصلی ان داتا کے چرنوں میں نچھاور کر دینے کو اسلام کہتے ہیں۔ ان دونوں معنوں میں سے اسلام کو جس معنی میں بھی لیا جائے۔ اس کا تعلق انسانوں سے جڑ جاتا ہے۔ اگر ہم دوسرے انسانوں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں تو پھر امن اور شانتی کی بات کا کوئی مطلب نہیں رہ جاتا۔ امن اور شانتی کی بات تو وہیں پیدا ہوگی جہاں مختلف نظریات کے لوگ رہتے اور بستے ہوں۔ آج سے چودہ سو برس پہلے جب حضرت محمدؐ نے دنیا کو اسلام کی طرف بلایا تو تمام دنیا آپ کے ساتھ نہیں ہو گئی۔ لوگوں نے آپ کی مخالفت کی اور خوب کھل کر کی۔ جو لوگ آپ کے خیالات سے متفق نہیں تھے انھوں نے آپ کی زندگی اجیرن کر دی۔ آپ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا۔ اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ اپنے وطن مکہ کو چھوڑ کر آپ کو عرب ہی کے ایک دوسرے شہر مدینہ میں جا کر بسنا پڑا۔ وہاں بھی آپ کو چین سے نہیں بیٹھنے دیا گیا۔ لڑائیاں ہوئیں۔ تلواریں چلیں۔ لیکن آخر میں جب آپ کو فتح حاصل ہوئی اور جس شہر سے آپ کو نکال دیا گیا تھا وہاں فاتح کے روپ میں آپ دوبارہ پہنچے تو ہارے ہوئے دشمن کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے اس کا اسلامی نمونہ آپ رہتی دنیا تک کے لیے چھوڑ گئے۔ اس وقت بھی یہی رواج تھا اور آج بھی یہی چلن ہے کہ ہارے ہوئے دشمن کی نہ جان، نہ مال، نہ عزت، غرضیکہ کوئی چیز بھی جیتے ہوئے سپاہیوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہتی۔ جیت کے دن فوج کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے، لیکن حضرت پیغمبر صاحب نے اس رواج کو بدل دیا اپنے ساتھیوں کو آپ نے حکم دیا کہ تلواریں میان کے اندر کر لی جائیں سپاہیوں کی نظریں زمین کی طرف جھکی رہیں۔ دوسری طرف مکہ والوں سے یہ کہا کہ جسے اپنی جان اور آبرو پیاری ہو وہ مکہ کے دو گھروں میں کسی ایک گھر کو چن لے وہاں اس کی جان، مال عزت آبرو کسی پر بھی آنچ نہیں آئے گی۔ ایک گھر تو کعبہ تھا خدا کا گھر، جہاں مکہ والے اپنے طریقے سے خدا کی عبادت کرتے تھے۔ اور دوسرا گھر، کسی اور کا نہیں۔ آپ کے دشمنوں کے سب سے بڑے سردار ابو سفیان کا تھا۔ بچاؤ کے لیے آپ نے خدا اور خدا کے دشمن دونوں کے گھروں کو برابری کا درجہ دیدیا۔ دونوں جگہ لوگ محفوظ تھے۔ اور اس طرح آپ نے دنیا کو انسانی جان کی قیمت بتادی۔ انسانی جان کا جو درجہ اسلام میں ہے، اس کا پتہ ہمیں اسلام کے اس حکم سے ملتا ہے جس میں انسانوں کا خون بہانے سے منع کیا گیا ہے کہ ایک جان لینے کا مطلب پوری انسانیت کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اس برے کام سے بچتے رہو۔

ہم بہت بڑی غلطی کریں گے اگر یہ سمجھیں کہ اس حکم میں مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کا خون بہانے سے روکا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ آدمی آدمی کے مقابلے میں اسلام نے کوئی بھید بھاؤ نہیں رکھا ہے۔ ہندی میں ہم جسے دھرم کہتے ہیں عربی میں اسے مذہب کہا جاتا ہے۔ اسی لیے آپ نے "مذہب اسلام" کا لفظ سنا ہوگا۔ مذہب کا مطلب ہے راستہ، یعنی اسلام کا راستہ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے کئی راستے ہوتے ہیں، سب لوگ کبھی بھی ایک ڈگر پر نہیں چلتے۔ آخری پڑاؤ یا منزل سب کی بھلے ہی ایک ہے، لیکن جاتے ہیں لوگ الگ الگ راستوں سے۔ اسلام نے اس حقیقت کو مانا ہے اور کہا ہے کہ دین دھرم کے معاملے میں دنیا کے تمام لوگ کبھی بھی ایک رائے نہیں ہو سکتے۔ وہ الگ الگ راہوں پر چلتے رہیں گے۔ اسلام کے ماننے والوں کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے رہیں۔ لیکن اگر لوگ نہ آئیں تو پھر ان پر کوئی زبردستی نہیں ہے اور انسانی سماج کے ایک ممبر ہونے کے ناطے اس دنیا کی زندگی میں ان کے ساتھ کوئی بھید بھاؤ نہیں برتا جا سکتا۔ ہر آدمی کو اپنا مذہب پیارا ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام نے مسلمانوں کو خاص طور پر منع کیا ہے کہ تم دوسرے دھرم والوں کے معبودوں کو برا مت کہو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ پلٹ کر اسے گالی دیں جسے تم اللہ کہتے ہو جیو اور جینے دو کی تعلیم اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔

اسلام صرف مرنے کے بعد والی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا۔ وہ اس دنیا کی زندگی کو بھی ایک جیتی جاگتی حقیقت مانتا ہے۔ اور اسے آنے والی زندگی کی کھیتی کہتا ہے، کہ جو کچھ ہم بوئیں گے کل وہی ہم وہاں کاٹیں گے۔

یہ بونے کاٹنے کا چکر کچھ ایسا ہے کہ اس میں بہت سے لوگ غچہ کھا جاتے ہیں۔ عام طور سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا سے جتنا دور رہیں گے خدا سے اتنا ہی نزدیک آجائیں گے۔ اسلام اس بات کو صحیح نہیں مانتا۔ وہ کہتا ہے کہ آدمیوں کو بھول کر کوئی خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ دنیا کے سب آدمی اللہ کے گھرانے کے لوگ ہیں اور اللہ کی نظروں میں سب سے پیارا شخص وہ ہے جو اللہ کے گھرانے کی دیکھ بھال کرنے میں دلچسپی رکھتا ہو۔ پیغمبر اسلام نے کہا ہے کہ آخر میں جب دنیا کے سب لوگ اپنے اپنے کاموں کا حساب کتاب دینے کے لیے خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو وہ کچھ لوگوں سے کہے گا کہ میں بھوک سے بے تاب ہو کر تیرے دروازے پر آیا تھا لیکن تو نے مجھے دھتکار دیا۔ کسی سے کہے گا میں پیاس سے بے چین ہو کر تیرے پاس آیا اور تو نے مجھے پیاسا لوٹا دیا۔ میں ننگا تھا تو نے مجھے تن ڈھانکنے کو کپڑا نہیں دیا۔ میں بیمار تھا تو مجھے دیکھنے نہیں آیا۔ لوگ کہیں گے۔ خدایا تو ان باتوں سے بہت اونچا ہے۔ ارے بھلا تو ہم سے مانگتا اور ہم نہ دیتے۔ اس کے جواب میں وہ کہے گا۔ ہاں میں تو نہیں لیکن میرا ایک بندہ ایک داس تمہارے پاس اپنی ضرورت لے کر گیا تھا اور تم نے اس کی مدد نہیں کی۔ وہ میں تھا۔ تم نے اسے نہیں مجھے دھتکارا تھا۔

یہی بات بائبل میں بھی کہی گئی ہے لیکن دونوں جگہ بنیادی بات یہ ہے کہ اللہ یہ نہیں کہتا کہ تمہارے پاس ایک مسلمان، یا ایک عیسائی، یا ایک ہندو یا ایک یہودی آیا تھا۔ بلکہ وہ داس یا بندے کا لفظ استعمال کرتا ہے اس کے مذہب اور دھرم کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہہ رہا ہے۔ ہر آدمی کا ایک دوسرے پر حق ہے۔ اس کا مذہب چاہے کچھ بھی ہو۔ اسلام نے حق کو دو خانوں میں بانٹ دیا ہے، اللہ کا حق اور بندوں کا حق کچھ تو اللہ کے حق ہیں اپنے بندوں کے اوپر۔ اور کچھ بندوں کے حق ہیں دوسرے بندوں کے اوپر۔ ایک پڑوسی کا حق ہے دوسرے پڑوسی پر۔ ماں باپ ذمہ دار ہیں اپنے بال بچوں کی دیکھ ریکھ کے۔ ان بچوں پر ذمہ داری ہے ماں باپ کی۔ ملک اور حکومت کا حق ہوتا ہے اپنے شہریوں پر۔ شہری کا حق ہوتا ہے ملک اور حکومت پر۔ یہ سب وہ حق ہیں جسے اسلام کی زبان میں بندوں کا حق کہا جاتا ہے۔ ان حقوق کے پورا کرنے میں اگر ہم سے کوتاہی ہوتی ہے۔ تو پھر ہماری اس غلطی کو خدا معاف نہیں کرے گا، چاہے ہم کتنا ہی روئیں اور گڑگڑائیں۔ جس کا حق ہم نے مارا ہے۔ جب تک وہ معاف نہ کرے ہمیں چھٹکارا نہیں ملے گا۔ خدا نے کہا ہے کہ وہ اپنے حق کو، اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا، لیکن دوسروں کے حق میں وہ دخل نہ دے گا۔

اسلام اپنے ماننے والوں سے کہتا ہے کہ مذہب انسانوں سے بھاگنے اور دور رہنے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ انسانیت کی بھلائی کے لیے ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کا نام اسلام ہے۔ اس معاملے میں بھی اسلام نے مسلمانوں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ اس بات کو حضرت محمد صاحب نے ایک بہت اچھی مثال کی مدد سے بیان کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بات ایسی ہے جیسے کچھ لوگ پانی کے جہاز میں سفر کر رہے ہوں پینے کا پانی جہاز کے اوپری حصے میں ہے۔ نیچے والوں کو جب پیاس لگتی ہے تو انھیں اوپر جانا پڑتا ہے۔ ان کے بار بار آنے جانے کی وجہ سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ بیچ کے دروازے کو بند کر دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر نیچے والے یہ طے کرتے ہیں کہ وہ جہاز کے پیندے کے اندر چھید کر لیں گے تاکہ اوپر گئے بغیر دریا سے پانی لے لیا کریں۔ یہ بہت گمبھیر بات ہے۔ اوپر والوں اور نیچے والوں، دونوں کا فرض یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو روکیں جو جہاز کے پیندے میں چھید کرنا چاہتے ہیں اور دروازہ بند کر لینے والوں کو بھی مجبور کریں کہ وہ پانی میں سب کو حصہ لگانے دیں۔ اگر لوگوں نے مل کر ایسا نہ کیا تو نتیجہ سب کے لیے خراب ہوگا۔ اچھے برے سب ساتھ ڈوبیں گے۔

ابھی اس گفتگو کے شروع میں ہم نے کہا تھا کہ اسلام کا ایک مطلب اگر امن و شانتی ہے تو دوسرا مطلب یہ کہ آدمی اپنے آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کے قدموں میں قربان کر دے۔ اور اس بات پر یقین رکھے کہ اسے ایک نہ ایک دن اپنے ہر کام کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ یہ بات آدمی میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب وہ اپنے مالک کو ہر وقت سامنے دیکھتا رہے۔ حضرت محمدؐ صاحب نے کہا ہے کہ آدمی کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہر کام کے وقت یہ سمجھے کہ وہ اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگر وہ یہ نہ محسوس کر سکے تو پھر اتنا تو ضرور خیال کرے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ دنیا کے تمام مذہبوں میں ایک ایسی ذات کا تصور ملتا ہے۔ جو انسانی آنکھوں سے تو نظر نہیں آتی لیکن وہی اصلی سچائی ہوتی ہے۔ اسے ہم زبان اور کلچر کے فرق کی وجہ سے چاہے جس نام سے یاد کریں لیکن وہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ اسلام میں اس ذات کو اللہ یا خدا کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اچھا بننے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی ہر موقع پر اللہ کی نقل کرے اور اپنے میں وہ عادتیں پیدا کرے جو اللہ کی عادت ہے۔ جب تک ہم ایک طرح سے ''اللہ کی کاربن کاپی'' نہ بن جائیں ہم سچے مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اور جو سچا مسلمان نہیں ہے وہ اچھا انسان بھی نہیں ہو سکتا۔ سچ پوچھیے تو ایک مسلمان اپنے کو مسلمان کہنے کا حق نہیں رکھتا اگر اس کے دل میں پوری انسانیت کا درد نہ ہو اور وہ اپنے پرائے کے بھید بھاؤ سے اوپر نہ اٹھ چکا ہو۔ ایک مسلمان صوفی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب تک ان کے ساتھ دو چار دس کھانے والے نہ ہوتے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ بہت دیر ہو گئی اور کوئی کھانا والا نہیں ہے۔ آخر وہ خود ہی ڈھونڈ ڈھانڈھ کر ایک بوڑھے کو کھانا کھلانے کے لیے لائے۔ ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا کہ انھیں بوڑھے کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ جان کر انھوں نے اسے دسترخوان پر سے اٹھا دیا۔ وہ آدمی چلا گیا تو انھیں خدا کی آواز سنائی دی کہ اس بوڑھے کے دھرم کا معاملہ تو مجھ سے تھا۔ تم اسے بھوکا اٹھانے والے کون تھے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ مجھے نہیں مانتا میں نے اسے کسی وقت بھوکا نہیں رکھا، اور تم جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو، میرے بندے کو ایک وقت بھی کھانا نہ کھلا سکے۔

اسلام کو جب ہم مذہب انسانیت کہتے ہیں تو اسی معنی میں کہتے ہیں۔ آج کے فلسفے 'ہیومنزم' کو اسلام کہنا صحیح نہیں ہوگا ہیومنزم میں جو کچھ ہے وہ آدمی ہے۔ اور اس کی جو زندگی ہے وہ بس اسی کی زندگی ہے۔ لیکن اسلام میں، جیسا کہ آپ نے سنا، آدمی کو بنانے والی بھی ایک ذات ہے۔ اور اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا بھی ہے۔ سب انسانوں کو برابر ماننا اور انھیں اپنا سمجھنا کچھ آسان بات نہیں ہے۔ اپنے اور پرائے میں فرق کرنا انسان کی پیدائشی کمزوری ہے۔ اسلام اسی کمزوری کو دبانے کا نام ہے۔ پیغمبر صاحب نے ایک بار اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیشہ اپنوں کی مدد کیا کرو تمہارے بھائی چاہے دوسروں پر ظلم کریں۔ چاہے ان پر کوئی دوسرا ظلم کرے تم ہر حال میں اپنے بھائی کی مدد کرو۔ لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ظلم کرنے والے کی مدد کی جائے۔ اس بات کو ماننے کے لیے ان کا دل تیار نہیں۔ انھوں نے حضرت صاحب سے کہا کہ ظالم کی مدد کرنا تو اسلام کے خلاف ہے پھر آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ ظالم کی مدد یہ نہیں ہے کہ تم بھی اس کے ظلم میں شریک ہو جاؤ۔ اس کی مدد یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ اور اسے ظلم نہ کرنے دو۔ اس طرح تم اپنے ظالم بھائی کی مدد کرو گے۔

اسلام نے جس انسانیت پر زور دیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر آدمی اس دنیا میں اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور دھرم کے بھید بھاؤ سے اٹھ کر سچائی کا ساتھ دے۔ اور دوسرے انسانوں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے کہ جب وہ اپنی آنے والی زندگی میں اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہو تو خود بھی شرمندہ ہو اور مالک کو بھی شرمندہ کرے۔ ••

{نیشنل پروگرام میں ہندی سلسلہ تقاریر "دھرم اور اس کے ماننے والے" میں نشر}

پروفیسر مشیر الحق
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی۔

طب و صحت

دوا — ایک دو دھاری تلوار

محمد متین الدین

آج کے مشینی دور میں دماغی اور جسمانی صحت کے لیے دواؤں کا استعمال ناگزیر ہے۔

ہمارے معاشرے میں دواؤں کے استعمال کے اعتبار سے لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو سرے سے جدید دوائیں استعمال کرنے پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو ہر معمولی بات کے لیے دواؤں کے استعمال کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تیسری قسم کے لوگ درمیانی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید دوائیں فائدہ مند اور کارآمد ہیں لیکن یہ ایک طرح کی دو دھاری تلوار ہے جس سے ایک طرف تو فائدہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس کے مضر اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ قدرتی طور پر ہمارے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر Ideal یا مثالی دوائیں کیا ہیں۔ Ideal دوائیں وہ ہیں جن سے مرض جلد سے جلد دور ہو۔ ان کے مضر اثرات نہ ہوں اور وہ زیادہ قیمتی نہ ہوں۔ بدقسمتی سے ایسی دوائیں سالہا سال کی تحقیقات کے باوجود دستیاب نہیں ہیں۔

جدید دواؤں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ دوائیں برسوں کی تحقیق و محنت اور کڑے تجربوں کی کسوٹی پر اترنے کے بعد استعمال میں آتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ دوائیں عام طور پر متاثرہ حصے پر ہی اثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر پنسلین صرف جراثیم کو نقصان پہنچاتی ہے۔ لیکن جسم کے اعضاء اس کے اس اثر سے محفوظ رہتے ہیں۔

ہمارے لیے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ دواؤں سے نقصان یا ان کے مضر اثرات کس طرح اور کیسے ہوتے ہیں۔ دواؤں کے مضر اثرات مختلف وجوہات سے ہو سکتے ہیں۔

۱۔ Side effects یا ناگزیر اثرات:۔ دواؤں کے متوقع اثرات کے علاوہ کچھ غیر مطلوبہ اثرات ہوتے ہیں جو ان سے جدا نہیں کیے جا سکتے۔ اور عام طور پر ہر مریض ان کا شکار ہوتا ہے مثال کے طور پر Antihistamines [illegible] دی جانے والی دواؤں سے منہ کا سوکھ جانا۔

اسی وجہ سے بعض دفعہ ان دواؤں کے استعمال سے جہاں ایک شکایت کم ہوتی ہے وہیں کوئی دوسری شکایت شروع ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

۲۔ زیادہ مقدار کی وجہ سے:۔ زیادہ مقدار میں استعمال کے اثرات [illegible] کے زیادہ ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خواب آور گولیوں کے استعمال سے دوسرے دن [illegible] غنودگی کا محسوس ہونا۔

یہ دونوں قسم کے اثرات عموماً کم خطرناک اور کم مدت کے ہوتے ہیں اور دوا کے ترک کرنے پر ختم ہو جاتے ہیں۔

۳۔ مختلف اعضاء پر اثر:۔ کچھ دواؤں کے مضر اثرات کسی خاص عضو پر ہوتے ہیں جیسے جگر، گردہ، دماغ۔ عام طور پر ان اعضاء پر دواؤں کے برے اثرات دواؤں کے مسلسل استعمال سے ہوتے ہیں [illegible] جسے عام لوگ Blood [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] یا شکر کی بیماری کے مریض جنہیں بعض صورتوں میں تمام عمر دوائیں لینی پڑتی ہیں اس قسم کے اثرات سے دوچار ہوتے ہیں۔ دماغی امراض میں استعمال ہونے والے Tranquillisers یا مسکن دواؤں سے جگر متاثر ہو کر پیلیا ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

اکثر صورتوں میں دواؤں کا اعضاء پر اثر مستقلاً قایم رہتا ہے۔ اور دواؤں کا استعمال کرنے پر بھی ختم نہیں ہوتا۔

۴۔ الرجی:۔ الرجی کی وجہ سے دواؤں کے مضر اثرات مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض مرتبہ یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہیں کم درجہ میں بدن پر Rashes یا سرخ دانے نکل آتے ہیں۔

۵۔ حمل کے دوران:۔ بعض دوائیں حمل کے دوران استعمال کرنے سے بچے پر برے اثرات ڈال سکتی ہیں۔ مثلاً چند سال قبل Thalidomide نام کی دوا کے استعمال سے ایسے بچے پیدا ہوئے جن کے ہاتھ اور پاؤں نہیں تھے۔ اسی طرح حاملہ عورت افیون، گانجا، سگریٹ یا اس قسم کی دوائیں استعمال کرے تو حمل کے ساقط ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ درنتیجتاً کمزور اور کم وزن کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

انسانوں کو دینے سے پہلے ہر نئی دوا کا عام طور پر جانوروں پر تجربہ کیا جاتا ہے۔ اگر ان جانوروں پر اس کا برا اثر ظاہر ہو تب ایسی دوائیں بے کار سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اگر ان میں ایسی کوئی خرابی نہ ہو تب کم مقدار میں اور بڑی کڑی نگرانی میں بہت ہی کم لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ان لوگوں سے صلاح و مشورہ کے بعد اور ان کی مرضی سے کیا جاتا ہے۔ اگر یہ دوائیں سودمند اور بے ضرر ثابت ہوں تب اس کا اثر زیادہ لوگوں پر جانچا جاتا ہے۔ ان تمام مراحل سے گذرنے کے بعد دوائیں عام استعمال کے لیے بازار میں لائی جاتی ہیں۔

جانوروں پر اس کے اثرات دیکھنے میں یہ خامی رہ جاتی ہے کہ بعض ایسے اثرات جو انسانوں پر ہو سکتے ہیں۔ جانوروں میں معلوم کرنا قطعی ممکن نہیں۔ جیسا کہ سر میں درد اور طبیعت میں سستی وغیرہ۔ اس طرح بعض مضر اثرات جو ہزاروں میں ایک مرتبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ابتدائی تجربوں میں بالکل ظاہر نہیں ہو پاتے۔ اس لیے دواؤں کے بازار میں آنے کے بعد بھی ان کے استعمال سے ہونے والے غیر ضروری اور مضر اثرات پر کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دواؤں کے مضر اثرات سے کس طرح بچایا جائے۔

۱۔ پہلے تو یہ کہ دوا کے بارے میں ہم ڈاکٹر سے ضروری معلومات حاصل کریں۔ عام طور پر ڈاکٹر خود ہی یہ معلومات دیتے ہیں یا دوا کے ساتھ لگے ہوئے پرچے پر بھی موجود ہوتی ہیں۔

۲۔ دواؤں کے مضر اثرات ذرا سی توجہ سے دور ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایسپرین یا اس قسم کی گولی کھانا کھانے کے بعد لی جائے۔ یا دودھ کے ساتھ لی جائے لیکن خالی پیٹ ہرگز نہ لیں۔

۳۔ اشتہارات پڑھ کر اور دوستوں کے مشورے سے دوائیں نہ لی جائیں۔ ضروری نہیں کہ کسی وقت ڈاکٹر نے جو دوا آپ کو دی تھی۔ وہی دوسرے کے لیے بھی فائدہ مند ہو۔ اگر اس طرح استعمال سے نقصان ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ انگریزی زبان میں ایک ضرب المثل یہ ہے کہ "One man's dug is otherman's poison" اس اعتبار سے ایک کے لیے تجویز کی ہوئی دوا۔ دوسرے کے حق میں زہر قاتل ثابت ہو سکتی ہے

بعض دواؤں کے مضر اثرات آدمی پر موروثی کمزوریوں کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر G.6.P.D deficiency کے مریضوں میں ملیریا کے لیے دی جانے والی دواؤں سے ایک خطرناک قسم کی بیماری ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر ایسی کمزوری کا پہلے سے علم ہو تو اس قسم کی دواؤں سے پرہیز کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ کسی خاص دوا کے لیے Allergy کی صورت میں ویسی اور اس قسم کی دوائیں نہ لی جائیں۔ اگر آپ کو پنسلین کی الرجی ہے تو یہ بات ڈاکٹر کے علم میں لانی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ کوئی بھی انجکشن لینے سے پہلے اس بات کا اظہار کرنا ضروری ہے۔

۶۔ کئی مرتبہ مریض دانستہ یا نادانستہ طور پر دوائیں زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں اور بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے پر زیادہ اور جلدی فائدہ ہوگا۔ مثلاً نیند کی گولیاں۔ جب نیند نہ آئے تو مریض ذہنی پریشانی اور نیند نہ آنے کی جھلاہٹ میں زیادہ گولیاں کھا لیتے ہیں اور ابدی نیند سو جاتے ہیں۔

۷۔ خصوصاً میٹھی دوائیں بیمار یا بیمار نہ ہونے کی صورت میں بچوں کے زیادہ مقدار میں کھانے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اس لیے دوائیں بچوں کی پہنچ سے باہر رکھی جائیں۔ اس طرح کھٹمل مارنے یا اس قسم کی زہریلی دوائیں کھانے پینے میں نہ آئیں۔ اور نہ ہی جسم کو لگنے پائیں۔ اگر اتفاقی طور پر یا خودکشی کے لیے دوائیں زیادہ مقدار میں لی گئیں تو اس کا فوری گھریلو علاج اور Emergency کے طور پر مریض کو قے کرائی جائے۔ اور فوری ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے۔ قے آنے کے لیے زیادہ نمکین پانی دینا چاہیے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ بیہوش مریض کو قے نہ کرائی جائے۔

۸۔ بعض نشہ آور دواؤں کے عادی ہونے پر نہ صرف مریض کی صحت۔ بلکہ اس کے خاندان اور سماج پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اس لیے ایسی دوائیں صرف ضرورت پڑنے پر ہی قلیل مدت کے لیے استعمال کی جائیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ یہ ہی دوائیں سب سے زیادہ مفید ہیں بشرطیکہ ڈاکٹر اور مریض ان کا صحیح استعمال کریں۔

(اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

ڈاکٹر محمد متین الدین۔ ایم ڈی

ریڈر۔ میڈیکل کالج اورنگ آباد

شعر و ادب

اردو شاعری میں

اردو شاعری انیسویں صدی کے آخری حصے تک قدیم روایتوں کی پابند رہی۔ انگریزی راج قائم ہونے کے بعد نئی تعلیم اور مغربی ادب کے رجحانات کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ کو کچھ آشنائی پیدا ہوئی۔ اس کے نتیجے کے طور پر ادب میں آہستہ آہستہ نئے نظریئے قائم ہوئے۔ پرانی غزل گوئی، قصیدہ گوئی اور مرثیہ گوئی کی رسم متروک ہوتی گئی یا اس کے نفس میں نئی اخلاقی اور سماجی قدروں کی طرف رجوع ہوا۔ اور یوں تبدیلیاں آتی گئیں۔ اردو کے شاعروں میں مولانا حالی نے اس ادبی رجحان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور سب سے پہلے ان ہی کے کلام میں اس کا اثر نمایاں ہے۔ ایک قطعے میں کہتے ہیں ؎

گاہ غزلیں پڑھ کے دل یاروں کے گرماتے تھے لوگ
گہ قصیدے پڑھ کے خلعت اور صلے پاتے تھے لوگ

پر ملی ہم کو مجال نغمہ اس محفل میں کم
راگنی نے وقت کی لینے دیا ہم کو نہ دم

سینہ کوبی میں رہے جب تک کہ دم میں دم رہا
ہم رہے اور قوم کے اقبال کا ماتم رہا

یہ تھا اظہار مجلسی اصلاح و بہبود کے پروگرام کا۔
وطن پرستی کی تحریک ہندوستان میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے ساتھ شروع ہوئی جو ۱۸۸۰ میں قائم ہوئی تھی۔ اس تحریک کا ادب پر موذی اثر تو نہیں تھا۔ مگر آہستہ آہستہ تعلیم یافتہ طبقہ کے دل میں بدیشی راج کی مخالفت اور وطن پرستی کی جانب میلان شروع ہوا۔ وطن پرستی کی ابتدائی تحریکوں میں تقسیم بنگال کی مخالفت تھی۔ جس کے لائحہ عمل میں سودیشی تحریک شامل تھی۔ اکبر الٰہ آبادی جو سرکاری ملازم بھی تھے اس تحریک سے متاثر ہوئے اور انھوں نے والہانہ انداز میں اس کی تعریف کی۔ ان کا ایک مصرعہ اس کے بارے میں ہے۔ ؎

نغمہ یہ نیا چھیڑا ہے اک دیس کی دھن میں

سنہ ۱۹۱۱ء کے شہنشاہی دربار میں انگریزی حکومت کے جلال اور تمکنت کا اظہار اس انداز سے کیا گیا تھا کہ ہندوستانی قوم مرعوب ہو اور اپنے ماضی کی شاندار روایتوں کو بھلا دے۔ اکبر نے اس ضمن میں ایک قطعہ تصنیف کیا جس میں قوم کا درد ہے۔ دکھ ہے۔ اس کا آخری شعر ہے جو اب تک بھی ہمارے دلوں کو تڑپاتا ہے ؎

محفل ان کی ساقی ان کا
آنکھیں اپنی باقی ان کا

بیسویں صدی کے آغاز تک ہندی نوجوان خاصی تعداد میں حصول تعلیم کے لیے انگلستان اور مغربی ممالک میں جانے لگے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب گاندھی جی، جواہر لال نہرو، محمد علی جوہر، اقبال اور دیگر لوگ جن کے ذہن اور دل وطن پرستی کے جذبات سے معمور تھے مغرب کے مختلف اداروں میں حصول تعلیم کے لیے گئے۔ اس دور میں اقبال کے حساس دل نے وطن کی غلامی کا دکھ محسوس کیا اور اہل وطن کو بیدار کرنے کے لیے نظمیں لکھیں۔ اس دور میں اور زبانوں میں بھی وطن پرستی کی شاعری لوک گیتوں کی شکل میں اور ادبی سطح پر ابھرنے لگی۔ اس دور کی اقبال کی ابتدائی نظموں میں سے ہندی ترانہ ہے:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی وہ گلستاں ہمارا

اگرچہ اس نظم میں جذبہ اور تڑپ تو نہیں مگر حب وطن کا اظہار ضرور ہے اس دور میں اتحاد اور وطن پرستی کے موضوع پر اس سے زیادہ پختہ نظم نیا شوالہ تصنیف ہوئی جس میں دل پر اثر کرنے والی آواز نکلتی ہے۔ رسوم زدہ برہمن سے خطاب کرتے ہیں ؎

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

جذبۂ وطنیت

گوبچن سنگھ طالب

اس کے بعد اتحادِ قوم کی تلقین کرتے ہیں:

آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقشِ دوئی مٹا دیں
ہر صبح اٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے
سارے پجاریوں کو مے پیت کی پلا دیں

تصویرِ درد میں علامہ اقبال نے یوں محسوس ہوتا ہے گویا وطن کے درد میں اپنا جگر پارہ کاٹ کر رکھ دیا ہے اس نظم کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں ؎

میرا رونا نہیں رونا یہ سارے گلستاں کا ہے
وہ گل ہوں میں خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

وطن کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں ؎

رلاتا ہے ترا نظارہ اے ہندوستاں مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

پھر اہلِ وطن سے خطاب کرتے ہیں ؎

وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

نہایت دردناک لہجے میں فرمایا ہے ؎

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

بہت طویل بیان کے بعد جس میں اہلِ وطن کو استعاروں سے ان کی پستی حالت کا احساس کرایا ہے۔ آخر میں یوں تلقینِ اتحاد کیا ہے:

اجاڑا ہے تمیزِ ملت و آئیں نے قوموں کو
مرے اہلِ وطن کے دل میں کچھ فکرِ وطن بھی ہے
سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے

علامہ اقبال کی اردو اور بالخصوص فارسی تصانیف کا بیشتر موضوع مغربی استعمار کی مخالفت ہے۔

یہ ان کی وطن پرستی کے جذبے سے پیدا ہوا عمل ہے۔

عدمِ تعاون کی تحریک کے بعد بالخصوص جب مجاہدینِ وطن جیلوں میں جانے لگے تو ہر روزنامہ، ہفتہ وار جریدے اور رسالے میں وطن پرستی کی نظمیں شائع ہوتی تھیں جن کو اگر جمع کیا جائے تو ضخیم ذخیرہ بن جاتا ہے۔ مولانا ظفر علی خاں نے جو زمیندار اخبار کے بانی اور ایڈیٹر تھے ایک مستقل کتاب حبسیات لکھی۔ جوش ملیح آبادی کی ایک نظم بعنوان کمپنی کا راج ہے۔ اس نظم کے کچھ اشعار سامعین کے علم میں اضافہ کریں گے۔

جب یہاں آئے تھے تم سوداگری کے واسطے
نوعِ انسانی کے مستقبل سے کیا واقف نہ تھے
اپنے ظلمِ بے نہایت کا فسانہ یاد ہے
کمپنی کا پھر وہ دورِ مجرمانہ یاد ہے
لوٹتے پھرتے تھے جب تم کارواں در کارواں
سر برہنہ پھر رہی تھی دولتِ ہندوستاں

آگے چل کر لکھا ہے:

ذہن میں ہوگا یہ تازہ ہندیوں کا داغ بھی
یاد تو ہوگا تمہیں جلیانوالا باغ بھی
پوچھ لو اس سے تمہارا نام کیوں تابندہ ہے
ڈائرِ گرگِ دہن آلودہ اب بھی زندہ ہے
وہ بھگت سنگھ اب بھی جس کے غم میں دل ناشاد ہے
اس کی گردن میں جو ڈالا تھا وہ پھندہ یاد ہے

(نظم کئی اعتبار سے تاریخی حیثیت رکھتی ہے)

ایک کہنہ مشق شاعر برج نارائن چکبست لکھنوی کا ایک مصرعہ ہندوستان بھر میں گونجا ؏

نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے

اُن کے وطن پرستارانہ اشعار کے ایک دو نمونے پیش ہیں ؎

ہم اسیروں کی دعا ہے کہ چمن سے اک دن
دیکھ لیں خانۂ صیاد کا ویراں ہونا

چکبست کا یہ بند ملاحظہ ہو:

اے خاکِ ہند تیری عظمت میں کیا گماں ہے
دریائے فیضِ قدرت تیرے لیے رواں ہے
تیری جبیں سے نورِ حسنِ ازل عیاں ہے
اللہ رے زیب و زینت کیا اوجِ عز و شاں ہے

ہر صبح ہے یہ خدمت خورشیدِ پُر ضیا کی
کرنوں سے گوندھتا ہے چوٹی ہمالیہ کی

اسی دور کے دو مشہور شعراء کے کلام میں سے اس موضوع کے کچھ اشعار پیش ہیں۔ تلوک چند محروم نے حبِ وطن کے موضوع پر مبسوط نظمیں لکھیں ہیں۔ ایک پرجوش نظم میں اہلِ وطن کو یوں ترغیب دیتے ہیں ؎

پر و بال اپنے اسیرو سنبھالو
اٹھو اور پھڑک کر قفس توڑ ڈالو
بگڑ جاؤ تیروں سے رشتے نکالو
بہم ہو کے بگڑی ہوئی کو بنا لو
اسیرو کرو کچھ رہائی کی باتیں

یہ صیاد ظالم ہے نامہرباں ہے
محبت جو چاہو تو اس میں کہاں ہے
دل آزاریوں میں یہ ایک آسماں ہے
اذیت نئی نت نیا امتحاں ہے
اسیرو کرو کچھ رہائی کی باتیں

لبھو رام جوش ملسیانی صاحب کے کچھ اشعار مہاتما گاندھی کو خراجِ عقیدت یوں پیش کرتے ہیں

سب کو حیرت ہے کہ اس نے کیا یہ جادو کر دیا
بزدلوں میں کس طرح شیروں کا دم خم بھر دیا
قید خانہ اس کے دم سے اک زیارت گاہ تھا
جیل میں بھی بندہ پرور وہ چراغِ راہ تھا
اس کے لاغر جسم سے لرزاں جلال انگریز کا
ہیچ اس کے سامنے سارا کمال انگریز کا

جیسے میں نے عرض کیا کہ یہ موضوع بہت وسیع ہے سینکڑوں شاعر اس کے ضمن میں آتے ہیں۔ ملک کے مابعد تاریخ کے ہر دور میں جذبۂ حبِ وطن ابھرا ہے جس کا اظہار شعراء نے اور انواع کے ادیبوں کے ساتھ ساتھ کیا ہے۔ آخر میں چند ان اشعار کے ساتھ یہ مقالہ ختم کیے دیتا ہوں۔

شفا گوالیاری کے اشعار ہیں:

کام لے اپنے قلم سے جوہرِ شمشیر کا
شاعرِ ہندوستاں، ہندوستاں خطرے میں ہے
دیکھتا کیا ہے بدل دے بڑھ کے رخ طوفان کا
آج تیری کشتیِ عمرِ رواں خطرے میں ہے

روش صدیقی وطن کو مخاطب کر کے اتحاد کا پیغام سناتے ہیں:

ہم دوشِ شیخ و برہمن اٹھے ہیں تیری گود سے
پروانۂ شمعِ وطن، اٹھے ہیں تیری گود سے
غازی مجاہد صف شکن اٹھے ہیں تیری گود سے
جن کا غبارِ کارواں ہے آج خضرِ کارواں
اے کشورِ ہندوستاں۔ اونچا رہے تیرا نشاں

(جالندھر سے نشر)

سنت کبیر

اظہر افسر

ہمارا ملک ہمیشہ ہی سے مختلف مذاہب ذات پات فرقوں کے علاوہ مختلف النوع مفکرین اور دانشوروں کی آماجگاہ رہا ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہماری سرزمین سے ابھرے ہوئے مفکرین نے نہ صرف اپنے ملک کے باسیوں کو ذہن مفکر کی نئی نئی راہیں دکھائیں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں تک اپنے پیغام کو اس طرح پہنچایا کہ اس کی روشنی ان کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہمارے دیش کا پیغام اوروں کے لیے اور خود اپنے لیے ہمیشہ اتحاد محبت بھائی چارگی رہی۔ ہمارا ملک اپنے دوسرے ہمسایہ ملکوں سے بھی نہ صرف امن و آشتی اور اتحاد چاہتا ہے بلکہ ہر طرف محبت اور امن کا پیغام پھیلاتا آیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے رشی منی رہنما سنت اور بزرگان دین پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے ہمیشہ خلق اللہ کو آپسی میل جول رواداری محبت اتحاد اور یکجہتی کا درس دیا۔ ایسے ہی عظیم شخصیتوں میں ایک کبیر بھی تھے۔

کبیر صاحب کہنے کو ایک معمولی جولاہے تھے۔ انھیں لوگ کبیر کے نام سے جانتے تھے اور پکارتے تھے کبیر صاحب صرف مسلمانوں کے نہیں تھے وہ صرف ہندوؤں کے بھی نہیں تھے۔ وہ کسی ذات پات کے نہیں تھے وہ سب ہی کے تھے۔ انھیں مسلمان اسی عقیدت سے مانتے تھے جس طرح ہندو انہیں سمجھتے تھے ان کی پیدائش کا واقعہ بھی عجیب و غریب ہے جو کئی طرح سے بیان کیا جاتا ہے کہتے ہیں آج سے کوئی ساڑھے پانچ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ بنارس کے قریب ایک دریا کے کنارے سے نیرو جولاہا اپنی بیوی نیما کے ساتھ ادھر سے گذر رہا تھا۔ مغرب کا وقت تھا۔ نیرو جولاہے نے اپنی بیوی کو ایک درخت کے نیچے بٹھا کر خود نماز پڑھنے لگا۔ نیرو کی بیوی نیما جو بے اولاد تھی اور ہر دم گود ہری ہونے کی دعا کرتی تھی اس نے اس شام بھی اپنا آنچل پھیلا کر خدا سے دعا کی کہ اے مالک جس ہرے بھرے درخت کے نیچے میں بیٹھی ہوں اس کی طرح میری بھی گود ہری کر دے نیما کی ابھی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ ندی کی طرف ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ نیرو بھی نماز ختم کر چکا تھا دونوں میاں بیوی اس آواز کی طرف لپکے نیرو نے دیکھا کہ ندی میں کنول کے پتوں پر ایک نوزائیدہ بچہ ہاتھ پاؤں مارتا ہوا رو رہا ہے۔ اضطراب میں نیما بھی پانی میں اترتی چلی گئی تھی لیکن نیرو نے اسے روکا اور خود پانی میں چھلانگ لگا کر کنول کے پتوں تک پہنچ گیا اور بچہ کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر لایا۔ اور بچے کا رونا ایسا ختم ہو گیا جیسے یہ ہی دونوں اس کے ماں باپ ہیں۔ خوشی خوشی دونوں اس بچے کو لے کر اپنے گھر پہنچے بستی والے اس بچے کو دیکھ کر اور آن کی آن میں نیما کی گود ہری ہوتے دیکھ کر حیران ہوتے۔ لیکن نیرو نے بستی والوں اور پنچوں کی پرواہ کیے بغیر قاضی کو بلا کر قرآن شریف سے نام نکلوایا قاضی نے کہا اللہ کی اس کتاب سے تو اس بچہ کا نام کبیر نکلتا ہے۔ نیرو نے کہا تو پھر خدا کے عطا کیے ہوئے اس بچے کا نام کبیر ہی رہے گا۔

کبیر صاحب کی پیدائش کے سلسلے میں اس واقعے سے ملتے جلتے کئی قصے ہیں۔ لیکن کبیر نیرو اور نیما ہی کے گھر بڑے ہوئے بچپن ہی سے انھوں نے کپڑا بننا شروع کیا لیکن دھاگوں کے تانے بانوں میں ہمیشہ یہ خیال ستاتا رہا کہ اس دنیا کا خالق کون ہے۔ اس دنیا میں یہ ذات پات مختلف قسم کے فرقے کیوں ہیں۔ ایک رات جبکہ وہ صرف نو برس کے تھے انھیں ایسا محسوس ہوا کہ انھیں کوئی باہر بلا رہا ہے انھوں نے باہر نکل کر دیکھا کہ باہر ایک سائیں نما بزرگ کھڑا تھا۔ سائیں نے کہا بچہ تم میرے ساتھ آؤ کبیر اسی سائیں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے بہت دور پہنچ کر سائیں جب رکے تو کبیر صاحب نے کچھ بولنا چاہا سائیں نے کہا میں تمہاری فکر کو جانتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ کبیر نے حیرت سے سائیں کی طرف دیکھا سائیں نے اپنی جھولی سے ایک چھوٹا سا بیج نکال کر زمین میں دبا دیا۔ اور اپنے کشکول سے اس پر پانی ڈالا دیکھتے ہی دیکھتے ایک پودا اگا اور بڑھتے ہی بڑھتے ایک درخت بن گیا۔ کبیر صاحب نے کہا سائیں جی میں سمجھا نہیں مجھے یہ فکر کھائے جاتی ہے کہ اتنی ذاتیں اتنے مذہب اور اتنے فرقے کیوں ہیں سائیں نے کہا میرے بائیں ہاتھ کی طرف دیکھو کبیر صاحب نے جب ادھر دیکھا تو زمین پر انھیں دس بارہ پیالے نظر آئے جس میں پانی بھرا ہوا تھا سائیں نے پہلے آسمان کی طرف اشارہ کیا جہاں چودھویں کا چاند جگمگا رہا تھا۔ پھر سائیں نے کہا ان پیالوں کے اندر دیکھو آسمان پر چاند ایک ہے لیکن اس کا عکس ہر پیالے میں نظر آ رہا ہے لیکن مذہب والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مالک اور اس کا خالق وہی ہے جو اس کے پیالے میں نظر آ رہا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ مالک یا خالق اس دنیا کا ایک ہے جو ہر ایک کو دیکھنے والے کی طرح نظر آتا ہے کبیر صاحب نے کہا اگر ایسا ہے تو وہ ہمیں کیوں نہیں ملتا اس سے مجھے ہزاروں باتیں پوچھنی ہیں سائیں نے کہا تم نے ابھی ابھی دیکھا کہ ایک ننھے سے بیج سے اتنا بڑا درخت اگ آیا ہے ایسا درخت جس میں شاخیں ڈالیاں پتے سب ہی کچھ ہیں سوچو تمہاری طرح اگر کوئی ایک بیج اپنے آپ کو اس درخت میں تلاش کرنا چاہیں تو وہ اسے کہاں پائے گا اس لیے ہر جاندار کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بنانے والے کو یاد کرے اس کی بندگی کرے اور دنیا میں بسنے والے ہر جاندار سے محبت کرے۔ کیونکہ سب خدا کے بندے ہیں خدا کو ماننے والے ہیں اور سب کی منزل ایک ہے اس دن کے بعد سے کبیر صاحب نے اپنی چھوٹی عمر سے درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر لوگوں کو آپسی بھائی چارگی میل ملاپ اور اتحاد کا درس دینا شروع کیا۔ اپنی اسی نو برس کی عمر سے ایک سو انیس برس کی عمر تک جیے اور اپنی آخری سانس تک انھوں نے ہندوؤں مسلمانوں اور سارے فرقوں میں اپنی محبت اور اتحاد بٹھانے کی کوشش کی آپ نے اپنی تقریروں میں بات چیت میں اور دوہوں میں یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ دنیا فانی ہے ہر جاندار کو اپنے مالک حقیقی سے ملنا ہے ہمیں ہر دم اپنے پیدا کرنے والے کا خیال رکھنا اور اسے یاد کرنا اور اس مالک حقیقی کی پیدا کی ہوئی ہر چیز سے محبت کرنا چاہیے۔ یہ مختصر دنیا اور اس میں زندگی گذارنے کے مختصر دن محبت کرنے کے لیے ہی کم ہیں تو آپسی نفرت بغض کینہ اور جھگڑوں کے لیے انسان کو کہاں فرصت ملتی ہے۔ کبیر صاحب زندگی بھر اپنی ان ذریں

(آگے صفحہ ۲۳ پر)

وطن سے دور وطن کے پاس

راجیو مرزا

کچھ اعتبار سے دنیا واقعی سمٹ کر چھوٹی ہو گئی ہے۔ مثلاً پہلے کسی دلی والے کا بمبئی یا کلکتہ جانا ایک بڑا واقعہ سمجھا جاتا تھا، تب انگلینڈ اور فرانس جیسے ممالک افسانوی مقامات کا سا درجہ رکھتے تھے آج — ایک دن میں یوروپ جاکر واپس ہندوستان لوٹ آنا معمولی سی بات ہے۔ موجودہ الیکٹرونک دور میں دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں ہے۔ آج کرۂ ارض پر غالباً ایک بھی ایسا ملک نہیں جس میں دوسرے ملک بلکہ ممالک کے باشندے مقامی افراد کے ساتھ مل جل کر نہ رہتا ہوں۔ ایسی صورت حال میں ظاہر ہے بہت کچھ اشتراک میں ہوتا ہے۔ فلموں کو ہی لے لیجئے۔ ہالی وڈ ہی نہیں اب بمبئی میں بھی ایسی فلمیں بننے لگی ہیں جن میں آپ روسی، امریکی اور ایرانی اور افغانی اداکاروں کو بھی کام کرتا دیکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ عالمی پیمانے پر سب سے بڑی مارکیٹ انگریزی زبان میں بننے والی فلموں کی ہے۔ اور صرف یہی فلمیں دنیا کے ہر حصے میں دیکھی اور دکھائی جاتی ہیں۔ اس لیے انگریزی کی فلموں میں کام کرنا ایک اعزاز کی بات ہے اور ایک بڑی خوش قسمتی بھی۔

ہالی وڈ کے مشہور فنکاروں میں صوفیہ لورین اور عمر شریف بھی ہیں، جن میں ایک کا تعلق اٹلی اور دوسرے کا مصر سے ہے۔

گو کم سہی، لیکن ہندوستانی اداکار بھی غیر ملکی فلموں میں کام کرتے رہے ہیں۔ آج سے کوئی تیس سال پہلے سابو نام کا ایک ہندوستانی نوجوان انگلینڈ میں بننے والی جنگل فلموں کا ایک مشہور و مقبول اداکار تھا۔ پریم ناتھ، الہاس، آئی ایس جوہر، لیلا نائیڈو فریال، سمی اور ششی کپور وغیرہ انگریزی فلموں میں کام کر چکے ہیں۔ 'تارزن کمز ٹو انڈیا' نامی فلم میں فیروز خان نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی انگریزی فلموں میں نہ تو باقاعدہ کام کیا اور نہ ہی کوئی نمایاں کامیابی حاصل کی۔ البتہ کبیر بیدی اور پرسس کھمباٹا ہندی اسکرین کے وہ سابقہ ناکام فنکار ہیں جو غیر ملکی فلموں سے اپنی مستقل وابستگی کے سبب دھیرے دھیرے ایک دیرپا عالمگیر شہرت حاصل کر رہے ہیں۔

سوال اٹھتا ہے کہ پرسس کھمباٹا اور کبیر بیدی ہندی فلموں میں کیوں ناکام رہے؟ ذہن پر ذرا زور ڈالا جائے تو لیلا نائیڈو، ساجد، ششی کپور، ظاہرہ، زینت امان اور پروین بابی کی مثالیں سامنے آتی ہیں۔ متذکرہ لوگوں میں ایک بات مشترک ہے۔ ان میں سبھی کے اوائل عمر کا ایک بڑا حصہ یوروپ میں بیتا یا وہ ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی مغرب کے اثر میں رہے، ان میں پرسس کھمباٹا اور کبیر بیدی بھی شامل ہیں۔

بے حد حسین اور باصلاحیت اداکارہ لیلا نائیڈو کوئی بیس برس پہلے بنی فلم "یہ راستے ہیں پیار کے" میں جلوہ گر ہوئی تھی، فلم پسند کی گئی لیکن ہندوستانی فلم بینوں نے ہیروئین کو پسند نہیں کیا۔ وجہ؟ لیلا کے حسن اور اسلوب اداکاری میں مغرب کا گہرا اثر تھا۔ "یہ راستے ہیں پیار کے" کے بعد لیلا نائیڈو مزید دو تین فلموں میں آئی مگر ناکام رہی اور جلد ہی فیڈ آؤٹ ہو گئی، جب کہ وہ انگریزی کی کئی فلموں میں کام کر چکی تھی۔

لندن میں ظاہرہ اسٹیج یا فلم سے وابستہ نہیں تھی لیکن اس کے پاس حسن تھا اور اداکارانہ صلاحیتیں بھی، پھر بھی کوئی ایک درجن ہندی فلموں میں ہیروئن آنے کے باوجود وہ کوئی مقام نہ بنا سکی۔

آپ ساجد نام کے اس سابقہ چائلڈ آرٹسٹ کو نہیں بھولے ہونگے جس نے فلم 'مدر انڈیا' میں ننھے برجو یعنی سنیل دت کے بچپن کا رول کیا تھا۔

آپ جانتے ہیں 'مدر انڈیا' اور 'سن آف انڈیا' جیسی کئی فلموں میں کام کرنے کے بعد ساجد نے زبردست مقبولیت حاصل کر لی تھی۔ پھر جانے کیوں وہ بمبئی چھوڑ کر ودیش چلا گیا۔ یہاں اس نے کئی انگریزی فلموں میں کام کیا اور کامیابی بھی حاصل کی لیکن بالغ ہونے پر جب وہ دوبارہ ہندی فلموں میں ہیرو کی حیثیت سے نمودار ہوا تو کسی کو متاثر نہ کر سکا۔ وجہ یہی تھی کہ آٹھ نو برس یوروپ میں رہنے کے سبب اس کے انداز و اطوار میں ہندوستانیت کی جگہ مغربیت آ چکی تھی۔

بمبئی میں اسکولی تعلیم سے فارغ ہو کر لندن میں جا بسنے والے ششی کپور نے بھی لندن کی شیکسپیئر ڈرامیٹک سوسائٹی جوائن کر لی اور متعدد انگریزی ڈراموں میں کامیابی سے کام کیا، لیکن ہندوستان لوٹنے پر جب اسے ہندی فلموں میں بطور ہیرو پیش کیا گیا تو ہندی فلم بین اس سے متاثر نہیں ہوتے ششی کپور کی تمام ابتدائی فلمیں ناکام رہیں، وجہ یہی ہے کہ اس کی وضع قطع انگریزوں جیسی تھی۔ لیکن سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ہندوستانی ششی نے خود کو جلد ہی ہندوستانی سانچے میں ڈھال لیا اور ایک کامیاب فلم اسٹار بن گیا۔

غور کریں تو آپ کو یاد آئے گا کہ زینت امان اور پروین بابی کی بھی شروع کی فلمیں فلاپ گئی تھیں۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ زینت کو مقبولیت 'ہرے راما ہرے کرشنا' سے ملی تھی جس میں اس نے ایک ہپی لڑکی کا، یعنی اپنی شخصیت سے ہم آہنگ رول ادا کیا تھا، پروین کی پہلی کامیاب فلم 'دیوار' تھی اور اس میں اس نے ایک کیبرے ڈانسر کا کردار نبھایا تھا۔ یوں بھی زینت اور پروین کی وہی فلمیں زیادہ کامیاب ہوتی ہیں جن میں انھیں ماڈرن یا ماڈ لڑکی کا کردار سونپا جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا راج کپور جیسے ذہین ہدایت کار کی بڑی محنت سے تیار کی گئی فلم 'ستیم شیوم سندرم' کیوں ناکام رہی؟ اس لیے کہ اس میں مغرب زدہ زینت کو ایک بھارتیہ دیہاتی دوشیزہ کی عکاسی کرنے کو کہا گیا تھا۔

ان مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ کسی بھی اداکار کی نجی شخصیت اور فلمی کردار میں ایک تال میل کا ہونا ضروری ہے۔

یہی قصہ پرسس کھمباٹا اور کبیر بیدی کا بھی ہے جن میں کئی باتیں مشترک ہیں، دونوں پر مغرب کا بہت گہرا اثر ہے، دونوں نے اپنے کیریر کا آغاز بمبئی میں ماڈلنگ سے کیا پھر ہندی فلموں میں آئے اور ناکام رہے لیکن باہر کی یعنی انگریزی فلموں میں دونوں نے کامیابی حاصل کی۔

پرسس کھمباٹا کو جو سابقہ مس انڈیا بھی ہے،

(آگے صفحہ ۲۳ پر)

فرائڈ کا نظریہ جنس

ڈاکٹر سیّد محمد حسن

فرائڈ کے نظریہ جنس کی بابت عام طور پر شدید غلط فہمیاں ہیں۔ عام اصطلاح میں جنسی ترغیبات کو صرف اُن شہوانی کیفیتوں اور عوامل کا سرچشمہ سمجھا جاتا ہے جن کا اظہار سن بلوغ میں ہوتا ہے۔ اس طرح جنس کا لفظ ذہن میں مباشرت کا تصور پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن فرائڈ نے جنس کا استعمال کہیں زیادہ وسیع معنی میں کیا ہے جس کو سمجھنے کے لیے ایک طرف جنسی فعل اور دوسری طرف جنسی تاثرات، احساسات میں فرق کرنا ہوگا۔ جنسی فعل کی وضاحت، تشریح و توجیہہ جنسیات (Sexology) کا خاص موضوع ہے۔ اور چونکہ جنسی فعل کا براہ راست تعلق جنسی اعضا کی ساخت اور فعالی سے ہے اس لیے جنسی فعل کے فہم و ادراک کے لیے عضویات (Physiology) کا سہارا بھی لینا ہوگا۔ لیکن جنسی فعل سے متعلق جن ذہنی کیفیتوں اور عوامل کا اظہار ہوتا ہے وہ دوسرے ذہنی مواد کی طرح نفسیات کا خصوصی موضوع بن جاتے ہیں۔ فرائڈ کی حیثیت چونکہ ماہر نفسیات کی ہے اس لیے اس کی توجہ کا مرکز وہ ذہنی عناصر ہیں جو جنسی اقدام کے ہمدوش ہوتے ہوتے بھی بذات خود مطالعے کا موضوع تصوّر کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فرائڈ کے نزدیک جنس اور محبت مترادف اصطلاحیں ہیں۔ بقول خود جنس سے فرائڈ کی مراد محض جنسی اختلاط نہیں ہے بلکہ ہر وہ کیفیت جس کو محبت کا نام دیا جا سکتا ہے جنس میں داخل ہے۔ جیسے الفت ذات، اولاد اور والدین کی محبت دوستوں کی دلداری، یہاں تک کہ انسانیت کا درد، کسی مخصوص شے یا مقصد سے غیر معمولی وابستگی سب فرائڈ کے نزدیک جنس کے کرشمے ہیں۔

بنیادی طور پر فرائڈ جسمانی لذت یابی کے ہر وسیلے کو جنس سے منسوب کرتا ہے۔ اس بنا پر فرائڈ کے نزدیک جنس کی کارکردگی روز پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے نومولود کے جسم کے ہر عضو میں جنسی خلش پیدا ہوتی رہتی ہے چنانچہ ہر عضو کی حرکت جنسی تسکین کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور اس طرح بچے کے لیے طمانیت و مسرّت کا سامان فراہم کر سکتی ہے۔ پیدائش کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد جنسی اشتعال لب ودہن میں مرکوز ہو جاتا ہے اسے فرائڈ دہانی جنسیت (Oral Sexulity) کہتا ہے۔ اس دور میں لب ودہن کی حرکت ان میں پیدا ہونے والی جنسی خلش کا ازالہ کر کے بچے کو جنسی تسکین و مسرّت عطا کرتی ہے۔ اس طرح ماں کے آغوش میں شیر خوار بچے کی صرف غذائی ضرورت پوری نہیں ہوتی بلکہ اس کے لب دہن سرگرم عمل ہو کر اسے جنسی لذت و شادکامی سے بھی آشنا کرتے ہیں۔ ربر کی چسنی یا اس کا اپنا انگوٹھا کسی طرح اس کی غذائی حاجت روائی نہیں کر سکتا پھر بھی شیر خوار بچے کے لیے آسودگی اور مسرّت کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ آسودگی مادی تسکین کا نتیجہ ہونے کے بجائے محض نفسیاتی حیثیت کی حامل ہے اپنے نظریہ جنس کے مطابق اسے بھی فرائڈ جنسی آسودگی قرار دیتا ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد فضلی حلقے کے عضلیات (Sphinotter museles) جنسی ترغیبوں کا مرکز بن جاتے ہیں۔ اجابت کی خلش صرف اخراج فضلہ کی حاجت پوری نہیں کرتی بلکہ بچے کو جنسی لذت سے بھی ہمکنار کرتی ہے۔ اسی طرح اس خلش کو تا دیر روک رکھنے سے اس لذت کے تسلسل کا سامان بھی ہو جاتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ بچوں کو اخراج فضلہ کی تربیت والدین کے لیے زبردست دردسر بن جاتی ہے۔ اس درد کو فرائڈ مقعدی جنسیت (anal sexuality) کہتا ہے۔ تیسرے دور میں جنسی ترغیبوں کا مرکز عضو تناسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اسے فرائڈ ذکری دور (Phalic Sexuality) کہتا ہے۔ اخراج بول اخراج فضلہ کی طرح بچے کے لیے لذت آفریں بن جاتا ہے اس کے علاوہ اس دور میں بچہ اپنے عضو تناسل سے کھلونے کا کام لینے لگتا ہے اور اکثر وہ اپنے ہم عمر کو بھی اس کھیل میں شریک کر لیتا ہے۔ جس سے دونوں ہی کی لذت یابی کا سامان ہو جاتا ہے وہ ایک دوسرے کی نظارہ بازی بھی کرتے ہیں اور نمائش بھی (Voyerism and exhibition) اس د[ور] میں بچے کی عمر لگ بھگ دو یا تین سال کی ہوتی ہے۔ ا[س] کے اختتام تک بچے کی اپنی ذات ہی اس کی جنسی تسک[ین] کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ جنسی تسکین کے لیے وہ کسی خار[جی] شے کا محتاج نہیں ہوتا فرائڈ اسے خود شہوانیت (auto-eroticism) کہتا ہے۔ اس کے بعد بچے کی جنسی میلا[ن] کا مرکز خارجی ذات بن جاتی ہے۔ اسے فرائڈ دیگر شہوانیت (aloeroticism) کہتا ہے۔ اسی دور میں بچہ ایڈیپس کمپلیکس (aedipus complex) کا شکا[ر] ہوتا ہے۔

ایڈیپس کمپلیکس فرائڈ کی نفسیات کا سب سے زیادہ اخلاق سوز تصور سمجھا جاتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اس کے لاشعوری وجود سے آشنا نہیں ہیں۔ کمپلیکس نفسی عوامل اور کیفیات کا ایک لاشعوری مرکب ہے جس کے امتیازی عناصر تصور تحریک اور جذبہ ہیں۔ بادی النظر میں کمپلیکس اور جذبات (Sen-timent) ہم معنی اصطلاحیں ہیں، لیکن ان میں بنیادی فرق ہے۔ جذبات کی حیثیت شعوری ہے۔ جیسے والدین کی محبت کے جذبات، استاد کی عظمت کے جذبات دشمن سے نفرت وحقارت کے جذبات۔ فرد اپنے ان جذبات سے بے خبر نہیں رہتا۔ اس کے برعکس کمپلیکس کا تعلق لاشعور سے ہے شعوری فعل اس سے متاثر ہو سکتا ہے لیکن یہ اپنی حقیقی شکل میں شعور کی سطح پر ابھر نہیں سکتا اسی لیے فرد کو اپنے کسی کمپلیکس کے وجود کی خبر نہیں ہوتی دوسروں کو فرد کے افعال میں اس کے کمپلیکس کے نشانات ملتے ہیں۔ مثلاً برتری یا کمتری کا کمپلیکس جن کا دوسروں کو فرد کے طور طریقوں سے احساس ہوتا ہے لیکن فرد بذات خود اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ ہم روزمرہ کی گفتگو میں احساس کمتری یا احساس برتری کا استعمال کرتے ہیں جیسے اس کی بھی احساس وطنیت یا احساس احترام ومنزلت کی طرح شعوری حیثیت ہو۔ لیکن حقیقت میں ہم جسے احساس برتری یا احساس کمتری کہتے ہیں۔ وہ ہمارے دوسرے احساسات کی طرح شعوری نہیں بلکہ بنیادی طور پر لاشعوری ہے۔ ایڈیپس کمپلیکس کی حیثیت اور اس کا وجود بھی قطعاً لاشعوری ہے۔

ایڈیپس کمپلیکس کی اصطلاح کو وضع کرنے میں فرائڈ نے سوفوکلیس (Sophocles) کا یونانی ڈرامہ المیہ ایڈیپس (The Tragedy of Aedipus) سے استفادہ کیا ہے۔ شہزادہ ایڈیپس پیدائش کے بعد اپنے والدین سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ ایک پیشن گوئی کے مطابق وطن میں رہ کر والدین کی نگرانی میں اس کی پرورش ملک کے لیے ایک ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن جاتی چنانچہ وہ باپ کی اقلیم حکومت سے بہت دور بھیج دیا گیا جہاں اس کی پرورش اجنبیوں کے درمیان اور والدین کی نگاہوں سے دور ہونے لگی، اس طرح وہ اپنے والدین

سے اور اس کے والدین اس کی شکل وصورت سے قطعاً ناآشنا رہے۔ سن بلوغ کو پہنچ کر ایڈیپس شہر شہر کی گشت لگاتا ایک دن اپنے باپ کی عملداری میں داخل ہونے لگا تو باپ سے اس کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ وہ ایک بہادر نوجوان تھا۔ اپنے باپ کو تہ تیغ کرکے وہ شہر میں داخل ہوگیا۔ رواج کے مطابق اسے مقتول بادشاہ کا جانشین قرار دے دیا گیا اور تخت نشینی کے بعد اس نے بیوہ ملکہ سے شادی کرلی۔ نہ ملکہ اسے فرزند کی حیثیت سے جانتی تھی نہ ایڈیپس کو اس کی خبر تھی کہ ملکہ اس کی ماں تھی۔ ایڈیپس کو جب اس حقیقت کا علم ہوا تو اس نے انتہائی انفعال اور احساس گناہ کے زیر اثر اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالیں اور ملکہ نے خودکشی کرلی۔

فرائڈ نے ایڈیپس کمپلیکس کی وضاحت اس طرح کی ہے دہانی دور میں بچے کی ماں اس کے لیے آسودگی مسرت کا اہم ترین وسیلہ ہوتی ہے۔ اس وقت بچہ اپنی ذات اور غیر ذات کی تمیز سے قاصر ہوتا ہے۔ لیکن ماں کے آغوش سے محرومی کی ساعتیں اور دوسری خارجی اشیاء اور حالات کے مقابلے میں اس کی بے دست وپائی کے تجربے اس کے اندر اپنی علیحدہ ذات کے تصور کی نیو تیار کرنے لگتے ہیں۔ جنسی تسکین کے وسیلوں کا دائرہ اس کی اپنی جسمانی ذات تک محدود نہیں رہ جاتا۔ غیر ذات کا تصور بھی اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ وہ پہلی غیر ذات جس کا قرب اسے سب سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ماں کا وجود ہوتا ہے۔ ماں کی ہم آغوشی اور ہمکناری بچے کے لیے مسرت وشادکامی اور اس سے علیحدگی رنج وحرماں کا سبب بن جاتی ہے۔ ماں کی قربت میں باپ کا وجود بچے کو ایک ناگوار مزاحمت سا محسوس ہوتا ہے اس لیے ماں کی محبت کے ساتھ بچے کے اندر باپ سے مخاصمت کے جذبات بھی نمو پاتے ہیں۔ اس طرح ایڈیپس کمپلیکس کی ترکیب میں فرائڈ کے نزدیک ماں کی محبت کے ساتھ رشک وعداوت کے جذبات بھی شامل ہوجاتے ہیں۔

ایڈیپس اس بات سے قطعی ناواقف تھا کہ ملکہ اس کی ماں تھی باپ کے قتل کے بعد ملکہ کے ساتھ ایڈیپس کا ازدواجی رشتہ اس لاعلمی کا نتیجہ تھا۔ والدین کے تئیں بچے کے متضاد جذبات کو فرائڈ نے اسی اعتبار سے ایڈیپس کمپلیکس کا نام دیا ہے تاکہ اس کا لاشعوری وجود واضح ہوجائے۔ فرائڈ کے ایک بیان کے مطابق "ایڈیپس کمپلیکس کا ڈرامہ ہر شخص کی زندگی میں لاشعور کے پردے پر کھیلا جاتا ہے" فرائڈ نے اپنی بعد کی تصنیفوں میں لاشعور کے معتدبہ حصے کو غیر شخصی (Impersonal) اور نسلی (Racial) قرار دیا ہے۔ یعنی اس کا تعلق فرد کے ان ذاتی تجربات وتصورات کے مقابلے میں جو شعور کی سطح سے خارج ہوکر لاشعور میں جاگزیں ہیں۔ کہیں زیادہ نوع انسانی کے صدیوں کے ماقبل تجربات ومیلانات سے ہے۔ لاشعور ان سارے مشاہدات وتجربات کے تصورات واحساسات کا مسکن ہے جس سے نسل انسانی ارتقا کے اس دور میں دوچار ہوا تھا جب آدمی تہذیب وتمدن کی بندشوں سے عاری تھا۔ جب اس معاشرے کی تشکیل نہ ہو پائی تھی جسے ہم انسانی معاشرہ سمجھتے ہیں۔ جب قدرت آدمی کو بہیمیت کے دائرے سے خارج کرکے انسانیت کا شرف بخشنے کی تیاریاں کررہی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس دور میں ترویج محرکات پر کوئی روک نہ ہوگا یعنی جنس مخالف کے کسی فرد کے ساتھ جنسی تعلقات ناروا قرار نہیں دیا جاتا ہوگا۔ فرائڈ نے اپنی تصنیف (Totem and Taboo) میں اس نکتے پر بڑی بلاغت سے روشنی ڈالی ہے۔ فرائڈ کی یہ تصنیف نفسیات کے بجائے انسانیات (Anthropology) میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔

ایڈیپس کمپلیکس کے نظریے کی معقولیت کو ہم فرائڈ کے ایک دوسرے تصور کی روشنی میں بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ اسے وہ Incest barrier یا امتناع ترویج محرکات کہتا ہے۔ یعنی ان افراد کے مابین جنسی تعلق کا سدباب جن سے ازدواجی رشتے پر مذہب یا اخلاق نے روک لگادی ہے۔ جیسے بھائی بہن، باپ بیٹی، ماں بیٹے یا بعض معاشرے میں چچا بھتیجی، ماموں بھانجی، خالہ بھانجا وغیرہ۔ فرائڈ کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر بیٹے کا ماں کی طرف، باپ کا بیٹی کی طرف اور بھائی کا بہن کی طرف جنسی میلان بنیادی طور پر فطرت انسانی سے خارج ہے تو پھر اس پر ایک خارجی رکاوٹ کھڑی کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ مزید برآں اگر نوع انسانی کے اندر اس طرح کی جنسی تعلق سے احتراز کی جبلتی حیثیت ہے تو پھر بعض معاشرے میں بھائی بہن اور باپ بیٹی کے درمیان رشتہ ازدواج کی مثال کس طرح پائی جاتی ہے۔ فراعنہ مصر کے خاندان میں بھائی کا اپنی حقیقی بہن کو زوجیت میں رکھنا صرف رائج ہی نہیں تھا بلکہ درست اور جائز سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح آج بھی بعض غیر متمدن قبیلوں میں باپ بیٹی کا جنسی تعلق ممنوع نہیں قرار دیا جاتا گو ماں کے ساتھ جنسی تعلق کی مثال کہیں نہیں ملتی لیکن دیومالائی حکایات میں اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ ممکن ہے کہ انسانی معاشرے کی تشکیل سے پہلے، تہذیب وتمدن کے نافذ کردہ قوانین سے ناآشنا بہیمیت اور انسانیت کے عبوری دور میں سانس لینے والا انسان جنس مخالف کے کسی فرد کے ساتھ بلا کسی امتیاز کے جنسی تعلق کو روا رکھتا ہوگا۔ معاشرے کی سب سے پہلی پابندی ماں بیٹے کے تعلق پر عائد کی گئی ہوگی۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ معاشرے میں دوسری رکاوٹوں کے ساتھ باپ بیٹی اور بھائی بہن کے درمیان ازدواجی رشتے پر بھی پابندی لگادی گئی ہوگی

لاشعوری محرکات وتقاضے عام حالات میں فرد کے افعال کی باگ ڈور بالکل انجانے طور پر لاشعور کے قابو میں رہتی ہے۔ لیکن غیر معمولی حالات میں ان کا عملی یا علامتی اظہار شعور کی سطح پر بھی ہوجاتا ہے۔ اور اسی وسیلے سے ہمیں لاشعور کے وجود کا سراغ بھی مل جاتا ہے لاشعور کی کرشمہ سازی کا سب سے مبین ثبوت خواب کی ترکیب وترتیب میں ملتا ہے۔ اسی اعتبار سے فرائڈ نے خواب کو "لاشعور کی شاہراہ" قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ غیر معمولی افعال وکردار، خصوصیت سے ذہنی امراض کی کیفیتیں بھی لاشعوری میلانات ومحرکات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ فرائڈ کے نزدیک امراض نفسی کی تشکیل میں جنس کا ایک اہم رول ہے۔ حقیقت میں ایڈیپس کمپلیکس کی دریافت بھی نفسی امراض کے تجزیہ کی دین ہے۔ جنسی بے راہ روی بھی ان لاشعوری تقاضوں اور محرکوں کی غمازی کرتی ہے۔ معاشرے کی پابندیوں نے ان کے زیر اثر ظہور پذیر ہونے والے فعل پر روک لگادی ہے۔ منجملہ دوسری بے راہ رویوں کے ترویج محرکات کی ممانعت سے انحراف کی مثالیں عام انسانوں کی زندگی میں نایاب نہیں ہیں۔ بھائی بہن، باپ بیٹی، ساس داماد اور خسر بہو کے مابین جنسی تعلقات کی روداد بیش یا کم ہر متمدن سوسائٹی خاص کر مغربی سماج میں سنی جاسکتی ہیں۔ ایسی مثالیں فرائڈ کے اس نظریے کی تائید کرتی ہیں کہ جبلی طور پر ایسے رجحانات انسانی فطرت میں موجود ہیں اور اسی لیے ترویج محرکات پر معاشرے کی پابندی ضروری سمجھی گئی ہے۔

ایڈیپس کمپلیکس کے علاوہ فرائڈ نے ایک اور اصطلاح وضع کی ہے جسے وہ الیکٹرا کمپلیکس کہتا ہے (Electra complex) یعنی لڑکی کا باپ کی طرف میلان محبت اور ماں سے مخاصمت، اس اصطلاح کو بھی فرائڈ نے ایک دوسرے یونانی المیہ سے اخذ کیا ہے۔ اس کی مرکزی کردار الیکٹرا نے اپنی ماں کو اس لیے قتل کروادیا تھا کہ اس نے الیکٹرا کے باپ کی جان لی تھی۔ ابتدا میں ایک بچی کا رجحان بھی ماں ہی کی طرف ہوتا ہے لیکن بعد میں جب اسے اپنی جنس کے عضویاتی فرق کا ادراک ہوتا ہے تو اس کے جنسی میلان میں انقلاب رونما ہوجاتا ہے۔ فرائڈ نے اپنی تصنیف Three Contributions to the Theory of sex۔ میں لڑکی کے جذبہ محبت کا باپ کی طرف منتقل ہوجانے کی توجیہ پیش کی ہے جو بہت معقول نہیں معلوم ہوتی۔ پھر بھی جہاں تک بیٹی کا ماں کے مقابلے میں باپ کی طرف زیادہ کشش کا تعلق ہے اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ایڈیپس کمپلیکس کی شعور پر اثر اندازی کے نشانات روزمرہ زندگی میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ ایک عام بات ہے کہ بیٹے کو جو جذباتی تعلق ماں سے ہوتا ہے باپ

(آگے صفحہ ۲۲ پر)

افسانہ

کہانی ادھوری ہے

شفیع جاوید

شام نے آم کے درختوں پر چراغاں کر دیا تو جب رات کی گود میں سو گئی اور جگنوؤں اس نے کھلی کھڑکی سے اکتوبر کے آسمان کو دیکھا، کتاب بند کی اور پھر آنکھیں بند کر کے سوچنے لگا۔ ایک عرصہ کے بعد آج اسے چنتن کا آنند مل پایا، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے تپتی ہوئی ریت پر ساون کی گھٹائیں برس رہی ہوں، ..... یہ تخلیق کاری کے لیے کتنا ضروری ہے کہ جب جگنو جمع ہو جائے تو آج کے Race - Rat سے کنارے ہو کر یا بہت دور بھاگ کر آنکھیں بند کر کے کھلی کھڑکی کے پیچھے اکتوبر کے پُرسکون آسمان کو ذہن کی آنکھوں سے دیکھا اور کچھ سوچے ــ اس وقت اس نے یہ بھی سوچا۔ کئی باتیں کئی سوچ ایک ساتھ آرہی تھیں، ایک یہ ایک، آگے پیچھے، ساتھ ساتھ، جیسے بہت دنوں کے بچھڑے ساتھی اچانک مل بیٹھے ہوں اور گلے مل رہے ہوں۔ کچھ دیر پہلے اس کے ذہن میں کیسی دھول اڑ رہی تھی، ذہن کیسا خالی تھا، جیسے کسی بانجھ کی کوکھ ہو۔ دفتر، میٹنگ، فائلیں اور ضرورت مند لوگ سبھوں نے مل کر چنتن کا آنند لوٹ لیا تھا اور اس کے ماتھے پر سستی سی افسری کا ایک معمولی سا لیبل لگا کر اس کے ذہن کو کنگال بنا دیا تھا۔ کتنا مہنگا سودا تھا۔ یہ دکھ اسے لگاتار اس طرح ستاتا رہا کہ بڑی بڑی میٹنگوں کے ہنگامے میں بھی وہ اچانک تنہا ہو جاتا۔ بڑے بڑے وی۔ آئی۔ پی کے ساتھ پروٹوکول کے فرائض انجام دیتے ہوئے اچانک کھو جاتا لیکن جلد ہی مجبوریوں کی تلخ حقیقتیں اسے جھنجھوڑ کر پھر جگا دیتیں ــــ یہ تمہاری کرسی ہے، یہ تمہارا عہدہ ہے، یہ تمہارا Social Status ہے، یہ ہی تمہاری پہچان ہے۔ یہ تمہارا پرستیج ہے، یہ تمہاری روٹی ہے، تمہاری بیوی کا گلیمر ہے ــ تمہارے بیٹے کا مستقبل ہے، واپس آجاؤ، واپس چلو ــــ تب وہ پھر کہنے لگتا "جناب ذرا آہستہ چلیے گا ابھی جو بارش ہوئی ہے نا اس کی وجہ سے پھسلن ہو گئی ہے یہاں، یہ موریہ ہال ہے۔ ہمارا پراچین بھارت "

"لو مائی ڈیر ــ میدان پر جب آریوں نے قبضہ کیا تو پراچین بھارت پہاڑوں پر چلا گیا اور وہاں آج تک چھپا ہوا ہے "

"ہو سکتا ہے"۔ وہ چپ ہو گیا۔ "میں بحث کیوں کروں کیوں اپنی انرجی برباد کروں ؟"

"اب ہم گنگا راؤنڈ کو چلیں مسٹر کمال ؟" ان سبھوں کو جلدی تھی۔ "ضرور چلیے۔ لانچ تیار کھڑا ہی ہوگا ــــ ہاں تو یہ گاندھی گھاٹ ہے جہاں ۳۰ جنوری کو ہر سال ہم شہید دوس مناتے ہیں اور ـــ ؟ پھر وہ کمال جو پریس افسر تھا وہاں پر اچانک کھو گیا۔ اس گاندھی گھاٹ پر بیٹھ کر گنگا کو پڑھنے میں کیا آنند تھا۔ کبھی یہاں کے گہرے سناٹے میں کہیں دور سے ہواؤں کے کاندھوں پر سوار "رام نام ستیہ ہے" کی کوئی آواز یہ بتا جاتی تھی کہ آخری حقیقت کیا ہے ؟ آنند بھی ایک عجیب مسئلہ ہے جو افق کی طرح زمین سے ملتا دکھائی تو دیتا ہے لیکن ملتا کبھی نہیں، کبھی نہیں ـــــ"

مسٹر کمال آپ تو خود ہی نظاروں میں کھو گئے۔ آپ کو تو ہمیں یہ سب کچھ بتاتے چلنا چاہیے تھا نا ؟" ۔ "کیا نظاروں پر بھی تمہارے جیسے وی، آئی، پی کے ہی دستخط ہیں ؟ کیا قدرت ؟" لیکن کسی نے جیسے اس کی زبان کو جکڑ لیا ــ" "نہیں کمال نہیں" اب یہ ہی تمہاری پہچان ہے، اپنی مجبوریوں کو نہ بھولو"۔ ۔ "آئی ایم سوری ـــ ہاں یہ بوڑھی گنڈک شمالی بہار کی ایک اہم ندی گنگا سے ملتی ہے اور یہ سامنے کی درگاہ ہماری گنگا جمنی تہذیب کی ایک عجیب و غریب مثال ہے۔ دراصل صوفیوں نے اس علاقے میں عوام کی بڑی خدمات کی ہیں۔ یہاں کی عام زندگی میں وہ اس قدر رچ بس گئے تھے کہ لوک گیتوں نے بھی ان کو اپنا لیا تھا۔ اور ان لوگوں نے لوک گیتوں کو اور ـ "

"بھائی بڑی غلطی ہو گئی۔ اس راؤنڈ میں مونگ پھلی ساتھ رکھنا چاہیے تھا"۔ ۔ ان میں سے ایک نے جماہی لے کر اس طرح کہا کہ کمال کو خاموش ہی ہو جانا پڑا۔ پھر کچھ دیر بعد دوسرے نے کہا "مسٹر پریس افسر آپ بڑی عالمانہ باتیں کرتے ہیں، جیسے کسی یونیورسٹی میں لیکچر دے رہے ہوں۔ ارے بھائی ہم لوگوں کو ہلکی پھلکی باتیں بتاتے چلیے جن سے دل خوش ہو اور معمولی سی واقفیت بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں "۔ کمال نے بدمزہ سا منہ بنا کر اپنے پائپ میں تازہ تمباکو ڈالا اور ہلکے سے بغیر کسی جذبے کے اظہار کے بولا "او کے"

"تمہیں یہ سب کیسے لگتے ہیں ؟" اس جھنڈ میں اس کی ایک الگ ہی شخصیت تھی۔ نام کمال نے لسٹ میں دیکھا تھا ـــ شکنتلا ـ نمائندہ ریڈ کراس۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو یہ سب کیسے لگتے ہیں ؟"

"مجھے ؟"

"ہاں آپ کو"۔

"شطرنج کے مہرے ـ بے شخصیت۔ بے چہرہ"۔

"کوئی نقاب نہیں دکھائی دیتا ؟"

"میں ان کی نقابوں کے نیچے انھیں دیکھنے کا علم رکھتا ہوں اور اسی لیے بھری بزم میں تنہا ہو جایا کرتا ہوں "

"تم خود کو اس چوہے دان میں کیوں برباد کر رہے ہو ؟"

"مجبوریاں، اس کے علاوہ اور چارہ بھی کیا ہے" ؟

"میں دلی واپس ہوتے ہی تمہیں بلاؤں گی۔ تمہیں اس حال میں دیکھ کر بہت افسوس ہوا "

"اس گنگا راؤنڈ کے بعد تم سب کچھ بھول جاؤ گی، مجھے بہتوں نے ایسا کہا ہے اور میں یہ سننے کا عادی ہو چکا ہوں "

وہ خاموش ہو کر ڈاؤن اسٹریم کے گنگا کو سوچ کے ساتھ دیکھنے لگی۔ پھر بولی "تمہیں مجھ پر بھی اعتبار نہیں ؟"

"مجھے اب اپنے آپ پر بھی اعتبار نہیں رہا"

"ہاں تو مسٹر کمال یہ قلعہ کہاں ہے ؟"

"اب یہ ایک دولتمند شخص کی ذاتی ملکیت ہے اور آپ لوگوں کو حیران کرنے کے لیے ایک چھوٹا سا میوزیم جہاں داخل ہوتے ہی آپ کو بادام کے شربت کا ایک بڑا گلاس فوراً پیش کیا جائے گا۔ حسب دستور "

"اور ؟" وہ دھیرے سے بولی

"اور کچھ مت پوچھیے شکنتلا جی باتیں پھر عالمانہ ہو جائیں گی تو آپ کو جماہی آنے لگے گی اور آپ میں سے کوئی مونگ پھلی تلاش کرنے لگے گا "۔ ایک چھوٹا سا نقرئی قہقہہ لہروں کے گیت سے جا ملا ـ "مجھے الگ سے کچھ بتا دو، میں ان سبھوں میں سے نہیں ہوں۔ میں تو ریڈ کراس کی ممبر سازی کے لیے آئی ہوں "

"تو پراچین بھارت یا مغلیہ عظیم آباد کے بارے

میں جان کر کیا کرو گی؟ تم یہ جان لو کہ ہمارے یہاں کی اسّی فی صد آبادی کسی نہ کسی خطرناک بیماری کی شکار ہے لیکن ان میں سے پانچ فی صد کو بھی یہ معلوم نہیں کہ یہاں ریڈ کراس بھون بھی ہے۔ سیکڑوں بچے ہوش سنبھالنے سے قبل ہی مہلک امراض کے شکار ہو جاتے ہیں اور ان کے والدین یہ نہیں جانتے کہ Triple Vaccination کہاں لگائے جاتے ہیں، زمین کی گہرائیوں سے سیاہ ہیرا نکال کر لانے والے اپنا سرخ خون تھوک کر مر جاتے ہیں اور ـــــ"

"بس! کرو، مسٹر پریس آفیسر تم تو مس شکنتلا کو اس طرح خوفزدہ کر رہے ہو کہ ان کی سانس ہی رک جائے گی" ـــ ان میں سے کوئی ٹھیک ان کے پیچھے کھڑا سب کچھ سن رہا تھا۔

"آئیے اب واپس چلیں شام کی چائے میں آپ کو دیر ہو جائے گی ـــ"

"ارے ہاں، آج شام بھارتیہ نائیم کا فنکشن ہے نا؟"

"جی ہاں آپ کے اعزاز میں" ـــ جانے کیوں وہ پھر تلخ ہو رہا تھا ـــ "وہاں میری کوئی ضرورت ہو گی کیا؟"

As you like چلنے سے قبل کاندھے اچکا کر کہا۔

"اور آپ کا کیا پروگرام ہے؟"

"میں پاس کے کسی گاؤں میں جاؤں گی۔ کون سا گاؤں زیادہ متاثر ہے؟"

"یہ پوچھو کون سا نہیں ہے؟ گاؤں سب ہی ایک سے ہیں۔ تم جہاں سے چاہو اپنا کام شروع کر سکتی ہو لیکن وہ کلب والا سوشل ورک نہیں، صحیح معنوں کا کام، مسائل کی جانکاری اور ان کا حل ـــ"

"تم یقین رکھو کمال، میں کوئی وی، آئی، پی نہیں ہوں ـــ"

آنکھیں کھول کر اس نے دوبارہ اکستو بر کے آسمان کو دیکھا۔ کتاب پر نشان لگا کر کنارے رکھا، گھڑی دیکھی، گاؤں سے شکنتلا کو واپس لوٹنے میں صرف دس منٹ باقی تھے، فرصت کے چند لمحوں نے اسے چنتن کا آنند دے کر تازہ دم کر دیا تھا۔ مسرت کے ساتھ انتظار کے چند منٹ گذارنے وہ بالکونی سے نیچے آ گیا۔

(پٹنہ سے نشر)

شفیع جاوید
۱۷۶، اے پیوپلس کوآپریٹیو کالونی
پی۔ او۔ کانکیر باغ پٹنہ ۸۰۰۰۲۰

افسانہ

جگنو

ذکیہ مشہدی

ڈاکٹر شمیمہ اسلم کا دل پہلے ذرا تیزی سے دھڑکا، پھر یکایک ایک سیکنڈ کو رک گیا۔ ہاں وہ جگنو ہی تھا انھوں نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر غور سے دیکھا، شرارہ جلا، بجھا، پھر جلا، کسی شوخ کی پھلجھڑی کی طرح چھوٹتی ہنسی جیسا۔ انھوں نے ٹھنڈی سانس بھری۔ انھوں نے فزکس میں ڈاکٹریٹ لی تھی اور فزکس اس طرح کے واقعات کو محض اتفاق قرار دیتی ہے۔ فزکس کے سامنے صرف وہی سچ ہے جو ٹھوس ہے اور مادی ہے جس کو ناپ سکیں تول سکیں، تجربہ گاہ میں لے جا کر ٹکڑے ٹکڑے کر سکیں سیال بنا کر بہا دیں، بھاپ بنا کر اڑا ۲۰۱ ۱ ۱۰ کر معاملات تو نری شاعری ہیں۔ ویسے اب دل تھا بھی کہاں۔ جو تھا وہ پہلے ٹکڑے بن کر بکھرا، پھر سیال بن کر بہا اور پھر بھاپ بن کر اڑ گیا۔ اب جو یہ دھڑکے جاتا ہے یہ تو صرف گوشت کا لوتھڑا ہے ـــ لاحول ولا قوۃ ـــ پھر وہی دل ـــ فزکس کی اتنی بڑی ریسرچ اسکیم کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر کو دل سے سروکار، شمیمہ بیگم۔

جگنو پھر چمکا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ آسمان پر گھنے بادلوں نے سایہ کر رکھا تھا اور رات اندھیری تھی ـــ وہ اچانک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھیں۔ شاید ـــ ہاں شاید ـــ کہیں کسی نے اندر سے انھیں بڑی زور سے ڈانٹا ـــ کیا شاید شاید لگا رکھی ہے؟ پچیس برس پہلے جس رشتے کی ڈور کٹ چکی اسے یہ جگنو استوار کرے گا؟ دماغ خراب ہوا ہے۔

ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا ـــ اس میں برسات کی بھینی خوشبو تھی ـــ تازہ ہریالی کی خوشبو ـــ گھنے اودے بادلوں اور اندھیرے میں پڑتی پھوار کی خوشبو اور اس خوشبو میں خنکی یوں گھلی تھی جیسے ماں میں ممتا۔ کسی اندرونی کرب نے انھیں بے قرار کر دیا وہ کمرہ کھول کر باہر ٹیریس پر نکل آئیں۔

پچیس چھبیس برس پہلے لکھنؤ یونیورسٹی کے کیلاش ہوسٹل کے ڈبل سیٹیڈ کمرے میں ان کی روم میٹ ایلا چودھری نے اچانک چونک کر چلائی تھی ـــ اری شمیمہ دیکھو جگنو ـــ کمرے کے اندر جگنو اس نے کمرے کے اندر یہ زور دیتے ہوئے کہا تھا۔ تو کیا ہوا ـــ وہ جھنجھلا کر بولی ـــ ایک مشکل سا فارمولا اس کے ذہن پر سوار تھا۔ ان دنوں اچانک فارمولے اس کی سمجھ سے پھسلنے لگے تھے۔ دماغ میں (وہ بیٹھ گیا تھا) آکٹوپس کی طرح پنجے گاڑ کر ـــ سارے فارمولے ڈر کر ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے۔

ارے واہ کچھ ہوا ہی نہیں ـــ ایلا کچھ ناراض ہو کر بولی تھی ـــ اگر جگنو کمرے میں آ جائے تو بڑا اچھا شگن ہوتا ہے۔ فوراً آنکھیں بند کر کے دعا مانگو اور پھر آنکھیں کھول کر دیکھو۔ اگر جگنو کمرے میں موجود ہے تو سمجھو کہ دعا قبول ہو گئی ـــ اور ایلا نے جھٹ آنکھیں بند کر لی تھیں نہ جانے کون سی دعا مانگنے کے لیے۔

اس نے چاروں طرف دیکھا جگنو ابھی جھم جھم کر رہا تھا۔ واہموں پر اس کا یقین نہیں تھا ـــ اور مذہب سے بھی وہ کچھ اکھڑی اکھڑی سی رہتی تھی۔ کائنات کے اس پار نہ جانے کون ہے کیا ہے ـــ مگر اس وقت اس کے سارے وسوسے سارے شکوک نہ جانے کہاں بھاگ گئے تھے۔ اس نے جھٹ سے آنکھیں موند لی تھیں۔ لیکن دعا سے پہلے اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی ـــ کمبخت بھولے بھٹکے خط لکھتا بھی ہے تو ایسے کہ دل کی بات ذرا سمجھ میں نہ آتے .... لندن کے موسم میں ـــ لینڈ لیڈی کی چھوٹی بچی کی شرارتوں کی۔ پیرس کے متوقع ٹرپ کی۔ ہندستان کی یادوں کی۔ نہیں لکھتا تو یہی نہیں لکھتا کہ اس کے دل میں آخر ہے کیا۔ کہیں کسی گوشے میں اس لڑکی کے لیے بھی کوئی جگہ ہے جو بچپن سے اس کو چاہتی چلی آ رہی ہے ـــ منہ بند ہندوستانی لڑکی ـــ ادھر کتنے دنوں سے اس کا خط بھی نہیں آیا ہے ـــ وہ چونکی ـــ آنکھیں تو اس نے کسی دعا کے لیے بند کی تھیں ـــ کہیں جگنو بھاگ نہ گیا ہو ـــ اس نے جلدی سے دل ہی دل میں کہا ـــ ارے او جگنو ذرا جا کر اللہ میاں سے کہہ دینا کہ اسے ذرا صاف صاف بات کہنے کی توفیق دیں۔ اور جلدی سے وہ خط لکھے۔ کل جو آ جائے تو کتنا مزا آئے ـــ اور ڈاکٹر شمیمہ اسلم نے جو اس وقت تھرڈ ائر کی دھان پان نازک سی اور تھوڑی بیوقوف سی کمسن لڑکی ہوا کرتی تھیں آنکھیں کھولیں ـــ جگنو ابھی کمرے میں موجود تھا ـــ بیحد خوش ہو کر انھوں نے چور نظروں سے ایلا کی طرف دیکھا اور پھر وہ سوکھا سڑا فارمولا رٹنے میں مشغول ہو گئیں۔ صبح تک جگنو والی بات ذہن سے محو ہو چکی تھی لیکن سہ پہر کو چائے

کے وقت میٹرن نے لڑکیوں کے خط تقسیم کیے تو ان میں لمبا سا ائرمیل والا لفافہ دور سے نظر آگیا ــــ شمیمہ اسلم ــــ میٹرن نے پکارا تو شمیم کے ہاتھ سے چائے کی پیالی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔

اس نے پہلی مرتبہ اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا۔ دبے دبے الفاظ میں مگر جو کچھ تھا بہت ٹھوس تھا۔ بہت واضح تھا ــــ ۱۹ سالہ شمیمہ ہواؤں میں اُڑنے لگی تھی۔

اس خط کے بعد اس کے خط زیادہ جلدی اور زیادہ پابندی سے آنے لگے تھے اور شمیم کو فارمولے یاد کرنے میں زیادہ وقت صرف کرنا پڑتا تھا۔ مگر جیسے اچانک وہ خط آیا تھا ــــ بھولے بھولے آنے والے خطوط کے بعد اسی طرح ایک دن خطوط کی رفتار کم ہونے لگی ــــ پھر ایک بار کوئی دو مہینے تک کوئی خط نہیں آیا تو بے تاب ہو کر اس نے ابلا سے پوچھا تھا کیوں ابلا ــــ جھاڑی میں چمکتے جگنو کو دیکھ کر دعا مانگنے سے دعا قبول نہیں ہوتی کیا ــــ

نہیں۔ وہ بڑی بے دردی سے بولی تھی۔ جھاڑی میں، میدانوں میں تو ہمیشہ جگنو رہتے ہیں ــــ خاص بات تو جب ہی ہوتی ہے جب جگنو کمرے میں گھس آتے ــــ اور شمیم کا ننھا سا دل ٹوٹ گیا تھا۔

اب تو پہلے جگنو کے کمرے میں گھس آنے کی دعا کرنی پڑے گی ــــ

اور جگنو کمرے سے باہر جھاڑیوں میں آنکھیں مٹکاتے رہے ــــ شرارت سے اسے چڑھاتے رہے ــــ کمرے میں کوئی نہیں آیا ــــ ڈھائی تین مہینے بعد اس کا خط آیا ــــ

اس نے لکھا تھا، کچھ عرصہ پہلے چھٹیاں گذارتے ہوتے اس کی ملاقات ایک پاکستانی بزنس مین کی فیملی سے ہوئی تھی اور وہ لوگ اسے ایسے بھاتے تھے کہ اس نے وہیں ان کی بیٹی سے شادی رچالی تھی ــــ امی ابا کو بھی بعد میں اطلاع دی۔ اس نے شمیم کو لکھا تھا ــــ تم سمجھدار ہو ــــ پڑھی لکھی ہو ــــ بُرا نہیں مانو گی۔ پھر ہمارے بندھن ایسے مضبوط بندھن متوقع نہیں ــــ محض چند خطوط ــــ تم ذہین ہو ــــ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہو، اور خوبصورت تو سدا تھی ہیں۔ تمھیں وہاں مجھ سے اچھے لوگ ملیں گے۔ ہوسکتا ہے تمھارے ابو نے تمھارے لیے کسی کو پسند بھی کر رکھا ہو ــــ

پہلے تو وہ گُنگ ہوگئی۔ ہفتوں نے اس نے کچھ کھایا پیا نہیں ــــ لیکن ٹرمینل امتحان کی رپورٹ میں جب اس کے بہت ہی خراب نمبر آئے تو وہ چوٹ کھائی ہوئی شیرنی جیسی اٹھ بیٹھی اور سارا غصہ کتابوں پر اتار ڈالا وہ ہر وقت کتابوں میں غرق رہتی تھی یا شام ڈھلے تک مائکرو اسکوپ پر جھکی رہتی تھی ــــ فائنل میں اس نے ٹاپ کیا اور میرٹ اسکالرشپ لے کر ایم ایس سی پر ٹوٹ پڑی۔ اتنے گولڈ میڈل اکٹھے ہوگئے کہ ان کا ہار بنا تی تو سر میں بن جاتا ــــ مگر وجود سے سونے جیسا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر کہیں گم ہوگیا ــــ کھڑکی سے نکل جانے والے جگنو کی طرح ــــ ساتھی لڑکے اس کی روکھی اکھڑ شخصیت اور سونے کے تمغوں کی تعداد سے گھبرا کر دور بھاگ جاتے ــــ ان دونوں مردوں کو ذہین انٹیلکچوئل عورتوں کی عادت نہیں پڑی تھی ــــ انھیں دور رکھنے کے لیے اس نے پی ایچ ڈی بھی کرلی اور ڈیپارٹمنٹ میں ہی لیکچرر ہوتے ہوتے پھر اس اسکیم کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر بن گئی ــــ اور آج جب بہنیں اپنے اپنے گھر کی ہو کر جوان بیٹیوں کے بیاہ کی فکر کر رہی تھیں، ابا اماں اس کے بیاہ کی آرزو لیے مرکھپ چکے تھے تو جانے کہاں سے یہ بھولا بھٹکا جگنو اس کے کمرے میں در آیا تھا اور چمک چمک کر اسے چڑھانے پر مُصر تھا۔ پچیس برس پہلے کی ایک شوخ وشنگ لڑکی دماغ کے کنگرے پکڑ پکڑ کر جھانکنے لگی تھی۔

ابلا چودھری تم کہاں ہو ــــ؟ آج جب اس کے بالوں میں چاندی چمک رہی ہوگی اور وہ اپنی ادھیڑ بیوی کے ساتھ چائے سپ کرتے ہوتے اپنے جوان بیٹے کے کریئر کی بات کر رہا ہوگا یا اس کی بیری بیٹی کو جہیز میں دیے جانے والے سامان کی لسٹ بنا رہی ہوگی اور ایسے میں یہاں ہزاروں میل بیٹھ کر جگنو دیکھ کر میں دعا کروں کہ وہ میرے پاس واپس آجائے، اور لمحے بھر کو سہی میں اس کی آنکھوں میں پچھتاوے کی جھلک دیکھ سکوں تو میری یہ دعا قبول ہوگی یا نہیں ــــ؟

ڈاکٹر شمیمہ اسلم Shame on you ــــ

کسی نے اندر سے دوبارہ انھیں بہت زور سے ڈانٹا ــــ تم وہموں کی دنیا کی باسی کب سے ہوگئیں ــــ تمھارے لیے صرف اس کا وجود ہے جو ٹھوس اور مادی ہے ــــ واہموں ــــ تمھارا واسطہ ــــ

جگنو بہت دیر انتظار کرتا رہا ــــ شاید وہ دعا مانگیں ــــ اور پھر شہاب ثاقب کی ننھی کرچ کی طرح روشنی کی لکیر چھوڑتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

(پٹنہ سے نشر)

بقیہ: وطن سے دور وطن کے پاس

خواجہ احمد عباس نے اپنی فلم "بمبئی رات کی باہوں میں" میں پیش کیا تھا۔ اس کے بعد بھی وہ کئی ہندی فلموں میں آئی مگر سخت ناکام رہی۔

کبیر بیدی کی پہلی ہندی فلم 'ماں بہن اور بیٹی تھی' اس کے بعد اس نے کچے دھاگے، ناگن اور یوراج جیسی کوئی درجن بھر فلموں میں کام کیا لیکن کامیابی نہ ملی، دونوں کی ناکامی کی وجہ یکساں ہے ــــ ان کا مغربی پن!

لیکن یہی مغربیت جو وطن میں ان کی ناکامی کا باعث تھی، وطن سے دور ان کی کامیابی کی ضامن بن گئی، کبیر بیدی کی 'سنڈوکن' اور 'پرسس کھمباٹا کی' اسٹار ٹریک'، وہ انگریزی فلمیں ہیں، جن سے انھوں نے راتوں رات شہرت حاصل کرلی اور اب دونوں کے پاس کئی غیر ملکی فلمیں ہیں اور عجب نہیں کہ ان میں سے ایک صوفیہ لورین اور دوسرا عمر شریف بن جائے۔!

(اردو سروس سے نشر)

راجیو مرزا
سی ۴/۱۷ رانا پرتاپ باغ دہلی ۱۱۰۰۰۷

اور جب وہ تکیہ پر نئے غلاف کی طرح اپنے بدن پر نیا سوٹ چڑھا کر کمرے سے باہر آیا تو بے انتہا خوش تھا کہ آج ایک طویل مدت کے بعد اس کی دلی آرزو پوری ہوئی تھی۔ اس نے رسوئی میں بیٹھی ہوئی شانتا کو آواز دی

"اے شانتا جلدی سے ادھر آ۔ بتا میں کیسا لگتا ہوں"

توے پر پراٹھا چھوڑ کر شانتا اس طرح تیزی سے اٹھ کر صحن میں آئی جیسے میکے سے کسی کے آنے کی خبر ملی ہو۔ آتے ہی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اس کے چہرے پر پھیر کر دسوں انگلیوں کو ایک ساتھ چٹخایا اور جلدی سے اپنے چہرہ کو ہاتھوں سے چھپالیا۔

"ہائے رام کہیں میری نظر نہ لگ جائے۔ زبان سے تو کہا بھی نہیں جاتا کہ تم کیسے لگتے ہو"

"ہٹ پگلی تیری نظر مجھے کیوں کھانے لگی۔ اس نے شانتا کے دونوں ہاتھوں کو اس کے چہرہ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ شانتا نے ایک بار پھر سر سے پاؤں تک بنظرِ غور دیکھا اور شرما سی گئی جیسے آج پہلی بار اس کا دولہا اس کے سامنے آیا ہو۔ وہ کھڑا مسکرا رہا تھا اور خود بار بار اپنے جسم پر نظریں دوڑا رہا تھا جیسے اس کے چہرہ پر کوئی اجنبی جسم لگا دیا گیا ہو۔ شانتا نے بڑھ کر طاق میں رکھی ہوئی کاجل کی ڈبیا سے اپنی انگلی پر کاجل لے کر اس کے ماتھے پر لگا دیا تاکہ وہ نظرِ بد سے محفوظ رہے۔ رسوئی سے جب پراٹھے کے جلنے کی بو آئی تو اسے خیال آیا کہ پراٹھا توے پر ہی ہے، دوڑ کر رسوئی میں واپس گئی، راجیش نے اپنے آپ کو سنوارتے ہوئے کہا۔

"اچھا شانتا میں چلتا ہوں۔ واپسی میں تمھارے لیے مٹھائی لاؤں گا"

شانتا نے توے کو نیچے اتارا اور ایک پیالہ میں دہی لے کر باہر آئی۔

"لو یہ دہی کھالو کسی کی بُری نظر نہیں لگے گی"

وہ شانتا کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور پیالہ لے کر دہی کھانے لگا۔ ایک بار پھر آئینہ اٹھا کر اوپر سے نیچے تک اپنا جائزہ لیا اور کام پر جانے کے لیے دروازے سے باہر آیا۔ شانتا دروازے پر کھڑی ہوئی بہت دیر تک اُسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی ــــ

راجیش ایک پرائیویٹ فرم میں تین سو روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم تھا۔ برسوں سے اس کی یہ خواہش تھی کہ ایک سوٹ سلوائے۔ تین سال پہلے جب اس کی شادی ہوئی تھی تو اسے یقین تھا کہ شادی میں ضرور اُسے سوٹ ملے گا کیونکہ اس کے اکثر ساتھیوں کو شادی میں سوٹ ملے تھے لیکن وہاں بھی اُسے مایوسی ہوئی۔ ایک دن اس نے شانتا سے بھی کہا تھا۔

"شانتا کیا ہمارے بھاگیہ میں دوسروں کے اُترے ہوئے پُرانے کوٹ ہی لکھے ہوئے ہیں مجھے یاد نہیں کہ کبھی نیا کپڑا لے کر کوٹ سلوایا ہو، ہمیشہ پُرانا کوٹ خرید کر ٹھیک کرایا۔ کیا نئے کپڑے بڑے لوگوں کے لیے ہی بنتے ہیں،

افسانہ

نیا سوٹ

ابن کنول

"ایسے نراش کیوں ہوتے ہو جی! آج پُرانا دیا ہے تو ایک دن بھگوان نیا بھی دے گا"۔ شانتا نے دلاسا دیا تھا۔

"جانے وہ کون سا دن ہوگا شاید اس جنم میں نہیں۔ برسوں سے میرا دل چاہتا ہے کہ ایک نیا سوٹ بنواؤں لیکن یہاں کھانا ہی مل جاتا ہے۔ یہی بہت ہے۔ سوٹ بھلا کیسے بنے گا"

راجیش کی اس بات کا شانتا کو بہت احساس ہوا اور اس نے قطرہ سے دریا بنانے کا پورا پورا ارادہ کرلیا۔ اُسے کئی عورتوں کی یہ باتیں یاد تھیں کہ اب تو غریب سے غریب کے یہاں شادی میں سوٹ دیا جاتا ہے۔ یہ بات اُسے بہت چبھی تھی ــــ اور جب وہ قطرات دو سال کے عرصے میں دریا کی شکل میں سامنے آئے تو وہ خاموشی سے ایک دن راجیش کو لے کر بازار گئی اور اس کے لیے سوٹ کا کپڑا خرید کر درزی کے سپرد کر دیا راجیش کو خود حیرت تھی کہ اتنے سارے روپے اُس نے کس طرح اکٹھے کر لیے۔

سوٹ پہن کر سڑک پر چلنا اُسے عجیب سا لگ رہا تھا جیسے وہ سوٹ کی توہین کر رہا ہو۔ بار بار سوٹ کو دیکھنے کے سبب ایک آدھ بار اُسے ٹھوکر بھی لگی اور وہ گرتے گرتے بچا۔ بس اسٹاپ پر بھیڑ دیکھ کر اس کے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ بھیڑ کے ساتھ بھری ہوئی بس میں چڑھنے سے سوٹ مل جائے گا کیونکہ اسکوٹر میں جاؤں لیکن اسکوٹر والا دس روپے سے کم نہیں لے گا پورے نو روپے ساٹھ پیسے زیادہ ــ اتفاق سے ایک بس کچھ خالی سی آئی جس میں اُسے سیٹ بھی بآسانی مل گئی لیکن بس میں چڑھتے وقت جب ایک دیہاتی آدمی کا جوتا اس کی پینٹ سے ٹکرایا تو راجیش نے اُسے جھڑک دیا۔

"دیکھ کے نہیں چڑھتا ہے۔ دوسرے کے کپڑے خراب ہوتے ہیں" یہ کہہ کر اس نے رومال سے پینٹ صاف کی جبکہ پینٹ پر ذرا بھی مٹی نہیں لگی تھی۔ راستے بھر وہ یہ منظر آنکھوں میں سجاتا رہا کہ دفتر پہنچتے ہی سب اس کی طرف دیکھنے لگیں گے، مبارکبادیں دیں گے۔ صاحب بھی اس کے سوٹ کی تعریف کریں گے۔ ان پر تو کئی گرم اور ٹھنڈے سوٹ ہیں۔ بس سے اتر کر وہ اس طرح آفس کے گیٹ کی جانب بڑھا جیسے اپنی کار سے اتر کر صاحب جا رہے ہوں۔ گیٹ پر اس کا دھرمو نے پُرجوش استقبال کیا۔

"نمستے صاحب۔ آج تو نجر (نظر) نا ہیں ٹکت۔ بہت جوردار (زوردار) ہے" وہ بزرگانہ انداز میں مسکرایا اور اس سے سلام کا جواب دے کر آگے بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا۔ ایک دم اس کے سب ساتھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جیسے اسی کے منتظر ہوں۔ وہ جھینپ سا گیا۔

"ارے واہ۔ کیا سوٹ مارا ہے۔ کہاں سے مار دیا ــ جواب نہیں"۔

"مبارک ہو راجیش بابو۔ مٹھائی بھی لائے ہو"

"ویسے یار بالکل صاحب لگ رہے ہو۔ کہاں سے خریدا"۔

"کوئی صاحب انعام میں دے گئے ہوں گے"۔

"لگتا ہے سنڈے مارکیٹ کی دین ہے۔ کبھی کبھی تو بڑا اچھا مال مل جاتا ہے وہاں"۔

"اور کیا ــ یہ بڑے لوگ تو نئے نئے کپڑے یوں ہی دو چار دن پہن کر اتار پھینکتے ہیں"۔

"ارے یار ذرا درزی سے فٹ کرا لو بالکل نیا سا لگتا ہے"۔

"ویسے یار تم قسمت والے ہو پورا سوٹ مل گیا۔ بالکل نیا معلوم ہو رہا ہے۔ کتنے کا ملا"۔

وہ ان سب طنزیہ باتوں کا جواب دیے بغیر صاحب کے کمرہ کی طرف بڑھا۔ اندر سے جے رام کی آواز آرہی تھی۔

"صاحب کچھ دن پہلے جو آپ کی دراز سے پانچ سو روپے غائب ہوئے تھے لگتا ہے راجیش کے ہاتھ لگ گئے نیا سوٹ سلوایا ہے۔ اپنی تو عمر گزر گئی تنخواہ بھی اس سے سو روپے زیادہ ہے لیکن کبھی نیا کوٹ بھی نہ سلوا سکے"۔

یہ جملے اس کے کانوں میں گرم سیسے کی طرح

پہنچے۔ وہ چیخ پڑا۔

"نہیں ــ نہیں ــ یہ سب جھوٹ ہے"۔ اُس نے اپنے جسم سے بکرے کی کھال کی طرح کوٹ اتارا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔ دھرمو کے قریب پہنچتے پہنچتے وہ الجھ کر گر گیا۔ اُس کے ٹھیک اوپر دیوار پر ٹنگا ہوا دھرمو کا خاکی سوٹ ہوا کے جھونکوں سے ادھر ادھر جھول رہا تھا۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ: جہانگیر اور نور جہاں کا رومان

جہانگیر اور نور جہاں کی داستان کو شہرت ۱۸ ویں صدی میں ملی۔ جبکہ خفی خاں اور بعض دوسرے مورخین نے فارسی تاریخوں میں اس کو شامل کرلیا۔ اس کے بعد یہ داستان آہستہ آہستہ دوسری زبانوں کے تذکروں میں شامل ہوتی گئیں۔ اور اس کو مشہور کرنے میں ان لوگوں کا ہاتھ تھا۔ جو نور جہاں اور اس کے خاندان کے افراد کے عروج سے ناخوش تھے۔ اور جو یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ نور جہاں نے صرف جہانگیر کو اثر انداز کر کے اپنے خاندان والوں اور حمایتوں کے لیے اعلیٰ عہدے اور منصب حاصل کیے۔

یہ داستان اس لیے ہی نہیں مانی جا سکتی کیونکہ خود شہزادہ سلیم اور شیر افگن کے تعلقات کافی زمانے تک اچھے بنے رہے۔ شیر افگن کافی زمانے تک شہزادہ سلیم کے ماتحت رہا۔ اور میواڑ کی جنگ میں شہزادہ سلیم اور شیر افگن ساتھ ساتھ شریک رہے۔ اتنا ہی نہیں جب سلیم نے اکبر کے خلاف بغاوت کی تو شیر افگن نے ابتدا میں اس کا ساتھ دیا۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہوگا کہ ان کے آپسی تعلقات اچھے نہیں تھے تخت نشینی کے بعد بھی جہانگیر نے شیر افگن کو بردوان کی جاگیر عطا کی تھی۔ ایسا تب ممکن نہیں تھا۔ اگر دونوں کے تعلقات کشیدہ رہتے۔

یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ شیر افگن کی شادی ۱۵۹۴ء میں ہوئی۔ ۱۶۰۷ء میں اس کا قتل ہوا۔ جبکہ ۱۳ سال گذر چکے تھے۔ اور اس کے چار سال کے بعد نور جہاں اور جہانگیر کی شادی ہوئی۔ جہانگیر جیسے ضدی اور بے صبر شخص کے لیے ۱۷ سال انتظار کرنا اس کے مزاج کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے تخت حاصل کرنے کے لیے اکبر کی زندگی میں ہی ۱۶۰۲ میں بغاوت کر دی تھی۔ اس طرح اس نے اکبر کے شریک کار ابوفضل کا قتل کرا دیا تھا۔

چونکہ اکبر کا بہت ہی اہم رفیق تھا۔ ایسے انسان کے لیے شیر افگن جیسے معمولی آدمی کو قتل کرنے یا اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے ۱۷ سال انتظار کرنا عجیب سا لگتا ہے۔ اگر جہانگیر واقعی شیر افگن کو اپنا رقیب سمجھتا تو بہت ہی پہلے اسے اپنے راستے سے ہٹا سکتا تھا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ ان تمام باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہانگیر اور نور جہاں کا تاریخی رومان زیادہ افسانہ ہے اور حقیقت کم۔ بعض تاریخی حقیقتوں کو غلط انداز میں پیش کر کے لوگوں نے اس بات کو افسانوی رنگ دیدیا ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

افسانہ

ٹینشن

رئیس نجمی امروہوی

سرِات کے وقت کسی شخص کو یوں سڑک پر پڑا ہوا دیکھ کر ایک راہگیر اپنے ساتھی سے بولا۔

"یہ کوئی پاگل لیٹا ہوا ہے!"

اس کے فوراً بعد دوسرا جملہ فضا میں گونجا۔ "کوئی فقیر ہے شاید چوٹ لگ کر بے ہوش ہو گیا ہے۔"

"یہاں سے جلدی چلے چلو، ہوگا کوئی! حالات یونہی خراب چل رہے ہیں۔" ——

دوسروں کو خطرہ کی نشاندہی کرنے والا خود بھی وہاں سے ہٹ گیا۔

"یار یہ کس مذہب کا ہے؟" ہمدردی کا رشتہ جوڑنے سے پہلے معلومات کرنے والے کے لیے مذہب کی پہچان ضروری تھی۔ پھر کسی نے ٹارچ کی روشنی سے اس کے جسم میں زندگی کے آثار تلاش کیے، اور اس کی سانسوں کا جائزہ لیا پھر خود بھی اطمینان اور سکون کا سانس لیتا ہوا اپنے راستے کی طرف چل دیا۔

نیم اندھیری رات تھی —— اور بجلی غائب تھی۔

وہ شخص کس وقت؟ اور کس طرف سے آیا؟ محلّے میں کسی کو یہ پتہ نہ تھا پھٹی ہوئی نیکر اس کے جسم کا واحد لباس تھا اور نجانے کہاں سے آکر ڈاکٹر کی دوکان کے سامنے وہ اس انداز سے لیٹ گیا تھا جیسے کوئی بے جان جسم پڑا ہو۔

سڑک پر چلنے والے اس کو دیکھتے ہی ٹھٹھک جاتے، سرگوشیاں کرتے اور پھر آگے بڑھ جاتے۔ کافی وقت جب اس طرح گذر گیا تو پھر یہ افواہ بھی گشت کرنے لگی کہ ایک ڈاکٹر کے دوکان کے سامنے کوئی لاش پڑی ہے۔ خبر کو سن کر تصدیق کرنے جو بھی وہاں آتا وہ اس جگہ بھیڑ میں شامل ہو جاتا۔

"یہ ہے کون ——؟" کسی کے تجسس نے برداشت کی حدود کو توڑ کر سوال کیا۔

"دوسرے مذہب کا ہے۔" یکبارگی بھیڑ کی سرگوشیوں میں سے ایک پُریقین آواز اُبھری، اس کے چہرے کے نقوش اور پھٹی ہوئی نیکر میں شاید کسی نے اس کا مذہب تلاش کر لیا تھا اور یہ آواز اسی متلاشی کی تھی لیکن مذہب کی حقیقت کا انکشاف ہوتے ہی ماحول کو جیسے سانپ سونگھ گیا اور فضاؤں میں یکلخت سراسیمگی کے آثار نمایاں ہونے لگے ایسا ہونا یقینی تھا کیونکہ سڑک پر نیم مردہ حالت میں پڑے ہوئے اس شخص کے مذہب میں اور محلے کے لوگوں کے مذہب میں ہم آہنگی نہ تھی —— فرق تھا اور یہ فرق کسی بھی افواہ کو جنم دے سکتا تھا اور افواہ کا جنم کسی بھی جگہ کچھ بھی کرا سکتا ہے۔ یوں بھی قریب کا شہر فساد کی آگ میں لپٹا ہوا بھڑک رہا تھا یہی وجہ تھی کہ اس بستی میں اچانک فرقہ وارانہ کشیدگی کی فضا پیدا ہو گئی تھی —— اور اس فضا کی وجہ سے ہی اس شخص کی موجودگی محلے والوں کے لیے اہم بن گئی تھی۔

"اب کیا ہوگا" سوال کے جواب میں بہت سے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے —— کتنے ہی ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور بعض چہروں پر ہوائیاں بھی اُڑنے لگی۔ انجام سامنے تھا۔ اگر یہ مر گیا تو اس کی لاش پوسٹ مارٹم کے لیے سیدھی اسپتال جائے گی اور دوسری طرف محلے والے تفتیش کے لیے پولس اسٹیشن طلب کر لیے جائیں گے۔

"یار! یہ وبال یہاں آیا کدھر سے؟" جملے کی ادائیگی میں اکتاہٹ اور بیزاری کا بھرپور تاثر تھا۔

"جو ہونا ہے ہو جائے گا، یار —— گھبراتے کیوں ہو؟" حوصلوں کو پست ہوتا دیکھ کر کسی بہادر نے ہمت بندھائی۔

"پولس کو ابھی اطلاع کر دو!" ایک بوڑھی آواز نے قانونی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی راہ بتا کر ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

"اطلاع کون کرے؟" تلاش کی بازگشت سے بہت سارے سوالیہ نشان نگاہوں کے سامنے ناچنے لگے۔

"ڈرتے کیوں ہو؟ پولس کو جلد سے جلد خبر کر دو!" کسی تجربہ کار نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا۔

"آپ ہی اطلاع کیوں نہ کر دیجئے!" کہنے والے کے لہجے میں چیلنج کے ساتھ طنز بھی شامل تھا۔

"میں اُدھر ہی جا رہا ہوں، میں ہی اطلاع کر دوں گا!" نووارد شاید کوئی سیاسی لیڈر تھا وہ بھیڑ سے الگ ہوا اور چلا گیا۔

"پولس اب تک کیوں نہیں آئی؟"

"کافی دیر ہو گئی!"

"وہ صاحب تو اب تک پولس اسٹیشن پہنچ چکے ہوں گے؟"

"کیا خبر ——؟"

"وہ وہاں گئے ہیں یا کہیں اور گئے ہیں ——؟"

قیاس آرائیاں۔ تشویش، تجسس، تبصرے، سرگوشیاں اور اندیشے۔

"پولس آگئی ——!" کسی نے آہستہ سے کہا۔

لیکن دلوں کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہو گئیں۔ دور اندیش یا پھر وہ لوگ جو بزدل تھے اپنے گھروں کی سمت بھاگ کھڑے ہوئے۔ ذرا سی دیر میں بھیڑ آدھی سے زیادہ چھٹ گئی اور پھر اچانک بجلی بھی آگئی۔

پولس افسر نے اپنی طویل ملازمت کی تجربہ کار نگاہوں سے ماحول کا بھرپور جائزہ لیا اور پھر سڑک پر لیٹے ہوئے شخص کے قریب جا کر انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"کون ہے؟"

"بھوکا ——!" اس کے منہ سے بے ساختہ یہی لفظ نکلا۔

پولس افسر نے ایک لمحہ کے لیے اپنی اور اپنے محکمہ کی ذمہ داریوں کی وسعت کو سوچا اور پھر عملے کے جوانوں سے تحکمانہ انداز میں مخاطب ہو کر بولا۔

"اس کو سول اسپتال لے چلو! —— اس کے جسم پر جگہ جگہ پرانے زخموں کے نشان ہیں اور شاندار زخموں کو کبھی دوا بھی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں یہ یہاں پڑا رہے گا تو کوئی نہ کوئی افواہ یقیناً پھیل جائے گی۔"

اتنا کہنے کے بعد جیسے ہی پولس افسر نے اپنے قدم اسٹیشن ویگن کی طرف بڑھائے تو دو کانسٹیبل اس کو بھی اٹھا کر وہاں لے آئے تھے۔

اسپتال میں زخموں کو ڈریسنگ ہو جانے کے بعد جب اس کو دودھ پلایا گیا تو بھوک کی شدت سے پیدا شدہ اس کی جسمانی نقاہت میں کسی قدر کمی آئی اور اس کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں دیر تک آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آس پاس کھڑے اسپتال کے اسٹاف اور پولس کے جوانوں کو دیکھتا رہا۔

اور پھر اچانک سرگوشی کے انداز میں اس نے پوچھا۔

"اس شہر میں اتنی زیادہ ہمدردی مجھ سے کیوں کی جا رہی ہے؟"

سامنے کھڑے ہوئے کانسٹیبل نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قریب کے شہر میں فساد ہو چکا ہے اور یہاں ٹینشن ہے۔"

"ٹینشن کیا ہوتی ہے دیوان جی؟ —— اور اس شہر میں وہ کب تک رہے گی؟" فوراً ہی اس نے دوسرا سوال کر دیا۔

"ہم کو نہیں معلوم!" مختصر سا جواب دے کر کانسٹیبل نے حقارت سے اس کی طرف گھورا لیکن اس نے گھورنے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

"یہ ٹینشن جب تک یہاں رہے گی میں بھی یہیں رہنا چاہتا ہوں۔"

(رامپور سے)

افسانہ

خزاں کے بعد

کبریٰ بیگم

اس وقت جب کہ ساری دنیا نیند کے آغوش میں ہے۔ رات کا سناٹا چاروں سمت چھایا ہوا تھا۔ ساری دنیا محو خواب تھی اور ایک اکیلی میں بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی۔ میری بے تابی شباب پر تھی ...... تیز بارش اور طوفانی ہواؤں نے ماحول کی ہولناکی میں اور بھی اضافہ کر دیا تھا۔ اور ٹھیک میرے اندر بہت اندر اسی طرح کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہ سسک پڑی "عامر" تم نے تو زندگی کی طویل راہوں پہ ساتھ ساتھ قدم اٹھانے کا وعدہ کیا تھا ..... پھر کیوں چھوڑ گئے مجھے ..... اکیلے ان اندھیری راہوں پر بھٹکنے کے لیے ..... یادوں کے دریچے یکلخت کھل گئے ... ایک سال ..... ہاں ایک سال قبل کے وہ دن جب میں نے کالج میں داخلہ لیا ..... کالج کے رنگین ماحول میں قدم رکھا تھا ... ہر طرف قہقہوں کی گونج ..... لڑکے لڑکیاں سبزہ زاروں پر بیٹھے کسی پر فقرہ چست کر رہے ہیں تو کوئی مذاق کر رہا ہے ایک طرف وفا کے عہد و پیماں چل رہے ہیں ان سب سے الگ ایک لڑکا جس کا نام عامر تھا تنہائی میں بیٹھا کتاب کی دنیا میں گم تھا، جیسے ہی میرا گذر عامر کے سامنے سے ہوا اس کے خیال منتشر ہو گئے اور وہ ایک ٹک مجھے گھورنے لگا اس کے بعد سے اس کا روز کا معمول بن گیا جب بھی اس سے سامنا ہوتا اس کی نگاہیں میرے میرے چہرے پر آکر رک سی جاتیں۔

عامر کالج کا ہونہار لڑکا تھا یہ لیکچرار کا وہ مرکز نظر کالج کی ساری محفلیں اس کی بنا ہوتی۔ ہر لڑکی اس سے دوستی کرنا چاہتی تھی، اسے ان لڑکیوں سے نفرت تھی جو ہر خوبصورت لڑکے کو اپنی عشوہ گری کے جوہر دکھا کر دام الفت میں جکڑنے کے بہانے تلاش کرتی تھیں اور پہلی ہی نظر میں ہزار جان سے فدا ہو جاتی تھیں۔ اس کے برعکس شہلا اس کو پہلی ہی نظر میں پسند آئی تھی اس کا جسم نہایت متناسب سڈول اور دلکش تھا۔ آنکھیں بہت بڑی بڑی خوبصورت اور جھکی جھکی شرم و حیا کا حسین امتزاج .....

وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا اور نہیں کر سکتا تھا وہ اس کے قریب ہونا چاہتا مگر نہیں ہو سکتا تھا ایک عجیب سی بے بسی اس پر طاری ہو جاتی وہ جھلا اٹھتا اور یہ جھلاہٹ کبھی کبھی اتنی شدت اختیار کر لیتی تھی کہ وہ غصے میں اپنے ہونٹ چبا ڈالتا یا ہاتھ میں پکڑے ہوئے سگریٹ کا جلتا ہوا کونا انگلیوں میں مسل ڈالتا ایسے موقع پر اس کا جنون ایک فطری امر تھا۔

وہ اس کے دل و دماغ پر اس بری طرح چھا چکی تھی اس کی مرکز نظر سب اسی کے لیے وقف ہو کر رہ گئیں تھیں سوتے جاگتے بس اس کے ہی خواب دیکھتا۔

وہ دن وہ کبھی بھول نہیں پائی تھی۔ کالج کے سالانہ فنکشن میں جب عامر نے اپنے خوبصورت انداز بیان اور مستند دلیلوں سے Debate میں پہلا انعام جیتا تو بے اختیار اس کے قدم عامر کی جانب اٹھ گئے اور جب جھکی جھکی پلکوں نے مبارکباد کے ساتھ اپنی چاہت کا بھی پیغام دے دیا۔ پھر فاصلے گھٹے قربتیں بڑھیں "آپ" نے "تم" کی جگہ لی "صاحب اور صاحبہ" عامر اور شہلا میں بدل گئے اور کالج کی فضا میں ان دونوں کے پیار کی خوشبو دھیرے دھیرے پھیلتی گئی ..... پھیلتی گئی لیکن وہ دونوں لوگوں سے بے پرواہ پیار کے گہرے ساگر میں ڈوبتے چلے گئے۔

وہ ایک سرمئی شام تھی ہم دونوں لان میں بیٹھے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے اچانک عامر نے شہلا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "شہلا تم میری زندگی ہو میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تم مجھے زندگی کی شاہراہ پر چھوڑ کر چلی گئیں تو میں تمہارے بغیر ایک پل بھی زندہ نہ رہ سکوں گا" شہلا نے عامر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا "عامر آئندہ سے ایسا کبھی نہیں کہنا کیا میں بھی تمہارے بغیر زندہ رہ سکوں گی؟ اور پھر دونوں خوابوں کی حسین و جمیل وادیوں میں کھو گئے۔

کئی دنوں سے شہلا کالج نہیں آ رہی تھی۔ عامر کے دل میں طرح طرح کے خیالات جنم لے رہے تھے اور اندر ہی اندر اس کو ڈس رہے تھے۔ کہیں شہلا بیمار تو نہیں ..... کہیں وہ کسی دوسرے کی تو نہیں ہو گئی .....

لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ اپنے خیالات کو جھٹک دیتا۔ لیکن اندر وہ بے چین تھا جو اسے گھن کی طرح کھائے جا رہا تھا — ایک نامعلوم سا خوف اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ اور کئی روز کی غیر حاضری کے بعد جب شہلا کالج آئی تو عامر دیکھتے ہی اسے چونک سا گیا ..... ذہن پر چھایا ہوا خوف پھر سرسرانے لگا۔ شہلا کی اُڑی اُڑی رنگت بے ترتیب لباس اُلجھے اُلجھے بال آنکھوں کے نیچے پڑ گئے سیاہ حلقوں نے اس سے بہت ساری باتیں کہہ دی تھیں شہلا عامر کو دیکھتے ہی سسک پڑی تھی عامر! .....

"کیوں رو رہی ہو — ؟ کیا بات ہے" عامر نے پوچھا۔

"عامر ہمارا سپنوں کا محل وقت اور سماج کے بے رحم ہاتھوں نے مسمار کر ڈالا ہے ..... میری زندگی کا فیصلہ گھر والوں نے کر دیا ہے ......" آنسو چھلک پڑے۔

"کیا ......" عامر کو ایک جھٹکا سا لگا۔ پہلو میں درد کی ایک ٹیس اٹھی لیکن وہ برداشت کر گیا "شہلا! تم گھر والوں کی بات مان لو ......" اپنے کو سنبھال کر عامر نے کہا۔

پلیز عامر ایسا نہ کہو میں تمہارے بغیر ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکتی ...... میں ندیم کو کبھی بھی اپنا جیون ساتھی نہیں بنا سکتی تمہارے بغیر تو میں زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی ہوں ...... جس دن میری شادی ندیم سے ہوگی وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا، آنکھوں کا چشمہ پھوٹ پڑا۔

"ہاں شہلا میں جانتا ہوں کہ تم مجھے بے انتہا چاہتی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ تمہارے بنا میری زندگی ایک صحرا کی مانند ہے لیکن تمہیں میری خواہش کا احترام کرنا ہوگا ہوگا، ندیم ایک ڈاکٹر ہے اچھا لڑکا ہے ...... میں اسے جانتا ہوں۔ تمہارے قدموں میں وہ زندگی کا ہر سکھ بچھا دے گا مجھے بھول جاؤ شہلا محبت وہی کامیاب ہوتی ہے جو ناکام ہوتی ہے ..... بس اتنا سمجھ کر دل کو تسلی دے لینا کہ ابھی تک تم نے ایک خواب دیکھا تھا اور خواب کبھی سچ نہیں ہوتے اور عامر اس کو ایک دوراہے پر کھڑا چھوڑ کر چل دیتا ہے۔ ایک طرف عامر دوسری طرف ندیم ...... کس راستے پر جائے وہ ......؟ ایک طرف پیار دوسری طرف فرض .....؟ اور جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو وہ تھکے تھکے قدم اٹھاتی ہوئی کالج سے باہر نکل آئی اور گھر چلی آئی۔

دوسری صبح جان لیوا ثابت ہوئی۔ ابھی اٹھی ہی تھی کہ اس کا ٹیلی فون گنگنا اٹھا "ہیلو ......!

کال شہلا ہی نے ریسیو کی دوسری طرف عامر کی بہن تھی "شہلا باجی! بھیا کو اچانک رات دل کا دورہ

پڑا۔ وہ اسپتال میں داخل ہیں اور تمکو بلا رہے ہیں...."
اور لائن کٹ گیا۔

شہلا جیسے تیسے اسپتال پہنچی ـــــ برآمدے میں عامر کی بہن مل گئی عامر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ دھک رہ گئی ـــــ چہرہ زرد آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں ایک ہی رات میں کیا حالت ہوگئی عامر کو دیکھ کر وہ رو پڑی۔ شہلا کو دیکھتے ہی عامر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی اس نے اشارے سے شہلا کو اپنے پاس بلایا کمرے میں عامر اور اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی عامر کے پاس گئی "ش..... ہ..... لا..... تم...... تم...... ندیم..... شادی کر لینا.....
عامر اٹکتے اٹکتے بولا' نہیں عامر تم اچھے ہو جاؤگے..... تمہیں کچھ نہیں ہوگا" وہ سسکنے لگا۔
اب...... کچھ..... نہیں..... ہو سکتا.....
ش..... ش..... ھلا..... میری... خوا.....
ہش..... پوری کروگی نا...... ؟ اور عامر کی آنکھیں پتھرا گئیں۔

شہلا چیخ پڑی عا..... عا..... مر لیکن عامر تو اب بہت دور جا چکا ہے اس کے آنسو بہتے رہے... بہتے رہے وہ کافی دیر تک روتی رہی۔ تبھی اس کے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا اس نے چونک کر سر اٹھایا..."ندیم آپ"
"ہاں! چلو گھر چلیں..... عامر کو اپنی منزل مل گئی رونے سے اس کی روح کو تکلیف ہی ہوگی...... ندیم نے اسے سمجھایا۔
"لیکن آپ..... یہاں...... اس وقت......
میں اسی اسپتال میں ہوں
ندیم کے مجبور کرنے پر وہ اس کے ساتھ ہولی۔ راستے میں ایک کینٹین میں زبردستی ایک دو بسکٹ اور کافی کا ایک پیالہ ندیم کے اصرار پر پینا پڑا۔
ندیم اس کے بھائی فیروز کا دوست تھا اس نے شہلا کو دیکھ کر فیروز سے اسے مانگ لیا تھا گھر والوں نے بھی ندیم کو پسند کیا اور بنا اس سے پوچھے ندیم سے اس کی منگنی کر دی گئی۔.....
عامر کی جدائی نے شہلا کو بیمار کر ڈالا..... دھیرے دھیرے...... اندر ہی اندر گھلتی رہی سلگتی رہی.... گھر والوں کے لیے شہلا کی بیماری پریشان کن تھی..... اوروں کے ساتھ ساتھ ندیم بھی پریشان تھا۔ عامر کی یاد اس کے دل سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی...... یہی سب کچھ سوچتے سوچتے نہ جانے رات کے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی..... صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے سامنے ندیم کو پایا "ہیلو شہلا..... کیسی ہو اب تم" ندیم نے مسکراتے ہوئے اس کی خیریت پوچھی۔
ٹھیک ہی ہوں ـــــ" اس کے ہونٹوں پر ایک اداس مسکراہٹ آ گئی۔
ندیم تڑپ اٹھا "پلیز شہلا اپنی حالت کو سنبھالو.....
..... تمہاری زندگی سے میری بھی زندگی بھی وابستہ ہے..."
"ندیم...... وہ چیخ پڑی۔
"ہاں شہلا...... تمہیں اب میرے لیے جینا ہوگا مرنے والے کے ساتھ مر تو نہیں جاتے ہیں لوگ..... کاش مجھے پہلے تمہاری اور عامر کی محبت کا پتہ چلتا...... سچ میں عامر کے لیے قربانی دے دیتا...... لیکن... خیر چھوڑو ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں عامر نہیں ہوں لیکن کوشش کروں گا کہ تمہیں عامر سے بھی زیادہ پیار دوں..... میں عامر بن جاؤں..... خدا کے لیے اپنی قسمت پر دھیان دو.....
یہ میری نہیں عامر کی بھی خواہش تھی کہ تم خوش رہو......
ندیم شہلا کے قریب آکر بولا ـــــ شہلا کو یہ آواز دور سے آتی معلوم پڑ رہی تھی۔
شہلا..... تم ندیم سے شادی کر لینا...... تم ندیم سے شادی کر لینا" اور اچانک وہ ندیم کے سینے پر سر رکھ کر رو پڑی وہ کافی دیر تک روتی رہی..... روتی رہی۔ اسے ایسا لگا کہ اس کے اس فیصلے پر عامر کی روح مسکرا رہی ہے.... دور..... خلاؤں میں..... اور اسے یہ محسوس ہونے لگا کہ اس نے ندیم میں عامر کو پا لیا ہے۔

(حیدرآباد سے نشر)

کبریٰ بیگم
مکان نمبر ۱۲-۱- ۶۰۴/۱/۱/۱
سید علی گارڈا - حیدرآباد

بقیہ: فرائڈ کا نظریہ جنس

سے نہیں ہوتا۔ اسی طرح ماں جس قدر بیٹے پر جان چھڑکتی ہے ویسی کشش اسے بیٹی کے لیے نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف باپ کے دل میں بیٹی کی جگہ بیٹے سے زیادہ ہوتی ہے۔ ساس بہو کی روایتی جنگ سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ بہو کے گھر میں آجانے کے بعد ماں اس وہم کا شکار ہو جاتی ہے کہ اس کے تئیں بیٹے کی محبت سرد ہو گئی ہے۔ یہ بات ماں کی برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔ جس کا نشانہ بہو کو بننا پڑتا ہے۔ اسی طرح ساس کا داماد کی طرف اور سسر کا بہو کی طرف زیادہ جھکاؤ ہوتا ہے۔
میری اس گفتگو کے بعد مجھے یقین ہے کہ سامعین مجھ سے اس امر میں متفق ہوں گے کہ فرائڈ کے نظریہ جنس کے متعلق سنگین غلط فہمیاں ہیں۔ اور ایڈیپس کمپلیکس کا تصور ایسا اخلاق سوز نہیں ہے جیسا عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔

(پٹنہ سے نشر)

جب شہر کو خوبصورت اور ماڈرنائز کرنے کا پروگرام شروع ہوا تو مجھے اچانک وہ گندی سی گلی یاد آئی جہاں میرے بچپن کے تین چار سال گذرے تھے۔
وہ ایک پتلی سی گلی تھی جو شہر کی دو پُر رونق سڑکوں کو ملاتی تھی۔ اس گلی کے ٹھیک نکڑ پر ایک پختہ حویلی نما مکان تھا جس کے نچلے حصے میں ہم لوگ تین چار سال رہے تھے پھر یہاں سے وہاں تک کچے کھپریل مکانوں کا سلسلہ تھا۔
میں سوچ رہا تھا کہ اگر اس گلی کے دونوں جانب کی زمین لے لی جائے کچے مکانوں کو گرا دیا جائے تو وہاں ایک خوبصورت سی سڑک بن سکتی ہے اور اس کے دونوں طرف دوکانوں کے لیے جگہ بھی نکل سکتی ہے۔
میں نے میز پر پھیلے ہوئے شہر کے نقشے میں اس گلی کو تلاشا اور سرخ پنسل سے ایک نشان لگا کر نوٹ شیٹ پر اس گلی کو ایک خوبصورت سی سڑک میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں لکھنے لگا۔
..... تب جانے کیسے بچپن کے بیتے ہوئے وہ چند برس آپ سے آپ ذہن میں ابھرنے لگے جنھیں میں جانے کب کا بھول چکا تھا۔
وہ حویلی نما گھر جس کے کئی کمرے دن وقت بھی دھندلے اندھیرے میں ڈوبے رہتے تھے، مجھے سخت ناپسند تھے۔ میں دن کے وقت بھی ان میں داخل ہوتے گھبراتا تھا۔ کبھی کبھی امی ان کمروں سے کوئی سامان نکال لانے کو کہتیں تو میں دیر تک دروازے پر کھڑا سوچتا رہتا کہ اندر جاؤں یا نہ جاؤں۔ اگر امی کے ڈر سے کمرے میں داخل ہو بھی جاتا تو مطلوبہ چیز اٹھا کر یوں بھاگتا جیسے وہ کمرہ پیچھے سے میری گردن دبوچ لے گا۔ جانے کیوں اتنا ڈر لگتا تھا ان کمروں سے۔
اس حویلی نما مکان کی دوسری منزل پر بنے ہوئے کمرے زیادہ تر بند پڑے رہتے تھے۔ اور ہر وقت وہاں ایک ڈراؤنی خاموشی چھائی رہتی تھی بس کبھی کبھی کوئی کبوتر اپنے پروں کو پھڑپھڑاتا ہوا برآمدے کے ایک کونے سے اُڑ کر دوسرے کونے میں جاتا تو وہ خاموشی چند لمحوں کے لیے ٹوٹ جاتی یا کبھی کبھی جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آنگن میں خوب دھما چوکڑی کرتا تو اوپر کے کمرے کا دروازہ ہلکی چرچراہٹ کے ساتھ کھلتا اور ایک شخص جس کے بال تقریباً سفید ہو چکے تھے کمرے سے باہر آکر ہمیں اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتا تو ہم سب سہم کر چپ ہو جاتے، شاید لوگ اس شخص کو نواب صاحب کہتے تھے۔ لیکن مجھے تو وہ کوئی جادوگر لگتا تھا کہ آخر وہ دن رات ان تاریک کمروں میں کیا کرتا ہے......؟
اس حویلی نما مکان کے ٹھیک بغل میں ایک ـــــ کچی مٹی کی دیواروں والا مکان تھا۔ جس میں میرا ایک دوست رہتا تھا۔ کچھ بھلا سا نام تھا اس کا...... اب تو چہرہ بھی

اختر واصف

ٹھیک سے یاد نہیں۔ البتہ اس کی وہ بلو جرسی یاد ہے جو اس کے ماموں نے کسی دوسرے شہر سے اس کو لاکر دی تھی مجھے وہ جرسی بے حد پسند تھی۔ میں نے اپنے ابو سے ضد کرکے اسی طرح کی جرسی منگوائی تھی۔ لیکن میرے اس دوست کی جرسی کی بات ہی کچھ اور تھی۔ جانے کیوں مجھے وہ بے انتہا پسند تھی۔ میرا وہ دوست جب بھی اس جرسی کو پہنتا تو میں اس سے دل ہی دل میں جلنے لگتا تھا۔

عجیب تھا وہ میرا دوست بھی۔ اسے ڈھیر ساری کہانیاں یاد تھیں۔ پریوں کی، جن کی اور جانے کیسی کیسی کہانیاں وہ سنایا کرتا تھا۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی گلّیاں بنانے میں اس کا جواب نہیں تھا۔ دونوں طرف سے نکیلی باریک اور چکنی گلّیاں..... کہ ڈنڈے کی چوٹ پڑتے ہی سن سے آسمان میں اڑ جاتی تھیں۔

گرمی کے دنوں میں جب گھر کے تمام لوگ سوجاتے تو ہم لوگ چُپ چاپ اپنے گھروں سے نکلتے اور وہیں گلی میں کھیل شروع ہوجاتا لیکن مشکل تب ہوتی تھی جب گلّی اُچھل کر کسی کھپریل چھت پر جاگرتی۔ پھر سے نئی گلّی بنانی پڑتی یا کبھی کبھی گلّی اچھل کر اس چھوٹے سے چائے خانے میں جا گرتی جس کا مالک ایک بڑی سی توند اور چڑھی ہوئی مونچھوں والا آدمی تھا۔ اسے ہم لوگ موٹو چاچا کہتے تھے۔ گلّی جیسے ہی چائے خانے میں جاکر گرتی ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوتا۔ موٹو چاچا اتنی زور سے گرجتا کہ ہم سب مبہوت کھڑے رہ جاتے لیکن جیسے ہی وہ ہمیں پکڑنے کے لیے دوڑتا ہم لوگ بھاگتے اور اِدھر اُدھر کونے کھدروں میں جا چھپتے۔ موٹو چاچا دیر تک چیختا رہتا اور ہم سب کے ہاتھ پیر توڑ ڈالنے کی دھمکیاں دیتا رہتا۔ حتٰی کہ گھر میں سوتے ہوئے لوگ جاگ پڑتے اور ہمیں زبردستی کمروں میں بند کردیا جاتا۔

انھیں گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت گلی میں دھاگے پر مانجھا دیا جاتا تھا۔ گلی کے ذرا سا اندر جاکر ایک بنئے کی دوکان تھی۔ وہیں سے دھاگا لیا جاتا گلی میں اِدھر اُدھر سے کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چنے جاتے پھر انھیں پیس کر ایک دم باریک کردیا جاتا اور مانجھا شروع ہوجاتا۔

شام کے وقت آنگن سے جب میری پتنگ اڑتی تو سب لوگ وہیں آجاتے...... آپی ... بھیّا..... ابو۔ کبھی کبھی بھیّا بھی ڈور تھام لیا کرتے تھے۔ وہ پتنگ کو چکر دیتے دیتے بالکل نیچے لے آتے پھر کھینچتے تو ایک دم سے آسمان میں اٹھتی چلی جاتی۔ کتنا مزہ آتا تھا۔

..... لیکن پتنگ بازی کے علاوہ ہمارے تمام کھیل اس گلی میں ہوا کرتے تھے۔ گولیاں.... لٹّو..... کرکٹ...... گیند بار بار گلی کے دونوں کناروں سے بہتی ہوئی نالی میں جاگرتی۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کبھی کبھی گیند کسی آنے جانے والے کو بھی لگ جاتی اور اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہوجاتا لیکن کھیل جاری رہتا۔

وہاں راتیں بھی کتنی عجیب ہوا کرتی تھیں۔ آنگن میں سرِ شام ہی بستر لگ جاتے اور پھر دو تین گھنٹے بعد ہم لوگ کھانا کھاکر بستر پر جاتے تو گرم موسم میں ٹھنڈے بستر پر لیٹنے میں بڑا مزہ آتا۔ میں نہ جانے کتنی دیر تک آسمان میں پھیلے ہوئے تاروں کو گنتا رہتا اور نہ معلوم کب مجھے نیند آجاتی تھی۔

گرمی کے دن گذرتے اور برسات کا موسم آتا تو خوب پانی برستا۔ اتنا کہ پانی زور زور سے گلی میں بہنے لگتا۔ میں بھیّا کی کاپی سے پنّے پھاڑتا اور ناؤ بنا بنا کر پانی میں چھوڑتا جاتا..... کتنے عجیب سے دن...... محرّم کا تعزیہ دونوں سڑکوں سے گذرتا تھا۔ اس طرف سے دوڑ لگائی اور اس سڑک پر نکل آئے یہاں ایک اکھاڑہ دیکھا۔ ریوڑھیاں خریدیں اور پھر ایک دوڑ اس سڑک کی جانب.....

وہ تین چار برس...... اس کے بعد میرے ابو کا تبادلہ ہوگیا تھا اور ہم لوگ کسی دوسرے شہر میں جا بسے تھے۔ اور میرے ذہن سے وہ حویلی نما مکان...... وہ گلی..... وہ دوست احباب سب آہستہ آہستہ غائب ہوتے چلے گئے.... پھر ایک دم سے معدوم ہوگئے تھے۔

لیکن آج..... اتنے دنوں بعد، میں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور اپنے آپ پہ مسکرایا۔ میں نہ جانے یہ سب کیا سوچ رہا ہوں۔

میں ایک بار پھر سے میز پر جھک گیا اور اس گلی کو ایک خوبصورت سی سڑک میں تبدیل کرنے کے متعلق لکھنے لگا۔ لیکن چند ہی ماہ بعد میرا تبادلہ ایک دوسرے شہر میں ہوگیا اور ایک بار پھر سے وہ گلی..... وہ دن..... وہ باتیں میرے ذہن سے غائب ہوتی چلی گئیں۔

پھر کئی سال بعد جب میں اس شہر میں آیا تو ایک دن بازار سے گذرتے وقت اچانک ہی وہ گلی یاد آئی اور میرے قدم بے اختیار اس جانب چل پڑے اور کچھ ہی دیر بعد میں ٹھیک اس گلی کے سامنے تھا..... لیکن....

یکبارگی..... ایک لمحے کے لیے میرا دل دھک سے ہوگیا۔ لگا بہت دور سناٹے میں کوئی چیز گر کر ٹوٹی ہے۔ تب کسی نے چپکے سے پوچھا.... یہ کیا ہوا ؟

میں نے دیکھا، وہ گلی، وہ حویلی نما دومنزلہ مکان، وہ چھوٹے چھوٹے کھپریل کے گھر، وہ چائے خانہ، وہ بنئے کی دکان..... سب غائب ہوچکے تھے۔ اور ان کی جگہ ایک چمکتی ہوئی سڑک یہاں سے وہاں تک بچھی تھی جس کے دونوں طرف دوکانیں جگمگا رہی تھیں۔

میں نے بجھے ہوئے دل سے اس سڑک پر قدم بڑھائے لیکن میرے اندر ایک عجیب سا احساس جاگ اٹھا تھا۔ جانے کیوں مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ یہاں وہ گلی ہوتی تو مجھے دیکھتے ہی فوراً پہچان لیتی۔ وہ حویلی نما دومنزلہ مکان مجھے دیکھتے ہی شفقت سے مسکرا اٹھتا۔

وہ چائے خانہ، وہ کھپریل گھر مجھ سے پوچھنے لگتے....

تیرے ابو کہاں ہیں ؟ -

...... آپی کیسی ہے ؟

.... بھیّا کیا کر رہے ہیں ؟

..... امّی کی طبیعت تو ٹھیک رہتی ہے نا.... ؟

لیکن اب تو یہاں سے وہاں تک ایک چمکتی ہوئی سڑک بچھی تھی اور دوکانوں کی سفید ٹھنڈی روشنیاں مجھے اجنبی کی طرح گھور رہی تھیں۔ (پٹنہ سے نشر)

آواز یکم جون ۱۹۸۱ء

بقیہ بسنت کبیر

باتوں اور اصولوں کا پرچار کرتے رہے آس پاس رہنے والے لوگ ان کی یہ باتیں لکھ لیتے تھے جو کبھی نثر کی شکل میں ہوتیں اور کبھی دوہوں کی شکل میں نصیحت آمیز بے شمار دوہے ہیں جو آج بھی سینہ بہ سینہ چلے آرہے ہیں بلکہ کتابوں کی شکل میں بھی موجود ہیں۔ ایک سو انیس برس کی عمر میں جب آپ کا انتقال ہوا تو بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی کٹھیا میں جاکر دروازہ بند کرلیا تھا جب لوگوں نے کٹھیا کا دروازہ کھولا تو اندر انھیں پھولوں کے ڈھیر کے سوا کچھ نہ ملا عقیدت مندوں نے جنھیں ہندو مسلمان ہر مذہب کے لوگ تھے سب نے انھیں اپنا لیا۔

(حیدرآباد سے نشر)

افسانہ

روایت شکن

اعجاز شاہین

طویل بحث کا آغاز ہو چکا تھا۔

ایک تقریباً ایک ماہ سے باپ اور بیٹے کے درمیان ایک سرد جنگ جاری تھی اور اس جنگ نے سب سے زیادہ رعنا کو تباہ کیا تھا۔ عورت بچاری کبھی شوہر کی دلجوئی میں لگ جاتی اور کبھی بیٹے کا اترا ہوا چہرہ اسے بے چین کر دیتا۔ شوہر تو ہمیشہ سے تاناشاہی حکم چلاتا رہا تھا۔ مگر صرف بیوی پر آج وہی حکم اس نے بیٹے پر لگا دیا۔

رعنا جانتی تھی کہ ضدی شوہر کے ذہن کو پھیرنا اس کے اختیار میں نہیں...... ہاں کچھ امید تھی تو بیٹے سے تھی ..... مگر بیٹے کی بدبختی پر اپنی خوشی کی بنیاد کھڑی کرنا ایک ماں کو پسند نہیں تھا ــــــ

پھر وہ کیا کرے ؟.......

رعنا نے ایک بے چین کروٹ لی اور بستر سے اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ ۔

آج بحث کے آخری فیصلہ کے دن کیا ہونے والا ہے۔

امتیاز صاحب ابھی آفس سے لوٹے نہیں تھے۔ ہاں وہ صبح صبح رعنا کو یہ کہہ کر گئے تھے کہ اپنے بیٹے سے کہہ دو اس کی شادی وہیں ہوگی جہاں میں نسبت طے کر چکا ہوں۔

دراصل موضوع بحث ڈاکٹر بیٹے کی شادی تھی.......

رضی نئی نسل کا ایک باغی ذہن رکھنے والا پُرجوش نوجوان تھا۔ یہ بغاوت اسے معاشرہ کی برائیوں سے تھی۔ لیکن دوسری طرف امتیاز صاحب بغیر جہیز کے لڑکی لانے کو تیار نہیں تھے۔ زمانہ کی بگڑی ہوا نے صرف نئی نسل کو نقصان نہیں پہنچایا تھا بلکہ پُرانی نسل کا اصول، ان کا مذہب، اور وقار بھی ریزہ ریزہ ہو چکا تھا ...!

جب چاروں طرف گرم ہوا چل رہی ہو تو کوئی کہاں تک خود کو محفوظ رکھے۔ یہی حال امتیاز صاحب کا ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے کوئی انہونی بات نہیں کہی ہے۔ سب اس مقابلہ کے دور میں شامل ہو چکے ہیں پھر میں کیا بے وقوف ہوں جو پیچھے رہ جاؤں۔ معاشی بدحالی سے انسان مرتا نہیں مگر مرنے کے قریب ضرور پہونچ جاتا ہے۔ زندگی عبادت ہے کھانے پینے سے، زرکار لباس اور عالیشان محل سے قیمتی ساز و سامان اور چمکتی کار سے ..... ایک مفلس کی شرافت کیا اور اس کا وقار کیا...... سماج سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو دولت جمع کر لو۔ دراصل پانچ لڑکیوں کے بوجھ سے وہ کچھ زیادہ ہی پریشان ہو چکے تھے۔ تقریباً نو بجے باپ بیٹے میں پھر بحث چھڑ گئی۔

امتیاز صاحب نے طیش میں آ کر کہا " ارے میاں عزت زر سے ہوتی ہے نہ کہ زن سے ــــ"

اس نئے فتنہ کی جڑ یہی ایک جملہ تھا جو بجلی بن کر رضی پر گرا اور وہ تلملا کر بولا " وہ شادی، جس کی بنیاد مالی اشتراک پر ہو ایک قسم کی بدکاری ہے. . ... ایک غلط اصول کی تجارت ہے اور میں ایک باپ کو بیٹے کی فروخت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا..۔"

یہ کہہ کر رضی غصہ سے اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

امتیاز صاحب بیٹے کے جواب سے حواس باختہ سے ہو گئے امید نہیں تھی کہ والدین کی خواہش پر سر جھکانے والا شریف النفس بیٹا ایسی سرکشی پر آمادہ بھی ہو سکتا ہے۔ انھوں نے سخت کینہ بھری نظر سے بیوی کو دیکھا جیسے بیٹے کی سرکشی کی صرف وہی ذمہ دار ہو۔ بیوی شوہر کے غصہ کو جانتی تھی اس نے لرزتی نظروں سے شوہر کو دیکھا۔

امتیاز صاحب نے کہا " رعنا اپنے بیٹے کو یاد دلا دو کہ میں اگر چاہتا تو وہ گلی کی خاک پھانکتا نظر آتا۔ آج اپنے پیروں پر کھڑا کر دیا ہے تو اصول بگھارتا ہے۔ طیش سے ان کے ہونٹ لرزنے لگے اور منہ میں جھاگ بھر آیا۔ انھوں نے پھر کہا " کیا وہ زمانہ بھول گیا کہ ہم دونوں اپنا پیٹ پیٹ کاٹ کاٹ کر اس کو فیس دی ہے۔ اوور ٹائم کام کر کے سوٹ کا کپڑا خرید دیا۔ ...... خود جو کھایا اس سے کہیں بہترین غذا اس کو کھلائی۔ خود پھٹی چپل اور پھٹے کپڑے میں زندگی گذار دی مگر اس کو ہر طرح خوش رکھا. ... وہ میرے سارے احسان کو بھول گیا ....."

وہ تھوڑی دیر رُکے پھر غصہ میں آ کر مٹھی بھینچ لی اور کہا " جاؤ اسے وہ زمانہ یاد دلاؤ . .... جب داخلے کے وقت لوگوں سے سفارش کی اور دوڑتے دوڑتے چپل گھس گئی.. . کتنی رشوت دی.... ... کن کن لوگوں کے سامنے التجا کی ... . یہی سوچ کر کہ شادی کے وقت سب وصول کر لوں گا ورنہ میری کیا حیثیت تھی کہ اسے شہزادوں کی طرح رکھتا۔ میں نے اس پر جو پچاسوں ہزار روپیہ خرچ کیا اگر اس روپیہ کو تجارت میں لگا دیتا تو گُنا فائدہ اٹھاتا۔ پھر میرے سامنے لڑکیوں کا مسئلہ ہے.... اس ناسمجھ کی طرح اور کون ناسمجھ ہوگا جو بیٹی کو بغیر جہیز کے بیاہ لے جائیگا ...... جاؤ جا کر اس سے پوچھو...... ..کیا میں چوری کروں، ڈاکہ ڈالوں، آخر کیا کروں ؟......."

انھوں نے بیوی کی طرف دیکھا اور ڈگمگاتے قدم سے باہر چلے گئے۔

رضی اپنے کمرے سے سب کچھ سن رہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا، تو گویا باپ بھی بیٹے پر کیے گئے خرچ کا احسان ڈال سکتا ہے........ اسے بڑا سخت افسوس ہوا... اس نے مکمل ارادہ کر لیا کہ اب وہ اس گھر سے چلا جائے گا اور جب تک باپ کا پائی پائی وصول نہیں کرتا ہے گھر میں کسی کو منہ نہیں دکھائیگا۔

جب ماں ڈگمگاتے قدم سے بیٹے کے کمرے میں پہونچی تو رضی کو بکس میں کپڑا رکھتے دیکھا۔ اسی وقت ماں کے پیر کے نیچے سے زمین سرک گئی اس نے ممتا بھری نظروں سے رضی کی سرخ آنکھوں میں جھانکا اور بولیں " یہ کیا کر رہے ہو بیٹا ؟" پھر رکیں اور کہا " کوئی باپ کی بات کا اتنا بُرا مانتا ہے۔"

کچھ غم اور کچھ غصہ نے رضی کو اپنے سے باہر کر دیا تھا۔ اس نے انتہائی بے رُخی سے کہا " ہاں اماں قرض بہت بُری چیز ہے چاہے باپ کا بیٹے کے اوپر ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک روپیہ واپس نہیں کر لوں گا گھر واپس نہیں آؤں گا۔"

ماں آخر تھی ممتا کے جذبہ سے مجبور اس نے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی، کہا " بیٹے ابا کو بہنوں کی ذمہ داری نے پریشان کر دیا ہے۔ اس کا مطلب تو ہرگز یہ نہیں کہ جو کچھ انھوں نے کہا ہے ویسا ہی کریں گے بھی۔ تم جیسی شادی چاہتے ہو ویسی ہوگی میں تمھارے ابا کو سمجھاؤں گی۔

مگر رضی کب ماننے والا تھا، بولا " آپ نے سُنا نہیں انھوں نے کیا کہا اگر یہ روپیہ تجارت میں لگاتا تو امیر کبیر انسان بن جاتا رہا بہنوں کی شادی کا مسئلہ..... تو مسئلہ کا حل یہ نہیں ہے کہ ایک والدین کو لوٹا جائے اور دوسرے کو دیا جائے تاکہ انجینئر ڈاکٹر اور پروفیسر داماد مل سکے..... اماں میں پوچھتا ہوں کیا شریف لڑکے انجینئر اور ڈاکٹر کے سوا دوسرا نہیں.... لامحدود ضرورتوں سے ایسے پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں ــــ کیا میں بہنوں کی شادی میں ان کی مدد نہیں کرتا ہے...."

رضی کو پھر غصہ آ گیا اس نے جلدی جلدی اپنا بکس کھولنا اور بند کرنا شروع کیا۔ جب رعنا نے دیکھا کہ بیٹے کا رُخ بدلا ہوا ہے تو امتیاز صاحب کو بلا کر ساری بات سے آگاہ کر دیا.....

امتیاز صاحب یوں تو اپنی ضد کے سامنے جھکنے والے نہیں تھے مگر اولاد کے سامنے کون نہیں جھکا..... تو امتیاز صاحب کیسے نہ شکست کھاتے...... بیٹے کے غم آلود چہرے پر نظر پڑی تو محبت پدری سے مجبور ہو گئے..... ہر طرح سے سمجھایا مگر رضی کوئی بات سننے پر آمادہ نہ تھا...... اس نے کہا " میرا آخری فیصلہ ہے آپ نے جو روپیہ خرچ کیا اسے وصول کرنا ... اس کے بعد اس گھر میں رہنے کا حق ہے..... ...آخر مایوس ہو کر باپ نے بیٹے سے کہا " تم اپنی خواہش سے جہاں چاہو شادی کر لو مگر مجھ سے جدا مت ہو...... تم میرا روپیہ واپس کرنے پر آمادہ ہو چکے ہو بیٹے مگر والدین کی وہ محبت و شفقت وہ سلوک وہ خاطر داریاں .. کیا ان کا بدل بھی دے سکتے ہو...... لوٹا سکتے ہو تو وہ دن رات کی خدمت بھی لوٹا دو ..." پھر وہ یکایک خاموش ہو گئے۔

رضی نے باپ کی آنکھوں میں محبت و خلوص کی ایک اٹھتی ہوئی لہر کو محسوس کیا اور سر ندامت سے جھکا لیا ــــ

(پٹنہ سے نشر)

۷ - ۳۰ نوائے ساز : غلام حسین خاں
ستار پر راگ میاں کی توڑی
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
نصیر احمد خاں : خیال
۸ - ۴۵ آپ کا خط ملا
۹ - ۰۰ ڈرامہ : چوراہا
تحریر : ڈاکٹر شمیم حنفی
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : نصیر احمد خاں : خیال
غلام حسین خاں
ستار پر راگ ایمن

جمعہ ۵ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی : نعتیہ کلام
۶ - ۳۰ حرفِ غزل : غزلوں کا خاص
پروگرام معہ تشریح
۷ - ۲۵ گاندھی جی نے کہا
تحریر : محمد ہاشمی
۷ - ۳۰ نوائے ساز
زریں دارو والا : سرود پر راگ شاڈا
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
نزاکت علی خاں : خیال
۲ - ۳۰ گیت سے گیت
۴ - ۰۰ آواز دے کہاں ہے
گذشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات
۸ - ۴۵ تقریر : تہذیب اور فن کار
(ڈاکٹر وزیر آغا)
از برانچ کومل
۹ - ۰۰ حسن غزل : ستیش بھوٹانی
صبا افغانی کا کلام
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : زریں دارو والا
سرود پر راگ جوگ
نزاکت علی خاں : خیال

ہفتہ ۶ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : نعت اور قوالی
۶ - ۳۰ شہر صبا
اے رنگیش کمار : غزلیں
شانتا سکسینہ : درد، فراق اور
آنند نارائن ملّا کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز : امبالال ستاری
وینا پر راگ اہیر بھیروں
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی : شیلا دھر
خیال بلاس خوانی توڑی
سارنگی پر سنگت : صابری خان
ہارمونیم پر سنگت : بابا نصیر خاں
طبلہ پر سنگت : رمضان خاں
۷ - ۰۲ گیتانجلی
۹ - ۰۰ حسن غزل
اے رنگیش کمار : غزلیں
۹ - ۳۰ نئی نسل نئی روشنی
اظہار خیال (مباحثہ)
کیا یہ سچ ہے نوجوان رہنمائی کا
اہل نہیں
غزل، خلوص نامہ
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : گوپال کرشن
وینا پر راگ کوشک
شیلا دھر : خیال شاہانہ

اتوار ۷ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا : محمد یعقوب : غزلیں
اقبال بانو، فانی، فیض احمد فیض
کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے سواز
۹ - ۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام
کی دوبارہ نشریات)
۹ - ۲۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
مشتری بیگم : ٹھمری بھیروی
شانتی ہیرانند : دادرا بھیروی
۷ - ۰۲ آپ کا خط ملا : بعدازاں ہفتہ کا گیت
۹ - ۰۰ حسن غزل
اقبال بانو : داغ دہلوی کا کلام
۹ - ۱۵ کجر بن کا رہے
شانتی ہیرا نند : دادرا
۹ - ۳۰ رنگا رنگ ہم بھی مشاعرہ پڑھیں گے
ڈرامہ، تحریر : عزیز اندوری
۱۰ - ۱۰ مشاعرہ

پیر ۸ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
۶ - ۳۰ شہر صبا : سودیش سنہا
مخدوم، فراق اور مجاز کا کلام
پریش بھاردواج
مجروح اور جاں نثار اختر کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز : استاد اللہ رکھا خاں
طبلہ پر سیل فاختہ تال
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
امرناتھ : خیال توڑی
۲ - ۰۰ بات ایک فلم کی
۸ - ۴۵ کلام شاعر : ابراہیم ہوش
۹ - ۰۰ حسن غزل
سودیش سنہا : مومن کا کلام
۹ - ۳۰ ایک ہی فلم کے گیت
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : استاد اللہ رکھا خاں اور
گوپال کرشن : طبلہ اور مردنگم
پر جگلبندی
امرناتھ : خیال درباری

منگل ۹ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا : ترلوک کپور
سلام سندیلوی اور زبیر رضوی کا
کلام، ارملا وڈھیرہ
چکبست اور میر تقی میر کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز : سسر کنادھر چودھری
وائلن پر راگ بسنت مکھاری
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
اے کانن : خیال اہیر بھیرو
۴ - ۰۰ نئی نسل نئی روشنی : رنگ محفل
نشانت کلچرل گروپ کی پیشکش
۸ - ۴۵ تقریر : ہند میں تہذیب اسلامی
کا ارتقا، ہند میں اسلام
پر مصنفین کی تقریریں
تقریر از ڈاکٹر محمود الحق
۹ - ۰۰ حسن غزل : ترلوک کپور
جگر اور ساحر ہوشیار پوری کا کلام
۹ - ۳۰ فیچر : مقبرہ عبدالرحیم خانخاناں
پیشکش : بخمہ رضوی
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : سسر کنادھر چودھری
وائلن پر راگ بھوپالی
اے کانن : خیال شدھ کلیان

بدھ ۱۰ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی، قوالی
۶ - ۳۰ شہر صبا : ارملا ناگر
فیض، ساغر اور مجروح کا کلام
او۔ پی۔ کپور : فیض، مخدوم او
جگر کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز : سکندر حسین اور پا
شہنائی پر راگ جوگیا
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی : انیما رائے
خیال بلاس خوانی توڑی
۴ - ۰۰ رنگا رنگ کی دوبارہ نشریات
ڈرامہ : اصل بن نقل
تحریر : آر۔ کے شرما
۸ - ۴۵ شہرنامہ : بمبئی
از یعقوب راہی
۹ - ۰۰ حسن غزل : ارملا ناگر
رام کشن مضطر اور
عزیز وارثی کا کلام
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : سکندر حسین اور پارٹی
شہنائی پر راگ گوری
انیما رائے : خیال نٹ چندر

جمعرات ۱۱ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا : وینا بخشی
مظہر جان جاناں اور شباب نعیم کا
کلام، ولایت حسین ساگر
خمار اور شمیم جے پوری کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز : محمود مرزا : ستار
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
بینگاری بائی : خیال دیشی
۸ - ۴۵ آپ کا خط ملا
۹ - ۰۰ ڈرامہ : جنم کنڈلی
تحریر : کے۔ پی۔ محمد
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی : محمود مرزا : ستار
بینگاری بائی : خیال حسینی کانہڑہ

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی : قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶ - ۳۰ حرف غزل
غزلوں کا خاص پروگرام معہ تشریح
۷ - ۲۵ گاندھی جی نے کہا : محمود ہاشمی
۷ - ۳۰ نوائے ساز : یعقوب علی خاں : سرود
۹ - ۲۲ کلاسیکی موسیقی
استاد چاند خاں : خیال جونپوری

۲-۳۰ کہت کبیر: منظوم فیچر
تحریر ڈاکٹر شمیم حنفی

۴-۰۰ آواز دے کہاں ہے
(گذشتہ اتوار کی دوبارہ نشریات)

۸-۴۵ تقریر: ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(پنڈت مدن موہن مالیہ)
تقریر از ڈاکٹر ظفر احمد نظامی

۹-۰۰ حسن غزل: کمل سدھو
شکیل بدایونی کا کلام

۹-۱۵ تازہ افسانہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: یعقوب علی خاں: سرود
استاد چاند خاں: خیال بہاگ

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: ستیش بتر: غزلیں
اوما گرگ: ساحر لدھیانوی
سیماب اور جاں نثار اختر کا
کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
مصطفیٰ رضا: وچتر وینا

۹-۴۲ کلاسیکی موسیقی: دیپالی ناگ
آلاپ اور خیال رام سکھ

۹-۰۰ حسن غزل
ستیش بتر: غزلیں

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: کرن
(ادبی میگزین)
افسانہ از طارق چھتاری
کلام شاعر از محمد احمد علوی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: مصطفیٰ رضا
وچتر وینا
دیپالی ناگ: خیال جے جے ونتی

۱۲-۰۵ مشاعرہ

اتوار ۱۴ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا
وندنا واجپئی: غزلیں
اقبال قریشی
زبیر رضوی اور جگر کا کلام

۹-۲۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
سویتا دیوی
ٹھمری، بھیرویں اور دادرا

۲-۰۷ آپ کا خط ملا (بعد ازاں ہفتہ کا
گیت

۳-۰۰ قوالیاں (غیر فلمی)

۸-۴۵ دلی ڈائری: رمیش چندر

۹-۰۰ حسن غزل
وندنا واجپئی: غزلیں

۹-۳۰ جمال ہم نشیں: سندھی شاعری
نئے رجحانات
از لچھمن بھاٹیہ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۱۵ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی، قوالی

۶-۳۰ شہر صبا: انجلی بنرجی
غلام ربانی تاباں اور فیض کا کلام
یونس ملک: داغ کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز
نظام الدین: طبلہ پر روپک تال

۹-۴۲ کلاسیکی موسیقی
کمل سہگل اور کویتا سہگل: خیال

۳-۰۰ قوالیاں (غیر فلمی)

۸-۴۵ کلام شاعر: از عنایت متین

۹-۰۰ حسن غزل
انجلی بنرجی: غزلیں

۹-۳۰ شکریہ کے ساتھ

۱۱-۰۵ بزم موسیقی
کمل سہگل اور کویتا سہگل: خیال
نظام الدین
طبلہ پہ تین تال

میڈیم ویو: دہلی "الف" ۳۶۶۰۳ میٹر ۸۱۹ کلوہرٹز دہلی "ب" ۲۹۴۰۹ میٹر ۱۰۱۷ کلوہرٹز
دہلی "ج" ۲۱۹۰۳ میٹر ۱۳۶۸ کلوہرٹز دہلی "د" ۲۴۶۰۹ میٹر ۱۲۱۵ کلوہرٹز
شارٹ ویو: صبح ۸ بجے تک ۸۹۰۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز صبح ۸-۱۵ کے بعد ۴۲۰۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
دوپہر ۴۱۰۱۵ میٹر ۷۲۳۰ کلوہرٹز شام ۴-۵ بجے تک ۴۲۰۱۹ میٹر ۷۱۱۰ کلوہرٹز
شام ۶ بجے رات تک ۸۹۰۱۵ میٹر ۳۳۴۵ کلوہرٹز

دہلی "الف" عالمی خبریں (ہندی اور انگریزی): صبح ۶-۰۰
ہندی میں خبریں ۸-۰۰، ۱۱-۰۰، ۱-۰۵، ۲-۱۰
۵-۰۰ (صوبائی خبریں) ۶-۰۵، ۷-۵۰ (علاقائی خبریں)
۸-۴۵، ۱۱-۰۵ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۱۲-۰۰ سنسکرت میں خبریں صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰، دوپہر ۱-۵۰ اور رات ۹-۱۵ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۱-۴۰

دہلی "ب": ہندی میں خبریں ۲-۴۵ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، ۱۰-۰۰، ۹-۰۰، ۲-۰۰، ۲-۲۰ (دھیمی رفتار سے)
۴-۰۰، ۶-۰۰، ۹-۰۰، ۱۱-۰۰ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں، صبح ۸-۳۰، شام ۷-۳۰، ہندی میں نیوز لیٹر، صبح ۹-۰۰ بجے

دہلی "د" ہندی میں خبریں، شام ۷-۳۰ انگریزی میں خبریں، رات ۹-۱۵

کھیل کود کی خبریں شام ۷-۰۰ (ہندی) رات ۸-۰۰ (انگریزی)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

دہلی الف

صبح
۵-۵۵ وندے ماترم، منگل دھون
۶-۰۵ وندنا، کھیتی باڑی
۶-۲۰ کھیتی کی باتیں
۶-۲۵ رام چرت مانس
۶-۴۵ سور دھارا
۶-۵۵ آج کے پروگرام اور موسم
۷-۰۵ پربھات دھارا (سوائے اتوار)
۷-۲۰ تیر پر سارا
۷-۲۵ وندگان (سوائے پیر، منگل)
۸-۴۰ اردو مجلس (روزانہ)
۹-۰۰ اختتام (سوائے اتوار)

دوپہر
۲-۰۰ لوک بھارتی (سوائے اتوار)
۱۲-۱۵ سنگم سنگیت (سوائے اتوار)
۱۲-۲۰ عورتوں کا پروگرام
(اتوار، منگل، جمعرات، ہفتہ)
گرامین عورتوں کا پروگرام
(بدھ، جمعہ)
۲-۰۰ ایک ہی کلاکار (روزانہ)
۲-۰۰ چترپٹ سنگیت (روزانہ)
۲-۳۰ موسم اور اختتام (اتوار ۳-۳۰)
۶-۱۵ مقامی اطلاعات اور گم شدہ لوگوں
کے لیے پروگرام
۶-۲۰ گرام سنسار (روزانہ)

۷-۰۰ کرشی جگت
۷-۲۰ پروگراموں کا خلاصہ، موسم
۷-۳۵ سامیکی
۷-۴۵ وادیہ وادن
۱۱-۰۰ وادیہ ورند
۱۱-۰۱ موسم اور اختتام

دہلی ب

صبح
۷-۰۰ وندے ماترم
۷-۰۷ انگریزی میں پروگرام (روزانہ)
۷-۲۰ گیتکا (سوائے پیر)
۷-۳۰ سنگیت سدرشن
۸-۲۰ ۴-۰۰ ہمارا پروگرام
۹-۳۰ سمرن (سوائے بدھ)
۱۰-۰۲ اختتام (اتوار ۱۱-۰۰)

دوپہر
۳-۱۰ موسم کا حال (انگریزی میں)
۳-۱۵ اسپورٹس سروس
۵-۵۰ اساروں کی راتے
۵-۵۵ آج کا پروگرام اور موسم کا حال
۶-۰۵ فوجی بھائیوں کے لیے پروگرام
۷-۰۰ چھایا گیت پروگرام
۷-۰۳ سار سنگیت
۷-۴۵ اردو مجلس
۸-۱۵ سماچار درشن (اتوار، منگل، جمعہ)
میڈیو نیوز ریل (منگل، جمعرات، ہفتہ)
یندیل اسپورٹس ریویو

۸-۲۵ سماچار پتراولی سے
۹-۱۵ اسپاٹ لائٹ
(بعد میں سار سنگیت)
۹-۴۵ مغربی موسیقی (اتوار کو ۱۰-۰۰)
۱۱-۰۵ موسم کا حال اور اختتام

دہلی د
یووانی

صبح
۷-۰۰ آج کا پروگرام (ہندی)
۷-۰۵ سپرشتہ
۷-۴۵ وگیان وودھا
۷-۵۰ وادیہ سنگیت / وادیہ وادن
۸-۰۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۵ وندگان
۸-۳۰ مغربی موسیقی
۹-۰۰ اختتام (اتوار ۱۰-۰۰)

شام
۶-۵۵ آج کا پروگرام
۷-۰۰ فصل
۷-۵۰ بنگلہ پاٹھ (ہندی) (پیر سے جمعہ)
۸-۰۵ ان دی گروو (پیر، منگل)
۸-۵۰ پاٹھ (انگریزی) (منگل سے جمعہ)
۹-۰۰ ردھم
۱۱-۰۰ اختتام

پیر یکم جون

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ ، شام ۳۰-۵

وسنت لھکار : گائن

۴۰-۸ اردو مجلس (روزانہ)

۳۰-۱۰ پنّالال چورسیہ ، وائلن

۰۲-۱۱ استاد بڑے غلام علی خاں

گائن

۳۰-۱۱ ، رات ۰۰-۹

سبدھ سنگیت

۴۵-۱۱ ٹھمری

دوپہر

۰۲-۱۲ لوک بھارتی

تامل لوک گیت

۳۰-۱۲ 'فیصلہ' ناٹک

تحریر : پرتاپ سہگل

ہدایت : دیناناتھ

رات

۰۰-۸ سوواستھ رکھشا

۱۵-۸ کمار گندھرو ، گائن

۳۰-۹ نیشنل پروگرام

دھرم اور اسکے مالویہ سندھرب

(۵) ہندو دھرم

ہندی تقریر از ڈاکٹر ویاس شرما

۰۰-۱۰ سنگیت سبھا

سوما رانی بھٹا چاریہ ، گائن

دہلی 'ب'

صبح

۳۲-۷ سنگیت سوربھی

کمار گندھرو ، گائن

۵۰-۷ سنگم ، سندھی گیت

۰۰-۹ لوک مادھوری

اودھی لوک گیت

دوپہر

۱۵-۳ ، ۰۲-۴

مادھوری بھٹاچاریہ ، بھجن

۳۰-۳ سبدھ سنگیت

۴۵-۳ ٹھمریاں

شام

۴۵-۶ ، ۴۵-۸

آسا سنگھ مستانہ : شبد

۳۰-۹ انگریزی تقریر

منگل ۲ جون

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ ، شام ۴۰-۵

میرا پی دلیش پانڈے ، گائن

۳۰-۱۰ ، شام ۳۰-۵

سبدھ سنگیت

۵۰-۱۰ وندنگان

۰۲-۱۱ اجیت سنگھ پینٹل ، گائن

۳۰-۱۱ سعید ظفر ، ستار

دوپہر

۰۲-۱۲ لوک بھارتی

۱۵-۱۱ گیتیکا ، آسامی

۰۵-۵ گیان وگیان

رات

۰۰-۸ ادیوگ منڈل

۱۵-۸ نئے پرکاش

۳۰-۸ میرا پی دلیش پانڈے ، ٹھمری

۰۰-۹ سبدھ سنگیت

۳۰-۹ 'وسندھرا کی سوت' ، ناٹک

تحریر ، اوم پرکاش

۰۰-۱۰ سنگیت سبھا

راجندر پرسنا ، بانسری

دہلی 'ب'

صبح

۲۰-۷ وندنگان

۳۰-۷ سنگیت سوربھی ، ٹھمری

۵۰-۷ سنگم ، بنگلہ

۱۰-۹ لوک مادھوری

ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۱۵-۳ ، ۰۲-۴

ستے سنگھ ، غزلیں

۳۰-۳ اجیت سنگھ پینٹل ، گائن

شام

۴۵-۶ ، ۴۵-۸

مدن بالا سندھو ، گیت ، بھجن

۳۰-۹ نیشنل پروگرام

انگریزی تقریر

بدھ ۳ جون

دہلی 'الف'

صبح ۱۰-۸ ، ۲۵-۵ ، رات ۰۰-۹

۰۲-۱۲ لوک بھارتی

امرناتھ ، گائن

۳۵-۱۰ ، سبدھ سنگیت

۰۲-۱۱ ، رات ۳۵-۸

منتری بیگم ، ٹھمری ، دادرا

۳۰-۱۱ سدھیر گوتم ، سنطور

دوپہر

۰۲-۱۲ لوک بھارتی

کنڑ لوک گیت

۵۵-۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۰۰-۸ لوک جھنک

۱۵-۸ وگیان آلوک

۳۰-۹ چرچا کا وشیہ ہے

۰۰-۱۰ آپ کی فرمائش پر شاستریہ سنگیت

دہلی 'ب'

صبح

۲۰-۷ وندنگان

۳۰-۷ سنگیت سوربھی

بلرام پاٹھک ، ستار

۵۰-۷ سنگم

گجراتی گیت

۱۰-۹ لوک مادھوری

ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۱۵-۳ ، ۰۲-۴

جے شری ٹھکرتی ، گیت ، بھجن

۳۰-۳ پدما سرینواسن ، گائن

شام

۴۵-۶ ، ۴۵-۸

گلوما تھر ، غزلیں

۳۰-۹ اسپورٹس میگزین

جمعرات ۴ جون

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ ، شام ۳۰-۵

شانتی ہیرانند ، گائن

۳۵-۱۰ ، رات ۰۰-۹

اننت لال اور ساتھی ، شہنائی

۰۲-۱۱ ، رات ۳۰-۸

الا بھوک ، گائن

۳۰-۱۱ پیارا سنگھ ، تار شہنائی

دوپہر

۰۲-۱۲ لوک بھارتی

بنگلہ لوک گیت

۰۵-۵ سنسکرت پاٹھ

۳۰-۵ بال کاریہ کرم

رات

۱۵-۸ پستک وپاوسائے : دشا اور دِشا

سلسلہ تقاریر

(۱) پرکاشن

۳۰-۹ موسیقی کا پروگرام

انو مچرکی تخلیقات

پلیکروہ : دی ونیکٹفورا

۳۰-۱۰ کرناٹک سنگیت

کلپکم بالا سبرامنیم ، گائن

دہلی 'ب'

صبح

۳۲-۷ سنگیت سوربھی

پیارا سنگھ ، تار شہنائی

۵۰-۷ سنگم ، مراٹھی گیت

۱۰-۹ لوک مادھوری

برج کے لوک گیت

دوپہر

۱۵-۳ ، ۰۲-۴

ڈولی گوہارائے ، غزلیں

۳۰-۳ کرناٹک سنگیت

کلپکم بالا سبرامنیم ، گائن

شام

۴۵-۶ ، ۴۵-۸

اوم پرکاش کپور ، گیت ، بھجن

۳۰-۹ انگریزی تقریر

جمعہ ۵ جون

دہلی 'الف'

صبح

۱۰-۸ ، ۳۰-۱۱

غلام تقی خاں ، گائن

۳۵-۱۰ جیاوتی سرلواستو ، گائن

۰۲-۱۱ ، ۴۵-۵

چت دلوبرمن ، اسراج

۰۵-۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۰۰-۸ گائنتی چرچا

۱۵-۸ اطلاکن

۳۰-۸ 'بڑھتی آبادی اور پریاورن کی سمسیا'

ہندی تقریر

۰۰-۹ ٹھمری

۹-۳۰ 'ہارے سمندر' ناٹک
تحریر : ڈاکٹر لکشمی نارائن
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
سی اے وینکٹا چلم

دہلی 'بے'
۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ رسولن بائی : ٹھمری
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
مدھو بالا کھارے : گیت
۳-۳۰ سی اے وینکٹا چلم
کرناٹک سنگیت

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
وینا ناتھ : غزلیں
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۶ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ ، ۵-۲۰ ، رات ۹-۰۰
ایرن رانے چودھری : گائن
۱۰-۳۰ امرناتھ : بانسری
۱۱-۰۲ ، رات ۸-۳۰
اے رمیش کمار : ٹھمری ، دادرا
۱۱-۳۰ رویندر کمار اور لیشر : ستار

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
گجراتی گیت
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل نیشنل پروگرام
ایل وردھیاناتھن
ایل شنکر
ایل سبرامنیم :
وائلن وادن

دہلی 'بے'

صبح
۷-۱۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی

شموپوجن : گائن
۷-۵۰ سنگم : ملیالم گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی سنگیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
روشن جمیل : بھجن
۳-۳۰ سنگیت
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
ایرانگم : گیت
۹-۳۰ اورگیسٹ ٹوناٹ

اتوار ۷ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ بھوپیندر ستیل : گائن
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
پی ڈی سیت رشی : وائلن
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
اکھلا کرشنن : گائن

دوپہر
۱۲-۱۵ 'ایڈمنسٹریٹو آفیسر' جھلکی
تحریر : راجندر پرساد راجندر
ہدایت : وینا ناتھ
۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۵ کرناٹک سنگیت
اکھلا کرشنن : گائن

رات
۸-۰۰ راشٹر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ عثمان خان : گائن
۹-۳۰ محفل
محمد احمد خاں
۱۰-۰۰ بین
رحیم الدین خاں ڈاگر : دھرپد
دہلی 'بے'

صبح
۷-۲۰ وندنگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
عثمان خاں : گائن
۷-۵۰ سنگم : اڑیہ گیت

۹-۱۵ اپنی نگری
دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
ایل ایس براؤن
ہوائین گٹار پر دھن
۳-۳۰ بھوپیندر ستیل : گائن
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
پرسار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۸ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ ، رات ۸-۱۵
شنو کھورانہ : گائن
۱۰-۳۰ ، لکشمن داس سندھو شام ۵-۳۰
ٹھمری ، دادرا
۱۱-۰۲ شری کرشن شرما
ستار
۱۱-۳۰ چنوٹے لہری
گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ 'وسندھرا کی موت' ناٹک
تحریر : اوم پرکاش
ہدایت : ممتا گپتا
۵-۵۰ سبدھ سنگیت
رات
۸-۰۰ سواستھ رکشا

۹-۰۰ ہیرا لال : طبلہ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر
وٹیکتی کی سوتنترتا (۲) آتنک کیشتر میں
اشٹر ویوز پر مبنی پروگرام
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
نرنجن پرساد : بانسری
دہلی 'بے'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
لکشمن داس سندھو : ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
بھوجپوری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۲۰
آشا کول : غزلیں
۳-۳۰ شری کرشن شرما : گٹار
شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
برلشیں بھاردواج : گیت ، بھجن

۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۹ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ ، ۵-۲۰
احمد رضا : وچترووینا
۱۰-۳۰ کرشنا بشٹ اور بھارتی چکرورتی
گائن
۱۱-۰۲ ، رات ۸-۳۰
بھگوان داس : سنطور
۱۱-۳۰ ، رات ۹-۰۰
زندہ حسن : ٹھمری ، دادرا

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
اڑیہ لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان
۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ وگیان وارتا
۹-۰۰ 'اس بار نہیں ، ماہانہ ناٹک'
تحریر : ریوتی سرن شرما
ہدایت : ستیندر شرما
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
رام نرائن مشرا : گائن
دہلی 'بے'

صبح
۷-۲۰ وندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
جیا لبواس اور ہمانشو لبواس
ستار اور بانسری
۷-۵۰ سنگم
بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
ایس راگھون ، تال
۳-۳۰ کرشنا بشٹ اور بھارتی چکرورتی
گائن

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
اندرا نلنی سکھ ، غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام ، انگریزی تقریر

بدھ ۱۰ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ منور علی خاں ، گائن
۱۰-۳۰ اشتیاق حسین خاں : سارنگی
۱۱-۰۲ پنڈت گنگا پرساد پاٹھک
گائن
۱۱-۳۰ ، رات ۹-۰۰
جگدیش موہن ، جلترنگ

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
ملیالم لوک گیت
۵-۲۰ روی شنکر ، ستار
۵-۴۰ ، رات ۸-۳۰
سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ 'ایڈمنسٹریٹو آفیسر' جھلکی
تحریر : راجندر پرساد راجندر
ہدایت : ممتا گپتا
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
منور علی خاں : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
روی شنکر : ستار
۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
چھتیس گڈھی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
لاج سچدیو : گیت
۳-۳۰ اے این شنکر شرما : گائن

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
من موہن پہاڑی : گیت ، بھجن
۹-۳۰ یووا وانی سے

جمعرات ۱۱ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ ہیرا بائی بڑوڈکر : گائن
۱۰-۳۰ ، رات ۸-۳۲
بھیم سنگھ : کلارنٹ
۱۱-۰۲ ، ۵-۲۰
لکشمن پرساد چوبے
دھرپد / دھمار
۱۱-۳۰ سبدھ سنگیت
۱۱-۴۵ ٹھمری

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
کونکنی لوک گیت
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات
۸-۱۵ پستک وِیاوسائے : دشا اور دِشا
سلسلہ تقاریر
(۲) 'وترن اور بکری'
۹-۰۰ لوک مانیہ ، طبلہ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر
۱۰-۰۰ سنگیت
۱۰-۰۰ کرناٹک سنگیت
وسنتھا سندرم : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
شرن رانی : سرود
۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
برج کے لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
یوجنا کٹی : بھجن
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
وسنتھا سندرم ، گائن

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
مہندپال : گیت
۹-۳۰ انگریزی تقریر

جمعہ ۱۲ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ لیش پال : گائن
۱۰-۳۰ سبدھ سنگیت
۱۰-۵۰ ورندگان
۱۱-۰۲ شوبھنا نائیر : گائن
۱۱-۳۰ ، رات ۹-۰۰
گورودیو سنگھ : سرود

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
مراٹھی لوک گیت
۵-۲۰ صابری خاں : سارنگی
۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات
۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۰ اولوکن
۸-۳۰ 'جن کوی کبیر'
ہندی تقریر
۹-۳۰ 'بال چریتم'
سنسکرت منچ ناٹک کا ریڈیو عکس
پیشکش و ہدایت : کملا رتنم
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
کے اے ونیکٹشورن : گائن

دہلی 'ب'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
شوبھنا نائیر : گائن
۷-۵۰ سنگم
تیلگو گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ / ۴-۰۲
سورا پرنا ترپاٹھی : ادھنک گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
کے اے ونیکٹشورن : گائن

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
کرونا ابول : کبیر کے بھجن
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۱۳ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ راجن مشرا ، ساجن مشرا ، گائن
۱۰-۳۰ ، ۵-۲۰
ضمیر احمد : ٹھمری ، دادرا
۱۱-۰۲ ہرش وردھن : بانسری
۱۱-۳۰ انیتا رائے : گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
گجراتی لوک گیت
۵-۴۰ ، رات ۹-۰۰
راجن مشرا ، ساجن مشرا : گائن

رات
۸-۰۰ سوواستھ رکشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
نرملا ارون : ہلکی کلاسیکی موسیقی

دہلی 'ب'

صبح
۷-۲۰ ورندگان
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ٹھمری ، دادرا
۷-۵۰ سنگم : کنڑ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ڈوگری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵ ، ۴-۰۲
سگم سنگیت
۳-۳۰ انیتا رائے : گائن

شام
۶-۴۵ ، ۸-۴۵
کمل نس پال : گیت ، بھجن
۹-۳۰ آرکیسٹرا کونسرٹ

اتوار ۱۴ جون

دہلی 'الف'

صبح
۸-۱۰ علی اکبر خاں : سرود
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
پدماوتی شالگرام : گائن

۱۱-۰۲ یووا وانی سے

۱۱-۳۰ ایمنی شنکر شاستری : وینا

دوپہر

۱۲-۱۵ 'ریاض، جھلکی از آر کے شرما

ہدایت : دیناناتھ

۲-۳۰ 'بال چرتم'

سنسکرت ناٹک کا ریڈیو عکس

ہدایت : کملا رتنم

۵-۲۰ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۵ کرناٹک سنگیت

ایمنی شنکر شاستری : وینا

رات

۸-۰۰ رابندر سنگیت

۸-۱۵ ساہتیکی

۹-۰۰ ایس این گلاٹی : وائلن

۹-۳۰ سنگیت پتریکا

۱۰-۰۰ چین

سوانے لندھرو اور گوبند رائے

دوتالہ

دلّی 'ب'

صبح

۷-۰۲ وندنگان

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

شوبھا گرتو، ٹھمری، دادرا

۷-۵۰ سنگم : آسامی گیت

۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۲-۰۲، ۴-۰۲

پرکاش سدھو اور ساتھی

شبد

۳-۳۰ ایس این گلاٹی : وائلن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

پرسار گیت

۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۱۵ جون

دلّی 'الف'

صبح

۸-۱۰ استاد امیر خاں : گائن

۱۰-۳۰ مانک راجورکر : گائن

۱۱-۰۲، رات ۸-۱۵

پیوتش پنوار : سنتور

۱۱-۳۰ مانک راؤ راجورکر : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

تامل لوک گیت

۱۲-۳۰ 'اس بار نہیں'، ناٹک

تحریر : ریوتی سرن شرما

ہدایت : تیندر شرت

۵-۲۰ فردوس احمد خاں : سرود

۵-۵۰ سبدھ سنگیت

رات

۸-۰۰ سواستھ رکھشا

۹-۰۰ سبدھ سنگیت

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر

'اپنے دھرتی اپنا دیش'

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

ایل کے پنڈت : گائن

دلّی 'ب'

صبح

۷-۲۲ سنگیت سوربھی

اوم پرکاش چاندنہ : ستار

۷-۵۰ سنگم : سندھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

اودھی لوک گیت

دوپہر

۲-۱۵، ۳-۰۲، ۴-۰۲

انشائیکل : بندیل کھنڈی لوک گیت

۳-۳۰ فردوس احمد خاں

سرود

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

پریتا لبر سنگھ : شبد

۹-۳۰ انگریزی تقریر

قطعہ

فدا الباسط انور

گردش جام نہیں گردش آلام نہیں ہے
کیا اب کے برس بیتے کا پیغام نہیں ہے
بجلیاں دور بہت دور گری ہیں شاید
نشیمن کا بھی کچھ کام نہیں ہے
(اورنگ آباد سے نشر)

لکھنؤ

لکھنؤ الف ۲۱۵۰ میٹر ۳۹۲ کلوہرٹز ۔ لکھنؤ ب [illegible] میٹر [illegible] کلوہرٹز

خبریں

ہندی انگریزی : ۷-۰۰ بجے (عالمی خبریں)

ہندی : صبح ۸-۰۰ بجے، دوپہر ۱-۰۰ اور ۲-۰۱ کے شام ۶-۰۵ شب ۸-۴۵ اور ۱۱-۰۰ بجے

انگریزی صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱-۰۰ شب ۹-۰۰ اور ۱۱-۰۰ بجے

سنسکرت : صبح ۷-۰۰ بجے اور شام ۶-۰۱ بجے

اردو : صبح ۸-۰۵ اور شب ۹-۱۵ بجے

بور لیٹر : ہندی : صبح ۹-۰۰ بجے ۔ ضلع کی چٹھی : صبح ۹-۰۵ بجے

اردو میں علاقائی خبریں : دوپہر ۳-۳۰ بجے ۔ پرادیشک سماچار : شام ۷-۰۲ بجے

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم / منگل دھونی

۶-۰۵ کرشی چرچا اور موسم کا حال

۶-۰۲ آرادھنا

۶-۴۵ گاندھی چرچا (جمعہ)

۶-۰۵ وچار دھارا (جمعہ کے علاوہ)

۶-۵۵ آج کا کاریہ کرم اور موسم کا حال

۷-۰۵ بالسس گان

۷-۱۵ آپ کے آس پاس، پیر (اتوار)

۷-۰۲ سنسکرت شکشا (پیر جمعرات)

تلگو شکشا (منگل، جمعہ، ہفتہ)

۸-۰۲ لوک گیت

۸-۰۲ اردو پروگرام

۹-۰۱ اس ماس کے گیت (اتوار)

۹-۱۵ ہیتر کیلئے وصیہ واد (اتوار)

۹-۰۲ پسکھڑیاں (اتوار)

۹-۴۵ بال سنگھ (اتوار)

۱-۰۲ ردیوار سنگیت سبھا (اتوار)

۱۱-۰۲ اختتام

دوپہر

۱۲-۰۰ بارادری (اتوار)

۱۲-۰۱ ودیار تھیوں کیلئے (اتوار کے علاوہ)

۱۲-۳ کاریکل صلاوی کیلئے (اتوار)

سے لے گانے (پیر)

سب رس (جمعہ)

چترپٹ سے (جمعرات، جمعہ)

۱-۰۱ آج اتوار سے (اتوار)

گمراتھ (پیر اور جمعرات)

گرہ لکشمی (منگل اور جمعہ)

راگ رنگ (ہفتہ)

۱-۴۵ لوک گیت (اتوار)

۱-۰۴ جوانوں کے لیے

۲-۰۲ وگیان اور کسان

۲-۳۵ موسم کا حال اور اختتام

شام

۵-۰۰ یوواوان ۵-۰۴ لوک گیت

۵-۰۴ مقامی اطلاعات اور موسم کا حال

۶-۰۰ گمشدہ افراد سے متعلق اطلاعات

۶-۱۵ شرک ریڈیو گوشٹی (اتوار)

مردور منڈل (اتوار کے علاوہ)

۶-۴۵ آج اور کل کے کاریہ کرم

۶-۰۵ کسانوں کے لیے

(منگل، جمعہ کے علاوہ)

دیہاتی ریڈیو گوشٹی (منگل اور جمعہ)

۷-۰۲ ویتس گان

۷-۴۵ لوک ناٹک اتوار، منگل، جمعرات ہفتہ

رویندر سنگیت (پیر)

آؤ بچو (جمعہ)

بال گوپال (جمعہ)

شب

۸-۰۰ ہندی تقریر (اتوار سے جمعہ تک)

۹-۰۳ انگریزی تقریر (اتوار، بدھ)

۹-۴۵ بھارت بھارتی (منگل)

۹-۰۵ گیت سنگیت (اتوار)

پریوار کلیاں پرشنوتری (جمعہ)

۱۰-۰۰ ساہتکی (پہلے اور چوتھے پیر کو)

۱۱-۰۱ موسم کا حال اور اختتام

لکھنؤ ب

صبح

۵-۵۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

۷-۴۵ اختتام

۸-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

۹-۰۳ اختتام

۹-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق (اتوار)

دوپہر

۱۲-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

۲-۳۵ اختتام

شام

۵-۰۰ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

۵-۴۵ اثراتی پروگرام

(لکھنؤ اور نجیب آباد)

۶-۴۵ لکھنؤ 'الف' کے مطابق

شب

۱۱-۰۱ اختتام

پیر یکم جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت

۷-۲۰ پرادیشک سماچار (روزانہ)

۷-۴۵ دوپہر ۱۲-۰۰ اور شب ۸-۱۵

کنکشمی بائی راٹھور

گیت، بھجن اور غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام : ملاقات

علی جواد زیدی سے ان کی شخصیت

اور تحقیقی کاموں پر بات چیت

۹-۱۰ اور شب ۱۰-۴۵

دھرم پال ٹمرنگا : دھرپد گائن

رماکانت پاٹھک : پکھاوج پر سنگت

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

۸-۳۰ اور ۱۰-۳۰

دلنواز کار : سارنگی وادن

۹-۴۵ رماکانت پاٹھک : پکھاوج وادن

منگل ۲ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵

سیتا رام سنگھ : گیت، بھجن اور غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ہندوستان کی امن پسندی
اور اقوام عالم
آزادی کے بعد سے: بات چیت

شام

۷-۳۰ یووادانی
۸-۱۵ اندر سکسینہ: گیت اور بھجن
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۳ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ سازغزل: غزلوں کا خاص پروگرام
۸-۳۰ اردو پروگرام
سائنس نامہ اور دیہی تعمیر نو
سائنسی مزاج: بات چیت
دواؤں کی دریافت کے لئے
سائنسی تحقیق: بات چیت

۱۰-۹ اور دوپہر ۱۰-۱ اور شب ۱۰-۳۰
کاشی ناتھ شنکر بوداس
خیال، ترانہ اور بھجن

دوپہر
۱۲-۰۰ سنسکرت گیتم
شام

۵-۴۵ چندر پرکاش مصر: گیت اور بھجن
۸-۱۵ پشپا پاگدھرے: غزلیں
۸-۳۰ عبدالحئی: ٹھمری اور دادرا
۹-۳۰ انگریزی تقریر
۱۰-۰۰ پتھر کی آنکھ: ڈرامہ
مصنف: کے۔ پی۔ سکسینہ

جمعرات ۴ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
بیلا ساور: گیت، بھجن اور غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: اساتذہ کا کلام
شیخ ابراہیم ذوق، حکیم مومن خاں
مومن اور میر درد کا کلام

۱۰-۹ اور شب ۱۰-۳۰
رتن کمار سنہا: سرود وادن
الیاس حسین خاں: طبلہ پر سنگت

۷-۳۰ یووادانی
۹-۳۰ علاقائی سنگیت

کانیشنل پروگرام

جمعہ ۵ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۳۰ سورویلا: ہندی میں نظم خوانی
۷-۴۵ محمد حیات خاں اور ساتھی: نعتیں
۸-۳۰ اردو پروگرام
پانی او پانی
عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر
خصوصی فیچر
تحریر: ڈاکٹر مرزا عمیر بیگ
پیش کش: شفاعت علی

۱۰-۹ اور شب ۸-۳۰
کرشن کمار مصرا: سارنگی وادن

دوپہر
۱۲-۰۰ اور شام ۵-۴۵
شبھرا شیل شرما: گیت اور بھجن
۱۰-۱۲ جی این بالا سبھرامنیم
تو ڑی میں کرتی

شب

۸-۰۰ وشو واتا ورن دوس
خاص پروگرام
۹-۳۰ جب یہ پتا بنے: ڈرامہ
مصنف: گنگا دھر گاڈگل
ریڈیو عکس: کسم تابے
۱۰-۳۰ ڈاگر بندھو: دھمار بہاگ

ہفتہ ۶ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
بڑے غلام علی خاں
سندھو بھیروی

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
آسا سنگھ مستانہ: شبد اور بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: خواتین کے لئے
جہیز کا مسئلہ اور نئی نسل کی
ذمہ داریاں: مذاکرہ
۹-۱۰ غلام مصطفےٰ: خیال بھوپال توڑی

دوپہر
۱-۱۰ علی اکبر خاں: سرود وادن
شام
۲-۳۰ مدھو بالا چاولا: غزلیں
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۷ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
سمنارائے: غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: آرزو لکھنوی
مشہور اردو شاعر آرزو لکھنوی
کی حیات اور شاعری پر مبنی فیچر
تحریر: ڈاکٹر افضال احمد

دوپہر
۱-۱۰ آج اتوار ہے
الٹی گنگا: جھلکی
مصنف: شنکر سلطانپوری

شب
۸-۱۵ پرادیشک سماچار درشن
۱۰-۰۰ علی اکبر خاں: سرود پر یمن
کلیان
۱۰-۳۰ پنڈت ڈی وی پلسکر
خیال اور بھجن

پیر ۸ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
مجدد نیازی: بھجن
۸-۳۰ اردو پروگرام: مذاکرہ
اردو ادب میں اشاریت
کی تحریک
کس حد تک کامیاب ہے؟
شرکا: ڈاکٹر ایس ایم
حنیف نقوی
ڈاکٹر ایس ایم عقیل رضوی
اور جناب نظام صدیقی

۱۰-۹ اور شب ۹-۴۵
منور ما بھٹناگر: خیال
طبلہ پر سنگت: منے خاں

شام
۵-۴۵ رویندر سنگیت
۸-۱۵ نرملا کاری: غزلیں
۸-۳۰ منے خاں: طبلہ سولو
۱۰-۰۰ کلائن: سانسکرتک سمیکشا
۱۰-۳۰ ہری پرساد چورسیا
بانسری وادن

منگل ۹ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ منغیر احمد خاں: غزلیں
۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ماضی اور حال کے آئینے میں
فتح پور: بات چیت
خان غفران زاہدی
مختصر افسانہ: مصطفےٰ کمال
رنگ تغزل
۹-۱۰ دگیان چرچا
۹-۳۰ ہیرا بائی بڑودکر: خیال جونپوری
شام

۵-۴۵ اور ۸-۳۰
امر سنگھ اور پارٹی: شبد
۸-۰۰ سنسکرت پروگرام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
(دہلی سے ریلے)

بدھ ۱۰ جون

صبح

۷-۱۵ سبدھ سنگیت
۷-۴۵ سازغزل: غزلوں کا خاص پروگرام
۸-۳۰ اردو پروگرام، محفل ظرافت
بچنا محال ہے۔ ہر فن مولا قسم
کے لوگوں سے: مذاحیہ بات چیت
جناب ضیا حسنی: ادبی لطیفے

۱۰-۹ اور شب ۱۰-۳۰
روی راج شنکر: بانسری وادن

دوپہر
۱۲-۰۰ سنسکرت گیتم
۱-۱۰ کے جی گنڈے: خیال
شام

۵-۴۵ ممتا سین: گیت اور بھجن
۸-۱۵ سرجیت پتھیجا: گیت اور غزل
۸-۳۰ اور ۱۰-۴۵
افضل حسین خاں نگینہ
ٹھمری اور دادرا
۱۰-۰۰ فٹ پاتھوں پر پلتی زندگی: فیچر
پیش کش: راجہ زتشی

جمعرات ۱۱ جون

صبح ۷-۱۵ سبدھ سنگیت

۷ - ۴۵ یوگانتر سندور: گیت، بھجن
۹ - ۴۰ اردو پروگرام: حکایت ہستی
زو میں درندوں کی دیکھ بھال
کرنے والے ملازمین سے کی گئی
بات چیت پر مبنی فیچر
ترتیب و پیش کش
کاری اما چکبست
۹ - ۱۰ اور شب ۱۰ - ۴۰
ہردیال ٹنگوترا: خیال

شام

۵ - ۴۵ سورج پانڈے: گیت اور بھجن
۸ - ۱۵ کاری ریتو کا: گیت اور غزل
۱۰ - ۴۵ گوپال سنگھ: گٹار پر ہمیر

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ - ۳۰ سور ویلا: ہندی میں نظم خوانی
۷ - ۴۵ اور دوپہر ۱۲ - ۰۰
دیپک بھٹاچاریہ: گیت اور بھجن
۸ - ۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
کیا آپ کو یاد ہے: تواریخ سے
بات چیت: بی۔بی۔ایل اگروال
ادبی تراشہ
۹ - ۱۰ اور شب ۸ - ۳۰ اور ۱۰ - ۴۵
افضال حسین خاں نظامی
خیال، ٹھمری، دادرا

شام

۵ - ۴۵ اور ۸ - ۱۵
الطاف حسین: غزلیں
۹ - ۳۰ مالو کار بھوج: ڈرامہ
مصنف: رام کمار ورما

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ - ۴۵ ارچنا سنگھ: غزلیں
۸ - ۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے نظیر
نظیر اکبرآبادی کی زندگی اور بچوں
کے لیے لکھی گئی ان کی نظموں پر
مبنی فیچر
تحریر: سعادت صدیقی
پیش کش: کاری اما چکبست
۹ - ۱۰ گوپال کا بھی لال: خیال، الت

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سپریتی گھوش: بھجن
۱ - ۱۰ راگ رنگ: پرتیا بوس، دادرا
پربھاکر کاریکر: بھجن
گیان راؤ جوشی: وائلن پر بھیروی

شام

۵ - ۴۵ پیارے میسی: غزلیں
۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۴ جون

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵
کرشنا کلے: بھجن
۸ - ۳۰ اردو پروگرام
یہ بستیاں بہاریاں
بلرام پور قصبے کے رہنے والوں
سے آپسی میل جول اور وہاں کی
تہذیبی کیندروں پر بات چیت
ترتیب اور پیشکش
جناب شفاعت علی

دوپہر

۱ - ۱۰ آج اتوار ہے: جھلکی

شب

۸ - ۱۵ پرادیشک سماچار درشن
۹ - ۴۰ جیوڈیشیل ریفامس
دی نیڈ آف ڈی اور
انگریزی مباحثہ

پیر ۱۵ جون

صبح

۷ - ۱۵ سبدھ سنگیت
۷ - ۴۵ اجیت کور: شبد
۸ - ۳۰ اردو پروگرام: شعری نشست
شرکا: کامل شفیقی
ہوش جونپوری، راز الہ آبادی
اور طفیل مدنی

شام

۵ - ۴۵ رویندر سنگیت
۷ - ۳۰ یووادانی
۸ - ۱۵ اندر نارائن: گیت اور بھجن
۹ - ۳۰ تقریروں کا نیشنل پروگرام
اپنی دھرتی اپنا دیش
ہماچل پردیش: ہندی تقریر

رامپور

[illegible] میٹر ([illegible] کلوہرٹز)

خبریں

[illegible]

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

[illegible]

پیر یکم جون

صبح

۷ - ۴۵ چندر شیکھر چکرورتی
سگم سنگیت
۸ - ۲۰ شکنتلا شریواستو: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ مہیلا جگت (صرف پیر اور بدھ)
۱ - ۴۰ گنیش پرساد مصرا: گائن

شام

۶ - ۳۰ یوواوانی: نوٹنکی اور فلم سنگیت
۷ - ۰۰ کرشی جگت
دھان کی جاتیاں اور گن
بھینٹ وارتا: رامیش ور مصرا

رات

۷ - ۴۵ اردو پروگرام
میں اور میرا پیشہ: گفتگو
میرا من، بابا نوبہار: تقریر
غزل خوانی: کیفی وجدانی

منگل ۲ جون

صبح

۷ - ۴۵ جگ موہن: سگم سنگیت
۸ - ۲۰ کملیش مصرا اور ساتھیاں: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتکا
۱ - ۴۰ محمد یعقوب علی خاں: سرود وادن

شام

۶ - ۳۰ یوواوانی: میری پسند
کاری سادھنا رستوگی
۷ - ۰۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
کمزور طبقوں کے واسطے آواس
دیو سنگا: بھینٹ وارتا
جیت سنگھ گپتی
۷ - ۴۵ سواستھ سندیش
پتریکا پروگرام (صرف منگل)
۸ - ۰۰ سنسکرت پروگرام
(لکھنؤ سے ریلے)

بدھ ۳ جون

صبح

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰
جمیل احمد: غزلیں
۹ - ۲۰ المیشوری دیوی اور ساتھیاں
لوک گیت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ آپ کی پسند (صرف بدھ)
۱ - ۴۰ غلام مصطفیٰ خاں: گائن

شام

۶ - ۳۰ ناٹک، سنگیت (صرف بدھ)

۷ - ۰۰ کرشی جگت
گنے کی فصل میں بارود اور سینچائی
کرشی اوزاروں کا رکھ رکھاؤ

۷ - ۴۵ پاؤڈر فائٹ انفلیشن
انگریزی میں پری چرچا
شرکار: ڈاکٹر جے، این سنگھل
ڈاکٹر جے، این۔ ایل۔ چودھری
ڈاکٹر این۔ یو۔ صدیقی

جمعرات ۴ جون

صبح

۷ - ۴۵ کوی بھاروی، سواد دھارن وارتا

۸ - ۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتیکا

۱ - ۴۰ اور رات ۸ - ۱۵
سدیپ کار مترا: گٹار وادن

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت: پیڑ ہمارے بڑے
کام کے۔ بھینٹ وارتا
وجے پرکاش رستوگی
گن کاری کریلا آ گائیں، تقریر

۸ - ۰۰ سی۔ ایچ۔ آتما: سگم سنگیت

جمعہ ۵ جون

صبح

۷ - ۳۰ کاویہ سوربھ: راما بواڈیل اور
مکھن مرادآبادی

۷ - ۴۵ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ)

۸ - ۲۰ نعمت علی: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۴۰ اور رات ۸ - ۱۵

غلام تقی خاں

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: سرگم، خطوں کے جواب
اور پریوار کلیان

۷ - ۰۰ کرشی جگت: خطوں کے جواب
بھینٹ وارتا، سکو یر سنگھ

۷ - ۴۵ جھلکی

۸ - ۰۰ غلام علی

ہفتہ ۶ جون

صبح

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰
طلعت محمود: سگم سنگیت

۸ - ۲۰ نرملا شریواستو، لوک گیت

دوپہر

۱۲ - ۳۰ سب رس (صرف ہفتہ)

۱ - ۱۰ جوانوں کے لئے صرف ہفتہ

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: پرا یشیچت
اتپل سروپ سکسینہ
کویتا پاٹھ: رام شرن مشر

۷ - ۰۰ کرشی جگت

۷ - ۴۵ سماجک وارداتیں اور ہم، وارتا

۸ - ۱۵ بیگم اختر: ٹھمری اور دادرا

اتوار ۷ جون

صبح

۷ - ۳۰ چترپٹ سنگیت: بھولے بسرے گیت
(صرف اتوار)

۸ - ۲۰ رجنی ٹنڈن: لوک گیت

۹ - ۱۰ بال جگت (صرف اتوار)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ آپ کے لئے: چولہے میں، جھلکی
آفاق احمد
پیش کش: جوالا پرساد

۲ - ۴۵ گرامین مہلاؤں کے لئے
مہلائیں پرون شکشا میں حصہ لیں
بھینٹ وارتا
بھینٹ وارتا: کاری ہرجیت کور
بھینٹ وارتا: شاردا مشرا

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: سرگم ملکیت سنگھ
کویتا پاٹھ: سوریہ کانت پانڈے

۷ - ۰۰ کرشی جگت

۷ - ۴۵ پریوار کلیان پرشن وتری
(صرف اتوار)

۸ - ۰۰ طلعت محمود: سگم سنگیت

۹ - ۳۰ منیر خاں اور ساتھی: چہار بیت

۹ - ۴۵ آپ کی پسند

پیر ۸ جون

صبح

۷ - ۴۵ مدن موہن گوسوامی
سگم سنگیت

۸ - ۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱ - ۳۰ شجاعت حسین خاں، گائن

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: تقریر
جھلکی اور فلم سنگیت

۷ - ۰۰ کرشی جگت

۷ - ۴۵ اردو پروگرام: کچھ یادیں کچھ باتیں
تقریر: ادبی شخصیتوں سے ملاقات
ساحر لدھیانوی
ملاقات کرائیں گے، سلیم جہانگیر
شکیل بدایونی سے ملاقات
ملاقات کرائیں گے
ضیا علی خاں بدایونی

۸ - ۱۵ نثار حسین: طبلہ وادن

منگل ۹ جون

صبح

۷ - ۴۵ کملا سستا: سگم سنگیت

۸ - ۲۰ لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتیکا

۱ - ۳۰ منور علی خاں: گائن

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: میری پسند
امبریش کمار شکل
یوا سماچار: کنور جمشید علی خاں

۷ - ۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
جور اور سنگھ

بدھ ۱۰ جون

صبح

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰
منی بیگم: سگم سنگیت

۸ - ۲۰ ٹی۔ این۔ شرما: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۳۰ اور رات ۸ - ۱۵

علی اکبر خاں: سرود وادن

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
ایس۔ کے۔ بی۔ سنگھ

۷ - ۴۵ واتاین

جمعرات ۱۱ جون

صبح

۷ - ۴۵ تقریر از ڈاکٹر پربھا مدرا

۸ - ۳۰ مکرند کار: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۱۰ گیتیکا

۱ - ۳۰ اور رات ۸ - ۱۵
بسم اللہ خاں: شہنائی وادن

شام

۷ - ۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
گلاب رائے

۸ - ۰۰ شیلندر سنگھ: سگم سنگیت

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۷ - ۳۰ کاویہ سوربھ: رنجن رگھوونشی
اور ڈاکٹر چھوٹے لال شرما "نگیندر"

۸ - ۲۰ کسم گوکل: لوک گیت

دوپہر

۱ - ۴۰ اور رات ۸ - ۱۵
جگدیش پرساد: گائن

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: پریوار کلیان
سرگم۔ ایم۔ ایس۔ چوہان
خطوں کے جواب

۷ - ۰۰ کرشی جگت
خطوں کے جواب
بھینٹ وارتا: دویندر کمار سکسینہ

۷ - ۴۵ جھلکی: انٹرویو
مصنف: رادھے شیام اپادھیائے
پیشکش: جوالا پرشاد

۸ - ۰۰ بیگم اختر: سگم سنگیت

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۷ - ۴۵ اور رات ۸ - ۰۰
محمد احمد خاں اور ساتھی: غزلیں

۸ - ۲۰ رمیش راوت: لوک گیت

شام

۶ - ۳۰ یووا وانی: کہانی، روشنی
کماری پشپا کالا
کویتا پاٹھ: انیس ضیار

۷ - ۰۰ کرشی جگت

۷-۴۵ آتے اور آتے کر
تقریر : اے - جے خاں
۸-۱۵ بھیم سین جوشی ، گائن

اتوار ۱۴ / جون

صبح
۸-۲۰ رام نرائن موریہ : لوک گیت

دوپہر
۱۲-۳۰ آپ کے لئے اخبار کا چکر
جھلکی، مصنف : دنیش بھارتی
۲-۴۵ گرامین مہلاؤں کے لئے

شام
۶-۳۰ یووادانی
سرگم دنیش بالا اور
سکھیاں، کویتا پاٹھ گلاب جے بی
۷-۰۰ کرشی جگت
خطوں کے جواب
بھینٹ وارتا - جی - ڈی - بہیس دی
۹-۳۰ عبدالغفور مستری اور ساتھی
چہاربیت

پیر ۱۵ / جون

صبح
۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
مہدی حسن : سگم سنگیت
۸-۲۰ کسم گپتا اور سکھیاں : لوک گیت

دوپہر
۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
امجد علی خاں : سرود وادن

شام
۶-۳۰ یووادانی : تقریر : مظفر اللہ خاں
فلم سنگیت
۷-۴۵ اردو پروگرام : کبھی ہمارا بھی زمانہ تھا
گفتگو قمر مراد آبادی
غزل خوانی
حافظ مفاضل لحق مہری
ہمارے ٹیلی فون، انٹرویو

الہ آباد الف ۲۹۲/۴ میٹر ۱۰۲۶ کلوھرٹز
الہ آباد ب ۲۰۲/۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوھرٹز

پیر یکم جون

صبح
۶-۲ آرادھنا
بھکتی سنگیت
۷-۱۵ وچار وندو
۷-۲۰ علاقائی خبریں
۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۹-۴۵
مہادیو پرشاد مشرا : گائن
کشن مہاراج : طبلہ سنگت
۱۲-۳۰ گریہہ لکشمی

رات
۸-۱۵ کشن مہاراج
طبلہ وادن

منگل ۲ / جون

صبح
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰، رات ۹-۴۵
پی کے مکرجی : سگم سنگیت
۸-۲۰، ۹-۱۰، رات ۸-۱۵
چمن لال مشرا
ستار وادن

بدھ ۳ / جون

صبح
۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۸-۱۵
پورنیما چودھری : گائن

رات
۹-۵۰ پریوار کلیان پرشنوتری
پیشکش : ڈاکٹر ایس سی لوٹا
۱۰-۰۰ 'پتھر کی آنکھ' ناٹک
تحریر : کے پی سکسینہ

جمعرات ۴ / جون

صبح
۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۱۰

نارائن لیسن گپنے : گائن

جمعہ ۵ / جون

صبح
۷-۳، ۹-۱۰، ۱۰-۳۰
کرشن کمار شرما : وائلن
رگھوناتھ مشرا : طبلہ پر سنگت

رات
۹-۳۰ 'جب میں پیتا بنا' مول مراٹھی ناٹک
تحریر : گنگادھر گاڈگل
ترجمہ : کسم تامبے

ہفتہ ۶ / جون

صبح
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰
منوج کمار بنرجی
سگم سنگیت
۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱۲-۴۵
چترنجن جیوتشی
گائن

اتوار ۷ / جون

صبح
۷-۱۵ وچار وندو
۷-۳۰ آپ کے آس پاس
'ساگا بچے' فیچر
پروڈکشن : شیو منگل
۹-۳۰ بال سنگھ
۱۰-۱۵ ترنگ
پیشکش : وپن شرما
۱۱-۴۵ پدماکر کلکرنی : گائن
عبدالحلیم جعفر خاں : ستار

دوپہر
۱۲-۳۰ گھر پریوار
مذاکرہ —

شرکا : پریم کماری ویاس،
جیا گپتا، بھاسکر ناتھ تیواری
۱-۱۰ آج اتوار ہے
'الٹی گنگا' مزاحیہ جھلکی
تحریر : شنکر سلطان پوری

رات
۸-۰۰ پنچ رنگ
'وکلانگ بچے - ہماری ذمہ داری' مذاکرہ
شرکا : ڈاکٹر وی کے اگروال
جینت روی، شکیلہ خان
۹-۴۵ اپہار
نیاز احمد خاں، فیاض احمد خاں : گائن
سنگھ بندھو : گائن
نزاکت علی خاں، سلامت علی خاں
گائن

پیر ۸ / جون

صبح
۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۲-۱۰، رات ۹-۴۵
منیر خاتون بیگم : گائن
کمار لال مشرا : طبلہ پر سنگت

منگل ۹ / جون

صبح
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰، رات ۹-۴۵
آرتی بنرجی : سگم سنگیت
۸-۲۰، ۹-۱۰، رات ۸-۱۵
خادم علی اور ساتھی
شہنائی وادن

بدھ ۱۰ / جون

صبح
۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۲۰، رات ۸-۱۵
لیلا کالرعاس : گائن
رادھے شیام بھٹ : طبلہ پر سنگت

رات
۹-۵۰ پریوار کلیان پرشنوتری
پیشکش : ڈاکٹر چندر شیکھر
۱۰-۰۰ 'فٹ پاتھوں پر پلتی زندگی' فیچر
پروڈکشن : راجا زتشی

جمعرات ۱۱ / جون

صبح
۷-۴۵، دوپہر ۱-۱۰

اے کے چٹرجی : سگم سنگیت

۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۱۰

کے ایل سود : جلترنگ

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۷-۳۰، ۹-۱۰، ۱۰-۲۰

چھنو لال مشرا : گائن

رات

۹-۳۰ 'مالوکمار بھوج' ناٹک

تحریر : ڈاکٹر رام کمار ورما

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۷-۴۵ سمیر کمار رائے : سگم سنگیت

۸-۲۰ پربھودت واجپائی : طبلہ

۹-۱۰ نکھل بنرجی : ستار وادن

دوپہر

۱۲-۴۵ شوبھا گرتو : ٹھمری

اتوار ۱۴ جون

صبح

۷-۱۵ وچار وندو

۷-۳۰ آپ کے آس پاس

'کامگار نیتے' فیچر

پروڈکشن : شیو منگل

۸-۲۰ ڈی وی پلسکر : گائن

۹-۲۰ بال سنگھ

۱۱-۴۵ مکند دیو : گائن

رادھیکا موہن موئترا : سرود

دوپہر

۱-۱۰ آج اتوار ہے

'پرانے زمانے کی بات' مزاحیہ جھلکی

تحریر : دنیش بھارتی

رات

۹-۴۵ اپہار

زرین دارو والا : سرود

پیر ۱۵ جون

صبح

۸-۲۰، ۹-۱۰، دوپہر ۱-۱۰، رات ۹-۴۵

این راجم : وائلن

سامتا پرساد : طبلہ پر سنگت

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر "الف" ۴۲۳۶ء۳ میٹر ۳ء۸ کلو ہرٹز   جالندھر "ب" ۲۲۷ء۴۲ میٹر ۲۰ء۷ کلو ہرٹز

چنڈی گڑھ ۲۰۹ء۶ میٹر ۱۴۴۰ کلو ہرٹز   (شام ۶-۱۰ تا ۶-۳۰ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح (جالندھر الف)

۵-۵۵ وندے ماترم : منگل دھونی

۶-۵ پربھاتی (پروگراموں کا خلاصہ)

۶-۱۰ آرادھنا : بھکتی سنگیت

۶-۴۰ موسم اور کھیتی باڑی

۶-۴۵ آسا دی وار (۱۱ اتوار)

۸-۴۰ آپ کے انگریں (اتوار)

ساہتیہ سمبھاشن سکرت پروگرام

(پیر) اساراں دی راہ (دستک)

سماچار درپن (منگل اور بدھ)

ترانے (جمعرات) تہاڈی چٹھی ملی (جمعہ)

۹-۱۵ بال جگت، بچوں کے لیے پروگرام (اتوار)

۹-۴۵ چاں ریشیاں ہفتہ وار دیہی میگزین پروگرام

۹-۳ اختتام (۱۰-۱۵ اتوار)

دوپہر

۱۲-۳۰ ماری سنسار، (اتوار وجمعرات)

۱۲-۴۵ جھلک جاگ (پیر اور جمعہ)

۱-۵ فوجی بھائیوں کے لیے

۲-۰۰ موسم اور اناج کھیتی

۲-۳۰ لوک گیت : (مختلف گلوکار)

۲-۴۵ دیہی رفتار میں ہندی خبروں کا بلیٹن

شام

۵-۵ بالواڑی : (دیہاتی بچوں کے لیے پروگرام (پیر) کا گلدستہ (جمعہ))

بقیہ روز پنجابی گیت

۵-۳ گوروانی وچار (روزانہ)

۶-۰۰ مقامی اطلاعات اور پروگراموں کا خلاصہ

۶-۱۰ پرادیشک سماچار (پنجابی)

۶-۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)

۶-۳۰ دیہاتی پروگرام (روزانہ)

۹-۲۵ تبصرہ (جالندھر الف)

شام

۶-۰۰ یووانی

۷-۰۰ / ۱۰ / ۸- } دیس پنجاب، پنجابی میں رنگ رنگ پروگرام

پیر یکم جون

صبح

۶-۴۵ بھجن

۷-۰۵ پنجابی گیت

۷-۱۵ کافیاں : لچھمن داس سندھو

۷-۳۰ وزیر چند چترا : ستار پر راگ بھیروی

۸-۲۰ لوک گیت : چرن سنگھ کنگن پوری

۸-۵۰ نریندر کمار شرما : بھجن

۹-۱۵ گیت اور غزل : بی ایس نارنگ

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند

سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت

۱۲-۳۰ لچھمن داس سندھو

پنجابی غزلیں

۲-۲۰ نریندر کمار شرما : غزلیں

شام

۷-۴۰ غزلیں : لچھمن داس سندھو اور

گیت کورس

۸-۰۰ بھارتیہ سنسکرتی کی دین

کرناٹک کی : ہندی میں تقریر

۸-۴۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک

۱۰-۱۵ لوک گیت : گوردیو سنگھ کوئل

۱۰-۳۰ وزیر چند چترا

ستار پر راگ پوریا

منگل ۲ جون

صبح

۶-۴۵ شبد

۷-۰۵ لوک گیت : اکبر علی جودھاں

۷-۱۵ غزلیں : شوبھا گورتو

۷-۳۰ اے کائن : خیال اہیر بھیرو اور

ٹھمری

۸-۲۰ گیت : پشپا رانی اور پرکاش سدھو

۸-۵۰ پنجابی گیت

۹-۱۵ گیت اور غزل : انل کمار

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں

۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت : چندر کانتا کپور

۷-۴۰ گیت : پشپا رانی

پرکاش سدھو اور انل کمار

۸-۰۰ اردو میں تقریر

۸-۱۰ غزلیں

۸-۲۰ کویتا پاٹھ : دوارکا دت اتک

دوارا، ہندی میں کویتا پاٹھ

۸-۳۰ سگم سنگیت

۹-۳۰ کھیڈ سنسار

کمیوں کا میگزین پروگرام

بدھ ۳ جون

صبح

۶-۴۵ بھجن

۷-۰۵ پنجابی گیت

۷-۱۵ غزلیں : نریندر گپتا

۷-۳۰ پریم ناتھ ترکھا

خیال جونپوری

بدھی دتہ مکرجی : ستار، میاں کی توڑی

۸-۲۰ گیت

۸-۵۰ لوک گیت : جسبیر سنگھ خوشدل

۹-۱۵ مالا کپور : شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ کلیانی رائے اور بی - بلسارا

ستار اور پیانو : راگ مدھو ونتی

۱۲-۱۵ گیت اور غزل

راجندر مہتہ اور نینا شاہ

۲-۳۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم پڑا پڑا

۷-۵۰ مالا کپور : شبد

۸-۰۰ پنجابی میں تقریر

۸-۱۰ پنجابی گیت

۸-۲۵ سگم سنگیت

۹-۳۰ آپ کی فرمائش

۱۰-۳۰ پریم ناتھ ترکھا : خیال بھوپالی

بدھی دتہ مکرجی

ستار پر راگ یمن

جمعرات ۴ جون

صبح

۶-۴۵ بھجن

۷-۰۵ پنجابی گیت

۷-۱۵ گیت اور غزل : چرن جیت کور

۷-۳۰ سنگیت پریچے

وناٹک راؤ پٹوردھن

خیال دیوگندھار

۸-۲۰ لوک گیت : کلدیپ مانک

۹-۱۵ اجیت کور : شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ پنا لال گھوش : بانسری پر

راگ پیلو

۱۲-۱۵ اجیت کور : گیت اور غزل

۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۱۵ - ۵ لوک گیت: مہندر سنگھ ڈڈ یالہ
۳۰ - ۷ لوک رُچی سماچار
۴۵ - ۷ اجیت کور: غزلیں
۰۰ - ۸ سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام
۴۰ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ پرادیشک سنگیت کا نیشنل پروگرام
۳۰ - ۱۰ سرفراز حسین خاں
خیال چھایانٹ اور ترانہ جھنجوٹی

جمعہ ۵ جون

صبح

۴۵ - ۶ شبد (گورو ارجن دیوجی مہاراج) بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی
۰۵ - ۷ ست سادھنا
۱۵ - ۷ بھجن
۳۰ - ۷ مقصود حسین خاں
سارنگی پر راگ للت
۲۰ - ۸ شبد
۵۰ - ۸ صوفیانہ کلام
چمن داس سندھو
۱۵ - ۹ شبد (گورو ارجن دیوجی)
بھائی ہرچند سنگھ راگی
اور ساتھی

دوپہر
۰۰ - ۱۲ شری گریش: خیال بسنت کھاری
۳۰ - ۱۲ بھگتی سنگیت
۲۰ - ۲ نعتیں
شام
۱۵ - ۵ لوک گیت: ہرنیک سنگھ دھندا ڈھاڈی اور ساتھی
۴۰ - ۷ بھیم سین جوشی: خیال پوریا
۰۰ - ۸ ہندی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۲۰ - ۹ ہندی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ لوک گیت: منموہن کور سندھو
۲۰ - ۱۰ مقصود حسین خاں (سارنگی)
خیال مارو بہاگ

ہفتہ ۶ جون

صبح

۴۵ - ۶ شبد
۰۵ - ۷ لوک گیت: لال چند یملا جٹ

۱۵ - ۷ غزلیں: نیلم ساہنی
۳۰ - ۷ دیپالی ناگ: خیال جونپوری
نرملا دیوی: خیال توڑی
۲۰ - ۸ پنجابی گیت
۵۰ - ۸ گیت: کمل ہنس پال
۱۵ - ۹ سلیم اقبال: کافی

دوپہر
۰۰ - ۱۲ الکا دیو: ٹھمری ہولی
۱۵ - ۱۲ سلیم اقبال: نعتیں
۳۰ - ۱۲ لوک رنگ: لوک گیتوں کا پروگرام
۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۱۵ - ۵ لوک گیت: برکت سدھو
۴۰ - ۷ سلیم اقبال: غزلیں
۵۰ - ۷ غزلیں: نیلم ساہنی
۰۰ - ۸ پنجابی میں وارتا
۱۰ - ۸ پنجابی گیت۔ کمل ہنس پال
۳۰ - ۸ سگم سنگیت

اتوار ۷ جون

صبح

۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ غزلیں: سی۔ ایل۔ ولی
۳۰ - ۷ اجیت سنگھ پینٹل
خیال کومل رشب آساوری
۲۰ - ۸ مسیحی بھجن
۵۰ - ۸ گیت (ہندی)
۱۵ - ۱۰ آپ کی فرمائش

دوپہر
۰۰ - ۱۲ لکشمی شنکر: خیال مدھمادسارنگ
۱۵ - ۱۲ کافیاں: سی۔ ایل ولی
۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۱۵ - ۵ لوک گیت: گورمیت کور باوا
۴۰ - ۷ غزلیں: سی۔ ایل۔ ولی
۴۵ - ۷ جاگرت
پنجابی میں سلسلہ وار گھریلو پروگرام
۰۰ - ۸ انگریزی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۰۰ - ۱۰ شبد گائن
۳۰ - ۱۰ صدیوی سر
استاد بڑے غلام علی خاں
خیال کیدار

پیر ۸ جون

صبح

۴۵ - ۶ بھجن
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ غزلیں: اندر نارائن
۳۰ - ۷ جگموہن سہگل
ستار پر راگ توڑی
استاد امیر خاں
خیال ملاس حانی توڑی
۵۰ - ۸ رمیش شرما بھجن
۱۵ - ۹ جھلکی طرحدار ٹکا سروگرام

دوپہر
۰۰ - ۱۲ تہاڈی پسند
سننے والوں کی فرمائش پر
پنجابی گیت
۴۰ - ۱۲ گیت (ہندی)
۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۴۰ - ۷ رمیش شرما غزلیں
میناکپور: گیت اور غزل
۱۰ - ۸ سمکالین ہندی ایناس میں تناؤ
ہندی میں وارتا
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ پنجابی میں ناٹک
۱۵ - ۱۰ جگموہن کور: لوک گیت
۳۰ - ۱۰ جگموہن سہگل (ستار)
راگ بہاگ
امیر خاں: راگ میگھ اور ترانہ

منگل ۹ جون

صبح

۴۵ - ۶ شبد
۰۵ - ۷ لوک گیت: کرنار چند جوگی
۱۵ - ۷ علاءالدین احمد: غزلیں
۳ - ۷ مشتاق حسین خاں
خیال گندھروی اور گن کلی
۲۰ - ۸ پنجابی گیت
۵۰ - ۸ پنجابی گیت
۱۵ - ۹ گیت: سریندر کور اور آسا سنگھ مستانہ

دوپہر
۰۰ - ۱۲ پرچھائیاں
۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۱۵ - ۵ لوک گیت اجیت سنگھ ناز

۴۰ - ۷ کافی اور غزل
سریندر کور اور صلاح الدین احمد
۰۰ - ۸ خون دا دباؤ
ڈاکٹر سدھیر سیٹھی دوارا
اردو میں بھینٹ وارتا
۱۰ - ۸ غزلیں
۲۰ - ۸ کویتا پاٹھ
۴۰ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ پرشن چنہہ: ساہتیہ بنام راج نیتی
ہندی میں بھینٹ وارتا

بدھ ۱۰ جون

صبح

۴۵ - ۶ بھجن
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ گیت اور غزل: شانتا سکینہ
۳۰ - ۷ مہادیو پرشاد کمار
بانسری راگ بگری توڑی
بیگم اختر ٹھمری دادرا
۲۰ - ۸ برہم سنگھ: گیت
۵۰ - ۸ لوک گیت: امریک سنگھ ہرگوبند پوری
۱۵ - ۹ شبد

دوپہر
۰ - ۱۲ موہن سنگھ (طبلہ) تین تال
۱۵ - ۱۲ گیت اور لوک گیت: شانتا سکینہ
۲۰ - ۲ غزلیں
شام
۴۰ - ۷ قدم قدم پڑا پڑا
۵۰ - ۷ شبد
۰۰ - ۸ آبادی تے جیون پدھر
پی۔ سی۔ مدھا دوارا پنجابی پن وارتا
۱۰ - ۸ پنجابی گیت
۲۵ - ۸ سگم سنگیت
۳۰ - ۹ آپ کی فرمائش
۳۰ - ۱۰ مہادیو پرشاد کمار: راگ باگیشری
ڈی۔ وی۔ پلسکر
خیال کامود

جمعرات ۱۱ جون

صبح

۴۵ - ۶ شبد
۰۵ - ۷ پنجابی گیت
۱۵ - ۷ غزلیں: ارملا ناگر
۳۰ - ۷ بسم اللہ خاں (شہنائی)

راگ اہیر بھیرو
امجد علی خاں (سرود)
راگ للت بھوانی
۸ - ۲۰ لوک گیت : ہردیو سنگھ خوشدل
۸ - ۵۰ قوالی
۹ - ۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی: کافی

دوپہر
۱۲ - ۰۰ بسم اللہ خاں (شہنائی)
راگ بھیم پلاسی
۱۲ - ۱۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی: نعتیں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام
۵ - ۱۵ گردھاری لال اور ساتھی: بھینٹیں
۷ - ۴۰ لوک رچی سماچار
۷ - ۴۵ ارشاد رحمت قوال اور ساتھی: غزلیں
۸ - ۰۰ پری ل: ہندی میں ساپتک پروگرام
۸ - ۲۰ سگم سنگیت
۹ - ۲۰ میوزک کا
نیشنل پروگرام
۱۰ - ۱۵ ہردیو سنگھ خوشدل
۱۰ - ۳۰ امجد علی خاں (سرود)
راگ کوشی کانہڑہ اور شاہانہ

جمعہ ۱۲ جون

صبح
۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۰۵ ست سادھنا
۷ - ۱۵ سکھ دیو سنگھ (وائلن)
راگ بھیروی اور حافظ علی خاں
(سرود) راگ چندر بانکو
۸ - ۲۰ سوامی موہن داس: بھجن
۸ - ۵۰ صوفیانہ کلام
محمد تقی قوال اور ساتھی
۹ - ۱۵ غزلیں: رام کرشن چند یشری

دوپہر
۱۲ - ۰۰ ٹھمریاں: نرملا دیوی، ہیرا دیوی
پروین سلطانہ اور لکشمی شنکر
۱۲ - ۳۰ گیت اور غزل
رام کرشن چند یشری
۲ - ۲۰ غزلیں

شام
۵ - ۱۵ لوک گیت: پرومیلا چمی
۷ - ۴۰ شاشتریہ سنگیت
۸ - ۰۰ ہندی میں وارتا

۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰ - ۱۵ لوک گیت: جگجیت سنگھ زیروی
۱۰ - ۳۰ سکھ دیو سنگھ (وائلن)
راگ باگیشری
خاں بندہ محمد سعید خاں اور
محمد رشید خاں
خیال اور ترانہ تلک کامود

ہفتہ ۱۳ جون

صبح
۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۰۵ لوک گیت: جسدیو کمار یلاجٹ
۷ - ۱۵ گیت اور غزل: کسم بڑودکر
۷ - ۳۰ وینا پانی مشرا: خیال اہیر بھیرو
۸ - ۲۰ پنجابی غزل: جگجیت سنگھ زیروی
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ شانتی ہیرانند: غزلیں

دوپہر
۱۲ - ۰۰ عبدالوحید خاں خیال ملتانی
۱۲ - ۱۵ غزلیں: شانتی ہیرانند
۱۲ - ۳۰ گورچرن سنگھ گوہلوڑ ڈھاڈی اور
ساتھی: واران
۱۲ - ۴۵ پشپاہنس: گیت
۲ - ۴۰ غزلیں

شام
۵ - ۱۵ لوک گیت: سریندر سونیا
۷ - ۴۰ گیت اور غزل: پورن شاہکوٹی
اور جگجیت سنگھ زیروی
۸ - ۰۰ پنجابی میں تقریر
۸ - ۱۰ پنجابی گیت
۸ - ۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۱۴ جون

صبح
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ گیت اور غزل: لکشمی شنکر
۷ - ۳۰ علی حسین اور ساتھی
شہنائی پر راگ بھیروی
۸ - ۲۰ مسیحی بھجن
۸ - ۵۰ گیت (ہندی) انیتا تلوار
۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر
۱۲ - ۰۰ علی حسین اور ساتھی

شہنائی پر راگ برندابنی سارنگ
۱۲ - ۱۵ گیت اور غزل: کرشنا کلے
وینا بخشی اور بھوشن مہتہ
۲ - ۲۰ غزلیں

شام
۵ - ۱۵ لوک گیت: نریندر بیبا
۷ - ۴۰ گیت: انیتا تلوار
۷ - ۴۵ جاگرت
پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار فیچر پروگرام
۸ - ۰۰ انگریزی میں تقریر
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۱۰ - ۰۰ شبد گائن
۱۰ - ۳۰ علی حسین خان اور ساتھی
شہنائی پر راگ پوریا کلیان

پیر ۱۵ جون

صبح
۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۰۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ غزل: شری رام
۷ - ۳۰ باقر حسین: خیال بھٹیار
روی شنکر اور علی اکبر خاں

ستار اور سرود پر بلاس خانی توڑی
۸ - ۲۰ لوک گیت
برجن سنگھ نابل اور ساتھی
۸ - ۵۰ سگم سنگیت
۹ - ۱۵ گیت اور غزل: سیتا کوہلی

دوپہر
۱۲ - ۰۰ تہاڈی پسند
سننے والوں کی فرمائش پر پنجابی گیت
۱۲ - ۳۰ گیت (ہندی)، کورس
۲ - ۲۰ غزلیں

شام
۷ - ۴۰ گیت اور غزل: سیتا کوہلی اور شری رام
۸ - ۰۰ بھارتیہ سنسکرتی کی دین
تامل ناڈو کی: ہندی میں وارتا
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰ - ۱۵ لوک گیت: غم دور سنگھ امن اور
ساتھی
۱۰ - ۳۰ باقر حسین: خیال مارو بہاگ
روی شنکر اور علی اکبر خاں
ستار اور سرود پر
راگ پلاس کافی

منگل شب کی محفل موسیقی

رام نریش مشرا کا گائن: ۹ جون رات ۱۰ بجے

رام نریش مشرا کا تعلق بہار کے مشہور موسیقار مشرا گھرانہ سے ہے۔ موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد سورگیہ بدری ناتھ مشرا اور چچا شاردہ پرشاد مشرا سے حاصل کی۔

اپنی گائیکی کے انداز، شیریں آواز، تان اور سرگم سے انھوں نے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ سرسنگار سنسد بمبئی کی جانب سے 'سرمنی' کا خطاب اور 'سنگیت پروین' کے امتحان میں گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔

روہتک

میڈیم ویو ۲۲۲ء۴ میٹر ۱۳۴۷ کلو ہرٹز
پہلی مجلس: صبح ۶-۱۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۱۵-۹ تک)
دوسری مجلس: ۱۲-۳۰ سے ۳-۰۱ تک
تیسری مجلس: ۵-۳۰ سے ۱۰-۳۰ تک (جمعرات گیارہ بجے تک)

پیر یکم جون

صبح
۷-۰۰ ، شام ۷-۴۵
طلعت محمود : غزلیں
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰
احمد سنگھ پنٹل
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰
جگورام مالیکی ، ٹیکارام
ہریانوی سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
رفتار زمانہ
کیڑے کھانے والے پودے
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ 'ہریانہ — صنعتی تصویر'
انگریزی تقریر
۸-۳۰ مہندر سنگھ : شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'جذبات'
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : تقریر

منگل ۲ جون

صبح
۷-۰۰ ، شام ۷-۴۵
پرتبھا جین : سگم سنگیت
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ نکھل بینرجی
ستار وادن
۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰
چاند سانورے ، رتن کمار
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
میری پسند کے گیت
ان سے ملئے
۶-۱۰ سدھی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
دیہی خواتین کیلئے پروگرام
۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ سرتی گھوش
سگم سنگیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'کھٹا میٹھا'
۹-۳۰ 'چودھری چھوٹو رام اور دیہی سماج'
ہندی میں تبادلہ خیال
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۳ جون

صبح
۷-۰۰ ، شام ۷-۴۵
صلاح الدین احمد : غزلیں
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰
غلام صادق خاں : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰
سلطان سنگھ اور بنواری لال بطیل
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
'وگما' تقریر
دھوپ کے پیچھے
۶-۱۰ نبھے مت
۸-۰۰ 'ہریانہ میں کھیتی باڑی کی نئی تکنیک'
تقریر
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'قسمیں وعدے'
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

جمعرات ۴ جون

صبح
۷-۰۰ ، شام ۷-۴۵
ہری سدھو : سگم سنگیت
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰ دیا سنگھ سیبی ، کوشلیا کادیان
لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان

شام
یوواسنسار
سرگم
۶-۰۱ پنجابی گیت
۶-۳۰ مالک منڈلی
کھیل اور کھلاڑی
۸-۰۰ گھرانگن
۸-۳۰ حبیب پینٹر : قوالی
۹-۱۵ آپ کا خط ملا
۹-۳۰ علاقائی موسیقی کا پروگرام

جمعہ ۵ جون

صبح
۷-۰۰ بھائی جگونت سنگھ
شبد
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰
دوبرت چودھری : ستار
۸-۲۰ تارا وتی ودھیا اور ساتھی
لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۴۰ سب رس

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان
۲-۳۰ وجنتی شرما
لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
ادبی پروگرام
۶-۰۱ راجستھانی پروگرام
۶-۳۰ گرامین سنسار
۷-۴۵ شاردا گیت
۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۲۰ یونس ملک
غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے
فلم 'ہم سے بڑھ کر کون'
۹-۳۰ قوالیاں

ہفتہ ۶ جون

صبح
۷-۱۰ ، شام ۷-۴۵
پریتی جاولہ : سگم سنگیت
۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ ڈی وی پلسکر
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰ چندر لعل ، امرجیت کور
لوک سنگیت
۱۲-۳۰ پھر سنیئے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
۲-۲۰ پیارے رام اچھیں
لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
جنرل نالج کوئیز
۶-۰۱ ڈوگری گیت
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ آتا جونیلے گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'یار دلبر'
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۷ جون

صبح
۷-۱۰ ، شام ۷-۴۵

ویدسیٹھی : سگم سنگیت
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ سورج بھوشن کابرہ
گفتار
۸-۰۰ بال کنج

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت
'دو شوہر' تقریر
گھر میں چاٹ بنائیے
۲-۳۰ مارو سنگھ اور ساتھی
لوک گیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
نوجوانوں کی پسند، خطوں کے جواب
۶-۱۰ مارواڑی گیت
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ دوگانے
۹-۱۵ ایک فلم سے 'حقدار'
۹-۳۰ 'محنت کی ماری ساس بیچاری'
جھلکی
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۸ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
محمد یعقوب : غزلیں
۷-۲۵ کوروکشیتر ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
پی ایل گوہارکر : کلاسیکی موسیقی
۸-۳۰ چاندلال امید سنگھ
لوک سنگیت
۸-۳۰ سب رس

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان
۲-۳۰ نندکشور : لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
انگریزی پروگرام
'انٹرویو کا سامنا کیسے کریں'
نیند میں چلنا
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
صحت اور خاندانی بہبود کا پروگرام
۸-۰۰ 'اپاہجوں کیلئے روزگار'
انگریزی تقریر
۸-۳۰ نورجہاں
غزل اور نظم
۹-۱۵ ایک فلم سے 'گیمبلر'

منگل ۹ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مانک لعل ورما : سگم سنگیت
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کسری بائی کیرکر : گائن
۸-۲ سنتوش کماری، وملا رجنا
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان
۲-۳۰ کملا دیوی بڈا
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
بیٹھک
۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'ستانا'
۹-۳۰ ہندی میں ادبی پروگرام
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۱۰ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
کرشنا کلے : سگم سنگیت
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
دیال سنگھ رانا بانسری وادن
۸-۳۰ راج نواس شرما، دییا ماتھر
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں
۲-۳۰ سونیا ملک اور ساتھی
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
'بجلی کا سامان استعمال کرتے وقت خیال میں رکھنے والی باتیں' تقریر
۶-۱۰ ننھے منے
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ ہندی تقریر
'ہریانوی لوک گیتوں میں حقیقت پسندی کا عنصر'
۸-۳۰ شری رام دھو : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'دوستانہ'
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

جمعرات ۱۱ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
شیلا رام چندرن
سگم سنگیت
۷-۲۵ سرسا ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲ سوہن کور شتہ، یا بھورے رام
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۰۰ ورندگان
۲-۳۰ یالے رام مستانہ

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
سرگم
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
کھیل سماچار
کیا آپ جانتے ہیں؟
۸-۰۰ گھر آنگن
۸-۳۰ سمن کلیانپور : گیت
۹-۱۵ آپ کا خط ملا
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۷-۱۰ بھوپندر : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
ایس جی رانے چودھری
سرود وادن
۸-۳۰ انل شرما اور ساتھی
لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ ورندگان
۲-۲ شیر سنگھ اور ساتھی
لوک سنگیت

شام

۵-۳ یووا سنسار
ہندی میں ادبی پروگرام
۶-۱۰ اتر پردیش کے گیت
۶-۳ گرامین سنسار
۷-۴۵ کلجیت سنگھ، چترا سنگھ
سگم سنگیت
۸-۰۰ وگیان کلب
۹-۱۵ ایک فلم سے 'لاپرواہ'
۹-۳ ڈرامہ

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
رما سین : سگم سنگیت
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳ کرشن راؤ مکر پنڈت
کلاسیکی موسیقی
۸-۲ نیت رام وساتھی اور
ٹیک چند جوبان وساتھی لوک سنگیت
۸-۳۰ سب رس

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر سنیئے
۱-۰۰ ورندگان
۱-۴ اساتذہ کیلئے پروگرام
۲-۳۰ جگدیش ورکمیری
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یووا سنسار
گیتوں بھری کہانی
۶-۱۰ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ منا ڈے : گیت

'کھیتی - باغبانی میں' بات چیت
کھیتی باتیں اور گیت
۷.۰۰ کرشی جگت
۷.۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
خطوں کے جواب، کام کاج کی باتیں
فرمائشی لوک گیت
۸.۲۵ سگم سنگیت
۹.۱۵ گھر آنگن
سلسلہ وار ڈرامہ
۱۰.۰۰ آپ کے انورودھ پر
نئی فلموں کے گیت

جمعرات ۴ جون

صبح
۶.۲۰ گیان وندو
'قرآن مجید سے' تقریر از
صابر حسین صابر
۷.۴۰ دیش گان
۸.۲۰ پنجابی گیت
۸.۳۵ ریڈیو ڈاکٹر : بات چیت
۹.۰۵ ایک کلاکار
شام
۵.۰۰ کنتری پروگرام
خبریں، لوک گیت
'بچوں کا پالن اور صفائی' تقریر
۶.۰۰ اس ماس کا گیت
۶.۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'جانوروں کی بیماریاں' تقریر
۶.۵۵ پہاڑی دھن
۷.۰۵ کرشی جگت
۷.۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
کام کاج کی باتیں اور لوک گیت
۸.۱۵ غزلیں
۸.۲۵ بھگتی سنگیت
۹.۱۵ آپ کا پتر ملا

جمعہ ۵ جون

صبح
۶.۲۰ گیان وندو
'ویدوں سے' تقریر از ڈاکٹر بلدیو سنگھ
۷.۱۰ پیار تھا سجا
۷.۴۰ ترنگ
۸.۲۰ سگم سنگیت

۸.۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹.۰۵ محفل
شام
۵.۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، لوک کتھا، لوک گیت اور
کھیتی، باغبانی کے کام
۵.۳۰ مہاسوی پروگرام : خبریں
آس پاس کی صفائی بات چیت
لوک گیت
۶.۰۰ ضلع کی چٹھی
۶.۱۵ منڈیالی پروگرام : خبریں،
خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۶.۵۵ سامانیک چرچا
۷.۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸.۲۵ سگم سنگیت
۹.۱۵ ہندی تقریر
۹.۳۰ 'کہرہ'، ہندی ناٹک
تحریر: راجیندر تیواری
۱۰.۰۰ من بھاوں
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

ہفتہ ۶ جون

صبح
۶.۲۰ گیان وندو
'اودھ دتہس' تقریر از شانتی بھکشو شاستری
۷.۴۰ گیت
۸.۲۰ سیاحوں کیلئے
'پردیش میں سیاحوں کی رہائش کا بندوبست'
بات چیت
۹.۰۵ رس دھارا
شام
۵.۰۰ چمبیالی پروگرام خبریں
خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵.۳۰ سرموری پروگرام خبریں
'بڑھتے قدم ادیوگ میں'
انٹرویو پر مبنی پروگرام
۶.۱۵ بلاسپوری پروگرام
'جنگلات پر مبنی ادیوگ' تقریر
وگیان سماچار اور گیت
۶.۵۵ گیت
۷.۰۵ کرشی جگت
۷.۳۵ خاندان کی بہبودی پر مبنی پروگرام
۸.۱۵ سگم سنگیت
۸.۲۵ فلمی موسیقی

اتوار ۷ جون

صبح
۶.۲۰ گیان وندو گوروبانی سے
تقریر از ڈاکٹر ایس ایس اہلووالیہ
۷.۴۰ اس ماس کا گیت
۸.۲۰ آپ کی چٹھی، آپ کی فرمائش
۹.۰۵ پہاڑی دھن
۹.۱۵ ان دنوں
۹.۳۰ ساز اور آواز
۹.۴۵ وگیان اور جیون
۱۰.۰۰ یوواوانی
۱۱.۰۵ ہندی ڈرامہ
دوپہر
۱۲.۰۰ گیتوں بھری کہانی
۱۲.۳۰ بال گوپال
۳.۰۰ خواتین کیلئے
گھر سنسار، گیت
'میرا وہ ایک جیون' بات چیت
شام
۵.۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵.۳۰ کلوی پروگرام
آج کل کھیتی باغبانی کے کام کاج
لوک گیت
۶.۰۰ پہاڑی دھن
۶.۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں، خاندان کی بہبودی پر بات چیت
لوک گیت
۶.۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷.۰۵ کرشی جگت
۸.۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹.۱۵ من منقن
ہندی کہانی از سنتوش کوسل
۹.۳۰ گیت پہاڑاں رے

پیر ۸ جون

صبح
۶.۲۰ گیان وندو
'اپنشدوں سے' از ڈاکٹر مان سنگھ
۷.۴۰ جیون جیوتی
'ڈاکٹر شانتی سروپ بھٹناگر'
تقریر از ڈاکٹر کیشو چندر شرما
۸.۲۰ شبد

۸.۳۵ ساہتیہ ویلا
کویتا پاٹھ از انل راکیشی
۹.۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۵.۰۰ کنتری پروگرام : خبریں
خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵.۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت، کسان سے ملاقات
اور باغبانی کے کام کاج
۶.۰۰ ضلع کی چٹھی
۶.۱۵ منڈیالی پروگرام
خبریں، میری کلپنا میں پریوار، بات چیت
لوک گیت
۶.۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷.۰۵ کرشی جگت
۷.۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸.۱۵ نیوز ریل اسپورٹس
۸.۲۵ دیش گان
۹.۱۵ سیم ترنگی
'چمبا کے گرامین دیوتا' تقریر
۹.۳۰ ہندی بات چیت
۱۰.۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۹ جون

صبح
۷.۴۰ سنگیت
۸.۰۲ ٹھمری، دادرا
۸.۳۵ علاقائی سنگیت
۹.۰۵ جھیکا
شام
۵.۰۰ لاہول سپتی پروگرام : خبریں،
بڑھتے قدم 'لڑائی سم سکیم'،
درختوں کی دیکھ بھال، لوک گیت
۵.۳۰ سرموری پروگرام
خبریں، لوک گیت
'سویابین - ایک وردان' تقریر
۶.۰۰ پہاڑی دھن
۶.۱۵ بلاسپوری پروگرام
خبریں، لوک گیت
'وقت کی آواز' بات چیت
۶.۵۵ سامانیک چرچا
۷.۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷.۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
آج کی بات اور گیتوں بھری کہانی

۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ وگیان جگت
۹-۳۰ انگریزی بات چیت
۹-۴۵ سگم سنگیت

بدھ ۱۰ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو 'کشمیری سنتوں کی وانی'
تقریر از کرشنا وسینا
۷-۱۰ کرناٹک سنگیت
۷-۴۰ جیون جیوتی
'سنت ایکارام'
تقریر از اوشا ونڈے
۷-۵۵ سمجھنے کی بات
۸-۳۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ امر بھارتی
سنسکرت کویتا پاٹھ
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت
شام
۵- جمایا نگی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'کسان اور تلک' تقریر
۵-۳۰ کلوی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'گرامین وکاس' تقریر
۶-۱۵ دیہی خواتین کیلئے
'چاچی' سلسلہ وار ناٹک - لوک گیت
۶-۵۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
کام کاج کی باتیں
خطوں کے جواب، فرمائشی گیت
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ جھلکی
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر
نئی فلموں سے گیت

جمعرات ۱۱ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو
'صوفی وانی' از ڈاکٹر ایم کے جے بیگ
۷-۴۰ دلیش گان
۸-۳۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ ریڈیو ڈاکٹر: بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار
شام
۵-۰۰ کنزی پروگرام
خبریں، لوک کتھا، گیت
'جانوروں کی دیکھ بھال' تقریر
۵-۳۵ چومنو پروگرام
۶-۰۰ اس ماس کا گیت
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں، لوک گیت،
وگیان کی باتیں
۶-۵۵ پہاڑی دھن
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا پتر ملا
۹-۳۰ صحیر
۱۰- کلاسیکی موسیقی

جمعہ ۱۲ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو
'ویدوں سے' تقریر از دواکر دت
۷-۱۰ پیار تھا سچا
۷-۴۵ ترنگ
کمیر بھن از اچھر سنگھ بیار
۸-۳۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل
شام
۵- لاہول سپتی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'گندم کی دیکھ بھال اور ضروری کام کاج' تقریر
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب اور
فرمائشی لوک گیت
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'جن جاتیہ علاقہ میں وکاس' تقریر
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۱۵ سماچار درشن
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ 'کیا تبدیلی ضروری ہے؟ تعلیم میں'
تقریر از کے پی پانڈے
۹-۳۰ 'کریالہ' پہاڑی لوک ناٹک
۱۰-۰۵ من بھاوں
پرانی فلموں سے فرمائشی گیت

ہفتہ ۱۳ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو
'گیتا سے' از کیشو شرما
۶-۴۰ گیت
۷-۲ دلیش گان
۹-۰۵ رس دھارا
شام
۵- جمایا نگی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'چھوٹے کنبے کے فائدے اور وکاس کارنہ'
تقریر
۵-۳۰ سرموری پروگرام
خبریں، لوک گیت
'چھترپتی شواجی' تقریر
خطوں کے جواب
۶-۱۵ ملاسیوری پروگرام
خبریں، لوک گیت
'میری رائے میں پریوار' تقریر
ڈرامہ
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ فلمی موسیقی

اتوار ۱۴ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو
'رامائن سے' تقریر از ڈاکٹر ابھی بدھو
۷-۴۰ اس ماس کا گیت
۸-۳۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۰۵ پہاڑی دھن
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱۰-۰۰ یووا وانی
۱۱-۰۰ ہندی ڈرامہ
دوپہر
۱۲-۰۰ غزلیں
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے
گیت، گھر سنسار
نوکری کیوں؟ بات چیت
شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، خطوں کے جواب اور
فرمائشی لوک گیت
۵-۳۰ کلوی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'گاؤں کی صفائی' تقریر
۶-۰۰ پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'بات ہماری آپ کی' ڈرامہ
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۵ خاندان کی بہبودی کا پروگرام
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ 'میری لائبریری سے'
تقریر از رمیندر ناتھ دھیمان
۹-۳۰ گیت پہاڑاں رے
فرمائشی پہاڑی گیتوں کا پروگرام

پیر ۱۵ جون

صبح
۶-۳۰ گیان وندو
'اپنشدوں سے' از ڈاکٹر نرمل منی اپادھیائے
۷-۴۰ جیون جیوتی
تقریر از کھیم راج گپتا
۸-۳۰ سندیش
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا
'ہندی ساہتیہ کے امر پاتر' تقریر
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت
شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں، لوک گیت
'میری کلپنا میں پریوار' تقریر
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام
خبریں، لوک گیت اور

(باقی ص ۵۰ پر)

بھوپال، رائپور، گوالیار، جبلپور

بھوپال الف ۲۰۰.۲۰ میٹر ۱۴۸۵ کلوہرٹز   بھوپال ب ۲۲۴.۲۳ میٹر ۱۳۴۲ کلوہرٹز

صبح ۵-۴۵ سے ۵-۵۵، ۱۰۰۰ ۴۸۶۹ کلوہرٹز

صبح ۷-۳۰ سے ۹-۰۳ ۹-۴۵

صبح ۹-۵۵ سے ۱۵-۵ ۴۵-۵ شام ۱۰۰۰ کلوہرٹز

شام ۵-۳۰ سے ۱۱-۰۰ رات ۵۱۳۳ کلوہرٹز

رائے پور ۱۸.۷۶ میٹر ۹۸۰ کلوہرٹز   گوالیار ۲۱۵.۹۱ میٹر ۱۳۹۰ کلوہرٹز   جبلپور ۲۵۴.۲۲ میٹر ۱۱۷۹ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۵، ۵۰-۹ (پرادیشک سماچار) دوپہر ۵-۱، ۲-۲، ۲۵-۲ شام ۶-۰، رات ۴۵-۸

۱۱-۵ (صرف جمعے کو)

انگریزی میں خبریں صبح ۱-۰۸، ۱۰-۰۰، دوپہر ۱۲-۰۰، ۱-۰۰ شام ۶-۰۰

رات ۹-۰۰، ۱۱-۰۰ صرف جمعے کو)

پیر یکم جون

صبح

۸ - ۳۰ نثار حسین خاں: خیال جھنجیار

دوپہر

۱ - ۱۰ درپن خطوط پر مبنی پروگرام

۱ - ۴۰ ہری پرشاد چورسیا: بانسری

شام

۵ - ۳۰ یو وادانی: ترنوں کی پسند

۱۰ - ۰۰ ہری پرشاد چورسیا بانسری

۱۰ - ۳۰ نثار حسین خاں: خیال مارو بہاگ

منگل ۲ جون

صبح

۷ - ۳۰ اپ شاستریہ سنگیت: کمل سنگھ

۸ - ۳۰ اردو پروگرام آئینہ میں مباحثہ انسان خواہشوں کے جنگل میں
شرکا: کرنل محبوب،
منظور احتشام، اختر علی خاں

۹ - ۱۰ اسماعیل دادو خاں: طبلہ وادن

دوپہر

۱ - ۳۰ کاویہ دھارا: وشو کانت پاٹھک

شام

۵ - ۳۰ یو وادانی: وودھ پروگرام
آج کے کلاکار

۸ - ۰۰ یگ بودھ

۸ - ۱۵ ہندی تقریر: آدیواسیوں کے

ادھیکاروں کی رکشا۔ دنے تیواری

۱۰ - ۰۰ ساپتاہک سنگیت سبھا
راجیندر پرستا

بدھ ۳ جون

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: سوہن دھر

۸ - ۳۰ رحمت علی خاں: سرود
طبلہ پر سنگت: کرن دیش پانڈے

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

۱ - ۳۰ سوہن دھر: سگم سنگیت

۱ - ۴۰ ایس۔ ایس۔ کوروار: خیال

رات

۸ - ۰۰ ساہتیک کاویہ پاٹھ: شلبھ
شری رام سنگھ

۹ - ۳۰ نزنگ: بلی راستہ کاٹ گئی
چندرواس دوبے

۱۰ - ۰۰ ایس۔ ایس کوروار: خیال

۱۰ - ۳۰ رحمت علی خاں: سرود
طبلہ پر سنگت: کرن دیش پانڈے

جمعرات ۴ جون

صبح

۸ - ۲۰ بلونت پورانک: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ بسوراج راجگرو: خیال

۹ - ۱۰ کاویہ پاٹھ: رمادو بے

دوپہر

۱ - ۳۰ بلونت پورانک: سگم سنگیت

۱ - ۴۰ علی اکبر خاں: سرود

رات

۷ - ۱۵ چوپال: گرام لکشمی
دیہی عورتوں کا پروگرام

۸ - ۰۰ ہندی تقریر: کھجوراہو اور
ودیشک پریٹک: راجندر تیواری

۱۰ - ۳۰ بسوراج راجگرو: ٹھمری

جمعہ ۵ جون

صبح

۸ - ۲۰ میناکو کھٹنکر: سگم سنگیت

۸ - ۳۰ ایم ارگوتم: خیال آنند بھیرو

۹ - ۱۰ نئی رچنا: رادھے لال وجدالی

دوپہر

۱ - ۳۰ سگم سنگیت: میناکو کھٹنکر

۱ - ۴۰ ایم ارگوتم: خیال

رات

۸ - ۰۰ اردو پروگرام کہکشاں
نئی سمتیں: سائنسی پروگرام
مولانا آزاد کالج اور سائنسی تحقیقات
بات چیت ارڈاکٹر متین احمد
اور اقبال مجید

ہفتہ ۶ جون

صبح

۸ - ۳۰ اور دوپہر ۱-۳۰
اردو وکیل: وائلن

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

رات

۷ - ۱۵ چوپال: دیہی بچوں کے پروگرام
کونیل کے ساتھ

۷ - ۴۵ کھلا آکاش: کہانی: مایاستر
کاویہ پاٹھ: چندر پرکاش ورما

اتوار ۷ جون

صبح

۸ - ۲۰ بال سبھا

۹ - ۱۵ سندھی پروگرام

۱۰ - ۲۰ نیاز احمد فیاض احمد: بیگل گائن
خیال ٹھمری، ملت

دوپہر

۲ - ۲۰ پترکھیں لوک گیت سنیں

رات

۸ - ۳۰ ہمارا گھر: دھارا وایک پریوار

۹ - ۳۰ پرتی شودھ: ناٹک، سنتوش چوہے

پیر ۸ جون

صبح

۸ - ۲۰ سگم سنگیت: سنندا رسبد

۸ - ۳۰ پنالال کوشٹھی
ستار پر اساوری

دوپہر

۱ - ۱۰ درپن خطوط پر مبنی پروگرام

۱ - ۴۰ جتیندر ابھیشیکی: خیال مارو

رات

۱۰ - ۰۰ پنالال کوشٹھی: ستار چندرکونس

منگل ۹ جون

صبح

۷ - ۳۰ اپ شاستریہ سنگیت
نرملا دیوی

۸ - ۳۰ اردو پروگرام
شعری نشست: شفیع بھار
کوثر ساگری، سعادت مادرد
حسین فتحپوری، انجم جبلپوری
کتابوں کی باتیں، ایس۔ ایم

دوپہر

۱ - ۱۰ کاویہ دھارا: ہر یجن دارج

رات

۸ - ۰۰ یگ بودھ

۸ - ۱۵ پستک سمیکشا: راجیش جوشی

بدھ ۱۰ جون

صبح

۸ - ۲۰ کے سیتا وسنتا لکشمی
سگم سنگیت
چنتامنی گرتر ے: خیال

دوپہر

۱۲ - ۳۰ مہلا سبھا

۱ - ۳۰ کے سیتا وسنتا لکشمی
سگم سنگیت

۱ - ۴۰ نیرادوبے: ستار گوڑ سارنگ

رات

۸ - ۰۰ ساہتیک کہانی: شانی

اردو سروس

اسلا ور' الف' ۴۶۲۱۹ میٹر ۶۴۸ کلو ہرٹز
انلا ور' ب' ۱۸۹۰۳ میٹر ۱۵۸۴ کلو ہرٹز

پیر یکم جون

صبح

۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
پریتھی پال سنگھ کانگ : شبد

۳۰ - ۸ اور رات ۰۰ - ۱۰
ایس - ایم - تا بے
شاستریہ گائن

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
رینش تاگڑے
وائلن پر بھٹیار (صبح) اور دھن

رات

۱۰ - ۹ وگیان جگت

منگل ۲ر جون

صبح

۵ - ۷ بھکتی گیت : ہری اوم شرن
۳۰ - ۸ آئینہ : اردو پروگرام

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
آکاش وانی وادیہ ورند
۳۰ - ۱۲ گرام لکشمی : گاؤں کی خواتین کے لئے

شام

۳۰ - ۶ سندھی لوک گیت : ندی لکھر یجا

بدھ ۳ر جون

صبح

۴۵ - ۷ نئی فلموں سے
۳۰ - ۸ ونود کمار خیال بلاسر خانی توڑی

دوپہر

۰۰ - ۲ کرامت اللہ خاں : طبلہ وادن

صبح ۱۰ - ۹ اور رات ۳۰ - ۸
برج بھوشن لال کابرہ : سرود وادن

رات

۱۰ - ۹ گھر بار
۳۰ - ۹ من بھاون

جمعرات ۴ر جون

صبح

۳۰ - ۷ دیش بھکتی گان
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
امجد حسین خاں : غزلیں

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
شرد کھرگونکر : طبلہ پر تین تال
(صبح) اور ایک تال دوپہر

دوپہر

۱۰ - ۱ ملے جلے گانے

شام

۳۰ - ۵ وشوودیالین پروگرام
ہنگلاج گڑھ کا شلپ وَیبھو
تقریر از ڈاکٹر وی - ایس - واکنکر

شام

۳۰ - ۶ لوک گیت

جمعہ ۵ر جون

صبح

۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
اشوک کمار بھارتی قوال اور ساتھی
قوالی

۱۰ - ۹ عبدالرحمٰن : سنتور وادن
راگ توڑی

دوپہر

۰۰ - ۲ اور رات ۳۰ - ۸
وسنت راؤ دیش پانڈے
شاستریہ گائن

رات

۳۰ - ۹ ایم - آر - گوتم : شاستریہ گائن

ہفتہ ۶ر جون

صبح

۴۵ - ۷ ہمارے وشوودیالیوں میں

تقریر : ایس - بی - قریشی

۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
غلام مصطفیٰ خاں : غزلیں

۳۰ - ۸ اور رات ۳۰ - ۹
سدھا ودیکر : خیال گجری توڑی
اور پورہ یادھنا شری

شام

۳۰ - ۶ لوک گیت
۱۰ - ۹ مالو درشن

اتوار ۷ر جون

صبح

۲۰ - ۸ اس ماس کا گیت
۱۵ - ۹ سندھی پروگرام

۳۰ - ۹ ترنگ : ایک ہی تھیلی کے
ایس - آر - بھنڈن
۳۰ - ۱۰ تیرا دو بے : ستار پر وسباری
کانڑا

جمعرات ۱۱ر جون

صبح

۲ - ۸ ھونیشورا ایلیہ : سگم سنگیت
۱۰ - ۹ کاویہ پاٹھ : ساوتری شکل نشا

دوپہر

۴ - ۱ ایم - وی - شولاپورکر : کلارینٹ
۲۰ - ۲ لوک گیت : پنا لال

رات

۱۵ - ۸ چوپال : گرام لکشمی
دیہی عورتوں کے پروگرام
۰ - ۸ ہندی تقریر : باربہا در اور
روپ متی : شمس الدین
۰ - ۱۰ ایم - وی - شولاپورکر اور پی بی
دیولکر : کلارینٹ اور تہنائی پر جگل بندی
۲۰ - ۱۰ اپ شاستریہ سنگیت : گرجا دیوی

جمعہ ۱۲ر جون

صبح

۲۰ - ۸ سگم سنگیت : الا بھٹا چاریہ
۱۰ - ۹ کبیر کی سمپردائے نرپیکشتا
تقریر : انیتا پانڈے

دوپہر

۴۰ - ۱ وجے راگھو راؤ : بانسری

رات

۰ - ۸ اردو پروگرام کہکشاں
شعر و نغمہ : اردو شاعری میں
مبالغہ اور نازک خیالی
از ایم منوچہ
تقریر : ڈاکٹر محمد اقبال اپنی
غزلوں میں : ممنون حسن خاں
۳۰ - ۱۰ نصیر امین الدین خاں ڈاگر
الاپ

ہفتہ ۱۳ر جون

صبح

۳۰ - ۹ دیو برت چودھری
ستار پر راگ بلاول

دوپہر

۳۰ - ۱۲ مہیلا سبھا

شام

۳۰ - ۵ یووا وانی : ترنوں کی پسند

رات

۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۱۴ر جون

صبح

۲۰ - ۸ بال سبھا
۱۵ - ۹ سندھی پروگرام

دوپہر

۴۰ - ۱ نارائن راؤ ویاس
ونائک راؤ پٹوردھن : یگل گائن

رات

۳۰ - ۸ ہمارا گھر : دھارا واہک پاریوارک
۳۰ - ۹ آہٹ : ناٹک : اشوک وشن

پیر ۱۵ر جون

صبح

۳۰ - ۸ راجہ کالے : خیال بھوپال توڑی

دوپہر

۱۰ - ۱ درپن : خطوط پر مبنی پروگرام
۴۰ - ۱ سدھ رام جادھو : سندری وادن
۲۰ - ۲ لوک گیت : میم دیوی

شام

۳۰ - ۵ یووا وانی : ترنوں کی پسند

رات

۱۵ - ۸ یہ جیون ہے
۰۰ - ۱۰ راجہ کالے : خیال یمن
۳۰ - ۱۰ سدھ رام جادھو اور ساتھی
سندری وادن

۳۰ - ۱۲ گھر پریوار
۳۰ - ۲ لوک گیت
۳۰ - ۴ الور ودھ لوک گیت
۴۵ - ۹ آپ کا پتر

پیر ۸ جون

صبح
۲۰ - ۷ دیش بھگتی گان
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
رام پرساد بسمل گیت اور غزل
۱۰ - ۹ دوپہر ۰۰ - ۲ اور رات ۳۰ - ۸
اندر لال رانا: پکھاوج وادن

رات
۱۵ - ۹ چیتن: چنے ہوئے لوک گیت

منگل ۹ جون

صبح
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
رنجنا دیگھے: بھجن اور گیت
۱۰ - ۹ اور رات ۳۰ - ۸
کا یتک کمار: ستار پر توڑی (صبح)
اور راگ کافی (رات)

دوپہر
۳۰ - ۱۲ گرام لکشمی

شام
۳۰ - ۴ ایشور بھائی دیو: سندھی گیت
۰۰ - ۸ یگ بودھ
۳۰ - ۹ ماسک شرنکھلا ناٹک

بدھ ۱۰ جون

صبح
۰۵ - ۷ بھیم سین جوشی: ابھنگ
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
بھوپانند بھٹ مہاراج: بھجن
۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
امجد علی خاں سرود وادن

رات
۳۰ - ۸ سنگھ بندھو: خیال باگیشری
۱۵ - ۹ گھر بار
۳۰ - ۹ ترنگ: مزاحیہ خاکہ

جمعرات ۱۱ جون

صبح
۲۰ - ۷ دیش بھگتی گان
۲۰ - ۸ دلراج کور: غزلیں
۳۰ - ۸ اور رات ۰۰ - ۱۰
وسندھرا کومکلی: شاستریہ سنگیت
۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲ اور رات ۴۵ - ۸
ساول راؤ کاٹے
کلارنیٹ پر گن کلی (صبح) اور
دھن (دوپہر) راگ یمن (رات)

شام
۳۰ - ۵ وشو ودیالیہ پروگرام
سنسکرت ناٹکوں میں ودوشک
تقریر: پروفیسر شری نواس رتھ
۱۵ - ۹ دویدھا

جمعہ ۱۲ جون

صبح
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
محبوب مسرت قوال اور ساتھی
قوالی
۳۰ - ۸ سوہن سنگھ: خیال کھٹ
۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
آکاشوانی وادیہ ورند

رات
۰۰ - ۸ ہندی تقریر
۱۰ - ۹ نگر اور ناگرک
۳۰ - ۹ سور سریتا: استاد امیر خاں
راگ یمن کلیان اور رام داسی ملہار

ہفتہ ۱۳ جون

صبح
۰۵ - ۷ گورو نانک کے شبد
۴۵ - ۷ اندر سبھاگ میں شاپاگتی
ودھیوں کا اثر اور وستار
تقریر: اے۔ کے۔ جھا
۳۰ - ۸ پوروی مکھرجی: خیال بھٹیار
۱۰ - ۹ اور دوپہر ۰۰ - ۲
ایس۔ بھال چندر: وینا وادن
(کرناٹک)
۱۰ - ۱ اور رات ۳۰ - ۸
استاد بڑے غلام علی خاں
ٹھمری

اتوار ۱۴ جون

صبح
۰۵ - ۷ سی رام چندر: بھجن
۴۵ - ۹ بچوں کے لئے

دوپہر
۱۰ - ۱ من بھاون

شام
۲۰ - ۴ سور مالا: سگم سنگیت
۱۵ - ۹ آپ کا پتر
۳۰ - ۹ ناٹک

پیر ۱۵ جون

صبح
۲۵ - ۷ دیش بھگتی گان
۲۰ - ۸ اور شام ۲۰ - ۶
اوم پرکاش شرما: گیت اور غزل
۱۰ - ۹ اور رات ۳۰ - ۸
موتی لال بھرودیا: ستار وادن

دوپہر
۱۰ - ۱ درپن: پریوار کلیان پروگرام

رات
۰۰ - ۸ پرادیشک سماچار درشن
۴۵ - ۹ وگیان جگت
۰۰ - ۱۰ وی۔ جی۔ رنگے
خیال مال کونس

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد: ۲/۱۹۶ میٹر - ۱۵۲۱ کلو ہرٹز   پربھنی: ۲۲۹/۹ میٹر - ۱۳۰۵ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی ۰۰-۸ صبح ۰ - شام ۴۵-۸ رات   اردو ۰۰-۸ شام ۱۰-۱۰ (اورنگ آباد سے)   انگریزی ۰۰-۸ صبح ۔ رات ۔ ۴۵-۷
مراٹھی (علاقائی خبریں) ۰۰-۷ صبح ۔ ۰۵-۶ شام (پربھنی)   مراٹھی (مرکزی خبریں) صبح ۔ دوپہر ۔   اردو ۔ دوپہر ۔ رات

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۰۳ - ۶ وندے ماترم
۲۵ - ۶ امرت دھارا
۳۰ - ۶ پروگرام کا خلاصہ (مراٹھی)
۳۵ - ۶ کسانوں کے لئے پروگرام
۰۵ - ۷ سور اگنی
۲۵ - ۸ سنگیت کا سنگم
۰۵ - ۹ اختتام

شام
۰۳ - ۵ دیہاتی اور مزدوروں کے لئے پروگرام
۰۵ - ۵ ہمیشہ کی رائے
۵۵ - ۵ روزگار سماچار
۰۰ - ۶ مقامی اعلانات
۰۱ - ۶ پروگرام کی تفصیل (مراٹھی)
۰۳ - ۶ کسانوں کے لئے پروگرام (مراٹھی)
۰۰ - ۷ آپ کا گھر آپ کا سنسار
۰۰ - ۸ دھنو گمدھ
۰۱ - ۱۱ اختتام

پیر یکم جون

صبح
۱۵ - ۷ پنالال گھوش: بانسری پر راگ
بھیرویں دھن
۳۰ - ۷ سب رنگ: اردو پروگرام

(روزانہ)

دوپہر
۳۰ - ۱۲ ہندی فلمی گیت
۰۰ - ۱ اور رات ۰۰ - ۱۰
فیاض خاں: خیال

منگل ۲ جون

صبح
۱۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰ - ۱
آشالتا کاریگر: خیال
۳۰ - ۷ سب رنگ: آپ اور ہم
خطوں کے جواب

دوپہر
۳۰ - ۱۲ ملے جلے گیت

رات
۰۰ - ۱۰ بانسری وادن
از راجیشور پرسنا
منگل شب کی محفل موسیقی

بدھ ۳ جون

صبح
۱۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰ - ۱
سندری وادن
از ماروتی ناگپد جادھو
۴۰ - ۸ سدھیشوری دیوی: ٹھمری دادرا

دوپہر
۳۰ - ۱۲ مراٹھی فلمی گیت

رات

۹-۳۰ پراگ: مراٹھی میں ادبی میگزین پروگرام

جمعرات ۴ جون

صبح

۸-۳۰ د بے راگھوراؤ: بانسری وادن

دوپہر

۱۲-۳۰ ہندی فلمی گانے

۱-۰۰ رومیش سامنت: طبلہ وادن

۱-۲۰ سردار خاں: سارنگی وادن

رات

۸-۱۵ دھونی چتر (نیوز ریل)

جمعہ ۵ جون

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

شام

۶-۳۰ مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کا پروگرام

۱۰-۰۰ ملک ارجن منصور خیال ست گوری

ہفتہ ۶ جون

صبح

۷-۱۵ لوک سنگیت

دوپہر

۱-۰۰ پنڈت پلسکر: خیال

رات

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۷ جون

صبح

۷-۱۵ اور رات ۱۰-۰۰ بے چکرورتی: خیال

۹-۰۵ مراٹھی میں بچوں کا پروگرام

۹-۴۰ ہندی پروگرام

دوپہر

۱-۰۰ مراٹھی میں خواتین کا پروگرام

رات

۸-۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب

۹-۲۰ آپلی آوڑ مراٹھی فرمائشی گیت

پیر ۸ جون

صبح

۷-۱۵ اوما شنکر شکلا: ستار وادن

دوپہر

۱۲-۳۰ ہندی فلمی گانے

۱-۰۰ میرا بنرجی: خیال

شام

۶-۱۵ لوک سنگیت

۱۰-۰۰ رکما سین گپتا: خیال

منگل ۹ جون

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۰۰ چترا ریکھا دیش مکھ: خیال

دوپہر

۱۲-۳۰ مراٹھی میں ملے جلے گیت

رات

۸-۱۵ ڈاکٹر این۔ جی۔ نندا پورکر مراٹھی تقریر، از گنیش ہاؤ تھتے

بدھ ۱۰ جون

صبح

۷-۱۵ سدھورام کرشنا: وائلن وادن

۸-۳۰ کنن اور رسولن بائی: ٹھمری، دادرا

دوپہر

۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گیت

۱-۰۰ نیاز احمد اور فیاض احمد خیال اور ٹھمری

رات

۹-۳۰ مراٹھی میں مباحثہ

۱۰-۰۰ مراٹھی فرمائشی گیت

جمعرات ۱۱ جون

صبح

۷-۱۵ اور دوپہر ۱-۰۰ جتیندر ابھی شیکھی: سبدھ سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ہندی فلمی گیت

رات

۱۰-۰۰ کمترا لہری: ستار وادن

جمعہ ۱۲ جون

صبح

۷-۱۵ گاندھی وندنا

دوپہر

۱۲-۳۰ مراٹھی فلمی گیت

۱-۰۰ محمد رشید اور محمد سعید بندھو: خیال

شام

۶-۳۰ کام گار جگت مراٹھی میں صنعتی مزدوروں کا پروگرام

۹-۳۰ مراٹھی میں ناٹک

ہفتہ ۱۳ جون

صبح

۸-۳۰ شورشپ

دوپہر

۱۲-۳۰ رنگ محفل عبدالرشید کی گائی ہوئی غزلیں

۱-۰۰ سلامت علی، نزاکت علی توڑی اور ٹھمری

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

بمبئی

بمبئی الف-۲۸۰.۴ میٹر ۱۰۴۴ کلو ہرٹز   بمبئی ب-۵۲۷.۶ میٹر ۵۵۸ کلو ہرٹز

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

بمبئی الف

صبح

۶-۵۵ وندے ماترم

۷-۰۰ منگل دھونی

۷-۰۵ ارپیتا

۷-۱۵ موسم کا حال

پروگرام کا اعلان

سوامی سنگیت

۷-۵۵ ملکی چلتی ہندوستانی موسیقی

۸-۰۵ [illegible]

۹-۰۵ خصوصی اعلان

۹-۳۰ اختتام

[illegible]

۱۲-۰۵ گیت گنگا

۲-۰۳ موسم کی خبریں

۲-۰۰ سیورشن سروس

۵-۰۵ ڈیلی اوڈ شپ

۵-۵۵ خصوصی اعلان و آغاز پروگرام

شام

۶-۰۰ مقامی خبریں

۶-۱۵ کورس

۶-۵۰ ہم اردو

۸-۱۵ سماچار درشن

۸-۲۵ سماچاروں سے

۹-۱۵ اسپیاٹ لائٹ

۱-۰۰ موسم کی خبریں

۱۱-۰۰ اختتام

بمبئی ب

صبح

۵-۵۵ وندے ماترم منگل دھونی

۶-۰۰ منگل پربھات

۷-۲۵ کاریہ کرم روپ ریکھا

۸-۱۵ ضلع وار تا شر

۸-۳۰ کوکنی پروگرام

۸-۴۵ کولاپیس

۱-۲۰ اختتام

۲-۱۱ کلاکار ساتھی

۳-۲۰ [illegible]

دوپہر

۱۲-۱۴ ہولا سرائی وارتا پتر

۲-۰۵ اختتام

شام

۶-۰۰ مقامی اعلان موسم کا حال

۶-۱۵ کمرشیل بیورا سروس (انگریزی)

۶-۳۰ کامگار سبھا

۷-۱ [illegible]

۸-۱۵ کوکنی پروگرام

۸-۲۵ دلیش درشن

۸-۳۵ کولا ریبی

۱-۱۱ [illegible]

۱۱-۱۱ اختتام

اتوار ۱۴ جون

صبح

۹-۰۵ بچوں کا پروگرام (مراٹھی)

۹-۳۰ ہندی پروگرام

دوپہر

۱-۰۰ خواتین کا پروگرام (مراٹھی)

رات

۸-۱۵ خطوط کے جواب (مراٹھی)

۹-۳۰ مراٹھی میں فرمائشی گیتوں کا پروگرام

پیر ۱۵ جون

صبح

۷-۱۵ ایم۔ راجم: وائلن وادن

دوپہر

۱۲-۳۰ فلمی گیت

۱-۰۰ کشوری امونکر: خیال

۶-۱۵ لوک سنگیت

قلمکار حضرات

اپنی تخلیقات براہ کرم ہمیں اشاعت کے لیے ارسال نہ کریں "آواز" میں صرف وہی تخلیقات شائع کی جاتی ہیں جو نشریہ کے بعد ہمیں ریڈیو اسٹیشنوں سے موصول ہوتی ہیں۔

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور (الف) ۱۲۰۳۰۲ میٹر ۲۰۶ء۱ — جے پور (ب) ۴۱۰۰۳۴ میٹر ۷۳۲ء۹ کلوہرٹز
اجمیر ۲۹۰۰۵۴ء۲ میٹر ۲۰۳۰ کلوہرٹز — بیکانیر ۲۵۱ء۱ میٹر ۱۲۶۰ کلوہرٹز
اودے پور ۲۶۶۰۶ میٹر ۱۱۲۵ کلوہرٹز، جودھپور ۶۰۷ء۵۹ میٹر ۵۳۱ کلوہرٹز ۲۰۰ء۵ میٹر ۱۴۹۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں صبح ۰۰-۸، دوپہر ۲۰-۱، ۴۲-۲، شام ۰۵-۶
رات ۴۵-۸ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار) ۰۰-۱۱
انگریزی میں خبریں صبح ۰۱-۸، دوپہر ۰۰-۱۲ (صرف اتوار) ۱۰-۱، ۲۰-۲، شام ۰۰-۶
رات ۰۰-۹ (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۰۰-۱۱) بجے
صوبائی خبریں: ہندی، صبح ۴۵-۷، شام ۵۰-۶ (راجستھانی) شام ۱۵-۷
سندھی میں خبریں صبح ۲۰-۸، شام ۱۵-۱۰
سنسکرت میں خبریں صبح ۰۰-۰۰، شام ۱۰-۱۰، ہندی میں سماچار پتر صبح ۰۰-۹

پیر یکم جون

صبح

۳۵-۶ وندنا (روزانہ)
۳۰-۷ برہمانند گوسوامی: خیال و بھاگ
۲۰-۸ ہری اوم ورما: لوک گیت
۳۰-۸ صادق حسین: غزلیں
۲۰-۹ صلاح الدین احمد
گیت اور نظم

دوپہر

۱۰-۱ شاستریہ سنگیت
۳۰-۱ لوک گیت

شام

۰۵-۵ یووا وانی
۲۵-۶ لوک دھن
۲۵-۷ ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ کرشکوں کیلئے
۰۰-۸ کھلا آکاش
بولتی عمارتیں 'ڈھائی دن کا جھونپڑا'
تحریر: راج چترویدی
۱۵-۸ راجستھلی
'راجستھان میں بجلی اتپادن'
راجستھانی میں تقریر از اتم راج موہنوت
۲۵-۹ گیت
۰۰-۱۰ پیر شب کی محفل موسیقی
برہمانند گوسوامی: خیال میاں ملہار
عبدالحلیم جعفر خاں: ستار پر جے جے ونتی

منگل ۲ جون

صبح

۳۵-۶ وندنا
۱۰-۷ کرساں ری بات (روزانہ)
۳۰-۷ محبوب خاں: سارنگی وادن
۳۰-۸ راجستھلی
باتاں ری پھلواری
راجستھانی کہانی از ڈاکٹر راگھویر پرکاش
۰۰-۹ ستری نارائن، لوک گیت
۲۰-۹ ارملا کھنہ، گیت

دوپہر

۱۰-۱ سہیلیاں ری باڑی
۴۰-۱ وجے کماری شرما، لوک گیت
۵۰-۱ کرشی لوک اور موسم

شام

۵-۵ یووا وانی
۲۵-۶ 'کھیتی اور گھر' تقریر
۳۵-۶ وجے کماری شرما: لوک گیت
۴۵-۶ ارملا کھنہ، گیت، بھجن
۲۵-۷ ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ کرشکوں کیلئے
۰۰-۸ کھلا آکاش
راجستھان کی مشہور جھیلیں 'راج سمند'
تحریر: آر آر تیواری
۱۵-۸ راجستھان، ودیشی اتہاس کاروں کی درشٹی میں' ڈاکٹر سی پی شیلوتی'
تقریر از وجے شنکر سریواستو
۱۵-۹ ملے جلے گانے
۳۰-۹ سندھی پروگرام
تنہاجی چٹھی ملی
راجندر پرسنا: بانسری

بدھ ۳ جون

صبح

۳۰-۷ ہیم لتا ورما: خیال
۲۰-۸ پیریل
شری ووپن منی: ہندی کاویہ پاٹھ
۳۰-۸ مکند لال نکرا: گیت
۱۰-۹ احمد خاں: لوک گیت
۲۰-۹ رادھا کشن داس: بھجن

دوپہر

۱۰-۱ شاستریہ سنگیت
۳۰-۱ مادھوری تھاپر، لوک سنگیت
۵۰-۱ کرشی لوک اور موسم

شام

۰۵-۵ یووا وانی
۲۵-۶ لوک دھن
۲۵-۷ ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ کرشکوں کیلئے
۰۰-۸ کھلا آکاش
وٹامن کی کمی سے ہونے والے روگ
'رکیٹس' تقریر از وی کے جین
۳۰-۹ 'بند کمرے کی اوس' ناٹک
تحریر۔ ممتاز شکیب
۲-۱۰ رادھا کشن داس: بھگتی سنگیت
۳۰-۱۰ کرشن کمار دہلوی، لوک گیت
۴۵-۱۰ مکند لال نکرہ: غزلیں

جمعرات ۴ جون

صبح

۳۰-۰ شاستریہ سنگیت
۵-۷ دیووانی
جیلن لال شاستری
سنسکرت کاویہ پاٹھ
۳-۸ سبد سنگیت
۱۰-۹، دوپہر ۳۰-۱
شکنتلا شرما، لوک گیت
۲-۹، شام ۵۰-۶
ایکشا بین بارکر، گیت، غزل
۱۰-۱ مہلا جگت

شام

۰۵-۵ یووا وانی
۲۵-۶ لوک دھارا
۲۵-۷ ضلع کی چٹھی
۳۰-۷ کرشکوں کیلئے
۰۰-۸ کھلا آکاش، گھر میں وگیان
'مصالحہ پیسنے اور کپڑے دھونے کی مشینیں'
تحریر: جتیندر شرما
۱۵-۸ راجستھلی
'پردوسن روپریت آر آیاں ری دیا'
تقریر از ڈاکٹر دھن راج چودھری
۱۵-۹ گیت
۳۰-۹ آسام کے بیہو گیت

جمعہ ۵ جون

۳۰-۷ اوما شنکر مشر: ستار پر سندھو بھیرویں
۳-۸ شانتی ہیرا سد۔ غزل
۱۰-۹ رتن کنور گہلوت: لوک گیت
۲۰-۹، شام ۴۵-۶
محمد سعید صابری و ساتھی قوالی

دوپہر

۱۰-۱ شاستریہ سنگیت
۳-۱ کسم اوجھا: لوک گیت
۵-۱ کرشی لوک

شام

۰۵-۵ یووا وانی
۲۵-۶ نثار حسین خاں: ترانہ جھنجھوٹی
۲۵-۷ ضلع کی چٹھی
۲-۷ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۰۰-۸ کھلا آکاش
آپ نے پوچھا تھا
۱۵-۹ ملے جلے گانے
۳-۹ ناٹک
۰۰-۱۰ راجستھانی فرمائشی گیت
۲-۱۰ اوما شنکر مشرا: ستار پر بھاروبہارا

ہفتہ ۶ جون

صبح

۳۰-۷ شبیر حسین: ٹھمری، دادرا
۲۰-۸ یشولتا چودھری، لوک گیت
۳۰-۸ 'پڑھا گنا' ہندی تقریر از شری کرشن کلنت
۱۰-۹ لوک گیت
۲۰-۹ سگم سنگیت

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۲۰ دینا ناتھ ڈانگی : لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال : سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸- 'کہکشاں' اردو پروگرام
'منشی درگا سہائے سرور'
تقریر از شوکت علی خاں
کلام شاعر
'وکیل' اطہر حسین انصاری
۸-۱۵ 'اپنے ہی آئینے میں' ہندی تقریر
۹-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۷ جون

صبح
۷-۱۰ دیش بھکتی گان اور موسم
۷-۳۰ ششی موہن بھٹ : ستار وادن
۸-۳۰ سوَر گنگا
۹-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام
اس ماس کا گیت
'کرنی کا پھل' کہانی از ڈاکٹر کیش راگھو
بال کلاکار : دھنشام پرشاد
سنستھا کا پروگرام
ودیا دھار گنگوتری بازار جے پور
۱۰۰ سندھی پروگرام
فلمی اور غیر فلمی ریکارڈ
دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت
کاریہ شیل مہلاؤں کیلئے
۱۲-۳۰ 'ادھورا رہ گیا' ناٹک
تحریر : یشونت کوٹھاری
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ راجستھانی فرمائشی پروگرام
۷-۲۵ گیت
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'آپ اور آپکا دل'
تقریر از ڈاکٹر جی سی شرما
۹-۱۵ پترلا : سامعین کے خطوں کے جواب

۱۰-۰۰ 'بھاونا'
ڈاکٹر مدن لال ڈانگا : کویتا پاٹھ
پستک سمیکشا : ڈاکٹر موہن چند سیٹھیا
۱۰-۳۰ ششی موہن بھٹ : ستار وادن

پیر ۸ جون

صبح
۷-۳۰ جگدیش پرشاد پنڈت
خیال للت اور امری بھیروی
۸-۲۰ گوری دیوی : لوک گیت
۸-۳۰ ، ۹-۲۰ ، شام ۶-۴۵
محمد حسین : غزلیں
۹-۱۰ ، دوپہر ۱-۳۰
لوک گیت
دوپہر
۱۲-۳۰ راجستھانی گیت
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ لکشمی نارائن پنوار : پکھاوج پر دھمار
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش : بولتی ماٹیں
'کھل گڈھ' تقریر از سہناتی ورما
۸-۱۵ راجستھلی : ادھورو سپنارو
آل جال رے موہنہ
تقریر از لکشمی کماری چونڈاوت
۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ پیر شب کی محفل موسیقی
جگدیش پرشاد پنڈت : خیال
امجد علی خاں : سرود پر باگیشری

منگل ۹ جون

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۳۰ راجستھلی : کاویہ مالک
ارجن سنگھ شیخاوت : کاویہ پاٹھ
۹-۱۰ فقلو خاں : لوک گیت
۹-۲۰ راجو بھٹ : گیت
دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۳۰ بال مکند شرما : لوک گیت

۱-۵۰ کرشی لوک - موسم
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ 'کھیتی اور گھر' تقریر
۶-۳۵ بال مکند شرما : لوک سنگیت
۶-۴۵ راجو بھٹ : گیت اور غزلیں
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش :
راجستھان کی مشہور جھیلیں 'جے سمند'
تحریر : ایم ۔ اے ۔ اعجاز نجا
۸-۱۵ ہندی تقریر 'گتی مان راجستھان'
'تندرستی' ڈاکٹر بی ایم شرما
۹-۲۰ سندھی پروگرام
ہندی ناٹک کا سندھی عکس
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
رام نریش شرما : گائن

بدھ ۱۰ جون

صبح
۷-۲۰ امیر محمد : طبلہ پر سواری اور جھپ تال
۸-۲۰ پریل
ترتھو راج : ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰ ، رات ۸-۴۵
شانتی ورما : گیت/غزل
۹-۱۰ چھوٹی بانو لوک گیت
۹-۲۰ گوپال لال بوہرا بھجن
دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ نند لال گندھرو ، لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
وٹامن کی کمی سے ہونیوالے روگ 'سکروی'
تحریر : ڈاکٹر نیتا سنہا
۹-۳۰ 'بند دروازہ' ناٹک
مول چاپالی اچھوتا پریتم
روپانتر : پی پی دکشت بنگ
۱۰-۰۰ گوپال لال بوہرا بھگتی سنگیت
۱۰-۳۰ بہاری کھٹک : لوک گیت

جمعرات ۱۱ جون

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۷-۵۰ یووادانی : کتھا گمدری
سنسکرت کہانی از شیو ساگر ترپاٹھی
۸-۳۰ سبد سنگیت
۹-۱۰ ، دوپہر ۱-۳۰
نصیرن بانو : لوک گیت
۹-۲۰ اپنا رائے : بھجن
دوپہر
۱-۱
۱-۱۰ مہیلا جگت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم
شام
۵-۰۵ یووادانی
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۳۵ 'نرمان کے سور' ڈاکومینٹری فیچر
۶-۵۰ اپنا رائے : بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
گھر میں وگیان 'فاؤنٹین پین و بال پین'
تحریر : سنتوش کمار
۸-۱۵ راجستھلی : رچنا سانی
تحریر : ممی مدھوکر
۹-۱۵ گیت
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان
۱۰-۰۰ آپکی پسند ، کوی گوشٹھی

جمعہ ۱۲ جون

صبح
۷-۳۰ ، شام ۶-۲۵ ، رات ۱۰-۳۰
راجیش کماری ہتو : خیال
کمسکرنی / یمن / جے جے ونتی
۸-۳۰ ، ۹-۲۰ ، شام ۶-۴۵
احمد حسین : غزلیں
۹-۱۰ کلیان پارٹی ، لوک گیت
دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ رماکانت بوہرا : لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک
شام
۵-۰۵ یووادانی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

(حصہ III)
مشاعرہ (اردو میں مشاعرہ
حصہ V
میاں، زندگی میوں کار
(مشہور شخصیات کے ساتھ
ان کی زندگی اور فن کے بارے
میں گفتگو (حصہ I)
بزم سامعین (کشمیری)
حصہ II
محفل (مشہور شخصیات کے
ساتھ ان کی زندگی اور فن کے

بارے میں گفتگو (اردو)
(حصہ III)
بزم سامعین (اردو حصہ IV
سنگیت رس (موسیقی کا پروگرام)
حصہ V
۱ - ۰۰ آپ کی فرمائش سامعین کی
پسند پر فلمی گانے (صرف اتوار کو)
مدہ یوشہ مال (موسیقی کا پروگرام
جمعرات III
محفل موسیقی (جمعہ I)
اسپورٹس میگزین (جمعہ II)

گاشہ تارکھ (مشہور کشمیری
شاعر پر فیچر) جمعہ III
داستاں (جمعہ IV، V)
یادتھ (کشمیری میں ڈاکٹش)
ہفتہ II
امرسنگیت ہفتہ IV
کورس گانے ہفتہ V
۳ - ۱ بزم قوالی ہر جمعرات کو
شہر صدا (سامعین کی
فرمائش پر غیر فلمی گانے
(ہر ہفتہ کو)

پیر یکم جون

صبح

۵ - ۷ آشاکول : غزلیں

۰۰ - ۸ محمد یعقوب : غزلیں

۵ - ۹ ریڈیو ڈائری - گیت اور غزل

۱۰ - ۹ محمد یعقوب ، گیت ، غزل

دوپہر

۴۰ - ۱۲ آشاکول اور محمد یعقوب
غزلیں

۳ - ۲ پریم ناتھ چھٹو : ستاروادن

۳ - ۴ عبدالرحمن خاں اور آشاکول
غزلیں

رات

۳ - ۸ 'سونتہ ولور'
موسیقی کا پروگرام

۴۵ - ۸ اردو بات چیت

۳ - ۹ 'سیاہ ستری سند آخری سفر'
مدرا راکشس کے ہندی کھیل
'کالے سورج کی شیوو یاترا' کا
کشمیری عکس

منگل ۲ جون

صبح

۰۵ - ۷ ، دوپہر ۰۵ - ۲
غلام قادر وانی : غزلیں

۰۰ - ۸ شمیمہ دیو : غزلیں

۲۰ - ۸ پنجابی پروگرام

۵ - ۹ میزان
ادبی اصناف پر فکر و نظر کا پروگرام

۲۰ - ۱۱ غلام محمد قالین بفت اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام

۴۰ - ۷ شمیمہ دیو ، نغمہ

۴۵ - ۸ 'سام نوہ سترہ' ، قسط ۳
عبدالاحد نادم سندی نعت

کشمیری میں تقریر از جی این فراق

۳۰ - ۹ 'حسن ماضی'

۰۰ - ۱۰ تو ہنز فرمائش

بدھ ۳ جون

صبح

۰۵ - ۷ ، دوپہر ۴۰ - ۲
راج بیگم ، غزلیں

۰۰ - ۸ احمد حسین محمد حسین : غزلیں

۲۰ - ۸ 'شش رنگ' ریڈیو ڈائجسٹ

۱۰ - ۹ احمد حسین ، محمد حسین
گیت اور غزل

دوپہر

۳۰ - ۲ کمار گندھرو : گائن

۳۰ - ۴ غلام محمد راہ اور راج بیگم
غزلیں

رات

۴۵ - ۸ خط کیلئے شکریہ

۳۰ - ۹ 'منظر' سرینگر سے نشر

۰۰ - ۱۰ آپ کی فرمائش

جمعرات ۴ جون

صبح

۰۵ - ۷ آرتی تکو ، غزلیں

۰۰ - ۸ محی الدین خاں : غزلیں

۱۰ - ۹ اوشا تندن ، محی الدین خاں
غزل اور گیت

۳۰ - ۱۱ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۱۵ - ۲ کے کے جالا ، غزلیں

شام

۳۰ - ۷ آرتی تکو : غزل

۴۵ - ۸ کھیلوں کی دنیا
تحریر و پیشکش : مشتاق بوچھ

۳۰ - ۹ پرادیشک سنگیت
(دہلی سے ریلے)

۳۰ - ۱۰ داستان

جمعہ ۵ جون

صبح

۰۵ - ۷ جلال گیلانی ، غزلیں

۱۵ - ۷ گاندھی کتھا

۰۰ - ۸ نیلم ساہنی : غزلیں

۲۰ - ۸ گھرباہ حاطرہ

۱۰ - ۹ نیلم ساہنی ، گیت و غزل

دوپہر

۱۵ - ۲ جلال گیلانی اور عبدالاحد پرے
غزلیں

۰۰ - ۴ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام

۴ - ۷ جگجیت سنگھ : غزل

۳ - ۹ 'پریس کی اجارہ داری کا مسئلہ'
اردو مباحثہ
شرکا : محمد سعید ملک ، بخشی غلام علی
نندہ لال واتل

۰۰ - ۱۰ محفل موسیقی

ہفتہ ۶ جون

صبح

۰۵ - ۷ نسیم اختر : غزلیں

۳۰ - ۷ لوکہ باتھ

۳۵ - ۷ سازینہ

۰۰ - ۸ جمیل احمد اور اقبال بانو
غزلیں

۲۵ - ۸ 'پروہ' (کشمیری)
'ویدارانی - کشیو ہنز مشہور زنانہ بادشاہ'
تقریر از جے این گسدھار

۱۰ - ۹ جمیل احمد اور اقبال بانو
گیت اور غزل

۳ - ۱۱ ، ۳۰ - ۳
کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۳ - ۱۲ نسیم اختر اور جمیل احمد
غزلیں

شام

۴ - ۷ اقبال بانو : غزل

۴۵ - ۸ 'کنڈلنی یوگا' انگریزی تقریر
از گوپی کرشنا

اتوار ۷ جون

صبح

۵ - ۷ غلام حسن صوفی
غزلیں

۰۰ - ۸ طلعت عزیز ، غزلیں

۲۰ - ۸ گھرانوں کیلئے (اردو)

۱۰ - ۹ طلعت عزیز
گیت اور غزل

۰۰ - ۱۰ ریڈیو نیوز ریل

۱۵ - ۱۰ 'ہونہار' (اردو)
بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام

۰۰ - ۱۱ 'ثقافت'
کشمیری میں ادبی پروگرام

دوپہر

۴۰ - ۱۲ 'پراگ'
ہندی نظموں کی تشریح

۱۵ - ۲ ساز اور آواز

۳۰ - ۲ 'گلستاں' یووا وانی سے انتخاب

شام

۴ - ۷ غلام حسن صوفی ، غزل

۳۰ - ۹ 'تو جتھ زوز لکان' قسط ۳
سلسلہ وار کشمیری فیچر
تحریر : علی محمد لون

پیر ۸ جون

صبح

۰۵ - ۷ سونیا کول ، غزل

۰۰ - ۸ مہدی حسن : غزلیں

۱۰ - ۹ دلراج کور ، گیت اور غزل

دوپہر

۰۰ - ۱۲ اسکول براڈکاسٹ
چوتھی اور پانچویں جماعت کے طلبا کیلئے
اردو پروگرام

۱۵ - ۱۲ 'ٹیچرز فورم'

۴۰ - ۱۲ ایم کے رینڈتا اور سونیا کول
غزلیں

۳۰ - ۲ ہری پرساد چورسیہ
بانسری وادن

رات

۴۰ - ۸ اس ہفتے کا خط

۴۵ - ۸ 'ولیواندسری'

شاخسازی کی صنعت
اردو تقریراز مفتی بشیر احمد
۹-۳۰ 'کھلے پھول'
اردو کھیل
تحریر : امر مالوہی

منگل ۹ر جون

صبح
۷-۰۵ اونکار ناتھ کول
غزل
۸-۲۰ اقبال قریشی
غزلیں
۸-۳۰ پنجابی پروگرام
۹-۰۵ میزان
(ادبی اصناف پر فکر و نظر کا پروگرام)
۱۱-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
چھٹی اور ساتویں جماعت کے طلبا کیلئے
اردو پروگرام
۲-۱۵ اونکار ناتھ کول ، غزلیں

شام
۷-۴۰ اقبال قریشی
غزل
۸-۴۵ "چوگلم سار - لداخ"
لداخ پر ایک دستاویزی فیچر'
۹-۳۰ سائنس میگزین
۱۰-۰۰ تو ہنز فرمائش
سامعین کی فرمائش پر کشمیری گانے

بدھ ۱۰ر جون

صبح
۷-۰۵ ششی جوہڑہ
غزل
۸-۰۰ راحت علی اور اوشا ٹنڈن
غزلیں
۸-۳۰ شش رنگ
(ریڈیو ڈائجسٹ)
۹-۱۰ راحت علی اور اوشا ٹنڈن
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
چھٹی اور ساتویں جماعت کے طلبا کیلئے

کشمیری فیچر
۱۲-۴۰ ریتا گنگولی اور ششی جوہڑہ
غزلیں
۲-۳۰ امجد علی خاں
سرود وادن
۴-۳۰ محمد صدیق پانپوری اور راج بیگم
غزلیں

رات
۸-۳۰ پراکاشس
۸-۴۵ حط کیلئے شکریہ
۹-۳۰ 'ملاقات'
اردو میں انٹرویو
۱۰-۰۰ آپ کی فرمائش

جمعرات ۱۱ر جون

صبح
۷-۰۵ وجے کمار ملا : غزلیں
۸-۰۰ جگت سنگھ : غزلیں
۸-۲۰ پنجابی پروگرام
۱۱-۳۰ محمد عبداللہ تبت بقال اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
آٹھویں جماعت کے طلبا کیلئے
اردو پروگرام
۱۲-۴۰ نسیم اختر اور چیندر کانت
غزلیں
۲-۱۵ غلام محمد بٹ اور ساتھی
قوالی

شام
۷-۴۰ وجے کمار ملا
غزل
۸-۴۵ ہیلتھ فورم
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : فیچر
۱۰-۳۰ داستان

جمعہ ۱۲ر جون

صبح
۷-۰۵ سد صارتھ کول
غزلیں
۸-۰۰ نینا دیوی
غزلیں
۸-۲۰ گھر بارۂ خاطر
کشمیری میں گھرانوں کیلئے پروگرام

۹-۱۰ سدھارتھ کول اور نینا دیوی
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
اردو میں جنرل سائنس کا پروگرام
۲-۱۵ اندرا کا چرو
غزلیں
۲-۳۰ 'آش تہ گاش'
دیہاتی بھائیوں کیلئے پروگرام
۴-۰۰ استاد رمضان جو اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

رات
۷-۴۰ غزل
۹-۳۰ 'مانے ترانے'
کشمیری میں مباحثہ
۱۰-۰۰ اسپورٹس میگزین (اردو)

ہفتہ ۱۳ر جون

صبح
۷-۰۵ رحمت اللہ خاں
غزلیں
۷-۳۰ لوکہ بأتھ
۷-۳۵ سازینہ
۸-۰۰ مشتاق حسین خاں
غزلیں
۹-۱۰ مہندر سنگھ
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
طلبا کیلئے اردو پروگرام
۴-۳۰ غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام
۷-۴۰ رحمت اللہ خاں
غزل
۸-۴۵ انگریزی تقریر
از سی ایل کول
۹-۳۰ بزم سامعین (کشمیری)
۱۰-۰۰ شبِ صدا
سامعین کی فرمائش پر غیر فلمی گانے

اتوار ۱۴ر جون

صبح
۷-۰۵ شیمہ دیو

غزل
۸-۰۰ بیلا ساویر
غزلیں
۹-۱۰ شیمہ دیو
گیت اور غزل
۱۰-۰۰ ریڈیو ڈائری
۱۰-۱۵ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام
۱۱-۰۰ فلم میگزین (اردو)
۱۱-۳۰ 'پیسہ اور پرچھائیں' اردو کھیل
تحریر : ڈاکٹر محمد حسین

دوپہر
۲-۳۰ غزلیں
۴-۳۰ 'ہی مال'
خواتین کیلئے ملا جلا کشمیری پروگرام

شام
۷-۴۰ علی محمد شیخ اور ساتھی
روف
۹-۳۰ 'تہ ونیتہ روز لیکان' قسط ۴
کشمیری میں فیچر
تحریر : سوم ناتھ زتشی

پیر ۱۵ر جون

صبح
۷-۰۵ راج بیگم . غزلیں
۸-۰۰ شانتی ہیرانند ، غزلیں
۹-۱۰ شانتی ہیرانند اور مہندر جوہڑہ
گیت اور غزل

دوپہر
۲-۳۰ استاد بڑے غلام علی خاں
گائن

رات
۸-۳۰ 'سونتہ ولور'
موسیقی کا پروگرام
۸-۴۵ 'انشا کے پھول' - خزاں ، انشائیہ
تحریر : محمد زماں آزردہ
۹-۳۰ 'بچاما'
کشمیری میں فیچر از پشکر بھان

دوردرشن لکھنؤ

چینل : ۴ — ۶۲/۲۵ میگوا ہرٹز (تصویر)
سیڈ : ۱ — ۶۷/۷۵ میگھا ہرٹز (آواز)

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۰۰-۷ چوپال (دیہی عوام کے لیے پروگرام) (سوائے اتوار اور منگل) اتوار کو ۳۰-۶ سے ننھے منّے بچوں کے لیے اور منگل کو ۰۰-۷ کامگار سبھا۔ صنعتی مزدوروں کے لیے ۵۷-۷ کل کے پروگرام ۰۰-۸ سماچار ۳۰-۹ اختتام جمعرات کو ۳۵-۹ پر، بدھ اور ہفتہ کو ۰۰-۱۰ بجے

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

اتوار

شام ۳۰-۶ ننھے منّے (بچّوں کیلئے) ۵۰-۶ بیتا ہفتہ (ہفتہ بھر کے پروگراموں کی تفصیلات) ۰۰-۷ اور ۱۵-۸ سمری فیچر فلم ۱۰-۸ ذرا دھیان دیں ۳۰-۹ کل کے پروگرام اور اختتام

پیر

شام ۳۰-۷ آپ کا سواستھ (I ۳۳ ۳) سواستھ سیوا (ت' مذ) ۴۵-۷ ورت چتر ۱۵-۸ (آج کل) حالاتِ حاضرہ ۳۰-۸ سرسوتی (ہندی ادبی پروگرام) ۰۰-۹ ایہار

منگل

شام ۳۰-۷ گھر جوبارہ (عورتوں کے لیے) ۱۵-۸ ٹی وی ڈاکومنٹری/آپ اور قانون ۳۰-۸ سنت وانی/امروانی ۴۵-۸ ناٹک

بدھ

شام ۳۰-۷ کھیل جگت ۱۵-۸ آپ کی ڈاک ۳۰-۸ سرگم (کلاسیکی موسیقی) ۰۰-۹ نوٹنکی ۳۰-۹ انگریزی سیریل فلم ۰۰-۱۰ اختتام

جمعرات

شام ۳۰-۷ لوگ ابھیاس ۱۵-۸ آج کل (حالاتِ حاضرہ) ۳۰-۸ یوادرشن (نوجوانوں کے لیے پروگرام) ۰۰-۹ ذرا دھیان دیں ۰۵-۹ چتر ہار ۳۵-۹ اختتام

جمعہ

شام ۳۰-۷ پھلواری بچوں کے لیے پروگرام ۱۵-۸ وگیان جگت/ برگنی کی اور ۳۰-۸ اودھ سیج (اردو ادبی پروگرام) ۰۰-۹ گنجن (ہلکی موسیقی)

ہفتہ

شام ۳۰-۷ گھر کی دنیا ۱۵-۸ علاقائی فیچر فلم/لوک سنگت و رقص ۳۰-۸ رقص ۰۰-۹ انگریزی فلم ۰۰-۱۰ اختتام

خصوصی پروگرام

جمعرات ۴ جون
شام ۳۰-۷ بات اپنی اپنی

منگل ۹ جون
رات ۱۵-۸ آمنے سامنے

بدھ ۱۰ جون
رات ۰۰-۹ بندھوجی : سلسلے وار ناٹک

جمعرات ۱۱ جون
شام ۳۰-۷ بات اپنی اپنی

دوردرشن سری نگر

بینڈ ۱ ۶۲/۱۵ ایم ایچ زیڈ (تصویر) چینل ۳ ۶۷/۷۵ ایم ایچ زیڈ (آواز)

خبریں اور روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

صبح ۰۰-۱۱ سے ۲۰-۱۱ تک بچوں کے لیے تعلیمی پروگرام (صرف پیر اور جمعرات کو) شام ۰۰-۷ دیہاتی بھائیوں کے لیے (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) ۰۰-۸ کشمیری میں خبریں ۱۵-۸ پروگراموں کا خلاصہ ۴۵-۹ اردو میں خبریں ۰۰-۱۰ اختتام

خصوصی پروگرام

پیر یکم جون

شام ۳۰-۷ کشمیری موسیقی ۴۵-۷ ٹی وی این ایف پر مبنی ترقیاتی پروگرام ۱۷-۸ فلمی گیتوں اور رقص پر مبنی پروگرام ۵۰-۸ اردو میں کھیلوں سے متعلق پروگرام ۲۰-۹ انٹرویو پر مبنی پروگرام

منگل ۲ جون

شام ۳۰-۷ کشمیری کلاسیکی موسیقی ۴۵-۷ فلمز ڈویژن کی دستاویزی فلم ۱۷-۸ ناظرین کے خطوں کے جواب ۵۰-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۱۵-۹ صوفی سنتوں پر پروگرام

بدھ ۳ جون

شام ۳۰-۷ ڈوگری پروگرام ۴۵-۷ ہلکی پھلکی موسیقی ۱۷-۸ اردو میں سلسلہ وار کھیل ۵۰-۸ سماجی اور ترقیاتی پروگرام ۱۵-۹ کشمیری میں ادبی میگزین پروگرام

جمعرات ۴ جون

شام ۳۰-۷ کشمیری میں خاندانوں کے لیے پروگرام ۱۷-۸ فلمی گیتوں اور رقص پر مبنی پروگرام ۰۰-۹ حالاتِ حاضرہ (اردو) ۳۰-۹ دستاویزی فلم

جمعہ ۵ جون

شام ۰۰-۷ ڈرامہ پروگرام ۳۰-۷ قوالی ۱۷-۸ اردو میں کھیل ۱۵-۹ اردو میں صحت و تندرستی سے متعلق پروگرام

ہفتہ ۶ جون

شام ۰۰-۷ بچوں کے لیے اردو میں پروگرام ۳۰-۷ کشمیری موسیقی ۴۵-۷ ایک نظم کا ٹی وی روپ ۱۷-۸ سلسلہ وار انگریزی فلم ۵۰-۸ موسیقی کا پروگرام ۲۰-۹ ہلکی پھلکی موسیقی/غزلیں

اتوار ۷ جون

صبح ۰۰-۱۱ بچوں کے لیے کشمیری میں پروگرام ۳۰-۱۱ کشمیری موسیقی کا پروگرام ۵۰-۱۱ سلسلہ وار کھیل (دوبارہ) ۴۰-۱۲ نشر شدہ پروگراموں سے انتخاب شام ۳۰-۶ نوجوانوں کے لیے کشمیری میں پروگرام ۰۰-۷ اور ۱۷-۸ فیچر فلم ۰۰-۱۰ نشر شدہ پروگراموں سے

پیر ۸ جون

شام ۳۰-۷ کشمیری موسیقی ۴۵-۷ ترقیاتی پروگرام (ٹی وی این ایف) ۱۷-۸ فیچر فلم کے رقص و نغمہ سے انتخاب ۵۰-۸ کھیلوں سے متعلق اردو میں پروگرام ۲۰-۹ انٹرویو پر مبنی پروگرام

منگل ۹ جون

شام ۷-۳۰ کشمیر کے فن اور فنکار (دستکاریاں) ۸-۱۷ ناظرین کے خطوں کے جواب ۸-۴۰ انگریزی میں سلسلہ وار فلم ۹-۱۵ "محفل" معہ مدعو سامعین

بدھ ۱۰ جون

شام ۷-۴۰ ڈوگری پروگرام ۷-۴۵ ہلکی پھلکی موسیقی ۸-۱۷ کشمیری میں سلسلہ وار کھیل ۸-۵۰ سماجی ترقیات سے متعلق پروگرام ۹-۱۵ اردو میں ادبی پروگرام

جمعرات ۱۱ جون

۷-۳۰ شہری ذمہ داریوں سے متعلق پروگرام ۷-۴۰ ہوم سائنس ۸-۱۷ فلمی گیتوں اور رقص پر مبنی پروگرام ۹-۰۰ حالات حاضرہ ۹-۳۰ ہلکی پھلکی موسیقی

جمعہ ۱۲ جون

شام ۷-۰۰ گوجروں کے لیے پروگرام ۷-۳۰ نعتیہ (کشمیری) ۷-۵۰ روزگار بلیٹن ۸-۱ ڈرامہ (دوسرے کیندروں سے) ۹-۱۵ کشمیری میں صحت و تندرستی سے متعلق پروگرام

ہفتہ ۱۳ جون

شام ۷-۰۰ بچوں کے لئے اردو میں پروگرام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی کا پروگرام ۷-۴۵ ایک نغمہ ۸-۱ انگریزی میں سلسلہ وار فلم ۹-۰۰ اردو میں رنگارنگ پروگرام

اتوار ۱۴ جون

صبح ۱۱-۰۰ بچوں کے لئے کشمیری میں پروگرام ۱۱-۳۰ کشمیری موسیقی ۱۱-۵۰ سلسلہ وار کھیل ۱۲-۴۰ یونیورسٹی طلباء کے لئے ۱-۰۰ اختتام شام ۶-۴۰ اردو میں نوجوانوں کے لئے پروگرام ۷-۰۰ اور ۸-۱۷ فیچر فلم ۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

پیر ۱۵ جون

شام ۷-۳۰ کشمیری موسیقی ۷-۵۰ ٹی وی این ایف پر مبنی ترقیاتی پروگرام ۸-۱۷ فلمی گیتوں اور رقص پر مبنی پروگرام ۸-۵ کھیلوں سے متعلق اردو میں پروگرام ۹-۲۰ انٹرویو پر مبنی پروگرام

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف و خوشخط تحریر کیجئے۔

دوردرشن بمبئی

بمبئی چینل ۴: بینڈ ۱	تصویر ۶۲/۲۵ میگا ہرٹز آواز ۶۷/۷۵ میگا ہرٹز
پونہ چینل ۵: بینڈ ۳	تصویر ۱۷۵/۲۵ میگا ہرٹز آواز ۱۸۵/۷۵ میگا ہرٹز

خبریں اور روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونیوالے پروگرام

شام ۷-۳۰ مراٹھی میں خبریں رات ۹-۰۰ ہندی میں خبریں ۱۰-۰۰ انگریزی میں خبریں
شام ۷-۴۰ کل کے پروگرام

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونیوالے پروگرام

اتوار

صبح ۹-۰۰ سلسلے وار فلم ۹-۳۰ پرتبھا آنی پرتیما ۱۱-۰۰ ساپتاہکی: ہفتے بھر کے پروگرام کی ہندی میں جھلک ۱۱-۳۰ اختتام شام ۶-۰۰ اور ۷-۴۲ ہندی میں فیچر فلم ۹-۱۰ آروگیہ سمپدا ۹-۳۰ سائینس رپورٹ ۱۰-۱۰ اختتام

پیر

شام ۶-۳۰ سنتاکڑی: گجراتی میں بچوں کا پروگرام ۷-۰۰ سگم سنگیت ۷-۱۰ آمچی ماتی آمچی مانس ۷-۴۲ گیان دیپ ۸-۰۰ یووادرشن ۸-۳۰ سلسلے وار فلم ۹-۱۰/۱۵ فوکس / اوپن ہاوس (مدراس سے ریلے) ۹-۳۰/۴۵ درت چتر ۱۰-۱۰ اختتام

منگل

شام ۶-۳۰ کلبل: مراٹھی میں بچوں کا پروگرام ۷-۰۰ سگم سنگیت ۷-۱۰ کامگار وشو: صنعتی مزدوروں کے لیے پروگرام ۷-۴۲ دنیا دن وگیان (روز کی سائنس) پریورتن ایک چنوتی ۸-۰۰ یووادرشن (ہندی) ۸-۳۰ سپورٹس راؤنڈ اپ ۹-۱۰ سنچیتا: ہندی میں ادبی پروگرام / پریکرما ۹-۴۰ قانون اور عام آدمی ۱۰-۱۰ موسیقی کا خصوصی پروگرام / آروہی ۱۰-۴۰/۴۵ اختتام

بدھ

شام ۶-۳۰ سندر مازے گھر ۷-۰۰ فلم ۷-۱۰ آمچی ماتی آمچی مانس ۷-۴۲ پرادیشک سنگیت / ملکھا دیگالی مانس ۸-۰۰ آئینہ خانے / چترگیت (گجراتی) ۸-۳۰ ینگ ورلڈ

۹-۱۰ پارسجات ۱۰-۱۰ حالاتِ حاضرہ سے متعلق پروگرام

جمعرات

شام ۶-۳۰ گھر بیٹھاں (گجراتی) ۷-۰۰ لوک سنگیت ۷-۱۰ کامگار وشو ۷-۴۲ سگم سنگیت ۹-۰۰ گجراتی ڈرامہ / مراٹھی ڈرامہ ۹-۱۰ چھایا گیت ۹-۵۵ خصوصی اعلان ۱۰-۱۰ اختتام

جمعہ

شام ۶-۳۰ کھیل کھلونے ۷-۰۰ سگم سنگیت ۷-۱۰ آمچی ماتی آمچی مانس ۷-۴۲ گیان دیپ ۸-۱۰ کمہیتر آنگن ۹-۱۰ گجرا / پھول کھلے ہیں گلشن گلشن ۱۰-۱۰ موسیقی اور رقص کا نیشنل پروگرام ۱۰-۵۵ اختتام

ہفتہ

شام ۶-۰۰ اور ۷-۴۲ مراٹھی فیچر فلم / ۶-۳۰ اور ۷-۴۲ ڈرامہ ۹-۱۰ کلاسیکی موسیقی / آن دی فیلڈ آف دی فیلڈ ۹-۳۰ پروفیل / وائبریشنز ۱۰-۲۰ اختتام

خصوصی پروگرام

جمعہ ۵ جون

شام ۷-۴۲ گیان دیپ "آمترن دلو لکا" تحریر جی-دی-راناڈے: ہدایت کار: دھرماندن کھوٹے

ہفتہ ۶ جون

شام ۶-۳۰ جانکی: ہندی ڈرامہ، تحریر: سکندر مرزا، ہدایت کار: بی کے گری، فنکار: ناز، شبی راج، رمیش تیواڑی، اجے کاشمیری، امر سنہا، راج بدھلا، جگجیت اوپل، وکرانت ماتھر اور سویتا بجاج

اتوار ۷ جون

صبح ۹-۳۰ پرتبھا آنی پرتیما: نادبرہم: میزبان اشوک راناڈے، شرکار: انجنی بین لولیکر، یشونت جوشی، شرد ساٹھے، وسنتی راناڈے ۱۰-۳۰ ونڈر بیلون

پیر ۸ جون

شام ۷-۴۲ گیان دیپ انکالوتن اکشر لیکھن پیشکش: پدما کلکرنی

منگل ۹ جون

رات ۱۰-۱۰ موسیقی کا خصوصی پروگرام شبد انچیا پلی کڑے: کلام: پربھاکر پنڈت، میزبان وندنا ویٹنکر، گلوکار: پشپا پگ دھرے، اردن داتے شوبھا جوشی اور راجیت کرڈکڑے

جمعہ ۱۲ جون

شام ۷-۴۲ گیان دیپ: سداجے آرتا الی وکل مرحوم سانے گورُوجی کے سماجی پہلو سے متعلق پروگرام تحریر: بھالچندر شلے، پیشکش: سہاس کاست اور ساکتی

N J/PLE (PRD)/14/AIR(ND)/81—20-6-81—1980

چھیانگ پھنساگ (دائیں)، ڈسٹرکٹ کمشنر لیہہ کے ساتھ تھپشانگ چھوانگ انٹرویو کرتے ہوئے۔
تنری پھنساگ آئی اے ایس میں کامیاب ہونے والے پہلے لداخی باشندے ہیں۔

فلم موسیقار نوشاد علی کے ساتھ عمیق حنفی آکاشوانی لکھنؤ کے پروگرام
'درپن' میں انٹرویو کرتے ہوئے۔

'اقلیتیں اور جمہوریت' کے موضوع پر آکاشوانی رامپور سے نشر مباحثے کے شرکاء (دائیں سے)
حامد رضا خاں، محمد اعظم خاں (ایم ایل اے)، محمد علی موج، شرافت یار خاں، اور اشفاق احمد (ایم ایل اے)

جمیل احمد ——
جن کی گائی ہوئی غزلیں حال ہی میں آکاشوانی نجیب آباد سے نشر کی گئیں

احمد حسین، محمد حسین
آکاشوانی لکھنؤ کی جانب سے
مدعو سامعین کے روبرو منعقد
محفل موسیقی میں
سگم سنگیت پیش کرتے ہوئے

▲ اوشا کرشنا مورتی ـــــ ایر ہوسٹس
اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے بارے میں مریم کاظمی (بائیں) سے محوِ گفتگو۔

▲ 'ہندوستانی تھیٹر ـــ ماضی اور حال' کے موضوع پر نشر مباحثے کے شرکاء۔
(دائیں سے) ایس ایم مہدی، ریوتی سرن شرما اور حبیب تنویر۔

'امریکی اسلحہ اور برصغیر'
کے موضوع پر نشر مذاکرے کے شرکاء
(دائیں سے)
ڈاکٹر ستیش کمار
اندر ملہوترہ
ٹی این کول اور
ڈاکٹر شفیع اگوانی

▲ مطلوب احمد، پاکستان کے ابھرتے ہوئے فلمی کہانی کار کے ساتھ مجیب صدیقی کی گفتگو۔

▲ نوعمر ممبر پارلیمنٹ راجیش پائلٹ کے ساتھ شمیم قریشی (دائیں) بات چیت کرتے ہوئے۔

جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی
اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں
اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں اردو سروس کی جھلکیاں

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals
P.T.I. Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad

۱۴، جون سنہ ۱۹۸۱
50
پیسے
اشاعت کا ۳۶واں سال

چاند بہاری صبا

صبا قائم زمانے کی اگر رفتار ہو جائے
جہاں جس حال میں جو ہے وہیں مختار ہو جائے

تبسم ہو لبوں پر اور پھر انکار ہو جائے
تو وہ انکار بھی حق میں میرے اقرار ہو جائے

سمجھ لیں آپ کیفیت اسی سے غم نصیبوں کی
یہ حالت ہے کہ جو دیکھے وہی غمخوار ہو جائے

مجھے کیا ہے اگر تقریب کوئی غیر کے گھر پر
جو اس کا دوست ہو جائے جو اسکا یار ہو جائے

کسی کو کیا خبر اس کی کہ اس پر کب گزرتی ہے
شرافت جب کسی کی مانع اظہار ہو جائے

اگر دور نگاہِ مست ساقی ہونے والا ہے
تو پھر ہشیار سے ہشیار بھی ہشیار ہو جائے

مجھے پرواہ نہیں یارب اگر کافر کہے دنیا
مگر وہ کفر ہو میرا جو دیں آثار ہو جائے

خدا تیرے یہ سب بندے اگر منصور ہو جائیں
بڑی کثرت سے وحدت کا تری اظہار ہو جائے

پرانی بات کوئی بھی دلا دوں یاد میں اس کو
ابھی پیدا نئی حجت نئی تکرار ہو جائے

انھیں آنکھوں کا رونا ہے انھیں آنکھوں کو روتے ہیں
اگر آنکھیں ہی ہوں تو ہر جگہ دیدار ہو جائے

یہ آئین حق پرستوں کا ہے یا باطل پرستوں کا
اگر حق بھی کہے کوئی تو اس کو دار ہو جائے

شراب تاب سی کوئی کہاں ہے چیز دنیا میں
خوشی میں دوست بنجائے جو غم میں یار ہو جائے

مقاماتِ محبت ہے ہوا کرتے ہیں ایسے ہی
کہیں مجبور ہو جائے کہیں مختار ہو جائے

وفا اس کی جفاؤں پر کرے تو یوں کرے عاشق
کہ جو بھی بیوفا دیکھے وفادار ہو جائے

ملی ہیں جن کو آنکھیں اس کو آنکھوں سے لگاتے ہیں
جبیں ہو خاک ہوتا خاکِ کوئے یار ہو جائے

جو دیکھوں جلوہ ہے ایک اسکا مقدر اپنا اپنا ہے
کسی کو نور ہو جائے کسی کو نار ہو جائے

مریدوں ہی میں اپنے بانٹ دینا شیخ جنت کو
تو جب ستار ہو جائے تو جب غفار ہو جائے

وفا کا امتحاں لیکر تو دیکھو کیا تعجب ہے
عدو کی جیت ہو جائے ہماری ہار ہو جائے

مضامیں نو بنو لکھتا ہوں مطلع سے مقطع تک
عجب کیا ہے غزل میری مزاجِ یار ہو جائے

مصیبت میں تو رونے ہی سے کچھ تسکین ہوتی ہے
نہ روؤں تو صبا جینا بہت دشوار ہو جائے

ڈاکٹر سخاوت شمیم

راتوں کا کیف شہر کی گلیوں پہ چھا گیا
بستر کو گرم چھوڑ کے سڑکوں پہ آ گیا

تم نے کبھی لکھے تھے مرے نام جو خطوط
شیرازہ میری ذات کا ان میں سما گیا

بن کر صلیب کوئی مرا منتظر رہا
میں دل کی راہ چھوڑ کے خود کو بچا گیا

آہٹ پہ چونکتے ہوئے صدیاں گزر گئیں
ہر پل پہ یہ گمان ہوا، تو ہی آ گیا

اک دن ضرور نور برستا ہے حسن پر
میں کیا بتاؤں مجھ کو وہ کس روز بھا گیا

بے رنگ فاصلوں کی مسافت کو جھیل کر
بڑھتا ہوا جلوس شفق بن کے چھا گیا

ترے بدن کی آنچ ہے یا دوپہر کی دھوپ
زلفوں کے سائے کو بھی پسینہ سا آ گیا

کیا نیند میں، میں چونک پڑا تھا کہ دوڑ کر
گھر کا ہر اک فرد مرے پاس آ گیا

کچھ دور میرے ساتھ رہی زندگی شمیم
پھر مجھ میں کائنات کا نقشہ سما گیا

محمد عثمان عارف بیکانیری

زندگی بخشی کہیں مارا بھی ہے
آپ کے دامن پہ یہ دھبا بھی ہے

تم نے مارا مر گیا، سوچو نہ یہ
جینا آیا جس کو وہ زندا بھی ہے

زخم کھا کر مسکرانا بات ہے
عیش میں تو ہر کوئی ہنستا بھی ہے

دستِ نازک میں نہ لگ جائے کہیں
پھول کے آغوش میں کانٹا بھی ہے

بھرنے والے زخم جلدی کیوں بھریں
زخم میں چاندی بھی ہے سونا بھی ہے

لعل مل جاتا ہے پھن میں سانپ کے
زہر کھا کر دیکھئے میٹھا بھی ہے

آپ کے ظلم و ستم کی خیر ہو
شہر میں اس بات کا چرچا بھی ہے

اس قدر تہذیب کی سج دھج پہ بھی
آج کا انساں بہت ننگا بھی ہے

اہلِ دولت ڈس نہ جائے دیکھنا
سانپ دولت کا سنا اندھا بھی ہے

اچھے اچھے اپنے چہروں سے ڈرے
وقت کے ہاتھوں میں آئینا بھی ہے

دودھ بھی صدیوں پیا اب چھوڑیئے
خونِ انساں پیجئے سستا بھی ہے

روشنی میں روشنی ملتی نہیں
یہ جہاں روشن بھی ہے اندھا بھی ہے

زخم دھرتی کے ہیں کتنے ان گنت
شہر کی سڑکوں پہ کچھ دیکھا بھی ہے

اے بزرگو! وقت کو سمجھو ذرا
یہ جواں بھی ہے بہت بوڑھا بھی ہے

گاؤں کی گوری کہاں پنگھٹ کہاں
سامنے نہریں بھی ہیں دریا بھی ہے

زندگی کا حسن وہ عارف کہاں
زیب و زینت کے لیے غازا بھی ہے

دِل میں چھپا لو اِس طرح اے جانِ جاں مجھے
ہرگز نہ ڈھونڈ پائیں زمان و مکاں مجھے

احساس ہو رہا ہے کہ جیسے وہ میں نہ تھا
لگتی ہے اجنبی سی مری داستاں مجھے

ڈوبا جو روح میں تو ابھرتا چلا گیا
گہرائیوں نے بخش دیں اونچائیاں مجھے

اِک خواب بن کے تم تو چلے جاؤ گے مگر
جینے نہ دیں گی خواب کی یہ پرچھائیاں مجھے

میں تو شمیم سے بھی زیادہ لطیف تھا
کیوں دے دیا یہ جسم کا بارِ گراں مجھے

اب تیسرا جہاں کوئی تخلیق کیجئے
ٹھکرا رہے ہیں آپ کے دونوں جہاں مجھے

شاید یہی ہے آخری حدِ شکستِ دِل
میں آسماں کو دیکھتا ہوں آسماں مجھے

اِس شعلۂ حیات سے گرمی ملی نہ نور
لے دے کے کچھ تپش ملی اور کچھ دھواں مجھے

آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام

۱۶ر سے ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء
۲۶ر جیشٹھ سے ۹ اساڑھ ۱۹۰۳ شاکا

جلد ۴۶ —————— شمارہ ۱۲
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے —————— سالانہ دس روپے
—————— ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ——————

اس شمارے میں

سرورق

'جنگل کی اہمیت' کے زیر عنوان ایک مضمون اندرونی صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

چیف ایڈیٹر — جے پی گوئل —————— ۳۸۲۲۳۹
ایڈیٹر —————— سراج احمد —————— ۳۸۲۲۵۴

نیشنل پروگرام

دیویندر مردیشور کا بانسری وادن: ۲۰ر جون رات ساڑھے نو بجے

دیویندر مردیشور کا شمار ملک کے ان نمایاں بانسری نوازوں میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے ملک اور بیرون ملک مقبولیت حاصل کی ہے۔
ابتدائی تعلیم پنالال گھوش سے حاصل کی۔ راگوں کی وسیع پیش کش ان کے فن کی انفرادی خصوصیت ہے۔

ویلور آر گورو مورتھی کا گائن: ۲۷ر جون رات ساڑھے نو بجے

موسیقی کی ابتدائی تعلیم کلکتہ کے اے کے راگھوچاری سے حاصل کی اور بعد میں اتیل پورم جی کلیانی راما ایر سے بھی اسباق موسیقی حاصل کیے۔
ویلور آر گورو مورتھی ملک کے متعدد مقامات پر منعقد موسیقی کی محفلوں میں شرکت کر چکے ہیں۔

دیویندر مردیشور ویلور آر گورو مورتھی

منگل شب کی محفل موسیقی

وسنتی کوڈیکل کا گائن: ۲۳ر جون رات دس بجے

موسیقی کی ابتدائی تعلیم وسنتی کوڈیکل نے گیان راؤ کلکرنی سے حاصل کی۔ نمایاں پوزیشن کے ساتھ بھات کھنڈے سنگیت ودیا پیٹھ سے موسیقی میں گریجویشن کیا۔ اس کے علاوہ ایس سی آر بھٹ، چدانند ناگرکر اور حفیظ احمد خاں سے بھی اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ اور آج کل دینکر کیکنی سے گائن کی تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ گو کہ انھیں خیال گائیکی میں خصوصی مہارت حاصل ہے لیکن دیگر اصناف موسیقی بھی وہ اسی خوبی سے گاتی ہیں۔

روبندر نرائن گوسوامی کا ستار وادن: ۳۰ر جون رات دس بجے

ستار وادن کی ابتدائی تربیت امیا دیوی اور بعد میں بنارس کے پنڈت رما کانت مشرا سے حاصل کی۔
ستار پر وہ اپنے فن کا مظاہرہ نہایت باریکی اور بلند تخیل کے ساتھ کرتے ہیں۔ روبندر نارائن گوسوامی موسیقی کی متعدد محفلوں میں شرکت کر چکے ہیں اور آج کل آل انڈیا ریڈیو الٰہ آباد کے اسٹاف میں شامل ہیں۔

نظیر احمد کا سارنگی وادن، ۱۶ر جون رات دس بجے

کرانہ گھرانا کے حبیب خاں مرحوم سے سارنگی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نظیر احمد نے عبدالوحید خاں سے تربیت حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے نانا مرحوم اللہ رکھا خاں اور ماموں محفوظ خاں سے سارنگی وادن کی تعلیم حاصل کی۔
نظیر احمد خاں کو ملک کے نمایاں فنکاروں کے ساتھ سنگت کرنے کا شرف حاصل رہا ہے

اقوام متحدہ میں ہندوستان کا رول

سید جعفر رضا بلگرامی

سنہ ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ قائم کی گئی۔ اُس وقت سرمایہ دارانہ اور کمیونسٹ نظاموں کے درمیان ٹکراؤ شروع ہو چکا تھا۔ اُس کے علاوہ جرمنی کے اتحاد، برلن، کمیونسٹ نظام کے زیر اثر آتے ہوئے مشرقی یورپ کی رہائی جیسے مسائل سے اقوام متحدہ دوچار تھی۔ لیکن صرف چار یا پانچ برسوں بعد اقوامِ متحدہ کی پوری فضا بدل گئی۔ اب اقوام متحدہ کے ایوانوں میں حقِ خود اختیاری، نوآبادیات کی آزادی، معاشی نابرابری، نسلی تعصب اور اسلحہ بندی سے متعلق مسائل کی گونج تھی اب اقوام متحدہ کو اِن مسائل کے آئینہ میں دیکھا اور پرکھا جانے لگا۔

ہندوستان نے اقوامِ متحدہ میں جو کچھ کہا یا کیا وہ سب اسی بنیادی تبدیلی کی بازگشت ہے۔ میں یہ کہہ کے اقوامِ متحدہ کے مجموعی تاثر کو کم کرنا نہیں چاہتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اس تبدیلی کے سلسلہ میں ہندوستان ہی کی پہلی آواز تھی اور یہ پیش قدمی اس وقت کی گئی تھی جبکہ یہ اجتماعی تاثر ابھی پیدا بھی نہیں ہو پایا تھا جس سے اقوام متحدہ آج شناخت کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان ہی اس بنیادی تبدیلی کا بیشتر خالق ہے۔

اس تبدیلی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ نے اپنے قیام سے آج تک چار ہزار پانچ سو چوسٹھ رزولیوشنس پاس کیے جن میں سے دو تہائی سے بھی زیادہ رزولیوشنس نوآبادیات کی آزادی، معاشی ترقی اور اسلحہ بندی سے متعلق ہیں اور انھیں میں ہندوستان کا رول بھی نمایاں نظر آتا ہے۔

نوآبادیات کی آزادی اگرچہ ایک قصّہ پارینہ بن چکی ہے لیکن ہندوستان کے تنقیدی و اصلاحی اقدامات اِن ممالک کی آزادی کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ ان خیالات و نظریات کا خلاصہ یہ ہے۔

ٹرسٹی شپ کا معاہدہ حکمراں ممبروں کے یک طرفہ فیصلہ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ بین الاقوامی فیصلہ ہے۔ اقوامِ متحدہ کی ٹرسٹی شپ کمیٹی ایک قسم کا وقف بورڈ ہے جو اپنے وقف کی حفاظت اور اُس کی بقا کا ضامن ہے۔ اس کے قیام کے بعد حکمراں ممبران کی حیثیت ایک متولی کی ہے جو وقف بورڈ میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ انتہائی دیانت داری سے پیش کرتا ہے لیکن وقف کو اپنے ذاتی مفاد کے لیے کبھی استعمال نہیں کرتا۔ ان کو نوآبادیات کے سلسلہ میں حکمراں ممبران کے بجائے جنرل اسمبلی کو اختیارات حاصل ہیں۔

امتیازات کی موجودگی اتنی باعثِ تکلیف نہیں جتنی کہ اُن کی قانونی حیثیت۔ یہ ناروا سلوک دراصل نوآبادیات کے عوام کے لیے اِتنا باعث توہین بھی نہیں ہے جتنا کے اُن حکمراں ممالک کے لیے جو تہذیب یافتہ ہوتے ہوتے بھی اُن کو قانونی حیثیت سے جائز سمجھتے ہیں۔

ان اصولوں کے سلسلہ میں حکمراں ممبروں کا ہندوستان سے سخت اختلاف رہا لیکن ٹرسٹی شپ کمیٹی اور جنرل اسمبلی میں ان کو سندِ قبولیت حاصل رہی۔ یہ اصول اس کمیٹی میں بطورِ یادگار محفوظ رہیں گے اور خواہ وہ کسی شکل میں اور کسی زمانہ میں رُونما ہوں نوآبادیات کو آزادی کے لیے اُبھارتے رہیں گے۔

اقوامِ متحدہ میں ہندوستان کا دوسرا نمایاں رول معاشی خوش حالی جدوجہد سے متعلق ہے۔ بین الاقوامی نظام کی یہ ایک عجیب حقیقت ہے کہ ملکوں کے درمیان طاقت و وسائل کی ایک نابرابر تقسیم ہے چاہے وہ آبادی ہو یا فطری وسائل، تعلیم ہو یا قومی وقار، فوجی استعداد ہو یا دولت۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دولت مند و طاقتور ممالک حالتِ موجودہ کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں جب کہ غریب و کمزور ممالک از سرِ نو تقسیم کا مطالبہ کرتے ہیں ہندوستان اسی از سرِ نو تقسیم کا پیروکار ہے۔ اسی بنیاد پر دولت مند ملکوں سے ہندوستان برسرِ پیکار رہتا ہے۔ معاشی مسائل اتنے پیچیدہ اور دولت مند و غریب ممالک کے درمیان خلیج اتنی گہری ہے کہ اِن سے پیدا شدہ اختلاف عام فہم و ادراک سے بالاتر معلوم ہوتا ہے۔ اِن اختلافات کے پیچھے دراصل کچھ نظریاتی ٹکراؤ ہیں۔ معاشی ترقی کی جدوجہد میں ہندوستان کے رول کو اُسی وقت صحیح طور سے سمجھا جا سکتا ہے جب کہ ہم اُن بنیادی نظریوں کو سمجھیں۔ اِن کا خلاصہ اس طرح ہے۔

ہندوستان کا کہنا ہے کہ مغربی ممالک، بالخصوص امریکہ باہمی امداد کا قائل۔ لیکن باہمی امداد عام طور سے نظریاتی ہم آہنگی اور سیاسی وفاداری پر دی جاتی ہے۔ اس سیاسی معاملے کے علاوہ امداد دینے والے ملک معاشی سودے بازی کا بھی فائدہ اٹھاتے ہیں یہ ممالک قرض کے موافق شرائط طے کرتے ہیں، نقد سرمایہ کی بجائے محض فاضل اشیاء بھیجتے ہیں، خام مال کے فائدے کا مطالبہ کرتے ہیں یہ طے کرتے ہیں کہ امداد پانے والے ملک کے ساتھ اور کن شرائط کے تحت تجارت کر سکتے ہیں۔ ان پابندیوں کے پیشِ نظر ہندوستان باہمی امداد کے بجائے، امداد کے تکثیری نظریہ کا قائل ہے جو اقوامِ متحدہ کے ذریعہ دی جائے آج تیسری دنیا میں اس کو اصولی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔

ہندوستان کو یہ بات سخت ناپسند رہی ہے کہ تیسری دنیا کو زرعی و خام اشیاء اور سرمایہ داری علاقے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ آج تیسری دنیا تیار شدہ گراں مال درآمد کرنے اور اپنا سستا زرعی و معدنی خام مال برآمد کرنے پر مجبور ہے اور اس غیر متوازن تجارت کے نتیجہ میں مستقل طور پر مقروض بھی ہے اور افراطِ زر سے بھی دوچار ہے۔ اس غیر متوازن تجارتی روش کو صحیح کرنے کے لیے ہندوستان تجارت و شرح محصول میں ضمانت کا مطالبہ کرتا ہے اور موجودہ صورتِ حال تیسری دنیا میں انتشار کا سبب بتلاتا ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ امریکہ موجودہ پیداواری تقسیم کی برقراری پر زور دیتا ہے، یہی انتشار کا سبب ہے اور پھر اسی کو وہ فوجی خطرہ سمجھنے پر مجبور ہوتا ہے۔

امریکہ کی معیشت پرائیویٹ سیکٹر کی ہے اور تیسری دنیا میں وہ اسی کو بڑھاوا دینا چاہتا ہے جب کہ تیسری دنیا پبلک سیکٹر کی معیشت انتخاب کر چکی ہے۔ تیسری دنیا میں اب بحث اس بات پر نہیں ہے کہ پرائیویٹ یا پبلک سیکٹرس میں سے کس کا انتخاب کیا جائے، بحث اس کی ہے کہ پبلک سیکٹر کس نوعیت کا ہو۔ پھر بھی امریکہ پرائیویٹ سیکٹر کے معاشی رجحان کو فروغ دینے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

تیسری دنیا کا سماج آبادی، جہالت، نسل، قبیلہ اور ذات پات میں بٹا ہوا ہے۔ مغربی ممالک کے خیال میں سالمیت سے محروم یہ منتشر سماج، جو اپنے ہی کو سمیٹنے میں لگا ہوا ہے بین الاقوامی

تعلقات میں کوئی رول ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ہندوستان کا کہنا ہے کہ تیسری دنیا ایک عبوری دور سے گزر رہی ہے لیکن سالمیت کی قدر سے روشناس ہو چکی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر جائز رول اپنی استعداد سے زیادہ ادا کر رہی ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ چارٹر کے بنانے والوں نے جن ملکوں کو، اُن کی دولت و اقتدار کے پیشِ نظر، امن و سلامتی کی ذمہ داری سونپی تھی، اور چارٹر کے مساوات کا اصول توڑ کر، اُن کو ایک نمایاں جگہ دی تھی، آج انھیں نے دنیا کو سب سے زیادہ مایوس کیا ہے۔ جب چارٹر کے تسلیم شدہ امن کے محافظ ہی سالمیت کا نمونہ پیش نہ کر سکے تو عبوری دور سے گزرنے والی تیسری دنیا سے کس حد تک توقع وابستہ کی جاسکتی ہے

آج دولت مند و غریب ممالک کے درمیان جو ایک معاشی جنگ جاری ہے، آج معاشی نظام کی از سرِ نو تشکیل کی جو بات کی جا رہی ہے، اس کے پیچھے یہی رہنمائی اصول کارفرما ہیں۔ اس کا پیش رو ہندوستان ہی رہا ہے۔ آج تیسری دنیا اسی معاشی فریم ورک میں بات کرتی ہے اور اسی کو اقوام متحدہ میں ایک اجتماعی تائید حاصل ہے۔

ہندوستان کا ایک اہم رول اسلحہ بندی کے سلسلہ میں میں ہے۔ لیکن اس رول کو سمجھنے سے پہلے موجودہ صورتِ حال کا اندازہ کر لیجیے۔ آج دنیا ایک ملین ڈالر فی منٹ اسلحوں پر خرچ کر رہی ہے۔ صرف امریکہ کا دفاعی بجٹ ۱۴۲ بلین ڈالر کا ہے نکلیائی ہتھیاروں میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے اور اب یوٹرن ہتھیار بن چکے ہیں جو ملک کی دولت کو محفوظ رکھیں گے لیکن آبادی کو تباہ کر دیں گے۔ یہ ہتھیار "مہذب" کہے جاتے ہیں کیوں کہ ان کے استعمال سے قومی تہذیب و کلچر تباہ ہونے سے بچ جاتا ہے چاہے اُن کے وارث نہ بچ سکیں۔

دوسری طرف اس تباہ کن جنگ کی روک تھام کی جدوجہد پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے چند معاہدے آتے ہیں۔ ۱۹۶۳ء کا جزوی ٹیسٹ بین معاہدہ، ۱۹۶۷ء کا خلا میں نکلیائی ہتھیاروں کے ٹیسٹ پر پابندی کا معاہدہ، ۱۹۷۱ء میں سمندر میں نکلیائی ہتھیاروں کے ٹیسٹ پر پابندی کا معاہدہ، ۱۹۷۲ء میں جراثیمی ہتھیاروں پر پابندی کا معاہدہ، ۱۹۷۱ء میں سالٹ I اور ۱۹۷۹ء میں سالٹ II کے معاہدے۔

ان چند معاہدوں پر اگر غور کیجیے تو پتہ چلے گا کہ اسلحوں کی دوڑ کتنی تیز رفتار، اور ان پر پابندی کے معاہدے کتنے سُست رفتار ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اسلحہ سازی اور اسلحہ بندی کے درمیان ایک خلیج بڑھتی جا رہی ہے۔ دوسری اہم بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ غیر اسلحہ بندی معاہدے غیر مسلح علاقوں کے لیے کیے گئے ہیں۔ اور گویا حفظِ ما تقدم کے طور پر ہیں ورنہ اُن سے کوئی فوری خطرہ لاحق نہیں ہے۔ اس کے برخلاف سات سے تیرہ لاکھ ایٹمی ہتھیار کا ذخیرہ موجود ہے جو کہ اس دنیا کو پانچ بار تباہ کر سکتا ہے۔ اسی سے دنیا کو فوری طور پر خطرہ لاحق ہے لیکن اسی سلسلہ میں کوئی معاہدہ نظر نہیں آتا۔ پھر ان حفظِ ما تقدم کے طور پر کیے گئے

معاہدوں میں غیر ضروری وقت صرف ہوا ہے اور دقتیں پیش آئی ہیں ہر اسلحہ بندی کانفرنس اسلحوں کی دوڑ اور ان کے مطالبات کی کانفرنس بن گئی ہے۔ مثال کے طور پر سالٹ II کا معاہدہ ۷ سال کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ کہنے کو یہ اسلحہ بندی کا معاہدہ ہے لیکن دراصل یہ اسلحہ بندی کے بجائے، اسلحوں کی دوڑ کی سمت طے کرنے کا معاہدہ ہے۔ یہ اسلحہ بندی کی طرف ایک ایسی حقیر کوشش ہے جو کہ نہ تو بڑی طاقتوں کے شایانِ شان کہی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کو تخفیفِ اسلحہ کی جانب ایک سنجیدہ قدم ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہندوستان نے اسلحہ بندی کے سلسلہ میں ہمیشہ دو اصولی باتوں پر زور دیا ہے۔ ایک یہ کہ تباہ کن نکلیائی ہتھیار نکلیائی اور غیر نکلیائی دونوں طرح کے ملکوں کو تباہ کریں گے اس لیے اس مسئلہ پر ہر ملک شریک ہو اور معاہدے پر تمام ممالک دستخط کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر اسلحہ بندی کے دو اہم پہلو ہیں۔ ایک ذخیرہ کی تخفیف کا مسئلہ ہے جس کو عمودی اسلحہ بندی کہا جاتا ہے، دوسرا غیر نکلیائی ملکوں میں اسلحوں کی توسیع کا مسئلہ ہے جس کو افقی اسلحہ بندی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کا خیال ہے کہ افقی اسلحہ بندی کے مسئلہ کو پیش پیش رکھ کر عمودی اسلحہ بندی کے مسئلہ کو ٹالا نہیں جاسکتا چوں کہ دنیا کو ان دونوں پہلوؤں سے بیک وقت خطرہ لاحق ہے اس لیے اسلحہ بندی کی گفتگو میں ہر منزل پر یہ دونوں پہلو زیرِ غور رہنا چاہیے۔ منزل بہ منزل گفتگو کے نام پر آپ ایک پہلو کو سامنے رکھ کر دوسرے کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کر سکتے مغربی طاقتوں کی یہ کوشش دراصل اپنی طاقت کو بحال رکھنے کے مترادف سمجھی جائے گی ہندوستان نے پرالی فریشن معاہدے پر اسی وجہ سے دستخط کرنے سے انکار کیا کیوں کہ اس میں صرف افقی اسلحہ بندی کی پابندیاں ہیں اور عمودی اسلحہ بندی کی کوئی بات نہیں کی گئی ہے ہندوستان اسی لیے اس معاہدے کو غیر متوازن قرار دیتا ہے۔ ہندوستان کو اس بات پر اعتراض ہے کہ ایک طرف نکلیائی طاقتیں اپنے تباہ کن ہتھیاروں کے ذخیرہ کی تخفیف کے لیے تیار نہیں ہیں دوسری طرف وہ غیر نکلیائی ممالک کو نکلیائی طاقت کے پُرامن نشوونما کرنے تک سے روکتی ہیں۔

اسلحہ بندی میں سارا زور توسیعی پہلو پر ہے۔ اس سلسلہ میں مغربی ممالک اعداد و شمار کے ثبوت کے ساتھ یہ بتلاتے ہیں کہ ایشیا و افریقہ کے ترقیاتی ممالک میں پچھلے دس برسوں میں ۷۵ فیصدی اسلحوں کا اضافہ ہوا ہے جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں تناسب کے اعتبار سے اس اضافہ میں کمی ہوئی ہے۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ترقی یافتہ ممالک ہی میں فوجی اسلحہ و دیگر فوجی ساز و سامان تیار کیا جاتا ہے یہی ممالک وہ صورتِ حال پیدا کرتے ہیں کہ اِن ممالک میں تناؤ بڑھتا ہے، یہی پھر ان اسلحوں کو سپلائی کرتے ہیں اور یہی اپنے یہاں فوجی اسلحوں کی پیداوار کا کو اعداد و شمار پیش نہیں کرتے لیکن ترقیاتی ممالک میں خرید کیے جانے والے اسلحوں کا اعداد و شمار پیش کر کے گویا ثابت کرتے ہیں کہ

اسلحوں کی دوڑ کا تناسب اُن کے یہاں کم اور تیسری دنیا میں بڑھ رہا ہے۔ بے اختیار زبان پر یہ مصرع آتا ہے!

خود کوزہ و خود کوزہ گر و، خود گلِ کوزہ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلحہ بندی کے سلسلہ میں تجاویز و گفتگو کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن مجھے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ "کیا ہونا چاہیے" کے ہجوم میں "کیا ہو سکتا ہے" کھو گیا ہے۔

اقوامِ متحدہ کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ روزمرہ کے اٹھنے والے بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک مستقل بین الاقوامی نظام کے تشکیل کی کوشش کرے۔ ایک قلیل المدت مقصد ہے، فوری طور پر امن کے حصول کے لیے، دوسرا طویل المدت مقصد ہے، اس امن کے استحکام کے لیے اب تک میں نے قلیل المدت مقصد کے تحت کچھ مسائل پر ہندوستان کے رول کی وضاحت کی ہے لیکن طویل المدت مقصد میں بھی ہندوستان کا ایک اہم کردار رہا ہے۔

میں آپ کو یاد دلاؤں کہ کوریا کی جنگ کے ابتدائی دور میں اقوام متحدہ امریکی خارجہ پالیسی کا ایک آلۂ کار بن گئی تھی اور اس طرح اپنے غیر جانب دار مصالحتی کردار کو ادا کرنے سے محروم ہو گئی تھی۔ جنگ کے آخری لمحات میں جب اقوامِ متحدہ نے غیر جانبدار پوزیشن اختیار کی تبھی وہ جنگ بندی کی گفت و شنید میں اثر انداز ہو سکی۔ اس وقت اس غیر جانبدار پالیسی کا واحد نمائندہ صرف ہندوستان ہی تھا۔ ہندوستان ہی وہ ملک تھا جس سے اقوام متحدہ نے اپنے آپ کو ہم آہنگ کر لیا تھا۔ اقوامِ متحدہ نے غیر جانبداری اختیار کر کے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی غیر جانبداری کی پالیسی کی حقانیت کو تسلیم کیا بلکہ اُس کو ایک بین الاقوامی ادارے کی پُر وقار تائید بھی مہیا کی۔ آج یہی غیر جانب داری کی پالیسی ایشیا و افریقہ کے ممالک کی صرف خارجی پالیسی نہیں بلکہ ایک عالمی تحریک بن چکی ہے جو کہ طاقت کے توازن کے اصول کو چیلنج کر رہی ہے۔ اس وقت سے آج تک ممبر ممالک کی فوج کو "امن نگہبان" پیس کیپنگ اور مشاہدہ مشن کے طور پر استعمال کرنے کے لیے جو بھی اصول و عمل مرتب کیے گئے ہیں وہ سب کے سب اُس رول کی بازگشت معلوم ہوتے ہیں جو کہ ہندوستان نے کوریا میں ادا کیا تھا۔ اُس وقت سے آج تک اقوامِ متحدہ جب بھی جانبدار ہو کر خطرناک نفاذی اقدام پر مجبور ہوئی ہے ہندوستان ہمیشہ غیر جانب دار رہ کر اسی نصب العین پر واپس لوٹ آنے کے لیے اقوام متحدہ کو مجبور کرتا رہا ہے۔ کانگو اس کی ایک واضح مثال ہے۔ اسی طرح ہندوستان Peace Keeping کے طریقِ کار کا موجد و پیش رو ہے جو اب ایک مستحکم بین الاقوامی دستور بن چکا ہے۔

طاقت کے توازن میں اقوام متحدہ جب جب خود اپنا توازن کھو بیٹھی ہے غیر جانب دار پالیسی کی تحریک ہی نے بڑھ کر سہارا دیا ہے اور اس سہارے کا مرکزی کردار ہندوستان ہی نے ادا کیا ہے یہی اس طویل المدت نصب العین میں ہندوستان کا سب سے اہم رول ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

خوشبو کا سفر

بشیر شاہ

پنڈت جواہر لال نہرو اس دنیا سے اٹھ گئے تو اردو کے جانے پہچانے قلم کار راجندر بیدی نے بے ساختہ کہا "پنڈت جی چلے گئے ہمیں ان سے یہ امید نہ تھی!" بیدی کے اس برجستہ جملے میں فکر و احساس کا ایک سلسلہ ہے خوبصورت شعر کی سی کیفیت ہے! نرگس اپنے آخری سفر پر روانہ ہوئیں تو بیدی کا جملہ دل کے اور ذہن کے کواڑوں پر دستک دینے لگا!۔

جانے والے جاتے ہیں اور جانے والوں کو روکنا شاید صحیح بھی نہیں، اس لیے کہ قدرت کا بھی ایک دستور ہے، لائحۂ عمل ہے! خلیل جبران نے کہا تھا "تمہاری اصلی ہستی تو کوہساروں سے اوپر اوپر بسیرا کرتی ہے ..... اور ہواؤں کے ساتھ چلتی پھرتی ہے"، نرگس کی شبیہ، اس کا جیتا جاگتا پیکر اب ہم کبھی نہ دیکھ پائیں گے، سوائے پردہ سیمیں کے، لیکن ان کی صورت بسی رہے گی ہمارے من میں، برسوں، نرگس کا پھول، ہم سب نے دیکھا ہے۔ اس پھول کی ایک اپنی شخصیت ہے، انفرادیت ہے اور جب ہی اس میں جاذبیت بھی ہے۔ نرگس کا سراپا اس پھول میں جیسے عود کر آ گیا تھا! نرگس نے جس ماحول میں آنکھ کھولی، اسے ایک صحت مند ماحول کہنا مناسب نہ ہوگا۔ لیکن وہ جن کے یہاں عزم و استقلال پایا جاتا ہے ان کے قدم وقت اور حالات کی دھند کو چیر دیتے ہیں، نوکیلی، خار دار راہوں سے گذرنا ان کی طبیعت کو اور تقدیر کو راس بھی آتا ہے۔ بقول شاعر ؎

ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں

ہر حساس فن کار کی طرح نرگس نے بھی زندگی کا اور زمانے کا سفر پاؤں سے نہیں بلکہ دل سے کیا۔ دل جو حیات کا سرچشمہ ہے۔ دل جس کی اپنی کائنات ہے اور زندگی کے ایک پڑاؤ پر جب دل نے فریب دیا تو دماغ کو راہبر بنا دیا اور قدم صراط مستقیم پر بڑھتے ہی رہے! غالب نے ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا تھا ؎ ایک چکر ہے میرے پاؤں میں زنجیر نہیں

فلم "تلاش حق" سے لے کر "مدر انڈیا" تک اور پھر "رات اور دن" تک نرگس کا فلمی سفر ایک ایسے حسین خواب کی یاد دلاتا ہے کہ جو کلائمکس پر آ کے ٹوٹ گیا ہو۔ ٹوٹنا خوابوں کا مقدر ہے سو شاید! ایک باشعور بیوی کی طرح نرگس نے فلمی زندگی پر خانگی زندگی کو ترجیح دی اور اس طرح شخصیت کے آئینے کو ریزہ ریزہ ہونے سے بچا لیا۔ لیکن اس کے باوجود فنی اور سماجی دنیا کا ایک حصہ بنی رہیں ان کی شخصیت میں اور فن میں ایک ایسی چمک، ایک ایسی رمق موجود تھی کہ فلموں کے تعلق سے چاہنے والوں کے ساتھ ساتھ ملک و قوم نے بھی ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ نرگس نے ایک بار کہا تھا کہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ڈاکٹر بننا تھی، شاید اس لیے کہ انہوں نے ایک درد بھرا دل پایا تھا یا شاید اس لیے کہ وہ خدمت خلق میں زیادہ یقین رکھتی تھیں، ڈاکٹر تو وہ نہ بن سکیں لیکن بہ حیثیت ایک انسان، ایک فن کارہ کے انہوں نے بے شمار زخموں کی تیمارداری کی، ہاں ایک ان کا اپنا زخم تھا جو مرتے مرتے بھی مرہم کی تلاش میں رہا!!

مشہور شاعر اور نقاد ایلیٹ نے کہا تھا کہ "ایک بہترین فن کار وہ ہے جو اپنے زمانے میں زندہ رہے اور آنے والے دنوں میں بھی تابندہ رہے"۔ نرگس ان معنوں میں ایک بھرپور فن کارہ تھیں ـــ آج وہ ہمارے درمیان نہیں لیکن ان کی شخصیت، متانت، اور انفرادیت نرگس کے پھول میں جلوے بکھیرتی رہے گی، موسم موسم! اور خوشبو کا یہ سفر کبھی ختم نہ ہوگا۔

(سرینگر سے نشر)

اردو شاعری میں تصوّف

نونہال صابر

اردو شاعری کی قوس قزح میں دو ابھرتے ہوئے رنگ ہیں ایک تغزل کا دوسرا تصوّف کا۔ یہ دونوں رنگ اردو کو فارسی کی دین ہیں اگرچہ اردو شاعری میں تصوّف کی روایت اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود اردو شاعری۔ لیکن اردو کی تمام اردو شاعری کو معیاری نہیں کہا جا سکتا۔

فارسی کے برگزیدہ صوفی شعراء عطّار۔ رومی نظامی جامی، عرفی، سعدی، حافظ، عمر خیام اور مولانا روم کی طرح اردو کے شاعروں میں بھی ایک قابل لحاظ حصہ صاحب سلسلہ و خانقاہ صوفیوں کا ہے اس لیے فارسی غزل کی طرح اردو غزل بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ تصوّف سے متاثر رہی ہے۔ صوفیانہ شاعری کرنے والوں میں بھی دو قسم کے شعراء شامل ہیں وہ شاعر جو مسلک حال اور مقام کے اعتبار سے بھی صوفی تھے اور شاعری میں بھی انھوں نے تصوّف کے مسائل بیان کیے۔ جیسے حضرت شاہ نیاز بریلوی حضرت شاہ تراب علی قلندر، اصغر اکبرآبادی، اصغر گونڈوی، خواجہ میر درد، مرزا مظہر جان جاناں وغیرہ۔

دوسرے وہ شاعر جو مسلک حال اور مقام کے اعتبار سے صوفی نہ ہوں مگر ان کی شاعری میں صوفیانہ مضامین بکثرت پائے جاتے ہیں جیسے فانی بدایونی، مرزا غالب اور علامہ اقبال تصوّف کے بعض مضامین ایسے ہیں جنھیں مختلف نقطہ نظر رکھنے والے شعراء بے تکلف اپنی شاعری میں بیان کرتے آئے ہیں۔ وہ بھی جو اس عالم کو مظہر حق اور عین حق سمجھتے ہیں اور بھی جو اس کائنات کو وہم باطل یا مایا سمجھتے ہیں اور وہ بھی جو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور "تصوّف برائے شعر گفتن خوب است" کے نسخے پر عمل کرتے ہوئے تصوّف کی دلپذیر اصطلاحوں سے اپنے ایوان غزل کی آرائش کرتے ہیں۔

ولی دکنی سے نوح ناروی تک اور فراق گورکھپوری سے رشی پٹیالوی تک اردو کے تمام غزل نگاروں نے تصوّف کو شعوری یا غیر شعوری طور پر موضوع سخن بنایا ہے۔ اس زمرے میں وہ شاعر بھی شامل ہیں جنھوں نے کہ ایک اصول 'المجاز قنطرۃ الحقیقت' کی آڑ میں تصوّف کے علائم اور تصورات کو اپنی غزلوں میں اس قدر بدمذاقی سے استعمال کیا ہے کہ اردو شاعری کی آبروئے غزل' ان ہوس پرستوں کی بدولت اپنی نزاکت، معصومیت، دل ربائی اور جمالیاتی اقدار سے محروم ہو کر ذہنی عیاشی کا مرقع اور جنسی نامرادی و نا آسودگی کا مرثیہ بن کر رہ گئی۔

مسلم صوفیائے کرام کی آمد سے پہلے ہی ہندوستان میں فلسفہ 'مایا' یا 'ویدانت' موجود تھا۔ ہندوستانی ویدانتیوں اور مسلم صوفیوں نے ایک دوسرے کے نظریات کا گہرا اثر قبول کیا اِس طرح ایرانی اور ہندوستانی عقائد شیر و شکر ہو گئے۔ جس کی جھلکیاں اردو شاعری کے صوفیانہ کلام میں بکثرت ملتی ہیں۔

تنگی وقت کے پیش نظر مسائل تصوّف پر خامہ فرسائی کرنے والے تمام شاعروں کا ذکر نہ کرتے ہوئے چند معروف ترین شعراء کے سرسری حوالوں پر اکتفا کروں گا۔

ان سخنوروں میں بیشتر حضرات جیسے میر، آتش غالب، اصغر گونڈوی، آسی غازیپوری، فانی بدایونی۔ نظریہ وحدۃ الوجود، یعنی 'ہمہ اوست' کے قائل ہیں، چند شاعر 'وحدت الشہود' یعنی 'ہمہ از اوست' کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں جیسے مظہر جان جاناں، خواجہ میر درد اور علامہ اقبال۔

اردو کے صوفی شعراء میں خواجہ میر درد کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کے لیے تصوّف ایک عقیدہ نہیں بلکہ ایک جیتا جاگتا تجربہ حیات ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

مے خانہ خدا ہے نہ ہے یہ بتوں کا گھر
رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب میں

آواز نہیں قید میں زنجیر کے ہرگز
ہرچند کہ عالم میں ہوں عالم سے جدا ہوں

یارب یہ کیا طلسم ہے ادراک و فہم یاں
دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جا سکے

میر تقی میر میر درد کی طرح تصوّف کے عالم نہیں تھے میر نے تصوّف اور تغزل مجاز اور حقیقت کی سرحدوں کو ملا دیا یہی ان کا کارنامہ ہے۔ فرماتے ہیں۔

کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون حرم ہے کیا احرام
کوچے سے اسکے باشندوں نے سبکو یہیں سے سلام کیا

غلط تھا آپ سے غافل گذرنا
نہ سمجھے ہم کہ اس قالب میں تو تھا

یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

حضرت مظہر جان جاناں بھی میر درد کے ہم خیال ہیں یعنی 'ہمہ از اوست' میں یقین رکھتے ہیں۔ ایک سچے صوفی کی طرح وہ شاہد کائنات کے رسیا تھے اور دنیا کی ہر چیز میں حق مطلق کا جلوہ دیکھتے تھے۔ سماعت فرمائیں۔

نہیں ملتا مرا نازک ہٹیلا کیا کروں مظہر
تصدق ہو کے دیکھا پاؤں پڑ دیکھا منا دیکھا

گل کو گل کہوں تو تیرے رو کو کیا کہوں
دُر کو جو دُر کہوں تو اس آنسو کو کیا کہوں

حضرت فانی بدایونی کا شمار اگرچہ صوفی شاعروں میں نہیں ہوتا لیکن انھوں نے متصوفانہ حقائق و معارف کو بھی اس خوبصورتی کے آب و رنگ شاعری میں سمو کر پیش کیا ہے کہ دل و نظر جذب ہو کر رہ جاتے ہیں۔

آئینہ و دل دونوں کہنے ہی کی باتیں ہیں
تیری ہی تجلی تھی اور تو ہی مقابل تھا

حسن ہے ذات مری عشق صفت ہے میری
ہوں تو میں شمع مگر بھیس ہے پروانے کا

ذرّے میں ہے گم وسعتِ صد عالم صحرا
ذرّے کو سمجھ وسعت صحرا سے گذر جا

حیدر علی آتش ایک درویش شاعر تھے ان کے اکثر اشعار پر عشق مجازی کا دھوکہ ہوتا ہے۔

کیا جگہ کوچۂ محبوب ہے اللہ اللہ
کوئی کعبہ کوئی جنت کوئی گلشن سمجھا

تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہے تو یہ ہے
اس زلف کی بو سونگھے سودا ہے تو یہ ہے

نہیں دیکھا ہے لیکن تجھ کو پہچانا ہے آتش نے
بجا ہے اے صنم جو تجھ کو دعوئی ہے خدائی کا

اصغر گونڈوی: ان کی پاکیزہ و شستہ شاعری مجاز و حقیقت، جذبہ شکر، نشاط و طرب اور سرور و مستی سے عبارت ہے۔

مجھ پہ نگاہ ڈال دی اس نے ذرا سرور میں
صاف ڈبو دیا مجھے موج مے طہور میں

آلام روزگار کو آساں بنا لیا
جو غم ہوا اسے غم جاناں بنا لیا
سو بار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں تھا

مرزا غالب: غالب کا مشہور شعر ہے

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غالب کی شاعری متصوفانہ افکار سے مزین ہے ان کے کلام میں تصوف اور ویدانت کی گنگا جمنی بڑی جاذب نظر ہے اگرچہ ان کے اکثر اشعار میں باطنی تجربات کی کسک نہیں ملتی۔ تاہم تصوف کے بے شمار پہلوؤں کو ان کے ہمہ جہاد اور ہمہ گیر ذہن نے نہایت خوبصورت شعری پیکر عطا کیے ہیں۔

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے
عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا
آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز
پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں
ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں
پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
ہم بھی ہیں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

علامہ اقبال: متصوفانہ افکار و تصورات پہ خیال آرائی کرنے والے شاعروں میں اقبال سب سے الگ کھڑے نظر آتے ہیں اگرچہ حافظ اور مولانا روم دونوں وُحدت الوجود کے ماننے والے ہیں لیکن اقبال حافظ کو تو افلاطونی 'صہبا گسار گوسفند' بتاتے ہیں لیکن مولانا روم کو اپنا پیر و مرشد مانتے ہیں تاہم نظریۂ 'وحدۃ الوجود' جو صدیوں سے صوفیائے کرام میں سکہ خاص کے طور پر رائج تھا۔ اقبال کی نگاہ میں اس کی حیثیت زر کم عیار سے زیادہ نہیں تھی۔ کیونکہ یہ نظریہ نفی خودی اور بے عملی کی تلقین کرتا ہے۔ اقبال نے اس ہمہ گیر نظریہ کے خلاف 'خودی' کا ایک حرکی اور عملی نظریہ پیش کیا۔

علامہ اقبال کا انحراف و اجتہاد صرف قدیم نظریۂ خودی تک ہی محدود نہیں تھا انھوں نے خودی کی روشنی میں اس کے دیگر متعلقات پر بھی نظر ڈالی ہے اور اپنے خاص نقطۂ نگاہ سے اس کی اصلاح کی ہے لیکن 'وقت کوتاہ و ذکر بسیار'۔ اشارتاً ان کے کچھ اشعار پیش خدمت ہیں۔

خودی شیر مولا جہاں اس کا صید
زمیں اس کی صید آسماں اس کا صید
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(باقی ص ۴۴ پر)

سائنس

کرۂ زمین پر زندگی کیسے پیدا ہوئی

ایس اے جاوید

ایک عام خیال ہے کہ زندگی اور موت خدا کے اختیار میں ہے مذہب اور فلسفہ کی نظر سے یہ تصور سینکڑوں سالوں سے قایم ہے اور انسان اس پر ایمان رکھتا ہے لیکن آج کے دور میں سائنس نے اس حد تک ترقی کر لی ہے کہ زندگی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی انسان میں پیدا ہو گئی ہے۔ سائنسدانوں نے لیبارٹری میں کئی تجربے کیے کہ کرۂ زمین پر زندگی کس طرح وجود میں آئی۔ ان تجربات کے نتائج بڑے حیرت انگیز ثابت ہوئے چنانچہ خلا میں موجود جو بے جان عناصر کو جانداروں کی صورت میں تبدیل کرنے کے لیے تجربے کیے گئے ان کی بدولت دلچسپ نتائج برآمد ہوئے۔

کہتے ہیں کہ آج سے سینکڑوں سال پہلے جب زمین کا کرہ وجود میں آیا تو آہستہ آہستہ یہ کرہ سرد ہوتا گیا اور پھر زمین کی سطح پر سیال آتش فشاں چٹان سے ملتی جلتی پپڑی کی شکل نمودار ہونے لگی، جوں جوں وقت گزرتا گیا Silicam کے بڑے بڑے تودے معدنی عناصر سے ملتے رہے اور پھر یہ تودے زمین کے اندر بھاری حرارت کے دباؤ کی وجہ سے سطح زمین پر پہنچ کر جمتے گئے۔ اس طرح گرینائٹ کے بڑے بڑے جزیرے وجود میں آگئے اور جب سطح زمین پر اس طرح کا کیمیائی عمل مسلسل ہوتا رہا تو براعظموں کا جنم ہو گیا۔ یہ عمل یہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ اس کی اگلی داستان بھی عجیب و غریب ہے۔

چند سالوں بعد انسان نے دیکھا کہ سطح زمین پر جمی پپڑی میں کہیں کہیں اکھڑاؤ پیدا ہو گیا۔ ادھر آسمان سے بھاری بادلوں سے پانی کی بوچھار ہوتی جو چٹانوں پر برسی اور پھر یہ پانی چٹانوں اور اونچی سطحوں سے لڑھکتا ڈھلکتا اور بہتا ہوا زیریں سطحوں پر جمع ہو گیا۔ جب اس طرح زیریں سطح پر چاروں طرف پانی ہی پانی اکٹھا ہو گیا تو اس سطح کو سمندر کا نام دیا گیا۔

اب فضا کا حال سنئے بے شمار آتش فشاں پہاڑوں اور زمین کے حصوں سے متھین (Methene) بھاپ، امونیا اور کاربن ڈائی آکسائڈ نکلتی رہی اور سطح زمین کے اوپر پھیلتی گئی۔ جہاں جہاں یہ سب گیسیں پھیلیں اسے ہوا یا فضا کا نام دیا گیا۔ اس طرح ہوا اور فضا کا جنم ہوا۔ اس ہوا میں چاروں عناصر شامل تھے۔ کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، اور نائٹروجن، لیکن یہ سب عناصر گیسوں کی صورت میں تھے اگر یہ گیس عناصر آج کی دنیا میں یوں ہی ہوتے تو انسان کی زندگی کا شیرازہ بکھر جاتا یہ بات قابل توجہ ہے کہ ہوا میں بھی کئی عناصر موجود تھے۔ مثلاً الٹرا وائلٹ عمل اشعاع۔ (Ultra Violet radi-ation) اور برق کا مسلسل کوندنا۔ یہ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ناموافق فضا اور ہوا میں کرۂ زمین پر زندگی نے کس طرح جنم لیا۔ زمین پر زندگی وجود میں آنے کے متعلق مختلف سائنسدانوں نے مختلف رائیں پیش کیں ہیں۔ یونان کے ایک سائنسداں جو حضرت مسیح سے لگ بھگ پانچ سو سال پہلے پیدا ہوئے تھے، ان کا قول ہے کہ زمین پر زندگی بارش کے قطروں کی شکل میں نمودار ہوئی ہے قطرے چھوٹے چھوٹے بیجوں کی شکل رکھتے تھے۔ اس طرح دوسرے سائنس دانوں نے اپنی اپنی رائیں پیش کیں۔ مگر معاملہ وہی کا وہی رہا۔ یہ معمہ آج بھی سائنسدانوں اور عالم انسانوں کے ذہین ہوا ہے کہ کرۂ زمین پر زندگی کس طرح پیدا ہوئی؟

۱۹۲۴ء میں روس کے ایک مشہور سائنسداں نے بیان کیا کہ ہو سکتا ہے کہ گزشتہ زمانے میں بے جان مادوں کے لگاتار پڑے رہنے سے زندگی بنی ہو۔ اس سائنسداں نے مزید واضح کیا کہ اصولاً صحیح لگتا ہے کہ کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن اور نائٹروجن کے ایٹمی تقسے سے زندگی کی تعمیر رکھی گئی ہو اور یہ زندگی بھی اسی وقت ظہور میں آئی ہو جب کرۂ زمین ابھی واضح طور پر شکل

میں نہیں آیا تھا۔ یا یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ زندگی کو جنم دینے والے ذرّے (Molecules) کی خود بخود پیدا ہونے والی پیڑیاں زمین پر پیدا ہو گئی ہوں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ عناصر اس وقت تک جمع ہوتے رہتے ہوں جب تک براعظم میں اس درجہ تک گرم نہیں ہو گئے جس درجہ تک سیال شوربہ گرم ہوتا ہے پھر اس شوربہ کی شکل میں سیال مادّے پر Ultra Voilet radiation عمل ہوا ہوگا۔ جس کی وجہ سے بے جان مادّے ایسے ذرّوں میں تبدیل ہو گئے جن میں کاربن کا عنصر شامل تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ سائنسداں یہ خیال کرتے تھے کہ جاندار ذرّے محض جاندار عناصر سے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

سائنسی تجربوں کا عمل جاری رہا اور ۱۹۵۰ء میں ایسے تجربے لیبارٹری میں ہونے لگے چنانچہ کیلی فورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر نے کاربن ڈائی آکسائڈ اور آبی بخارات کو منتشر کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ دونوں اجزاء زمین کی فضا میں پرانے زمانے سے شامل تھے شکاگو کے ایک ایٹمی سائنسداں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ فضا میں میتھین، امونیا، اور ہائیڈروجن کے اجزا شامل تھے۔ چنانچہ اسی سائنسداں نے تجربہ کیا اس نے بے جان مادّوں کو ایک نلکی میں رکھ کر انھیں بار بار بجلی سے روشن کیا۔ اس طرح سے Aminoacid ظہور میں آیا۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ Aminoacid دراصل پروٹین کو پیدا کرنے کا بنیادی جز ہے۔ اور اس طرح سے زندگی پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک خیال کے مطابق شروع شروع میں اس طرح زندگی کا ارتقاء ہوا۔ اس کی وضاحت قابل ذکر ہے۔ ہر Aminoacid میں زندگی بخشنے والے چاروں عناصر شامل ہوتے ہیں، کاربن آکسیجن، ہائیڈروجن اور نائٹروجن یہ چاروں عناصر ایمنی نوائسیڈ کے ذرّوں میں چھپے اور جمع ہوتے ہیں۔ اس طرح سے کہ ان کے دو متضاد گروپ ایک دوسرے کے سامنے جم کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایمی نوائسیڈ کے جو ذرّے زبردست اور مقابلتاً طاقتور ہوتے ہیں وہ زندہ رہ جاتے ہیں اور اس طرح یہ ذرّے حیات اور بے حیات کے درمیان ایک رشتہ ثابت ہوتے ہیں۔

کچھ اور تجربات بھی ہوتے جن کی بدولت کرۂ زمین پر زندگی اور حرکت کے ذرّے کچھ اور طرح سے بھی وجود میں آتے، ان میں ایکسرے، سورج کی الٹراوائیلٹ شعاعیں اور آتش فشاں پہاڑوں کے گرم سوتوں کا شمار ہو سکتا ہے۔

جب Amino acid ظہور میں آگیا تو اس کے لمبے اور مسلسل سلسلوں سے بڑے بڑے پروٹین کے ذرّوں کا جنم ہوا۔ سائنسدانوں کے قول کے مطابق پروٹین سے بھرے خون کا ایک ذرّہ لگ بھگ نو ہزار ایٹم رکھتا ہے۔ اب ایک مسئلہ سائنسدانوں کو درپیش ہوا کہ زندگی میں پروٹین کا عنصر بہت ضروری ہے۔ اس پروٹین سے گوشت، خون، ہڈی، بال و پر، انڈے، دودھ اور بیج بنتا ہے اور خود پروٹین جاندار سیل (Cell) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ جاندار سیل پروٹین سے بنتے ہیں۔ مسئلہ پھر یہ درپیش ہوتا ہے کہ جب کوئی جاندار سیل ہی نہ ہو تو ابتدا میں پروٹین کیسے پیدا کی جائے۔

سائنسدانوں نے اس معاملے پر بڑی تحقیق کی اور کچھ نتائج بڑے دلچسپ اور معنی خیز ہیں۔ ایک تجربے کے مطابق جب امتحانی نلی میں مرطوب حصّوں کو گرم کیا گیا تو اس سے Amino acid پیدا ہونے لگا اور لمبے لمبے دھاگوں کی شکل اختیار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سینکڑوں ذرّات ایک ہی لڑی کی شکل میں بنتے گئے۔ انھیں پروٹین اسیڈ (Proteinoid) کا نام دیا گیا بعد کے مزید تجربوں سے پتہ چلا کہ ان پروٹین آئیڈ میں ہضم پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے

پروٹین زندگی میں ایک بہت ہی اہم رول انجام دیتا ہے۔ عام زندگی میں ضروری پروٹین بیس طرح کے Aminoacids میں پائی جاتی ہے اور اس پروٹین سے گوشت، ہڈی، اور بال و پر بنتے ہیں۔ فلوریڈا کے ایک ادارے میں دو سائنسدانوں نے کچھ تجربے کیے اور چودہ طرح کے Aminoacid بنانے میں کامیابی حاصل کی اس طرح کچھ مشکل دور ہو گئی وہ یہ کہ خود ایمی نوائیڈ سے پروٹین کی طرز کا مادّہ خاص خاص حالتوں میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ جس میں کسی سیل کی امداد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے بعد کچھ مسئلہ پھر بھی رہ جاتا ہے کہ ایسی پروٹین کس طرح سے جاندار سیل کی شکل میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور جاندار سیل بھی ایسے جن میں زندگی کے ننھے ننھے ذرّات بڑے سلیقے سے رکھے ہوں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لیبارٹری میں زندہ سیل کس طرح بنایا جاتا ہے۔؟ یہ اطمینان کی بات ہے کہ کامیاب عملی قدم لیبارٹری میں بھی اٹھائے جا رہے ہیں اس ضمن میں ڈاکٹر فاکس کا تجربہ قابل ذکر ہے۔ اس ماہر سائنسداں نے Amino acid، امونیا، پانی اور آتش فشاں کے سیال مادّے سے تجربے کیے ان سب کو ملا کر سیسے کی بھٹی میں 338° ڈگری فارن ہیٹ کے درجہ پر گرم کیا گیا جو سیال مادّے خشک بھورے رنگ کا بن گیا اسے خوردبین سے جانچا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں Aminoacid نے سب سے پہلے پروٹین آئیڈ کی شکل اختیار کی۔ اور پھر ان سے چھوٹے چھوٹے حلقے بنتے گئے۔ ڈاکٹر فاکس نے ان حلقوں کو Micro-sphears کا نام دیا گیا۔ یہ شکل و صورت میں Bacteriae سے ملتے جلتے تھے۔ اور یہ حلقے ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوتے تھے۔ اس تجربے سے ثابت ہوا کہ Micro-sphears میں Cell کی پوری پوری خصوصیات پائی جاتی ہے اور خوبی یہ ہوئی کہ ان کی شکل و صورت کافی لمبے عرصہ تک تبدیل نہیں ہوئی۔ کیمیائی نظر سے بھی ان کی بڑی اہمیت ہے۔ کیونکہ Microsphear ہو بہو اسی طرح جس طرح Cell میں آج کل پروٹین چھوڑتی ہے۔ چنانچہ سائنسداں موافق حالات پیدا کر دیتے ہیں تاکہ Microsphear اپنے آپ کو جنم دے سکیں ان مائیکرو سفیر میں ایک خاص قسم کی ایسیڈ جسے اختصار میں Deoxy-ribonucle acid کہتے ہیں نہیں پائی جاتی۔ آجکل سائنسداں اس ایسیڈ کی تلاش میں مصروف ہیں۔

کرۂ زمین پر جو زندگی شروع ہوئی اس کی ابتدائی شکل بکٹریا اور نیلی وہری کائی کی شکل میں ظہور میں آئیں۔ اور

حال ہی میں ڈاکٹر سڈنی فاکس نے کچھ مزید تجربات کی بدولت کچھ نئے نتائج اخذ کیے۔ ڈاکٹر موصوف نے پندرہ برس اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر تحقیق کی بدولت اپنی لیبارٹری میں ایسا ماحول پیدا کر دکھایا کہ جس ماحول میں سیدھے سادے غیر جاندار عناصر کو کچھ عرصہ تک رکھنے پر ان میں حیات و حرکت کی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہے اس لیبارٹری میں تیار کیے ہوئے ذرّے اپنے آپ پیدا ہو جاتے ہیں اور خود اپنی خوراک اور نشوونما کا سامان بنتے ہیں۔ ڈاکٹر فاکس کا کہنا یہ ہے کہ زندگی اس طرح کے ذرّوں سے پیدا ہوئی ہوگی۔ یہ ذرّے آج بھی زمین اور دوسرے کرّوں پر موجود ہیں۔ دوسرے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ ڈاکٹر فاکس کی لیبارٹری میں جو ذرّے تیار کیے گئے ہیں ان میں سیل کی سب خوبیاں موجود ہیں۔

ان عملی تجربوں سے انسان یہ ماننا پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جہاں جہاں موافق حالات میسر ہوں اور خود مادّہ موجود ہو تو کرۂ زمین پر زندگی کو ثابت کرنے اور اس کے ارتقاء کی کہانی سمجھانے کا مواد موجود ہے کرۂ زمین پر حرکت اور زندگی کی کہانی کے پیچھے سینکڑوں برسوں کے تجربات و تحقیقات شامل ہیں۔

(حیدرآباد سے نشر)

ایس' اے' جاوید
انٹر سال اوّل (اردو میڈیم)
انوار العلوم کالج
ملّے پلّی حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱
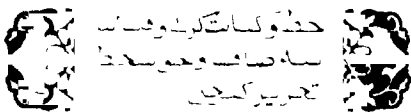
صحت و طب

نقصان دہ زیبائشی اشیاء

پروفیسر کے سمبامورتی

جدید طرزِ زندگی کی دوڑ دھوپ اور زیبائشی اشیاء کی خرید و فروخت کے میدان میں اشتہار بازی نے ان اشیاء کو ہماری زندگی کا اٹوٹ حصہ بنا دیا ہے۔ لیکن ان اشیاء کی وجہ سے جن خطرات کا ہمیں ہر روز سامنا کرنا پڑتا ہے وہ بہت زیادہ اور بڑے شدید ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ سے دماغی ضرر، شیمپو سے سرطان، کاجلوں سے اندھاپن، یہ اثرات ان جلدی بیماریوں کے علاوہ ہیں جو مختلف کریموں سے پیدا ہوتی ہیں۔ آندھرا یونیورسٹی کے شعبہ ادویات کے پروفیسر کے۔ سمبامورتی نے جہاں زیبائشی اشیاء کے استعمال کرنے والوں کو ان خطرات سے آگاہ کیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ اس بارے میں دہشت زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں۔ البتہ ان اشیاء کے انتخاب کے لیے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

ہر آدمی اور عورت، ہر لڑکے اور لڑکی کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خوبصورت اور پُرکشش نظر آئے۔ زیبائشی اشیاء کا استعمال بھی شکل و شباہت کو نکھارنے کا ایک طریقہ ہے۔ ماضی قریب ہی سے، رہنے سہنے کے معیار بہتر ہو جانے کی وجہ سے زیبائشی اشیاء کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی لیے آج ان اشیاء کا بیوپار بڑھ گیا ہے اور اپنے آپ کو خوبصورت دکھانے کی اس انسانی خواہش سے ناجائز فائدہ جو آج اٹھایا جا رہا ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھا۔ شہری یا دیہاتی علاقوں میں عام یا خاص دکانیں یا محض گلیوں میں پھیرا لگانے والوں کے پاس زیبائشی اشیاء بڑی مقدار میں موجود رہتی ہیں۔ ان اشیاء سے متعلقہ اشتہارات، صحیح انتخاب کا مشورہ دینے کے بجائے، خوبصورت چیزوں کی تصاویر اور چست فقروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سادہ لوح لوگ بھی ان اشیاء کو خریدنے لگتے ہیں چاہے یہ ان کو موافق آئیں یا نہ آئیں اور چاہے انھیں ان کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

استعمال کے اعتبار سے زیبائشی اشیاء مندرجہ ذیل تقسیم میں لائی جا سکتی ہیں۔ ایک وہ جو جلدی ہوتی ہیں جیسے کریمیں، صابون، لوشن، پاوڈر اور رنگ۔ دوسرے وہ جو بالوں پر استعمال ہوتی ہیں جیسے۔ شیمپو، لوشن تیل، پومیڈز، بال گھنگریالے کرنے والی، بال چپکانے والی رنگ اڑا دینے والی چیزیں اور رنگ۔ تیسرے وہ چیزیں جو ناخنوں پر لگائی جاتی ہیں جیسے لوشن، پالش، رنگ وغیرہ، چوتھے وہ اشیاء جو حفظیاتی اور جمالیاتی اثر رکھتی ہیں جیسے بدبو مار، پسینہ روک، خوشبویات اور لپ اسٹکس وغیرہ۔

الرجی اب زیبائشی اشیاء کے استعمال سے متعلقہ کچھ مسائل پر غور کریں ان اشیاء میں کچھ ایسے اجزا ہوتے ہیں جنھیں Cosmetic all-ergies کہتے ہیں اور یہ اجزاء کچھ حساس افراد میں الرجی کا ردِ عمل پیدا کرتے ہیں۔ یہ ردِ عمل سورج کی روشنی میں اکثر بڑھ جاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے بہت سے ایسے کیسوں میں دیرپا ضرر کم ہوتا ہے اور ناموافق علامتیں کافور ہو جاتی ہیں جب زیبائشی شے کا استعمال بند کر دیا جاتا ہے اور علاج فوراً شروع کر دیا جاتا ہے۔ بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان اشیاء کی زیادہ کھپت کی وجہ سے بازار میں نہ صرف بہت سا سامان جمع ہو جاتا ہے بلکہ ایسا سامان آ جاتا ہے جو جو غیر معیاری یا نقلی قسم کا ہوتا ہے۔ اس سے الرجی کے ردِ عمل کے واقعات بڑھ جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ زیبائشی اشیاء مرکب قسم کی ہوتی ہیں جو الگ الگ کیمیائی اجزاء کو ملا کر بنائی جاتی ہیں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے ہوتے ہیں اور انسانی جلد اور انسانی ڈھانچے پر ان کے اثرات کا علم نہیں ہوتا۔ ان اشیاء میں دوسری مضر چیزیں بھی ہوتی ہیں جیسے بھیڑوں کی چربی، تیل، گوند وغیرہ تیسرا یہ کہ ان اشیاء کا عمل محض سطحی ہوتا ہے اور وہ جسم میں جذب نہیں ہوتیں جو ایک غلط بات ہے جذب ہونے سے Toxic اثرات کے امکانات ان اشیاء سے ضروری ہیں جلد پر زیادہ دیر رہتی ہیں۔ مزید برآں زیبائشی کیمیات جب جذب ہوتے ہیں تو وہ ادویہ اور خوراک کے عناصر کے ساتھ ردِ عمل پیدا کرتے ہیں۔ زیبائشی اشیاء ہر روز استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کی خرید اور استعمال میں ماہرانہ مشورہ نہیں لیا جاتا۔ ان اشیاء اور غسل سے متعلقہ سامان کے معیاروں پر صحیح پابندی نہیں ہے۔ ان تمام وجوہات سے زیبائشی اشیاء استعمال کرنے والوں کی صحت پر اس سے کہیں زیادہ ضرر انداز ہوتی ہیں جتنا کہ محسوس کیا جاتا ہے۔

آؤ، اب ان اشیاء کے زیادہ استعمال سے پیدا ہونے والی مضرات کا معائنہ کریں۔ ایک لڑکی ایک چست اشتہار سے مرعوب ہو جاتی ہے کہ ایک خاص کریم سے وہ تھوڑے ہی عرصہ میں دن بہ دن خوبصورت ہو جائیگی اس سے اُسے گالوں پر بیوائی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایک گھریلو عورت گردن پر بڑی فراخدلی سے کریم ملتی ہے اور اسی دوران اس کی گردن پر خارش پیدا ہو جاتی ہے اور کالے دھبے نمودار ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو ایک صابن کی خوشبو سے متاثر ہو کر اسے بار بار استعمال کرتا ہے تو اس کی جلد پر خراشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کالی جلد والی لڑکی رنگ اڑانے کی ترکیب اختیار کرتی ہے تو اس کا رنگ اور بھی کالا اور داغدار ہو جاتا ہے۔ ایک ادھیڑ عمر عورت اپنی گھٹتی ہوئی خوبصورتی کو ابھارنے کے لیے بھاری میک اپ اختیار کرتی تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پسینے کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور اسے چبھتی ہوئی گرمی لگنے لگتی ہے۔ نوجوان لڑکی آنکھ میں کاجل لگاتی ہے تو اسے جلن محسوس ہوتی ہے۔

مختلف قسم کی زیبائشی اشیاء حساس افراد میں کئی طرح کے غلط انداز ردِ عمل پیدا کر سکتی ہے۔ چہرے کی کریمیں جلدی چھوت اور Photo Sensibility پیدا کر سکتی ہے۔ Dermatitis جسے جلدی الرجی بھی کہتے ہیں کئی صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے جیسے خارش، سرخی خراشیں اور جلد کی نیلی کالی سطحی خرابیاں وغیرہ۔ فیس پاوڈر Dermatitis اور دیگر چھوتی خرابیاں پیدا کرتے ہیں۔ لپ اسٹک سے سرخی دھاریاں، پھٹے ہونٹ، یہاں تک کہ سخت تہیں اور سوجن بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ ناخن کی پالش تہہ بنانے والے لوازمات ان حصوں پر Dermatitis پیدا کرتے ہیں جنھیں ان سے چھوا جائے جیسے چہرہ، گردن اور سینہ۔ ان سے یہ خرابیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جیسے ناخنوں کا بھدا پن، رنگ بگڑنا، ناخن کے گوشت کا ڈھیلا پڑنا، انگلی کے سروں کا خراب ہونا، ناخن کا جھڑنا دھاریاں پڑنا اور سوکھ کر ٹوٹنا۔ شیمپوؤں سے یہ خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں جیسے جلن، چھوتی، کھجلی جو کھوپڑی، گردن کانوں یا چہرے پر نمودار ہو اور اس سے بالوں میں رطوبت کی زیادتی بھی ہو سکتی ہے جس سے بال جھڑنے لگیں، بالوں کے رنگ، کھوپڑی، کانوں، گردن اور پپوٹوں میں چھوتی خرابیاں پیدا کر سکتے ہیں اور اگر برسوں استعمال کیے

جائیں تو آنکھوں میں موتیا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اثرات یہ ہو سکتے ہیں جیسے چشمے کے شیشے میں تبدیلی، تھوڑے عرصے میں بینائی کی کمزوری اور اعصاب میں تناؤ وغیرہ۔ اگر کوئی شخص بالوں کو رنگنے کا خیال رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ تجربے کے طور پر کچھ حصے پر آزمائش کر کے دیکھے اور بعد میں ہونے والی چھوٹی خرابیاں اندازہ لگاتے۔ بال سنوار ادویات اور تقویات سے کھوپڑی، کانوں، پیشانی، گردن، ہاتھ اور انگلیوں کے سرے کوڑھ اور دیگر جلدی امراض کی زد میں آسکتے ہیں۔ آنکھوں کی زیبائشی اشیا جیسے پنسل کاجل سرمہ وغیرہ سے پپوٹے، ابرو بھی جلدی امراض کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ بینائی میں خرابی اور دھلنے کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ چیزیں آنکھوں میں داخل ہو کر تکلیف اور نقصان کا سبب بن سکتی ہیں۔ رپورٹ ملی ہے کہ برطانیہ میں رہنے والے ایشیائی بچوں پر استعمال میں لاتے گئے سرمے کے کچھ نمونے جب پرکھے گئے تو ان میں سیسے کی زیادہ مقدار ہونے کی وجہ سے سیسے کا زہر آنکھوں میں پایا گیا۔ ہندوستان میں لیے گئے سرمے کے نمونے بھی ایسے ہی تھے۔

روزمرہ کے خطرات

بال صفا کیمیات کے استعمال سے پس، زخموں کا درد، جلدی سوجن اور کوڑھ پیدا ہو سکتے ہیں۔ زخموں سے بچنے کے لیے بال صفا دوائی جلد پر محدود وقت تک رہنی چاہیے۔ کوئی بال صفا کیمیا چہرے پر نہیں لگانا چاہیے جب تک کہ اس کے لیبل پر ایسی ہدایت نہ لکھی ہو۔ ٹوتھ پیسٹ سے زبان اور تالوے کی سوزش پیدا ہو سکتی ہے یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ فلورائڈ کے مرکبات والی ٹوتھ پیسٹ کے لگاتار استعمال سے دماغ کو بھی نقصان پہنچتا ہے گھر کے عام استعمال کے جراثیم کش کیمیات کو غسل یا سر دھونے میں استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے آنکھوں بالوں اور کھوپڑی میں زخم ہو سکتے ہیں اس طرح سے چہرے کی سرخی، جلد کو ہلکا رنگ دینے والی کریمیں جن میں پارے کے مرکبات ہوں، بال سیدھے رکھنے والی ادویات جن میں الکلی عناصر ہوں، رنگ اڑانے والی اشیا، بالوں میں لہریں ڈالنے والی اشیا جن میں dihydroxyacetone ہوتی ہیں۔ ان سب سے مقامی اندرونی عمل پیدا ہو سکتے ہیں۔ آدمیوں کی کمزوری یہ ہے کہ شیونگ لوشن، کریم اور وہ زیبائشی اشیا جو اُن کی بیویاں بچے، ماں، دوست وغیرہ استعمال کرتے ہیں ان سے بُرے اثرات پکڑ لیتے ہیں۔ ایسی خوشبوئیات جن میں برگاموٹ کا تیل شامل ہوتا ہے ان کے لگانے کے فوراً بعد دھوپ میں آنے سے بھورے بھورے داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے صابن جن میں جراثیم کش ادویات ہوتی ہیں ان سے جلد کی چھوٹی بیماریاں پیدا ہونے کی رپورٹیں بھی ہیں۔ زیبائشی اشیا میں اینٹی بائٹک ادویات کا شامل کرنا عام طور پر ٹھیک نہیں سمجھا جاتا کیونکہ اس سے جسمانی الجھن اور ان حیات بخش ادویات سے بے حسی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے زیبائشی اشیا کے دیگر رد عمل، ناک اور سانس کی الرجی، دمہ اور سر درد ہو سکتے ہیں۔ کبھی کبھی کوڑھ اور گردے کی تکالیف کی وجوہ بھی ان اشیا میں پائی جاتی ہیں، لپ اسٹک اور ہاتھ یا ناخنوں پر لگائے جانے والی اشیا پیٹ میں جا سکتی ہیں اور ان سے ہاضمے میں خلل، پیچش سرطان، خون کی خرابیاں ہو سکتی ہیں اگر ان میں نشہ آور عناصر موجود ہوں۔ عوام کو اشتہار بازوں کے ان دعووں سے محتاط رہنا چاہیے جو آنکھوں کے نیچے کالے حلقے ہٹانے گنجی کھوپڑی پر نئے بال اگانے، عمر گزیدگی یا جلد پر جھریاں پڑنے کے عمل کو رد کرنے والی کریموں کے بارے میں کیے جاتے ہیں۔

مختلف طبیب زیبائشی اشیا میں حیاتی خلل کی واقعیت کے بارے میں الگ الگ رائے رکھتے ہیں۔ جلد اور الرجی کے ماہرین کو ایسے کیس دستیاب ہو رہے ہیں جن کا مطالعہ ضروری ہے۔ سانس کی بیماریوں کے ماہرین ان اشیا میں بڑھتے ہوئے سانسی اختلال کے اسباب کھوج رہے ہیں۔ امراض چشم کے ماہرین نے بھی دیکھا ہے کہ آنکھ کے گرد ناخن پالش کے ذرات کی موجودگی سے خود آنکھ کی زیبائشی اشیا کے سبب آنکھوں میں ہلکی جلن اور دیگر تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ معدے کے ماہرین نے بھی دیکھا ہے کہ ہونٹوں سے چاٹی ہوئی لپ اسٹک کے سبب معدے کی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ زیادہ دور اندیش طبی ماہرین نے یہ شبہ بھی حاصل کر لیا ہے کہ چہرے، ہاتھ پاؤں اور ہتھیلیوں میں پیدا ہونے والی جلدی سوزش انہی اشیا سے الرجی کا ایک روپ ہے۔ الرجی کے ماہرین کا انکشاف یہ بھی ہے کہ زیبائشی اشیا میں شدید اور پرانے خفیہ اسباب مرض ملتے ہیں۔

روک تھام اور بچاؤ کے طریقے:

جب یہ معلوم ہو گیا کہ زیبائشی اشیا ہماری صحت کے لیے مضر ہیں تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ملک میں ان اشیا کی صنعت اور اس کے قواعد و ضوابط کی صورت حال پر غور کیا جائے۔ مشہور صنعتی ادارے خام مواد اور اس سے تیار شدہ کی پرکھ میں خاصے محتاط رہتے ہیں۔ اسی لیے ان کی اشیا مہنگی ہوتی ہیں۔ رجسٹرڈ کمپنیاں اپنا نام، پتہ اور لائسنس نمبر صحیح مقدار وغیرہ اپنی اشیا کے ڈبوں پر درج کرتے ہیں۔ پھر بھی کئی ایسے چھوٹے چھوٹے صنعتی ادارے ہو سکتے ہیں جو اپنی غیر معیاری سستی اشیا کو بازار میں دھکیل دیتے ہیں۔ نقلی اشیا کے ڈبوں پر لائسنس نمبر وغیرہ غائب ہو سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ایسی اشیا خوبصورت ڈبوں میں اصلی اشیا کے ساتھ ساتھ بازار کی زینت ہو سکتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اصلی اشیا کے ڈبوں کو استعمال کے بعد اس طرح بگاڑ دینا چاہیے کہ نقلی اور غیر معیاری اشیا بنانے والے انھیں استعمال نہ کر سکیں۔

زیبائشی اشیا، دوائیوں کی طرح مناسب قواعد و ضوابط کے ساتھ آتی ہیں۔ وزارت صحت اور انڈین سٹینڈرڈز انسٹی ٹیوٹ باہم ان اشیا کے کم سے کم معیار قایم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ زیبائشی اشیا ہندوستان میں مرکزی اور صوبائی سطح پر ادویاتی ضوابط کے تحت آتی ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ضوابط بھی ہیں جن کی وجہ سے کئی صوبوں میں ان اشیا پر پورے کنٹرول کی نفی کے برابر ہے۔ اس لیے بازار میں آنے والی اشیا پر مزید اور ہمہ گیر نگرانی کی ضرورت ہے۔ عوام کو بھی غیر معیاری اشیا کا پردہ فاش کرنے میں سرکار سے تعاون کرنا چاہیے حکام کو بھی ان اشیا کا پورا کنٹرول کرنے کے لیے اپنے عملے کو مستعد رکھنا چاہیے۔

تمام پرہیزوں کے باوجود ان اشیا کے غلط اثرات کو مکمل طور پر روکنا ممکن نہیں کیونکہ استعمال کرنے والے لوگ کسی دوسری چیز کے استعمال سے پیدا ہونے والی حیاتی خرابی کے باعث کچھ کیمیاؤں کو گوارا نہ کر سکیں گے۔ اس کی ایک مثال وہ حیاتی الجھن ہے جو Para phenylene diamine اور پیٹرول سے بنائی ہوئی گندھکی دواؤں کے مابین رونما ہوتی ہیں۔ اس الجھن کے خطرات کو کم کرنے کے لیے امریکہ میں ایک رجحان یہ ہے کہ Hypoallergenic کاسمیٹکس بناتے جاتے ہیں۔ انھیں وہ عورتیں استعمال کرتی ہیں جنھیں خاص اجزا سے الرجی ہوتی ہے جنھیں گھر کی دھول یا کچھ اشیائے خوردنی سے الرجی ہوتی ہے (جہاں معیاری کاسمیٹکس بھی اس الرجی کو شدید کر دیتے ہیں۔) یا وہ عورتیں جن کے خاوند اور بچے کو معیاری اشیا سے الرجی ہوتی ہے بچے اور بالغ مرد بھی الرجک عورتوں کی طرح ان علامتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ امریکہ میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر دس عورتوں میں سے ایک عورت ان اشیا کی حسیت کا شکار ہوتی ہے۔

ہندوستان کی عورتیں غیر ضروری بال ہٹانے یا زیبائش کے لیے ابٹن کا استعمال کرتی آئی ہیں۔ آج کل جڑی بوٹیوں سے کریم بنانے کا رجحان دیکھنے کو ملتا ہے۔ اکثر اوقات مقامی لوازمات اور نسخے جو ماں سے بیٹی کو ودیعت ہوتے ہیں اور وہ سادہ نسخے جو قدیم مسودوں میں درج ہیں پھلوں کے رس اور سبزیوں سے زیبائش کا کام لینے کے لیے مشہور ہیں لیکن ہم کچھ بھی کہیں، مصنوعی اشیائے زیبائش بدستور چالو رہیں گے۔ آخر مجھے تشدید سے کہنے دیجئے کہ میری اس تقریر کا یہ مقصد نہیں کہ لوگ تمام کاسمٹکس سے خوف زدہ ہو جائیں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ کاسمٹیکس کے انتخاب میں لوگوں کو خاصا محتاط رہنا چاہیے اور ان کے طویل و استعمال سے پیدا ہونے والے بُرے اثرات سے خبردار رہنا چاہیے۔

(وشاکھاپٹنم سے نشر)

سیکولرازم اور ہمارا ادب

ڈاکٹر اختر بستوی

سیکولرزم کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ع

ہے یہ وہ لفظ جو شرمندۂ معنی نہ ہوا

اور اس کا سبب یہ ہے کہ سیکولرزم کی تعریف و تشریح کے بارے میں کافی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا بہر حال غلط ہے کہ سیکولرزم کے مفہوم کا یقین ہی نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ مختلف ادوار میں دنیا کے مختلف ممالک میں سیکولرزم کا ارتقا مختلف سمتوں میں اور مختلف انداز سے ہوا ہے۔ اس لیے اس کے کئی روپ سامنے آئے ہیں۔ وسیع طور پر سیکولرزم کے تصور کے دو رخ ہیں جن میں سے ایک کو ہم منفی سیکولرزم اور دوسرے کو مثبت سیکولرزم کہہ سکتے ہیں۔ منفی سیکولرزم مذہب کی نفی کرتا ہے اور لامذہبیت یا مذہب سے مکمل بیگانگی و بے تعلقی اس کا لازمی عنصر ہے۔ ہندوستان میں سیکولرزم کا یہ تصور نہ تو فروغ پذیر ہو سکتا تھا اور نہ ہوا۔ ہمارے ملک میں مثبت سیکولرزم نے فروغ پایا، جو مذہب کا مخالف نہیں ہے بلکہ ایک ایسے غیر متعصبانہ اور غیر فرقہ وارانہ نقطۂ نظر سے عبارت ہے جو مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کے اصولوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مطلب مختلف مذاہب کے درمیان تفریق نہ کرنا، سب مذہبوں سے مساویانہ سلوک روا رکھنا اور تمام مذاہب کا یکساں طور پر احترام کرنا ہے یہ مذہب کی اصلی روح کا احترام کرتے ہوئے ہوئے اس کے اوپر ڈھانچے کی ان فروعیات کی مخالفت کرتا ہے جن کا تعلق ایسی خارجی رسمیات سے ہو جو بیشتر مکر و ریا کے لبادے میں جلوہ گر ہو کر انسانوں میں باہمی منافرت اور مناقشے کا باعث ہوتی ہے۔ یہ انسان کو سب سے بلند و برتر تصور کرتے ہوئے، مذہبی گروہوں میں بنی انسان انسان کی تقسیم کو تمام امور پر مقدم نہ سمجھنے اور فکر و عمل کے وسیع تر معاملات میں مذہب کی حد بندیوں سے اوپر اٹھ کر عظمت انسان پر زور دینے کی روش کا مبلغ ہے۔ آج ہندوستان میں سیکولرزم کا یہی مثبت تصور رائج ہے اور آج کل جب ہم سیکولرزم کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہی اثباتی مفہوم ہمارے پیش نظر ہوتا ہے۔ ہم اسی کو سیکولرزم کہتے اور سمجھتے ہیں۔

اردو ادب کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ اپنے ابتدائی ایام سے آج تک ہمیشہ اور ہر رنگ میں سیکولر اسپرٹ اور سیکولر کردار کا حامل رہا ہے۔ اردو ایک ایسی زبان ہے جس کی تشکیل ہی سیکولر طرز پر ہوئی۔ یہ زبان ہندوستان میں دو مذہبی فرقوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی ربط ضبط، میل جول اور رشتۂ اتحاد و یگانگت سے پیدا ہوئی اس سیکولر تشکیل عمل کے تحت وجود میں آنے والی اردو زبان میں پروان چڑھنے والے ادب کا مزاج و کردار بھلا سیکولر کیونکر نہ ہوتا۔

ہر زبان کے ادب کی اصل پہچان اس کی شاعری سے ہوا کرتی ہے۔ اردو زبان کی شاعری مکمل سیکولر رنگ و آہنگ رکھتی ہے۔ اردو شاعری کے گلشن کی آبیاری مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے شعرا کے ہاتھوں سے ہوئی ہر زمانے میں اردو کے شاعروں کی صف میں مسلمان سخن گویوں کے دوش بدوش ہندو اہل سخن بھی شامل رہے ہیں اور ان کے ہم قدم سکھ، پارسی اور عیسائی شعرا بھی رہے ہیں۔ متعدد مذہبی عقیدے کے شاعروں کی موجودگی میں اردو شاعری کا رنگ و آہنگ اور اس کا کردار غیر سیکولر ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

اردو کے شعری ادب میں ایک مذہب کے ماننے والے شعرا نے دوسرے مذہب کے مذہبی بزرگوں، تیوہاروں اور عقائد و تقریبات پر نظمیں لکھنے کی ایسی شاندار سیکولر روایت قائم کی ہے جس کی نظیر عالمی ادب میں بھی نہیں مل سکتی۔ اردو کے مسلمان شاعروں نے کرشن، رام، مہادیو نانک اور ہولی، دیوالی اور جنم اشٹمی وغیرہ پر بے شمار نظمیں کہی ہیں اور غیر مسلم شعرا نے پیغمبر اسلامؐ کی شان میں اور عید، شب برات اور محرم وغیرہ پر بے شمار نظمیں لکھی ہیں دوسرے مذاہب کے بارے میں اردو شعرا نے جتنی کثیر تعداد میں شعری تخلیقات پیش کی ہیں اتنی دنیا کی کسی دوسری زبان کی شاعری میں نہیں ملتیں۔

اردو شاعری کی ہر ہر صنف میں سیکولر نقطۂ نظر اور سیکولر رجحانات کے نقوش ہر دور میں اجاگر رہے ہیں۔

قصیدے میں تشبیب کا حصہ ادبی اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اردو کے قصیدوں کی تشبیب کا رنگ روپ ہمیشہ سیکولر رہا ہے اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اردو میں جو مذہبی قصیدے لکھے گئے ہیں ان کی تشبیب میں بھی سیکولر رنگ رہا ہے، جس کی شاندار ترین مثال محسنؔ کاکوروی کے قصیدے "مدیح خیر المرسلینؐ" کی تشبیب میں نظر آتی ہے۔ جو اس شعر سے شروع ہوتی ہے ؎

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

پیغمبر اسلامؐ کی نعت محسنؔ کاکوروی نے ہندو مذہب کے اوتار شری کرشن کی زندگی کے پس منظر میں پیش کی ہے، اور یہ سیکولر رجحان و رویے کا ایک عدیم المثال نمونہ ہے۔

اردو مثنویات کا سارا اثاثہ ایسی کہانیوں پر مشتمل ہے جن کا تانا بانا اسلام اور ہندو مذہب کے عناصر کی آمیزش سے بنایا گیا ہے اور جن کی فضا میں مشترکہ ہندو مسلم کلچر بسا ہوا ہے۔ اس طرح تمام اردو مثنویوں کا رنگ و آہنگ سیکولر ہے۔

مرثیہ اس لحاظ سے ایک مذہبی چیز ہے کہ اس میں اسلامی تاریخ سے تعلق رکھنے والے سانحہ کربلا کا بیان ہوتا ہے لیکن اس مذہبی چیز کو بھی اردو کے مرثیہ گویوں نے اس طرح سیکولر روپ دے دیا ہے کہ اس میں شہدائے کربلا کے اسلامی کرداروں کو ہندوستانی رنگ میں اور کربلا کے واقعات کو مسلمانوں اور ہندوؤں ملی جلی ہندوستانی تہذیب کے سانچے میں ڈھال دیا ہے

غزل کو اردو شاعری کی آبرو کہا جاتا ہے، اور خود اردو غزل کی آبرو اس کا سیکولر کردار ہے۔ اردو غزل ہر عہد میں انتہائی واضح طور پر سیکولر اندازِ فکر کی آئینہ دار رہی ہے، جس کے ثبوت کے طور پر ابتدائی، وسطی اور موجودہ دور کے تین شعر پیش کرتا ہوں۔ پہلا شعر محمودؔ کا ہے جو دکن سلطان محمد قلی قطب شاہ سے بھی پہلے کا شاعر ہے، شعر ملاحظہ ہو ؎

نا کفر بھانے دل حیراں و نہ دیں کوں
از نقشِ چپ و راست خبر نئیں ہے نگیں کوں

دوسرا شعر وسطی دور کے مشہور شاعر مرزا غالبؔ کا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

تیسرا شعر عہدِ حاضر کے سخن گو مجروحؔ سلطانپوری کا ہے ؎

ہم ہی کعبہ ہم ہی بتخانہ ہمیں ہیں کائنات
ہو سکے تو خود کو بھی اک بار سجدہ کیجئے

اردو میں نظم کا پہلا اہم شاعر نظیر آبادی کو قرار دیا جاتا ہے اور نظیر کے بارے میں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ اس سے زیادہ بھرپور سیکولر شاعر اردو ہی نہیں بلکہ کسی بھی ہندوستانی زبان میں شاید ہی مل سکے۔ نظیر نے اپنے مذہب کی شخصیتوں اور تقریبات کے متعلق جتنی نظمیں کہی ہیں ان سے کہیں زیادہ نظمیں ہندو اوتاروں، دیوتاؤں اور تیوہاروں پر لکھی ہیں۔ نظیر کی ساری شاعری میں وہ ہندوستان پوری طرح رچا بسا ہے جو مختلف مذاہب کا مسکن ہے اور اسی لیے اس کی شاعری مکمل طور پر سیکولر رنگ میں رنگی ہوئی ہے —— اردو نظم نگاری کے عروج کا زمانہ وہ ہے جو ہندوستان میں آزادی کی جدوجہد کا زمانہ ہے۔ اس دور میں بے شمار چھوٹے بڑے نظم نگاروں نے اپنی نظموں کے ذریعے اہل ہند کے دلوں میں حب الوطنی کے جذبات صالح طور پر ابھارنے کے سلسلے میں وحدت پسندانہ اور سیکولر رجحانات کی جوت جس شاندار انداز میں جگائی ہے وہ صرف اردو ادب کی تاریخ کا نہیں بلکہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک زریں باب ہے۔ اسی دور کے شاعر علامہ اقبال کی بعض نظمیں مثلاً "ترانۂ ہندی" اور "نیا شوالہ" وغیرہ تو سیکولر شاعری کے شاہکاروں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ خصوصاً "ترانۂ ہندی" کے اس شعر کو تو سیکولرزم کے ہندوستانی تصور کا بہترین اظہار سمجھا جاتا ہے ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

آزادیٔ ہند کے ظہور کے آس پاس کے زمانے میں جب ہندوستان کے بیشتر حصوں میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے تھے اور سیکولر قوتیں سخت آزمائش میں مبتلا ہو گئیں تھیں تو وہ ایک ایسی گھڑی تھی جس میں ارجن بھی ہتھیار ڈال دیا کرتے تھے۔ لیکن سیکولرزم کے امتحان میں اس گھڑی میں بھی اردو شاعری کے ارجن نے کمان نہیں جھکائی بلکہ پورے جوش و خروش کے ساتھ سیکولر افکار و خیالات کے تیر چلا کر فرقہ واریت کی یورش کو ختم کرنے میں لائق فخر خدمات انجام دیں۔

آزادی کے بعد ہمارے ملک کے رہنماؤں نے سیکولر بنیادوں پر ہندوستان کی تعمیر کا کام شروع کیا، اور گذشتہ ۳۴ برسوں سے یہ کام پوری لگن کے ساتھ جاری ہے۔

غرضیکہ اردو شاعری ہر دور میں سیکولر نقطۂ نظر اور سیکولر جذبات و تصورات کی شمعیں فروزاں کرتی رہی ہے اور اس امر کے پیش نظر کہ ہر ادب کی پہچان کا معیار اس کی شاعری ہوتی ہے یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ اردو ادب کا کردار ہر عہد میں اور ہر حال میں سیکولر رہا ہے، جس پر ہم بجا طور سے فخر کر سکتے ہیں۔

(گورکھپور سے نشر)

انشائیہ

ہنسی

یونس فہمی

دنیا کا ہر بچہ جب اس دنیائے رنگ و بو میں آ کر پہلی سانس لیتا ہے تو بلکنے لگتا ہے مگر اس کا یہ بلکنا کوئی غیر معمولی بات نہیں سمجھی جاتی۔ بالفرض محال اگر کوئی نومولود رونے اور بلکنے سے انکار کر دے تو یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اس "منکر گریہ" کو رونے پر مجبور کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی اور زندہ ہونے کا صرف رو کر ہی ثبوت مہیا کرے۔ برخلاف اس کے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی بچہ اپنی پیدائش کے فوراً بعد بجائے رونے کے قہقہے لگانے لگے تو شاید ہاسپٹل کے لیبر روم میں وہ بے چارہ نومولود تنہا ہی رہ جائے گا۔ اور پھر ماحول کا جائزہ لینے کے بعد رونے لگے گا کہ میری ہنسی نے بشمول میری ماں کے تمام ہی کے ہوش اڑا دیئے تھے۔ اس لیے مجھے رونا چاہئے۔ میرا رونا ہی میری زندگی کی علامت ہے بھلا اس بے چارے کو کیا پتہ کہ اس دھرتی پر قدم رکھتے ہی رونا پڑتا ہے اور یہ روایت کروڑوں برس پرانی ہے۔

انساں چونکہ روتا ہوا اور دھوتا ہے اسی لیے شاید گمبھیرتا اور سنجیدگی اس کائنات کی ایک خصوصیت بھی بن گئی ہے۔ سمندر کی طوفان خیز موجوں سے لے کر ہمالہ کی برف پوش بلندی تک سنجیدگی ہی سنجیدگی دکھائی دیتی ہے لیکن ان مظاہر کائنات میں سے ہنسی صرف حضرت انسان کے حصہ میں آئی ہے اسی کے ساتھ ساتھ گریہ بھی اسی اشرف مخلوق کا حق قدیم ہے۔ ولیم ہزلٹ ایک جگہ لکھتا ہے۔

"انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو ہنستا اور روتا ہے اور یہی وہ تنہا جانور ہے جو ان دو اشیاء کے فرق کو سمجھ بھی سکتا ہے۔"

ہنسنے اور رونے والے اس جانور کی ہنسی کے محرکات کا پتہ لگانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان دانشوروں کے خیالات اور آراء سے استفادہ کریں جنھوں نے اس سلسلے میں تحقیق کاوشیں کی ہیں۔ ویسے اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو یہ بات بہ آسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ ہنسی انسان کا فطری جذبہ ہے جس سے گونگے بھی محروم نہیں رہ سکتے۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ دنیا میں آنکھ کھولتے ہی انسانی عمل کی پہلی مشق رونا ہی ہے لیکن والدین اس "مشق گریہ" کو صرف چند ہی ثانیوں تک بہتر خیال کرتے ہیں کہ مبادا ہمارے نور نظر کی زندگی پر اثر پڑے۔

خوش رہنے کی تمنا کے پیش نظر ہر انسان ہنسنے پر مجبور ہے اسی لیے کسی کو ہنسنے کا مشورہ بھی نہیں دیا جا سکتا۔ انسان فطری طور پر خود اسباب کا متلاشی پایا گیا ہے کہ اسے ہنسنے کا موقع ملے یہی تو سبب ہے کہ جہاں چند افراد ہنسنے کا شغل فرما رہے ہوں انھیں دیکھ کر ایک اجنبی کے بھی خواہ مخواہ گدگدی ہونے لگتی ہے اور وہ ہنسنے کا سبب دریافت کئے بغیر ان ہنسنے والوں میں خود کو بھی شامل کر لیتا ہے۔

ماقبل تاریخ کے وحشی اور غیر مہذب انسان نے بھی ہنسی سے یوں استفادہ کیا تھا کہ جیسے ہی ہمارے اس بزرگ نے کائنات کے پوشیدہ اسرار اور وحشتناک عناصر پر فتح پائی کہ مارے خوشی کے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔ یہی بزرگوار جب اپنے وحشیانہ جذبات کے زیر اثر اپنے دشمن پر فتح پا لیتے تو اسقدر مسرور ہوتے کہ غیر ارادی طور پر قہقہوں کے پٹاخے اڑانے لگتے۔ گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قدیم ہنسی اور قہقہے کے چھوٹنے کے دو اسباب تھے پہلا جذبۂ انتقام کی تکمیل اور دوسرا احساس برتری۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی بڑی بے نیازی سے راہ چلتے چلتے کیلے سے شغل فرما رہے ہیں یقیناً ایسے موقع پر آپ کو ہنسی ضرور آ جائے گی بلکہ یہی ہنسی اس وقت قہقہے میں تبدیل ہو جائے گی جب اس کے پھینکے ہوئے کیلے کے چھلکے پر کسی راہ گیر کا انجانے میں پیر پڑ جائے گا اور وہ بلا تکلف سڑک پر سجدہ ریز ہو جائے گا۔ وہ گرے گا لیکن آپ خوب مزے لے لے کر ہنسیں گے۔ یہ اور بات ہے کہ کیلے کے چھلکے سے پھسلنے والے کی چوٹ کا احساس ہمیں بعد میں ہو سکتا ہے لیکن اولاً ہم ہنستے ہیں اسلئے کہ ہنسنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر وزیر آغا کہتے ہیں:-

"ہنسی نہ صرف افراد کو باہم مربوط ہونے کی ترغیب دیتی ہے بلکہ ہر اس فرد کو نشانۂ تمسخر بناتی ہے جو سوسائٹی کے مروجہ قواعد و ضوابط سے انحراف کرتا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب کی اس قول کی روشنی میں غور کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہنسی باہمی ارتباط کا ایک بہترین ذریعہ اور سماج کے اصول وضوابط سے انحراف کرنے والوں کے لیے ایک تازیانہ بھی ہے۔ ہنسی ایک متعدی بیماری ہے جو ایک سے دوسرے تک چند ہی لمحات میں پہنچ کر سنجیدہ اور گمبھیر ماحول کو قہقہوں کے قمقموں سے بقعۂ نور بنا دیتی ہے عہد قدیم و عہد جدید کا انسان تہذیب و شائستگی اور تمدن کے اعتبار سے خواہ کتنا ہی باہمی فرق رکھتا ہو لیکن ہنسی دونوں کے پاس قدر مشترک ہے۔ قدیم و جدید انسان میں فرق صرف یہی ہے کہ اوّل الذکر ناشائستہ اور غیر متمدن تھا اور موخرالذکر شائستہ اور متمدن ہے لیکن ہنسی دونوں کو پیاری ہے کیونکہ ہزارہا سالوں سے انسان ہنس رہا ہے اور یہ وراثت آنے والی نسلوں میں تقسیم ہوتی رہی ہے۔

ڈاکٹر جیمس نے ہنسی کو قلب، جگر، پھیپھڑے اور آنتوں کو متحرک کرنے والی ایک ضروری مالش قرار دیا ہے اسی طرح اردو کے ممتاز افسانہ نگار کرشن چندر نے تو یہاں تک کہدیا کہ "انسان اسی لیے اشرف المخلوقات ہے کہ وہ ہنستا ہے اور جو لوگ ہنستے نہیں ہیں مجھے ان کے اشرف المخلوقات تو کیا انسان ہونے میں بھی شبہ ہے۔" مشہور مغربی مفکر تھامس ہابس ہنسی کے جذبے کو احساس فتحمندی سے تعبیر کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے اندر کسی قسم کی فوقیت کے فوری تصور سے یا دوسروں کی کمزوریوں اور اپنی کمزوریوں کے باہمی تقابل سے ہنسی پیدا ہوتی ہے۔"

آج کی مشینوں اور دھویں سے معمور صنعتی زندگی میں انسان دل کھول کر ہنسنے اور پھیپھڑوں کو قوی بنانے کے قدرتی وسائل سے محروم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہنسی سے بھی دستبردار ہوچکا ہے۔ بلکہ اس کی تلافی کے لیے اس نے ہنسنے اور ہنسانے کے کئی سائنٹفک وسائل دریافت کر لیے ہیں۔ فلموں، ناٹکوں اور ڈراموں کے مضحک کردار اور ان کی مضحکہ خیز وضع قطع و پوشاک اور بے تکی حرکات دیکھ کر تماشائی ہنس پڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں شیکسپئر کے ڈراموں کے مزاحیہ کردار بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اُردو کے مزاحیہ ادب میں پنڈت رتن ناتھ سرشار کا خوجی، منشی سجاد حسین کا حاجی بغلول، امتیاز علی تاج کا چچا چھکن، ایم۔ اسلم کا مرزا جی اور شوکت تھانوی کا قاضی جی، بہت اہم ہے۔

اردو کے مزاحیہ اور طنزیہ ادب میں خاکہ نگاری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس سلسلے میں رشید احمد صدیقی اور مرزا فرحت اللہ بیگ کے خاکوں کے چند اقتباسات دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے۔ رشید صدیقی نے اپنی گرانمایہ کتاب گنج ہائے گرانمایہ میں جو خاکے پیش کیے ہیں ان میں مولانا سلیمان اشرف، اصغر گونڈوی، محمد ایوب عباسی اور نصیر الدین علوی پر جو خاکے تحریر کیے ہیں ان کی نظیر اردو ادب میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مولانا شوکت علی کی باغ و بہار شخصیت کا تعارف کراتے ہوئے رشید صدیقی یوں رقم طراز ہیں:۔

"مولانا شوکت علی عربی نہیں جانتے تھے لیکن جب کبھی بعض عرب بزرگ ان سے ملنے آتے تو مولانا ان سے عربی میں باتیں کرنے کی کوشش کرتے یعنی عربی کے دو تین سنے سنائے لفظ کہے اور جو کمی رہ گئی وہ ہاتھوں اور آنکھوں کے بلیغ اشاروں سے پوری کر دی۔

ایک دن چند نوجوان سر ہو گئے کہ آپ عربی تو جانتے نہیں، عربی میں باتیں کیسے کر لیتے ہیں؟ کہنے لگے واہ عربی کیوں نہیں جانتے ہم خوب عربی جانتے ہیں۔ کسی لڑکے نے پوچھا اچھا یہ تو بتائیے گھٹنے کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ مولانا نے بے تامل جواب دیا گھٹنا تو عربی میں ہوتا ہی نہیں۔ لڑکے مارے قہقہوں کے لوٹ لوٹ گئے۔"

اسی طرح مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی جب پہلی مرتبہ مرزا فرحت اللہ بیگ سے ملے تو مولوی صاحب نے ان کے نذیر احمد پر لکھے گئے خاکے کی بہت تعریف کی اور بڑے افسوس سے کہا کہ کاش ہمیں بھی ایسے شاگرد ملتے جو ہمارے مرنے کے بعد اسی طرح ہمارے بارے میں لکھتے تو مرزا فرحت اللہ بیگ نے فوراً کہا کہ مولانا آپ مر کر دیکھئے مضمون میں لکھ دونگا۔

زمانہ جدید کی ہنسی محض ہنسی نہیں رہی بلکہ یہ مقصدی بھی ہوگئی ہے۔ اور اس کے کئی ذرائع بھی دریافت کر لیے گئے ہیں۔ ایک بدمست شرابی اور اس کے مضحکہ خیز حرکات کو دیکھ کر ہم کچھ اس انداز میں ہنستے ہیں کہ اس ہنسی میں اس کے اس عمل سے ناراضگی بھی پوشیدہ ہوتی ہے کہ اس نے سماج کے بندھنوں کو توڑا ہے۔ اور سوسائٹی کی سیدھی لکیر کو چھوڑ کر ٹیڑھی لکیر اختیار کی۔

ایک شخص جب کسی ناگہانی صورت حال سے دوچار ہوتا ہے تو غم و اندوہ کے باعث وہ مغموم، ملول اور مجہول ہو جاتا ہے ایسے وقت اگر اس کے سامنے کوئی مضحک منظر یا واقعہ آجاتا ہے تو وہ بے ساختہ ہنس پڑتا ہے اسے فرحت محسوس ہوتی ہے اور وہ غم کو برداشت کر لینے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ اسی لیے خواجہ عبد الغفور کہتے ہیں:۔

"ہنسی نہ صرف غم و اندوہ کو بھلا دیتی ہے بلکہ اس سے ایسی تازگی اور فرحت پیدا ہو جاتی ہے کہ غم ہائے دنیا کو برداشت کرنے کی از سر نو طاقت آجاتی ہے۔"

لیجئے آخر میں چند ایسے اشعار سنئے جن سے پھیپھڑوں کی ورزش اور دماغ کی صفائی ممکن ہے۔

اسماعیل ظریف کہہ رہے ہیں:۔

محفل شعر میں شاعر کہیں کھو جاتا ہے
گھر میں شاعر کے لیے ناپتی رہتی ہے غزل
شب کے سناٹے میں تنہائی کا احساس لیے
مصرعے سو جاتے ہیں اور جاگتی رہتی ہے غزل

اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں:۔

عاشقی قید شریعت میں جب آجاتی ہے
جلوۂ کثرت اولاد دکھا جاتی ہے

ظریف لکھنوی کا یہ شعر سنئے:۔

شیخ جنت میں جب پہنچے تو اعمال ندارد
جس مال کے تاجر تھے وہی مال ندارد

دلاور فگار کا ایک قطعہ سماعت فرمائیے:۔

فیشن نے مرد و زن کو مشابہ بنا دیا
گل خاں میں ہے جو بات وہی گل بدن میں ہے
فیشن یہ چاہتا ہے کہ یہ بھی نہ رہ سکے
تھوڑا بہت جو فرق ابھی مرد و زن میں ہے

(اورنگ آباد/ پربھنی سے نشر)

یونس فہمی
لیکچرار، پرگتی بانیکیتن کالج، ناندیڑ۔ مہاراشٹر

بقیہ

اردو شاعری میں تصوف

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

متاع بے بہا درد و سوز آرزوی مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

من کی دنیا میں نہ دیکھا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ جوں جوں مارکسزم اور مادہ پرستی اردو شعراء کے اذہان پر چھاتے رہے ہیں تصوف سے لگاؤ کم ہوتا جا رہا ہے۔ تصوف نے مذہب کے ظاہری تفرقوں کو مٹا کر مذہب کی روح پر زور دیا ہے بقول کسے "تصوف اپنے دور کے بہترین انسانوں کے بہترین اخلاق کا نام ہے" ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب اور سیکولر انداز نظر کی تشکیل و تعمیر میں تصوف کا بڑا ہاتھ ہے۔ قومی یکجہتی اور جذباتی ہم آہنگی کی جو کمی آج ہمارے دیش میں محسوس کی جا رہی ہے۔ وہ صوفیوں اور سادھو سنتوں کی انسانیت نواز تعلیم کو فراموش کرنے کا نتیجہ ہے۔ کاش ہمارے اردو شعراء اس جنت گم گشتہ کی بازیافت کے لیے سرگرم عمل ہوں۔

(جالندھر سے نشر)

فلم

فلمی صحافت

ظہیر کیفی امروہوی

ہندوستانی فلموں کی تاریخ جتنی پرانی ہے، فلمی صحافت اتنی پرانی نہیں ہے ہندوستانی فلموں کی نمائش آج سے ۸۵ برس پیشتر یعنی ۷ جولائی ۱۸۹۶ء میں شروع ہوئی تھی، فلمی صنعت کا یہ وہ اہم دن تھا جب یوروپ کے لومیئر (Lomierre) برادران نے واٹسن ہوٹل بمبئی میں ہندوستان کو پہلی بار متحرک تصویر کشی یا سنیماٹوگرافی سے متعارف کرایا تھا۔ اس کے بعد ہندوستانی فلمی صنعت کے اوّلین جنم داتا دادا صاحب پھالکے نے ۱۹۱۳ء میں پہلی خاموش فیچر فلم "راجہ ہریش چندر" بنائی تھی۔ اور اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں پہلی بولتی فلم "عالم آرا" نمائش کے لیے پیش کی گئی جس کے فلمساز اور خالق اردشیر ایرانی تھے۔

اس کے بعد چار پانچ سال کے مختصر عرصہ میں ہی بولتی فیچر فلموں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور خاموش فلمیں بننا بند ہو گئیں۔ اسی دور میں شائع ہونے والے اخبارات اور رسالے بھی عوامی دلچسپی کے لیے فلموں کے بارے میں مواد چھاپنے لگے تھے لیکن باقاعدہ فلمی صحافت کا آغاز سنہ ۱۹۴۰ء کے آس پاس ہوا، اس ضمن میں بابوراؤ پٹیل کو پہلا فلمی صحافی کہا جا سکتا ہے، انھوں نے انگریزی رسالہ 'فلم انڈیا' کے نام سے جاری کیا، جو اپنی رنگارنگ فلمی دلچسپیوں اور فلم اسٹاروں کے سلسلے میں مضامین کے سبب بے حد مقبول ہوا، یہ رسالہ آزادی کے بعد بھی 'مدر انڈیا' کے نام سے جاری رہا۔

تقسیم سے پہلے لاہور بھی فلمی سرگرمیوں کا اہم مرکز تھا اور یہاں سے فلمی رسالے نکلنے شروع ہو گئے تھے۔ ملاپ، پرتاپ، تیج جیسے اخباروں نے بھی فلمی صحافت کو اپنایا، چترا اور شمع نے تو ۴۲ء سے ہی فلمی ہنگاموں سے لبریز خبروں کو اپنا شعار اور معیار بنا لیا تھا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی فلمی صحافت کے ساتھ ساتھ ہی اردو رسالوں نے بھی فلم کے موضوعات پر اشاعت کا سفر شروع کر دیا تھا۔ "ٹائمز آف انڈیا" نے انگریزی میں فلم فیئر اور ہندی میں مادھوری میگزین نکالنے شروع کیے، یہ وہی دور تھا جب علاقائی زبانوں میں آہستہ آہستہ فلمی صحافت جڑ پکڑنے لگی تھی اور مقبول ہونے لگی تھی۔ اس طرح نئی فلموں اور ہیروز ہیروئین کے بارے میں چٹ پٹی خبریں، حیرت انگیز واقعات، تبصرے شائع ہوتے تھے جنھیں عوام دلچسپی اور تجسس سے پڑھتے تھے البتہ یہ ضرور ہے اس وقت فلمی رسالوں میں تصویریں برائے نام ہی چھپتی تھیں۔ اس کا سبب پریس کی دشواریاں مانا جا سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ جب چھپائی کا مرحلہ آسان اور سستا ہوا تو تصویروں کی اشاعت میں روز بروز سدھار بھی آتا گیا اور نکھار بھی۔ رنگین تصویروں کی اشاعت سے فلمی رسالوں اور اخباروں نے اس صنعت کو کافی فروغ اور تعاون بخشا اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ عوام کے پسندیدہ اداکاروں کی تصویریں ہر فلمی رسالے کی زینت بنتی تھیں۔

ہنگامہ خیز خبریں فلم کے رسیا ذوق و شوق سے پڑھتے تھے۔ اس طرح فلمی صحافت ایک منافع بخش اور دلچسپ کاروبار بن گئی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے ذریعے خود اداکار اور اداکارائیں بھی عوام میں بے حد مقبول ہونے لگیں کیونکہ فلم بین بھی فلمی رسالوں کی بدولت فلمی دنیا کی روزمرہ کی سرگرمیوں کو کافی قریب سے دیکھنے اور جاننے لگے۔ اخبارات اور رسالے فلمی اداکاروں سے متعلق نت نئی خبریں اور ان کے معاملات چُن چُن کر چھاپنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے۔

آزادی کے بعد کے کچھ عرصے تک بھی فلمی رسالے صاف ستھرے مضامین، خبریں چھاپتے تھے لیکن جیسے جیسے پڑھنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی فلمی صحافت پر کمرشیل ازم کا اثر غالب ہونے لگا، کیونکہ بیشتر فلمی رسالوں نے فلم اسٹاروں کو بلیک میل کرنے، ان کے بارے میں جھوٹے سچے قصے گڑھنے کو ہی معیارِ صحافت اور پیشہ بنا لیا تھا۔

آواز ۱۶، جون ۱۹۸۱ء

مشہور فلمی ہیرو یا ہیروئن، یہ رسالے نمک مرچ لگائے بغیر اس کے بارے میں چھاپتے ہی نہیں تھے۔ مینا کماری سے لے کر راکھی تک یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

دلی کے ایک رسالے نے کمال اور مینا کے تعلق سے ایک زبردست سرخی کے ساتھ فلم بینوں کو متوجہ کیا تھا۔ حالانکہ بات اتنی سنگین نہ تھی کہ اسے جیل سے تعبیر کیا جاتا۔ ان کے باہمی اختلافات مرتے دم تک رہے، راکھی اور گلزار کا معاملہ، راجیش کھنہ اور ڈمپل کا مقدمہ، لینا چندا ورکر اور کشور کمار کا تعلق، ریکھا، یوگیتا بالی، پروین بابی، زینت امان اور شبانہ اعظمی، ہیما دھرمیندر کے معاشقے نت نئے روپ میں ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں، اس طرح ہمیں اندازہ ہو سکتا ہے کہ آج کی فلمی صحافت کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے۔ جسے دلچسپ تو کہا جا سکتا ہے لیکن معیاری ہرگز نہیں۔

کافی عرصہ پہلے مشہور افسانہ نگار سعادت حسن منٹو نے اپنے مخصوص افسانوی انداز میں نہایت جرأت مندی سے فلمی شخصیتوں کے بارے میں مضامین لکھے تھے نورجہاں، ستارہ، نسیم بانو، نگار سلطانہ، کلدیپ کور، اشوک، بابوراؤ پٹیل، شیام جیسے صفِ اوّل کے ہیرو اور ہیروئین کے بارے میں دو ٹوک تنقیدی باتیں لکھی تھیں۔ اور جنھیں کافی پسند کیا گیا تھا اور آج بھی منٹو کے یہ فلمی خاکے پڑھنے کی چیز ہیں کیونکہ ان مضامین میں فلمی صنعت کی اچھائیوں اور برائیوں کے ساتھ ساتھ فلمی فنکاروں کی نجی زندگی کے بارے میں مختلف قسم کے انکشافات بھی سامنے آتے۔

آج تو ہر فلمی رسالہ اور اخبار (Gossip) یعنی گپ شپ کے کالم میں ہونی اور انہونی سب کچھ کہہ رہے ہیں۔ بہر حال فلمی صحافت کی بدولت فلم بینوں کو معلوم ہو گیا کہ کون سا اداکار کون سا سگریٹ پیتا ہے اور اس کے مشغلے اور معاملات کیا کیا ہیں۔

لیکن پچھلے پندرہ برسوں میں فلمی صحافت میں ایک نیا رجحان پیدا ہوا ہے کہ فلمی ستاروں کی خانگی زندگی کیا ہے؟ ان کی نجی زندگی کی کھوج کرتے کرتے ہمارے فلمی صحافی ان کے بیڈ روم اور باتھ روم تک میں تخیل کی آنکھ سے جھانک آتے ہیں۔ اور انھیں اس قسم کی خبروں کی اشاعت سے زیادہ دلچسپی ہے کہ فلاں اداکار کس ہیروئن سے عشق لڑا رہا ہے یا فلرٹ کر رہا ہے۔ یا لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہیروئین اپنے شوہر سے کب طلاق لے رہی ہے، کس شادی شدہ ہیرو سے شادی کر رہی ہے۔ کس سے کس کا جھگڑا چل رہا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ کوئی رسالہ اس قسم کے مواد سے پاک نہیں ہے۔

اس قسم کے مضامین کو پڑھنے سے ایک عام فلم بین اندازہ لگا سکتا ہے کہ کیا ہماری پوری فلم انڈسٹری اور اداکار محض بیڈ روم اور باتھ روم تک ہی پہنچتے ہیں؟ ان کے ذاتی مسائل اور الجھنیں نہیں ہیں۔ ان کے دکھ سکھ عام

انسان کی طرح نہیں ہیں۔

مگر کچھ فلمی رسالے ایسے بھی ہیں جو فلمی دنیا کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ مفید اور معلوماتی مضامین اور خبریں چھاپتے ہیں

یہ میگزین خواہ اردو کے ہیں یا انگریزی اور ہندی کے، فلمی سرگرمیوں کے بارے میں ٹھوس بنیادوں پر ہی مواد فراہم کر کے چھاپتے ہیں۔ علاوہ ازیں فلمی تکنیک کے بارے میں اور اسکرین کے پیچھے رہنے والے فلمی کارکنوں کے بارے میں بھی بے لاگ خبریں عوام تک پہنچاتے ہیں۔ معیاری فلمی میگزین کے ذریعے ہی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ فلمی صنعت میں کیا ارتقاء ہوا ہے موسیقی کے میدان میں کہاں نقالی ہو رہی ہے اور کہاں جدت کو اپنایا جا رہا ہے، نغمہ نگاری کا معیار کس سطح پر ہے اور کیا ہونا چاہیے۔ فلم تکنیک کے شعبوں میں کیا ایجادات ہو رہی ہے۔ کہانی، اسکرین پلے اور ڈائیلاگ لکھنے میں کون کتنا اچھا ہے اور کتنا کمرشیل ہے اور کس کے یہاں کتنی خامی ہے۔ اسی طرح اداکاری کے میدان میں کون سا اداکار کتنا آگے نکل چکا ہے کون ٹائپ ہو کر رہ گیا ہے۔ کون کون نئے ہیرو اور ہیروئین اداکاری کے میدان میں جم سکتے ہیں یا نہیں۔

اس قسم کی تمام مفید فلمی معلومات ان رسائل اور اخبارات کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتی ہے جو سستی صحافت سے دور ہوں۔ اب فلمی صحافت میں صحت مند تفریح اور سنجیدگی کا رجحان اور معیار رفتہ رفتہ بڑھنے لگا ہے۔

مجموعی طور پر فلمی صحافت نے بہت سی ذہین اور کارآمد شخصیتیں مختلف روپ میں دی ہیں خواہ وہ ہیرو ہو یا ہیروئین، ڈائرکٹر ہو یا موسیقار، رائٹر ہو یا شاعر، ولن ہو یا ڈیمپ... اسی طرح فلمی کہانیوں کو بھی نت نئے موضوعات

اور جہتوں سے بھی روشناس کرانے میں ان فلمی رسالوں کا بڑا ہاتھ ہے جو فلم کو عوامی بھلائی کا سب سے موثر اور مقدم ذریعہ سمجھتے ہیں، لیکن ایسے رسالوں کی بھی کمی نہیں ہے جو محض دولت بٹورنے کے لیے عوام کو گمراہ کرتے ہیں ہیجان و خلجان میں مبتلا کرتے ہیں جبکہ ہر نسل اور ہر عمر اور ہر طبقہ کا فلم بین نہایت معصوم ہے اس کے ذہن اور مزاج کو فلمیں بعد کو اچھا یا برا بناتی ہیں۔ فلمی رسالے سب سے پہلے متاثر کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ فلمی صحافت سے تعلق رکھنے والے صحافی اپنی ذمہ داریوں کو پورے طور پر محسوس کریں اور معیاری اور ستھری فلمی صحافت کے فروغ میں حصہ لیں، تب ہی اچھی فلمیں، اچھے اداکار اور قلم کار فلم بینوں کو صحت مند تفریح مہیا کر سکیں گے۔

(اردو سروس سے نشر)

ظہیر کیفی امروہوی
بی ۳/ ۲۲ اے اندرلوک
سرائے روہیلہ۔ نئی دہلی ۳۵

سرورق

جنگل کی اہمیت

نقش صحرائی

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

کہنے کو تو یہ ایک شاعرانہ بات ہے لیکن اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں درخت کی وہ تمام خوبیاں سمو کر رکھ دی گئی ہیں جو سائنٹفک بھی ہیں اور اقتصادی بھی، ماحولی بھی اور معاشرتی بھی کیونکہ درختوں سے ہمیں زندہ اور تندرست رہنے کے لیے وہ سب کچھ ملتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ درختوں اور جنگلوں کے بغیر زندگی بلکہ کائنات کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹیکنالوجی نے ہم سے جنگلوں کی دولت چھین کر ہمیں جن دشواریوں اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیا ہے وہ ہمیں پشیمانی کے احساس کے ساتھ ساتھ بیداری کا پیغام دے رہی ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی بڑھتی ہوئی ضرورت پوری کرنے کے لیے درختوں کی تعداد بھی بڑھائی جاتی لیکن بدقسمتی سے اب تک ہوتا یہ رہا ہے کہ بلا سوچے سمجھے اور بڑی بے دردی کے ساتھ جنگلوں کا صفایا کیا جاتا رہا ہے اور نئے درخت لگانے کے بجائے رہے سہے درخت بھی گرائے جاتے رہے ہیں۔

زندگی انفرادی ہو اجتماعی اس میں درخت اور جنگل کلیدی کردار ادا کرتے ہیں کھیتی باڑی کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ اچھی بارشیں ہوں اور سیلاب نہ آئیں اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے جب ہرے بھرے اور گھنے جنگل ہوں کیونکہ جنگل بارشیں لانے کا وسیلہ ہیں اور جہاں جنگل صاف کر دیے جاتے ہیں وہاں سیلاب تباہی لاتے ہیں۔ صنعت اور حرفت میں لکڑی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ مکانوں کی تعمیر لکڑی کے بغیر نہیں ہو سکتی — ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے درختوں کا ہونا ضروری ہے۔ درختوں سے ہمیں غذا ملتی ہے، دوا ملتی ہے، ایندھن ملتا ہے۔ گویا جینے کا ہر سامان ملتا ہے۔

لیکن کیا جنگل اگانا اور پیڑ لگانا صرف حکومت کا کام ہے؟ — نہیں۔ یہ کام حکومت سے کہیں زیادہ ہمارا اور آپ کا کام ہے۔ تعلیمی اداروں کا کام ہے، سماجی تنظیموں کا کام ہے، عوامی انجمنوں کا کام ہے اور دھارمک سنستھاؤں کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اس بات پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے کہ سماج اور معاشرہ کی بھلائی کے لیے پیڑ لگائے جائیں۔ اسے Social forestry کا نام دیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ پنچایتوں کی زمینوں پر، تعلیمی اداروں کی زمینوں پر، مذہبی اداروں کی زمینوں پر اور کھیتوں کے ارد گرد درختوں کی قطاریں لگائی جائیں۔ اس کام کے لیے نہ تو کسی بڑے سرمایے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ٹیکنالوجی کی۔

پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے ہمیشہ جنگل اگانے اور پیڑ لگانے کی اہمیت پر زور دیا ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ ہر بچے کے ساتھ ایک پیڑ وابستہ ہونا چاہیے۔ یہ ایک سیدھی سادی لیکن بڑی دور اندیشی کی بات ہے۔ انھوں نے دوسری پتے کی بات یہ کہی ہے کہ ایسے پیڑ لگائے جائیں جو جلدی اُگنے والے ہوں۔ ان میں پھلدار بھی ہیں اور سایہ دار بھی، ایندھن دینے والے بھی ہیں اور عمارتی لکڑی دینے والے بھی۔ اگر ایک بار پوری قوم حرکت میں آجائے تو دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے دیش کا نقشہ بدل جائے اور ہم اپنی زرعی، صنعتی اور معاشرتی ضرورتوں کے لیے کسی کے محتاج نہ رہیں۔

لیکن سوال صرف پیڑ لگانے کا نہیں۔ پیڑ لگانے کی رسم تو ہر سال پوری کی جاتی ہے مگر اکثر حالتوں میں پیڑ اپنی عمر کا ایک سال بھی پورا نہیں کر پاتے اور زیادہ تر تو ہماری اور متعلقہ حکام کی مجرمانہ لاپروائی کے باعث کونپلیں نکلنے سے پہلے ہی مرجھا جاتے ہیں اس لیے پیڑ لگا کر یہ سمجھ لینا کہ ہمارا فرض پورا ہو گیا، نادانی ہی نہیں غیر ذمہ داری بھی ہے — درحقیقت فرض تو پیڑ لگا دینے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بچہ کی طرح پیڑ کی پرورش اور دیکھ بھال زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

ہماری قدیم تہذیب اور پراچین سنسکرتی میں بھی درختوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اس کا ذکر تمام پرانے گرنتھوں میں ملتا ہے۔ "پنچ تنتر" میں جو دنیاوی معاملات پر بہترین کتاب مانی جاتی ہے، لکھا ہے:

"مبارک ہے وہ پیڑ جس کا انگ انگ جانداروں کو تسکین عطا کرتا ہے، جس کی ہری بھری چھت پر پرندے اپنا گھر بناتے ہیں، جس کی ٹھنڈی میٹھی چھاؤں میں انسان اور حیوان آرام پاتے ہیں، جس کے پھولوں کا رس شہد کی مکھیاں چوستی ہیں، جس کے سوراخوں میں کیڑوں مکوڑوں کو پناہ ملتی ہے، جس کی شاخوں پر بندر جھولتے ہیں۔ کتنا قابل قدر ہے پیڑ جو سب کے کام آتا ہے۔

(ہوم سروس سے نشر)

رشتوں کی پاسداری

صادقہ ذکی

"رشتوں کی پاسداری۔ رشتے اور ناطے، یہ کوئی آج کا تازہ مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو سب پچھلے زمانے کی باتیں ہیں۔ آج کے دور میں فضول اور بے کار " جاگیردارانہ دور میں جب لوگوں کو معاشی بے فکری تھی اور خاندانی زندگی کا رواج تھا تو بس لوگ رشتے ہی رشتے تلاش کر لیتے تھے۔ صبح سے شام تک عزیزداری کے ہزاروں تقاضے پورے کرنے پر بھی تھکنے کا نام نہ لیتے۔ حقیقی رشتوں کی بات تو الگ ہے۔ خالہ، ماموں، تائے اور چچازاد بہن بھائیوں کے سینکڑوں خاندانوں میں الجھے ہوئے پیچیدہ اور نازک رشتوں کا گویا ایک جال تھا۔ یہ رشتے آج بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی پاسداری کہاں تک کی جا سکتی ہے یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ رشتہ داری کا ایک سلسلہ ماضی بعید کی طرف بھی جاتا تھا۔ جیسے پردادا سکڑدادا وغیرہ وغیرہ ماضی اور حال کے ساتھ مستقبل کی رشتے داریاں بھی منسلک ہوتی تھیں۔ جیسے ہونے والے داماد، ہونے والی ساس، ہونے والی بہو اور نندیں اور ان کے سمدھیانے بھی، ان سب رشتوں میں تفریق کی جا سکتی تھی مثلاً خونی رشتہ یا حقیقی رشتہ، سسرالی رشتہ، پڑوسی کا رشتہ، آقا اور غلام کا رشتہ، منہ بولے بھائی اور بہن کا رشتہ، استاد شاگرد کا رشتہ، عشق کا رشتہ اور سب سے عظیم انسانی یا اخلاقی رشتہ۔!!

لیکن آج کی اس عالمی صنعتی تہذیب میں جب کہ انسان کا وجود "ایک مشین" بن گیا ہے رشتوں کی پاس داری کے نام پر ذرا اس طرح کہیے۔

"میں نہیں جانتی آپ کون ہے۔ مجھے اتنی فرصت ہی کہاں ہے کہ میں یہ سوچنے کی کوشش کروں کہ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے۔ اور پھر عزیزوں کی خاطر مدارات کے لیے میرے پاس نہ وقت نہ پیسہ اور نہ ہی طاقت۔ میرے مسائل، کاموں سے بوجھل شام و سحر میرا آفس، میرا حلقہ اور میری ضرورتیں ہی ضرورتیں اور غرض کا وہ رشتہ جو کاروباری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ رشتے داری کے نام پر زیادہ سے زیادہ میرے شوہر ہیں جن سے روزانہ بس واجبی سی ملاقات ہوتی ہے۔ اور پھر بچے جنھیں زندگی کا ایک جبری آئیڈیا لزم سمجھ لیجیے۔ اور جو اسکول میں داخلہ دلانے کی شدید جدوجہد تک پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بچے کیا کرتے ہیں کون جانے۔ رہا ان کی خوراک اور کپڑے کا مسئلہ تو وہ کسی نہ کسی طرح کسی فطری جذبہ کے تحت پورا ہوتا ہے۔ لیکن سچ بتائیے کہ تربیت یا رہنمائی کے نام پر ہم کتنے تقاضے پورے کر سکتے ہے؟ شخصیت کے ارتقار میں خاندانی آداب و تہذیب کا جو رول ہونا چاہیے اس سے ہمارے بچے عاری نظر آتے ہیں۔ یہ ہے آج کا المیہ۔

بدلتے ہوئے حالات میں سب سے زیادہ جو رشتے متاثر ہوئے ہیں ان میں والدین کا خانہ سرفہرست ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں کے والدین برعکس حالات کا شکار نظر آتے ہیں۔ ادب احترام یا خدمت کا تصور تو دور کی بات ہے اب تو ضعیف والدین سے ملاقات بھی ناممکن نظر آتی ہے۔ اس کے جہاں دوسرے اسباب ہیں وہاں ایک بات یہ بھی ہے کہ دنیا کے متعلق بزرگوں کا ایک مخصوص انداز نظر ہوتا ہے۔ ایک مخصوص تنقید ہوتی ہے۔ جسے گوارا کرنا نوجوان لوگوں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ ان کے وجود سے آزادی میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اور اگر اتفاق سے ساتھ ہو بھی جائے تو پھر کون سا کام ایسا نہیں ہوتا جو ہانپتے کانپتے ماں باپ انجام نہ دیتے ہوں۔ گھر کی نگرانی۔ راشن کا انتظام، مہمانداری، بچوں کی پرورش غرضیکہ تھکا دینے والے ہزاروں محنت طلب کام انھیں کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے بعد ستم ظریفی یہ ہے کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بوڑھوں کو کسی قسم کے ذائقہ کی ضرورت ہے نہ عمدہ کپڑے کی اور نا ہی کسی قسم کی تفریح کی۔ گویا آجکل ضعیفی تو اچھی خاصی بددعا ہو گئی کہ زندگی کی ہر راحت اس پر تنگ ہو جائے۔

ساس اور بہو کے تعلقات کی خرابی ایک تاریخی اور ٹھوس حقیقت ہے۔ جسے ہر دور میں دیکھا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ اب وقت کے ہاتھوں بہو بھی کچھ زیادہ نازک مزاج نظر آتی ہے۔ ساس کے احسانات کو ٹھکرا کر یہ کہتی نظر آتی ہے۔

"اے ہے۔ میرا کیا کام کرتی ہیں۔ اپنے پوتا پوتیوں کو سنبھالتی ہیں۔ اپنے بیٹے کے گھر کو سنبھالتی ہیں میرا کیا کر دیتی ہیں۔ میرے کون سے کام سنوارتی ہیں" وغیرہ وغیرہ

دوسری جانب ساس کو بھی بہو سے کچھ زیادہ ہی توقع ہوتی ہے بیٹا اگر خدمت نہیں کرتا تو اس کی مجبوری اور بے کسی کا لحاظ بہرحال کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر بہو کو ساس کے پاس بیٹھنے اور سرگزشت سننے کا موقع نہ ملے تو اس کے لیے معافی کا کوئی خانہ نہیں ہوتا۔ بہو کی مشغولیت یا معقولیت کو عین بدسلوکی سمجھنا بہت آسان ہوتا ہے۔

یہ صرف بہو کا مسئلہ نہیں ہے۔ بیٹی اور داماد بھی اپنی ذمہ داریاں والدین کے سر رکھنے پر مجبور ہیں۔ آج کل ماں اور ساس دونوں کی ذمہ داریاں کہیں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ لیکن اس ایثار کے بدلے میں والدین کو جو قدر سے احترام اور مالی مدد ملنا چاہیئے وہ ناپید ہو جاتی ہے۔

اس قسم کے بنیادی رشتوں کی بے مائگی کے علاوہ خاندانی راہ و رسم کا بھی تقریباً خاتمہ ہو گیا ہے۔ ذمہ داریوں کی بہتات، بکھرے ہوئے مشاغل اور جاہ و منصب کی خواہش نے آج کے انسان کو بڑی حد تک رشتوں سے آزاد کر دیا ہے۔ اپنے سے کم حیثیت کے رشتے داروں سے ملنا بھی اکثر معیوب سمجھا جاتا ہے۔ راہ میں کہیں مڈبھیڑ ہو گئی تو نگاہ بچا کر نکل جانا ایک عام بات ہو گئی ہے۔

کاروباری رشتہ یا غرض کا رشتہ آج کا سب سے اہم رشتہ ہے۔ اس کی سلامتی کے لیے ہم کیا کچھ نہیں کر ڈالتے۔ ایسے کام کر جاتیں کہ انسانیت سے گذر جائیں نظروں سے گر جائیں۔ اور اس کا احساس تک نہ ہو۔ ضمیر کی کوئی دستک کام نہ کرے۔ خواہ مخواہ دھکا دے کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ کسی بڑے پرند کی دم میں چپک کر پرواز کا موقع مل جانا چاہیے۔ بس۔ چاہے پھر آندھی کے تھپیڑوں سے کیوں نہ زمین پر آ رہیں۔ اور پھر وہی حق تلفی بھی اور شرافت کا پروپیگنڈہ بھی۔ چاہیں تو دن کو رات اور رات کو دن ثابت کر ڈالیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس رشتے کے آگے تمام مذہبی علمی اور انسانی اصول بے جان نظر آتے ہیں۔

اس قسم کے عام ماحول میں ایسے کردار بھی نظر آ جاتے ہیں جنھیں خدمت خلق کا سودا ہوتا ہے۔ منصب

کی خواہش سے بے نیاز وہ دوسروں کے کام انجام دینا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ عموماً بے وقوف تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اور مذاق کا موضوع بنے رہتے ہیں۔

تندرستی اور خوشی میں تو رشتوں کی اہمیت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن دکھ، بیماری، آزادی میں آج انسان "تنہا تنہا" نظر آتا ہے۔ اس کے دکھ اور تفکرات اس کے اپنے ہیں۔ ان کا کوئی مداوا نہیں۔ اسے کوئی تقسیم کرنے والا نہیں۔ ہارٹ اٹیک دماغی خلل اعصابی کمزوری یہ سب کچھ اس کا مقدر ہے۔ مایوسی، ناکامی، ظلم و جبر یہ سب کچھ اس کا اپنا حصہ ہیں جنھیں وہ تن تنہا بقدر ہمت برداشت کرتا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس کے رشتے دار کون ہیں۔ کہاں ہیں۔ پڑوس میں کون رہتا ہے۔ اور کیا کرتا ہے۔ لیکن اس بے خبری کی قیمت ہمیں ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہر وقت ہی اپنے دم خم کی آزمائش ہوتی ہے۔ تندرستی کے چند روز گزرنے کے بعد وہی ناتوانی اور ضعف جس کا شکار ہمارے بڑے ہوتے آئے ہیں۔ نہ کوئی ہمدرد یا غمگسار۔ ایسے بھی تو حالات ہوتے ہیں جب انسان کا جی چاہتا ہے کہ مخالف حالات پر کوئی نوحہ خوانی کرے۔ دلاسہ دے۔ بیمار ہو جائیں تو لوگ مزاج پرسی کریں۔ جب رات کو چور ڈاکو حملہ آور ہوں تو محلے اور پڑوس کے لوگ مدد کو نکل آئیں۔ جب سڑک پر اچانک کوئی چوٹ لگ جائے تو لوگ نظر انداز کر کے نہ چلے جائیں کوئی سہارا دیدے، پٹی فراہم کردے۔ اور اگر ایکسڈنٹ ہو جائے تو لوگ تماشا نہ بنائیں۔ بھیڑ نہ لگائیں، یا چادر ڈالدیں۔ اور کہیں موت ہو جائے تو کام بند کر کے نماز جنازہ پڑھادیں دو آنسو نہ بہائیں تو دو کلمات خیر ہی کہدیں۔ راحت اور مشکل زندگی اور موت ایسی حقیقتیں ہیں جن سے ہر کس و ناکس کا واسطہ پڑتا ہے۔

ماضی کے رسم و رواج اور عزیز داریوں کو بھلا کر اگر عالمی حالات کا جائزہ لیجئے تو سب سے اہم رشتہ "انسانی رشتہ" ہی نظر آتا ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جب والدین دور ہوں یا دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں، باقی رشتے داریاں گم ہو گئی ہوں، کاروباری دنیا میں مقابلہ سخت ہو اور ہمہ وقت حوصلوں کی آزمائش ہو تو پھر انسانی رشتہ ہی عظیم تر معلوم ہوتا ہے۔ محسوس کریں تو یہی "غیبی سہارا" بن جاتا ہے۔ اگر یہ رشتہ استوار کر لیا جائے تو پھر ساس بہو بیٹی اولاد خاندان پڑوس محلے داری اور دنیا داری کے تمام رشتے کسی نہ کسی حد تک بحال ہو جائیں گے۔

(اردو سروس سے نشر)

بچوں کے لئے

ابن بطوطہ

محمد یوسف پاپا

بچو! تم لوگوں نے بہت سے سیاحوں کے نام سنے ہوں گے۔ جیسے کولمبس، واسکوڈی گاما، البیرونی، مارکوپولو، میگستھیز وغیرہ۔ اسی طرح کا ایک سیاح ابن بطوطہ بھی تھا۔ آج ہم ابن بطوطہ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ ابن بطوطہ کا اصلی نام محمد بن عبداللہ تھا۔ ابن بطوطہ اس کی کنیت تھی۔ لیکن وہ ابن بطوطہ ہی کے نام سے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ کہیں کہیں ان کو شیخ بھی کہتے تھے یہ مراکو کے شہر طنجیر میں سن ۱۳۰۴ عیسوی میں پیدا ہوا۔ اس نے ۲۱ سال کی عمر یعنی سن ۱۳۲۵ عیسوی میں سیاحت شروع کی اور ۲۸ سال تک سیاحی کرتا رہا۔ مختلف ملکوں میں گیا۔ وہاں کے لوگوں سے ملاقات کی حالات معلوم کیے اس دوران اس نے چار دفعہ فریضہ حج ادا کیا ۷۴ سال کی عمر میں سن ۱۳۷۸ عیسوی میں اپنے ملک میں وفات پائی۔

ابن بطوطہ نے بحری اور برّی دونوں سفر کیے۔ بہت سی معلومات حاصل کیں۔ اس نے بحر اوقیانوس کے ساحل سے سفر شروع کیا۔ جو اس وقت دنیا کی مغربی حد تھی۔ اور جزیرہ نما انڈوچین اور چین تک گیا۔ جو دنیا کا مشرقی کنارہ تھا۔ شمال میں ۵۵ عرض البلد تک پہنچا۔ وہاں رات اتنی مختصر تھی کہ عشاء کی نماز کے بعد جلد ہی صبح ہو جاتی تھی۔ وہ شمال میں اور بڑھنا چاہتا تھا جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی تھی۔ لیکن نہیں جا سکا۔ اس کے باوجود اس نے اسکیمو کی زندگی کے بارے میں جانکاری حاصل کی اور سلیج گاڑی کو دیکھا۔ وہ جنوبی نصف کرہ میں بھی گیا۔ ۹۰ درجہ عرض البلد تک پہنچا۔ خط استوا کو بھی عبور کیا۔ زنجبار بھی گیا جو افریقہ کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اس نے افریقہ کے شمالی ساحل کا بھی سفر کیا۔ افریقہ کے وسطی حصے میں بھی ٹمبکٹو تک گیا ان علاقوں کے حالات بالکل صحیح لکھے ہیں۔

وہ یورپ کے بھی بہت سے حصوں میں گیا اندلس، فرانس، اٹلی، سسلی اور قسطنطنیہ کے حالات بھی لکھے ہیں۔ ایشیاء میں وہ ایشیائے کوچک، شام، عرب، عراق، ایران، وسط ایشیاء، ہندوستان، لنکا، الجزائر مالدیپ جاوا، سماترا، انڈوچائنا پہنچا۔ ان ممالک میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی۔ علماء کی قدر کی جاتی تھی، جزائر مالدیپ کو وہ عجائبات دنیا کہتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کی وحشیانہ زندگی اور مسرتوں نے اس پر بہت اثر کیا۔

ابن بطوطہ جہاں کہیں بھی گیا۔ وہاں کے سرکردہ لوگوں سے ملا۔ وہاں کے حاکموں، شہزادوں اور امیروں نے اس کا استقبال کیا۔ اس نے اس ملک کے حالات کا مطالعہ کیا۔ وہاں کے علماء سے اس طرح گھل مل کر رہا جیسے وہ انھیں میں سے ایک فرد ہو۔ اس لیے اسے صحیح حالات معلوم کرنے کا موقع ملا۔ وہ واقعات کو بہت ہی دلچسپ انداز میں بیان کرتا ہے۔ جغرافیائی اور تاریخی واقعات سے اسے خاص لگاؤ تھا۔ اس نے ہر ملک کی سوسائٹی اور دربار کے واقعات بڑے خوبصورت پیرائے میں لکھے ہیں۔ اس نے

ملکوں کے اقتصادی حالات بھی بیان کیے ہیں اس نے مختلف ملکوں کے سکوں ، وزن ۔ اقدار تجارتی کاروبار ، پیداوار ، صنعت وحرفت ۔ ٹیکس اشیاء درآمد برآمد ۔ لوگوں کے مکانات ، لباس خوراک وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے ۔

اب ہم ہندوستان اور دیگر ملکوں کے کچھ بہت ہی مختصر حالات بلکہ یوں کہیے کہ کچھ واقعات بیان کریں گے ۔ ابن بطوطہ نے شیراز میں عبداللہ بن خفیفؒ کے مزار پر حاضری دی۔ وہ لکھتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن خفیف وہ بزرگ ہیں جنھوں نے جزیرہ لنکا کی پہاڑیوں کا راستہ معلوم کیا تھا ۔ شیخ عبداللہ بن خفیف لنکا گئے تو تیس درویش ان کے ساتھ تھے۔ اتفاق سے راستہ بھول گئے ۔ بھوک سے بے قرار ہوگئے بھوک کی بے قراری میں درویشوں نے ہاتھی کا ایک بچہ پکڑلیا اور ذبح کر ڈالا ۔ شیخ نے منع کیا کہ اس کا گوشت مت کھاؤ ۔ لیکن کوئی نہیں مانا اور بچے کا گوشت کھا گئے ۔ شیخ نے نہیں کھایا ۔ رات کو سوئے تو ہاتھیوں کے غول نمودار ہوئے ۔ اور سب کو گھیر لیا ہاتھی ہر ایک کا منہ سونگھتے اور مار ڈالتے ۔ اسی طرح سب کو مار ڈالا ۔ شیخ کا منہ سونگھا تو ہٹ گئے اور ایک بڑے ہاتھی نے سونڈ میں لپیٹ کر شیخ کو اٹھا لیا اور اپنی کمر پر بٹھا لیا اور شہر میں آ گئے ۔ شہر والوں نے جنگلی ہاتھیوں کا غول دیکھا تو بہت گھبرائے ۔ مگر ہاتھی نے شیخ کو کمر سے اتار کر آہستہ سے زمین پر رکھ دیا اور چپ چاپ واپس چلے گئے ۔ شیخ نے بستی والوں کو یہ عجیب ماجرا سنایا تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے ۔ شیخ کی بڑی خاطر کی ۔

ابن بطوطہ ایشیائے کوچک کی سیاحت کے بارے میں بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہاں ایک جماعت جس کا نام " نوجوان بھائی چارہ کمیٹی " تھا دیکھی آگے فرماتا ہے کہ ترکوں کے پورے ممالک میں بلکہ ساری دنیا میں ایسی جماعت اس نے نہیں دیکھی ۔ اس جماعت کے لوگ حد درجہ مہمان نواز ، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے والی ۔ مسافر پرور ۔ ظالم سے بدلہ لینے میں شیر مظلوم کے ہمدرد و مدد گار ۔ یہ سب نوجوان لوگ ہیں ۔ ان کی بڑی جماعت ہے ان کی زندگی کا مقصد مظلوم کی حمایت کرنا اور مخلوق کی خدمت کرنا ہے ۔ ان کے چھوٹے چھوٹے گروپ ہوتے ہیں ۔ ہر گروپ اپنا ایک سردار چن لیتا ہے ۔ اور اسی کے حکم پر چلتا ہے ۔ یہ لوگ دن بھر کام کرتے ہیں اور شام کو اپنی کمائی سردار کے پاس جمع کر دیتے ہیں ۔ ان کی خانقاہیں ہیں ۔ جن میں لوگ جمع ہوتے ہیں ۔ ساتھ کھانا کھاتے ہیں ۔ عبادت کرتے ہیں اور خوشی خوشی سو جاتے ہیں ۔ اپنے سردار کو 'اخی' (بھائی) کہتے ہیں ۔ شہر میں کوئی مسافر آجائے اس کی بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں ۔ اور اتنی عزت و محبت کرتے ہیں کہ بیان کرنا مشکل ہے ۔

شیخ ابن بطوطہ ۔ ہندوستان میں درہ گول کے راستہ داخل ہوا ۔ اس وقت محمد شاہ تغلق حکمراں تھا ۔ وہ لکھتا ہے کہ اس زمانے میں خبر رسانی گھوڑوں کے ذریعہ تھی ۔ ہر چار میل کے فاصلے پر سڑک پر شاہی گھوڑے ہوتے تھے ۔ خبر رساں ہر چار میل پر گھوڑے بدلتا ہوا چلا جاتا تھا ۔ اس طرح خبر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائی جاتی تھی ۔ ڈاک کے لیے ہر تین میل پر تیز رفتار آدمی ہوتے تھے ۔ ان کے پاس تین فٹ لمبی چھڑی ہوتی تھی ۔ جس میں گھنٹیاں بندھی رہتی تھیں تاکہ اس کی آمد کا پتہ چل جائے ۔ تین میل کے بعد دوسرا سوار ڈاک لے کر بھاگتا ۔ اس طرح سرحد سے سلطان کے لیے پھل بھیج جاتے تھے ۔ اور دریائے گنگا سے پانی دولت آباد سلطان کو پہنچایا جاتا تھا جو سلطان کی راجدھانی تھی ۔

ابن بطوطہ شاہی دعوت کے متعلق لکھتا ہے کہ پہلے شاہی خزانچی کھڑا ہوتا ۔ بادشاہ کی طرف جھکتا ۔ پھر تمام مہمان ویسا کرتے پھر کھانے کے لیے بیٹھ جاتے ۔ پہلے شربت دیا جاتا تب شاہی خزانچی بسم اللہ کہتا ۔ پھر چپاتیاں پیش کی جاتیں ۔ پھر بھنے ہوئے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے ۔ پھر ایک قسم کی مٹھائی پیش ہوتی ۔ اس کے بعد گوشت دیا جاتا پھر سموسے پیش ہوتے ۔ اس کے بعد چوزے پکے ہوئے چاولوں کے ساتھ دیے جاتے پھر کیک پیش کی جاتی ۔ اور آخر میں انار کا رس پیش کیا جاتا ۔ اس کے بعد حاضرین بادشاہ کو کورنش بجا لاتے اور چلے جاتے ۔

شیخ ابن بطوطہ ہندوستان میں درہ گول کے راستے سے داخل ہوا ۔ اس وقت محمد شاہ تغلق بادشاہ تھا ۔ ابن بطوطہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ سلطان نے دہلی میں اس کو اپنے خاص کمرے میں بلا کر جوگیوں کے کرشمے دکھائے ۔ ایک جوگی زمین پر پالتی مار کر بیٹھ گیا ۔ اور خود بخود ایسی حالت میں زمین سے اوپر اٹھنے لگا ۔ اور اتنا بلند ہوا کہ لوگوں کے سروں سے بھی اونچا ہوگیا ۔ یہ دیکھ کر ابن بطوطہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا ۔ کچھ دوا پلانے پر اس کو ہوش آیا ۔ جوگی اس دوران ہوا ہی میں معلق رہا ۔ پھر دوسرے جوگی نے جھولی سے اپنی کھڑاؤں نکال کر زمین پر پاگلوں کی طرح مارنے لگا ۔ کھڑاؤں بھی آخرکار ہوا میں اٹھتا گیا ۔ یہاں تک کہ پہلے جوگی کی گردن تک پہنچ کر آپ سے آپ تڑا تڑ چوٹ مارنے لگا ۔ اب پہلے جوگی نے کھڑاؤں کی چوٹ کے سبب آہستہ آہستہ نیچے اترنا شروع کیا ۔ اور زمین پر سب کی طرح بیٹھ گیا ۔ سلطان نے فرمایا کہ اگر ابن بطوطہ کے پاگل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا ۔ تو ان جوگیوں سے اس سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والے تماشے کرا کر دکھاتا ۔

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ جب میں چین پہنچا تو خاقان چین کو میری آمد کی اطلاع دی گئی میں نے درخواست پیش کی کہ دربار میں طلبی ہونے تک مجھے چین کلاں دکھانے کا انتظام کر دیا جائے ۔ درخواست منظور ہوگئی ۔ اور میں نے ایک چینی جہاز کے ذریعہ دریاؤں اور شہروں سے گذرتا ہوا ۲۷ دن کا سفر کیا ۔ بہت سی جگہیں دیکھیں ۔ آخرکار ہم چین کلاں کو پہنچے اس شہر میں چینی کے برتنوں کا کام ہوتا تھا ۔ چینی کے برتنوں کا بہت بڑا بازار تھا بہت ترقی یافتہ شہر تھا ۔ چین کلاں سے آگے کوئی شہر مسلمانوں یا غیر مسلموں کا نہیں تھا ۔ مشہور تھا کہ شہر یاجوج ماجوج وہاں سے ساٹھ دن کے سفر پر تھا ۔ راستے میں آدم خور انسان رہتے تھے اس لیے کوئی شخص ۔ اس مقام تک جانے کی جرأت نہیں کرتا تھا ۔ کسی نے اس کو نہ تو دیکھا اور نہ دیکھے ہوئے سے ملاقات کی ۔ یہ چند باتیں مختصر انداز میں میں نے آپ حضرات سے بیان کیں ۔ سفرنامہ ابن بطوطہ کی کتاب کا نام 'تحفۃ النظار' ہے جو عربی زبان میں ہے محمد بن جزی نے اس کو قلم بند کیا ہے

(اردو سروس سے نشر)

افسانہ

شاہین فاروقی

کبھی کبھی اخبار میں ایسی خبریں مِل جاتی ہیں جو زندگی کی بھولی بسری باتوں کی اس طرح روشن کر دیتی ہیں کہ انسان ان واقعات کو اپنی آنکھوں کے سامنے سے اس طرح سرکتے ہوئے محسوس کرتا ہے جیسے آج اور ابھی واقع ہو رہے ہوں۔

میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ میں نے اخبار کو میز پر اوندھا رکھ دیا، دل کرب و اضطراب میں ڈوبا جا رہا تھا بات ہی کچھ ایسی تھی، تصویر کے نیچے لکھا تھا — اعلیٰ تعلیم کے بعد انگلستان سے واپسی — رفیعہ اور ان کے شوہر! —

چار سال پہلے قدرت نے مجھے امرت کا پیالہ دکھایا لیکن اسے ہونٹوں سے لگانا میری قسمت میں نہیں تھا۔

میں جب کمرے میں داخل ہوا تو اس نے کہا "ماسٹر جی آج تو چھٹی ہونی چاہیے۔ ایسی برسات میں کون پڑھے گا، اس کا کہنا سچ تھا، لیکن میں نے کہا۔ "امتحان چار دن رہ گیا ہے"

وہ فکر میں ڈوب گئی چپ چاپ کتاب لے کر بیٹھ گئی۔ میں اسے حرارت کا اصول سمجھا رہا تھا — لوہا لکڑی سے زیادہ موصل ہوتا ہے، مٹی دیر میں گرم ہوتی ہے، ریت جتنی جلدی گرم ہوتی ہے اتنی جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے"

میں نے اوپر دیکھا، زہرہ نے نگاہیں نیچی کر لیں۔ اور کتابیں سمیٹ کر نکل گئی۔

اس دن میں نے جانا کہ نگاہوں میں مقناطیسی قوت ہے، کشش ہے لازوال کشش! — مجھے اس سے ہمدردی ہو گئی، نہ جانے کیوں میں اس دن شام کو باہر نہ جا سکا۔ گھر کے سارے کمروں میں روشنی ہو چکی تھی لیکن میں اندھیرے میں پڑے پڑے خیالات کے سراب کا پیچھا کرتا رہا۔

زہرہ کے والد ہمارے سامنے والے گھر میں رہتے تھے، مولویانہ وضع قطع کے باوجود بڑے روشن خیال آدمی تھے۔ ہم ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے تھے اور پچھلے چند دنوں سے تو زہرہ ریاضی اور سائنس میں مجھ سے مدد لینے لگی تھی۔ لیکن اس وقت تک مجھ جیسے کرم کتابی پر کوئی اثر نہ ہوا تھا اس کے فوراً بعد ایک واقعہ پیش آیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں نے ہم دونوں کے دلوں میں ان جذبات کا بیج رکھ دیا جن سے ہم آج تک ناآشنا تھے۔

ایک روز صبح منہ دھونے بیٹھا تھا۔ جانے وہ کمبخت کب سے کھڑکی سے لگی کھڑی تھی میں نے صابن منہ پر مل لیا اور آنکھیں کھول کر پانی لینا چاہتا تھا کہ ایک ہلکا سا ترنم فضا میں تحلیل ہو گیا۔ کتنی گونج تھی اس کی ہنسی میں، آج بھی میرے کانوں میں جیسے اشرفیاں کھنک رہی ہوں۔ میں نے اوپر دیکھا وہ مسکرا دی اور کچھ اس طرح جھک کر سلام کیا کہ دل کی سلامتی جاتی رہی۔ ان واقعات نے میری خود اعتمادی کا شیشہ توڑ دیا تھا اور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کروشیا سے کوئی میرے اطراف جال بن رہا ہے۔

لیکن زہرہ بہت دور اندیش تھی، میں جتنا جلد باز تھا وہ ایسی نہ تھی، اس کی محبت گہرے جھیل کے پُر سکون پانی کی طرح شفاف، ٹھنڈی اور عمیق تھی۔

ہم زیادہ دن ایک ساتھ نہ رہ سکے، ہماری ملاقاتیں رفتہ رفتہ بند ہو گئیں، میں شہر کے کالج چلا آیا۔ شہر کی چکا چوند سے میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں، لیکن زہرہ اوجھل نہ ہو سکی، شہر میں سب کچھ نیا تھا، نیا مقام، نئی تعلیم، نئی معاشرت، نئی آزادی، نئے دوست، سبھی کچھ نیا، انوکھا، دلکش اور حیرت انگیز!

پھر بھی زہرہ میرے دماغ پر چھائی رہی۔ میں ہر ہفتہ بلاناغہ اسے خط لکھتا رہا۔ وہ برابر جواب دیتی۔ لیکن جب میں بی۔ اے میں داخل ہوا تو البتہ میری زندگی کے دھارے میں ایک نئی شخصیت بہتی چلی آئی — رفیعہ! اس کی نس نس میں شوخی اور زندگی تھی شوخ و شنگ، کھلنڈری، ہر معاملے میں پیش پیش! اس کی ہر وقت کی مڈبھیڑ سے یا پھر نہ جانے کوئی اور سبب تھا کہ میں اس کی طرف مائل ہو گیا۔

دن گذر رہے تھے، زہرہ کو خط لکھنے میں ناغہ ہو رہا تھا اور پھر یہ سلسلہ بند ہو گیا، رفیعہ کی موہنی ادائیں مجھے گرفتار کرتی جا رہی تھیں، لیکن کبھی خیال ہوتا کہ زہرہ کا کیا حال ہو گا؟ مگر رفیعہ کی شوخی، رنگا رنگی کے آگے زہرہ ماند پڑ جاتی، کبھی سوچتا کہاں رفیعہ اور کہاں زہرہ محبت کی شوخیاں وہ کیا جانے! لیکن یہ خیال بھی کبھی بجلی کی طرح چمک جاتا کہ رفیعہ کتنی اتھل ہے! زہرہ کی سادگی، انکساری حیا و شرم اور خلوص تو رفیعہ میں نام کو نہیں اور پھر دوسرے ہی لمحے میرا دل کہہ اٹھتا — گونگے اعضا کس کام کے! اور رفیعہ نے میرے اطراف موہ کا جال بن دیا۔

ششماہی امتحان میں ہم دونوں ناکام رہے، میں نے ناکامی کی پرواہ نہیں کی لیکن رفیعہ کھنچ گئی۔ پہلا جھٹکا تھا یہ! دولت کی حرص میں کسی امیر سے شادی کرنے والی اور کامیابی پر رنجھ کر مجھ سے ناتا جوڑنے والی میں کیا فرق ہے؟ — دولت، علم کی دولت، مادی دولت، حسن کی دولت — اگر دولت ہی پر محبت کی عمارت کھڑی کی جائے تو وہ کب تک ٹھہر سکتی ہے!!

سال ختم ہو گیا، کیونکر کون جانے۔ رفیعہ ناکام رہی، میں پاس ہو گیا، چھٹیوں میں گھر آیا تو زہرہ سے ملنے کی ہمت نہ ہوئی، اسے صورت دکھانے جیسی اخلاقی جرأت مجھ میں نہ تھی مگر شاید عورت کے دل میں ایک طرح کی الہامی قوت ہوتی ہے۔ اس نے میرے دل کو پڑھ لیا تھا۔

میں نے رفیعہ کو متعدد خطوط لکھے، کوئی جواب نہ ملا، شاید اس کے شوخ و چنچل جذبات جس تیزی سے پیدا ہوتے تھے اسی سرعت سے مر گئے تھے۔ ایک دن ایک ہفتہ وار اخبار پڑھ رہا تھا اس میں ایک بیاہتا جوڑے کی تصویر تھی، لکھا تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان جا رہے ہیں — رفیعہ اور ان کے شوہر! اخبار میرے ہاتھ سے گر پڑا، میں بلبلا اٹھا، دولت نے میرے منہ پر طمانچہ مار دیا اس دن شام تک کمرے میں پڑا رہا۔ ایسی اداس شام کے سوز و گداز میں یکایک دروازہ کھلا اور آج دو مہینے بعد زہرہ سامنے کھڑی تھی، دیر تک ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ مجھ میں تو جیسے بات کرنے کی سکت ہی نہ تھی، آخر وہ خود ہی بولی "چپ کیوں ہو"

"کیا بتاؤں زہرہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا"
زہرہ نے صرف "ہوں" کہا اور مجھ سے ضبط نہ ہو سکا "تم خفا ہو گئیں" وہ نہایت سادگی سے گردن اٹھا کر بولی "تم سے تو کبھی ناراض نہ ہوئی"

وقت گذرتا رہا مگر میں ذہنی خلجان سے نجات پا نہ سکا۔ رفیعہ کی یاد کے ساتھ جذبات کی تیز لہریں اٹھتیں اور دور کہیں تاریکی میں ڈوب جاتیں، یاد ایک تتلی ہی تو ہے! جوں جوں انسان کسی چیز کی یاد کرتا ہے وہ ایک شریر تتلی کی طرح اڑتی رہتی ہے۔ اور آدمی اس کا پیچھا کرتا رہتا ہے، میرے دل نے کئی بار زہرہ اور رفیعہ کا موازنہ کیا

زہرہ کی محبت شوخ و چنچل نہیں، اس کا پریم پردے کی کومل گود میں پلا ہے اور رفیعہ کی الفت —— شدید جذبات کی اپج ہے! ایک کی راہ تیاگ ہے اور دوسرے کی خود غرضی، ایک ٹھنڈا ہے اور دوسرا گرم! رفیعہ نے محبت کا مذاق اڑایا تھا، یہ بات سوہان روح تھی، میں نے اپنے آپ کو مصروف کر لیا تھا، واقعی بھول بھی کتنی بڑی دین ہے!۔

رفتہ رفتہ رفیعہ کا خیال ہٹنے لگا مگر پھر ایک—— طوفان آنے والا تھا۔

ایک دن شام کی تفریح کے بعد گھر آیا تو گھر کے سارے لوگ زہرہ کے ہاں گئے ہوئے تھے، معلوم ہوا کہ زہرہ تین دن سے سخت بیمار ہے، میں بھی وہاں پہنچا۔ ڈاکٹر یہ کہتے ہوئے باہر نکل رہا تھا—— شدید دماغی تپ ہے!

ڈاکٹر کے ساتھ لوگ بھی باہر آ گئے میں اسی وقت اندر داخل ہوا۔ زہرہ کے پاس بیٹھ گیا۔ زہرہ ابھی ہوش میں آئی تھی۔ میں نے کہا "زہرہ معاف کرو، مجھ سے پہلے ہی کی طرح ملو گی نا؟"

زہرہ نے جیسے ساری توانائی یکجا کر کے جواب دیا "میں جانتی ہوں، تم بھول گئے۔ ریت جتنی جلد گرم ہوتی ہے —— حیرت ہے وہ سبق بھول گئے"

میرا منہ مارے شرم کے سیاہ پڑھ گیا، میں نے ڈبڈباتی آنکھوں سے جواب دیا " زہرہ زہرہ میں اب تمہارا ہوں"

وہ بڑبڑاتی رہی، میں کمرے سے نکل گیا۔ گھر پہنچا تو ماں نے تفصیلات بتائیں۔ پچھلے دنوں ایک تعلیم یافتہ شاعر و ادیب نے اپنے اعلیٰ تعلیم یافتہ بیٹے کے لیے زہرہ کے باپ سے رشتہ مانگا تھا۔ جب بات آگے بڑھی تو انھوں نے اپنے مطالبات میں جہیز کے سامان کی ایسی لمبی فہرست پیش کی جو تقریباً چالیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔

زہرہ کے والد کو جیسے سانپ سونگھ گیا، وہ اوسط درجے کے شریف اور روشن خیال آدمی تھے ان سے یہ بن نہ پڑا اور بگڑ کر انھوں نے اس رشتے سے انکار کر دیا۔

زہرہ برداشت نہ کر سکی۔ وہ بستر سے لگ گئی۔

میرا دل جل اٹھا، دماغ ماؤف ہو گیا۔ رات بھر

(باقی ص ۶۲ پر)

افسانہ

تیسری آنکھ

معین شاہد

شبراتن کون تھی۔؟ اس نے کس گھر میں اور کب جنم لیا تھا۔؟ اس کی ماں کہاں، باپ کا کیا نام تھا۔؟ کسی کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ خود شبراتن کو اس کا اپنا شجرہ معلوم نہ تھا۔ وہ شجرے کے مفہوم سے بھی واقف نہ تھی۔ ہاں البتہ آج وہ ایسے گھرانہ میں پانچ سالوں سے رہ رہی تھی جہاں شجرہ ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا تھا۔ نواب احمد جعفر رضا ابن نواب معظم علی ابن حسن علی تراب علی، ابن فلاں ابن فلاں۔ اور یہ شجرہ اس خاندان کی ایک مقدس کتاب کی شکل میں ایک زنگین جزدان میں لپٹا رہتا۔ جو ایک ورثہ کی طرح نسل در نسل محفوظ تھا اور جو اس خاندان کی وجاہت، جاہ و حشمت اور اعلیٰ نسب کی امانت تھا۔ شبراتن کا اپنا کوئی شجرہ نہ تھا اس لیے وہ راہ گذر عام کے شجر کی ایک ایسی ثمر آور شاخ تھی جہاں سب کی دسترس تھی۔ جب چاہا اس شاخ کو جھکایا اور جھول گئے —— جس خاندان کا اپنا شجرہ ہوتا ہے تو اس سے اس کے خاندان کی ہڈی کا پتہ چلتا ہے۔ اور نواب احمد جعفر رضا کے پاس چونکہ اپنا شجرہ تھا اس لیے ان کی اپنی بے داغ ہڈی اور اپنے نام و نسب کا سلسلہ ملتا تھا جو ایک ممتاز اور شریف خاندان کے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ شبراتن کے پاس چونکہ اپنے نام و نسب کا کوئی شجرہ نہ تھا اس لیے اس کے خاندان کی ہڈی کا پتہ لگانا مشکل تھا۔ وہ اس سماج میں کسی حویلی کی کنیز تو بن سکتی تھی لیکن کسی خاندان اور شریف مرد کی سہاگن نہیں۔ سو وہ شہر کے پھپھی دروازے والی "نواب صاحب کی حویلی" کی کنیز بن گئی۔ وہ صرف اتنا ہی جانتی تھی —— ہاں اسے اتنا ضرور یاد تھا کہ وہ اس حویلی میں کس طرح آئی —— پرانے امام باڑے والی فقیر ٹولی کی گلی میں اس جیسی بے نام و نسب کی بہت ساری کمسن لڑکیاں رہا کرتی تھیں جن کی وہاں رشتے کی خالاؤں، پھوپھیوں، دادیوں اور نانیوں کی کمی نہ تھی۔ اور جن لڑکیوں کا کام تھا کہ وہ دن بھر پالو گلیوں اور راستوں پر پھینکے ہوئے کچڑوں، خالی ڈبوں، ردی کاغذوں اور ٹین کے ٹکڑوں کو اپنی ٹوکری میں جمع کریں یا نزدیک کے ریلوے لائنوں اور منہ اندھیرے، بھور میں بڑے بڑے ہوٹلوں کے سرد چولہوں سے نکلی ہوئی راکھ کے اندر چھپے ہوئے کوئلوں کو اکٹھا کریں۔ اس کام سے ان لڑکیوں کے رشتے کی خالائیں، بہنیں، دادیاں اور نانیاں بہت خوش رہتیں۔ کیونکہ یہ کام نہایت ہی منافع بخش تھا۔ ہر لڑکی دن بھر میں اتنا تو ضرور کما کر لاتی جس سے وہ خود اپنا پیٹ پالتی اور جس سے اس جھونپڑی میں رہنے والے افراد کا بھی بآسانی گذارا ہوتا —— جو لڑکی جتنا زیادہ کوئلے اور کچڑے چن کر جمع کرتی وہ اتنا ہی زیادہ فقیر ٹولی کی گلی میں محبوب ہوتی۔ اس گلی کی ہر عورت اور ہر مرد اسے اپنی بیٹی بنانے کے لیے تیار رہتا۔ ہر کوئی اس بات کی تاک میں لگا رہتا کہ کسی طرح ان لڑکیوں میں سب سے زیادہ ہوشیار اور محنتی لڑکی کو چوٹا جاتے۔ لیسا اوقات اس آمدنی کرنے والی مشین کو حاصل کرنے کے لیے گلی میں اچھی خاصی ہنگ شروع ہو جاتی۔ اور روزانہ ہی کسی نہ کسی لڑکی کا کوئی نہ کوئی تنازعہ ضرور کھڑا کیا جاتا۔ ہر لڑکی اس معنی میں خوش قسمت تھی کہ وہ اپنے آپ کو اس گلی میں بے سہارا نہیں سمجھتی تھی ان لڑکیوں میں شبراتن بہت ہی چاق و چوبند اور چالاک تھی اس لیے وہ سب لڑکیوں سے زیادہ کوئلے اور کچڑے اکٹھا کیا کرتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ گلی کے ہر بڑے بوڑھے کی منہ بولی بیٹی تھی۔ گو کہ بچپن ہی سے وہ ٹوٹ تھی لیکن اسے اس گلی کی سب سے عمر رسیدہ عورت جمنی کی جھونپڑی میں اسے ایک ماں کی محبت اور ایک باپ کا پیار بھی حاصل تھا، جسے وہ نانی کہہ کر پکارتی تھی۔

اس کی عمر اب گیارہ سال ہو چکی تھی اور گیارہ سال کی عمر آزادانہ کوئلہ اور کچڑا چننے کی نہیں ہوتی۔ اس کے دل میں بسنت جیسی بہار پھول رہی تھی اور شگوفے جیسے کھل رہے تھے اور قدرت کی اس ستم ظریفی پر کیسے قابو پا لیتی۔ ایک بے آسرا اور بے نام و نسب لڑکی کے لیے قدرت کا یہ ظلم و ستم ہی تو تھا کہ جوانی اس کی نوخیز عمر کی دہلیز پر دستک دے رہی تھی اور جسم چھپانے کے لیے اس کے پاس ایک میلی سی چادر بھی نہ تھی۔ سو وہ اس گلی سے

اب کم نکلتی۔ اسی عمر میں اس کی نانی بھی مرگئی۔ اور اب گلی میں اس کا پرسان حال کوئی نہ تھا کہ وہ ایک ایسی نئی دکان تھی جسے شروع ہی میں دیوالیہ قرار دے دیا گیا ہو، رمضان شریف کی ہما ہمی شروع ہو گئی تھی اور اس نے روزے رکھے تھے۔ وہ ہر شام کو مغرب کے قبل المونیم کا کٹورا لے کر نواب صاحب کی حویلی میں افطار مانگنے چلی جایا کرتی۔ ایک روز نواب احمد جعفر رضا کے چھوٹے صاحبزادے شاہزادہ خوش بخت کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اور انھوں نے اس کے ہاتھ سے کٹورا لے کر کہا۔

"تم آج یہیں افطار کرو۔"

اور اس نے اس روز وہیں افطار کیا۔ پھر اس نے رات کا کھانا بھی وہیں کھایا۔

"تم شاید پرانے امام باڑے میں رہتی ہو ــــ"

"ہاں ــــ"

"وہاں تمہاری ماں رہتی ہے ۔؟"

"نہیں ــــ"

"تمہارا باپ ــــ؟"

"نہیں ــــ"

"تو تم صرف تنہا وہاں رہتی ہو۔"

"ہاں۔"

"تو تم اسی حویلی میں رہو۔ یہاں ایک کنیز اور خادمہ کی ضرورت ہے۔"

شبراتن شاہزادہ خوش بخت کی کنیز کی حیثیت سے اس حویلی میں داخل ہوئی۔ اسے اتنا ضرور یاد تھا۔ اس نے قادر مطلق کا شکریہ ادا کیا کہ رمضان کے بابرکت مہینے کے طفیل اسے دو وقت کی روٹی اور سر چھپانے کی جگہ مل گئی۔ اور چھوٹی بہو بیگم نے بھی قادر مطلق کا شکریہ ادا کیا کہ انھیں حویلی کی اور بہوؤں کی طرح ایک کنیز مل گئی۔ جس کے ساتھ وہ بازار ہاٹ اور شرفا کے گھرانوں میں، شادی بیاہ کے موقع پر اب جا سکتی تھیں۔ بغیر کنیز کے کسی بیگم کی اعلیٰ نسبی اور خاندانی شرافت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ مانگے جانے کی کنیز سے کب تک کام چلاتیں۔ سو وہ بہت خوش ہوئیں اور انھوں نے معنی خیز نگاہوں سے شاہزادہ کو مبارکباد پیش کی۔

یہ دنیا پتھر سے نگینے تراشتی ہے اور ان نگینوں کو اپنے لیے ذریعہ عزت و عظمت قرار دیتی ہے کہ پتھر تو بے جان ہیں جب تک ان کو نگینہ بننے کا سلیقہ عطا نہ کیا جائے اس وقت تک انھیں کوئی پوچھتا تک نہیں۔ اور شبراتن جو ایک بے جان پتھر تھی، جب اس کے ہاتھوں کو کچرا اور کوئلہ چننے کا سلیقہ اور شعور بخشا گیا تو دنیا نے اس کی آدرمان کی۔ اور جب منہ زور گھوڑے کی طرح بھاگتی عمر رواں نے اس کی خواہشات اور احساسات کو لگام دی اور اس کی عصمت و عفت، شرم اور لجا نے اس کے پاؤں میں بیڑیاں پہنا دیں تو وہ ٹھکرا دی گئی۔ اسے پرانے امام باڑے والی فقیر نی کی طرح کوئی پوچھتا نہ تھا۔ اس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ اور آج پھر جب شاہزادہ خوش بخت کی رنگین مزاجیوں نے شبراتن کی نوخیز جوانی کی ادھ کھلی کلیوں کو قوت نمو بخشی اور حرص و ہوس کی بھری ہوئی منڈی میں وہ جب دام لگانے کے قابل ہوئی تو اسے ایک کنیز کا نام دے دیا گیا اور اسے حویلی کی شبستان میں سجا دیا گیا۔

پانچ سالوں تک وہ اس بڑی حویلی میں ایک خوش رنگ تتلی کی طرح ادھر ادھر اڑتی رہی۔ یہاں اس کی طرح اور اس کی عمر کی کتنی کنیزیں اور بھی تھیں۔ اور ہر کنیز حویلی کے کسی نہ کسی شاہزادہ اور نواب کی محبوب نظر تھی۔ حویلی کے شہزادوں اور نوابوں کی بیگمات اپنے شوہروں کو رنگ رلیوں سے خوب واقف تھیں۔ ان بیگمات کی مانگ میں ان کے شوہروں نے چونکہ سیندور بھرا تھا۔ اس لیے ان کا سہاگ محفوظ تھا۔ اور ان کنیزوں کی مانگ برسہا برس سے ایک چٹکی بھر سیندور کے لیے ترس رہی تھی اس لیے ان کے سہاگ کے تحفظ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے سہاگ کے کنول جلانے سے پہلے ہی بجھا دیے جاتے۔ جب کسی کنیز کا اونچا اور بے ڈھب پیٹ کسی شاہزادے اور نواب کے گناہ کی چغلی کھانے لگتا تو وہ حرم خانے سے نکال دی جاتی ـــــ اور یہی حال پندرہ برس کی شبراتن کا ہوا۔ کہ یہ عمر کسی لڑکی کے لیے ایک مکمل عورت بن جانے اور اس کی گود میں ایک ننھا سا چاند اتر آنے کی ہوتی ہے۔ جس کی اجازت شاہزادہ خوش بخت اپنی کنیز کو نہیں دے سکتے تھے ـــــ شبراتن کی کٹھور عمر کی سرحدوں اور سیماؤں کا بھی عجب حال تھا۔ ہر سرحد اور ہر سیما پار کرتے وقت اسے زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ فقیر ٹولی کی گلی سے لے کر نواب صاحب کی حویلی تک اس نے بے وفا زمانہ کا اتنا زہر پیا تھا کہ اس کے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔

ایک رات جب بہت ہی اندھیرا تھا، آسمان ابر آلود اور موسم کا تیور بگڑا ہوا تھا۔ شاہزادہ خوش بخت نے اپنے ایک ملازم سے کہا۔ "شبراتن کو یہاں سے سو میل دور دوسرے شہر کے ایک آفٹر کیئر ہوم میں چھوڑ آؤ۔"

"آپ ایسا نہ کیجیے۔ میں آپ کی کنیز عمر بھر بن کر رہوں گی۔ مجھے حویلی کے ایک کونے میں رہنے دیجیے۔"

"تم اب یہاں نہیں رہ سکتیں۔ اس حویلی کا یہ ہی قانون ہے۔" شاہزادہ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کم از کم اس بچے کی خاطر ایسا نہ کیجیے۔ جو میرے جسم و جان میں پل رہا ہے اور جو آپ کی اولاد ہے۔"

"خاموش! ایسی بات اب زبان سے نکالی تو خیر نہیں ـــــ"

"آپ کم از کم میری مانگ میں سیندور تو بھر دیں۔ اور ایک مرتبہ آپ مجھے اسی طرح گہنے پہنا کر رخصت کر دیں جس طرح آپ نے پہلی شب مجھے پہنائے تھے۔ تاکہ دنیا مجھے بیاہتا کہے۔"

"نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ لو بکس۔ اس میں تمہارے وہی زیورات ہیں جو تم نے اس روز پہنے تھے، تمہارے یہ کام آئیں گے۔" اور پھر انھوں نے اپنے ملازم کو حکم دیا۔ "فجر کی اذان سے پہلے اس حویلی کو چھوڑ دینا ہے۔"

اور وہ اس شہر ستمگر سے نکل آئی۔

ملازم نے اسے دوسرے شہر میں جا کر بے راہ رو عورتوں کے ادارہ "آفٹر کیئر ہوم" میں داخل کر دیا۔ اور اس نے جدا ہوتے وقت اس کی آنکھوں میں ایک ایسی دوا ڈال دی جس سے کچھ روز کے بعد اس کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی۔ اس شہر ستمگر سے نکالی جانے والی تمام کنیزوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا۔ کہ ان کی آنکھیں چھین لی جائیں۔ تاکہ وہ دوبارہ نواب صاحب کی حویلی میں واپس نہ جا سکیں۔

شام ہو گئی تھی۔ آفٹر کیئر ہوم کے کمرے میں اندھیرا تھا وہ اپنے وجود کے اندھیرے کی قبر پر یادوں کے کچھ چراغ جلانے بیٹھی تھی۔ اور وہ ذہن کے اس پیراہن کی رفوگری کر رہی تھی جس میں شہزادہ خوش بخت سے وابستہ یادوں کے کچھ دھاگے باقی رہ گئے تھے۔ اس نے اپنی بے نور آنکھوں کے بند دریچوں سے شاہزادہ کے بھرے بھرے جسم کو دیکھا، اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کیا۔ اور پھر..... اب اس کی اندھی آنکھوں کے پاس تصورات کے آئینہ خانے کے سوا اور کیا رکھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اب جو نادیدہ منظر تھا وہ اس کی اپنی اساس تھا جسے وہ اپنی آنکھوں کے اندر ہمہ وقت بھر لے سکتی تھی اور خیالوں ہی خیالوں میں اس دنیائے رنگ و بو کو کئی رنگوں میں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے زیورات کا بکس کھولا اور اس نے تمام زیورات پہن لیے۔ ایک دلہن کی طرح مسکرائی لیکن وہ اپنی دلفریب ادا اور اپنی زخموں مسکراہٹوں کو آئینہ میں کس طرح دیکھے کہ آئینہ بھی اب اس کی تھوڑی سی مسکراہٹ اور رونمائی کو ترس رہے تھے۔

شبراتن کے اب دن پورے تھے۔ اور اب آفٹر کیئر ہوم میں اسے ولادت ہونے والی تھی۔ اس کے پاس پیسے نہ تھے۔ اور وہ کپڑوں کے لیے ترس رہی تھی۔ اس نے آفٹر کیئر ہوم کی لیڈی انچارج آفیسر سے کہا۔

"میرے پاس کچھ زیورات ہیں۔ میں انھیں بیچنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے کسی زیورات کی دوکان پر لے چلیے۔"

لیڈی انچارج افسر شریف اور ہمدرد تھی۔ اور شبراتن کی اس قابل رحم حالت سے بہت ہی متاثر اور دکھی تھی۔ وہ اسے زیورات کی ایک دوکان پر لے گئی۔ جب اس کے بکس سے زیورات نکالے اور دوکاندار کو دکھلایا تو دوکاندار بہت زور سے ہنسا اور بولا ـــــ

"تو اندھی ہے تو کیا تو پوری دنیا کو اندھی سمجھتی ہے ارے یہ تو پیتل کے نقلی گہنے ہیں ـــــ"

اس کے تصورات کا آئینہ خانہ چکنا چور ہو گیا۔ اور اس کی تیسری آنکھ بھی چھین لی گئی۔ (پٹنہ سے نشر)

معین شاہد
ایڈیٹر آدرش آبگلہ، بنیادگنج۔ گیا۔ ۸۲۳۰۰۲

چوتھی سمت

عشرت ظہیر

زرد اور خاکستری بام و در والی یہ عمارت، آج اچانک مجھے تابوت جیسی دکھلائی پڑ رہی ہے اور میں اس کمرے میں بیٹھا ہوا ہوں جہاں زندگی ساری علامتیں ہیں، لیکن کہیں زندگی نہیں ہے۔ سامنے ٹیبل پر چائے کی پیالی رکھی ہوئی ہے اور چائے سرد ہو رہی ہے۔ مگر اسے اٹھا کر ہونٹوں تک لے جانے کی کوئی خواہش نہیں جاگ رہی ہے۔ میرے ہاتھوں میں، میری پسندیدہ کتاب ہے، اس کے کسی صفحات میں پڑھ چکا ہوں، لیکن ایک حرف بھی ذہن کے گوشے پر ثبت نہیں ہو پایا ہے۔ مجھے لگ رہا ہے، یہ کمرہ، اس کمرے کے در و دیوار، یہ الماریاں، یہ کتابیں، سب مجھے پرسہ دے رہی ہیں۔ اور میں زخم خوردہ، نوحہ بہ لب اور گریہ کناں ہوں۔ مگر کس سے؟ کس سے شکوہ کروں؟ روٹھ کر جانے والے سے، اپنی تقدیر سے؟ یا چوتھی سمت میں سفر کرنے کے جرم کا اپنے آپ کو مرتکب سمجھوں۔

میں جہاں بیٹھا ہوا ہوں، اس کے بغل والے کمرے میں ابھی کل تک دادی اماں کی کہانیوں کی ہیروئن جیسی خوب صورت اور نازک سی ایک عورت رہا کرتی تھی۔ میں نے تھوڑی ہی دیر قبل پروین کے کمرہ کو بند کیا ہے۔ کمرہ کو بند کرتے ہوئے مجھے لگا، اس کمرہ سے پروین ابھی ابھی اٹھ کر گئی ہے، ابھی ابھی آئے گی اور اس کی کھنکتی ہوئی ہنسی سے سارا کمرہ مسحور ہو جائے گا۔ لیکن یہ میرا وہم ہے، فریب ہے۔ اب اس کمرہ میں کوئی نہیں آئے گا۔ زرد اور خاکستری در و دیوار والی اس عمارت میں کوئی نہیں آئے گا۔ یہاں تو صدیوں کا سناٹا پھیلا ہے اور میرے اندر لمحہ بہ لمحہ تنہائی اکٹھا ہو رہی ہے۔ جیسے میں یوں ہی یادوں کے سناٹے میں راتیں کاٹنے کا عادی ہوں۔

منا تھوڑی دیر قبل کیسے مچل رہا تھا۔

"پاپا میں ممی کے یہاں جاؤں گا، پاپا میں ممی کے یہاں جاؤں گا۔"

"میں تمہاری ممی کو کہاں سے لاؤں بیٹے، کہاں سے لاؤں؟"

"آپ نے کہاں سے لایا تھا، ممی کو؟"

"ممی کو؟ میں نے پروین کو کہاں سے لایا تھا؟"

وہ لکھنؤ میں ایک سب سے اچھی شام تھی میں پوپیٹ شو دیکھنے گیا ہوا تھا۔ اس پوپیٹ شو کے لیے میں نے صدیقی صاحب کی فرمائش پر کہانی لکھی تھی۔

ہال میں لوگ ہی کم تھے یا ہال کافی بڑا تھا۔ بہرحال میں ایک تنہا گوشے میں اطمینان سے بیٹھا تھا۔ اور اپنی کہانی کے تانے بانے پر کٹ پتلیوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ معاً میرے ٹھیک آگے والی گیلری پر، کچھ لڑکیاں آ کر بیٹھ گئیں۔ یہ کوئی ایسا واقعہ نہ تھا جس سے مجھے کوفت ہوتی یا چونکنے کی ضرورت تھی۔ ہال وسیع تھا، اور کسی کو کہیں بیٹھنے کے لیے کوئی روک ٹوک بھی نہیں تھی۔ لیکن وہ لڑکی کچھ عجیب حرکتیں کر رہی تھی۔ وہ عنابی دوپٹے، عنابی شلوار اور ہلکے بادامی رنگ کی لمبی سی قمیص میں ملبوس تھی، اس وقت میں جس حد تک اس کی جھلک دیکھ سکا تھا، مجھے اچھی لگی تھی۔ اس نے اپنے بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا، جسے اچانک اس نے جھٹک کر کھول دیا اور لمبی اور گھنیری اور سیاہ زلفیں اس کی پیٹھ پر پھیل گئیں۔ تھوڑی دیر وہ خاموش بیٹھی رہی پھر اس نے اپنی گردن کو جھٹکا دیا اور اس کی زلفیں لہراتی ہوئی میرے چہرے پر آ گریں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے پھر اپنی زلفوں کا جوڑا بنا لیا۔ اور پھر انھیں کھول دیا ... اور پھر ... پھر تو وہ اس حرکت کو بار بار کرنے لگی۔ اس کی اس شرارت کا نشانہ اگرچہ میں بن رہا تھا۔ لیکن مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی ——— جانے کب پوپیٹ شو ختم ہوا اور لوگ اٹھ اٹھ کر جانے لگے۔ وہ بھی چلی گئی۔ دوسرے دن میں نے اسے پریر ہاؤس (Prayer House) کے شیشے کی دیوار سے دوسری طرف ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی ہی دیر میں، میں اس کے پاس پہنچ گیا۔ میں ابھی کچھ کہہ بھی نہیں پایا تھا کہ اس نے کہا۔

"آپ کہانیاں بہت اچھی لکھتے ہیں۔"

"میں ——— ؟" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

"جی ہاں۔ میں نے رات پوپیٹ شو دیکھا تھا۔ آپ نے تو کٹ پتلیوں میں جان ڈال دی۔"

"آپ نے پوپیٹ شو کہاں دیکھا ———"

"دیکھا تھا۔ میں آپ کے سامنے کی گیلری پر ہی تو تھی۔"

"ہاں ... ہاں ... مجھے معلوم ہے، لیکن آپ نے شو کہاں دیکھا اور مجھے بھی دیکھنے نہیں دیا۔"

اچانک اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا۔

میں نے کہا ——— "میں کہانیاں لکھتا ہوں، لیکن یہ کہانیاں میری کہاں ہوتی ہیں۔"

"ظاہر ہے۔ کہانی میں آپ ہی آپ ہوں گے، تو کہانی کیا ہوگی۔ آخر اس کائنات میں، یہ باغ، یہ پیڑ پودے، یہ پریر ہاؤس اور دوسرے لوگ بھی تو ہیں ..." اس نے کہا اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

ہنسنے کی کوئی بات تو نہ تھی، پھر بھی مجھے اس کا ہنسنا اچھا لگا۔

"لیکن میں اتنی گہری، اتنی لمبی چوڑی بات نہیں کہہ رہا تھا۔" میں نے کہا۔ "میں دراصل اپنی کہانیوں میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ ساری باتیں میں نے اپنی دادی اماں اور نانی اماں سے سنی ہیں یا یوں سمجھو میں آج تک دادی اماں اور نانی اماں کی سنائی کہانیاں ہی سنا تا رہا ہوں۔"

"... لیکن رات تو پوپیٹ شو میں، کہیں دادی اماں یا نانی اماں نظر نہیں آئیں ..."

"میں پھر کہوں گا، تم نے شو کہاں دیکھا۔"

ایک لمحہ چپ رہ کر اس نے کہا۔ "اچھا بتائیے، آپ کو اپنی دادی اماں اور نانی اماں کی کون سی کہانی پسند ہے۔"

"وہی جس میں انھوں نے شہزادے سے کہا تھا، ہر سمت جانا، لیکن چوتھی سمت ہرگز مت جانا۔ لیکن یہ میری سمجھ میں آج تک نہ آ سکا یہ چوتھی سمت جانے سے ممانعت کیوں؟"

"کیا انھوں نے آپ کو بھی منع کیا تھا؟"

"منع تو کیا تھا ... لیکن ..."

"لیکن کیا؟"

"لیکن یہ کہ اگر میں نے ان کی بات مان لی ہوتی تو آج مجھے اپنی دادی اماں اور نانی اماں کی کہانیوں کی ہیروئن جیسی خوب صورت اور نازک لڑکی کہاں سے ملتی۔"

میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ اس کا چہرہ یکبارگی سرخ ہو گیا، بالکل سرخ، گلنار ——— پھر پھر وہ بھی دلہن بن کر میرے گھر آ گئی۔

اس سے میں نے کہا تھا: "دادی اماں اور نانی اماں کی کہانیوں کی ہیروئن سے زیادہ خوب صورت زیادہ نازک لڑکی، پروین! میں تمھیں، اس گھر میں بہت حفاظت سے رکھوں گا تاکہ کہانیوں کی شہزادی کا رنگ میلا نہ ہو اور ..."

"اور آپ، اب چوتھی سمت جائیں گے یا نہیں؟"

"قسم لے لو۔ اب میں کہیں جانے والا نہیں۔ ہر گھونٹ جاؤں گا، ایک گھونٹ، دو گھونٹ، تینوں گھونٹ جاؤں گا۔ مگر چوتھے گھونٹ ہرگز نہیں جاؤں گا ——"

لیکن ——!

لیکن —— میں، میں وعدہ پورا نہ کر سکا۔ سبک گام اور بے وفا زندگی، اب مجھے کون سی سزا دے گی؟

اے میرے مولا، کیا میں یوں ہی ساری زندگی یادوں کی دہلیز پر سر رکھ کر لفظ بہ لفظ، "لمحہ" بہ لمحہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرتا رہوں گا؟ ابھی تو ہمارے نیم خوابیدہ تمناؤں کے روشن چہرے نے اپنی ہلکی سی جھلک ہی دکھلائی تھی۔ آرزو سبز ہوئی اور پھر زرد ہوئی اور پھر کمہلا گئی۔ یہ کیسی سزا ہے؟ میرے مولا، یہ کیسی سزا ہے!

اچانک لاؤڈ اسپیکر کو چیرتی ہوئی صبح کی اذان افق سے ٹکرائی۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

یقیناً اللہ بہت بڑا ہے۔ اے رب عظیم تو بہت بڑا ہے، مجھے جس حال میں رکھ، تیرا شکر ہے۔

مجھے لگا، اس عظیم اور پاک پروردگار کے نام پر تھوڑی تقویت پہنچی ہے۔

میں نے سوچا، صبح ہو گئی۔ ساری رات سونے کے بعد ایک رات، پوری رات اپنے آپ ہی سرک جاتی ہے۔ لیکن جاگتی آنکھوں کے سامنے سے ساری رات یوں غائب ہو گئی کہ پتہ بھی نہ چلا۔ بڑا عجیب احساس تھا۔ اچانک مؤذن کی آواز پھر گونجی۔

الصلوٰۃ خیر من النوم۔

اچانک میں اٹھ کھڑا ہوا۔

باتھ روم میں اپنے منہ پر میں نے دو چار چھینٹے مارے اور کپڑے تبدیل کرنے لگا۔

کپڑے تبدیل کر کے میں باہر آیا۔ اور گاڑی نکال کر روانہ ہو گیا۔ میں نے ایک ساعت کو سوچا، میں کہاں جا رہا ہوں؟ لیکن میرے اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

صبح کا اجالا پھیلتے پھیلتے میں نے اپنی گاڑی قبرستان کے بڑے سے گیٹ کے پاس روک دی۔ میں نے دیکھا۔ قبرستان کا بڑا سا گیٹ بند ہے۔ اپنی کار کے پاس چند لمحے میں کھڑا رہا۔ پھر میں نے بڑھ کر ذیلی دروازے کو دیکھا، وہ کھلا تھا۔ جھک کر ذیلی دروازے سے میں قبرستان میں داخل ہو گیا۔ چاروں طرف اداسی، ویرانی اور سکوت کا عالم تھا۔ اس ویران اور پرسکوت اور یاسیت اور حرماں نصیبی کے ماحول میں، پتہ نہیں کیوں میں اپنے آپ کو کچھ توانا سا محسوس کر رہا تھا۔ لیکن دھیرے دھیرے احساس جرم کا موہوم دھندلکا چھانے لگا اور تھوڑی ہی دیر بعد میں پروین کی تازہ قبر کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے جھک کر اپنی نیم جاں اور کپکپاتی

(باقی ص ۴۷ پر)

افسانہ

جزیرہ

کلام حیدری

پہلا جزیرہ: مجھے کوئی آب سیشن ہو گیا ہے، خارجی دنیا نے میرے اندر نہ جانے کیا کیا بھر دیا ہے اور کیا کیا نکال لیا ہے، اس کی مجھے کوئی خبر نہیں ہے۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ کب اور کس طرح میرے باطن میں، یعنی میرے اندر یہ کیا کیا کچھ بھر گیا ہے کیا کیا کچھ اس میں نکال کر باہر کر دیا گیا اور .....

اور شاید اسی داخل خارج کے بیچ میں عجیب طرح کا Obsession میرے اندر گھس گیا ہے، ایک شدید قسم کی خواہش، ایک پاگل کی تمنا ——

کون سی تمنا؟ نہیں بتا سکتا، نہیں کہہ سکتا ——

بس Obsession سے میری بات کی ترسیل ہو سکتی ہے تو مجھے اتنے پر ہی بخش دیجئے کہ میں اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا، سچ نہیں کہہ سکتا ——

—— اور بیچ میں صرف خواب دیکھتا ہوں، آنکھ لگی اور خواب دیکھنے لگا، دن اور رات کی بھی قید نہیں ہے خواب —— کیا میں سوتا نہیں ہوں؟ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ برسوں سے نہ سویا ہوتا تو پھر ایسا کس طرح ہوتا؟ یعنی بے خوابی تو خود مرض ہے اور اس سے جو مرض پیدا ہوتا ہے۔ اس کا شکار مجھے کسی نے نہیں بتایا ...... ڈاکٹر نے بھی نہیں بتایا ...... کیونکہ —— ایسا بھی ہوا ہے کہ سو کر اٹھا ہوں تو سر چکرانے لگا —— پھر کھڑا ہوا اور چلنا چاہا تو لگا چکر آ رہا ہے —— اور پھر جہاں پایا بیٹھ گیا چکر موجود، لیٹ گیا، چکر موجود —— آنکھیں بند کر لیں —— تو خواب —— کئی بار اس کیفیت میں میری بیوی نے ڈاکٹر کو بلا لیا ہے اور پھر میں ٹھیک ہوں، بالکل ٹھیک —— مجھے ڈاکٹر سے بھی ندامت ہوئی، بیوی سے بھی اور پھر اپنے آپ کو ٹٹولنا چاہا تو کچھ ملا نہیں —— یہ Obsession جاگتے اور کام کرتے کیوں نہیں ہے؟ سوتے ہی میں کیوں ہے؟ اور پھر عجیب بات ہے ——

عجیب بات ہی تو ہے کہ خواب میں صرف جزیرے دیکھتا ہوں۔

میں نے کسی جزیرے کا سفر نہیں کیا ہے، کسی بھی جزیرے میں نہیں گیا ہوں اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جزیرے میں جانے کی خواہش ہی پیدا ہوئی ہو، ورنہ کسی جزیرے کی سیر کرنے کے لیے جانے میں کیا رکھا ہے؟ بیچ میں سمندر ہی تو پڑتا ہے، جزیرے کو زمین سے الگ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ یہ سوال میرے ذہن میں اکثر آتا ہے!

ساتھ ہی یہ سوال بھی کہ جزیرے کو زمین سے رشتے کی کیا ضرورت ہے، اس کا زیادہ قریب کا رشتہ تو سمندر سے ہے، وہ سمندر سے متعلق کیوں نہیں سمجھا جاتا۔؟

میرے چار لڑکے ہیں —— میں ایک ملک ہوں اور میرے لڑکوں میں سے ایک لندن یونیورسٹی کا طالب علم ہے، دوسرا امریکہ میں ڈاکٹری کر رہا ہے، تیسرا کویت میں انجینئر ہے چوتھا ایران سے ابھی ابھی واپس آیا ہے —— تین جزیرے ہیں اور چوتھا جزیرہ واپس اپنی زمین سے آ کر مل گیا ہے کیونکہ اسے علم تھا کہ وہ کس ملک کا حصہ ہے ——

پھر جزیروں کو کیوں علم نہیں ہے کہ وہ بھی ..... مگر میرے تین جزیروں میں سے اگر کوئی مجھ سے آ کر نہ ملا اور وہ سب —— کئی صدی جزیرے ہی رہے تو ان کو کون یہ علم دے گا کہ وہ کس دھرتی سے کٹے تھے اور کب کٹے تھے ——

خیر کٹنے کا علم نہ ہو مگر وہ کوئی شے ضرور ہو گی جو غیر شعوری طور پر میرے جزیرے کے اندر میری ہو گی ——

—— اتنی فلسفیانہ بات میں خواب میں کرتا ہوں اور جزیرے بھی خواب میں آتے ہیں اور ڈراتے ہیں —— اور میں ..... بے بس لاچار برسوں سے اس

Obsession کے ساتھ سوتا ہوں اور بیدار ہونے پر ڈرتا ہوں —— اور گھبراتا ہوں اور اپنی عمر اور خارجی دنیا کا خیال نہ آئے تو چیخ چیخ کر رونے اور کپڑے پھاڑنے لگوں گا —— ایسا مجھے لگتا ہے ——

پہلے جزیرے کی بات ہے، گھنا، مہیب اور اجنبی جنگل، دھوپ کے بجائے کہاسا، اور گرمی شدت کی.... ایسی کہ لگے ہڈیاں تک چٹخا دے، سناٹا —— ایسا کہ لگے پہل پہل کبھی دیکھی نہیں، کبھی محسوس نہیں کی، میں اس جنگل میں آگے بڑھتا ہوں، پیروں کے نیچے سوکھے پتے چُر مُراتے ہیں اور ان کی آواز سے بھی ڈر لگتا ہے، پھر چلتا کیوں ہوں رک جاؤں تو آوازیں نہیں ہوں گی اور آوازوں سے ڈر نہیں ہوگا..... لیکن قدم نہیں رکتے، قدم میرے بس میں نہیں ہیں —— سوچ رہا ہوں، کیا سوچ رہا ہوں کہاں ہوں ؟ کہاں سے آیا ہوں..... یہ قدم مجھے کہاں لے جائیں گے —— کیوں لے جائیں گے، جزیرہ کہاں تک ہے، پھر پانی ہوگا، کسی سمت بھی چلو پانی تو ہر طرف آ جائے گا، پھر سمتوں کی کیا اہمیت ہے ؟ ہر سمت جزیرے میں برابر ہے —— کدھر —— کہاں ؟ تھکا ہوا ہوں، سہما ہوا ہوں، سمتوں کو کھو کر گھبرایا ہوا ہوں ——

اور آنکھ کھل گئی ہے —— کہاں ہے جزیرہ ؟

مجھے ہوا کیا ہے ؟

دوسرا جزیرہ : جزیرہ —— گھنے جنگل سے نکل کر —— کہاں آ گیا ؟ ریگ زار، ہوا بہت تیز ہے اور ریت کے بگولے اٹھ رہے ہیں، اگر گر پڑوں —— گر پڑوں تو ریت کا تودہ ہو جاؤں گا، تھک گیا ہوں مگر گرنے سے خود کو بچا رہا ہوں، ریت کا تودہ بن کر کیا کروں گا —— مگر میرے ساتھ ساتھ کوئی چل رہا ہے، اِس بازو میں کوئی نظر نہیں آیا، اس بازو میں کوئی نظر نہیں آتا —— سامنے تو ریگ زار ہے...... پیچھے......

پیچھے مڑ کر دیکھنے کی تاب نہیں، کہ کہیں کوئی نہ ہو کوئی شعور بھی نہیں —— پیچھے تو یہ جزیرہ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ میں پیچھے کیسے دیکھوں، کتنا پیچھے دیکھ پاؤں گا۔؟

میں پوچھوں بھی کہ پیچھے کون ہے تو جواب کون دے گا، پیچھے صدیاں ہیں اور صدیاں بولتی نہیں ہیں وہ مستقبل میں کچھ گھول دیتی ہیں کیا ؟

میں صدیوں کے مزاروں سے کیا پوچھوں ؟ میں کس زبان، کن الفاظ میں پوچھوں —— وہ میری زبان سمجھ بھی لیں گی تو میں ان کی زبان کے معنی یہاں جزیرے میں کس ڈکشنری میں دیکھوں گا —— ڈکشنری یہاں کہاں ہے ؟ وہ میرے ساتھ چل رہا ہے، قدموں کی چاپ محسوس بھی نہیں ہوتی سنائی بھی نہیں دیتی —— پہچانی بھی نہیں جاتی —— پھر مجھے کیوں اور کیسے یہ لگ رہا ہے کہ کوئی میرے ساتھ چل رہا ہے..... کون چل رہا ہے.....

میں ڈگمگا کر سنبھل جاتا ہوں، کیونکہ مجھے ریت کا تودہ بننے سے بہت ڈر لگ رہا ہے —— اندھیرا —— اچانک اتنا گہرا اندھیرا —— مگر ہوا تو اور بھی تیز ہو گئی ——

کیا ابھی میں جزیرے میں ہوں —— ریگ زار میں سمندر کدھر ہے —— سمندر ہر طرف ہے، جزیرے سمتوں کی بات کوئی نہیں کرتا ——

لیکن میں جزیرے کا آدمی نہیں ہوں !

میری آنکھیں کھل گئیں ہیں —— میری بیوی چائے لیے کھڑی ہے۔

تم نے کبھی جزیرے کی سیر کی ہے ؟ میں اس سے پوچھتا ہوں ——

جزیرہ ؟ کوئی خواب دیکھا ہے کیا ؟ وہ پوچھتی ہے!

پوچھتے پوچھتے انسان کی زبان میں چھالے پڑ گئے ہیں، حلق میں کانٹے اگ آئے ہیں ——

اور پوچھے چلا جا رہا ہے !

تیسرا جزیرہ : یہاں عجیب کیفیت ہے، بادل نہیں ہے: بجلی بھی نہیں ہے، کڑک بھی نہیں ہے، چکاچوند کرنے والی روشنی بھی نہیں ہے ——

پر یہ کیا ؟

میں تنہا ہوں اور چلتے چلتے ایک بڑی سی کھائی —— بے حد گہری اور اندھیری کھائی کے دہانے پر آ گیا ہوں، میری گردن اینٹھ گئی ہے، مڑ نہیں سکتا، چلنا ہے۔ مگر کھائی ہے، کھائی کا اندھیرا ہے ——

اچانک ایک دم اچانک کھائی کی نامعلوم گہرائی سے کوئی مہیب شکل ابھری ہے، اوپر چلی آ رہی ہے ——

چلے آؤ ——

چلے آؤ ——

میرے پاؤں زمین میں گویا گڑ گئے ہیں، آنکھیں خوف سے ساکت اس مہیب صورت کو دیکھے جا رہی ہیں میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا، میں آگے نہیں جا سکتا —— نیچے جا سکتا ہوں، اوپر بھی جا سکتا ہوں مگر اوپر جانے کی بات غلط ہے، نیچے ہی جا سکتا ہوں ——

وہ مہیب شکل میرے قریب آتی جا رہی ہے ——

"چلے آؤ ——"

"چلے آؤ ——"

"کیا —— ؟" میں غالباً چیختا ہوں ——

آپ اتنی زور سے چیخے کیوں پاپا ؟ میری بچی کھڑی پوچھ رہی ہے۔

آنکھیں کھلی ہیں اور میری بچی کی پیاری بھولی صورت میرے سامنے ہے !

چوتھا جزیرہ : اتنی چوڑی سڑک ہے، اتنی بھیڑ ہے، نئی نئی وضع کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی روشنیوں میں نہائی ہوئی دوکانیں ہیں، کاریں شور مچاتی جا رہی ہیں آ رہی ہیں، کوئی میلہ ہے ؟

بجلی کے کھمبوں کی قطار دور تک روشنی کے جھرنے جاری کرتے خاموش کھڑے ہیں، بے حد مہذب اور متمدن اسٹائل میں —— روشنیوں سے فٹ پاتھ بھی دودھ میں نہائے ہوتے لگتے ہیں، میں ایک طرف کے فٹ پاتھ پر ہوں اور گھنٹوں سے بھیڑ کے دھکے کھا رہا ہوں کیونکہ مجھے دوسرے فٹ پاتھ پر جانا ہے ——

آدمی ہی آدمی ہیں ——

مگر یہ کیا —— چہرہ کسی کا نہیں، شناخت کیسے کروں ؟ مگر.....

کسی کو میری شناخت کی فکر نہیں، میں شناخت کے لیے کیوں حیران ہوں ؟

یہ سایوں کی بھیڑ میں —— میں بھی سایہ ہوں کیا؟

اور —— اور یہ مہیب دھماکہ کیا ہوا ؟ اتنی تیز روشنی کوند گئی —— کہ

اور سب روشنیاں کہاں گئیں —— ؟

اور یہ سائے پگھلنے کیوں لگے ؟

کوئی ایک آدمی اس بھیڑ میں ضرور تھا —— اس کا چہرہ بھی تھا —— وہ پگھل گیا

اور ایک دیوار پر اس کا سایہ چہرے سمیت موجود ہے !

مجھے بہت ڈر لگا، یہ اکیلا دیوار پر معہ چہرے کے چسپاں سایہ —— اتنی تیز روشنی جو دھماکہ کے ساتھ آئی ایک یہی سایہ دیا —— ؟

ایک ہی سایہ —— ایک ہی دیوار پر —— !

میری نیند ٹوٹ گئی ہے ——

سب کچھ ویسا ہی تو ہے !

میں جاگ تو رہا ہوں —— اور ساری حقیقی چیزیں دیکھ رہا ہوں،

جاگنا اور حقیقی چیزیں دیکھنا نعمت ہے، اچھا ہے۔

میرا Obsession مجھے اٹھا کر جاگنے کی دنیا سے جزیرے میں کیوں لے جاتا ہے —— حقیقی چیزوں کی بجائے خواب کیوں دکھلاتا ہے ؟

جزیرے —— خواب، میں سب کو چھوڑ کر جاگتا رہوں گا !

"صرف جاگتے کیسے رہو گے ——" یہ کون بولا —— ؟

کس نے یہ کہا —— ؟

(پٹنہ سے نشر)

کلام حیدری
جگجیون روڈ، گیا (بہار)

افسانہ

ڈاکٹر شمیم نکہت

بی بی جی ایک بات پوچھوں۔ اور میں نے اخبار سے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ بدلی بدلی سی لگی۔ لیکن نظریں اٹھانے کے مطلب کو فوراً تاڑ گئی۔

بی بی جی کیا دوسری شادی بنانا ٹھیک ہے۔

اور میں نے ایک نظر میں اس کے وجود کو سمیٹتے ہوئے اس کی بڑی بڑی گہری کالی آنکھوں میں گھورا وہ سٹپٹا گئی کھسیانی سی ہنسی ہنس کر اس نے جملہ پھر دہرایا بی بی جی بولو دوسری شادی بنانا ٹھیک ہے۔

وہ دبلی پتلی سانولی سی لڑکی اپنے سوال کا جواب یوں چاہ رہی تھی جیسے اسے کوئی بہت اہم فیصلہ کرنا ہوں۔ اس کا نام شاید دھرمنتی ہو میں نے اسے ہمیشہ دمینتی کہا تھا شروع شروع میں اس نے کئی بار احتجاج بھی کیا۔ بی بی جی دمینتی کیوں کہو۔ میں تو دھرمنتی ہوں۔ اور میں نے اس کے وجود میں نہ معلوم کیوں دھرمنتی سے زیادہ دمینتی کو ہی محسوس کیا تھا۔ ۱۴ سال کی عمر میں کوئی بھی اسے گیارہ سے زیادہ ماننے کو تیار نہ ہوتا۔ سانولا سلونا ستواں چہرہ موزوں ناک، بڑی بڑی آنکھیں۔ جن میں بڑائی سے زیادہ تجربہ نمایاں تھا۔ اوپر کو ابھرا ہوا ماتھا۔ اور منہ جوڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے دو ننھے ننھے سنپولے۔ جنھیں وہ ضرورت سے زیادہ اوپر نیچے کرتی رہتی۔

تقریباً چھ سال پہلے ہماری کام کرنے والی لڑکی کے ساتھ ایک ننھی سی لڑکی آئی اور گیٹ پر کھڑی رہی۔ دوسرے دن پھر وہ گیٹ سے اندر جھانک رہی تھی اس کی عجیب سی نظروں نے مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیا اور میں گیٹ پر جا کر پوچھنے لگی کون ہو۔ اس نے ماں کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے سنگ ..... اچھا تو اندر آجا۔ گیٹ کھول کر وہ ننھی سی عورت نما لڑکی اندر آگئی موٹی سی میلی چادر میں سر سے پیر تک لپٹی۔ چاند پر ایک سخت سی چوٹی ابھری جو شاید کسی نے دس پندرہ روز پہلے باندھ دی تھی اور ننگے پیر جن پر مٹی کی تہوں نے جوتے بنا دیے تھے۔ وہ مائی کے پاس جانے کے بجائے میری کرسی کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ سمٹی سمٹی گندی سی لڑکی لیکن چہرہ لیے انتہا معصوم۔

میں خود سے بول اٹھی کیا نام ہے۔ وہ شرما کر بولی دھرمنتی —— اتنا ہی کہہ سکی تھی کہ مائی کام سے فارغ ہو کر ہمارے پاس اسے دیکھتے ہی آگئی۔ اس کی ماں اسے کام پر لگانا چاہتی ہے۔ بی بی جی۔

یہ کام کرے گی۔ اور میں نے جیسے اس کے وجود کا مذاق اڑا دیا ہو وہ تڑپ کر بول پڑی بی بی جی میں دو کوٹھی کرتی ہوں۔

دو کوٹھی۔ ہاں جی۔ کرا کے دیکھو کام .... ؟

میں ہنسنے لگی کیا لے گی۔ میں نے سوچا کچھ نہیں بس کہدیا۔ مجھے نوکر کی کوئی ضرورت نہیں تھی ایک لڑکا کھانا وغیرہ پکاتا تھا اور اوپر کا کام مائی کرتی ہی تھی۔

جو دو گی بی بی ہم لے لیں گے —— دہلی میں اس طرح اوپر کے کام کرنے والوں عورتوں کے لیے ایک خاص ٹرم استعمال ہوتا ہے مائی —— جس میں ہر عمر کی عورت اور لڑکیاں ہوتی ہیں

اور میں نے پھر کہا کیا مائی بنے گی۔ ہاں بی بی جی —— میں تو ہوں مائی —— وہ بغیر کچھ سوچتے ہوئے مجھ سے اپنا تعارف کرا رہی تھی۔ یہ جو ودیا ہے نا بی بی جی میری ماسی کی لڑکی ہے۔ ہم دونوں کام کریں گے تمہارے ہاں۔

مجھے تعجب تھا دیکھنے میں ایسی بے وقوف بھولی بھالی چھوٹی سی لڑکی اس قدر معاملہ فہم اور تیز —— وہ بھولے پن سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔ بالکل سوالیہ نشان بنی۔ میں ہنسنے لگی۔ اچھا آجانا کل سے لیکن یہ چادر وادر اتار کر آنا اور نہا کر کام کرنا۔ ودیا برتن کرے گی اور تم صفائی کرنا۔ ہاں ہاں بی بی جی —— اور جیسے وہ کھل اٹھی —— بی بی جی صابن دو میں ابھی نہا لوں —— اور کپڑے —— میں نے پوچھا —— اس کے معصوم سے سانولے چہرے پر کئی لہریں گذر گئیں۔ تم کپڑے نہیں دو گی —— ؟ اور مجھے احساس ہوا۔ میری فرمائش اس کے لیے کتنی مہنگی تھی اور وہ پوری کرنے کی خواہش کے باوجود مجبور تھی اور میں نے اس سے کہہ دیا تم کل آنا۔ کپڑے دوں گی۔

چند روز میں جیسے وہ بالکل بدل گئی ہو۔ کوٹھی تو اب بھی اس کے پاس تین تھیں۔ لیکن وہ صاف ستھری بالوں میں کنگھا کیے ہوئے فراک پہنے جیسے لگتا کہ ہر طرف چہک رہی ہو وہ دن کا زیادہ وقت ہمارے ہی گھر میں گذارنے لگی۔ اور پھر دھیرے دھیرے وہ نصیر کی شکایت کرنا اپنا حق سمجھنے لگی۔ بی بی نصیر نے روٹی جلا دی۔ بی بی جی نصیر بڑا سست ہے۔ دیکھو آپ اپنی وشی سے آئیں اور ابھی تک چائے نہیں لایا۔ وہ دوڑ دوڑ کر کام کرتی اور ہمیشہ ہنستی رہتی۔ لاؤ بی بی سر میں تیل ڈال دوں۔

بی بی جی پیر پھیلا دو میں تیل مالش کر دوں۔ کام کرنے جاتی ہو تھک جاتی ہو گی۔ نہیں بی بی جی۔ اور میں اس کے لامتناہی سوالوں کا جواب ہوں ہاں کر کے دیتی رہتی کبھی کبھی چپکے سے کرسی کے پیچھے سے سر میں دبانے کے لیے پکڑ بھی لیتی۔ بی بی جی مجھے یہاں بہت اچھا لگتا ہے بی بی جی —— اور وہ اپنے حساب سے بہت اہم سوال کرتی۔ کیا میں اب بھی ویسی ہوں جیسے آئی تھی —— تمہیں کیسا لگتا ہے اور وہ منہ کے اندر زبان گھما کر ایک عجیب آواز نکالتی "نخ"۔ جسکا مطلب ہوتا "نہیں" اور واقعی اب وہ ننھی ننھی سی بے وقوف گڑیا نہیں لگتی تھی۔ وہ موٹی سی گندی سی چادر جب سے اس نے اتار پھینکی تھی۔ وہ باتیں چاہے کتنی بے ربط کرتی لیکن ہوتیں بہت گہری۔

اس نے بتایا تھا کہ اس کا کوئی بھائی نہیں ہے باپ کو تو جب وہ سال بھر کی تھی تب ہی بھگوان نے بلا لیا تھا۔ دو بڑی بہنیں تھیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ اور اب صرف وہ ہے جسے اپنی ماں کو کھلانا پڑتا ہے۔ ماں کو کھلانا؟ ہاں بی بی جی میری ماں ڈول نہیں سکتی —— دکھائی بھی نہیں دیتا —— بی بی اس کے ہاتھ بھی نہیں ڈولتے وہ کور نہیں لے سکتی ..... اور میرا سر چکرانے لگا —— اُف یہ ننھی سی لڑکی کتنی ذمہ دار کتنی گہری ہے —— میرے کانوں میں گونجنے لگا بی بی جی ابھی آئی بس کھانا کھلا آؤں ماں کو —— اور ہر شام پھر یہی جملہ گونجتا کیا کروں جلدی جاؤں ماں بھوکی ہو گی ——

میں نے کبھی ان ننھے ننھے جملوں پر غور نہیں کیا تھا —— سوچا بھی نہیں تھا اس کا مطلب یہ ہو گا ماں بھوکی ہو گی۔ اس لیے نہیں کہ بیٹی کے ساتھ کھانا کھائے گی بلکہ اس لیے کہ وہ کھانا کھلانے سے مجبور ہے میری آنکھیں سوچ میں ڈوب گئیں —— وہ ہنسنے لگی بی بی جی دس منٹ میں سبھی بنا لیتی ہوں۔ صبح بنا کر سب رکھ

آتی ہوں۔

اب مجھے دمینتی کچھ اور بڑی بلکہ بونے قد کی عورت لگنے لگی معصوم گڑیا جس کے اندر ذمہ دار مرد اور ذمہ دار عورت دونوں چھپے ہوتے تھے۔ وہ کماتی تھی اور ماں کو کھلاتی تھی۔

بی بی جی وہ چیختی آئی بی بی جی نصیر سے کہدو بیگن میں بناؤں گی۔ میں ہنسنے لگی۔ کیسے بناؤگی گیس پہ پہنچ جاؤگی پیڑی رکھ لوں گی بی بی جی —— اور میری اجازت پاکر وہ اعتماد کے ساتھ باورچی خانہ جاکر سبزی بناتی اور پھر میز پر اس انتظار میں کھڑی رہتی کہ بابوجی یا میں کہوں سبزی بہت اچھی بنی ہے۔

کچھ دنوں سے اس کی نصیر اور ودیا دونوں سے بنتی نہیں تھی۔ دونوں ہی اس سے عمر میں بڑے تھے لیکن وہ دونوں سے اپنے کو برتر سمجھتی اور ہر بات میں وہ دونوں سے سبقت لے جانا چاہتی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے فرمائش کی کہ بی بی جی دوسری کوٹھی میں چھوڑ دوں گی۔ کیوں ذرا دیر کا تو کام ہوتا ہے نہیں بی بی جی... بابوجی..... میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا ہاں بی بی جی مجھے بابوجی اچھے نہیں لگتے دنکے —— میں نے دیکھا اس کے چہرے پر بجائے خوف یا نفرت کے اعتماد تھا۔ اور وہ دونوں بھوؤں کو چڑھائے خاموش تھی۔ ٹھیک ہے چھوڑ دو دن رات یہاں رہا کرو۔ پیسے بڑھا دوں گی تو بی بی جی دوسری بھی چھوڑ دوں —— جیسے اس کی مراد پوری ہوگئی ہو۔ ہاں چھوڑ دو —— اور پھر دوسرے دن صبح ہی وہ ودیا کے ساتھ ہمارے پاس آئی بی۔ بی اب ودیا کو چھٹی دے دو وہ ہماری دوسری کوٹھی لے لے گی۔ میں اس کی طرف دیکھنے لگی —— ہاں بی بی جی اتنے پیسے بیکار کیوں دو۔ میں جو ہوں سب کام اٹھالوں گی ——

اور کچھ دنوں بعد تو وہ باقاعدہ رہنے ہی لگی، اپنی ماں کو چائے پلا لے جاتی۔ کھانا کھلانے جاتی اور پورے وقت خوش خوش سارے گھر میں چہکتی رہتی لیکن اس کی لڑائی نصیر سے ہر وقت رہنے لگی سا اور دونوں میں یہ کھینچا تانی ہوتی رہتی کہ زیادہ مالک کون ہے مہینے گذر گئے اور پھر ایک دن اچانک دمینتی نے بتایا بی بی جی اس مہینے کے بعد نہیں آؤں گی۔ میں تعجب میں رہ گئی۔ مجھے خاموش پاکر فوراً بولی۔ آپ کو ودیا پھر لگا دوں گی —— لیکن تو کیوں جا رہی ہے۔ بس ماں نہیں مانتی بی بی جی —— ٹھیک ہے بی بی جی۔ مجھے جانے دو۔ اور پھر وہ چلی گئی۔

چھ سال گذر گئے ان چھ برسوں میں بھی کبھی وہ اس گھر سے رشتہ توڑ نہ سکی۔ کوٹھیوں میں کام کرتی۔ کوٹھیوں سے ملے ہوئے خوبصورت شلوار سوٹ پہنتی اور دھیرے دھیرے وہ بڑی ہوگئی۔ کبھی کبھی وہ گیٹ پر آکر شارع سے کھیل جاتی۔ کبھی چھیڑتی۔ اور اچانک ایک دن وہ گیٹ پر سے ہی بول پڑی، بی بی جی کام کرواؤ گی —— میں چونک پڑی کتنی کوٹھی کرتی ہے۔ پانچ —— ارے کام بہت نہیں ہوجائے گا۔ نہیں بی بی مجھے کام تو چاہیئے —— کیوں ماں ٹھیک ہے۔ ہاں بی بی جی کہتی ہوئی اندر آگئی —— اس کو ٹی بی ہے۔ بی بی جی کس کو —— ؟ کس کو بتاؤں اور لجا کر سمٹ سی گئی —— میرے... ارے کیا شادی ہوگئی —— ہاں بی بی جی

وہ میرے سامنے تھی اب بھی وہ دس بارہ برس سے زیادہ کی نہیں لگتی تھی۔ دبلی دبلی پتلی سانولی سی لڑکی —— میں چونکی

ارے کس سے ہوئی شادی —— ؟

وہی بی بی جب میں آپ کے یہاں رہتی تھی میری بہن کا دیور وہ جو موٹا سا تھا —— میری ماں کو سائیکل پر ڈال کر لایا تھا ایک بار —— اور میری یادوں میں ایک دھندلا سا خاکہ ابھرا۔ بھرپور جوان گھٹے بدن کا میانہ قد —— ارے وہ تو تم سے بہت بڑا ہوگا ہاں بی بی کہتے ہیں اٹھارہ سال بڑا ہے۔ پھر اس سے شادی کیوں کرلی۔ ؟ میں نے بے خیالی میں سوال کیا۔

بی بی جی ماں نے کردی۔ وہ میری ماں کے پاس ہی رہے گا۔ اور تم —— ہاں بی بی جی میں یہیں رہوں گی کوٹھیوں میں کام کروں گی پر بی بی جی سب کہتے ہیں اس کو ٹی بی ہے —— بالکل پیلا پیلا ہو رہا ہے —— اور یہ آوازیں میرے کانوں سے ایسے ٹکرائیں جیسے دور رات کی گہری تاریکیوں میں کتے رو رہے ہوں۔

تم سسرال گئیں تھیں، ایک بار گئی تھی اور وہ قہقہہ کے ساتھ ہنس پڑی۔ اب گونے کے لیے آیا تھا۔ تب ہی تو پوچھ رہی تھی۔ میری گلی والی کہتی ہیں چلی جا —— کیا دوسرا کرے گی۔ میری بہن کہتی ہے نہ جا —— دوسری جگہ بٹھا دونگی۔

اب بولو میں کیا کروں بی بی —— اور اس نے زور سے کندھے جھٹک دیے۔ جیسے سارا بوجھ دور اتار پھینکا ہو اور گیٹ کی طرف چل دی بی بی جی گونے میں بس دو تین دن کی چھٹی لوں گی —— وہ آہستہ آہستہ گیٹ سے دور جا رہی تھی۔

اس کے تمام جملے گڈمڈ ہوکر میرے ذہن میں اتھل پتھل مچا رہے تھے —— اور دور خلاؤں میں نیلے آسمان کی طرف ایک چھوٹی سی ارتھی اڑ رہی تھی۔ رام رام ستیہ ہے۔ کی سیڑھیاں اس کے پر لوک لیے جا رہی تھی۔ وہ چیخ رہی تھی۔

بی بی جی میری بہن کہتی تھی چھوڑ دے۔ رام رام ستیہ ہے۔ گلی والیاں کہتی ہیں دوسری جگہ بیٹھنا اچھا نہیں ستیہ بولو مرتیو ہے۔ بدنامی ہوتی ہے نا بی بی رام رام ستیہ ہے۔

(اردو سروس سے نشر)

بقیہ : ریت

میں کروٹیں بدلتا رہا۔ سوچتا رہا کہ انسان تہذیب علم اور شرافت کے بلند بانگ دعوے کے باوجود آج بھی اپنے حیوانی خول سے باہر نہیں نکل سکا، پرانے خیالات جاہلیت کے تصورات اور حرص وللچ آج بھی جسم کی کھال کی طرح چمٹے ہوتے ہیں ——

صبح ہوئی تو یکایک شور وغل بلند ہوا۔ میں بھی دوڑا ہوا پہنچا، اندر گیا، صحن میں ہجوم تھا، ہجوم کو چیر کر پہنچا تو زہرہ کھڑکی میں لٹکی ہوئی تھی، نصف دھڑ دیوار کے اس طرف تھا اور نصف گھر کے اندر! چہرہ سیاہ پڑ گیا تھا۔ وہ کھڑکی جو کبھی حسن وعشق کے رموز سے آگاہ تھی آج انجام بھی دیکھ رہی تھی، جیسے زہرہ کے ساتھ وہ بھی مرگئی تھی!۔

(اورنگ آباد / پربھنی سے نشر)

شاہین فاروقی ۲۶-۲۵-۱ لوٹا کارنجہ اورنگ آباد

بقیہ : چوتھی سمت

انگلیوں سے پروین کے قبر کی مٹی اٹھائی اور کہا ——

"پروین —— ! مجھے کیا معلوم تھا کہ تم میرے چوتھی سمت کے سفر سے اتنی دکھی اتنی ناراض ہوجاؤ گی اس قدر روٹھ جاؤ گی۔ میرے خواب کی تعبیر، دادی اماں اور نانی اماں کی کہانیوں کی ہیروئن جیسی، میری شہزادی! میں محض یادوں کے سہارے کب تک جی سکوں گا؟ منا کو کیا جواب دوں گا؟ بولو پروین، بولو —— !"

(پٹنہ سے نشر)

عشرت ظہیر
بنیا پوکھر، گیا (بہار)

قوموں کی اجتماعی زندگی میں بھی، انفرادی حالات میں بھی مستقل نظام اخلاق کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انھی بنیادوں پر قوموں کی زندگی کی عمارت کھڑی ہے۔ تمدنی اخلاقی اور معاشرتی اصول ہی زندگی کو کامیاب وکامران بنانے کی ضامن ہیں۔

دوسری طرف وحشت، جہالت، بداخلاقی، بدکرداری، بداعمالی، وعدہ خلافی اس میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دونوں برابر ہیں غرض زندگی برے اور بھلے، خیر وشر، روشنی وتاریکی کے اجزاء سے مرکب ہے

اردو سروس

پہلی مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۳۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز)　میڈیم ویو: ۲۸۰٫۱۴ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو: ۴۸٫۴۰ میٹر (۶۱۹۰ کلو ہرٹز)

دوسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۳۴ میٹر (۷۰۲ کلو ہرٹز)　میڈیم ویو: ۲۸۰٫۱۴ میٹر (۱۰۷۱ کلو ہرٹز)

شارٹ ویو: ۳۱٫۰۱ میٹر (۹۶۷۵ کلو ہرٹز)

تیسری مجلس

میڈیم ویو: ۴۲۷٫۳۴ میٹر ۷۰۲ کلو ہرٹز　شارٹ ویو: ۹۱٫۰۵ میٹر ۳۲۹۵ کلو ہرٹز

مفصل پروگراموں کے لیے "آواز" یکم جون کا شمارہ دیکھیے

منگل ۱۶/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا: سیتا رام سنگھ
شمیم فاروقی اور فیض کا کلام
ریتا گنگولی: امیر آغا قزلباش کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز
وائلن پر راگ سندھی بھیرویں
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
یونس حسین خاں: خیال جونپوری
۳ - ۰۰ نئی نسل نئی روشنی: بیری تحقیق
تقریر از جاوید ن خاتون
گیت: اندر ناتھ مکرجی
خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
اجنبی محبوبہ کے نام
مزاحیہ انداز میں
تقریر از اعجاز الدین پاپولر
خلوص نامہ: ایم۔ حبیب اللہ
۸ - ۴۵ ہند میں تہذیب اسلامی کا ارتقا
(ہند کی دینی درسگاہیں)
تقریر از ڈاکٹر اعظم قاسمی
۹ - ۰۰ حسن غزل: سیتا رام سنگھ
داغ اور غالب کا کلام
۹ - ۳۰ آئینہ: (ادبی میگزین)
حسرت موہانی نمبر
پیشکش: کمال احمد صدیقی
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: ایس۔ این۔ گلاٹی
وائلن پر راگ مالکونس
یونس حسین خاں: خیال راگیشری

بدھ ۱۷/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالی، بھجن
۶ - ۳۰ شہر صبا: گھنشیام داس
ماہر جونپوری اور حسن نعیم کا کلام
پرتپا بلبیر سنگھ: بشیر بدر اور
رفعت سروش کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز
بسم اللہ خاں اور پارٹی
شہنائی پر راگ جونپوری
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
اوما ڈے: خیال ملاس خانی تو ڑی
۲ - ۳۰ بزم خواتین: عورتوں کے رسالے
تقریر از محترمہ کسم انسل، فزل
خطوں کے جواب
ملاقات ایک فلمی شخصیت سے
نئے چہرے: راج ببر، تقریر از راجیہ ژا
۹ - ۰۰ حسن غزل: پرتپا بلبیر سنگھ
شمیم جے پوری اور قاسی کوثر
کا کلام
۹ - ۳۰ کھیل کے میدان سے: اشتیاق احمد اخلاص
کرکٹ ہی کیوں: دوسرے کھیل کیوں
نہیں (مباحثہ)
شرکاء: کے۔ پی۔ رائے رڈی
سوزان سرکین، محمد اخلاص
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: بسم اللہ خاں اور
پارٹی: شہنائی پر راگ درگا اور
پہاڑی دھن
اوما ڈے: خیال راگیشری

جمعرات ۱۸/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
۶ - ۳۰ شہر صبا: امرجیت
شکیل اور شاذ تمکنت کا کلام
اندر نارائن
امیر احمد خاں اور جوش ملسیانی
کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز: ستار پر راگ گجری
توڑی
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی
سرفراز حسین خاں: خیال بھٹیار
۸ - ۴۵ آپ کا خط ملا
۹ - ۰۰ ڈرامہ: تمہارے لئے
تحریر از برراج ورما
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: دو نے کار
ستار پر راگ بھٹیار
سرفراز حسین خاں: خیال مارڈا

جمعہ ۱۹/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قرآن خوانی معہ ترجمہ
نعت خوانی، نعتیہ کلام
۶ - ۳۰ حرف غزل: غزلوں کا خاص
پروگرام معہ تشریح
۷ - ۲۵ گاندھی جی نے کہا
۷ - ۳۰ نوائے ساز: سنیل مکرجی
سرود پر راگ الہیہ بلاول
۹ - ۳۲ کلاسیکی موسیقی: شانتی۔ ڈبلیو
ساڈویکر: خیال رام کلی
۸ - ۴۵ تقریر: تہذیب اور فنکار
(امتیاز شیریں) از ایس۔ آر
فاروقی
۹ - ۰۰ حسن غزل: پشپا ہنس
متین سروش اور اختر انصاری کا کلام
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: سنیل مکرجی
سرود پر راگ کونس کا نہڑا
شانتی۔ ڈبلیو۔ ساڈویکر
خیال کیدارہ

ہفتہ ۲۰/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: نعت خوانی
قوالی، شبد
۶ - ۳۰ شہر صبا: راوندر گرودر: غزلیں
سعادت بن اشرف: داغ
جیا لعل وسنت اور صبا افغانی
کا کلام
۷ - ۳۰ نوائے ساز: ضیاء محی الدین خاں
ڈاگر: وینا پر راگ اہیر للت
۹ - ۳۰ کلاسیکی موسیقی: شنو کھورانہ: خیال
۲ - ۳۰ بزم خواتین: ڈاکٹر سے ملاقات
بچوں کی عام بیماریاں
تقریر از ڈاکٹر رام بی۔ کمار
گیت: کام کی باتیں
۹ - ۰۰ حسن غزل: راوندر گرودر: غزلیں
۹ - ۳۰ نئی نسل نئی روشنی
اسپورٹس میگزین
(کھیلوں کی دنیا) پیش کش سنیل بٹلا
کھیلوں کا جائزہ: انٹرویو
۱۱ - ۰۵ بزم موسیقی: شنو کھورانہ: خیال
ضیاء محی الدین ڈاگر
وینا پر تند یشوری
۱۲ - ۳۰ آخر شب: قوالیاں

اتوار ۲۱/جون

صبح

۵ - ۴۵ صبح گاہی: قوالیاں
جعفر حسین نظامی قوال
(پاکستان) اور ہمنوا
۶ - ۳۰ شہر صبا: غلام علی خاں
فراق اور داغ کا کلام
سیما شرما: راجیش کمار اوج اور
بشیر بدر کا کلام
۹ - ۰۰ آؤ بچو! (بچوں کا پروگرام)
۹ - ۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی
سنیل۔ کے۔ بوس
۸ - ۴۵ اقتصادی جائزہ: از۔ ایم۔ سلطان
۹ - ۰۰ حسن غزل: غلام علی خاں
حکیم مومن خاں مومن کا کلام
۹ - ۱۵ بگرین کار ہے: سنیل۔ کے۔ بوس

۹-۳۰ ادبی نشست : ادبی رسائل کا جائزہ (مباحثہ)
شرکا : کمار، فرحت احسان
پاشی، ابوالکلام قاسمی
ڈاکٹر عنوان چشتی
۱۲-۳۰ آخر شب : بزم قوالی
جعفر حسین نظامی (پاکستان)
قوال اور ہمنوا

پیر ۲۲ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی
قوالی، بھجن
۶-۳۰ شہر صبا : سندر پندیر
مشیر جھنجھانوی کا کلام
اقبال صدیقی : عمر انصاری اور
اختر شیرانی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : پنڈت سمتا پرساد
تعیب تال طبلہ پر
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : بینا پانی مشرا
خیال چارو کیشی
۸-۴۵ کلام شاعر : ادفضا ابن فیضی
۹-۰۰ حسن غزل : سندر پندیر
رضا امروہوی اور امیر آغا قزلباش
کا کلام
۹-۳۰ فنون لطیفہ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : سمتا پرساد
طبلہ پر تین تال
بینا پانی مشرا : خیال مالگونجی

منگل ۲۳ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : کمار ابرول
عرش ملسیانی اور اقبال کا کلام
نذیر احمد کاشی : حسن نعیم کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : پنا لعل چورسیا
وائلن پر راگ بیراگی بھیرو
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی : گرجا دیوی
خیال بلاس خوانی توڑی
۳-۰۰ نئی نسل نئی روشنی
حرف آغاز : شاہد نعیم، غزل
آج کے نوجوان کا دشتہ
معاشرت اور تہذیب

تقریر از ضیاء الدین
قوالی : غلام حسین خاں
۸-۴۵ تقریر : ہند میں تہذیب اسلامی
کا ارتقاء علوم اسلامی کی تدریس
و تحقیق (از ڈاکٹر نثار احمد فاروقی)
۹-۰۰ حسن غزل : کمار ابرول
شمیم جے پوری اور شکیل کا کلام
۹-۳۰ ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : پنا لعل چورسیا
وائلن پر راگ دیس
گرجا دیوی : خیال نائیکی

بدھ ۲۴ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی نعت خوانی
قوالی، شبد
۶-۳۰ شہر صبا : رانی گرولا
برق جونپوری کا کلام
جگدیش سہگل، عزیز وارثی اور
نشور واحدی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : اننت لعل اور پارٹی
شہنائی پر راگ بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
غلام تقی خاں : خیال گن کلی
۲-۳۰ بزم خواتین : کیا آپ نے سوچا ہے
(مباحثہ، شوہر ناراض کیوں رہتے ہیں)
شرکاء : پرو میلا مہرہ
مقبول نکہت، نازنین نقوی
غزل، خطوں کے جواب
۸-۴۵ شہر نامہ : بنگلور : از راز امتیاز
۹-۰۰ حسن غزل : رانی گرولا
ساحر اور خمار بارہ بنکوی کا کلام
۹-۳۰ سائنس میگزین : ایڈیٹر حسین فاروقی
اڈیٹوریل : ہند اور خلائی سائنس
ڈاکٹر ظہور قاسم سے بات چیت
سائنس کی خبریں
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : اننت لال اور پارٹی
شہنائی پر راگ مدھوکونس
غلام تقی خاں : خیال درباری

جمعرات ۲۵ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
۶-۳۰ شہر صبا : امیتا بھوشرا

بشیر بدر اور حفیظ جالندھری کا کلام
کمل ہنس پال : ساغر نظامی اور
پورن سنگھ ہنر کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : شمیم احمد
ستار پر سندھی بھیرویں
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
مشکور علی خاں : خیال و بھاس
ہارمونیم پر سنگت : نیاض احمد خاں
طبلہ پر سنگت : رمضان خاں
سارنگی پر سنگت : حفیظ اللہ خاں
تان پورہ پر سنگت : مبارک علی
۸-۴۵ آپ کا خط ملا
۹-۰۰ ڈرامہ : ان کا قانون
تحریر مرزا قدیر علی بیگ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : مشکور علی خاں
خیال اور ترانہ بھوپالی
شمیم احمد : ستار پر راگ بہاگ
۱۲-۳۰ قوالیاں

جمعہ ۲۶ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قرآن خوانی مع ترجمہ
نعت خوانی : نعتیہ کلام
۶-۳۰ حرف غزل : غزلوں کا خاص
پروگرام معہ تشریح
۷-۲۵ گاندھی جی نے کہا
۷-۳۰ نوائے ساز : اشوک رائے : سرود
۹-۰۰ آؤ بچو ! (بچوں کا پروگرام)
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
حسین بخش : خیال گن کلی
۸-۴۵ تقریر : ہندوستانی فکر کی نئی تعبیر
(ڈاکٹر رادھا کرشنن)
از عالم خوند میری
۹-۰۰ حسن غزل : مہندر سنگھ
راج بلدیو راج اور اختر شیرانی کا
کلام
۹-۱۵ تازہ افسانہ : از شفیق
۱۱-۰۵ بزم موسیقی
حسین بخش : خیال راگیشری
اشوک رائے : سرود

ہفتہ ۲۷ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی

قوالی، بھجن
۶-۳۰ شہر صبا : نینا دیوی : غزلیں
محمد ظفر : جاں نثار اختر اور نذیر
بنارسی کا کلام
۷-۳۰ نوائے ساز : اسعد علی خاں
وینا پر راگ جونپوری
۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
راجن مشرا اور ساجن مشرا : خیال
۲-۳۰ بزم خواتین : کچھ اہم سوالات
بچوں کے سامنے اچھے حرکات و
سکنات کا نمونہ پیش کرتے ہیں
تقریر از نسرین بشیر
گیت، دستر خوان
۹-۰۰ حسن غزل : نینا دیوی : غزلیں
۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی : مزاح نمبر
خاکہ : سید محمد اشرف
مزاحیہ کلام : شہزادہ زیاد
انشائیہ : حسن رضوی
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : راجن مشرا ساجن مشرا
خیال، اسعد علی خاں
وینا پر راگ درباری
۱۲-۰۵ مشاعرہ
۱۲-۳۰ قوالیاں

اتوار ۲۸ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : قوالیاں
بہ بجا بھارتی اور ہمنوا
۶-۳۰ شہر صبا : نسیم بانو
امیر مینائی اور فانی کا کلام
مہدی حسن : غزلیں
۹-۳۲ ہلکی کلاسیکی موسیقی : ریتا گنگولی
ٹھمری، جوگیا اور سندھی بھیرویں
۸-۴۵ دلی ڈائری
تحریر از ایچ۔ آر۔ کنترا
۹-۰۰ حسن غزل : نسیم بانو
ظفر اور غالب کا کلام
۹-۱۵ بج رہی کا رہے
مہندر سنگھ : ٹھمری تلنگ
۹-۳۰ اردو سروس ڈائجسٹ
۱۱-۰۵ بزم موسیقی : موسیقی کا خاص پروگرام

پیر ۲۹ جون

صبح

۵-۴۵ صبح گاہی : نعت خوانی

قوالی، شبد

۶-۳۰ شہر صبا: مبارک بیگم
فیض احمد فیض اور اقبال کا کلام
ایم۔ ایل۔ ناگرہ، قمر بدایونی اور
پارسا جے پوری کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: اللہ الدین
سندھی بھیرویں اسراج پر

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی
حفیظ احمد خاں: خیال ملت کیسر

۸-۴۵ کلام شاعر: از غلام ربانی تاباں

۹-۰۰ حسن غزل: ایم۔ ایل۔ ناگرہ
صبا جے پوری اور نیر آثمی کا کلام

۹-۳۰ ڈرامہ: خواب زار، تحریر: اظہار اثر

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: اللہ الدین
اسراج پر راگ کردانی
حفیظ احمد خاں: خیال اس راجوری

۱۲-۳۰ قوالیاں

منگل ۳۰ جون

صبح

۵-۲۵ صبح گاہی: قوالیاں

۶-۳۰ شہر صبا: مجید دنیازی
جگر اور شفق کا کلام
منیر خاتون بیگم: قدیر اور سراج کا کلام

۷-۳۰ نوائے ساز: این۔ راجم
وائلن پر راگ میاں کی توڑی

۹-۳۲ کلاسیکی موسیقی: امتیاز علی خاں
ریاض خاں: خیال اور ترانہ
میاں کی توڑی

۹-۳۰ نئی نسل نئی روشنی: موت سے پہلے
آدمی، ڈرامہ: تحریر ابن کمل
گیت، خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہیں
شیخ اختیاق کے نام
تقریر: از حمید ربانی

۸-۴۵ تقریر: ہند میں تہذیب اسلامی کا
ارتقا
از پروفیسر غوری

۹-۰۰ حسن غزل: مجید دنیازی
ساحر لدھیانوی کا کلام

۹-۳۰ ماضی کے دیار
تقریر: یادِ رفتگاں: از احمد صورتی
تقریر: کپڑے کے دن: از رام لعل
نظم: اختر شیرانی

۱۱-۰۵ بزم موسیقی: این۔ راجم

دھلی

میڈیم ویو

دہلی الف ۳۶۶۶۳ میٹر ۸۱۹ کلو ہرٹز
دہلی ب ۲۹۴۲۹ میٹر ۱۰۱۷ کلو ہرٹز
دہلی ج ۲۱۹۶۳ میٹر ۱۳۶۸ کلو ہرٹز
دہلی د ۲۴۶۶۹ میٹر ۱۲۱۵ کلو ہرٹز

شارٹ ویو

صبح ۰۰-۶ تک ۱۵-۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز
صبح ۱۵-۸ کے بعد ۱۹-۴۴ میٹر ۱۱۰ ۷ کلو ہرٹز
دوپہر ۱۵-۴۱ میٹر ۳۰ ۷۶ کلو ہرٹز
شام ۴۵-۵ تک ۱۹-۴۲ میٹر ۱۱۰ ۷ کلو ہرٹز
شام ۰۰-۶ سے رات تک ۱۵-۸۹ میٹر ۳۳۶۵ کلو ہرٹز

خبریں

دھلی الف: عالمی خبریں، ہندی، صبح ۰۰-۶ تا ۲-۶، انگریزی: صبح ۲-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں: ۰۰-۸، ۰۵-۱۱، ۰۱-۲، ۰۰-۵ (صوبائی خبریں) ۰۵-۶،
۵۰-۷ (علاقائی خبریں) ۴۵-۸، ۰۵-۱۱ (عالمی خبریں)
انگریزی میں خبریں: دوپہر ۰۰-۱۲ سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷، شام ۱۰-۶
اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸، دوپہر ۵۰-۱ اور رات ۱۵-۹ (خبریں اور تبصرہ)
پنجابی میں خبریں: دوپہر ۴۰-۱

دھلی ب: ہندی میں خبریں: ۴۵-۲ (دھیمی رفتار سے)
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، ۰۰-۱۰، ۰۰-۱، ۲۰-۲ (دھیمی رفتار سے)
۰۰-۴، ۰۰-۶، ۰۰-۹، ۰۰-۱۱ (عالمی خبریں)
پنجابی میں خبریں: صبح ۳۰-۸ شام ۳۰-۷ ہندی میں نیوز لیٹر: صبح ۰۰-۹ بجے

دھلی د: ہندی میں خبریں: شام ۳۰-۷
انگریزی میں خبریں: رات ۱۵-۹
کھیل کود کی خبریں: شام ۰۰-۷ (ہندی) رات ۰۰-۸ (انگریزی)

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم جون دیکھئے

منگل ۱۶ جون

دہلی "الف"

صبح

۸-۱۰، ۸-۳۰
غلام حسین خاں: گائن

۸-۳۰ اردو مجلس (روزانہ)

۱۰-۳۰ وجے شنکر چیٹرجی: اسراج

۱۱-۰۲ چترا چکرورتی: گائن

۱۱-۳۰، ۵-۴۰، رات ۹-۰۰
ونے کمار: ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
آسامی لوک گیت

۵-۲۰ چترا چکرورتی: گائن

رات

۸-۰۰ ادیوگ منڈل

۸-۱۵ ان سے ملئے

۹-۳۰ "سیتو پاس کی بھوک"، ناٹک
تحریر: ستیہ جیت رے
ترجمہ: دیپ نارائن مٹھولیہ
ہدایت: دینا ناتھ

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
نذیر احمد: سارنگی

دہلی "ب"

۷-۳۰ سنگیت سوربھی: ٹھمری

۷-۵۰ سنگم: بنگلہ گیت

وائلن پر راگ درباری
امتیاز علی خاں، ریاض خاں
خیال اور ترانہ

۱۲-۳۰ قوالیاں

۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲
دیپتی اوم چاری: گیت، بھجن

۳-۳۰ وجے شنکر چیٹرجی: اسراج

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
وی ایچ ساگر: غزلیں

۹-۳۰ نیشنل پروگرام: انگریزی تقریر

بدھ ۱۷ جون

دہلی "الف"

صبح

۸-۱۰، ۵-۴۰
بابلی چترویدی: گائن

۱۰-۳۰، ۵-۲۰
شیام گوپی رائے چوہدری: سرود

۱۱-۰۲ کرشن راؤ شنکر پنڈت: گائن

۱۱-۳۰ وریندر ناتھ بنرجی: ستار

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
کنڑ لوک گیت

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ جھلکی "ریاض"
تحریر: آر کے شرما
ہدایت: دینا ناتھ

۸-۱۵ گیان وگیان

۸-۳۰ سگم سنگیت

۹-۰۰ شیام گوپی رائے چوہدری: سرود

۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا: ٹھمری، دادرا

دہلی "ب"

صبح

۷-۳۰ کرشن راؤ شنکر پنڈت: گائن

۷-۵۰ سنگم: گجراتی

۹-۱۰ لوک مادھوری
ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲
سبھاش چندر بھٹ: غزل، گیت

۳-۲۰ این راما مورتی: گائن

شام ۶-۴۵، ۸-۴۵

نیلم ساہنی : گیت، بھجن
۹-۳۰ دیگر مراکز سے انتخاب (انگریزی)

جمعرات ۱۸ جون

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، رات ۹-۰۰
ظہور احمد : وائلن
۱۰-۳۰ رادھے راج : گائن
۱۱-۰۲، ۱۲-۰۵
سرشٹھا سین : ستار
۱۱-۳۰ لکشمن پرساد جے پور والے
گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
بنگلہ لوک گیت
۵-۰۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۴۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ پستک ودیا وسائے : دِشا اور دِشا
سلسلہ تقاریر
(۳) پاٹھک یا گراہک
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ نیشنل اسپورٹس میگزین (III)
۱۰-۰۰ وجے کمار : بانسری
کیلاش ورما : بھجن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی
پروین سلطانہ : گائن
۷-۵۰ سگم : مراٹھی گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۳-۳۰، ۴-۰۰
فکنلا سنگھل : بھجن
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
پشپا رانی : غزلیں

جمعہ ۱۹ جون

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، ۵-۳۰
نصیر احمد خاں : گائن
۱۰-۳۰، ۱۱-۴۰، ۵-۰
ستیہ دیو پنوار : وائلن
۱۱-۰۲ لکشمی شنکر : گائن
۱۱-۳۰ آر ایس کمبوج : وچتر وینا

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
مراٹھی لوک گیت
۵-۰۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا
۸-۱۵ ڈاکٹر کی رائے میں
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ 'لڑائی' ناٹک
تحریر : سرویشور دیال سکسینہ
ہدایت : دینا ناتھ
۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت
سبا رائے : گائن

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
آر ایس کمبوج : وچتر وینا
۷-۵۰ سگم : تامل
۹-۱۰ لوک مادھوری
راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲
رجنی شرما : گیت
۳-۳۰ کرناٹک سنگیت
سبا رائے : گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
راجندر کا چرو : گیت، غزل
۹-۳۰ انگریزی پروگرام

ہفتہ ۲۰ جون

دہلی 'الف'

صبح

۸-۳۰، ۵-۳۰
سبیتا دیوی : گائن
۱۰-۳۰ اندرا نیل بھٹاچاریہ : ستار
۱۱-۰۲ کمل سہگل اور کویتا سہگل
گائن
۱۱-۳۰ احمد جان تھرکوا : طبلہ

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی : گجراتی
۵-۵۰ سبدھ گائن

رات

۸-۱۵ آج کے اتتھی
۸-۳۰ سیتا دیوی : ٹھمری
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
دیویندر مرڈیشور : بانسری

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ٹھمری، دادرا
۷-۵۰ سگم : ملیالم
۹-۱۰ لوک مادھوری
گڑھوالی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۳-۳۰، ۴-۰۰
ہری کانت سدھی گیت

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵
ترلوک کپور : غزلیں
۹-۳۰ اورکیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۱ جون

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰ بھیم سین جوشی : گائن
۹-۰۰ بال کاریہ کرم
۱۰-۰۰ اوما شنکر شرما : ستار
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰ کرناٹک سنگیت
شری رنگم آئنگار : گائن

دوپہر

۱۲-۱۵ 'سائیڈ بزنس' جھلکی
تحریر : سریندر سیٹھی
ہدایت : گوپال سکسینہ
۲-۳۰ 'لڑائی' ناٹک
تحریر : سرویشور دیال سکسینہ
ہدایت : دینا ناتھ
۵-۳۰ سنسکرت پاٹھ
۵-۳۵ کرناٹک سنگیت
شری رنگم آئنگار : گائن

رات

۸-۰۰ ماسندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ محفل : یعقوب علی خاں
۱۰-۰۰ چین
اے کلیان کرشن بھاگوتر : وینا

دہلی 'بے'

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
کیشور گھوناتھ تلگاونکر : گٹار
۷-۵۰ سگم : اڑیہ
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر

۳-۱۵، ۳-۳۰، ۴-۰۰
ستنام سنگھ سیٹھی و ساتھی : شبد
۳-۳۰ کیشور گھوناتھ تلگاونکر : گٹار

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵ پیر سار گیت
۹-۳۰ کرنٹ افیئرز

پیر ۲۲ جون

دہلی 'الف'

صبح

۸-۱۰، رات ۹-۰۰
علاؤالدین خاں : اسراج
۱۰-۳۵، ۱۱-۱۴، ۵-۵۵
سبدھ سنگیت
۱۱-۳۰ آر ایس تیواری : وائلن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
تیلگو لوک گیت
۱۲-۳۰ 'سپتو پاس کی بھوک' ناٹک
تحریر : ستیہ جیت سے
ہندی مکس : دیپ مالا ناتھ شوکیا
ہدایت : دینا ناتھ
۵-۳۰ روبی گھوش : سرود

رات

۸-۰۰ سواستھ رکشا
۸-۱۵ روبی گھوش : سرود
۹-۳۰ نیشنل پروگرام، تقریر
ڈسکو کی سوتنترتا (دھارمک کشتروں میں)
انشولوز پرونی پروگرام
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
ریتا گنگولی
ٹھمری، دادرا

دہلی ' بی '

صبح

۷-۳۲ سنگیت سبھا

جیا بسوداس، ہماشو بسواس

ستار اور بانسری

۷-۵۰ سنگم : سندھی

۹-۱۰ لوک مادھوری

بھوجپوری لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

اوم پرکاش ہنس، گیت، غزل

۳-۳۲ میتری مجمدار : گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

شانتا سکینہ : بھجن

۹-۳۰ انگریزی تقریر

منگل ۲۳ جون

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰، ۰۲-۵

راس بہاری دتّہ : ستار

۱۰-۳۰، ۴-۰۲، ۵، رات ۹-۰۰

برجو مہاراج : ٹھمری، دادرا

۱۱-۰۲ ستیش پرکاش قمر : شہنائی

۱۱-۳۰ وسنت راؤ راجورکر : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

اڑیہ لوک گیت

۵-۰۵ گیان وگیان

رات

۸-۰۰ ادلوک منڈل

۸-۱۵ ہندی تقریر

۸-۲۳ سبد سنگیت

۹-۳۰ 'سشما' ناٹک

تحریر : گنگا دھر شکل

ہدایت : بھارت رتن بھارگو

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

وسنت کاریکر : گائن

دہلی ' بی '

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

رام چتر ملک : دھرپد

۷-۵۰ سنگم : بنگلہ

۹-۱۰ لوک مادھوری

ہماچلی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

دسنتا الشورن : کرناٹک سنگیت

۳-۳۲ ستیش پرکاش قمر : شہنائی

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

صلاح الدین احمد : غزلیں

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

بدھ ۲۴ جون

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰، ۰۲-۵

سنیل کمار بوس : ٹھمری، دادرا

۱۰-۰۳ نمائی چندر بورال : دھرپد

۱۱-۰۲ مرلی کرشن : ستار

۱۱-۰۳ نارائن راؤ ویاس : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

ملیالم لوک گیت

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ 'سائیڈ بزنس' جھلکی

تحریر : سریندر سیٹھی

ہدایت : گوپال سکینہ

۸-۱۵ وگیان آلوک

۸-۳۵ سگم سنگیت

۹-۰۰ سنیل کمار بوس : ٹھمری

۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے

۱۰-۰۰ سنگیت سبھا

پرکاش این سکینہ : بانسری

دہلی ' بی '

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

مرلی کرشن : ستار

۷-۵۰ سنگم : گجراتی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری

ہریانوی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

میرا داس : رابندر سنگیت

۳-۳۲ چندر نارائن : گائن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

روندر گرور : بھجن

۹-۳۰ دیگر مراکز سے انتخاب

جمعرات ۲۵ جون

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰، ۱۱-۳۰

پارتھا داس : ستار

۱۰-۳۰، ۴-۰۲، ۵، رات ۹-۰۰

مصطفیٰ رضا : وچترو ینا

۱۱-۰۲ تیج پال سنگھ : گائن

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

بنگلہ لوک گیت

۵-۰۵ سنسکرت پاٹھ

۵-۳۰ بال کاریہ کرم

رات

۸-۱۵ پستک ویاو سائے : دشا اور دشا

سلسلہ تقاریر

(۲) پستکالیہ

۸-۲۳ سگم سنگیت

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ناٹک

'مینا سمواد' تحریر : ترن سانیکائی

'دو پھول جوہی کے'

تحریر : ہردے کول بھارتی

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

کے ایل این شاستری : وائلن

دہلی ' بی '

صبح

۷-۳۲ سنگیت سوربھی

استاد بڑے غلام علی خاں : گائن

۷-۵۰ سنگم : مراٹھی گیت

۹-۱۰ لوک مادھوری :

برج لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

سگم سنگیت

۳-۳۰ کے ایل این شاستری : وائلن

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

شری رام : غزلیں

۹-۳۰ انگریزی میں کتابوں پر تبصرہ

از نینا سجل

جمعہ ۲۶ جون

دہلی ' الف '

صبح

۸-۱۰ گنگو بائی ہنگل : گائن

۱۰-۳۵، ۴-۳۰، ۵

نصیر الدین خاں گورے : گائن

۱۱-۰۲ بسم اللہ خاں اور ساتھی

شہنائی

۱۱-۳۰ سبد سنگیت

۱۱-۴۵ ٹھمری

دوپہر

۱۲-۰۲ لوک بھارتی

مراٹھی لوک گیت

۵-۵۵ گڑھوالی سنگیت

رات

۸-۰۰ گاندھی چرچا

۸-۱۵ اولوکن

۸-۲۳ سگم سنگیت

۹-۰۰ پورن کمار : طبلہ

۹-۳۰ 'دھرتی کے الہم سے' ناٹک

تحریر : کمدا

۱۰-۳۰ کرناٹک سنگیت

ای۔ کلیانی : وینا

دہلی ' بی '

صبح

۷-۳۰ سنگیت سوربھی

نکھل بنرجی : ستار

۷-۵۰ سنگم : تیلگو

۹-۱۰ لوک مادھوری : راجستھانی لوک گیت

دوپہر

۳-۱۵، ۴-۰۲

بینا چٹرجی : بھجن

۳-۳۲ ای کلیانی : وینا

شام

۶-۴۵، ۸-۴۵

صفیہ احمد : غزلیں

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی فیچر

۱۰-۰۰ اے ویٹ ود لو

ہفتہ ۲۷ جون

دہلی ' الف '

صبح ۸-۱۰ محمود مرزا : ستار

۱۰-۳۰، ۵-۲۰، رات ۹-۰۰
مشتاق حسین خاں : گائن
۱۱-۰۲ اشوک کمار اور ساتھی
شہنائی وادن
۱۱-۳۰ بے نظیر بیگم : ٹھمری، دادرا

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
گجراتی لوک گیت
۵-۵۰، رات ۸-۳۰
سبدھ سنگیت

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ آج کے اتتھی
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
وی گورو مورتی : گائن

دہلی سے 'بے'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
بے نظیر بیگم : ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : کنڑ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
کشمیری لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
کوشلیا جی اجوانی : سندھی گیت
۳-۳۰ اشوک کمار اور ساتھی : شہنائی

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پشپا ہنس : گیت اور غزل
۹-۳۰ آرکیسٹ ٹونائٹ

اتوار ۲۸ جون

دہلی سے 'الف'

صبح
۸-۱۰ دیپالی ناگ : گائن
مٹھن لال : طبلہ پر سنگت
۱۰-۰۰ دیوورت چودھری : ستار
۱۱-۰۲ یووا وانی سے
۱۱-۳۰، ۵-۴۵
کرناٹک سنگیت
ٹی آر سبرامنیم : گائن

دوپہر
۱۲-۱۵ لوک جھونک : گنپت لال ڈانگی سے
۲-۳۰ ناٹک : کمدا

۵-۳۰ سنسکرت پاٹھ

رات
۸-۰۰ رابندر سنگیت
۸-۱۵ ساہتیکی
۹-۰۰ دیپالی ناگ : گائن
۹-۳۰، ۱۰-۰۰
بشیر احمد خاں : ٹھمری، دادرا

دہلی سے 'بے'

صبح
۷-۳۰ سنگیت سوربھی
ٹھمری
۷-۵۰ سنگم : آسامی گیت
۹-۱۵ اپنی نگری

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
افضال اقبال اور ساتھی
قوالیاں
۳-۳۰ دیپالی ناگ : گائن

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
پیر سار گیت
۹-۳ کرنٹ افیرز

پیر ۲۹ جون

دہلی سے 'الف'

صبح
۸-۱۰، رات ۸-۱۵
شری کانت باکرے : گائن
۱۰-۳۵ محمد احمد بنّے : سارنگی
۱۱-۰۲ اجیت سنگھ : وچتروینا
۱۱-۳۰، ۵-۴۰
اختر نواز : گائن

دوپہر
۱۲-۰۲ لوک بھارتی
تامل لوک گیت
۱۲-۳ 'سنشما' ناٹک
تحریر : گنگادھر شکل

رات
۸-۰۰ سواستھ رکھشا
۸-۱۵ سبدھ سنگیت
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : ہندی تقریر
۱۱-۰۰ سنگیت سبھا
مادھوری مشو
گائن

دہلی سے 'بے'

صبح
۷-۳۲ سنگیت سوربھی
محمد احمد بنّے : سارنگی
۷-۵ سنگم : سندھی
۹-۱۰ لوک مادھوری
اودھی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
اندیتا رائے : رابندر سنگیت
۳-۳۰ اجیت سنگھ : وچتروینا

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
ارملا ناگر : غزلیں
۹-۳ انگریزی تقریر

منگل ۳۰ جون

دہلی سے 'الف'

صبح
۸-۳۰، ۵-۴۰
بھجن لال : سرود
۱۰-۳۰ اوپی کپور : ٹھمری، دادرا
۱۱-۰۲ منوخاں : کلارنٹ
۱۱-۳۰، رات ۸-۳۰، ۹-۰۰
سبدھ سنگیت

۱۲-۰۲ لوک بھارتی
آسامی لوک گیت
۵-۰۵ گیان وگیان

رات
۸-۰۰ ادیوگ منڈل
۸-۱۵ ہندی تقریر
۹-۳۰ 'پرتوں کے پیچھے'، ناٹک
تحریر : چندر دت اندو
ہدایت : ممتا گپتا
۱۰-۰۰ سنگیت سبھا
رویندر نارائن گوسوامی

دہلی سے 'بے'

۷-۳۰ سنگیت سوربھی
آسکرن شرما : گائن
۷-۵۰ سنگم : بنگلہ گیت
۹-۱۰ لوک مادھوری
ہماچلی لوک گیت

دوپہر
۳-۱۵، ۴-۰۲
رجنی داس : بھجن
۳-۳۰ اوپی کپور : ٹھمری، دادرا

شام
۶-۴۵، ۸-۴۵
سندر پنڈیر : غزلیں
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : انگریزی تقریر

کمل سہگل اور کویتا سہگل
جن کا گائن ۳۰ جون کو صبح ۱۱-۰۲ پر
آکاشوانی دہلی 'الف' سے پیش کیا جائے گا۔

لکھنؤ

میڈیم ویو لکھنؤ الف: ۴۸ء۲۰۱ میٹر، ۷۴۷ کلوہرٹز
(صبح ۵۵-۵ سے ۴۵-۷ تک اور شام ۱۵-۵ کے بعد)

شارٹ ویو لکھنؤ ب: ۶۰ء۴۳ ۹ میٹرز ۴۷۰۵ کلوہرٹز
لکھنؤ ب: ۴۸ء۴۱ میٹر (۷۲۰۰ کلوہرٹز) صبح ۳۰-۸ تا ۲۰-۹

خبریں

عالمی خبریں ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۲ ½-۶ انگریزی: صبح ۲ ½-۶ تا ۰۵-۶

ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸ بجے، دوپہر ۰۰-۱، اور ۱۰-۲، شام ۰۵-۶، شب ۴۵-۸ اور ۰۵-۱۱

انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸ بجے، دوپہر ۰۰-۱، اور ۰۰-۲، شب ۰۰-۹ اور ۰۰-۱۱ بجے

سنسکرت میں خبریں: صبح ۰۰-۷ بجے، شام ۱۰-۶ بجے

اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ بجے، شب ۱۵-۹ بجے

نیوز ایٹر: ہندی: صبح ۰۰-۹ بجے

ضلع کی چٹھی: صبح ۰۵-۹ بجے

اردو میں علاقائی خبریں دوپہر ۳۰-۲ بجے

پرادیشک سماچار: شام ۲۰-۷ بجے

مقررہ پروگرام کے لیے "آواز" شمارہ یکم جون دیکھئے

منگل ۱۶ جون

صبح

۶ - ۵۰ وچار وندو (جمعہ کے علاوہ)

۷ - ۱۵ روزگار سماچار (روزانہ)

۷ - ۲۰ پرادیشک سماچار (روزانہ)

۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵
انجلی بنرجی: غزلیں

۸ - ۳۰ اردو پروگرام
میگزین پروگرام
جدید ہندی شاعری
تقریر: ڈاکٹر اندو لیکھا پراشر
ہمارے پروگرام آپ کی رائے
سامعین کے خطوں سے ترتیب
دیا ہوا پروگرام

۹ - ۱۰ وگیان چرچا

دوپہر

۲ - ۳۰ علاقائی خبریں (روزانہ)

شام

۷ - ۳۰ لبھاوانی (روزانہ)

۸ - ۰۰ سنسکرت کاریہ کرم

۹ - ۴۵ بھارت بھارتی

۱۰ - ۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
(دہلی سے ریلے)

بدھ ۱۷ جون

صبح

۷ - ۴۵ سازِ غزل

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: نغمۂ وطن
حالات حاضرہ
ادبی اور تہذیبی سرگرمیوں پر تبصرہ
جناب مسعود الحسن عثمانی
رنگِ تغزل

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۱۰ - ۱، رات ۱۰ - ۵۰
وملا کول: خیال

دوپہر

۱۲ - ۰۰ سنسکرت گیتم

شام

۵ - ۴۵ دیپ شری موہن: غزلیں

۸ - ۱۵ کبیر جینتی: وشیش کاریہ کرم

۹ - ۳۰ لٹو ورڈس اے لٹ لیس فیوچر
کالونیزان اکسیس
انگریزی میں روپکاتمک وارتا

۹ - ۵۰ پریوار کلیان: پرشنوتری

۱۰ - ۰۰ نادیہ ناٹک،
مول: ڈاکٹر شفتی پربھا شاستری
روپانتر: شری جے دیو شرما کمل

۱۰ - ۳۰ شب برأت: خاص پروگرام
تلاوت قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ
قاری ہدایت اللہ صدیقی
آج کی شب اور اس کی عظمت
تقریر مولانا حبیب الحلیم فرنگی محل
نعت: منصور لکھنوی

جمعرات ۱۸ جون

صبح

۷ - ۴۵ سرلا سنہا: گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: حکایتِ ہستی
گھریلو ملازم: گھروں میں کام کرنے
والے نوکروں سے ان کی روزانہ
زندگی سے متعلق بات چیت پر
مبنی فیچر پروگرام
ترتیب اور پیش کش: تصویر عابدی

۱۰ - ۹ اور رات ۱۰ - ۳۰
سکندر حسین اور ساتھی
شہنائی وادن

شام

۵ - ۴۵ چاندرائے: غزلیں

۸ - ۱۵ لکشمی شنکر: گیت اور بھجن

۹ - ۳۰ جنپد کی جھانکی

جمعہ ۱۹ جون

صبح

۶ - ۴۵ گاندھی چرچا

۷ - ۳۰ سوردیلا: ہندی میں نظم خوانی

۷ - ۴۵ اور دوپہر ۱۲ - ۰۰
منوہر سوروپ: غزلیں

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
کیا بھولے کیا یاد رہے
اخلاقی قدروں سے ترتیب
جناب سعید الرحمٰن اعظمی
ادبی تراشا

۱۰ - ۹ اور رات ۸ - ۳۰ اور ۱۰ - ۴۵
ونایک راؤ لیلے: خیال

شام

۵ - ۴۵ کلاوتی دیوی: غزلیں

۸ - ۱۵ انعام اللہ اور ساتھی: غزلیں

۹ - ۳۰ دوبارہ، ناٹک: مول
شری منجل بھگت، روپانتر
شری رادھے شیام اوپادھیائے

۱۰ - ۰۰ آمنے سامنے

۱۰ - ۳۰ سروجیت کور: ستار پر ماجھ کھماج

ہفتہ ۲۰ جون

صبح

۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵
گیت اور بھجن

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: خواتین کے لئے
ہم پر الزام ہے کہ ہم گھر کا بجٹ
بگاڑتے ہیں: مختلف لوگوں کے
خیالات سے ترتیب دیا ہوا پروگرام
پیش کش: کماری اوما چکبست

۱۰ - ۹ اور دوپہر ۱ - ۱۰
رشی شگفتہ: ستار وادن
طبلہ پر سنگت
دیویندر پرتاپ جوہری

رات

۹ - ۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
کلاکار: دیویندر مردیشور
بانسری وادن
(دلی سے ریلے)

اتوار ۲۱ جون

صبح

۷ - ۳۰ آپ کے آس پاس: فیچر

۷ - ۴۵ اور شام ۵ - ۴۵
منور حسین جمالی: غزلیں

۸ - ۳۰ اردو پروگرام: داستانی ادب
فیچر: ڈاکٹر نیر مسعود: پروڈیوسر
شفاعت علی

۹ - ۱۵ پتر کے لئے: دھنیہ واد

۹ - ۳۰ پکھڑیاں: سانسکرتک جھانکی

۱۰ - ۳۰ رویوار یہ سنگیت سبھا

دوپہر

۱۲ - ۰۰ بارہ دری

۱ - ۱۰ آج اتوار ہے
سورگ کی سیر جھلکی
تحریر: ڈاکٹر جتیندر چندر بھارتیہ

رات

۸ - ۱۵ پرادیشک سماچار درشن

۹ - ۳۰ بیوروکریسی اینڈ سوشل جسٹس
انگریزی میں مباحثہ

۹ - ۵۰ گیت سنگیت

۱۰ - ۰۰ سدھو رام جادھو اور ساتھی

سندری پریمین
۱۰-۳۰ وی۔ یو۔ راجورکر: خیال

پیر ۲۲ جون

صبح

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
سجن یادو: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام: بولتی تحریریں
اردو کے کلاسیکی ادب سے انتخاب پر
مبنی فیچر

۱۰-۱۰ اور رات ۹-۵۰
بھالو پرتاپ بنرجی: وائلن وادن
طبلہ پرسنگت: اشتیاق حسین خاں

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

۸-۳۰ اور ۱۰-۳۰
سنتوش ماتھر: خیال

۹-۳۰ نیشنل پروگرام: ہندی تقریر
ویگیتی کی سوتنترتا، دھارمک
چھیتر میں، بھینٹ وارتاؤں پر
آدھارت کاریہ کرم

۱۰-۰۰ سا ہتیکی

منگل ۲۳ جون

صبح

۷-۴۵ کفیل خاں: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
ادب اور شخصیت
تقریر: ڈاکٹر حکم چند نیّر
کلام شاعر: جناب ارشاد حیدر

۹-۱۰ وگیان چرچا

۹-۲۰ شردستونے: مراٹھی پد

۸-۰۰ سنسکرت پروگرام

۹-۴۵ بھارت بھارتی

۱۰-۰۰ منگل وار یہ راتری سنگیت سبھا
(دلّی سے ریلے)

بدھ ۲۴ جون

صبح

۷-۴۵ ساز غزل

۸-۳۰ اردو پروگرام: محفل ظرافت فیچر
تحریر: جناب مشتاق پردیسی

۱۰-۱۰ اور رات ۱۰-۳۰
سریندر شنکر اوستھی: خیال

طبلہ پرسنگت: رنگ ناتھ مشر

دوپہر

۱۲-۰۰ سنسکرت گیتم

۱-۱۰ رنگ ناتھ مشر: طبلہ وادن

۵-۴۵ اور ۸-۱۵
ونود چرجی: غزلیں

۸-۳۰ سدھیشوری دیوی: ٹھمری

۹-۳۰ اپر مڈل کلاس، چیلنج اینڈ پوکریسنیر
انگریزی میں بات چیت

۹-۵۰ پریوار کلیان پر شنوتری

۱۰-۰۰ وشیش شر نکھلا ناٹک

جمعرات ۲۵ جون

صبح

۷-۴۵ اوشا سیٹھ: بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام: تاریخ ادب سے
اردو ادب کی تاریخ سے انتخاب پر
مبنی پروگرام

۱۰-۹ اور رات ۱۰-۳۰
اشوک گوسوامی: وائلن وادن
طبلہ پرسنگت: تیج بہادر نگم

شام

۵-۴۵ درگاوتی شریواستو: گیت اور بھجن

۸-۱۵ شنکر داس گپتا: بھجن

۹-۳۰ رد بکوں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۲۶ جون

صبح

۶-۴۵ گاندھی چرچا

۷-۳۰ سورویلا

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
غلام مصطفےٰ خاں: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
کیا بھولے کیا یاد رہے، ہم ورواج
تقریر: ڈاکٹر آصف زمانی
کلام شاعر: رنگ تغزل

۱۰-۹ اور رات ۱۰-۳۰
شمشیر سنگھ: سرود وادن
طبلہ پرسنگت، سپن سنہا

دوپہر

۱۲-۰۰ اور رات ۸-۱۵
کندا بوکل: گیت اور بھجن

رات

۸-۳۰ سپن سنہا: طبلہ وادن

۹-۳۰ پرتم پرتی شرتی: ناٹک
گیان پیٹھ پرسکار پراپت مول
بنگلا ناول: لیکھکا: شریمتی آشا
پورنا دیوی: روپانتر
شریمتی سانتونا: نگم

ہفتہ ۲۷ جون

صبح

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
شانتی ہیرانند: غزلیں

۸-۳۰ اردو پروگرام: بچوں کے لئے

۹-۱۰ علی اکبر خاں: سرود وادن
کوشی بھیرو

دوپہر

۱۲-۰۰ ایم۔ ایچ ڈیوڈ: گیت اور غزل

۱-۱۰ راگ رنگ
نیلا اور کنجو منی سکل
بانسری وادن: بہادری توڑی اور
سندھو بھیروی
بھیم سین جوشی: خیال
برندا بنی سارنگ

رات

۸-۰۰ وکاس یاترا

۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام
کلاکار، ولی مرگرو موری
کرناٹک گائن

اتوار ۲۸ جون

صبح

۷-۳۰ آپ کے آس پاس، روپک

۷-۴۵ اور شام ۵-۴۵
راجندر مہتا: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام: ریاست کے
آدیواسی، ترائی علاقے کے رہنے
والے آدیواسیوں کے رہن سہن
اور رسم و رواج پر ترتیب دیا
ہوا فیچر، ترتیب اور پیشکش
شگفتہ علی

۹-۱۵ پتر کے لئے دھنیہ واد

۱۰-۳۰ اتوار کی سنگیت سبھا

دوپہر

۱۲-۰۰ بارہ دری

۱-۱۰ آج اتوار ہے
منشی اتوار کا لال

جھلکی، تحریر: نرلش مشر

رات

۸-۱۵ پولیٹیکل سماچار درشن

۹-۵۰ گیت سنگیت

۱۰-۰۰ ایم۔ آر۔ گوتم۔ خیال: نٹ بہار

۱۰-۳۰ ہری پرساد چورسیا
بانسری
ہنس دھونی

پیر ۲۹ جون

صبح

۷-۴۵ اور دوپہر ۱۲-۰۰
رتنا گنگولی: گیت اور بھجن

۸-۳۰ اردو پروگرام
حالات حاضرہ
ادبی اور تہذیبی سرگرمیوں پر تبصرہ
کلام شاعر: ڈاکٹر احسن رضوی
رنگ تغزل

۹-۱۰ شاستریہ سنگیت
کار گندھرو: خیال

شام

۵-۴۵ رویندر سنگیت

۸-۳۰ ہری کرشن شاہ: ستار
ہنس دھونی

۱۰-۰۰ سا ہتیکی

منگل ۳۰ جون

صبح

۸-۳۰ اردو پروگرام: میگزین پروگرام
کتابوں کی باتیں
اردو کتابوں پر تبصرہ
ڈاکٹر سید شبیہ الحسن نونہروی
رنگ تغزل

۹-۱۰ وگیان چرچا

رات

۸-۰۰ سنسکرت کوی گوشٹھی

۸-۲۰ بھوشن مہتا: گیت

۹-۴۵ بھارت بھارتی

۱۰-۰۰ منگل وار یہ راتری سنگیت سبھا
(دلی سے ریلے)

رامپور

۱۱۲۷ ۳۳۶ میٹر ۸۹۱ کلوہرٹز

خبریں

عالمی خبریں: ہندی: صبح ۰۰-۶ تا ۲-۶ ½ انگریزی: صبح ½ ۲-۶ تا ۵-۶
ہندی میں خبریں: صبح ۰۰-۸، دوپہر ۵۰-۱۱ اور ۱۰-۲، شام ۰۵-۶، رات ۴۵-۸
ہندی میں سماچار سترا: صبح ۰۰-۹ ضلع کی چٹھی: صبح ۰۵-۹ پرادیشک سماچار: شام ۲۰-۷
انگریزی میں خبریں: صبح ۱۰-۸، دوپہر ۰۰-۲، رات ۰۰-۹ اردو میں خبریں: صبح ۵۰-۸ اور رات ۱۵ ۹

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۵۵ - ۵ وندے ماترم منگل دھونی
۰۵ - ۶ وندنا
۳۵ - ۶ آج کا چنتن
۴۵ - ۶ شُنو کسانو!
۳۰ - ۷ چترپٹ سنگیت (صرف اتوار کو)
۲۰ - ۸ لوک گیت
۳۰ - ۸ اردو پروگرام (لکھنؤ سے ریلے)
۱۰ - ۹ بال جگت (صرف اتوار کو)
دوپہر
۳۰ - ۱۲ چترپٹ سنگیت (ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)
۴۵ - ۱۲ آپ کی چٹھی ملی (صرف اتوار کو)
۳۰ - ۲ چترپٹ سنگیت
شام
۰۰ - ۶ پروگرام کا خلاصہ
۱۰ - ۶ مقامی اطلاعات
۱۵ - ۶ چترپٹ سنگیت
۳۰ - ۶ یووادانی (بدھ اور جمعرات کے علاوہ)
۰۰ - ۷ کرشی جگت
۳۰ - ۹ چہار بیت (صرف اتوار کو)
۴۵ - ۹ آپ کی پسند (صرف اتوار کو)

منگل ۱۶ جون

صبح
۴۵ - ۷ نتن کیش: سگم سنگیت
۲۰ - ۸ روپی پرکاش اور ساتھی
لوک گیت
دوپہر
۱۰ - ۱ گیتکا
۴۰ - ۱ بھگت جراج: خیال
شام
۳۰ - ۶ یووادانی: میری پسند
سید اصغر علی؛ روزگار سماچار
۰۰ - ۷ بھینٹ وارتا
علم سنگھ
۴۵ - ۷ سواستھ سندیش
پتریکا پروگرام
(صرف منگل)

بدھ ۱۷ جون

صبح
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
غلام صابر اور ساتھی
نعت، قوالی
۲۰ - ۸ لوک گیت
دوپہر
۳۰ - ۱۲ آپ کی پسند (صرف بدھ)
۱۰ - ۱ مہلا جگت (صرف بدھ)
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
عبدالحلیم جعفر خاں: ستار وادن
شام
۰۰ - ۷ کرشی جگت
بھینٹ وارتا
سی۔ پی۔ ماتھر

جمعرات ۱۸ جون

صبح
۴۵ - ۷ "راجہ بھوج" وارتا
سوریش چترویدی
۲۰ - ۸ سرلا شرما اور سکھیاں: لوک گیت
دوپہر
۱۰ - ۱ گیتکا
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
خان بندھو: خیال
شام
۰۰ - ۷ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
ڈاکٹر آر۔ ایس۔ سنگھ

جمعہ ۱۹ جون

صبح
۳۰ - ۷ کاویہ سوربھ: ڈاکٹر گرجا نندن
شری گنگا ایک آنگل اور سید عبدالستار
۴۵ - ۷ درپن: پریوار کلیان پروگرام
(صرف جمعہ)
۲۰ - ۸ سروج جین اور سکھیاں
لوک گیت
دوپہر
۱۰ - ۱ نعتیہ قوالی
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
اسد علی خاں: رودر وینا
شام
۳۰ - ۶ یووادانی: سرگم۔ کماری اندو
ارپادھیائے
خطوں کے جواب: سلیم انجم
۰۰ - ۷ کرشی جگت
۳۰ - ۹ ناٹک

ہفتہ ۲۰ جون

صبح
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
محمد رفیع: سگم سنگیت
۲۰ - ۸ لوک گیت
دوپہر
۳۰ - ۱۲ سب رس (صرف ہفتہ)
۱۰ - ۱ جوانوں کے لیے (صرف ہفتہ)
شام
۳۰ - ۶ یووادانی: کہانی: کماری انجم بہار
کویتا پاٹھ (ہندی) بھارت بھوشن
۰۰ - ۷ کرشی جگت
ترجمن فاسفورس اور پوٹاش کا
استعمال
بھینٹ وارتا: ڈاکٹر اوم پرکاش
۴۵ - ۷ پری چرچہ: سشیل کمار گپتا،
ڈاکٹر ط فاطمہ وغیرہ
۱۵ - ۸ خیال

اتوار ۲۱ جون

صبح
۲۰ - ۸ سستا جوشی: لوک گیت
۱۰ - ۹ بال جگت (صرف اتوار)
دوپہر
۳۰ - ۱۲ آپ کے لیے
"انت" جھلکی
مصنف: درگیشور بہادر
پیشکش: جوالا پرشاد
۳۵ - ۲ گرامین مہلاؤں کے لیے
شام
۳۰ - ۶ سرگم: غزلیں، سنیتا لونگ مین
کاویہ پاٹھ (ہندی)
سودیش سکسینہ
۰۰ - ۷ کرشی جگت: روزگار پانے
کے لیے کیا کریں
۳۰ - ۹ بنو خاں اور ساتھی: چہار بیت
۴۵ - ۹ آپ کی پسند (صرف اتوار)

پیر ۲۲ جون

صبح
۴۵ - ۷ اور رات ۰۰ - ۸
شیلا محل وادی: سگم سنگیت
۲۰ - ۸ نیر جابنت: لوک گیت
دوپہر
۱۰ - ۱ مہلا جگت (صرف پیر)
۴۰ - ۱ اور رات ۱۵ - ۸
اروند پارکھ: ستار وادن
شام
۳۰ - ۶ یووادانی: تقریر "سوچنا"
سروش کمار
۰۰ - ۷ کرشی جگت
۴۵ - ۷ اردو پروگرام
غالب کے کلام سے میرے پسندیدہ
اشعار: مقرر اکبر علی خاں عرشی زادہ
چچا لاہول اپنی سسرال میں: ڈیجیـ

پیش کش: شوق اثری
شعری: افسر امروہوی

منگل ۲۳ جون

صبح
۷-۴۵ پشپا ہنس: سگم سنگیت
۸-۲۰ اوشا اگروال: لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ گیتیکا
۱-۴۰ سودیپ کار مترا: گٹار وادن

شام
۶-۳۰ یووا وانی: میری پسند
نجمہ ملک: کھیل سماچار
۷-۰۰ کرشی جگت

بدھ ۲۴ جون

صبح
۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
محبوب جعفر اور ساتھی: سگم سنگیت
۸-۲۰ مردولا سکسینہ، الوکم شریواستو
لوک گیت

دوپہر
۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
نزاکت علی خاں اور سلامت
علی خاں: خیال

شام
۷-۰۰ کرشی جگت: بیل چلت ٹیوب ویل
پری چرچہ
شرکاء: جی-ایس-نجّر [?]
مہیش پرتاپ سنگھ راٹھور اور
چندرما پرشاد دیا دھ [?]

جمعرات ۲۵ جون

صبح
۷-۴۵ سنسکرت میں سمیکشا
ڈاکٹر شارد اسوروپ
۸-۲۰ شکنتلا شریواستو: لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ گیتیکا
۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
امجد علی خاں: سرود وادن

شام
۷-۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
کرشن نند مشرا

جمعہ ۲۶ جون

صبح
۷-۳۰ کاویہ سوربھ: گوپال ولوودی اور
آر کے گوئل
۸-۲۰ ودھیا دتی سنہا اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ نعتیہ قوالی
۱-۴۰ برکت علی خاں: ٹھمری

شام
۶-۳۰ یووا وانی: سرگم
سادھنا رستوگی: خطوں کے جواب
کماری ملکہ صدیقی
۷-۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
ڈاکٹر جگموہن کھنہ
۷-۴۵ بنائی کا جگر: جھلکی
مصنف: ارملا مشرا
پیش کش: ونود آنند دیال
۸-۰۰ شجاعت حسین خاں: سگم سنگیت
۸-۱۵ ڈی-آر-پٹوردھن: خیال

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
سعادت حسین اور ساتھی
نعت اور غزلیں
۸-۲۰ پربھا گپتا اور سکھیاں: لوک گیت
ڈاکٹر شنتی تیواری اور سکھیاں

شام
۶-۳۰ یووا وانی: کہانی - اومیش چند کیلا
کاویہ پاٹھ
راجیو کمار شرما
۷-۰۰ کرشی جگت: تقریر: تاراچند تومر
۷-۴۵ تقریر: ڈاکٹر آر-پی سنگھ
۸-۱۵ دھرم ناتھ مشرا: ٹھمری

اتوار ۲۸ جون

صبح
۸-۲۰ رام چند دوبے، رادھا بلو
امیشوری دیوی اور سکھیاں
لوک گیت

دوپہر
۱۲-۳۰ آپ کے لئے: جھلکی
۲-۴۵ گرامین مہلاؤں کے لئے

۶-۳۰ یووا وانی: سرگم شوبھا شریواستو
اور پارٹی، شعری: شری نعمانی
۷-۰۰ کرشی جگت: خریف میں بیج اور
بیوائی شودھن: بھینٹ وارتا
پی-ڈی-کریل
۸-۰۰ شوبھا ماتھر: سگم سنگیت
۹-۳۰ نظام الدین اور ساتھی: چہار بیت

پیر ۲۹ جون

صبح
۷-۴۵ اور رات ۸-۰۰
شیام موہن: سگم سنگیت
۸-۲۰ شیام موہن: لوک گیت

دوپہر
۱۱-۴۰ اور رات ۸-۱۵
علی اکبر خاں: سرود وادن

شام
۶-۳۰ یووا وانی: پری چرچہ
۷-۰۰ کرشی جگت
۷-۴۵ اردو پروگرام: تصویریں بولتی ہیں
اکبر کے نورتن

تصنیف: نفیس صدیقی
پیشکش: شرافت یار خاں
معاون: ونود آنند دیال، شرکاء
چندر موہن سکسینہ
سید اصغر علی، محمد علی موتیج [?] اور
جوالا پرشاد

منگل ۳۰ جون

صبح
۷-۴۵ طالب حسین سلطانی اور ساتھی
سگم سنگیت
۸-۲۰ جراغ [?] ودیدی: لوک گیت

دوپہر
۱-۱۰ گیتیکا
۱-۴۰ غلام مصطفیٰ خاں: خیال

شام
۶-۳۰ یووا وانی
میری پسند: عقیل نعمانی
روزگار سماچار
۷-۰۰ کرشی جگت: بھینٹ وارتا
امرناتھ سنگھ چوہان

غزل

ڈاکٹر ماہر چاندپوری

کوئی حسین سا منظر تلاش کرتا ہوں
میں اپنی زیست کا محور تلاش کرتا ہوں

قدم قدم پہ بھٹکنے کا خوف ہے مجھ کو
قدم قدم پہ میں رہبر تلاش کرتا ہوں

ہر ایک عقل کا دشمن مجھے بتاتا ہے
صدف صدف میں جو گوہر تلاش کرتا ہوں

ہے میرے ذہن میں محفوظ اک حسین خاکہ
کہاں ہے وقت کا آذر تلاش کرتا ہوں

نظر نظر میں جمالِ حبیب ہے میرے
قریب دل کے میں اکثر تلاش کرتا ہوں

مرے جنوں میں عجب شان بے نیازی ہے
خرد کے شہر میں پتھر تلاش کرتا ہوں

رہِ طلب میں بہت دھوپ تیز ہے ماہر
کسی کی زلفِ معطر تلاش کرتا ہوں

(رام پور سے نشر)

الہ آباد

میڈیم ویو
۲۹۲/۴ میٹرز — ۱۰۲۶ کلو ہرٹز ۲۰۲/۲۰ میٹرز — ۱۴۸۵ کلو ہرٹز

منگل ۱۶/جون

صبح
۴۵-۷ ، دوپہر ۱۰-۱
منگل لال بنرجی
سگم سنگیت
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، رات ۴۵-۸
مٹھائی لال ہیلا : گائن

بدھ ۱۷/جون

صبح
۱۰-۹ ، دوپہر ۲۰-۱ ، رات ۱۵-۸
راج بھان سنگھ : ستار
لابی سریواستو : طبلہ پر سنگت

جمعرات ۱۸/جون

صبح
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، دوپہر ۱۰-۱ ، رات ۱۵-۸
باگیشوری دیوی : گائن
بیج ناتھ مشر : سارنگی
رام جی مشر : طبلہ

رات
۳۰-۱۰ بدھ دیو داس گپتا : سرود

جمعہ ۱۹/جون

صبح
۳۰-۷ ، ۱۰-۹ ، رات ۳۰-۱۰
سورج نارائن : ستار
کرشن کمار : طبلہ

شام
۳۰-۵ یووا وانی
'سن ۲۰۰۰ تک سب کیلئے سواستھ'
مذاکرہ —
شرکا : ڈاکٹر بلدیو راج ، ڈاکٹر شنو کانت مالو
ڈاکٹر چندر پنت اور
کماری سشما مشر

رات
۳۰-۹ 'دوبارہ' ناٹک
نجلا جگت کی کہانی کا ریڈیو مکس
ریڈیو مکس : رادھے شیام اپادھیائے

ہفتہ ۲۰/جون

صبح
۴۵-۷ دویندر کمار سنگھ
سگم سنگیت
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، دوپہر ۴۵-۱۲
کاویری سانیال : گائن

اتوار ۲۱/جون

صبح
۲۰-۸ بیگم اختر : ٹھمری
۴۵-۱۱ بینا پانی مشر : گائن
رگھوناتھ سیٹھ : بانسری

دوپہر
۳۰-۱۲ گھر پریوار
خاکہ از شوکت صدیقی
غزل
'اپنی بات' او بی - انٹرویو پر مبنی
۱۰-۱ آج اتوار ہے
'سورگ کی سیر' مزاحیہ جھلکی
تحریر : ڈاکٹر جتیندر چندر بھارتی

رات
۰۰-۸ پنج رنگ
'کچھ بولینگے ہم نہیں'
ادبی ریکارڈنگ پر مبنی
پیشکش : زاہد فاخری

پیر ۲۲/جون

صبح
۲۰-۸ ، رات ۳۰-۱۰
پنڈت جسراج : خیال

۱۰-۹ ، دوپہر ۲۰-۱
بیدناتھ مشر : سارنگی
دیناناتھ مشر : طبلہ

منگل ۲۳/جون

صبح
۴۵-۷ ، دوپہر ۱۰-۱
پوربی مکرجی
: سگم سنگیت
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، رات ۱۵-۸
راجا ماؤ سون ٹکے

بدھ ۲۴/جون

صبح
۱۰-۹ ، دوپہر ۲۰-۱ ، رات ۴۵-۸
پریم جین : الکٹرک گٹار

رات
۵۰-۹ پریوار کلیان پر شنوتری
پیشکش : ڈاکٹر دویا ورما
۰۰-۱۰ 'اپنی اپنی کھڑکی' ناٹک
تحریر : کرتار سنگھ دگل
۳۰-۱۰ حسن لال : گائن

جمعرات ۲۵/جون

صبح
۳۰-۷ ، دوپہر ۱۰-۱
مہیش کمار : سگم سنگیت
۲۰-۸ ، ۱۰-۹
دیپالی بنرجی : دادرا

رات
۳۰-۱۰ گوپال چندر نندی
وائلن

جمعہ ۲۶/جون

صبح
۳۰-۷ ، ۱۰-۹ ، ۳۰-۱۰
امرناتھ مشر : ستار

رات
۳۰-۹ 'پرتم پرتی شروتی' ناٹک
تحریر : آشا پورن دیوی
ریڈیو مکس : سانتو نانگم

ہفتہ ۲۷/جون

صبح
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، دوپہر ۴۵-۱۲
شنکر راؤ تانبے : گائن

اتوار ۲۸/جون

صبح
۲۰-۸ عبدالکریم خاں : گائن
۴۵-۱۱ راجن مشرا ، ساجن مشرا : گائن
برج نارائن : سرود

دوپہر
۳۰-۱۲ گھر پریوار
'رشتوں کا تال میل ، پڑوسی پڑوسی کے بیچ'
مذاکرہ — شرکا
ششی ورما اور بینی بہادر نگم
۱۰-۱ آج اتوار ہے
'منشی اتواری لال' جھلکی
تحریر : نریش مشر

پیر ۲۹/جون

صبح
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، دوپہر ۲۰-۱ ، رات ۳۰-۱۰
بسم اللہ خاں اور ساتھی
شہنائی

رات
۱۵-۸ استاد بڑے غلام علی خاں
گائن

منگل ۳۰/جون

صبح
۴۵-۷ ، دوپہر ۱۰-۱
ونیتا گنگولی : سگم سنگیت
۲۰-۸ ، ۱۰-۹ ، رات ۱۵-۸
مام اکشے جا : گائن

جالندھر چنڈی گڑھ

جالندھر الف ۴۴۴ میٹر - ۸۷۳ کلوہرٹز — جالندھر ب ۴۷ء۳۴۴ میٹر - ۷۰۲ کلوہرٹز

چنڈی گڑھ ۹۶ء۲۰۴ میٹر - ۱۴۷۰ کلوہرٹز — (شام ۱۰-۶ سے ۴۰-۶ تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح — جالندھر الف

۵ - ۵۵ وندے ماترم منگل دھونی
۶ - ۰۵ پریچے، پروگراموں کی تفصیل
۶ - ۱۰ آرادھنا، بھگتی سنگیت
۶ - ۳۰ موسم اور کھیتی باڑی پروگرام
۶ - ۴۵ آسا دی وار (اتوار)
۸ - ۴ آپ کے اُتر میں (اتوار)
ساہتیہ سدھا، سنسکرت پروگرام
(پیر) اخباراں دی رائے (منگل)
سماچار درپن (بدھ اور ہفتہ)
ترانشے (جمعرات) تہاڈی چٹھی ملی
(جمعہ)
۹ - ۱۵ بال جگت، بچوں کے لئے پروگرام
(اتوار)
۹ - ۴۵ چاں رستماں، ہفتہ وار کھیتی
سمبندھی پروگرام
۹ - ۳۰ اختتام (اتوار کے علاوہ)
۱۰ - ۱۵ آپ کی فرمائش (اتوار)
۱۱ - ۱۵ اختتام (صرف اتوار)

دوپہر

۱۲ - ۳۰ ناری سنسار (اتوار اور جمعرات)
۱۲ - ۴۵ میوں چاہے (پیر اور منگل)
۱ - ۵ فوجی بھائیوں کے لئے
۲ - موسم اور اننت کھیتی
۲ - ۳ لوک گیت (چیدہ چیدہ فنکار)
۲ - ۴۵ دیہی گتی سے ہندی میں سماچار بلیٹن

شام

۵ - ۵ بال واڑی (دیہاتی بچوں کیلئے پروگرام)
پھلواڑی (بدھ) باقی دنوں
میں پنجابی گیت
۵ - ۳۰ گورمانی وچار (روزانہ پروگرام)
۶ - ۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں
کی تفصیل
۶ - ۱۰ پرادیشک سماچار (پنجابی)
۶ - ۲۰ پرادیشک سماچار (ہندی)
۶ - ۳ دیہاتی پروگرام
۹ - ۲۵ تبصرہ (اردو)

جالندھر ب

شام

۶ - ۰۰ یووانی: یووکوں کیلئے پروگرام
۷ - دیس پنجاب: پنجابی رنگا رنگ پروگرام
۸ - ۰ اختتام

—

منگل ۱۶ جون

صبح

۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۰۵ لوک گیت: ملکھی رام
۷ - ۱۵ گیت اور غزل: دیپک چیڑجی
۷ - ۳۰ رام نارائن
سارنگی پر راگ توڑی
۸ - ۲۰ گیت: چندر کانتا کپور
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ گیت اور غزل
سویتا سمن اور ثروت حسین

دوپہر

۱۲ - ۰۰ پرچھائیاں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت: کرتار سنگھ رنگیلا
۷ - ۳۰ گیت اور غزل
چندر کانتا کپور
اور ودیا ساگر رمپال
۸ - ۰۰ اردو تقریر
۸ - ۲۰ کویتا پاٹھ: ہندی میں کمار وکل دوارا
۹ - ۳۰ وگیان جگت
سائنس میگزین پروگرام

بدھ ۱۷ جون

صبح

۶ - ۴۵ بھجن
۷ - ۵ پنجابی گیت
۷ - ۱۵ غزلیں: اندر نارائن
۷ - ۳۰ سوہن سنگھ: خیال کھٹ اور ٹھمری
۸ - ۲۰ پنجابی گیت
۸ - ۵۰ لوک گیت: سعیدہ بانو
۹ - ۱۵ اور دوپہر ۱۵-۱۲ اور شام ۵۰-۷
بھائی بخشیش سنگھ راگی اور ساتھی: شبد

دوپہر

۱۲ - ۰۰ گجانن راؤ جوشی
وائلن پر راگ بھیم پلاسی
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۷ - ۳۰ قدم قدم پڑا پڑا
۸ - ۰۰ پنجابی میں وارتا
۸ - ۱۰ پنجابی گیت
۸ - ۲۵ سگم سنگیت
۹ - ۲۰ آپ کی فرمائش
۱۰ - ۳۰ سوہن سنگھ: خیال گورکھ کلیان

جمعرات ۱۸ جون

صبح

۶ - ۴۵ شبد
۷ - ۱۵ بسم اللہ خاں اور ساتھی
شہنائی پر راگ للت پنچم
بھیرو بہار، جوگیا، ہنڈول، دیسکار
للت اور پربھات
۸ - ۲۰ لوک گیت: رجنی دیوی
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ جاوید رحمت قوال اور ساتھی: کافی

دوپہر

۱۲ - ۰۰ اوپی۔ کپور: ٹھمری اور دادرا
۱۲ - ۱۵ گیت: ایم۔ ایل۔ ناگڑہ
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت: منوہر سنگھ منوہر
۷ - ۳۰ لوک رچی سماچار
۷ - ۴۵ جاوید رحمت قوال اور ساتھی
غزلیں
۸ - ۰۰ سرجنا: پنجابی میں ساہتک پروگرام
۸ - ۳۰ سگم سنگیت
۹ - ۳۰ کھیتوں کا میگزین پروگرام
۱۰ - ۰۰ کوی گوشٹھی
۱۰ - ۳۰ اوم پرکاش: کلارنٹ پر راگ باگیشری

جمعہ ۱۹ جون

صبح

۶ - ۴۵ چرن داس سفری: حمد و ثنا
۷ - ۰۵ ست سادھنا
۷ - ۱۵ بلدیو کرشن ورما
ستار پر راگ اہیر بھیرو
پروین سلطانہ: خیال للت
۸ - ۲۰ تیج بہادر ساہنی: بھجن
۸ - ۵۰ صوفیانہ کلام: پورن شاہ کوٹی
۹ - ۱۵ گیت: پرکاش کور اور راجندر راجن

دوپہر

۱۲ - ۰۰ استاد بڑے غلام علی خاں
ٹھمری بھیروی اور ٹھمری کماج
۱۲ - ۳ چرن داس سفری: غزلیں
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵ - ۱۵ لوک گیت نظیر محمد اور ساتھی
۷ - ۳۰ شرافت حسین خاں: خیال آنندی
۸ - ۰ ہندی میں تقریر
۹ - ۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰ - ۱۵ لوک گیت: جاگیر سنگھ طالب
۱۰ - ۳۰ بلدیو کرشن ورما (ستار)
راگ راجیشوری
پروین سلطانہ: خیال کوسی کلیان

ہفتہ ۲۰ جون

صبح

۶ - ۴۵ سگم سنگیت
۷ - ۰۵ ہنسراج اور ساتھی: بھینٹ
۷ - ۱۵ غزلیں: نیلم ساہنی
۷ - ۳۰ شری وینکٹیش: بانسری پر گجری توڑی
۸ - ۲۰ غزلیں
۸ - ۵۰ پنجابی گیت
۹ - ۱۵ پریم پاٹھک: بھجن

دوپہر

۱۲ - ۰۰ وادیہ ورند
۱۲ - ۱۵ غزلیں: نیلم ساہنی
۱۲ - ۳۰ لوک رنگ
لوک گیتوں کا رنگا رنگ پروگرام
۲ - ۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت : پرتپال سنگھ پال
۷-۴۰ پریم پاٹھک : غزلیں
۷-۵۰ گیت
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۲۱ جون

صبح

۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں : احمد حسین اور محمد حسین
۷-۳۰ اننت لال : شہنائی پر راگ للت
ریتا گنگولی : ٹھمری اور دادرا
۸-۵۰ گیت (ہندی)
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر

۱۲-۰۰ برج نارائن (سرود)
راگ شدھ سارنگ
۱۲-۱۵ گیت اور غزل : مہندر پال
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ گیت : احمد حسین اور محمد حسین
۷-۴۵ جاگرت : پنجابی میں سلسلہ وار
گھریلو فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ برج نارائن (سرود)
راگ کوشی کا نہڑہ

پیر ۲۲ جون

صبح

۶-۴۵ بیر چند : بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں : شوبھا گورتو
۷-۳۰ شانتی کمار : بانسری پر رام کلی
نثار حسین خاں
خیال گوردھنی توڑی
۸-۲۰ لوک گیت : کماری رنجنا
۸-۵۰ گیت : پشپارانی اور پرکاش سدھو
۹-۱۵ جھلکی : طنز و مزاح پروگرام

دوپہر

۱۲-۰۰ تہاڈی پسند
سننے والوں کی فرمائش پر
پنجابی گیت
۱۲-۳۰ گیت ہندی
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ پشپارانی اور پرکاش سدھو : گیت
۷-۵۰ بیر چند : گیت
۸-۰۰ ہندی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت : کماری رنجنا
۱۰-۳۰ شانتی کمار
بانسری پر راگ چندر کوس
ونائک راؤ پٹوردھن
راگ آنند کیدار

منگل ۲۳ جون

صبح

۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ لوک گیت : رمیش رنگیلا اور ساتھی
۷-۱۵ غزلیں : نرملا ارون
۷-۳۰ مالویکا کانن : خیال توڑی
۸-۵۰ پنجابی گیت : گھنشام داس
۹-۱۵ پنجابی گیت

دوپہر

۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت : پورن چند وڈالی اور ساتھی
۷-۴۰ گیت اور غزل
گھنشام داس اور نرملا ارون
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کوتیا پاٹھ : پنجابی میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں بھینٹ وارتا

بدھ ۲۴ جون

صبح

۶-۴۵ بھجن
۷-۱۵ گیت اور غزل
راجندر مہتہ اور نینا شاہ
۷-۳۰ مہندر سنگھ : ٹھمری بھیرری
روی شنکر ستار پر راگ اہیر
للت۔ نٹ بھیرو
بھٹیار اور سندھو بھیرری
۸-۵۰ لوک گیت : بنارسی پال
۹-۱۵ اور دوپہر ۱۲-۱۵
بھائی ہرچند سنگھ راگی اور ساتھی : شبد

دوپہر

۱۲-۰۰ مہندر سنگھ، ٹھمری کھماج
۲-۲۰ غزلیں

شام

۷-۴۰ قدم قدم بڑھا چڑھا
۷-۵۰ شانتی داس : بھجن
۸-۰۰ پنجابی میں وارتا
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ آپ کی فرمائش
۱۰-۳۰ مہندر سنگھ : ٹھمری پیلو
وجے راگھو راؤ : فلوٹ پر راگ
مندھون اور شور نجنی

جمعرات ۲۵ جون

صبح

۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں : چاندرائے
۷-۳۰ پی۔ این۔ انصار (ستار)
راگ توڑی
شو کمار شرما (سنطور) راگ للت
۸-۲۰ لوک گیت : ہرنیک سنگھ رانا
۸-۵۰ قوالی
۹-۱۵ سورن لتا : بھجن

دوپہر

۱۲-۰۰ نکھل بنرجی : ستار پر راگ میگھ
۱۲-۱۵ غزلیں : چاندرائے
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت : سردارا
۷-۴۰ لوک رچی سماچار
۷-۴۵ سورن لتا : غزلیں
۸-۰۰ تخلیق : اردو میں ادبی پروگرام
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ کھیلوں کا اکھل بھارتیہ پروگرام
۱۰-۳۰ پی۔ این۔ انصار (ستار)
راگ مالکونس، سلطان خاں
اور رگھوناتھ سیٹھ : سارنگی اور
بانسری پر راگ مارو بہاگ

جمعہ ۲۶ جون

صبح

۶-۴۵ گیت اور غزل : ستیش چندر
۷-۰۵ ست سادھنا
۷-۱۵ ایس۔ کے۔ دتہ : ستار پر راگ
بلاس خانی توڑی
۸-۲۰ گجیت والیہ : گیت
۸-۵۰ صوفیانہ کلام : شوکت علی ماتوئی
۹-۱۵ گیت : سریندر کوہلی

دوپہر

۱۲-۰۰ دی۔ جی۔ جوگ : وائلن پر راگ
ہنڈول بہار
سوہن لال : ہرمونیم پر مشر کھماج
۱۲-۳۰ گیت : سریندر کوہلی
۲-۲۰ غزلیں

شام

۵-۱۵ لوک گیت : سوہن لال
۷-۴۰ کمار گندھرو : خیال گندھاری ملہار
۸-۰ ہندی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ ہندی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت : ستیش چندر
۱۰-۳۰ ایس۔ کے۔ دتہ
ستار پر راگ کروانی

ہفتہ ۲۷ جون

صبح

۶-۴۵ گیت کورس
۷-۰۵ کلدیپ سنگھ پردیسی : لوک گیت
۷-۱۵ چرن جیت کور : گیت اور غزل
۷-۳۰ ائیرن رائے چودھری : خیال دیسی
۸-۲۰ بھجن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ سرسوتی دشواس : بھجن
۱۲-۰۰ لطافت حسین خاں
خیال پٹ دیپ
۱۲-۱۵ سرسوتی دشواس : بھجن
۱۲-۳۰ لوک گیت : چمن لال گورداسپوری
۱۲-۴۵ گیت اور غزل : چرن جیت کور
۲-۲۰ لوک گیت : رنگیلا رام اور ساتھی

شام

۵-۱۵ لوک گیت : سوداگر مل کوٹلی اور ساتھی

۷-۳۰ غزلیں
۸-۰۰ پنجابی میں تقریر
۸-۱۰ پنجابی گیت
۸-۳۰ سگم سنگیت

اتوار ۲۸ جون

صبح
۶-۴۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ گیت اور غزل: شانتا سکسینہ
۷-۳۰ ایم۔ آر۔ گوتم: خیال جونپوری
۸-۲۰ مسیحی بھجن
۸-۵۰ گیت (ہندی)
۱۰-۱۵ آپ کی فرمائش

دوپہر
۱۲-۰۰ سیارام تیواڑی: آلاپ اور دھمار راگ برندابنی سارنگ
۱۲-۱۵ گیت اور لوک گیت: شانتا سکسینہ
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت: مولا سنگھ ڈھاڈی اور ساتھی، داراں
۷-۳۰ کافی: مدھو بالا چاولہ
۷-۴۵ جاگرت، پنجابی میں گھریلو سلسلہ وار فیچر پروگرام
۸-۰۰ انگریزی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ شبد گائن
۱۰-۳۰ سیارام تیواڑی: آلاپ اور دھمار راگ باگیشری اور ٹھمری پیلو

پیر ۲۹ جون

صبح
۶-۴۵ بھجن
۷-۰۵ پنجابی گیت
۷-۱۵ غزلیں: لچھمن داس سندھو
۷-۳۰ بسوراج راج گورو: خیال دیسی
۸-۲۰ لوک گیت: سنت سنگھ نبدرا
۸-۵۰ گیت: چندرکانتا
۹-۱۵ شبد

دوپہر
۱۲-۰۰ تہاڈی پسند سننے والوں کی پسند پر پنجابی گیت
۱۲-۳۰ لچھمن داس سندھو: کافی
۲-۲۰ غزلیں

شام
۷-۴۰ شبد
۷-۵۵ گیت: چندرکانتا
۸-۰۰ سندی میں تقریر
۸-۲۵ سگم سنگیت
۹-۳۰ پنجابی میں ناٹک
۱۰-۱۵ لوک گیت: پریم جگیاسو
۱۰-۳۰ بسوراج راجگورو خیال کونسی کانہڑہ

منگل ۳۰ جون

صبح
۶-۴۵ شبد
۷-۰۵ لوک گیت: انل کمار
۷-۱۵ غزلیں: ارملا ناگر
۷-۳۰ سنیل مکرجی: سرود پر راگ نٹ بھیرو
۸-۲۰ گیت: بھیم سین اور کویتا دمن
۸-۵۰ پنجابی گیت
۹-۱۵ گیت اور غزل: سروجنی مراٹھے

دوپہر
۱۲-۰۰ پرچھائیاں
۲-۲۰ غزلیں

شام
۵-۱۵ لوک گیت: امرجیت کور پدانہ
۷-۴۰ گیت اور غزل: انل کمار اور کویتا دمن
۸-۰۰ اردو میں تقریر
۸-۱۰ غزلیں
۸-۲۰ کویتا پاٹھ (ہندی)
۸-۳۰ سگم سنگیت
۹-۳۰ انگریزی میں بھینٹ وارتا

روہتک

میڈیم ویو ۴۷۲۔۲۶۲ میٹر ۱۱۴۳ کلو ہرٹز

پہلی مجلس ۶-۲۵ سے ۹-۰۵ تک (اتوار ۹-۱۵ تک) دوسری مجلس ۱۲-۳۰ سے ۱-۴۰ تک
تیسری مجلس ۵-۳۰ سے ۱۰-۳۰ تک (ہفتہ اتوار ۱۱ بجے تک)

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۰ وندنا
۶-۵۵ کھیتی کی باتیں
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۵۰ ارچنا (بھگتی سنگیت)
۸-۴۰ سب رس

دوپہر
۱-۱۰ آپ کی فرمائش (اتوار کے علاوہ)
۱-۴۰ اسکول براڈکاسٹ
(ہفتہ اور اتوار کے علاوہ)
۲-۲۰ لوک سنگیت

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
۶-۱۰ پرادیشک سنگیت (بدھ کے علاوہ)
۶-۳۰ گرامین سنسار (دیہاتی پروگرام)
۷-۳۰ اطلاعات
۷-۴۵ سنگیت سریتا
۹-۱۵ ایک فلم سے (جمعرات کو آپ کا خط ملا)

منگل ۱۶ جون

صبح
۷-۱، شام ۷-۴۵
منجو بترہ: سگم سنگیت
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ بسم اللہ خاں شہنائی وادن
۸-۳۰، دوپہر ۲-۲۰
اوم پرکاش، سنتوش کماری لوک سنگیت
۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ راشٹریہ لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
'جہیز اور فضول خرچی سے کیسے بچیں'
۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ حبیب نظامی: قوالی
۹-۱۵ ایک فلم سے 'پہریدار'
۹-۳۰ 'معاشرہ اور ہماری زندگی' انگریزی میں تبادلہ خیال
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۱۷ جون

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
معین الدین خاں، سگم سنگیت
۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
رویندر دیو، ستار وادن
۸-۳۰، دوپہر ۲-۲۰ ملونت سنگھ باگلہ اور چاند ولال، لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ گاتی پنکتی
۱-۰۰ کترنیں

شام
۵-۳۰ یوواسنسار
'گرمیوں میں ہونیوالی جلدی بیماریاں'
'وقت کی آواز'
قومی ایکتا
۶-۱۰ نغمے
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ 'ڈاکٹر کی رائے میں' ہندی تقریر
۸-۳۰ دیویندر سنگھ، شبد
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تیسری منزل'
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے

جمعرات ۱۸ جون

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
جیوتی چودھری، سگم سنگیت
۷-۲۵ گوڑگانوا ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
ست ویر سنگھ، کوشلیا کلیان
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ایک رنگ
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
۶-۱۰ ڈوگری گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ گھرآنگن
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۱۹ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
افضال اقبال : قوالیاں
۷-۲۵ جیند ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
وزیر حسین خاں : سارنگی
۸-۲۰ رامنی شرما : لوک سنگیت
۸-۳۰ گاندھی چرچا
۸-۴۰ سب رس

دوپہر

۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۲-۲۰ رمنی شرما اور صاحب سنگھ
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
ادبی پروگرام
۶-۱۰ پنجابی گیت
۸-۰۰ کھیل جگت
۸-۳۰ سدھا ملہوترہ : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'دی ریونجر'
۹-۳۰ تیسرے پہر کی دھوپ،
بزرگوں کیلئے پروگرام

ہفتہ ۲۰ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
شانتا سکینہ : سگم سنگیت
۷-۲۵ کورکشیتر ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ مالنی راجورکر : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ راجکمار سبروال،
سنتوش ساہیوال، لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ پھر بنیے
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے
'اسکولوں میں ثقافتی سرگرمیوں کی اہمیت'
ہندی میں تبادلہ خیال

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
پنجاب پر ایک فیچر
۶-۱۰ سندھی گیت
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۸-۳۰ بیگم اختر : غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے
۹-۳۰ موسیقی کا نیشنل پروگرام

اتوار ۲۱ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
رما ڈونگرے : سگم سنگیت
۷-۲۵ مہندرگڑھ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ علاؤالدین خاں : سرود وادن
۸-۲۰ بال کنج
بچوں کی نئی کتابیں
یہ کیسے کام کرتے ہیں

دوپہر

۱۲-۳۰ ناری جگت
'پینے کا پانی' تقریر
۱-۰۰ کھلا آکاش
۲-۲۰ ہری رام شرما، مانگے رام ڈوگر
لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ یوواؤں کی پسند
خطوں کے جواب
۶-۱۰ برج کے لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
آپکی پسند
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۸-۳۰ ہری اوم شرن : بھجن
۹-۱۵ ایک فلم سے 'یاری زندہ باد'
۹-۳۰ فیچر
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۲۲ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
ہری برن : سگم سنگیت
۷-۲۵ سونی پت ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
غلام مصطفیٰ خاں : کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
رام چند، ششی شرما اور ساتھی
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
'سائنس اور ہماری زندگی'
تبادلہ خیال
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
صحت اور خاندانی بہبود
۸-۰۰ انگریزی تقریر
۸-۳۰ سموہ گان
۹-۱۵ ایک فلم سے 'اس نے کہا تھا'
۹-۳۰ نیشنل پروگرام : تقریر

منگل ۲۳ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
لیش شرما : سگم سنگیت
۷-۲۵ سرسا ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ اونکارناتھ ٹھاکر
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ سمیر سنگھ یادو اور
آشالتا، لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
میری پسند کے گیت
۶-۱۰ کشمیری لوک گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
پنگھٹ

۸-۰۰ کلام شاعر
۸-۳۰ محمد رفیع : گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'پریم بندھن'
۹-۳۰ سائنس میگزین
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

بدھ ۲۴ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
سپرا بوس : سگم سنگیت
۷-۲۵ فرید آباد ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
راجندر کمار : بانسری وادن
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
دیپ ماتھر، ٹیک چند چوہان
لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ گاتی ہنکتی
۱-۰۰ کترنیں

شام

۵-۳۰ یوواسنسار
'دنیا کے کچھ مشہور گیند باز'
'کھیل کود اور ہماری صحت'
۶-۱۰ ننھے منے
۶-۳۰ گرامین سنسار
۸-۰۰ آج کل
۸-۳۰ یونس ملک : غزلیں
۹-۱۵ ایک فلم سے 'تپسیا'
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے

جمعرات ۲۵ جون

صبح

۷-۱۰، شام ۷-۴۵
مدن لال شرما : سگم سنگیت
۷-۲۵ روہتک ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ چلتے چلتے
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ من پھول سنگھ،
اور امرجیت کور : لوک سنگیت
۸-۴۰ سب رس

دوپہر

۱۲-۳۰ ساز اور آواز
۱-۰۰ ورندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

سرگم

۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳۰ گرامین سنسار
بالک منڈلی
۸-۰۰ گھر آنگن
صحت اور خاندانی بہبود کا پروگرام
بچوں کیلئے متوازن غذا
۸-۳۰، حبیب ولی محمد، ماسٹر مدن
غزلیں
۹-۱۵ آپ کا خط ملا

جمعہ ۲۶ جون

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
اجیت کور، سگم سنگیت
۷-۲۵ حصار ضلع کی چٹھی
۷-۳۰، رات ۱۰-۰۰
کندن لال شرما: کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰ اوما دت اور
بہادر ناتھ و ساتھی: لوک سنگیت

دوپہر
۱۲-۳۰ دھرتی کے گیت
۱-۰۰ وندناگان

شام
۵-۳۰ یووا سنسار
'نیپال میں کچھ دن'
۶-۳۰ گرامین سنسار
'دیہات کی ترقی میں باہمی تعاون کی اہمیت'
۸-۰۰ وکاس کلب
۸-۳۰ شاردا گیت
۹-۱۵ ایک فلم سے 'یارانہ'
۹-۳۰ ہیلتھ میگزین
'بڑھتی ہوئی آبادی اور ہمارا اقتصادی ڈھانچہ'

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۷-۱۰، ۷-۴۵
اندر نارائن، سگم سنگیت
۷-۲۵ انبالہ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشن راؤ شنکر پنڈت
کلاسیکی موسیقی
۸-۲۰، دوپہر ۲-۲۰
راجکمار، لوک سنگیت

۸-۴۰ سب رس

دوپہر
۱۲-۳۰ پھر سنیئے
۱-۰۰ وندناگان
۱-۴۰ اساتذہ کیلئے پروگرام
'اسکولوں میں آداب و اطوار کی تعلیم'
تبادلہ خیال

شام
۵-۳ یووا سنسار
۶-۱۰ پنجابی گیت
۶-۳ گرامین سنسار
ڈاکٹر سے ملاقات
۸-۰۰ ہریانہ درشن
۹-۳۰ مہندر سنگھ، شبد
۹-۱۵ موجودہ سرکار کے دو برس مکمل ہونے پر
وزیر اعلیٰ شری بھجن لال کی تقریر
۹-۳ نیشنل پروگرام۔ موسیقی

اتوار ۲۸ جون

صبح
۷-۱۰، شام ۷-۴۵
کملا روڑھے، سگم سنگیت
۷-۲۵ بھوانی ضلع کی چٹھی
۷-۳ جے لبواس اور بھانشو لبواس
ستار و بانسری جگل بندی
۸-۲۰ بال کنج
ڈرامہ

دوپہر
۱۲-۳۰ ناری جگت
گھر میں کام آنے والا بجلی کا سامان
۱- کھلا آکاش
۲-۲ نرملا بنو، حکم چند راٹھی و ساتھی
لوک سنگیت

شام
۵-۳ یووا سنسار
یوواؤں کی پسند، خطوں کے جواب
۶-۱۰ مدھیہ پردیش کے لوک گیت
۸-۰۰ آج اتوار ہے
۹-۱۵ ایک فلم سے 'نیناں'
۹-۳۰ ڈرامہ
۱۰-۰۰ پرانی فلموں سے

پیر ۲۹ جون

صبح ۷-۱۰، شام ۷-۴۵

(باقی ص ۵۱ پر)

شملہ

۳۸۷...۶ میٹر ۷۷۰ کلو ہرٹز
صبح ۵-۵۳ سے ۷-۳ ، ۹۰... ۳ کلو ہرٹز
صبح ۷-۴۵ سے ۹-۳۰ ، اور ۹-۲۵ سے ۴-۴۵ ۵-۴۵ ... ۹۰۲۰ کلو ہرٹز
شام ۵ سے ۶-۱۵ ، اور ۹-۰۰ سے رات ۱۲-۰۰ ، ۳۲۲۳ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی صبح ۱۰-۰ ، دوپہر ۱-۰۵ اور ۲-۱ شام ۶-۵ رات ۵-۳۵ اور صرف ہفتہ ۱۱-۱۰
انگریزی صبح ۸-۱۰ دوپہر ۱-۱ ، ۲ رات ۹-۰۰ اور صرف ہفتہ ۱۱-۵
سنسکرت صبح ، اردو صبح ۱-۵۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳۵ گیان وندو اور وندنا
۶-۵۵ کھیتی باڑی
۷-۰۵ پروگراموں کا خلاصہ
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ ساما ئیکی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۹-۰۰ راجیہ کی چٹھی
۹-۳۰ اختتام

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲-۲۰ اختتام (سوائے اتوار)
۱-۱۰ فوجی بھائیوں کیلئے پروگرام
۲-۳۰ کھیتی چرچا اور موسم
۲-۳ سب رنگ
۳-۰۰ اختتام

شام
۵-۰۰ ہماچل پروگرام
لاہول سپتی (اتوار، منگل، جمعہ)
کنٹری پروگرام (پیر، جمعرات)
چمبا یانگی پروگرام (بدھ، ہفتہ)
۵-۳۰ کلوی پروگرام (اتوار، بدھ)
مہاسوی پروگرام (پیر، جمعہ)
سرموری پروگرام (منگل، ہفتہ)
چنومنو (جمعرات)
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی/
پہاڑی دھن
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام (اتوار، جمعرات)
منڈیالی پروگرام (پیر، جمعہ)
بلاسپوری پروگرام (منگل، ہفتہ)
خواتین کیلئے (بدھ)
۶-۱۰ مقامی اعلانات اور
پروگراموں کا خلاصہ
۶-۴۵ علاقائی خبریں
۷-۵ کرشی جگت
۷-۳۵ گرامین یوواؤں کیلئے
۸-۰۰ ہمارے گیت
۱۱-۳ اختتام
(بدھ، منگل، ہفتہ کو ۱۱-۰۵ بجے)

منگل ۱۶ جون

صبح
۷-۰۰ گیت
۷-۱ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۵ سننے کی بات
۸-۲ سگم سنگیت
۸-۴۵ علاقائی گیت
۹-۵ جائیکا

شام
۵-۳۰ سرموری پروگرام
خبریں، لوک گیت
۵-۵۰ 'ایک ماہ کے انوبھو' تقریر
باغ بانی کے کام
۶-۵ بلاسپوری پروگرام
خطوں کے جواب، خبریں
فرمائشی لوک گیت، بجری کلینڈ

۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۷-۳۵ علاقائی پروگرام: خطوں کے جواب، خبریں، 'ذرا سوچیئے' تقریر
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ ترقیاتی پروگرام 'ہماری وکاس یاترا- پریوگ شالہ سے کھیت تک'
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل تب کی محفل موسیقی

بدھ ۱۷ جون

صبح
۷-۳۰ جیون جیوتی
۸-۲۰ شبد اور ٹھمری و دادرا
۸-۳۵ امر جیوتی

دوپہر
۳-۰۰ ونیتا منڈل

شام
۵-۰۰ چمبا پانگی پروگرام، خبریں 'پشو روگ اور رکشا' تقریر
۵-۳۰ کلوی پروگرام: خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت، تقریر
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ مہلا سمیلن
۶-۵۵ منصوبہ بندی پروگرام
۸-۲۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ وادیہ ورند
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۹-۳۰ چرچا کا وشیہ ہے
۱۰-۰۰ فرمائشی گیت

جمعرات ۱۸ جون

۶-۳۰ گیان ودنما
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ دیش گان
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ بات چیت
۹-۰۵ ایک کلاکار

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۳-۰۵ ونیتا منڈل

شام
۵-۰۰ کنٹری پروگرام 'خاندانی خوشحالی اور مہلا شکشا' گفتگو
'نشہ بندی' گفتگو
سماچار، لوک گیت
۵-۳۰ چنو منو پروگرام
۵-۵۰ لوک گیت
۶-۰۵ اس ماس کا گیت
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام: خبریں 'ہمارے بھوجن میں پوشٹک تتو'
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۰ سشکتوں کیلئے - لوک کتھا
۸-۱۵ غزلیں
۹-۱۵ آپ کا خط ملا
۹-۳۰ ڈراموں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۱۹ جون

صبح
۷-۱۰ پرارتھنا سبھا
۷-۳۰ ترنگ
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ

شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام: خبریں، ناٹکا 'گرمیوں میں بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال'
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام: خبریں کیئرا ڈوگ 'چھوٹے پریوار کے فائدے' تقریر
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام خبریں، خطوں کے جواب فرمائشی لوک گیت، 'فضول خرچی' بات چیت
۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی
۸-۱۵ سماچار درشن
۹-۱۰ ہندی تقریر
۹-۳۰ 'آخری سفر' ناٹک
۱۰-۰۰ من بھاون

ہفتہ ۲۰ جون

۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ گیت
۸-۲۰ سیلانیوں کیلئے
۹-۰۵ رس دھارا
۱۰-۱۰ فوجی بھائیوں کیلئے

شام
۵-۰۰ چمبا پانگی پروگرام، خبریں، خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت 'ہماچل کی بن بجلی پریوجنائیں' تقریر
۵-۳۰ سرموری پروگرام: خبریں 'جنگلوں کی دین شہد کی مکھیوں کا پالن' تقریر
۶-۳۰ بلاسپوری پروگرام: خبریں 'آپ بھی بتائیں' انٹرویو ریز پرینی
۷-۰۵ کرشی جگت
۷-۳۰ طلبا کیلئے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۹-۱۵ ہم درشن
۹-۳۰ کلاسیکی موسیقی

اتوار ۲۱ جون

صبح
۷-۰۵ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپ کی چٹھی، آپ کی فرمائش
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳۰ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون 'پیاس کیوں لگتی ہے' تقریر
۱۱-۰۰ 'گرم کوٹ' ڈرامہ

دوپہر
۱۲-۰۰ گوشٹھی
۱۲-۳۰ بال گوپال
۳-۰۰ خواتین کیلئے 'پتنی ہونے پر گھر سنسار' تقریر گیت

شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام خبریں، خطوں کے جواب فرمائشی گیت، سچلتا کی کہانی
۵-۳۰ کلوی پروگرام خبریں؛ 'زیادہ آمدنی کیلئے درخت لگاؤ' 'ہمارے کھانے میں طاقتور رسائن' گیت
۶-۰۰ پہاڑی دھن - اعلان
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام، خبریں، خطوں کے جواب، لوک گیت
۶-۵۰ تقریر
۷-۳۵ منصوبہ بندی پروگرام
۸-۰۰ دھارا رے گیت
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ قانون اور انسان
۹-۳۰ گیت پہاڑا رے

پیر ۲۲ جون

صبح
۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی
۷-۳۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۸-۲۰ شبد
۸-۳۵ ساہتیہ ویلا - کلام
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

دوپہر
۱۲-۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۲-۳۰ سب رس

شام
۵-۰۰ کنٹری پروگرام خبریں، خطوں کے جواب 'ملک کی ترقی پر پروگرام'
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام خبریں، 'وگیان کی دین' بات چیت، تقریر
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام خبریں، 'جنگلوں سے فائدے' تقریر
۸-۱۵ سوزریل اسپورٹس
۸-۲۵ دیش گان
۸-۳۵ وادیہ ورند
۹-۱۵ انگریزی تقریر
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۲۳ جون

صبح
۷-۱۵ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۳۰ ٹھمری، دادرا
۸-۳۵ علاقائی سنگیت
۹-۰۵ چینکا

شام
۵-۰۵ لاہول سپتی پروگرام خبریں، لوک گیت، بات چیت
۵-۳۰ سرموری پروگرام

خبریں، بھینٹ وارتا
خواتین کے بارے میں بات چیت
۶-۱۵ بلاس پوری پروگرام : خبریں
'ہڈیوں کے روگ اور ان کی روک تھام'
بچوں کی پرورش
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ سب رس
۹-۱۵ ہماری وکاس یاترا
۹-۳ انگریزی مباحثہ
۹-۴۰ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفلِ موسیقی

بدھ ۲۴ جون

صبح
۶-۲ بھگتی سنگیت
کشمیری سنت وانی
۷-۱۰ کلاسیکی کرناٹک موسیقی
۷-۴۰ جیون جیوتی
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۷-۵۵ وقت کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ مذہبی بول
۹-۰۵ ایک فلم کے گیت

شام
۵-۰۰ چمبا پانگی پروگرام
۵-۳۰ کلوئی پروگرام۔ خبریں، لوک گیت
'میری کلپنا میں'، تقریر
وکاس سماچار، لوک گیت
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ دیہی خواتین کیلئے
'تب اور اب'، بات چیت
'باقی دو شبد'، روپک
گیت
۶-۵۵ منصوبہ بندی پروگرام
۸-۲۵ سگم سنگیت
۸-۳۵ وادیہ ورند
۹-۱۵ ہماچل ڈائری
۹-۳۰ چرچا کا وشے ہے
۱۰-۰۰ آپ کے انورودھ پر

جمعرات ۲۵ جون

صبح
۶-۲۰ گیان وندو، بھگتی سنگیت
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ سنگیت
۷-۴۵ پہاڑی سنگیت
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ پنجابی گیت
۸-۳۵ بات چیت

شام
۵-۰۰ کنری پروگرام
خبریں، لوک گیت
گاؤں کی بات، ڈرامہ
۵-۳۰ جنو منو پروگرام
۵-۵۰ لوک گیت
۶-۰ اس ماس کا گیت
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام
خبریں لوک گیت
وکاس سماچار، تقریر
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ آپ کا خط ملا
۹-۳ نیشنل پروگرام : ڈرامہ

جمعہ ۲۶ جون

صبح
۶-۲۰ گیان وندو
بھگتی سنگیت
۵-۰۰ پرار تھنا سبھا
۷-۴۰ ترنگ : کویتا پاٹھ
۷-۵۵ سمے کی بات
۸-۲۰ سگم سنگیت
۸-۳۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۰۵ محفل

شام
۵- لاہول سپتی پروگرام
خبریں
نیک تمنا - ایک ماہ کے انوبھو
۵-۳ مہاسوی پروگرام : خبریں
خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
ایندھن کا صحیح استعمال
۶-۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام
خبریں، بڑھتے قدم
۸-۱۵ غزلیں
۸-۲۵ بھگتی سنگیت
۹-۱۵ لوک تنتر کی میری کلپنا

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۶-۲ گیان وندو
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴۰ گیت
۸-۲۰ دیش گان
۹-۵ رس دھارا

شام
۵-۰۰ چمبا پانگی پروگرام : خبریں
'ایک ماہ کے انوبھو' بات چیت
۵-۳ سرموری پروگرام خبریں،
خطوں کے جواب، لوک گیت، کہانی
۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام
خبریں - انٹرویو
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ منصوبہ بندی پروگرام
۷-۴ اساتذہ کیلئے
۸-۱۵ سگم سنگیت
۸-۲۵ فلم موسیقی
۹-۱۵ ہیم درشن
۹-۳ نیشنل پروگرام، موسیقی

اتوار ۲۸ جون

صبح
۸-۲ گیان وندو
وندنا - گوروبانی سے
۷-۱۰ کلاسیکی موسیقی
۷-۴ اس ماس کا گیت
۸-۲۰ آپکی چٹھی آپکی فرمائش
۹-۱۵ ان دنوں
۹-۳ ساز اور آواز
۹-۴۵ وگیان اور جیون
۱- یووا وانی
۱۱- ہندی ڈرامہ

دوپہر
۱۲-۳ بال گوپال
۳-۰ خواتین کا پروگرام

شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام : خبریں
خطوں کے جواب، فرمائشی لوک گیت
۵-۳۰ کلوی پروگرام، خبریں
لوک گیت، کچھ ان کے بارے میں
۶-۱۵ کانگڑی پروگرام، خبریں
لوک گیت - کچھ ان کے بارے میں
۶-۵۵ گیت
۷-۳۵ منصوبہ بندی پروگرام
۸-۲۵ کلاسیکی موسیقی
۹-۱۵ جھلکی
۹-۳ گیت پہاڑا رے

پیر ۲۹ جون

صبح
۶-۲۰ گیان وندو
وندنا - اپنشد سے
۷-۴۰ جیون جیوتی
۸-۲ شبد
۸-۳۵ پہاڑی کویتا پاٹھ
۹-۰۵ بھولے بسرے گیت

شام
۵-۰۰ کنری پروگرام : خبریں
لوک گیت - کچھ ان کے بارے میں
۵-۳۰ مہاسوی پروگرام : خبریں
'جانوروں کی دیکھ بھال' ناٹیکا
۶-۰۰ ضلع کی چٹھی
۶-۱۵ منڈیالی پروگرام : خبریں
'بڑھتی ہوئی آبادی کے آثار' تقریر
۶-۵۵ منصوبہ بندی پروگرام
۸-۱۵ نیور ریل
۸-۲۵ دیش گان
۹-۱۵ سائنس میں ترقی
۹-۴۵ سگم سنگیت
۱۰-۰۰ کلاسیکی موسیقی

منگل ۳۰ جون

صبح
۶-۲ گیان وندو
بھگتی سنگیت
۷-۴۰ سنگیت
۷-۵۰ سمے کی بات
۸-۲ ٹھمری دادرا
۸-۳۵ علاقائی گیت
۹-۰۵ جھلکیاں

شام
۵-۰۰ لاہول سپتی پروگرام
خبریں - روپک - تقریر
۵-۳ سرموری پروگرام

(باقی ص ۵۱ پر)

جے پور، اجمیر، بیکانیر، اودے پور، جودھپور

جے پور 'الف' ۲۰۳.۲ میٹر ۱۴۷۶ کلو ہرٹز، اجمیر ۴۹۵.۳ میٹر ۶۰۳ کلو ہرٹز
جے پور 'ب' ۲۴۳.۴ میٹر ۱۲۶۹ کلو ہرٹز، بیکانیر ۲۱۵ میٹر ۱۳۹۵ کلو ہرٹز
اودے پور ۲۶۶.۷ میٹر ۱۱۲۵ کلو ہرٹز، جودھپور ۵۶۴.۹ میٹر ۵۳۱ کلو ہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۱-۰۵، ۱-۱۰، ۲-۴۵، ۲، شام ۵-۰۰، ۵-۵، ۶-۱۰، ۷-۰۰، رات ۸-۴۵
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۵)
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱۲-۰۰ (صرف اتوار) ۱-۰۰، ۲-۰۰ شام ۶-۰۰، رات ۹-۰۰
(پیر، منگل، ہفتہ، اتوار ۱۱-۰۰)
صوبائی خبریں (ہندی) صبح ۹-۰۵، شام ۷-۰۵، (راجستھانی) شام ۷-۱۵
سندھی میں خبریں: صبح ۸-۴۰، شام ۶-۱۵
سنسکرت میں خبریں: صبح ۷-۰۰، شام ۶-۱۰
ہندی میں سماچار پتر: صبح ۹-۰۰

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح

۶-۳۰ منگل دھونی، وندے ماترم
۶-۳۵ وندنا
۷-۰۵ روپ ریکھا اور موسم
۷-۱۰ کرساں ری بات: بازار بھاؤ (روزانہ)
۷-۲۰ رامائن پاٹھ
۷-۳۰ سامائیکی
۸-۵۰ رس دھارا (سوائے اتوار)
سورگنگا (اتوار)
۱۰-۱۵ اختتام (سوائے ہفتہ، اتوار)
(ہفتہ کو ۹-۵۰ اور اتوار ۱-۳۰
۱۱-۰۰)
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم (سوائے اتوار)
۲-۱۰ اختتام

شام

۵-۰۵ یوواوانی (نوجوانوں کے لیے پروگرام)
۶-۰۰ مقامی اعلانات اور پروگراموں کا خلاصہ
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کے لیے (کسانوں کے لیے پروگرام)
۱۰-۳۰ اختتام (بدھ، جمعرات، جمعہ)
۱۱-۱۰ اختتام (پیر، منگل، ہفتہ، اتوار)

منگل ۱۶ جون

صبح

۶-۳۵ وندنا
۷-۳۰ اے آر شاستری
خیال ہنڈول
۸-۳۰ راجستھلی - باتاں ری پھلواری
راجستھانی کہانی
۹-۱۰ پریم نارائن اور ساتھی
لوک گیت
۹-۲۰، شام ۶-۴۵
حامد حسین، غزلیں

دوپہر

۱-۳۰ آشا ماتھر، لوک گیت

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۳۵ آشا ماتھر
۸-۰۰ کھلا آکاش
راجستھان کی مشہور جھیلیں
'فتح ساگر'
تقریر از آیوروید چلتا رسیہ
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ سندھی پروگرام
آپکی فرمائش

بدھ ۱۷ جون

صبح

۶-۳۵ وندنا
۷-۱۰ کرساں ری بات
۷-۳۰ مہندر بھٹ: وائلن
۸-۲۰ شری ہتیش ویاس
ہندی کاویہ پاٹھ
۸-۳۰، رات ۱۰-۱۰
انوپم سرکار: بھجن
۹-۱۰ پناّلال بوہرا اور ساتھی
لوک گیت
۹-۲۰ روبی چیٹرجی: گیت

دوپہر

۱-۳۰ ششتی شرما: لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'وٹامن کی کمی سے ہونے والے روگ'
تقریر از ڈاکٹر اوشا جین
۹-۳۰ وویکانند: سنسکرت ناٹک
۱۰-۴۵ روبی چیٹرجی: گیت اور نغمہ

جمعرات ۱۸ جون

صبح

۸-۲۰ سبدھ سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۳۰
پربھودیال ڈانگی: لوک گیت
۹-۲۰، شام ۶-۵۰
ایس کے بھٹ: گیت / غزلیں

دوپہر

۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۳۵ نرمان کے سُور
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
گھر میں وگیان 'بجلی کا استرا'
۹-۳۰ وچار گوشٹھی
'کیا فیشن کی دوڑ عام لوگوں کی شانتی مٹا رہی ہے' مذاکرہ
شرکاء: چندر گپت،
ڈاکٹر ہریش چندر، شانتی چوہان

جمعہ ۱۹ جون

صبح

۷-۳۰ رمضان خاں: سارنگی پر للت پنچم
۸-۳۰ گووند پرساد جے پور والے
غزلیں
۹-۱۰ نور محمد لنگا اور ساتھی: سنگیت
۹-۲۰ بھجن

دوپہر

۱-۳ پرشوتم: لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ رمضان خاں: سارنگی پر پربج
۶-۴۵ وینا میتھانی: غزلیں
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰ آپ نے پوچھا تھا
۹-۲۰ ناٹک: حمیداللہ
۱۰-۰۰ غزلوں کا فرمائشی پروگرام
۱۰-۳۰ رمضان خاں: سارنگی

ہفتہ ۲۰ جون

صبح

۷-۴۰ پدماوتی گوکھلے: خیال توڑی
۸-۲ لوک گیت
۸-۳۰ سامعین کے خیالات پر مبنی پروگرام
'صبح آیام کو انسا ہے'
وجے دیکشت
۹-۱۰ شیلا راٹھور: لوک گیت

دوپہر

۱-۴ راجندر سکار پنوار: لوک گیت

شام

۵-۰۵ یوواوانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
راجستھان کے ادیب و شاعر بسمل سعیدی
کلام شاعر: ساجد ٹونکی
۸-۱۵ اپنے ہی آئینہ میں

اتوار ۲۱ جون

صبح

۷-۲۰ رامائن پاٹھ

۷-۳۰ ایس این پروہت
بانسری وادن
۹-۱۵ مکل: بچوں کیلئے
اس ماہ کا گیت
سوالوں کے جواب
بال کلاکار
جھوٹے کا وشواس نہیں
بچوں کے وچار

دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت
۱۲-۳۰ نامہ اعمال: ستار جے پوری

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۷-۲۵ گیت
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ ہیلو - ازدیٹ لو؟ انگریزی تقریر
۱۰-۰۰ راجستھانی سماچار
کہانی
کاویہ پاٹھ
اواسی راجستھانی
ایس۔ این پروہت: بانسری

پیر ۲۲ جون

صبح
۷-۳۰ ودیادھر ویاس
خیال سرپردا بلاول
۸-۲۰ ارملا کھنہ: لوک گیت
۸-۳۰ شبیر حسین: گیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۱۰
لوک گیت
۹-۳۰ ارملا ناگر: گیت اور بھجن

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش بولتی عمارتیں
درو کا نند سمارکر (کنیا کماری)
تقریر از درگا شنکر شرما
۸-۱۵ راجستھلی
'رت ساپو راگ، اجالے میں'، تقریر از
رام ترویدی

۹-۲۵ گیت
۱۰-۰۰ سیر شب کی محفل موسیقی
ودیادھر ویاس: خیال مالکونس
این راجم: وائلن پر گورکھ کلیان

منگل ۲۳ جون

صبح
۷-۳۰ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ رس دھارا
۸-۳۰ راجستھلی
کاویہ پاٹھ از جے سنگھ آشاوت
۹-۱۰ فتح کماری ویاس لوک گیت
۹-۲۰ جیوتی مترا: گیت اور بھجن

دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۳۰ چھوٹو رام اور ساتھی: لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ 'کھیتی اور گھر' تقریر
۶-۳۵ چھوٹو رام اور ساتھی: لوک سنگیت
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
راجستھان کی مشہور جھیلیں
'بنکی جھیل'
تحریر: ہرلیش حیدر راوت
۸-۱۵ 'وگیان لوک'
ہندی تقریر 'بھوپ آنند'
از ڈاکٹر آئی پی جین
۹-۳۰ پیر پرچا، ۲۰ کلام
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی
لسنتی کوجیکل: گائن

بدھ ۲۴ جون

صبح
۷-۳۰ بی ڈی ماتھر: وائلن پر بھیرو
۸-۳۰ اودھ بہاری ماتھر: غزلیں
۹-۱۰ مالنی دیوی: لوک گیت
۹-۲۰ کلیانی دت: گیت

دوپہر
۱-۱۰ اونکار ناتھ ٹھاکر: شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ پرمیلا کا سلیوال لوک سنگیت
۱-۵۰ کرشی لوک - موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
مات روزی روٹی کی 'سلائی'
اسٹوڈیو
۹-۳۰ 'اندھا کنواں' ناٹک
تحریر: سکھدیو سنگھ کپور
۱۰-۱۵ کلیانی دت بھگتی سنگیت
۱۰-۳۰ حمید خاں: لوک گیت
۱۰-۴۵ اودھ بہاری ماتھر
مجاز جے پوری کی غزلیں

جمعرات ۲۵ جون

صبح
۷-۵۰ یووا وانی
'ہرش کے جیسے تدھ میں پدرچا ساوتیا
اور کلپنا چاترپہ'، تقریر از لسمت جتیلی
۸-۲۰ رس دھارا
۸-۳۰ سدھ سنگیت
۹-۱۰، دوپہر ۱-۳۰
گوپال لال ڈانگی و ساتھی: لوک گیت
۹-۲۰، شام ۶-۵۰
راکیش کمار شرما: بھجن گیت

دوپہر
۱-۱۰ مہیلا جگت
۱-۵۰ کرشی لوک اور موسم

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھارا
۶-۳۵ نرمان کے سوَر ڈاکومینٹری فیچر
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
گھر میں وگیان 'بائیو گیس'
تحریر: یو ایس بھوت
۸-۱۵ راجستھلی
'چھوا چھوت - ایک غلط خیال'
تقریر از بھنور جی ہاڑا
۹-۱۵ گیت
۹-۲۰ سکھی اور تندرست انسان

جمعہ ۲۶ جون

صبح
۷-۳۰ ایل کے پنڈت: خیال جونپوری
۸-۳۰ دھیرا سین: گیت
۹-۱۰ جیون لال نیپالیہ: لوک گیت
۹-۲۰ مہندر بھٹ کی سنگیت رچنا

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ ہومان پرشاد: لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ رتیش پریم وچتر دنیا پر پہاڑی
۶-۴۶ دھیرا سین گیت اور بھجن
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
دیہاتی ریڈیو گوشٹھی
۸-۰۰ کھلا آکاش
آپنے پوچھا تھا
۹-۱۵ ملے جلے گانے
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: فیچر
۱۰-۰۰ غزلوں کا فرمائشی پروگرام —
شاستریہ سنگیت
ایل کے پنڈت: خیال پوریا

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۷-۳۰ جی اے گڈکر
بانسری پر ابیر بھیرو اور دھن
۸-۲۰ شیورام: لوک گیت
۸-۳۰ اولوکن
ہندی تقریر از موہنی شرما
۹-۱۰ منیر خاں: لوک گیت
۹-۲۰ سگم سنگیت

دوپہر
۱-۱۰ شاستریہ سنگیت
۱-۳۰ انجنا ماتھر: لوک گیت
۱-۵۰ کرشی لوک

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ بال گوپال - سہیلیاں ری باڑی
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ 'کہکشاں' اردو پروگرام
'زندگی چاہتی ہے' سلسلہ تقاریر
'قربانیٔ'
تحریر: عبدالحمید خاں
کلام شاعر
۸-۱۵ 'پریوار کلیان کی اور سے' ہندی تقریر
9-۱۵ ملے جلے گانے

اتوار ۲۸ر جون

صبح
۱-۷ دیش بھگتی گان اور موسم
۷-۳۰، رات ۱۰-۳۰
ستیہ نارائن شرما : وائلن وادن
منشی احمد : طبلہ پر سنگت
۸-۲۰ سوَر گنگا
9-۱۵ 'مکل' بچوں کیلئے پروگرام
(۱) اس ماس کا گیت
(۲) 'ہماری پرتھوی'
تقریر از نندکشور واجپائی
(۳) بال کلاکار : کوجے شری چورسیا
(۴) 'پریانات کے آنسو' کہانی
(۵) پیتروں کے اتر
(۶) نئے مہمان
۱۰-۰۰ سندھی پروگرام
(۱) 'من گن ارلانی' کہانی
(۲) کوشلیا کریلانی : سگم سنگیت

دوپہر
۱۲-۰۰ مہیلا جگت (کاریہ شیل بہنوں کیلئے)
۱۲-۴۰ 'گنی استاد' مزاحیہ جھلکی
تحریر: جے سنگھ راٹھور

شام
۵-۰۵ یووا وانی
۷-۳۰ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ انگریزی میں کتابوں پر تبصرہ
از ڈاکٹر کے ڈی ترویدی
9-۱۵ پیتر ملا

پیر ۲۹ر جون

صبح
۷-۳ ضیأ معین الدین ڈاگر
وینا پر ابیر ملت
۸-۲۰ نندو دیوی : لوک گیت
۸-۳۰، 9-۲۰

احمد نور قوال اور ساتھی
غزل / نعتیہ قوالی
۱-۳۰ لوک گیت
شام
۵-۰۵ یووا وانی
۶-۲۵ لوک دھن
۶-۳۰ / ۱۰-۰۰
ضیأ معین الدین ڈاگر
وینا پر راگ دیس
۶-۴۵ / 9-۲۵
چندر پرکاش : غزل اور بھجن
۸-۰۰ بولتی عمارتیں
'ننند بھون' تحریر: گھیسالال شرما

منگل ۳۰ر جون

صبح
۷-۳۰ مہندر شرما : خیال بھٹیار
۸-۳۰ راجستھلی - باتاں ری پھلواڑی
راجستھانی کہانی از بجرنگ شرما
9-۱۰ شکنتلا شرما : لوک گیت
9-۲۰ شام ۶-۴۵
فیاض خاں : گیت / بھجن
دوپہر
۱-۱۰ سہیلیاں ری باڑی
۱-۴۰، شام ۶-۳۵
وینا رستوگی : لوک گیت
شام
۵-۵ یووا وانی
۶-۲۵ کھیتی اور گھر : تقریر
۷-۲۵ ضلع کی چٹھی
۷-۳ کرشکوں کیلئے
۸-۰۰ کھلا آکاش
راجستھان کی مشہور جھیلیں
'سانبھر لیک'
تحریر: دنیش بھاردواج
۸-۱۵ پریوار کلیان کی اور سے : تقریر
9-۱۵ ملے جلے گانے
9-۲۰ سندھی پروگرام
(۱) کملا ترپاٹھی : سگم سنگیت
(۲) انٹرویو
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

اورنگ آباد، پربھنی

اورنگ آباد ۱۹۸۲ء ۱۵۲۱ کلوہرٹز
پربھنی ۲۲۹ء۵ ۱۳۰۵ کلوہرٹز

خبریں

ہندی ۸-۰۰ صبح ۵-۶ شام ۴۵-۸ رات
مراٹھی (علاقائی خبریں) ۵-۸ صبح پر ۰۰-۷ شام (لمبی) دوپہر ۳-۵تا۳ (اورنگ آباد سے)
مراٹھی (مرکزی خبریں) ۳۰-۸ صبح ۳-۱ دوپہر ۸-۰۰ رات
انگریزی ۱-۸ صبح ۰۰-۹ رات ۹-۷ رات اردو ۵-۱۰ دوپہر ۱۵-۹ رات

روزانہ نشر ہونے والے پروگرام

صبح
۶-۳ وندے ماترم
۶-۳۵ امرت دھارا
۶-۴ پروگرام کا خلاصہ (بزبان مراٹھی)
۶-۴۵ کسانوں کے لئے پروگرام
۶-۵۰ سورا کلی
۸-۲۵ ضلع کی چٹھی
9-۰ اختتام

شام
۵-۳ یووا وانی (نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۵-۵ پریس کی رائے
۵-۵۵ روزگار سماچار
۶- مقامی اعلانات
۶-۱۰ پروگرام کی تفصیل (بزبان مراٹھی)
۶-۳ کسانوں کے لئے پروگرام (بزبان مراٹھی)
۷-۳ آپکے گھر آپکے تیوار
۸-۳ مدھوگندھ ۱۰-۳۰ اختتام

منگل ۱۶ر جون

صبح
۷-۱۵ ایس۔ اے مدھوکرے۔ خیال
بلاول بہار
۷-۳۰ سب رنگ
دوپہر
۱۲-۳۰ مشر سنگیت
۱-۰۰ بانسری وادن
۱-۴۰ سگم سنگیت
شام
۶-۳۰ گاؤں کریاں ساتھی
(دیہاتی بھائیوں کے لئے پروگرام)
۸-۱۵ مراٹھی میں تقریر
۱۰-۰۰ نظیر احمد : سارنگی

بدھ ۱۷ر جون

صبح
۷-۳ ششی موہن بھٹ : ستار پر بھیروی
۷-۳۰ سب رنگ
۸-۴۰ ٹھمری اور دادرا
دوپہر
۱۲-۳۰ چترپٹ سنگیت
۱-۰۰ سبدھ سنگیت : راجیشور بوبڑا
۱-۴۰ لگل گان
۸-۱۵ اردو میں تقریر
۸-۳۰ مدھوگندھ
9-۳۰ مباحثہ
۱۰-۰۰ آپلی آوڑ
مراٹھی میں فرمائشی گیتوں کا پروگرام

جمعرات ۱۸ر جون

صبح
۷-۱۵ خیال : مدھوسدھن بھاوے
۷-۳۰ سب رنگ (اردو پروگرام)
۸-۲۰ شہر کا خبرنامہ
دوپہر
۱۲-۳۰ فلمی نغمے

۰۰ - ۱ خیال ملتانی اور اسٹیج گیت
۳۰ - ۱ وادیہ لہری
شام
۳۰ - ۵ یووادانی
(مراٹھی میں نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۱۵ - ۶ لوک سنگیت
۱۵ - ۸ دھرتی چتر
۳۰ - ۹ کھیلوں کا نیشنل پروگرام
۰۰ - ۱۰ خیال۔ مدھوسدھن بجاوے

جمعہ ۱۹ جون

صبح
۱۵ - ۷ گاندھی وندنا
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ ناٹیہ سنگیت
دوپہر
۳۰ - ۱۲ مراٹھی میں فلمی نغمے
۰۰ - ۱ مانک ورما: خیال
شام
۳۰ - ۶ مزدوروں کے لئے پروگرام
۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر
۳۰ - ۹ ڈرامہ (مراٹھی)
۰۰ - ۱۰ کلاسیکی موسیقی

ہفتہ ۲۰ جون

صبح
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ سورشلپ
دوپہر
۳۰ - ۱۲ رنگ محفل
۰۰ - ۱ خیال
۳۰ - ۱ ابھنگ وانی
شام
۱۵ - ۶ لوک سنگیت
۱۵ - ۸ اوپن ہاؤس: سیریل فیچر
۳۰ - ۸ مدھوگندھ
۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام
دیویندر مرشد: بانسری

اتوار ۲۱ جون

صبح
۱۵ - ۷ جسراج: خیال للت
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ بھاؤ گیت
۰۵ - ۹ مراٹھی میں بچوں کے لئے پروگرام
۳۰ - ۹ ہندی پروگرام
دوپہر
۳۰ - ۱۲ ناٹیہ سنگیت
۰۰ - ۱ بھگنی منڈل
(مراٹھی میں عورتوں کے لئے پروگرام)
۳۰ - ۱ سموہ گان
شام
۳۰ - ۵ یووادانی (مراٹھی میں نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۱۵ - ۶ کرتن
۱۵ - ۸ سپریم نمسکار
۳۰ - ۹ آپلی آوڑھ
۰۰ - ۱۰ خیال: جسراج

پیر ۲۲ جون

صبح
۱۵ - ۷ منی لال ناگ ستار
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ شبد گندھا
دوپہر
۳۰ - ۱۲ فلمی نغمے
۰۰ - ۱ پرکاش سنگیت
۳۰ - ۱ وادیہ لہری
۱۵ - ۶ لوک سنگیت
۱۰ - ۷ بازار بھاؤ
شام
۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر
۳۰ - ۸ مدھوگندھ
۳۰ - ۹ ہندی میں تقریروں کا نیشنل پروگرام
۰۰ - ۱۰ خیال

منگل ۲۳ جون

صبح
۱۵ - ۷ اور دوپہر ۰۰ - ۱
شوبھا جوشی: خیال
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ اور دوپہر ۳۰ - ۱
سُگم سنگیت
دوپہر
۳۰ - ۱۲ مشر سنگیت
شام
۳۰ - ۵ یووادانی
نوجوانوں کے لئے مراٹھی میں پروگرام
۳۰ - ۷ اُٹھے گھر آنگنے شوار
۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر
۳۰ - ۹ مراٹھی میں ادبی اور سماجی پروگرام
۰۰ - ۱۰ مدعو سامعین کے لئے پیش کئے گئے پروگرام کے اقتباسات

بدھ ۲۴ جون

صبح
۱۵ - ۷ سدھ رام جادھو
راگ شوبھار (سندری)
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ بڑے غلام علی خاں ٹھمری اور دادرا
دوپہر
۳۰ - ۱۲ مراٹھی نظموں کے نغمے
۰۰ - ۱ وسنت راؤ دیش پانڈے
خیال نٹ بھیرو
۳۰ - ۱ لیگل گان
شام
۱۵ - ۶ لوک سنگیت
۱۵ - ۸ انگریزی میں تقریر
۳۰ - ۹ موجودہ مسائل پر مباحثہ (مراٹھی)
۰۰ - ۱۰ آپلی آوڑھ
(مراٹھی میں فرمائشی نغموں کا پروگرام)

جمعرات ۲۵ جون

صبح
۱۵ - ۷ غلام مصطفیٰ خاں: پہاڑی ٹھمری
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ بسم اللہ خاں اور وی۔ جی۔ جوگ
شہنائی اور وائلن کی جگل بندی
دوپہر
۳۰ - ۱۲ فلمی نغمے
۰۰ - ۱ غلام مصطفیٰ خاں: خیال، بیراگی توڑی
شام
۳۰ - ۵ یووادانی (مراٹھی میں نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۳۰ - ۶ دیہاتی لوگوں کے لئے مراٹھی میں پروگرام
۱۵ - ۸ دھرتی چتر
۳۰ - ۹ ڈراموں کا نیشنل پروگرام

جمعہ ۲۶ جون

صبح
۱۵ - ۷ گاندھی وندنا
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ ناٹیہ سنگیت
دوپہر
۳۰ - ۱۲ مراٹھی فلمی نغموں کا پروگرام
۰۰ - ۱ وی۔ آر۔ اٹھاولے: خیال
دنکا دھنی سارنگ
۳۰ - ۱ سُگم سنگیت
شام
۳۰ - ۵ یووادانی
(مراٹھی میں نوجوانوں کے لئے پروگرام)
۱۵ - ۸ مراٹھی میں تقریر
۳۰ - ۸ مدھوگندھ
۳۰ - ۹ ڈرامہ (مراٹھی)
۰۰ - ۱۰ شیام گوبکر: خیال

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۱۵ - ۷ لوک سنگیت
۳۰ - ۷ سب رنگ (اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ سورشلپ
دوپہر
۳۰ - ۱۲ رنگ محفل
۰۰ - ۱ بھیم سین جوشی: خیال
برندابنی سارنگ اور ٹھمری
۳۰ - ۱ ابھنگ وانی
۱۵ - ۶ لوک سنگیت
۱۵ - ۸ اوپن ہاؤس
مراٹھی میں سیریل فیچر
۳۰ - ۹ موسیقی کا نیشنل پروگرام
والیا رگور و مورتی

اتوار ۲۸ جون

صبح
۱۵ - ۷ اوشا بیل کر: کافی ٹھمری
۳۰ - ۷ سب رنگ
(اردو پروگرام)
۳۰ - ۸ بھاؤ گیت
۰۵ - ۹ مراٹھی میں بچوں کے لیے پروگرام
۳۰ - ۹ ہندی میں پروگرام
دوپہر
۳۰ - ۱۲ ناٹیہ سنگیت
۰۰ - ۱ مراٹھی میں عورتوں کے لیے پروگرام
۳۰ - ۱ سموہ گان

۵-۴۰ یووا وانی
مراٹھی میں نوجوانوں کے لیے پروگرام
۶-۱۵ گوپال کرشن کانیٹکر: کرتن
۷-۳۰ آپچے گھر آپچے شوار
۸-۱۵ مراٹھی میں خطوں کے جواب
۹-۳۰ مراٹھی فلمی نغموں کا
فرمائشی پروگرام
۱۰-۰۰ راگ رنگ
سامعین کی فرمائش پر
کلاسیکی موسیقی کا پروگرام

پیر ۲۹ جون

صبح
۷-۱۵ ہری پرشاد چورسیا: بانسری
۷-۳۰ سب رنگ
(اردو پروگرام)
۸-۴۰ ہلکے پھلکے گیت
دوپہر
۱۲-۳۰ فلمی نغمے
۱-۰۰ علی اکبر خاں: سرود
راگ بلاس خانی توڑی اور دھن
۱-۴۰ وادیہ لہری
۶-۱۵ لوک سنگیت
۸-۱۵ انٹرویو: ناناصاحب مہاجنی (مراٹھی)
۸-۳۰ مدھو گندھ
۹-۳۰ نیشنل پروگرام: تقریر
۱۰-۰۰ پربھا اترے: خیال
مارو بہاگ اور ٹھمری
مشرا کھماج

منگل ۳۰ جون

صبح
۷-۱۵ راجہ کالے: راگ بھیروی
۷-۳۰ سب رنگ (اردو پروگرام)
۸-۴۰ ناٹیہ سنگیت
دوپہر
۱۲-۳۰ مشرا سنگیت
۱-۰۰ راجہ کالے: خیال
برنداابی: سارنگ
۱-۴۰ سگم سنگیت
شام
۸-۱۵ مراٹھی میں تقریر
۹-۳۰ سرتال
۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

پٹنہ، بھاگلپور، دربھنگہ

پٹنہ: ۹۱ء۳۸۳ میٹر، ۶۲۱ کلوہرٹز
بھاگلپور: ۷۰ء۲۰۵ میٹر، ۱۴۵۸ کلوہرٹز
دربھنگہ: ۳ء۲۳۱ میٹر، ۱۲۹۶ کلوہرٹز

خبریں

ہندی میں خبریں: صبح ۸-۰۰، دوپہر ۵-۱-۰۱، ۲-۰۰، شام ۵-۰۰ ، ۶-۰۰
رات ۸-۴۵ (۵-۰۰-۱۱ صرف ہفتے کو)
اردو میں خبریں: صبح ۸-۵۰، رات ۹-۱۵
انگریزی میں خبریں: صبح ۸-۱۰، دوپہر ۱-۰۰، رات ۹-۰۰ (۱۱-۰۰ صرف منگل کو)

اردو پروگرام روزانہ صبح ۸-۳۵ سے ۹-۴۵ تک

منگل ۱۶ جون

صبح
۶-۱۰ وندنا (روزانہ)
۶-۳۵ مانس گان
۵-۰۰ وجے شنکر جھا: ٹھمری/دادرا
۸-۲۰، شام ۶-۱۵
کویتا سرکار: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۳ برج نندن پرساد: لوک گیت
شام
۷-۴۵ یونیورسٹی پروگرام
۸-۰۰ نئی رچنائیں
۹-۳۰ 'علاج' ناٹک
تحریر: جتیندر سہانے

بدھ ۱۷ جون

صبح
۵-۰۰، ۷، رات ۱۰-۰۰
موجود حسین خاں: خیال
سدھیشور شرما: طبلہ
۸-۲۰، شام ۶-۱۵
سنتوش کمار شتوگی: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۳۰ سیتا سنگھ: لوک گیت
شام
۵-۵۵ ودیاپتی گیت
۸-۰۰ پراگ
ہندی میں ادبی پروگرام

۸-۳۰ بھولے بسرے گیت

جمعرات ۱۸ جون

صبح
۵-۰۰، ۷ بدریکا پرساد: خیال
۸-۲۰، شام ۶-۱۵
بنگالی راوت: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۳۰ لوک گیت
شام
۵-۳۰ بھارتی: میتھلی پروگرام
۷-۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ
۸-۰۰ نئی دشائیں
۹-۰۰ 'سوریہ پتر' ناٹک

جمعہ ۱۹ جون

صبح
۵-۰۰، ۷، رات ۱۰-۰۰
شیو پوجن مشر: خیال
۸-۲۰ منا ڈے: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۱۵ رویندر ناتھ دتا: گٹار وادن
۱-۳۰ بھائی رام بدن سنگھ: لوک گیت
شام
۵-۳۰ آرتی: بھوجپوری پروگرام
۷-۴۵ ہندی تقریر
۹-۳۰ ابھی یوگ
ہمانشو شیکھر جھا

ہفتہ ۲۰ جون

صبح
۵-۰۰، ۷ شاستریہ سنگیت
۸-۲۰، شام ۶-۱۵
کنک مکرجی: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۳۰ وشنو پرشاد سنہا اور ساتھی
لوک گیت
۲-۳۰ گنیکا
شام
۵-۳۰ مانگدھی: مگھی پروگرام
۶-۱۵ درپن
او۔ بی۔ پروگرام
۸-۰۰ ہندی ریڈیو اپنیاس
۸-۳۰ سامانیک وارتا

اتوار ۲۱ جون

صبح
۵-۰۰، ۷، رات ۱۰-۰۰
شری کانت باکریڈ: شاستریہ سنگیت
۸-۲۰ شام ۶-۱۵
پرنب کمار بھٹاچاریہ: سگم سنگیت
دوپہر
۱۲-۰۰ 'طوفان' ناٹک
تحریر: شیام موہن استھانہ
۱-۱۵ آپ کی پسند
شام
۵-۳۰ بھارتی: میتھلی پروگرام
۸-۰۰ نویدن ہے
۸-۳۰ ہندی تقریر
۱۰-۰۰ لوک سنگیت

پیر ۲۲ جون

صبح
۵-۰۰، ۷، رات ۱۰-۰۰
جے پاٹھک: ستار
۸-۲۰، شام ۶-۱۵
مایا شری واستو: سگم سنگیت
دوپہر
۱-۳۰ نند کشور سنگھ: لوک گیت
شام
۵-۳۰ آرتی: بھوجپوری گیت
۷-۴۵ ہندی تقریر

منگل ۲۳ر جون

صبح

۷-۰۵ ، صابری خاں : سارنگی

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

جواہر لال مشرا ، سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ شمبھو ناراین شرما : لوک گیت

شام

۵-۳۰ ماگدھی ، مگھی پروگرام

۷-۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ

۹-۳۰ 'لکیریں' ناٹک

تحریر : اوما کانت شرما

بدھ ۲۴ر جون

صبح

۷-۰۵ ، رات ۱۰-۰۰

پنّا دیوی : ٹھمری، دادرا

امن خاں : سارنگی

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

رادھے رخسانہ : سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۵-۳۰ ودیاپتی گیت

۸-۰۰ پراگ

ہندی میں ادبی پروگرام

۸-۳۰ بھولے بسرے گیت

۹-۳۰ کتھا کہانی

جمعرات ۲۵ر جون

صبح

۷-۰۵ شیام لال مشرا : ٹھمری، دادرا

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

رنجیت منڈلوار : لوک گیت

۱-۴۰ کملا دیوی اور سہیلیاں

لوک گیت

شام

۵-۳۰ بھارتی : میتھلی پروگرام

۷-۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ

۸-۰۰ نئی دشائیں

جمعہ ۲۶ر جون

صبح

۷-۰۵ ، رات ۱۰-۰۰

راجن مشرا ، ساجن مشرا

شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ بیگم اختر : سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ شیام بہاری سنگھ

لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ آرتی : بھوجپوری پروگرام

۶-۱۵ گھر پریوار

۷-۴۵ ہندی تقریر

۹-۳۰ 'پیاس کا گھیرا' ناٹک

تحریر : رابن شا پشپ

ہفتہ ۲۷ر جون

صبح

۷-۰۵ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ محمد طارق : سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ ہری نارائن یادو : لوک گیت

۲-۲۰ گیتکا

شام

۵-۳۰ مگدھی ، مگھی پروگرام

۶-۱۵ درپن

۸-۰۰ ہندی ریڈیو اپنیاس

۸-۳۰ سامائک وارتا

اتوار ۲۸ر جون

صبح

۷-۰۵ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

سگم سنگیت

دوپہر

۱-۱۵ آپ کی پسند

شام

۵-۳۰ بھارتی : میتھلی پروگرام

۷-۴۵ مزاحیہ خاکہ

۸-۳۰ ہندی تقریر

پیر ۲۹ر جون

صبح

۷-۰۵ ، رات ۱۰-۰۰

شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ لوک گیت

شام

۵-۳۰ آرتی : بھوجپوری گیت

۷-۴۵ ہندی تقریر

۹-۴۵ رابندر سنگیت

منگل ۳۰ر جون

صبح

۷-۰۵ شاستریہ سنگیت

۸-۲۰ ، شام ۶-۱۵

سگم سنگیت

دوپہر

۱-۳۰ لوک سنگیت

شام

۵-۳۰ مگدھی : مگھی پروگرام

۷-۴۵ یونیورسٹی براڈکاسٹ

۸-۰۰ نئی رچنائیں

۹-۳۰ ناٹک

بقیہ : روہتک

رونا ایلی : سگم سنگیت

۷-۲۵ کرنال ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ ، رات ۱۰-۰۰

سری کانت باکرے ، کلاسیکی موسیقی

۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰ وِنے کمار اور

راج بالا راٹھی ، لوک سنگیت

دوپہر

۱۲-۳۰ ملے جلے گانے

۱-۰۰ وِرندگان

شام

۵-۳۰ یوواسنسار

رفتار زمانہ

'ذہنی بیماریاں' انگریزی تقریر

۶-۰۱ مارواڑی گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

۸-۰۰ انگریزی تقریر

۸-۳۰ جگدیشور سنگھ ٹھاکر : سگم سنگیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'نذرانہ پیار کا'

۹-۳۰ نیشنل پروگرام

تقریر

منگل ۳۰ر جون

صبح

۷-۱۰ ، شام ۷-۴۵

ہری سندھو ، سگم سنگیت

۷-۲۵ گوڑگاؤں ضلع کی چٹھی

۷-۳۰ استاد امیر حسین خاں ، طبلہ وادن

۸-۲۰ ، دوپہر ۲-۲۰ ریتا وساتھی اور

اصغر حسین ، لوک سنگیت

۸-۴۰ سب رس

۱۲-۳۰ لائبریری سے انتخاب

۱-۰۰ وِرندگان

شام

۵-۳۰ میری پسند کے گیت

۶-۱۰ پنجابی گیت

۶-۳۰ گرامین سنسار

پنگھٹ

۸-۰۰ کلام شاعر

۸-۳۰ نریندر پنڈت ، گیت

۹-۱۵ ایک فلم سے 'میرا جیون'

۹-۳۰ کوی گوشٹھی

بقیہ : شملہ

خبریں - گیتوں بھری کہانی

۶-۰۰ پہاڑی دھن

۶-۱۵ بلاسپوری پروگرام : خبریں

'چھٹا پنچ سالہ منصوبہ' بات چیت

۶-۵۵ سامائک چرچا

۷-۰۵ ریڈیو دیہاتی گوشٹھی

۸-۱۵ سگم سنگیت

۸-۲۵ سب رس

۹-۱۵ بھارت بھارتی

۹-۳۰ نیشنل پروگرام : تقاریر

۱۰-۰۰ منگل شب کی محفل موسیقی

آواز کی قیمت

سرینگر

میڈیم ویو سری نگر الف۔ ۲۶۸.۸ میٹر ۱۱۱۶ کلو ہرٹز
شارٹ ویو سری نگر ب۔ ۶۱.۷۳ میٹر ۴۸۶۰ کلو ہرٹز
۴۹.۱۰ میٹر ۶۱۱۰ کلو ہرٹز ۹۱.۵۶ میٹر ۳۲۷۷ کلو ہرٹز
پہلی مجلس۔ صبح ۳۰-۶ سے صبح ۰۰-۱۰ تک
دوسری مجلس۔ صبح ۳۰-۱۱ سے رات ۰۵-۱۱ تک
(اتوار کو صبح ۳۰-۶ سے رات ۰۵-۱۱ تک مسلسل)

خبریں

صبح

۰۰-۷ سنسکرت
۴۵-۷ کشمیری
۱۰-۸ انگریزی
۵۰-۸ اردو
۰۰-۹ ہندی

دوپہر

۵۰-۱ اردو
۰۰-۲ انگریزی

شام

۰۰-۶ انگریزی
۲۵-۶ کشمیری

رات

۰۰-۹ انگریزی
۱۵-۹ اردو
۰۰-۱۱ انگریزی

علاقائی خبریں

صبح

۰۵-۹ دلچسپ خبریں
۲۰-۹ اردو
۲۵-۹ کشمیری

دوپہر

۱۰-۲ لداخی
۳۰-۷ کشمیری
۴۵-۷ اردو

منگل ۱۶ جون

صبح

۰۵-۷ اسداللہ اور اجیت کور
غزلیں
۰۰-۸ غزلیں
۳۰-۱۱ ، ۳۰-۲ ، ۰۰-۴
عبدالخالق اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۰۰-۱۲ اسکول براڈکاسٹ
'تیلپہ' چھٹی اور ساتویں جماعت کے
طلبا کیلئے اردو پروگرام
۳۰-۴ حسینہ اختر اور ساتھی
چھکری اور روف

شام

۴۰-۷ غزل
۰۰-۸ وادی کی آواز
۴۵-۸ 'سائنٹنک دنیا'
'پلاسٹک سرجری ہنر کرامات'
ڈاکٹر سی این ملا سے انٹرویو
۳۰-۹ 'صدیوں پہلے'
(راج ترنگنی پر مبنی پروگرام)

بدھ ۱۷ جون

صبح

۳۰-۶ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۰۵-۷ نسیم اختر ، غزلیں
۰۰-۸ راجندر مہتہ ، نینا مہتہ
غزلیں
۱۰-۹ صلاح الدین احمد
گیت اور غزل

دوپہر

۰۰-۱۲ اسکول براڈکاسٹ
'شاہ ہمدان' چھٹی اور ساتویں جماعت
کے طلبا کیلئے معلوماتی گفتگو (اردو)
۴۰-۱۲ راجندر مہتہ ، نینا مہتہ ، صلاح الدین احمد
غزلیں
۳۰-۴ عبدالرحمٰن رشی اور آشا کول
غزلیں

شام

۴۰-۷ 'نکہ بأتھ' : موسیقی کا پروگرام
۰۰-۸ وادی کی آواز
۴۰-۹ 'منظر' ترقیاتی کاموں پر فیچر
(جتوں سے ریلے)

جمعرات ۱۸ جون

۰۵-۷ شانتی کول ، غزلیں
۰۰-۸ یونس ملک : غزلیں
۱۰-۹ نورجہاں ، گیت اور غزل
۳۰-۹ شانتی کول اور یونس ملک
غزل

دوپہر ۳۰-۱۱ ، ۳۰-۲
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی
۰۰-۱۲ عزیز احمد خاں وارثی و ساتھی : قوالی
وی جی جوگ ، گائن
۱۵-۲ اندرا کاچرو : غزل
۳۰-۴ پہاڑی پروگرام
۴۰-۷ یونس ملک : غزل
۴۵-۸ 'کھیلن ہندو دنیا'
تحریر و پیشکش : محمد شفیع خاں
۳۰-۹ 'دودھا' ہندی پروگرام

جمعہ ۱۹ جون

صبح

۳۵-۶ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۰۵-۷ نینا سپرو : غزلیں
۰۰-۸ ششی لتا ورک ، غزلیں
۱۰-۹ آر کے رضوی
گیت اور غزل
۰۰-۱۲ اسکول براڈکاسٹ
اردو میں جنرل سائنس کا پروگرام
۱۵-۲ حمزہ داس : غزلیں
۳۰-۲ 'آش بتہ گاش'
کسانوں کے لیے پروگرام
۰۰-۴ شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام

۴۰-۷ آر کے رضوی ، غزل
۳۰-۹ 'ہم قلم' اردو ادبی پروگرام
۰۰-۱۰ 'گاشہ تارکہ'
مشہور کشمیری شعرا پر فیچر
۳۰-۱۰ صوفیانہ موسیقی

ہفتہ ۲۰ جون

صبح

۳۵-۶ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۳۰-۷ 'نکہ بأتھ' موسیقی کا پروگرام
۳۵-۷ سازینہ
۰۰-۸ شجاعت حسین خاں : غزلیں
۲۰-۸ 'حرف حرف' شعر کی تشریح
۳۵-۸ 'پروہ' "ابھنوگپت"
کشمیری تقریر از پروفیسر کے این دھر
۳۰-۱۱ محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر

۰۰-۱۲ اسکول براڈکاسٹ

رات

۴۵-۸ 'انڈیاز انڈسٹریل ٹیکنالوجی'
انگریزی تقریر
۳۰-۹ محفل (اردو)
۳۰-۱۰ 'شہر صدا' سامعین کے
خطوط پر مبنی غیر فلمی گیتوں کا پروگرام

اتوار ۲۱ جون

صبح

۳۵-۶ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۰۵-۷ کیلاش مہرہ ، غزلیں
۰۰-۸ غلام علی ، غزلیں
۲۰-۸ گھرانوں کیلئے (اردو)
۱۰-۹ کیلاش مہرہ اور غلام علی
گیت اور غزل
۱۵-۱۰ 'ہونہار'
اردو میں بچوں کیلئے ملا جلا پروگرام
۰۰-۱۱ سنگیت میگزین
۳۰-۱۱ 'زہ تابہ دوستی پوش'
کشمیری میں کھیل

دوپہر

۴۰-۲ 'بزم شعار'
شرکا : چمن لال چمن ، عبدالرحمٰن آزاد
نیمہ شفائی ، مظفر عازم ، علی شیدا
اور فاروق
۳۰-۴ 'ہی مال'
کشمیری میں خواتین کیلئے پروگرام
۳۰-۹ سلسلہ وار کھیل
۰۰-۱۰ آپ کی فرمائش

پیر ۲۲ جون

صبح

۳۵-۶ صبح گاہی

بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ علی محمد : غزلیں
۸۔۰۰ شبیر حسین : غزلیں
۹۔۱۰ اقبال حسین، شبیر حسین
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲۔۰۰ 'حسن آواز'
فلمی گانوں کا پروگرام
۱۲۔۰۵ اسکول براڈکاسٹ
چوتھی اور پانچویں جماعت کے طلبا کیلئے
۱۲۔۱۵ ٹیچرز فورم
۱۲۔۳۰، ۲۔۳۰، ۴
راج بیگم اور علی محمد : غزلیں
۷۔۳۰ علی محمد : غزل

شام
۸۔۳۰ 'سونتہ دیور' موسیقی کا پروگرام
۸۔۴۰ اس ہفتے کا خط
۸۔۴۵ 'کشمیری ادب'
اردو تقریر از رحمان راہی
۹۔۳۰ 'کس کے گھر جائے گا' اردو کھیل
تحریر : کرتار سنگھ دگل
۱۰۔۰۰ کشمیری گانے

منگل ۲۳ جون

صبح
۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ غلام محمد میر : غزلیں
۸۔۰۰ شوبھا گورتو : غزلیں
۱۱۔۳۰، ۲۔۳۰، ۴۔۰۰
کمال بٹ اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۴۔۳۰ زونہ بیگم اور ساتھی
چھکری اور روف

شام
۷۔۴۰ شوبھا گورتو : غزل
۸۔۳۰ پراگاش
۸۔۴۵ 'شیر کھاندکرن تہ خوشحالی ہند تصور'
کشمیری میں تقریر
۹۔۳۰ سائنس میگزین (کشمیری)
۱۰۔۰۰ توہنز فرمائش

بدھ ۲۴ جون

صبح
۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۸۔۰۰ ستیش بہار : غزلیں
۸۔۳۰ 'شش رنگ'، ریڈیو ڈائجسٹ
۹۔۱۰ ستیش بہار : گیت اور غزل

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲۔۳۰ غلام نبی شیخ اور نسیم اختر
غزلیں
۲۔۳۰ اونکار ناتھ ٹھاکر : گانے
۴۔۳۰ غلام نبی وگے اور نسیم اختر
غزلیں

شام
۷۔۴۰ غلام نبی شیخ : غزل
۸۔۴۵ خط کیلئے شکریہ
۹۔۳۰ سنگرمال
کشمیری میں ادبی پروگرام

جمعرات ۲۵ جون

صبح
۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ ششی چوپڑہ : غزلیں
۸۔۰۰ اوشا سیٹھ : غزلیں
۹۔۱۰ گیت اور غزل
۱۱۔۳۰، دوپہر ۲۔۳۰
غلام محمد ساز نواز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲۔۳۰ راجندر کاچرو اور اوشا سیٹھ
غزلیں
۲۔۱۵ ششی چوپڑہ : غزلیں
۴۔۳۰ پہاڑی پروگرام

شام
۷۔۴۰ آر کے کاچرو : غزل
۸۔۳۵ ہیلتھ فورم
۹۔۳۰ نیشنل پروگرام : ڈرامہ
۱۰۔۳۰ داستان

جمعہ ۲۶ جون

صبح ۶۔۳۵ صبح گاہی

بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ سونیتا کول : غزلیں
۷۔۱۵ گاندھی کتھا
۸۔۰۰ شیلا دھر : غزلیں
۸۔۳۰ گھر بارہ خاطرہ
۹۔۱۰ شیلا دھر اور بشیر احمد
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۲۔۱۵ سونیتا کول : غزلیں
۲۔۳۰ 'آتش تہ گاش'
کسانوں کیلئے پروگرام
۴۔۰۰ استاد رمضان جو اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام
۷۔۴۰ سونیتا کول : غزل
۸۔۰۰ وادی کی آواز
۹۔۳۰ اپنی دھرتی اپنا دیش

ہفتہ ۲۷ جون

صبح
۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ وجے کمار ملا : غزلیں
۷۔۳۰ لکہ باتھ : موسیقی کا پروگرام
۷۔۳۵ سازینہ
۸۔۰۰ انیتا شرما اور سیما شرما
غزلیں
۸۔۳۰ 'مول شعار'
۹۔۱۰ وجے کمار ملا اور انیتا شرما
گیت اور غزل
۱۱۔۳۰، ۲۔۳۰، ۴
محمد عبداللہ ستاری اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲۔۳۰ آرتی تکو اور سیما شرما
غزلیں

شام
۷۔۴۰ وی کے ملا : غزلیں
۸۔۰۰ وادی کی آواز
۸۔۳۰ پراگاش
۸۔۴۵ 'کشمیر میں بدھ ازم'
انگریزی تقریر از فدا محمد حسنین

۹۔۳۰ بزم سامعین (اردو)
۱۰۔۰۰ امر سنگیت
۱۰۔۳۰ شہر صدا
سامعین کی فرمائش پر غیر فلمی گانے

اتوار ۲۸ جون

صبح
۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ شمیمہ دیو : غزلیں
۸۔۰۰ مہدی حسن : غزلیں
۸۔۳۰ گھرانوں کیلئے
۹۔۱۰ شمیمہ دیو اور مہدی حسن
غزلیں
۱۰۔۰۰ ریڈیو نیوز ریل
۱۰۔۱۵ 'ہونہار'
بچوں کیلئے اردو پروگرام
۱۱۔۰۰ بہو رنگ

دوپہر
۱۲۔۴ 'ایک آواز' فلمی گانے
۲۔۱۵ ساز اور آواز
۲۔۳۰ سوسنزل

شام
۷۔۴۰ شمیمہ دیو : غزل
۸۔۰۰ وادی کی آواز
۹۔۳۰ سلسلہ وار کھیل
۱۰۔۰۰ آپ کی فرمائش

پیر ۲۹ جون

۶۔۳۵ صبح گاہی
بھگتی سنگیت
۷۔۰۵ جلال گیلانی : غزلیں
۸۔۰۰ طلعت عزیز : غزلیں
۸۔۳۰ 'نو بہ نو' ریڈیو دانی سے انتخاب
۹۔۰۵ ریڈیو ڈائری اور گیت و غزل
۹۔۱۰ طلعت عزیز
گیت اور غزل

دوپہر
۱۲۔۰۰ اسکول براڈکاسٹ
۱۲۔۰۵ ٹیچرز فورم
اساتذہ کیلئے اردو بات چیت
۱۲۔۳۰ جلال گیلانی، وطلا دیوی
غزلیں
۴۔۳۰ جلال گیلانی، راج بیگم
غزلیں (باقی ص ۵۵ پر)

دوردرشن لکھنؤ

چینل ۴، ۲۵-۶۲/۲۲ میگاہرٹز تصویر، بینڈ ۱: ۶۰/۷۵-۶۶ میگاہرٹز آواز

روزانہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرام

شام ۰۰-۷ چوپال (دیہی عوام کے لئے پروگرام) (سوائے اتوار اور منگل کے) اتوار کو ۳۰-۶ سے ننھے منے بچوں کے لئے اور منگل کو ۰۰-۷ کامگار سبھا: صنعتی مزدوروں کے لئے، ۰۵-۷ کل کے کاریہ کرم ۰۰-۸ سماچار ۳۰-۹ اختتام، جمعرات کو ۳۵-۹ پر اور بدھ اور ہفتہ کو ۰۰-۱۰ بجے

ہفتہ وار ٹیلی کاسٹ ہونیوالے پروگرام

اتوار

شام ۳۰-۶ ننھے منے (بچوں کے لئے پروگرام) ۵۰-۶ سپتاہکی (ہفتہ بھر کے پروگراموں کی تفصیل) ۰۰-۷ اور ۱۵-۸ ہندی فیچر فلم ۱۰-۸ ذرا دھیان دیں، ۳۰-۹ کل کے پروگرام، اختتام

پیر

شام ۳۰-۷ آپکا سواستھ / سواستھ سمپدا

۴۵-۷ ورت چتر ۱۵-۸ آج کل حالات حاضرہ

۳۰-۸ سرسوتی (ہندی ادبی پروگرام) ۰۰-۹ اپہار

۳۵-۹ اختتام

منگل

شام ۳۰-۷ گھر چوبارہ (عورتوں کے لئے) ۱۵-۸ ٹی وی ڈاکیومنٹری / آپ اور قانون / وودھ سانسکرتک سرگرمیوں پر مبنی پروگرام) ۳۰-۸ سنت وانی / امروانی ۴۵-۸ ناٹک

بدھ

شام ۳۰-۷ کھیل جگت ۱۵-۸ آپ کی ڈاک ۳۰-۸ سرگم (کلاسیکی موسیقی) ۰۰-۹ نوٹنکی: صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے (سلسلے وار ناٹک) ۳۰-۹ انگریزی سیریل فلم ۰۰-۱۰ اختتام

جمعرات

شام ۳۰-۷ یوگ ابھیاس / ریبہ ریکھا ۱۵-۸ آج کل (حالات حاضرہ) ۳۰-۸ یوا درشن (نوجوانوں کے لئے پروگرام) ۰۰-۹ ذرا دھیان دیں ۰۵-۹ چتر ہار

۳۵-۹ اختتام

جمعہ

شام ۳۰-۷ پھلواری، بچوں کے لئے پروگرام ۱۵-۸ وگیان جگت ریہ گتی کی اور / وگیان اور جن جیون ۳۰-۸ اردو وہ پنچ (اردو ادبی پروگرام) ۰۰-۹ گنجن (ہلکی موسیقی)

ہفتہ

شام ۳۰-۷ گھر کی دنیا ۱۵-۸ علاقائی فیچر فلم / لوک سنگیت ورقص / آج کے اتھتی ۳۰-۸ رقص / پھر دیکھئے / اپہار ۰۰-۹ انگریزی فلم ۰۰-۱۰ اختتام

خصوصی پروگرام

بدھ ۱۷ جون

شام ۰۰-۷ چوپال: مچھلی پالن: دوہرا لابھ

جمعرات ۱۸ جون

شام ۰۰-۷ چوپال: نئی بات نئے چلن، بیگن اور بھنڈی کی کھیتی

جمعہ ۱۹ جون

رات ۰۰-۹ نغمہ: قوالی: طالب حسین سلطانی اور ساتھی

ہفتہ ۲۰ جون

رات ۳۰-۸ دسنی سبرامنیم اور ساتھی: رقص

۰۰-۹ سلسلہ وار ناٹک

پیر ۲۲ جون

رات ۳۰-۸ سرسوتی، ہندی کہانی کے پچھلے دس برس

جمعہ ۲۶ جون

رات ۰۰-۹ نغمہ: گیت اور غزل: نرملا کماری، اقبال احمد صدیقی

ہفتہ ۲۷ جون

رات ۰۰-۹ انگریزی سلسلہ وار ناٹک

منگل ۳۰ جون

رات ۱۵-۸ کوئز ۴۵-۸ ناٹک

۴-۷ طلعت عزیز: غزل

... وادی کی آواز

۳۰-۸ سونتہ ولر: موسیقی کا پروگرام

۴۰-۸ اس ہفتے کا خط

۴۵-۸ 'انشا کے پھول' اردو تقریر از نصرت اندرابی

۳۰-۹ 'دست بن' اردو کھیل
تحریر: علی محمد لون

۳۰-۱۰ پھر ملیے

منگل ۳۰ جون

صبح

۳۵-۶ صبح کاہی
بھگتی سنگیت

۵-۷ نسیم اختر: غزلیں

۰۰-۸ حسین بخشی: غزلیں

۱۱-۳، ۳-۲۰ ۰۰-۴

شیخ عبدالعزیز اور ساتھی
صوفیانہ موسیقی

شام

۴۰-۷ آرتی تکو اور ساتھی
روف

۰۰-۸ وادی کی آواز

۳۰-۸ پراگاش

۴۵-۸ 'نوہ کتابہ'
نئی کشمیری کتابوں پر تبصرہ
تحریر: ایس این زتشی

۳۰-۹ سنچائیکا (ہندی)
(دیگر نشریاتی مراکز سے انتخاب)

دوردرشن کیندر لکھنؤ سے ٹیلی کاسٹ جاننے کے شرکار —
ڈاکٹر بی پی ڈیسائی، ڈاکٹر ایس میگھا، ڈاکٹر این سی مشرا اور ڈاکٹر آر بی ساہی

MGIPLP(FBD)--17/AIR(ND)/81--2-6-81--2,000.

"ریلوے یاترا کاو کاس" کے زیر عنوان آکاشوانی دہلی سے نشر مذاکرے کے شرکا :۔
(بائیں سے) آنند جین (نوبھارت ٹائمز) شری کیدار پانڈے (وزیر ریلوے) محمد اسرار احمد (ایم پی) دیوان دوار کا کھوسلہ (صحافی)

ابھینداننداجوم سرینگر میں ریڈیو کشمیر سرینگر کے لیے
نابینا افراد سے انٹرویو کرتے ہوئے پروگرام ایگزیکٹو محمد شفیق
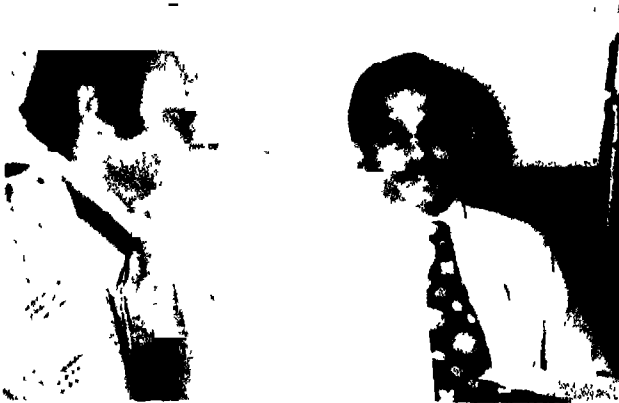
(اوپر)
الہڑ بیکانیری (دائیں)
آکاشوانی روہتک کی جانب سے
منعقد ہریانوی کوی گوشٹھی میں
اپنا کلام پیش کرتے ہوئے

(اوپر بائیں)
سید علی طاہر رضوی کمشنر مرادآباد ڈویژن
کے ساتھ شرافت یار خاں (بائیں)
آکاشوانی رامپور کے لیے انٹرویو کرتے ہوئے۔

(بائیں)
آکاشوانی احمدآباد کی جانب سے
مدعو سامعین کے روبرو منعقد ایک
کلچرل پروگرام میں پیش ناٹک
"مرگھا بھائی" کا ایک منظر۔

Regd.No. D-(C)39

AWAZ
16th.June 1981

Licensed (U-23) to post without prepayment at C.P.S.O. New Delhi.

اقبال وارثی نے اناؤنسر کے فرائض انجام دیئے

سلیم ساھنی

مہیش چندر

اردو سروس
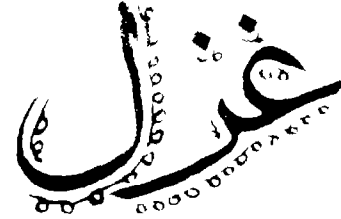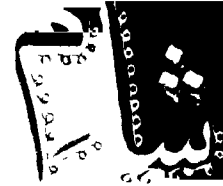
کی جانب سے ۱۰ اپریل کو نئی دہلی کے ماؤلنکر ہال میں شام غزل کا انعقاد کیا گیا۔ شعر و نغمے کے اس سنگم میں ملک کے منتخب غزل سرا شامل ہوئے۔ اور اپنے فن سے سامعین کو محظوظ کیا۔

Published by the Director General, All India Radio, at the Office of the Chief Editor, Akashvani Group of Journals, P.T I Building, Second Floor, New Delhi-110001 Printed by the Manager, Govt of India Photolitho Press, Faridabad